(رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲) یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۱۰

امرتسر مطبوعہ ۷ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ [illegible]
روساء و جاگیرداران سے سالانہ [illegible]
عام خریداران سے سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

فہرست مضامین!

قادیانی مشن (جھوٹوں کا ہرگز اعتبار نہ کرو) صفحہ ۱
مرزائیوں سے ایک معقول فیصلہ ۲
ایک امرتسری امام مسجد کی درخواست حضرت شاہ جیلان کے دربار میں ... ... ۵ "
تاریخ اہلحدیث ... ... ۵ "
بمبئی میں اہلحدیثوں کو توجہ ... ... ۸ "
تقابل ثلاثہ ... ... ۱۰ "
ملکی مطلع ... ... ۱۱ "
متفرقات ... ... ۱۳ "
انتخاب الاخبار ... ... ۱۴ "
اشتہارات ... ... ۱۵ "
" ... ... ۱۶ "

قادیانی مشن

جھوٹوں کا ہرگز اعتبار نہ کرو

دنیا میں ایسے مذہب بھی ہیں جو شرک و کفر کو جائز رکھتے ہیں مگر ایسا مذہب کوئی نہیں جو جھوٹ کو جائز جانتا ہو۔ اسلام میں جھوٹ کے تین درجے ہیں۔ مخلوق پر جھوٹ۔ رسول پر جھوٹ اور اللہ پر جھوٹ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(جو کوئی مجھپر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا) اس کے معنے ہیں جھوٹی حدیث بنا کر حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرے

محدثین کا عام قانون ہے کہ جو شخص ایک حدیث بھی جھوٹی بنائے اوسکی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوتی۔ مرزا صاحب قادیانی بھی "حقیقت الوحی" میں لکھتے ہیں کہ "ایک جھوٹ کے مقابلہ میں ہزار انسان بھی کارکن نہیں ہوسکتے"

اس مقبول قاعدہ کے مطابق ہم دیکھتے اور دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا کیا حال ہے۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ صحاح ستہ کے مصنفوں میں سے کوئی زندہ ہوتا۔ یا امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین یا محک رجال امام دارقطنی زندہ ہوتے تو مرزا صاحب قادیانی اور اون کے اتباع کو وہ انھیں ابن حجر میں لکھکر اون کی کل روایات کو موضوع (جھوٹی حدیثیں) بتاتے۔ ہم اس دعوے کی بے دلیل چھوڑنا نہیں چاہتے ورنہ ہم میں اور انمیں بحیثیت علم کے فرق کیا ہوگا۔

مرزا خدا بخش مصنف کتاب "عسل مصفے" صفحہ ۲۷۴ پر لکھتا ہے:-

برقی مطبع [illegible] بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر طبع ہوا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا۔

فاتح قادیان مباحثہ لدھیانہ کی سرگزشت مرزائیوں کی شکست مع اعجاز اللہ بجواب آیۃ اللہ قیمت ۲ر مجلد

دجال ایک تنہا نہیں بلکہ ایک جماعت ہے

ہم لفظ دجال کے معنے لغت عرب سے دکھا چکے ہیں کہ ایک طائفہ عظیمہ یعنی ایک بھاری گروہ کو کہتے ہیں مگر ہم اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے دکھاتے ہیں کہ وہ بھی دجال کو ایک جماعت ہی تصور کرتے تھے دیکھو حدیث ذیل :-

یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتهم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یغترون ام علی یجترؤن فبی حلفت لابعثن علی اولئک منهم فتنة تدع الحلیم منهم حیران۔ (رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ)

یعنے نسائی نے ابوہریرۃ سے روایت کی ہے کہ آخری زمانے میں دجال نکلیگا وہ جماعت ہو گی جسکے لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملائینگے اور لوگوں کے دین کے بارہ میں بکریوں کی کھال میں دکھائی دینگے یعنی بظاہر مسکین اور غریب طبع ہونگے انکی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہونگی اور انکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے۔ اللہ تعالے کہیگا کیا میرے ساتھ دہوکہ کرتے ہیں یا میری ذات پر جرأت کرتی ہیں مجھے ان پر اسقدر غصہ ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ انہی میں سے ایک فتنہ برپا کرونگا جس سے انکے دانا بھی حیران رہجائینگے۔" (دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴)

اب اس حدیث سے صاف واضح ہو گیا کہ دجال سے مراد ایک جماعت ہے جو مکر و فریب کی کارروائی کریگی بظاہر بڑے رحیم و کریم اور بڑے ہی میٹھے ہونگے مگر باطن میں درندوں سے کم نہ ہونگے سو کون نہیں کہ یہ صفات پادریان و فلاسفران رنگ میں کل الوجوہ پائی جاتی ہیں۔"

اس روائت میں سارا مدار اور استدلال لفظ دجال پر ہے جو مصنف مذکور نے بڑی دلیری سے اصل حدیث میں لکھا ہے اور ترجمہ میں بھی۔ اور اسی پر سارے استدلال کی بنا ہے۔ حالانکہ اصل حدیث میں نہیں

مگر ہم اصل حدیث دکھانے سے پہلے بڑے میاں (مرزا) کا حال بھی ذرا دکھا دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مرزا خدا بخش جیسے بیسیوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں غریب اَلتّی اور کند چھری سے ذبح ہوئے ہونگے۔ مرزا صاحب خود بدولت اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۳۰ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:-

"نسائی نے ابی ہریرہ سے دجال کی صفت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے:-

یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان السنتهم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الذیاب (الحدیث) یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلیگا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنے اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کرینگے وغیرہ"

ناظرین! ان دونوں حوالوں سے خوب سمجھ گئے ہونگے کہ یہ دونوں دینی اور امتی یا پیر و مرید ابوہریرہؓ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ اصل حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین۔ (مشکوٰۃ باب الریا)

یعنی بجائے "دجّال" کے "رِجال" ہے اور رجال جمع ہے رجل کی جس کے معنے ہیں بہت سے لوگ۔ مطلب حدیث کا یہ ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "آخری زمانے میں کئی لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دین کے ساتھ دنیا کمائینگے"

کہاں ایسے ریاکار لوگ اور کہاں دجال۔

لطیفہ چونکہ یہ حدیث دراصل مرزا صاحب جیسے دنیا داروں کے حق میں تھی اس لئے مرزا صاحب نے اسکو بگاڑ کر پادریوں کے حق میں لگا کر ان کو دجال بنایا مگر ایسا کرنے پر ہمیں ایک شعر یاد آیا۔

؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم انکو دکھا دینگے

احمدی دوستو! قادیان اور لاہور کی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والو! بلکہ ان کے سوا بھی کسی اور پارٹی کے ممبرو! اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روائت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰ کسی کتاب سے دکھا دو تو لدھانہ کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کرنیکا وعدہ لکھا لو۔ مرزا خدا بخش کے حال پر افسوس ہے کہ بیچارہ پیر و مرشد پر بھروسہ کرکے مفت میں مارا گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اندھی تقلید اور بے بصیرت اعتقاد ایسے ہی کام کرایا کرتے ہیں۔ کیا سچ ہے۔

؎

با مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

مرزائیوں سے ایک معقول فیصلہ

ویوم القیمة تری الذین کذبوا علی اللہ وجوههم مسودة

قرآن کریم میں اللہ تعالے نے صاف فرما دیا کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ ۲۲ ع ۲) یعنی آنحضرت خاتم النبیین ہیں۔ کسی نقلی نبی کے آنے کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ پھر آنحضرت صلعم نے حضرت عمرؓ کی نسبت فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمر ہوتے۔ اسی طرح حضرت علی رض کو فرمایا کہ آپ میرے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت موسیٰ ع کے لئے اُن کے بھائی حضرت ہارون ع تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر موٹی عقل والوں کے لئے واضح کرکے بار بار بڑی تاکید سے فرمایا کہ میری اُمت میں جھوٹے نبی پیدا ہونگے اُن سے بچنا۔

وحی کی نسبت اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وحی کا جھوٹا دعوےٰ کرنیوالا بہت بڑا ظالم ہے۔ ظاہر ہے

تاریخ مرزا ۔ مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات از ابتدا تا انتہا۔ قیمت ۸ر منیجر

کو معمولی ظالموں کے واسطے قرآن میں جگہ جگہ لعنت آئی ہے پس بہت بڑا ظالم تو الف الف لعنت کا مستحق ٹھیرا۔

چودہویں صدی میں ایک طبیب کا بیٹا جائداد کے مقدمات ہار کر محرری ضلع سے مستعفی ہو کر دولت کمانے کی حرص میں مختار کاری جیسے پیشہ کو اختیار کرنے کے لئے قانون کا امتحان دیتا ہے۔ امتحان میں فیل ہو کر حیران ہے کہ دولت کیونکر کمائی جائے عربی فارسی خاصی پڑھی ہوئی تھی۔ مذاہب کی کتابوں سے بہت ذوق وشوق تھا۔ جوانی ہمہ اندرین باختم دل از غیر این کار پرداختم (براہین احمدیہ) پس اس سے بڑھکر کوئی صورت نظر نہ آئی۔ کہ اسلامی لباس پہنکر اور اپنے آپ کو اسلام اور بانی اسلام کا عاشق زار ظاہر کرکے اسلامی مناظر اور مصنف کی شکل میں مسلمانوں پر جادو ڈالکر مختلف ناموں سے اُن سے چندے وصول کئے جائیں۔ اور اسی روپیہ سے بھیم رتنا یا امرت دھارا والے کی طرح اپنی شہرت اور آمدنی کے لئے اطراف عالم میں اشتہار روانہ کئے جاویں ؏ آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے۔

جب اس میں خاصی کامیابی ہو گئی تو آپنے اپنے معتقدین کی نبضیں دیکھ دیکھ کر قدم آگے بڑھانا شروع کیا۔ مناظر اور مصنف سے مجدد اور امام الزمان بنے مہدی بنتے بنتے بنے۔ آنحضرت صلعم اور کرشن مہاراج بنے۔ کل نبیوں کا نچوڑ بنے اور دعوے کر دیا کہ مجھے بھی وحی ہوتی ہے میری وحی قرآن کریم کی طرح خطا سے پاک ہے۔ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔ میں خدا کی طرف سے مامور ہوا ہوں۔ میرے نہ ماننے والا کافر ہے وغیرہ وغیرہ۔

اِن دعووں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام میں ایک فساد عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ قرآن اور حدیث کو محکم پکڑے رکھنے والے مسلمان اس کو مفتری علی اللہ خیال کرکے بدترین انسانوں کا خیال کرتے ہیں۔ برعکس اس کے اس کو اپنے دعووں میں سچا کہنے والے اس کی شان کو یہانتک بڑھاتے ہیں کہ جو الفاظ اسلام میں صرف آنحضرت صلعم کیلئے مخصوص ہیں۔ وہ اس کے واسطے استعمال کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کی دلآزاری کی پرواہ نہ کرکے الف الف لیجئے ہزار ہزار کا لفظ بھی اُس پر لگاتے ہیں۔ یہ فتنہ اسلام سے رفع ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ بنیاد اُن تمام دعووں کی وحی پر رکھی گئی ہے اسلئے صورت فیصلہ یہی ہے کہ اس شخص غلام احمد قادیانی کی وحیوں سے پڑتال کی جائے۔ اس امتحان کے لئے آج میں ایک ایسی وحی پیش کرتا ہوں جو آسمانی نکاح والی وحی کی طرح جوانی دیوانی کی نہیں بلکہ مقدس اور متواتر اور ریش سفید پر نازل ہوئی ہے۔ اس کا امتحان کر لیا جاوے اگر یہ سچی ثابت ہو۔ تو اسکا مدعی سچا۔ اگر جھوٹی ثابت ہو۔ تو مدعی جھوٹا اور مفتری علی اللہ۔ اور اس لئے بڑا ظالم اور لعنتوں کا مستحق۔ یہ شخص اپنے رسالہ الوصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو یوں شروع کرتا ہے:-

"اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اسکی وحی اسقدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔۔۔ پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں۔۔۔۔ اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔۔۔۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑینگے جنکا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دینگے اور کچھ بھی انمیں سے باقی نہیں رکھینگے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو الخ"

پھر صفحہ ۳ پر اسکی تشریح یوں کرتا ہے:-

"اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالے کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑینگے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دینگے اور اُن اعتراضات کا نام ونشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسی شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھا لینگے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دینگے تب اُن کے معدوم ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائینگے پھر بعد اس کے خدا تعالے نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اداسی چھا جائیگی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا!"

اس وحی مقدس اور متواتر پر جرح کے سوالات اور انکے جوابات

سوال	جواب
(۱) کیا وحی مقدس کے نزول کی کچھ ضرورت تھی	(۱) ہرگز نہیں۔ آٹھتر سال کے بوڑھے کو بتانا کہ تیری عمر قریب ہے ایک فعل عبث خاصکر جبکہ نہ دن بیان کیا گیا ہو نہ مہینہ نہ سال نہ مرنے کی جگہ۔
(۲) کیا اس وحی سے اسلام کو کچھ فائدہ پہونچتا تھا؟	(۲) ہرگز کچھ نہیں۔ ہاں مرزا صاحب کو روضہ رسول اللہ کی زیارت کا شوق حد سے بڑھا ہوا تھا چنانچہ فرماتے تھے ؎ مے پریدم سوئے کوئے او مدام من اگر میداشتم بال و پرے اور آنحضرت کی محبت وعظمت دل میں اسقدر جاگزین تھی کہ آپنے آنحضرت کے نام کے بعد کبھی اختصاراً صلعم نہیں لکھا بلکہ بڑی پابندی کے ساتھ ہمیشہ پورا صلے اللہ علیہ وسلم لکھتے رہے۔ یہ حال خدا کو معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ ان آئی موت مرنے کا خوف ہی مرزا صاحب کی اس آرزو کے پورا ہونے میں سد راہ ہے پس ممکن ہے اللہ میاں نے

سوال	جواب	سوال	جواب	سوال	جواب
(۳) اس وحی مقدس کے نزول وقت مرزا صاحب کے اشد مخالف کون تھے جو اُن پر اعتراض کیا کرتے تھے (۴) کیا اس وحی مقدس کے مطابق یہ سب یا انہیں سے کوئی ایک مرزا صاحب کی موت سے پہلے فوت ہوا (۵) کیا وہ اعتراضات جو مرزا جی کو رسوا کرنے کی نیت سے کئے جاتے	اس خیال سے اطلاع دیدی ہو کہ اب موت بہرحال آنیوالی ہے اس سے نہ ڈریں اور اپنا دلی شوق پورا کرلیں کیونکہ اللہ میاں قبل اس کے وعدہ کرچکا تھا کہ مَیں تیری سب مرادیں پوری کرونگا۔ صدا اربعین نمبر اول۔ (۳) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب پٹیالوی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی (۴) ہرگز نہیں۔ پہلے دو مرزا صاحب سے بارہ برس بعد فوت ہوئے اور پچھلے دو بفضلہ تعالیٰ ابتک زندہ و سلامت و ہشاش بشاش ہیں ایک جماعت اہلحدیث کے سردار مانے گئے ہیں اور دوسرے اُن کے مشیر۔ (۵) ہمارے خدا نے تو دور نہیں کئے لاہور میں مجلس شوریٰ کا انعقاد کہہ رہا ہے کہ ان اعتراضوں نے مرزا جی کی اُمت کی کمر توڑ دی ہے۔ اس احقر کی طرف	تھے خدا نے دور کر دیئے (۶) وہ کون کونسے اعتراض تھے جو اس وحی کے مطابق مرزا جی کی وفات سے پہلے نہیں تو بعد میں ہی انکا نام و نشان باقی نہیں رہا اور نابود ہوگئے (۷) کیا مرزا جی	قادیان سے دھمکی آمیز خط آرہے ہیں۔ (۶) ہا ہا۔ اجی یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہوگیا یعنی وہ اعتراض جو اُن کی زندگی میں ہوا کرتے تھے وہ اُسی طرح قائم ہیں اور اُن کے مرنے سے اُنکی وہ تمام الہامی پیشگوئیاں جو اُنکی زندگی میں پوری ہونی تھیں سب لاجواب اعتراض بن گئیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں میرا ایک اعتراض ہے کہ مرزا جی کی زندگی میں جب اُن پر اعتراض ہوا کہ آپ فریضہ حج کیوں ادا نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا کہ ایک تو راستہ مخدوش ہے دوسرے صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے مسیح موعود اور دجال کو آن واحد میں کعبہ کا طواف کرتے دیکھا تھا اسلئے بموجب اس حدیث کے میرا حج کرنے کا وقت وہ ہوگا۔ جب دجال یعنی پادری کفر اور دجل سے باز آکر ایمان اور اخلاص کے ساتھ کعبہ کا طواف کرینگے۔ دیکھو صفحہ ۱۳۱ ایام الصلح۔ اب چونکہ نہ مرزا جی (مسیح موعود) حج کرنے گئے نہ انکا قرار داد دجال (پادریوں کا گروہ) مسلمان ہوکر طواف کعبہ کے لئے انکے ساتھ گیا تو ثابت ہوا (نعوذ باللہ) اگر مسلم والی حدیث صحیح تھی تو نہ مرزا جی مسیح موعود تھے اور نہ پادری دجال اور اگر یہ حدیث صحیح نہ تھی تو حکم اور امام الزمان ہونے کا دعوے کرکے جھوٹی حدیث سے انکا تمسک کرنا سراسر بے انصافی تھی ع جگ کس کس کو دوں دلیلیں تیرے ہاتھوں سے قاتل ہے (۷) لاحول ولاقوۃ۔ مرزا جی کے جنازہ پر وہ چکر پڑا ہوا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا پنجاب بھر میں انکے مرثیے	کی وفات سے سب پر اداسی چھا گئی تھی؟ (۸) اردو کی وحی میں مرزا جی نے یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا کیوں استعمال کیا کسی ایک واقعہ کا نام کیوں نہ لیا (۹) وہ کونسے عجائبات قدرت جو اس وحی مقدس کی رو سے مرزا جی کی وفات سے پہلے واقع ہوئے اور انکے بعد مرزا جی کا حادثہ ہوا؟ (۱۰) کیا	تمسخرانہ گائے گئے انہیں سے ایک کا ایک بند یہ ہے ؎ مرض ہیضہ تھیں لاچکا ہو مرزا مویا منگلوار ہاں انکے معتقدین کو جو انکی ہدایت کے مطابق اشتہار تبصرہ اپنے مکانوں میں لگائے ہوئے مرزا جی کی زندگی میں انکے اشد دشمنوں کی موت کا انتظار کر رہے تھے۔ اُسدن کہیں مونہہ دکھانے کو جگہ نہ تھی۔ اسی کو اُداسی کہہ دو۔ (۸) اس موقعہ پر مرزا جی کی تعلیاں تو سوکھی نہیں رہی تھیں کہ انکو جلدی تھی ایسے نبیوں کے یہ راز ہوا کرتے ہیں ع بات وہ کہہ کہ کھٹکتے رہیں پہلو بیسوں (۹) خدا جھوٹ نہ بلاوے کہتے ہیں کہ ضلع پشاور میں ایک نئی چھاؤنی رسالپور قائم ہوئی جس میں اکثر لوگ دن کو جاگتے اور رات کو سوتے ہیں۔ پہلے مرزا جی کی زبانی مرزا جی کی

فیصلہ آسمانی [illegible] حصہ مرزا [illegible] متعلقہ [illegible]

سوال	جواب
اس مقدس اور متواتر وحی نے مرزاجی کی ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا!	صحت کا حال سُن لیجئے ۔ اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کی عوارض میں مبتلا ہے۔ (صفحہ ۳۵ برکات الدعاء) شادی کی وحی ہونے کے وقت میرا دل و دماغ و جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر ابھی بکلی رفع نہیں ہوا تھا (صفحہ ۲۰۹ نزول المسیح) ایکدفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا (صفحہ ۳۳۵ ؍؍) ایکدفعہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا (صفحہ ۲۳۴ حقیقۃ الوحی) (اس سے پہلے مجھے ایکدفعہ سولہ دن برابر دستوں کی بیماری رہی تھی اور میں اس سے قریب موت ہو گیا تھا۔ (صفحہ ۲۳۵ حقیقۃ الوحی) اور میں تو اکثر عوارض لاحقہ سے بیمار رہتا ہوں اور درد سر کی بیماری مجھے بیس تیس سال سے ہے (صفحہ ۸ انجام آتھم) آج ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء (بعد از نزول وحی مقدس) کو اسقدر غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت ہے کہ میں لکھنے سے مجبور ہو گیا ہوں (صفحہ ۳۹۴ حقیقۃ الوحی) جس شخص کو اتنی اور ایسی ایسی سخت بیماریوں نے گھیر رکھا ہو اور عمر بھی اسی سال ہو اور خدا کی طرف سے موت قریب ہونیکی بار بار اطلاع پا کر اسی سال تک پہنچے اسکا بھی منہ ہے کہ یہ کہے کہ اس اطلاع نے میری ہستی کی بنیاد ہلا دی۔ ہاں حضرت نشتر کی طرح اگر آپکے زائچہ میں بھی عمر ۸۵/۸۶ برس لکھی ہوئی تھی تو آپکے اس بیان پر ہم غور کرنے کو تیار ہیں مگر ایسی صورت کے بغیر اگر ایک ۶۹ برس کے دائم المرض اور مجمع الامراض کی ہستی کی بنیاد ہل کر عمر ۸۴۔ سال ہو جاتی ہے تو ایسی بنیاد خدا ہر ایک ۶۹ سالہ اور دائم المرض کی ہلا دے۔
(۱۱) یہ جوابات اگر سچے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ یہ وحی بالکل جھوٹی اور خود تراشیدہ تھی مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں گھڑی گئی اور غرض اس افتراء علی اللہ سے کیا تھی؟	(۱۱) اس وحی مقدس کا شان نزول یہ ہے کہ جب مرزاجی انہی منگھڑت وحیوں کی بدولت اپنے زعم میں زندگی کے عروج کے تمام مدارج طے کر چکے تو خیال پیدا ہوا کہ مرنے کے بعد عوام الناس کیطرح کسی معمولی قبرستان میں مدفون ہونا شایان شان نہیں کوئی ایسی وحی میں اتاری جائے جس سے قبر عالیشان اور کسی پر تکلف باغ میں بنجائے اور سینکڑوں فریب خوردہ مرید قدموں میں سر رکھے پڑے ہوں جسکا نظارہ آپکی عظمت کو بڑھا دے اسلئے یہ وحی اتار کر مریدوں کو رغبت دلائی کہ ایکہزار روپیہ کی مالیتی زمین جو اس کام کے لئے میں مخصوص کرتا ہوں اسکی توسیع اور اسمیں درخت وغیرہ لگا کر اسکو خوشنما بنانے کے لئے تین ہزار روپیہ چندہ دیں۔ جو چندہ دیگا وہ اسمیں دفن ہو سکیگا اور وہ بہشتی ہوگا۔ اور اشارۃً یہ بھی فرما دیا کہ قبر چاندی کی ہو آپکے اصل الفاظ یہ ہیں:- (پھر دیکھئے اس وحی کے بعد) ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھادی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اسکی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں (صفحہ ۱۵ الوصیت)
(۱۲)	اب ایک سوال اور باقی ہے کہ مرزاجی نے اس وحی میں اور اس کے بیان میں جو الفاظ استعمال کئے انکا فلسفہ کیا ہے پس وہ بھی سُن لیں (الف) وحی کو مقدس اور متواتر کہنے اور اس سے اپنی ہستی کی بنیاد کا ہلجانا بیان کرنے میں یہ حکمت کہ کوئی اسکی صحت میں شک نہ کرے۔ چنانچہ ص۱ کے حاشیہ پر آپ نے بدگمانی کرنے والوں پر بڑی لے دے کی ہے اور انکو خدا کے غضب سے ڈرایا ہے۔ (ب) باقی الفاظ کہ تمام اعتراض دور اور دفع ہو جائینگے اور تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آویگا وغیرہ ان میں یہ حکمت کہ کوئی یہ نہ کہہ اٹھے کہ حضرت آپ تو چلدیئے اور بہت سی پیشگوئیاں آپکی جنکی نسبت بذریعہ وحی والہام آپ کا دعوے تھا کہ میری زندگی میں پوری ہونگی اسیطرح پڑی ہیں اور پوری نہیں ہوئیں۔

صورت فیصلہ

مرزائی نہیں کسی مذہب و ملت کے دو معزز اور سمجھدار شخص مرزاجی کی "الوصیت" اور خاکسار کی اس تحریر کو بغور پڑھکر اگر یہ کہدیں کہ یہ وحی سچی اور سچے خدا کی طرف سے تھی۔ تو میں عہد کرتا ہوں کہ میں اس خیال اور یقین کو اپنے دل سے دور اور دفع کردونگا کہ مرزاجی دہریہ تھے اور اسلام کی کھال اوڑھکر سادہ لوح مسلمانوں کی کھیتی چر گئے۔

نوٹ صفحہ ۸ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ پر مرزاجی لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں اور صفحہ ۶۵ کشتی نوح پر مریدوں کو ارشاد فرماتے ہیں کہ پرہیزگار انسان بنجاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں پس مرزاجی کی عمر اگر خدا کے وعدہ کئے ہوئے ۸۰ سال سے زیادہ نہ کیجاوے تو گھٹانے کی کوئی وجہ نہیں حالانکہ پورے ستر کو بھی نہیں پہونچے۔

[illegible]

سلہ دیکھو نقشے الہام منظر سے بنانے کا نتیجہ ۱۲ سلہ دیکھو اخبار اودھ پنچ مطبوعہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء [illegible]

چیلنج مرزائیو! تم میں کوئی مرد جیتا ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی اس وحی مقدس کی سچی ثابت کرے اور یا مرزا جی کو دجال اور مفتری علی اللہ مانے۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ تمہارے لئے یہ دونو کام مشکل ثابت ہونگے مگر اللہ جسے چاہے ہدایت دے۔ ؎

بُت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

(خاکسار عبدالحی پنشنر از کوہاٹ)

ایک امرتسری امام مسجد کی درخواست حضرت شاہ جیلانی کے دربار میں

امرتسر کی مسجد میاں محمد جان مرحوم کے امام مولوی سلام دین صاحب جو مولوی غلام رسول (عرف رسل بابا) صاحب مرحوم کے بھتیجے ہیں آپنے جذب محبت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عرضی لکھی جو حضرت ممدوح کے پاس تو خدا جانے پہونچی یا نہیں ہمارے پاس کسی ذریعہ سے پہونچ گئی۔ اس عرضی کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عزیزان ......

آپکا فرستادہ تبرک مبارک شرف صدور لایا نہایت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ میں اس لائق نہ تھا حضور کے روضہ مبارک پر پہونچتا۔ مگر حضور کی مہربانی ہوئی تمہارے ذریعہ سے مجھے اس بات کا شرف حاصل ہؤا اگرچہ مدت سے ارادہ تھا کہ بغداد شریف جاؤں مگر قسمت نے راہ نہ دی۔ تربت حضرت سید قطب الاقطاب سید رضی اللہ عنہ کے قریب ہوکر میری طرف سے عرض کرنا کہ تمہارا نسبتی اب اسیطرح رہیگا؟ ذرہ توجہ فرماکر ورطۂ ضلالت سے نکالیں۔ (سلام دین از مسجد میاں محمد جان امرتسر)"

ناظرین! یہ ایک مسجد کے امام صاحب ہیں جو ہر وعظ میں غریب موحدین کو یاد فرمایا کرتے ہیں ہم حیران تھے کہ مولوی صاحب کو خفگی کس بات کی ہے۔ اس عرضی کو دیکھکر معلوم ہؤا کہ اصل وجہ خفگی کی یہی ہے کہ اس قسم کی دعاؤں اور التجاؤں کے حق میں موحدین کا اعلان وہی ہے جو قرآن شریف نے سکھایا ہے۔ غور سے سنئے!

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ

(یعنی تمام ملک کی حکومت اللہ کے قبضے میں ہے اور جن لوگوں کو اللہ کے سوا تم پکارا کرتے ہو وہ ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو تو وہ سنتے نہیں)

موحدین اس آیت کو پیش کر کے اس قسم کی عرض معروض بزرگان کی خدمت میں کرنے سے روکتے ہیں بس اسی بات کا ان حضرت کو رنج ہے۔ مولوی صاحب کو قرآن شریف کے معانی سمجھنے میں کسی قسم کی دقت ہو تو ہم ایک مستند صوفی کا کلام انکو سناتے ہیں۔ شیخ عطار مرحوم فرماتے ہیں ؎

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

تاریخ اہل حدیث

"تاریخ اہلحدیث" دراصل ایک کتاب ہے جسکی تصنیف جلسہ اہلحدیث کانفرنس منعقدہ امرتسر کی تجویز کے مطابق مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے سپرد ہوئی تھی۔ موصوف نے میرے اور دیگر احباب کے کہنے پر بغرض مشورہ اہل علم طلقاً طلقاً مسودہ اخبار میں درج کرانا شروع کیا لیکن بوجہ موانع کئی دفعہ سلسلہ بند ہوتا رہا۔ اب بھی ۱۵ اپریل کے پرچہ تک جاری ہوتا کہ ممدوح کی طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے ۲۔ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک دفتر اہلحدیث میں قیام پذیر رہے کبھی کوئی تکلیف ہوجاتی کبھی کوئی۔ آخر میرے بار بار توجہ دلانے پر ایک حصہ مضمون کا صاف کر کے دیا جو آج سے درج ہوتا ہے ناظرین دعا کریں خدا اس مفید وجود کو بخیریت سلامت رکھے۔

فرقہ اہلحدیث کے دیگر فرقوں سے اصولی اختلاف بتا کر ۱۵۔ اپریل کے پرچہ میں مضمون یہاں تک پہونچا تھا کہ اہلحدیث کے باہمی اختلاف کیا تھے اور کیا ہیں اس اختلاف کے لئے بنیادی پتھر کے طور پر صحیح بخاری سے ایک حدیث نقل کی تھی جس میں بعض صحابہ نے ظاہری لفظوں پر عمل کیا تھا بعض نے تاویل سے کام لیا تھا۔ اسی حدیث کے متفرعات آج کے مضمون میں درج ہیں:۔ (اڈیٹر)

فرقہ اہلحدیث کے باہمی اختلاف

یہی اختلاف مسلک۔ آیات صفات کے سمجھنے میں ہؤا۔ کہ بعض نے تو مثلاً ید۔ عین وغیرہ کی بابت کہا کہ یہ صفات الٰہیہ کے نام ہیں جو ان الفاظ سے تعبیر کیگئیں۔ گویا انکو بمنزلہ حقائق شرعیہ کے جانا۔ جنکی حقیقت و کیفیت کے علم کو تو کیا سپرد خدا اور تاویل سے کیا سکوت۔ اور ان کے حقائق لغویہ یا عرفیہ کی رُو سے جو تشبیہ لازم آتی تھی اُس سے کیا انکار۔ لہٰذا ان کا نام ہؤا **اہل تفویض**۔ اس طریق میں یہ خوبی ہے کہ اس میں نہ تو معطلین کی طرح صفات سے انکار ہے اور نہ مشبہین و مجسمہ کی طرح ذات برحق کو جسمانی جاننا ہے۔ بلکہ حدیث اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ کا نقشہ نظرین اور اسی کا اثر دل پر جما رہتا ہے۔

اور دیگر بعض نے کہا کہ ان آیات میں حقیقی معنے مراد نہیں ہیں بلکہ بحسب قرائن ان سے مجازی معنے مراد ہیں انکو **اہل تاویل** کہا گیا۔

چنانچہ امام شوکانی (اوں پر ہو رحمت رحمانی) جو متاخرین اہلحدیث میں بڑے پایہ کے امام ہیں اور اہل تفویض میں سے ہیں۔ ارشاد الفحول میں آیات صفات میں تاویل کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

وقد اختلفوا فی ھذا القسم علی ثلثة مذاھب (الاول) انه لا مدخل للتاویل فیھا بل یجری علی ظاھرھا ولا یؤول شئ منھا وھذا قول المشبھة (والثانی) ان لھا تاویلا ولکنا نمسک عنه مع تنزیه اعتقادنا عن التشبیه والتعطیل لقوله تعالیٰ (وما یعلم تاویله الا اللّٰه) قال ابن برھان وھذا قول السلف (والمذھب الثالث) انھا مؤولة قال ابن برھان والاول من ھذه المذاھب باطل والآخران منقولان عن الصحابة ونقل ھذا المذھب الثالث عن علی وابن مسعود وابن عباس وام سلمة انتھیٰ ملخصًا (ارشاد الفحول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۶۴)

اس قسم میں (آیات صفات میں تاویل کرتے ہیں) علمائے امت کے تین مذہب ہیں (اول) یہ کہ انہیں تاویل کو دخل نہیں بلکہ انکو ان کے ظاہر پر جاری کیا جاوے اور انہیں سے کسی کی بھی تاویل نہ کی جاوے اور یہ قول مشبہین کا ہے (دوسرا) یہ کہ انکی کوئی تاویل تو ضرور ہے لیکن ہم اس تاویل سے رُکے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تشبیہ (کسی کیطرح ہونے) اور تعطیل (صفات سے معطل و خالی ہونے) سے پاک ہے بدلیل قول الٰہی وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ ابن برہان نے کہا سلف کا یہی قول ہے اور تیسرا مذہب یہ ہے کہ یہ آیات قابل تاویل ہیں ابن برہان نے کہا ان مذاہب (مذکورہ بالا) میں سے پہلا مذہب (یعنی تشبیہ) تو باطل ہے اور دوسرے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں اور یہ تیسرا مذہب یعنی تاویل والا حضرات علیؓ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے"

امام شوکانی رحمہ اللہ کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مفوضین اور مؤولین ہر دو فریق میں اس امر میں تو اتفاق ہے کہ آیات صفات میں ذات حق کے لئے جو الفاظ ید وغیرہ وارد ہیں ان سے ان کے لغوی معنے ہاتھ جو ایک عضو ہے اور اسکی حقیقت ہم کو معلوم ہے مراد نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اور اس میں اتفاق ہے کہ ان الفاظ کی کوئی تاویل تو ضرور ہے لیکن اختلاف اسی امر میں ہے کہ وہ تاویل ذات حق کے سوائے کسی اور کو بھی معلوم ہے یا نہیں؟ مفوضین کہتے ہیں کہ ان کی تاویل سوائے ذات باری عز اسمہ کے دیگر کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے ہم انکی کوئی کیفیت نہ ذہن میں فرض کرتے ہیں اور نہ زبان سے کہتے ہیں بلکہ اس کا علم خدا تعالیٰ کے سپرد کرکے کہتے ہیں کہ یہ امور صفات باری ہیں کما یلیق بشانہ مقدس۔ چنانچہ وہ آیت آل عمران میں اسم جلالت یعنی اللہ پر وقف کرتے ہیں۔ اور مؤولین کہتے ہیں کہ ان کی تاویل راسخین فی العلم بھی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ الراسخون فی العلم کو بھی بواسطہ حرف عطف استثنا میں داخل کرتے ہیں برخلاف مشبہین کے کہ وہ ان الفاظ کے ظاہری معنے باینطور لیتے ہیں کہ مثلاً ید سے اُسی قسم کا ہاتھ مراد ہے جسے ہم جانتے ہیں جسکا نتیجہ معاذ اللہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ و تقدس ایک جسمانی چیز ہے پس وہ جمیع صفات و عوارض جسمانیہ کا محل ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ضروری

بعض لوگ جنہوں نے اس مسئلہ کے اختلاف کو اس طریق پر جو امام شوکانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا اور ہم نے اسکی توضیح کی نہیں سمجھا۔ وہ اہل تفویض کو بھی مجسمہ خیال کرتے ہیں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا پایہ علوم شرعیہ و عقلیہ میں مسلم کل ہے اور انکی نصرت حق اور حمایت سنت بھی معلوم ہے۔ زندگی بھر مؤولین مشبہین۔ اور معطلین کی تردید میں قلم اٹھائے رکھا اور طریق تفویض کی تائید میں اسقدر لکھا کہ دلائل سمعیہ و عقلیہ ثابت کر دیا۔ کہ جہاں اہل تاویل کا آخری قدم ہے وہ اہل تفویض کا پہلا زینہ ہے اور مشبہین کی نسبت واضح کر دیا کہ یہ لوگ ایمان سے خالی ہونے کے ساتھ عقل سے بھی کورے ہیں کہ ذات قدیم ازلی و ابدی کے لئے محدثات کے جوڑ بند قرار دیتے ہیں اور معطلین کی نسبت ظاہر کر دیا کہ وہ ذات حق کو ایک ایسی ذات مانتے ہیں جو کسی صفت کمال کی مالک نہیں تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔ لیکن باوجود اس کے بعض معقولیوں نے آپکو فرقہ مجسمہ سے سمجھا۔ چنانچہ مسلم العلوم کے حواشی میں لفظ لا یُحاذا پر مولوی عبد الحلیم صاحب سے نقل کیا ہے:۔

فی شرح المواقف ای لا یکون محصورا بالحدود کالمکان والشکل وھذه اشارة الی رد قول ابن تیمیة من المجسمة حیث قال ان اللّٰه متمکن علی العرش وھو مکانه انتھیٰ (حاشیہ سلم نمبر ۳ صفحہ ۳ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاھور)

محشی مرحوم نے حضرت شیخ الاسلام کیطرف جو عبارت منسوب کی ہے اسکا حوالہ ذکر نہیں کیا کہ یہ عبارت انکی کس کتاب میں ہے۔ کیونکہ امام ممدوح کثیر التصانیف ہیں اور ہم کو باوجود اس کے کہ امام موصوف کی بہت سی تصانیف زیر نظر رہتی ہیں یہ عبارت یا اسکے ہم معنے عبارت کہیں نہیں ملی۔ بلکہ اس کے خلاف آپکی بہت سی تصریحات ہیں جو ہم انشاء اللہ ابھی ذکر کرینگے اور محشی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ہمام کو جو مجسمہ میں سے قرار دیا سو یہ بھی خطا ہے اگر شیخ الاسلام ممدوح کی تصریحات کا علم نہ بھی ہوتا اور خود انکی شخصیت کے متعلق تفصیلی نہیں اجمالی بھی ہوتا کہ انکی زندگی کن مباحث میں گذری تو آپکو مجسمہ میں شمار نہ کیا جاتا۔ واللہ یعفو عن المحشی وعنا وعن سائر المسلمین ولنعم ما قیل لکل جواد کبوة ولکل عالم ھفوة۔

چنانچہ ہم شیخ الاسلام کا مسلک ان کے ایک خط سے جو انہوں نے امام شمس الدین رحمہ اللہ کو مدینہ طیبہ میں لکھا۔ ذکر کرتے ہیں جس سے ظاہر ہو جائیگا کہ تاویل اور تفویض اور تشبیہ اور تعطیل الگ الگ مسلک ہیں۔ پہلے دو تو سلف امت سے منقول ہیں جیسا کہ امام شوکانی کے حوالہ میں گذر چکا اور پچھلے دونوں مردود ہیں اور یہ بھی واضح ہو جائیگا

کہ شیخ الاسلام مرحوم اہل تفویض میں سے تھے نہ کہ اہل تجسیم میں سے حاشا شانہ عن ذلک۔ پہلی عبارت یہ ہے:۔

(۱) فالقائل ان زعم انہ لیس لہ ید من جنس ایدی المخلوقین وان یدہ لیست جارحۃ فہذا حق۔ (خط شیخ الاسلام مشمولہ رسالہ اجتماع الجیوش للشیخ ابن القیم رحمہما اللہ ص ۱۱)	پس قائل اگر یہ خیال کرے کہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ مخلوق کے ہاتھ کیطرح نہیں اور نیز یہ کہ وہ ایک جسمانی عضو نہیں ہے تو یہ بات بالکل درست وبجا ہے ۱۲

دوسری عبارت یہ ہے:۔

(۲) من قال ان الظاهر غیر مراد بمعنی ان صفات المخلوقین غیر مرادۃ قلنا لہ اصبت فی المعنی (خط مذکور ص ۱۳)	جو شخص یہ کہے کہ ان الفاظ سے ظاہری معنے مراد نہیں ہیں یعنی یہ کہ ان سے مخلوقات کی صفات مراد

نہیں ہیں تو ہم کہینگے کہ اے قائل تو نے درست کہا ۱۲

(۳) اس کے بعد شیخ الاسلام کے اپنے مسلک کی بابت عبارت ذیل ملاحظہ ہو:۔

ھذہ الاحادیث تمر کما جاءت ویؤمن بہا ویصدق وتصان عن تاویل یفضی الی التعطیل وتکییف یفضی الی التمثیل (خط مذکور ص ۱۳)	یہ احادیث (جو صفات باریتعالےٰ میں وارد ہیں) انکا اجراء اسیطرح ہونا چاہیئے جسطرح کہ وہ وارد ہوئیں اور ان پر ایمان رکھنا چاہیئے اور انکی تصدیق کرنی چاہیئے اور انکو

ایسی تاویل سے جو تعطیل تک پہونچائے اور ایسی کیفیت بیان کرنے سے جو تشبیہ تک لیجاوے بچانا چاہیئے۔

اور اس سے بھی زیادہ صفائی سے آپ منہاج السنہ میں رد شیعہ کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

فان التشبیہ والتجسیم المخالف للعقل والنقل لا یعرف فی احد من طوائف الامۃ اکثر منہ فی طوائف الشیعۃ (جلد اول ص ۲۱)	کیونکہ تشبیہ وتجسیم جو عقل ونقل ہردو کے مخالف ہے امت کے کسی طائفہ میں طوائف شیعہ سے زیادہ معلوم نہیں ہے"

اسی طرح منہاج السنہ میں کثرت سے ایسے حوالے مل سکتے ہیں جنمیں بالتصریح تشبیہ وتجسیم کا ابطال ہے جن کے ذکر سے خوف طوالت مانع ہے۔

ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام رح تجسیم وتشبیہ کے ہرگز قائل نہیں تھے۔ ہاں وہ اہل تاویل کی باطل تاویلات پر بھی کان نہیں دھرتے تھے۔ پس جو شخص تجسیم کو ان کی طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ ان کے مسلک سے ناواقف ہے یا تجسیم وتفویض میں فرق نہیں جانتا۔ حالانکہ ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے کہ تفویض تو ہے درجہ اقرار العجز الادراک کا اور حق ہے۔ اور تشبیہ وتجسیم درجہ ہے قول بالعلم کا۔ اور باطل ہے۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

کشف حقیقت

اصل بات یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان بزرگان نے جنہوں نے حضرت شیخ الاسلام رح کو تجسیم وتمثیل کا قائل سمجھا ہے کبھی معتزلی یا جہمی کی کسی تحریر میں دیکھ لیا ہوگا کہ وہ حضرت شیخ الاسلام رح کو مجسم قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ حضرت شیخ مثبت صفات تھے۔ جیسا کہ انکی تصریحات سے ظاہر ہے اور معتزلہ وجہمیہ مثبتین صفات کو مجسم کہتے ہیں تو ان بزرگوں نے بھی سمجھ لیا ہوگا کہ حضرت شیخ رح سچ مچ مجسم ہیں اور پھر کہیں انکی کوئی مجمل عبارت بھی مل گئی تو اس نے خیال سابق کو اور پختہ کر دیا۔ چنانچہ اس امر کی بابت حضرت شیخ رح خود فرماتے ہیں:۔

والجہمیۃ والمعتزلۃ یقولون من اثبت للہ الصفات وقال ان اللہ یری فی الآخرۃ والقرآن کلام اللہ لیس بمخلوق فانہ مجسم مشبہ (منہاج جلد اول ص ۱۶۳)	جہمیہ اور معتزلہ (جو منکرین صفات ہیں) کہتے ہیں کہ جو کوئی خدا تعالےٰ کی صفات کو مانتا ہے اور کہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ کا دیدار ہوگا۔ اور قرآن کلام اللہ مخلوق نہیں ہے پس وہ شخص مجسم ہے" (باقی باقی)

؎ اسکی مثال میں خود میرا واقعہ پیش ہو سکتا ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ میں مرزا قادیانی سے کیا نسبت اور تعلق رکھتا ہوں یہی کہ ما سالمناھم منذ حاربناھم تاہم بعض میرے مخالفوں نے کئی ایک جگہ دلیری سے مرزائی لکھا ہے سو سال بعد کوئی ان تحریروں کو دیکھکر غلطی کھا سکتا ہے۔ (اڈیٹر)

تقابل ثلاثہ

اس میں تعلیم محمدی اور تعلیم امام ابوحنیفہ اور تعلیم حضرت باہو کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور فیصلہ ملا ملتانی کے سپرد ہے۔ اس لئے کہ وہ حنفی اور خلیفہ سلطان باہو ہونے کا مدعی ہے۔

(۱) کیا آدمی خدا بن سکتا ہے؟

(فتوی محمدی) عیسائی اس لئے کافر ہیں کہ وہ کہتے ہیں ان اللہ ھو المسیح ابن مریم کہ مسیح بن مریم ہی اللہ ہے۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے جیسے زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف مسیح علیہ السلام کے۔ فانما انا عبدہ۔ کیونکہ میں بندہ ہوں۔ فقولوا عبد اللہ ورسولہ پس کہو مجھ کو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا (مشکوٰۃ)

(فتوے فقہ) جس نے اللہ کی کسی صفت کو مخلوق کی کسی صفت کے مشابہ کیا تو وہ کافر ہے (فقہ اکبر)

(فتوے باہو) فرماتے ہیں آدمی خدا بن سکتا ہے

اذا تم الفقر فھو اللہ (عجب الاسرار ص ۱)

(۲) کیا اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی غیب جانتا ہے؟

(فتوی محمدی) لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ۔ زمین وآسمان کا غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وما تدری نفس ماذا تکسب غدا کوئی نہیں جانتا کل کیا ہوگا۔ ولا اعلم الغیب فرماتے ہیں پیغمبر خدا کہ میں بھی غیب نہیں جانتا۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جو شخص کہے کہ انہ یعلم ما فی غد فقد کذب۔ حضرت کل کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے (بخاری) پھر حضرت نے فرمایا واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول ما یفعل بی ولا بکم اللہ کی قسم میں نہیں جانتا۔ ہرگز نہیں جانتا حالانکہ میں رسول ہوں اس بات کو میرے اور تمہارے ساتھ آئندہ کیا معاملہ ہوگا۔+

(فتوے فقہ) من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ جو بزرگوں کی روح کو حاضر سمجھے اور اعتقاد رکھے وہ ہمارے حال سے واقف ہیں وہ کافر ہے۔

[illegible]

(فتاوٰی بزازیہ) جو شخص نکاح کرے اور کہے کہ میں نے اللہ اور رسول کو گواہ کیا وہ نکاح نہیں ہوتا - بلکہ کافر ہو جاتا ہے - لانہ اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب اس لئے کہ اس نے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ السلام غیب دان ہیں اور قاضیخان میں ہے وھو صلے اللہ علیہ وسلم ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت کہ حضرت زندگی میں تو غیب جانتے نہ تھے تو وفات کے بعد کس طرح ہو گیا۔

فتوٰے باہو | فرماتے ہیں - نبی غیب نہ جانے تو ہیں کیا - میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جو فقیر ہو جائے تو لایخفی عنہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء - اس سے کوئی چیز زمین و آسمان کی اس سے پوشیدہ نہیں رہتی - (شمس العارفین ص۸۶)

(۳) کیا نبی علیہ السلام نے کچھ باتیں چھپائی تھیں؟

فتوٰی محمدی | یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اے نبی جو کچھ تم کو رب کی طرف سے حکم ملا وہ امت کو پہنچا دے - ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جو شخص کہے کہ انہ کتم فقد کذب پیغمبر علیہ السلام نے کچھ باتیں چھپا رکھیں بیشک وہ جھوٹا ہے (بخاری)

تعلیم فقہ | آیت الیوم اکملت لکم دینکم سے دین قرآن و حدیث مکمل ہو چکا ہے - کوئی بات چھپی نہیں - (عالمگیری)

فتوٰے باہو | حضرت کو حکم ہوا تھا کہ تیس ہزار باتیں امت کو بتا دے اور تیس ہزار چھپا رکھنا (جیب الاسرار ص)

(۴) کیا قبر پر بیٹھنا جائز ہے؟

فتوٰے محمدی | لا تجلسوا علی القبور قبروں پر نہ بیٹھو - اور فرمایا حضرت نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک شخص انگارے پر کہ جلا دے کپڑے اس کے پس پہنچے انگار طرف بدن اس کے کی خیر لہ من ان یجلس علی قبر بہتر ہے کہ بیٹھ جاوے قبر پر - یعنی آگ میں جلنا قبول کرے مگر قبر پر نہ بیٹھے -

فتوٰے فقہ | اذا صح الحدیث فھو مذھبی امام صاحب فرماتے ہیں کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے میں کس طرح انکار کر سکتا ہوں جب حضرت کا حکم آجائے -

فتوٰے باہو | قبر پر گھوڑے کی طرح سوار ہونا جائز ہے - (جیب الاسرار ص۲۹ و نور الہدیٰ ص۸)

(۵) کیا وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ جائز ہے؟

فتوٰی محمدی | من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد - جو شخص نیا حکم جاری کرے ہمارے دین میں جس کی اجازت ہماری طرف سے نہ ہو - پس وہ مردود ہے -

فتوٰے فقہ | شیئاً للہ کہنا خوف کفر سے خالی نہیں (درمختار)

تعلیم باہو | فرماتے ہیں کہ جب کسی کو کوئی امر مشکل بنے تو سو بار پڑھے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ تو وہ حاضر ہو کر سارا کام سرانجام کر جاتے ہیں - (شمس العارفین ص۹۹)

(۶) کیا مدد بغیر اللہ کے کسی سے مانگنا جائز ہے؟

فتوٰے محمدی | ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو اگر اللہ تعالیٰ کسی کو مصیبت میں مبتلا کرے تو کوئی مشکل کشا نہیں سوا اللہ کے - اور فرمایا واذا سالت فاسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ کہ جب تو سوال کرے تو اللہ سے کر اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور یہی مطلب ہے ایاک نستعین کا - فرمایا اگر تمام مخلوقات ملکر چاہے کہ ان ینفعوک بشیٔ لم ینفعوک کہ تجھے نفع دے سکیں ہرگز نہیں دے سکتی ولن یضروک اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں مگر وہی جو اللہ نے مقرر کیا ہو -

فتوٰے فقہ | لا ینبغی لاحد ان یسئل اللہ الا بہ وکرہ ان یقول بحق انبیائک ورسلک یعنی یہ بات کسی کو لائق نہیں کہ وہ اللہ کو سوال کرے اور کہے کہ بحرمت انبیاء و رسل کے - نہیں بلکہ صرف اللہ واحد سے ہی ہر سوال کرے - اور کسی کا واسطہ درمیان میں نہ لائے

فتوٰے باہو | فرماتے ہیں اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اھل القبور کہ جب تم کو کوئی مشکل پیش آئے تو اہل قبور سے مدد طلب کرو - (نور الہدیٰ ص۸ مصنفہ باہو صاحب)

(۷) کیا مردے سنتے ہیں؟

فتوٰے محمدی | وما انت بمسمع من فی القبور تو قبر والوں کو کوئی بات نہیں سنا سکتا - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں من کان میتاً فی القبور -

فتوٰے فقہ | امام ابو حنیفہ رح نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اہل صلاح کی قبروں میں جا کر فیسلم و یخاطب و یتکلم و یقول یا اھل القبور ان کو سلام کرتا اور مخاطب ہو کر یہ کہتا تھا کہ اے اہل قبور تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے یا کوئی اور چیز جو تمہارے اختیار میں ہے تمہارے پاس کئی مہینوں سے آتا اور پکارتا ہوں ولیس سوالی منکم الا الدعاء اور میرا سوال صرف دعا کا ہے پس امام ابو حنیفہ رح نے یہ بات سن کر اوسے مخاطب کیا اور فرمایا ھل اجابوا لک قال لا کہ تم کو کچھ جواب ملا؟ کہا نہیں فرمایا لعنت ہو تجھکو اور نامراد رہے تو - کیف تکلم اجساداً لا یستطیعون جواباً ولا یملکون شیئاً ولا یسمعون صوتاً - کس طرح کلام کرتا ہے تو ان جثوں سے جو نہیں طاقت رکھتے جواب کی اور نہ مالک ہیں کسی شئے کے اور نہ سنتے ہیں آواز کو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ کہ تو اہل قبور کو نہیں سنا سکتا -

فتوٰی باہو | جب کوئی مشکل پیش آئے تو قبر پہ سوار ہو کر کہے یا عباد الصالحین احضروا للمسخرات الخ کہ اے اللہ کے نیک بندو! بحق وحدانیت اور بحرمت محمد رسول اللہ اور بحرمت محی الدین عارف باللہ مسخرات کے لئے حاضر ہو جاؤ - (نور الہدایہ صفحہ ۵ مصنفہ باہو)

(۸) اللہ تعالیٰ کے نام کتنے ہیں؟

فتوٰے محمدی | اِنَّ لِلّٰہِ تعالیٰ تسعۃً و تسعین اسماً اللہ کے نام (۹۹) ہیں -

فتوٰے امام صاحب | میں حضرت کی تائید کرتا ہوں -

فتوٰے باہو | اللہ تعالیٰ کے نام ایک لاکھ ستر ہزار پچیس ہیں (نور الہدیٰ ص۴)

ملا ملتانی ان اسماء الٰہی کی (جو کہ ۱ لاکھ ۷۰ ہزار ۲۵ ہیں) فہرست دکھائیں - (باقی آئندہ)

(نور حسین گھر جاکھی گوجرانوالہ)

پڑھنے کے قابل
کتابیں
نہایت عمدہ اور
کتابت چھپائی -
قیمت
حضرت محمد مصطفٰے
حجم ضخیم قیمت
حضرت خدیجۃ الکبریٰ
کی سوانحعمری
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالات
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
زندگی
حضرت خالد بن ولید
کی سوانحعمری
سوانحعمری خواجہ اجمیری
بادشاہ زمانہ کے
اسلامی
واقعات
انور پاشا غازی
حالات
حضرت شیخ
جیلانی علیہ الرحمۃ کی کتاب
حجم ضخیم قیمت
کا پتہ :
رضاء اللہ
امرتسر

فتاوے

بارہا لکھا گیا ہے کہ استفتا درج کرنے والے قواعد مندرجہ ذیل کے پابند رہیں :-

(۱) محصول کے لئے جوابی لفافہ آنا چاہئے ورنہ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) جوابی لفافہ پر اپنا پورا پتہ۔ اُردو یا انگریزی حرفوں میں مرقوم ہو۔

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے قلمی جواب کی صورت میں فی سوال دو آنہ اور مطبوعہ در اخبار کی صورت میں فی سوال ایک آنہ غریب فنڈ میں آنا چاہیے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں مطبوعہ جواب کے لئے فی بطن (درجہ اموات) ۴ر اور قلمی کے لئے ۸ر غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

(نوٹ) نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی جوابی لفافہ پر پورا پتہ مرقوم ہو۔

س نمبر ۶۲ ایک شخص کا مقولہ ہے کہ جس مرد کی آزار یا تہبند ٹخنہ سے نیچا ہوگا۔ اس کی نماز نہیں ہوگی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دوہرانے کا حکم دیا۔ دوسرا کہتا ہے کہ کسی فقہ کی کتاب میں ازار نیچی رکھنے سے نماز فاسد نہیں لکھی گئی۔ امید کہ جو امر صحیح ہو بذریعہ اخبار اہلحدیث آگاہ فرمائیے۔ (محمد حسین [illegible])

ج نمبر ۶۲ ایک حدیث میں آیا ہے جس کا ترجمہ [illegible] نماز کی حالت میں ٹخنوں سے نیچے [illegible] [illegible] شخص مذکور اسی حدیث سے استدلال کرتا ہے [illegible] نہیں۔ دوسرے لوگ اس حدیث کو [illegible] ہیں۔ مگر میرا دل [illegible] دلیل کی طرف نہیں جھکتا۔ واللہ اعلم۔

س نمبر ۶۳ طول جمعہ کی جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ کس قدر طویل کی [illegible]

ج نمبر ۶۳ جس سے سامعین کو ملال پیدا ہو وہ طویل ہے۔ کسی پیمانہ یا گھڑی کا اعتبار نہیں بلکہ انداز واعظ کا۔ ۸ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۶۴ ایک شخص نام کا مسلمان ہے یعنی نہ اس نے کبھی نماز پڑھی ہے نہ روزہ رکھا ہے افیون کھاتا ہے۔ چرس پیتا ہے اُس سے جانور کا ذبح کرا کر کھانا جائز ہے یا اگر وہ بندوق چلا دے اور اُس سے کوئی شکار وغیرہ ہاتھ آوے تو وہ کھا سکتے ہیں۔ کیا وہ تکبیر کہہ کر بندوق چلا دے تو اُس جانور کا کھا لینا جائز ہے؟ (محمد یعقوب عفی اللہ عنہ)

ج نمبر ۶۴ شخص مذکور فاسق ہے اور بعض ائمہ کے نزدیک بوجہ ترک صلوٰۃ کافر ہے۔ لیکن وہ چونکہ خود مصدق اسلام ہے۔ اس لئے اُسکا ذبیحہ جائز ہے۔ کتابی غیر مسلم کا ذبیحہ جائز ہے وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ۔ یہ تو کلمہ گو مدعی اسلام ہے اسکا شکار بھی جائز ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶۵ ایک ہندو کہتا ہے کہ مجھکو مسجد سے اچھی معلوم ہوتی ہے اگر مجھکو مسجد میں اپنے طریقہ پر عبادت کرنے کی اجازت دی جائے تو ہم بہت خوشی سے عبادت کرینگے۔ مجھکو بت پرستی سے نفرت ہے۔ زید کہتا ہے کہ مسلمانوں کی صحبت بیہودہ سے جو اثر اس پر ہوا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس کے دل میں مسجد کی فضیلت سما گئی ہے۔ اگر اسکو مسجد میں آنے کی اجازت دی جائے تو کیا عجب کہ مسلمانوں کی قربت سے نماز بھی پڑھنے لگے اور مسلمان ہو جائے اسواسطے اسکو مسجد میں اپنے طریقہ پر مالا جپنے کی اجازت دینا چاہئے اور برلوئے شرع اسکا جواب عنایت ہو (احمد رضا۔ از [illegible])

ج نمبر ۶۵ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت بخشی تھی اس لئے کوئی غیر مسلم (مشرک چھوڑ کر) کسی قسم کی عبادت مسجد میں کرے تو جائز ہے۔ مشرک کی اجازت نہیں خواہ ہندو ہو یا مسلم وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا۔

س نمبر ۶۶ زید کو معلوم ہے کہ گئو رکھشا والے گائے کو صرف قابل پوجا جانکر اسکی پرورش نہیں کرتے بلکہ اپنا دیوتا سمجھکر اس کی خدمت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ بھی جانتا ہے کہ اس گئو رکھشا میں سال میں ایک بار زوروں سے میلہ لگتا ہے اور بت بھی بنائے جاتے ہیں۔ یہ جانتے پر بھی وہ ہمیشہ اس گئو رکھشا میں چندہ دیتا ہے کوئی اعتراض کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میری نیت ہے کہ گائے کی پرورش میں مدد دیتا ہوں۔ از روئے شرع جواب عنایت ہو کہ بکر چندہ دینے میں گنہگار تو نہیں ہوتا۔ (ر ر)

ج نمبر ۶۶ اس میں کچھ شک نہیں کہ گئو رکھشا کی تہ میں شرک ہے وَأُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ۔ گو بظاہر نام کچھ رکھا جاتا ہے لیکن اس کی تہ میں یہی بات ہے۔ اسلئے بکر کا چندہ دینا گویا تعاون علی الاثم (گناہ پر مدد کرنا) ہے۔ ۴ر داخل غریب فنڈ

س نمبر ۶۷ کیا مسلمان موجودہ وقت میں اہل ہنود کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں جبکہ قرآن کریم میں صاف ارشاد ہے کہ تم کسی مشرک کے ساتھ اتحاد نہ کرو۔ تو پھر کیا باعث ہے کہ موجودہ وقت میں اتحاد کی نسبت کہا جاتا ہے۔ (عبد المجید از دینا نگر)

ج نمبر ۶۷ غیر مسلم سے اتحاد دینی منع ہے یعنی جس میں مسلم کو رسوم کفریہ میں شریک ہونا پڑے۔ آجکل جو اتحاد ہے سیاسی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بذات خود غیر مسلموں سے اتحاد کیا تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کے ساتھ جب مصالحت دہ سالہ ہوئی تو اس مصالحت میں اپنے حلیف غیر مسلموں کو بھی اپنے ساتھ شریک رکھا تھا۔ آخر لڑائی بھی انہی کی حمایت میں اٹھائی تھی۔ جیسا اتحاد سیاسی تھا۔ آج بھی ہندوستان کے ہندو مسلم کا اتحاد سیاسی ہے۔ مذہبی نہیں۔ لہذا جائز ہے۔ واللہ اعلم

س نمبر ۶۸-۶۹-۷۰-۷۱ (۶۸) کچی کھال کی تجارت جائز ہے؟ (۶۹) کچی کھال جھٹکا کی ہوئی جانور کی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے؟ (۷۰) قصاب کا وقت ضرورت خود ذبح کرنا جائز ہے؟ (۷۱) ہندو کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے؟ (الراقم جمعدار غلام محمد از دھرم کوٹ بگہ ضلع قادیاں والی)

ج نمبر ۶۸-۶۹-۷۰-۷۱ (۶۸) تجارت جائز ہے (۶۹) بموجب حدیث شریف دباغت سے پاک ہے (۷۰) قصاب ہر وقت ذبح کر سکتا ہے (۷۱) کھانا حلال ہو یا اسمیں کوئی ناجائز چیز نہ ہو تو محض کے پکانے سے حرام نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم۔ (۴ر داخل غریب فنڈ)

ملکی مطلع

ہندوستان کا قومی ہفتہ

دسمبر کے اخیر میں انڈین نیشنل کانگرس کا جلسہ ہوتا ہے۔ اسمیں ہندوستان کا آئندہ کیلئے پروگرام بنایا جاتا ہے کہ ہندوستانیوں کو اپنی ترقی کیلئے کیا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ آج نیشنل کانگرس کی عمر ۳۷ سال کی ہے۔ اس عرصہ میں کانگرس پر کیا کیا تغیرات آئے۔ اسکا بیان مختصر لفظوں میں یوں ہے کہ جتنا فرق آسمان و زمین میں ہے۔ اس سے زیادہ کانگرس کی ابتداء اور انتہاء میں ہے۔

ابتدا ابتدا میں یہ لازمی تھا کہ سب سے پہلا رزولیوشن تاج کی وفاداری کا ہوتا تھا۔ اسکے بعد طریق عمل یہ رہا ہے کہ رزولیوشن پاس کرکے بطور درخواست کے گورمنٹ کی خدمت میں بھیجے جاتے۔ یہ کیفیت ۱۹۱۹ء تک بھی رہی۔

دورِ جدید

ابھی کل کا ذکر ہے کہ مظالم پنجاب پر پنڈت مالوی جی نے بحیثیت صدر کانگرس گورمنٹ سے درخواست کرکے ایک کمیشن مقرر کرائی جو ان مظالم کی تحقیق کرے جب وہ دہلی میں آگئی تو خود دہلی میں بموجودگی گاندھی جی جلسہ ہوا تھا جس میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا تھا کہ اوس کمیشن کے افسر سے درخواست کیجائے کہ سرکار کے پیش کردہ گواہوں پر جرح کرنے کی ہمکو اجازت ہو۔

آج چند ایام یعنے قریبًا دو سال کی مدت میں یہ انقلاب ہوا ہے کہ اس دفعہ کانگرس کے جلسہ احمد آباد میں فیصلہ کیا گیا کہ گورمنٹ کے احکام کی بے فرمانی کھلے طور کی جائے ؏

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

آجتک کانگرس کا نصب العین یہ رہا ہے کہ ہندوستان میں حکومت خود مختار بماتحت حکومت انگریزی قائم ہو جیسی انگریزی نوآبادیوں میں ہے مگر اس دفعہ جلسہ احمد آباد میں ایک قدم آگے رکھا گیا کہ بتحریک سید حسرت صاحب موہانی نصب العین کی ترمیم پیش ہوئی کہ بغیر انگریزی تعلق کے مستقل حکومت قومی ہندوستان میں قائم کی جائے مگر یہ ترمیم کثرت آراء سے گرگئی۔

حالاتِ سابقہ پر نظر کرکے کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ سال تک جدید حالات کیا پیدا ہوں۔

احمد آباد میں قومی ہفتہ میں بڑے بڑے تین سیاسی جلسے تھے۔ کانگرس۔ مسلم لیگ اور خلافت کانفرنس۔ ان تینوں میں سے خلافت کانفرنس نے دونوں سے آگے قدم رکھا۔ باقی دونوں پیچھے رہ گئیں۔

عجیب سماں

ہے کہ ادہر گورمنٹ سختی پر سختی کررہی ہے۔ بڑے بڑے لیڈروں کو گرفتار کرکے جیل میں ڈالا گیا۔ اللہ اللہ وہ لوگ جیل میں ڈالے گئے ہیں۔ جو زمین پر بیٹھنا نہ جانتے تھے۔ آج وہ جیل میں بند ہیں۔ حکومت کی سختی کا جواب احمد آباد میں بالاتفاق یہ دیا گیا کہ

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

یہ سختی تو ہماری عین تمنا تھی۔ بزبان حال یہ شعر پڑھا گیا ہے ؎

سب نکلجائینگی او قاتل ہماری حسرتیں
جبکہ سر اپنا ترے زیر قدم دیدینگے ہم

جہانتک دیکھا جاتا ہے حکومت کی سختی کا نتیجہ برعکس نکل رہا ہے ہمارے خیال میں حکومت نے جو اندازہ لگایا وہ غلط لگایا۔ بنگال میں اخیر دسمبر تک تین ہزار پانچسو گرفتاریوں کی خبر آئی ہے۔ مگر بھرتی کئی ہزار سے متجاوز ہے باوجود اس کیفیت کے حکومت نے ابھی تک اپنی پالیسی تبدیل نہیں کی۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم دیکھتے ہیں کہ وائسرائے بہادر جو انگلستان میں اعلیٰ چوٹی کے مدبروں میں شمار رکھتے اور ہندوستان میں آتے وقت انہوں نے بڑی زوردار تقریروں میں ہندوستانیوں کو اپنی طرف مائل کرلیا تھا۔ اون تقریروں سے سمجھا جاتا تھا۔ کہ شائد حضور وائسرائے بہادر بمبئی میں قدم رکھتے ہی پہلی تقریر جو کرینگے۔ وہ ہندوستان کی آزادی پر ہوگی۔ یا زیادہ سے زیادہ برس چھ ماہ تک فیصلہ کرادینگے۔ مگر آخر کار رکنان حکومت نے اون پر بھی اثر کردیا اور وہ بھی اپنے ماتحتوں کے زیر اثر آگئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دفعہ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے ؎

ستبدی لك الايام ما كنت جاهلا
ویاتيك بالاخبار من لم تزود

یعنی زمانہ اپنا اثر آپ تمکو دکھائیگا اور بلا اجرت لئے تمہارے پاس واقعات کی خبریں لائیگا"

اس حدیث کے مطابق وائسرائے بہادر اور اون کے ماتحت افسر بھی دیکھ لینگے کہ سختی مفید ہوتی ہے یا مضر ؏

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

انگلستان عراق کی حکمرانی لیکر مصائب میں گھر گیا

ڈہائی سال تک متواتر جولیں پر فوجیں اور مہموں پر مہمیں بھیجی جاتی رہیں ہوائی جہاز دل اور ہر قسم کی توپوں سے کام لیا گیا گاؤں کے گاؤں پھونک دیئے گئے مکانات مسمار کردیئے گئے۔ ڈیڑھ لاکھ سپاہیوں کا لشکر برابر مقیم رہا۔ ہر سال فوجوں پر قریبًا ۵۰ کروڑ روپیہ صرف ہوتا رہا۔ سب کچھ ہوا لیکن عراق میں کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ نفرت روز بروز بڑھتی گئی اور بالآخر تلوار سے اب خوشامد اور تملق اور ڈپلومیسی کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ امیر فیصل کو یہ کہکر تخت عراق کی دعوت دیگئی کہ ہم عراق کی مکمل اندرونی آزادی تسلیم کرتے ہیں صرف خارجی معاملات پر اپنی نگرانی چاہتے ہیں جسے امیر فیصل نے قبول کرلیا لیکن عام آزادی اس نرمی پر بھی قانع نہ ہوئی اور ہر قسم کی کامل طور پر آزادی کی طلبگار رہی۔ صرف چند اقتصادی رعائتیں البتہ دینے کیلئے لوگ تیار ہیں۔ جنگ سے پہلے عراق کے متعلق کون اس قسم کا خیال قائم کرسکتا تھا!

شام کا بھی یہی حال ہے۔ فرانسیسیوں نے خیال کیا تھا کہ شائد صرف بندرگاہ بیروت پر فرنچ جھنڈا اڑا دینے سے تمام شام ان کے قبضے میں آجائیگا لیکن ڈیڑھ ارب روپیہ کے خرچ کرنے اور بیسیوں ہزار سپاہیوں کی جان ضائع کرنے پر فرانس کو کیا ملا؟ کچھ نہیں۔ شام کی تمام آبادی اپنے لئے مکمل آزادی مانگ رہی ہے اگرچہ لبنان سیریا فلسطین ان میں سے ہر ایک ٹکڑا اپنی مستقل آزادی کا خواہاں ہے لیکن مجموعی حیثیت سے ان تمام حصوں کے باشندے شام میں فرانسیسی یا انگریزی اقتدار کو سخت غصہ کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی اسکی تائید کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہاں چند ضمیر فروش افسر ضرور ایسے ہیں جو ترقی اور زندگی کے الفاظ کی حمایت میں فرانسیسی یا انگریزی اثر کے حامی ہیں۔

جنگ کے اخراجات کی وجہ سے فرانس کا بار قرض اسکی اپنی ملکی آمدنی سے دوگنا زائد ہے ایسی حالت میں وہ کب تک قبضہ شام کے لئے بیکار اخراجات برداشت کریگا اور جسطرح مجبور ہوکر سلیشیا کا تخلیہ کرنے کیلئے فرانسیسی تیاریاں ہورہی ہیں ایسے ہی ایکدن تخلیہ شام کی خبریں بھی سننے میں آئینگی۔

فلسطین میں اگرچہ ابھی کارروائیوں کا بازار گرم نہیں ہوا لیکن مسٹر بالفور کا یہ اعلان کہ فلسطین یہودیوں کا قومی وطن ہے وہاں کی آبادی کے دلوں میں آگ سلگا رہا ہے اور ناممکن ہے کہ فلسطین کے باشندے عراق، شام، اور مصر کے بھائیوں کے خلاف مرضی کسی قبضہ و اثر کو تسلیم کرلیں۔

یمن کے صوبے کو انگریزوں نے بحری جانب سے گھیر لیا اور کئی برس تک اہل یمن اور دولت عثمانیہ کے تعلقات منقطع رکھے کہ شائد اس علیحدگی کے بعد یمن کے لوگ انگریزی اثر کو تسلیم کرلیں لیکن انکی تمام امیدوں کے خلاف معاملہ بالکل برعکس رہا۔ کہاں تو یہ حال تھا کہ جنگ سے پیشتر دولت عثمانیہ کو ۴۰۔۵۰ پلٹنیں ہمیشہ یمن میں اپنا اقتدار محفوظ رکھنے کیلئے متعین کرنی پڑتی تھیں اور کہاں زمانہ جنگ میں اور التواء جنگ کے بعد جب ایک عثمانی سپاہی بھی یمن کی سرزمین پر نہ تھا تمام یمن کے باشندے کھڑے ہوگئے۔ اور سب نے اپنے آپکو دولت عثمانیہ کا خادم قرار دیا زمانہ ماسبق کی نسبت اب یمن کے تعلقات آستانۂ عالیہ کیساتھ بہت بڑھ گئے ہیں۔ یمنیوں نے اتنے ہی پر اکتفا نہیں کیا کہ عدن کے علاقہ میں انگریزوں کو آگے بڑھنے سے روکا بلکہ بندرگاہ حدیدہ جسکو بحری طاقت کے ذریعہ سے انگریزوں نے اپنا مقبوضہ بنا لیا تھا خالی کرا لیا۔ انگلستان سے متعدد مراسلتیں امام یحیٰی کے پاس استقلال اور آزادی کی بشارتیں لیکر آئیں لیکن امام یحیٰی عرب کے دوسرے امیروں کیطرح اس جال میں نہیں آئے۔ اور انہوں نے صاف اعلان کردیا کہ وہ ہمیشہ اپنے آپکو عثمانی سمجھتے رہینگے نہ صرف وہ بلکہ تمام یمن، حضرموت اور عسیر کے لوگ بھی اپنے آپکو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ امام یحیٰی نے ایک خاص مراسلت کے ذریعہ سے اعلیحضرت سلطان وحید الدین خان کو یقین دلایا کہ تمام یمن کے شافعی اور زیدی تہ دل سے آپکی خلافت کو تسلیم کرتے اور آپکو اپنا بادشاہ تصور کرتے ہیں۔

مسقط میں جسقدر عثمانی رعایا موجود تھی انگریزوں نے کوشش کی کہ زمانہ جنگ میں امیر مسقط کے ذریعہ سے ان تمام لوگوں کے ہتھیار لے لئے جائیں اس خواہش کا نتیجہ یہ ہوا کہ حامیان خلافت عثمانیہ نے اس امیر کو معزول کردیا انگریزوں نے بہت کچھ کوششیں کیں لیکن ابتک وہاں کے لوگ اپنی تلواروں سے اپنی آزادی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ مصر کے حالات کے لئے ایک مستقل مضمون درکار ہے بالاختصار اتنا سمجھنا چاہیئے کہ مصر کے ۱۰۰ فیصدی مطالبات پورے ہورہے ہیں۔ فرانسیسیوں نے سمجھا کہ ولائت حلب کے لوگ جنگ کی پریشانیوں میں مبتلا ہوکر تھک گئے ہیں اسلئے غالباً اس لقمہ کے ہضم کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ فرانس کی اس تمنا کا حشر آخر کار یہ ہوا کہ ڈیڑھ ارب سے زائد روپیہ اور بیس ہزار جنگی سپاہی سلیشیا پر قبضہ کرنے میں ضائع ہوئے بالآخر سلیشیا ترکوں کے حوالے کرنا پڑا۔ اور صرف چند ایسے اقتصادی شرائط پر معاہدہ ہوا جو کسی خونریزی اور فوج کشی کے بغیر بھی طے ہوسکتی تھیں۔

جنرل گوراڈ ایک عرصہ کی ناراضگی کے بعد اب ترکوں کے مداح ہوگئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ترکوں کی قوم بے انتہا شریف ہے۔ وہ ہر حال میں جنگ کرتے ہوئے انسانیت کا برتاؤ کرتے ہیں اس موقع پر یہ ذکر کردینا بیجا نہ ہوگا۔ کہ ترکوں کی شرافت ہی سے جنرل گوراڈ کی جان بچی ہے جب وہ دردانیال کی ایک جنگ میں زخمی ہوکر ہسپتالی جہاز پر جسپر صلیب احمر کا جھنڈا تھا تشریف لے جا رہے تھے حالانکہ جرمنی نے دوسری طاقتوں کیطرح ہسپتالی جہازوں کے ساتھ بھی کسی قسم کی رعائت نہیں منظور کی تھی۔ ترک اگر چاہتے تو آسانی سے اس کشتی کو ڈبو سکتے تھے۔ وہیب پاشا (جو دردانیال کی جنگ میں چناق قلعہ کے کمانڈر تھے جسطرف سے فرانسیسی حملہ ہوا تھا) بیان کرتے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ جنرل گوراڈ جس کشتی پر زخمی ہونے کے بعد لیجائے جارہے تھے۔ وہ ہسپتالی کشتی تھی۔ بلکہ درحقیقت وہ ایک جنگی کشتی تھی لیکن اس پر محض دھوکا دینے کی غرض سے صلیب کا جھنڈا اڑا دیا گیا تھا۔ ایسی جعلسازی خود قوانین جنگ کے بھی خلاف ہے۔ اسلئے جنرل لیمان فان سانڈرس کمانڈر انچیف افواج متعینہ دردانیال نے اس جنگی کشتی کو جو دفعتاً ہسپتال بنگئی تھی۔ گولہ باری کرکے ہلاک کردینے کا حکم نافذ کردیا تھا لیکن میں (وہیب پاشا) نے یہ کہکر اس حکم کی تعمیل سے انکار کردیا۔ کہ جب ان بیکسوں نے صلیب احمر کی پناہ لی ہے تو ہمیں کم از کم اس مصنوعی تقدیس کا احترام تو ضرور کرنا چاہیئے تخلیہ سلیشیا کی تجویز معاہدہ میں طے ہوجانے کے بعد خود جنرل گوراڈ نے فرانسیسی قومی مجلس کے سامنے اس امر واقعہ کو بیان کیا لیکن افسوس کہ آج سے چند دن پیشتر یہی جنرل اس احسان عظیم کو بھول کر حلب، ملا عشی، اور دوسرے مقامات میں کس درجہ بے دردی کے ساتھ انہیں شریف ترکوں کے بھائی بندوں کو ذبح کر رہا تھا۔ اس واقعہ کے ذکر کرنے سے ہماری بڑی غرض یہ ہے کہ اندازہ کیا جائے کہ نیک نہاد مشرقی اپنے دلوں میں کیسے صاف و پاک جذبات رکھتے ہیں۔ اور مغربی قومیں کس طرح اپنی طاقت کے سامنے بڑے بڑے احسانوں کو بھول جاتی ہیں:

(نجات)

* * *

---

[1] برخلاف حجازی حنفیوں کے کہ اغیار سے ملگئے۔ افسوس (اہلحدیث)

متفرقات

سرداراہلحدیث کے متعلق مبارکبادیاں بکثرت آرہی ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب از کانپور۔ شیخ لطیف اللہ صاحب۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب۔ شیخ ولی محمد صاحب۔ شیخ عبدالغفور صاحب۔ شیخ شہاب الدین صاحب۔ شیخ تونڈی صاحب۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب۔ عبدالرحیم صاحب۔ شیخ ظہور علی صاحب۔ شیخ رمضان صاحب۔ شیخ حسن علی صاحب۔ شیخ اللہ دیا صاحب۔ شیخ مہدی حسن صاحب از رنگون (برما) بقلم عبدالغنی صاحب ڈرافٹس مین۔

مولوی محمد مبین صاحب از رضاپور۔ حاجی عبدالجلیل صاحب۔ مولوی حاجی حسن خانصاحب۔ حاجی محمد امین صاحب۔ منشی محمد حاتم صاحب۔ سید عبدالرحمٰن صاحب۔ انور علی صاحب۔ نذر احمد صاحب۔ وصی الرحمٰن صاحب۔ عبدالجلیل صاحب ایڈ اسسی۔ منظور احمد صاحب ایڈ اسسی۔ محمد علی صاحب ایڈ اسسی ضلع ٹانگو (برما) بقلم محمد محی الدین صدیق صاحب پیش امام مسجد کنت گویتن ضلع ٹانگو (برما)۔ مولوی حافظ گوہر دین صاحب واعظ از موضع دیرک ضلع گرداسپور۔ مولوی محمد بشیر الدین صاحب از کھوگاؤں ضلع دیناجپور (بنگال)۔ مولوی علی حسن خانصاحب از سیدھ ضلع مظفرپور۔ محمد خانصاحب سوداگر شیدلہ۔ ملا عبدالغفور صاحب۔ حافظ منظور صاحب۔ حکیم علم الدین صاحب۔ رحیم بخش صاحب۔ محمود حسین صاحب۔ عبدالمجید صاحب۔ عبداللہ خانصاحب۔ سعید اللہ خاں صاحب۔ برکت اللہ خانصاحب۔ ڈاکٹر محمد قاسم خانصاحب۔ حافظ عبدالرحیم صاحب۔ بقلم ڈاکٹر محمد منیر الدین صاحب از مقام گنج ڈونڈوارہ ضلع ایٹہ۔

ڈاکٹر محفوظ اللہ صاحب از دہلی۔ محمد صدیق حسن صاحب از رائے بگور (ٹانگو) مبارکباد لکھتے ہیں۔ ان حضرات کے خطوط میں مبارکباد کے علاوہ بہت سے کلمات تعریفیہ اور مسرتیہ بھی ہیں جو بوجہ طوالت متروک ہیں۔ حاجی محمد سردار خاں محمد خاں صاحبان سوداگران منڈلہ (سی پی) کے عنایت نامہ سے ایک فقرہ نقل ہے:-

"سرداراہلحدیث ہونے کی مبارکباد آپکو ہو۔ بلکہ میں یہ کہونگا کہ اسکی مبارکبادی فرقہ اہلحدیث کو دینا مناسب ہے۔ فرقہ اہلحدیث کی خوش قسمتی ہے جو انکو ایسا وسیع النظر سردار ملا جسپر جسقدر فخر کیا جائے بجا ہے"

اڈیٹر احباب کا حسن ظن ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اعلان برائے طلبا مدرسہ ہذا میں طلبہ کی تعلیم اور خوراک کا انتظام ہوگا۔ طبعی شرافت پر داخلہ کیا جائیگا۔ علم حدیث۔ تفسیر و علوم آلیہ بھی پڑھائے جائینگے۔ جو طالبعلم کافیہ، شرح تہذیب تک پڑھ چکا ہو داخلہ کا حقدار ہوگا۔

(خادم الطلباء محمد حیات مدرس مدرسہ حاجی فرید مرحوم قصور (لاہور)

ضرورت دعا سرداری پر مبارکباد کے بعد درخواست ہے۔ کہ ہماری مسجد کا مقدمہ ۱۲ جنوری ۲۴ء کو ہے۔ ناظرین دعا فرماویں خدا ہمکو فتح دے (خادم خطیب محمد ایوب از ماستی ضلع اکولہ)

خلیفہ قادیاں نے اپنے سالانہ جلسہ میں اپنے لوگوں کو عار دلاتے ہوئے کہا کہ "غیراحمدی تم سے کس بات میں کم ہیں تم نماز پڑھتے ہو وہ بھی پڑھتے ہیں تم زکوٰۃ دیتے ہو وہ بھی دیتے ہیں بلکہ انہوں نے جیلوں میں جانا بھی منظور کر لیا ہے وغیرہ" افسوس کسی نے یہ جواب نہ دیا کہ ہم میں یہ فضیلت ہے کہ ہم بھیڑیوں کیطرح ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں یقین نہ ہو تو حضرت مرزا صاحب کا اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن ملاحظہ فرمالیں۔

خلیفہ قادیاں سے سوال جب آپ حج کو گئے تھے تو آپ نے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی تھی یا نہیں؟

(الٰہی بخش از چنیوٹ)

ترغیب نماز ہمارے گاؤں میں مولوی محمد عمر صاحب نے ماشاء اللہ ترغیب نماز کا خوب وعظ کیا۔ اب ہمارے گاؤں میں نمازیوں کی کثرت ہے۔ خدا زیادہ کرے (محمد عیسیٰ از منڈ ضلع جالندھر)

ادریس خاں بدایونی دوبارہ جیل میں ایکدفعہ سال کی سزا میں جیل گئے۔ والیان نے ضمانت دیکر نکالا۔ نکلکر علماء سے استفتا کرکے جواب لیا "گو ضمانت دیکر نکلنا اچھا نہ تھا۔ مگر اب منسوخ کراکر پھر جیل میں جانا بھی جائز نہیں" مگر وہ اپنے جنون میں رک نہ سکے ضمانت منسوخ کراکر ۲۳ دسمبر کو پھر جیل میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انکو اپنی حفاظت میں رکھے۔

یاد رفتگان میرے رفیق غفار شریف صاحب کی بڑی لڑکی فوت ہوگئی اناللہ (عبدالسلام یمن چلی ضلع ویزاگ پٹم (مدراس)

ایضاً میری بہو انتقال کر گئی۔ اناللہ (محمد دلکاوی از بلتی پور گونڈا)

ایضاً میرے بڑے بھائی محمد عبدالمنان ایچ کلرک الاول انتقال کر گئے۔ اناللہ محمد احمد ماسٹر

ایضاً میری صالحہ عابدہ بیوی فوت ہوگئی اناللہ۔ (سعید جو خاں از بنکوہر ضلع بستی)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ غفر اللہ لھم۔

گذشتہ پرچے اخبار اہلحدیث کے گذشتہ پرچے بہت سے سنبھال رکھے ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۱؎ ہے۔ فہرست موجودہ پرچوں کی کسی گذشتہ پرچے میں درج ہو چکی ہے۔

دفع بدگمانی الفقیہ ۲۰ دسمبر کے صفحہ ۵ پر بعنوان "گالیاں" مذکور ہے کہ کسی شخص نے اڈیٹر الفقیہ کو گالیاں بھرا خط لکھا ہے جسکو اڈیٹر صاحب الفقیہ مجھ خاکسار کیطرف منسوب سمجھتے ہیں میں حلف شرعی سے کہتا ہوں کہ نہ میں نے لکھا نہ مجھے اسکا علم ہے کہ کس نے لکھا نہ میرا مشورہ ہے نہ میرا ایماء نہ میں اس طریق کو پسند کرتا ہوں اللہ علی ما اقول شہید۔

نوٹ یہ مضمون الفقیہ میں بھی بغرض اشاعت بھیجا گیا ہے۔ (ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری)

انتخاب الاخبار

لاہور امرتسر میں سول نافرمانی کا دور جاری ہے لاہور میں ۲۸ دسمبر کو بیس رضاکاروں کا ایک دستہ زیر نگرانی سردار ہری سنگھ کپتان۔ لالہ سرداری لال اور لالہ دسباری لال وائس کپتان۔ موتی بازار ہیرا منڈی میں کھدر کا پرچار کرنے اور قومی فوج میں رضاکار بھرتی کرنے کے لئے گیا۔ پبلک پر ان کے پرچار کا بہت اچھا اثر پڑا۔ منوہر بھجنوں کے ساتھ مختلف چوکوں میں لالہ سرداری لال وائس کپتان نے تقریر کی۔

قریباً دو سو بھائیوں نے اپنے آپکو قومی فوج میں بھرتی ہونے کے لئے پیش کیا اور ساٹھ پارچات بدیشی جن میں ٹوپیاں۔ پگڑیاں۔ نکٹائیاں گلوبند تھے لوگوں نے جلانے کے واسطے رضاکاروں کو دئے۔ چھ بجے رضاکاروں نے چوک متی میں پہنچکر اپنا پرچار ختم کر دیا۔ پولیس نے آج بھی دخشنوں سے کرتا کچھ نہیں کیا۔ ہر طرح امن وامان رہا۔ (کانگریس کمیٹی)

الٰہ آباد میں ۱۹ گرفتاریاں۔ کرسمس کے دن الٰہ آباد میں والنٹیروں کے مظاہروں کا خوب زور رہا۔ ۱۹ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ انہوں نے سوراجیہ تھانے قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگلے روز ان کے مقدمات کی سماعت ہوئی۔ ۱۱ رہا کر دئے گئے۔ باقیوں کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا دیگئی۔

اجمیر سٹیشن پر والنٹیروں کی گرفتاری۔ ۱۵ والنٹیر کانگریس کمیٹی اضلاع متحدہ وپنجاب کے اجمیر میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ والنٹیر احمدآباد کانگریس کے واسطے جا رہے تھے۔ جنکے نام ابتک معلوم ہوئے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ لالہ کدارناتھ جی ساکن بنارس۔ عبدالرحمن صاحب ساکن مظفرنگر۔ ہرچندرناتھ چترویدی ساکن بدایون۔ بھائی فتح سنگھ جی والنٹیر کانگریس کمیٹی ملتان ساکن ہوشیارپور۔ کریم بخش صاحب اجمیری ساکن اجمیر۔ تربینی پرشاد جی اعظم گڈھ۔ منشی پرتاب نرائن جی سہارنپور۔ لیاقت حسین صاحب میرٹھ۔

کانگریس میں اس دفعہ تخمیناً کل حاضری ۱۲ ہزار (۵ ہزار ڈیلیگیٹ باقاعدہ نمائندے ۳ ہزار ممبران استقبالیہ اور باقی تماشہ بین) شریک جلسہ تھے۔ امرتسر میں پندرہ ہزار تھے۔

کلکتہ میں بتقریب آمد شہزادہ ویلز ۲۴ دسمبر کو سخت ہڑتال ہوئی۔

سیاسی قیدیوں کی دو قسمیں۔ پولیٹیکل قیدیوں سے ملنے پر معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے تمام پولیٹکل قیدیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک وہ جن کے ساتھ خاص سلوک ہوتا ہے انہیں سنٹرل جیل میں رکھا جاتا ہے اور جن کے ساتھ معمولی سلوک ہوتا ہے انہیں ضلع کی جیل میں جگہ ملتی ہے۔

اسلام کا شاندار مستقبل حکیم اجمل خاں صاحب صدر آل انڈیا خلافت کانفرنس کی رائے ہے کہ مسئلہ ترکی کے صحیح حل کی راہ میں اگر کسی کی روکاوٹ ہے تو وہ برطانیہ اور صرف برطانیہ ہی ہے۔ حاضرین کی تعداد میں جو ترک موالات کے ممتاز لیڈروں کی اکثریت تھی۔ چبوترہ پر تمام بڑے بڑے لیڈر بیٹھے تھے ان میں خواتین کی بھی ایک تعداد تھی۔ جن میں خاندان نہرو اور خاندان علی برادران کی خواتین۔ شرلا دیوی مسز سروجنی نائیڈو۔ اور مسز حسرت موہانی بھی موجود تھیں۔

خلافت کانفرنس میں سول نامتابعت کی تجویز مولوی عبدالماجد صاحب بدایونی نے سول نامتابعت کے ریزولیوشن کی تحریک فرمائی۔ جسکا مضمون یہ ہے کہ ان تمام کوششوں کے باوجود جو انسانوں سے ممکن تھیں برٹش گورنمنٹ نے خلافت وپنجاب کے نقصانات ومظالم کی تلافی سے انکار کیا ہے اور برخلاف ازیں لیڈران کو مقید کر کے اور پرامن مجالس کو خلاف قانون قرار دیکر لوٹ سے اور کھلے ہوئے جبر وتشدد کا آغاز کر دیا ہے تاکہ جائز وپرامن ایجی ٹیشن کو مردہ کر دیا جائے۔ لہذا یہ کانفرنس ۱۸ سالہ اور اس سے زیادہ عمر کے تمام اہل اسلام سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ قید بلکہ ہلاکت کی بھی پرواہ کئے بغیر والنٹیروں میں بھرتی ہوں کانفرنس کی یہ بھی خواہش ہے کہ عام جلسوں کے انعقاد کی جہاں ممانعت کر دی گئی ہو وہاں احکام کی سول نامتابعت شروع کی جائے بشرطیکہ پراونشل خلافت کانفرنس کمیٹیوں کو اس کا اطمینان ہو کہ اشتداد تک نوبت پہنچنے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔

ضلع ریواڑی میں گولی چل گئی۔ ۲۲ دسمبر کو ۳ بجے فیروزپور جھرکا کے ۱۵ ممبر وسکرٹری صاحبان خلافت وکانگریس کو پولیس نے گرفتار کیا شہر میں یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی۔ تقریباً پانچہزار کا مجمع ہو گیا۔ فدایان ملک پر پھول نچھاور کئے گئے۔ پولیس نے مجمع پر پتھر برسانا شروع کر دیا لیکن مجمع باوجود تشدد کے پرامن رہا۔ لیکن پھر پولیس نے متواتر ایک گھنٹہ تک گولیاں چلائیں جس سے ۱۵ فدایان ملک شہید ہو گئے اور ۲۰۰ زخمی ہو گئے۔

مصر میں ہل چل۔ قاہرہ میں مصری باشندے ابتک فساد کر رہے ہیں۔ فسادات میں حصہ لینے پر ۱۳ مصری ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے۔ عامۃ الناس فوج کا مقابلہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ فسادات کی وجہ سے ریلگاڑیاں رک گئی ہیں۔

پورٹ سعید میں بھی بے چینی کے آثار نمودار ہوئے ہیں۔ یہاں ۵ بلوائی ہلاک اور دو زخمی ہوئے جنوبی مصر میں بھی کہیں کہیں فساد ہوا ہے۔

قاہرہ میں مصریوں اور فوج کے درمیان باقاعدہ جنگ ہوئی۔ کاسدار توپ سے دو بلوائی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ مصری فوج نے ایک جگہ مجمع پر گولیاں برسا کر ایک مصری کو ہلاک اور دو کو زخمی کیا۔ قاہرہ کے بہت سے سرکاری ملازم کام پر واپس آگئے ہیں۔ مگر ملک میں مختلف مقامات پر ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ سکندریہ میں ہر طرف خاموشی ہے۔ پولیس نے چار سو شورش پسندوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

رسالہ اہل الذکر ماہوار:۔ توحید وسنت کا حامی۔ شرک وبدعت کا دشمن۔ قرآنی دلائل کا خزانہ۔ مدارس دینی اور جماعت اہلحدیث کا خیرخواہ۔ پھڑکتے ہوئے مضامین اور نظموں کا مجموعہ۔ سالانہ چندہ عہ پتہ مینیجر اہل الذکر فیض آباد

چند عجیب اور نایاب تحفے

متبرک چاول

یہ معمولی چاول ہیں جن پر عجیب غریب کمال کیساتھ تمام سورۃ قل ہو اللہ عربی خط میں ایسی صفائی اور عمدگی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے قیمت ۸ر فی چاول۔ خریدار اپنا نام لکھوانا چاہیں تو ۱۲ر کلمہ شریف والے چاول کی قیمت ۳ر مع نام ۶ر

عقیق کے متبرک نگینے اس کارخانہ میں خالص عقیق سرخ کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جنپر تمام سورۃ قل بہت باریک خوشنما چمکیلے اور نہایت پائدار سفید حروف میں تحریر ہوتی ہے نفیس نایاب اور عجیب ہے قیمت فی نگینہ ۱۲ر مع نام خریدار ۱۴ر کلمہ شریف یا آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ وفتح قریب یا حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت صرف ۸ر فی نگینہ مع نام ۱۲ر صرف ۱۲ر ادا کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی بنواکر بھیجی جاسکتی ہے جسپر یہ نگینہ جڑا ہوا ہوگا۔

دو ورق پر پورا قرآن شریف فی دو ورق پر قیمت ۲ر نوٹ عقیق یا چاول پر مذکورۃ آیات کی بجائے اور آپ جو کچھ چاہیں تحریر ہوسکتا ہے۔ پتہ

منیجر کارخانہ متبرک چاول۔ پانی پت

تقسیم جائداد مسمیٰ بہ خزینۃ المیراث ۲/۵

یہ وہ کتاب ہے جسکی مسلمانوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے اس کتاب سے ہر مسلمان اپنا وراثتی حق چند منٹ میں ایسے معلوم کرسکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ۔ اس کتاب کے پاس ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت یا کسی سے وراثت یا تقسیم جائداد کا مسئلہ معلوم کرنیکی حاجت نہیں رہتی خود انسان اپنے حقوق وراثتی معلوم کرسکتا ہے اور تقسیم وراثت از روئے مذہب شیعہ بھی اچھی طرح سے بیان کیا گیا ہے اور وراثت ہنود کو بھی مطابق دھرم شاستر کے اخیر میں درج کیا گیا ہے۔ وکلا اصحاب کو بھی یہ کتاب مفید ہے۔ مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہوں تو خریدار کو حق روئت حاصل ہے یعنی اصل قیمت پر واپس کرسکتا ہے۔ اصل قیمت ۲ر محصول علاوہ۔ پتہ:۔

(مولوی) محمد اسمٰعیل دندان ساز کشمیری بازار لاہور

بے نظیر کتابیں ۱ **تاریخ بیت اللہ شریف** خانہ خدا زادہ اللہ شرفا کی مکمل ومفصل سوانح عمری قیمت ۱۲ر ۲ **تذکرۃ العباد** عہد رسالتمآب کے برگزیدہ و مشہور غلاموں کی سوانح عمریاں ۸ر ۳ **بابل** شہر بابل کے مفصل ودلچسپ حالات و عجائبات ۸ر ۴ **شداد اور اسکا بہشت** مضمون کتاب کے نام سے ظاہر ہے ۳ر ۵ **سوانح بلقیس** حضرت سلیمان کے حرم محترم بلقیس ملکہ سبا کی سوانح عمری ۴ر ۶ **انجام دنیا** اس دنیا کا انجام کیا ہوگا؟ سائنس اور قرآن کریم کی رو سے ۳ر ۷ **اسلام اور علماء فرنگ** اسلام کی خوبیوں کا اعتراف علماء یورپ وامریکہ کے قلم سے ۶ر ۸ **سید الشہداء** حضور سرور کائنات کے بزرگ چچا حضرت حمزہؓ کی سوانح عمری ۳ر ۹ **مکمل مسدس حالی** مع حیات حالی اسلام کے عروج وزوال کی داستان واعظوں لیکچراروں اور مضمون نگاروں کی مددگار ۱۲ر (پاکٹ سائز)

مومیائی۔ اعضاء رئیسہ کو بیحد طاقت دیکر بوڑھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان بنانیوالی دوا کی بیشمار شہادتیں ایک کارڈ لکھنے پر مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ: **خالد برادرس امرتسر**

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

اس سرمہ کا نسخہ قریباً ۲۲ سال سے ایک رحمت الٰہی کے طریق پر میرے ہاتھ آگیا جو ایک روحانی راز کیطرح بہت دراز سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے میں نے صدہا مریضوں پر اسکا تجربہ کیا بفضل خدا واچھے ہوئے جن شکایتوں میں ابتک کامیابی ہوئی وہ حسب ذیل ہیں۔ ضعف بصارت دھند غبار۔ پھولا کی سوزش آنکھوں میں خون کی چھینٹ گوہانجنی۔ رتوندی پھلی۔ ناخونہ خشکی چشم ڈھلکہ نزلہ کی سرخی علاوہ امراض بالا کے تندرست آنکھوں کو کمزور ہونے سے پوری طرح حفاظت کرتا ہے جتنی سندیں کہو پیش کردی جائیں تجربہ طول اہل کے کچھ فائدہ نہیں اس سے زیادہ قابل اطمینان یہ ہے کہ جن بھائیوں کو ضرورت ہو یا آزمانا چاہیں وہ ایک کارڈ پتہ ذیل پر بھیجدیں انکو بغیر انکے کچھ قیمت یا خرچہ ڈاک ادا کرنا پڑے اپنے صرف سے ایک ماشہ سرمہ بھیجدونگا وہ لیلنے اور اپنے اعزہ و اقارب پر آزمالیں مفید ثابت ہونے پر قیمت فی تولہ ۱ر محصول علاوہ۔

خضاب مقبول عالم یہ صرف ایک عرق خوشبودار ہے بانڈی کی کلفت نہیں استری کی زحمت نہیں شراب پانی کی بدبو سے پاک ہے بالوں کو عمدہ اصلی رنگ کا سیاہ کردیتا ہے سیاہی اسکی دیرپا ہے ۱۰ سال سے برابر فروخت ہوتا ہے فی شیشی ۱ر خرچہ علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔

ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم ادویہ خانہ عیسیٰ داوودی [illegible]

ہردوئی

پانی پت کے اونی کمبل

پاک وصاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ وخوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہوگیا ہے لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو نہایت جلد طلب فرمائیں قیمت بمقابلہ اصفات کے نہایت کم یعنی ۱۲ر سے ۲ر تک

نیز ہمارے ہاں چپل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے نہایت آرام دہ سردیے نہایت عمدہ اور مضبوط تیار ہوتے ہیں قیمت ۱ر سروتی ۸ر۔

خوشنما جالدار اور کھانڈدار نہایت عمدہ اور کاریگری کا اعلیٰ نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت ۴ر و ۸ر سروتی ۱ر محصول بذمہ خریدار۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں

پتہ:۔ **شیخ محمد محی الدین** سوداگر اونی کمبل شہر پانی پت۔ (کرنال)

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پُر تاثیر روغن ہے جس کے اعجاز نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض مثل فالج۔ لقوہ۔ ڈبہ اطفال۔ گنٹھیا رعشہ۔ تشنج۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ لرزہ۔ درد سینہ۔ درد کمر سوختگی آتش۔ طاعونی گلٹی نیش عقرب درد ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان و درد گوش ورم ہر قسم وغیرہ میں اکسیر ہے۔ تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہوسکتی ہے۔ جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس ۱۲ر آٹھ اونس ۱ر ۔ ۱۲ اونس ۱ر اور فی سیر ۴ر علاوہ محصولڈاک۔

پتہ:۔ **حکیم نجم الدین محلہ سبزی باغ**

ڈاکخانہ مرادپور۔ ضلع پٹنہ

صحبت صالح

شمیم ہند پرفیوبری کے نفیس روغن اور بہترین خوشبوئیں

۳۲/۱۵

نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر کیوڑہ	عہ/ عار ہے للعہ شہ عنہ تک
〃 گلاب	عہ/ عار ہے للعہ صہ عہ 〃
〃 موتیا	عہ/ عار ہے للعہ ہے 〃
〃 حنا خشک	عار ہے صہ
〃 روح خس	ہے صہ
〃 گلاب	سو روپیہ تک
〃 چنبیلی	عار ہے للعہ صہ عہ
〃 نرگس	عار صہ
〃 مولسری	عار ہے
〃 چمپا	عار ہے

نام روغن	قیمت فی سیر بحساب وزن پختہ (۸۰ سیر)
چنبیلی	ہے صہ عہ
بیلا	〃
موگرہ	ہے
کیوڑہ	صہ تک

پتہ:۔ شیخ عبد الرؤف شمیم ہند پرفیوبری قنوج

حلوی ثعلب مصری عنبری

بیضۂ مرغ والا

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور بہی خون صالح پیدا کرنے والا۔ دل۔ دماغ کی طاقت کے لئے بے مثل اور احباب جریان کے لئے عجیب الاثر۔ اگر آپ اس حلوے کا استعمال موسم سرما میں کرلیں تو سال بھر تک کمی کے شاکی نہ ہوں قیمت نمبر اول فی پونڈ چار روپیہ (للعہ) نمبر دوم فی پونڈ دو روپیہ۔

گلدستہ انعامات ۱۰/۲ دسمبر تک مفت منگالیں۔ پتہ:۔

ایس۔ آر۔ دین احمد کمپنی گلی قاسم جان دہلی

طب حسینی

طب کی یہ ایک بہترین اور ضخیم کتاب ہے جسمیں قریباً ہر مرض کے اسباب و علامات عوارضات و علاج یونانی اور انگریزی طریق پر بتلائے گئے ہیں اصلی قیمت ۳ روپے ۱۲ رعایتی عا

حیات بعد الممات۔ انگلستان کی ایک مشہور مصنف کی کتاب "ویراز نو ڈیتھ" کا اردو ترجمہ عا

انوار القدسیہ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی کتاب آداب العبودیۃ کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب ۱۲

انگلش ٹیچر بغیر استاد کے انگریزی سکھانیوالی کتاب ۱۲

فارسی بول چال عہ رعایتی ۱۲ **جیل میں دو سیکل** کارکنان ملک کی اسیری کے سبق آموز سنسنی خیز اور رقت انگیز حالات ۱۲ **انور پاشا**۔ بطل حریت قائد اعظم غازی انور پاشا کی زندگی کے حالات واقعات **مصطفیٰ کمال پاشا**۔ غازی ممدوح کی شجاعانہ اولوالعزمانہ کارنامے قیمت عہ

پتہ:۔ **منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب وینجر اتحاد۔ امرتسر**

مصیبت سے بچو

مرض ہیضہ عالمگیر ہو رہا ہے جسکی وجہ سے ہزاروں جانیں اس موذی مرض کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ خاص گلبرگہ میں بفضلہ تعالیٰ عرق مسیحا سے ہزاروں جانیں بچگئیں۔ رفاہ عام کی غرض سے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر گھر میں عرق مسیحا موجود رہے فی شیشی عہ ۱۲ محصول۔ پتہ:۔

حاجی محمد عمر۔ سوداگر۔ گلبرگہ۔ دکن

نوایجاد خضاب انتخاب

بالوں کو منٹوں میں سفید کرتا ہے۔ بدبو۔ زکام نزلہ کھانسی پیدا کرنے جلد پر داغ دینے سے بالکل مبرا ہے آزمائش شرط ہے۔

ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

قیمت رعایتی فی پیکٹ ۱۲ محصول مع خرچ پیکنگ ایک سے ۴ پیکٹ تک ۸ پتہ:۔ **خدا بخش و عبد الحمید** موجد سودیشی خضاب انتخاب۔ جہلم (پنجاب)

دفتر اہلحدیث کی فروختنی کتب

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے قابل دید کتاب قیمت ۸

حیات طیبہ یعنی مولٰنا اسمٰعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ کی زندگی کے مکمل حالات۔ ہر مخالف و موافق کو بلا تعصب مذہب ملاحظہ کرنی چاہیئے۔ حجم ضخیم قیمت ۳ روپے

نور العینین سید حسین یمنی محدث کے فتاوے عربیہ کی جلد اول۔ طلبہ و علماء کے لئے معلومات کا ذخیرہ قیمت عا

حق پرکاش ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل جواب۔ آریوں کی تردید قیمت عہ

تبر اسلام مہاشہ دھرمپال آریہ دجال عبد الغفور کی کتاب تخل اسلام کا مکمل اور قابل دید جواب ۸

توحید تثلیث اور راہ نجات اس رسالہ میں ان عنوان مضامین پر مفصل بحث کے بعد نجات کا رستہ بتایا گیا ہے ۴

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صحیح تفسیر قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ۳

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل القرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا مکمل جواب ۴

پتہ:۔ **مینجر دفتر** [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۞ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۞

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی لی جاتی ہے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بذریعہ آنا چاہیے

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے

(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ کو نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹

نمبر ۱۵

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ مبلغ ـــے
عام خریداران سے سالانہ مبلغ صہ ر
ششماہی ″ عار
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ۔

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مطبوعہ ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب (۵) ...	صفحہ ۱
علماء شیعہ اور قرآن ...	″ ۲
کیا لالہ جیت رائے جی آریہ ہیں؟ ...	″ ۳
حکیم ملتانی قصبہ سوہدرہ میں ...	″ ۴
نظم در مدح قرآن ...	″ ۵
مسئلہ جمع قرآن اور سیف بنارسی ...	″ ۵
جماعت اہلحدیث کوہ نیلگری ...	″ ۶
بیت المال اسلامی ...	″ ۶
قادیانی مشن (احمدی انعام کیوں نہیں لیتے)	″ ۷
جناب مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کی خدمت میں	″ ۸
مرزائیوں اور بابیوں کے دھوکے سے بچو ...	″ ۸
خطبات کانفرنس اہلحدیث ...	″ ۹
فتاوی ۱۰ علمی مطلع ۱۱ متفرقات ...	″ ۱۲
انتخاب الاخبار ۱۴ اشتہارات ...	″ ۱۵

سوالات مشکلہ کے جواب

(نمبر ۳)

گذشتہ پرچوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سوالات ہمارے امرتسری مہربانوں کی طرف سے ہندوستان بھر کے وہابیوں کو چیلنج دیکر پیش کئے گئے ہیں انمیں سے چار سوالوں کے جوابات سابقہ پرچوں میں دیئے گئے ہیں۔ آج پانچویں سے شروع ہوتا ہے۔ (اڈیٹر)

س ۵ جو کتابیں قرون ثلٰثہ کے ختم ہوتے ہی لکھی گئیں (مثلاً موطا امام مالک یا موطا امام محمد وغیرہ کتب حدیث) اُن کے مقابلہ میں پیچھے زمانہ کی لکھی ہوئی کتب حدیث جبکہ لاکھوں حدیثیں جعلی لکھی جا چکی تھیں اصح قرار دینا کس دلیل کتاب و سنت سے ثابت ہے؟"

(الفقیہ ۵ جنوری صـ)

جواب ۵ کسی حدیث کا صحیح یا اصح ہونا اس کی اسناد پر موقوف ہے بلکہ محدثین کی اصطلاح میں حدیث نام ہی سند کا ہے۔ الفاظ حدیث کو متن حدیث کہتے ہیں اور جہاں مطلق حدیث کا لفظ بولتے ہیں وہاں سند ہی مراد ہوتی ہے۔ محدثین کی تحقیق میں صحیحین کے راوی چونکہ زیادہ محتاط اور ثقہ ثابت ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے حکم لگایا ہے کہ یہ روایات سابقہ کتب کی روایات سے اصح ہیں تفصیل آگے ملیگی۔ فانتظر

نوٹ موطا امام مالک پر صحیحین کی ترجیح کا پیچ سائل کو نہیں بلکہ موطا امام محمد اور مسند خوارزمی معروف بہ مسند ابو حنیفہ رح پر ترجیح کا پیچ ہے جسکا نام نہیں لیا بلکہ پیٹ میں درد چھپا رکھا ہے۔

س ۶ قواعد تنقید حدیث اقسام حدیث ضعیف، صحیح، مرسل، مرفوع، حسن، غریب وغیرہ کب اور کس زمانہ میں مرتب و مدون ہوئے اور کس نے اسکی ابتدا کی؟

الف۔ اگر زمانہ صحابہ کبار یا تابعین اخیار میں اسکی

خوشخبری ۱۲
حضرت استاد پنجاب مولنا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی مرحوم کی مفصل سوانحعمری جسکا مدت سے انتظار رہتا تھا بہت دلچسپ اور قابل دید ہے جلد منگائیے قیمت مع محصولڈاک ۱۰؍ ہے اگر ساتھ سیرت مسلم تذکرہ احبار اسلام ۱۲؍ اور مسدس حالی ۱۲؍ بھی منگاؤ تو فائدہ رہیگا۔ پتہ منیجر حمیدیہ بک ایجنسی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

حیات طیبہ - حضرت مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہ العزیز کی مفصل سوانحعمری مع غزوات۔ ہر مخالف و موافق کے پڑھنے کے لائق۔ حجم ضخیم قیمت ۳؍ منیجر

برقی مطبع [illegible] دھال بازار میں باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا۔

تدوین ہوئی تو اسکا کیا ثبوت ؟

(ب) اگر بعد قرون ثلثہ کے ان قواعد و اقسام کی تدوین ہوئی تو یہ بدعت میں داخل ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں ؟ (، ،)

جواب ۹ خدا جانے سائل کو کیا جلدی تھی کہ کسی محدث سے علم حدیث پڑھنے سے پہلے ہی سوامی دیانند کی طرح اعتراضات کی بھرمار شروع کردی۔ سچ ہے من جھل شیئا عاداہ۔

سنئے! قرآن شریف نے ایک عام اصول کی صورت میں صادق اور غیر صادق میں فرق بتایا ہے۔ ارشاد ہے:

اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا

(اگر کوئی بدکار آدمی تمکو خبر سنائے تو اسکی تحقیق کرلیا کرو)

اس آیت کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن پرہیزگار کی خبر معتبر ہوگی۔ پھر پرہیزگار کے مراتب مختلف ہیں اس لئے حدیث میں آیا ہے انزلوا الناس منازلھم یعنی جو آدمی جس رتبے کا ہو اسکو وہی رتبہ دیا کرو۔

اس حدیث کے منشاء کے مطابق زمانہ تابعین میں اسناد حدیث کی تنقید شروع ہوئی جسپر سائل کا سوال ہے۔ چنانچہ امام مسلم نے مقدمہ صحیح میں اس بارے میں بہت سے اقوال سلف صالحین تابعین تبع تابعین سے نقل کئے ہیں جنمیں سے ایک بڑے امام ابن سیرین کا قول ہے:

عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنة فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم (مقدمہ مسلم)

امام ممدوح نے کہا کہ پہلے (زمانہ صحابہ میں) لوگ سند نہ پوچھتے تھے جب فتنہ فساد دین میں پیدا ہوا تو کہنے لگے اپنی حدیث کے راوی بتاؤ دیکھا جائیگا کہ وہ راوی سنی ہیں یا بدعتی سنی کی حدیث لی جائیگی اور بدعتی کی چھوڑ دیجائیگی۔

امام عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث سنی تو سنانے والے سے اسکی سند پوچھی اُس نے دو تین راوی بتائے امام رح کہنے لگے کہ یہ تو اچھے راوی ہیں لیکن جب راوی نے کہا کہ اس حدیث میں حجاج بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے" یہ سنکر امام ابن المبارک نے کہا کہ حجاج میں اور رسول اللہ میں تو بہت فاصلہ ہے یعنے یہ حدیث منقطع ہے (مقدمہ مسلم)

مقدمہ صحیح مسلم دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح، ضعیف، مرسل، منقطع وغیرہ کی اصطلاح زمانہ تابعین ہی میں مروج ہوگئی تھی۔ گو ان کے الفاظ مختلف تھے۔ اور اس فرق کی بناء قرآن کی آیت مذکورہ اور حدیث مرقومہ پر ہے۔ پس ہم آپکی شقوق میں سے شق اول اختیار کرتے ہیں اور ثبوت میں مقدمہ مسلم مدرسہ دیوبند میں پڑھنے کی آپکو تکلیف دیتے ہیں۔

نتیجہ علماء اصول فقہ نے بھی جو حدیث کی تقسیم کی ہے سائل کے نزدیک بدعت ہے (غنیمت)

س ۱۰ روایت بالمعنے معتبر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اسپر کونسی دلیل قرآن و حدیث سے ہے؟ اگر نہیں تو ساری کتب حدیث کا کیا حال؟ جنہیں اکثر روایات بالمعنے ہیں اس کے جواب میں ترمذی کی حدیث کے الفاظ فوعاھا واداھا کما سمعھا زیر نظر رہیں ۔" (،)

جواب ۱۰ روایت بالمعنی جائز ہے۔ اور اس پر شہادت قرآن مجید سے ہے غور سے سنو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں ایک جگہ آیا ہے:

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی

(پ ۱۶ ع ۱۲)

یعنی ہارون کو موسیٰ سے مقدم کیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے:

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (پ ۱۹ ع ۷)

اس میں موسیٰ ع کو ہارون ع پر مقدم بیان کیا حالانکہ واقعہ ایک ہی ہے واقعہ میں اگر ہارون مقدم تھا تو موسیٰ کو مقدم لانا روایت بالمعنے ہے اور اگر موسیٰ مقدم ہے تو ہارون کو مقدم لانا روایت بالمعنے ہے ثابت ہوا کہ روایت بالمعنے قرآن ہی سے ثابت ہے۔ اس سے بھی مزید ثبوت لینا ہو تو قرآن مجید میں شیطان کا قصہ بغور پڑھو کہ کتنے مختلف الفاظ میں آیا ہے۔ اونمیں سے ایک روایت باللفظ ہے باقی بالمعنے پڑھو فوعاھا الخ محدثین کو اس سے انکار نہیں کہ روایت باللفظ روایت بالمعنے سے افضل ہے۔

آگے چلو!

س ۱۱ قواعد مدونہ محدثین کا پابند ہونا اور تقلید ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم میں کیا فرق ہے؟" (، ،)

جواب ۱۱ گذشتہ نمبروں میں ہم بتا چکے ہیں کہ محدثین کے قواعد کا ماخذ قرآن و حدیث ہیں اور دنیا بھر کے ادیان اور قوانین السنہ ہیں۔ تقلید کے لئے کوئی ماخذ نہیں۔ بس یہی فرق ہے۔

(باقی باقی)

علماء شیعہ اور قرآن!

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۳۵ء میں ایک مضمون کھلی چٹھی بنام علماء شیعہ لکھکر اون کے ترجمہ پر اونکو توجہ دلائی تھی۔ اور نہایت نرم الفاظ میں برادرانہ طور پر لکھا تھا کہ مولوی مقبول احمد صاحب کے ترجمہ قرآن میں سخت غلطیاں ہیں جنکی مثالیں بتا کر لکھا تھا۔ کہ ایسے ترجمہ کی تصحیح پر جلدی توجہ کریں۔ اس کے بعد ملتان میں شیعہ کانفرنس ہوئی جس میں دنیا بھر کے کاموں کے متعلق رزولیوشن پاس ہوئے۔ یہانتک کہ مولوی مقبول احمد مترجم قرآن کے انتقال پر بھی وہ وہ دھوئیں دھار تقریریں ہوئیں جنمیں اونکے علم و فضل کے قلابے آسمان سے ملائے گئے۔ یہ سب کچھ کیا، نہ کیا تو ترجمہ قرآن کی تصحیح پر توجہ نہ کی۔

ارکان شیعہ غور کرتے تو ہمارا احسان مانتے کیونکہ ہم نے آئینہ کی طرح اون کو اون کے چہرے کے داغ پر اطلاع دی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ارکان شیعہ اور پریس شیعہ (اخبارات و رسالجات) کو ترجمہ قرآن کی غلطیوں کا اتنا احساس بھی نہیں ہوا جتنا انیس و دبیر کا کوئی مرثیہ غلط چھپ جائے۔ اللہ اللہ قرآن کے ماننے واسطے اور قرآن کو بصورت ترجمہ

[illegible]

ترجمہ شائع کرنیوالے اعیان اور علماء شیعہ اسکی فاش غلطیوں پر خاموش رہیں تو اس پر یہ کیوں نہ کہا جائے ؎

خامشی بے سبب نہیں غالب !
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

سابقہ مثالوں کے علاوہ ایکدو مثالیں آج ہم اور پیش کرتی ہیں آیت لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (پ ۶ ع ۲)

اسکا ترجمہ کیا ہے :-

"برانگیختہ کرے تمکو دشمنی ایک قوم کی اوپر اس بات کے کہ نہ عدل کرو تم مگروہ نزدیک تر ہے واسطے پرہیزگاروں کے"

حضرات شیعہ! مہربانی کرکے بتائیے یہ ترجمہ ہے یا تحریف قرآن ہے؟ دوسری آیت ملاحظہ ہو :-

اَوَلَمْ یَھْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَھْلِھَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰھُمْ بِذُنُوْبِھِمْ (پ ۹ ع ۲)

(ترجمہ) آیا نہیں راہ دکھائی واسطے اون لوگوں کے کہ جو وارث ہوئے زمین میں بعد ہلاکت اوسکی کے کہ اگر یہ چاہتے پہونچاتے ہم اونکو ساتھ جزا گناہوں اُن کے کے"

کیا لطیف ترجمہ ہے دہلی کے ایک پرانے شعر سی بھی زیادہ موزون ہے جو یہ ہے :- ؎

از چلچل تو پائے من زار شد کچل
من خود نمے چلم تو اگر مے چلی تو چل

حضرات شیعہ! جن مسائل میں آپ لوگوں کو ہم سے اختلاف ہے۔ وہ تو بجائے خود ہیں قرآن مجید کے الفاظ اور ان کا ترجمہ تو ہم سب کی مشترک جائداد ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپکا ایک بھائی آپکے جدی مشترک مکان میں کوئی خرابی پیدا کرے اور آپ خاموش رہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم آپکے غلط ترجمہ پر خاموش رہیں۔

ہاں ہم اُن مواضع پر جہاں مذہبی خیالات کے ماتحت آپکے مترجم نے کچھ بگاڑ نگاڑ کیا ہو آپکو بحیثیت غلط ترجمہ کے توجہ نہیں دلاتے

حیرانی ہے

رسالہ اصلاح اور اثنا عشری کو نام بنام پکارا گیا مگر صدائے برنخاست۔

شیعہ دوستو! ایک وقت آنیوالا ہے جو حضرات انبیاء علیہم السلام کے بتانے کے مطابق ضرور آئیگا اور آپکو یہ سوال ہوگا کہ کلام الٰہی کے غلط ترجمہ کی اشاعت تم نے کیوں کی۔ باوجود اطلاع کے اسکو درست کیوں نہ کیا؟ تو اسکا جواب ابھی سے سوچ لیں۔ آہ ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

کیا لالہ لاجپت رائے جی آریہ ہیں

پرکاش جواب دے

لاہور میں آریہ سوراج سبھا قائم ہوئی ہے جسکو ہم خوش آمدید کہتے ہیں اوس نے ایک مجلس میں سیاسی اسیران میں سے خاصکر آریہ اسیروں کو مبارکباد کا رزولیوشن پاس کیا ہم بھی اسکی تائید کرتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے نمبر پر لالہ لاجپت رائے جی کو رکھا ہے بحیثیت کارگذاری ہم بھی لالہ جی کو نمبر اول جانتے ہیں اور بحیثیت پولیٹیکل کارکن ہونے کے اونچی عزت کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے عرصہ ہوا کہ لالہ جی نے کھلے الفاظ میں اعلان کر دیا تھا کہ "ویدوں پر میرا وشواش (یقین) نہیں رہا" کیا ایسے کہنے پر بھی لالہ جی آریہ رہے؟ کیا اسکا مطلب یہ نہیں کہ ویدوں سے اعتقاد اٹھا کر بھی ایک آدمی آریہ ہو سکتا ہے اور رہ سکتا ہے۔ چونکہ پرکاش نے لالہ جی کے اس بیان پر بہت کچھ خفگی کا اظہار کیا تھا جس کے کرنے میں ہم پرکاش کو حق بجانب خیال کرتے تھے۔ وہی پرکاش آج جواب دے کہ کیا لالہ جی باوجود ویدوں پر سے اعتقاد اٹھا لینے کے آریہ ہیں؟ ذرہ سوچ سمجھکر جواب دیں۔

تحفہ پرنس

اس نام کا ایک رسالہ خلیفہ قادیان کی طرف سے پرنس آف ویلز کو پیش کیا جائیگا جس کے چھپوانے کیلئے فی کس [illegible] کیا گیا ہے۔ ناظرین منتظر ہونگے کہ اسکا مضمون کیا ہوگا۔ اسلئے ہم انکا انتظار رفع کرنے کو بتائے دیتے ہیں کہ انشاءاللہ اس میں بڑے بڑے حصے یہ ہونگے:

(الف) میرے (خلیفہ قادیان کے) دادا نے سرکار انگریزی کو ایام واقعہ دہلی میں پچاس گھوڑے مع سواروں کے دیئے تھے جنکی خوشنودی کی چٹھیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔

(ب) میرے باپ مرزا صاحب مسیح موعود نے سرکار انگریزی کی بڑی خدمت کی ساری عمر سرکاری خدمت ہی میں گذر گئی۔ مسلمانوں کی نظر میں جو ایک بڑا کام تھا اسکو بہت برا کرکے دکھایا یعنی **جہاد**۔

(ج) میری (خلیفہ کی) ذاتی خدمات بھی قابل گفتنی ہیں جب بصرہ سے ترک ہٹے تو میرے آرگن اخبار الفضل میں انکو سور اور کتے بنایا گیا۔

(د) ایام جنگ میں میں نے پانچ چھ ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر گرداسپور کی معرفت سرکار کو دیا۔

(ھ) اس تحریک عام کے دنوں میں میں نے اپنے زیر اثر مریدوں کو بالکل الگ رکھا۔ وغیرہ

یہ تو ہے خلاصہ اون مضامین کا جو ہماری خیال میں درج رسالہ ہونگے۔

اب ہم بطور مشورہ کے بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کو چاہئیے کہ یہ دو فقرے بھی درج کردیں :-

(۱) مسلمانوں کی مذہبی نگاہ میں انسانوں کا ایک گروہ بہت بد اخلاق کا ہوگا۔ جنکو اسلامی کتب میں بدترین کہا گیا ہے انکا نام ہے "یاجوج ماجوج" جنکو قرآن مجید میں مفسد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ میرے (خلیفہ قادیان کے) والد ماجد حضرت اقدس نے انگریزوں وغیرہ یورپین قوموں کو یاجوج ماجوج کہکر ہندوستانیوں کو انگریزوں سے کمال محبت پیدا کرانے کی تمہید رکھی۔ ملاحظہ ہو کتاب حمامۃ البشریٰ عربی مصنفہ مرزا قادیانی

(۲) دوم ساری دنیا کے مسلمان اور عیسائی جس ذات قدسی صفات کی عزت کرتے ہیں اور اسکو روح اللہ، نبی اللہ، وجیہ اللہ اور عیسیٰ مسیح کہکر عزت سے نام لیتے ہیں میرے والد ماجد نے ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کیلئے اوس یسوع مسیح کے حق میں ایسے ایسے الفاظ کہے کہ قلم کو انکی نقل سے رعشہ ہوتا ہے اور زبان گنگ ہونے کا خطرہ ہے اسکی ذات والا صفات کو چونکہ انگلستان کی عیسائی قوم نے حد سے بڑھا دیا تھا۔ اسلئے میرے والد حضرت مسیح موعود نے اونکی ذات کی نسبت یہ الفاظ لکھے

وفادار ۱۱/۲/ [illegible]

کہ وہ شراب خور اور کنجریوں کا یار تھا۔ اور ان کے ددیال اور ننھیال کی نسبت یہ لکھا کہ وہ تین دادیاں اور تین نانیاں بدکار تھیں۔ (ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء)

ہمارے حضرت اقدس نے انگلستان کی ملکی اور مذہبی خدمت کیلئے یہ سب کچھ کیا۔ ہمارا خاندان ہمیشہ سے انگریز کا خدمت گذار ہے۔ اب میں بھی انہی کے نقش قدم پر چل رہا ہوں اسلئے میری درخواست ہے کہ مجھکو حضور اپنے خاص خدام کی فہرست میں جگہ دیکر عزت بخشیں۔

مُلّا مُلتانی قصبہ سوہدرہ میں

شیخ جی محفلِ رنداں میں کبھی آئے گئے
خوف سے لاچار تھے کچھ وعظ بھی فرما گئے
آخرش اسطرح وہ واں سے نکلوائے گئے
پا بدستِ دگرے دست بدستِ دگرے

حضرت مولنا ابو الوفاء مدظلہ کی مبارک تحریک پر قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں نماز کمیٹی قائم کیگئی تو جہاں قریباً نوّے فیصدی مسلمان بے نماز تھے اسی نسبت سے بانماز ہو گئے۔ مگر جنکی طاغوتی گردنیں اس قادر مطلق کے سامنے جھکنا کسرِ شان سمجھتی ہوں جنکی جبینِ نیاز صاحب بہادر کے بوٹ پر رگڑ کھانے کے علاوہ معبود حقیقی کو سجدہ کرنا عار تصور کرتی ہو جنکا سر اصحاب قبور گیارہویں اور تیرہویں والے کے سامنے تو خم ہو سکتا ہے مگر بارگاہ عزوجل میں سر بسجود ہونا جرم عظیم خیال کرتے ہوں۔ ان کے سردار ان کے پیر سخت جھنجلائے تلملائے۔ اٹھے سنبھلے اور ہوشیار ہوئے۔ پیروں نے کہا یہ تحریک نماز ہماری دکانداری میں ضرور مخل ہوگی۔ ہمیں اسکی آڑ میں توحید کا دیوتا نظر آتا ہے۔ سردار بولے پیر جی تدبیر کیجیے یہ سپرٹ یقیناً ہماری عزت کو تباہ کردیگی۔ اسکے پیچھے ہمیں خلافت کا بھوت دکھائی دیتا ہے۔ یہ سرکش اور وہابی لوگ ہمیں صاحب بہادر اور صاحب قبر کی عبادت سے منع کرتے ہیں حالانکہ وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِيْنَ ہم آباؤ اجداد سے یہی طریقہ دیکھتے چلے آئے ہیں۔ غرضیکہ یہ مسئلہ فی الفور کافی توجہ کے قابل ہے ؏

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس بازپرس

یارانِ طریقت نے پاس کیا کہ چونکہ تحریک نماز کمیٹی کا بانی شیر پنجاب امرتسری اہلحدیث ہے اور قصبہ سوہدرہ میں بھی اس کے حامی کار اہلحدیث ہی ہیں اسلئے آؤ ان کو لامذہب۔ کافر منافق وغیرہ بنائیں۔ پھر لوگ خود بخود متنفر ہو کر ان کی کمیٹی سے علیحدہ ہو جائینگے حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا آلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ ؏

اندھوں کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

اب انہیں کسی ایسے مکفر کی تلاش ہوئی جو مومنین کو کافر بنانے میں بڑا مشتاق ہو۔ بہت جستجو کیگئی مگر سب نے یہی جواب دیا کہ خلافت ہماری جان اور نماز ہمارا ایمان۔ اسی سرگردانی میں متلاشیانِ ضلالت کی نظر ایک ایسے محل پر پڑی جس کے سامنے قصر میر تقی بھی شرماتا تھا۔ تب یک آواز چلا اٹھے کہ یہی ہے ہماری امیدوں کا مرکز یہی ہے ہماری آرزوؤں کا منبع۔ آواز سنکر یادش بخیر ہمارے ملا ملتانی جھروکے سے باہر تھے۔ قلیل قیل وقال کے بعد فرمانے لگے۔ اصحاب قبور ہمارے مشکلکشا حاجت روا ہیں۔ میرے ہادی باہو صاحب ان سے حاجت روائی واجب جانتے ہیں۔ صاحب بہادر ہمارے آقا اور مالک ہیں۔ انکی اطاعت میرے پیرومرشد بریلوی خانصاحب فرض جانتے تھے خلافت کو آپ مرتے مرتے ناجائز کر گئے ہیں۔ وہابی اشد کافر فاسق اور فاجر ہیں۔ لہذا میں آپکے ساتھ جانیکو تیار ہوں مگر۔۔۔۔

ایک تاڑنے والے نے جواب دیا ہاں ہاں جب آپ ہماری مدد کرینگے تو آپکی خدمت ضرور کیجائیگی یہ سنکر ملاجی کے منہ میں پانی بھر آیا اور فوراً انکے ہمراہ سوہدرہ روانہ ہوئے۔ ۲۹ دسمبر ۲۳ء کو قصبہ میں منادی کیگئی کہ چراگاہ والی مسجد میں ایک بہت بڑے مولانا واولٰنا وعظ فرمائینگے۔ لوگ سمجھے کہ شائد خلافت کے متعلق کوئی لیکچر ہوگا مگر وہاں بریلوی کفریہ میگزین کی ایک بندوق تکفیر المومنین کے فائر دھڑا دھڑ کر رہی تھی۔ حتی کہ آپنے اپنے قاضی ہادی سے منقولہ اشتہار کے سب نمبر ایک ایک کرکے پورے کر دیئے۔ اس وقت چوہدری محمد الٰہی صاحب رئیس سوہدرہ نے فرمایا کہ میاں جی! صبح تم کو یہ اشتہار مولانا غلام نبی صاحب کے سامنے پیش کرنا پڑیگا۔

ملا جی۔ صبح کو تو میرا بیاہ ہے اسلئے میں نہیں ٹھہر سکتا۔

چوہدری صاحب۔ بیاہ ہو یا ماتم اب تو تم کو ٹھہرنا پڑیگا۔

چنانچہ صبح کو قبلہ مولانا غلام نبی صاحب و مولوی عبد المجید صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ اور بھی بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جن میں قاضی مظہر حسین صاحب پنشنر تحصیلدار حنفی المذہب قابل الذکر ہیں۔ آپ نے قبلہ مولنا سے کہا کہ آپنے خاموش رہنا چاہیے مجھے گفتگو کرنے دیجئے۔

قاضی صاحب۔ ملا جی تمکو کسی نے بلایا ہے یا خود بخود آئے ہو؟

ملا جی۔ پیر صاحب نے بلایا ہے۔

پیر صاحب۔ نہیں صاحب میں نے نہیں بلایا۔

قاضی صاحب۔ میاں جی! کیا اہلحدیث سب کافر ہیں؟

ملا جی۔ نہیں جن کے عقائد مندرجہ اشتہار ہذا ہیں وہ کافر ہیں۔

قاضی صاحب۔ اور اشتہار سعیدیہ کے عقائد والے احناف کافر ہیں یا مسلمان؟

ملا جی۔ وہ غلط الزام ہیں۔

قاضی صاحب۔ وہ کہتے ہیں تم بہتان لگاتے ہو۔

ملا جی۔ میں نے حوالے دیئے ہیں۔

قاضی صاحب۔ اس اشتہار میں بھی سب حوالے ہیں۔

ملا جی۔ نہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں یہ آمین رفع یدین کرتے ہیں۔

قاضی صاحب۔ آپ کدھر چلے گئے آمین رفع یدین تو حنبلی بھی کرتے ہیں۔

ملا جی۔ یہ غیر مقلد ہیں۔

قاضی صاحب۔ تقلید مطلق کا ثبوت تمہارے پاس کیا ہے؟

ملا جی۔ میں آپکو جواب نہیں دے سکتا جب

کوئی غیر مقلد میرے سامنے ہوگا تو جواب دونگا۔

قاضی صاحب۔ آپ مجھے غیر مقلد سمجھ لیں مُلا جی نہیں میں آپکو جواب نہ دونگا۔ قاضی صاحب۔ دیکھو تمہارے شرافت یہی ہے کہ آئندہ کبھی یہاں آکر شرارت نہ کرنا ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ لوگ نمازیں پڑھنے لگے تو تم خواہ مخواہ آکر شرارت کرتے ہو۔ مُلا جی۔ بہت اچھا جناب نہیں آؤنگا اس کے بعد چند ایک اور اصحاب نے فرمایا کہ یہ وقت شرارت اور فتنہ انگیزی کا نہیں ہے بلکہ اتحاد و اتفاق سے کام لینا چاہیئے۔ مُلا جی اور ان کے حواری سخت نادم ہوکر اُٹھنا ہے با خاطر شکستہ مُلا جی کو نذرانہ دو روپیہ کی معقول رقم دیگئی اور کہا گیا کہ آپکے آنے سے کام تو اور بگڑ گیا مگر چونکہ ہم اقرار کر آئے تھے اسلئے یہ دو روپیے دیئے جاتے ہیں اور مُلا جی گویا یہ کہتے ہوئے چلتے بنے کہ

نکلنا خلد سے آدم کا سُنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر تیری کوچے سے ہم نکلے۔

(ابو المحمود ہدایت اللہ سوہدروی از وزیر آباد)

نظم در مدح قرآن

(از مولوی محمد عبد الرزاق صاحب راسخ۔ صدر مدرس اردو محبوب کالج سکندر آباد دکن۔ تلمیذ حضرت اسیر مرحوم لکھنوی)

تعالیٰ اللہ جانِ بے غش و بے غل میں قرآن ہے
رگ ریشہ میں قرآن ہے سوادِ دل میں قرآن ہے
ہے کیا کیا باطن و ظاہر میں ہمکو اس سے دلچسپی
ہے تنہائی میں قرآں کثرتِ محفل میں قرآں ہے
معین و رہنما اللہ رے شان و منزلت اسکی
سفر میں اور حضر میں، اور ہر منزل میں قرآں ہے
نہیں کھاتی ہے مٹی اس کے سینہ کو پس مُردن!
ہے کیا اعجاز دیکھو جس بشر کے دل میں قرآں ہے
رہے پابندی اسکی اور ہو حسن عمل اس پر
مُعین آفات میں اور حالتِ مشکل میں قرآں ہے
نیکی اور برائی میں تمیز اس کے سبب کیوں ہو
کہ فارق خیر و شر میں اور حق و باطل میں قرآں ہے
طہارت کا یہ بانی اور پاکی کا یہ ہے خوگر
مُصلّی کی ہمیشہ قسمتِ کامل میں قرآں ہے
گذرتی ہے ہماری زندگی کس کس مزے کیساتھ
حدیثیں لب پہ ہیں جاری خلوص دل میں قرآں ہے
نہ کیونکر طے رہِ طیبہ ہو اطمینانِ خاطر سے
میری منزل میں مصحف ہے میری محمل میں قرآں ہے
کلف کیا چیز ہے اور نور میں کیسی یہ ہے ظلمت
فلک نے حل کیا عقدہ مہ کامل میں قرآں ہے
عجب کیا نور باطن اور صفائے قلب ہو حاصل
کہ فضلِ کبریا سے سینۂ بے غل میں قرآں ہے
اثر در پردہ تھا اسکی فصاحت اور بلاغت کا
کہ ہر صبح و مساء رحل کفِ عاقل میں قرآں ہے
نہ کیونکر خاتمہ بالخیر ہوتا اور میسر خلد!
حدیثیں حفظ ہیں قلب بحق واصل میں قرآں ہے
جو ترتیل اور اعراب صحیح سے نہیں پڑھتے
الٰہی خیر ہو! اُن سے عجب مشکل میں قرآں ہے
یہ ہے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ صورتِ ترتیل
الٰہی آبرو رکھ لے۔ یہ جاہل ہیں قرآں ہے
مجھے یہ محویت ہے لطف قرأت میں نہیں معلوم
کہ قرآں میں ہے دل میرا کہ میرے دل میں قرآں ہے
نجات اسکی مدد سے کیوں نہ ہو راسخ دم محشر
جو سچ پوچھو تو حامی گور کی منزل میں قرآں ہے

مسئلہ جمع قرآن اور سیف بنارسی

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ نظر سے گذرا اوس میں ایک سرخی "جوابات ہر دو سوالات" دیکھنے میں آئی جس کے نامہ نگار میری دوست مولوی ابو القاسم صاحب سیف بنارسی ہیں۔ فاضل موصوف نے سوالِ اول کے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا اوس سے عاجز کو پورا اتفاق ہے۔ مگر سوال ثانی جمع قرآن کے جواب میں جو آپنے رقم طرازی فرمائی ہے اسمیں مجھکو بلکہ ہر ایک منصف کو کلام ہے۔ میرے خیال میں فاضل موصوف نے اس مسئلہ میں غور و تدبر سے کام نہیں لیا۔ اسی وجہ سے آپ غلطی کے مرتکب ہوئے چنانچہ آپ اپنی ساری تحقیق کا لب لباب اور خلاصہ مطلب اسطرح بیان فرماتے ہیں "۔ حضرت عثمان کو جو جامع قرآن کہا جاتا ہے اس کے معنے جامع الناس الی القرآن (فتح) ہیں۔ یعنی آپ ہی نے لوگوں میں سابق کا جمع شدہ قرآن پھیلایا اور پہنچا دیا ورنہ حقیقت میں قرآن مجید تو عہد نبوی ہی میں جمع اور مرتب ہو چکا تھا" پس مناسب سمجھا گیا کہ جمع قرآن کے متعلق کچھ واقعات کتب حدیث وغیرہ سے نقل کردیئے جائیں جن سے مسئلہ جمع قرآن کا بھی حل ہو جاوے اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ زمانہ نبوی میں قرآن شریف کی کیا شکل تھی اور زمانہ خلافۃ ابوبکر رضؓ میں قرآن شریف کس ہیئت پر مرتب ہوا اور بوقت خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضؓ قرآن شریف نے کونسی جامعیت کا جامہ پہنا۔ پس سنئے!

قرآنمجید زمانہ نبوت میں باترتیب آیات متفرق اشیاء چمڑے وصفا پتھر و جریدہ کھجور و ہڈیوں وغیرہ پر جمع ہوگیا تھا۔ اور آپکی حیات با برکات میں بہت سے صحابہ رضؓ نے اپنے سینوں میں محفوظ بھی کر لیا تھا۔ مگر یکجائی طور پر آنحضرت صلعم نے بوجہ خیال نسخ بعض احکام و تلاوت کو ایک کتابی شکل میں جمع نہ فرمایا۔ کیونکہ زمانہ نزول وحی کا تھا۔ جیسے امام خطابی فرماتے ہیں۔ قال الخطابی انما لم یجمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی الصحف لما کان یترقبہ من ورود ناسخ لبعض احکامہ و تلاوتہ فلما انقضی نزولہ بوفاتہ صلے اللہ علیہ وسلم الہم اللہ الخلفاء الراشدین ذلک وفاء بوعدہ الصادق بضمان حفظہ علے ہذہ الامۃ وکان ابتداء ذلک بمشورۃ عمر رضؓ وقد کان القرآن کلہ کتب فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور الخ (حاشیہ بخاری عربی ص ۷۴۵ ج ۲)

پس امام خطابی کے کلام سے صریح سمجھا گیا کہ کلام الٰہی اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ زمانہ نبوت میں جمع و مرتب نہ تھا۔ اب لیجئے حضرت ابوبکر رضؓ کے جمع قرآن کو۔ سو یہ جمع فقط متفرق اشیاء جو مذکور ہوئیں اون سے نقل کرکے صحف کی شکل میں جمع کر دینا تھا۔ چنانچہ ہمارے دوست فاضل بنارسی کو بھی اسکا اقرار ہے آپ فرماتے ہیں "۔ اتقان میں ہے کہ قرآنمجید کا لکھنا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلعم نے خود اپنے حکم سے لکھوایا

پرچہ ۶ سنہ ۱۹۲۲ ۱۰.۲ صفحہ ۵ عنوان مضمون [illegible]

تھا لیکن وہ رقعوں، چوڑی ہڈیوں، کھجور کے پتوں پر جدا جدا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اکٹھا لکھوا کر اونکو جمع کر لیا کاغذ میں الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کے جمع قرآن میں اور ابوبکر صدیق رضؓ کے فرق تھا۔ اب رہا زمانہ خلیفہ ثالث عثمان غنی رضؓ کا، اوسمیں قرآن شریف نے ان دونوں زمانوں سے علاوہ ایک تیسری ہیئت کا جامہ جامعیت پہنا جو ہر طرح سے کامل تھا یعنی آپنے اون صحف مجموعہ ابوبکر صدیق رضؓ کو جو غیر مرتب سور وغیرہ تھا۔ اونکو عمدہ ایک مصحف کی شکل میں با ترتیب سور در لغت قریش جمع و مرتب فرمایا۔ پس یہ ہے وہ فرق جس کی وجہ سے آپکو جامع قرآن کا اعلےٰ خطاب دیا جاتا ہے چنانچہ اس فرق کی نسبت محدث ابن تین رحؒ وغیرہ اسطرح فرماتے ہیں

قال ابن التین وغیرہ الفرق بین جمع ابی بکر و بین جمع عثمان ان جمع ابی بکر کان لخشیۃ ان یذھب من القرآن شئ بذھاب حملتہ لانہ لم یکن مجموعا فی موضع واحد فجمعہ فی صحائف مرتبا لآیات سورہ علی ما وقفھم علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و جمع عثمان کان لما کثر الاختلاف فی وجوہ القرآن حین قرؤہ بلغاتھم علی اتساع اللغات الی قولہ فنسخت تلک الصحف فی مصحف واحد مرتبا لسورہ الخ (فتح پارہ ۲۰ صہ ۲۲۶) پس یہ موجودہ قرآن جو ہمارے ہاتھوں میں ہے اسکے جامع حضرت عثمان غنی ہی ہیں۔ اسی ہیئت کذائیہ کیساتھ قرآن شریف زمانۂ نبوت میں تھا نہ زمانہ ابوبکر صدیق رضؓ میں لہذا بلحاظ اس تحقیق انیق غلط ہوا قول ہمارے دوست بنارسی کا کہ حضرت عثمان کو جو جامع قرآن کہا جاتا ہے اوس کے یہ معنے ہیں کہ انہوں نے لوگوں میں سابق کا جمع شدہ قرآن پھیلایا اور پہونچا دیا ورنہ حقیقت میں قرآن مجید تو عہد نبوی ہی میں جمع و مرتب ہو چکا تھا۔ باقی رہا چار صحابیوں انصار کا قرآن مجید کو جمع کرنا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ جمع قرآن کتابۃً نہ تھا بلکہ بطور حفظ تھا۔ لفظ جمع کا استعمال حفظ فی الصدور پر بھی ہوتا ہے دیکھو فتح الباری فرادہ بجمعہ حفظہ فی صدورہ (فتح پ صہ ۲۲۴) دوسرے اگر قرآن مجید اکٹھا جمع و مرتب ہو جاتا تو حضرت ابوبکر رضؓ بطور استعجاب کے عمر فاروق سے اسطرح نہ فرماتے۔

كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر هذا والله خير الحديث (رواہ البخاری صفحہ ۷۴۵) پس ان جملہ جوابجات مکتوبۃ الصدر سے بیّن طور سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عثمان رضؓ نے سابق جمع شدہ قرآن کو نہیں پھیلایا بلکہ بمشورہ صحابہ رضؓ اسکو اعلےٰ ترتیب دیکر بلغت قریش جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان تھی اطراف و اکناف عالم میں پہونچایا۔ وللہ درہ وعلی اللہ اجرہ۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ ابو محمد عبد الجبار کھنڈیلوی مدرس مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ

بیت المال اسلامی

ایھا المسلمون السلام علیکم۔ ملت بیضا کا وہ آئینہ تجلی جسکو الہام کے مصقلہ نور نے آج سے تیرہ سو برس قبل ہادی عالم سید البشر ہمارے سچے مولا اور آقا جناب محمد مصطفےٰ روحی لتراب ارضہ الفدا کی معرفت منور فرمایا تھا۔ آج پھر غبارستان کفر کی گھٹا ٹوپ آندھیوں سے پھر تیرہ و تار ہو۔ پھر زنگ آلودہ ہے مسلمانوں کے ہاتھ شل ہو رہے ہیں۔ آنکھیں بے نور ہو رہی ہیں قوائے عقل و نظم جواب دے رہے ہیں مگر اس پیکر نیم بسمل میں ایک حرکت بارک اللہ فیہا دلیل حیات ہے۔ اگر زندگی کی ضرورت ہے۔ اگر مرض سے شفا چاہتے ہو تو اٹھو۔ اپنے قوائے کے شیرازہ پریشان کو جمع کرو۔ اپنے گلستان حیات میں نخل انتظام کی تلاش کرو۔ انتظام کو سوچو، انتظام کو سمجھو۔ انتظام کا ورد کرو۔ اپنے قول و فعل کو اسی مقدس انتظام سے وابستہ کرو جسکی بدولت مقدس صحابہ رضؓ کے ہر قدم پر فتح و ظفر نثار رہتی تھی۔ ہمارا خیال ہے کہ ہر شہر، ہر محلہ، ہر قصبہ، ہر گاؤں میں مجالس صمد بیت المال مقامی خلافت کمیٹی کے ماتحت مقرر کی جائیں اور ہر گھر سے کم از کم ایک آنہ فی کس ماہوار کے حساب سے چندہ وصول کیا جائے لیکن متمول اصحاب اپنی شان کو نظر انداز نہ فرمائیں وصول کرنیوالے محلہ کے وہ معتمد اشخاص ہوں جنکو مقامی خلافت کمیٹیاں خود منتخب کریں اور وہ اندوختہ ماہ بماہ مرکزی خلافت کمیٹی کو پہونچا دیا جائے۔ مرکزی خلافت کمیٹی علمائے کرام و لیڈران اسلام کے مشورہ کے مطابق ملکی اور غیر ملکی اسلامی مصارف میں صرف کرنیکی مجاز ہو۔ ہندوستان کے تقریباً آٹھ کروڑ نیم بسملان اسلام اگر اس مشورے پر عمل کرکے اپنی رمق زندگی کا ثبوت دیں تو کم از کم [illegible] کروڑ روپیہ سالانہ نہایت سہولیت سے فراہم کیا جا سکتا ہے یہ عملاً کوئی بڑی بات نہیں اور نتیجۃً عظیم الشان امر ہے اور ہنگامی ضروریات کے موافق پر جیسا کہ حالات حاضرہ کے مطالعہ سے روشن ہے مسلمانوں پر ادائیگی چندہ سے جو بار گراں تکلیف آ پڑتا ہے اس سے رہائی کی یہ نہایت احسن تجویز ہے ہمارے خیال میں قوم کے ارباب حل و عقد کو مشورہ کرکے فوراً اس تدبیر کو لباس عمل پہنانے کی سعی بلیغ کرنی چاہیئے۔ اور ہم راقمان حروف ہر ممکن خدمت بلا اجر بمقام امرتسر کرنے کو تیار ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ہر خطیب اپنے خطبہ میں، ہر واعظ اپنے وعظ میں، ہر شخص اپنے حلقۂ اثر میں اس امر اہم کی تلقین کرے مذکور الصدر انتظام کے ماتحت زکوٰۃ و صدقات کا انتظام بھی بطریق احسن ہو سکتا ہے۔ وعند اللہ اجرہ۔

نوٹ:۔ تمام اسلامی اخبارات کو چاہیئے کہ ان سطور کو اپنے صحیفہ میں جگہ دیکر اپنی رائے سے قوت دیں۔

(خادمانِ اسلام۔ چودہری علم الدین قلعہ بھنگیاں و حکیم محمد یعقوب ہاشمی کٹڑہ سفید۔ امرتسر۔ پنجاب)

اہلحدیث یہ تجویز بصورت عام ہے۔ جماعت اہلحدیث کو بھی اپنی خاص ضروریات کو مد نظر رکھکر اس تجویز پر غور کرنا چاہیئے کہ بیت المال کا اثر انکی ضروریات خاصہ پر کیا ہوگا۔

محکمہ سرداری کی طرف سے کئی ہفتے ہوئے اپنے نصب العین کا اعلان ہو چکا ہے اُس نصب العین میں بھی بیت المال کی کتنی کچھ ضرورت ہے؟ اسکا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اگر آج روپیہ موجود ہو تو سارا نصب العین خیالی شکل سے نکلکر وجودی صورت میں آ سکتا ہے۔ پس اہلحدیث اپنی ضروریات خاصہ کے لحاظ سے اس تجویز پر خوب غور کریں۔

مباحثہ خورجہ۔ آریوں اور مسلمانوں کا مباحثہ خورجہ میں قابل دید ہے ۲ر منیجر

قادیانی مشن

احمدی انعام کیوں نہیں لیتے؟

ہم نے مرزائیوں کو ایک ایسے کام کیلئے انعام دینا تجویز کیا تھا۔ جو کام اون کے اہم فرائض میں داخل ہے مگر وہ باوجود اظہار جرأت کے اور باوجود ہمارے رسید بھیجنے کے نہیں آئے۔ جس کے لئے ہم نے گذشتہ پرچے میں ۵۔ فروری تک تاریخ مقرر کر دی تھی اوس پر بھی وہ نہیں آئے۔ آج پھر دوسری تاریخ ۱۲۔ فروری تک مقرر کرتے ہیں۔ اس تاریخ تک بھی وہ نہ آئے۔ تو آئندہ ہم اپنا مفصل مضمون شائع کر دینگے جسکا عنوان ہوگا۔ "مرزا کی خود غرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی"۔ اس مضمون کا شائع ہونا اگر احمدی لوگ پسند نہیں کرتے تو ہماری دعوت اور اپنی قبولیت کے مطابق امرتسر میں آکر حدیث مطلوبہ یخرج دجال یختلون الخ کے صحیح الفاظ دکھا دیں تو روپیہ امین صاحب سے وصول کرلیں ورنہ ہم سمجھینگے کہ ہمارے مضمون کی اشاعت کو ناپسند نہیں کرتے۔ (اڈیٹر)

جناب میرزا محمود احمد صاحب قادیانی کی خدمت میں

(از نامہ نگار فیروزپوری)

عرصہ سے میرے دل میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ قادیانی احباب کی اصلاح کے لئے کوشش کرو مگر میں نے اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے سستی دکھائی۔

روشن کتاب اور ہدایت اور میرا علم یہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب نہ تو مسیح موعود تھے اور نہ نبی تھے۔ باید کہ آپ میرے دلائل سنیں اور غلط عقائد سے رجوع کریں

(۱) موعود مسیح کو بخاری کی حدیث میں حکم و عدل کہا گیا ہے اور حکم و عدل کے الفاظ ابن مریم کے اوصاف کو جلالی ظاہر کرتے ہیں۔ اور زمینی سلطنت کو چاہتے ہیں۔ اور خدا کا کلام ایسے شخص کو اولی الامر کہتا ہے اور اولی الامر بادشاہ اسلام ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کو ابن مریم محمدی کے جلالی اوصاف کا خیال گذرا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ہاں اس بات سے اوس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید پیشگوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو" (ازالہ اوہام پرانا ص ۱۶ جدید)

نیز آئینہ کمالات کے صفحہ ۴۰۴ پر لکھتے ہیں:۔

"دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائیگی + + + + تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہیگی تب ایک قہری شبیہ میں اسکا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائیگا تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دیجائیگی"۔

ان ہر دو حوالوں کی تصدیق براہین احمدیہ حصہ پنجم سے جو سال ۱۹۰۸ء کی تصنیف ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"وہ جب قیامت کے دن نزدیک آجائینگے تو پھر دوبارہ فتنہ برپا ہو جائیگا یہ خدا کا وعدہ ہے" (ص ۹)

پس ثابت ہوا کہ حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے جو موعود مسیح ہے اسکی آمد کو مرزا صاحب نے تسلیم کرکے آئندہ پر چھوڑا ہے۔ اور مسلمانوں کے نزدیک صحیح معنوں میں وہی شخص موعود مسیح ہے جو کہ حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے آئیگا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا صاحب حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے موعود مسیح نہ تھے۔ بلکہ جناب بھی منتظر تھے حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے موعود مسیح کی آمد کے۔

(۲) حدیث میں ابن مریم موعود کا کام بتایا ہے کہ وہ صلیب کو توڑ ڈالینگے اور خنزیر کو قتل اور نیست و نابود کرینگے۔ مگر آج ہم ایشیا اور افریقہ میں دیکھتے ہیں کہ صلیبی مذہب پھیل رہا ہے اور ہزاروں نئی صلیبیں قائم ہو رہی ہیں نیز ایشیا کے مشرکین میں نئے مذہب قائم ہو رہے ہیں۔ اور کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے جیسا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑی ہے؟ خود فطرت انسان اور علوم جدیدہ کیا کم باطل کنندہ ہیں جنہوں نے یورپ و امریکہ میں کثرت سے مخالفین تثلیث و کفارہ کھڑے کر دیئے ہیں۔

(۳) نبوت کے تین خاصے ہیں۔ ایک قوت تخیل سے متعلق ہے۔ دوسرا قوت نظری۔ تیسرا قوت عملی سے یعنے نوع بشری میں سب سے افضل وہ ہے جسکی قوت نظری اسقدر قوی ہو کہ اسکو تعلم و تعلیم کی بالکل حاجت نہ ہو۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مرزا صاحب کی قوت نظری مقدمات کی ترتیب اور استنباط پر نہ تھی۔ اور وہ بھی ناقص تھی۔ مثلاً جناب مسیح اسرائیلی کے حالات پر تسلی بخش روشنی نہیں ڈالی۔ مرزا صاحب کا یہ قول کہ جناب مسیح اسرائیلی کشمیر میں آئے۔ اور کشمیر میں دفن ہوئے[1]۔ قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب کا الہام شاتان تذبحان۔ وکل من علیہا فان۔ مرزا صاحب قبل واقع ہونے اس پیشگوئی کے صحیح نتیجہ نہ نکال سکے بلکہ مختلف اوقات میں ایک سے زیادہ تاویلیں کیں چنانچہ مرزا صاحب نے ان تمام تاویلوں کا اقرار بھی کیا ہے ملاحظہ ہو براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص ۷۸۔

پس مرزا صاحب اس قوت نظری سے محروم تھے جو نبوت کا خاصہ ہے۔

اللہ رب العلمین کی ربوبیت ہر دو صفات رحمانیت و رحیمیت پر جاری ہے۔ ربوبیت صفت رحمانیت کے ہی ماتحت انسان کی پیدائش ہے اور پیدائش کے بعد حواس خمسہ ظاہری بتدریج سات برس تک کامل ہوتے ہیں۔ اور پھر تمیز اور عقل ایک عرصہ تک مکمل ہوتی ہے۔ سو صفت رحمانیت کے ماتحت رویا صالحہ دیکھنے کی استعداد ہر ایک انسان میں موجود ہے۔ لہذا آپ اس خوبی کا بیان کریں۔ جو مرزا صاحب میں ہو۔ اور دوسرے انسانوں میں نہ ہو

---

[1] پہلے گلیل (ملک شام) میں دفن کر چکے تھے ھل ھذا الا تہافت قبیح و تناقض صریح (اہلحدیث)

فاتح قادیاں مباحثہ دہلی کے حالات مرزائیوں کی شکست۔ مع رسالہ آمنت اللہ بجواب آیۃ اللہ قیمت ۶ر منیجر

نیز رویاء صالحہ کثرت سے دیکھنے والے آج بھی بہت ہیں مگر رویا صالحہ کی تعبیر دینے والے لا پتہ ہیں کیا آپ ثابت کر سکینگے کہ مرزا صاحب ہر ایک رویا صالحہ کی تعبیر صحیح دیتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب کو اپنی رؤیا کی خود تعبیر کرنی نہ آئی۔ اٹکلوں سے ہی ایک عرصہ تک کام نکالتے رہے ٭ (باقی آئندہ)

(الراقم خادم اسلام یکے از فیروزپور شہر)

اڈیٹر قابل مضمون نگار کی توجہ خواص نبوت ہی پر رہی مگر مرزا صاحب میں اور بھی خواص تھے۔ مرزا صاحب خدائی گورنمنٹ کے چیف سکرٹری بھی تھے آپنے ایک فہرست واقعات آئندہ کی ایک مسل مرتب کرکے شہنشاہ الٰہی سے دستخط کرائے (تریاق القلوب) مگر غلطی سے اوس میں اپنی موت کی تاریخ اپنے اشتہاری مخالفوں سے پہلے لکھدی نتیجہ یہ ہوا کہ آپ تو دارجزا کو تشریف لیگئے اور مخالف آجتک ان کے بوئے ہوئے کانٹے دنیا سے اکھاڑ رہے ہیں۔ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ٭

بابیوں اور مرزائیوں کے موٹے سچ

سید مصطفےٰ بہائی اپنی کتاب "المعیار الصحیح لمعرفۃ ظہور المہدی والمسیح" مطبوعہ ۱۳۲۰ھ مطبع انوار محمدی کلکتہ) کے صفحہ ۹ پر لکھتا ہے:-

"حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْ کَانَ عِیْسٰے حَیًّا لَمَا وَسِعَہٗ خِلَافِیْ (ترجمہ) اگر عیسے مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی۔"

مرزا صاحب قادیانی تحفہ گولڑویہ (مطبوعہ ۱۹۰۲ء ضیاء الاسلام قادیان) کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں:-

"جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس برس لکھی ہے اور جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر عیسےٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔"

علماء احمدیہ میں سے قاضی اکمل نے ظہور المہدی کے صفحہ ۱۳۳ اور ظہور المسیح کے صفحہ ۸ مولوی محمد علی صاحب نے مسیح موعود نامی کتاب کے صفحہ ۲۰۹۔ مرزا بشیر احمد صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۶ نمبر ۷ بابت ماہ جولائی ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۲۷۳/۲۷۴۔ مولوی جلال الدین نے مباحثہ سارچور کے صفحہ ۲۷ اور حکیم خدابخش نے عسل مصفےٰ حصہ اول کے صفحہ ۲۶۹ پر ایک روائت کتاب "الیواقیت والجواہر" (مصنفہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے بدیں الفاظ لکھی ہے۔

"لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰے حَیَّیْنِ مَا وَسِعَہُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ" یعنے اگر موسے اور عیسیٰ زندہ ہوتے۔ تو ان کو بغیر میری اطاعت کے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

اقول (۱) مشکوۃ شریف (کتاب الایمان) باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے صفحہ ۳۰۔ مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۰۶۔ اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۵۵ مظاہر حق جلد ۱ ص ۵۹ پر لکھا ہے:-

"عن جابر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصارٰی لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

(ترجمہ) روائت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں حدیثیں یہود کی اچھی لگتی ہیں ہم کو پس کیا دیکھتے ہو کہ لکھیں بعضے ان میں سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حیران ہو تم جیسے حیران ہیں یہود اور نصاریٰ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ نہیں لائق تھی اونکو مگر پیروی میری۔" (روائت کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

نوٹ اس روائت میں صرف حضرت موسیٰ کا ذکر ہے

(۲) سنن دارمی مشکوۃ کے صفحہ ۳۲۔ دلائل النبوۃ (مصنفہ امام ابونعیم اصفہانی) جلد ۱۔ ص ۶ اور خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ پر ایک روائت یوں آئی ہے:-

"عن عمر بن الخطاب قال اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومعی کتاب اصبتہ من بعض اہل الکتب فقال والذی نفس محمد بیدہ لو ان موسیٰ کان حیا ما وسعہ الا ان یتبعنی"

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن خطاب سے روائت ہے کہ آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے پاس ایک کتاب تھی جسکو میں نے یہود سے پایا تھا۔ پس کہا آپنے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو بجز میری تابعداری کرنے اون کو کچھ چارہ نہ ہوتا۔"

(۳) الیواقیت والجواہر (مطبع میمنہ مصر) جلد ۲ صفحہ ۱۹-۲۰ میں ہے:-

وقال فی الباب الحاشر من الفتوحات فی قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر انما کان صلے اللہ علیہ وسلم سید ولد آدم لان جمیع الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نواب صلے اللہ علیہ وسلم من لدن آدم الی آخر الرسل ہو عیسے علیہ الصلوۃ والسلام کما بان عن ذلک حدیث لو کان موسےٰ وعیسے حیین ما وسعہما الا اتباعی وصدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ذلک فانہ لو کان موجوداً بجسمہ من لدن آدم الی زمان وجودہ لکان جمیع

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ مرزا قادیانی کی تردید۔ ہر سہ حصہ کی قیمت [illegible] منیجر

بنی آدم تحت شریعتہ حسا ولہذا لم یبعث نبی الی الناس عامۃ الا ھو خاصۃ فجمیع شرائع الانبیاء ھی بالحقیقۃ شرعہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔

نوٹ اس جگہ امام صاحب حضرت ابن عربی رح کی کتاب فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ کا حوالہ دیا ہے مگر فتوحات مکیہ جلد اول باب ۱۰ کے صفحہ ۱۳۵ پر اصلی عبارت یوں ہے :-

"وقد ابان صلے اللہ علیہ وسلم عن ھذا المقام بامور منہا قولہ صلے اللہ علیہ وسلم واللہ لو کان موسی حیا ما وسعہ الا ان یتبعنی وقولہ فی نزول عیسیٰ بن مریم فی آخر الزمان انہ یؤمنا ای یحکم فینا بسنۃ نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ولو کان محمد صلے اللہ علیہ وسلم قد بعث فی زمان آدم لکانت الانبیاء وجمیع الناس تحت حکم شریعتہ الے یوم القیامۃ حسًا ۔"

دیکھئے کہ اس جگہ صرف حضرت موسیٰ کا ذکر ہی عیسیٰ کا نہیں یعنی پس ثابت ہوا کہ الیواقیت والجواہر جلد ۲ کے صفحہ ۲۱۹ و ۲۲۰ پر لفظ عیسےٰ کا غلطی سے لکھا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ فرقہ بابیہ بہائیہ نے زیادہ کر دیا ہے کیونکہ مصطفےٰ بابی حلبی نے مصر کے مشہور و معروف مطبع میمنۃ نامی میں اسکو چھاپا ہے ۔ میں دعوٰی سے کہتا ہوں کہ حدیث کی کسی کتاب میں یہ روایت (موسیٰ و عیسےٰ والی) نہیں پائی جاتی اور نہ ہی اہل بہا اور مرزائی صاحبان حدیث کی کسی کتاب سے یہ روایت دکھلا سکتے ہیں ۔ اور نہ اس روایت کی سند اور صحابی کا نام بتلا سکتے ہیں ۔

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

خدمات کانفرنس اہلحدیث

بابت ماہ صفر ۵۱ھ

خلاصہ کارگذاری مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

آپ جٹی پہاڑی علاقہ جیپور کے رہنے والے ہیں آپنے ماہ صفر ۵۱ھ میں حسب ذیل مقامات کا دورہ کیا اور خدمت تبلیغ کو احسن طریق پر انجام دیا از ۲۸ محرم تا ۲۰ صفر ۔ بچھیہ شاہ علیم اللہ ۔ رائے بریلی ۔ مؤ ائمہ ۔ جگی پور ۔ بہرا پور ۔ بہرہ پور ۔ دہرادون ۔ اشروگہ ۔ ایکچے ڈیہہ ۔ سرکنڈی ڈیہہ ۔ سلطانپور ۔ اجہوی ۔ سلطانپور ۔ ٹانڈہ ۔ گوسائیں گنج ۔ قصبہ بستی ۔ ضلع بستی پہونچے ۔ رد بدعت ۔ قبرپرستی ۔ تردید تقلید و رسومات بدعیہ ۔ اتباع سنت ۔ تاکید نماز ۔ پردہ کی تاکید ۔ مذمت فرقہ بندی ۔ خوبی توحید ۔ قیامت کا عذاب دوزخ کا ڈر جنت کے عیش و آرام ۔ سنت نبوی کے مطابق نماز وغیرہ ہر کام کی تاکید وغیرہ پر کئی ایک بیانات ہوئے لوگ خوش ہوئے ایمان تازہ ہوئے ۔ ۲۸ میں دو آدمی نے آمین رفع یدین شروع کر دی ۔ ۲۹ میں ایک قبرپرست سے مناظرہ ہوا وہ لاجواب ہو کر چلا گیا ۔ مجلس ہی میں دو شخص پختہ اہلحدیث ہو گئے ۔ ۳۰ میں لوگ بہت خوش ہوئے خدا کے ڈر سے روتے اور پھر آنیکا وعدہ کیا ۔ ۳۱ میں ایک حنفی صاحب پختہ اہلحدیث ہو گئے ۔ ۳۲ میں ایک شخص حنفی واعظ نے تقلید شخصی پر سوال کئے ۔ جواب دینے پر وہ ساکت ہو گیا ۔ لوگوں نے اسکو وعظ کہنے سے روک دیا ۔

خلاصہ کارگذاری مولوی عبدالرحیم صاحب واعظ

آپ بچھو ضلع فیروزپور کے رہنے والے ہیں آپنے ماہ صفر میں دس مقام کا دورہ کیا جو حسب ذیل ہیں ۔ از ۲۷ محرم تا ختم صفر ۔ چندکے ۔ کروالیاں ۔ تاویانی ۔ موضع ڈلہ ۔ بھاگوول ۔ برج ۔ تاداگڑھ ۔ کروالیاں ۔ چندکے ۔ پلووال ضلع گورداسپور پہونچے ۔ تبلیغ سنت کا اجر بلغوا عنی ولو آیۃ کی تفسیر اشاعت سنت کی تاکید سود کی حرمت ۔ کسب حلال کی فضیلت ۔ نماز کی تاکید تردید مرزائیت ۔ مومنوں کا بیان ۔ علامات نفاق ۔ نفاق کی وعید شدید ۔ سورہ فاتحہ خلف الامام کا ثبوت ۔ فرقہ ناجیہ کی تعریف تثلیث کا رد ۔ توحید کی خوبی ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۔ اخلاص فی العمل کی ترغیب فاما الیتیم فلا تقہر کی تفسیر صفات باری کا ثبوت ۔ قرآن کریم کی فضیلت ۔ علامات قیامت ۔ دنیا کی برائی ۔ نبوت مرزا کا رد ۔ توکل علی اللہ کی فضیلت پر کئی ایک بیانات ہوئے ۔ اور اغراض و مقاصد کانفرنس اہلحدیث بیان کئے گئے ۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا ۔ ۳۱ میں ۱۱ و تا ۱۲ صفر مرزائی مولوی سے نبوت مرزا پیشگوئی مرزا پر مناظرہ ہوا مرزائی مناظر کے لاجواب ہونے پر امت مرزا قادیان سے مولوی ابراہیم بقاپوری کو لائی ۔ حیات مسیح علیہ السلام وصداقت مرزا پر بحث ہوئی ۔ قرآن و حدیث اور براہین احمدیہ مصنفہ مرزا سے حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت دیا گیا ۔ اور منکوحہ آسمانی ۔ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی سے مرزا کی تردید کی گئی ۔ مولوی ابراہیم بقاپوری سے سوا ترتا ویلات کے اور کچھ جواب نہ بن آیا ۔ عوام پر اچھا اثر ہوا ۔ دو شخص مرزائی تائب ہو کر اہلحدیث ہو گئے ۔ خدا استقامت بخشے ۔

خلاصہ کارروائی مولوی عبدالواسع صاحب واعظ

آپ شاہپور ضلع چھپرہ کے رہنے والے ہیں آپنے ماہ صفر میں ۱۴ مقام کا دورہ کیا اور خدمات تبلیغ کو باحسن طریق انجام دیا ۔ از ۲۸ محرم تا ختم صفر ۔ جڑوہیہ ۔ باغ ٹولہ ۔ بجلی پور ۔ بھگوان پور ۔ مانجھی پور ۔ رقھوا ۔ کوارٹیا ۔ پہاڑپور ۔ چرچھہر ۔ دوہیا ۔ سلہا ۔ جنداہا ۔ مراد آباد ۔ بازید پور ضلع مظفرپور پہونچے ۔ توحید باری کی خوبی ۔ شرک اور اسکے اقسام کی برائی ۔ ترغیب نماز ۔ فضائل نماز ۔ تارک نماز کی وعید شدید ۔ خرچ فی سبیل اللہ کی فضیلت ۔ زکوٰۃ اور اس کے مصارف کی جگہ اتباع سنت کی تاکید ۔ رسم و رواج کی تردید ۔ دنیا سے بے رغبتی ۔ عمل خیر کی ترغیب و تحریص ۔ نماز کو بخشوع و خضوع پڑھنے کی تاکید ۔ مسکرات کی حرمت پینے والے کی مذمت ۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر نہایت مفصل مبسوط اور واضح تقریریں ہوئیں ۔ توحید باری کو ادلہ بینہ سے ثابت کیا اور شرک کی برائیوں کو وضاحت سے ثابت کر کے اس سے اجتناب و احتراز کرنیکی تاکید کی ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الآیۃ کی تفسیر اور اتباع سنت کا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ۔ بھائیو! اتباع سنت ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان ہر دو جہان میں فلاح و بہبودی حاصل کر سکتا ہے کاش اگر اوس نے اتباع سے روگردانی کی تو خسر الدنیا والاخرۃ رہیگا

؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

۳۲ میں چند آدمیوں اور عورتوں نے نماز پڑھنے کا پختہ وعدہ کیا خدا توفیق دیوے ۔ آمین ۔ (باقی آئندہ)

فتاوے

س نمبر ۷۷ ایک بدعتی نے نکاح خوانی کی دعوت دی دولہا سہرا باندھکر آیا اور نکاح خوانی ہوتے ہی قوالی گانا بھی شروع ہوا۔ ایسے نکاح کی مجلس میں شریک ہونا جائز ہے؟ اور ایسی جگہ کا کھانا حرام ہوا یا نہیں؟ نیز داعی ہمارے اعتراض کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ تو ایسی صورت میں لوٹ کر آجانا چاہیئے یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ نکاح خوانی اور گانا علیحدہ مکان میں ہوا اور ضیافت کے مکان میں تو کچھ نہیں، تو کھانا کیا حرام ہو سکتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ داعی تو بدعتی تھا لیکن ہم سے خلاف شرع کام کونسے ہوئے دریافت نہیں کیا ضیافت ہوتے وقت گئے۔ کھالیا اور آگئے۔ ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ (سید بہادر صاحب از سعید آباد)

ج نمبر ۷۷ اگر پہلے علم ہو کہ دعوت میں ایسی خرابیاں ہونگی۔ تو نہیں جانا چاہیئے حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت میں گئے تو وہاں دروازے پر تصویردار کپڑا لٹکا ہوا دیکھکر واپس آگئے۔ اور پہلے علم نہیں تھا تو مجلس نکاح میں شرکت جائز ہے جب مجلس میں خرابی پیدا ہو تو اسی وقت اٹھ آنا چاہیئے۔ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۷۸ ایک زن فاحشہ ہے اور نقد وجنس املاک رکھتی ہے۔ ایک شخص زوجیت کے خیال سے نہیں لیکن بطمع زر زن بدکار سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ نکاح کنندہ حقیقت حال سے ماہر اور اسکی بدچلنی کی حقیقت ہر خاص وعام پر مانند آفتاب نصف النہار اظہر۔ حتے کہ زن مذکورہ سے ہم قوم وغیر قوم مستثنے نہیں سب مساوی ہیں۔ قاضی صاحب نکاح باندھنے کو قبول نہیں کرتے۔ کسطرح اس کا نکاح باندھا جائے؟ اور اس بابت شرع کیا حکم دیتی ہے؟ (محمد ظہیر الدین عفی عنہ پرلاکھڑی ضلع کھمام)

ج نمبر ۷۸ زانی زانیہ زنا سے توبہ کریں جب اونکی توبہ کے بعد صلاحیت کے آثار ظاہر ہوں تو دونوں کا نکاح کرادیا جائے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

س نمبر ۷۹ ایک امام ہے لیکن وہ بستی سے دور آٹھ میل کے فاصلہ پر رہتا ہے۔ پنجوقتی نماز میں شامل نہیں ہوتا۔ دینیات سے بیخبر اردو بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا۔ اہل جماعت کو اتفاق رائے پر دوسرا امام بھی رکھ لیا گیا۔ بہ نسبت امام اول کے یہ بہت ہوشیار اور خبردار ہے۔ لیکن امام اول صرف جمعہ کے روز رونق بخش ہو کر خطبہ اور نماز پڑھا دیا کرتا ہے۔ اور یہ ساری نمازیں واللہ اعلم ان سے ہوتی ہیں یا نہیں جس میں شک ہے۔ دریں صورت امام مذکور کا جمعہ پڑھانا کیسا ہے۔ اور امام شخص مذکور ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (" ")

ج نمبر ۷۹ سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور موروثی امام ہے جو لوگ پشتینی رسم والے امام ہوا کرتے ہیں انکی امامت شرعی نہیں قوم یا جماعت اونکو نالائق جانے تو ہٹا دے سب کچھ قوم کے اختیار میں ہے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۸۰ ایک شخص متولی مسجد ہے مسجد کی خدمت اس سے کما حقہ نہیں ہوتی اور مسجد کی رقم بھی اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ جماعت استفسار کرتی ہے تو جماعت کو سخت وسست سناتا ہے اور علانیہ کہتا ہے مسجد میری ہے اور میرے باپ نے بنائی ہے۔ تمکو دیگر باتوں میں کوئی حق نہیں ورنہ مسجد سے چلے جاؤ۔ ہر ہر بات میں یہ متولی صاحب کا قول ہے۔ فرمایئے جو شخص اپنی مسجد کہتا جائے ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے کیا حکم ہے۔ علاوہ ازیں ایک بڑی ہٹ دھرمی یہ ہے کہ مقرر کردہ امام اور جماعت کے ہوتے متولی کبھی واحد اور کبھی دو ایک کو لیکر پہلے ہی سے مصلی پر پہونچ جاتا ہے مؤذن کی اذان ختم ہوتے ہی دعا تو درکنار تکبیر تحریمہ کہکر قرأت شروع کردیتا ہے۔ جماعت کے تیار رہتے امام کو کیا لازم ہے؟ آیا نماز باجماعت پہلے ادا کرے یا سکوت؟ اسکا مشرح جواب تحریر فرمایئے (" ")

ج نمبر ۸۰ متولی دراصل مسجد اور قوم کا امین ہوتا ہے اس سے حساب پوچھنے کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ حساب بتانے سے انکار کرنا جرم ہے۔ درصورت صحت واقعات متولی قابل عزل ہے۔ اور جماعت کے برخلاف اسکا کام کرنا بہت سخت قابل ملامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ ہر ایک افسر کو ماتحتوں کے ساتھ برتاؤ کرنے سے سوال ہوگا۔

س نمبر ۸۱ زید متقی شخص ہے۔ ہندہ بدکار ہے بکر از راہ فریب ہندہ کا زید سے عقد کرانا چاہتا ہے۔ عمرو کہتا ہے ہندہ کی بدکاری زید پر واضح کردی جائے بکر کہتا ہے واضح کرنیکی ضرورت نہیں۔ جس سے بکر اور عمرو میں بحث ہے۔ دریں صورت بکر کا کہنا مان لیا جائے یا عمرو کا؟ بالفرض عمرو اگر زید کو ہندہ کی بدکاری سے مطلع کردے تو کیا اسپر کوئی گناہ عائد ہو سکتا ہے؟ (" ")

ج نمبر ۸۱ ضرور زید کو مطلع کرنا چاہیئے حدیث شریف میں ہے من غشنا فلیس منا (دہوکہ باز ہم میں سے نہیں ہے) نکاح چونکہ دائمی عقد ہے۔ اس میں تو کسی طرح کا دہوکہ فریب نہ ہونا چاہیئے جس سے اس کی بنا میں خلل آئے۔ (۴ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۲ ایک آدمی کا بطور محبت ایک عورت کو حمل ہو گیا جسکا خاوند کئی برس سے فوت ہو چکا ہوا ہے۔ اب دونوں اس بات پر راضی ہیں کہ ہمارا نکاح ہو جائے۔ کیا انکا نکاح ہو سکتا ہے؟ (جمعدار غلام محمد از دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۸۲ زانی زانیہ اگر توبہ کریں تو انکا نکاح جائز ہے حمل غیر کا ہو تو ملاپ منع کہ حدیث میں منع ہے۔ خود زانی کا ہو تو ملاپ کر سکتا ہے مگر بچہ وارث نہ ہوگا۔ (۸ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع فتووں کی غلطی پر ہر صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (مفتی)

اطلاع [illegible] قلمی جواب پوچھنے والے واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں (مفتی)

ملکی مطلع

شراب کے ٹھیکے

علم سیاست (پالیٹکس) کا مقدم اصول ہے کہ راعی اپنی رعایا کو شائستگی کی طرف لیجائے اور کبھی ایسے کام کی اجازت نہ دے جو رعیت کے اخلاق پر برا اثر کرے۔ اس اصول کو لفظاً تو یورپ خصوصاً انگلستان نے بھی تسلیم کیا ہوا ہے۔ اسی لئے یورپ خصوصاً انگلستان کا دعویٰ ہے کہ ہم جہاں کہیں حکومت کرتے اون لوگوں کو تہذیب اور شائستگی سکھانے کے لئے کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ بھی انگلستان کا دعویٰ ہے کہ حکومت کی طرف سے مذہبی آزادی ہے بلکہ مذہبی حفاظت کا بھی ذمہ ہے۔ اس اصولی اتفاق کے بعد ہم دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں کہ حکومت ہندوستان کو مہذب بنانے میں کہاں تک ساعی ہے۔

دنیا میں مذاہب کا اختلاف جتنا کچھ ہے سب کو معلوم ہے کہ ایک مشرق کو جاتا ہے تو دوسرا مغرب کو۔ ایک مذہب ایک کام کو عبادت اور راہِ نجات جانتا ہے۔ تو دوسرا اسکو چاہِ ضلالت سمجھتا ہے مگر جن کاموں کو آج ہم بطور مثال پیش کرتے ہیں وہ ایسے ہیں کہ کل مذاہب میں برے اور خلاف تہذیب سمجھے گئے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ شراب خواری اور زناکاری۔ اس لئے یہ لکھنا مبالغہ نہیں ہے کہ کل دنیا ان دونوں فعلوں کی خرابی پر متفق ہے۔ یہودی عیسائی ہندو۔ بودھ وغیرہ یہ سب ان دونوں فعلوں کو مخرب اخلاق جانتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ حکومت کی طرف سے ان دونوں فعلوں کے کرنے کی اجازت ہے۔ محض شراب نوشی کوئی جرم نہیں محض زناکاری کوئی گناہ نہیں بلکہ شراب کے ٹھیکے سرکاری طور پر نیلام ہوتے ہیں اور زناکار عورتوں سے انکم ٹیکس وصول ہو کر داخل خزانہ کیا جاتا ہے۔ یہ تو ہیں واقعات گذشتہ۔ اب حالات جو بدلے اور رعیت نے سمجھا کہ ہمکو اپنے اخلاق کی درستی خود کرنی چاہیئے تو انکی نگاہ سب سے پہلے انہی دو مخرب اخلاق کاموں پر پڑی۔ زناکاری کو بند کرنیکا قانون پاس کرنا تو حکومت کا کام تھا۔ اسمیں تو ان سے صرف یہ ہو سکا کہ بعض بعض شہروں میں کمیٹیوں نے پیشہ ور عورتوں کو حدود کمیٹی سے باہر نکالدیا۔ اس سے زیادہ انکے اختیار میں بھی نہیں نہ وہ کرسکتے ہیں کہ زناکاری کو بالکل بند کردیں۔

شراب خواری کے متعلق یہ کیا کہ شراب پینے والوں کو سمجھایا جائے۔ چنانچہ ٹمپرنس سوسائٹیاں قایم ہوئیں انہوں نے تحریری و تقریری ہر طرح سے پبلک کو سمجھایا مگر چنداں اثر نہ ہوا تو اسپر ترقی ہونی مناسب تھی۔ ترقی یہ ہوئی کہ شراب خانوں پر کمیٹیوں کیطرف سے پہرے لگائے گئے کہ وہ پینے والوں کو نرمی سے شراب کی برائیاں سمجھائیں اسی اثناء میں میعاد ختم ہو کر نئے ٹھیکوں کا اعلان ہوا تو پبلک نے اپنی بہتری کے لئے ٹھیکہ داروں کو ٹھیکہ لینے سے روکا مگر حکومت نے بزور پولیس بلکہ جگہ بزور اسلحہ ٹھیکہ داروں کی حمایت کی۔ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں زدوکوب بھی ہوئی مقدمات بھی بنے سزائیں بھی ہوئیں۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ رعیت نے دیکھا کہ حکومت نے اپنا فرض (تعلیم تہذیب) ادا نہیں کیا ہم اپنا فرض خود ادا کریں۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا کام تھا کہ حکومت یہ سمجھکر کہ میری اولاد بالغ ہوگئی ہے اب وہ اپنے حقوق اور اپنی حالت کو پہچاننے کے قابل ہو کر اپنی اصلاح پر خود کمربستہ ہوگئی ہے اسلئے اس کے نیک ارادے میں اسکی مدد کرنی چاہیئے۔ بجائے اسکے الٹی سختی ہو رہی ہے اسلئے ہم حکومت کے اس فعل پر علم سیاست کے رو سے خود حکومت ہی کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرض کو جانے اور اسکے ادا کرنے پر توجہ کرے۔

آجکل حکومت کو عام شکایت ہے کہ رعایا نے بیزاری کرنی شروع کردی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کردی ہے جسکی پاداش میں وہ سزا بھی بھگت رہی ہے مگر حکومت نے بھی جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ فرض اور وقت شناسی سے بعید ہے۔ ہم کن لفظوں میں اپنا مافی الضمیر ادا کریں۔ جن لوگوں کے ہاں اولاد بالغ ہے وہ جانتے ہیں کہ جبتک اولاد نابالغ رہتی ہے اون کے حق حقوق اور ہوتے ہیں جب وہ بالغ ہو کر اپنا نفع نقصان خود سمجھنے لگجاتی ہے تو اوس کے حقوق دگرگوں ہوجاتے ہیں اس لئے بالغ کو مثل نابالغ کے دبانا یا سزا دینا وقت شناسی نہیں بلکہ خود مقابلہ پر آمادہ کرنا ہے۔

ہندوستان تعلیم انگریزی کے اثر سے بالغ ہوگیا یا بالفاظ دیگر یہ کہو کہ ارکان حکومت نے جو تعلیم سے اپنے ذہن میں غرض سمجھی ہوئی تھی وہ حاصل ہوگئی کہ ہندوستانیوں کو اتنا علم ہوگیا کہ ہم کون ہیں اور ہم کو کیا ہونا چاہیئے۔ اسلئے انکو ان کے حال پر چھوڑ دینا ہی وقت شناسی ہے اسلئے ہم صرف واقعات صحیحہ پیش کئے دیتے ہیں کہ ہندوستان نابالغی کی حد سے نکل گیا ہے اب حکومت کا فرض بھی تبدیل ہونا چاہیئے۔ اس کے سوا ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین وکار آساں کن

ترکی اور یونان!

حکیم ابوالعتاہیہ عرب کا ایک اخلاق نویس شاعر ہے۔ وہ اپنے زمانہ کے خود غرضوں کا حال لکھتا ہے ؎

لا یحلبون لحی درّ لقحتہ
حتے یکون لہم صفو الذی حلبوا!

یعنے جبتک انکو فائدہ نہ ہو کسی کے کام میں دخل یا امداد نہیں کرتے"

در اصل یہ کیفیت ہے اس زمانہ کے سیاسی کھلاڑیوں کی۔ کبھی کسی کام میں دخل نہ دینگے جبتک اپنا مطلب نہ ہو۔ جب سنو کہ یورپ کی حکومت نے کسی کے کام میں دخل دیا ہے چاہے اوس میں کسی قوم کی ہمدردی کا اظہار کوٹ کوٹ کر بھرا ہو تو بھی یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ بحکم

لکل ظھر بطن

اس ظاہر کا باطن کوئی فائدہ خاصہ ضرور ہے۔

آجکل یورپ میں ایک کانفرنس تجویز ہو رہی ہے جو ترکوں اور یونانیوں کی جنگ موقوف کرنے کی تجویزات سوچیگی۔ جس محرک جناب لارڈ کرزن وزیر خارجہ انگلستان ہیں آپکو اس خونریزی پر جو ترکی یونانی جنگ میں ہوئی یا ہونیوالی ہے بہت ہمدردی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ سردیوں کے بعد ایام بہار (غالباً ماہ مارچ) میں ترکی یونانی جنگ شروع ہوئی تو بہت خون خرابا ہوگا۔ اس لئے اس جنگ کو روکنا چاہیئے۔ کام بہت اچھا ہے مگر سوال یہ ہے کہ آج سے پہلے کیوں نہ سوچا گیا خصوصاً اوس حالت میں جب یونان نے اتحادیوں کے مقررہ خط کی بھی پرواہ نہ کرکے ترکوں کی حدود میں بہت دُور اندر تک چلا گیا تھا۔ اب جو ترکوں نے اس کو دھکیلا۔ اور ابھی وہ اس حد پر ہے جو دُوَل اتحادیہ نے اپنے معمول انصاف سے ہزارہا بے گناہ ترکوں کا خون بہا کر مقرر کی تھی۔ پھر ابھی سے موسم بہار کی جنگ کو روکنے کا خیال محض انسانی ہمدردی سے کون مان سکتا ہے۔ مگر بات اصل یہ ہے کہ یونان ترکوں کے ہاتھ سے اتنا پِٹا ہے کہ دول اتحادیہ کو یقین ہوگیا کہ باوجود ہماری امداد (قرضہ و اسلحہ) دینے کے بھی ترکوں سے بازی نہیں لے سکتا۔ اودہر اوس کی اندرونی حالت ضعف اس کو ترکوں سے لڑنے سے مانع ہے اس لئے اب ہمدردان بنی نوع کو بھی جوش آیا کہ ترکی یونانی جنگ کو روکنا چاہیئے اس کے علاوہ بھی اس ظاہر کا باطن کچھ اور بھی ہے۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ یورپی سیاسی مدبروں کی دُور اندیشی کو ہم لوگ نہیں پہونچ سکتے۔ کیونکہ یہ مسلّمہ بات ہے کہ واقعات صحیحہ ہمارے سامنے نہیں۔ اور اتنا تجربہ ہم کو نہیں۔ تاہم جسقدر ان کی حرکات کے اندازہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ترکوں کی نسبت جو خیالات تھے وہ بفضلہ وتائیدہ تعالےٰ غلط ہوگئے ہیں یعنے ترکی سلطنت کی جنازہ خوانی کا خیال اب غلط ہوگیا۔ یا بقول اعداء کچھ دنوں کے لئے ملتوی ہوگیا ہے۔ اسی خیال سے فرانس نے الگ مصالحت کرکے ملک سلیشیا ترکوں کے لئے خالی کردیا۔ اٹلی بھی مصالحت کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے انگلستان کو بھی خیال ہوا کہ میں اگر اتنی مدت تک خاموش رہوں جبتک کہ ترک اور قوت پا جائیں تو ممکن ہے آگے چلکر میری مشکلات کا باعث ہوں۔ کیونکہ خبریں آرہی ہیں کہ احرار ترکوں کا اثر تمام وسط ایشیا میں افغانستان بلکہ سرحد ہندوستان تک آچکا ہے۔ جمال پاشا افغانستان میں رہکر جو کام کرنا تھا کر گیا۔ اس لئے قرین قیاس بات ہے کہ ترکوں سے بگاڑ رکھنا مشکلات کا پیدا کرنا یا بڑہانا ہے۔ توقع ہے کہ انگلستان اپنی معمولی دُور اندیشی سے عنقریب احرار ترکوں کی طرف مصالحت کا ہاتھ بڑہاویگا۔ اوس موقع پر ترکوں کی فرزانگی اور سیاست دانی کا ثبوت دیکھنا ہوگا۔ کہ یورپ میں رہکر انہوں نے ابھی تک یورپ کی سیاست سیکھی ہے یا نہیں۔ ہاں یہ بھی ہمیں یاد ہے کہ ابھی کل کا واقعہ ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے کھلے الفاظ میں یہ کہا تھا کہ ہم مصطفےٰ کمال پاشا سے ہم گفتگو نہیں کرسکتے کیونکہ وہ ترکی سلطنت کا ایک معمولی جرنیل ہے وہ بھی باغی۔ دیکھیں یہ لفظ اپنے معانی میں بحال ہیں یا بقول ع

کلام اللیل یمحوہ النہار

مبدل ہوجاتے ہیں۔

موپلے اور مسلمان

اسلام نے فرض کر رکھا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کی بہی خواہی کرے۔ خاصکر ایام مصیبت میں فرض ہے کہ ایک مسلمان کی مصیبت میں تمام دنیا کے مسلمانوں سے جتنی ہوسکے ہمدردی کریں۔ موپلہ قوم انگریزی حکومت سے برسر مقابلہ ہوئی جنہوں نے سزا پائی مرگئے۔ قید ہوئے۔ قتل ہوئے مگر بہت سے ایسے بھی ہیں۔ کہ وہ بیچارے بے قصور ہی دلے گئے ہونگے۔ ہندؤں نے اپنی برادری کے لئے دست سخا بڑہایا اور خوب دل کھولکر چندہ کرکے اون پر خرچ کیا۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے۔ بے کس موپلوں کی امداد کریں۔ مدراسی اصحاب خصوصاً کوچین کے دوست بہت جلد اس کار خیر کی طرف توجہ کریں۔ بے کس غریب لوگوں کی مدد کرنا حکومت کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے حکومت سے اس بات کا خوف نہ کریں اور مدراسی اور کوچینی دوست باضابطہ ایک کمیٹی بناکر اس میں تقسیم امداد کریں۔ بلکہ اسی سلسلہ میں انکو توحید و سنت کا سبق دیتے جائیں۔ آہ! حاجی سیٹھ آدم جی رئیس کوچین آج زندہ ہوتے تو اس تجویز پر کان دھرتے اب ان کے جانشینوں سے بھی امید ہے۔ اللہ الموفق۔

درخواست مولوی محمد یوسف صاحب اور مولوی احمد صاحب کوچین والوں سے درخواست ہے کہ غریب موپلوں کے حالات سے (جو بغیر مقابلہ سرکاری کے پس گئے ہیں) اطلاع دیں۔

مرزائی وفد امرتسر میں آیا!

اہلحدیث ۳ فروری میں تین سو روپیہ کے متعلق جو نوٹس دیا تھا اسکو دیکھکر قادیانی وفد ۵ فروری کو امرتسر میں پہونچا۔ وفد کے ممبر چوہدری نصر اللہ خاں وکیل سیالکوٹ، مولوی فضل دین وکیل بٹالہ اور مولوی اسحٰق قادیانی تھے۔ پہلا رقعہ انکا مغرب کے وقت ملا جسکا جواب دیا گیا۔ پھر رقعہ آیا پھر جواب دیا گیا پھر آیا پھر جواب دیا گیا۔ اون کے سارے خطوط کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ۲۶ جنوری کے اہلحدیث کی چیلنج پر خط مورخہ ۲۲ جنوری مندرجہ اہلحدیث ۳ فروری کے مطابق جدید امین کے پاس روپیہ رکھکر لکھدو کہ وہ ہم سے حوالہ مطلوبہ دیکھکر روپیہ ہمارے حوالہ کردے۔ جوابات کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میرے خط مندرجہ ۳ فروری کے مطابق لکھدو کہ چھاپہ کی غلطی کا فیصلہ کرایا جائیگا۔ اسکی... ...منظوری تا تحریر ہذا نہیں آئی۔ مفصل خطوط مع اصل مضمون موعودہ آئندہ درج ہونگے۔ انشاء اللہ۔

متفرقات

تقریظات "دعوۃ الحق" اس کتاب میں مختلف کا فرقوں سے بستی بار میتالی اور توحید پر مقابلانہ گفتگو بطور سوال و جواب مؤثر طریق کی لکھے گئے ہیں لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت عہ

منہاج الحق اس کتاب میں قرآنی تصوف کا ثبوت دیا ہے۔ صوفیا کے ذکر شغل جو خلاف شریعت ہیں اُن کے مقابلے میں قرآنی ذکر شغل بتائے ہیں۔ کتاب بہت خوب ہے قیمت عا۔ دونوں کے ملنے کا پتہ :- مولوی سید محب الحق صاحب۔ گوبند شر روڈ ڈاکخانہ مراد پور ضلع پٹنہ۔

امتحان ایمان اس کتاب کے دو حصے ہیں دونوں میں علی برادران وغیرہ کے مقدمہ کراچی کے بیانات وحالات دلچسپ درج ہیں قیمت ہر دو حصہ عہ پتہ دفتر رسالہ تمدن دہلی۔

سراری پر مبارک اصحاب پشاور بتعلیم مولوی میر عالم صاحب۔ مولوی محمد شریف صاحب از تاہلیانوالہ (مولا بخش۔ محمد صدیق منیر الدین عبد الجبار رکمانی فریدن۔ عبد المجید۔ فرزند علی ولائت نبی جان عبد الرحمن۔ الٰہی بخش ضمیر الدین حفیظ اللہ۔ محمد جان۔ محمد ابراہیم صاحبان از جگدل بنگال) سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار از موٹھہ جھانسی۔ میاں نور عالم صاحب۔ میاں شیر محمد صاحب ضلع جہلم۔ میاں قمر الدین صاحب مؤائمہ ضلع مراد آباد محمد افضل از چھوپرہ ضلع بالاسور ملک اڑیسہ۔ عبد المجید صاحب واچ میکر مدراس مبارکباد کہتے ہیں۔

نصب العین جو اہلحدیث میں درج کیا گیا ہے اس کی بابت اصحاب اہلحدیث عموماً اور اہالی پنجاب خصوصاً توجہ کریں۔

رسالہ مذہب اہلحدیث ختم ہو کر کاتب کو دیا ہوا ہے۔ عنقریب تیار ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔

فتوحات اہلحدیث یہ رسالہ بھی ختم تھا۔ اب تیار ہو گیا ہے جو صاحب چاہیں منگالیں۔ اصل قیمت ۸ر

نماز کمیٹی مولوی الٰہی بخش صاحب مدرس کالہ سنگیاں ضلع جالندھر حافظ محمد گوہر صاحب از موضع ورک ضلع امرتسر اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے ہاں ترغیب نماز کے لئے نماز کمیٹی قائم ہو گئی ہے۔

محمد ادریس خاں بدایونی جو آجکل سیاسی قیدی ہیں جیل سے لکھتے ہیں کہ میں اچھی طرح ہوں۔ میرے گھر میں خدا نے لڑکا دیا ہے۔ خدا صالح کرے۔

تکفیر المومنین کا مضمون حوالہ کاتب کیا گیا عنقریب چھپ جائیگا۔ انشاء اللہ۔ خریدار ۳۰۹۱ نے ۵ء بغرض تبلیغ توحید وسنت بھیجے تھے۔ وہ بھی اسی مد میں دئیے گئے جزاہم اللہ۔

دعاء صحت میری اہلیہ سخت علیل ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ بخشے (مولوی محمد حق دلکاوی از تلشی پور گونڈہ)

ایضاً میرے ایک دوست کے دونوں پاؤں میں درد ہے ناظرین دعا کریں خدا صحت بخشے۔ محمد عبد الوہاب مدرس مدرسہ محمدیہ دیوڈھا ضلع دربھنگہ۔

تلاش کتب "اتقان فی علوم القرآن" کا اردو ترجمہ اور "تلخیص الصحاح" کا اردو ترجمہ ایک صاحب کو چاہیئے کسی صاحب کو ان کے ملنے کا پتہ معلوم ہو تو اطلاع دیں (ابو الوفا)

ایضاً شعر العجم کا اردو ترجمہ یا شرح مقامات حمیدی مندرجہ نصاب منشی فاضل کی ضرورت ہے (کریم بخش مدرس مدرسہ جلال آباد۔ ضلع فیروزپور)

جواب شعر العجم غالباً دفتر معارف اعظمگڈہ سے مل سکتی ہے۔

اصحاب کشمیر اطلاع دیتے ہیں کہ عیدگاہ میں ممانعت نماز کی بندش توڑ دی گئی ہے۔ باقی مساجد اسلامیہ میں اجازت نماز کے لئے دعوے دیوانی دائر ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

یاد رفتگان میرا لڑکا عبد الحی فوت ہو گیا۔ انا للہ ناظرین دعاء مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ (محمد طاہر سلہٹی)

درخواست مولوی عبد الرشید صاحب جو عرصہ سات سال تک جزیرہ مورشیس میں رہکر آئے ہیں وہاں کے حالات سے پبلک کو مطلع فرمائیں۔ (حاجی یونس از لکھنؤ)

درخواست اخبار میں غریب طالبعلم ہوں اگر کوئی صاحب ایک سال کا داخلہ دیکر میرے نام اہلحدیث جاری کرادیں تو ثواب عظیم ہوگا۔ (فقیر محمد غلام قادر طالبعلم عربی بمقام خانقاہ صاحب اسیر۔ مدرسہ عربیہ عالیہ ڈاکخانہ ریلوی بہاولپور)

گمشدہ اصحاب کی تلاش میرا خسر دی مع میرے شوہر کے کمبرلی سے طرف کور کی ریاست جزیرہ جبشان کو روانہ ہوئے۔ وداعی کے وقت مجھ غریب کو نان ونفقہ چھ ماہ کے لئے دیگئے۔ اور پورا بھروسہ دیگئے کہ ہم چھ ماہ تک واپس آجائینگے لیکن آجتک نہ ان کا کوئی خط ملا اور نہ پتہ نشان۔ آپ میں غریب عورت ان دونوں کی یاد میں مرنے کے قریب ہو رہی ہوں۔ لہذا حلیہ ذیل کے آدمی اگر کہیں نظر آویں یا کہیں پتہ ملے تو فداہ مجھ غریب کو اسی اخبار کے ذریعہ اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ وہو ہذا۔

میرا شوہر حاجی محمد سنگے عشقت اللہ ابن حزم ماشاء اللہ آپ دونوں ریاست جزیرہ حبشان کے باشندے ہیں خسر دی لمبے قد کے آدمی ہیں اور ناک دراز ہے آنکھوں سے ہمیشہ پانی نکلتا ہے۔ کلمہ کی انگلی سے ہمیشہ آنکھیں صاف کرنیکی عادت ہے انگریزی لباس کے عاشق ہیں پتلون سینہ تک چڑھی رہتی ہے براؤن رنگ کا بوٹ پہنتے ہیں۔ ہاتھ میں لال لاٹھی ہمیشہ رہتی ہے۔ ڈاڑھی ہمیشہ کترواتے ہیں مونچھ بڑھاتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہیں ترکی ٹوپی پہنتے ہیں۔ اکثر لوگوں سے بہت محبت کرتے ہیں اور بے علم ہیں۔ غصہ کم ہے۔ تمسخر میں ملا دو پیازہ (۲)

(۳) کے ثانی ہیں۔ اور میرے شوہر کا نام حاجی محمد سنگے عشقت اللہ ہے یہ چھوٹے قد کے آدمی ہیں۔ باپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ بی بی کی جدائی کا صدمہ نہیں

... لیکن باپ سے ایک لمحہ جدا ہونا دشوار سمجھتے ہیں۔ داڑھی مونچھ بالکل چٹ رکھتے ہیں اور کم گو ہیں کسی جلسہ میں جانے سے بہت شرم کرتے ہیں۔ دونوں اکھٹے ہیں مجھ سے جدا ہوئے دس ماہ ہو نیکو ہیں فقط والسلام (۴)

(۵) نیاز مند غریب عورت خدیجہ بی بی۔ زوجہ حاجی محمد سنگے عشقت اللہ نمبر ۱ بین اسٹریٹ کمبرلی۔ جنوبی افریقہ۔

[illegible]

انتخاب الاخبار

ہندوستان

میں گرفتاریوں اور سزاؤں کی رفتار بدستور تیز ہے۔ ہر مقام سے دار وگیر ہی کی خبریں آرہی ہیں۔

پنڈت مالوی جی

مالوی جی نے گاندھی جی کو لکھا ہے کہ آپ سول نافرمانی کو تھوڑے دنوں تک ملتوی رکھیں امید ہے گول کانفرنس منظور ہو جائیگی۔

گاندھی جی

نے حکومت ہند کو ایک ہفتہ کا نوٹس دیا ہے کہ اس عرصہ میں معاملہ طے ہو سکتا ہے۔

امرتسر

میں رات کو پولیس پہرے پر نہیں دیکھی جاتی۔ دکانداروں نے پہرے کا انتظام خود کر لیا ہے۔

لالہ لاجپت رائے جی

مع اپنے ساتھیوں کے چھوٹ کر پھر اوسی وقت اکیلے گرفتار ہو گئے۔ (افسوس)

مصر میں

شورش بدستور جاری ہے۔ خبر آئی ہے کہ انگریزوں نے طرزِ حکومت میں تبدیلی کر دی ہے۔ جن قومی اخبارات کو بند کیا تھا۔ اُن کو آزاد کر دیا۔

پیرس میں

پچھلے ہفتہ انفلوانزا سے چھتیس موتیں ہوئیں ۔

مولانا ابوالکلام آزاد

کا مقدمہ ہنوز فیصل نہیں ہوا (تعجب!)

ترکی و یونان کیلئے جستجوئے مصالحت

پیرس کا تار مظہر ہے کہ مشرق قریبہ کی کانفرنس میں خاص بحث اس امر سے متعلق ہوگی کہ برطانیہ و فرانس و اٹلی ان بہترین ذرائع کو دریافت کریں جن کو وہ یونانیوں اور ترکوں کے سامنے اس غرض سے پیش کرینگے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف معاندانہ کارروائیاں کو ترک کر دیں۔

شاہِ یونان

لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار پیرس سے لکھتا ہے کہ اگرچہ اسکی بہت زور وشور سے تردید کی جارہی ہے لیکن یونانی سرکاری حلقوں کے باہر برابر یہ افواہ گرم ہو رہی ہے کہ شاہ قسطنطین (شاہِ یونان) اپنے فرزند کو بادشاہ بنا کر شاہی تخت سے دستبردار ہو جانا چاہتے ہیں۔

طہران میں امریکن سفیر

جدید امریکن سفیر مقیم ایران کے ساتھ اس مرتبہ ایک فوجی اٹاچی بھی جائیگا۔ مسٹر روی امریکن سفیر مقیم پیرس نے ایران کے جدید امریکن سفیر سے امریکہ کے ان اغراض ومفاد کے متعلق گفتگو کی جو مٹی کے تیل کی کانوں سے وابستہ ہیں (انگلشمین کا خاص تار)

ہندوستانیوں کو ہوائی جہازوں سے ڈرایا جائیگا

کمانڈر وتھر بی نے لنڈن ٹائمز کو ایک چھٹی لکھی ہے جسمیں وہ لارڈ نارتھ کلف کے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس وقت مناسب ہوگا کہ بمبئی کو ہوائی راستہ کا مرکز بنا کر وہاں سے ہندوستان کے مختلف شہروں کے ساتھ ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے سلسلہ آمدورفت قائم کیا جائے۔ کمانڈر صاحب کی رائے میں ہندوستان کا کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں بمبئی سے ۲۴ گھنٹے کے اندر ہوائی جہاز نہ پہونچ سکتا ہو۔ ان کی رائے میں ان ۱۲ جہازوں کا ہندوستان کے دیسی باشندوں پر بہت اثر پڑیگا۔ اسلئے کہ وہ سمجھیں گے کہ برٹش سلطنت کس قدر طاقتور ہے۔ اگر ہندوستان میں ہنگامے اور فسادات ہوئے تو بھی ان جہازوں کے ذریعہ سے ان کو نہایت آسانی سے دبایا جا سکیگا۔ اور اس میں مصارف بھی کچھ زیادہ نہ ہونگے۔ ہندوستان کے انگریزوں اور وفادار ہندوستانیوں کو بھی ان جہازوں کی موجودگی سے اطمینان ہو جائیگا کہ وہ محفوظ ہوگئے۔

لارڈ کرزن کی نئی تجاویز

آبزرور کا سفارتی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ کرزن جو تجاویز لیکر کل پیرس جائینگے انمیں پہلی تجویز تو یہ ہے کہ یونانی سمرنا کے علاقہ کو بالکل خالی کر دیں۔ اور اس علاقہ کو حکومت خود اختیاری دیدیجائے۔ جو برائے نام ترکی سیادت کے ماتحت ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایشیائے کوچک کے عیسائیوں کے حقوق کی نگہداشت پوری ہونی چاہیئے۔ اور تیسری بات یہ کہ تھریس میں بندرگاہ روڈوسٹو سے میڈیا تک ایک خط کھینچکر ترکی سرحد مقرر کی جائے۔ (چند روز کے لئے یہ کانفرنس ملتوی ہوگئی)

ٹھیکہ شراب کیلئے درخواست

۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ جنوری کو ملتان کے شراب اور دیگر مسکرات کے ٹھیکے نیلام ہونے تھے۔ ۲۶۔ جنوری کو کوئی ٹھیکہ نیلام نہیں ہوا اور افسر انچارج نے یہ حکم دیا کہ ۲۷۔ جنوری کی شام کو ۴ بجے تک بند لفافہ میں درخواستیں یعنے ٹنڈر لئے جاسکتے ہیں۔

۲۷۔ جنوری کو افیم۔ چرس اور بھنگ کی دکانوں کا نیلام تھا۔ مگر کوئی ٹھیکہ دار بولی دینے کیلئے تیار نہیں ہوا۔ افسر انچارج نے حاضرین سے دریافت کیا کہ جو اشخاص نیلام کے لئے بولی دینے کو تیار ہوں وہ ہاتھ کھڑے کریں مگر کسی نے ہاتھ کھڑا نہیں کیا افسر انچارج نے یہ حکم دیا کہ اگر کوئی شخص دکان مسکرات خرید کرنا چاہتا ہے تو وہ ٹنڈر بھیجدے

نیشنل والنٹیر کئی دنوں سے شراب کی دوکانات پر پہرہ لگا کر لوگوں کو شراب و دیگر مسکرات کی برائیاں بتاتے رہے اور لوگوں و ٹھیکہ داروں سے درخواست کرتے رہے کہ وہ ٹھیکہ کے نیلام میں نہ جائیں۔

دہلی میں درزیوں کا فیصلہ

دہلی کے درزیوں کی ایک زبردست پنچائت ہوئی جس میں کہ یہ طے پایا کہ کوئی بدیشی کپڑا نہ سیئے۔ جو اس کے خلاف کریگا اسکو پنچائتی سزا دی جائیگی۔

موميائی اصلی ۱۲

خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کیلئے از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔

قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۳ روپے پاؤ بھر [illegible] علاوہ محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

نوٹ ہم عرصہ ۱۷ سال سے مومیائی کے متعلق نئی نئی شہادتیں درج کرتے رہے ہیں جو صاحب ان سے کچھ دیکھنا چاہیں ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر فہرست شہادات منگالیں۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

آزمائش کیجئے ۸ آنے کی قیمت کچھ بھی نہیں ضرور آزمائیے

اکسیر سلیمانی ۱۲ امراض معدہ اور جگر کیلئے تریاق کی خاصیت رکھتا ہے۔ اسکے استعمال سے پیٹ کا درد، دائمی قبض، قراقر، کھٹے ڈکار، سوء ہضم وغیرہ کی شکایات فوراً رفع ہوتی ہے غذا جلد ہضم ہوتی ہے بھوک خوب لگتی ہے کوئی گھر ایسی عجیب و غریب چیز سے خالی نہ رہنا چاہئے قیمت فی پیکٹ (۱۶ تولہ) عہ رعائتی ۱۲ **اکسیر جریان** یہ سفوف اپنے فوائد میں بے مثل ہے جریان کی ہر شکایت کو جڑ سے اکھیڑ کر قوت بڑھاتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کو خوشرنگ بناتا اور اندرونی و بیرونی گھبراہٹ دور کرتا ہے مقوی اور مبہی ہے فی شیشی عہ رعائتی عہ **اکسیر چشم** نہایت کوشش سے یہ مرتب کیا ہے اگر آپ اسکا استعمال رکھیں تو امراض چشم و ضعف بصارت کے کبھی شاکی نہوں اس کے استعمال سے بینائی میں روز بروز ترقی ہوگی۔ قیمت فی تولہ ۱۲ رعائتی عہ ضرور آزمائیں۔ پتہ:۔

ایس آر دین احمد کمپنی۔ گلی قاسم جان دہلی۔

سلسلہ خلافت اسلامیہ کے تحت میں ۱۲

خلافت صدیقی ۵ / خلافت فاروقی ۵ / خلافت عثمانی ۵ / خلافت حیدری ۵ چاروں کی یکجا قیمت ۱۲ / قابل دید ہیں مسلمان لڑکے لڑکیوں کیلئے انکا مطالعہ از حد ضروری مفید ہے **ام القری** ہندوستان کے نامور مورخ خواجہ عباد اللہ صاحب بی اے۔ نائب تحصیلدار کے قلم سے مکہ معظمہ کے تاریخی و تحقیقی فضائل ۸ / **غازی انور پاشا**۔ غازی موصوف کی زندگی کی چار حالتوں کے فوٹو اور انکی زندگی کے حیرت انگیز کارنامے ۸ / **غازی مصطفی کمال**۔ خالد وقت سپہ سالار اسلام غازی ممدوح کے شجاعانہ کارنامے ۸ / **انیس الوارثین** مسئلہ تقسیم وراثت کا بیان مع ایک نقشہ کے آسان طریقہ سے مصنفہ میر غلام دستگیر صاحب نامی جسکو لاہور کے نامور وکلاء و جج و فیسر صاحبان نے سراہا ہے ۸ / پتہ منشی **مولا بخش کشتہ** سکرٹری انجمن تاجران کتب ۔

منیجر اتحاد۔ امرتسر

عجیب و نایاب تحفے متبرک چاول ۱۲

یہ معمولی چاول ہیں جن پر عجیب و غریب کمال کیساتھ تمام سورۃ قل ہو اللہ عربی خط میں ایسی صفائی اور عمدگی کیساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے قیمت ۸ / فی چاول خریدار اپنا نام لکھوانا چاہیں تو ۱۲ / کلمہ شریف ایسے چاول کی قیمت ۳ / مع نام ۶ / **عقیق کے متبرک نگینے**۔ اس کارخانہ میں خاص عقیق سرخ کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جن پر تمام سورۃ قل ہو اللہ بہت باریک خوشنما چمکیلے اور نہایت پائدار حروف میں تیار ہوتی ہے یہ نایاب نفیس اور عجیب شے ہے فی نگینہ عہ / مع نام خریدار ۱۲ / کلمہ شریف یا آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ وفتح قریب یا حسبی اللہ و نعم الوکیل تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت صرف ۸ / فی نگینہ مع نام ۱۲ / صرف ۱۲ / ادا کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی تیار کر بھیجی جاسکتی ہے جس پر نگینہ جڑا ہوگا۔ نوٹ۔ عقیق یا چاول پر مذکورہ آیات کے بجائے آپ جو مناسب سمجھیں لکھا سکتے ہیں **دو ورق پر پورا قرآن شریف** قیمت صرف عہ / پتہ:۔

منیجر کارخانہ متبرک چاول پانی پت

پانی پت کے اونی کمبل ۱۲

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ اور خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہوتے ہیں اسی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہندوستان میں مشہور ہے۔ چونکہ اب موسم سرما جارہا ہے لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو نہایت جلد طلب فرماویں قیمت بمقابلہ صفات کے بہت کم یعنی عہ ۱۲ / و ۵ ۱۲ /

نیز ہمارے یہاں کے کمبل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے نہایت آرام دہ سروتے نہایت عمدہ و مضبوط تیار ہوتے ہیں قیمت چار روپے عہ

خوشنما جالیدار اور کنٹھے دار نہایت عمدہ اور کاریگری کا اعلیٰ نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت ۸ / و ۱۲ / محصول بذمہ خریدار۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ پتہ:۔

شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل شہر پانی پت
(کرنال)

اشتہار عطر ۱۲

جو صاحب عطر استعمال کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ ایکدفعہ ہم سے بھی تھوڑا سا عطر منگا کر تجربہ کریں انشاء اللہ دیگر کارخانوں سے بارعایت اور اچھا عطر روانہ کیا جائیگا جو صاحب ہمارے مال میں ایک ذرہ بھی غلطی پاویں وہ بغیر کسی شہادت کے واپس کردیں پھر انکی مرضی کے مطابق یا تو مال بدلکر دیا جائیگا یا قیمت واپس کردیجائیگی پتہ:۔

محمد صدیق مبارک احمد صدیق بازار میانوالی

نو ایجاد خضاب انتخاب ۱۲

خریدار فرمائش لکھتے وقت اپنا پتہ پورا لکھیں

بالوں کو منٹوں میں سیاہ کرتا ہے۔ بدبو۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی پیدا کرنے۔ جلد پر داغ دینے سے بالکل مبرا ہے۔ آزمائش شرط ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ قیمت رعائتی فی پیکٹ ۱۲ / علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ۔ ایک سے تین پیکٹ

پتہ **خدا بخش و عبد المجید** موجد و مشتہر خضاب انتخاب جہلم (پنجاب)

بعدالت راے بہادر بھگوانداس صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی منصف اول رائپور اچری

امیر چند۔ کرم چند۔ بشنداس پسران دیو دتامل کھتری نہال چند ولد دھیول مہاجن سکنہ موضع درہال تحصیل رائے پور دھیان

بنام

پیرا۔ حبیب اللہ۔ فقیرا۔ کالا۔ غریب اللہ پسران رستم علی المعروف رحمت علی [illegible] پسران امام بخش۔ سیف اللہ پسران صفدر علی۔ خیر علی ولد پیر محمد۔ حبیب اللہ و مختار پسران پیر بخش اقوام ملک سکنہائے موضع درہال۔ بیرول ولد گوہر قوم ملک سکنہ درہال حال ملازم ڈرائیور توپخانہ بیٹری چھاؤنی کلکتہ۔ ہدایت اللہ ولد رستم علی المعروف رستم علی قوم ملک سکنہ درہال حال ملازم پلٹن رگھو پرتاپ کمپنی سکشن چھاؤنی ستورانی۔ مدعا علیہم۔

دعویٰ دخلیابی اراضی موازی مرلہ، اکنال

اشتہار بنام ہراگاہی حبیب اللہ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام متعدد بار سمنات جاری کئے گئے۔ لیکن تعمیل نہیں ہوئی۔ رپورٹ ظہری سمن سے عیاں ہوتا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اس صورت میں معمولی طریقہ سے تعمیل مدعا علیہ ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ بتاریخ ۲۹۔ [illegible] کو حاضر عدالت نہ ہوکر جوابدہی مقدمہ کی نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ [illegible]

دستخط حاکم صاحب بہادر [illegible]

رحمۃ للعالمین

جلد دوم

(مصنفہ جناب قاضی محمد سلیمان صاحب سلیمان منصور پوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۳۳۰ھ میں شائع ہوئی تھی جسپر مؤرخین، محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہوچکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین جیسی صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے اکثر مشہور مشہور اسلامیہ مدارس کی تعلیم میں داخل کر لی گئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہوچکی ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہوجاتی ہے علم الانساب میں غایت درجہ کی تحقیق دنیا بھر میں خاندانی سلسلہ ذات کی تحریر لگائی گئے ہیں۔ قبائل عرب کے تعلقات اور غزوات و سرایا کی اصلیت کہ گوش شنیدہ بھی جس سے آجتک بے بہرہ رہا۔ تورات، انجیل و زبور کے بیسوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری، تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید المرسلین کی فضیلت کے اعلیٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور ازواج نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونیکے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبوی کی تحقیق، بیسیوں بزرگ صحابہؓ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہاں تک کہ اہلبیتؓ سے تعلق ہے، سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح روشن ہوجاتی ہے قیمت [illegible] محصول [illegible] ملنے کے پتے :۔

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب عطر والا دروازہ خلیفہ شیخ [illegible] صاحب [illegible] رحمۃ للعالمین

(۲) لاہور [illegible] شیخ امام بخش [illegible]

(۳) [illegible] دفتر یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ۔

(۴) دہلی [illegible] حافظ غلام قسیم صاحب

(۵) منصورپور۔ صوفی حبیب الرحمن صاحب

ہندوستانی ممیرہ کا سُرمہ

اس سرمہ کا نسخہ قریباً ۲۰۰ سال سے ایک حکیم رحمت الٰہی کو طرفی بزرگ سے ہاتھ آگیا جو ایک روحانی راز کیطرح مدت دراز سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے جن مرضوں میں ہیں نے اسکو مفید پایا وہ حسب ذیل ہیں ضعف بصر دھند، جالا، پپوٹوں کی سوزش، آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ گوہانجنی، رتوندی، پھولا، ناخونہ، خشکی چشم، ڈھلکا، نزلہ کی سرخی علاوہ امراض بالا کے تندرست آنکھوں میں لگانے سے پوری طرح حفاظت کرتا ہے سندیں بہت ہیں مگر گنجائش اندراج نہیں۔ زیادہ قابل اطمینان یہ ہے کہ ضرورتمند یا آزمانے والے بھائی ایک شیشی [illegible] سرمہ مفت منگا [illegible] محصول علاوہ

خضاب مقبول عالم

یہ ایک خوشبودار عرق ہے۔ باندھنی کی کلفت، استری کی حاجت، خراب کی بدبو بالکل نہیں۔ بالوں کو مع اصلی رنگ میں سیاہ کر دیتا ہے سیاہی اسکی دیرپا ہے ۱۳ سال سے برابر فروخت ہورہا ہے فی شیشی ۱؎ خرچہ علاوہ

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر نبی محمد خان مہتمم اودھ فارمیسی اودھ سٹیم فلور ملز ہردوئی

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور تیز تاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ یہ روغن بہت سے امراض مثل فالج۔ لقوہ، گٹھیا، رعشہ، تشنج، زکام، نزلہ، کھانسی، لرزہ، ڈبہ المفاصل، درد سینہ، درد جگر، خشکی، آتشک، طاعون، آگ سے جلنا، نیش عقرب، درد ہر قسم، خارش، درد دندان، درد گوش، ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہوسکتی ہے جو طلب کرنے پر ملسکتا ہے قیمت فی شیشی چھوٹی [illegible] ہے۔ آٹھ اونس ۱۲؎ بارہ اونس [illegible] اور فی سیر [illegible] علاوہ محصولڈاک ہے۔

ملنے کا پتہ :۔

حکیم محمد نجم الدین۔ محلہ سنہری باغ

ڈاکخانہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ • یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے •

اغراض و مقاصد

(۱) دینِ اسلام اور سنتِ نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے ورنہ بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند بلا ٹکٹ کے پرزہ ردی ہونگے

(۴) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس پر اسکو نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۱۶

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ مبلغ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ″ ″ لـہ
عام خریداران سے ″ ″ صہ
ششماہی ″ ۱۲/
ممالکِ غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ۔

اجرتِ اشتہار

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت اور ارسالِ زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مطبوعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرستِ مضامین:

سوالاتِ مشکلہ کے جواب نمبر (۴)	صفحہ ۱
دو سوال اور انکا جواب	″ ۳
قادیانی مشن قادیانی وفد امرتسر میں	″ ۴
نماز کمیٹی	″ ۹
فتاوے	″ ۱۰
ملکی مطلع	″ ۱۱
متفرقات	″ ۱۳
انتخاب الاخبار	″ ۱۴
اشتہارات	″ ۱۵
	″ ۱۶

سوالاتِ مشکلہ کے جواب

(نمبر ۴)

"گذشتہ پرچوں میں لکھا گیا ہے کہ یہ سوالات امرتسری حنفیوں کی طرف سے شائع ہوئے ہیں جنکی نسبت انکو خیال ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث جواب نہیں دے سکتے ان میں سے آٹھ کے جوابات شائع ہو چکے ہیں آج ۹ سے شروع ہے" (اڈیٹر)

س ۹ اہل سنت کے چار فرقوں کے علاوہ کوئی ایسا فرقہ اور بھی تھا جسے اہل سنت میں داخل سمجھا گیا ہو؟ اگر تھا تو کہاں تھا؟

(الف) اگر اہل حدیث کے نام سے کوئی فرقہ اہل سنت کے چاروں فرقوں کے علاوہ کبھی دنیا میں موجود تھا۔ اور آجکل کے وہابی ذہنی فرقہ ہیں تو کیا وجہ ہے کہ پہلے یہ اہلحدیث نہیں کہلاتے تھے اور کیا وجہ ہے کہ پہلے محمدی کہلاتے تھے؟ پھر علماء وہابیہ نے اپنے فرقہ کے مختلف نام پیش کئے آخر کثرتِ رائے سے اہلحدیث کا نام تجویز ہو کر پسند ہوا۔

(ب) کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانہ میں مسلمان اہلحدیث کہلاتے تھے؟ اگر کہلاتے تھے تو اسکا ثبوت حدیث سے ہو۔ اگر نہیں تو اس لقب سے اپنے آپکو پکارنا بدعت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں اختیار کیا گیا اگر نہیں تو کیوں؟ !! (الفقیہ ۷ جنوری ۲۲ء)

جواب ۹ سوال بہت معقول اور سُنّی و بدعتی میں فیصلہ کن ہے۔ امید ہے ناظرین عموماً اور سائلین خصوصاً غور سے سنینگے۔

اہل سنت کا لفظ بہت پرانا ہے، اس زمانہ کا ہے کہ ائمہ اربعہ کا وجود بھی دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا اس وقت اس کے معنے کیا تھے؟ سنئے!

زمانۂ خلافتِ راشدہ کے بعد جونہی اسلامی ممالک میں رفض اور خروج اور فلسفۂ یونان کے اثر سے اعتزال

خوشخبری

حضرات! استاذ پنجاب حضرت مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی مرحوم کی مفصل سوانحعمری جسکا مدت سے انتظار تھا جو نہایت دلچسپ اور قابل دید ہے جلد منگائیے قیمت مع محصولڈاک

وغیرہ رونما ہوئے تو اوس وقت کے علماء نے ان لوگوں کے مقابلہ میں عقائد حقہ سلفیہ کا احترام قائم رکھنے کو سُنت کے لفظ سے اسکا اظہار کیا۔ کیونکہ اہل اسلام کو جسطرح آج سُنت کے نام سے کشش ہوتی ہے اوس زمانہ میں اس سے بہت زیادہ ہوتی تھی۔ بس اوس وقت کے جماعت حقہ علماء نے لوگوں کو یہ کہکر سُنت صحیحہ پر قائم رکھا کہ جو کچھ زمانہ رسالت میں ہوتا تھا اور جو کچھ بتعلیم رسالتمآب صحابہ کرام کے عقائد تھے وہی عقائد و اعمال منجیہ ہیں۔ سُنت کے نام سے اہل سنت اور جماعت صحابہؓ کے لحاظ سے جماعت کا لفظ ملا کر "اہل السنۃ والجماعۃ" نام مشہور ہوا۔ یہ نام اوس وقت کے جملہ فرقہاء جدیدہ کے مقابلہ میں تھا بلکہ اوس وقت کے بعد بھی جو جو فرقہ جدید پیدا ہوا۔ اون کے مقابلہ میں بھی یہی لفظ بولا گیا کیونکہ اس کے معنے جامع مانع یہ تھے "سنت نبویہ اور جماعت صحابہ کرام کے طریق کو اپنا اُسوہ حسنہ سمجھنے والا فرقہ"۔ چنانچہ امام ابن سیرین تابعین کے زمانہ میں فرماتے ہیں:۔

عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنۃ فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم (مقدمہ مسلم ص ۱۱)	پہلے زمانہ میں لوگ حدیث کی سند نہیں پوچھا کرتے تھے جب فتنہ ہوا تو اہل علم نے کہنا شروع کیا کہ اپنی حدیث کی سند کے آدمی بتاؤ تاکہ دیکھا جائے اگر وہ اہلسنۃ ہونگے تو انکی حدیث قبول کیجائیگی اور اگر اہل بدعت ہونگے تو انکی حدیث نہیں لیجائیگی۔

امام ابن سیرین سنہ ۱۱۰ ہجری میں ستتر سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ تو یہ قول اون کا اوسطاً پہلی صدی ہجری کے قریب الختم وقت میں بھی مانا جائے تو امام ابو حنیفہ رح ابھی بصورت امامت کیا بصورت مولویت بھی نمایاں نہ ہوئے ہونگے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کی پیدائش سنہ ۸۰ھ کی ہے جو اخیر صدی پر بیس سال کی عمر کو پہونچے ہونگے۔ امام مالک سنہ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے امام شافعی سنہ ۱۵۰ھ میں پیدا اور ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ امام احمد بن حنبل سنہ ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہم۔ اس حساب سے ائمہ اربعہ کا وجود دنیا میں تیسری صدی ہجری میں مکمل ہوا۔ حنفی، مالکی وغیرہ مذاہب کی تاریخ اگر وہ نہ بھی مانی جائے۔ جو حضرت شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ میں بتائی ہے کہ چوتھی صدی میں چار مذاہب مقرر ہوئے ہیں۔ تو بھی اس میں شک نہیں کہ ائمہ اربعہ کے وجود سے پہلے تو چار مذہب نہ تھے۔ جب ان چاروں کی ہستیوں کا آخری سال سنہ ۲۴۱ ہجری ہے تو ماننا پڑیگا کہ زیادہ سے زیادہ اور جلدی سے جلدی مذاہب اربعہ کا ظہور ہو سکتا ہے تو تیسری صدی میں ہو سکتا ہے۔ اس سے قبل نہیں۔ حالانکہ امام ابن سیرین کے قول میں لفظ اہل سُنت کا ملتا ہے چونکہ اوس وقت ان مذاہب اربعہ میں سے کوئی مذہب نہ تھا۔ اور ابن سیرین جو اس قول کے قائل ہیں خود نہ رافضی تھے نہ خارجی نہ معتزلی نہ ناصبی بلکہ وہ صاف اور سیدھے اوس سنت صریحہ کے پابند تھے جسکا ثبوت زمانہ رسالت میں ملتا ہے اور اوس طریق سلف صالحین کے ملتزم تھے۔ جو زمانہ صحابہ کرام میں مروج تھا۔ اس لئے اونکے کلام کے یہی معنے ہیں کہ اہل سُنت سے مراد اونکی خالص اہلحدیث متبع سلف صالحین ہیں نہ دیگر۔

نتیجہ صاف ہے کہ حنفی میں حنفیت اور شافعی میں شافعیت۔ مالکی میں مالکیت اور حنبلی میں حنبلیت اگر داخل فی المذہب ہے تو یہ حقیقۃً مرکبہ محدثہ جدیدہ ہے کیونکہ پہلے نہ تھی۔ لہذا یہ سب فرقے اوس اہل سُنت میں داخل نہیں جو امام ابن سیرین نے جزءاً و باصطلاح تابعین فرمایا تھا۔ فافہم ولا تعجل۔

(الف) کا جواب یہ ہے کہ سہ

بیت

تو آشنائے حقیقت نئی خطا اینجا

اہلحدیث کا گروہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے آپکو ہمیشہ سے یہ خلجان ہے جو زبانی بھی کئی دفعہ دفع کیا گیا اور تاریخ اہل حدیث کے فاضل مصنف نے خاص اس سوال کے حل کرنے کو ایک فصل مقرر کرکے مفصل جواب دیا ہے جو گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں چھپ چکا ہے میں آپکو صرف آپکی مستند کتاب ردالمحتار شامی کا حوالہ دیتا ہوں جس میں اہلحدیث کے مذہب اور جماعت کا ثبوت ملتا ہے (دیکھو مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

ہاں اہلحدیث محمدی بھی کہلاتے تھے اور اب بھی کہلاتے ہیں۔ یہ اصطلاح آجکل بھی بنگالہ میں زیادہ مروج ہے مگر یہ بعینہ اوسی طرح ہے جسطرح آپ لوگ اہل سُنت بھی کہلاتے ہیں اور بوجہ نسبت اپنے امام کے حنفی بھی لکھتے ہیں اور بوجہ فعل تقلید کے مقلدین بھی کہا کرتے ہیں جیسا آپکے اسماء ثلاثہ میں تباین و تخالف نہیں ایسا ہی یہاں بھی نہیں۔

ہاں یہ قول بالکل غلط ہے کہ علماء اہلحدیث نے مختلف نام پیش کئے وغیرہ۔ نہ کوئی کمیٹی ہوئی نہ کونسل نہ اختلاف ہوا نہ کثرت ہوئی۔ بات صرف یہ ہے کہ آپ کے بھائی بندوں نے ہمارے لیے نام تجویز کر رکھے تھے جو ہم کو ناپسند تھے۔ رفتہ رفتہ کاغذات سرکاری میں بھی وہی لکھے جانے لگے اس لئے مولانا محمد حسین بٹالوی (جزاہ اللہ) نے بدستخط اعیان قوم وائسرائے کو درخواست دی کہ ہمارے فرقہ کا اصل نام "اہلحدیث" ہے سرکاری کاغذات میں بھی یہی ہونا چاہیئے۔ حکم ہوا کہ آئندہ کو سرکاری کاغذات میں اہلحدیث لکھا جائیگا۔ یہ کوشش صرف سرکاری کاغذات کے لئے تھی اور بس۔

(ب) یہ بھی تم لوگوں کا بہت پرانا خدشہ ہے بس اسکا جواب بھی ذرہ دل لگا کر خوش پسندی سے سنئے!

زمانہ رسالت و زمانہ خلافت میں ایک ہی نام تھا اور ایک ہی طریق۔ چنانچہ امام ابن سیرین کے قول کا مفہوم ہے "اس کے بعد جب مختلف فرقے پیدا ہوئے۔ جن کے اصول میں بھی اختلاف ہوا۔ پہلے زمانہ میں یہ اصول تھا۔ کہ مسائل کی تحقیق کے لئے قرآن و حدیث یا تائید کے لئے فیصلجات خلفاء کو دیکھا کرتے تھے" (دیکھو حجۃ اللہ)

اس کے بعد یہ اصول ایجاد ہوئے

المقلد مستندہ قول مجتہدہ (مسلم الثبوت)

نور العینین یعنی شیخ حسین محدث بھوپالی یمنی کے فتاوے عربیہ کی پہلی جلد۔ علماء و طلبہ کے لئے علمی معلومات کا ذخیرہ [illegible]

یا یہ اصول بتایا گیا:۔

یفتیٰ علیٰ قول الامام مطلقا (درمختار)

تو جو لوگ پہلے اصول پر تھے انکو اس تمیز کیلئے محدثین یا اہلحدیث کہا گیا، اور جو اس جدید اصول کے قائل تھے انکو مقلدین کہا گیا۔ دراصل یہ نام کوئی مذہبی نہیں بلکہ طریق عمل کا نام ہے جیسا حجۃ اللہ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ میں باب الفرق بین اہل الحدیث واہل الرائے کا مطالعہ کریں۔

ہم اہلحدیث اس نام (اہلحدیث) کو محض ایک طریق عمل کا مظہر جانتے ہیں۔ فرض واجب یا سنت مستحب نہیں کہتے بلکہ ہمارا یہ فتویٰ ہے کہ کوئی شخص قرآن وحدیث پر عمل کرے مگر سوائے مسلم کے اہلحدیث نہ کہلائے تو اسپر کوئی گناہ نہیں چونکہ ہم اس لفظ کو محض طریق عمل کا نام جانتے ہیں۔ جیسا صرفی۔ نحوی۔ منطقی اور عروضی فنون کے لحاظ سے نام ہوتے ہیں اسلئے بدعت نہیں،

تنبیہ اشارۃً سائل کے نزدیک حنفی۔ نقشبندی۔ مجددی۔ نوری۔ علی پوری۔ وغیرہ سب نام بدعت ہیں۔

(الحمد للہ)

س نمبر ۱ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں یا قرون ثلثہ میں کوئی ایسی انجمن قائم تھی؟ جس میں پریزیڈنٹ، وائس پریذیڈنٹ، سکرٹری، اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوا کرتے تھے اور رزولیوشن پاس ہوا کرتے تھے اور اسکا سالانہ جلسہ ہوا کرتا تھا؟

(الف) اگر کوئی ایسی انجمن تھی تو اسکا نام کیا انجمن اہلحدیث تھا؟ اگر اہلحدیث تھا تو اسکا ثبوت کیا تھا اور اگر اور کچھ نام تھا تو انجمن اہلحدیث نام رکھنا بدعت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں یہ نام رکھا گیا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) اگر کوئی انجمن ایسی اس وقت موجود تھی۔ تو اب انجمن اہلحدیث بنا کر اس میں پریزیڈنٹ، وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور نائب سکرٹری بنانا بدعت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں بنائے جاتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب ۱ یہ سوال بجمیع اجزائہ بہت معقول ہے جی چاہتا تھا کہ اسکے جواب ہی چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ ہمارے مہربان جی میں خوش ہوں کہ ہمارا سوال واقع میں بہت زبردست ہے مگر یہ خیال آتا ہے کہ کسی اور وجہ پر محمول نہ ہو۔

ہاں جناب جب کچھ تھا پس سنئے:

صدر انجمن خود جناب رسالتمآب تھے۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ مجلس میں ممبران جب شور کرتے ہیں تو صدر مجلس پکارتا ہے۔ "آرڈر پلیس" مہربانی کرکے خاموش رہئے۔ ہماری انجمن کا صدر اعلان کرتا ہے:۔

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

(خبردار اس انجمن میں شور وشغب نہ کرنا)

وائس پریذیڈنٹ (نائب صدر) صدیق اکبر تھے۔ جو حضور کی غیرحاضری میں فرائض جماعت ادا حج وغیرہ کرتے تھے اَمْرُهُمْ شُوْرٰى کے ماتحت مجلس شوریٰ (انجمن) تھی باقی رہا انجمن اہلحدیث خاص اہلحدیث کے نام پر سوال۔ اسکا جواب پہلے نمبر میں آچکا ہے اس نمبر میں دکھانا منظور ہے کہ آجکل جو انجمنوں کی شکل میں ہم کرتے ہیں وہ عہد رسالت اور زمانہ خلافت میں شوریٰ کی صورت میں ہوتا تھا خود رسالتمآب یا خلیفہ وقت صدر ہوتے تھے انکا نائب وائس پریذیڈنٹ وغیرہ سب کچھ ہوتا تھا رزولیوشن پاس ہوتے تھے سالانہ جلسہ ایام حج میں زیر صدارت امیر الحاج ہوتا تھا اگر رزولیوشن پاس نہیں ہوتے تھے تو شوریٰ کا نتیجہ ہی کیا تھا؟ اس مطلب کیلئے زیادہ نہیں تو الفاروق مصنفہ مولانا شبلی مرحوم ملاحظہ کریں۔ (باقی باقی)

دو سوال اور انکے جواب

س نمبر ۱ ہماری طرف بعض حنفی مولوی تقلید وغیرہ پر یہ آیات پیش کرتے ہیں۔ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ یعنے جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر کو وہ پھرے ہم اوسی طرف اسکو پھیر دینگے۔ کہتے ہیں کہ مسلمان ساری اسپر متفق ہیں کہ چار مذاہب میں سے کسی کی تقلید کرنی چاہیئے پھر جو اسکا خلاف کرے وہ اس آیت کے موافق جہنمی ہے۔ اسکا جواب کیا ہے؟ (میاں کریم بخش از ملتان)

جواب نمبر ۱ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ مومنین کے ایمانی راستے کو چھوڑ کر کفر اختیار کرتے ہیں انکی یہ سزا ہے چنانچہ تفسیر جلالین میں ہے۔ طریقهم الذی هم علیه من الدین بان یکفر یعنی مومنوں کے خلاف راستہ پر چلنے کے یہ معنے ہیں کہ ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کرے۔ اسکو تقلید سے کوئی تعلق نہیں یہ تو ایمانیات کے متعلق ہے یعنی اللہ پر رسول پر۔ ملائکہ پر قیامت پر ایمان لانا مومنین کا راستہ ہے۔ اور ان سب پر یا ان میں سے کسی ایک پر ایمان نہ لانا غیر سبیل المومنین ہے بس ہمارا عقیدہ ہے امنا باللہ ورسولہ وملائکتہ ویوم القیامۃ

دوسرا سوال اس حدیث کو بھی پیش کرتے ہیں:۔ اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار۔ یعنے پیروی کرو بڑی جماعت کی جو بڑی جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں بھی الگ رہیگا۔ اسکا جواب کیا ہے؟ (ا ا ا)

جواب ۲ حدیث کی سند کو صحیح نہیں [illegible] ہیں۔ اس حدیث کا مطلب بیان کرنے سے پہلے ایک تمہید بیان کرنی ضروری ہے۔ دنیا میں عموماً اور اسلام میں خصوصاً افراد انسان دو طرح پر ہیں ایک تابع دوسرے متبوع۔ تابع حاکم اور متبوع محکوم۔ مجلس شوریٰ (اکثر کونسل) رعیت پر حاکم ہوتی ہے۔ اس میں اختلاف بھی ہو سکتا ہے مگر فیصلہ اکثریت پر ہوتا ہے جس صورت میں اختلاف ہو۔ اکثریت ایک طرف قلت دوسری طرف تو اکثریت کی جانب سے رزولیوشن پاس ہو جائیگی اس صورت میں کوئی نہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اکثریت غلطی پر ہے میں اسکو نہیں مانتا۔ اس سطح چونکہ بے انتظامی ہوتی ہے اسلئے بغرض انتظام محکومین کو حکم فرمایا کہ تم لوگ سواد اعظم (اکثریت) کے تابع ہو جایا کرو۔ تاکہ انتظام درست رہے۔ آپ دیکھنا یہ ہے کہ مقلدین میں جو اکثریت آئی ہے یہ کس کی وجہ سے آئی ہے کیا انہیں سے شوریٰ کے ممبر ہیں؟ کیا یہ سارے ہم پر حاکم ہیں؟ نہیں۔ نہیں۔ بلکہ معمولی حیثیت کے آدمی بھی نہیں بلکہ بداعمال کنجر میراسی۔ ڈوم۔ قوالی بلکہ جرائم پیشہ بھی سب کے سب حنفیت کے پردے میں کارروائی کرتے ہیں ان سب جرائم پیشہ اور بداعمال کو نکالکر دیکھا جائے تو کچھ بھی زیادہ نہیں ہو سکتی۔ تو کیا ہم ایسے لوگوں کی پیروی کرنے کو مامور ہیں؟ معاذ اللہ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى۔

علاوہ اس کے ان معنے سے جو ہمارے مخاطبین نے سمجھے ہیں قرآن شریف کو بھی انکار ہے۔ ارشاد ہے:۔ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (میرے بندوں میں سے شکر گذار تھوڑے ہی لوگ ہیں) سچ ہے تعیرنا انا قلیل عدیدنا ۔ فقلت لها ان الکرام قلیل ۔

قادیانی مشن

قادیانی وفد امرتسر میں

دلچسپ مراسلات

ع کیا آگ لینے آئے تھے؟ کیا آئے کیا چلے

گذشتہ پرچے میں ہم نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ ہم وہ تنقیدی مضمون شائع کرینگے جسکا عنوان ہوگا "مرزا کی خود غرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی"۔ یہ اعلان درج اخبار ہو جانے کے بعد قادیانی وفد امرتسر میں آیا۔ جس کے ممبر یہ لوگ تھے:۔

چودہری نصر اللہ خاں صاحب وکیل سیالکوٹ۔
مولوی فضل الدین صاحب وکیل بٹالہ
مولوی اسحٰق صاحب (ماموں خلیفہ قادیان)

اس وفد کی خط و کتابت بذاتِ خود ایک دلچسپ مضمون ہے جس کے دیکھنے سے ہمارے دعوے کے دونوں حصے (اگر نہیں تو ایک حصہ (مرزائیوں کی باطل پرستی) تو ضرور ثابت ہو سکتا ہے۔ اس خط و کتابت میں اہلحدیث کے ایک مضمون کا ذکر آتا ہے۔ مناسب ہے کہ اس کے الفاظ پہلے درج کئے جائیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں:۔

"حدیث مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳ یخرج دجالون الخ کسی کتاب حدیث سے دکھا دیں تو تین سو روپیہ لے لیں۔ بصورتیکہ چھاپے کی غلطی نہ ہو چھاپے کی غلطی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا۔

غالباً اس پابندی کو تو کوئی شخص بھی شرط مزید نہ کہیگا۔ آخر دنیا میں دانا اور صاحبانِ انصاف بھی تو ہیں۔

ہاں اس پابندی کو بھی غلط سمجھونگا اگر اکمل صاحب صاف لفظوں میں لکھدیں کہ ہم جو حدیث پیش کرینگے وہ ضرور چھاپے کی غلطی سے غلط چھپی ہوگی ایسا لکھدینگے تو میں بھی قائل ہو جاؤنگا روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہینگے جن لفظوں سے کہینگے جمع کرا دیا جائیگا۔" (اہلحدیث ۳۰ جنوری)

یہ مضمون بذریعہ خط ۲۲ جنوری کو قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جنوری میں بھی چھپا تھا اس خط کا حوالہ قادیانی وفد کی خط و کتابت میں آئیگا۔ ناظرین اس اقتباس کو سامنے رکھکر خطوط قادیانی پڑھیں۔

خط ع۱

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث!

آپنے اہلحدیث مورخہ ۶ جنوری ۲۳ء میں یخرج فی آخر الزمان دجال الخ کے متعلق ایک چیلنج دیا تھا جسکی منظوری الفضل مورخہ ۹ جنوری ۲۳ء کے ذریعہ ہماری طرف سے شائع کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں آپنے ۱۴ جنوری ۲۳ء کے خط میں اطلاع دی کہ تین سو روپیہ حاجی نور احمد صاحب امرتسری کے پاس جمع کروا دیا ہے جس پر ہماری طرف سے الفضل مورخہ ۱۹ جنوری ۲۳ء میں لکھا گیا کہ حاجی نور احمد صاحب چونکہ مسلمہ فریقین نہیں اور امین ایسا شخص ہونا چاہیئے جو مسلمہ فریقین ہو۔ اور اس کے لئے ہماری طرف سے شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر لاہور بالقابہ۔ حافظ صاحب شیخ عبد العزیز صاحب۔ اور پنڈت شو نرائن صاحب وکیل ہائیکورٹ پنجاب کے نام پیش کئے گئے تھے نیز لکھا گیا تھا کہ روپیہ کے امین کو حق دینا چاہیئے کہ جب روائت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳ کسی کتاب سے امین کو دکھلائی جاوے تو وہ روپیہ ہمارے حوالے کردے۔ اس کے جواب میں آپ نے ۲۲ جنوری کو لکھا کہ روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہینگے اور جن لفظوں میں کہینگے جمع کرا دیا جائیگا۔ اس کے بعد آپنے بلا ہمیں یہ اطلاع دینے کے کہ ان اصحاب میں سے کسی کے پاس آپ نے روپیہ جمع کرا دیا ہے اپنے اخبار ۳ فروری ۲۳ء میں نوٹس دیدیا کہ ۵ فروری ۲۳ء تک تین سو روپیہ دینے کی تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ ہم قائم مقامان الفضل آپکے نوٹس کی وجہ سے امرتسر آگئے ہیں امید ہے کہ آپ نے تین سو روپیہ اصحاب مذکورہ بالا میں سے کسی کے پاس جمع کرا دیا ہوگا۔ اور نیز یہ بھی لکھکر دے دیا ہوگا۔ کہ اگر قائم مقامان الفضل روائت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳ کسی کتاب سے دکھادیں تو تین سو روپیہ قائم مقامان الفضل کے حوالہ کردیں۔ مہربانی کر کے وہ رسید جو آپنے کسی امین مندرجہ بالا سے حاصل کی ہو مع اس تحریر کی نقل کے جو آپنے ہمیں روپیہ دے دینے کے متعلق اس امین کو لکھکر دی ہو۔ حامل رقعہ ہذا منشی فخر الدین صاحب ملتانی کے ہاتھ بھیجکر مشکور فرماویں۔ تاکہ ہم روائت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳ مطابق آپ کے چیلنج مورخہ ۶ جنوری ۲۳ء کے امین کو دکھا کر وصول کرلیں۔ (مورخہ ۵ فروری ۲۳ء)

الراقمان قائم مقامانِ الفضل قادیان حال نزیل مکان ڈاکٹر امیر الدین۔ نصر اللہ خان وکیل ہائیکورٹ فضل الدین وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل"

ناظرین! اس تقاضا کو بغور ملاحظہ کریں کہ میرے خط مورخہ ۲۲ جنوری پر ہے جسکا مضمون اہلحدیث ۳ فروری سے اوپر درج ہو چکا ہے اس کے بعد میرا جواب ملاحظہ ہو:۔

جواب ع۱

بخدمت مولوی فضل الدین صاحب و میر اسحٰق صاحب و چودہری نصر اللہ صاحب!

آپ لوگوں کا خط مورخہ ۵ فروری دستی ملا خوشی ہوئی کہ آپ لوگ فیصلہ کرنے کو آئے ہیں آپنے میرے خطوط مندرجہ الفضل قادیان کا ذکر کیا ان میں سے خصوصاً خط مورخہ ۲۲ جنوری مندرجہ الفضل ۳۰ جنوری کے حوالہ سے تقاضا کیا ہے کہ میں جدید امین صاحب کی رسید آپکو بھیجوں میرے خیال میں آپ صاحبان نے میرا مذکورہ خط بغور نہیں پڑھا۔ آپ اس خط کو

[illegible]

غور سے پڑھیں اور جس طریق سے میں نے لکھا ہے کہ روپیہ جس مہتمم کے پاس آپ کہینگے اور جن لفظوں میں کہینگے جمع کرا دیا جائیگا۔ اوس کا سیاق سباق پڑھکر مجھے اطلاع دیں کہ آپ اوس کی پابندی کرینگے؟ اتنی اطلاع آنے پر کل ہی لاہور روپیہ بھیجدیا جائیگا۔ آپ لوگ چونکہ تکلیف کرکے آئے ہیں اسلئے امید ہے کہ بغیر فیصلہ واپس نہ جائینگے۔ کیونکہ یہ معاملہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کسی معمولی مسئلے کا نہیں۔ (ثناء اللہ) ۱۲

بالکل صاف بات ہے جس سے کوئی باانصاف آدمی انکار نہیں کرسکتا کہ میرے جس خط کی بنا پر مجھ سے تقاضا کیا گیا ہے اوس میں میں نے دوسرے امین کے پاس روپیہ رکھدینے کا وعدہ اس شرط پر کیا ہے کہ پہلے اس سے یہ مان لیں کہ غلط چھاپہ کی کتاب نہ دکھاوینگے۔ مگر قادیانی وفد کا کمال ملاحظہ ہو کہ اس صاف اور سیدھے مضمون سے بھی انکار کیا۔ لکھتے ہیں :-

خط ۲

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر!

آپکا خط مورخہ ۵۔ فروری ۲۳ء ملا۔ ہم لوگ قادیان سے محض اسلئے ۵۔ فروری کو پہنچ گئے تھے کہ کسی طرح اس امر کا جلد تصفیہ ہوجائے اور یہی نیت کرکے ہم یہ خط لکھتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسا ہی طریق عمل اختیار کرینگے۔ کہ جلد تصفیہ ہوسکے اصل بات یہ ہے کہ آپ نے ۶۔ جنوری ۲۳ء میں ایک چیلنج دیا۔ ہم نے منظور کرلیا مگر بعد کی خط وکتابت نے ثابت کردیا کہ جبتک کوئی عملی قدم آپ نہ اٹھاوینگے فیصلہ نہیں ہوسکیگا اس لئے آسان اور منصفانہ یہی طریق ہے۔ کہ آپ کسی مسلّمہ فریقین امین کے پاس تین سو روپیہ جمع کرادیں اور اسکو ایک تحریر لکھدیں کہ اگر قائم مقام الفضل قادیان اخبار اہلحدیث مورخہ ۶۔ جنوری ۲۳ء کے چیلنج کے مطابق روایت تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰ اسکو دکھادیں تو اونکو یہ روپیہ دیدیا جاوے۔ دیکھئے بات صاف ہے آپنے چیلنج دیا ہم نے منظور کرلیا۔ آپ نامزد شدہ تین صاحبوں میں سے کسی کے پاس روپیہ جمع کرادیں اور ہم امین کو مطابق چیلنج ۶ جنوری ۲۳ء حوالہ دکھلانے کو تیار ہیں۔ خط وکتابت میں وقت کو ضائع نہ کیا جاوے۔ ضروری ہے کہ جلد تصفیہ کے لئے آپ کوئی عملی قدم اٹھائیں

والسلام علے من اتبع الہدیٰ۔

نصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل
فضل الدین وکیل ۱۲

ناظرین! ملاحظہ فرمائیے۔ ہمارے خط مورخہ ۲۲۔ جنوری کو کیسے چھوڑ دیا۔ اب پہلے ۶۔ جنوری والے مضمون پر اسکا جواب ملاحظہ ہو:-

جواب ۲

بخدمت چودہری نصر اللہ خاں صاحب وغیرہ!

آپ قانون پیشہ اور مذہبی خیال کے بزرگ ہیں پھر ایسی غلط راہ پر چلتے اور مجھے چلانا چاہتے ہیں جو کسی عالم سے کیا معمولی آدمی سے بھی نہ ہوسکے میں مختصر جواب دیتا ہوں کہ آپ میری تحریرات خصوصًا خط مورخہ ۲۲ ۱/۲۲ مندرجہ الفضل ۳۰۔ جنوری ۲۳ء کے مطابق مجھ سے میرے وعدہ کے ایفا کا تقاضا کرینگے تو میں سمجھونگا کہ آپ ایک کام کے لئے آئے ہیں۔ ورنہ معاف فرمائیگا میری رائے میں آپ اخباری دنیا کے لئے کچھ مواد جمع کرتے آئے ہونگے۔ بس سیدھی بات ہے۔ کہ جس خط مورخہ ۲۲ ۱/۲۲ کے حوالہ سے آپ نے جدید امین کے پاس روپیہ رکھنے کا تقاضا کیا ہے اوس خط کی پابندی کا اقرار کیجئے تو میں بھی آپکا جواب دونگا۔ ورنہ اخلاقی نقرہ لیس کل خطاب یستحق الجواب پر عمل کرونگا۔ (ثناء اللہ) ۱۲

اس کے بعد مرزائیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل خط آیا :-

خط ۳

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر!

آپ نے ۶۔ جنوری ۲۳ء کو ایک چیلنج دیا۔ ہم نے منظور کیا۔ مگر آپنے مطابق ہمارے مطالبہ کے روپیہ امین کے پاس جمع نہ کرایا کیونکہ امین سے مراد ہر عقلمند کے نزدیک مسلّمہ فریقین شخص ہوا کرتا ہے پس ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ جدید امین کے پاس روپیہ جمع کرائیں کیونکہ ہمارے مطالبہ کے مطابق تو ابھی روپیہ جمع ہی نہیں ہوا۔ پس آپ ہمارے پیشکردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کے پاس روپیہ جمع کرائیں کیونکہ ان اصحاب کے امین ہونے کے متعلق آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اور روپیہ جمع کراکر اسی امین کو ایک تحریر بھی دیدیں کہ اگر ۶۔ جنوری ۲۳ء کے چیلنج کو قائم مقام الفضل پورا کردیں تو روپیہ انکو دیدیا جاوے۔ اور رسید اور اس تحریر کی نقل ہم کو بھیجدیں پھر ہم اور آپ امین مسلّمہ کے پاس حاضر ہونگے۔ آپ اپنی تائید میں دلائل پیش کرسکتے ہیں اور ہم اپنی تائید میں پھر اگر امین کی رائے میں ہم نے چیلنج پورا کردیا تو وہ ہم کو روپیہ دے دیگا۔ ورنہ آپکو واپس دیدیگا۔ امید ہے کہ آپ خط وکتابت میں زیادہ وقت صرف نہ کرینگے اور مسلّمہ فریقین امین کے پاس روپیہ جمع کراکر رسید بھیج دینگے۔ تاکہ جلدی ہم لاہور پہونچ جاویں اور جلد فیصلہ ہوجائے۔ اگر اس صحیح اور مناسب صورت فیصلہ کے بعد بھی آپ گریز کرینگے تو دنیا سمجھ لیگی کہ آپ نے ۶۔ جنوری ۲۳ء کے اہلحدیث میں جو چیلنج دیا تھا اسکی کیا حقیقت تھی اور آپ اس پر کہانتک قائم رہے ہیں۔

نصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل۔ فضل الدین پلیڈر ۱۲

چونکہ اس خط میں فریقین کے دلائل پیش کرنے کا ذکر تھا اس لئے مندرجہ ذیل خط لکھا گیا:-

جواب ۳

کیا آپ کتابت کی غلطی کے فیصلہ کے لئے امین صاحب کو اختیار دینگے؟

(ثناء اللہ) ۶ ۲/۲۲

ایسے مختصر اور سیدھے سوال کا جواب کیا ہی

ھ کیسا سفید جھوٹ ہے آپنے منظوری میں صرف یہ لکھا تھا کہ روپیہ جمع کرادو۔ چنانچہ ہم نے کرادیا۔ اور مطالبہ کیا ۱۲ (اہلحدیث)

لہ اسی طرح مطالبہ حوالہ سے بھی صحیح حوالہ مراد ہوتا ہے۔ غلط نہیں ۱۲ (اہلحدیث)

ٹیڑھا لاجواب جو یہ ہے :-

خط ۴ مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث! بجواب آپکے خط ۳ کے لکھا جاتا ہے کہ ہم مسلّمین کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ آپکے چیلنج مورخہ ۴ جنوری ۲۳ء مندرجہ اخبار اہلحدیث اور ہماری منظوری مندرجہ الفضل ۹ جنوری ۲۳ء کو مد نظر رکھکر ہماری پیشکردہ کتاب سے الفاظ روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ دیکھکر فیصلہ کریں کہ ہم نے آپکے چیلنج مورخہ ۴ جنوری ۲۳ء کو پورا کردیا ہے یا نہیں؟

نصراللہ خان وکیل، سید محمد اسحٰق مولوی فاضل، فضل دین پلیڈر۔

ناظرین! کیا یہ ہمارا جواب ہے؟ نفی میں نہ اثبات میں۔ خیر اسکا جواب دیا گیا:-

جواب ۴ چودھری صاحب! آپنے میرے سوال کا جواب نہیں دیا جبتک اسکا جواب نہ دینگے گفتگو آگے نہ چلیگی۔ اتقوا اللہ اتقوا اللہ اتقوا یومًا لا یجزی والد عن ولدہ۔

(ثناء اللہ) ۹ فروری ۲۳ء

اس کا جواب آیا جو بہت ہی لطیف ہے:-

خط ۵ مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ لکھتے ہیں کہ آپنے میرے سوال صاف اور صحیح کا جواب نہیں دیا۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے ہم اپنی خط وکتابت میں آپکے ہر سوال کا تفصیلی جواب دیتے رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ایک دفعہ اور تمام خط وکتابت کو بغور پڑھینگے۔ اب پھر تفصیلاً لکھا جاتا ہے کہ آپنے ۴ جنوری ۲۳ء کے اخبار اہلحدیث میں ایک چیلنج دیا تھا ہم نے اسکو منظور کرلیا۔ آپکے چیلنج کی عبارت اور ہماری منظوری کے الفاظ شائع شدہ ہیں۔ اب نہ آپکا اختیار ہے کہ اپنے چیلنج کے الفاظ کو تبدیل کریں اور نہ ہمکو اجازت ہے کہ ہم منظوری کو واپس لیں۔ لیکن آپ اپنے چیلنج سے پیچھا کرا کے بدلنا چاہتے ہیں مگر ہم آپکو کب بدلنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ الفاظ موجود ہیں لاہو چلئے مسلّمہ فریقین شخص کے سامنے چیلنج اور منظوری چیلنج کی عبارت رکھ دیجئے اور آپ بھی اپنی تائید میں دلائل اسکو سنائیں اور ہم بھی اپنی تائید میں دلائل پیش کرینگے۔ اگر اس شخص نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم نے آپکے چیلنج کے مطابق حوالہ دکھا دیا تو وہ ہمکو روپیہ دیدیگا ورنہ آپکو واپس کردیگا۔ اس سے زیادہ صاف اور صحیح کیا جواب ہوسکتا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر منصفانہ روش اختیار کرکے ہمارے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائینگے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف کرو اور واعظ بنکر جو وعظ ہمکو کرتے ہو۔ اپنے نفس کو بھی کرو۔ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ۔

(نصراللہ خان وکیل، فضل الدین پلیڈر، سید محمد اسحٰق مولوی فاضل)

ناظرین! کیا یہ جواب ہے یا جواب سے جواب؟

بہرحال اس کا جواب یہ دیا گیا:-

جواب ۵ چودھری نصراللہ صاحب وغیرہ! میں آپکو ایک معقول آدمی سمجھکر ایک علمی اور اتفاقی اصول پیش کرتا ہوں غور سے سنئے! جب کوئی عالم کسی اپنے مخالف سے کسی حدیث کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کی نیت یہی ہوتی ہے کہ بلحاظ تحریر اور بلحاظ طباعت وہ حدیث صحیح ہو۔ یہ ایک ایسا عالمانہ اور منصفانہ طریق ہے کہ سوائے الدّ الخصام کے کوئی اس سے انکار نہ کریگا۔ میں اپنے مطالبہ کو علمی بتاتا ہوں۔ کہ میری نیت بھی اسی علمی طریق سے وہ حدیث مطلوب تھی جسپر حلف ہوسکے کہ واقعی یہی لفظ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے ہیں۔ پس آپ علاوہ میرے سابقہ سوال کے جسکا جواب آپنے ابھی تک نہیں دیا صاف لفظوں میں بتادیں کہ آپ جو میرے مطالبہ میں حدیث کے الفاظ یخرج دجالون الخ پیش کرینگے آپ تینوں صاحب اسپر حلف اٹھا سکتے ہیں کہ واقعی یہی لفظ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں؟ یا آپ خود بھی اسکو بلحاظ نقل غلط مطبوع سمجھتے ہیں؟ مہربانی کرکے علاوہ سابقہ سوال کے اسکے دو حرفہ جواب سے سرفراز فرماویں۔ پس اس سوال اور اس سے پہلے سوال کے جواب کا انتظار ہے۔ (ثناء اللہ ۱۲؍۲)

ناظرین منتظر ہونگے کہ ایسے صاف اور روشن سوال کا جواب بالکل اس سے بھی روشن تر آیا ہوگا۔ ہاں چاہئے تو یہی تھا مگر قادیانی جماعت اور صحیح جواب؟ بہرحال جو آیا وہ یہ ہے:-

خط ۶ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! بجواب آپکے خط ۵ کے لکھا جاتا ہے کہ آپنے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس امر پر حلف اٹھائیں کہ تحفہ گولڑویہ کی پیشکردہ روایت کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلے ہیں مگر یہ مطالبہ آپکا کسی طرح سے بھی جائز و درست نہیں کیونکہ آپکا چیلنج یہ نہ تھا کہ احمدی اصحاب اس امر پر حلف اٹھائیں کہ تحفہ گولڑویہ کی پیشکردہ روایت کے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ سے نکلے ہیں۔ اگر یہ چیلنج ہوتا اور ہماری طرف سے منظوری شائع کی جاتی تب بیشک ہم ہر وقت حلف اٹھانے کے لئے تیار تھے۔ مگر یہ تو چیلنج ہی نہ تھا۔ آپ ۴ جنوری ۲۳ء کے اخبار اہلحدیث کو پھر پڑھیں اس میں صاف درج ہے کہ چیلنج اس امر کا دیا گیا ہے کہ تحفہ گولڑویہ کی روایت کے الفاظ کسی کتاب سے دکھلائے جاویں۔ ہم نے یہ چیلنج منظور کرلیا اور امرتسر آگئے۔ مگر آپ نئے نئے مطالبات کر رہے ہیں لیکن ہم آپکو اصل بحث سے ذرا ادھر ادھر نہ ہونے دینگے۔ بات صاف ہے کہ آپ نے ۴ جنوری ۲۳ء کو ایک چیلنج دیا۔ اس میں حلف کا ذکر نہ تھا پھر ہم نے منظوری دی۔ اس میں بھی حلف کا ذکر نہیں اس لئے آپکا کوئی حق نہیں کہ آپ نئے نئے مطالبات کریں۔ رہا آپکا یہ کہنا کہ میرے پہلے سوال کا بھی جواب دیا جاوے سو یہ تو العادۃ طبیعۃ ثانیہ کے ماتحت ہر خط میں آپ دہراتے رہے ہیں اور گو ہر دفعہ تفصیلاً صاف اور صحیح الفاظ میں جواب دیا گیا جو ایک موٹی عقل کے شخص کے لئے بھی تسلی بخش تھا مگر آپنے یہ الفاظ نہ چھوڑے۔ آپ پھر لکھا جاتا ہے کہ معاملہ بالکل صاف ہے آپنے ۴ جنوری ۲۳ء کو

لہ لعلہ کان مکتوبًا (اہلحدیث)

ایک چیلنج دیا۔ ہم نے اسکو منظور کیا بلکہ امرتسر آ گئے اور اب بھی امرتسر میں موجود ہیں۔ اور آپسے آپکے اقرار کے مطابق مطالبہ کر رہے ہیں کہ لاہور چلیں اور مسلّم فریقین شخص کے سامنے چیلنج اور اسکی منظوری رکھدیں پھر اپنی اپنی تائید میں دلائل پیش کریں۔ اسکے بعد وہ شخص اگر یہ سمجھیگا کہ قائم مقام ابن الفضل نے آپکے چیلنج مؤرخہ ۹ جنوری ۲۳ء کو پورا کر دیا جس میں آپنے یہ جھوٹا الزام حضرت مسیح موعود[1] علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا ہے کہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۳ کی روایت میں مہاجال راہ کے ساتھ ذکر کیا جسکو حضرت مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے دجال دوالی لکھا ہے تو وہ روپیہ ہم کو دے دیگا۔ ورنہ گلو بند الجھاویگا۔ آپ ہی غور کریں کہ اس سے بڑھکر کونسی صفائی اور سچی بات ہوگی۔ آپنے چیلنج دیا ہم نے منظور کیا اور یہاں آ گئے۔ آگے لاہور جانیکو تیار بیٹھے ہیں آپ بھی تیار ہو جاویں اور نیک نیتی سے مسلّم فریقین شخص کے سامنے تمام ریکارڈ رکھکر فیصلہ سن لیں۔ مولوی صاحب! دیکھئے یہ مطالبہ کس طرح دیانت و امانت پر مبنی ہے۔ اس سے بڑھکر کیا منصفانہ مطالبہ ہوگا۔ مولوی صاحب! وہ دن یاد کیجئے جب زبان و قلم کی چالاکیاں کچھ کام نہ دینگی اور خدا کے حضور ذرہ ذرہ بات کا حساب دینا ہوگا۔ ؎

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

نصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل
فضل الدین پلیڈر (۷ فروری ۲۳ء)

اہلحدیث آخر ہم نے یہ سمجھکر کہ سائل کی نسبت سے بھی کوئی واضح تر مثال اون کے سامنے پیش کریں شاید راہ راست پر آ جاویں۔

تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَعَقَّلُوْنَ

جواب چودہری نصر اللہ خانصاحب وغیرہ۔ ہر چند آپکو سیدھی راہ پر لانے کے لئے میں نے کوشش کی مگر آپ اپنی ہی ضد پر اڑے رہے۔ لیجئے ایک مثال آپ ہی کے گھر کی آپکو سناکر صرف ہست یا نیست میں جواب پوچھتا ہوں۔

خلیفہ قادیاں نے کتاب تحفہ پرنس کیلئے فی احمدی ایک آنہ چندہ مانگا ہے۔ کوئی من چلا احمدی کھوٹا آنہ جسکو وہ خود بھی کھوٹا جانتا ہو اس چندے میں دیکر اس فرض سے سبکدوش ہو سکتا ہے؟ اور خلیفہ صاحب کو کہہ سکتا ہے کہ آپنے آنہ مانگا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ کھرا بھی ہو۔ پس اسکا جواب ہاں یا نا میں ملے۔ زیادہ نہیں۔ ابو الوفا ثناء اللہ
(۷ فروری ۲۳ء)

اہلحدیث کیسا صاف سوال ہے جس کا جواب ہر ایک شخص بھی دیگا کہ "کھوٹا آنہ جو نادرست ہو کوڑی کے کام کا نہیں" مگر مرزائی معززین نے اس کا بھی جو جواب دیا ہے بس وہی ان کے اندرونے کی خبر دیتا ہے۔

خط بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!
آپکے خط کا جواب یہ ہے کہ آپ نے ایک غلط مثال دیکر معاملہ کو طول دینا چاہا ہے۔ تین دن سے ہم بیٹھے ہیں اور آپ اصل معاملہ کو جس طریقہ سے فیصلہ ہونا چاہیئے افراط و تفریط کر ٹالنا چاہتے ہیں۔ آپکی مثال کا معاملہ متنازعہ سے بروئے واقعات اور بروئے آپکے چیلنج کے الفاظ کے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہم نے اور آپنے فیصلہ کرنا ہے۔ فیصلہ ایک شخص مسلّم فریقین نے کرنا ہے۔ خط و کتابت بہت ہو چکی جس میں فیصلہ کنندگان کے لئے کوئی بات مہمل نہیں رہی جسکو مثالوں سے واضح کیا جائے۔ آپ ہاں یا نا میں جواب دیں کہ آیا آپ ۹ جنوری ۲۳ء کے چیلنج مندرجہ اہلحدیث کو مع ہماری منظوری کے فیصلہ کے لئے شخص مسلّم فریقین کے سپرد کرتے ہیں یا نہیں؟
(نصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل فضل الدین پلیڈر)"

اہلحدیث بہت خوب! لیجئے جواب ملاحظہ ہو جو ہم نے لکھا:-

جواب بخدمت چودہری نصر اللہ خاں صاحب وغیرہ میں آپکے سوال کا جواب ہاں میں دیتا ہوں۔ یعنی میں اپنے چیلنج مندرجہ اہلحدیث ۹ جنوری کا مع اوسکی تشریح کے جو کہ حقہ کیگئی ہے فیصلہ کرانے کو تیار ہوں۔ چنانچہ اسکے فیصلہ کیلئے مبلغ تین سو انعامی روپیہ حسب طلب آپ صاحبوں کے رکھوا بھی دیا ہوا ہے۔ دیکھئے میری صفائی کہ آپکے سوال کا جواب کیسا ہاں میں دیا ہے۔ پس آپ بھی میرے سابق سوال کا جواب ہاں یا نا میں عنایت کریں۔

آپکا ضمیر خوب جانتا ہے کہ میری مثال کو تعلق ضرور ہے۔ اچھا آپ بے تعلق جانکر بھی نظر عنایت ہی کر ہاں یا نا میں جواب عنایت کریں۔ (ثناء اللہ) ۷؍۲؍۲۳[2]

اسکا جواب از جانب قادیانی وفد:-

خط بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!
آپکا رقعہ ملا۔ آپنے ۹ جنوری ۲۳ء کو ایک چیلنج احمدی جماعت کو دیا۔ ہم نے الفضل مورخہ ۹ جنوری ۲۳ء کو منظوری کا اعلان کیا اور مسلّم فریقین شخص ہمیشہ چیلنج اور منظوری میں فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے پیشکردہ صاحبوں میں سے کسی صاحب کو تعین کر دیں۔ تو وہ مسلّم فریقین ہو کر اس امر کا استحقاق رکھیگا کہ وہ چیلنج اور اسکی منظوری میں فیصلہ کرے۔ امید ہے کہ آپ ہو ایسی پیشکردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کر کے اطلاع دیجئے۔

رہا معاملہ مثال کا سو یہ آپ اپنی تائید میں مسلّم فریقین شخص کے سامنے بیشک پیش کر دیں۔ وہاں ہی ہماری طرف سے جواب دیا جاویگا۔ نصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل۔ فضل دین پلیڈر
(۱۰ فروری ۲۳ء)

اہلحدیث ناظرین! غور کریں کہ یہ جواب کسی با انصاف شخص یا روحانی جماعت کی طرف سے ہو سکتا ہے؟ اسکا جواب دیا گیا:-

جواب چودہری نصر اللہ خاں صاحب وغیرہ! آپ شاید قادیان سے وکیل مطلق بنکر آئے ہیں۔ اسی لئے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ میں تو آپکے ہر ایک سوال کا جواب دے چکا۔ اچھا آپ اتنا ہی جواب دیجئے کہ آپ صحیح چھاپہ کی کتاب پیش کرینگے یا غلط کی؟ بس اتنے سوال

---

[1] یعنی مرزا پر۔ (اہلحدیث)
[2] ناظرین! دیکھئے میری تحریر لمبی ہوتی ہے یا انکی (اہلحدیث)

فاتح قادیان / مباحثہ لدھیانہ مفصل روئداد مرزائیوں کی شکست قیمت ۶ پیسہ

کے حل ہونے کے بعد روپیہ فوراً کسی مسلمہ امین کے پاس رکھا جائیگا۔ (ثناء اللہ) ۷ پ ۳۴

ناظرین! خود انصاف فرماویں کہ بار بار وہی سوال پیش ہوتا ہے مگر قادیانی مقدس جماعت ہے کہ راستی سے قسورہ کی طرح بدک جاتے ہیں۔ ایسے صاف اور سیدھے سوال کا معقول جواب درج ذیل ہے:۔

خط ۹

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!

آپکا رقعہ ۸ ملا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ آپ صحیح چھاپہ کی کتاب پیش کرینگے یا غلط کی۔ اسکے جواب میں لکھا جاتا ہے کہ متنازعہ فیہ حوالہ اس کتاب سے دکھا دینگے جس کتاب کا ذکر آپکے چیلنج مورخہ ۲۔ جنوری ۳۴ء کے مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے جو یہ ہیں "اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ ص [illegible] کسی کتاب سے دکھادو تو [illegible] کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کرینگا وعدہ لکھا [illegible]" آپ کے چیلنج میں جس کتاب کا ذکر ہے۔ اس کتاب سے ہم حوالہ دکھا دینگے۔ اب تو امید ہے کہ آپکو تسلی ہو جاویگی۔ اور آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کرکے مطلع کرینگے۔ اگر آپ اس کے بعد بھی تعیین نہ کرینگے تو سمجھا جائیگا۔ کہ آپ اس معاملہ کے تصفیہ سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو چیلنج ۲۔ جنوری ۳۴ء کے اہلحدیث میں آپ نے دیا تھا آپ اس سے پھر گئے ہیں۔

ونصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل فضل الدین پلیڈر ۸ فروری ۳۴ء

اہلحدیث ماشاء اللہ! "سوال از آسمان جواب از ریسمان" اسے ہی کہتے ہیں۔ اچھا اسکا جواب سنئے:۔

جواب ۹

بخدمت چودہری نصر اللہ خاں صاحب وغیرہ

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

میں بہت خوش ہوں کہ آپ میرے مطالبہ کے مطابق ثبوت دینے کو تیار ہیں۔ سنئے! میں آپکو نہایت راستی کی بات بتاؤں جسکا انکار کرنے سے آپ زمین و آسمان کی مخلوق بلکہ خود خالق کے سامنے بھی جواب دہ ہونگے وہ یہ ہے کہ کسی کتاب میں اگر کوئی سطر یا فقرہ یا کوئی لفظ غلط ہو تو وہ لفظ درحقیقت اوس کتاب کا نہیں مثلاً قرآن شریف میں بجائے خرّ موسیٰ کے خرّ عیسیٰ لکھا ہو تو ساری دنیا یہی کہیگی کہ یہ لفظ خر عیسیٰ قرآن نہیں ہے۔ گو اس دعوے کی تائید میں کوئی سند پیش کرنیکی حاجت نہیں تاہم میں آپکو حدیث مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا کے فلسفہ پر توجہ دلاتا ہوں۔ کیا آپ اس اصول کو مانتے ہیں۔ مہربانی کرکے یوم الجزاء کو یاد کرکے صحیح جواب دیں۔ یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُہُمْ (ثناء اللہ) ۲۲

ناظرین! غور فرمائیے کیا ہی سیدھا سوال ہے اور کیا ہی صاف جواب ہے جو کسی استاد نے کہا ہے ۵؎

جواب صاف می زیبد لب لعل شکر خارا

نمونہ ملاحظہ فرماویں:۔

خط ۱۰

مولوی ثناء اللہ صاحب!

آپکا رقعہ ۹ ملا۔ آپ خرّ موسیٰ اور خرّ عیسیٰ کی مثالوں میں پھنسے ہوئے ہیں حالانکہ یہ مثال بھی آٹہ کی مثال کیطرح معاملہ متنازعہ فیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور ہماری طرف سے اسکا بھی پہلے کیطرح سے صاف لفظوں میں جواب لیجئے کہ آپنے ۲۔ جنوری ۳۴ء کو ایک چیلنج دیا۔ وہ ابتک موجود ہے اور دنیا دیکھ سکتی ہے۔ پھر اس چیلنج کی منظوری ہماری طرف سے دیگئی اور وہ بھی شائع شدہ ہے اور ہر شخص پڑھ سکتا ہے اب منصفانہ طریق تو یہ تھا کہ آپ ایک شخص کو فیصلہ کرنے کے لئے معین کرتے۔ تاکہ وہ مسلمہ فریقین کی حیثیت کے ساتھ آپکے چیلنج اور ہماری منظوری کو پڑھکر فیصلہ کرتا۔ کہ قائم مقامان الفضل نے آپکے مطالبہ کو پورا کیا یا نہیں کیا۔ اور اسی طرح پر اس معاملہ کا بھی خاتمہ ہو جاتا مگر آپ چونکہ میدان مقابلہ میں آنا نہیں چاہتے کبھی کہتے ہیں کہ تم قسم کھاؤ کہ یہی الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلے تھے۔ کبھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کھوٹہ آٹہ کی مثال حل کرو۔ کبھی یہ اصرار ہے کہ خرّ موسیٰ اور خرّ عیسیٰ کی مثالوں کو واضح کرو حالانکہ یہ سب باتیں غیر متعلق ہیں اور وقت کو ضائع کرنے والی باتیں ہیں۔ کبھی واعظ بنکر ۶؎ اتقوا اللہ اتقوا اللہ کے الفاظ لکھے جاتے ہیں حالانکہ آپ اس معاملہ میں صریحاً تقویٰ اور دیانت کے خلاف کارروائی کررہے ہیں۔ اگر آپکو تصفیہ منظور نہ تھا تو چیلنج ہی کیوں دیا تھا۔ اور اگر اب بھی چیلنج واپس لینے کا منشا ہو تو صاف لفظوں میں تحریر کردیں۔ ہم بھی آپکو مجبور نہ کرینگے بلکہ آپکو ایک نوشتہ لکھدینگے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے چیلنج کو واپس لیتے ہیں اسلئے ہم بھی اب ان سے روپیہ کا مطالبہ نہیں کرتے۔ آج ہمکو چوتھا روز ہے مگر آپ کسی طریق سے بھی فیصلہ کی طرف نہیں آتے اسلئے آپکی تمام باتوں اور استفسارات کا فیصلہ کن جواب یہ ہے اس کو پہلے نوٹ نہیں کیا تو اب کرلیں اور وہ یہ ہے کہ ایک آپکا چیلنج ہے جو ۲۔ جنوری ۳۴ء کو شائع ہوا۔ اور ایک ہماری منظوری ہے جو ۹۔ جنوری کو شائع ہوئی۔ اب آپکا فرض ہے کہ آپ کسی مسلمہ فریقین کے پاس چلیں اور اپنا چیلنج اسکو دکھاویں ہم اسکو منظوری کی عبارت دکھائینگے۔ پھر آپ اور ہم اپنی اپنی تائید میں تقریر کرسکتے ہیں جس کے بعد وہ شخص فیصلہ کردیگا کہ چیلنج کا مطالبہ پورا کیا گیا یا نہیں اور یہ جو آپ خط وکتابت میں مثالیں وغیرہ پیش کرتے ہیں یہ سب وہاں پیش کردیں۔ وہاں سب کا فیصلہ ہو جائیگا۔ عجیب بات ہے کہ جو دلائل یا وجوہ مسلمہ فریقین شخص کے سامنے بیان کرنے چاہئیں وہ آپ بغیر اس کی تعیین کے ہمیں لکھتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اسکا تصفیہ نہیں چاہتے۔ اور ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں اسلئے آج ہم واپس قادیان جاتے ہیں اور خط وکتابت کا سلسلہ یا اور کوئی کارروائی جو مناسب سمجھی گئی وہ خود الفضل کے مہتمان آپسے کرینگے مگر ہم کو ہمیشہ یاد رہیگا۔ آپ چیلنج دیکر اس کو واپس بھی لے لیا کرتے ہیں۔ اس خط کے ہمراہ

۵؎ کیا پہ رٹ ہے جو قادیان سے فیصلہ کرکے آئے تھے وہی رٹے جاتے ہیں۔ (اہلحدیث) ۶؎ کیا سچ ہے اذا قیل لہ اتق اللّٰہ اخذتہ العزۃ ۱۲ (اہلحدیث)

آپکا رقعہ ۹ بھی واپس ہے کیونکہ اس پر آپکے دستخط ثبت نہیں۔ دستخط کرکے واپس کردیں۔

(نصر اللہ خاں وکیل۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل۔ فضل الدین پلیڈر) ۲۰ فروری ۳۲ء

اہلحدیث کیا خوب کیا کہ میرے سارے سوال یاد دلائیے۔ اور خود اقرار کرلیا کہ ہم سے فلاں فلاں سوال کا جواب نہیں ہوسکا۔ میں آپکے اس فضل کی تحسین کرتا ہوں کہ اپنی لاجوابی کا اقرار کرلیا۔ اچھا اسکا جواب ملاحظہ ہو۔

جواب ۱۰ بخدمت چودہری نصر اللہ خاں صاحب وغیرہ! آپکا رقعہ ۱۰ آج صبح بوقت ۸ بجے درس قرآن کے وقت ملا۔ میں آپکو صاف لفظوں میں حلفیہ کہتا ہوں وکفیٰ باللہ شہیداً۔ میں فیصلہ حدیث کرانے پر تیار ہوں مگر آپ مرزا صاحب کی غلطی پر پردہ ڈالکر ناحق خود بھی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ گفتگو کے اصول طے کرکے ہم منصف کے سامنے پیش ہوں تاکہ اون کے سامنے اپنا اور اون کا وقت ضائع نہ کریں۔ اسی لئے میں آپ سے بار بار جو مختلف الفاظ میں پوچھ چکا ہوں وہی اب پوچھتا ہوں کہ آپ جو کتاب پیش کرینگے اوس میں اگر کوئی لفظ غلط لکھا ہوگا جسکی غلطی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا جسکو منصف بھی غلط کہیگا تو آپ بھی وہ غلطی مجرا دیجئے؟ پس اسکی ہاں یا نا پر سارا مدار ہے۔ چودہری صاحب! دیکھئے میں کیسی صاف اور سیدھی بات کہہ رہا ہوں آپ جواب میں بہت کچھ لکھتے ہیں لیکن میرے سیدھے سوا کا جواب ہی آپ نہیں دیتے۔ ہاں یہ کیا آپنے فرمادیا کہ ہم آج قادیان جانیوالے ہیں ؎ کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے؟

از فراقت تلخ میگوئی سخن ؎
ہرچہ خواہی کن ولے ایں یک مکن

(ثناء اللہ) ۸ ۲۳/۲ ۹ بجے صبح

حضرات ناظرین! یہ ہے وہ خط و کتابت جو قادیاں کے برگزیدہ اصحاب، دیانتداری کے زندہ نمونہ مسیح موعود کے صحبت یافتہ بزرگوں سے ہوئی۔ اس خط و کتابت سے اوس حدیث کی تشریح یا مثال ملتی ہے جو دربار رسالت میں یہودی کے گروہ نے تورات پڑھتے ہوئے آیت رجم پر ہاتھ رکھ دیا تھا ادہر اُدہر سے پڑہتا جاتا مگر اوس سے ہاتھ نہ اُٹھاتا کیونکہ زیر ہاتھ کی عبارت اسکی تردید کرتی تھی۔ آخر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے جبراً ہاتھ اٹھا کر حکم رجم دکھا دیا۔ اسی طرح حضرات قادیاں غلط لفظ سے حدیث کے صحیح لفظ کو دبا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اون کے نبی مرزا قادیانی کا پول نہ کھلے۔ گو سچے نبی حضرت سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا ہو جائے۔

اطلاع باوجودیکہ مہلت پر مہلت دیگئی ہے تاہم ایک دفعہ اور مہلت دیجاتی ہے کہ ہمارے مطالبہ کے مطابق صحیح الطبع کتاب میں مرزا صاحب کا منقولہ لفظ **دجال یختلون الخ** دکھادیں تو بجائے تین سو کے **پانسو روپیہ** انعام لیں۔ اس کے لئے ۱۹۔فروری نماز مغرب تک میعاد ہے اس کے بعد ہم اپنا مضمون "مرزا کی خود غرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی" شائع کردینگے۔

نماز کمیٹی

عرصہ سے آواز اٹھ رہی ہے کہ ہر مقام پر نماز کمیٹی قائم کیجائے جسکا کام صرف یہ ہو کہ بندگان خدا کو خدا کے دروازے پر جھکنے کا شوق دلائیں۔ نماز کمیٹی کو اس سے سروکار نہ ہوگا کہ کوئی کس فرقہ کا ہے اور کوئی کس فرقہ کا۔ بلکہ سب کلمہ گوؤں کو وہ یہی کہیگی کہ تم اپنے اپنے طریق پر پڑھو مگر ضرور پڑھو اسلئے اسکے ممبر بھی ہر فرقے کے ہوسکتے ہیں۔ اس نماز کمیٹی کا طریق عمل بالکل سیدھا ہے دو دس بیس آدمی ملکر ہر بے نماز کے مکان پر جاکر نرمی سے درخواست کریں کہ نماز پڑھا کریں دوسرا طریق یہ ہے کہ چھوٹے لڑکوں کو متعلقہ نماز نظمیں یاد کرا کر دس پندرہ غول کا غول بازاروں اور گلیوں میں پھریں چنانچہ امرتسر میں ایسا ہی کرتے ہیں بعض اصحاب نے خواہش کی ہے کہ جو نظمیں امرتسر میں لڑکے پڑھتے ہیں وہ انکو بھیجی جائیں امرتسر میں نظمیں دو طرح کی پڑھتے ہیں ایک پنجابی زبان کی وہ تو بیرون پنجاب میں نہ پڑھی جائیں نہ سمجھی جائیں۔ البتہ اُردو نظم درج کی جاتی ہے۔ ہر مقام کے لوگ بچوں کو یاد کرا دیں اور مغرب و عشاء کے درمیانی وقت میں دورہ کرائیں۔ اس سے بعد بڑے لوگ مکانوں پر جاکر خاص اشخاص سے درخواست کریں۔ انجمن کی ضروریات کے لئے اگر رقم نہ ملے تو فی ممبر ار ماہوار چندہ لگانا بھی جائز ہے۔ بہرحال جو کریں باہمی مشورے سے کریں۔ نماز کمیٹی میں عہدہ دار (صدر، ناظم، محاسب، امین وغیرہ) ہوں۔ کارروائی تجویزات پاس ہوکر درج کتاب ہو۔ دوسرے تاریخوار درج کتاب ہوا کریں نئے نمازیوں کا اندراج کتاب میں ہوا کرے غرض سب کچھ باقاعدہ ہو۔

نظم قابل حفظ و خواندگی یہ ہے۔

نماز کی تعریف

اے دوستو! نماز ہی اسلام کی ہے شان!
اے دوستو! نماز ہے اسلام کا نشان!
ہاں گر نہ ہو نماز کا اسلامیوں کو دھیان
پھر فرق کیا ہے کافر و مسلم کے درمیان
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کی جب صدا ہے دین کا
نقارہ پانچ وقت پہ بجتا ہے دین کا
فحشاء و منکرات کی سمجھو نماز آڑ!
نیت سے جڑ گناہ کی دے بس یہی اکھاڑ
ایماں کے آئینے میں اگر لاکھ ہو دراڑ
پر یہ سنوار دیتی ہے دل کا ہر اک بگاڑ
چھوٹے سے چھوٹا وصف یہ۔ یہ دکھاتی ہے
بندے کو جا کے آقا سے اپنے ملاتی ہے
اللہ نے دیا ہے جو نیکوں کو نور قلب!
حاصل ہے ہر نماز میں انکو حضور قلب
قوموں کے ساتھ پڑھتے ہیں انکو شعور قلب
جلسوں میں انکو ہوتے ہیں حاصل سرور قلب
رحمت قعود میں برکت قیام میں!
ایمان کی سلامتیاں ہیں سلام میں!
کہتے ہیں جب رسول خدا پڑھتے تھے نماز
ایسا ہر ایک رکن کو فرماتے تھے دراز.......
پھٹنے تھے سوج سوج کے حضرت کے پائے ناز۔ اک ذرہ کم نہ ہوتا تھا پر عجز اور نیاز
مقبول تھا جو سجدہ سرتاج مسلمین، تھا وصف اسی نماز کا معراج مسلمین

فتاوے

س نمبر ۸۳ ہمارے گاؤں میں امام صاحب خطبہ عربی میں پڑھکر دیسی زبان میں ترجمہ کر کے ہم کو خوب سمجھاتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب نے کہا یہ جائز نہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے جائز نہیں؟ (غلام علی از لھسلہ)

ج نمبر ۸۳ جائز ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے میں لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ وعظ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سننے والے کہنے والے کی بات کو سمجھ سکیں اس لئے ترجمہ قرآن کی ضرورت ہے بغیر وعظ کے خطبہ بے جان ہے۔

س نمبر ۸۴ چچا کی بیوہ یعنی چچی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ (، ،)

ج نمبر ۸۴ درست ہے چچی محرمات میں نہیں بلکہ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ میں داخل ہے۔ (۵ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۵ زید اپنی منکوحہ کو از خود اور بمعرفت اپنی داشتہ دیگر مردوں سے حرام فعل کرانا چاہتا ہے یعنے اپنی منکوحہ کی دیگر مردوں سے مال کے لالچ سے عصمت دری کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ بیچاری منکوحہ باعصمت عورت ہے اسلئے وہ اپنے خاوند کے اس فعل سے بہت ناراض ہے۔ زید کھلا زانی ہے ایک فاحشہ عورت بغیر نکاح کے اس کے مکان پر رہتی ہے شخص مذکور نے اپنی منکوحہ کو جبراً فیکٹری میں مزدور رکھوا دیا ہے جہاں کہ دیگر مردوں کے ساتھ بے پردگی کو وقت گذرتا ہے لہذا منکوحہ مذکورہ اپنے خاوند کے تمام خلاف شرع عادات سے سخت ناراض ہے۔ اور وہ نکاح ثانی کرانا چاہتی ہے۔ کیا شخص مذکور کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے کیا مذکورہ منکوحہ بروئے شرع شریف (قرآن وحدیث) نکاح ثانی بلا اجازت کرا سکتی ہے؟ (راقم محمد ابراہیم خاں پٹواری بدنیو بھونچی تعلقہ ملکانہ ضلع ملتان)

ج نمبر ۸۵ عورت مذکورہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ کسی حاکم مجاز کے سامنے خاوند کی بدسلوکی بیان کر کے اجازت نکاح ثانی حاصل کر لے۔ بغیر اجازت کے نکاح ثانی نہ کرے۔

س نمبر ۸۶ زید نے اپنی منکوحہ کو بسبب نزاع سسرال میں ڈھائی سال سے چھوڑ دیا ہے نہ اس کے کپڑے وغیرہ کی فکر کرتا ہے اور نہ نان و نفقہ دیتا ہے۔ زید نے دوسری بی بی سے نکاح کر لیا ہے مگر اس بی بی کو تکلیف دینے کے خیال سے طلاق نہیں دیتا۔ اور نہ اپنے مکان پر لیجاتا ہے منکوحہ اول جسکو زید نے چھوڑ رکھا ہے دو سال کی ہوشمند ہو گئی ہے۔ ادھر باپ بہت روز سے مر چکا ہے اب رہی ماں بڈھی وہ بیچاری اس قدر مفلس اور ناتوان ہے کہ شب و روز خود کے طعام کی فکر مشکل سے کر سکتی ہے۔ ایسی حالت میں جوان بچی کی پرورش بوجھ عظیم ہے مگر بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے پردہ دری کرا نہیں سکتی۔ بیچاری ماں کو شب و روز یہ فکر رہتی ہے کہ کہیں لڑکی خلاف شرع فعل حرام نہ کر بیٹھے۔ کیا ایسی حالت میں اسکا نکاح ثانی خلاف شرع و قانون ہو گا؟ اگر نکاح ثانی کرا سکتی ہے تو کب اور کتنی مدت میں بلا اجازت خاوند بموجب حکم شرع شریف کرا سکتی ہے؟ (، ،)

ج نمبر ۸۶ اس صورت کا جواب بھی مثل صورت اولیٰ کے ہے۔

س نمبر ۸۷ بعد نماز صلے اللہ علیک یا رسول اللہ وغیرہ کچھ قسم پڑھنا جائز ہے؟ (غلام شاہ از کشمیر)

ج نمبر ۸۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا حضرت! ہم درود کس طرح پڑھیں۔ آپ نے فرمایا پڑھو اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ پس یہ تعلیمی درود ہے اور صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وغیرہ سب بناوٹی ہیں جو بدعت ہے اور اگر حاضر و ناظر جانکر پڑھیگا تو شرک ہوا (داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۸ زید نے بکر سے کہا کہ چند آدمی باہمی ملکر سوہن حلوی بناتے ہیں تم شامل ہو گے؟ بکر نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ زید نے بکر کا نام فہرست میں درج کیا۔ ہر ایک فریق نے مبلغ عار فی حصہ پہلے دئیے جس سے سب چیزیں خریدی گئیں اور کام شروع ہوا۔ بکر نے کوئی رقم نہ دی سوہن حلوی تیار ہو گیا ہر ایک فریق نے اپنا اپنا حصہ بموجب کارکردگی و رقم کے فی روپیہ ایک ثار پڑا۔ ہر ایک فریق نے عار کے مطابق دو دو ثار اپنا حصہ لے لیا۔ بکر نے کہا کہ مجھے بھی دو۔ زید نے کہا کہ رقم دو پیچھے دینگے۔ چنانچہ نہ بکر نے رقم دی اور نہ زید نے اسکو سوہن حلوی دیا۔ اب بکر زید سے کہتا ہے کہ تو منافق ہے تیرے گھر کا کھانا پینا تیرے ساتھ برتنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ لطف یہ ہے کہ زید بھی عالم ہے اور بکر بھی اچھا بھلا خواندہ بلکہ رات دن تلاوت ترجمہ قرآن شریف و حدیث شریف کا رکھتا ہے اور مسجد کا پیش امام ہے۔ بکر نے زید کے گھر کا کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ زید نے چند بار بکر کو روٹی کھانے کے لئے کہا ہے وہ ہرگز نہیں مانتا۔ زید نے وہ حصہ جو بکر کو دینا تھا مسمات ہندہ کو جو والدہ بکر کو دیدیا تھا۔ کہ اگر بکر تم کو مبلغ عار دیدے تو اوس کو دیدینا۔ اگر نہ دے تو نہ دینا۔ بکر نے ہندہ کو روپیہ نہ دیا۔ نہ ہی ہندہ نے سوہن حلوے دیا۔ (راقم اشرف الدین از مدرسہ تقویۃ الایمان واقع نوشہرہ)

ج نمبر ۸۸ صورت مرقومہ میں زید پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ بکر کو چاہیئے کہ اپنا غصہ غلط سمجھے۔ ایفاء وعدہ کرے اور کرائے اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔

اطلاع

ہر ایک صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں۔ (مفتی)

ملکی مطلع

شہریوں کی حفاظت

گاندھی جی اور وائسرائے بہادر کی خط و کتابت کا آجکل اخباروں میں بہت چرچا ہے۔ گاندھی جی نے اسیران سیاسیہ کی رہائی اور تشدد آمیز قوانین کی منسوخی وغیرہ کا تقاضا کیا۔ وائسرائے کی طرف سے کہا گیا کہ تشدد آمیز قوانین اسلئے نافذ کئے گئے ہیں کہ وفادار شہریوں کی حفاظت ہو سکے کیونکہ شورش کن لوگوں سے غیر شورش کنندوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

علم منطق میں دلیل کی ایک قسم ہے جسکو مغالطہ عامۃ الورود کہتے ہیں۔ اس دلیل سے جہاں چاہو کام لے لو۔ ایک چیز کی نفی پر بھی لگ سکتی ہے۔ اور اثبات پر بھی۔ علم سیاست گو ایسا نہیں تاہم اگر کوئی اسے اپنے مطلب پر ڈھالنا چاہے تو ڈھل سکتا ہے۔

ہم کہتے ہیں حضور وائسرائے کا یہ کہنا بہت ٹھیک ہے کہ شورش کنندوں کے شر سے غیر شورش کنندوں کو محفوظ رکھا جائے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اسی اصول سے سخت قوانین کی منسوخی کی ضرورت ہے۔ پس حکومت غور سے سنے!

جتنے رضاکاروں کو جلوس نکالنے کے جرم میں قید کیا گیا ہے اون کا فعل صرف اتنا ہے کہ وہ بازاروں میں گشت لگاتے۔ اور کچھ گاتے تھے۔ اس سے زیادہ نہ وہ کسی کو گالی دیں نہ پتھر ماریں نہ لوٹیں نہ ڈرائیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں شوقیہ اون کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ بسا اوقات پولیس کے ڈنڈوں سے زخمی بھی ہوتے ہیں۔ ان کے اتنے فعل پر جہاں تک غور کیا جائے غیر شورش کن شہریوں کو کوئی تکلیف نہیں کوئی خطر نہیں بخلاف اسکے اس سخت قانون کی زد میں انکو قید کرنے سے شہریوں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے جسکی تفصیل معروض ہے۔

ایک رضاکار جو قید ہوتا ہے اوس کے بوڑھے ماں باپ الگ روتے ہیں۔ اوس کی بے قصور بیوی اور معصوم بچے الگ چیختے ہیں۔ اوس کے بھائی بند الگ اوس کے سسرال کے تمام رشتے الگ۔ اوس کے ہمنشین دوست الگ۔ اس کے محلے والے الگ۔ جہاں تک اندازہ کیا جاتا ہے اوس ایک رضاکار کی گرفتاری سے کم از کم سو آدمی غیر شورش کن شہری تکلیف اٹھاتے ہیں کوئی تو غصے میں پولیس کو کوستا ہے۔ کوئی حکومت سے کشیدہ ہوتا ہے۔ آجتک جتنے رضاکار وغیرہ قید ہوئے ہیں انکے اسی حساب سے غیر شورش کن شہریوں کی تکلیف کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یہ تو ہے عام رضاکاروں کی حالت۔ اور خاص لوگ علماء اور لیڈروں کا حساب ان سے بہت بڑا ہے۔ انکا حساب لگانے کے لئے مقدمہ کراچی کی مثال کافی ہے۔ کیا حکومت باور کر سکتی ہے کہ مولانا حسین احمد، مولانا نثار احمد، مولانا ابو الکلام وغیرہ علماء کرام اور جناب شوکت علی، محمد علی، اور ڈاکٹر کچلو، پنڈت موتی لال جی نہرو۔ لالہ لاجپت رائے جی۔ وغیرہ کی گرفتاری اور سزایابی سے شہریوں کو تکلیف نہیں ہوئی؟ جہاں تک ہمارا یقین ہے حکومت خود بھی یقین رکھتی ہوگی۔ کہ ان واقعات سے غیر شورش کن طبقہ رعایا کو بھی سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی ایک صورت قابل غور ہے۔ جب سے قانون گرفتاری جاری ہوا ہے۔ پولیس کو کام بہت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اون کو آرام دینے کی غرض سے رات کا پہرہ اون کا موقوف کر دیا گیا ہے۔ جس سے چوریوں کی وارداتیں زیادہ ہو گئیں۔ لاچار انہی غیر شورش کن شہریوں کو اپنے مال و جان کی حفاظت کرنے کے لئے محلوں میں قومی پہرہ کا انتظام کرنا پڑا۔ بعض جگہ تنخواہ دار آدمی رکھے گئے اور بعض جگہ اہل محلہ نے خود پہرہ دینا شروع کیا ہے۔ اگر کسی موقع پر کسی منچلے چور یا ڈاکو سے ان محافظین کا سامنا ہو جائے اور ان میں سے کسی کو تکلیف پہونچ جائے تو یہ بھی ممکن ہے۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اوس وقت پولیس دونوں (چور اور محافظ) پر مقدمہ چلائے۔ چنانچہ امرتسر کٹڑہ رام گڑھیاں میں قومی پہرہ داروں نے ایک چور پکڑا۔ اوس نے بیان دیا کہ مجھے انہوں نے مکان کے اندر بند رکھا ہے۔ اس لئے اون محافظین پر حبس بے جا کا مقدمہ بنایا گیا۔ کیا یہ تکلیف نہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ان تکلیفات کی وجہ سے غیر شورش کن شہری بیچارے سخت تکلیف میں ہیں۔ پھر معلوم نہیں حکومت کیا کہتی ہے کہ سخت قوانین سے وفادار شہریوں کی حفاظت کرنی منظور ہے۔ قانون گرفتاری کی وجہ سے جو تکلیفات اس وقت بے گناہ بوڑھوں۔ ناکردہ گناہ عورتوں اور معصوم بچوں کو ہے آہ! ہمارے پاس الفاظ نہیں کہ ہم اسکا اندازہ بتا سکیں حکومت خود ہی غور کرے کہ ایک نوجوان لڑکا جسکی کمائی پر اوس کے بوڑھے ماں باپ اوس کے عیال معصوم بچے پرورش پاتے ہیں اس کی سزایابی کے بعد اس قحط کے زمانہ میں جبکہ اناج بھی نہیں ملتا۔ اتنے لوگوں کی گذر اوقات کا کیا انتظام ہو سکتا ہے؟ ہم یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ان بے گناہوں نے کیا گناہ کیا؟ ہمارے محلہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نابینا اس کا جوان بیٹا جسکی دو بیویاں اور دو لڑکیاں ایک باپ اور ایک ماں ہے جب وہ قید ہوا تو ہم اوس نابینا کو تسلی دینے گئے۔ اوسکی حالت دیکھکر جگر پھٹتا تھا رہ رہ کر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ حکومت کا کوئی نمائندہ حکومت سے یہ تو پوچھے کہ یہ ہے غیر شورش کن شہریوں کی حفاظت! آہ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

اس لئے ہم وائسرائے بہادر کی اس اصول میں تائید کرتے ہیں کہ شہریوں کی حفاظت ضروری ہے اور اسی اصول کی پابندی میں ضروری جانتے ہیں کہ جلد سے جلد اس قسم کے تشدد آمیز قوانین منسوخ کئے جاویں۔

قابل توجہ حکومت کی توجہ کے قابل ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر بقول گاندھی جی حکومت

توحید و تثلیث اور راہ نجات۔ تینوں عنوانوں پر مباحثہ۔ راہ نجات کا [illegible]

ہند گھبرا نہیں گئی تو خوب غور سے سُنئے!

جب سے ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم ہوئی ہے کسی قانون کی ایسی ہتک ہوئی ہے؟ جتنی متعلقہ قومی رضاکاران کی؟ ہمکو تو اس کی مثال نہیں ملتی کس قدر کھلی بے فرمانی ہے کہ رضاکاروں کا جتھا جارہا ہے پولیس افسر کہتا ہے "منتشر ہوجاؤ۔ وہ کہتے ہیں ہمارا جہاں تک پروگرام ہے وہاں تک جائینگے۔ آپ یا تو ہمارا راستہ چھوڑ دیں یا اپنے اختیارات برت کر ہم کو گرفتار کرلیں اتنا کہکر بلا تکلف گرفتار ہوتے ہیں اور خراماں خراماں جیل میں چلے جاتے ہیں۔

اس پر طرّہ یہ کہ وہ ابھی جیل تک بھی نہیں پہونچے ہوتے کہ ایک گروہ اور اسی صورت میں چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ عام شہری لوگ تماشائیوں کی طرح ہزاروں کی تعداد میں ساتھ ہیں پٹتے ہیں ہنٹر پر ہنٹر کھاتے ہیں مگر ہٹتے نہیں۔ غور کیا جائے تو حکومت نے نصف تخفیف تو کر دی ہے یعنے جب کسی جلوس کو پولیس دیکھتی ہے۔ تو دیکھتے ہی فوراً گرفتار نہیں کرتی بلکہ اون کو منتشر ہوجانے کو کہتی ہے حالانکہ قانون کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی جرم کرتا ہو۔ اس کو فوراً گرفتار کرلیا جائے۔ اب جو حکومت نے پولیس کو یہ ہدایت کر رکھی ہے کہ منتشر ہونے کا حکم دے۔ خود اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے اس قانون کی سختی میں نصف تخفیف کر دی ہے۔ حالات حاضرہ پر خصوصاً اس قانون کی ہتک پر غور کرنے سے امید ہے باقی نصف حصہ بھی جلدی ہی منسوخ ہوجائیگا۔

نوٹ آجکل اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ ۱۴ فروری کو دہلی میں شہزادہ ولیعہد ان سخت قوانین کی منسوخی کا اعلان کرینگے۔ کیا عجب کہ یہ نوٹ شائع ہونے سے پہلے ہی منسوخ ہوجائیں۔ واللہ القدیر۔

* * *

قلب ماہیت یہ رسالہ عربی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ ناول کے طرز پر اسلامی زمانہ قدیم اور جدید کا موازنہ کرکے زمانہ کے علماء کو اون کے فرائض پر توجہ دلائی ہے دلچسپ ہے قیمت ۴ر پتہ: مولوی شرف الدین صاحب مہتمم یتیم خانہ اسلامیہ کھر ملک

برطانیہ کی کفایت شعاری

عراق پر تسلط مسٹر رابرٹ سیسل "ڈیلی نیوز" میں رقمطراز ہیں کہ ایک صاف وصریح ضرورت پیش آنیوالی ہے جس کے لئے دارالعوام کو لازم ہے کہ وہ عراق پر فوجی قبضہ قائم رکھنے کے خلاف اپنی آواز کی پذیرائی پر پوری طرح زور دے اور اگر دارالعوام ایسا کرنے میں قاصر ہے تو باشندگان انگلستان کی رائے عامہ مؤثر پیرائے میں صدائے احتجاج بلند کرے۔

ہفتہ رواں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ وزیر محکمہ ہوائی فوجوں کو لے جانیوالے ہوائی جہازوں کی ایک کافی تعداد روانہ کر رہے ہیں جو ریگستان عراق پر محافظت کے لئے استعمال کئے جائینگے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مزید روپیہ برباد ہونیوالا ہے اور یہ اس وقت ضائع ہو رہا ہے۔ جبکہ عوام الناس یہ توقع کئے بیٹھے ہیں کہ اس ملک سے برطانوی اور ہندوستانی فوجیں عنقریب خلاصی پا جائینگی اور ان کی جگہ عرب فوج مرتبہ امیر فیصل مقرر ہوجائیگی۔ اور اس طرح برطانوی رعایا سبکبار ہوجائیگی۔

جنگ کے نئے طریقے گذشتہ اگست میں جبکہ ایرانی سرحد پر کردوں نے بغاوت کی تھی تو معمولی ہوائی جہازوں کی بمبازی پوری کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ لہذا یہ ضرورت لاحق ہوئی کہ پیدل فوج روانہ کی جائے چنانچہ اب خیال یہ ہے کہ ہر فسادی رقبہ میں ایسے ہوائی جہاز بھیجے جائیں جنمیں سے ہر ایک جہاز دس فوجیوں۔ اُن کے اسلحہ جات اور مشین گنوں کو لیجانے والا ہو۔ اور اسطرح فوجیوں کو بغیر تھکا دینے والے کوچ کے شاہ فیصل کے خلاف کسی بغاوت کے بآسانی فرو کر دینے کے لائق بنا دیا جائے کیوں نہ ہو۔ شاہ فیصل بقول مسٹر اسکوئتھ حکومت برطانیہ کا تازہ ترین سند یافتہ ہے۔

لہذا کفایت شعاری کے وعدے جو آزادانہ مسٹر چرچل وغیرہ کی جانب سے بکھیرے گئے ہیں بالکل ظاہری باتیں ہیں۔ اگر یہ ہوائی طیارہ گردی فوجوں کی قیام سے کم مصارف پر بھی ہو پھر بھی ہم اس خیال کو دور نہیں کر سکتے کہ جہاں ہم ایکبار ہوائی حکمت عملی میں پھنسے اور پھر یقیناً سخت اہمیت اور وسیع اخراجات کا دروازہ کھل جائیگا۔

گذشتہ ماہ جولائی میں مسٹر اسکوئتھ نے دارالعوام میں فرما دیا تھا کہ آنیوالے مارچ تک عراق میں برطانیہ کی اخراجات ۱۳۷۰۰۰۰۰ پونڈ (تیرہ کروڑ ستر لاکھ پونڈ) خرچ ہوچکے ہونگے جس کے ذریعہ باشندوں کی تنظیم مزید تسخیرات اور تعلیمات کے کام انجام پائینگے۔ ہر شخص خیال کریگا کہ ہمارے یہاں خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ لہذا ہمیں ان بیکار دولتوں کو ایک ایسی ملک میں لٹا دینا چاہیے جسکو کہ محکمہ خارجہ نے "ایک چٹیل ریگستان اور تباہ حالت کے بیابانوں سے گھرا ہوا اور ہر طرف دلدلوں سے بھرا ہوا" بیان کیا ہے۔

ہوائی اسراف یہ ایک ایسا ملک ہے کہ موسم گرما میں ۱۱۰ ڈگری بغداد میں، اور ۱۲۰ ڈگری شمالی عراق میں گرمی پڑتی ہے۔ اور کثیر حصہ ملک یا تو دلدلوں سے مملو ہے یا چٹیل میدان ہیں۔ وہاں بکثرت مستقل دلدلیں ہیں۔ جن کے علاوہ جابجا غیر مستقل دریا پائے جاتے ہیں۔ جو چند ماہ میں خشک ہوجاتے ہیں۔ ملیریا قدرتی طور پر پھیلا رہتا ہے۔ اور پیداوار تقریباً بالکل محدود ہے۔ لیکن اسکاٹ لینڈ سے ستمبر ۱۵ء میں آواز اٹھتی تھی۔ کہ "عراق اس قدر زرخیز ہے کہ وہ تقریباً جنگ عظیم کی تمام کمی کو پورا کردیگا"۔ اور آبپاشی آبپاشی کی صدائیں بلند ہوئی تھیں لیکن محکمہ خارجہ کی رپورٹ کے مطابق آبپاشی اور پیداوار کے عظیم اخراجات" کا بندوبست کرنا سخت مشکلات کا باعث ہے کیونکہ وہاں کی آبادی فی میل دس اشخاص پر مشتمل ہے اور وہاں کافی زراعتی آبادی نہیں ہے۔ اگر آبپاشی بھی کی جائے تو وہاں قبائلی پُر پیچ رسم و رواج سخت سیاسی مشکلات کا باعث ہوجانیوالے ہیں اور اگر باہر کے آدمی وہاں آباد ہوئے تو اور بھی مصیبتوں کا سامنا ہوگا۔ بصرہ بندرگاہ سے جنگ سے قبل کی تجارت ساٹھ لاکھ پونڈ سے کبھی زیادہ نہیں بڑھی ہے جس میں درآمد برآمد سب شامل ہے۔ (سیاست ۱۱ [illegible])

۲۶ [illegible]

متفرقات

مدرسہ دارالحدیث والقرآن کولوٹولہ کلکتہ مدرس اعلیٰ مولوی عبدالنور صاحب مقرر ہوئے ہیں آپ نے تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ہے بالفعل صرف دس طلبہ کی مزید گنجائش ہے۔ صرف ایسے طلباء درخواست کریں جو بنگال اور بہار کے ہوں اور ابتدائی کتابیں ختم کر چکے ہوں اور صرف حدیث پڑھنے کے شائق ہوں۔ ہر ایسے طالبعلم کو اپنی نیک چلنی کی تصدیق اور اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے۔ خوراک کا انتظام "مدرسہ" کی طرف سے ہوگا اور کتابیں بھی عاریۃً پڑھنے کے لئے مل سکینگی (شیخ احمد دین ناظم مدرسہ ۲۶/۶ کنہی سیل اسٹریٹ کولوٹولہ کلکتہ)

تلاش احباب مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی علیگڈھی کہاں ہیں؟ (محمد ایوب خاں از　　)

مولوی حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری کہاں ہیں، حاجی صاحب خود ہی اپنا پتہ بتاوینگے تو انعام کے مستحق ہونگے۔ (مینجر اہلحدیث)

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میں کسی کام کیلئے چاٹگام آیا ہوں جس صاحب کو میری اشتہار کے مطابق کسی کتاب کی ضرورت ہو وہ بدستور کلکتہ کے پتہ سے خط لکھیں۔

انجمنہائے اہلحدیث محکمہ سرداری کیطرف سے اہلحدیثوں سے عموماً اور اہل پنجاب سے خصوصاً خواہش کیگئی ہے کہ ہر مقام پر انجمن اہلحدیث قائم کرکے اطلاع دیں۔ آجتک اس کا سلسلہ نہیں چلا۔

محمدیہ کمپنی کی بابت بارہا لکھا گیا ہے کہ وہ ٹوٹ چکی ہے جن جن صاحب کا جو کچھ بقایا رہتا ہو وہ طلب فرمالیں۔

تلاش کتاب اصابہ فی احوال الصحابہ عربی مع ترجمہ اردو کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب مع قیمت اور پتہ کے مطلع فرماویں (عبدالمجید معلم مکتب اہلحدیث مہووا ڈاکخانہ اموا ضلع مظفر پور)

تقریظات "چمنستان حدیث" اس رسالہ میں ساٹھ حدیثیں مع ترجمہ اردو منظوم ہیں مفید رسالہ ہے۔ اسپر وقف لکھا ہے۔ محصول ۲؍ پائی دیکر مفت مل سکتا ہے۔ پتہ: مولوی ابو حامد محمد عثمان صاحب لشکر منگلور مچھی بازار

قادیاں میں اسلامیہ جلسہ انجمن اسلامیہ قادیان نے اشتہار شائع کردیا ہے کہ سالانہ جلسہ قادیان میں ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۲۳ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

انگورا فنڈ میں از عبدالواحد صاحب از کٹک عہ

احباب اپنا فرض ادا کریں!

زمانہ کی سیاسی رو سے مذہبی تحریرات اور اخبارات پر خاص اثر ہوا ہے۔ اس لئے بہی خواہان اہلحدیث اس کی اشاعت کی متعلق اپنا فرض ادا کریں ورنہ تنزل کا خطرہ ہے۔ (مینجر)

غریب فنڈ میں از فتولے فنڈ عہ از عبدالحفیظ صاحب مدراس ۸؍ محمد عمر صاحب حیدرآباد دکن ۱؍ مرسلہ حاکم دین صاحب از جموں عہ۔ از سائلین میاں جی غلام رسول صاحب راہوں (جالندھر) ۲؍ عبداللہ بن مولوی عبدالحکیم موضع جروا ضلع مظفر پور ۲؍ کل عہ سابقہ عہ جملہ عہ۔ دو اخبار بنام مذکورین اور ایک اخبار میراں شاہ امام مسجد اہل حدیث جموں بسفارش میاں حاکم دین صاحب مذکور تین اخباروں کی قیمت للعہ سابقہ قرضہ عہ جملہ عہ باقی بذمہ فنڈ ۱۲؍

تین سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا از جانب حاجی احمد دین صاحب سوداگر انبالہ تین سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ (۱) رئیس الدین خاں مقام چک الواد ضلع پٹنہ (۲) غلام رسول بہادری چک ضلع پٹنہ (۳) غلام قادر مدرسہ عربی خانقاہ اسیر ریاست بہاولپور۔ نمبر سائلین (۴۴)

تصحیح سابقہ حساب میں از مدرسہ اسلامیہ گوسائیگنج کے عہ لکھے گئے اور مدرسہ فخر الدین صاحب ٹانڈہ کے ۸؍ درج ہوئے ہیں۔ یہ ۸؍ بھی مدرسہ مذکور کے تھے۔

سالانہ آمد و خرچ انجمن اسلامیہ گورکھپور انجمن مذکور نے اپنا حساب کتاب متعلقہ مدرسہ اور متعلقہ انگورہ فنڈ شائع کردیا ہے۔ جو صاحب چاہیں ان سے رپورٹ طلب کرکے دیکھ لیں۔ پتہ: سکرٹری انجمن مذکور۔

دہولیانی آفتاب کے متعلق مضامین مختلفہ پہونچنے سے گمان ہوا کہ بدمزگی تک نوبت پہونچیگی اس لئے سلسلہ بند کردیا گیا۔ راقمین مضامین معاف فرماویں۔

دریافت از دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی مولانا مولوی محمد انصاری صاحب مچھلی شہری رد تقلید میں ایک رسالہ تالیف فرماکر (جو چار حصہ میں ہے) دفتر اہل حدیث کانفرنس میں ارسال فرمایا تھا مجلس مجلس شوریٰ سے منظور ہو کر مولانا موصوف کو خبر دیگئی تھی۔ کہ رسالہ ہذا کانفرنس کی طرف سے چھپ کر شائع ہوگا۔ تین برس سے زیادہ عرصہ ہوا ہوگا۔ کیا شائع ہوا ہے یا نہیں؟ (عبدالعزیز خریدار ۳۲۶۶ از کوسہا۔ دربھنگہ)

دریافت کتاب "الدر المنثور فی تراجم اہل صادقپور" کی ضرورت ہے کسی صاحب کو اس کے محل وصول مع قیمت معلوم ہو تو بندہ کو بذریعہ مطلع فرماکر مشکور فرماویں (عبدالعزیز موضع کوسہا۔ ترائی نیپال۔ ڈاکخانہ لوکہی۔ ضلع دربھنگہ)

تاکیدی نوٹس جملہ خریداران اہلحدیث کو بارہا اس امر کی ہدایت کیگئی ہے کہ تبدیل پتہ یا شکایتی خطوں پر اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایات معاف (مینجر)

حضرات! میں اس امر کا اظہار کرنا بھی ضروری جانتا ہوں کہ اہلحدیث کی ابتدائی تحریک پر جو مصائب مخالفوں کی طرف سے ان پر آئے تھے۔ وہ اب ختم ہیں۔ عدالتی کارروائیوں سے اہل حدیث باقاعدہ ہمیشہ کے لئے فارغ ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے علاوہ انگلینڈ کی پریوی کونسل تک اون کے حقوق مساجد میں اسی طرح تسلیم ہو چکے ہیں جسطرح اسلام کی تعلیم ہے۔ بس اس فرصت کو اہلحدیث غنیمت سمجھیں اور توحید و سنت کی اشاعت میں ہمہ تن لگ جائیں۔

صاحبان! آجکل کئی ایک گروہ ہندوستان سے باہر اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ جن کی کوشش کو میں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور سیاسی نقطہ نگاہ سے وہ بہت ہی مستحسن ہے مگر میں اہلحدیث کانفرنس کو یہی مشورہ دونگا کہ بحکم

انذر عشیرتک الاقربین

بطریق کار ہندوستان کے مسلمانوں کی اصلاح عقائد مقدم ہے۔ پس اہلحدیث کانفرنس کام کو کرتی رہے تاکہ مسلمان رسوم شرکیہ بدعیہ سے پاک صاف ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوا بلکہ مسلمانوں کی محض تعداد بڑھتی گئی تو خدا کے نزدیک یہ جماعت قابل فخر نہ ہوگی۔ باینہمہ میں ان لوگوں کی تحریک کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

میں آپ صاحبان کو بزور اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جب اخبار اہل حدیث میں مدت سے تحریک جاری ہے کہ ہر ایک مقام پر انجمن اہلحدیث قائم کر کے توحید و سنت کی اشاعت کیجئے۔ اس سے اہل حدیث کی ترقی ہوئی اور اسی سے مزید ترقی ہوگی۔ بس میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ ہم کو اپنی توحید اور اپنے نبی کی سنت کے پھیلانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سید ابوالحسن نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم، دہلی)

انکشافِ حقیقت!

ع زندگی میبایدت در زندہ شو

کہتے ہیں کسی مولوی صاحب کی خدمت میں ایک دانش ور طالبعلم بغرض تعلیم پہونچا تو مولوی صاحب پوچھتے ہیں "عزیز جان! آپ کونسی کتاب پڑھا کرتے ہیں؟" ذہین متعلم نے جھٹ جواب دیا کہ میں کنز شریف پڑھا کرتا ہوں۔

(مولوی صاحب) ہاں کیا نام لیا؟
(متعلم) اجی کِنز (بکسر کاف)
(مولوی صاحب) کونسا نام بتایا؟
(متعلم) (جلدی سے کہتے ہیں) کُنز (بضم کاف)
(مولوی صاحب۔ پھر پوچھتے ہیں) کیا نام؟
(متعلم۔ بہت جلدی کرنے لگے) پائیں۔ پائیں۔ پائیں۔

آجکل ہمارے کنز خوانوں بدعت نوازوں اور رسم پروازوں کا یہی حال ہے۔ جب کبھی اون کو قبر پرستی انسان پرستی اور رسوم پرستی سے منع کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ اجی قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم قبر کو اور اولیاء کو سجدہ نہ کرو۔ بلکہ قرآن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ضرور مرشد کو سجدہ کرنا چاہئیے۔ بنگر سجدہ کذا و کذا۔ کیونکہ آدم ؑ کو سجدہ کیا گیا۔ جب کہا جائے کہ صاحب وہاں تو آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ نہ کہ آدم کو آدمیوں نے سجدہ کیا اور کسی شریعت کا مسئلہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی کو آدمی سجدہ کرے۔ تو پھر کہتے ہیں کہ حدیث شریف سے ثبوت ملتا ہے جب ثبوت طلب کیا جائے۔ تو کہتے ہیں اولیاء اللہ اور ائمہ ہداۃ ایسا کرتے آئے ہیں۔ اور کیا وہ شریعت کے واقف نہ تھے؟ جب کسی بزرگ کا قول دریافت کیا جائے بلکہ اوس کے بالعکس دکھایا جائے تو وہی پائیں پائیں پائیں کرنے لگتے ہیں کہ تم تو وہابی ہو وغیرہ وغیرہ۔ ایسے ہی جب کبھی کہا جائے کہ تم لوگ اپنے آپکو مقلد کہلواتے ہو؟ بھلا دلیل تقلید اور ثبوت کیا ہے؟ قرآن و حدیث اور فقہ تک تو پائیں پائیں کر کہتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ مقلد چلے آتے ہیں۔ غیر مقلد اللہ نہیں ہوا کرتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب ان بزرگانِ دین کے قیمتی اقوال دکھا کر حقیقۃ انکشاف کر دیا جائے کہ اولیاء اللہ [illegible] ہیں؎

عبادت بتقلید گمراہی است
خنک راہروے کہ آگاہی است

صوفیا کا متفقہ مقولہ بھی دکھایا جاوے کہ "الصوفی لا مذہب لہ" کہ صوفی کسی مذہب کا پابند نہیں ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب اولیاء عظام کے مقولے بھی دکھائے جائیں تو کہتے ہیں کہ اجی تم تو بس وہابی ہو۔ اولیاء کے منکر ہو۔ کذا و کذا۔

بھلا حضرات فرمائیے کہ یہ وہی [illegible] ہے یا کچھ اور؟

در اصل اسلام کو حقیقی معنے [illegible] چاہتے ہیں تو زندہ پوش ہو کر [illegible] اختیار کر کے تمام دنیا و مافیہا سے بیزار رہیں۔ علیحدہ رہنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا ہی کے ہو کر رہیں۔ اور جب آپ کو [illegible] خواہش۔ مال و جائداد سے علیحدگی اختیار کرنی پڑے۔ کسی چیز کا دلپر اثر نہ ہو۔ اور کوئی شئے تو ہر مقصود کی تلاش کرنے کے لئے حائل نہ ہو ع

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ مخلوق خدا کو اپنے دست و بازو اور زبان سے فائدہ پہونچانا اپنے ذمہ فرض سمجھتے رہیں۔ نہ کہ محض بیکاری اور ٹھگ بازی۔ والسلام۔

(محمد حسن از چک [illegible] ضلع لائلپور)

تحفۂ حنفی
اور ضمیمہ [illegible]
[illegible]

ایڈیٹر صاحب روزنامہ سیاست لاہور کی رائے

تاریخ بیت اللہ شریف یہ خانۂ خدا زادہا اللہ شرفاً کی مکمل مفصل تاریخ ہے مسلمانوں کو اس قسم کی کتابیں خاص طور پر اپنے مطالعہ میں رکھنی چاہئیں حکیم محمد شرار خان صاحب نشاط امرتسری نے یہ ایک نہایت ہی مفید اور کار آمد کتاب تالیف کی ہے لکھائی چھپائی صاف اور روشن ہے قیمت ۱۲؎

تذکرۃ العباد حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشہور غلاموں مثلاً حضرت اسامہ، بلال، زید، سالم، سلمان، صہیب، عامر اور عمار رضی اللہ عنہم کی سبق آموز حالات درج کیے گئے ہیں۔ یہ حضرات رسول اللہ صلعم کے غلام تھے مگر اس غلامی نے انکو اس قول کا آقا بنا دیا۔ شعر غلام ہو تو یا رسول اللہ دل فدا کے نام تو یا رسول اللہ اسکی مولف بھی حکیم محمد شرار خان صاحب نشاط امرتسری ہیں۔ قیمت ۸؎

سید الشہداء حضرت سید المرسلین کے عم مکرم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی مقدس زندگی کے مبارک حالات۔ ایسی کتابوں کے پڑھنے سے مسلمانوں کے دلوں میں ایک خاص قسم کا ولولہ اور جوش پیدا ہوتا ہے اسلئے انکا مطالعہ نہایت ضروری ہے اس زمانہ میں مسلمانوں کے پاس اور کچھ نہیں رہا۔ تو انکی گذشتہ تاریخ ہی ایک بیش بہا نعمت ہے جس سے مسلمان بوجہ احسن فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت ۸؎

(سیاست ۲۳ جمادی الاول [illegible])

پتہ: **خالد برادرس امرتسر** (پنجاب)

ہندوستانی میرک کا سرمہ

اس سرمہ کا نسخہ قریباً سو سال سے ایک رحمت الٰہی کی طرح میرے گھر آیا تھا جو ایک روحانی راز کی طرح مدت دراز سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے جن مرضوں میں میں نے اسکو مفید پایا وہ حسب ذیل ہیں ضعف بصارت دھند، غبار، پپوٹوں کی سوزش، آنکھ میں خون کی چھینٹ، ککرے، رتوندی، پھلی، ناخونہ، خشکی چشم، آنکھ کی سرخی، نزول الماء، بالا کے مندرجہ امراض میں لگانے سے پوری طرح حفاظت ہوتی ہے سندیں بہت ہیں مگر گنجایش اندراج نہیں زیادہ قابل اطمینان یہ ہے کہ ضرور منگا کر آزمائیے اسکے لیے صرف ایک خط بنام ذیل پتہ پر بھیجکر بغیر اسکے کہ قیمت یا خرچہ ڈاک ادا کرنا پڑے ایک شیشی مفت منگائیں اور آزمائیں بعد آزمائش قیمت فی تولہ ۸؎ معہ محصول ڈاک۔

خضاب مقبول عالم یہ ایک خوشبودار عرق ہے بال دھونے کی کلفت اور استر کی حاجت اور شراب کی بو بالکل نہیں بالوں کو عمدہ اصلی رنگ میں سیاہ کر دیتا ہے سیاہی اسکی دیرپا ہے ۱۳ سال سے برابر فروخت ہو رہا ہے فی شیشی ۱؎ علاوہ خرچہ ملنے کا پتہ:

ڈاکٹر **نبی محمد خان** مہتمم اودہ فارمیسی و اودہ شفاخانہ [illegible]

رحمۃ للعالمین

جلد دوم (۲)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوئی تھی جس پر محققین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے اکثر مشہور مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کر دیگئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے۔ اب جلد **دوم** چھپکر تیار ہو گئی ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے۔ علم الانساب میں غایت درجہ کی تحقیق دنیا بھر میں خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں۔ قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور انکے تعلقات کے گوشہ شنیدہ ہیں جس سے آجتک بے بہرہ رہا۔ تورات انجیل و زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی انبیاء کرام پر سید المرسلین کی فضلیت کے اعلیٰ ثبوت۔ حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبوی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہؓ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے جنکا اہل بیتؓ سے تعلق ہے سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح روشن ہو جاتی ہے۔

قیمت للعہ محصول ۸؎ ملنے کے پتے:

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب۔ عطر والا دروازہ۔ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ صاحب بخشی ضلعدار مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین۔

(۲) لاہور۔ انارکلی۔ شیخ امام بخش صاحب گھڑی ساز منیجر اسٹیشن ایجنسی۔

(۳) بمبئی محلہ کھڑک ۳۰ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ۔

(۴) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز حافظ غلام قسیم صاحب۔

(۵) منصور پور۔ صوفی حبیب اللہ صاحب۔

مولانا ابو الکلام آزاد کی تصانیف

الدین و السیاست۔ اس کتاب میں مولانا نے اپنے انداز خاص میں یہ بتلایا ہے کہ اسلام اور سیاست باہم لازم و ملزوم ہیں نیز یہ کہ اسلامی سیاست یورپ کی ناکارہ سیاست کے مقابلہ میں ایک صداقت و ہدایت ہے۔ قابل دید ۳؎ کی تحریک طلب فرمائیے ۱۰۰ جلد کی قیمت ۳؎

فوجی ملازمت۔ کتاب ہذا کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ ایک فوج کا سپاہی کس طرح ملت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۳؎ ۱۰۰ جلدوں کی قیمت ۱۲؎

علماء ہند کا متفقہ فتویٰ۔ ترک موالات کی نسبت علمائے ہند کا متفقہ فتوے ہے اسکی تحریک سمجھئے للعہ میں ۱۰۰ عدد۔ **لیلائے کربلا** ۴؎ **حجاز کا سفرنامہ** ۳؎ **سمرنا کی خونی داستان** ۳؎ **فریاد کعبہ** ۱؎

نوٹ: اگر وی پی کم کی فرمائش کیلئے ٹکٹ آنا چاہیے۔ پتہ:

منشی **ظہور الحسن** منیجر اخبار الوقت بجنور (یوپی)

سلسلۂ خلافت اسلامیہ کے تحت میں

خلافت صدیقی ۵؎ خلافت فاروقی ۵؎ خلافت عثمانی ۵؎ خلافت حیدری ۵؎ چاروں کی یکجا قیمت ۱؎ قابل دید مسلمان لڑکے لڑکیوں کے لیے انکا مطالعہ مفید اور ضروری ہے **ام القریٰ** ہندوستان کے نامور مورخ خواجہ عبداللہ صاحب بی اے کی تصنیف ہے ارض مقدس معظمہ کے تاریخی تحقیقی فضائل ۸؎ **غازی انور پاشا** غازی موصوف کی زندگی کی چار حالتوں کی فوٹو اور انکی زندگی کے حیرت انگیز کارنامے ۲؎ **غازی مصطفیٰ کمال** خالد وقت سپاہ اسلام غازی ممدوح کے شجاعانہ کارنامے ۱؎ **المعین الفرائض** مسئلہ تقسیم وراثت کا بیان مع ایک نقشہ کے آسان طریقہ سے مصنفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی جسکو لاہور کے نامور کالج و پروفیسر صاحبان نے سراہا ہے ۸؎ **باورچی خانہ** جناب عزیز بیگم صاحبہ کے قلم سے ۵۰ قسم کے اچار، خلیے، مربے اور کئی مفید غذاؤں کے پکانے اور بنانے کے طریقے جسکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ۶؎ پتہ۔ منشی **مولا بخش کشتہ** سکرٹری انجمن تاجران کتب و منیجر اتحاد۔ امرتسر (پنجاب)

پانی پت کے اونی کمبل

پاکٹ صاف اور ملائم اون کی مختلف وضع قطع کے عمدہ اور خوبصورت اور پائیدار نہایت گرم تیار رکھتے ہیں اسی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہندوستان میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما جا رہا ہے لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو نہایت جلد طلب فرماویں قیمت بمقابلہ عام دکانات کے بہت کم لینگے

نیز ہمارے ہاں پلنگ کے خوبصورت بذریعہ کمالی خود تیار کئے جاتے ہیں نہایت آرام دہ سوتے نہایت عمدہ مضبوط تیار ہوتی ہیں قیمت

خوشنما چھالردار اور کنارہ دار نہایت عمدہ اور کاریگری کا اعلی نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت محصول بذمہ خریدار ۔ اجارہ کا خواہ ضرور دیں ۔ پتہ ۔

شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل شہر پانی پت (کرنال)

الاعتصام

تصنیف مؤید العلامہ ابی اسحق الشاطبی

مسلمانوں کے تفرق کا سبب بدعت ہے اور اسکا سبب اتباع شہوات ہیں علامہ موصوف نے تین جلدوں میں بیان کیا ہے خوشخط اعلی کاغذ پر طبع ہوئی ہے ۔ یہ کتاب میدان حدیث کی قیمت محصول ڈاک ذمہ خریدار ۔ ملنے کا پتہ ۔

شرف الدین اولادہ تاجران کتب مصریہ کھڑک بمبئی ۳

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۲۲۱ آر ۔ ریلوے سٹیشن لاہور چھاؤنی شرقی اور لاہور چھاؤنی غربی کے ناموں میں تبدیلی ۔

مورخہ یکم اپریل سنہ ۲۴ سے ریلوے سٹیشن لاہور چھاؤنی مشرقی کا نام مغل پورہ اور لاہور چھاؤنی مغربی کا نام لاہور چھاؤنی بدل دیا جائیگا ۔

ڈے ۔ ٹی ۔ سیول ٹریفک منیجر

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت و مضبوط لکھا ہے ۔ خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی جو ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں ۔ رسالہ تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب اخبار ریلوے لکھتے ہوئے لکھتی ہیں یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما اور صاف اور نہایت چمکدار اور دلفریب خوشنمائی اور نفاست نہایت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ یہ اپنی چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں ۔ گلے کے زیب و زینت اور آرائش میں اپنی نظیر آپ ہیں ۔ ہار کنٹھے بالے اور پہننے کیلئے ان کے درمیان میں سوراخ ہیں جسکی تفصیل زیور بنانے کیلئے ہیں ۔ اسیطرح تین درجن قیمت علاوہ محصول فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کے مع محصول آمد و رفت قیمت واپس ۔

پتہ ۔ **منیجر کارخانہ سولیشی موتی ۔ پانی پت محلہ انصار**

آزمائش کیجئے رعایتی قیمت کردی گئی ہے ضرور منگائیے

اکسیر سلیمانی ۔ امراض معدہ اور جگر کیلئے تریاق کی خاصیت رکھتا ہے ۔ کے استعمال سے پیٹ کا درد دائمی قبض قراقر کھٹے ڈکار سوء ہضم وغیرہ کی شکایت فوراً رفع ہوتی ہے غذا جلد ہضم ہوتی ہے بھوک خوب لگتی ہے کوئی گھر ایسی عجیب و غریب چیز سے خالی نہ رہنا چاہیے قیمت فی پیکٹ (۱۲ تولہ) عہ رعایتی ۱۲ ۔

اکسیر جریان ۔ یہ سفوف اپنے فوائد میں بے مثل ہے جریان کی ہر شکایت کو جڑ سے اکھیڑ کر قوت بڑھاتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی اتنا بھی ہے چہرہ کو خوشرنگ بناتا اور اندرونی و بیرونی گھبراہٹ دور کرتا ہے فی شیشی عہ رعایتی عہ ۔

اکسیر چشم ۔ نہایت کوشش سے یہ سرمہ تیار ہوا ہے ۔ اگر آپ اسکا استعمال رکھیں تو امراض چشم و ضعف بصارت کے کبھی شاکی نہ ہوں ۔ اس کے استعمال سے بینائی میں روز بروز ترقی ہوگی ۔ فی تولہ عہ رعایتی عہ ۔

پتہ ۔ **ایس آر دین احمد کمپنی محلہ قاسم جان دہلی ۔**

چند عجیب و نایاب تحفے

متبرک چاول

یعنی چاول ہیں جن پر عجیب و غریب کمال کیساتھ تمام سورۃ قل ہو اللہ عربی خط میں بہت صفائی اور عمدگی سے تحریر ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے قیمت فی چاول ۔ خریدار اپنا نام لکھوانا چاہیں تو ۱۲ زیادہ ۔ نام والے چاول کی قیمت بمع نام ۲ ۔

عقیق کے متبرک نگینے ۔ اس کارخانہ میں خالص عقیق سرخ کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جن پر تمام سورۃ قل ہو اللہ بہت باریک خوشنما چمکیلے اور نہایت پائدار حروف میں تیار ہوتی ہے ایک نگینہ بمع نام خریدار ۔ کلمہ شریف یا آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا حسبی اللہ و نعم الوکیل تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت فی نگینہ بمع نام عہ صرف ۱۲ زائد کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی بنوا کر بھیجی جا سکتی ہے جسپر نگینہ جڑا ہوگا ۔ نوٹ ۔ عقیق یا چاول پر مذکورہ آیات کی بجائے آپ جو مناسب سمجھیں لکھا سکتے ہیں ۔ دو ورق پر پورا قرآن شریف قیمت عہ

پتہ ۔ **منیجر کارخانہ متبرک چاول پانی پت**

اشتہار عطر

جو صاحب عطر استعمال کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ ایک دفعہ ہم سے بھی عطر منگا کر تجربہ کریں انشاء اللہ دیکھ کر خوش ہونگے اچھا عطر روانہ ہوگا جو صاحب ہمارے مال میں ذرہ بھی غلطی پاویں وہ بغیر شہادت کے واپس کر دیں پھر انکی مرضی کے مطابق یا تو مال بدل دیا جائیگا یا قیمت واپس کر دی جائیگی ۔ پتہ ۔

محمد صدیق مبارک احمد صدیق بازار سیانوالی

نو ایجاد خضاب انتخاب

خریدار بوقت فرمائش اخبار کا حوالہ دیں

بالوں کو منٹوں میں سیاہ کرتا ہے ۔ بدبو نام کو نہیں ۔ نہ کھجلی پیدا کرتا ہے جلد پر داغ پڑنے سے بالکل مبرا ہے آزمائش شرط ہے ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔ قیمت رعایتی فی بکس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک خرچ پیکنگ ایک سے سات پیکٹ تک محصول

پتہ ۔ **خدا بخش و عبد الحمید سوداگر خضاب انتخاب جہلم (پنجاب)**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ٭

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللّٰہ وسنۃ رسولہ

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۱۷

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنتِ نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے بذریعہ منی آرڈر یا وی پی
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔
(۴) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔
(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ مبلغ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ مبلغ لـــہ
عام خریداران سے " " شر
" " ششماہی " عاؔ
ممالکِ غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسالِ زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر مطبوعہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب	صفحہ	۱
بیت المال اہلحدیث کی بنیاد رکھی گئی	"	۳
مروجہ عرس اور مستورات	"	۴
جرح بر جواب سیف اللہ	"	۶
قادیانی مشن (دور جدید)	"	۷
مرزائیوں سے مباہلہ	"	۸
چند سوالات	"	۹
فتادے	"	۱۰
ملکی مطلع	"	۱۱
متفرقات	"	۱۳
انتخاب الاخبار	"	۱۴
اشتہارات	"	۱۵

خوشخبری

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ نمبروں میں ان سوالات کی بابت اظہار کیا گیا ہے کہ حافظ جماعت علی شاہ صاحب علیپوری کے امرتسری خلیفہ اختر صاحب نے بذریعہ الفقیہ یہ متفقہانہ سوال پیش کئے ہیں جنہیں سے دس کا جواب پہلے پرچوں میں دیا گیا ہے۔ آج گیارہویں سے شروع ہوتا ہے۔ (اڈیٹر)

س نمبر ۱۱ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا قرون ثلثہ میں کوئی باقاعدہ جماعت ایسی تھی جسکا نام اہلحدیث کانفرنس ہو؟ اور اس کے عہدہ دار صدر اور نائب صدر، سکرٹری اور نائب سکرٹری ہوتے تھے اور اسکا سالانہ جلسہ کبھی کسی شہر میں کبھی کسی شہر میں ہوتا ہو۔ اور رزولیوشن پاس ہوتے ہوں؟ اگر تھا تو اسکا ثبوت دو۔ اگر نہیں تو اہلحدیث کانفرنس کا قائم کرنا بدعت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو یہ کانفرنس کیوں قائم ہوئی اگر نہیں تو کیوں؟

الف اگر اہلحدیث کانفرنس نہ تھی تو کیا کوئی باقاعدہ جماعت ایسی تھی جس نے اپنا نام کانفرنس رکھا ہو اور اسی طرح کا انتظام ہو جیسا کہ آجکل کانفرنسوں میں ہوتا ہے؟ (الفقیہ ۵ جنوری ص۶)

جواب ۱۱ اہلحدیث کے ناظرین حیران ہونگے کہ یہ سوال ہے یا جدال۔ مگر ہماری رائے میں بجائے حیران ہونے کے ان کو خوش ہونا چاہیے کہ ان کے مذہب پر ایسے ایسے معقول سوال ہوتے ہیں جنکی بابت ساری دنیا کو چیلنج ہے کہ ع

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

اصل جواب اس سوال کا ہم پہلے نمبروں میں دے آئے ہیں۔ جماعت بھی تھی۔ صدر، نائب صدر سب تھے۔

حیات طیبہ۔ حضرت مولانا [illegible]

[illegible]

خوشخبری۔ حضرات! استاد پنجاب حضرت مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی مرحوم کی مفصل سوانح عمری جسکا سے انتظار تھا چھپ کر تیار ہے اور قابل دید ہے جلدی منگائیں قیمت

[illegible]

اہلحدیث نام کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ طرزِ عمل کا نام ہے جیسے صرفی. نحوی. عروضی. وغیرہ۔

سنو جی! ہم تم کو اور تمہارے اعوان و انصار اور جلسا مجلس سب کو جانتے ہیں۔ اس لئے ایسے ویسے سب سوالوں کی بیخکنی کرنے کو ایک ہی حدیث کافی جانکر پیش کئے دیتے ہیں من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر۔ جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں :-

اَلْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِہِمْ

غیر منصوصہ امور میں مسلمان جو کچھ شرط او طریق کار مقرر کرلیں اس پر جمع رہیں۔

پس یہ ہے ایک عام اصول انتظامی اور اجراء کاروبار کے متعلق۔ جبتک منصوصات شرعیہ کے خلاف نہ ہو فاندفع ما اورد۔

لطیفہ ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں میں بازار میں سے جا رہا تھا میرے ہاتھ میں ایک پنکھا تھا۔ اس پارٹی کے ایک سرگرم ممبر نے مجھ پر سوال کیا "مولوی صاحب! پنکھا رکھنے کے لئے بھی کوئی حدیث آئی ہے"؟ میں نے کہا ہاں۔ ابھی میں نے ہاں کہا تھا کہ سننے کی تاب نہ لاکر وہ سامنے سے ہٹ گیا۔ خطرہ ہے کہ ایسے متبعین حدیث ناظرین کو بھی پیش آئیں اسلئے وہ حدیث جو میں سائل مذکور کو بتانا چاہتا تھا لکھتا ہوں۔ وہ حدیث یہ ہے :-

ولجسدك عليك حق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بہت سے حقوق فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ فرمایا ہے کہ "تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے"۔ جس کے جسم کو گرمی سے تکلیف ہو۔ وہ اس حدیث کے عام اصول کے ماتحت پنکھا رکھے تو جائز ہے۔

نکتہ بعض امور صریحہ ہوتے ہیں۔ اور بعض اصول عامہ کے ماتحت۔ ان اصول عامہ کے ماتحت انکو لیکر کام کرنا عین موافق شرع ہے اس پر اعتراض کرنا یا تو بے سمجھوں کا کام ہے یا الدّ الخصاموں کا۔

مثلاً دینی سفر حج یا جہاد میں قطع مسافت مقصود ہے۔ اس کے لئے زمانہ رسالت میں اونٹ گھوڑے تھے۔ مگر اب ریل وغیرہ ہے۔ اب اگر سوال ہو کہ ریل پر چڑھنے کی کوئی حدیث ہے؟ تو جواب یہی ہوگا کہ ریل بھی اصول عامہ کے ماتحت قطع مسافت کا ایک ذریعہ ہے جیسا اونٹ۔ گھوڑا۔ اس سے بھی زیادہ ہی کوئی کنج کاؤ کرے تو یہی جواب ہے کہ ع

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

نتیجہ معلوم ہوا کہ سائل کے نزدیک انجمن نعمانیہ یا بزم صوفیہ وغیرہ سب بدعت ہیں فتفہم۔

سؤال نمبر ۱۲ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کے زمانہ میں کوئی موقت الشیوع پرچہ شائع ہوتا تھا جس میں ملکی خبریں اور مضامین درج ہوتے تھے؟

(الف) اگر تھا تو کیا اس کا کوئی نام رکھا گیا تھا؟

(ب) سالانہ قیمت پہلے وصول کی جاتی تھی؟ اگر کی جاتی تھی تو یہ جائز وصولی تھی؟

(ج) اگر کوئی موقت الشیوع پرچہ شائع نہ ہوتا تھا تو اخبار اہلحدیث کا اجرأ بدعت اور سالانہ قیمت کی پیشگی وصولی حرام ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں جاری ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟" (ع ، ر)

جواب ۱۲ مثل مشہور ہے :- "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" یعنے جب کسی مخالف کو اعتراض کا موقع نہیں رہتا تو منہ چڑانے لگتا ہے۔ یہی کیفیت ہے ہمارے اس معترض کی۔

ہاں صاحب! موقت الشیوع تھا جسکا نام خطبہ جمعہ ہے۔ جو صحابہ کرام سنکر یاد کرتے اور بعض لکھتے اور دوسروں کو لکھاتے بھی تھے۔ غالباً اسی لئے اہلحدیث کی تاریخ اشاعت جمعہ ہے۔ اخبار اہلحدیث کی قیمت پیشگی لینے کی نظیر بیع سلَم ہے بیع سلم کی شروط میں سے کوئی نہ پائی جائے تو اعتراض کرو ؎

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزی نیست

اصل جواب وہ حدیث ہے جس میں ارشاد ہے ذرونی ماترکتکم یعنی "جبتک میں (حضورؐ) تمکو پابند نہ کروں تم کام کئے جاؤ"۔ یعنے دنیاوی کاموں میں مسلمان آزاد ہیں جبتک امور منصوصہ کے خلاف نہ ہو۔ البتہ از قسم عبادات میں پابند رہنا ضروری ہے۔ فافہم۔

نتیجہ معلوم ہوا کہ سائل کے نزدیک اخبار الفقیہ اور رسالہ انوار الصوفیہ وغیرہ سب بدعت ہیں۔ یا بدعت ہونے چاہئیں۔

سؤال نمبر ۱۳ شدِ رحال کن صورتوں میں اور کن اغراض سے جائز ہے؟ اور کن صورتوں اور کن اغراض سے ناجائز؟ ہر ایک قسم کے شدِ رحال کے جواز و عدم جواز میں قرآن و حدیث سے ثبوت منفصل ہو" (ء گ)

جواب ۱۳ یہ اوس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

لا تشدّ الرحال الا الی ثلث مساجد

یعنی سفر کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف"۔

اس حدیث میں جو شد رحال کا لفظ آیا ہے اس کی بابت سائل پوچھتا ہے کہ کیا مطلب ہے؟ غرض اسکی یہ ہے کہ عرسوں وغیرہ کا سفر کسی طرح ٹھیک ہو جائے۔

پس سنئے! اس حدیث میں مستثنی مساجد ہے اور مستثنی منہ محذوف ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں مستثنی کی نوع یا جنس جیسا مقام ہو مستثنی منہ سمجھا جاتا ہے نوع یہاں مسجد ہے اور جنس مکان۔ اس لئے ہم رفع غلطی اور سلب کلی کے لئے جنس ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ کسی مکان کی من حیث المکان عظمت کے لحاظ سے سفر نہ کیا کرو۔ سوائے تین مساجد (بیت اللہ۔ بیت المقدس اور مسجد نبوی) کے۔ اس تشریح سے جو جو نتائج ہیں وہ ظاہر ہیں کہ :-

(۱) کسی مقبرہ کی زیارت کو بحیثیت عظمت مقبرہ کے دور دراز سے جانا جائز نہیں۔

(۲) (سوائے قبر کے) کسی خانقاہ کی زیارت کو جانا

جائز نہیں۔

اِلّا اس خانقاہ میں کوئی صنعت کاری کی بھی یا اہل بدعت کی رسوم بدعیہ کا اندازہ کرنا وغیرہ ہو تو یہ اوسکی عظمت میں داخل نہیں۔ سفر تجارت بھی اس میں داخل نہیں۔ دوست کی ملاقات کو جانا بھی اس میں داخل نہیں کسی جلسہ کی شرکت سے کسی جگہ جانا بھی اس میں داخل نہیں۔

نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کے نزدیک بغداد اجمیر علی پور وغیرہ عرسوں میں جانا منع ہونا چاہیئے۔

سوال نمبر ۱۴ صحابہ کرام کیا رسول اللہ کی شان میں لفظ اللّٰہ ورسولہ اعلم کہتے تھے یا نہیں؟ اگر کہتے تھے تو کیا آنحضرت صلعم منع فرماتے تھے یا سکوت؟

(الف) بصورت سکوت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلم کا لفظ مساوات باللہ پیدا کرتا تھا یا نہیں؟

(ب) اعلم کا لفظ باعتبار معنی کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کرنا مسلک وہابیہ کے مطابق شرک تھا یا نہیں۔ اگر شرک تھا تو صحابہ کرام مشرک ہوئے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(نوٹ) اس سوال سے یہ مراد نہیں کہ علم رسول اللہ خدا کے علم کے برابر ہے بلکہ سوال ہذا اس غرض سے ہے کہ ظاہر الفاظ مساوات پیدا کرتے ہیں یا نہیں؟ صحابہ کرام ایسے موقعہ پر یہ کہتے تھے جبکہ ان کو علم نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ اللہ اور اللہ کے رسول ہم سے زیادہ جاننے والے ہیں تو اس جواب میں مساوات علم اللہ و علم الرسول پائی جاتی ہے یا نہیں؟ (، ،)

جواب اس پارٹی میں ایک صاحب بڑے فلاسفر اور جالینوس زمان ہیں۔ یہ سوال انکی ایجاد ہے۔ آہ! خدا جانے ان لوگوں کو جلدی کیا پڑی تھی کیوں نہ دو چار مہینے مدرسہ دیوبند میں جاکر مشکوٰۃ شریف یا کم از کم بلوغ المرام باقاعدہ پڑھ آتے۔ سنئے! اصحابہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دینی امر میں خود سوال کرتے تو صحابہ کرام عرض کرتے اللّٰہ ورسولہ اعلم یعنی اللہ اور رسول کو ہم سے زیادہ علم ہے۔ کیونکہ وہ تو ان دونوں کے سکھانے سے سیکھتے تھے اس لئے اس لفظ کی صداقت میں کیا شک ہے؟

رہا یہ خیال کہ اللہ اور رسول کے علم میں بظاہر برابری لازم آتی ہے۔ یہ خیال علم عربی اور علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتا ہے۔ اَعْلَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ یہ صرف اپنا مفضل علیہ چاہتا ہے جو قائلین ہیں۔ یہ نہیں کہ اللہ اور رسول کی باہمی مساوات بھی لازم ہو۔ سنئے! قرآن مجید کی شہادت ارشاد ہے:-

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ (پ ع ۱۴)

(یعنی اللہ اور جس کا رسول بہت حقدار ہیں کہ وہ انکو راضی کریں)

اس آیت میں دونوں کو اسم تفضیل اَحَقُّ سے حکم فرمایا ہے حالانکہ اللہ تعالے کا حق رسول سے بہت زیادہ بلکہ بے حد و بے حساب ہے۔ کیونکہ رسول کا حق صرف اس لئے ہے کہ وہ مضاف الی اللہ ہے ورنہ فی حد ذاتہ نہیں اور اللہ کا حق فی حد ذاتہ ہے۔ علم منطق کے قاعدے سے یوں سمجھو کہ اعلم کا لفظ کلی مشکک ہے۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

(باقی باقی)

بیت المال اہلحدیث کی بنیاد

رکھی گئی

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ جنوری میں ایک مضمون نکل چکا ہے جسکا عنوان ہے "ہمارا نصب العین" اوسمیں بتایا گیا ہے کہ اہلحدیثان پنجاب نے خاکسار کو اپنا سردار منتخب کیا ہے اسکی وجہ تو وہ جانیں کہ انہوں نے سرداری کے اوصاف کہاں تک خاکسار میں دیکھے ہیں۔ اب بحیثیت خادم قوم ہونے کے جو میرا فرض ہے اوسکا خاکہ اوسی مضمون میں دیا گیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ پنجاب میں ایک بڑا مدرسہ دار الحدیث ہو یتیم خانہ ہو۔ کتبخانہ ہو۔ بیوہ خانہ ہو وغیرہ ضروریات کیلئے ایک بیت المال ہو جس میں ہر ایک ضرورت پیش آمدہ میں امداد دیجائے۔ اس نصب العین کی بابت اطلاعیں پسندیدگی کی آئی ہیں منجملہ ایک یہ ہے:-

جناب مولوی محمد یوسف صاحب جیپوری مصنف حقیقۃ الفقہ لکھتے ہیں:-

"بخدمت فیضدرجت جناب مولنا و مقتدانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون ہذا کو اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

سرداری پر مبارکباد انتخاب سردار کے متعلق جسوقت سردار اہلحدیث میں تحریک شروع کیگئی تھی اوسی وقت اس عاجز کی نظر جناب والا پر پڑی تھی۔ بحمد اللہ انتخاب بھی وہی ہوا جس کا انتظار احباب کو تھا۔ اہلحدیثان پنجاب اب جسقدر خوشیاں منائیں کم ہے کہ انکو ایک ایسا وسیع الظرف حلیم الطبع سلیم الفطرت محاسن حمیدہ کا مجسم مجموعہ سردار ملا۔ اگر میری رائے خطا نہیں کرتی تو کچھ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس دائرہ کو اسقدر تنگ کیوں کیا گیا کہ مولانا کو صوبہ پنجاب کا سردار بنایا گیا بلکہ یہ خدمت تو مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد کیجاتی اور مولانا موصوف کو سردار کل بنایا جاتا۔ سرپرآوردہ احباب اسطرف توجہ خاص طور پر مبذول فرمائیں۔ میری ناقص رائے میں نصب العین مندرجہ پرچہ اہلحدیث ۱۳ جنوری نہایت مناسب ناقابل ترمیم و تردید ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اس خدمت کو انجناب سے کما حقہ ادا کراوے اور تادیر سردار اہلحدیث بناکر ہمارے سروں پر رکھے اور اپنی رضامندی کے کام لے اور نظر بد حاسدین سے بچائے آمین ثم آمین فقط محمد یوسف"

بیت المال کی بابت بھی مسرت ہے کہ اسکی بنیاد بھی ایک اللہ کے بندے نے رکھدی گو اسکا افسوس ہے کہ پنجاب میں سے کوئی نہ نکلا بلکہ دور دراز ملک برما سے ایک صاحب نے سبقت کی۔ یہ خدائی تقسیم ہے جس سے جو کام چاہتا ہے لیتا ہے۔

منشی تاج الدین صاحب بیگو (برما) سے عـہ بتفصیل ذیل بھیجتے ہیں۔

امداد یتیم خانہ اہلحدیث للعہ بیوگان للعہ مدرسہ عا
کتبخانہ اہلحدیث عا اہلحدیث کانفرنس عا غریب فنڈ للعہ اخبار
للعہ مسجد لاہور عا

کانفرنس غریب فنڈ اور مسجد لاہور کے متعلق دیئے علیحدہ کرکے باقی ۱۲ سے بیت المال اہلحدیث کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ خدا سے امید ہے کہ وہ بحکم اَنْبَتَهَا اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا بہت جلد اس میں مدد دیگا۔ اللہ قدیر وبالاجابۃ جدیر۔

ﺻ میں اس خیال کی تائید یا تصدیق نہیں کرسکتا یہ محض آپکا حسن ظن ہے۔ (اڈیٹر)

مروجہ عرس اور مستورات

قابل توجہ گدی نشینانِ ہند

ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ ہمارے ملک کے پیرزادوں نے ایک ایسی عبث بدقبیحہ جاری کی ہوئی ہے جس سے طرح طرح کی دینی و دنیوی نقصانات روزمرہ کی مشاہدہ نظر آ رہی ہیں اور تمام شامل شدہ اعراس کا گناہ پیرزادوں کی گردن پر ہے جو پیرزادی بڑی خوشی سے برداشت کر رہے ہیں اور شریعت محمدیہ کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ العیاذ باللہ۔ اول تو بڑی تعجب کی بات ہے کہ جتنے بھی عرسوں والے گدی نشین پیرزادے کہلاتے ہیں کلہم حنفی مذہب کے پیرو برائے نام ہیں اور بزعم خود پکے حنفی ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ عرس مروجہ کا طریقہ کہاں سے انہوں نے لیا ہے۔ آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی اسکا حکم فرمایا تھا یا آپ نے کسی صحابی کا یا سابقہ نبی کا عرس کیا تھا۔ یا کسی صحابی نے پیغمبر خدا کا عرس کیا یا کسی تابعی نے یہ طریقہ اختیار کیا یا تبع تابعین نے یہ کام کیا۔ یا ائمہ مجتہدین میں سے کسی نے حکم دیا ہے۔ اگر سابقہ زمانے میں اس فعل قبیحہ کا پتہ نہیں چلتا تو پھر کیا وجہ کہ مقلد امام ہو کر خود دائرہ تقلید سے نکل رہے ہیں کیونکہ مقلد کی ایسی قدر شان ہے کہ وہ اپنے امام کے قول تک پہونچکر اپنی رائے کو وہیں تک بس کر دیگا اگر امام کے قول سے تجاوز کریگا تو مقلد امام نہ رہیگا کیا عرس کنندہ صاحبان اس مسئلہ میں اپنے امام کا قول پیش کر سکتے ہیں؟ دیدہ باید!

پیرزادو! خیال سے غور کر کے سنو کہ ہر قول کا کوئی قائل ہوتا ہے اور ہر فعل کا فاعل۔ اور ہر حادثہ کا زمانہ۔ کیا آپ مسئلہ اعراس کا قائل اور فاعل اور زمانہ بتلا سکتے ہیں؟ اگر بتلا دینگے تو آپکے دلائل پر غور کیا جائیگا۔

بجائے مردوں کے مستورات اس موقع پر جس تندہی اور سرگرمی و اہتمام کا اظہار کرتی ہیں کہ شاید کسی اہم و اقدم رکن دین کے لئے اسکا عشر عشیر بھی ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اول تو عورتوں کا شامل عرس مردوں کے ساتھ ہونا خلاف شریعت محمدیہ ظاہر ہے جبکہ فقہاء کرام نے مسجدوں میں نماز جماعت کیواسطے مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے منع کر دیا ہے۔ تو عرسوں میں مردوں کے ساتھ مل جل کر پہلو بہ پہلو چلنا پھرنا، بیٹھنا، لیٹنا، کیسے درست ہو سکتا ہے۔ جس شان و شوکت سے مزین ہو کر اور ستر و پردہ کو خیرباد کہکر اپنے گھروں سے نکلتی ہیں تو یہ غضب علی الغضب نہیں تو اور کیا ہے؟ آؤ ہم تم کو اس کے متعلق خداوند کریم کا ارشاد سناتے ہیں غور سے سنو جسکا ترجمہ یہ ہے:۔

"کہہ دیجئے یا رسول اللہ (صلعم) مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کریں نامحرم مردوں کو دیکھنے سے اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں بدکاری سے۔ اور ظاہر نہ کریں اپنی زیبائش اور آرائش کو مگر وہ چیز جو ظاہر ہو یعنے ہاتھ پاؤں اور منہ (گھر میں کام کرنے کے وقت) اور ڈھانکیں اپنی اوڑھنیوں سے گریبان اور گردنوں کو اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کیلئے الخ!"

(سورہ نور پ ۱۸)

پس کیا کوئی ہے ایسا مسلمان جو اس صاف اور صریح حکم خداوندی کو معلوم کرنے کے بعد اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں کو عرسوں میں شریک ہونے کی اجازت دے، جو حکم باری تعالے سے سرکشی اور روگردانی کا موجب و باعث ہو اگر کوئی مسلمان مرد اپنی مستورات کو اس کی اجازت دے یا اس پر رضامندی ظاہر کرے تو وہ سمجھ لے کہ جو عتاب و عقاب و عذاب اس ارشاد صداقت بنیاد کی خلاف ورزی کی صورت میں عورتوں پر عائد ہوتا ہے اس میں وہ مرد ضرور حصہ دار ہوگا۔

علاوہ اس کے پیرزادے نہ روکنے والے بھی مستحق اس کار خیر کے ہونگے۔ ہمارے قریب دس بارہ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ جلالپور کیکناں مشہور ہے۔ وہاں پر ایک صاحب بزرگ پیر حیدر شاہ ہمارے ہی زمانہ میں ہوئے ہیں جنکی گدی پر آجکل سید فضل شاہ پوتا حیدر شاہ مرحوم ہے۔ بقول مریداں شاہ صاحب ایک لاکھہ روپیہ نقد روضہ فنڈ میں جمع ہونے پر شاہ صاحب کی قبر پر گنبد کا کام شروع کرایا گیا ہے لیکن لاکھ روپیہ سے گنبد قبر کا کام پورا نہیں ہو سکا۔ قصبہ کے عین مرکز میں ان صاحب کی قبر ہے جس پر ۹۵ فٹ لمبا یعنے اونچا گنبد شاہ صاحب کے پوتہ گدی نشین نے بنوایا ہے۔ جسکی ابھی سفیدی و نقش نگاری باقی ہے۔ اکثر مرید شاہ صاحب کے کہا کرتے ہیں کہ صاحبزادہ فضل شاہ عالم ہے۔ کیا شاہ صاحب یا اُن کا کوئی مرید یا استاد بتلا سکتا ہے کہ لاکھ در لاکھ روپیہ ایک قبر کی خوبصورتی اور پختگی پر خرچ کرنا کونسی شریعت میں جائز ہے[1]؟ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ ایسے گنبد مٹانے پر مقرر نہ ہوئے تھے؟ آج انہی کی اولاد قبروں کی پختگی اور مضبوطی پر لاکھوں روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ کیا ایسے پیرزادے شریعت محمدیہ کے تابعدار اور اپنے ائمہ کبار کے پیروکار ہیں؟ ہرگز نہیں ایسے لوگ دنیا کے مال جمع کرنے کی خاطر من مانے مسائل اختراعی گھڑ کر اپنے مریدوں کو خوش کر رہے ہیں۔ ورنہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں ایسے کاموں کے کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اللہ تعالے اپنے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں قائم رکھے اور اسی پر مارے۔ اور اسی پر دوبارہ زندہ کرے۔ آمین!

جو صاحب میرے مضمون کو پڑھکر تردیدی طور پر جواب دینا چاہے وہ ذرا مہربانی فرما کر ٹھنڈے دل سے غور کرتا ہوا ہاتھ میں قلم پکڑے اور گالی گلوچ سے مہربانی۔ نفس مسئلہ میں عام اجازت ہے۔ دلائل قرآن و حدیث و اقوال صحابہ و ائمہ اربعہ سے ہوں ایرے غیرے نتھو خیرے کے اقوال سے معاف۔ جس پرچہ

---

[1] اسلامی درد ہوتا تو انگورہ فنڈ میں دیدیتے ۱۲ (اہلحدیث)

کوئی صاحب جواب دیں۔ اس کی ایک کاپی مجھ مسکین کو مرحمت فرمائی جائے۔ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

(حررہ آثم نور محمد میانوی (خادم اہلحدیث)
ڈاکخانہ چوٹالہ ضلع جہلم)

جرح برجواب سیف مدظلہ

ناظرین! اس کم بضاعت نے ۲۲۔ ربیع الاول کے اہلحدیث میں دو سوالات کئے تھے۔ (۱) سحر النبی کی بابت۔ (۲) جمع القرآن فی عہد النبی۔ جسکا جواب جناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی نے ۹۔ ربیع الثانی کے اہلحدیث میں ارقام فرمایا ہے۔

جمع القرآن کی نسبت جو کچھ آپ نے ارقام فرمایا ہے۔ وہ تو میری عین تائید ہے مجھے تو صرف صحف کی اولیت میں تامل تھا۔ دیگر ہیچ۔

ہاں جو کچھ آپ نے سحر النبی کی نسبت تحریر فرمایا ہے اُس سے مجھ بجائے تشفی کے اُلجھن پیدا ہو گئی ہے لہذا دوبارہ تکلیف دینے کے لئے ملتجی خدمت ہے امید کہ گستاخی معاف فرما کر جواب سے سرفرازی بخشینگے

آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ عرب العربا اسم مفعول کے لئے اسم فاعل کا لفظ بولتے ہیں۔ اسی طرح کبھی اسم فاعل کیلئے اسم مفعول کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے مثالاً چند الفاظ راضیہ کو مرضیہ سے مائہ کو محمودہ سے تعبیر کرنے کا طریق بتایا ہے یہ جواب آنجناب کا چند وجوہ سے قابل استدلال نہیں ہو سکتا۔

(۱) یہ قاعدہ محض آپ اور نیز بعض مفسرین تک ہی محدود ہے اور یہ شاذ ہے اور نادر پر حکم عموم کا نہیں لگایا جا سکتا۔

(۲) آیت مفصل ہے مجمل نہیں حدیث کو حکم نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ قاعدہ صحیح مانا جائے تو کیا دوسرے کا بھی حق ہے کہ اپنے مفید معنیٰ قاعدہ تجویز کر لے؟ اگر ہاں تو آپکی پیشکردہ آیت وقالوا ساحرٌ او مجنون (ذاریت)، ساحرٌ کو مفعول بنا کر نتیجہ نکالئے دیکھئے کیا صحیح ہے۔ کیونکہ مسحوریت کا نتیجہ مجنونیت ہے پھر تو الزام کفارہ غلط نہیں کہا جا سکتا مجھے بسا اوقات نہایت افسوس ہوا کرتا ہے۔ میرے بعض احباب بجائے منطقی ومعقولی ہونے کے ایسی فاش غلطی کیونکر کر جاتے ہیں۔ اب آنحضور کو توجہ دلانے کے لئے اُن ہر دو آیتوں کا مطلب واضح طور پر خود لکھے دیتا ہوں ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

ہر دو الزام کفار کا غلط تھا۔ ساحرٌ ومسحورٌ۔ اور وہ دونوں مواقع اور دونوں الزام الگ الگ ہیں ایک نہیں۔ لفظ مسحور ابتداء دعوٰی نبوت پر الزام تھا۔ سینکڑوں برس ایک چیز کو یا تمام عمر کبھی کسی چیز کو سننے کا اتفاق نہ ہوا ہو۔ اس کے خلاف آوازہ اٹھانے والے کو مجنون وخبط الحواس وخفقان وغیرہ لوگ تجویز کیا کرتے ہیں۔ لفظ ساحر درجہ کمالیت کا الزام تھا۔ شق القمر ودیگر معجزات دیکھکر جب لاجواب ہوئے فوراً خطاب ساحر کا ملنے لگا۔ آیا خیال شریف میں؟ آپکی پیشکردہ آیت جو حضرت موسےؑ کی شان میں ہے اسی کو عاجز اپنی تائید میں پیش کرتا ہے۔ فقال لہ فرعون انی لاظنک یموسیٰ مسحوراً جب موسیٰ خدا کی قدرت وجبروت کی نشانی لیکر فرعون کے پاس آئے اور دلائل سے اُس کو مجبور کیا تو وہ کہتا ہے کہ اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ تم پر جادو کر دیا ہے!

خیال فرمائیں یہ ابتدائے دعوٰی کا ذکر ہے اور جبکہ ساحران فرعون کے مقابلہ پر آپ غالب آئے پس خطاب ساحر کا ملا پس مطلع صاف ہے دونوں آیتیں اپنی جگہ صحیح ہیں کسی تاویل کی محتاج نہیں۔ پس میں اس الزام کو غلط سمجھتا ہوں۔ اور الزام کی طرف منسوب کرتا ہوں اور آپ حدیث سے اون کے قول کی صحت فرما کر تائید کرتے ہیں اب آپ کا جواب کہاں تک معقول ہے؟ ہم اس کی تنقید کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں وہ جادو مثل دیگر امراض بخار و درد شکم، درد سر وغیرہ کی طرح ایک مرض تھا جسکا اثر عقل وتمیز اور قلب پر نہ تھا۔ بلکہ ظاہر اعضاء جسم پر تھا۔ کیونکہ آپکے نزدیک سحر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بہت خوب! سحر کا عقل پر ہونا تمیز و قلب پر ہونا۔ اور ظاہر اعضاء جسم پر ہونا آپکو تسلیم ہے۔ اچھا تو یہ فرمائیں کہ جو سحر ظاہری اعضاء پر ہوتا ہے۔ اُسکا احساس کیونکر ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان ہر مرض کو محسوس کرتا ہے یونہی سحر کو محسوس کرنیکا طریقہ ہے۔

کیونکہ مریض کو درد یا سوزش و گھبراہٹ وغیرہ کا علم اُس کے ہوش و حواس سے و دریافت سے معلوم ہوتا ہے۔ یونہی سحر جبتک اپنا خاص اثر نہ ڈالیگا۔ سحر سے تعبیر نہ کیا جائیگا۔ دیگر امراض وسحر میں مابہ الامتیاز کیا ہے اُس کا علم ہونا ضروری ہے۔ اگر آپ بدلائل عقلیہ یہ بتلا دینگے کہ اُس کے احساس کا یہ طریق ہے جس کا اثر قلب وتمیز پر ہو ہی نہیں سکتا تو عاجز کو ماننے میں ہرگز تامل نہ ہوگا۔ رہا یہ کہ حدیث کا انکار لازم آتا ہے تو معروض ہے کہ جو دلیلیں سحر کے غلط ہونے میں ہیں۔ وہ تو یقینی ہیں اور روایت احاد ظنی ہے اور اس لائق نہیں کہ یقینی کا معارضہ کر سکے۔ لکھنے کو تو میں لکھتا ہوں مگر ہاتھ لغزش کھاتا اور دل خوف کھاتا ہے کہ کہیں نیچریت کا نشانہ بنکر خارج از اہلحدیث نہ کیا جاؤں۔ نہیں نہیں۔ اے خدا! مجھکو تو تا زندگی اہلحدیث ہی رکھ اور اسی گروہ کے ساتھ مجھ کو اٹھائیو کیونکہ مجھکو اس کے حق ہونے کا کامل یقین ہے۔

عاجز نے تو اہل اصول سے یہ سُنا ہے کہ جب حدیث نص قطعی کے معارض ہو تو وہ تاویل طلب ہے تکذیب فعل قبیح ہے۔ لہذا عاجز تکذیب کو تو کفر خیال کرتا ہے۔ ہاں مگر علماء دین سے اس حدیث کے تاویل کا خواہاں ہے بشرطیکہ قطعی و عقلی دلائل سے تطبیق نہ دیجائیگی رہا یہ امر جو کچھ آپ نے صنادیدین سے ضرر سحر کا امکان ارشاد فرمایا ہے اول تو یہ دلیل احتمالی ہے و نیز ضرر جسطرح اعضاء پر ہو سکتا ہے اُسی طرح قوت دماغی پر ہو سکتا ہے۔ کیا آپکا

یہ روزمرہ کا محاورہ نہیں ہے۔ فلاں کام میں خلل واقع ہوا۔ فلاں کے دماغ میں خلل ہے۔ یہی نمبر ۲ یہاں خلل کی صورت میں نمودار ہے۔ ہاں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اما اللہ فقد شفانی اللہ نے مجھے شفا بخشی۔ شفا ہوتی ہے امراض سے۔ سحر کا ایک طرح پر مرض ہونا یہ تو ٹھیک ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ مرض دماغی تھا یا دیگر مرض دونو احتمال ہیں دوسرے یہ لفظ بھی مہمل ہے۔ ایک چبھتا ہوا الزام بھی کسی قدر کنایہ کے ساتھ ہو گیا یعنی اگر کوئی صاحب محاورہ عرب سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے دلیلوں کے ماننے پر آمادہ نہ ہوں تو اپنے فہمیدہ معنے کی اصلاح ہی کر لینی چاہیئے۔ بہت خوب۔ بچشم ما روشن دل ما شاد۔ سحر کے معنے جادو دیا گیا۔ حضور یہ تو ارشاد فرمائیں کہ یہ محاورہ اور معنے ایجاد بندہ ہے یا اہل لغت نے مقرر فرمائے ہیں۔ اگر جناب کا ایجاد کردہ خاص ہے تب تو مجھے ماننا شاید ضروری نہ ہوگا۔ ہاں اگر دوسری شق سے متفق علیہ ثابت ہوگا تو بعد دلائل و حوالہ کے ضرور مان لونگا۔ رہا آشنا اور ناآشنا ہونا کبھی اس عاجز نے دعویٰ علمیت کا اظہار نہیں کیا نہ اس قابل ہوں۔ بلکہ یہ جو کچھ چند سطور ارسال خدمت ہیں آپ ہی حضرات کی خدمت کا صلہ ہے۔ دیگر ہیچ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنحضور و دیگر علماء متبحرین نظر ثانی فرما کر جواب عطا فرمائینگے۔ شاید پھر مجھکو قلم نہ اٹھانا پڑے۔ بعد اس جواب الجواب کے دوسرے مسئلوں کی تنقید کرونگا انشاء اللہ۔

(خاکسار ظہیر احمد از جہلاٹنگ ایر برما)

اخبار اہلحدیث اور انجمنہائے اہلحدیث

جناب مولٰنا مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ سردار جماعت کا لقب آپ کو مبارک۔ اور ان حضرات کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے سردار جماعت کے انتخاب میں حصہ لیا۔ جزاہم اللہ خیرًا۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ آپکی عمر میں درازی اور دینی ترقی کرے آمین ثم آمین۔

ہمارا ہمیشہ سے یہی خیال رہا کرتا تھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو سردار جماعت نہایت موزوں ہے بفضل خدا وہی سچ ہوا اور ایک دلی آرزو ہماری اور ہے خداوندا اسکو بھی کامیاب کر دے یعنی اخبار اہلحدیث کی خریداری ترقی پر نہیں ہے۔ اور اور ملکی اخبارات کے نمبروں پر نظر کرتے یہ دینی اخبار اہلحدیث لاکھوں کے نمبر پر ہونا تھا اسکا برعکس اسکا نتیجہ یہی معلوم ہوتا ہے۔ دینی خیالات و رغبت دلوں سے مفقود ہونیکا شبہ ہے دنیا کے دھندے میں یا نام و نمود میں لوگ منہمک ہو رہے ہیں اسی زمانہ پرفتن میں اخبار اہلحدیث شائع ہونا۔ وقتاً فوقتاً مذاہب باطلہ کا تعاقب کرتے رہنا یہ اسلامیوں کو باعث عزت ہے ثواب آخرت کمانے کے سینکڑوں ذرائع ہیں لیکن اخبار اہلحدیث کو عام لوگوں میں اشاعت کرانا ثواب سے خالی نہیں ہے۔ ہر ہفتے میں گھر بیٹھے وعظ کہنے والا واعظ یہی اخبار ہے ہر ہفتہ میں یہی مفتی فتوے سناتا ہے توحید و سنت کی طرف رغبت دلانیوالا یہی اخبار ہے۔ مذاکرہ علمیہ کا مزا چکھانے والا یہی اخبار ہے ملکی مضامین کے علاوہ غیر ممالک کے مذاہب کے معلومات کا ذخیرہ یہی اخبار ہے اور پنجاب۔ بنگال، بمبئی، دہلی اور لاہور۔ امرتسر۔ مدراس۔ حیدرآباد۔ رنگون برما وغیرہ وغیرہ اہلحدیثوں سے رشتہ اسلامی جوڑنے والا یہی اخبار ہے ایسے اخبار کے زندہ رکھنے میں ہر توحید کے حامی کو ضروری ہے کہ اس کی ترقی اشاعت میں کوشاں رہے اسلئے ایک آسان طریق یہ ہے اس میری آواز کو ملک کی انجمنوں تک پہونچا دیں اور توجہ دلا دیں چونکہ اخبار اہلحدیث کو زندہ رکھنا قوم کا کام ہے اس اخبار کی زندگی جماعت اہلحدیث کیلئے باعث فخر ہے جیسا کہ سردار جماعت ہمارے لئے فخر کا باعث ہیں۔ ہندوستان میں جنوبی ہند و برما وغیرہ میں سینکڑوں انجمنیں ہیں خصوصًا اخبار اہلحدیث سے انس رکھنے والی انجمنوں کو چاہیئے کہ انجمن کے سرمایہ سے ہر سال دس اخبار یا کم از کم پانچ اخبار خرید کر غربا کے نام جاری کرا دیں۔ سال میں پچاس یا پچیس روپیہ انجمن کی حیثیت میں کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ غربا کے علاوہ مقامی انجمن کے قرب و بعید میں ایسے حضرات اب بھی موجود ہیں جنکا اہلحدیث کے نام سے چہرہ لال پیلا ہو جاتا ہے۔ انہیوں کے نام اخبار جاری کرا دینے سے فائدہ کی امید ہے شاید اخبار کا مطالعہ کر کے توحید و سنت پر عمل کرنا شروع نہ بھی کرینگے تو بھی اہلحدیثوں پر جو بے جا حملے ہوا کرتے ہیں۔ ان کا سدباب ہو جاویگا۔ امید ہے کہ ہر انجمن اس پر کاربند ہوگی۔ اور قوم پر و سردار جماعت پر ثابت کر دیگی کہ انجمنوں کی یہی سچی کارگذاری ہے۔ فقط۔

(عبدالوہاب امام مسجد اہلحدیث پرمبور بارکس مدراس)

ضرورت نکاح

ہمارا ایک دوست بنام مولوی محمد حنیف جنکی اہلیہ ایک فرزند چھوڑ کر فوت ہوگئی ہے لہذا مولینا موصوف کو صیغہ خانہ داری میں سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں جنکے لئے ایک اہلیہ جو کہ قرآن شریف و اردو خواندہ و خانہ داری میں ماہرہ ہو اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہو درکار ہے۔ بہار ضلع گیا و پٹنہ کو ترجیح دی جائیگی مولوی صاحب موصوف پختہ اہلحدیث ہیں رہنے والے کھریانواں ضلع گیا مدھوپور کے ہیں مولوی صاحب کا معاش زندگی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسکی وجہ سے زندگی بعیش و عشرت کٹتی ہے کسی صاحب کو اس سے بھی زیادہ حالت معلوم کرنا ہو تو چند جگہوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ آسن سول مولوی نعمت اللہ صاحب۔ گیا میں مولوی فرخ صاحب۔ کھریانواں میں مولوی انوار الحسن صاحب بانکی پور میں منشی محمد حسین صاحب وغیرہم سے دریافت کر سکتے ہیں۔ خط و کتابت کا پتہ:- ابو محمد کریم بخش صدر بازار چائیں باسہ سینگھ بھوم ؛

قادیانی مشن

دورِ جدید

ناظرین منتظر ہونگے کہ آج اونکی نگاہ سے وہ مضمون گذریگا جس کا اعلان کئی ہفتوں سے ہو رہا ہے یعنی مرزا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی: مگر ابھی اوسکی اشاعت میں چندروز کا وقفہ پڑ گیا کیونکہ مرزائیوں سے دورِ جدید شروع ہوگیا جسکی صورت یہ ہے :-

قاضی محمد اکمل صاحب قادیانی (جنہوں نے ہمارے چیلنج مندرجہ اہلحدیث ۶۔ جنوری کی قبولیت سے اطلاع دی تھی اور جنکی طرف سے قادیانی وفد امرتسر میں آکر ناکام واپس گیا تھا جکی ساری خط و کتابت گذشتہ پرچے میں درج ہوچکی ہے انہوں) نے دوسری طرح سے سلسلہ جنبانی کی ہے۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ اب انہوں نے ہم کو چیلنج (دعوت) دیا ہے کہ ہم اون کی پیش کردہ صورتوں میں سے جو چاہیں صورت اختیار کریں۔ قادیانی مقابلہ میں جبکہ بتائیدہ و بنصرہ تعالیٰ ہمارا دعویٰ ہے+

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت
واذا نطقت فانتی الجوزاء

اسلئے ہمارا فرض تھا کہ ہم اس چیلنج کو بخوشی منظور کرتے۔ بہرحال اب جو دورِ جدید چلا ہے تو ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں :-

قاضی اکمل صاحب کا خط عا

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث! مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار کی قریبی اشاعت میں درج فرمائیں (محمد ظہیر الدین اکمل عفی عنہ)

{ اہلحدیث کو اپنے چیلنج پر قائم رہنا چاہیئے }

اگرچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہایت تنگ وقت میں اطلاع دی کہ ۵ فروری کو آجاؤ تو آجاؤ ورنہ پھر روپیہ دینا میری مرضی پر موقوف ہوگا مگر پھر بھی الفضل کے قائم مقام وقت پر امرتسر پہونچ گئے۔ فی مابین جو تبادلہ خیالات ہوا وہ سب خط و کتابت چھپ گئی ہے۔ اب میں اتمام حجت کیلئے چار تجویزیں پیش کرتا ہوں۔

اوّل ۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے چیلنج کے الفاظ بدلنا چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے خطوط سے ظاہر ہے تو وہ پہلے اس غلطی کا اقرار کریں کہ ۶۔ جنوری کے اہلحدیث میں جو میں نے حضرت مرزا صاحب کو واضع حدیث اور مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا کا مصداق لکھا ہے یہ میری غلطی تھی۔ اور اس کے بعد وہ چھاپے کی غلطی۔ اور سند و تخریج سے صحت روایت کا اعتراض پیش کریں۔ کیونکہ ۶۔ جنوری کے اہلحدیث کی بناء پر انکو اس قسم کی بحث کا حق حاصل نہیں۔ اس چیلنج کی بناء پر تو ہمارے ذمہ صرف یہ بات عائد ہوتی تھی کہ ہم کسی کتاب (حدیث) سے رجال کی بجائے دجال یختلون الدنیا بالدین دکھادیں جس کے دکھلانے کے لئے پہلے بھی تیار تھے اور اب بھی تیار ہیں۔

دوم ۔ ہم تین سو روپیہ انعام رکھتے ہیں اگر مسلمہ فریقین شخص یہ حلفیہ بیان دیدے کہ ۶۔ جنوری کے اہلحدیث کے چیلنج کے یہی معنے ہیں جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب بیان کررہے ہیں تو یہ روپیہ انہیں دے دیا جائیگا۔

سوم ۔ حاجی نور احمد صاحب امرتسری (امین ثالثی) موکد بعذاب قسم کھا کر کہدیں کہ اس چیلنج کا یہی منشاء ہے جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتارہے ہیں اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھپر اور میری بیوی بچوں پر خدا عذاب نازل کرے تو رفع نزاع کے لئے ہم مان لینگے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب چیلنج سے پھرتے نہیں اور نتیجہ کا انتظار کرینگے۔

چہارم ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب حلفیہ (موکد بعذاب) اعلان کریں کہ جو شخص کسی کتاب سے کوئی حدیث نقل کرے اور منقول عنہ میں کوئی غلطی ہو تو نقل کرنیوالا اصطلاح ائمہ محدثین میں واضع حدیث اور دجال کہلاتا ہے۔ راکمل عفا اللہ عنہ

قادیان۔ ۱۱۔ فروری سنہ ۲۲ء)"

اہلحدیث ناظرین! ان حواریانِ مسیح کی تحریر کو بغور ملاحظہ کریں۔

(عا) کا جواب تو گذشتہ پرچے میں خط و کتابت سے مفصل مل سکتا ہے کہ میرا چیلنج بھی صحیح اور تمہارا فرار (یونانی فوج کیطرح) بھی صحیح۔

(ع۳) خاص قابل غور بات یہ ہے کہ حاجی نور احمد صاحب امین کا فرض صرف یہ ہے کہ وہ ایک معتبر کی حیثیت سے روپیہ میں خیانت نہ کریں۔ حاجی صاحب کی بابت یہ کہنے کی حاجت نہیں۔ امرتسر کیا تمام ملک جانتا ہے۔ کہ لاکھوں کی تجارت بڑی ساکھ سے کرنیوالے بڑے امین ہیں۔ اون کے منصب امانت میں غالباً ایک شخص کو بھی شک کی گنجائش نہیں ہوگی۔ بس انکا منصب صرف امانت داری ہے اور بس۔ اکمل صاحب خود ہی ان کو امین کے لقب سے ملقب کرتے ہیں پھر فیصلہ ان سے کیوں طلب ہو۔ اور وہ حلف کیوں اٹھائیں۔ کیا لدھانہ کے مباحثہ سہ صدی میں مولوی محمد حسن صاحب (امین) نے بھی حلف اٹھائی تھی؟ اللہ سے ڈرو کیا کہتے ہو!

(ع۴) چہارم صورت تمہاری بھی میں جانتا ہوں (موکد بعذاب) سبحان اللہ! یہ وہی (موکد بعذاب گیدڑ بھبکی) ہے جو ہمیشہ پیش ہوا کرتی ہے جسکا جواب بڑے میاں کے زمانہ سے آجتک یہی دیا گیا ہے کہ عذاب کی نوعیت بتاؤ تاکہ معلوم ہو کہ دردِ سر بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ اپنا یا اپنے متعلقین میں سے کسی کا تو اس میں داخل نہیں؟ ہاں یہ بھی بتانا ہوگا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی طرح چار مربعے اراضی کا ملنا بھی تو اس عذاب

+ میں جنگل کا پتھر ہوں جو اپنی جگہ سے ہلے نہیں اور جب میں بولوں۔ تو آسمان کا ستارا جوزا ہوں جو بڑا بولنے والا ہے ۱۲ منہ

الہاماتِ مرزا - مرزا قادیانی کے الہاموں کی تردید قابل دید قیمت ۱۲ر منیجر

میں داخل ہے تاکہ ہم بھی ایسے عذاب کی خواہش کریں۔

ناظرین! یہ ہے اس الہامی جماعت کے ہتھکنڈے

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

رہی دوسری صورت سو اس کی بابت ہمارا جواب ملاحظہ ہو۔

جواب ۱ + قاضی اکمل صاحب! آپکا خط پہونچا۔ ۱۷ فروری کا اہلحدیث تیار ہو چکا ہے اس میں درج نہیں ہوسکیگا۔ اس لئے قلمی جواب ارسال ہے۔ بعد تصفیہ سب خط وکتابت شائع کی جاویگی ان شاء اللہ۔

آپکی پیش کردہ چار صورتوں میں سے بعض تو میرے اختیار کی نہیں اور بعض فیصلہ کن نہیں اسلئے میں آپکی پیشکردہ صورتوں میں سے دوسری صورت اختیار کرتا ہوں۔ آپ تین سو روپیہ شیخ[لہ] عبدالقادر صاحب بیرسٹر کے پاس جمع کراکر رسید بھجوادیں جسکا مضمون مفصل ہو۔ اور اگر وہ منظور کریں تو منصف بھی وہی ہوں۔ نامنظور کریں تو ڈاکٹر اقبال صاحب یا میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر منصف ہوں۔

منصف اور قاضی یا جج پر حلف دینا شرع اور قانون میں ثابت نہیں۔ اس لئے میں تو اسکو ضروری نہیں جانتا۔ آپکے نزدیک اس دعوی پر کوئی آیت یا حدیث دلیل ہو تو مجھے بھی تسلیم سے انکار نہیں ہوگا۔ اور اگر منصف صاحب بطور خود بھی اس شرط کو مان لیں تو بھی مجھے انکار نہیں بہرحال یہ انکا فعل ہے میرا نہیں۔ امید ہے آپ میرے اس جواب کو صحیح جانینگے۔ (ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر) ۱۳-۲-۳۰ء

ناظرین! دونوں خطوں کو بغور ملاحظہ فرمائیں کہ میں نے کوئی بات پیچیدہ نہیں رکھی نہ کوئی نئی شرط تجویز کی ہے۔ اب دیکھئے اسکا جواب کیا آتا ہے۔ آج (۱۸۔ فروری) تک اسکا جواب نہیں آیا۔ انتظار ہے۔ خدا کرے ہاں میں جواب آئے تاکہ فیصلہ جلدی ہو۔ اور مجھے یہ کہنے کا موقع نہ ملے ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکھو
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

مرزائیوں سے مباہلہ

حضرات ناظرین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ معروض آنکہ تحصیل گوجرانوالہ میں ایک گاؤں موضع ماڑی بھنڈراں ہے اور اس جگہ کچھ مرزائی بھی ہیں۔ اور موضع مذکور کا نمبردار چوہدری کرم الہی ہمارا شاگرد ہے۔ نمبردار مذکور نے چار الہام مرزا قادیانی کے مرزائیوں کو سنا کر جواب طلب کیا۔ مرزائی لاجواب ہو کر بولے کہ یہ مکذب امرتسری کا حضرت مسیح قادیانی پر افترا ہے۔ ہرگز الہام نہیں۔ اگر ان الہامات کا ثبوت کوئی تصنیف قادیانی سے دے تو ہم فی الہام مبلغ ۲۵ روپیہ انعام دینگے۔ الغرض طلب ثبوت حوالجات الہامات پر خاکسار کو بلایا گیا۔ تو خاکسار نے کتاب براہین احمدیہ سے الہامات بالفاظہا دکھا دیئے۔

(الہام ۱) انت[1] من مائنا وھم من فشل (ص [illegible])

(الہام ۲) اعمل[2] ما شئت فانی قد غفرت لک (ص ۵۶۰)

(الہام ۳) یحمدک[3] اللہ من عرشہ ویمشی الیک (ص [illegible])

(الہام ۴) انت[4] معی وانا معک خلقت لک لیلاً ونہاراً (ص ۵۶۰)

حاضرین جلسہ نے باواز بلند کہدیا۔ احمدی دوستو! اب یکصد روپیہ حسب شرط مقررہ رکھدو۔ اہل ہنود نے اس بات کو بزور پکڑا اگر مرزائیوں کی حالت دگرگون ہوگئی۔ مرزائیوں کا لیڈر کرم الہی پٹواری مذبوحی حالت میں حلفاً بولا کہ ہم نے صرف مبلغ ۲۵ کہے تھے فی الہام نہیں کہا تھا! در مولوی صاحب ترجمہ بھی درست نہیں کرتے۔ خیر تاہم حسب شرط مقررہ مبلغ ۲۵ روپیہ رکھ دیئے ہیں۔ خاکسار نے کہا فی الہام ۲۵ یا صرف ۲۵ کو تو تم یا تمہارا خدا یا یہ حاضر لوگ جانیں مجھے علم نہیں۔ ہاں ترجمہ کی صحت وغلطی کا میں ذمہ دار ہوں۔ خاکسار نے فوراً ترجمہ براہین احمدیہ سے بالفاظہ دکھا دیا۔ یک نہ شد دو شد۔

خاکسار نے کہا مرزائیو! توبہ کرو۔ تمہیں حق معلوم ہوگیا اور ہم ۲۵ بھی واپس دینگے۔ مرزائی بولے ہم توبہ نہیں کرینگے۔ سچ ہے ع

بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

مرزائی بولے۔ نعوذ باللہ اگر مسیح قادیانی بقول علماء جھوٹا ہوتا تو اس کے بالمقابل کوئی مباہل کھڑا ہوتا جس کی زندگی میں مرزا قادیانی ہلاک ہوتا۔ مرزا صاحب مباہلہ کے لئے للکارتے رہے مگر علماء کی طرف سے نفی میں جواب ملا۔ مکذب امرتسری کو کئی ایک دفعہ للکارا۔ دیکھو رسالہ "ثنائی فرار مباہلہ سے انکار" اب بھی مولوی صاحب کو خلیفہ صاحب نے مباہلہ کرنے پر ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار شائع کیا ہوا ہے مگر مکذب امرتسری سنتا نہیں اور کئی ایک نامعقول وجوہات پیش کرتا ہے۔ خاکسار نے کہا سچ ہے۔ مرزائیوں کی اصطلاح میں شکست کا معنے فتح ہے۔ کیوں جی مرزا کے بلانے پر علماء امت لاہور میں نہ آئے؟ کیا مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ نہ ہوا تھا؟ پھر کون پہلے مرا؟ مولوی عبدالحق کتنے سال پیچھے زندہ رہے؟ اگر مولوی ثناء اللہ کو مقابلہ کے لئے للکارا تو اسی مقابلہ میں مرزا صاحب بقول خود مرے نہیں؟ دیکھو آخری فیصلہ والا اشتہار۔ اب رہا خلیفہ قادیان۔ سو وہ بھی باپ کا بیٹا ہے جیسا کہ تم فی الہام ۲۵ کہکر اب جھوٹی قسم کھا رہے ہو۔ ایسا ہی جلسہ قادیان میں ایک مرزائی

[لہ] شیخ صاحب کا نام قادیانی وفد نے پہلی خط وکتابت میں لیا ہوا ہے ۱۲ منہ

[1] تو اے مرزا ہمارے (خدا کے) پانی سے ہے اور وہ کیچڑ سے۔ [2] تو جو چاہے کر ہم نے تجھے بخش دیا ہے۔ [3] اللہ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف آتا ہے۔ [4] تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ۔ میں نے تیرے لئے رات دن پیدا کئے۔ (اہلحدیث)

+ قاضی اکمل صاحب نے اپنی چٹھی الفضل ۱۸ فروری میں درج کرادی ہے ہمارا جواب درج نہیں کرایا۔ امید ہے آئندہ کرادینگے ۱۲ منہ

فاتح قادیان ۔ مباحثہ لدھیانہ کی مفصل روئداد مرزائیوں کی شکست۔ مع آفۃ اللہ بجواب آیۃ اللہ قیمت ۶ منیجر

محمد افضل ٹھیکیدار نے مولنا شیر اسلام کو کو پانچسو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا مگر پھر تو خرگوش کے سینگوں کی طرح بالکل چھپ گیا۔ ایسا ہی خلیفہ قادیاں کا انعام ہوگا۔ آہ! ؎

کہ در آفرینش ز یک جوہر ند

جب مولنا جلسہ قادیاں میں قسم کھا چکے ہیں تو پھر میاں محمود کا اشتہار جاری کرنا رفع ندامت نہیں تو کیا ہے؟

مرزائی بولا کہ خلیفہ کے ایجاد کردہ الفاظ میں کوئی اور یا مولوی ثناء اللہ مباہلہ کرے تو ۶ ماہ کے اندر ہلاک ہوگا۔ مولوی صاحب امرتسری اسی خوف سے پس وپیش ہو رہے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ عذاب مقرر کرو اور وہ الفاظ میرے پیش اسی محفل میں کرو۔ مَیں خود مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ یقین عذاب میں مدت تک بحث کرکے مرزائی نے تین عذاب مانے۔ (۱) قتل تلوار (۲) غرق آب۔ (۳) خسف۔ بعدہٗ منشی قاسم علی والا اشتہار مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۲ء کا میرے پیش کیا۔ خاکسار نے "مَیں ثناء اللہ" کی بجائے "منکہ غلام یٰسین ولد مولوی سلطان احمد سکنہ ونڈالہ" لکھکر شروع سے اخیر تک بالفاظہٖ مکرر سہ کرر روبرو ۳۰۰ آدمیوں مسجد میں کھڑے ہوکر زیر آئت مباہلہ مباہلہ کیا اور جملہ حاضرین آمین کہتے رہے۔ اب جملہ مرزائیوں کو عموماً اور خلیفہ صاحب کو خصوصاً واضح ہو کہ خاکسار آپکے حسب منشاء الفاظ منگھڑت اضافہ مباہلہ کو بحکم دروغگو را بخانہ باید رسانید کو مدنظر رکھکر مباہلہ کر چکا ہے اب آپکو میرے محفوظ رہنے پر سال تک عذاب معینہ ۱ قتل تلوار ۲ غرق آب ۳ خسف۔ سے کوئی عذر نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک سال کے اندر تباہ ہونے سے اگر مَیں باطل پرست ثابت ہونگا۔ تو سال تک عدم ہلاکت یعنی محفوظ رہنے پر حق پرست وصحیح الاعتقاد ضرور ثابت ہونگا۔ تو پھر بحکم کونوا مع الصادقین مرزائیت سے توبہ کرکے محمدی ہونے میں آپکو کیا عذر ہوگا ہاں بل نتبع ما الفینا علیہ آباء نا کا عذر نہ شائد تمکو پسند ہو۔

نوٹ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ گفتگوئے مزائیہ میں انعام کا نام جب سنیں تو پہلے رکھا لیں ورنہ بعد میں ہرگز نہیں دیتے۔ چنانچہ ایکسو روپیہ مقرر کرکے عـہ وصول کئے ہیں+۔ قادیانی پارٹی پر ہمارا ۵ عـہ روپیہ بقایا ہے۔ اگر مولوی غلام رسول راجکی موضع ماڑی بھنڈراں میں مباحثہ کیلئے آئے تو کئی ایک ۵ عـہ وصول ہونگے۔ اس لئے کہ وہ الہاموں کے معنے جانتے ہیں۔

ماڑی کے مرزائیو! مولوی صاحب کو ضرور منگاؤ اور ہمارے ہاتھ دیکھو۔ فقط۔

(خادم غلام یٰسین ونڈالوی از ونڈالہ وڑکان ضلع گجرانوالہ)

چند سوالات

حضرات علماء حنفیہ کرام عموماً اور جناب مولانا مولوی نجم الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ سلانپور خصوصاً براہ مہربانی سوالات ذیل کے جوابات مرحمت فرما کر ممنون ومشکور فرماویں۔

(۱) حنفی مذہب کے نزدیک تقلید کی تعریف کیا ہے؟

(۲) تقلید فرض ہے یا واجب سنت ہے۔ یا مستحب ہے؟

(۳) امام اعظم رح اور اون کے شاگردوں نے اپنی تقلید کے وجوب استحباب میں کیا ارشاد فرمایا؟

(۴) قرآن وحدیث حنفی مذہب کا اصول ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کون کون کتابیں حدیث کی حنفیوں کے نزدیک معتبر ہیں؟

(۵) قرآن وحدیث کا مطلب جو کچھ امام اعظم اور ان کے شاگردوں نے سمجھا وہی صحیح ہے یا دوسرے اماموں نے جو کچھ سمجھا ہے وہ بھی صحیح ہے؟

(۶) مقلد جب دلائل بیان کرنا شروع کرے تو وہ اوس صورت میں بھی مقلد رہا یا دائرہ تقلید سے باہر ہوگیا؟

(۷) تقلید خاص امام اعظم رح کی فرض ہے یا امام شافعی رح وامام مالک رح وامام احمد رحمہم اللہ کی بھی فرض ہے؟

(۸) جب مقلد مذہب خاص چند مسائل میں اپنے امام یا اس کے شاگردوں کے خلاف کرنے لگے تو اب بھی وہ مقلد اوس مذہب کا رہا یا نہ رہا؟

(۹) یہ بھی ممکن ہے یا نہیں کہ اکثر مسائل کسی امام کا مقلد رہے اور چند مسائل میں محقق بنے؟

(۱۰) سوائے مقلدین ائمہ اربعہ کے اَور طریقے والے ناجی ہیں یا غیر ناجی؟

(۱۱) منصب تشریع کسی وجہ سے سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اَور کو بھی حاصل ہے یا نہیں؟ اگر حاصل ہے تو اوس کو کس قدر علم کی ضرورت ہے؟

(۱۲) کتب فقہ درمختار۔ ہدایہ۔ فتاوے عالمگیری شرح وقایہ۔ کنز الدقائق۔ منتہی المصلی۔ وغیرہ حنفی مذہب کی معتبر کتابیں ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کتب مذکورہ کے کل مسائل پر حنفیوں کا عمل ہے یا نہیں؟

(۱۳) کتب فقہ متذکرہ بالا میں وہ مسائل جو بلفظ قال ابوحنیفہ رح و عند ابی حنیفہ رح منقول ہیں کیا اون کی اسناد باقاعدہ محدثین صاحب کتاب سے امام ابوحنیفہ تک پہونچی ہیں؟ اگر پہونچی ہیں تو دو ایک مسئلے کی سند بطور نظیر کے ارقام فرمایئے!

(۱۴) زمانہ خیر القرون کے مسلمان مقلد تھے یا غیر مقلد؟ اور مذہبی لقب اون لوگوں کا کیا تھا؟

(۱۵) خیر القرون کے مسلمان کن کن کتابوں سے مسئلے کی تحقیق کیا کرتے تھے؟ اون کا تحقیق مسائل میں طرز عمل کس طرح تھا؟

(۱۶) خانہ کعبہ میں چار مصلے (حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی) قدیم ہیں یا جدید؟ صحابہ بعد اور صدر اول کے مسلمانوں کے مصلے کا کیا نام تھا؟ فقط

الملتمس

عبد الصمد خان عفی عنہ از مرانپور۔ خریدار اہل حدیث ۵۴۲۳

+ ۲۵ عـہ میں سے کچھ حصہ قادیانی جلسہ کے لئے بھیجدیں ۱۲ (اہلحدیث)

ادبُ العَرَب ۔ صرف ونحو عربی کو ایسے آسان طریقوں سے لکھا گیا ہے کہ معمولی اُردوخوان بھی سمجھکر فائدہ حاصل کر سکے۔ قیمت ۱۲ر منیجر

فتاوے

س نمبر ۸۹ ایک شخص نے ایک شخص کے گھر کچھ امانت رکھی اب وہ امانت چلی گئی ہے۔ امانت رکھنے والے نے چیز دکھا کر اور تعداد کر کے نہیں دی۔ اب وہ کہتا ہے کہ میرے مبلغ [illegible] تھے تم دید جسکے گھر امانت تھی وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے تعداد دکھا کر رکھے ہیں تو لیلو ورنہ ہم نہیں ادا کرتے۔ آیا شرعاً وہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ (اشرف الدین نوشہرہ)

ج نمبر ۸۹ امین کا فرض تھا کہ امانت رکھتے ہوئے شمار کر لیتا۔ اگر اوس کی غفلت سے گئی ہے تو اوس کو دینی پڑیگی اور اگر اوسکی غفلت سے نہیں بلکہ مجبوری سے گئی ہے تو اوس کے ذمہ نہیں پڑیگی۔

س نمبر ۹۰ ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے جو شرع محمدی فیصلہ کرے وہ منظور ہے اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ مجھے قانون انگریزی کا فیصلہ منظور ہے۔ جس شخص نے شرعی فیصلہ کی نامنظوری دی ہے اس کیلئے کیا حکم ہے از روئے قرآن وحدیث (، ،)

ج نمبر ۹۰ شرعی فیصلے سے انکار کرنیوالے پر کفر کا خوف ہے اسکو بہت جلد توبہ کرنی چاہیئے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱۳)

یعنے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلوں کو تسلیم کریں اور اس کے سوا ایمان نہیں۔ (۲/ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۱ وقت قبولیت دعا کا بروز جمعہ جو امام کے بیٹھنے سے لیکر نماز ادا کیے جانے تک حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہے اگر کوئی آدمی امام کے پہلے خطبے سے فارغ ہو کر بیٹھنے کے بعد اپنے ہر دو ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز نہیں تو کیوں؟ صحابہ کرامؓ کا معمول کیا تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بوقت دعا ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یا نہیں؟ اگر اٹھاتے تھے تو اتباعاً للنبی صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کی جائے تو جائز ہے یا نہ؟ عموماً لوگ جمعہ میں ایسے مواقع میں کوئی دعا نہیں کیا کرتے نہ ہاتھوں کو اٹھا کر نہ بغیر اس کے۔ اگر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اسکو منع کرتے ہیں۔ کیونکہ بوقت خطبہ اولیٰ و آخری بالکل خاموشی کے ساتھ اور بغیر لغو حرکات کے خطبوں کو سننے کا حکم ہے۔ مہربانی فرما کر مدلل جواب عنائت کر کے ممنون فرمائیں۔ (سائل یکے از عشاق اہلحدیث از معسکر بنگلور)

ج نمبر ۹۱ خطبے میں دعا زبانی کرلے۔ ہاتھ اٹھانے میرے علم ناقص میں ثابت نہیں۔ عموم حدیث کے ماتحت بین الخطبتین ہاتھ اٹھانے تو منع بھی نہیں معلوم ہوتا کیونکہ عموم حدیث سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے۔ گو خصوص اس وقت نہیں بہرحال محل نزاع نہیں۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۲ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ کا جنازہ غائبانہ پڑھا اور اس عورت کا کہ آپ نے قبر پر جا کر جنازہ غائبانہ پڑھا بعد ان دو واقعات کے آنحضرت صلعم نے کبھی جنازہ غائبانہ پڑھا یا نہیں؟ آنحضرت صلعم کے کسی صحابیؓ سے جنازہ غائبانہ پڑھنے کا ثبوت ہے یا نہیں؟ حدیث سے مطلع کریں۔ (خاکسار محمد سعید ودہاون از آگرہ)

ج نمبر ۹۲ معاویہ بن معاویہ لیثی مدینہ میں فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کا جنازہ تبوک میں پڑھا تھا۔ (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۲۵)

س نمبر ۹۳ آنجناب نے اہلحدیث کے کسی قریبی پرچے میں فتاوے کے صفحہ میں بجواب کسی سوال کے لکھا تھا کہ مدرس کو صدقات سے تنخواہ دینی ٹھیک نہیں" اوکما قلت میں کہتا ہوں جس مدرسہ میں صدقات کے مستحقین غریب طلبا تحصیل علوم دینیہ کرتے ہوں۔ اون کو تعلیم دینے کی نیت سے اگر مدرس کو صدقات سے مشاہرہ دیا جائے تو کیوں کر ناجائز ہوگا؟ امید واثق کہ اس مسئلہ پر پھر کافی روشنی ڈالینگے۔ فقط۔ (خاکسار محمد اسرائیل عفی عنہ کرمجوئی۔ پربھوی)

ج نمبر ۹۳ میری اپنی ناقص تحقیق تو یہ ہے کہ زکوٰۃ ہر ایک کار خیر میں لگ سکتی ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ میں تملیک کے قائل ہیں اون کی طرف سے کما گیا ہوگا۔ ورنہ میری اپنی ناقص رائے میں تو جائز ہے۔ مصارف زکوٰۃ میں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ہر کار خیر کو شامل ہے۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۹۴ زید کی بکر کے چھوٹے بھائی سے لڑائی ہوئی۔ اور اس نے بھائی بکر کے پاس آکر واویلا کیا۔ بکر نے اپنی برادری کو جمع کر کے قرآن مجید کو ہاتھ لگا کر قسم اٹھائی کہ ہم سب لوگ تادم زندگی زید سے نہ ملینگے۔ عرصہ تین سال کے بعد بکر کی لڑکی سخت بیمار ہو گئی اور زید اس کی بیمار پرسی کو آیا۔ بکر نے بہت انکار کیا لیکن چند آدمیوں نے مجبور کیا۔ کہ یہ وقت جھگڑنے کا نہیں ہے۔ چنانچہ اوس وقت رنجش دور ہو گئی اور اب زید اور بکر کا آپس میں ایسا ہی سلوک ہے جیسا پیشتر قسم اٹھانے کے تھا۔ فرمائیے کہ جس نے قسم اٹھائی ہے اس کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟ آیا کچھ کفارہ دینا پڑتا ہے یا اس قسم کی قسم جائز یا ناجائز کس طرح پر ہے؟ (برکت علی۔ انارکلی ہسپتال روڈ۔ لاہور)

ج نمبر ۹۴ بکر نے اگر قرآن کی قسم کھائی ہے تو یہ قسم ہی نہیں۔ قسم اللہ کے نام کی ہوتی ہے اور اللہ کے نام کی کھائی ہے تو یہ قسم قطع رحمی کی ہے ناجائز ہے۔ اسلئے اس قسم کا توڑنا اور توڑ کر کفارہ دینا فرض ہے کفارہ دس (۱۰) مساکین کو کھانا کھلانا۔ اتنی توفیق نہ ہو تو تین روزے رکھنا ہے اللہ اعلم۔

(۳/ ر داخل غریب فنڈ)

لغات القرآن جملہ حروف قرآنی کے معانی مع مختصر صرف و نحو کے قاعدوں کے۔ قیمت [illegible]

ملکی مطلع

پیچھے ہٹ جاؤ!

فنونِ جنگ کی تعلیم جو کل دنیا میں جاری ہے اس میں ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ جب افسر فوج وقت کی نزاکت کا اندازہ کرے تو اوس کا فرض ہے کہ بلند آواز سے کہے۔

"پیچھے ہٹ جاؤ"

قرآن شریف بھی مذہبی اخلاقی تعلیم کے علاوہ جنگی تعلیم بھی دیتا ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ تینوں (مذہبی جنگی اور اخلاقی) تعلیموں میں سے کوئی قابل لحاظ اصول ترک کر دے۔ اس فقرے کی بابت یوں ارشاد ہے۔

ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ

(پ ۹ ع ۱۶)

یعنی جو کوئی میدان جنگ میں لڑتے ہوئے پیٹھ پھیرے وہ خدا کے نزدیک سخت مغضوب ہے۔ مگر جو شخص فن جنگ کے کسی قاعدے سے منہ پھیرے یا مصروف کارزار پارٹی کمزوری کی وجہ سے اپنے مرکز کو لوٹے تو وہ غضب کی مورد نہیں ہوگی۔

یہ آیت بتا رہی ہے کہ میدان جنگ سے ہٹنا ہر حالت میں برا نہیں۔ بلکہ اس کی برائی ایک خاص حد تک ہے۔

گذشتہ جنگ یورپ میں جرمن فوجیں پیرس میں داخل ہونے کو تھیں کہ ناگاہ وہ پیچھے ہٹ گئیں۔ خدا معلوم ان کو پیچھے ہٹنے کے لئے کون سخت امر باعث ہوا تھا۔

آج ہندوستان میں حکومت سے ترک تعلق کو بھی روحانی جنگ کہا جاتا ہے۔ اس میں حملہ آور فریق حکومت ہے اور حملہ بردار فریق رعایا ہے جس نے اپنے اعمال سے ہر موقع پر ثابت کر دیا کہ ؎

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی

اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کے مطالبہ حقوق نے ایک جنگ کی صورت اختیار کر لی ہے جس کا نام کچھ ہی رکھیں بہرحال وہ ایک مقابلہ ضرور ہے۔ ایک طرف حکومت ہے دوسری طرف کانگرس۔ عین مقابلہ میں جبکہ رن پڑ رہا تھا گرفتاریوں پر گرفتاریاں ہو رہی تھیں سزاؤں پر سزائیں دی جاتی تھیں اور کانگرس کی مجلس عاملہ (ورکنگ کمیٹی) کی طرف آنکھیں لگ رہی تھیں۔ کہ بردولی علاقہ گجرات میں عام بےفرمانی شروع کرنے کا حکم ہونے والا ہے کہ آواز آئی

"پیچھے ہٹ جاؤ"

بے فرمانی بند کر دو۔ بس حکم کا پہنچنا تھا کہ تمام ملک نے اس کی اطاعت کی۔ اب اس پر سوال پیدا ہوگا۔ کہ کانگرس کی مجلس عاملہ ڈر گئی یا گاندھی جی اپنی گرفتاری سے ڈر گئے؟ نہیں! تو اس کی تہ میں کیا ہے۔ ہمارے خیال میں نہ مجلس عاملہ ڈری نہ گاندھی جی ڈرے۔ بلکہ فنون جنگ کے ماتحت تھوڑا سا پیچھے ہٹنا یا ایک مقام پر ٹھیرنا مناسب سمجھا گیا۔

اس میں تو شک نہیں کہ حکومت کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کانگرس میں کہاں تک طاقت ہے! ایک سرے سے دوسرے سرے تک حرکت دے سکتی ہے۔ ملک میں امن یا بےامنی ایک فیصلہ سے کرا سکتی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں کانگرس کی اتنی عزت ہے کہ حکومت کی بےفرمانی کھلے بندوں کی جاتی رہی مگر کانگرس کی بےفرمانی نہیں ہوئی۔ اس علم کے ہوتے ہوئے بھی ہم دیکھینگے کہ حکومت اب مصالحت کے لئے کہاں تک ہاتھ بڑھاتی ہے۔

کانگرس اور حکومت کے درمیان صلح جو ایک جماعت پیدا ہوئی ہے جس کا نام ہے "بمبئی کانفرنس" جس کے محرک ہیں پنڈت مدن موہن مالوی جی۔ ان کی کوشش سے بمبئی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس نے پہلے بھی اور اب بھی حکومت کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ سیاسی اسیران سب کو چھوڑ دیا جائے مگر ابھی تک حکومت نے اس آواز کو قبول نہیں کیا پنجاب کے سکھوں کی نظیر پہلے موجود ہے حکومت انکی آواز کو دو دفعہ قبول کر چکی ہے ایک دفعہ سکھ لیڈروں کے چھوڑنے میں۔ دوسری دفعہ ان کے ساتھی محرم راز پنڈت دینا ناتھ کے چھوڑنے میں ادھر سارے ملک کی خواہش ہے تو حکومت متوجہ نہیں ہوتی۔ ہمارے خیال میں علم سیاست اس وقت حکومت کو مجبور کرتا ہے کہ وہ نہ صرف تمام سیاسی قیدیوں کو چھوڑے بلکہ جملہ سخت قوانین کو مع پریس ایکٹ کے سب منسوخ کر دے اس کی وجہ ایشیا کے استاد حضرت شیخ سعدی مرحوم نے بتائی ہے ؎

گرمی و نرمی بہم در بہ ست
چو رگ زن کہ فصاد و مرہم نہ ست

ہندو مسلم اتحاد میں خلل اندازی کون کرتا ہے؟

قابل توجہ ہمدردان اتحاد

ہندوستان کا بچہ بچہ متفق ہوگا کہ ملک کی ترقی کے لئے ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس اتحاد کے آواز کس رہے ہیں وہی اس کے توڑنے کے کام کر رہے ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ گائے کا گوشت مسلمانوں کی غذا ہے۔ جو شخص مسلمان ہو کر اس کو حرام کہے وہ مسلمان ہی نہیں۔ ایسی ایک غذا جس کے کھانے کے ہمیشہ سے عادی ہیں چند روز میں ایک دم کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم ہندو اخبارو

یں ایسی خبریں پڑھتے ہیں۔ کہ کسی جگہ مسلمانوں نے گائے ذبح کی تو ہندوؤں نے وہاں اتنا شور وغل کیا کہ مسلمان بے چاروں کو توبہ کرنی پڑی۔ اس کی مثال پنجاب کے پکے کانگرسی اخبار بندے ماترم سے نقل کرتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"ہندو مسلم اتحاد کا پھل آہستہ آہستہ پختہ ہو کر میٹھا ہوتا جاتا ہے۔ اور لوگ یہ سیکھتے جا رہے ہیں کہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے غلط فہمیوں کو پیدا ہونے سے اور جو پیدا ہو چکی ہیں انہیں زیادہ پھیلنے سے کس طرح روکا جا سکتا ہے چنانچہ موضع ہوشیاں ضلع امرتسر سے خبر آئی ہے کہ وہاں چند ایک مسلمانوں نے ایک گائے ذبح کی۔ اس کی خبر قریب کے ایک دوسرے گاؤں میں پہنچ گئی۔ جہاں کہ بہت جوش پھیلا کئی آدمی غیظ و غضب میں بھر کر دنگہ و فساد کرنے پر آمادہ ہو گئے لیکن آخر چند ہندو مسلمان شرفا کی جو اس جھگڑے کو پُر امن طریق پر نپٹانے کے حق میں تھے کوشش کارگر ہوئی اور انہوں نے گرد و نواح کے دیہات کے سب مذاہب سے تعلق رکھنے والے باشندوں کو ایک دیوان میں مدعو کیا۔ اس دیوان میں ان لوگوں کو بھی بلایا گیا جو کہ اس جھگڑے کے بانی تھے۔ وہ آئے اور انہوں نے کمال صدق دلی سے اپنی غلطی کو تسلیم کر کے اس کیلئے سب بھائیوں سے معافی مانگی جو کہ نہایت خوشی سے منظور کی گئی۔ سزا ان کے لئے صرف یہ تجویز ہوئی۔ کہ یہ لوگ ایک مہینہ تک پانچوں وقت مسجد میں جا کر نمازیوں کو وضو کرایا کریں اور اس عرصہ تک برادری میں ان کا حقہ پانی بند رہے۔" (۱۶۔ فروری)

اہلحدیث کہنے میں تو یہ مضمون نرم لفظوں میں ادا ہو گیا مگر جن لوگوں کو خدا نے واقعات کی سمجھ دی ہے وہ جانتے ہیں کہ ان [illegible] بے چاروں پر کیا کیا مظالم توڑے گئے ہونگے اگر وہ مظالم نہ بھی توڑے گئے ہوں تو بھی توبہ کس جرم پر؟ کیا اس قسم کے واقعات اُن بدگمانوں یا دور اندیشوں کے خیالات کی تردید نہیں کرتے؟ جو کہا کرتے ہیں کہ جونہی ملک میں دیسی راج ہوا۔ ہندو سب سے پہلے ذبح گائے کو بند کرنے کا رزولیوشن پاس کرینگے پھر تو سارا ہندوستان ریاست کشمیر کی طرح ایک ہندو ریاست بنجائیگا گو ہم بذات خود اس قسم کے خیالات کو وہمات جانکر ٹال دیا کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ واقعات ان وہمات کی تردید کرتے رہتے ہیں۔

اصولِ مُعدلت اور جمہوری زندگی کا بنیادی پتھر ہے۔ کہ کوئی کسی کے مذہب یا خیالات قومی اور مذہبی میں دست اندازی نہ کرے۔ کیا کسی بستی کے مسلمان وہاں کے ہندوؤں کو جو اپنا دہرم سمجھکر چھوت کرتے ہیں مجبور کر سکتے ہیں کہ تم ہم سے چھوت چھات نہ کرو؟ ہرگز نہیں اور نہ یہ مناسب ہے۔ پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں کو ایسے واقعات میں کیوں تنگ کر کے توبہ تائب کرائی جاتی ہے؟

ہائے افسوس یہ دہرم کے پکشپاتی (متعصب) اس بارے میں اپنے مسلمہ لیڈر گاندھی جی کی نصیحت بھی نہیں سنتے جو بار بار فرماتے ہیں کہ مسلمانوں سے ترک ذبح بقر جبرًا نہ کراؤ بلکہ انکو اس کی بابت کچھ کہو بھی نہیں۔ ہم بھی بارہا لکھ چکے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو اس سے روکا گیا تو ان پر شرعی حکم سخت ترین عائد ہو جائیگا۔ جو ہندوستان کے بزرگ ترین سید الطائفہ حضرت مجدد صاحب سرہندی قدس سرہ العزیز فرما گئے ہیں:

"ذبح بقر در ہندوستان از اعظم شعار اسلام است"
(مکتوبات امام ربانی جلد اول ص ۱)

ترکوں سے جدید صلح

پیغمبر اسلام علیہ السلام کسی عرب شاعر کا شعر پڑھا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ یہ ہے ؎

ویاتیک بالاخبار من لم تزود

(یعنی زمانہ آئندہ کو تیرے پاس وہ خبریں لائیگا جواب تو نہیں جانتا)

بالکل اسکے مطابق ہوا۔ ترکوں سے جو مصالحت دول اتحادیہ (انگریز وغیرہ) سے کی۔ اسکی حقیقت کو مسلمانان دنیا نے اوسی وقت سمجھ لیا تھا کہ یہ مصالحت نہیں دراصل موت ہے جبکا نشان سامنے آجتک نظر آ رہا ہے کہ دار الخلافہ (قسطنطنیہ) پر دول کا قبضہ ہے مسلمانوں نے زبانی بہت کچھ عرض معروض کئے۔ انگریزی حکومت کے مرکز میں جا کر اپنا مافی الضمیر کھولکر بتایا۔ وزیر اعظم تک ملے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ خود حکومت کو اس کے اس رویہ پر نقصانات بتائے مگر حکومت یہی جواب دیتی رہی کہ

اِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ

آخر حدیث مرقومہ نے اپنا جلوہ دکھایا کہ وہی وزیر اعظم جو اسلامی وفد کی بات نہیں سنتے تھے۔ آج پارلیمنٹ میں ہندوستان کی بے چینی پر تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جنگ کا ایک نامراد واقعہ یہ ہے کہ ہمکو مجبورًا دنیا کی ایک سب سے بڑی طاقت سے جنگ کرنی پڑی اور یہ جرمنوں کی عیاری تھی کہ انہوں نے ہمیں اس سے لڑنے پر مجبور کیا۔ اگر ترکی کے ساتھ صلح ہو جائے تو ہندوستان کی بے چینی بڑی حد تک دور ہو جائیگی مجھے امید ہے کہ عنقریب اس معاملہ کو پھر اٹھایا جائیگا۔ اور ترکی کے ساتھ جو صلح کی جائیگی وہ تخفیف کیساتھ نہیں بلکہ بروئے انصاف کیجائیگی۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کی مضبوطی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہندوؤں مسلمانوں اور دیگر قوموں کیساتھ مساوی طریق پر انصاف کیا جائے۔ ترکی کیساتھ صلح کرنے کے معاملے میں بھی اسی اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے ورنہ فائدہ کی نسبت نقصان زیادہ ہوگا۔"

اہلحدیث اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پہلی صلح انصاف پر مبنی نہیں تھی۔ اب آئندہ کو کیا انصاف ہوگا؟ اسکا جواب آئندہ زمانہ دیگا ہمارے خیال میں تو عرب کی ایک مثل کام کریگی اور کوئی اوس کے برابر نہیں کر سکتی جسکے الفاظ یہ ہیں

؎ "آخر الحیل سیف" یعنے (سب تدبیروں سے آخری تدبیر تلوار ہے) ترکوں کی تلوار میں جتنی طاقت ہوگی اُتنا ہی اُن کیساتھ انصاف ہوگا۔ بہرحال ہم وزیر اعظم کی تقریر پر اتنا تو (۱۴)

(۱۴) کہینگے کہ اب جناب کو ترکوں کے ساتھ انصاف کرنے کی قدر معلوم ہوئی۔ سچ ہے ؎ کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ ؛ ہائے اوس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

متفرقات

حساب دوستاں در دل

جن صاحبوں کی قیمت ماہ مارچ میں ختم ہے اون کے نمبر درج ذیل ہیں۔ مہربانی کرکے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ وی پی کرنے میں خرچ اور تکلیف دونوں زیادہ ہوتے ہیں۔ فیس منی آرڈر قیمت ہی سے کاٹ کر للعہ بھیجدیں وی پی کرنے میں ۵؎ اون کے خرچ ہونگے۔ (مینجر)

۲۸۵ - ۵۵۶ - ۷۵۵ - ۷۷۱ - ۸۱۳ - ۱۱۰۰ -
۱۱۰۷ - ۱۱۱۴ - ۱۳۶۱ - ۱۳۸۷ - ۱۹۰۶ - ۱۹۱۳ -
۲۲۱۴ - ۲۲۲۴ - ۲۲۴۱ - ۲۳۶۴ - ۲۳۷۵ ،
۲۹۹۹ - ۲۷۰۷ - ۲۷۳۱ - ۳۰۷۹ - ۳۱۷۰ -
۳۱۹۳ - ۳۱۹۵ - ۳۷۲۰ - ۳۸۴۸ -
۳۹۰۱ - ۳۹۰۵ - ۴۰۶۸ - ۴۰۸۵ - ۴۱۸۲ -
۴۲۲۶ - ۴۲۵۰ - ۴۳۴۸ - ۴۶۱۲ - ۴۶۱۴ -
۴۶۱۷ - ۴۶۲۵ - ۴۶۲۸ - ۴۶۳۰ -
۴۹۹۲ - ۴۹۹۵ - ۴۹۹۸ - ۵۰۰۱ -
۵۰۴۹ - ۵۲۰۹ - ۵۲۵۳ - ۵۳۸۸ -
۵۴۰۹ - ۵۴۱۹ - ۵۴۲۳ - ۵۴۳۰ -
۵۴۳۵ - ۵۴۳۸ - ۵۴۴۲ - ۵۴۴۴
۵۴۴۵ - ۵۴۴۶ - ۵۴۴۷ - ۵۷۱۶ -
۵۸۶۱ - ۵۸۶۲ - ۵۸۶۳ - ۵۸۶۵ - ۵۸۶۶
۵۸۸۷ - ۵۸۹۰ - ۵۸۹۲ - ۵۸۹۴ - ۵۸۹۸
۵۹۱۴ - ۵۹۲۵ - ۵۹۲۸ - ۵۹۳۱ - ۵۹۳۶ ،
۵۹۴۷ - ۵۹۴۸ - ۵۹۶۳ - ۵۹۶۹ - ۶۰۰۰ -
۶۰۰۱ - ۶۱۳۵ - ۶۱۸۸ - ۶۲۷۷ - ۶۳۳۲ -
۶۳۷۹ - ۶۳۸۰ - ۶۳۸۳ - ۶۳۸۹ -
۶۳۹۲ - ۶۳۹۵ - ۶۳۹۶ - ۶۳۹۷ - ۶۳۹۸ ،
۶۳۹۹ - ۶۴۰۲ - ۶۴۰۶ - ۶۴۰۸ - ۶۴۱۰ ،
۶۴۱۱ - ۶۴۱۶ - ۶۴۱۷ - ۶۴۱۹ - ۶۴۲۰ -
۶۴۲۱ - ۶۴۲۴ - ۶۴۳۱ - ۶۴۵۱ - ۶۴۵۲ -
۶۵۷۷ - ۶۵۹۶ - ۶۵۹۷ - ۶۵۹۸ - ۶۵۹۹
۶۶۰۳ - ۶۶۰۶ - ۶۶۰۷ - ۶۶۱۰ - ۶۶۱۳ -

۶۶۱۴ - ۶۶۱۷ - ۶۶۱۸ - ۶۶۲۲ - ۶۶۲۳ ،
۶۶۳۳ - ۶۶۳۶ - ۶۶۵۴ - ۶۷۴۷ -

غریب خانہ

۴۰۱۷ - ۵۰۱۰ - ۵۸۹۲ - ۶۳۸۴ -
۶۳۸۵ - ۶۴۱۳ - ۶۵۹۴ ۔

سرداری پر مبارکباد

کا سلسلہ جاری ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مبارکباد کے سلسلے کو ختم کرکے مقصود پر اظہار وابستگی کیا جائے جو افسوس ہے کہ ابھی تک نہیں ہوا۔ مہربانی کرکے خصوصاً اصحاب پنجاب جلد متوجہ ہوں تاکہ ماہ اپریل کی کسی تاریخ کو لاہور میں اعیان کو بلا کر مزید تحریک کی جائے اور کام شروع ہو جائے۔

جماعت میرپور (ریاست جموں) مولوی محمد ہاشم صاحب از ٹانڈہ فیض آباد از خود دار مولوی فخر الحسن مولوی نور السلام۔ مولوی نور الحق۔ مولوی محمد حنیف وصوفی قمر الحق حافظ حامد حسین۔ احمد حسین۔ محمد احسن اور ابراہیم صاحبان وخلیل احمد صاحب از سرائے میر ضلع اعظمگڈھ وغیرہ مبارکباد لکھتے ہیں۔

اجباب توجہ کریں

سیاسی حرکت سے مذہبی تحریکات بہت سست ہو رہی ہیں۔ اسلئے بہی خواہوں کا فرض ہے کہ اپنے اخبار اہلحدیث کی ترقی کا خیال رکھیں جو صاحب اس فرض کو ادا کرتے ہیں ان کے حق میں ہم جزاکم اللہ کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ (مینجر)

مرزائیت سے توبہ

عزیز احمد ولد حکیم نیاز احمد بیگ ساکن کھوڑا چھپار ضلع مظفرنگر نے مولوی مبارک حسین احمد صاحب مدرس اول مدرسہ جامع مسجد میرٹھ کے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ کی۔

میاں علی محمد ولد رحمت اللہ کھٹیک ساکن کرتار پور ضلع جالندھر نے میاں محمود خلیفہ قادیان کو اطلاع دیکر مرزائیت سے توبہ کی۔

ترجمہ قرآن بزبان ہندی

میرٹھی زبان میں ترجمہ قرآن شریف شائع ہو گیا ہے۔ ہندی زبان (ناگری) میں بھی کسی صاحب نے ترجمہ قرآن دیکھا ہو تو مطلع کریں۔ (خاکسار فیروز الدین سب پوسٹ ماسٹر بالا گھاٹ)

یاد رفتگان

میری والدہ محترمہ فوت ہو گئی انا للہ (عبد الرحمن بن مولوی غلام محی الدین صاحب نظام آباد متصل وزیر آباد)

ایضاً میرا بھائی عبد الخالق متبع سنت فوت ہو گیا (محمد اسحٰق از کانپور شفیل گنج کانپور) ایضاً: ملا اسحٰق صاحب (مولوی فوت ہوگئے انا للہ

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللّٰہم اغفرلہم۔

مناظرہ کیلئے طلب

ہمارے علاقہ میں مولوی نور شاہ ایک واعظ ہے جو اہلحدیث کے حق میں بڑا سخت گو ہے۔ تمام دنیا کو یہ جھگڑے بھولے ہوئے ہیں مگر شاہ صاحب کو ابھی یاد ہیں۔ فاضل امرتسری سے بہت رنجیدہ ہے۔ میں نے اونکو ایک رقعہ اس مضمون کا لکھا کہ آپ مولانا امرتسری کو بد تہذیبی سے یاد کرتے ہیں جسکا سننا ہم لوگ گوارا نہیں کر سکتے اسلئے آپکو چیلنج دیا جاتا ہے کہ مولنا موصوف کے ساتھ خواہ کسی مسئلہ پر عالمانہ احسن طریق سے گفتگو کر لو اور منڈی جھبرہ میدان مناظرہ ہوگا۔ اسکا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر ہم خود منڈی میں گئے۔ دو دن وعظ بھی کیا خلیفہ نظام الدین صاحب نے خوب حسب ضرورت توحید وسنت پر تشدد سے بھی کام لیا۔ انکے معتقدین میں سے ایک آدمی نے کچھ دیر تک سوال وجواب بھی کی مگر آخر لاچار ہو کر کہنے لگا کہ ہم نور شاہ صاحب کو بلائینگے ہم نے کہا بہت اچھا۔ مگر وہ ان کے کہنے پر بھی نہ آئے اس لئے ہم مایوس ہو کر اپنے گاؤں کو چلے گئے مگر توحید کا تخم بو آئے ہیں۔ مشورہ ہو رہا ہے کہ کسی دن آپ کو ادہر آنے کی تکلیف دی جائے۔ (ابو رشید ۶۲۹۰)

اڈیٹر شاہ صاحب جب سامنے ہونا نہیں چاہتے تو آپ انکو کیوں تنگ کرتے ہیں۔ ناظرین وحاضرین کے لئے یہی کافی ہے۔

انتخاب الاخبار

شہزادہ ویلز سرکاری اطلاع آئی ہے کہ شہزادہ صاحب امرتسر میں نہ آویں گے۔

خالصہ رہا سردار جسونت سنگھ جھبالیہ امرتسر جو نئے گرفتار ہوئے رہا کر دیے گئے

رضا کاران اسلام نماز پڑھتے پڑھتے پٹ گئے! ۱۳ فروری کو خلافت والنٹیئرز کا ایک دستہ مزنگ (لاہور) میں پرچار کیلئے گیا۔ جب انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور نماز میں مصروف والنٹیئروں کو مسٹر گرے اور دیگر سپاہیوں نے بڑی بے رحمی سے مارا۔ چند رضاکار بے ہوش ہو گئے۔ باقیوں کو نماز ادا کرتے ہوئے زبردستی دھکے مار کر پولیس لائن سے باہر نکال دیا۔ اس اطلاع کے ملنے پر دوسرا تیسرا چوتھا دستہ پرچار میں مصروف ہو گیا۔ ان کی بھی وہی درگت کی گئی اور نعرۂ تکبیر تک نہ ہونے دیا۔ ۵۴ رضاکاروں کو سخت چوٹیں آئیں ان کے پُرامن غیر متشددانہ رویہ پر سب حاضرین عش عش کرتے تھے۔ اور ان کے استقلال اور ہمت کی داد دیتے تھے۔ دفتر والنٹیئران آج کل ہسپتال سا بنا ہوا ہے۔ ۱۳ تاریخ کو خلافت کمیٹی لاہور کے ایک جلسہ میں ان کے عدم تشدد کی تعریف کرتے ہوئے خداوند کریم سے ان کیلئے خیر و عافیت کی دعا مانگی گئی۔ کہ خدا کی مہربانی سے فدایان اسلام اس سے بھی زیادہ جان نثار ثابت ہوں۔ اور مسٹر گرے اور پولیس کی اس حرکت کی مذمت کی گئی۔

مسلم لیگ امرتسر نے بھی پولیس لاہور کی اس حرکت پر نفرت اور ملامت کا ووٹ پاس کیا۔

گاندھی جی اور دیگر ممبران مجلس عاملہ کانگرس کے جلوسوں کو بند کر دینے پر پبلک میں ان کے حق میں بُرے خیال پیدا ہو رہے ہیں۔

علی برادران وغیرہ کی بابت متوحش خبر شہر کراچی میں پھیلنے سے بیس پچیس ہزار آدمی جیل کے سامنے آ کر مُصر ہوئے۔ کہ ہم کو ہمارے لیڈروں کی زیارت کرائی جائے۔ چنانچہ افسران جیل نے مجبور ہو کر ان کو پبلک کے سامنے کر کے تسلی کرا دی کہ اب انتظام اچھا ہو جانے کی امید ہے۔

سب امیدیں منقطع شہزادہ ویلز کے دہلی پہنچنے پر بہت سی امیدیں ملک کی بہتری کی لگ رہی تھیں۔ سب بادِ ہوا ثابت ہوئیں۔

ریلوے ہڑتال ایسٹ انڈیا ریلوے کی ہڑتال جاری ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے ادھر پنجابی ریلوے والے بھی تیاری کر رہے ہیں (خدا خیر کرے)

مولوی محمد حسین صاحب ہزاروی امرتسر سے گرفتار کر کے پشاور لیجائے گئے تھے ان کی رہائی کی تا حال کوئی خبر نہیں آئی۔

دمشق میں بجلی کی روشنی کا بائیکاٹ دمشق میں جو اہم واقعات پیش آئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باشندگان دمشق نے بجلی کی روشنی کو بائیکاٹ کر دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور یہ عزم ہے کہ آئندہ وہ بجائے بجلی کی روشنی کے گیس کے لیمپ جلائینگے یہ واقعہ شام کے باشندوں کی عام بیداری کو ظاہر کرتا ہے۔

لاہور میں تازہ گرفتاریاں سردار بھگت سنگھ اکالی جتھے دار، سردار دیال سنگھ، سردار گوپال سنگھ ایڈیٹر آزاد اکالی ۱۶ فروری کی شام کو گرفتار کئے گئے ان کے پولیس کے ساتھ جانے سے پیشتر باولی صاحب میں زیر اہتمام خالصہ جھنگی سبھا ایک بھاری جلسہ ہوا جن میں ان سب کو انکی قربانی پر مبارکباد دی گئی۔ بہت سے اصحاب نے تقریریں کیں۔

کرناٹک میں شراب کے خلاف جہاد صوبہ کرناٹک میں شراب کے خلاف جہاد بڑی تیزی سے ہو گیا ہے اس امر کے متعلق صاف طور پر پتہ اس طرح سے چلتا ہے۔ کہ سال گذشتہ میں شراب کی نیلامی کا معاملہ چار لاکھ اور پچاس ہزار روپے کا تھا لیکن اس سال صرف دس ہزار روپے کی آمدنی ہوئی یعنی سال گذشتہ کے پینتالیسویں حصہ کے برابر۔

نجد مسٹر چرچل نے دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت برطانیہ نے ابن سعود کو سلطان نجد تسلیم کر لیا ہے اور اس کو مالی مدد دیتی ہے جیسا کہ پہلے جون کو پارلیمنٹ میں بیان کیا گیا تھا۔ وہی طرز کار ابتک عمدہ صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔

پانی پت میں حافظ وقار اللہ عثمانی اور نیز ۱۳ رضا کاروں کو گرفتار کیا گیا۔ ۱۳ جنوری کو حافظ صاحب کو عدالت کرنال نے ایک سال قید بامشقت اور مبلغ ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ماہ قید اور ۱۳ رضاکاروں کو ایک ہفتہ سے ۶ ہفتہ تک کی مختلف سزائیں دی گئیں۔

سہسرام میں گرفتاریاں ۹ جنوری کو بیس والنٹیئران اسکولوں پر پہرہ دینے کی غرض سے بھیجے گئے تھے جن میں سے تین گرفتار کئے گئے۔ سہسرام اور سمن میاں پر چالیس چالیس روپے جرمانہ کیا گیا اور عبد الرزاق پر نوے روپے، ان سب نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور وہ سات ہفتوں کے لئے جیل چلے گئے۔ کام کا سلسلہ بڑی سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے ابتدائی سل، دق، دمہ، کھانسی، ریزش اور کمزوری سینہ کے لئے از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ۳ے پاؤ بھر ۶ے علاوہ محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

نوٹ } ہم عرصہ ۱۷ سال سے مومیائی کے متعلق نئی نئی شہادتیں درج کرتے رہے ہیں۔ جو صاحب اُن سے کچھ دیکھنا چاہیں وہ ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر فہرست شہادات طلب فرمائیں

پتہ:۔ **منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

سلسلہ خلافت اسلامیہ کے تحت میں

خلافت صدیقی ۵ خلافت فاروقی ۵ خلافت عثمانی ۵ خلافت حیدری ۵ چاروں کی یکجا قیمت عہ مجلد میں مسلمان لڑکے لڑکیوں کیلئے انکا مطالعہ از حد ضروری مفید ہے۔ **اُم القریٰ** ہندوستان کے نامور مورخ خواجہ عباد اللہ صاحب بی اے نائب تحصیلدار کے قلم سے۔ مکہ معظمہ کے تاریخی اور تحقیقی فضائل ۸ **غازی انور پاشا** غازی موصوف کی زندگی کی چار حالتوں کی فوٹو اور انکی مفصل سوانحعمری ۸ **غازی مصطفےٰ کمال پاشا** یعنی خالد وقت سپہ سالار اسلام غازی ممدوح کی شجاعانہ کارنامے عہ **انیس الوارثین** مسئلہ تقسیم وراثت کا بیان مع ایک نقشہ کے آسان طریقہ سے مصنفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی جسکو لاہور کے نامور وکلا اور بیرسٹر صاحبان نے سراہا ہے ۸

پتہ:۔ منشی **مولابخش کشتہ**۔ سکرٹری انجمن تاجران کتب
و منیجر اتحاد۔ امرتسر (پنجاب)

دواء البرص!

برص (سپید داغ) کے قطعی اور ناممکن العلاج ازالہ کیلئے دنیا میں ایک ہی دوا ہے اپنے مقصد میں جیسی عظیم الشان کامیابی دواء البرص نے حاصل کی ہے غالباً آپ از منہ ماضی و حال میں اس کی نظیر تلاش کرنے سے عاجز رہینگے۔ برص (سپید داغ) کا مریض اگر مدتوں تک علاج کرانے کے بعد اپنی صحت سے مایوس ہوچکا ہے لیکن اوس نے ابتک دواء البرص کا استعمال نہیں کیا ہے تو میں ان واقعات میں اوسکی بدنصیبی کی دلیل پاتا ہوں۔ آپ اسکا یقین کرنے میں تامل نہ کیجئے کہ دواء البرص کا باقاعدہ استعمال کرنے سے اس مرض کا بالکل استیصال ہوجاتا ہے! اور چالیس روز میں نئے مرض سے اور تین چلوں میں پرانے مرض سے بالکل نجات حاصل ہوجاتی ہے اور لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں چنداں پرہیز نہیں اور مقدار دوا کی قلیل، تنقید وغیرہ رخصت، دوا کیا ہے خدا کی قدرت ہے قدرت ہر صبح کو اُٹھے ایک دوا روپیہ بھر پی لی اور دوسری لگالی۔ چالیس روز میں آدہ سیر پینے کی دوا صرف ہوتی ہے اور لگانیکی دوا داغوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ایک چھٹانک سے پاؤ بھر تک صرف ہوتی ہے۔ آدہ سیر پینے کی دوا کی قیمت پانچ روپیہ (صہ) ہے اور ایک چھٹانک لگانے کی دوا کی قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ آدہ پاؤ کی عا اور پاؤ بھر کی پانچ روپیہ (صہ) ہے۔ اگر مریض لگانے کی دوا کا اندازہ خود نہ کرسکے تو فرمائش کے خط میں داغوں کی مقدار لکھ دے۔ اسی کے مطابق لگانیکی دوا بھیجی جائیگی محصولڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ روانہ ہوگا۔

حبوب مقوی

} یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کا ضعف دور کرکے انسان کو خوش کردیتی ہیں باہ کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں اپنے افعال و اعمال میں بینظیر ہیں اگر فوائد کے لحاظ سے فی گولی ایک روپیہ بھی قیمت رکھی جاتی تو کم ہے لیکن بغرض رفاہ عام تیس عدد گولیوں کی قیمت صرف عہ رکھدی ہے جو ۱۵ روز کے استعمال کیلئے کافی ہیں محصولڈاک ذمہ خریدار پرچہ ترکیب

طلائے نایاب مشکی

افعال خبیثہ یا اور کسی طرح سے جو لوگ اپنی قوت کو ضائع کر چکے ہیں اُن کیلئے اکسیر ہے۔ رگوں اور پٹھوں کی خرابیوں کو دور کرکے از سر نو طاقت بخشتا ہے۔ کجی، لاغری دفع کردیتا ہے انشاء اللہ اس طلا کا استعمال آپکو تمام دوسری طلاؤں سے بے نیاز کردیگا عجیب چیز ہے زیادہ تعریف فضول ہے حبوب مقوی کیساتھ اسکا استعمال سونے پر سہاگہ ہے آپ منگا کر دیکھئے تو سہی قیمت صرف تین روپے محصولڈاک ذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر کارخانہ دواء البرص۔ غازیپور (یو۔پی)**

آزمائش کیجئے رعایتی قیمت کردیگئی ہے ضرور آزمایئے!

اکسیر سلیمانی۔ امراض معدہ و جگر کیلئے تریاق کی خاصیت رکھتا ہے اسکے استعمال سے پیٹ کا درد۔ دائمی قبض۔ قراقر، کھٹی ڈکار، سوء ہضم وغیرہ، شکایات فوراً رفع ہوجاتی ہیں۔ غذا جلد ہضم ہوتی ہے بھوک خوب لگتی ہے کوئی گھر ایسی عجیب و غریب چیز سے خالی نہ رہنا چاہیئے قیمت فی پیکٹ (۱۲ تولہ) عہ رعایتی ۱۲ر **اکسیر جریان**۔ یہ سفوف اپنے فوائد میں بے مثل ہے۔ جریان کی ہر شکایت کو جڑ سے اکھیڑ کر قوت بڑھاتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی اور ممسک ہے۔ چہرہ کو خوشرنگ بنادیتا ہے اندرونی و بیرونی گھبراہٹ کو دور کرتا ہے فی شیشی عہ رعایتی عہ **اکسیر چشم** نہایت کوشش سے یہ سرمہ تیار کیا ہے اگر آپ اسکا استعمال رکھیں تو امراض چشم و ضعف بصارت کے کبھی شاکی نہوں! اس کے استعمال سے بینائی میں روز بروز ترقی ہوگی فی تولہ عار رعایتی عہ ۸

ملنے کا پتہ:۔ **ایس آر۔ دین احمد کمپنی۔ گلی قاسم جان۔ دہلی**

رحمۃ للعالمین

جلد دوم

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۳۳۰ھ میں شائع ہوئی تھی جس پر مومنین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کی اکثر مشہور مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کر دی گئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے۔ اب جلد دوم چھپکر تیار ہو چکی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے۔ جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے۔ علم الانساب میں خاص درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر میں خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں۔ قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کی گرہ کشائی جس سے آجتک بے بہرہ تھے۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی ترجیح تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید المرسلین کی افضلیت کے اعلےٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونیکے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبوی کی تحقیق بیسیوں بزرگ صحابہؓ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہانتک کہ اہلبیتؓ سے تعلق ہے۔ سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح روشن ہو جاتی ہے قیمت للعہ محصول عہ ملنے کے پتے:۔

( ) پٹیالہ ریاست پنجاب۔ عطروالہ دروازہ خلیفہ شیخ عنایت اللہ صاحب پنشنر ضلعدار منیجر دفتر رحمۃ للعالمین

( ) لاہور انارکلی شیخ امام بخش صاحب گھڑی ساز منیجر اشاعتی ایجنسی

( ) بمبئی محلہ کھڑک ۳ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ

( ) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز۔ حافظ غلام قسیم صاحب

( ) منصور پور۔ صوفی حبیب اللہ صاحب۔

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

اس سرمہ کا نسخہ قریباً ۲۰ سال سے ایک رحمت الٰہی کی طرح میرے ہاتھ آیا تھا جو ایک روحانی راز کی طرح عرصہ دراز سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے جن مرضوں میں میں نے اسکو مفید پایا وہ حسب ذیل ہیں ضعف بصارت۔ دھند۔ غبار۔ پپوٹوں کی سوزش۔ آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ گوہانجنی۔ رتوندی۔ پھلی۔ ناخونہ۔ خشکی چشم۔ ڈھلکہ۔ نزلہ کی سرخی۔ علاوہ امراض بالا کے تندرست آنکھوں میں لگانے سے پوری طرح حفاظت کرتا ہے۔ سندیں بہت ہیں مگر گنجائش اندراج نہیں زیادہ قابل اطمینان یہ ہے کہ ضرورتمند یا آزمانیوالے اصحاب ایک خط پتہ ذیل پر لکھکر بغیر اسکے کہ کچھ قیمت یا خرچہ ڈاک ارسال کریں ایک ماشہ سرمہ مفت منگائیں اور آزمائیں بعد ازاں حسب خواہش قیمت فی تولہ عہ محصول علاوہ۔ **خضاب مقبول عالم** ایک خوشبودار عرق ہے بالوں کی کلفت اور استر کی حاجت اور شراب کی بو بالکل نہیں بالوں کو عمدہ اصلی رنگت میں سیاہ کر دیتا ہے۔ سیاہی اسکی دیرپا ہے۔ ۱۳ سال سے برابر فروخت ہو رہا ہے فی شیشی عہ علاوہ خرچہ۔ ملنے کا پتہ:۔

ڈاکٹر نبی محمد خان مہتمم ادارہ فارمیسی وادہ سٹیم فلور ملز ہردوئی

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف ملائم ا[illegible] کے مختلف وضع و قطع کے عمدہ و خوبصورت اور پائدار نہایت نرم تیار ہوتے ہیں اسی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر [illegible] میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما جا رہا ہے لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو نہایت جلد طلب فرمائیں قیمت بمقابلہ صفات کے بہت کم یعنی ۱۲ عہ و عہ

نیز ہمارے ہاں پٹیل کے خوبصورت بذریعہ کل کمانی خود بخود کھلنے والے نہایت آرام دہ سرہانے نہایت عمدہ مضبوط تیار ہوتے ہیں قیمت عار سرتی عہ۔ خوشنما جالدار اور کناری دار نہایت عمدہ اور رنگ برنگی کا اعلیٰ نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت عہ و عہ سرتی عہ محصول بذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور لکھیں۔ پتہ:

شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل شہر پانی پت (کرنال)

چاندی کے خوشنما موتی

جن کو مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت وضعدار لکھا ہے خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کی مشابہ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب انپر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما اور صاف و نہایت چمکدار ہیں دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں عمدگی نزاکت اور آبداری اپنی نظیر آپ ہیں ہار اور کنٹھے بنانے۔ بالیوں اور نتھوں میں پہننے کے لئے انکے درمیان میں سوراخ ہیں۔ شبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں۔ اسیطرح تین دیگر اخبارات نے اپنے ریویو میں انکی تعریف کی ہے اور موجودہ قیمت کم بتلائی ہے۔ قیمت علاوہ محصول فی رتی عہ ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس کرکے مع محصول اپنی قیمت منگالیں۔

پتہ:۔ منیجر کارخانہ **سودیشی موتی** پانی پت محلہ انصار

اشتہار عطر

جو صاحب عطر استعمال کرتے ہیں انکو واجب ہے کہ ایکدفعہ ہم سے بھی تھوڑا سا عطر منگا کر تجربہ کریں [illegible] دیگر کارخانوں سے بارعایت اور اچھا عطر روانہ ہوگا۔ جو صاحب ہمارے مال میں ایک ذرہ بھی غلطی یا ملاوٹ ثابت کر دیں بذریعہ شہادت کرکے واپس کردیں پھر انکی مرضی کے مطابق یا تو مال بدل کر دیا جائیگا یا قیمت واپس کردیجائیگی۔ پتہ:۔

محمد صدیق و مبارک احمد۔ صدر بازار میانوالی۔

آمین رفع یدین

اس کتاب میں دونوں مسائل کا ثبوت احادیث صحیحہ و اقوال صحابہؓ وغیرہ سے مکمل ہو چکا یا گیا ہے۔ قابل دید رسالہ۔ مخالفین کے لئے حجت۔ قیمت ۲/

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔

رجسٹرایل نمبر ۳۵۲ ۞ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۱۸

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے ورنہ بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) بے رنگ ڈاک واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ عـہ
رؤسا وجاگیرداران سے سالانہ ؍ ــے
عام خریداران سے سالانہ ؍ صـہ
؍ ششماہی ؍ عـا
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک واوڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مطبوعہ ۳ رجب سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۳-مارچ سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اہل قرآن اور اہل حدیث کا اتفاق ۔ ۔ صفحہ ۱
الغیب للہ ۔ ۔ ۔ ، ۳
انجمن اہلحدیث کوہ نیلگری ۔ ۔ ، ۴
مسئلہ جمع وترتیب قرآن ۔ ۔ ، ۵
قادیانی مشن دہرا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی ۔ ۔ ، ۷
قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کی چیلنج بازی ۔ ۔ ، ۹
فتاوے ۔ ۔ ۔ ، ۱۰
ملکی مطلع ۔ ۔ ۔ ، ۱۱
متفرقات ۔ ۔ ۔ ، ۱۳
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ، ۱۴
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ، ۱۵
، ۔ ۔ ۔ ، ۱۶

اہل قرآن اور اہل حدیث کا اتفاق

شکر للہ کہ میان من واو صلح فتاد
حوریان رقص کناں سجدۂ شکرانہ زدند

ہمارے ناظرین ذرا تکلیف کر کے ۸ ربیع الثانی مطابق ۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کا اہل حدیث سامنے رکھکر دیکھیں کہ ہم نے اوس میں اپنے اور اہل قرآن (منکرین حدیث) کے درمیان اتفاقی اور اختلافی حصہ بتاکر اہل قرآن کو اختلافی حصے میں فیصلہ کرانے کے لئے چیلنج دیا تھا جسکو ہمارے دوست مولوی حشمت علی شکست یا مدراس نے قبول کیا۔ قبول کیا کیا، بصدق دل گویا ہم سے اتفاق کیا۔ پہلے ہم اپنا اتفاقی حصہ ناظرین کے سامنے مکرر رکھتے ہیں جسکو موصوف نے خود بھی نقل کیا ہے وہ یہ ہے:۔

"قرآن مجید ہم دونوں کے نزدیک کتاب اللہ واجب العمل ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور وحی آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا۔"

اس اتفاقی مضمون کے متعلق مولوی حشمت علی صاحب نے جو اظہار رائے کیا ہے ہم اسکو اس لئے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین ان حضرت کے انصاف بلکہ ذہن رسا کا اندازہ کریں اور غور کریں کہ جو دماغ معمولی اردو عبارت سمجھنے میں ایسی غلطی کرے وہ قرآن مجید جیسی ذی نکات کتاب کے سمجھنے کا مدعی کیونکر ہوسکتا ہے میں ایسا کہنے سے اون پر کسی طرح کا حملہ نہیں کرتا بلکہ اظہار افسوس کرتا ہوں۔ کسی صاحب کو میرے دعوی میں مجھ سے اختلاف ہو تو وہ اون کے جواب متعلقہ قول ہذا کو بغور پڑھیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"۱ قول۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب آپ نے تو فقیر کی طرح قرآن کو ہی منزل من اللہ واجب العمل تسلیم کر کے کامل فیصلہ کر دیا ہے اور اسکے

حیات طیبہ حضرت مولانا اسمعیل شہید دہلوی قدس سرہ العزیز کی مفصل سوانحعمری از ابتدا تا انتہا۔ ہر مخالف وموافق کے دیکھنے کے قابل حجم ضخیم قیمت عـہ (منیجر)

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا۔

علاوہ کل صحاح ستہ وغیرہ کی وحی منزل من اللہ واجب العمل ہونیکی کلی نفی کردی ہو لہذا فقیر کا آپ سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔" (اشاعۃ القرآن بابتہ ماہ جنوری ۳۰ء)

اہلحدیث حضرات ناظرین! میں اپنے الفاظ پھر سامنے رکھے دیتا ہوں بغور ملاحظہ فرمائیں یہ ہیں:-

"قرآن مجید واجب العمل ہے۔"

مولوی حشمت علی صاحب کے الفاظ یہ ہیں:-

"آپنے قرآن کو ہی واجب العمل تسلیم کیا۔"

بتائیے میری عبارت میں "ہی" کا لفظ ہے؟ جو مولوی صاحب نے زبردستی لگا کر مجھ سے فیصلہ کر لیا۔ میں سچ کہتا ہوں مولوی صاحب موصوف نے یہ "ہی" کا لفظ اگر نادانستہ بڑھایا ہے تو ان جیسا بے سمجھ کوئی نہیں اور اگر دانستہ بڑھایا ہے تو ان جیسا بے دیانت کوئی نہ ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے ایک پرانے دوست کے حق میں ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت تعیین نہیں کر سکتا بلکہ انہی کے اختیار میں چھوڑتا ہوں کہ جونسی صورت وہ چاہیں اختیار کریں۔

ہاں منطقی اصطلاح میں اتنا کہے دیتا ہوں کہ میری عبارت میں لا بشرط شیٔ منوی بشرط شیٔ ہے جس کو آپ نے بشرط لا شیٔ سے تعبیر کیا ہے جو آپکا مذہب ہے۔ مولوی صاحب! آپ خفا نہ ہوں سنئے! میں آپکو ایک مثال سناؤں۔ آپ جو بار بار لکھا کرتے ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جس کا ترجمہ ہے "محمد اللہ کے رسول ہیں" کوئی شخص آپکے اس اقرار کو یوں نقل کرے:-

"محمد ہی اللہ کے رسول ہیں"

اور یہ کہکر آپ پر الزام لگائے کہ آپ دیگر حضرات انبیاء کی رسالت کے منکر ہیں اور "ہی" کے لفظ کو اس پر ثبوت پیش کرے تو آپ اس کو کیا کہینگے؟

مولوی صاحب! ؎

آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگراں مپسند!

خیر! یہ تو ہے آپ کی رائے اتفاقی حصے کے متعلق اب سنئے اختلافی حصے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں اختلافی حصے کے الفاظ ہمارے یہ تھے:-

"اس (قرآن مجید) کے سوا بھی آنحضرتؐ کو کسی ذریعہ سے منشاء الٰہی کی اطلاع پہنچتی تھی یا فقط یہی تھی؟ دگر ہیچ۔ ہمارا مذہب ہے کہ قرآن کے سوا اور ذریعہ سے بھی حضورؐ کو اطلاع ہوتی تھی۔ آپ اسکی نفی کرتے ہیں پس یہی ہمارا اور آپکا اختلاف ہے۔"

اس اختلافی حصے کا جواب آپ لکھتے ہیں:-

"علاوہ قرآن جو ذریعہ منشاء الٰہی معلوم کرنے کا آنحضرتؐ کو تھا اس کا فقیر نے کب انکار کیا ہے؟ کیا فقیر کی کوئی تحریر آپ ایسی پیش کر سکتے ہیں؟ کہ جس میں فقیر نے اس امر کا انکار کیا ہو؟ جبکہ اس امر کا کامل فیصلہ قرآن مجید میں ہی موجود ہے تو ہم قرآن مجید کو وحی منزل من اللہ واجب التعمیل مانتے ہوئے اس کا انکار کس طرح کر سکتے ہیں کہ علاوہ قرآن مجید کے اور چیزیں جو زمین اور آسمان اور ہمارے سب کے وجود میں ہیں وہ تمام کی تمام باطل ہیں اور منشاء الٰہی کی اطلاع نہیں دیتیں۔ ہاں خود وہ ہمیں ہر وقت منادی کرتی رہتی ہیں۔ انہیں کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہے کہ جو محمد رسول اللہ سلام علیہ اور دیگر رسل انبیاء سے ہی مخصوص ہوں اور باقی بنی نوع انسان کے افراد اس سے محروم خیال کئے جائیں ایسا نجس اعتقاد رکھنا کہ محمد رسول اللہ سلام علیہ ہی خصوصیت سے منشاء الٰہی کے معلوم کرنے کے لئے علاوہ قرآن اور بھی ذریعہ رکھتے تھے۔ اور باقی تمام انسان ان ذرائع سے بے بہرہ تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان رحمانیت کا انکار کرتا ہے۔"

* * *

اہلحدیث یہاں تک تو آپنے اپنے پیشرو مولوی عبداللہ چکڑالوی کی سنت (بے کار طول نویسی) پر عمل کیا ہے جو دراصل اس شعر کی مصداق ہے ؎

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

نہ ہماری یہ مراد نہ آپ کو اس سے انکار، بلکہ ہماری مراد وہ ہے جو آگے چل کر آپ خود لکھتے ہیں۔ وہ یہ ہے:-

"منجملہ ان ذرائع کے ایک ذریعہ منجانب اللہ الہام ہے۔ جو ہر ایک سعید اور شقی پر ہوتا ہے اور جسکی وجہ سے ہر ایک سلیم القلب انسان اپنی سعادت اور منشاء الٰہی پر مطلع ہو کر شقاوت اور خسارت دارین سے نجات حاصل کرتا ہے اور بڑے بڑے مخفی اسرار جو موجب رضاء الٰہی ہیں۔ اس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور جو شخص امی القلب ہوتا ہے چونکہ وہ ان الہامات میں تدبر اور تفکر اور تعقل جو اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کرنے کا ایک بڑا زبردست آلہ ہے اس کو استعمال نہیں کرتا۔ اور ہوائے نفسانی اور کورانہ تقلید آبائی کا دلدادہ اور شیدا ہو جاتا ہے اسلئے وہ خسارہ دارین کا مستحق ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (پ ۳۰ ع ۱۶) یعنی وہی اللہ تعالیٰ ہر ایک نفس کا خالق اور مالک ہے۔ اور وہی ہر ایک کو احسن صورت اور معتدل بناتا ہے پھر وہی ہر ایک نفس پر اسکی برائی اور بھلائی کا الہام کرتا ہے (پھر جو شخص ان الہاموں کو ہماری کتاب لاریب قرآن کے موافق) اپنے نفس کو برائی سے پاک کرتا ہے وہ دارین میں خائب وخاسر اور ناکامیاب ہو جاتا ہے۔

آیت صدر سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا الہام ہر شخص نیک و بد کو ہوتا ہے جسکا معیار قرآن کریم ہی ہے جس شخص کے پاس قرآنی وحی جو منزل من اللہ واجب التعمیل ہوگی عام ہے کہ وہ شخص نبی ہو یا غیر نبی، وہ قرآن کے معیار پر اسکو معلوم کر لیگا اگر وہ موافق حکم کتاب اللہ ہوگا۔ تو قرآنی حکم کے ماتحت اسکا عامل بن جائیگا۔ اور اگر وہ خلاف کتاب اللہ ہوگا تو اسکو دور کر دیگا۔"

* * *

اہلحدیث بہت خوب! آپنے جو کچھ لکھا یہی الہام

[illegible]

شافعی کا قول ہے جو اتقان میں حافظ سیوطیؒ نے نقل کیا ہے کہ جملہ احادیث قرآن مجید کی تفسیر ہیں" پس جب ہمارے لئے بھی ذریعہ علم قرآن مجید کے سوا الہام الٰہی ہے تو اوس پاک صاف ظاہر قلب بلکہ مزکی بنی آدم مطہر نسل انسان جسکی شان میں قرآن مجید ناطق ہے :- اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ[1]

جس کے منصب عالی کا ثبوت ان لفظوں میں ظاہر ہے

اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ[2]

جس کا رتبہ نہ صرف معلم کا ہے بلکہ اس کے سوا بھی جسکا ثبوت ان لفظوں میں ملتا ہے :-

بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ[3]

ایسے معلم ایسے مزکی ایسے مبین قرآن کا الہام (سوائے قرآن کے)، ہمارے القا اور الہام سے تو بہت صاف اور اعلیٰ ہوگا۔ بس اوسی الہام کا نام ہماری اور جملہ علما کی اصطلاح میں "حدیث" ہے دگر ہیچ۔ الحمد للہ کہ آپ بھی اوس کی صحت کے قائل ہو گئے۔

کیا سچ ہے ؎

راہ پر اونکو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتوں میں

(باقی باقی)

---

[1] اے نبی تو بڑے خلق پر ہے" منہ

[2] تیری طرف ہم (خدا) نے نصیحت کی کتاب اسلئے اتاری ہے کہ تو لوگوں کو خدائی کتاب کی تفسیر بیان کر کے سنا دے تاکہ وہ سوچیں"

[3] خدا نے عرب کے ان پڑھوں میں رسول بھیجا۔ جو اون پر احکام الٰہی پڑھتا ہے اور اون کو کتاب اور حکمت پڑھاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ یقیناً گمراہی میں تھے"

الغیبُ لِلّٰہِ!

(از مولوی حکیم عبد الرحمٰن صاحب عتا از صدر راولپنڈی)

مقدمہ اولیٰ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

مقدمہ ثانیہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ نہ فرشتہ نہ رسول نہ ولی نہ محدث۔

دونوں کی دلیل قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ الخ سورہ نمل رکوع ۵۔ ترجمہ:" تو کہہ جو (فرشتہ و انسان) ساتوں آسمان و زمین میں ہے کوئی غیب نہیں جانتا مگر اللہ الخ

مقدمہ ثالثہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور نبیوں کے سوا کسی کو اپنے غیب کی قطعی اطلاع نہیں دیتا۔ جس سے انکو یقینی علم حاصل ہو جائے۔

دلیل مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ الخ

ترجمہ:- اللہ ایسا نہیں ہے کہ چھوڑ دے مومنوں کو جس (التباس بالمنافقین) پر تم (اب) ہو (بلکہ ہمیشہ آزماتا رہیگا) یہاں تک کہ جدا نہ کرے ناپاک (منافق) کو پاک (مومن) سے اور (جدا نہ کریگا مگر اس آزمائش سے کیونکہ) اللہ ایسا نہیں ہے کہ اطلاع دے تم کو (اے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ وغیرہ جو اب موجود ہو اور جو آئندہ قیامت تک ولی و غوث و ملہم وغیرہ موجود ہونگے خلقت کے دل کے ایمان و کفر پر کیونکہ یہ اطلاع ہے) غیب پر (اس واسطے کہ اس سے سب ہی برگزیدہ بن جاتے ہیں) مگر اللہ تعالےٰ برگزیدہ کر لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسکو چاہے (غیب پر مطلع کرنے کے واسطے) الخ

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ الخ (سورہ جن)

ترجمہ:- بالخصوص اللہ عالم الغیب ہے۔ پھر کسی کو اپنے (ایک ذرا سے) غیب پر (بھی) مطلع نہیں کرتا (ایسے طور سے کہ التباس من کل الوجوہ باقی نہ رہے) مگر (خاص کر) جس رسول کو پسند کرے (اسکو اپنے بعض غیب پر مامون عن التلبیسات واقف کر دیتا ہے" الخ

اِن دو نو آیتوں میں نفی کے بعد استثناء ہے جس سے قطعی طور پر حصر سمجھا جاتا ہے یعنی غیر رسول کو اللہ غیب کا علم نہیں دیتا۔ دیکھو بحث قصر مختصر معانی اور مطول میں جہاں لکھا ہے منہا النفی والاستثناء یعنے حصر کے طرق میں سے ایک طریق نفی کے بعد استثناء ہے۔

مقدمہ رابعہ بعض غیوب ایسے بھی ہیں جنکا علم اللہ تعالےٰ نے نہ کسی فرشتہ کو دیا اور نہ کسی رسول کو اور نہ آئندہ دیگا۔

اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کریم صلعم کے فرمانے سے اُن غیوب میں سے پانچ چیزیں ہم کو ایسی معلوم ہوئی ہیں جنکا علم اللہ تعالےٰ نے نہ کسی کو دیا اور نہ دیگا۔ ایک علم وقت قیام قیامت۔ دوسرا علم وقت نزول باراں۔ تیسرا علم مافی الارحام۔ چوتھا علم کہ انسان خود آئندہ وقت میں کیا کریگا۔ اور علم وقت موت خود بھی اس سے ملحق ہے۔

دلیل مشکوٰۃ کی کتاب الایمان فصل اول کی پہلی حدیث دیکھو جس کے آخر میں یہ بیان ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم نے جبرئیل کو فرمایا کہ قیامت کے وقت کا نہ مجھکو علم ہے نہ تجھ کو۔ پھر فرمایا فی خمس لا یعلمھن الا اللہ یعنی قیامت کے آنے کے وقت کا علم اُن پانچ علموں میں سے ہے جنکو اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (آخر سورہ لقمان)

ومن غروج انہ یلحق الشبہۃ فی القیامۃ بانھا مجھولۃ الوقت فلو وجدت لعلم وقتھا۔ فیقال یکفی فی وجودھا علم موجدھا ان اللہ عندہ علم الساعۃ) لہ نظیر اذ (ینزل الغیث)

آمین و رفع یدین ۔ دونوں مسئلوں کی کافی تائید و تحقیق ۔ ۲۰ ر میخ

رال۔ ڈبلیو/ ۴۰۰۔ او۔ آر۔ ایل۔ ڈی/ ۲۰۰۔ ڈی آر۔

فی وقتہ بعلمہ من غیران یعلم بوقتہ (و) کیف یشترط العلم بوقت الشئ مع ان غایتہ انہ من صفات الشئ۔ وکثیرًا ما لا یعلم صفات الشئ مع العلم بتحققہ فلا یعلمہا الا من اوجدہا کذلک (یعلم ما فی الارحام) وکیف یعلم الساعۃ وھو من الافعال المستقبلۃ للہ (وما تدری نفس ماذا تکسب غدا) وان وجب ان یعلم الفاعل ما یفعلہ اختیارًا فیکفی فیہ سبقۃ بزمان لطیف (و) قد لا تعرف النفس حال صفاتہ کالمزاج متی یتغیر فلا تعرف متی تموت بل (وما تدری نفس بای ارض تموت) وکل ذلک لان المخلوق لا یجب ان یحیط علما بالاشیاء فھو انما یجب ذلک فی حق اللہ تعالیٰ (ان اللہ علیم) بظواھر الاشیاء (خبیر) ببواطنہا

(تفسیر رحمانی)

(ترجمہ) شیطان کے دھوکا میں سے ایک یہ دھوکا ہے کہ وہ قیامت میں اس طرح سے شبہ ڈالتا ہے کہ وہ مجہول الوقت ہے۔ اگر پائی جانی ہوتی تو اس کا وقت بھی معلوم ہوتا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اس کے وجود میں اس کے موجد کا علم کفائت کرتا ہے (قیامت کا علم بے شک اللہ ہی کے پاس ہے اور) اسکی نظیر بھی موجود ہے کیونکہ وہ (مینہہ اتارتا ہے) مینہہ کے وقت میں اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کسی کو اس کے وقت کا علم ہو (اور) کسی چیز کے وجود میں اس کے وقت کا علم کیونکر شرط ہوسکے۔ باوجودیکہ اس کی غائت صرف یہی ہے۔ کہ یہ بھی اس کے صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اور باوجود ایک چیز کے موجود کا علم ہونے کے اکثر اوقات اُس کے صفات کا علم نہیں بھی ہوا کرتا۔ سو اسکو نہیں جانتا مگر اس کا موجد اس واسطے (جانتا ہے جو رحموں میں ہے) اور قیامت کسطرح معلوم ہو۔ حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کے اُن افعال میں سے ہے جنکو وہ آئندہ وقت میں خود کریگا۔ (اور کوئی انسان نہیں جانتا کہ آئندہ وقت میں خود کیا کریگا) اگرچہ یہ ضروری امر ہے کہ ہر فاعل جو فعل اپنے اختیار سے کریگا پہلے اس کو جانتا بھی ہو سو اس میں ایک اندک زمانہ پہلے جان لینا کفائت کرتا ہے (اور) کبھی انسان اپنے صفات کا حال بھی نہیں جانتا جیسے اپنے مزاج کے حال سے واقف نہیں ہوتا۔ کہ کب متغیر ہو جائیگا۔

پھر جب اپنے مزاج کے متغیر کے وقت کی بھی خبر نہیں تو کوئی انسان نہیں جانتا کہ کب مریگا بلکہ (کوئی انسان نہیں جانتا کہ کس زمین میں مریگا) اور یہ سب اس واسطے ہے۔ کہ مخلوق کا علم محیط بالاشیاء ہونا ضروری امر نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ تعالےٰ کے حق میں ضروری ہے (اللہ بیشک جاننے والا ہے) ظاہری حالات سب چیزوں کے (واقف) ہے سب چیزوں کے اندرونی حالات سے"

آیت کے مطلب کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت برپا ہونے کے وقت کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ اور جنین کے لڑکی یا لڑکا۔ تام الخلقت یا ناقص الخلقت وغیرہ کا علم اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ پھر جب موجود فی الرحم کی نسبت یہ علم کسی کو نہیں تو جس کا ابھی تک رحم میں نطفہ بھی نہیں پڑا محض معدوم ہے۔ اول اس کے نطفہ کا رحم میں قرار پکڑنا پھر اس پر علقہ ومضغہ وغیرہ اطوار کا بدلنا کہاں سے کسی کو معلوم ہوسکتا ہے۔ حالانکہ جو فرشتہ رحم میں اُس کے پیدا کرنے پر موکل ہے اللہ تعالےٰ سے پوچھنے سے پہلے اس کو بھی معلوم نہیں کہ نطفہ کی نسبت اُس نے کیا کیا کارروائی کرنی ہے۔ تبھی ہر طور کی نسبت اللہ تعالےٰ سے حکم مانگتا اور پوچھتا ہی یہانتک کہ پوچھتا ہے اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثیٰ کیا یہ مذکر ہوگا یا مونث۔ کما جاء فی الحدیث۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ آئندہ وقت خود یہ شخص کیا کیا کام کریگا۔ پھر جب انسان کو اپنے ذاتی افعال آئندہ کا علم نہ ہوا تو دوسرا انسان خصوصًا اللہ تعالےٰ کے افعال آئندہ کا علم کہاں سے اور کیونکر حاصل ہو سکتا ہے اور تادم مرگ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مریگا۔ اگرچہ ہیضہ وطاعون وغیرہ مہلک امراض میں مبتلا ہو۔ کیونکہ اس کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں۔

(باقی آئندہ)

جماعت اہلحدیث کوہ نیلگری

مکرم ومعظم مولانا ابو الوفاء زاد اللہ عنایتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ایک چھوٹی سی جماعت اہلحدیث جو برسوں سے کوہ نیلگری کے دامن میں آنکھوں پر غفلت کا پردہ چھائے ہوئے گمنام تھی الحمد للہ کہ اب وہ ہوش میں آئی ہے۔ خدا ہر ایک کو نیک ہدایت دے۔ زہے قسمت اس جماعت اہلحدیث کے کہ "اخبار اہلحدیث" جیسا پرچہ جو کبھی کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ گذرا تھا۔ الحمد للہ کہ ہمیں دستیاب ہوا۔ صرف ایک ہی وقت کوہ نیلگری کی طرف ہمارے مکرم جناب سید احمد صاحب گھڑی ساز ساکن میسور بن حاجی حافظ مولوی محدث سید عبد اللہ گوالیاری مرحوم نے تکلیف گوارا فرمائی تھی تو انہوں نے جماعت اہلحدیث نیلگری پر ترس کھاکر شفقت واحسان فرمایا کہ آپنے اپنے خاص جیبی خرچ سے چندہ دیکر دو اخبار اہلحدیث کوہ نیلگری کی جماعت اہلحدیث کے لئے جاری کرائے خدا آپ کو جزائے خیر دیوے آمین۔

آپکے اخبار اہل حدیث پر ہر ایک صاحب بدل وجان فدا ہو چکے ہیں اور اخبار اہلحدیث کی انتظار میں مضطرب ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا اگر آپ کو اس جماعت کی طرف سے چندہ ملنے میں دیر ہو جائے تو آپ براہِ مہربانی اخبار اہل حدیث بند نہ کریں اور حسبِ معمول جاری رکھیں۔ نوازش واحسان ہوگا۔ امید ہے کہ آپکو چندہ ضرور پہنچتا رہیگا۔ فقط

خاکسار قدیم شیخ عبد اللہ ازاوٹاکمنڈ کوہ نیلگری)

مسئلہ جمع وترتیب قرآن

اخبار اہلحدیث ۹۔۲۔ ربیع الآخر میں مسئلہ جمع قرآن سے متعلق میرا ایک مختصر مضمون شائع ہوا تھا۔ اس پر مولوی عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی نے اہلحدیث ۱۰ فروری میں میرے "غور وتدبر" نہ کرنے کی وجہ سے غلط ہونیکا فتویٰ لگایا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف کے مضمون پر غور کرنے سے پیشتر میں خود اپنے ہی مضمون پر نظر کروں۔ چنانچہ بعد فکر وتدبر کے میں جس نتیجہ پر پہونچا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے جو کچھ پہلے لکھا تھا وہی صحیح ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اسکی تفصیل کی جائے۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب کے شبہات کا جواب بھی ہوجائیگا والآن اشرع فی المقصود متوکلاً علےٰ واھب الخیر والجود۔

دعویٰ میرا دعویٰ یہ ہے کہ جو قرآن مجید اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ بعینہٖ وہی ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کی معرفت آنحضرت صلعم پر نازل فرمایا۔ اور اسی ترتیب پر ہے جس پر کہ آنحضرت صلعم نے اپنے عہد میں لکھوایا صحابہؓ کو یاد کرایا، اور خود پڑھا۔ اس دعوے کے ثبوت میں تفصیل ذیل ملاحظہ ہو:۔

دلائل قرآنیہ

جامع قرآن حضرت رحمان ہے

دلیل اول اللہ تعالیٰ سورۃ قیامت میں فرماتا ہے۔ ان علینا جمعہ وقرآنہ (پ ۲۹) اس آیت میں تاکید جملہ کے لئے انّ اور حصر کے لئے علینا مقدم کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ جمع قرآن صرف ہمارا کام ہے۔ اور ہم اسے ضرور ضرور کرینگے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی اسکا نازل کرنیوالا ہے۔ لہٰذا اسی کو اسکا جامع بھی ہونا چاہیئے چنانچہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

فرمایا کہ۔ بیشک ہم نے ہی اس نصیحت نامہ کو اتارا اور ضرور ضرور ہم ہی اسکی حفاظت کرینگے!!

اس حفاظت کے لئے دو قوی اسباب پیدا کئے (۱) "جمع صدر" یعنے بزبان حفظ۔ چنانچہ فرمایا:۔ "یہ کتاب روشن آیات کا مجموعہ ہے جو علم والوں کے سینہ میں (محفوظ) ہے"

بَلْ ھُوَ آیَاتٌ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (عنکبوت)

(۲) دوسرا سبب قوی "جمع مکتوبی" ہے۔ اس کی بابت متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے ایک جگہ فرمایا: و کتاب مسطور فی رق منشور (طور) یعنی یہ کتاب (قرآن جسکو جمع مکتوبی کے لحاظ سے "کتاب" فرمایا) کشادہ اوراق میں لکھی ہے۔ رقّ چمڑہ کو کہتے ہیں جسپر اگلے زمانہ میں کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ صراح میں ہے۔

"رقّ بالفتح پوست آہو کہ بروے نویسند"

قاموس میں ہے:۔

"رق جلد رقیق یکتب علیہ"

اور اس کی تائید عمارہ بن غزیہ کی روایت قطع الادیم سے ہوتی ہے جو فتح الباری میں ہے کہ "عہد صدیقی میں جمع قرطاس سے پیشتر قرآن مجید چمڑوں پر لکھا جاتا تھا"۔

انما کان فی الادیم والعسب اولا قبل ان جمع فی عہد ابی بکر (پ ۲۰)

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون (واقعہ)

"یہ قرآن عزت والا لکھا ہوا، حفاظت کیا گیا ہے اسکو پاک (صحابہ کاتبان وحی لکھتے وقت) چھوتے تھے"۔

اس آیت میں کاتبین قرآن کی طہارت اور صفائی کا بیان ہوا ہے جس سے حفاظت کیلئے کمال احتیاط کا بیان مقصود ہے، کما سیجیئ۔

تیسری جگہ بیان ہوا ہے۔

فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطہرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ (عبس)

"یہ قرآن عزت والے بلند قدر پاکیزہ صحیفوں میں بزرگ اور نیک کاتبوں کے ہاتھ سے لکھا ہے" یعنے کاتبین قرآن (اصحاب نبی) نیک اور بزرگ ہیں۔ انکا عمل و اعتقاد ہر دو درست ہیں یہ لوگ کمی بیشی نہیں کرسکتے۔ لہٰذا خیانت کا احتمال نہیں ہے۔

چوتھی جگہ فرمایا گیا۔ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ (بروج) "یہ بزرگ قرآن (لکھا ہوا ہی) تختی میں جسکی حفاظت کی جاتی ہے" لوح شانہ کی چوڑی ہڈی کو کہتے ہیں۔ صراح میں ہے:۔

"لوح۔ کتف وہر چہ پہن باشد از استخوان وچوب وتختہ"

یعنی لوح کتف کو کہتے ہیں اور کتف کی بابت مجمع البحار میں ہے کہ "وہ چوڑی ہڈی جسپر پہلے لوگ کاغذ کی کمی کی وجہ سے لکھا کرتے تھے"۔

ھو عظم عریض فی اصل الحیوان کانوا یکتبون فیہ لقلۃ القراطیس عندہم (ج ۳)

خود صحیح بخاری میں ہے کہ جب آیت لا یستوی القاعدون الخ نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ادع لی زیدا ولیجیئ باللوح الخ (پ ۲۰) یعنی زید کو بلاؤ وہ شانہ کی ہڈی اور دوات لیکر حاضر ہو"۔

یہانتک تو مکی آیات کا ذکر تھا جن سے مکہ معظمہ میں قرآن مجید کی کتابت بحفاظت کا حال معلوم ہوا اب بعض مدنی آیات ملاحظہ ہوں جنمیں قرآن مجید کے مکتوب ہونے کا بہت زیادہ ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے (پانچویں آیت) رسول من اللہ یتلو صحفا مطہرۃ (بینہ) اسی آیت کی تفسیر میں میں نے اپنے پہلے مضمون میں فتح الباری سے نقل کیا تھا اعلم اللہ بانہ مجموع فی الصحف.... وکان القرآن مکتوبا فی الصحف الخ (پ ۲۰) یعنی قرآن مجید صحیفوں میں مکتوب ومجموع تھا"۔ (۶) سارے قرآن مجید میں کتنی بار اس کا نام الکتاب (مکتوب) آیا ہے شروع میں ہی ارشاد ہوا ذلک الکتاب لا ریب فیہ (بقرہ)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ہر دو اسباب مذکورہ کے ذریعہ سے زمانہ نبوت ہی میں قرآن جمع کرادیا۔ اور ان دونوں سببوں کو باہم اس لئے مہیا کیا کہ بسا اوقات کتابت میں غلطی ہوجاتی ہے۔ تو اس کی اصلاح ضبط صدر سے ہوتی ہے اور حافظہ میں نسیان یا سہو واقع ہو تو ضبط کتاب سے غلطی رفع ہوجاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت قرآن کے لئے ہر دو امور (ضبط صدر اور

ادب العرب۔ صرف ونحو عربی سیکھنے کے نہایت سہل قواعد۔ اُردو دانوں کو بہت مفید ۱۲ ؍ منیجر

ضبط کتوبی) کا بہت خیال رکھتے تھے صحابہؓ کو یاد بھی کرا دیتے، چنانچہ حدیث بیر معونہ میں جو ستر (۷۰) قراء شہید ہوئے ہیں ان قراء کے معنے فتح الباری میں الذین اشتھروا بحفظ القرآن (پ ۲۰) لکھے ہیں۔ اسی طرح ان کو آپ لکھوا بھی دیتے تھے جیسا کہ حدیث بخاری زید کو بلانے کی اوپر مذکور ہوئی و سیجیئی غیرہ۔

دوسری دلیل

سورہ فرقان میں فرمایا وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلنہ ترتیلا (پ ۱۹) اس آیت میں قرآن مجید کے بجا بجا اترنے کی دو وجہیں بیان فرمائی گئی ہیں۔ (۱) تثبیت فؤاد یعنے ضبط صدر (۲) ترتیل یعنی ضبط کتابی۔ ترتیل لغت میں ہم جنس اشیاء کو عمدہ طور پر باترتیب رکھنے کو کہتے ہیں۔ قاموس میں ہے الرتل حسن تناسق الشئی۔ اساس البلاغہ میں ترتیل کے معنے حسن تالیف مرقوم ہیں۔ اور حسن تالیف کی ایک صورت یہ ہے کہ جن کلمات سے کلام مرکب ہو۔ انکو مضمون نویسی میں مناسب موقع پر رکھا جائے۔ اور یہی ضبط کتابی ہے۔

ترتیب قرآنی بھی منجانب اللہ ہے

نیز آیت مذکورہ سے یہ مسئلہ بھی کھلا ثابت ہے کہ جمع صدر اور جمع مکتوبی ہر دو میں آیات کی ترتیب بھی اللہ تعالے کی ہی مقرر فرمائی ہے۔ اسکا بیان اس طور پر ہے کہ نزول آیات تو حسب ضرورت ہوا کرتا لیکن جمع کی ترتیب جس کا ذکر اس روائت میں ہے کہ "جب آپ پر آیات نازل ہوتیں تو آپ کسی کاتب کو بلا کر فرماتے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں رکھو" یہ ترتیب اللہ ہی کی طرف سے آپکو القاء ہوتی ہے۔ اس لئے کہ سورہ نجم میں فرمایا ہے

> کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما تنزل علیہ الآیات فیدعو بعض من یکتب لہ ویقول لہ ضع ھذہ الآیات فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا و کذا (سنن ابی داؤد)

> وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (پ ۲۷)

آنحضرت صلعم جو کچھ دین کے متعلق فرمائیں وہ سب وحی خدا ہوتا ہے اسمیں آپکی خواہش کو دخل نہیں ہے۔ اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ

> کان النبی صلعم لا یعرف فصل السورۃ حتے تنزل علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (ابوداؤد)

آنحضرت صلعم ایک سورۃ سے دوسری سورۃ کا فرق نہ پہچانتے جبتک بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ اترتی۔

اس روائت سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) جب بسم اللہ ایک سورہ کے خاتمہ اور دوسری سورۃ کی ابتدا کی علامت ہے تو جبتک ہر ایک سورت کی آیتیں شروع سے آخر تک کسی خاص ترتیب میں مرتب نہ ہوں۔ تب تک کسی خاص سورت کے خاتمہ کا علم نہیں ہو سکتا۔ (۲) سورتوں کا فصل اجتہادی نہیں ہے بلکہ وحی ربانی سے ہے۔

حاصل کلام یہ کہ ترتیب آیات کا مسئلہ خود قرآن سے ثابت ہے۔ اور قرآن خود شہادت دیتا ہے کہ وہ زمانہ نزول میں لکھا جاتا رہا ہے اور حدیث بالا سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم خود بڑے اہتمام سے لکھواتے۔

تیسری دلیل

خود قرآن مجید میں کسی آیت یا سورت کا جو حوالہ دیا جاتا ہے وہ بھی موجودہ جمع اور ترتیب کو منجانب اللہ ثابت کرتا ہے چنانچہ سورہ ہود میں فرمایا قل فأتوا بعشر سورۃ مثلہ مفتریات (پ ۱۲) قرآن کی مثل دس سورتوں کے لانے کا حکم سورہ ہود میں دیا گیا جو گیارہویں سورت ہے۔ اور اس کے پہلے واقعی دس ہی سورتیں ہیں۔ اسی طرح نساء میں ارشاد ہوا ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتمی النساء (پ ۵) اس میں جس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ علی اختلاف الاقوال و اٰتوا الیتمی اموالھم یا وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمی یا آیت میراث ہے۔ یہ سب آیتیں اسی سورت کی ہیں۔ اور پہلے واقع ہیں علی ہذا القیاس سورہ حج میں فرمایا واحلت لکم الانعام الا ما یتلی علیکم (پ ۱۷) اس میں جن حرام جانوروں کی آیات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سب اس سورت سے پہلے کی سورتوں میں ہیں یعنے سورہ بقرہ۔ سورہ مائدہ۔ سورہ انعام۔ سورہ نحل۔ اس کے بعد کسی سورہ میں نہیں ہیں۔ اسی حسن ترتیب کے لحاظ سے قرآن مجید کو "کلام موصول" بھی فرمایا گیا ہے لقد وصلنا لھم القول لعلھم یتذکرون (قصص) فتأمل۔

چوتھی دلیل

(از احادیث) یہ امر کہ جو قرآن مجید ہمارے ہاتھوں میں ہے وہ بلحاظ کلمات و ترتیب وہی ہے جو آنحضرت صلعم کو حفظ تھا۔ صحابہؓ کو حفظ کرایا تھا۔ اور اپنی زندگی میں لکھوا دیا تھا۔ اور بطور ورد اور وظیفہ کے اسی کی تلاوت کرتے تھے۔ ذیل کی تین شقوں میں دیکھنا چاہیئے۔

اولاً مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، کی روایتوں میں آیا ہے کہ وفد بنی ثقیف جب مدینہ طیبہ میں آیا تھا تو آنحضرت صلعم ان کے پاس شب کو جا کر وعظ و نصیحت فرماتے۔ ان کو قرآن مجید سکھلاتے تھے ایک شب کو آپ معمول کے خلاف دیر کر کے تشریف لائے تو آپ سے پوچھا گیا کہ دیر بہت فرمائی؟ تو آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں سے میری کچھ منزل پڑھنے سے رہ گئی تھی تو مجھے پسند نہ آیا کہ اسے تمام چھوڑ کر آؤں۔

> انہ طرأ علی جزئی من القرآن فکرھت ان اجیئی حتی اتمہ قال اوس سئلت اصحاب رسول صلعم کیف تحزبون القرآن قالوا ثلث وخمس وسبع وتسع واحدی عشرۃ وثلاث عشرۃ وحزب المفصل وحدہ (ابوداؤد باب تحزیب القرآن)

اوس (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کے اصحاب سے پوچھا کہ آپ لوگ قرآن کی کتنی منزل پڑھا کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہماری منزلیں یہ ہیں تین سورتیں (فاتحہ سمیت نساء تک) گو یہ چار سورتیں ہوتی ہیں لیکن سورہ فاتحہ کا ذکر استغناءً نہیں کیا ہے کیونکہ وہ ام القرآن (مستقل قرآن) ہے اور مشہور ہی۔ پانچ سورتیں (مائدہ سے یونس تک) سات سورتیں (یونس سے بنی اسرائیل تک) نو سورتیں (بنی اسرائیل سے شعراء تک) گیارہ سورتیں (شعراء سے والصافات تک) تیرہ سورتیں (والصافات سے ق تک) (ص)

(ص) اور مفصل سورتیں (ق سے آخر قرآن تک ۶۵ سورتیں جو مفصل کہلاتی ہیں) سب کی سب ایک دفعہ" انتہیٰ ۔ (باقی آئندہ)

قادیانی مشن

مرزا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی

یہ وہ مضمون ہے جس کا ہم کئی ہفتوں سے ناظرین کو انتظار کرا رہے ہیں۔ اب تو انتظار کرتے کرتے اکتا گئے ہونگے اور کہنے لگ گئے ہونگے کہ ؎

تیغ ہندی و خنجر رومی
بکند آنچہ انتظار کند

گذشتہ پرچہ میں ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ مرزائیوں سے اس امر میں دَور جدید شروع ہو گیا ہے یعنی اب وہ انعام دینے کے مُدعی بنے ہیں۔ مگر آج (۲۵ - فروری) تک اون کی طرف سے انعامی رقم کی رسید نہیں آئی۔ امید ہے وہ بات کے پکے ثابت ہونگے۔ لہٰذا ہم اوس انعامی بحث کو الگ رکھکر آج موعودہ مضمون شائع کر دیتے ہیں:۔

مرزا صاحب نے جب مسیحیت کا دعویٰ کیا تو اعتراض ہُوا کہ حدیثوں کی خبر کے مطابق مسیح کے زمانہ میں **دجال** کا ہونا اور حضرت مسیح کے ہاتھ سے اوس کا قتل ہونا ضروری ہے۔ تو اوس کے جواب میں بات بنانے کو مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا کہ **دجال** ایک گروہ کا نام ہے جس سے مراد پادری لوگ ہیں اور اُن کے قتل سے مراد ہے میرے دلائل سے انکا مغلوب ہونا۔ اس کے جواب میں ہرچند کہا گیا کہ **دجال** مفرد کا صیغہ ہے۔ اور گروہ افراد کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مگر مرزا صاحب اسی خیال پر اَڑے رہے یہانتک کہ اُنہوں نے اپنے مطلب کے لئے ایک حدیث بھی لکھی جس کے الفاظ مع الفاظ مرزا صاحب کے درج ذیل ہیں جو لکھتے ہیں:۔

”نسائی نے ابی ہریرہؓ سے دجال کی صفت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان السنتهم احلی عن[ـه] العسل وقلوبهم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یفترون ام علی یجترؤن الخ یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلیگا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کرینگے۔ بھیڑوں کا لباس پہنکر آئینگے انکی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے ہونگے۔ خدا کہیگا کہ تم میرے حلم کے ساتھ مغرور ہو گئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے۔ دجلد ۷ صفحہ ۱۷۴ کنز العمال) منہ“

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۳)

کچھ شک نہیں کہ مقام مذکور میں مرزا صاحب نے بحیثیت استدلال کے **دجال** لکھا ہے بلکہ سارے استدلال کا مدار اسی ایک لفظ پر ہے۔ اس لئے سہو کاتب کا خیال کرنا کوسوں دُور نہیں بلکہ معدوم ہے۔ مرزا صاحب کے مقلدوں کو چونکہ مرزا صاحب پر کمال بھروسہ تھا اس لئے اُنہوں نے بھی وہی کہا جو مرزا صاحب نے کہا تھا یعنی مرزا خدا بخش نے ”عسل مصفی“ میں اور مولوی شیر علی نے ”ریویو“ میں یہی گیت گایا جو مرزا صاحب گا گئے تھے۔ سچ ہے ؎

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں
روبسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

مَیں سچ کہتا ہوں کہ مجھے مرزا صاحب کے دعوئے مسیحیت، مہدویت، کرشنیت وغیرہ سے اتنا تعجب نہیں ہوتا جتنا ان لوگوں کے دعوئے علم و دیانت سے تعجب ہوتا ہے۔ مَیں حیران ہوتا ہوں کہ یہ لوگ کس بل بوتے پر میدان مناظرہ اور میدان علم میں خصوصًا مذہبی علوم میں مدعی ہوتے ہیں۔ حالانکہ محض مقلد سے بھی ایک درجہ کم ہیں۔ حیران کن اس حال پر ہمارے ناظرین کو بھی رحم کرنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا ان کو ہدایت اور توفیق دے۔

آپ ہم اصل قصہ سناتے ہیں۔

جس کتاب کا مرزا صاحب نے حوالہ دیا ہے پہلے ہم اوس کے الفاظ نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں:۔

”یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتهم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یفترون ام علی یجترؤن حتے حلفت لابعثن علی اولئك منهم فتنة تدع الحلیم منهم حیران (ن عن ابی هریرة رضـ)

کچھ شک نہیں کہ اس کتاب میں لفظ **”دجال“** (بالدال) ہے اور مرزا صاحب نے اس کو نقل کیا ہے مگر در اصل یہ لفظ ایسا صریح غلط ہے کہ ایک ادنیٰ طالبعلم بھی اسکو استدلال میں پیش نہیں کر سکتا۔ اس دعوے پر پہلے اسی کتاب کی اندرونی شہادت سُنئے!

یہ کتاب دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کی چھپی ہوئی ہے۔ مالک مطبع اسی جلد بلکہ ہر ایک جلد کے اخیر میں لکھتا ہے:۔

”حیث ان النسخ المنقولة عنها کثرت فیها التصاحیف والاغلاط ولم نجد نسخة جمع الجوامع ولا زیادات قلم نقدر علی التصحیح التام فاملاء البیاضات التی ترکت فی الاصل فالمامول ممن قدر علے ذلك ان یکملها ویصححها ولا یجعلنا هدفا لسهام الطعن هذا“

(صفحہ ۳۴۷)

یعنی اس کتاب کے منقول عنہا (اصل نسخوں) میں بہت سی تبدیلیاں اور غلطیاں واقع ہوئی ہیں اور ہمیں جمع الجوامع کا اور زیادات کا نسخہ بھی نہیں ملا۔ اس لئے ہم اس کتاب کی پوری تصحیح نہیں کر سکے اور نہ بیاضات متروکہ کو پُر کر سکے۔ اس لئے امید ہے کہ جو شخص اس پر قدرت رکھے وہ اسکو پورا کرلے اور صحیح کرلے اور ہمکو ملامت کا نشانہ نہ بنائے“

ـه مرزا صاحب کی عبارت میں عن (ع) سے ہے گویا غلطی کا عملی اعتراف ہے۔ (اہلحدیث)

شاہِ انگلستان اور مرزا قادیان ۔ اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دہلی دربار میں آنا خدائی حکمت میں مرزا قادیانی کی تکذیب کرنا تھا - ۲ر منیجر

الخبر الصحیح ۔ مرزا کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید از مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ - ۲ نمبر

مالک مطبع کا یہ عذر ملحوظ رکھکر ہم خود اس حدیث کی اندرونی شہادت دیکھتے ہیں تو اسی حدیث میں بھی بہت سی غلطیاں پاتے ہیں۔

(۱) ن عن ابی ھریرۃ لکھا ہے (ن) سے مراد مصنف کی اصطلاح میں سنن نسائی ہے چنانچہ مرزا صاحب نے بھی اسی بنا پر نسائی کی روائت لکھی ہے۔ حالانکہ سنن نسائی میں یہہ حدیث کہیں بھی نہیں بلکہ ترمذی میں ہے۔

نوٹ انعامی مرزائی صاحبان نسائی میں یہ حدیث دکھادیں تو علاوہ تین سو سابقہ کے مبلغ ایکسو روپیہ اَور انعام لیں۔

(۲) دوسری شہادت یہ ہے کہ اس کتاب کی روائت مذکورہ میں من الدین ہے حالانکہ اصل حدیث میں من اللین ہے۔

(۳) تیسری شہادت اندرونی اس میں یہ ہے کہ کنز العمال کے الفاظ میں "حتے حلفت" ہے اس کے معنے کچھ نہیں بنتے۔ حالانکہ اصل روائت میں ہے "فبی حلفت" جو بالکل صحیح ہے۔

(۴) چوتھی شہادت یہ ہے کہ اس کتاب میں یوں منقول ہے "احلے من العسل" حالانکہ ترمذی میں ہے "احلے من السکر"۔

یہ چار شہادتیں اندرونی ہیں اس مطبوعہ روائت کے غیر معتبر ہونے پر۔ اب ہم بیرونی شہادت بھی پیش کرتے ہیں۔ اسی کنز العمال کا خلاصہ مسند امام احمد کے حاشیہ پر مصر میں چھپا ہے اوس میں یہی حدیث ان لفظوں میں ہے:۔

"یخرج فی اٰخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین الخ (ت عن ابی ھریرۃ)

(مسند احمد مصری جلد ۶ ص[illegible])

(ت) سے مراد ترمذی ہے۔ ترمذی میں تلاش کریں تو یہ حدیث دوسری جلد کے "باب ذھاب البصر" میں انہی لفظوں سے ملتی ہے جو مرزا صاحب کی تردید کرتے ہیں۔

نتیجہ صاف ہے کہ جس طرح حیدرآبادی مطبوعہ کنز العمال میں ت، ن سے مبدل ہے اسی طرح رجال کی ر، د سے بدل کر مرزا صاحب کی خودغرضی کا باعث ہوئی ہے مصری مطبوعہ کتاب "ترغیب ترہیب" میں بھی یہ حدیث اسی طرح رجال (بالراء) ملتی ہے۔

حضرات ناظرین! یہ واقعات سامنے رکھکر ہمارے نتائج سنئے!

بحیثیت عربی دان عالم ہونے کے مرزا صاحب کا فرض تھا کہ غور کرتے کہ (دجال) کا لفظ مفرد ہے اور یختلون میں ضمیر جمع اوسکی طرف پھرتی ہے جو جائز نہیں۔ اسلئے یہ لفظ غلط ہے۔

بحیثیت ایک عالم حدیث ہونے کے اون کا فرض تھا کہ مصنف "کنز العمال" نے جس کتاب کا پتہ دیا تھا شبہ پڑنے پر اس مسند کتاب کو بھی دیکھتے اور رجال یا دجال کی پوری تحقیق کرکے حدیث نقل کرتے تاکہ کذب علی الرسول لازم نہ آتا۔

بحیثیت مجدد اور ملہم ہونے کے اون کا فرض تھا کہ خدا سے دعا کرکے بذریعہ الہام معلوم کرتے مگر مرزا صاحب نے ان فرائض میں سے کوئی فرض ادا نہ کیا۔

پس اگر مرزا صاحب کو بلحاظ عربیت کے یہ حدیث غلط معلوم نہ ہوئی تو علوم عربیہ سے **جاہل تھے** اور اگر فن روائت سے اس کو جانچ نہ سکے تو علم حدیث سے **کورے تھے**۔ اور اگر اس کی غلطی معلوم کرکے بھی اس غلط روائت کو نقل کیا، نہ صرف نقل کیا بلکہ دلیل بنایا تو **کاذب تھے**۔

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَن حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین (مسلم)

یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے جسکو وہ جانتا ہو کہ جھوٹی ہے وہ خود بھی کاذبین کی جماعت میں سے ایک کاذب ہے" چونکہ یہ کذب انہوں نے محض اپنے دعوی کی تائید کے لئے اختیار کیا تھا اسلئے **خودغرض** بھی ثابت ہوئے۔ پس اس کا فیصلہ ہم احمدی دوستوں پر چھوڑتے ہیں۔ جو صورت وہ چاہیں اختیار کریں۔

ہمارا یقین ہے کہ مرزا صاحب نے اس روائت کو بلحاظ عربیت کے اور بلحاظ روائت کے ضرور غلط سمجھا ہوگا مگر خودغرضی اون کی ایسا کرنے کا باعث ہوئی۔ پس دانستہ غلط حدیث کو رواج دینے کی حیثیت سے وہ **واضع حدیث** ہوئے۔ جسکو حدیث مذکورہ میں احد الکاذبین فرمایا۔

نوٹ واضع حدیث یعنی جھوٹی حدیث بنانے والے دو قسم پر ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اپنے پاس سے حدیث گھڑ لیتے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی مروی حدیث کو غلط جانکر بھی نقل کریں، نہ صرف نقل کریں بلکہ استدلال کریں جنکو زبان الہام ترجمان میں احد الکاذبین فرمایا گیا ہے۔

لطیفہ ہم نے پہلے مضمون میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب اور ان کے اتباع اس غلط حدیث کو بیان کرنے کی وجہ سے واضعان حدیث میں سے ہیں اور ایک چٹھی بنام اڈیٹر الفضل مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ جنوری [illegible] میں لکھا تھا کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب روائت حدیث میں معتبر نہ تھے۔ اس لفظ کو میرے مخاطب قاضی اکمل صاحب احمدی نے میرے دعوے (واضع حدیث) سے کم درجہ سمجھا حالانکہ غیرمعتبر کا لفظ بہت وسیع ہے جسے اخلاقی طور پر میں نے نرم صورت میں اختیار کیا تھا۔

ناظرین! یہ تو ہے بڑے میاں کی کیفیت! اب سنئے ہمارے دعوی کا دوسرا حصہ کہ مرزائی باطل پرست ہیں:۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے تقاضا پر تقاضا کرنے سے اُن کو حدیث مذکور کی اصلیت تو معلوم ہوگئی کہ (دجال) کا لفظ صحیح نہیں۔ باوجود اس کے ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ کہدیتے

کہ مرزا صاحب کو کنز العمال کے غلط نسخہ سے دھوکہ لگا واقع میں یہ روایت یوں نہیں۔ ایسا کرتے تو الزام سے بری ہوجاتے مگر انہوں نے یہ کیا کہ دُور بیٹھے گھورتے رہے۔ کہ آؤ ہم کتاب میں دجال لکھا ہوا دکھا دیتے ہیں۔ روپیہ بھیجدو۔ جب ہم نے یہ کہا کہ مخرج کتاب میں شک ہو تو مسند دیکھی جائیگی چنانچہ تم نے بھی ۱۲۔ جنوری کے الفضل میں ایسا ہی کہا ہے۔ تو میرے ایسا کہنے کو میرے تبدیل دعویٰ سے تعبیر کیا۔ جب میں نے کہا اچھا یہ تو سہی چھاپہ کی غلطی کا اظہار کیا جائیگا۔ تو اس کے جواب میں کہا ہم ایسی باتیں نہیں سُنینگے۔ بہت خوب! لو صاحب ہم آپ سے ایک ہی بات پوچھتے ہیں اگر آپ اس کا جواب بصورت مُثبت حلفیہ دینگے تو ہم آپکو اس پر بھی کچھ انعام دینگے۔

دونوں پارٹیوں کے ممبرو! اور مرزا صاحب کی اس غلطی میں پردہ پوشی کرنیوالو! ہمارے اس مضمون کو پڑھکر حلفیہ بتاؤ تمہارا دل مانتا ہے کہ

"حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ حدیث اوہی لفظوں میں فرمائی تھی جن
لفظوں میں مرزا صاحب قادیانی نے تحفہ
گولڑویہ کے صـ[illegible] پر نقل کی ہے؟"

اگر اسکے جواب میں تم ہاں نہیں کرسکتے تو تم ہی بتاؤ کہ تم اس لفظ (دجال) کو غلط جانکر بھی مرزا صاحب کو الزام سے بری کرو تو تم باطل پرست کیوں نہ ہوئے؟

عجیب جواب کہتے ہیں ہمیں اس سے کیا مطلب؟ جو لفظ مرزا صاحب نے لکھے ہیں ہم تو کتاب میں دکھا دیجئے۔ کیونکہ تم نے ہی لکھا ہے کہ کسی کتاب میں دکھا دو۔

کوئی ان بھلے لوگوں سے پوچھے کہ قرآن مجید کی آیت کسی کتاب میں غلط چھپی ہو تو کیا اسکی صحت قرآن مجید سے نہ کروگے؟ آؤ ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کی ایک آیت یوں لکھی ہے "آیہ شریفہ اَنْزَلَ ذِکْرًا رَّسُوْلًا آشکار میکند" (ایام الصلح صـ۸۳)

تم سے کوئی پوچھے کہ کس قرآن شریف میں یہ آیت ہے؟ اس کے جواب میں تم نولکشوری چھاپہ کا غلط مطبوعہ قرآن دکھا کر مرزا صاحب کی بریت کرسکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔

اگر کوئی احمدی مصنف مقلد مرزا مثل مصنف عسل مصفٰے وغیرہ اس آیت کو اسی طرح لکھے اور کوئی معترض اوس سے اس آیت کی صحت پوچھے تو کیا وہ یہ کہکر حق پرست کہلا سکتا ہے کہ حضرت مسیح زمان مجدد دوراں مثیل موسیٰ میری کرشن قادیان نے اسی طرح لکھی ہے؟ یا فلاں غلط نویس مطبع کے قرآن میں ایسی ہے اس سے زیادہ جواب کے ہم ذمہ وار نہیں۔ واللہ اگر تم اس جواب کو صحیح سمجھوگے تو ہم تم کو خاص بریلی کا ٹکٹ لے دینگے۔

احمدی دوستو! دیکھو تو تم ایک غیر ضروری کام (بیعت مرزا) کی وجہ سے کس بلا میں پھنسے ہو۔ ابھی تو وہ وقت آنیوالا ہے جس میں بہت سے لوگوں کی زبان پر جاری ہوگا۔

اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا

آہ!

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا ہمیں
اے الفتِ چمن تیرا خانہ خراب ہو!

قادیانی اور لاہوری چیلنج باز

چند ہی روز ہوئے ہیں کہ لاہوری پارٹی کے رئیس امیر نے اعلان کیا تھا کہ ہم مناظرات مباحثات بند کرتے ہیں ہم نے اوسی وقت سمجھا تھا کہ یہ توبہ وہی توبہ ہے جسکی بابت کہا گیا ہے

ترا توبہ بزین توبہ اولیٰ ترست!

آخر وہی ہوا دونوں پارٹیوں کی اخباروں میں خوب لے دے ہو رہی ہے بہت خوب! ہمیں یہاں جس مضمون کا ذکر کرنا ہے وہ مولوی محمد علی صاحب رئیس جماعت لاہوری کی ایک چیلنج کی منظوری ہے جو انہوں نے مرزا صاحب کی تصنیفات سے ایک حوالہ دکھلانے کے لئے دیا تھا۔ اوسکی جواب میں الفضل کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے:-

"اگر میں ان (مولوی محمد علی) کا مطالبہ پورا کردوں تو کیا آپ حسب اقرار خود اس بات کا اعلان کرنے کیلئے تیار ہیں کہ ایسا فقرہ دیکھنے کے بعد آپکو آئندہ کیلئے جھوٹا سمجھا جاوے؟" (الفضل ۱۰۔ فروری)

اہلحدیث واقعی جواب معقول ہے ایسا ہی ہونا چاہئے مگر ہم بھی اس طریق پر قادیانی پارٹی سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں جسکی صورت یہ ہے۔

مرزا صاحب آنجہانی نے کتاب "حمامۃ البشریٰ" میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کیلئے کسی حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں آیا۔ اگر ہم دکھادیں تو کیا قادیانی پارٹی مرزا صاحب کو جھوٹا جانیگی؟ ایک ہفتہ انتظار کرکے ہم ایک مضمون لکھینگے۔ جسکا عنوان ہوگا:-

"مرزا صاحب نقل حدیث میں خائن تھے"

اگر یہ مضمون سُننا نہ چاہیں تو ہمارے ساتھ اسکا فیصلہ کرلیں۔

تراجم اہلحدیث

کے سلسلہ میں جناب محمد فرزند علی صاحب نے مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۱ء کے اہلحدیث میں علماء اہلحدیث کے نام بنام فہرست بتا کر توجہ دلائی ہو کہ یہ لوگ بھی اہلحدیث تھے انکا ترجمہ چاہئے" صاحب موصوف نے جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی مرحوم کا نام نہیں لکھا۔ عرصہ تین برس سے سلسلہ تراجم جاری ہے آجتک جناب شاہ صاحب کا ترجمہ کسی صاحب نے نہیں لکھا۔ شائد حالات سے واقفیت رکھنے والے پٹنہ آرہ وغیرہ میں کوئی صاحب نہ ہونگے اسلئے جناب اڈیٹر صاحب سے التماس ہے کہ شاہ صاحب کا ترجمہ آپ اپنی ہی دست مبارک سے تحریر فرما کر شائع فرمادیں۔ دیگر مولوی عبدالخالق صاحب چھپروی (میاں صاحب دہلوی رح کے شاگردوں میں سے تھے) قریب چھ ماہ کے ہوا انتقال کرگئے۔ کوئی صاحب انکا ترجمہ بھی لکھکر دفتر اہلحدیث میں ارسال فرمادیں۔

(خاکسار عبدالعزیز خریدار ۳۲۱۶ مقیم جالی کوسماترائی نیپال)

اڈیٹر آپکو بھی یاد ہوگا کہ بارہا نام بنام لکھا گیا کہ اپنے اپنے بزرگوں کے حالات لکھکر بھیجیں پنجاب (صو) کے خاندان غزنویہ اور قلعہ میاں سنگھ۔ ملتان۔ لکھوکے وغیرہ کے۔ مگر صلائے برخواست۔ مؤلف کتاب تقاضا کر رہے ہیں کہ پہلی جلد کی ترتیب تدوین۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلی جلد میں اکابر کے تراجم ضرور درج ہوں لیکن میرے بس کی بات نہیں اسلئے ناظرین ہی ان حضرات کو توجہ کریں ان لوگوں نے تو مثال مشہور صادق کردی ہے "قطب از جا نجنبد"۔

فتاوے

س نمبر ۹۵ زید نے بکر کو پانچ صد روپیہ قرض اس اقرار پر دیا ہے کہ بعد تقریباً ڈھائی یا تین ماہ کے جب اُسکی کاشتکاری کا محصول آوے اُس وقت زید کو بکر چاول بازار کی قیمت سے (یا فی من دو) ایک بڑی اضافہ دے۔ آیا یہ سود ہے یا نہیں؟ راقم شیخ داود صدر مدرس بورڈ اسلامیہ سکول کڑمور ضلع کرنول)

ج نمبر ۹۵ بازار سے زیادہ کہکر سودا کرنا سود ہے ہاں بھاؤ مقرر کرلے چاہے وہ بازار سے زیادہ ہو تو جائز ہے بیع سلم ہے۔

س نمبر ۹۶ اہلحدیث قاضی و نائب کو رسومات کی شادی میں جہاں ناچ گانا باجے وغیرہ تمام لغویات موجود ہوں نکاح کی چھٹی دینے اور نکاح پڑھنے وغیرہ کی جو اُجرت لی جاتی ہے شرعاً جائز ہوسکتی ہے؟ یا نہیں؟ (د ۔ ۔)

ج نمبر ۹۶ نکاح خوانی فی نفسہ ایک جائز کام ہے۔ اسکا عوض جو آجکل ائمان مساجد کو ملتا ہے جائز ہے اگر کسی ناجائز کام میں شریک ہوں تو وہ شرکت ناجائز ہوگی۔ اللہ اعلم (مہر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷ خالد کے تین لڑکے زید، عمر، بکر، ہیں خالد دونوں میاں بیوی زندہ ہیں اور زید مر گیا۔ اب زید کا لڑکا اور بیوی خالد، والد عمر، بکر سے شامل ہیں اور زید کا لڑکا کماکر خالد (اپنے دادا) کو دیتا ہے اور کوئی قول قرار نہیں ہے۔ تو ایسی حالت میں زید کے لڑکے کو یا زید کی بیوی کو شوہر والا حصہ یا لڑکے کو باپ والا حصہ خالد کی جائداد سے ملیگا یا نہیں؟ اگر نہیں ملیگا۔ تو زید کا لڑکا جو روپیہ کماکر خالد کو دیتا ہے وہ واپس ہوگا یا نہیں؟ اور اگر حصہ ملیگا تو کیا ملیگا؟

(سائل خریدار نمبر ۹۵۹۳)

ج نمبر ۹۷ خالد کا بیٹا زید جو مر گیا ہے اوسکے بھائیوں کے ہوتے ہوئے زید کا لڑکا خالد کا وارث نہیں۔ جو کماکر دادا کو دیتا ہے اس کے عوض میں اگر تنخواہ وغیرہ مقرر ہے تو وہ لے سکتا ہے ورنہ کچھ نہیں۔ ہاں خالد کو چاہیئے کہ زید کے بیٹے اور دیگر وارثوں کیلئے وصیت کر جائے۔ ثلث تک وصیت نافذ ہوسکتی ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۸ جیسا کہ جمعیۃ العلماء میں فوجی ملازمت کی حرمت کا فتوے دیا گیا ہے۔ آیا ایسا ہی فوجی پنشن بھی حرام ہے یا نہیں؟ فوجی پنشن کا پیسہ نیک کاموں میں صرف کیا جاسکتا ہے؟ فوجی آدمی یا پنشن خوار کو امام مسجد مقرر کرسکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل یکے از بڑپیٹ مدراس)

ج نمبر ۹۸ جس بنا پر فوجی نوکری جمعیۃ نے حرام بتائی ہے۔ وہ وجہ پنشن میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے پنشن کا روپیہ حرام نہیں اور پنشن خوار امام ہوسکتا ہے۔

س نمبر ۹۹ مسجد کی تولیت کے اختلافات کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنے سے رک جانا جائز ہے یا ناجائز؟ حالانکہ کوئی روکنے والا نہیں۔ (د ۔ ۔)

ج نمبر ۹۹ کسی شخص کے رنج و کدورت کی وجہ سے مسجد میں نہ جانا سخت گناہ ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ کسی شخص یا قوم کے رنج سے بے انصافی نہ کرنا۔

س نمبر ۱۰۰ مسجد اہلحدیث کے ہوتے ہوئے اہلحدیث شخص کو غیر مسجد میں مشرک بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (د ۔ ۔)

ج نمبر ۱۰۰ ایسا کرنا جائز نہیں۔ جہانتک ہوسکے صحیح العقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم (اپنا امام اچھے آدمی کو بنایا کرو)

س نمبر ۱۰۱ خیرالدین و مہرالدین چچا زاد بھائی ہیں۔ امام الدین برادری میں اُنکا رشتہ دار ہے مہرالدین کی امام الدین سے عداوت تھی۔ اور خیرالدین اس کا مداح تھا۔ جس وجہ سے خیرالدین اور مہرالدین دونوں بھائیوں کے درمیان تنازع شروع تھا۔ ان دونوں بھائیوں کی صفائی اس شرط پر قرآن شریف درمیان میں رکھکر کرائی گئی تھی۔ کہ جبتک امام الدین، مہرالدین کے ہمراہ صفائی نہ کرے۔ تبتک خیرالدین اس کو اپنے گھر میں نہ آنے دے کہ وہ گھر مہرالدین کے گھر کے ساتھ ملحق ہے۔ اور اس سے مہرالدین کو رنج پہونچتا ہے اگر خیرالدین کو ضرورت ہو تو وہ امام الدین کے ہاں بے شک چلا جاوے۔ اس میں مہرالدین مانع نہیں اسطرح دونوں بھائیوں کا ملاپ کرایا گیا۔ اب بعد مطلب براری خیرالدین نے اس اپنی قسم کو توڑ دیا ہے یعنی خیرالدین کو اپنے پاس آنے جانے کی کوئی رکاوٹ نہیں کی جس سے مہرالدین کو حسب معمول رنج پہونچتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس عہد کے توڑنے پر خیرالدین کو شرعاً کوئی تعزیر لگائی جاسکتی ہے؟ اگر ہے تو کیا اور بعد تعزیر اسکو عہد شکنی سے بریت ہوجاتی ہے یا اس کا وبال قائم ہی رہتا ہے؟ (خریدار نمبر ۶۶۱۹)

ج نمبر ۱۰۱ خیرالدین نے جو وعدہ کیا تھا وہ خلاف شرع تھا اوس کا پورا کرنا واجب نہیں بلکہ توڑنا واجب تھا۔ کسی مسلمان سے بلا وجہ شرعی کے کسی قسم کا قطع تعلق کرنا جائز نہیں۔ نہ ایسا کرنے کا وعدہ کرنا جائز ہے۔

س نمبر ۱۰۲ قربانی اور عقیقہ کی کھال تعمیر مسجد میں لگانی جائز ہے یا نہیں؟ جواب باسند در اثبات یا نفی درج اخبار ہو۔

(د ۔ ۔)

ج نمبر ۱۰۲ چمڑہ قربانی کو فقراء پر تقسیم کرنے کا حکم حدیث میں آیا ہے۔

(باقی آئندہ)

اطلاع فتووں کی غلطی پر ہر شخص مطلع کرسکتا ہے۔ (مفتی)

الشافی
من ینفع الناس
عض امراض کا مجرب
ہفتہ عشرہ میں
ء اللہ
سوزاک طحال
رض قیمت ہر یک
پے (ہے)
شہ چھپائیاں
قت فرمائش ۲ر
ھیگا بیب فی روپیہ
پا ہئیں ورنہ عدم
مت معاف
محمد
فاضل
رجن درجہ اول
ن امرتسر

ملکی مطلع

مقدمات سرکاری قابل توجہ حکومت اور رعیت

امرت سر اور دیگر بلاد بلکہ صوبجات میں جتنے سیاسی مقدمات ہوئے ہیں وہ ایک نوع کے ہیں اور امرت سر میں حافظ سلیمان غزنوی کا مقدمہ خاص ایک نوع کا الگ ہے۔ اس کو آج ہم مفصل ذکر کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو ہماری دیرینہ بلائے کی قوت کا اندازہ ہو سکے۔

جب سے مسئلہ عدم تعاون (یا نان کوآپریشن) شروع ہوا ہے۔ اس کو اصولاً تو سب لوگ مفید کار جانتے ہیں مگر اس کی تفسیر میں ہم کو اختلاف رہا ہم اس کی تفسیر یہ سمجھتے ہیں کہ ان مخصوص کاموں میں حکومت کی مدد کرنے سے علیحدگی کرنا جن پر سلطنت چل رہی ہے۔ یا بالفاظ دیگر جو مدار کار سلطنت ہیں یا بالفاظ دیگر اون محکموں کی شرکت سے بچنا جن کے وجود سے سلطنت کا وجود ہے۔ اور جن کے عدم سے سلطنت کا عدم لازم آتا ہے۔ مگر جمہور ارکان اس کی تفسیر ایسی کرتے ہیں جو عدالتوں میں اپنی مدافعت کرنے کو بھی شامل ہوتا ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں، عدم تعاون کے معنے یہ ہیں کہ کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جس سے سرکار کے کسی کام کی مدد ہو عدالتیں چونکہ سرکاری ہیں انہیں جواب دہی کرنا اور مدافعت پیش کرنا عدالت کی مدد کرنا ہے اسلئے یہ بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

ہمارے خیال میں یہ تفسیر کرنے والوں نے مددِ غیر اور حفاظت خود میں فرق نہیں کیا۔ کون نہیں جانتا کہ عدالت میں جواب دہی کرنے اور ڈیفنس پیش کرنے سے اصل مقصد حفاظت خود ہے بعینہٖ جس طرح سواری ریل میں مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنا سفر قطع ہو حالانکہ سرکاری ریلوے میں اسکی آمدنی سے سرکاری مدد بھی ہوتی ہے تو کیا ریل کے ذریعہ سفر کرنا یا مال بھیجنا یا ڈاکخانہ کے ذریعہ خطوط وغیرہ بھیجنا بھی عدم تعاون کے برخلاف ہے؟ (لم یقل بہ احد)

اس تفسیری غلطی پر ہم نے بارہا کئی مقامات پر اسلامی صورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال پیش کی ہے کہ حضرت ممدوح نے اپنے مقدمہ میں بیان بھی دیئے اور صفائی کے گواہ عورات مدعیہ کو بھی پیش کیا۔

مابال النسوۃ التی قطعن ایدیھن

جب ہم کو ایک نبی کا اسوہ حسنہ ملتا ہے تو ہم کیوں اوس پر عمل نہ کریں یہ رائے ہماری مولوی ظفر علی خاں (نجاہ اللہ) کے مقدمہ سے پہلے ہے جو اس قسم کا پہلا مقدمہ تھا۔ اس کے بعد مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ میں بھی ہم نے بہت کوشش کی کہ گواہوں پر جرح ہو اور صفائی پیش ہو کر مقدمہ باقاعدہ ہو۔ اس کے بعد بھی سزا ملے تو موجودہ اور آئندہ نسلوں کو حکومت کی روش پر بہت اچھی روشنی پڑ سکتی ہے۔ میرے ساتھ علماء امرتسر کوشش میں متفق تھے مگر لیڈروں نے ہماری چلنے نہ دی۔ ادھر جمعیۃ العلماء میں ایک دفعہ یہ مسئلہ پیش ہو کر بے تصفیہ گیا۔ حالانکہ جمعیت کا فرض تھا کہ مذہبی حیثیت سے مسلمانوں کو اس بارے میں پوری ہدایت کرتی۔

اصل بات

یہ ہے جو ہم کہنے سے رک نہیں سکتے کہ گو مسلمانوں کی اس وقت تین جماعتیں سیاسی حقوق کے لئے قائم ہیں (مسلم لیگ ۱ء، مجلس خلافت ۲ء) اور (جمعیۃ العلماء ۳ء) مگر حقیقت میں ان تینوں میں سے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ کانگرس یا گاندھی جی سے اختلاف رائے ظاہر کر سکے۔ یہ ہماری رائے بہت سے تجربہ کے بعد قائم ہوئی ہے۔ مولوی عطاء اللہ شاہ وغیرہ کے مقدمات میں جب ہم نے بذاتِ خود ایسے گواہوں کے بیان سنے جن کی عزت اور وقعت شہر میں معمولی سے معمولی آدمی کی بھی نہیں مگر انہوں نے اپنی وقعت وہ بیان کی کہ سنتے ہی اون کے بیانوں کی تصدیق کرنی پڑتی ہے۔ تو ہمارے رنج کی کوئی حد نہیں تھی ہم سمجھتے تھے کہ اب مطلع صاف ہے۔ رقیب کو بہت کچھ آسانیاں ہو جائینگی جس سے جو چاہینگے کہلائینگے یہانتک کہ پولیس کو کوئی شہری گواہ پیش کرنے کی حاجت ہی نہوگی۔ اپنے ہی آدمیوں سے حسب منشاء خود کام لینگے۔ آخر وہی ہوا انا للہ۔

اب تفصیل اس کی سنئے! امرتسر وغیرہ مقامات میں آجتک جتنے مقدمات ہوئے ہیں۔ ان میں عموماً انسپکٹر یا سب انسپکٹر پولیس گواہ گذرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا بھی ہوا ہے کہ بیس بلکہ پچیس بلکہ تیس تیس تک والنٹیر صرف ایک انسپکٹر یا سب انسپکٹر کی شہادت پر سزایاب ہو گئے جس نے صرف اتنا کہا کہ میں نے ان کو جلوس میں پکڑا تھا اوس پر کوئی سوال کرنے والا نہ گواہان صفائی پیش کرنے والا یہانتک کہ امرتسر میں اس مقدمہ کی نوبت بھی آئی جس میں مولوی عبداللہ مستری امام مسجد جامع مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم اور حافظ سلیمان ولد مولانا عبدالجبار غزنوی مرحوم گرفتار تھے۔ جس میں ہم کو دو قسم کی کوششوں کی دو مختلف نتیجے دیکھنے میں آئے۔

مولوی عبداللہ موصوف ایک صاف دل اور سیدھے سادے بزرگ تھے۔ اچھے خوش بیان واعظ، بڑے کم زور جثہ اور ضعیف الدماغ۔ غریب عیالدار اور با اصول مضبوط دل گردے کے ارادہ کے پختہ بزرگ عمر قریباً چالیس سال تھی۔ مگر دیکھنے میں ۷۰۔۸۰ سال کے معلوم ہوتے۔ حافظ سلیمان ۲۳۔۲۴ سال کی عمر کے نوجوان۔

خلافت کمیٹی امرتسر کے دفتر کی تلاشی لالہ دینا ناتھ سب انسپکٹر نے لی جس میں وہ ایک رجسٹر کارروائی کمیٹی کا بھی لے گئے۔ کہتے ہیں اوس رجسٹر میں ایک تجویز زیر صدارت مولوی عبداللہ موصوف یہ بھی مرقوم تھی کہ حافظ سلیمان کو والنٹیر بھرتی کرنے کے لئے افسر مقرر کیا جائے اس تجویز کی بنا

مسلمانوں کی گرفتاریاں ۱۰/۳/۲۲

پر مولوی عبداللہ اور حافظ سلیمان پر مقدمہ چلایا یسب انسپکٹر مذکور نے اپنے بیانوں میں یہ بھی کہا کہ ۱۱ جنوری کو جو جلوس میں سے گرفتار کیا تھا۔ اوس میں حافظ سلیمان بھی تھے بس یہی ایک شہادت تھی اور بس۔ اس سے آگے دو راستے ہوگئے۔ مولوی عبداللہ نے عدم تعاون کی پہلی تفسیر کے مطابق جو آجکل قریباً اجماعی یا کم سے کم جمہوری بن رہی ہے۔ نہ گواہ پر کوئی سوال کیا نہ اپنا بیان دیا۔ نہ گواہان صفائی پیش کئے اس کا نتیجہ تو یہ ہوا کہ آپ باوجود اس بزرگی اور ضعیف و ناتوان ہونے کے دو سال بامشقت سزایاب اور پانچسو روپیہ جرمانہ۔ جرمانہ نہ دیں تو ۳ ماہ اور بامشقت قید یعنے سوا دو سال کے لئے مقید کئے گئے۔ اناللہ۔ جس میں اون کی نیت پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ:-

"آہ عبداللہ فنا فی اللہ شد"

عبداللہ! خدا تیرا محافظ اور تیرے لاوارث اور ناتوان پسماندگان کا متولی ہو۔ آمین!

اتفاق حسنہ سے حافظ سلیمان کے مقدمہ میں مسلمان وکلاء نے از خود حصہ لیکر دخل دیا۔ بابو عبدالحمید وکیل شیخ محمد صادق اور مسٹر قریشی نے کارروائی میں حاکم کو واقعات روشنی میں لانے کے لئے مدد دی۔ ہم اوس وقت کمرہ عدالت میں موجود تھے جب لالہ دینا ناتھ کی شہادت ہوئی تھی اور لالہ مذکور پر شیخ محمد صادق صاحب نے چند سوال کئے تھے۔ تو تو اتنی ہی باتوں سے مقدمہ کی نوعیت کی تبدیلی کا گمان ہو گیا تھا۔ ادہر حافظ سلیمان ملزم نے بیان دیا کہ خلافت کمیٹی نے جب یہ رزولیوشن پاس کیا تھا۔ تو میں اوس مجلس میں نہ تھا۔ مجھے جب اطلاع ہوئی تو میں نے عدم فرصت کا عذر کر دیا تھا۔ اسکے بعد وکلاء نے حاکم (جو ایک سکھ جنٹلمین ہیں) کو کہا کہ اصل واقعہ یہ نہیں جو بیان کیا گیا بلکہ جس وقت جلوس پکڑا گیا اوس وقت حافظ سلیمان انگورہ فنڈ کے لئے چندہ جمع کر رہا تھا۔ حاکم نے کہا کہ اپنے گواہ صفائی میں پیش کریں۔ وکلاء نے کہا ملزم عدم تعاون کی پابندی میں نہیں کر سکتا۔ آپ اپنے اختیار سے بغرض دریافت حالات [illegible] گواہ طلب کریں چنانچہ نیک دل حاکم نے تین گواہ طلب کئے۔ مولوی عبداللہ (ملزم اول) میاں حسام الدین آنریری مجسٹریٹ۔ میاں محمد شریف ٹھیکہ دار۔ ان تینوں نے کہا عین اوس وقت میں جب جلوس پکڑا گیا حافظ سلیمان ہمارے ساتھ چندہ جمع کرنے میں شریک تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حافظ سلیمان بری ہو گیا اور مولوی عبداللہ سوا دو سال کے لئے قید کئے گئے۔ اناللہ۔

قابل غور بات

دونوں فریقوں (رعیت و راعی) کے لئے یہ ہے کہ اگر حافظ سلیمان بیان نہ دیتا اور یہ تینوں گواہ نہ گذرتے۔ تو جو سزا اوس کو ملتی وہ اصل جرم پر مبنی ہوتی؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک پولیسمین کی شہادت ایسے سنگین مقدمات میں کافی ہے؟ ہرگز نہیں اسی لئے شریعت اور حکومت وقت نے قاعدہ مقرر کیا ہوا ہے کہ استغاثہ کی شہادت کے بعد صفائی کی شہادت گذرے تاکہ دونوں شہادتوں کا مقابلہ کر کے راجح جانب پر فیصلہ کیا جائے۔ اس قاعدہ کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ بہت دفعہ استغاثہ کی شہادت کافی گذرنے پر بھی صفائی میں ملزم بری ہو جاتا ہے۔

نتیجہ صاف ہے

کہ محض استغاثہ کی شہادت سے جرم کا یقین نہیں ہو سکتا۔ شک رہتا ہے کہ تصویر کا دوسرا رخ شاید کچھ اور بتائے۔ اس کے ساتھ دوسرا قانون ملانا چاہیئے۔ جو شریعت اور حکومت دونوں کا مسلہ ہے۔ یہ کہ شک کا فائدہ ملزم کو ہونا چاہیئے۔

پس گورنمنٹ توجہ کرے

کہ آجکل جتنے سیاسی مقدمات ہوتے ہیں جنمیں صرف استغاثہ کی طرف سے ٹوٹی پھوٹی شہادتیں پیش ہوتی ہیں۔ ان میں شک کے احتمال کا فائدہ ملزم کو دیا گیا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ پوری کی پوری سزائیں دی گئی ہیں۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم دیکھتے اور سنتے ہیں کہ اگر کسی ماتحت حاکم نے بوجہ ثبوت کمزور ہونے کے یا یکطرفہ بیانوں کو ناکافی جاننے کے ملزم کو چھوڑا یا سزا کم دی تو فوراً افسر نے باختیار خود سزا پوری کر دی۔ چنانچہ امرتسر میں لالہ لاچند مجسٹریٹ کے نرم فیصلوں کو سخت کر دیا گیا۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قانون کی ہتک رعایا ہی نہیں کرتی بلکہ خود حاکمان وقت بلکہ خود گورنمنٹ بھی ایسے فیصلوں کو بحال رکھکر قانون کی ہتک کی مرتکب ہوتی ہے

اس کشمکش

میں بغور دیکھا جائے تو تین گروہ ہو رہے ہیں (۱) حکومت ایک طرف (۲) ملکی بہی خواہ دوسری طرف (۳) ماخوذین سزایابوں کے پسماندگان بوڑھے ماں باپ، چھوٹے چھوٹے کس مپرس بچے تیسری طرف۔ آہ! اس کشمکش پر غور کرنے سے جو نقشہ ہمارے ذہن میں آتا ہے وہ اس رباعی میں ادا کیا جاتا ہے جو درحقیقت تیسری قسم کے لاوارث بے کسوں کی طرف سے ہے ؎

دل یوں کہے کہ آنکھوں نے مجھکو کیا خراب
آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمکو لٹا دیا۔
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوق عشق میں
دونوں کی اس نزاع نے ہمکو مٹا دیا

ترکی کس طرح ترقی کر سکتا ہے؟

مسٹر لیگس سابق وزیر اعظم فرانس نے دفتر نوآبادیات فرانس میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ترکی کے لئے ابھی بھی ترقی کا راستہ کھلا ہوا ہے اگر وہ اپنے دوست فرانس کے مشورہ میں عامل ہو کر چھوٹی چھوٹی عیسائی ریاستوں کی ہستی کو تسلیم کر لے۔ آخر میں مسٹر موصوف نے بیان کیا کہ اما ترکی نے گذشتہ چند سالوں میں چند در چند غلطیاں کی ہیں مگر اب کی دفعہ امن پیدا ہو جانے سے وہ دیگر اقوام کیطرح آزادی کا حقدار ہو سکتا ہے۔ خلیفۃ الاسلام کو قسطنطنیہ میں پوری پوری آزادی دی جانا چاہیئے ؎

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآنی کے معانی مع مختصر قواعد صرف و نحو۔ عہ منیجر

متفرقات

اطلاع جن اصحاب کی قیمت ختم ہو وہ مہربانی کرکے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ وی۔ پی میں بہت تکلیف اور خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

تلاش رفیق عبداللہ طالبعلم سندھی رنگ گورا قد میانہ عمر ۲۵۔ ۲۸ سال کے اندر۔ زبان سندھی بعرصہ چھ ماہ سے گم ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا پتہ صحیح تحریر فرماویں تو نہایت مہربانی ہوگی۔ کیونکہ میرے ان کی کچھ امانت ہے اگر اس کے کسی وارث کا بھی پتہ چل جائے تو خاکسار اس کی امانت ادا کرکے سبکدوشی حاصل کرے۔ نیز ایک اور طالبعلم عبدالرحمٰن عمر بتیس برس کے قریب رنگ سانولا پست قد علاقہ مراد آباد کا رہنے والا عرصہ پانچ سال سے گم ہے۔ اس کی بھی کچھ امانت ہے اسکا یا اس کے کسی وارث کا کوئی صاحب پتہ دیں تو عنائت ہوگی۔ (خاکسار عبدالمجید مدرس اول مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دہولپور راجپوتانہ)

تلاش کتاب مجھے بلوغ المرام مترجم کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب قیمتاً دینا چاہیں تو ویلو بھیجدیں (ڈاکٹر حسن الدین ڈار سرکٹ ہاؤس راولپنڈی)

ایضاً مجھکو خطبات التوحید مصنفہ مولوی حمید اللہ صاحب میرٹھی کی ضرورت ہے جس صاحب کو علم ہو مجھے بذریعہ ڈاک اطلاع فرماویں۔ (محمد حبیب الرحمٰن خطیب گرٹیہ ضلع ہزاری باغ)

درخواست اخبار میں غریب ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔ (قاضی محمد حسین از کنجاہ ضلع گجرات (پنجاب)

ایضاً میں بھی غریب طالبعلم ہوں میری مدت قریب الختم ہے کوئی صاحب میری طرف سے قیمت اخبار دیکر میرے نام جاری کرا دیں۔ (محمد اسمٰعیل موضع اسحٰق پور پٹہ ہوکہ ڈاکخانہ استھانواں

ایضاً میں بھی غریب نادار ہوں۔ (عبدالحمید انصاری موضع مہوا ڈاکخانہ اموا۔ ضلع مظفر پور)

ضرورت قرآن مجھکو قرآن مترجم کی ضرورت ہے کوئی صاحب مجھے دلوادیں تو ثواب پائیں۔ (محمد صادق طالبعلم مسجد اہلحدیث والی دروازہ دینا نگر ضلع گورداسپور)

یادِ رفتگان آہ! مولنا غلام محمد فاضل ہوشیارپوری ایک مسن بزرگ حنفی المذہب تھے۔ ابتدا جوانی میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی سے ان کے مناظرات بھی رہے۔ اب تو دیوبندی خیال پر آگئے تھے۔ مرحوم ابھی حج سے فارغ ہوکر آئے تھے کہ ناگاہ آپ کے انتقال کی خبر آئی۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔ مرحوم کی اولاد نرینہ کوئی نہیں۔

اعلان متعلق حقیقۃ الفقہ جو صاحبان بذریعہ اخبار یا بذریعہ خطوط دریافت فرمایا کرتے ہیں انکو اطلاع دی جاتی ہے کہ کتاب موصوف جناب حافظ حمید اللہ صاحب فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس نے اپنے صرفہ سے طبع کراکر شائع کی تھی۔ اب نہ معلوم اُس کے نسخے باقی ہیں یا نہیں۔ اس عاجز نے کتاب ہذا میں نظر ثانی کرکے کسی قدر ترمیم اور کافی اضافہ کے ساتھ طبع ثانی کا انتظام کیا ہے اس لئے خواہش مند احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ کچھ مدت انتظار کریں اور کارڈ بھیجکر اپنا اسم گرامی بزمرہ خریداران درج کراویں۔ فقط المعلن محمد معلن محمد یوسف مدرس مدرسہ فیض محمدیہ محلہ نیلگران جے پور راجپوتانہ

استعانت از صحابہ کرم میں عرصہ سے بیمار ہوں میری حالت کو مولانا ثناء اللہ صاحب خوب جانتے ہیں اصحاب کرم کو اپنے حال پر توجہ دلاتا ہوں۔ اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ (خاکسار محمد دین از مقام کنجاہ محلہ جنڈا سنگ ضلع گجرات پنجاب)

جلسہ قادیاں میاں مہرالدین سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیاں اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ اسلامیہ قادیاں ۲۵ تا ۲۷۔ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ علماء پنجاب کے علاوہ حضرات دیوبند کو بھی شرکت کی تکلیف دی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس ۲۲۱ آر ریلوے اسٹیشن لاہور چھاؤنی مشرقی اور لاہور چھاؤنی مغربی کے ناموں میں تبدیلی:۔

مورخہ یکم اپریل ۲۲ء سے ریلوے اسٹیشن لاہور چھاؤنی مشرقی کا نام مغل پورہ اور لاہور چھاؤنی مغربی کا نام لاہور چھاؤنی بدل دیا جاویگا۔

اے۔ ٹی۔ سٹیول۔ ٹریفک مینجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس ۵۵ آر

مال اور پارسلوں کی شرح میں زیادتی

مورخہ یکم اپریل ۲۲ء سے مال اور پارسلوں کی شرح تقریباً ۱۵ فیصدی زیادہ ہو جائیگی صحیح قابل ادائیگی شرح سے متعلق مفصل حالات ٹریفک مینجر لاہور کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

اے۔ ٹی۔ سٹیول
ٹریفک مینجر

[illegible] ۱۹۲۲ [illegible]

خریداران خط لکھتے وقت [illegible]

انتخاب الاخبار

جمعیۃ العلماءؑ

کا جلسہ خاص اجمیر کے عرس کے موقعہ پر ۳۔ تا ۵۔ مارچ کو ہوگا

امرتسر

میں آجکل انتخاب میونسپل کمیٹی کا زور شور ہے۔ ہندو مسلم۔ سکھ۔ سب اس میں شامل ہیں۔

اتحاد کی صورت

سکھوں سے اتحاد بڑھانے کے لئے خلافت کمیٹی امرتسر نے اون کے تالاب کے صاف کرنے میں اپنی خدمات پیش کیں جو انہوں نے منظور کرلیں۔ چنانچہ ۲۷۔ فروری کو ایک جماعت خدام خلافۃ نے اس خدمت کو انجام دیا۔

شہزادہ ویلز

کی تشریف آوری پر لاہور میں ۲۵۔ فروری کو مکمل ہڑتال ہوئی۔

لالہ لاجپت رائے اور آغا محمد صفدر سیالکوٹی

کا مقدمہ لاہور میں ہو رہا ہے۔ خدا انجام بخیر کرے۔

مصر میں یورپینوں پر حملے

معلوم ہوا ہے کہ دو آفندیوں نے مسٹر براؤن کے قاتل کو گرفتار کرنے کی ناکام کوشش کی مگر اس نے ان پر فائر کئے۔ مسٹر بیچ ڈپٹی چیف مکنیکل انجنیر ریلوے گھر جا رہے تھے کہ دو آدمیوں نے جو دیسی لباس میں ملبوس تھے۔ اُسے ریوالوروں کا نشانہ بنایا مگر کوئی خطرناک ضرب نہیں آئی۔ حملہ آور بھاگ گئے اور ان کی شناخت نہیں ہوسکی۔ حکام برطانی باشندوں پر جو حملے ہو رہے ہیں انکی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ گذشتہ تین روز میں چار حملے ہوچکے ہیں۔ مسٹر براؤن کے پیٹ میں سر بازار راہ گیروں کی موجودگی میں گولی ماردی گئی۔

اخبار بندے ماترم اور اخبار زمیندار کی ضمانتیں ضبط

افسوس ہے کہ اخبار زمیندار اور بندے ماترم کی ضمانتیں جو انہوں دوبارہ داخل کی تھیں ضبط ہوگئیں۔ سیاست کی ضمانت کی ضبطی اور زمیندار کے پرنٹر و پبلشر اور اڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلانے کی بھی افواہ ہے۔ ایک اور اخبار کے پرنٹر و پبلشر وغیرہ پر مقدمہ چلانے کی افواہ گرم ہے!!

مسعودوں کا حملہ

۱۱۔ فروری کو مسعودوں کی ایک جماعت نے ہشتیوز پر حملہ کیا۔ سات آدمیوں نے جو چاقو سے مسلح تھے پارٹی پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ صرف دو خنجریں واپس لینے میں کامیاب ہوسکے۔ ڈبل ہل اور گانا کچ کی پکٹوں نے مسعودوں کا راستہ کاٹنے کے لئے پارٹیاں روانہ کیں غنیم کے تین آدمی قتل اور ایک گرفتار ہوا ہے ایک خنجر دوبارہ پکڑی گئی۔ ۱/۹ پنجابی کمپنی کا ایک آدمی زخموں سے ہلاک ہوا۔ اسی روز ڈبل ہل پکٹ اور سڑک کی محافظ سپاہ پر کیگا سے حملہ کیا گیا۔

احباب کرام

اخبار کی اشاعت پر توجہ فرماتے رہیں بہت ضروری کام ہے (منیجر)

یونانی فوج قعر ہلاکت میں

سمرنا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محاذ پر ایک گز گہری برفباری ہوئی۔ یونانی فوج پیچش کی بیماری سے نہنگ اجل کا شکار ہو رہی ہے۔

کمالی فوج

اناطولیہ کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ نمبر ۱۲ آرمی کور اور علاقہ اسمد میں کمالی فوج کی تعداد ..... ۲۵ ہزار۔

یونانی فوجیں دردانیال کو چھوڑ رہی ھیں ۔

چونکہ جنگ میں ناکام رہنے کے باعث یونان میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور باغی کریٹ سے حکومت یونان کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے اس لئے یونانی فوج کا پورا دستہ درہ دانیال کو چھوڑ رہا ہے۔

افغانستان میں سونے کی کان

معاصر "طلوع افغان" کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان میں قندہار کے قرب وجوار میں ایک سونے کی کان دریافت ہوئی ہے جس کی بابت تاجدار افغانستان نے یہ حکم دیا ہے کہ تیس سال تک یہ ایک افغانی کمپنی کو ٹھیکہ پر دیدی جائے اور بعد اختتام میعاد سرکاری ملکیت تصور کی جائے۔ کمپنی مذکور کا ٹھیکہ اُن لوگوں کو دیا جائیگا جو کان کے قرب وجوار میں رہتے ہیں تاکہ حقوق ہمسائیگی تلف نہ ہونے پائیں۔ البتہ اگر یہ لوگ اس کام کا ٹھیکہ نہ لے سکیں تو پھر دوسرے افغان لوگوں کو دیدیا جائیگا۔

بغداد میں مجلس مبعوثین کا اجلاس

دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے بیان کیا کہ مجلس مبعوثین کا ایک اجلاس عنقریب بغداد میں منعقد کیا جائیگا۔ عراق عرب میں انتخابات کا قانون اس وقت مکمل کیا جاچکا ہے اور انتخابات بلدیہ کے موقع پر اس قانون پہ عملدرآمد کیا جائیگا اور پھر اس قانون پر ہر قصبہ میں بھی انتخاب کئے جائینگے اس طرح مجلس مذکور کے انتخابات بھی عنقریب عمل میں لائے جانیوالے ہیں۔

انجمن اہلحدیث روپڑ

کا سالانہ جلسہ ۱۰۔۱۱۔۱۲ مارچ کو ہوگا (سکرٹری)

!! رسالہ اہل الذکر ماہوار توحید وسنت کا حامی شرک بدعت کا دشمن۔ قرآنی دلائل کا خزانہ۔ مدارس دینی اور جماعت اہلحدیث کا خیرخواہ بھڑکتے ہوئے مضامین اور نظموں کا مجموعہ سالانہ چندہ عہ (منیجر اہل الذکر فیض آباد)

رحمۃ للعالمین ﷺ

جلد دوم

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۳۳۱ھ میں شائع ہوئی تھی جس پر مورخین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سید و مولانا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی جلد اول تمام ہندوستان کی مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کر دی گئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہو چکی ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے علم الانساب میں غایت درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر میں خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں۔ قبائل عرب۔ غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کی کوشش شدید ہے جس سے آجتک لوگ بے بہرہ رہے۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کا اعلے ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے محکم دلائل تمام دنیا کے مروجہ سن و سال تک وفات نبوی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہ رضی کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہانتک کہ اہلبیت رضی سے تعلق ہے سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح روشن ہو جاتا ہے

قیمت للعہ محصول ۸ر ملنے کے پتے:۔

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب عطر والا دروازہ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ صاحب پنشنر ضلعدار منیجر دفتر رحمۃ للعالمین۔

(۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑیساز منیجر اسٹیشن ایجنسی

(۳) بمبئی محلہ کھڑک ۱۲۵ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ۔

(۴) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز۔ حافظ غلام قسیم صاحب

(۵) منصورپور حکیم حبیب اللہ صاحب

تیر بہدف فقیری ادویات

معزز خریداران! میں دوسروں کیطرح فضول تعریف نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ روغن جملہ امراض کیواسطے مفید ہے جیسے گٹھیا۔ باترس۔ لونجھ پن۔ لنگڑا پن۔ جوڑ جوڑ کے درد کے لئے انشاء اللہ تعالے مجرب ثابت ہوا ہے آزمائش شرط ہے صحت نہ ہو تو قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو اقرار نامہ لکھا لیں۔

قیمت چھوٹی شیشی تین روپے۔ بڑی شیشی پانچ روپیہ **روغن اکسیر** کھڑے کے واسطے بہت مفید ہے سات یوم میں جڑ سے دور ہو جاتا ہے چھوٹی شیشی تین روپیہ بڑی شیشی پانچ روپیہ۔ سات یوم میں دمہ بغیر کسی تکلیف کے دور ہو جاتا ہے چھوٹا ڈبہ تین روپیہ۔ بڑا ڈبہ پانچ روپیہ ملنے کا پتہ:۔

سید محمد محبوب الحسن محلہ شاہ سوہن نکرشہ دھنگہ

اشتہار عطر

جو صاحب عطر استعمال کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ ایکدفعہ ہم سے بھی تھوڑا سا عطر منگا کر تجربہ کریں انشاء اللہ دیگر کارخانوں سے با رعایت اور اچھا عطر روانہ ہوگا۔ جو صاحب ہمارے مال میں ایک ذرہ بھی غلطی پاویں وہ بغیر شہادت کے واپس کر دیں پھر انکی مرضی کے مطابق یا تو مال بدلکر دیا جائیگا یا قیمت واپس کر دیجائیگی پتہ:۔

محمد صدیق مبارک احمد صدر بازار میانوالی

مفت! مفت! مفت!

نصیحت!

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے بالکل مفت منگوا کر ملاحظہ کیجئے تاکید مزید ہے

ہمارا قدیمی پتہ:۔

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی معالج و ماہر امراض اندام نہانی۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو مولنا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت وضعدار لکھا ہے خالص چاندی کے بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے اڈیٹر صاحب انپر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں "دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے بالیوں اور جھمکوں میں پہننے کیلئے انکے درمیان میں سوراخ ہیں۔ ٹیک فیشن اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں"۔ اسیطرح تین درجن اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں انکی تعریف کی ہے اور موجودہ قیمت کم بتلائی ہے۔ قیمت علاوہ محصول عہ فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس کر کے قیمت مع محصول منگا لیں۔

نصر من اللہ و فتح قریب لکھا ہوا چاول ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر منگا لو اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے فوٹو والی انگوٹھی ۹ر کے ٹکٹ بھیجکر منگا لو۔

پتہ:۔ منیجر کارخانہ **سودیشی موتی**۔ پانی پت۔ محلہ انصار

چند عجیب اور نایاب تحفے

متبرک چاول۔ یہ وہ چاول ہیں جن پر عجیب و غریب کمال کیساتھ تمام سورۃ قل ہو اللہ عربی خط میں ایسی صفائی اور عمدگی سے تحریر کی گئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے قیمت ۸ر فی چاول۔ خریدار اپنا نام لکھوانا چاہیں تو ۱۲ر۔ کلمہ شریف والے چاول کی قیمت ہر مع نام ۹ر

عقیق کے متبرک نگینے۔ اس کارخانہ میں خالص عقیق سرخ کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جن پر تمام سورۃ قل ہو اللہ بہت باریک خوشنما چمکیلے اور نہایت پائدار حروف میں تیار ہوتی ہے۔ نایاب اور نفیس شئے ہے فی نگینہ عہ مع نام خریدار ۱۲ر کلمہ شریف یا آیۃ کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہٗ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا حسبی اللہ و نعم الوکیل تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت فی نگینہ مع نام عہ صرف ۱۲ر ادا کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی بنوا کر بھیجی جا سکتی ہے جسپر نگینہ جڑا ہوگا۔ (نوٹ) عقیق یا چاول پر مذکورہ آیات کی بجائے آپ جو مناسب سمجھیں لکھا سکتے ہیں۔ **دو ورق پر پورا قرآن شریف** قیمت صرف عہ ملنے کا پتہ:۔

منیجر کارخانہ متبرک چاول۔ پانی پت (کرنال)

[illegible]

هو الرحمٰن اٰمنّا بہ وعلیہ توکلنا

مسٹر ایس، پی، سکاٹ امریکی کی مبسوط کتاب موسومہ "یورپ میں اسلامی سلطنتیں" اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے۔ آپکو یاد ہوگا کہ اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں ہیں پہلی جلد کو مصنف علّام نے عرب کے مختصر حالات کے بعد انکی ملکی ترقیات، سپین کی اُس زمانہ کی حالت، مسلمانوں کا اس کو فتح کرنے کے تفصیلی حالات لکھکر بنو امیہ کی سلطنت پر ختم کردیا ہے دوسری جلد میں مسلمانوں کے زمانہ زوال کے حالات ہیں اس جلد کو مسلمانوں کی سلطنت صقلیہ (سسلی) کی تاریخ سے شروع کیا ہے پھر ملوک طوائف کے حالات تفصیلی لکھے ہیں اسکے بعد المرابطین اور الموحدین کے قبضہ کے مفصل حالات ہیں پھر بازیافت سپین کے لئے عیسائیوں کی مسلمانوں سے آویزش، طرفین کی کشش و کوشش، مسلمانوں کی نامرادی۔ بالآخر انکو وہاں سے ملک بدر کرنے کے حالات درج کئے ہیں۔ یہ جلد گویا مسلمانوں کے خواب ہشت صد سالہ صولت و شوکت کی تعبیر معکوس ہے۔ تیسری جلد کو شاہ فریڈرک ثانی کے حالات سلطنت سے شروع کیا گیا ہے اور اس کے بعد مسلمانان اندلس کے زمانہ عروج میں یورپ کی کیفیت، مذہب مسیحی اور پوپ اور پادریوں وغیرہ کے حالات، مسلمانوں کی ترقیات اور ایجادات وغیرہ کو دکھلا کر کتاب کو ختم کردیا ہے۔ یہی جلد سب سے زیادہ قابل دید ہے۔ اسمیں وہ حالات ہیں کہ جن سے مسلمانان بالخصوص اور باشندگان ہندوستان بالعموم بہت ہی کم واقف ہیں حالانکہ اسکا علم ہونا سخت ضروری ہے۔

مسٹر اسکاٹ کی چند خصوصیات یہ ہیں (الف) انہوں نے اپنی عمر عزیز کے بیس برس اس کتاب پر صرف کئے (ب) سپین میں جاکر اور وہاں کئی برس قیام کرکے اکثر تاریخی مقامات کو دیکھا ہے اور واقعات کی تحقیق و تصدیق کی ہے (ج) تیرہ سو کتابیں انکی ماخذ ہیں (د) وہ کسی واقعہ کو بغیر پوری تدقیق کے نہیں لکھتے (ھ) واقعات تاریخی میں تعصب نہیں کرتے۔ جناب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک میں جو خیالات انہوں نے ظاہر کئے ہیں وہ زیادہ تر ان کتابوں پر مبنی ہیں جو پادریوں کی تصنیف ہیں یا بوجہ امریکی ہونیکے جذبات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ معہذا انہوں نے اس باب کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے کہ:۔

"بہرکیف اگر مذہب کی غرض و غایت تہذیب اخلاق، انعام دائم و [illegible] سعادات انسانی اور شیوع ترقی دائمی ہو۔ اگر اعمال صالحہ اُس عظیم الشان یوم الحساب میں کام آنیوالے ہیں تو یہ مان لینا کسی کی گستاخی ہے نہ بلا وجہ ہوجہ کہ محمدؐ بے شک و شبہ رسولِ خدا تھے"۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

(و) اُن کی روایات صحیح اصول پر مبنی ہوتی ہے (ز) عام یورپین مؤرخین کی طرح استنباط نتائج وہ اپنے خیالات و مطلب کے موافق نہیں کرتے (ح) نہ انہیں اہالی سپین سے محبت ہے نہ مسلمانوں سے نفرت، (ط) عیسائیت اور مذہب مسیحی کی نکتہ چینی میں جس بے باکی کے ساتھ انکا قلم چلتا ہے اُسی طرح وہی قلم مسلمانوں کا لحاظ کرتا نہیں جاتا۔ (ی) انکی کتاب علم ادب انگریزی کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہے اس لئے انکو اکثر مغلق الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں۔

الحمد للہ کہ مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں نے بتوفیق الٰہی سخت محنت و کاوش سے اس ضخیم ولاجواب کتاب کا ترجمہ بعد از اخذ اجازت مصنف کرکے اس کو **اَخبارُ الاَندلس** سے موسوم کیا ہے۔ اور یہ کوشش کی ہے کہ مصنف علام کے الفاظ، ان کے جذبات، اون کا زور قلم۔ ویسا کا ویسا ہی باقی رہے۔ اس سے خودستائی مقصود نہیں ہے بلکہ شکر نعمت فضل الٰہی اور حقیقت نفس الامری کا اظہار ہے کہ اگر اصل کتاب اپنے موضوع پر عدیم النظیر ہے تو یہ ترجمہ بھی لاجواب ہے۔

مجھکو بیس برس سے زیادہ ہوئے کہ اندلس مرحوم کے ساتھ ایک شغف اور اندلسی مسلمانان مغفور سے محبت ہے اسلئے میں چاہتا ہوں کہ وہاں کی تاریخ سے مسلمانان ہندوستان کو دلچسپی اور وہاں کے مسلمانوں سے ہمدردی پیدا ہو تاکہ اُن دورافتادہ بھائیوں کے حق میں دعاء مغفرت کرسکیں اسی بناپر میں نے نفح الطیب مصنفہ علامہ مقری رحمۃ اللہ کی مستند اور مشہور تاریخ کی تلخیص کی ہے دوسری کتاب مسٹر سکاٹ کی اس بے نظیر کتاب کا ترجمہ ہے جس کی طرف آپکو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تیسری کتاب مسٹر لی کی تاریخ مورلین ہوگی۔ اور چوتھی مسٹر سکاٹ ممدوح کا سفرنامہ سپین ہے۔ کتاب زیر گذارش کی ضخامت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اس وقت اس کی قیمت پچپن روپیہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اس گرانی کے زمانہ میں ترجمہ کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوگی۔ مگر چونکہ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ ترجمہ ہر شوقین کے ہاتھ میں اسطرح پہونچ جائے کہ کسی کو بار نہ معلوم ہو۔ اس لئے میں نے یہ قصد کیا ہے کہ اسکا ایک ایک باب کرکے آپکی خدمت میں پیش کروں۔ کتاب کے تیس باب ہیں اور ایک مقدمہ ہر باب اور مقدمہ کی قیمت علاوہ محصول ڈاک اوس کی ضخامت کے موافق ہوگی۔ جو بارہ آنہ سے کم اور ڈیڑھ روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ کتاب کی لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ پہلا باب شائع ہوچکا ہے اور عنقریب دوسرا باب شائع ہونے والا ہے۔ اسی طرح ہر شروع ماہ انگریزی میں ایک باب بذریعہ ویلیو پے ایبل آپکی خدمت میں پہونچتا رہیگا۔ اُمید کہ آپ فوراً بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ کے اجازت عطا فرمائیں گے کہ میں آپکا نام نامی و اسم گرامی درج فہرست خریداران کرلوں۔

خاکسار **محمد خلیل الرحمٰن** اسپرنٹنڈنٹ [illegible]

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ٭

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس ہوگا۔

(۴) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل حدیث

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۱۹

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ مبلغ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ ۱۰ روپے
عام خریداران سے سالانہ ۵ روپے
ششماہی ۳ روپے
ممالکِ غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ۔

اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط و کتابت اور ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر مطبوعہ ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرستِ مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب — صفحہ ۱
قادیانی مشن دافترا اور بہتان لگانا کس کا کام ہے؟ — ۴
مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا انگریزی قرآن — ۵
الغیب لله — ۸
جمع قرآن — ۹
فتاوے — ۱۰
علمی مطلع — ۱۱
متفرقات — ۱۳
انتخاب الاخبار — ۱۴
اشتہارات — ۱۵
— ۱۶

سوالاتِ مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ سلسلہ ۲۷ جنوری سے شروع ہوا ہے۔ گذشتہ پرچوں میں اس کی ابتداء اور وجہ اجرا لکھی گئی ہے کہ اہلحدیث کے مہربان قدردان حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری جن کی زبان اکثر اوقات وہابیوں کے نہیں بلکہ وہابیوں کے ذکر سے تر رہتی ہے۔ اون کی جماعت بلکہ اون کے خلیفہ آغا صاحب نے یہ سوال شاید چالیس تک شائع کئے ہیں۔ ہم بہت خوشی ہے کہ آپ نے چالیس ہی سوال کئے ہیں ورنہ آپ سے پہلے سوامی دیانند نے تو قرآن مجید پر ۱۴۹ پورے کئے تھے۔ ان سوالات میں ۱۴ نمبروں کے جواب گذشتہ نمبروں میں دیئے گئے ہیں۔ آج ۱۵ سے شروع ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۵ جنگ بدر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل وغیرہ کفار کی لاشوں کو خطاب فرمایا تھا یا نہیں؟ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استفسار پر حضور نے یہ جواب دیا تھا یا نہیں کہ تم سے زیادہ اچھا سنتے ہیں۔

(الف) کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارۃ قبور کے موقعہ کے لئے یہ ارشاد فرمایا تھا السلام علیکم یا اہل القبور کہا کرو؟

(ب) کیا صحابہ کرام نے بعد وصال حضور سرور کائنات یا محمد کہا تھا یا نہیں؟ اور کیا کوئی دعا ایسی حضور نے کسی کو سکھائی تھی جس میں یا محمد انی اتوجہ بک تھا؟ اور کیا یہ دعا بعد وصال رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سکھائی اور پڑھی گئی تھی؟

(الفقیہ ۵ جنوری صہ)

حیات طیبہ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی قدس سرہٗ کی مفصل سوانحعمری مع جنگی کارناموں کے۔ ہر ایک مخالف موافق کو پڑھنی اور سننی چاہیئے۔ قیمت ۳ روپے منیجر

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا ٭

جواب ۱۵ حضرت عمرؓ کو حضورؐ نے یہ جواب نہیں دیا تھا۔ آپکو معلوم ہو تو کسی مستند کتاب سے عبارت نقل کیجئے۔ کفار مردوں کو خطاب فرمایا تھا (بخاری)

(الف) بیشک فرمایا تھا پورے الفاظ اس حدیث کے یہ ہیں:۔

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا
ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر (ترمذی)

یعنی اے قبر والو تم پر سلام ہو خدا تم کو بخشے۔ تم ہم سے پہلے آ گئے ہو ہم تم سے پیچھے پہونچنے والے ہیں۔"

یہ خطابات سب کے سب اپنے نفسوں کو سمجھانے کے لئے ہیں نہ کہ اصحاب قبور کو بلانے کے لئے۔ یہ بالکل عرب کے اس شعر کی مانند ہیں ؎

یا منزلی سلمی سلام علیکما!
ھل الازمن اللاتی مضین رواجع

یعنی اے سلمی کے مکانو! تم پر سلام ہو۔ کیا گذشتہ زمانے (احباب کی ملاقات کے) کبھی واپس آئینگے؟"

(ب) یا محمد بطور دعا یا وظیفہ کے نہ حیات میں کسی نے کہا نہ بعد وفات کسی نے کہا۔ ایک حدیث میں یوں آیا ہے:۔ ایک نابینا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا یوں دعا کر:۔

اللھم انی اسئلك واتوجہ الیك بنبیك
محمد نبی الرحمۃ انی توجھت بك الی ربی
لیقضی لی فی حاجتی ھذہ اللھم فشفعہ فی
(ترمذی)

یعنی دعا کرنے والا آنحضرت صلعم کے سامنے بیٹھکر یوں دعا کرتا ہے اے خدا میں تجھ سے مانگتا اور محمد نبی الرحمۃ کے ساتھ ہو کر تیری طرف جھکتا ہوں۔ اے نبی میں تیرے ساتھ مل کر اپنے رب کی طرف جھکتا ہوں۔ تاکہ وہ میری یہ حاجت پوری کرے۔ اے اللہ اس نبی کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔"

یہ دعا اپنے معنے میں بالکل صاف ہے کوئی زندہ کسی زندہ کے ساتھ ملکر دعا کرے تو کوئی حرج نہیں مگر مطلب سعدی دیگر است۔ تم جو کچھ اپنے دل میں دبائے ہوئے ہو وہ اس سے ثابت نہیں ہوسکتا۔

س نمبر ۱۶ قرآن شریف میں لفظ رب کا استعمال غیر اللہ کے لئے ہوا ہے مثلاً ویسقی ربہ خمرًا تو کیا ایسا استعمال اب جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہابی اپنے آقاؤں کو رب کیوں نہیں کہتے؟ اگر نہیں تو کس دلیل سے؟" (″ ″ ″)

جواب ۱۶ لغوی معنے کی رو سے رب کے معنے وہی ہیں جو مربی کے ہیں۔ اسی حیثیت سے سورۂ یوسف میں آیا ہے مگر چونکہ کثرت استعمال سے یہ لفظ صفات الٰہیہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اس لئے کسی مخلوق پر اسکا بولنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی غلام اپنے مالک کو رب نہ کہا کرے۔

س نمبر ۱۷ بیماری میں حکیموں اور ڈاکٹروں سے مدد مانگنا تنگدستی یا عاجزی میں کسی سے مدد مانگنا اور جنگل میں راہ نہ ملنے پر یا عباد اللہ اعینوا پکارنا استعانت و استمداد من غیر اللہ ہے یا نہیں؟

(الف) اگر زندوں سے استمداد جائز ہے تو اس کا ثبوت درکار ہے نیز یہ کہ کیا ایاك نستعین میں زندوں اور مُردوں کا کوئی استثناء کیا گیا ہے؟

(ب) جو امر مُردہ غیر اللہ کے لئے باعث شرک ہو وہ زندہ سے کیوں نہ شرک قرار دیا جائے۔ اگر زندہ سے استمداد شرک نہیں تو ایاك نستعین کی خصوصیت کا کیا حال ہوگا؟

(ج) ایک شخص قبر کو یا درخت کو یا کسی اور شئے کو سجدہ کرتا ہے اور دوسرا شخص کسی زندہ انسان کو سجدہ کرتا ہے تو کیا ان دونوں میں کچھ فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو ثبوت کیا۔ اگر فرق نہیں تو استمداد من غیر اللہ زندہ اور مُردہ سے مساوی کیوں نہ ہو؟" (″ ″ ″)

جواب ۱۷ غور سے سنو! یہ تم لوگوں کا دیرینہ شبہ ہے جو دل میں جاگیر ہو رہا ہے بیماری میں صحت مطلوب ہے حصول صحت کے لئے ایک وجہ بطور تمہید کے ہے جسکا نام تشخیص مرض اور تلاش ادویہ اور علاج ہے۔ یہ سب جائز ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

(زمین کی سب چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہیں)

انہی معنے میں یہ روایت ہے (گو اسکی صحت معلوم نہیں اور نہ سائل بتا سکتا ہے) اے اللہ کے بندو یعنی راہ رو لوگو! میرے راہ چلنے میں میری مدد کرو یعنی راستہ بتاؤ۔ یہ بھی جائز ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرض کی تشخیص کرانا۔ دوا تلاش کرنا یا دوا کا استعمال کرنا یہ سب جائز ہے کیونکہ انسانی طاقت خداداد کے ماتحت ہے۔ لیکن بیمار میں صحت کا پیدا کر دینا یہ کسی انسان کا کام نہیں۔ انہی معنے میں ہے ارشاد خداوندی بنقل قول ابراہیمی:۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ

(میں (حضرت ابراہیم) جب بیمار ہوتا ہوں تو خدا ہی مجھے صحت بخشتا ہے)

(جواب الف) ایسے کاموں میں استمداد اس لئے جائز ہے کہ ان میں خداداد قدرت کے ماتحت ایسے کام کرنے کی قوت ہے۔ اس کا ثبوت اس آیت میں ہے:۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

ارشاد ہے (نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو)"

ایسے امور تحت قدرت انسانی میں مدد مانگنی یا مدد کرنی ایاك نستعین کے مخالف نہیں۔ مُردوں میں چونکہ اس طاقت کا ثبوت نہیں لہذا اون سے نہ کسی مرض کی تشخیص ہو سکتی ہے نہ دوا بتا سکتے ہیں نہ کسی کو پانی پلا سکتے ہیں نہ کسی نیک کام میں چندہ یا وقت دے سکتے ہیں۔ فافترقا۔

(جواب ب) الف ہی میں اسکا جواب آگیا اب دہرانے کی حاجت نہیں۔ غور سے اوسے دیکھئے۔

(جواب ج) مخلوق سب کی سب ہمارے سجدہ کے متعلق سب کے لئے ایک ہی حکم ہے

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا
لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ

(نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو کرو بلکہ اوس ذات پاک کو کرو جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے)

نور العینین۔ شیخ حسین محدث بھوپالی یمنی کے فتاوے عربیہ کی جلد اول طلبہ و علماء کیلئے علمی معلومات کا خزانہ ہے۔ عار منیجر

س نمبر ۱۸ | جب دو یا زیادہ حدیثیں متضاد یا متناقض ہوں اور دونوں باعتبار ثقاہت رواۃ کے صحیح ہوں عام اس سے کہ وہ دو مختلف صحاح میں ہوں یا ایک اصح الکتب میں ہو۔ اور دونوں میں سے کسی ایک کا نسخ بھی ثابت نہ ہو تو کونسی حدیث واجب الاتباع ہوگی اور کس قاعدہ سے ترجیح دیجائیگی؟

(الف) اگر کسی قاعدہ کی بنا پر کسی ایک کو ترجیح دیجائیگی تو کیا وہ قاعدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہوا ہے؟ یا صحابہ کرامؓ کا؟ یا بعد قرون ثلثہ کسی کا بنایا ہوا ہے۔ بصورت شق اول ثبوت درکار ہے اگر شق ثانی ہے تو کیا ایسے قاعدہ پر عمل کرنا بدعت نہ ہوگا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) اگر کسی حدیث کو ترجیح دینے میں کسی ایک محدث کے قول سے استدلال ہو تو کیا یہ تقلید محدث کی ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) اگر تقلید نہ ہوگی تو کیا ایک صحیح حدیث کا عملی ترک ہوگا یا نہیں؟ اگر ترک ہوگا تو تارک، تارک سنت ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(د) ایک شخص دو مختلف صحیح حدیثوں میں سے ایک کو اپنے خیال سے یا بتقلید کسی محدث کے راجح سمجھکر اس پر عمل کرتا ہے اور دوسرا شخص دوسری حدیث کو راجح سمجھکر اس پر کاربند ہے تو ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ (" " ")

جواب ۱۸ | اس قسم کی مثال جبتک پیش نہ ہو سوال مکمل نہیں ہوسکتا۔ ہاں فرضی سوال کا جواب اتنا ہی کافی ہے کہ دو صحیح حدیثوں میں اختلاف تضاد نہیں ہوسکتا۔ اختلاف نوع ہوسکتا ہے جسکو منطقی لوگ مطلقہ عامہ کہتے ہیں۔ ایک مطلقہ عامہ دوسرے مطلقہ عامہ سے اختلاف نوع تو رکھ سکتا ہے مگر اختلاف تضاد نہیں رکھتا۔ پس ایسی دو حدیثوں کو جمع کرنے میں حسب ہدایت قرآنی یہ کہا جائیگا کہ ثبوت ایک وقت ہے تو نفی دوسرے وقت۔ چنانچہ قرآن شریف میں کفار کے حق میں ایک جگہ آتا ہے کہ وہ اندھے[1] ہونگے اور ایک جگہ آتا ہے کہ وہ دوزخ کو دیکھینگے[2] ان دو مختلف الفاظ میں یہی تطبیق ہے کہ گاہے چنیں گاہے چناں۔

ہاں یہ بات بھی ہم کہہ دیتے ہیں کہ ایسی صورت میں فعل مُثبِت تو سنت موجب ثواب ہوگا۔ جانب منفی نہ سنت نہ موجب ثواب بلکہ زیادہ سے زیادہ ناقابل مواخذہ کہا جائے کیونکہ عدم فعل فعل نہیں فافہم (باقی جواب مثال بتانے پر)

س نمبر ۱۹ | اگر دو یا زیادہ محدثین کا کسی حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے یعنی ایک محدث ایک حدیث کو صحیح بتاتا ہے اور دوسرا محدث اس کے مقابلہ کی متضاد حدیث کو اس کے مقابلہ میں صحیح بتاتا ہے تو مسلمان کس محدث کے قول پر اعتبار کرینگے؟

(الف) اگر ایک شخص ایک محدث کا فیصلہ صحیح سمجھکر اسکی صحیح کردہ حدیث پر عامل ہے اور دوسرا شخص اس کے مقابلہ کی حدیث کو جو پہلے محدث کے نزدیک ضعیف ہے دوسرے محدث کے صحیح کہنے پر اعتبار کرکے عمل کرتا ہے تو ایسے دو اشخاص میں کیا فرق ہے؟ دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون غلطی پر؟ (" " ")

ج نمبر ۱۹ | دو مخالف رائے محدثین کی وجوہات دیکھی جائینگی۔ دونوں کی سندیں مختلف ہیں تو آسان ہے۔ صحیح الاسناد کو صحیح اور غیر صحیح الاسناد کو غیر صحیح کہہ دینگے اور اگر سند بھی ایک ہے اور کوئی راوی ان میں مختلف نہیں تو ضعیف کہنے والے کی وجہ اگر مفصل اور مبین ہو تو مقدم ہوگی۔ الجرح مقدم علی التعدیل۔ کیونکہ تعدیل بعض اوقات عیب کے نامعلوم ہونے پر بھی ہوسکتی ہے۔ ممکن ہے ایک آدمی کو ہم بوجہ اوس کی بدچلنی مخفی ہونے کے بھلا آدمی سمجھ لیں حالانکہ وہ بھلا نہ ہو۔ مگر جرح علم پر مبنی ہے۔ اس لئے جرح مقدم ہے اور یہ اصول ماخوذ ہو سکتا ہے قرآن مجید کی اس آیت سے:-

لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ

یعنی اے نبی! تو ان (منافقوں) کو نہیں جانتا ہم انکو جانتے ہیں ہم ان کو دگنا عذاب کرینگے۔

آنحضرتؐ ان منافقوں کو بھلا آدمی جانتے تھے یعنے ثقہ جانکر ان کی بات سچی سمجھتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ

(اگر یہ منافق بولتے ہیں تو تو (اے نبی) ان کی بات سننے کو کان دہرتا ہے یعنی صحیح جانتا ہے) اسکی نفی کرنے کو فرمایا ان میں فلاں فلاں بدچلنی ہے جس کا تمہیں علم نہیں اسلئے محدثین کا اصول ہے کہ جرح مقدم ہے مگر مبین ہونی چاہیئے۔ یہ تو ہے اہل علم کا کام۔ اب رہے عوام سو ان کا فیصلہ ان کی صحیح نیت پر ہے لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى اون کا درجہ تحقیق صرف اتنا ہے کہ وہ ایک دو عالموں سے مختلف الفاظ میں سوال کرلیا کریں وگر ہیچ۔ یہی معنے ہیں:-

العامی لا مذہب لہ انما مذہبہ مذہب مفتیہ (شامی)

س نمبر ۲۰ | ایک راوی کو ایک محدث ثقہ بتاتا ہے اسی کو دوسرا محدث ضعیف بتاتا ہے تو کس محدث کا اعتبار کیا جائیگا جبکہ راویوں کا صحیح حال سوائے اسماء الرجال کی کتابوں کے اور کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوسکتا؟ (" " ")

جواب ۲۰ | ۱۹ میں مفصل بتایا گیا ہے کہ جرح مقدم ہے تعدیل سے مگر جرح مبین اور مفصل ہونی چاہیئے۔ اور راوی کی زندگی کا کوئی واقعہ پیش ہونا چاہیئے۔ صرف زبانی دعوے نہیں بلکہ بتعلیم قرآن جرح مفصل ہوگی تو وہ تعدیل پر مقدم ہوگی۔ (باقی باقی)

قبل از وقت مبارک

امرتسر کی خلافت کمیٹی نے ممبران میونسپل کمیٹی کے امیدواروں کا انتخاب خود کیا اون میں حسن ظن خاکسار کو بھی انتخاب کردیا۔ اخبار وکیل امرتسر میں ان امیدواروں کی فہرست چھپی تو اسپر ایک دوست نے فوراً مبارکباد لکھدی جو

---

[1] نحشرہم یوم القیامۃ اعمیٰ۔ [2] ورای المجرمون النار

قبل از وقت ہے (ادھر) تقلید شخصی اور سلف، دونو بے نظیر رسالہ بحث تقلید کی محققانہ تردید قیمت ۲ ر منیجر

قادیانی مشن

افترا اور بہتان لگانا کس کا کام ہے؟

افترا اور بہتان لگانا ہر مذہب میں منع ہے۔ جھوٹ بولنا ہر دین میں برا ہے۔ مگر قادیانی نبی نے اپنی امت کیلئے یہ رسم سنت کے درجہ پر پہونچائی ہوئی ہے۔ آنجہانی کی عادت تھی کہ وہ مخالف کے حق میں کسی قسم کے افترا کرنے یا بلا وجہ اس کو بدنام کرنے سے ذرہ نہیں رکتے تھے۔ میری بابت کتاب اعجاز احمدی میں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے۔ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علی گڈھی کی بابت لکھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا تھا کہ ہم (دونوں اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مریگا۔ چونکہ وہ مرزا کی زندگی میں مر گئے تھے لہذا وہ جھوٹے (اشتہار انعامی پانچسو وغیرہ) حالانکہ یہ فقرہ انکی کسی تحریر میں نہیں ملتا۔ بارہا اس کے متعلق ہم انعامی اشتہار دے چکے ہیں اس قسم کے واقعات بکثرت ملتے ہیں جو مرزا صاحب آنجہانی کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھے۔ مخلوق پر، رسول پر بلکہ خدا پر بھی افترا کر دیتے۔

آجکل جو دجال والی حدیث کے متعلق ان سے بحث چل رہی ہے۔ اس بحث میں تنگ آکر بقول

"کھسیانی بلی کھمبا نوچے"

ایڈیٹر پیغام نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۵۔ فروری میں مجھے اتنی بے نقط گالیاں سنائی ہیں کہ بڑی میاں نے بھی نہیں سنائی تھیں۔ چونکہ ان لوگوں کے دل و دماغ میں ایک غلط خیال بیٹھ رہا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی بہت بڑے عالم مصنف۔ مجدد وغیرہ تھے۔ اسلئے جو کوئی بھی اس وقت کسی فن میں بولتا یا لکھتا ہے ان کے خیال میں وہ مرزا صاحب سے فیضیاب ہے۔ حالانکہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نہ نبی نہ ولی نہ الہامی نہ محدث نہ مجدد بلکہ نہ کوئی بڑے پایہ کا عالم اصولی نہ متکلم نہ مجتہد جانتے ہیں۔ ہمارا یہ بھی دعوٰے ہے کہ ان کی تصنیف سے اہل علم کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا سوائے لفاظی اور دعوے پر دعوے کے ساری تصنیف میں کچھ بھی نہیں۔ نہ وہ سابقہ علم کلام جانتے تھے نہ نئے کسی اصول کے موجد تھے۔ البتہ بیکار طول نویس اور ملمع ساز بیشک تھے۔

ہم تیار ہیں کہ اس مضمون پر جو صاحب چاہیں ہم سے مستقل بحث کر لیں۔

سردست اتنا ہی کافی ہے

پیغام کے ایڈیٹر نے میرے علم ناقص اور مرزا صاحب کے علم کامل کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ ایک دفعہ امرتسر چوک پاسیاں میں آپکا اور ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا مباحثہ تھا۔ تو آپ (خاکسار) چپکے سے سرمہ چشم آریہ مصنفہ مرزا صاحب دیکھ دیکھ کر اعتراض کر رہے تھے جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ شرمندہ ہو گئے۔ اس کے جواب میں میں نے ایک مراسلہ ایڈیٹر پیغام کو بھیجا جو درج ذیل ہے:۔

دفع الزام مسائل کی تردید و تائید کا تو ہر ایک کو اختیار ہے۔ افترا اور غلط الزام لگانے کا کسی مذہب میں اختیار نہیں ایڈیٹر صاحب پیغام نے ۱۵۔ فروری کے صفحہ ۳ کالم اول پر جو یہ لکھا ہے کہ امرتسر چوک پاسیاں میں ماسٹر آتمارام جی کے مناظرہ کے وقت میں "سرمہ چشم آریہ" دیکھکر سوال کرتا تھا اور ماسٹر صاحب کے دریافت کرنے پر میں شرمندہ ہو گیا۔ یہ بالکل غلط الزام (اور محض افترا) ہے۔ اس روز مباحثہ مسئلہ نیوگ پر تھا اور سرمہ چشم آریہ میں نیوگ کا ذکر ہی نہیں۔ میں اس کے فیصلہ کے لئے ماسٹر آتمارام جی کی شہادت معتبر جانتا ہوں۔ ایڈیٹر پیغام بھی اگر پسند کریں تو پیغام کا یہ محضر ان کے پاس بذریعہ ایڈیٹر صاحب پرکاش (آریہ) بھیجکر دریافت کیا جاوے۔ جو کچھ وہ بیان دیں وہ پیغام میں درج ہو جائے باقی اصل مضمون کا جواب اہلحدیث میں دیا جائیگا اتنے حصے کا جواب ایڈیٹر صاحب سے اخروی مواخذہ کم کرانے کو ان کی معرفت پیغام میں درج کرانے کو بھیجا ہے اب انکا اختیار ہے اس کو درج کریں یا نہ کریں۔ (ابو الوفا)

اہلحدیث ایڈیٹر پیغام کو یہ تو جرأت نہ ہوئی کہ ہمارا خط سارا نقل کر کے جواب دیتا کیونکہ وہ ڈرتا ہوگا کہ سارا خط پڑھنے سے میرے ناظرین میں سے کوئی سعید الفطرت متاثر ہو جائیگا اس لئے بغیر درج کرنے خط کے یوں لکھتا ہے:۔

ثناء اللہ کو جواب ثناء اللہ لکھتا ہے کہ آپکے اخبار میں جو چوک پاسیاں امرتسر کے مناظرہ کی بنا پر الزام لگایا گیا ہے کہ میں وہاں سرمہ چشم آریہ کا خفیہ خفیہ مطالعہ کر کے آریہ مناظر کو جواب دیتا تھا غلط ہے۔ کیونکہ اس جگہ مناظرہ نیوگ پر تھا اور نیوگ کا سرمہ چشم آریہ میں ذکر نہیں۔ مولوی صاحب کا مقصد یہ ظاہر کرنا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہمیشہ اصل مضمون پر ہی بحث کیا کرتا ہوں اور اصل بحث چھوڑ کر ادھر ادھر نہیں جایا کرتا حالانکہ جن لوگوں نے مولوی صاحب کے مناظرے سنے ہیں وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ مولوی صاحب اصل مبحث پر بہت کم بحث کیا کرتے ہیں۔[لہ]

(۲) اس واقعہ کے چوک پاسیاں امرتسر میں ہونے سے انکار کر دینے سے واقعہ غلط ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ چوک پاسیاں کا واقعہ نہیں تو خود ہی بتلائیے کہ کہاں کا واقعہ ہے (۳) اس کے متعلق شہادتیں آپکا جواب آنے پر شائع کی جائینگی" (پیغام ۲۲۔ فروری ۳۴ء)

اہلحدیث بھلے آدمی! اس پر تو پتا پانی ہے ذرہ سوچو تو سہی کہتے کیا ہو کہ "چوک پاسیاں کا واقعہ نہیں تو خود ہی بتائیے کہاں کا واقعہ ہے"!

سبحان تیری قدرت! یہ ہیں فاضل ایڈیٹر اور

ادعے میں ... کو دیکھنے والے آپکے اور دعوے کی کافی تردید کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کی کل تصانیف چونکہ اسی طرح کی ہیں اس لئے آپ عبارات کا عکس پڑتا ہے" (اہلحدیث)

[لہ] ناظرین! اس لب و لہجہ پر تعجب نہ کریں یہ بھی سنت مرزا ہے جو لکھتے ہیں "او بدذات فرقہ مولویاں" (انجام آتھم صفحہ ۲۱)

مسیح موعود کے راستباز حواری ۔ میں تو پھر سے اس کو افترا لکھتا ہوں اور صاف لفظوں میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کے بنانے والے پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرے اور اسکو روسیاہ کرے۔ (سچے ہو تو کہو آمین)

آپ پوچھتے ہیں پھر کہاں کا واقعہ ہے ؟ شہادت اس بارے میں صرف ماسٹر آتما رام جی کی مقبول ہو سکتی ہے ۔ جو با تفاق فریقین حاضر جلسہ تھے ۔ دوسرے کسی کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے تھا یا نہیں ۔ پس اگر سچے ہو تو اپنے اخبار کا ٹکڑا کاٹ کر اڈیٹر پرکاش کی معرفت ماسٹر آتما رام جی کو بھیجکر جواب لیکر شائع کردو ۔ ورنہ ہماری دعا پر آمین ہی شائع کردو ۔ اخیر میں ہم حالی مرحوم کا شعر سنا دیتے ہیں ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

مولوی محمد علی صاحب امیر احمدی جماعت لاہوری کا

انگریزی قرآن

(نمبر ۹)

(از ماسٹر غلام حیدر صاحب گوندل)

(۱) مولوی صاحب اپنے قرآن شریف کے صفحہ ۴۶۳ نوٹ ۱۱۸۹ میں متعلق آیت وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰی سے قَالُوْا سَلٰمًا فرماتے ہیں کہ قرآن مجید سے صاف طور پر ثابت نہیں کہ وہ رسول واقعہ میں فرشتے تھے ۔ توریت پیدائش باب ۱۸ سے مولوی صاحب نے اپنے اس بیان کو صحیح تسلیم کرلیا ہے کیونکہ وہاں فرشتوں کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مردوں کا آنا اور طعام میں شریک ہونا لکھا ہے ۔ مولوی صاحب اگر توریت سے پیدائش کے باب ۱۹ کو بھی دیکھتے تو ان مردوں کو فرشتہ لکھا ہوا پاتے ۔ پس ہر ایک محرف کتاب کا حوالہ جس میں دو مختلف بیان ایک وجود کی شخصیت کے مذکور ہوں مولوی صاحب بطور حجت کے اسکو پیش نہیں کرسکتے عقل باور نہیں کرسکتی کہ جب مولوی صاحب نے باب ۱۸ دیکھا تھا باب ۱۹ نہ دیکھا ہو ۔ کیونکہ وہ باب نہایت قریب اور متصل ہے ۔ اپنا مطلب پورا کرنے کو چشم پوشی سے کام لیا ۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے مرسلین کو قرآن شریف وضاحت سے فرشتے بیان نہیں کرتا ۔“ جناب من ! توریت ایسے بیان سے قاصر ہے ۔ نہ قرآن شریف ؛ جس نے اس بارہ میں وضاحت کا ایسا حق ادا کردیا ہے کہ اس سے بڑھکر ممکن نہیں ۔ قرآن مجید میں لفظ (رسول ۔ رسل ۔ مرسلین) بعوض ملائک قریباً تیرہ دفعہ مذکور ہے ۔ مثلاً اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (پ ۱۷ ع ۱۷) جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا (پ ۲۲ ع ۱۳) تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا (پ ۷ ع ۱۴) بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ (پ ۲۵ ع ۱۳) وغیرہ قرآن شریف نے مقام زیر بحث کے لفظ رُسُلُنَا کی بعض دیگر مواقع پر ایسی تفسیر خود کردی ہے کہ شک کی ہرگز گنجائش نہیں ۔ سورہ عنکبوت میں ہے قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۔ پھر پارہ ۲۶ رکوع ۱۹ میں اس طرح ہے قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ اب ان تین مذکورہ مقامات سے بوضاحت ثابت ہو رہا ہے کہ وہ فرشتے انسان کی صورت میں متمثل تھے ۔ کیونکہ جو مشن انہوں نے اپنا ظاہر کیا یعنے مامور بہ ہلاکت قریۂ لوط علیہ السلام وہ انسانی طاقت سے محال ہے اور بموجب فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ملائک مختلف امور پر مامور ہوتے ہیں اور اس عالم اسباب میں اللہ تعالے کی سنت اسی طرح جاری ہے اگرچہ وہ لاشریک لہ (کن فیکون) پر اکیلا قادر ہے عمل لکھنے والے ۔ جان قبض کرنے والے مومنین کے واسطے استغفار کرنے والے ۔ غرض بہت سے امور پر ملائک موکل ہیں جس سے مومن بالقرآن ہرگز انکار نہیں کرسکتا ۔ مگر صرف وہی جسکی قسمت میں قرآن شریف کے متعلق شرح صدر کا حصہ نہیں لکھا رکھا گیا ۔ محرف توریت نے ان وجودوں کو مرد بھی لکھدیا ہے اور آٹے کے پھلکے اور دودھ اور گوشت بھی کھلا دیا ہے ۔ (پیدائش باب ۱۸) جس سے ان مولوی صاحب کو اپنی تفسیر بالرائے کو صحیح ثابت کرنے کا عمدہ موقعہ قسمت سے مل گیا ہے مگر مولوی صاحب نے اگلے باب کو نہ دیکھا جہاں ان اشخاص کو فرشتہ لکھا گیا ہے ۔ محرف توریت کو کیا خبر ہے کہ فرشتے کھانا نہیں کھایا کرتے یہ فیصلہ قرآن کریم کے ذمہ تھا ۔ جو کامل کتاب ناممکن التحریف تا قیامت ایک زندہ معجزہ صداقت نبوت جناب محمد رسول اللہ صلعم و دین اسلام پر شاہد ہے قرآن شریف نے جہاں ضیف ابراہیم المکرمین کو ایک بڑے معرکہ کی مہم پر مقرر کر کے ملائکہ کا ثبوت وضاحت سے بہم پہونچایا ہے وہاں ساتھ ہی گوشت روٹی میں انکی عدم شراکت بھی ظاہر کردی ہے تاکہ آئندہ کوئی توریت کے محرف حوالہ سے غلط فہمی سے ٹھوکر نہ کھائے فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ (پ ۱۲ ع ۷) یعنے جب حضرت ابراہیم نے فوراً ان کی تواضع کے واسطے تلا ہوا بچھڑے کا گوشت ان کے سامنے لا رکھا اور جب دیکھا کہ وہ اس کھانے کی طرف اپنے ہاتھ نہیں بڑھاتے تو ان سے متوحش ہوئے اور ان سے دل میں ڈرے انہوں نے کہا ڈرو مت ہم قوم لوط کی جانب بھیجے گئے ہیں ۔“ پھر اسی واقعہ کا ذکر پارہ ۲۶ رکوع ۱۸ میں اس طرح ہے فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ الآیۃ

فاتح قادیان ۔ مباحثہ لدھیانہ کی مفصل کیفیت ۔ مرزائیوں کی شکست ۲ روپیہ

[illegible]

آپ اس سے زیادہ صراحت اور وضاحت ادن کے ملائک متمثل بالنسان ہونے کے بارہ میں اور کیا ہوگی۔ ہاں احادیث صحیحہ سے بھی ثبوت ملائکہ کے متمثل بانسان ہونے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو نظر آنے کا خاکسار پیش کرسکتا ہے۔ بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مقولہ اس جماعت کا قسم بخدا محض زبانی ہے درحقیقت یہ جماعت احادیث بخاری سے منکر اور قرآن مجید سے بے خبر ہے۔ قرآن مجید کو اپنی ہوا کے تابع کرتی ہے مگر ان کو یہ توفیق نہیں کہ اپنی ہوا کو قرآن شریف کے تابع کریں۔ ملائک کے بارے میں مولوی صاحب اپنے قرآن مجید کے صفحہ ۶۱۲۔ نوٹ ۱۵۳۲ متعلق آیت فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (سورہ مریم) میں فرماتے ہیں کہ "یہ واقعہ خواب کا تھا کیونکہ فانی آنکھ انسان کی ملائک کے وجود کو دیکھنے سے قاصر ہے"۔ مولوی صاحب بھول جاتے ہیں کہ ایمان بالملائکہ ایمان کی ایک لازمی جزو ہے۔ پس ملائک کو قرآن شریف اور حدیث شریف نے جس حیثیت میں پیش کردیا ہو اس پر ایمان نہ لانا واقعی ایمان کا صریح نقص ہے۔ اور جب یہ صورت ہے تو انکی تفسیر بجائے عقائد صحیحہ کا مظہر ہونے کے خود تراشیدہ تاویلات کا آئینہ ہے۔ مریم صاحبہ کے روبرو فرشتہ جب حسب فرمودہ قرآن شریف انسان کی صورت میں متمثل ہو کر ظاہر ہوا تو مولوی صاحب کا خواب کی تاویل کرنا ناحق دخل در معقولات ہے۔ قرآن شریف نے کل خواب کے واقعات کو صاف کھول کر بیان کردیا ہے (دیکھو یوسف ع۱۲)۔ بلا قرینہ یقینی اپنی رائے سے قرینہ گھڑ لینا تفسیر بالرائے ہے جس پر شارع علیہ السلام نے وعید فرمایا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے متمثل بانسان ہو کر آئے تھے تو ان کی بیوی نے بھی ان کو فانی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا بلکہ ان سے کلام بھی کیا تھا (دیکھو پارہ ۱۲ ع ۷۔ اور پارہ ۲۷ ع ۱۹) جب یہ واقعہ خواب کا نہیں تو مریم صاحبہ کا فرشتہ کو دیکھنا بدوں قرینہ کیونکر خواب کا واقعہ ہوسکتا ہے۔ خاکسار نے بتائید ایزدی اسی واسطے حنیف ابراہیم کو قرآن شریف سے ملائک ثابت کرنے کی پہلے کوشش کی ہے تاکہ یہ امر ثابت ہونا آسان ہو جاوے کہ جس طرح انکی بیوی نے فرشتوں کو جاگتی حالت میں دیکھکر ان سے کلام کیا تھا۔ اسی طرح مریم صاحبہ کا یہ واقعہ بھی تھا اب بطور تکمیل حجت منجملہ احادیث کثیرہ جو ملائک کی متمثل بہ بشر ہونے پر وارد ہیں خاکسار صرف تین احادیث پیش کرکے مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہے کہ کیا یہ واقعات بھی خواب کے ہیں؟

(آ) مشکوٰۃ جلد اول کتاب الایمان فصل اول بخاری و مسلم ہر دو کی حدیث جس میں جبرئیل علیہ السلام نے نہایت سفید لباس میں متمثل ہو کر جناب صلعم سے ایمان، اسلام، احسان، علامات قیامت وغیرہ کے متعلق سوال کئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے جناب صلعم نے پوچھا کیا تم سائل کو پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا جبرئیل تھے کہ تمکو مسائل دین سکھلاتے تھے۔

(ب) مشکوٰۃ جلد ۴ فصل اول۔ باب المبعث و بدء الوحی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول صلعم سے کیفیت نزول وحی دریافت کی۔ جس پر آپ نے منجملہ دیگر جوابات کے اس طرح فرمایا! وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي یعنے گاہ گاہ فرشتہ بصورت آدمی میرے پاس آکر مجھ سے کلام کرتا ہے۔ پس اس کلام کو یاد رکھتا ہوں (راوی بخاری و مسلم ہر دو)

(ج) مشکوٰۃ جلد ۴ فصل اول باب المعجزات حدیث سعد بن ابی وقاص میں بیان مذکور ہے کہ جنگ اُحد کے دن میں نے جناب رسول اللہ صلعم کی دائیں بائیں سفید لباس والے دو شخص دیکھے جو سخت قتال کر رہے تھے۔ جنکو میں نے نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھا یعنے جبرئیل و میکائیل بخاری و مسلم ہر دو اس کے راوی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ کیا اب بھی آپ یہی کہینگے کہ مریم صاحبہ کو فرشتہ خواب میں نظر آیا تھا؟ قسم بخدا خاکسار آپکو آیت ذیل کا مصداق پاتا ہے وَيَقُولُونَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ[۱] جب اس آیت کے مطابق آپ لوگوں کا ایمان ہی صحیح نہیں۔ تو ایسے مردود اسلام وایمان کی اشاعت قابل فخر ہرگز نہیں بلکہ آخرت میں قابل اخذ ہے۔ رسول اللہ صلعم پر قرآن شریف نازل ہوا آپنے بموجب حکم وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (پ ۱۴ ع ۱۲) جہاں مناسب جانا صحابہ کو بتلا دیا۔ اب اس معلم حقانی کی تفسیر کو رد کرکے تم لوگ دین الٰہی کو صریحاً بگاڑ رہے ہو! (دنیا روزے چند است عاقبت کار با خداوند است) آخر میں قرآن فہمی کا ایک باریک نکتہ بھی سامنے رکھ دیتا ہوں جس سے ممکن ہے کہ مولوی صاحب یا ان کی جماعت سے کوئی فرد غور کرکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رسُل کو فرشتے یقین کرسکیگا۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں الفاظ (رسُول۔ رُسُل اور حرف س کی نصب سے تین الفاظ ذیل ہیں مُرسَل۔ مرسلُون۔ مرسلین) باستثناء آیۃ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ (سورہ نمل پ ۱۹ ع ۱۸) وہاں نبی اللہ یا فرشتہ سے مراد ہے یعنے سوا ایک موقعہ کے باقی کل مقامات میں غیر نبی اللہ یا غیر ملائک ہرگز مراد نہیں۔

(۲) مولوی صاحب اپنے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۵۳۰ نوٹ ۹۱۸ و ۱۱۹۶ میں متعلق آیت فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ (سورہ حجر) فرماتے ہیں کہ بستیوں کا تہ و بالا ہونا زلزلہ کا نتیجہ تھا اور زلزلہ کے ساتھ کوہ آتش فشاں سے نکلکر پتھر بھی گرے تھے جبرئیل کا بستیوں کو آسمان تک اٹھا کر پھر زمین پر اوندھا کرکے پھینک دینا بالکل بے بنیاد قصے ہیں۔ یہی مطلب علیگڈھی تفسیر میں مذکور ہے جس کی تقلید ہمارے مولوی صاحب نے کی ہے۔ اب کون پوچھے کہ آپنے الہام سے پاس کیا کس پر لائے اور نئے جغرافیہ میں تمام عرب یا شام میں کوہ آتش فشان کا محل وقوع لکھا ہے؟ یہ خطہ کوہ آتش خیز سے بالکل

---

[۱] بڑی خفگی ہے ؟ (اہلحدیث)

خالی ہے جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا (سورہ شوریٰ) اصول الٰہی کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام کی بستیوں کو بسبب خلاف فطرتی لواطت کے گناہ کے اللہ تعالےٰ نے زمین سے اٹھا کر پھر اوندھا کر دیا ہو تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان بستیوں کو قرآن شریف میں مُؤْتَفِكَات یعنی اُلٹائی گئی بستیاں بھی اسی وجہ سے لکھا گیا ہے ان بستیوں کے محل وقوع پر بحیرۂ مردار ہے جس میں کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہ سکتی یہاں زلزلہ سے اوندھا کرنا ایجاد بندہ ہے۔ جبرئیل کو اللہ تعالےٰ کا اس کام پر موکل کرنا خلاف سنت نہیں جیسا کہ اس سے پہلے ابھی خاکسار ثابت کر چکا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے کہا تھا کہ ہم لوط علیہ السلام کی بستیوں کو تباہ اور ہلاک کرنے کے واسطے جا رہے ہیں۔ کیا اُنہوں نے جھوٹ بولا تھا؟ اور کیا ملائک کو انسان کیطرح ایسا کام کرنا دشوار ہے؟ کیا آسمان سے ہلاکت کا ذریعہ نازل کرنا ایک غیر ممکن امر ہے؟ چونکہ جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا میں فاعل اللہ تعالےٰ ہے اور (اِنَّا مُهْلِكُوْٓا ۔ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ) مذکورہ آیات کے افعال میں فاعل فرشتے ہیں۔ اس واسطے مولوی صاحب کو بجائے تطبیق دینے کے تفسیر بالرائے سے کام لینا پڑا۔ قرآن کریم کے طرز بیان کا علم ہر کسی کو حاصل نہیں محض دعویٰ سے کام نہیں چل سکتا۔ بلکہ بفحوائے ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند!

کچھ عملی طور پر کام کر کے عہدہ برآر ہونا پڑتا ہے اللہ تعالےٰ بسبب علۃ العلل ہونے کے بعض دفعہ بعض افعال کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے جس سے ملائک کے ذریعہ افعال کا سر انجام باطل خیال کرنا قرآن شریف فہمی سے بے علمی کی دلیل ہے سورہ یٰسٓ میں (وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ) میں اللہ تعالےٰ فاعل ہے اب کیا اس سے یہ آیات منسوخ ہو جائینگی؟ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ (سورہ یونس) بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ (سورہ زخرف) جن میں ملائک فاعل ہیں

مولوی صاحب نے بستیوں کا اوٹھایا جا کر اوندھا کیا جانا بیہودہ قصے سمجھکر گویا ان مفسرین پر چوٹ کی ہے جنہوں نے روایات صحیحہ کی بنا پر ایسا لکھا ہے اگرچہ روایات کو بعض نے بیان نہیں کیا۔ اب چند معتبر روایات بیان کر کے خاکسار مولوی صاحب پر حجت پوری کرتا ہے۔

(آ) ابن جریر محمد بن کعب قرظی سے جو اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں بیان کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جبرئیل کو قوم لوط کے اُلٹ جانے والے (مُؤْتَفِكَات) کی طرف بھیجا وہ ان شہروں کو اپنے پروں پر لیکر اونچے ہوئے یہانتک کہ آسمان دنیا کے ملائک نے اون کے کتوں کے بھونکنے اور مرغیوں کی آواز سُنی پھر وہاں سے اوندھا اولٹ دیا پھر پڑھی یہ آیت فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ۔

(ب) عبد الرزاق اپنی تصنیف اور ابی منذر اور ابی حاتم اپنی تفسیر میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسیطرح روایت کرتے ہیں۔

(ج) سعید بن منصور اپنی سنن میں اور حاکم اپنی مستدرک میں اور امام ابو بکر بن ابی الدنیا بھی کتاب العقوبات میں حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(د) ابن جریر مجاہد شاگرد ابن عباس سے اور قتادہ شاگرد انس بن مالک سے بھی ایسا ہی بیان کرتے ہیں۔ مولوی صاحب جب بخاری اور مسلم کی احادیث کو بھی اپنی تفسیر بالرائے کے مقابلہ میں رد اور ترک کر دینے کے پختہ عادی ہو چکے ہیں تو بھلا مذکورہ روایات کس شمار میں ہیں۔

(ہ) مولوی صاحب اپنے قرآن کے ص ۵۳۵ نوٹ ۱۳۳۲ میں متعلق آیت اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (سورہ حجر) فرماتے ہیں کہ کاہن آسمانی اخبار کے حصول کا دعوے کرتے تھے مگر وہ اللہ تعالےٰ کے حضور سے دفع کئے جاتے ہیں اور (شِهَابٌ مُّبِيْنٌ) سے اون کا ناکام ہونا مراد ہے مگر مولوی صاحب نے اس سے ماقبل آیت وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ کو نہیں دیکھا یعنے ہم نے ہر شیطان مردود سے آسمان کو محفوظ کیا ہے۔ پس اِسْتَرَقَ السَّمْعَ کا تعلق شیطان سے ہے نہ کاہن سے۔ صحیح طور پر شیاطین کا آسمان سے انگار پڑنے کی تاویل ناکامی سے کر کے مولوی صاحب نے علم طبعی کی حمایت میں جناب رسول خدا صلعم کی تفسیر کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التفسیر پارہ ۱۴ میں آیت اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ کا ایک علیحدہ باب باندھکر مرفوع حدیث سے تفسیر کر دی ہے جس میں حکم الٰہی کے نزول پر ملائک کا مرعوب اور ہیبت زدہ ہو جانا اور ایسے موقعہ پر شیاطین کا آسمان پر جانا اور کسی ایک آدہ خبر کا وہاں ملائک سے سُنکر زمین پر ساحر یا کاہن کو سو جھوٹ ملا کر کہدینا اور کبھی اوپر والے شیطان کو نیچے والے شیطان کو اوس خبر کے بتلانے کی مہلت کا نہ ملنا اور اوس کا آگ کی چنگاری سے جل جانا سب کچھ بصراحت مذکور ہے۔

دیباچہ میں مولوی صاحب نے ترتیب قرآن شریف کے متعلق احادیث سے بخوبی فائدہ اوٹھایا ہے پس یہ خیال صحیح نہیں کہ آپنے بخاری کی احادیث متعلقہ تفسیر کو نہ دیکھا ہو۔ خاکسار کو خدا لگتی کہنے میں شرم مانع نہیں ہو سکتی لہذا یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ مولوی صاحب کو بخاری کی تفسیر اور اعجاز بیان کرنے والی احادیث پر مطلقاً یقین نہیں*

(ماسٹر غلام حیدر ہیڈ ماسٹر سرگودھا۔ پنجاب)

الغیب للہ

گذشتہ پرچے میں اس مضمون پر کافی بحث ہو چکی ہے اوسی کا بقیہ آج نقل ہے (ایڈیٹر)

تفسیر وجیز میں لکھا ہے:۔

اطلاع الانبیاء من الملک وھو علم او من القاء اللہ فی روعھم فھو ایضاً علم و اما للاولیاء من الکرامات فما ھو الا ظن غالبۃ

مرقع قادیانی مرزا قادیانی کے خیالات متفرقہ کی عجیب وغریب تردید ۔ ۸۰ رپیج

ہلامی انہا ربما تصل الی الظن الغالب وھو لیس بعلم وقولہ لا یُظھِرُ علےٰ غیبہٖ اَحَدًا ا یُنَادِیْ ای المرادُ العِلْمُ (ترجمہ) انبیاء علیہم السلام کا (بعض غیب پر) اطلاع پانا فرشتہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور وہ علم (یعنے معلوم) ہے یا خدا کے ان کے دل میں ڈال دینے سے ہوتا ہے۔ اور وہ یہی علم ہوتا ہے اور جو اولیاء اللہ کو بطور کرامت کے بعض مغیبات پر اطلاع ہو جاتی ہے سو وہ ظن کے سوا اَور کچھ نہیں ہے غائت الی الباب یہ ہے کہ کبھی کبھی وہ ظن غالب کی حد تک پہونچ جاتا ہے اور وہ علم نہیں ہوتا۔ اور یہ مقولہ خداوندی لا یظہر علےٰ غیبہ احدًا اس پر منادی کر رہا ہے کہ اس سے مراد علم یعنے یقینی معلوم ہے)"

تفسیر عزیزی میں لکھا ہے :-

"پس رسول در وقت تلقف وحی زنہار سایندن آں معطل القوی میسازند کہ ہیچ قوت او بوجہے دراں دخل نتواند کرد برخلاف اولیا و عرفا کہ ایں احتیاط و چوکیداری در حالت اطلاع ایشاں بر غیب نمے شود و قوی ایشاں از فکر و وہم و خیال و حافظہ و ذاکرہ طبائع و عادات و اخلاق موجودہ و متروکہ ایشاں ہمہ در کار خود مشغول باشند" یعنے وحی اترنے کے وقت رسول کے قوٰی کو بیکار کر دیتے ہیں تو کوئی قوت وحی میں کسی قسم کا دخل نہ کر سکے بخلاف اولیا اور عرفا کے کہ ان کو غیب پر اطلاع دینے کے وقت یہ احتیاط اور چوکیداری نہیں ہوتی۔ اور ان کے قوی فکر اور وہم اور خیال اور حافظہ اور ذاکرہ اور طبائع اور عادات اور اخلاق موجودہ اور متروکہ سب اپنے اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں۔

عقائد اہل سنت و جماعت

غیب کا جاننا اللہ تعالی کی خاص صفت ہے یعنے دوسرے میں نہیں پائی جاتی۔ قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ الخ یعنے تو کہدے خدا تعالے بن کوئی آسمانوں اور زمین کے رہنے والا غیب نہیں جانتا" (سورہ نمل رکوع ۵)۔

عن ام العلاء الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلعم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رواہ البخاری مشکوٰۃ ص [illegible] (ترجمہ) ام علاء انصاریہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا بخدا میں نہیں جانتا ہوں بخدا میں نہیں جانتا ہوں ابھی میں خدا کا رسول بھی ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ یہ بخاری نے روایت کی۔"

والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس بمطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علے المقدر لہ ولغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ۔ لا انہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صح من الاحادیث الدالۃ علے خلاف ذلک۔ (مرقاۃ) (ترجمہ) حاصل یہ ہے کہ حضور پُرنور صلعم جاننے کی نفی کا ارادہ رکھتے ہیں اور آپ غیب سے مطلع نہیں ہیں اور اپنے اور غیر کے مقدر اور امر مخفی پر آپکو واقفیت اور اطلاع نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں کہ آپ کو اپنی نجات کا یقین نہیں تردد ہے کیونکہ اس کے خلاف پر دلالت کرنے والی بہت حدیثیں صحت کو پہونچ چکی ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری مکی حنفی)

او ادعی الغیب بنفسہ یکفر (در المختار جلد اول ص [illegible]) یعنے اپنی ذات کے واسطے غیب دانی کا دعوے کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔"

"علم غیب خدا نوں خاصہ ہے لاریب"
خاصہ وہ صفت ہے جو دوسرے میں نہ پائی جائے (نجاۃ المومنین پنجابی)

اعلم ان المعجزۃ دلیل النبوۃ وان الاخبار بالغیب من معجزاتہ صلعم فیکون دلیلا لنبوتہ والمعجزۃ امر خارق للعادۃ۔ و فاعلہ ھو اللہ سبحانہ وتعالے لا صاحب المعجزۃ ولم یختلف فی ھذہ المقدمات مسلم۔ فمن اعتقد ان النبی صلعم یعلم الغیب کل حین بغیر اعلام من اللہ فقد جعلہ وصفا عادیا لہ فلا یکون خارقا۔ واذا لم یکن معجزۃ واذا لم یکن دلیلا لنبوتہ۔ فقد انکر معجزتہ ودلیل نبوتہ وثبوت نبوتہ من ھذا الدلیل و ناقض الامۃ ولذا صرح الحنفیۃ بتکفیرہ۔ واذا کان ھذا مآل من اعتقد ذلک بافضل البشر فما ظنک بالمشائخ (ترجمہ) جاننا چاہئے کہ معجزہ دلیل ہے پیغامبر ہونے کی۔ اور غیب کی خبر دینا آنحضرت صلعم کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔ اس واسطے وہ بھی پیغامبر ہونے کی دلیل ہوا اور معجزہ نام ہے ایک امر خلاف عادت کا اور فاعل اوس کا اللہ تعالے ہے صاحب معجزہ کا فعل نہیں۔ اور ان مقدموں میں کسی مسلمان نے اختلاف نہیں کیا بلکہ سب کے نزدیک مسلم ہیں پھر جس نے اعتقاد کیا کہ نبی صلعم بغیر معلوم کرانے اللہ تعالے کے ہر وقت غیب جانتے ہیں تو اُس نے غیب کا جاننا آنحضرت صلعم کا وصف عادی مقرر کیا جو ضد اور مقابل ہوتا ہے خرق عادت کے۔ اور جب علم غیب وصف عادی ہوا تو خارق عادت نہ ہوا اور جب خارق عادت نہ ہوا تو معجزہ نہ ہوا اور جب معجزہ نہ ہوا تو پیغمبر کی دلیل نہ ہوا پس اوس شخص نے تین امر کا انکار کیا۔ ایک تو آنحضرت صلعم کے معجزہ کا۔ دوسرے آپکے پیغمبر ہونے کی ایک دلیل کا۔ تیسرے ثبوت پیغمبری کا اس دلیل سے اور خلاف کیا ساری امت کا۔ اسی واسطے حنفیہ نے اوس کا کافر ہونا بوضاحت بیان کر دیا ہے اور جب افضل بشر صلعم کی جناب میں یہ اعتقاد رکھنے والے کا ایسا بُرا حال ہے تو جو اولیاء اللہ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھیگا اوس کا کیسا برا حال ہوگا۔" فقط والسلام

(خادم العلماء والحکماء عبد الرحمن مالک دواخانہ عین الشفاء صدر راولپنڈی)

اڈیٹر علم غیب کے متعلق ایک سوال آیا ہے جو یہاں درج کرنا مناسب ہے وھو ھذا :-

"اگر آنحضرت صلعم غیبدان نہ تھے تو آیت وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (سورہ تکویر) کا

اسلامی چیلنج ۔ مرزائیوں کی تردید قابل دید ۔ ۲ روپیہ

کیا مطلب؟ جن آیات سے غیب کی نفی ثابت ہو وہ غیب ذاتی ہے اور اس آیت سے آپکا غیبدان عطائی ہونا صاف طور پر عیاں ہے اور کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہاں آپکا غیبدان عطائی ہونا اوس وقت ثابت ہوتا جب آیت یوں ہوتی وما هو على الشهود بضنين. جواب ذرا تفصیل کے ساتھ مرحمت ہو بلکہ جواب مذکور تکفیر المومنین میں اور بڑھا دیا جاوے تو بہتر ہوگا۔ (راقم محمد ابراہیم امام مسجد اہلحدیثان راجگڈھ الور خریدار اہلحدیث ع۱۸۴۳)

اہلحدیث اس آیت کے صحیح معنے اور معترضین کا جواب کئی دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا۔ معنے اس کے یہ ہیں کہ جو غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے عطا ہوتا ہے وہ اس پر بخل نہیں کرتے بلکہ سب کچھ کھول کھول کر سنا دیتے ہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں۔ انکار غیب کلی سے ہے۔ اس لئے نہ یہ آیت قائلین غیب کی مؤید ہے نہ منکرین کے مخالف۔ الحمد للہ ۞

مسئلہ جمع و ترتیب قرآن

گذشتہ پرچے میں اس مضمون پر مفصل بحث ہو کر اس حدیث تک سلسلہ پہونچا تھا جو ابوداؤد کی روایت سے آئی ہے جس میں ذکر ہے کہ صحابہ کرام نے قرآن مجید کو تلاوت کے لئے سات منزلیں کیا ہوا تھا۔ اس کو نقل کر کے فاضل نامہ نگار (مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی) لکھتے ہیں: (اڈیٹر)

اس روایت سے انکی سات منزلیں ثابت ہوئیں جو فمی بشوق کے نام سے مشہور ہیں۔ قرآن مجید کی یہ منزلیں وہی ہیں جنکو آجکل ہم پڑھتے ہیں اور صحابہؓ کا یہ منزلیں مقرر کرنا عہد نبوی کا ہی واقعہ ہے کیونکہ اوس (بن حذیفہ) راوی حدیث تو صحابی ہے اور اس وفد بنی ثقیف کا ایک فرد ہے جن کے پاس آنحضرت صلعم ہر شب کو تعلیم قرآن کے لئے تشریف لیجاتے تھے۔ یہ وفد رمضان سنہ ۹ھ میں طائف سے مدینہ طیبہ (بعد غزوہ تبوک کے) آیا تھا۔ اور چند دنوں کے بعد یہ لوگ واپس گئے۔ پھر عہد نبوی میں دوبارہ نہ آسکے۔ لہذا اوسؓ نے اسی زمانہ میں اُن اصحاب کرام سے منازل قرآنیہ کو پوچھ لیا تھا۔ جنکو آنحضرت صلعم کی خدمت و صحبت میں کئی سال گذر چکے تھے۔ نیز اس بیان سے بھی ظاہر ہو گیا کہ آنحضرت صلعم خود بھی التزاماً قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔ قال الله اتل ما اوحى اليك من الكتاب (پ ۲۱) اور چونکہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے اس لئے جبتک کسی خاص ترتیب سے حفظ نہ کریں تلاوت مشکل ہے۔

ثانیاً قرآن شریف کا ایک خاص ترتیب میں ہونا صحیح بخاری کی اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے

> كان يعرض على النبي صلعم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض (پ ۲۰)

راوی کہتا ہے ہر سال آپ پر ایک بار قرآن مجید سنایا جاتا اور عام وفات کے سال دوبار سنایا گیا۔" یہ وہی دَور ہے جس کی طرف ہم نے اپنے پہلے مضمون میں اشارہ کیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ دَور میں جبتک کوئی خاص ترتیب ملحوظ نہ ہو کسی کتاب کے (جس کے کئی اجزاء اور مختلف مضامین ہوں) کامل ختم کرنے میں سخت دشواری ہوتی ہے پس وہ ترتیب وہی ہے جو ابوداؤد کی روایت میں بیان ہوئی اور وہی اس وقت کی موجودہ ترتیب ہے، چنانچہ مسند احمد میں بطریق عبیدہ بن عمرو السلمانی

> ان الذي جمع عليه عثمان الناس يوافق العرضة الاخيرة (فتح الباری ج۹)

مروی ہے کہ "حضرت عثمان رضؓ نے جس قرآن پر لوگوں کو جمع کیا (اور اسی معنی میں وہ جامع قرآن کہے جاتے ہیں فاحفظ) وہ آنحضرت صلعم کے آخری دَور کے موافق ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ثابت (جنہوںؓ نے عہد نبوی میں از خود قرآن جمع کیا اور عہد ابی بکرؓ میں صحیفہ میں لکھا اور عہد عثمانی میں اسکی نقل کی تھی) وہ خود اس عرضۂ اخیرہ کے وقت حاضر تھے۔ قسطلانی (شرح بخاری) میں ہے کہ "حضرت زید آنحضرت صلعم کو

> كان زيد شهد العرضة الاخيرة وكان يقرئ الناس بها حتى مات، ولذلك اعتمده الصديق في جمعه وولاه عثمان كتبة المصاحف. (مطبوعہ مصر جلد سابع ص۱۳۴)

پچھلے دَور قرآنی کے وقت حاضر تھے اور مرتے دم تک اسی ترتیب پر لوگوں کو قرآن پڑھاتے رہے۔ اسی لئے حضرت ابوبکر نے جمع قرآن کے لئے ان پر اعتماد کیا اور حضرت عثمان نے نقل مصاحف کے لئے انہیں کو متولی بنایا۔"

پس حضرت زید رضؓ نے یقیناً از منۂ ثلثہ میں قرآن مجید کو اسی ترتیب پر لکھا جس پر خود آنحضرت کو پڑھ کر سنایا تھا۔

ثالثاً مضمون سابق میں ہم نے سنن نسائی سے عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت لکھی تھی کہ انہوں نے عہد نبوی میں قرآن مجید جمع کیا تھا اور ہر شب میں ختم کرتے تھے۔ یہ خبر جب آنحضرتؐ کو پہونچی تو آپ نے ایکماہ میں ختم کرنے کا حکم مرحمت فرمایا تھا۔ اس کے بعد کی تفصیل آج ہم ابوداؤد سے نقل کرتے ہیں کہ:-

> قال اني اجد قوة قال اقرأ في عشرين قال اني اجد قوة قال اقرأ في خمس عشر قال اني اجد قوة قال اقرأ في عشر قال اني اجد قوة قال اقرأ في سبع ولا تزيدن على ذلك (ص۱۹۹)

عبداللہ نے یہ سنکر کہا کہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں فرمایا تو بیس دن میں ختم کر۔ انہوں نے کہا کہ مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا اچھا پندرہ روز میں، کہا مجھے اس سے بھی زیادہ استطاعت ہے فرمایا خیر تو دس یوم میں عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ سکت رکھتا ہوں ارشاد ہوا کہ بس سات شب میں ختم کرو اس سے زیادہ کم ایام میں ختم نہ کرنا"

اس حدیث سے بھی قرآن مجید کی ایک خاص ترتیب ثابت ہوتی ہے۔ ماہانہ ختم کے لحاظ سے قرآن کی تقسیم تیس اجزاء (پارے) میں ہوتی ہے اور ہفتہ وار ختم سے سات منزلیں جنکا ذکر اوپر ہوا اور وہ بھی آنحضرت صلعم کی زبان وحی ترجمان سے اور حقیقت میں یہ سب اللہ ہی کی طرف سے جس نے کہ خود

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۳ عشاء کی چار رکعت فرض نماز و دو رکعت سنت نماز کے بعد وتر کتنے رکعت پڑھنا چاہیئے؟ اگر ایک رکعت ہو تو اس کے آگے دو رکعت نماز نفل پڑھکر سلام پھیرنا چاہیئے یا نہ؟ ایک رکعت وتر نماز میں بعد از سورہ فاتحہ کونسی سورۃ ختم کرنی افضل ہے؟ (غوث خاں از مدراس)

ج نمبر ۱۰۳ وتر ایک رکعت سے گیارہ تک ثابت ہیں۔ تین رکعت کی صورت میں سورتوں کی ترتیب آتی ہے پہلی میں سبح اسم دوسری میں قل یا تیسری میں قل ھو اللہ۔ بطور قیاس کہا جاسکتا ہے کہ ایک رکعت کی صورت میں قل ھو اللہ پڑھ لے۔

س نمبر ۱۰۴ حنفی مذہب میں وتر تین رکعت نماز پڑھکر اخیر رکعت کے قیام میں بعد از سورۂ فاتحہ و ختم سورہ رفع یدین کر کے دعائے قنوت پڑھکر بعد از رکوع میں مل جاتے ہیں۔ ایسا پڑھنا جائز ہے یا نہ؟ اگر نہیں تو دعائے قنوت کونسی نماز میں کونسے رکن کے بعد پڑھنا چاہیئے؟ (” ”)

ج نمبر ۱۰۴ کسی صحیح حدیث سے تو ثابت نہیں۔ حنفیہ کا عمل بیشک ہے۔ دعاء قنوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز فرائض میں بوقت ضرورت ثابت ہے۔ (از داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۵ جس مجلس میں خدا کے سوا کسی کی دہائی پکاری جائے اوس میں مسلمانوں کو شریک ہونا کیسا ہے؟ (علی حسن خان برہنڈہ مظفر پور)

ج نمبر ۱۰۵ جس مجلس میں خدا کے سوا کسی مخلوق کی دہائی دی جائے مثلاً یہ کہا جائے "یا فلاں فریاد کو پہونچئے" تو ایسی مجلس میں شریک ہونا جائز نہیں۔

س نمبر ۱۰۶ کسی لیڈر قوم کی تصویر کو پھولوں کا ہار پہنا کر خوشی کرنا۔ اوس مجمع میں مسلمانوں کو شریک ہونا گناہ ہے یا نہیں؟ (”)

ج نمبر ۱۰۶ یہ شرکیہ رسم ہے مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

س نمبر ۱۰۷ غیر مسلموں کے اتفاق کی خاطر گائے کی قربانی بند کرنا کیسا ہے؟ اور گائے کو اون کے حوالے کر دینا کیسا ہے؟ (” ”)

ج نمبر ۱۰۷ غیر مسلم اتفاق میں اگر کوئی اہم دینی مطلب ہو تو گائے کی قربانی کا ترک کر دینا جائز ہے مگر لحم البقر کا کھانا حرام نہ جانے۔ اوس کی جگہ بھیڑ بکری وغیرہ کر لیں اور اگر محض دنیاوی فائدہ مدنظر ہو تو جائز نہ ہوگا۔ گائے کو اون کے حوالے کرنا خوش آمد کفار ہے۔

س نمبر ۱۰۸ تصویر بنانا یا تصویر کو رکھنا کیسا ہے جیسے لیڈران قوم کی تصاویر رکھتے ہیں یا اون کی بجائے بت یا تصویر نکالی جاتی ہے۔ اوس میں شریک ہونا گناہ ہے یا نہیں؟ (” ”)

ج نمبر ۱۰۸ تصویر لیڈروں کی ہو یا کسی ولی نبی کی سب منع ہے۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

س نمبر ۱۰۹ کافر و منافق سے قرآن میں دوستی کرنا منع ہے۔ اسلئے ہنود قوم سے مسلمانوں کو دوستی کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (” ”)

ج نمبر ۱۰۹ دوستی محبت قلبی کا نام ہے۔ وہ تو کسی کافر بلکہ کسی مومن بدکار فاسق سے بھی جائز نہیں ارشاد ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

یعنی کسی مومن کا کام نہیں کہ اللہ اور رسول کے مخالفوں سے محبت رکھے۔ مگر اخلاقی برتاؤ کافر، فاسق، سب سے جائز ہے۔ جیسے مثلاً جی کہنا جی کہلانا۔ یا کسی کا کام کر دینا اور اوس سے کام کرا لینا۔ اس میں ہندو ہو یا عیسائی سب برابر ہیں۔

س نمبر ۱۱۰ اسلام کا جو دشمن ہو خواہ کوئی قوم ہو اس سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ (” ”)

ج نمبر ۱۱۰ جہاد کے لئے جو شرائط ہیں جب وہ پائی جائیں تو کرنا چاہیئے بغیر اون کے نہیں۔

س نمبر ۱۱۱ اہل کتاب کا کھانا کھانا، پانی پینا یا انکا ذبیحہ کھانا یا اون کی نوکری کرنا بروئے قرآن و حدیث جائز ہے یا نہیں؟ اور جب جائز ہے تو اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟ (” ”)

ج نمبر ۱۱۱ کھانا کسی کا بھی ہو بشرطیکہ حلال اور پاک ہو جائز ہے۔ اہل کتاب کا ذبح اگر غیر اللہ کے نام سے نہ ہو تو جائز ہے جہاں اہل کتاب کا مسلمانوں کے ساتھ خلط ملط ہے وہاں یہی عمل ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۱۲ پرچہ اہلحدیث جلد ۱۸ نمبر ۳۷ صفحہ ۱ کالم ۲ س ۱۹ کا از روئے قرآن جواب دیا گیا ہے کہ مشرک والدین کے حق میں دعاء مغفرت اولاد کو جائز نہیں تو یہ مُردوں کے لئے مخصوص ہے؟ یا زندوں کے لئے بھی؟ اگر مردہ سے زندہ استثنا نہیں تو اس آیت کے کیا معنے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو فرمایا سلام علیک سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا (سورۃ مریم ع ۳) (خریدار ۹۳۷)

ج نمبر ۱۱۲ زندہ کے حق میں بخشش مانگنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ خدا اسکو بخشش کا مستحق بنائے یہ جائز ہے۔ مُردے کے حق میں یہ معنے ہوتے ہیں کہ خدا اس کے گناہ بخشے۔ یہ مشرک کے حق میں جائز نہیں۔

[illegible]

الشافی
لناس من ینفع الناس
بف دہ امراض کا
ج۔ ہفتہ عشرہ میں
انشاء اللہ۔
سوزاک، بواسیر
، طحال۔ قیمت ہر یک
پے
م چھاپیاں عہ
بوقت فرمائش ۲ر
بجواب فی روپیہ
فرپیشگی آنے ضروری
تعمیل حکم کی امید
ں۔
مشتہر:
محمد فاضل اسسٹنٹ
ہ اول ڈاب کھٹیکاں
امرتسر
(پنجاب)

ملکی مطلع

دوران راس یا دوران زمان

ہندوستان میں چند دنوں سے جو بے چینی حد کو پہنچ چکی تھی۔ وہ کانگرس کمیٹی کی دوراندیشی سے ٹھنڈی پڑگئی کیونکہ کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ چند روز تک سول نافرمانی ملتوی کردیجاوے اتنی ہی سے ملک میں ایک قسم کی ٹھنڈی بارش ہوگئی۔ اب جتنی بے چینی ہے اس کا رفع کرنا حکومت کے ہاتھ میں ہے حکومت اگر اسیران سیاسیہ کو چھوڑدیتی تو اس کی گویا بردباری ہوجاتی لیکن حکومت نے ابھی تک اپنی مصلحت اسی میں جانی ہے کہ اپنی رائے پر مصر ہے۔ اخبارات کی رائے گو اس میں مختلف ہے ہماری رائے اس میں خاص اندازکی ہے ہم جانتے ہیں کہ کانگرس کمیٹی اور گاندھی جی نے حکومت پر ایک سخت حجت قایم کردی ہے کیونکہ انہوں نے ثابت کردیا ہے کہ مصالحت کی طرف ہاتھ بڑھانے کو ہم تیار ہیں بلکہ بڑھا بھی چکے ہیں مگر حکومت اپنی ضد پر مصر ہے۔ اس موقع پر علم سیاست ہمکو ایک باریک نکتہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے کہ راعی ورعیت میں جب بدمزگی پیدا ہو تو اوس بدمزگی کو معاندانہ ناقابل اصلاح نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ خانگی ناراضگی کی طرح قابل اصلاح سمجھنا چاہیئے۔ بس یہی ایک اصول ہے جس پر دنیا کی سیاست کی چکی چل رہی ہے اس اصول کے خلاف کرنے سے راعی ورعیت میں بدمزگی خانگی حدود سے نکلکر مخالفانہ حدود تک پہونچ جاتی ہے۔ خانگی بدمزگی میں اصول ہے کہ اولاد اور والدین کی جب کشیدگی ہو اور اولاد ذرا بھی جھکے تو والدین اولاد کی طرف ہاتھ بڑھا کر بغلگیر ہوجاتے ہیں۔ اس اصول سے چاہیئے تھا کہ کانگرس کمیٹی کے ایک ہاتھ بڑھانے پر حکومت دو ہاتھ بڑھا کر فوراً اون کے حسب منشاء اسیران سیاسیہ کو چھوڑدیتی مگر حکومت کو ایسا کرنے سے یہ خیال مانع رہا کہ ایسا کرنے سے رعب حکومت میں فرق آئیگا۔ کیا کوئی کسی خاندان میں والدین اپنی اولاد کے ساتھ دست مصالحت بڑھانے کے لئے اس قسم کا عذر کرسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس صورت مذکورہ میں کانگرس کمیٹی بمقابلہ حکومت کے عالمان سیاست کے نزدیک جیت گئی ہے آئندہ کو کانگرس کمیٹی نے مصالحت سے ہاتھ کھینچ لیا تو علماء سیاست کے نزدیک مورد عتاب نہ ہوگی۔ اسی لئے صوبوں کی کانگرس کمیٹیوں میں تیاری ہورہی ہے کہ بہت جلد مصالحت کا بڑھایا ہوا ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ خطرہ ہے کہ اگر ایسا ہوا تو ملک میں پھر وہی داروگیر شروع ہو کر آواز آئیگی کہ "راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے"

میونسپل کمیٹی امرتسر

انتخاب مسلم ممبران کا مسئلہ خلافت کمیٹی امرتسر نے اپنے ہاتھ میں لیکر آٹھ مسلم امیدواروں کو پاس کردیا مگر ناکاموں کی اپیل کے لئے موقع رکھا۔ چنانچہ جناب صدر مجلس خلافت پنجاب لاہور (مولوی عبدالقادر صاحب قصوری) نے اون کی اپیلیں سنیں اور فیصلے کئے۔ اون فیصلوں پر شہر میں مختلف رائیں ظاہر کیجاتی ہیں سب سے وزنی رائے یہ ہے کہ خلافت کمیٹی نے اعلان کیا تھا کہ امیدوار سودیشی کے حامی، خلافت اور ملکی تحریکات کے موید ہوں۔ اور اسلامی عظمت رکھتے ہوں۔ ان اصولوں کی پابندی تو یہ کیگئی کہ بہت سے امیدوار جناب صدر کے سامنے ولائتی لباس پہنے ہوئے بیٹھے تھے عظمت اسلامی کا یہ ثبوت دیا کہ عصر کے وقت صدر صاحب نے اعلان کیا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں آپ صاحب نماز پڑھ لیں تو بہت سے امیدوار آپ کے سامنے بدستور جلوس فرما رہے۔ یہانتک کہ نماز مغرب کو بھی ایسا ہی ہوا یہ تو ہوا اون اصول کا انجام جو خلافت کمیٹی نے معیار رہبری شائع کئے تھے۔

ایک فیصلہ میں جناب صدر سے سخت متصادم ہوا کہ ایک وارڈ میں منتخبہ خلافت کمیٹی میں سے تین امیدوار تھے۔ جہاں دو کی جگہ تھی۔ اسکے متعلق آپنے فرمایا کہ ہم اپنے امیدواروں کا مقابلہ کرانا نہیں چاہتے۔ اس لئے ایک امیدوار کو اوس کی خلاف منشاء دوسرے وارڈ میں ڈالا گیا۔ مگر اوسی وقت ایک وارڈ میں دو امیدواروں کو بلا فیصلہ مقابلہ کے لئے چھوڑدیا۔ اور صاف لفظوں میں کہدیا کہ اپنی کوشش سے جو ہو وہ ہوجائے۔ مجلس خلافت بحیثیت مجلس انمیں سے کسی کو مدد نہ دے۔ حیرانی ہے کہ اگر پہلا اصول صحیح تھا کہ خلافت کمیٹی اپنے پسندیدہ امیدواروں کا مقابلہ پسند نہیں کرتی تو ان دو کو میدان مقابلہ میں کیوں چھوڑا گیا اور اگر ان کو چھوڑا گیا تو پہلے تینوں کو کیوں نہ میدان میں قوت آزمائی کرنے کا موقع دیا۔

تِلۡكَ اِذًا قِسۡمَةٌ ضِيۡزٰى

شہر کی مختلف افواہوں کی وجہ سے ۵ مارچ کو مجلس منتظمہ خلافت میں یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ امرتسر کے حالات بتاکر جناب صدر موصوف سے استمزاج کریں کہ اب کیا کیا جائے یعنی انتخاب کو ہاتھ میں لیکر حسب منشاء ممبر کرانے چاہیئے یا دستکش ہوجانا چاہیئے۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرا (یہ رائے اجتہادی حیثیت سے ہے)

مولوی محمد حسین ہزاروی

امرتسر میں ایک صاحب مولوی محمد حسین صاحب ہیں جو مدرسہ سلفیہ غزنویہ میں مدرس ہیں۔ ایک عرصے سے گوشہ نشین کم گو بلکہ خاموش محض تعلیم طلباء سے تعلق رکھنے والے۔ گذشتہ ماہ میں ان کو گرفتار کرکے پشاور لیجایا گیا سنا ہے کہ دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند اون پر لگائی گئی جسکا مضمون حکومت کو تہ وبالا کرنے کا ہے۔ وہاں اون کے ساتھ یہ برتاؤ کیا گیا کہ دونوں پیروں میں بڑے ڈاکوؤں کی طرح بیڑیاں اور دونوں ہاتھوں میں

ہتھکڑیاں ڈالکر جیل سے کچہری میں لائے جاتے۔ مولوی صاحب کی پاک صورت کا یہ نظارہ دیکھنے والوں کے دل پر ایک خاص صدمہ ہوتا تھا۔ الحمد للہ خبر آئی ہے کہ مولوی صاحب موصوف بوجہ بے ثبوت ہونے جرم کے رہا ہوگئے۔

حکومت سے سوال

حکومت چاہے کچھ کہے ہم حق رکھتے ہیں کہ ایک سوال پوچھیں وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب بوجہ بے ثبوت ہونے جرم کے رہا ہوئے ہیں تو اتنے دنوں تک جو انکو اس بے عزتی سے زنجیروں میں جکڑے ہوئے عدالت میں لائے جاتے رہے یہ کس جرم کی سزا تھی؟ کیا حکومت نے اس سزا کے بدلہ میں ان پر کچھ انعام اکرام کیا؟ کیا حکومت کو ان کی یا ان جیسے اور ملزمان کی گرفتاری پر شروع ہی سے یقین ہوجاتا ہے کہ یہ لوگ مجرم ہیں اس لئے ان سے مجرمانہ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ روزانہ ہمکو مثالیں ملتی ہیں کہ ایسے ملزم جن پر ہر طرح کی سختیاں کی جاتی ہیں بوجہ بے ثبوتی کے چھوٹ جاتے ہیں تو باوجود ان مثالوں کے کیوں حکومت اپنے طریق عمل کو نہیں بدلتی کہ ملزموں پر قبل از ثبوت جرم سختی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔

لطیفہ مکتب میں میاں جی آتے آتے ہی لڑکوں پر خفا ہوکر ایک ٹانگ پر کھڑا کردیا۔ کامل ایک گھنٹہ کھڑا رکھنے کے بعد وجہ خفگی یہ بتائی کہ تم (لڑکوں) نے سبق یاد نہیں کیا۔ ممکن ہے اون میں سے بعض ایسے بھی ہوں جنھوں نے یاد نہ کیا ہو لیکن سارے ایسے نہ تھے۔ حکم ہوتے ہی چند لڑکوں نے سبق سنادیا۔ میاں جی نے فوراً اُن کو چھوڑدیا۔ اب وہ میاں جی سے سوال کرتے ہیں کہ:۔

میاں جی! ہم نے کیا کیا تھا جو آپ نے ہمیں اتنی سزا دی۔ اگر بعض سبق یاد نہ ہونے پر سزا تھی تو پہلے معلوم تو کرلیتے۔

یہی سوال آج حکومت سے ہے کہ قبل از دریافت محقق کسی خود غرض دروغ گو کی غلط گوئی پر ایسے ایسے فرشتہ صورت نیک سیرت لوگ گرفتار ہوکر مبتلائے مصائب کئے جاتے ہیں۔ تو حکومت کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ کہ قبل از ثبوت جرم کیوں ایسا کیا جاتا ہے؟

پس آئندہ کو حکومت یا تو ایسے ملزموں پر سختی کرنے سے پولیس کو منع کرکے ایسی سختی کو روک دے یا ایسے پاک اور بے گناہوں کی تلافی کرنے کا اعلان کرے۔ ص

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا ہم ہما گویم

شہزادہ ویلز نے ہندوستان میں آکر کیا دیکھا

شہزادہ ویلز مختلف موقعوں پر اپنی تقریروں کے دوران میں کہہ چکے ہیں کہ میں ہندوستان میں اسلئے آیا ہوں کہ لوگوں کو اون کی اصلی صورت میں دیکھوں میں انہیں سمجھوں اور وہ مجھے سمجھیں۔ اس پر بمبئی کرانیکل کا ایک نامہ نگار اپنی کھلی چٹھی کے دوران میں لکھتا ہے کہ شہزادہ ویلز نے ہندوستان میں آکر حسب ذیل نظارے دیکھے ہیں۔ اول بڑودہ میں شاہی محل اور جواہرات دیکھے (۲) جودھپور میں دھوم دھام شان و شوکت اور نمائش دیکھی (۳) بیکانیر میں اونٹوں کی قطاریں رنڈیوں اور لونڈوں کے ناچ دیکھے (۴) الہ آباد میں گورنمنٹ ہوس اور اس کے مہمان دیکھے (۵) بنارس میں ہندو یونیورسٹی اور مہاراجہ کا محل دیکھا (۶) لکھنؤ میں دربار اور یونیورسٹی دیکھی (۷) بھرت پور میں شاہی محل اور جلوس دیکھا (۸) پٹنہ میں کھیل کود اور مختلف چیزیں دیکھیں (۹) نیپال میں ایک دو چیتے مارے (۱۰) کلکتہ میں انگریزوں نے آپکا استقبال کیا اور دعوتیں کیں (۱۱) رنگون میں کشتیوں پر سیر کی۔ دوڑ میں شرکت کی اور ناچ دیکھے (۱۲) مدراس میں یورپین بستیاں دیکھیں (۱۳) میسور میں کھیل تماشا دیکھا شکار کھیلے اور شاہی دعوتیں کھائیں (۱۴) حیدرآباد میں پریڈ دیکھی فوج کا معائنہ کیا اور شاہی دعوتوں میں شرکت کی (۱۵) بھوپال، اندور اور گوالیار میں بیگم صاحبہ اور مہاراجوں کی طرف سے مخلصانہ استقبال ہوا۔ اور حسب معمول فائز ہوئے اور جلوس نکلے لیکن ہندوستان آجکل کے ہندوستان اور ترقی یافتہ ہندوستان میں آپ نے کیا دیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ میں اس غرض سے اور صرف اسی غرض سے یہاں آیا ہوں کہ لوگوں کے حالات دیکھوں ان کی حالتوں کو سنوں اور سمجھوں اور بہتر اندازہ کرسکوں۔ کیوں حضور! کیا آپ کے مقاصد پورے ہوگئے؟ (وکیل)

بقیہ متفرقات از صفحہ ۱۳

طلب امور دریافت

(۱) جسطرح اصطلاح ائمہ اربعہ سے حضرت امام ابو حنیفہ کوفی امام مالک امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہم اللہ مراد ہیں فقہائے سبعہ سے کون کون حضرات مراد لئے جاتے ہیں؟ (۲) اتحاف النبلاء مؤلفہ سید علامہ ابو طیب نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کہاں اور کس قیمت سے ملیگی؟ (۳) رباعیات عمر خیام کا کسی نے اردو میں ترجمہ کرا کر مع متن صاف اور صحیح و خوشخط سفید کاغذ پر چھاپا ہے یا نہیں؟ اگر ترجمہ نہیں ہوا تو اصل رباعیوں کا مجموعہ بشرط مندرجہ بالا کہاں سے اور کتنے کو ملیگا؟ (۴) کسی زمانے میں میر انیس کی رباعیوں کا مجموعہ مخزن پریس دہلی میں چھپا تھا جسکا ذکر رباعیات اکبر کے دیباچہ میں ہے یہ مجموعہ کہاں سے اور کس قیمت سے ملیگا (۵) میر انیس کی رباعیوں کا مذکورہ بالا مجموعہ نہیں دوسرا ہی سہی اور مرزا دبیر کی رباعیوں کا مجموعہ خوشخط صاف اور صحیح کس جگہ اور کتنی قیمت سے ملینگے (نوٹ) میر انیس اور مرزا دبیر کی رباعیوں کا ایک مختصر سا مجموعہ آگرہ مطبع عزیزی میں چھپا ہے اسکی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ (۶) جناب مولوی عبد الجبار صاحب بنگالی ڈپٹی کلکٹر مرحوم جو کسی زمانے میں بھوپال میں وزیر اعظم بھی تھے۔ ان کے صاحبزادے بنگالہ کے کسی مقام میں ڈپٹی مجسٹریٹ ہیں اگر کسی صاحب کو انکا نام اور پتہ معلوم ہو تو مطلع فرمائیں مجھے ان سے اشد ضرورت ہے۔

(نیازمند:- ابو محمد عبد اللہ خریدار اخبار اہلحدیث ساکن جروہر حاجی پور ضلع مظفر پور (بہار)

اجتہاد و تقلید۔ تقلید پر محققانہ بحث [illegible]

متفرقات

نصب العین محکمۂ سرداری سے جو نصب العین جاری ہوا تھا اوسکی بابت مشورہ کرنے اور آئندہ طریق کار نکالنے کے لئے ایک مجلس کرنیکا خیال ہے۔ ہر علاقہ کے احباب وہاں کے ذی اثر اصحاب کی فہرست بھیجدیں تاکہ اون کو تکلیف دی جائے ضرور تاکید مزید ۰

سرداری پر مبارک ازجناب صاحبزادہ عبدالکبیر صاحب لنگی از رام پور۔

تقرر بہ سرداری اہلحدیث ۰ چو بشنید این عاصی عبدالکبیر
ثناء اللہ آن مولوی فاضلے ۰ بحفظ حدیث بشیر و نذیر
پئی سال و تاریخ امداد خواست ۰ بدرگاہ عالی رب قدیر
ز روئی قیافہ سروقعیت ۰ شدالقا ز فضل علیم خبیر
کتاریخ این فرح باتدخذ ۰ امین فہیم مہذب امیر
۱۳۴۰ھ

تراجم اہلحدیث آجکل پرچہ اہلحدیث میں سوانح علماء اہلحدیث کا سلسلہ بالکل بند ہے۔ برائے مہربانی دوبارہ ترغیب دیں کہ بڑے بڑے علماء دین یعنے مولانا قادر بادشاہ صاحب و مولانا حافظ عبد العظیم صاحب وغیرہ کی سوانحات ضرور لکھی جائیں۔ کیونکہ ان علماء سے بڑے بڑے مباحثے فتح ہوئے ہیں۔ مولانا قادر بادشاہ صاحب کی سوانح ضرور صاحبزادہ حسین میا نصاحب مدراسی لکھیں اور مولانا حافظ عبد العظیم صاحب کی سوانحمری ان کے شاگرد رشید مولوی حافظ عبداللہ صاحب مدنی و حافظ ابراہیم صاحب و قاضی عبدالرحیم صاحب کے نام سے رغبت دلاویں۔ یوں تو دکن میں سیکڑوں علماء اہلحدیث ہوئے ہیں خدا کرے سب کے سوانح لکھے جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔
(راقم عبدالقادر تاجر چرم کرنول مقام نندیال)

خریداران اہلحدیث بوقت خط کتابت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ۰ (مینجر)

تقریظ سیرۃ النبی (منظوم) بچوں کے لئے آنحضرت کی سیرۃ کا ایک ورق اردو نظم میں لکھا گیا ہے۔ قیمت مع محصول ۱ر ایک روپے کے ۵۰ پتہ:۔ عطاء الرحمٰن معرفت بابو محمد حسین کلارک میڈیکل سٹورز پی چھاؤنی لاہور)

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ للعہ ۱ر ۹ پائی منشی تاج الدین صاحب ازنگیدریا) للعہ از عبدالسلام جیوانہ ضلع جھنگ سائل ۶؎ حافظ عبداللہ لالپوری ریاست رامپور سائل ۶؎ جملہ ۵ ۱ر ۹ پائی۔ قیمت دونوں اخباروں کی بعد بقایا سابقہ بذمہ فنڈ ۱۴ر کل عہ باقی ۱۱؎ نمبر سائلین (۳۰۶)

نماز کمیٹیوں کی اطلاعیں آرہی ہیں الحمدللہ تحریک جاری ہے رپورٹوں کا خلاصہ آئندہ درج ہوگا۔ احباب کرام مزید توجہ رکھیں۔

احباب کرام

اخبار کی اشاعت پر توجہ فرماتے رہیں
بہت ضروری کام ہے ۰ (مینجر)

انجمنہائے اہلحدیث کی بابت بھی کہیں کہیں سے خوشخبریاں آئی ہیں انکا اندراج بھی آئندہ ہوگا۔

اہل پنجاب خاصکر متوجہ ہوں کیونکہ منصب سرداری پنجاب ہی میں قائم کیا گیا ہے اور سرداری کے کام چلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مقام میں انجمنہائے اہلحدیث قائم ہوں۔

مسجد اہلحدیث لاہور کی تعمیر شروع ہونیوالی ہے۔ میاں شمس الدین مہر بخش صاحبان سوداگر چرم امرتسر نے دو ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ از حافظ وزیر محمد صاحب امرتسری عار سابقہ رقم مندرجہ اہلحدیث آٹھ سو اکسٹھ روپے۔ کل دو ہزار آٹھ سو ترسٹھ۔ اصحاب ثروت توجہ کریں۔ ابھی تخمیناً چھ ہزار روپیہ اور چاہئے۔

بعض احباب نماز کمیٹی کے قواعد ضوابط مانگتے ہیں ان کو واضح ہو کہ قواعد کوئی مشکل نہیں وہ تو جو چاہو بنا لو طریق کار یہ ہے کہ بعد نماز عشا یا جو وقت مناسب ہو اس میں ایک جماعت دورہ کرکے بے نمازوں کو ترغیب دیا کریں۔

تلاش دوست مولوی امام الدین مؤلف رسالہ مقیم کانپور عرصہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو مطلع فرماویں (نور الحسن دستاربند بڑا بازار دربھنگہ)

تلاش ملازمت بندہ پرائمری مدرسہ کا مدرس اول ہے۔ جونیر کلاس یعنے نارمل پاس ہے لیکن اب میں کسی شہر یا قصبہ میں کسی دیسی سکول کی ملازمت کرنا چاہتا ہوں۔ فارسی۔ اردو۔ ریاضی۔ کی تعلیم دینے کا ماہر ہوں عربی بھی مولوی کی جماعت یعنے شرح ملا تک پڑھا ہوا ہوں۔ اگر کوئی صاحب میری ملازمت کی درخواست کو منظور فرماویں تو بذریعہ خط وکتابت تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کرلیں تو بندہ حاضر ہوجائیگا۔ میرا پتہ یہ ہے (سید رسول شاہ جیلانی مدرس مدرسہ کوچہ ڈاکخانہ کنگرالی ضلع گجرات پنجاب)

مصاحب حج میں سفر حج کو جانیوالا ہوں کوئی صاحب مصاحبت کرنا چاہیں تو اطلاع دیں۔ (عبدالرحیم موضع مشگورے ڈاکخانہ ہجرت پور ضلع پٹنہ)

قادیانی مرزائی جنہوں نے چیلنج دیا تھا کہ ہمارے سامنے ثابت کردو کہ کتاب صحیح مراد ہے ہم تین سو روپیہ دینگے اس چیلنج کو منظور کیا گیا۔ باوجود تقاضا کے انہوں نے ابھی تک روپیہ رکھکر رسید نہیں بھیجی ۰

(باقی مضمون صفحہ ۱۱ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

انتخاب الاخبار

مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس ۲۰ فروری کو ۱۰ بجے صبح مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ سیٹھ چھوٹانی صاحب صدر جلسہ تھے۔ پہلے پچھلے جلسہ کی کارروائی سنائی گئی۔ اس کے بعد اعلان کیا گیا کہ اس وقت انگورہ فنڈ میں ۱۵ لاکھ روپیہ جمع ہوا ہے۔ مولوی عبد القادر صاحب صدر خلافت کمیٹی پنجاب کے ایک رزولیوشن پر پُر زور مباحثہ ہوا۔ اور حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن سنٹرل خلافت کمیٹی کا یہ اجلاس گذشتہ دو سال کے تجربے کے نتائج کو صحیح تسلیم کر کے یہ اعلان کرتا ہے کہ ترک موالات کے اصول عدم تشدد کی پوری پابندی کے ساتھ جو ملک اور مسلمانوں کے سامنے اپنے تمام مدارج و منازل کے ساتھ وقتاً فوقتاً پیش کیا جا چکا ہے مطالبات خلافت کے حصول کا ہندوستان کے لئے ایک ہی صحیح ذریعہ ہے۔ اسلئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ اس پروگرام ترک موالات بقید عدم تشدد کو پوری پابندی اور نظام کے ساتھ بدستور جاری و قائم رکھا جائے۔

سرحدی کیفیت گذشتہ دس دن کے اندر پکٹوں پر کمین گاہ سے حملہ کے متعدد واقعات ظہور میں آئے اور ہماری سڑک کی محافظ فوج پر بھی متعدد حملے غنیم کی مختصر جماعت کی طرف سے کئے گئے۔

۱۴ تاریخ کو عبد الرحمان خیل مسعود کی ایک پارٹی نے جنڈولہ کیمپ پر فیر کیا اور دوسری جماعت نے ہماری محافظ فوج پر کمین گاہ سے حملہ کیا۔ دو آدمی اور ایک خچر کیمپ میں زخمی ہوئے اور سڑک کے محافظ دستہ میں سے چار سپاہی مقتول اور تین مجروح ہوئے۔ باقی ماندہ دستہ نے غنیم پر فیر کیا اور وہ بھاگ گئے۔ غنیم کے نقصان کی تعداد تین ہے۔ ۱۵ فروری کو غنیم کی جماعت کمین کا کومنس تنگی کو جو گھرگی اور جنڈولہ کے درمیان ہے ہماری فوج نے نکال دیا۔ غنیم نے سڑک کی محافظ فوج پر ٹوٹ پڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کو پسپا کر دیا گیا۔ غنیم کا ایک شخص مقتول ہوا۔ اور ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ہمارے ایک پکٹ پر جنڈولہ سے ۳ میل شمال میں کمین گاہ سے ۱۶ اور ۱۷ فروری کی شام کو برابر حملے کیے گئے۔ لیکن ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اسی رات کو ۲۰ مسعود جنڈولہ سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک ٹھیکیدار کے کیمپ میں گھس گئے اور تین ہندوستانی قیدیوں۔ چار سو روپیہ نقد اور بعض خیموں اور کپڑوں کو لیکر چلدیئے۔ ۱۷ تاریخ کو لاداہ کے قریب ۳۰ مسعودیو نے ہماری ایک فوج پر حملہ کیا جسکی وجہ سے ہمارے چار آدمیوں کو خفیف سی چوٹ آئی۔ فوج کا ایک دستہ جو اُن کی مدد کے لیے بھیجا گیا اُسکی وجہ سے غنیم کے نقصان کی تعداد تین تک پہنچ گئی۔

وفد فلسطین کے مطالبات فلسطین کے نظام حکومت کی متعلق اعتراض پیش کرتے ہوئے وفد فلسطین نے بیان کیا کہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن تسلیم کیا جانا خود لیگ اقوام کے فیصلہ کے منافی ہے۔ اس میں صاف صاف بتا دیا گیا تھا کہ حکمبرداری کے احکام کے ماتحت فلسطین کی آزادی تسلیم کر لی جانی چاہئیے۔ وفد مذکور نے مطالبہ کیا ہے کہ فلسطین کے معاملات پر اہل فلسطین کو پورا پورا قابو دیا جانا چاہئیے۔

شہزادہ ویلز لاہور میں پرنس آف ویلز کے اعزاز میں مختلف کھیل ہوئے۔ ہز رائل ہائینس تین موقعوں پر گھوڑ دوڑ میں شریک ہوئے اور انبوہ عظیم نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے خاتمہ پر شہزادہ نے پیالے پیش کئے اور جب اُنہوں نے اپنا پیالہ لیا تو تماشائیوں نے بڑے زور سے چیرز دیا۔ نواب بہاولپور نے مہمانوں کو دعوت دی اس لحاظ سے کہ ۲۸ فروری کی تاریخ ہز رائل ہائینس شہزادی میری کی شادی کا دن ہے۔ چوتھی دوڑ کا نام شہزادی میری کپ رکھا گیا جو میجر ڈی ویرن کو ملا۔

شہر لاہور میں ہڑتال تھی۔ باہر سے بہت سے آدمی آئے اور لائے گئے تھے۔

دارجلنگ کے گورکھا لیڈر کی گرفتاری مسٹر اگم گیری گورکھا لیڈر معہ اپنے بھتیجے رام چندر گیری کے ۷ بجے صبح کو جب ریل گاڑی سے کلکتہ آ رہے تھے گرفتار کیے گئے۔ اُنہوں نے اپنی بیوی اور بچوں کو اطمینان دلایا اور کہا کہ وہ دعا کریں کہ جنگ آزادی بخیر و خوبی خاتمہ پر پہنچے

تیل کے گودام میں آگ یکم مارچ کو کلکتہ میں ایک تیل کے گودام میں جو میدا پٹی بازار میں واقعہ تھا آگ لگ گئی جس سے بہت نقصان ہوا۔

کلکتہ میں قیدیوں کو چھڑانے کی کوشش گورنمنٹ آف بنگال کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

ضلع ٹپرا میں چندو گک رلم سپاہی نے صدر مقام کے چھ سپاہیوں کی معیت میں ۲۴ فروری کو تین والنٹر گرفتار کیے۔ قیدیوں کو چھڑانے کی کوشش کی گئی۔ اور پولیس پر حملہ کیا گیا۔ سپاہیوں کو فائر کرنا پڑا۔ اور اس نے چھری کا استعمال کیا۔ اور جہانتک ابتک معلوم ہوا ہے کوئی ایسا سخت نقصان جان نہیں ہوا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسلح پولیس لے کر موقعہ پر گیا ہے۔

یوروپین لیڈی پر ایک چور کا حملہ اتوار کی رات کو ایک چور نے ایک یوروپین لیڈی پر حملہ کیا جبکہ اس نے منتر سٹریٹ میں ایک دوکان کے اوپر کے حصے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیڈی کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

دیسی شراب کی کھپت حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ دیسی شراب کی کھپت کے محدود کرنیوالے طریقوں کو ہمارے احاطہ بمبئی میں جاری رکھنے کے لیے یکم اپریل سے عملدرآمد کیا جائیگا۔

لودھیانہ جیل میں گولی چل گئی ۲۶ فروری کو لودھیانہ جیل میں قیدیوں نے جیلر اور داروغوں پر حملہ کیا جس پر گولی چلائی گئی۔ اسوقت ۶ آدمی ہسپتال میں پڑے ہیں - غالباً موت تک نوبت نہیں آئی -

اہل الذکر ماہوار - توحید و سنت کا حامی، شرک و بدعت کا دشمن، قرآنی دلائل کا خزانہ، مدارس دینی اور عشاق احمدیت کا خیرخواہ، بچے کتے ہوئے مضامین اور نظموں کا مجموعہ، سالانہ چندہ ۱۲/ (مینیجر اہل الذکر فیض آباد)

حمائل شریف عکسی بلا ترجمہ

یہ حمائل لندن کے مطبع عکسی کی چھپی ہوئی ہے ہر صفحہ بیل سے مزین کاغذ سفید، دبیز اور عمدہ ۔ غلطیوں سے مبرا۔ جلد کپڑے کی۔ تلاوت کیلئے نہایت موزوں حجم ۶۰۰ صفحات سے زائد ۔ طول ۷ انچ عرض ۴ انچ ۔ ہدیہ صرف عہ دو روپے ۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی شروع میں دیباچہ فضائل تلاوت قرآن مجید ۔ آداب تلاوت قرآن مجید ۔ اور ۲۵ انبیاء کے حالات جنکا ذکر قرآن مجید میں صراحتاً موجود ہے ۔ رموز اوقاف قرآن مجید ہر صفحہ پر لکھے گئے ہیں حواشی پر آیتوں کا شان نزول نیز اسم فضیلت ۔ کاغذ سفید حاشیہ حجم ۱۰۰۰ صفحہ جلد مضبوط چمڑی طول ۷ انچ عرض ۵ انچ ہدیہ پانچ روپے (صرف)

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کاغذ سفید حاشیہ شروع میں *

خالد برادرس - امرتسر (پنجاب)

* فہرست مطالب القرآن المجید ۔ تعبیر القرآن مع فہرست سور القرآن رموز اوقاف قرآن مجید حواشی پر شان نزول ۔ فوائد القرآن اور خواص القرآن حجم ۲۸۸ صفحات جلد چمڑی طول ۵ انچ عرض ۳ انچ ہدیہ ۱۲ آنے ملنے کا پتہ خالد برادرس امرتسر ۔

سلسلہ خلافت کے تحت میں

خلافت صدیقی ۵ خلافت فاروقی ۵ خلافت عثمانی ۵ خلافت حیدری ۵ چاروں کی یکجا قیمت عہ ر قابل دید ہیں مسلمان لڑکے لڑکیوں کیلئے انکا مطالعہ ازحد ضروری ہے ۔ **ام القریٰ** ہندوستان کا موسوم خواجہ عباد اللہ صاحب بی اے نائب تحصیلدار کے قلم سے مکہ معظمہ کے تاریخی اور تحقیقی فضائل ۸ **غازی انور پاشا** غازی موصوف کی زندگی کی چار حالتوں کے فوٹو اور انکی مفصل سوانحعمری عہ **غازی مصطفےٰ کمال پاشا** یعنے خالد وقت سپہ سالار اسلام غازی ممدوح کے شجاعانہ کارنامے مع سوانحعمری عہ **انیس الوارثین** مسئلہ تقسیم وراثت کا بیان مع ایک نقشہ کے آسان طریقہ سے مصنفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی جس کو لاہور کے نامور وکلا اور دیگر مشہور صاحبان نے سراہا ہے ۔ پتہ :

منشی مولا بخش کشتہ سکریٹری انجمن تاجران کتب
ومنیجر اتحاد ۔ امرتسر (پنجاب)

تیل بہدف فقیری ادویات

معزز خریداران ! میں دوسروں کیطرح فضول تعریف نہیں کرنا چاہتا یہ روغن جملہ امراض کیلئے مفید ہے جیسے گٹھیا ، ترس لوجھ بن ، لنگڑا پن ۔ جوڑ جوڑ کے درد کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ مجرب ثابت ہوا ہے ۔ آزمائش شرط ہے ۔ صحت نہ ہو تو قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو اقرارنامہ لکھوالیں ۔

قیمت چھوٹی شیشی تین روپیہ ۔ بڑی شیشی پانچ روپیہ ۔

روغن اکسیر کھرے کے واسطے بہت مفید ہے سات یوم میں جڑ سے دور ہو جاتا ہے قیمت چھوٹی شیشی تین روپیہ ۔ بڑی شیشی پانچ روپیہ ۔ سات یوم میں دمہ بغیر کسی تکلیف کے دور ہو جاتا ہے چھوٹا ڈبہ تین روپیہ ۔ بڑا ڈبہ پانچ روپیہ ۔ پتہ :

سید محمد محبوب الحسن محلہ شاہ سوپن ناکہ ڈاک در بھنگہ

آزمائش کیجئے رعایتی قیمت کر دی گئی ہے ضرور آزمایئے

اکسیر سلیمانی ۔ امراض معدہ اور جگر کیلئے تریاق کی خاصیت رکھتا ہے اسکے استعمال سے پیٹ کا درد دائمی قبض ۔ قراقر کھٹے ڈکار سوء ہضم وغیرہ کی شکایات فوراً رفع ہو جاتی ہیں غذا جلد ہضم ہوتی ہے بھوک خوب لگتی ہے ۔ کوئی گھر ایسی عجیب و غریب چیز سے خالی نہ رہنا چاہئے قیمت فی پیکٹ (۵ تولہ) عہ رعایتی ۱۲ ا **اکسیر جریان** یہ سفوف اپنے فوائد میں بے مثل ہے جریان کی ہر شکایت کو جڑ سے اکھیڑ کر قوت بڑھاتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی بھی ہے ۔ چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے اندرونی و بیرونی گھبراہٹ کو دور کرتا ہے فی شیشی عہ رعایتی عہ ر **اکسیر چشم** نہایت کوشش سے یہ سرمہ بنایا گیا ہے اگر آپ اسکا استعمال رکھیں تو امراض چشم و ضعف بصارت کے کبھی شاکی نہ ہوں اسکے استعمال سے بینائی میں روز بروز ترقی ہوگی ۔ فی تولہ عار رعایتی عہ

پتہ : ایس آر دین احمد کمپنی گلی قاسم جان دہلی

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت و چمکدار لکھا ہے موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں ۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور اپنے ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے " یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما اور چمکدار ہیں دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ پائیداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں ۔ ہار اور کنٹھے بنانے کیلئے انکے درمیان میں سوراخ ہیں " اسی طرح چالیس اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں انکی تعریف لکھی ہے ۔ موجودہ قیمت کم کر دی ہے قیمت فی درجن تین روپے نصر من اللہ و فتح قریب لکھا ہوا چاول ۵ ر کے تحت آتے ہیں ۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے فوٹو والی انگوٹھی ۹ ر کے تحت آتی ہے اور پیتل کا خوشنما چمکدار منقش نگ اور مضبوط مسروقہ عمدہ نگینے پر رواں ہوگا ۔ اگر کوئی چیز تحریر کے خلاف ہو تو قیمت واپس مع محصول منگا لیں ۔ پتہ :

منیجر کارخانہ سودیشی موتی پانی پت محلہ انصار

اشتہار عطر

جو صاحب عطر استعمال کرتے ہیں انکو چاہئے کہ ایک دفعہ ہم سے بھی تھوڑا سا عطر منگا کر تجربہ کریں انشاء اللہ دیگر کارخانوں سے بارعایت اور اچھا عطر روانہ ہوگا ۔ جو صاحب ہمارے عطر میں ایک ذرہ بھی غلطی پاویں وہ بغیر شہادت کے واپس کر دیں پھر ان کی مرضی کے مطابق یا تو مال بدل دیا جائیگا یا قیمت واپس کر دی جاویگی ۔ پتہ

محمد صدیق مبارک احمد سعید بازار میانوالی

مفت ! مفت ! مفت !

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے بالکل مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے تاکید ہے ۔ ہمارا قدیمی پتہ :

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی معالج و ماہر امراض اندام نہانی بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

دواء البرص

برص (سپید داغ) کے قطعی او ناممکن العود ازالہ کیلئے دنیا میں ایک ہی دوا ہے اپنے مقصد میں جیسی عظیم الشان کامیابی اس دواء البرص نے حاصل کی ہے غالباً آپ ازمنہ ماضی و حال میں اسکی نظیر تلاش کرنے سے عاجز ہونگے برص (سپید داغ) کا مریض اگر دنیا تک علاج کرانے کے بعد اپنی صحت سے مایوس ہو چکا ہو لیکن اس نے دواء البرص کا اب تک استعمال نہیں کیا تو میں ان واقعات میں اسکی بدنصیبی کی دلیل پاتا ہوں۔ آپ اسکا یقین کرنے میں تامل نہ کیجئے کہ دواء البرص کا باقاعدہ استعمال کرنے سے اس مرض کا بالکل استیصال ہو جاتا ہے اور چالیس روز میں نئے مرض سے اور تین چلوں میں پرانے مرض سے بالکل نجات حاصل ہو جاتی ہے اور لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں چنداں پرہیز نہیں اور مقدار دوا کی قلیل تنقیہ و تبرید رخصت، دوا کیا ہے خدا کی قدرت ہی قدرت ہے صبح کو اٹھو ایک عدد دو پیسہ بھر پی لی اور دو بھری لگالی۔ چالیس روز میں آدھ سیر پینے کی دوا صرف ہو جاتی ہے اور لگانے کی دوا داغوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ایک چھٹانک سے پاؤ بھر تک صرف ہوتی ہے۔ آدھ سیر پینے کی دوا کی قیمت پانچ روپیہ ہے اور ایک چھٹانک لگانے کی دوا کی قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ آدھ پاؤ کی عا اور پاؤ بھر کی عشر اگر مریض لگانے کی دوا کا اندازہ خود نہ کر سکے تو فرمائش کے خط میں داغوں کی مقدار لکھدے اسی کے مطابق لگانے کی دوا بھیجی جائیگی محصولڈاک ذمہ خریدار پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ روانہ ہوگا۔

حبوب مقوی

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کا ضعف دور کرکے انسان کو خوش کر دیتی ہیں قوت خاص کے حق میں اکسیر کا کام دیتی ہیں اپنے افعال و اعمال میں بے نظیر ہیں۔ اگر فوائد کے لحاظ سے فی گولی عہ بھی قیمت رکھی جائے تو کم ہے لیکن بغرض نفاء عام تیس گولیوں کی قیمت صرف عہ رکھدی ہے جو ۱۵ روز کی استعمال کیلئے کافی ہیں محصولڈاک ذمہ خریدار پرچہ ترکیب ہمراہ دوا روانہ ہوگا

طلاء نایاب مشکی

افعال ذمیمہ یا اور کسی وجہ سے لوگ اپنی قوت کو ضائع کر چکے ہیں ان کے لئے اکسیر ہے۔ رگوں پٹھوں کی خرابی کو دور کرکے از سر نو طاقت بخشتا ہے کجی لاغری کو دفع کرتا ہے۔ انشاء اللہ اس طلاء کا استعمال آپکو تمام دوسرے طلاؤں سے بے نیاز کر دیگا عجیب چیز ہے زیادہ تعریف فضول ہے حبوب مقوی کیساتھ اسکا استعمال سونے پر سہاگہ ہے آپ منگا کر دیکھئے تو سہی قیمت صرف تین روپے محصولڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا۔

ملنے کا پتہ۔ **منیجر کارخانہ دواء البرص غازیپور** (یو۔پی)

رحمۃ للعالمین (جلد دوم)

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی تھی جس پر مؤرخین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی جلد اول تمام ہندوستان کی مشہور مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کردیگئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے۔ علم الانساب میں غایت درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر میں خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں۔ قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کہ گوش شنید ہی جس سے آجتک بے بہرہ رہا۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کے اعلےٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے محکم دلائل تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبوی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہانتک کہ اہلبیت سے تعلق ہے۔ سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت للعہ محصول ۸ ر ملنے کے پتے:۔

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب عطروالا دروازہ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر منیجر دفتر رحمۃ للعالمین (۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر انجمن الحنفی (۳) بمبئی محلہ کھڑک یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ (۴) دہلی راجہ چھتا فلور ملز حافظ غلام قاسم صاحب (۵) منصور فیروز صوفی حبیب اللہ صاحب۔

پانی پت کے اونی کمبل

پاک صاف اور ملائم اون کی مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائیدار نہایت نرم تیار ہوتے ہیں اسی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما جا رہا ہے لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو جلدی طلب فرمائیں قیمت بمقابلہ صفات کے بہت کم یعنی ۱۲؍ سے ۵۰ روپیہ۔

نیز ہمارے ہاں پینگ کے خوبصورت بذریعہ کانی خود بخود کھلنے والے نہایت آرام دہ سوٹ نہایت عمدہ مضبوط تیار ہوتے ہیں قیمت عا سے فی عا خوشنما جھالردار اور کناوے دار نہایت عمدہ اور کاریگری کا اعلیٰ نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت عہ و ۱۲ سے فی عہ محصول بذمہ خریدار۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ پتہ:۔

شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل شہر پانی پت (کرنال)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے یا بذریعہ وی پی
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) بیرنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔
(۵) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۲۰

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عـــو
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ " ـــے
عام خریداران سے سالانہ " شہ
" خریداران سے ششماہی " عـــار
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ۔

اجرت اشتہار

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مطبوعہ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب	صفحہ ۱
بہتان از اہل قرآن	۲
بیت المال اہلحدیث	۳
شیعہ سنی	۳
تاریخ اہلحدیث اور معذرت	۴
اونٹ اور گائے کی قربانی	۵
تضمین بر شعر منہیات ابن حجر عسقلانی	۶
کھلی چٹھی بنام مولوی عبدالرحیم صاحب کرٹی والا	۶
قادیانی مشن (دچناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند)	۷
مسئلہ جمع وترتیب قرآن	۷
حساب ماہوار اہلحدیث کانفرنس	۹
فتاوے	۱۰
علمی مطلع	۱۱
متفرقات	۱۲
انتخاب الاخبار	۱۳

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

بعض احباب نے ان سوالات کی نوعیت دیکھکر ہم کو لکھا ہے کہ یہ سرخی بجائے سوالات مشکلہ کے سوالات مہملہ لکھی جائے حقیقت الحال کے لحاظ سے تو ہم ان اصحاب سے متفق ہیں مگر اس خیال سے کہ ایسا لکھنے سے سائل صاحب اپنی ہتک جانکر ہم پر خفا ہونگے۔ نیز جوابات کی کچھ ضرورت بھی نہ رہیگی تو پھر لکھیں کیوں؟ اسلئے سائل کے حسب منشا مہملہ نہیں بلکہ مشکلہ ہی لکھے جاتے ہیں۔

بعض احباب نے لکھا ہے کہ ان سوالات کا جواب دیا ہی نہ جائے کیونکہ جواب دینے میں ان بیہودہ سوال کرنے والوں کی عزت افزائی ہے اسلئے جواب نہ دئیے جائیں میں کہتا ہوں کہ قرآن وحدیث میں بھی [illegible] کر ندیا بالخصوص لوگوں کے سوالوں کے جواب بھی دئیے گئے ہیں۔ ایسے موقع پر یہ امر ملحوظ ہونا چاہئیے کہ اگر جواب نہ دیا گیا تو بہت سے ناواقف لوگ موجودہ زمانہ میں اور آئندہ نسلوں کے ضعف پر محمول کرینگے۔ یہی رائے جناب سیف بنارسی کی ہے اس لئے جوابات کی ضرورت ہے۔ علاوہ اسکے اس قسم کے سوالات وہاں کئے جاتے ہیں جہاں جواب میں کوئی رسالہ لکھنا ہو۔ جہاں روزانہ کام یہی ہے۔ اسکا جواب نہ دیا جائیگا تو اور کسی کا دیا جائیگا۔ ایسے جوابات کے لئے کچھ الگ خرچ ہے نہ کوئی خاص محنت پھر کیا وجہ ہے کہ جواب نہ دئیے جائیں۔

گذشتہ پرچوں میں سوالات مذکورہ ۲۰ تک پہونچ چکے ہیں۔ آج ۲۱ سے شروع ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۱ کسی زمانہ میں ایک کتاب حدیث کی تصنیف ہوئی۔ اسے اس وقت کے علماء نے اصح الکتب قرار دیا پھر دوسری کتاب تصنیف ہوئی۔ اسوقت ایسے

برقی مطبع ... بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر طبع ہوا اور مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر سے شائع کیا۔

حیات طیبہ یعنی حضرت مولنا اسمٰعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ کی مفصل و مکمل سوانحعمری مع جنگی کارناموں کے۔ قابل دید و شنید۔ ہر مخالف و موافق کے پڑھنے کے لائق۔ قیمت [illegible]

اصح الکتب قرار دیا گیا پھر اور ایک کتاب تصنیف ہوئی اُسے اصح الکتب قرار دیا گیا تو یہ ساری کتابیں مساوی درجہ میں اصح ہونگی یا کسی کا رتبہ صحیت کم و زیادہ ہوگا؟ اگر کسی کا رتبہ کم اور کسی کا زیادہ ہو تو کس قاعدہ شرعیہ سے؟

(الف) کتابوں کو صحیح قرار دینا اور دوسری کتابوں کو غیر صحیح قرار دینا کس کے حکم سے ہے آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حکم سے؟

(ب) اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے کوئی حکم مروی نہ ہو تو علماء وقت کا کسی کتاب کو صحیح قرار دینا کیوں غلط نہ ہو؟ اور ایسا حکم اتبعوا ما انزل الیک من ربک ولا تتبعوا من دونہ اولیاء کے خلاف نہ ہوگا؟ اگر نہ ہوگا تو تقلید کے؎ پر یہ آیت کیوں پیش کیجاتی ہے؟" (الفقیہ ۵ جنوری صـ)

ج نمبر ۲۱ ایسا کبھی نہیں ہوا محض تمہاری فرضی مثال ہے موطا امام مالک کی تعریف میں بہت کچھ کہا گیا۔ مگر اصح الکتب کا لفظ نہیں بولا گیا، اور اگر یہ تمہاری مفروضہ مثال واقع میں ہو بھی تو جواب یہ ہے کہ سب سے مقدم صحیح الکتب ہوگی۔ کیونکہ جس وقت علماء نے پہلی کو اصح کہا تھا اوس وقت وہ اکیلی تھی اوسکی پہچان کماحقہ نہیں ہوسکتی تھی اوس حیثیت پچھلی کو کہا گیا اوس وقت اوس سے پہلے کی بھی سامنے تھیں پھر جب اوسکو ترجیح ہوئی تو بحکم تعرف الاشیاء باضدادہا ٹھیک اور بجا ہوئی۔

(جواب الف) ایک ہی سوال کو بار بار لکھنے سے لازمی نمبر شماری ہے تو بہت اچھی غرض ہے اور اگر غرض کچھ اور ہے تو معلوم ہونا چاہیئے۔ بندۂ خدا! جس وصف سے صحت حاصل ہوتی ہے اوسی کی بیشی سے اصحیت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی تقوے، راست گوئی، راست بازی، راست روی، قوت حافظہ وغیرہ جس سے کسی کو انکار نہیں، مثلاً اگر جس وصف سے معتبر راوی ہو اوسی وصف کی مزیت کی وجہ سے تمہارے پیرو مرشد حافظ جماعت علی صاحب علی پوری برتر ہونگے اور جن کے نزدیک وہ وصف موجب ضعف ہوگا۔ اونکے نزدیک بھی دونوں کے مراتب میں فرق ہوگا۔ (مفصل)

؎ یہ آیت الفقیہ میں اسیطرح لکھی ہے ۱۲ (اہلحدیث)

وغیرہ میں گذر چکا ہے)

س نمبر ۲۲ محدث کا فقیہ یا افقہ ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

(الف) اگر ضروری ہے تو پھر کسی محدث کے کسی فعل سے یہ ثابت ہو کہ وہ افقہ تو درکنار فقیہ بھی نہیں۔ اسکی تحقیق کا کیا اعتبار؟

(ب) اگر ضروری نہیں تو حدیث نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها واداها کما سمعها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه کا کیا اثر ہوگا؟ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو اس کا اثر کیوں نہ ہوا اور اگر صحیح نہیں تو کیوں اور کس دلیل سے؟ (" ")

ج نمبر ۲۲ فقیہ کے دو معنے ہیں اور دونوں کی اصطلاح جدا جدا ہے۔ تم لوگ صرف اپنی اصطلاح پر گفتگو کرتے ہو۔ اس لئے پہلے فقیہ کے معنے بتانے ضروری ہیں (۱) اول معنے فقیہ کے عالم سنت صحیحہ یعنی جو اُن امور کو جانتا ہو جو سنت صحیحہ سے ثابت ہوں (۲) دوسرے معنے فقیہ کے یہ ہیں کہ قرآن و حدیث سے بقواعد اصول مدونہ احکام مستنبط کرنیوالا۔ پہلے معنے کے مطابق ہر محدث فقیہ ہے۔ گو دوسرے معنے سے نہو۔ حدیث جو تم نے نقل کی ہے اوس میں بھی معنے اول مراد ہیں نہ کہ ثانی کیونکہ حامل فقہ کی ترکیب اضافی میں مضاف الیہ جو فقہ ہے وہ الفاظ حدیث ہیں جو پہلے معنے سے علم فقہ ہے دوسرے سے نہیں۔ پس جس محدث کا غیر فقیہ ہونا ثابت کروگے ہم تم سے پوچھ لینگے کہ یہ محدث پہلی اصطلاح کے مطابق غیر فقیہ ہے یا دوسری اصطلاح سے۔ پہلی کے مطابق تو یقیناً فقیہ ہے کیونکہ "حامل فقہ" ہے۔ دوسری اصطلاح کے مطابق فقیہ ہونا مضر نہیں۔ (باقی باقی)

* * *

اجتہاد و تقلید } دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث تقلید کی تردید۔ قابل دید۔ قیمت صرف ۲ر

(منیجر اہلحدیث)

بہتان از اہل قرآن

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اہل قرآن (یعنی منکرین حدیث) کی کشتی کے ناخدا آجکل ہمارے دوست مولوی حشمت العلی صاحب شکست یاب مدراس ہیں۔ جنکا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۲۲ء میں ہوچکا ہے۔ آپنے کئی ایک بہتان لکھے ہیں جو اون کے خیال میں علماء حدیث نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگائے ہیں۔ اون میں سے نمبر اول میں اس بیان کو بہتان لکھا ہے جو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح کے شروع میں لکھا ہے:

باب کیف بدء الوحی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقول اللہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح الخ

امام موصوف اس باب میں وہ طویل حدیث لائے ہیں جس میں ذکر ہے کہ جبرئیل عؑ نے آنحضرتؐ کے پاس آکر کہا اِقْرَأْ (پڑھ) آپنے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں جبرئیل نے دو تین دفعہ حضورؐ کو بھینچا وغیرہ۔ اس حدیث پر مولوی صاحب موصوف بہت خفا ہیں۔ لکھتے ہیں:-

"یہ مضمون آیہ اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کے کس لفظ کی تفسیر ہے اور آپنے جبرئیل کو کیوں نہ پہچانا جبکہ پہلے بھی یہی جبرئیل آپکے سینہ مبارک کو دو دفعہ آب زمزم سے پاک کرچکا تھا اور شرح صدری بھی ہو چکا تھا۔ پھر آپنے آیت اقرأ کے پڑھنے سے کیوں انکار کیا؟ کیا یہ قرآنی آیت کا پڑھنا اور ذکر کرنا مشکل تھا؟ یا وحی الٰہی کرنے والوں پر تمام قرآن آسان ہے اور رسول سلام علیہ تو غار میں اول سے یاد الٰہی میں مشغول تھے۔ پھر باوجود معانقہ جبرئیل آپ نے پڑھنے سے کیوں انکار کیا۔ حالانکہ یہ آیت بھی اہی عبادت کی مددگار اور ہر طرح موافق اور آسان تھی اب رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ میں آیت قرآنی پڑھ ہی نہیں سکتا۔ یہ قول اللہ تعالے کے دعوے کا کہ ہم نے کل قرآن مجید کو ہر طرح آسان نازل کیا اسکی تکذیب ہے یا تصدیق؟ پھر تین مرتبہ جبرئیل امین کا اپنی چھاتی

[illegible]

؎ تقلید پر نہیں ابطال تقلید پر کہو ۱۲ (اہلحدیث)

سے لگا کر سخت دبانا اور رسول اللہ کو حکم کرنا کہ پڑھ اور آپکا انکار کرنا اور جبرئیل کا دوبارہ فقط لفظ اقرأ کا کہنا اور تیسری بار پوری آیت کے پڑھنے کا حکم دینا اور آپکا پھر بھی نہ پڑھنا اور پھر باوجود کامل آیت سکھنے کے آپکے قلب پر لرزہ ہوجانا اور کپڑا الطلب کرنا۔ اور بعد جاتے رہنے خوف کے جو ملاقات جبرئیل سے پیدا ہوا تھا گھروالوں پر تمام قصہ بیان کرکے یہ نتیجہ نکالنا کہ میں اب ہلاک ہوجاؤنگا یا کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوجاؤنگا یا پہاڑ سے گر کر مرجاؤنگا کسی قدر جبرئیل اور قرآنی آیت جس کی تعلیم کے لئے منجانب اللہ جبرئیل آئے تھے اور محمد رسول اللہ کی توہین کیگئی ہے اور نیز غار حرا میں عبادت الٰہی کی بھی تکذیب و تذلیل ہے ایسی بے بنیاد کلام کو کبھی بھی کوئی مسلم اہل الذکر والقرآن ایک سکنڈ کیلئے یقین نہیں کرسکتا۔" (اشاعۃ القرآن جلد ۱ نمبر ۳ ص ۵)

الحدیث مولوی صاحب! آپکو کیا جلدی پڑی تھی کہ بغیر سوچے سمجھے آپ ہم سے ایسے خفا ہوگئے کہ منانے بھی نہیں مانتے۔ سنئے جناب ہماری خفگی آپکی حدیث کے ایک لفظ پر غور نہ کرنے یا نہ سمجھنے سے پیدا ہوئی ہے۔ حدیث میں جو یہ لفظ ہے کہ جبرئیل نے کہا اقرأ اور آپ نے فرمایا ما انا بقاریٍ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جبرئیل نے اقرأ بصیغہ امر جب کہا تو آنحضرتؐ نے اوس کو واقعی صیغہ امر یعنے حکم ہی جانکر پڑھنے کا حکم سمجھا اور جانا کہ کوئی عبارت مجھ سے پڑھوائی جاتی ہے اس لئے فرمایا میں تو پڑھا لکھا آدمی نہیں۔ ایسا واقعہ بہت دفعہ آپکو بھی پیش آیا ہوگا۔ کسی نے کوئی انگریزی تحریر آپکو دکھا کر پڑھنے کی خواہش کی ہوگی جس کے جواب میں آپنے کہا ہوگا۔ میں انگریزی نہیں پڑھ سکتا۔ آپ سے ایسا واقعہ نہیں گذرا تو بہت سے آدمی آپکو مل جائینگے جن سے گذرا ہوگا۔ کہ اون کی ظاہری صورت دیکھکر کسی نے کوئی چٹھی پڑھنے کی درخواست کی ہوگی جس کے جواب میں انہوں نے یہی کہا ہوگا کہ میں نہیں پڑھ سکتا۔ اس میں بہتان کی بات کیا ہے۔ قرآن مجید کا آسان ہونا اور بات ہے اوس سے اس بیان کو کوئی اختلاف نہیں۔ قرآن نصیحت کے لئے بیشک آسان ہے یہاں تو نہ نصیحت کا موقع ہے نہ تلاوت کا بلکہ مطلب ہی یہ ہے کہ حضورؐ نے اقرأ کو الہامی لفظ نہیں سمجھا بلکہ صیغہ امر سمجھا لیکن جبرئیل کے بھینچنے سے حضورؐ کو شرح صدر ہو کر اصل معنے سمجھ میں آگئے۔ کہ اس لفظ سے امر کے معنے مراد نہیں بلکہ یہی لفظ مراد ہے۔ پس آپؐ نے فوراً اقرأ کہدیا۔ کہئے اس پر کیا اعتراض؟

انا اوحینا کی آیت پر بھی آپنے غور نہیں کیا کیونکہ اسکا مقصد بھی ذرہ باریک ہے۔ امام بخاریؒ چونکہ ایک باریک نگاہ کے عالم تھے انہوں نے اوحینا کے صیغہ فعل سے یہ ثابت کیا کہ فعل ایک حدث ہے جسکی ابتدا ضرور ہے۔ تو جسطرح انبیاء سابقین کی وحی کی ابتدا تھی۔ جیسا کہ صیغہ اوحینا بتا رہا ہے ویسے ہی آنحضرتؐ کی وحی کی ابتدا ہوئی تھی۔ اس ابتداء وحی کی کیفیت بیان کرنے کو امام بخاریؒ نے حدیث جبرئیل نقل کی ہے۔ اب تو آپ غالباً اس شعر کے معنے سمجھ گئے ہونگے؟ ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

(باقی باقی)

بیت المال اہلحدیث

اہلحدیث ۲۴ فروری میں اظہار کیا گیا ہے کہ بیت المال اہلحدیث کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور بنیاد رکھنے والے منشی تاج الدین صاحب پیچگو (دربا) کا نام لکھا گیا۔ اس کے بعد دوسرے صاحب بھی بیرون پنجاب ہی سے سابق ہوگئے یعنی مولوی محمد مبین صاحب رمضانپور ضلع مونگیر صوبہ بہار عنہ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے لکھا ہے کہ ایسے کام میں صوبہ پنجاب کی کیا خصوصیت؟ یہ سچ ہے دینی کام میں تو یہی اصول ہونا چاہیئے ع

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی

تاہم جس ملک کی آبادی کی بہتری کیلئے تحریک ہو اوس ملک کے لوگوں کو اس میں مقدم و دخیل ہونا چاہیئے۔ پس برادران پنجاب جلد از جلد اس تحریک کو مکمل کریں۔

نصب العین محکمہ سرداری سے سابقاً شائع ہوچکا ہے کہ ہمارا نصب العین یہ ہوگا کہ پنجاب میں ایک مدرسہ اہل حدیث ہو۔ یتیم خانہ، بیوہ خانہ اور دیگر ضروریات کا کافی انتظام ہو۔ بیت المال انہی ضروریات کے لئے ہوگا۔ اس نصب العین کی بابت بارہا لکھا گیا کہ ہر فرد اہلحدیث اسکی نسبت رائے دے سکتا ہے۔

انجمنہاء اہلحدیث بارہا لکھا گیا اور لکھا بھی جائیگا کہ ہر مقام میں انجمن اہل حدیث قائم ہو جس میں سے ایک ایک چیدہ آدمی شورے کی ممبری میں لیا جائیگا۔ چندہ فی روپیہ ۱ر بیت المال میں آیا کرے۔ باقی اپنی مقامی اغراض وغیرہ میں خرچ کیا کریں۔ ناظرین سے امید ہے کہ بہت جلد اس طرف توجہ کرکے عملی جامہ پہنائینگے۔

شیعہ سنی

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۵ جولائی ۲۱ء کے عنوان "شیعہ یا رافضی" کے جواب میں شیعی رسالہ "اصلاح" نمبر ۱ جلد ۲۴ میں ایک مضمون بعنوان "رسول اللہ کیا سنی تھے؟" شائع ہوا ہے۔ اس میں اڈیٹر صاحب اصلاح نے جناب مولانا شیر پنجاب کے مضمون پر ایک یہ اعتراض کیا ہے کہ مولانا صاحب ممدوح نے حدیث الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ کو صحاح کی حدیث کہا ہے حالانکہ نہ صحیح بخاری میں ہے نہ صحیح مسلم میں نہ صحیح ابن حبان میں بلکہ ترمذی اور ابوداؤد میں ہے۔"

جواباً مرقوم ہے کہ جناب اڈیٹر صاحب اصلاح کو مصطلحات سے واقفیت نہیں۔ اس لئے اعتراض کردیا ہے۔ اصطلاح میں عموماً چھ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ اِن سب کتابوں یا ان میں سے کسی میں کوئی حدیث

ہو تو اُسے کہا جاتا ہے کہ یہ صحاح کی حدیث ہے۔

پس جب اڈیٹر اصلاح خود لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی میں موجود ہے۔ اور ابوداؤد و ترمذی دونوں مجموعہ صحاح میں داخل ہیں تو مولینا شیر پنجاب سردار اہل حدیث کا یہ لکھنا کہ یہ روایت صحاح کی ہے بالکل درست ہے۔ فافہم۔

(۲) اس مضمون کا اصل سلسلہ یہ ہے کہ اخبار اثنا عشری میں مولوی سید علی حائری صاحب لاہوری کا ایک فتوے چھپا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی شیعہ کہا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت وارد ہے وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ (صافات پ ۲۳) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ہے هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ (قصص پ ۲۰)

اس کے جواب میں مولوی حائری صاحب کے طریقہ استدلال پر ہم اون کو چند آیتیں یاد کراتے ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے شیعیت کی تردید کی ہے اور رسول اللہ صلعم کو اس سے منع فرمایا، اور ایسے لوگوں کو سرکش بدعتی اور مشرک قرار دیا۔

سنئے جناب!

پہلی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ[1] (انعام پ ۸)

دوسری آیت ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا[2] (مریم پ ۱۶)

تیسری آیت وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا[3] (روم پ ۲۱)

کیا یہ ٹھیک ہے کہ بطریق استدلال حائری صاحب ان آیات میں ہم کو شیعہ بننے سے منع آیا ہے۔ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۔

(ابراہیم میر سیالکوٹی)

تاریخ اہل حدیث اور معذرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اہل حدیث مورخہ ۲۷ جنوری سنہ حال میں مضمون تاریخ اہلحدیث کے اختتام پر جناب میں نے لکھا ہے کہ "تاریخ اہلحدیث کی پہلی جزو ختم ہو گئی" وہاں پر جناب مولانا صاحب فاضل امرتسری مدظلہ نے نوٹ تحریر کیا ہے کہ "اس آخری فصل یعنی اہلحدیث کے طریق اجتہاد اور طرز استنباط کو ذرہ تفصیل سے لکھنا چاہئے"

میں خود بھی چاہتا تھا کہ اسے دل کھول کر لکھوں لیکن ان دنوں مجھ کئی روز سے بخار تھا اور طبیعت محنت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اور یہ امر حضرت مولانا صاحب ممدوح کو معلوم ہے کیونکہ میں ان کے سامنے دفتر اہل حدیث ہی میں بیمار ہوا اور کوئی تین ہفتے وہیں رہا۔ جس کی بابت وہ خود اہلحدیث مورخہ ۶ جنوری میں اپنے ناظرین کو اطلاع دیکر ان سے دعا کراتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ میں نے یہ مضمون کیسی تکلیف کی حالت میں ختم کیا تھا۔ ختم کرنے کو دل تو نہیں چاہتا تھا لیکن اس خیال سے کہ بیماری کا سلسلہ لمبا نظر آتا ہے شاید پھر موقع ملے یا نہ ملے۔ کتاب کو ایک حد تک ختم کر دینا چاہئے۔ پھر مجھ سے یہ مطالبہ کرنا کہ اس فصل کو ذرہ تفصیل سے لکھنا چاہئے (گستاخی معاف) تکلیف مالا یطاق تھی[4]۔

خیر! آنجناب نے نیک مشورہ دیا اور نیک آرزو کی۔ خدا آپ کی آرزو پوری کرے۔

صاحبان! میری بیماری کا سلسلہ برابر دو مہینے تک جاری رہا حتی کہ دل دنیوی زندگی سے سیر اور سفر عاقبت کا خواہشمند ہوا۔ لیکن چونکہ یہ سفر اختیاری نہیں تھا۔ اس لئے مالک دوام و بقا اور رب الانعام والعطا نے تاریخ ملتوی کر دی۔ چنانچہ ۷ فروری کو بخار خدا کے فضل سے بالکل ٹوٹ گیا۔ ضعف از حد ہو گیا تھا۔ الحمد للہ کہ آج یکم مارچ کو یہ چند سطریں لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔

حضرات! اس تحریر میں میں صرف اتنی اطلاع دے سکتا ہوں کہ خدا کے فضل سے اب بتندرست ہوں۔ گو مطالعہ کتب اور غور و فکر کی قوت ابھی تک نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ خدا کی مہربانی سے دس بارہ روز تک قوت بحال ہو جائیگی۔

میں ان احباب و مخلصین کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے میری بیماری کے ایام میں استفسار کے خطوط لکھے اور دعائیں کرتے رہے گو میں اکثر کو بوجہ ضعف و ناتوانی کے جواب نہیں لکھ سکا۔ اب آپ حضرات یہ دعا کریں کہ خدا تعالے نے صحت دی ہے تو نیک اعمال کی توفیق دے۔ اور اس کار عظیم یعنی تاریخ اہل حدیث کو اختتام تک پہنچا کر اسے میرے اور دیگروں کے لئے باعث خیر و برکت اور موجب صلاحیت و ہدایت کرے۔ آمین۔

(عبدہٗ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

اونٹ اور گائے کا عقیقہ

عقیقہ میں اونٹ اور گائے کے جواز پر بحوالہ عون المعبود طبرانی کی حدیث نقل کی گئی تھی جس پر ہم نے ۲۶ محرم کے پرچہ اہلحدیث میں تعاقب کیا تھا کہ حدیث قابل استدلال نہیں۔ میرے تعاقب کا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث[5] میں پہلے راوی قوی

---

[1] جن لوگوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور گروہ گروہ ہو گئے تیرا اون سے کوئی تعلق نہیں ۱۲

[2] ہم ہر گروہ (شیعہ) میں سے ایسے لوگ نکالینگے جو انمیں بڑی سرکش خدا کے بے فرمان ہونگے ۱۲

[3] نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور ان لوگوں جیسے نہ بنا جنہوں نے دین کو ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ (شیعہ) بن گئے ۱۲

[4] بیماری کی وجہ جو کام تکلیف مالا یطاق ہو وہ بیماری ہٹ جانے کے وقت ممکن ہو جاتا ہے یہی مراد تھی۔ (اہلحدیث)

[5] یہ حدیث پوری اسناد کیساتھ اسطرح آئی ہے ثنا ابراہیم بن احمد بن مروان الواسطی ثنا عبد الملک بن معروف الخیاط الواسطی ثنا مسعود بن الیسع عن حریث بن السائب عن الحسن عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ غلام (۱۵)

(۱۵) فلیعق عنہ من الابل او البقر او الغنم لم یروہ عن حریث الا مسعود تفرد بہ عبد الملک بن معروف۔ طبرانی معجم صغیر ۱۲ منہ

نہیں۔ دوسرے راوی کا ذکر میزان الاعتدال میں نہیں تیسرے راوی کو علامہ ذہبی نے ہالک کہا۔ ابو داؤد نے جھوٹا کہا۔ امام احمد نے کہا کہ اس کی حدیثیں مدت سے پھاڑ کر پھینکدیں۔ چوتھے راوی کو بعض نے ضعیف کہا۔ پانچویں راوی مجہول۔ اس پر سیف محمدی صاحب بنارسی نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲۔ ربیع الثانی میں تعاقب کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر حدیث کی جانچ اس طریق سے درست ہو تو آج ایک حدیث بھی صحیح ثابت نہ ہوگی۔ ہر حدیث کی اسناد کو اسماء الرجال سے جانچنے کے پیشتر ہمکو دیکھنا چاہیئے کہ محدثین سلف نے اس حدیث پر کیا حکم لگایا ہے تو ہم اس حدیث کی تفتیش کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ حدیث فتح الباری میں بھی نقل شدہ ملتی ہے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس پر کسی قسم کی جرح نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی عادت ہے کہ ہر حدیث ضعیف پر کچھ نہ کچھ ضروری نوٹ اطلاعاً لگادیتے ہیں۔ اور مقدمہ فتح الباری میں لکھ چکے ہیں کہ ہم جو حدیث لائینگے وہ صحیح ہوگی یا حسن لہٰذا اس التزام پر یہ فتوے دیا جاسکتا ہے کہ حدیث طبرانی صحیح ہے ورنہ حسن ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اس کے راویوں پر جو جرحیں ہیں وہ مرفوع غیر مقبول انتہیٰ کلامہ۔

آپ ہمیں کہنا ہے کہ الاسناد من الدین یعنی اسناد کی جانچ بھی دینی امور سے ہے۔ کیونکہ جبتک نقل کرنے والے کی حالت معلوم نہوگی تبتک حدیث کی صحت معلوم نہیں ہوسکتی ہے۔ جس زمانے میں اصول حدیث کی بنا نہیں پڑی تھی اس وقت حدیث وضع ہونے لگی ایسے وقت میں محدثین سلف رحمہم اللہ نے اصول مقرر کرکے ہمیں بتا دیا کہ کون قابل حجت ہے کون نہیں اگر اصول مقرر نہ ہوتا۔ حدیث کی اسناد کی جانچ نہ ہوتی تو مذہب کا ستیاناس لگ چکا تھا۔ محدثین کرام نے اصول مقرر کرکے کھوٹے کھرے کو الگ کر دکھایا انہوں نے اپنے اصول میں ہمیں بتا دیا کہ حدیث مقبول ہے یعنی عمل اس پر واجب ہے یا مردود جس سے حکم شرعی ثابت نہ ہو۔ اور مردود کی دس قسمیں ہیں اول موضوع ہے۔ موضوع اسے کہتے ہیں کہ راوی پہ طعن بالکذب ہو اور موضوع کا بیان کرنا بالاجماع حرام ہے اگر ہم حدیث کی جانچ نہ کریں تو کیا ہم موضوع پر عمل کریں اور موضوع سے فتوے دے کر مرتکب حرام ہوں۔ یہ حدیث بھی مردود کی اول قسم میں داخل ہے کیونکہ مسعود نامی راوی پر طعن بالکذب ہے۔ لہٰذا یہ حدیث موضوع ٹھیری۔ اگر ہم باوجودیکہ راوی پر طعن بالکذب ہو اور اس کے مطابق فتوے دیں تو ہم نے محدثین کرام کے اصول پر پانی پھیر دیا بلکہ حدیث کی مخالفت کی کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ جو شخص موضوع کو بیان کرے وہ بھی جھوٹوں کا ایک جھوٹا ہے۔ ہمیں حرام سے اور گناہ سے بچنے کے لئے محدثین کرام نے اصول مقرر کرکے یہ بھی بتا دیا کہ کون راوی کیسا ہے جس کا نام اسماء الرجال رکھا گیا تاکہ ہم راویوں کی حالت معلوم کرکے اصول کے مطابق مقبول کو لے لیں۔ اور مردود کو چھوڑ دیں بنا بریں بہت سی حدیثیں اقسام مردود میں داخل ہوئیں ہزاروں مقبول ہوئیں جن پر ہم عمل کر رہے ہیں۔ اگر بہت سے متعصبین تعصبانہ بہت سے حدیثوں کی اسناد میں جرح کی ہیں لیکن وہ جرحیں مرفوع ہیں جس کے بارے میں رسالے چھپ چکے یا جرح خفیف الضبط کی وجہ سے تو یہ حسن ہے یا اور طرق سے تقویت ہوتی ہے۔

ہم میں کیا مجال کے بغیر محدثین کرام کے متابعت کئے ہوئے کسی حدیث پر عمل کرسکیں ان کے قواعد مقررہ کو جہاں چھوڑا گمراہ ہوگئے ان کے اصول و اسماء الرجال کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بنا بریں جب ہم حدیث طبرانی والی جواز بقر و ابل فی العقیقہ کو دیکھتے ہیں تو اسماء الرجال میں راوی کو علامہ ذہبی ہالک کہتے ہیں ابو داؤد جھوٹا کہتے ہیں۔ امام احمد اس کی حدیثیں پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں اور جس حدیث کے راوی کے اوصاف ہوں وہ حدیث مردود کی اول قسم میں داخل ہے پھر بھی اس پر عمل کریں اور اسکے مطابق فتوے دیں تو احد الکاذبین مرتکب حرام ہوں باقی رہا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جو جرح نہیں کرتے۔ ممکن ہے کہ ان کو جرح معلوم نہ ہوئی ہو کیونکہ علامہ ذہبی و ابو داؤد اور امام احمد کو جھوٹا تو نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ لوگ بغیر تحقیق کے الزام لگا دیا ہو۔ ایسا بہت ہوتا ہے کہ کسی کو کسی کی حالت معلوم ہوتی ہے کسی کو نہیں۔ علاوہ بریں ایک شخص پر تین معتبر عادل جن پر پورا وثوق ہو کہ یہ جھوٹ نہیں بولینگے اور بغیر تحقیق کے نہیں کہینگے الزام دیں اور ایک شخص کچھ نہ بولے تو کیا نہ بولنے والے کا اعتبار کیا جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا معلوم ہوگیا کہ یہ حدیث کسی جہت سے قابل حجت نہیں۔ ان تینوں ائمہ کے مقابلہ میں صرف یہ کہدینا کہ جرح مرفوع ہے کافی نہیں بغیر صفائی پیش کئے ہوئے مرفوع کہنا مرفوع ہے ہاں کوئی بھی اگر تعدیل کرتا تو بھی کچھ گنجائش تھی جیسا کہ تعاقب میں یہ بھی تھا۔ کہ کسی راوی پر کوئی جرح کرتا ہے تو بعض تعدیل بھی کرتے ہیں تو تعدیل مقدم ہوتی ہے۔ اگر اس اصول کا لحاظ کیا جائے جب بھی درجہ حجت کو یہ حدیث پہونچتی نہیں۔ لہٰذا یہ حدیث حسن بھی نہیں چہ معنی کہ صحیح ہو۔ کیونکہ صحیح اس کو کہتے ہیں کہ رواۃ عادل تام الضبط ہوں اور یہ حدیث شاذ و معلل نہ ہو۔ اور مع اِن شرائط کے صرف تام الضبط نہ ہو تو حسن ہے۔ مسعود کے علاوہ راویوں سے یہ حدیث حسن تک نہیں پہونچتی چہ جائیکہ کے اعتبار سے کیونکہ اس پر طعن بالکذب ہے۔ تو یہ موضوع ہوئی۔ اس کے مطابق اس پر عمل کرکے ہم فتوے دیں تو ہم گنہگار ہونگے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(ابو النعمان محمد عبد الحنان مدرس مدرسہ شمس الہدےٰ دلالپور)

تضمین

برشعر منبہات ابن حجر عسقلانی

(از مولوی حسن میاں صاحب عباس)

دنیا ہے پُر مکر و دغل بانگ اسکی آواز دہل
رکھنا قدم اس میں سنبھل غفلت کی چال اے دل نہ چل
یا من بدنیا مشتغل قد غرک طول الامل
فی غفلۃ او لم یزل حتّٰی دنی منک الاجل

دنیا ہی اک دار العمل یا حسن مومن فی الثل
یاں نفس کو اپنے کچل پاوے تو کل نعم البدل،
شہر خموشاں کو تو چل عبرت کے دیکھ آنکھوں کو مل
محلوں میں جو چلتے تھے کل سوتے ہیں مرقد میں سنبھل

اے طامع زر پر دغل نیت میں ہے تیری خلل
ایماں گیا دل سے نکل ارزل ہی تو یا ہے ازل،
شیطاں خودی میں کھا کے بل ملعون ہوا روز ازل
مغرور جو ہیں آجکل وہ ضال بل ہم اضل

نازو نزاکت میں نہ پل عشرت یہاں کی ہے قلل
عقبیٰ کی کوشش سے نہ ٹل پاوے تو کل نعمت کا پھل
بگڑے جو کچھ دنیا کی کل سینہ تیرا جاوے دہل
گو آخرت پاوے زلل آوے نہ پیشانی پہ بل

حق نے لیا روز ازل جو عہد واثق بے بدل!
اس عہد سے اپنے نہ ٹل توحید میں مت کر خلل
عمر رواں سر سے ڈہل جوں برف جاتی ہے پگھل
بیٹھی ہے منہ کھولے اجل اکدن تجھے جاوے نگل

دنیا نہیں رہنے کا گھر مہمانسرا ہے سر بسر
درپیش ہے اکدن سفر زاد سفر کی فکر کر،
دنیا نہیں دار البقاء کر غور تو دل میں ذرا
بادِ فنا صبح و مسا چلتی ہے ہر سو جا بجا

دنیا میں جو ہشیار ہے خوشدل ہے وہ زنہار ہے
غفلت میں جو سرشار ہے عیش اسکو یاں درکار ہے
دنیا پہ مت پھول اے غنی ہے رات دنیا دنی
فرش و نہالی سوزنی سب ہیچ وقت جانکنی

انگلی میں یہ انگشتری پہنی ہے جو ہیرے جڑی
جس دم اجل آوے تری کاٹے گلا ہو کر چھری
جو جیب میں گھڑیال ہے سر پر جو اوڑھی شال ہے
جن سے قبا خوشحال ہے سب جال اور جنجال ہے

سر پر کھڑی ہے بیکسی آنکھوں میں غفلت ہے بسی
کثرت سے رو کم کر ہنسی سوئے اجل تو میر سی
تو آج ہے نازک بدن ہے زیب تن گل پیرہن
کل تجھکو پہنا دیں کفن، گھر ہو ترا بیت الحزن

آنکھیں تری بے نور ہوں دیدار سے معذور ہوں
خویش و اقارب دور ہوں فرزند و زن مہجور ہوں
جب چھوڑ کر تو یہ جہاں جاوے بسوئے جاوداں
جا کر نہ پھر آوے یہاں گو پیر ہو یا ہو جواں!

چلنا وہاں ناچار ہے جس جا نہ کوئی یار ہے
نیکوں کا بیڑا پار ہے بد پر خدا کی مار ہے
دنیا کے دلدادہ کہاں، عشرت کے آمادہ کہاں
آزاد و آزادہ کہاں بے بس ہیں افتادہ کہاں

آدمؑ کہاں، حوّا کہاں، موسیٰ کہاں، عیسیٰ کہاں
یوسفؑ کا وہ چرچا کہاں، حسن و قد زیبا کہاں
گردش میں ہے دور زماں کرنا جو ہو کر جلد یاں
طول امل میں ہے زیاں اوقات مت کر رائگاں

کرنا جو ہو کر جلد یاں پر نیکیاں کر اے میاں
دلوے جزا رب جہاں حور و قصوراتِ جناں

کھلی چٹھی!

بنام مولوی عبدالرحیم کرٹی والا

آپ کا دستی رقعہ در بارہ عدم جواز فاتحہ خلف الامام۔ و آمین بالجہر پہونچا! الحمد للہ کہ آپکو عرصہ دراز کے بعد اس بارے میں جرأت ہوئی۔ صد شکر ہے کہ آپ پھر اہلحدیث کے مقابل آنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ سو آپ کو بذریعہ اخبار اہلحدیث چیلنج دیا جاتا ہے کہ اگر آپ کو مناظرہ کرنے کی کچھ سکت ہے تو درپردہ چوٹ چاٹ کرنا چھوڑ کر سامنے بالمقابل ہو کر جس مسئلہ مختلف ما بین اہلحدیث و حنفیان میں مباحثہ کرنا چاہیں آپ کو اختیار ہے۔ آپ بخوشی کر سکتے ہیں۔ خواہ تحریری کریں یا تقریری۔ کیا بہتر ہو کہ آپ جائے مباحثہ دارا پور یا موضع خورد مقرر فرما کر اپنے علمی جوہر ظاہر فرما دیں۔ اور اپنے وعدۂ سابقہ کا ایفا فرما کر روز کے تُو تُو میں میں کا قطعاً خاتمہ کریں۔ آپ کو آخری چیلنج دیتا ہوں کہ آپ ظاہر بالمقابل ہو کر مباحثہ کر لیں۔ باقی شرائط مباحثہ آپس میں یکجا بیٹھکر طے کئے جاوینگے ؎

(آپ کا دیرینہ واقف نور محمد میانوی جہلمی)

جمعہ کے خطبے میں اردو وعظ کی اجازت

(از جناب شاہ بدر الدین صاحب پھلواروی)

سوال جبکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ وغیرہ کا بجز زبان عربی کے کبھی اور کسی زبان میں نہیں پڑھا اب خطبہ کے اندر اردو میں وعظ کہنا خلاف سنت ہوگا یا نہ؟

جواب خطبہ میں حمد و ثنا اور آیات قرآنی و احادیث وارده خطبہ کی بزبان عربی پڑھکر ترجمہ اسکا اردو میں کرنا یا وعظ بزبان اردو کہنا مخالف سنت نہیں ہوگا کیونکہ حمد و ثنا عربی میں پڑھنے سے سنت ادا ہو جائیگی مگر خطبہ سے نمازیوں کو نصیحت کرنا اور تنبیہ سکھانا جو مقصود تھا اردو دان نمازیوں نے عربی خطبہ سے کچھ نہیں سمجھا تھا۔ اب ان لوگوں نے بھی اردو میں سمجھ لیا۔ عربی خطبہ کا اردو ترجمہ یا اردو میں وعظ جو سننے والوں کی حالت اور سمجھ کی رعایت کر کے سامعین کی زبان میں کیا گیا۔ اگرچہ زبان کی حیثیت سے یہ سنت نہ ہو لیکن عربی خطبہ پڑھنے سے جو مقصود و مفاد تھا۔ اور معنی و مقصود کی حیثیت سے یہ سنت ہونے سے خارج بھی نہیں ہوگا۔ علاوہ اسکے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اور سامعین کی زبان میں خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ تو جو کوئی اپنے اور سامعین کی متحد زبان میں خطبہ پڑھیگا... یعنی عربی خطبہ کا ترجمہ یا وعظ اردو میں کریگا۔ وہ بھی بمعنے مذکور سنت ہوگا۔ (مرسلہ محمد حسین رمضان پوری)

قادیانی مشن

چنان خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب سے ہم نے یہ آواز اٹھائی ہے کہ مرزا صاحب انجہانی اور ان کے اتباع فن حدیث میں واضعان حدیث ہیں اور اسکی مثال میں اون کی پیش کردہ حدیث

یخرج دجال یختلون الدنیا بالدین

کو پیش کیا ہے اور للکارا ہے کہ کسی کتاب حدیث سے یہ حدیث دکھا دو تو لو وہ انعام والا تین سو روپیہ ہم سے واپس لے لو تب سے قادیانی امت کے دونوں کیمپوں میں کھلبلی پڑی ہے۔ اس کے متعلق مفصل خط و کتابت اہلحدیث مورخہ ۱۷- فروری میں درج ہو چکی ہے۔ اوس سلسلہ کے بعد قادیانی پیٹ میں پھر قرار ہوا۔ تو قاضی اکمل صاحب نے ایک خط لکھا جو اہلحدیث مورخہ ۲۴- فروری میں درج ہو چکا ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اگر تم (ثناء اللہ) یہ دعویٰ ثابت کردو کہ میں نے جو کتاب سے حوالہ طلب کیا ہے اوس سے مراد میری صحیح الطبع کتاب ہے تو ہم تم کو تین سو روپیہ انعام دیجئے۔ ادہر سے اس کے قبول کرلینے میں دیر کیوں ہوتی۔ چنانچہ فوراً قبولیت کا خط ۱۳- فروری کو لکھا گیا جو اہلحدیث مورخہ ۲۴- فروری میں درج ہو چکا ہے۔

اکمل صاحب کے کمال کی ہم داد دیتے ہیں کہ آپ نے نہ تو ہمارے خط کو الفضل میں درج کرایا نہ قلمی جواب دیا حالانکہ اپنا خط ۱۶- فروری کے الفضل میں درج کرکے اپنے ناظرین کو اپنی آمادگی بتادی اور ہماری خاموشی دکھا کر ان کو اس دھوکہ میں رکھا کہ ایسے کھلے اور صاف صاف چیلنج کو بھی اہلحدیث نے منظور نہیں کیا۔

اکمل صاحب کی اس خاموشی پر ہم کیوں خاموش ہوتے۔ ہم نے یکم مارچ کو ایک دستی خط ان کو لکھا۔ جو انہوں نے دیکھکر رسید نہ دینے کے بہانہ سے واپس کردیا۔ پھر ہم نے وہی خط ۷- مارچ کو بصیغہ رجسٹری انکو بھیجا جو درج ذیل ہے۔

"قاضی محمد اکمل صاحب!

آپکے چیلنج (دعوت مناظرہ) کی منظوری میں نے اوسی روز ۱۳ فروری کو بذریعہ ڈاک بھیجدی تھی۔ اس سے بعد اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ فروری میں بھی درج کردی تھی۔ مگر آپنے آجتک رسید تک کی اپنے نہیں بھجوائی۔ کیا رائے بدل گئی ہے یا کوئی امر مانع ہے؟ جواب سے خورسند فرمادیں۔

(احمدیوں کا بھی خواہ ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر)

۲۲/۳

اگر اب بھی جواب ہاں میں بارسال رسید نہ آیا تو ثابت ہوجائیگا کہ:-

"چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند"

نوٹ یہ مضمون کاپی ہو چکا تھا کہ اخبار الفضل مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۷ کو پہنچا جس میں اکمل صاحب نے جواب دیا ہے کہ تم بھی تین سو جمع کرا دو تاکہ بعد فیصلہ ہم فوراً غلط مطبوعہ حدیث دکھاکر تین سو تمہارا وصول کرلیں۔ مختصر جواب اسکا یہ ہے کہ تین سو جمع کرانا مجھ پر فرض نہیں ہے۔ آپ پہلے کسی منصف سے اسی کا فیصلہ کرالیں۔ یاد رکھو! اب تو تم بہشتی مقبرہ تک بھی نہیں چھوٹ سکتے۔ جو کمیٹی تمکو ایسے مشورے دیتی ہے وہ گمراہ کرتی ہے اور خود بھی دنیا میں شرمندہ ہوتی ہے۔ (مفصل آئندہ)

جمع و ترتیب قرآن

گذشتہ پرچہ میں یہ بحث یہاں تک پہنچی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے بار بار اصرار کرنے پر فرمایا تھا۔ سات روز میں قرآن شریف ختم کیا کر۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس سے آگے چلئے۔ (اڈیٹر)

نوٹ یہ واضح رہے کہ آنحضرت صلعم نماز کی مختلف رکعات میں سورتوں کی اس ترتیب کے مکلف نہ تھے جو آپکو جبرئیل نے سکھائی تھی یا آپ کو حفظ تھا بلکہ اسکی بابت قرآن نے عام رخصت مرحمت فرمائی تھی۔

فاقرءوا ما تیسر منه و اقیموا الصلوة (مزمل)

نماز میں جہاں سے تمکو آسان معلوم ہو پڑھ لیا کرو۔

فتح الباری میں ہے کہ ابن بطال نے کہا ہے کہ

قال ابن بطال لا نعلم احدا قال بوجوب ترتیب السور فی القراءة داخل الصلوة (الی) وقال القاضی ابا قلانی وترتیب السور لیس بواجب ... لا فی الصلوة (پ ۲۰)

اندرون نماز سورتوں کی ترتیب کے وجوب کا کوئی بھی قائل نہیں ہے ایسا ہی قاضی باقلانی نے کہا ہے کذا فی تکملۃ مجمع البحار (ص ۳۳)

پانچویں دلیل

ان النبی صلعم نھی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو۔ (کتاب الجہاد)

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص دشمنوں کے ملک میں قرآن مجید کے ساتھ سفر نہ کرے۔ اس سے مراد لکھا ہوا جمع شدہ قرآن ہے چنانچہ مسند میں ہے نھی ان یسافر بالمصحف (فتح الباری پ ۱۲) مسلم وغیرہ کی روایات میں اتنا زیادہ ہے مخافة ان ینالہ العدو کہیں دشمنوں کے ہاتھ نہ آجائے۔ اور ہاتھ میں جانیوالی چیز ضرور کسی چیز پر مکتوب ہوگی۔ ورنہ قرآن کے ساتھ سفر کی ممانعت کے کیا معنے؟ جو قرآن سینہ میں محفوظ ہے اس تک دشمنوں کی رسائی نہیں ہوسکتی اسی لئے امام بخاری رحنے اسی باب میں ذکر کیا ہے وقد سافر النبی و اصحابہ وھم یعلمون القرآن یعنی آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب نے اس حال میں سفر کیا ہے کہ وہ قرآن جانتے تھے "یعنے اون کے سینوں میں تھا۔ نیز حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کئی شخصوں کے پاس لکھا ہوتا تھا اور آپکے عہد میں قرآن کے بہت سے نسخے لکھے ہوئے تھے۔ کما سیجئی انشا۔

چھٹی دلیل

(آثار صحابہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جسے میں نے مضمون سابق کے ابتدا ہی میں صحیح بخاری سے نقل کیا تھا جمع القرآن علی عھد النبی اربعة (پ ۲۰) انس کا مقولہ درحقیقت ایک سوال کا جواب ہے جیساکہ

مرقع قادیانی۔ مرزا قادیانی کے خیالات و مقالات کا عجیب و غریب جواب قابل دید قیمت ۸ر منیجر

جیسا کہ صحیح بخاری میں دوسری جگہ (ابواب فضائل القرآن میں) یوں مروی ہے کہ قتادہ تابعی نے حضرت انسؓ صحابی سے پوچھا کہ قرآن (روایت ہذا میں القرآن) ہیں آں عہد حضوری

> قال قتادة سالت انس بن مالك من جمع القرآن على عهد النبي صلعم قال اربعة الخ

جو بعینہٖ ہذا اسے یعنی یہ قرآن جو ہمارے وقت میں اس ترتیب سے جمع شدہ ہے اسکو زمانہ نبوی میں کس کس نے جمع کیا تھا؟ تو حضرت انس نے قتادہ کو اسی قرآن زیر سوال کی بابت جواب دیا کہ انصار میں چار شخصوں (ابی، معاذ، زید، ابو زید) نے۔ اس سے ہمارے دوست کھنڈیلوی کے اس شبہ کا بخوبی ابطال ہوتا ہے جو انہوں نے تحریر کیا ہے کہ اس سے مراد جمع کتابت نہیں ہے بلکہ بطور حفظ ہے" اور مسند میں فتح الباری کی یہ عبارت "مراده جمعه حفظا" فی صلہ ص۹ (جسے ابن حجر نے حضرت علیؓ کے جمع قرآن بعد وفات النبی الی صنیف منقطع روایت کی تاویل میں لکھا ہے) پیش کی ہے۔ اس لئے کہ اگر انس رضہ کی مراد حفظ صدر ہوتی تو فقط چار صحابہ کا نام پیش نہ کرتے کیونکہ حافظ قرآن تو سینکڑوں صحابی تھے چنانچہ فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ان اصحاب کے تعین نام لکھے گئے ہیں جنہوں نے عہد نبوی میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ یہ لوگ علاوہ ہیں ان حفاظ صحابہ کے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے تھے۔ کما مرّ۔ لہذا روایت مذکور میں جمع سے مراد جمع کتابت ہے۔ فتح الباری ص۳۰ میں ہے کہ یہاں جمع سے مراد لکھکر جمع کرنا ہے۔ اس میں ان چار کے علاوہ اوروں کے زبانی یاد کرکے جمع کرنے کی نفی نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ ان چاروں نے قرآن مجید کو زبانی بھی یاد کیا اور لکھکر بھی جمع کیا۔ اس کی تائید حاکم کی اس روایت سے ہوتی ہے جسکو سیوطی نے اتقان میں علی شرط الشیخین کہکر نقل کیا ہے۔ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم عہد نبوی میں قرآن مجید رقعوں میں لکھکر جمع کرتے تھے"

> المراد بالجمع الكتابة فلا ينفي ان يكون غيرهم جمعه حفظا عن ظهر قلب واما هؤلاء فجمعوه كتابة وحفظوه عن ظهر قلب

> عن زيد بن ثابت قال كنا عند رسول الله صلعم نؤلف القرآن في الرقاع الحديث (نوع ۱۸ ص۸۱)

چنانچہ انہیں رقعوں سے عہد صدیق میں قرآن مجید نقل کیا۔ صحیح بخاری میں زید کہتے ہیں فتتبعت القرآن اجمعه من الرقاع (پ ۱۹) پس جمع فی الرقعۃ مبطل ہے جمع فی الصدر محض کا۔ واندفع ما اورد۔

اب اون دیگر اصحاب کرام کا حال بھی ملاحظہ ہو جنہوں نے عہد نبوت میں علاوہ ان چار انصاری صحابیوں کے قرآن مجید جمع کیا تھا۔ ان میں سے ایک (یعنی پانچویں) تو عبد اللہ بن عمرو ہیں جنکا ذکر سنن نسائی کی روایت سے مضمون سابق میں مسطور ہو چکا ہے چھٹے عبادہ۔ ساتویں ابو الدرداء۔ آٹھویں ابو ایوب انصاری ہیں۔ چنانچہ فتح الباری میں ہے کہ عہد رسالت میں پانچ (دوسری روایت میں چھ) شخصوں نے قرآن مجید جمع کئے تھے (نام اوپر مذکور ہو چکے ہیں) ان ہر دو روایات میں بھی جمع سے مراد جمع مکتوبی ہے جیسا کہ فتح الباری کی عبارت سے اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ تو آٹھ ہی شخص ہوئے۔ عینی شرح بخاری میں تو انکا ذکر بلا حصر عدد معین ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

> وقد روى ابن ابي داؤد من طريق محمد بن كعب القرظي قال جمع القرآن على عهد النبي صلعم خمسة (وفي طريق الشعبي ستة واسناده صحيح) من الانصار عبادة بن الصامت وابو الدرداء وابو ايوب الانصاري معاذ بن جبل وابي بن كعب واسناده حسن (پ ۲۰)

> ان الذين جمعوا القرآن على عهده صلعم لا يحصيهم احد ولا يضبطهم عدد (عمدة القاری شرح بخاری)

یعنی جن لوگوں نے عہد نبوی میں قرآن جمع کیا تھا انکو نہ کوئی گن سکتا ہے نہ کوئی خاص عدد انکو ضبط کر سکتا ہے۔ اللہ اکبر و للہ الحمد۔

ساتویں دلیل

(جس سے یہ معلوم ہوگا کہ حضرت عثمان رضہ جامع قرآن نہیں ہیں)

یہ ہے کہ حضرت عثمان رضہ نے نقل قرآن کا حکم دیا تھا نہ جمع قرآن کا۔ صحیح بخاری میں ہے۔ انس رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضہ نے زید وغیرہ کو نقل قرآن کا حکم دیا۔ حفصہ رضہ کے پاس پیغام بھیجا کہ (پہلا جمع شدہ قرآن) بھیجدیں۔ ہم اسکی نقل کرا کے پھر اس کی نقل ہوئی۔ جب کئی نقلیں ہو چکیں تو نقل شدہ نسخہ ہر طرف بھیجدیا گیا۔"

> عن انس قال امر عثمان زيد بن ثابت (وفلانا وفلانا) ان ينسخوها في المصاحف (باب نزول القرآن بلسان القريش) فارسل عثمان الى حفصة ان ارسلي الينا بالصحف ننسخها في المصاحف.... فنسخوها في المصاحف.... ارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا (باب جمع القرآن) وفي فتح الباري اي ينقلوا الذي فيها الى مصاحف اخرى (پ ۲۰)

پس حضرت عثمان رضہ نے قرآن مجید نقل کرایا تھا۔ نہ جمع، اسی لئے حارث محاسبی نے کہا ہے کہ لوگوں میں صرف مشہور ہی مشہور ہے کہ جامع قرآن حضرت عثمان ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ صحیفہ عثمانی صحیفۂ ابی بکر کی نقل تھا۔ اور صحیفۂ ابی بکر ان نوشتوں کی نقل تھا جو آنحضرت صلعم نے بحکم ربانی اپنی حیات طیبہ میں لکھوا لئے تھے۔ اور اسکی ترتیب بالکل اس ترتیب کے مطابق تھی جس پر آنحضرت صلعم کو خدا تعالے نے مطلع کیا تھا اور جس پر آنحضرت صلعم کو برزبان یاد تھا اور آپ منزل کیا کرتے تھے (دیکھو اتقان)۔ میں نے قرآن مجید کی سات منزلوں کی مناسبت سے اسکی ترتیب و جمع پر سات دلیلیں لکھی ہیں۔ ان دلائل باہرہ کے سامنے خطابی و ابن التین کے اقوال (جنکو مولوی صاحب کھنڈیلوی نے پیش کیا ہے) کیا حقیقت رکھتے ہیں؟ اسکا فیصلہ میں قارئین کرام پر چھوڑتا ہوں چونکہ اخباری کالم زیادہ طوالت کے متحمل نہیں ہو سکتے اسلئے اتنی ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ ورنہ ابھی میرے پاس دعوی مذکورہ ماقبل کے اور بھی بہت سے دلائل قویہ

> المشهور عند الناس ان جامع القرآن عثمان وليس كذلك (اتقان ص۶۰)

قرآن
جناب مولا
محدث کا
عمدہ
حمائل
چھپائی عمد
سوانحمری
صلے اللہ
ہر مسلمان
سیرۃ
زندگی کے
سیرۃ
اسد اللہ
سیف
سوانحمری
انوار
مصطفے
سوانحمری
غازی
معرکہ
پتہ
رضا

[illegible]

موجود ہیں جن کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ولعل فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ +

(محمد ابوالقاسم بنارسی)

حساب ماہوار اہلحدیث کانفرنس

(بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ)

(۱) چندہ معرفت دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی مالعه
(تفصیل آمد) شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی ماعیه
شیخ محبوب الٰہی صاحب سوداگر سوت دہلی عه
شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحبان سوداگر " عا/
حاجی عبدالغفار صاحب مالک دکان حاجی علیجان " مه/
محمد اسمعیل صاحب سوداگر کلاہ " عه/
امام الدین صاحب ضمیر آئس فیکٹری پشاور سے/
ممنون چودہری صاحب ضلع بستی للعه
(۲) چندہ برائے مسجد کانفرنس اہلحدیث دہلی ۵ للعه
(تفصیل آمد) از مسجد حاجی علیجان مرحوم دہلی عیه
حاجی عبدالغفار صاحب مالک دکان " " عیه
حاجی ضمیر الحق صاحب کوچہ میر عاشق دہلی میے
حافظ عبدالستار صاحب گوٹہ فروش " عه/
نواب نصیر الدین احمد خانصاحب رئیس " عه/
حافظ مولا بخش صاحب عطار " ۸/
حاجی لطیف بخش صاحب رنگ فروش " ۱۲/
شیخ محمد اسمعیل صاحب سوداگر کلاہ " عه/
حاجی محمد صدیق محمد امین صاحبان " عیه
حاجی محمد صدیق صاحب سوداگر چوڑی " ۱۲ عیه
حافظ احسان اللہ بشیر الدین صاحبان
سوداگر جفت دہلی ... عه/
حافظ محمد بخش صاحب عطار دہلی ۴/
بابو عبدالرحمن صاحب وکیل کوچہ رحمن دہلی صه/
(۳) چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب سفیر
کانفرنس اہلحدیث دہلی مینه
(تفصیل آمد) محمد فاروق صاحب موضع اجہوئی
ضلع سلطانپور صه/
سلطنت بہادر صاحب موضع اجہوئی سلطانپور عا/
چیدی بیکار صاحب پورہ لالہ " سے
قاضی یاد علی صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد عا/
حاجی رمضان صاحب " " عا/
حاجی امان اللہ صاحب " " عه/
مولوی علیم اللہ صاحب " " ۸/
حافظ ولی محمد صاحب " " للعه
محمد عبدالستار صاحب " " عا/
محمد حسن صاحب " " عه/
بدہو قصاب صاحب " " عه/
عبدالستار و عبدالغنی صاحب " " عه/
عبدالرزاق صاحب " " عه/
حاجی غنی صاحب گوشائیں گنج " " عه/
محمد عمر صاحب بانسی بستی ۳ سے
شیخ محمد ذکریا صاحب " " سے
عبدالحمید صاحب " " عا/
مولوی عبداللہ صاحب " " ۶ سے
حافظ عبدالرحمن صاحب " " عه/
عبدالمجید صاحب " " عه/
منو چودہری حبیبی " ۸ للعه
ولی محمد صاحب حبیبی " ۴ عا
عبدالرحیم صاحب کوٹرا نو " عا
حاجی حسن علی کرہتی ڈیہا " ۶ سے
نامدار خان صاحب کہتوتیا " ۴ عه
حکم دار صاحب
سخاوت خانصاحب پوہیار ضلع گونڈہ ۱۳ میه
مولوی عبدالحمید صاحب
حافظ اسمعیل صاحب ٹانڈہ فیض آباد ۱۴/
حاجی پیر محمد صاحب " عا/
حاجی امین الدین صاحب " عه/
(۴) چندہ معرفت مولوی احمد علی صاحب واعظ کانفرنس
اہلحدیث دہلی ۲۸ مه عیه
(تفصیل آمد) مرزا مولا بخش صاحب شاہ پور ضلع
اعظم گڈہ ... سے
یاد علی صاحب صلیا پور ضلع اعظم گڈہ سے
حافظ مرتضیٰ صاحب مہنور " عه/
حافظ عباس و محمد حسن صاحبان " ۳ عا/
مولوی دوست محمد صاحب مندی گھاٹ " عه/
حاجی امیر علی صاحب فتنو پور ضلع اعظم گڈہ عیه
محمد صدیق صاحب " عه/
بدہن خانصاحب " عه/
ابو محمد عثمان خانصاحب " عه/
امام علیخان صاحب " ۳/
حفیظ اللہ خان و شیخ اصغر صاحبان " ۲/
عبدالستار صاحب " عه/
عبدالرزاق خانصاحب " عا/
حافظ عنایت اللہ صاحب نرونی ضلع اعظم گڈہ عه/
حافظ محمد سلیم صاحب اونتہ پور " عه/
محمد عبدالحکیم صاحب فرید آباد " ۱۴/
منشی عطاء اللہ صاحب نور الدین پور " عا/
حاجی حسن علیخانصاحب رون " عا/
شیخ خورشید علی صاحب مختار " عه/
میاں صاحب سلیم اللہ و شیخ امداد اللہ صاحب مئو " عا/
(۵) چندہ معرفت مولوی عبدالوسیع صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث للعه
(تفصیل آمد) شیخ شمشیر علی صاحب بازید پور ضلع مظفر پور
شیخ سراج الدین صاحب عه/
محمد سعید صاحب عبد بسیر ضلع مونگہیر
(۶) چندہ معرفت مولوی عبدالعزیز صاحب واعظ کانفرنس
اہلحدیث دہلی سے
(تفصیل آمد) میاں عیسیٰ صاحب حجام جوہنہ ڈیرہ غازیخان عا/
متفرقہ از مسجد گراہی لعل داد خان
(۷) چندہ معرفت مولوی محمد عمر صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث عه/
(تفصیل آمد) عبدالعزیز صاحب مہرمندہ ضلع جالندہر عه/
میاں الٰہی بخش صاحب جالندہر پریس ممبری
مولانا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس امرتسر
غلام نبی صاحب ممبری کانفرنس عه/
احمد دین صاحب عه/
(۸) چندہ معرفت مولوی عبدالرحیم صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث عا/
حاجی منتاب الدین صاحب سید واڑا ضلع لائلپور عا/ ...

میزان ما لعیه ۳۲۹ ۹ر مرسلہ نائب سکرٹری حمید اللہ۔ حساب درست ہے عبدالرزاق بقلم خود محاسب (خرچ آئندہ)۔

فتاوے

اطلاع جو صاحب دفتر اہلحدیث سے فتوے لینا چاہیں انکو امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیئے

(۱) محصول کیلئے واپسی لفافہ آنا چاہیئے ورنہ جواب نہ جائیگا

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اردو یا انگریزی حروف میں مرقوم ہو

(۳) علاوہ محصولڈاک کے قلمی جواب کی صورت میں فی سوال ۲ر اور مطبوعہ در اخبار کی صورت میں فی سوال ۱ر غریب فنڈ میں آنا چاہیئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں مطبوعہ جواب کیلئے فی بطن (درجہ اموات) ۲ر اور قلمی کے لئے ۴ر غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی واپسی لفافہ پر پورا پتہ مرقوم ہو۔ (مفتی)

س نمبر ۱۱۳ مرتے دم کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوا مرے تو وہ کیسا ہے؟ کافر ہے یا مومن؟ (سید محمد کھوڑا ۳۸۹۱)

ج نمبر ۱۱۳ ایسا شخص مومن ہے۔ جو اس کو کافر کہے وہ خود گمراہ ہے۔

س نمبر ۱۱۴ دوزخیوں کو یوم النشور میں دیدار خداوندی نصیب ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو ان کا محاسبہ کیونکر ہوگا؟ کیا اوٹ غیب سے آواز آئیگی؟ یا نامۂ اعمال سے تصفیہ ہو جائیگا؟ (خریدار ۶۳۷۸)

ج نمبر ۱۱۴ دیدار نہیں ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (مجرم لوگ اپنے رب سے پردے میں ہونگے) تصفیہ کسی طرح سے ہوگا۔ چہروں کی علامات بھی ہونگی جیسا کہ ارشاد ہے يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اوس روز کئی چہرے سفید ہونگے اور کئی سیاہ۔

س نمبر ۱۱۵ بازار میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتی تو کیوں؟ اس سبب مجمع کثیر کے ایسی حالت میں مصلی دکاندار کیا کرے؟ اگر بیرون بازار جائے تو اس کے سودے کا محافظ نہیں تو کیا مجمع منتشر ہونے پر پڑھے؟ (ح ۰)

ج نمبر ۱۱۵ بازار سے مطلب غالباً وہ مکان ہے جو بازار میں ہو۔ تو جواب یہ ہے کہ فرضیت ادا ہو جاتی ہے جماعت اور مسجد کا ثواب نہیں۔

س نمبر ۱۱۶ زید تجار ہے روزمرہ اسے بوقت ظہر سودا فروخت کرنے سے فرصت نہیں ملتی۔ صورت موجودہ میں جمع تاخیر کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ع)

ج نمبر ۱۱۶ کر سکتا ہے مگر خطرہ ہے کہ آیت لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ کے تحت میں نہ آجائے۔

س نمبر ۱۱۷ کسی کو پہلی نماز پچھلی نماز میں جمع کرنی ہے اور بوقت ادائیگی سہواً پچھلی نماز پہلے ادا کر لے پھر یاد آئے کہ میں نے پہلی نماز نہیں پڑھی تو اس صورت میں کیا کرے؟ پھر نماز کو دہرائے؟ (ر د ، ،)

ج نمبر ۱۱۷ اہلحدیث کے نزدیک کوئی حرج نہیں جو فوت ہے وہ کسی وقت پڑھ لے۔

(۴ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۸ مسمی ساہو شاہ خادم درگاہ منصور شاہ ملک پوری کشکی صالح پوری زوجہ سیمابی بی و بنت مفیدہ بی بی و برادرانش لجا شاہ و اکبر شاہ و عبد اللہ شاہ و تاج شاہ را گذاشتہ رحلت نمود پس متروکہ او بچہ طور تقسیم خواہد شد؟ (خریدار ۹۹۹۱)

ج نمبر ۱۸۸ ترکہ ساہو شاہ بر حصص ۹۶ منقسم خواہد شد بحصہ زوجہ ۱۲ بحصہ دختر ۴۸ بحصہ برادرانش ۳۶۔ فی کس ۹۔ صورت مسئلہ بایں طور:

ساہو شاہ

زوجہ	دختر	برادران			
		لجا شاہ	اکبر شاہ	تاج شاہ	عبد اللہ شاہ
۱۲	۴۸	۹	۹	۹	۹

(۱ر داخل غریب فنڈ)

نوٹ تقسیم فرائض میں فی درجہ اموات ۲ر غریب فنڈ کا حق ہے۔

س نمبر ۱۱۹ زید، عمر، اور بکر تینوں حقیقی بھائی ہیں۔ پہلے اکٹھے رہتے تھے۔ اب علیحدہ ہیں۔ بوقت علیحدگی ہر سہ شادی شدہ تھے۔ علیحدگی کے تقریباً ایک سال بعد بکر نے اپنی عورت کو لاگت نکاح وغیرہ واپس لیکر طلاق دے دی۔ کیا اس واپس کردہ رقم میں زید اور عمر بھی شرعاً شریک حصہ ہو سکتے ہیں؟ (عبد الرحیم چکر وہی ضلع جموں)

ج نمبر ۱۱۹ عورت مذکورہ سے جو وصول ہوا ہے وہ بکر کا ہے۔ زید اور عمر اپنا اپنا حق لے چکے ہیں (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۰ بکر ایک مسجد کا امام ہے۔ جس وقت امامت کے واسطے کھڑا ہوتا ہے تو منہ بغداد کی طرف رکھتا ہے اور زید پیچھے تکبیر کہتا ہے جس وقت زید اشہد ان محمد رسول اللہ کہہ چکتا ہے تو پھر بکر قبلہ رو ہوتا ہے۔ بکر سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو کہا کہ ادب کے واسطے۔ آیا یہ فعل بکر کا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر یہ فعل بکر کا ناجائز ہے تو پھر بکر کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟ براہ مہربانی از روئے قرآن وحدیث جواب عنایت فرمائیں۔ (فضل کریم خان از کاٹھگان ضلع ہوشیارپور)

ج نمبر ۱۲۰ بکر کا یہ فعل خلاف شرع ہے۔ نماز کے شروع ہی میں دعا ہے: إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ الخ یعنی حکم ہے کہ تم نماز کے وقت کہو کہ میں نے اپنا منہ خدائے مالک الملک کی طرف پھیرا ہے۔ پس شخص مذکور اگر باز نہ آئے تو امامت سے معزول کئے جانے کا مستحق ہے۔ حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم بھلے اور صالح متبع سنت لوگوں کو اپنا امام بنایا کرو۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع ہر صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں (مفتی)

ملکی مطلع

عدم تعاون کی تفسیر

جس طرح شرعیات میں ایک لفظ نماز ہے۔ جو اصولاً کل فرقوں میں مسلم ہے۔ مگر اس کی تشریح جو ایک فرقہ کرتا ہے دوسرے کے نزدیک مسلم نہیں۔ اسیطرح عدم تعاون ایک لفظ ہے جو بہی خواہان ملک میں مسلم ہے۔ مگر تفصیل میں اختلاف ہے۔ ہم کو شروع سے اس کی اس تشریح میں اختلاف رہا ہے جو عام طور پر لیڈر کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دن بدن واقعات ہمارے خیال کی تائید کر رہے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ پرچے میں ہم نے حافظ سلیمان غزنوی کے مقدمہ میں مجمل سا حال بتایا تھا۔ آج اوس کی مزید تفصیل سناتے ہیں۔

عدم تعاون کی تفسیر جو مقدمات تک یوں شامل کی جاتی ہے کہ باقاعدہ مقدمہ نہ کرنا نہ جواب دینا نہ صفائی میں گواہ پیش کرنا۔ اس تفسیر کو ہم نہیں مان سکتے۔ اس کو ہم حفاظت نفس میں سمجھتے ہیں۔ جس کی حفاظت کا ہم کو قانوناً و اخلاقاً اور شرعاً حق حاصل ہے۔ ارشاد ہے۔

لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ

(اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالا کرو)

بلکہ عدم تعاون کے معنے ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ جس کیساتھ عدم تعاون ہو۔ اوس کے کسی کام میں اوس کی مدد نہ کرنی۔ مثلاً حکومت سے عدم تعاون ہے تو اون کاموں میں شرکت نہ کرنی جن میں شرکت نہ کرنے سے حکومت کے وہ کام تکمیل کو نہ پہونچ سکیں۔ پہونچیں تو بدقت و دشواری۔ یہ کیا عدم تعاون ہے کہ عدالت کو بحال۔ احکام برابر جاری مگر عدم تعاون سے ملزم بغیر ثبوت جرم کے بھی سزایاب۔ جس کی نظائر بکثرت ہیں۔

حال میں دو واقعہ ایسے پیدا ہوئے ہیں جن سے امید بندھتی ہے کہ عدم تعاون ہماری رائے پر آجائیگا

اخباروں میں مشہور ہوا کہ لالہ لاجپت رائے پنجابی لیڈر نے عدالت کو کہا ہے کہ آپ ہیکوٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست دیجئے۔ ہائی کورٹ میں درخواست دینا پہلی تفسیر کے مطابق صحیح نہیں۔

دوسری مثال لاہور کے بڑے سخت عدم تعاونی آریہ اخبار پرتاب کی اپیل ہے جو ضبطی ضمانت پر ہائی کورٹ میں گئی ہے۔

تیسرا واقعہ کراچی کا ہے۔ خبر آئی ہے کہ کراچی میں چند اصحاب پر اس بناپر مقدمہ دائر کیا گیا ہے کہ انہوں نے جیل کے متعلق پبلک میں جھوٹی باتیں پھیلائی ہیں۔ اون ملزمان نے اپنی صفائی کے گواہوں میں علی برادران اور ڈاکٹر کچلو کو لکھا دیا ہے دیکھیں یہ تینوں اصحاب شہادت کے لئے کراچی آتے ہیں۔ یا ان کے حبس خانہ ہی میں ان کا بیان ہوتا ہے۔

بہرحال جب عدم تعاون اس حد تک بھی جائز ہے تو پھر نہیں معلوم مقدمات کو باضابطہ کرنے سے کون امر مانع ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کا رویہ ترکوں کے متعلق

وزیر ہند کا استعفا

حیرت انگیز انکشاف

آجکل اخباری دنیا میں بڑی شہرت ہو رہی ہے کہ وزیر ہند مسٹر مانٹیگو نے استعفا دیدیا ہے۔ وزراء کا استعفا دینا تو انگلستان میں ایک معمولی بات ہے مگر اوس کا سبب کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ اصولاً کسی وزیر کا استعفا اوس وقت ہوتا ہے جب کوئی کام اوس سے ایسا ہو جائے جو ممبران پارلیمنٹ کے منشاء کے برخلاف ہو۔ ایسا ہو تو ممبران پارلیمنٹ کبھی تو عام جلسے کر کے یا پارلیمنٹ میں ملامت کا ووٹ پیش کر کے اوس وزیر کو استعفا دینے پر مجبور کرتے ہیں۔

وزیر ہند کا استعفا بھی اسی اصول کے ماتحت ہوا ہے۔ فروری میں وائسرائے ہند نے ایک مراسلہ وزیر ہند کو بھیجا جس میں لکھا کہ ترکوں کے ساتھ اس طرح صلح کی جائے کہ مقامات مقدسہ پر سلطان المعظم کا اقتدار ہو۔ ایشیاء کوچک وغیرہ یونانیوں سے خالی کرایا جائے وغیرہ۔ یہ مراسلہ پہونچنے پر وزیر ہند نے اس کو اخبارون میں شائع کر دیا۔ پس اس پر ارکان سلطنت کو ایک جوش آیا کیونکہ انہوں نے اس کو انگلستان کی پالیسی کے خلاف جانا بلکہ کھلے لفظوں میں کہنے لگ گئے کہ ہماری وزارت خارجہ اس کوشش میں تھی کہ فرانس نے جو ترکوں سے علیحدہ معاہدہ کر لیا ہے اس کو اس سے ہٹا کر اپنے ساتھ متفق کیا جائے۔ وزیر ہند کے اس فعل سے فرانس کو تقویت ہو گئی کیونکہ وہ کہیگا کہ تمہارا وائسرائے ہند بھی ترکوں سے بہتری مصالحت کرنے کی سفارش کرتا ہے۔ بس اتنے فعل سے وزیر ہند کو استعفا دینے پر مجبور کیا گیا چنانچہ انہوں نے استعفا دیدیا جو فوراً منظور کیا گیا۔

یہ تو ایک واقعہ ہے اس سے کئی ایک نتائج نکلتے ہیں۔ بڑا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انگلستان کی حکومت ہندوستان کے حالات سے پوری واقف نہیں۔ وائسرائے کو چونکہ یہاں کا علم ہوتا ہے اسلئے وہ سفارش کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ وزیر ہند مسٹر مانٹیگو تو بہت دیر سے کوشش میں تھا کہ ترکوں سے بگاڑنا ہندوستان میں بے چینی کا موجب ہوگا۔ بلکہ شروع شروع میں اوس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ میری صلاح کے مطابق ترکوں سے مصالحت نہ ہوئی تو میں مستعفی ہو جاؤنگا آخر اس کو ہونا پڑا۔

دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ انگلستان کی حکومت کسی طرح نہیں چاہتی کہ ترکوں کو کوئی فائدہ پہونچے یا عزت کیساتھ اون سے مصالحت ہو۔ یہی مضمون

قرآن شریف کی آیت کا ہے:-

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ

پس مسلمانانِ ہند کو بھی مخلوق کے دروازوں سے بکلی مایوس ہو کر خدا کے دروازے پر آجانا چاہئے اسی لئے اس آیت کے ساتھ ہی فرمایا ہے:-

وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ

خدا اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے پس تم اسی کے ہو رہو۔

مسلمانو! بہت دنوں تک بندگانِ خدا کی دہلیز بوسی کی۔ آؤ اب خدا کے سامنے جھک کر پچھلے گناہوں کی معافی مانگو۔ اور آئندہ کو جو مانگنا ہے اسی خدا سے مانگو۔ وہ مالک الملک اپنی قدرت سے ایسے اسباب پیدا کر دیگا جو تمہاری منشاء کے موافق ہونگے۔ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ۔

کیا سچ ہے ؎

ہوگا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ بامہر ہم پر مہرباں ہو جائیگا

انگلستان کی اغیار نوازی

کہتے ہیں کہ غریب نوازی بہت اچھا فعل ہے۔ خصوصًا اعداء نوازی تو سب سے بلند رتبہ ہے مگر بقول "ہر نکتہ مکانے دارد" کسی عیالدار آدمی کا اپنے بچوں کو بھوکا رکھکر اغیار نوازی کرنا کسی مصلحت بینی پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اخلاقی اصول یہ ہے کہ "پہلے خویش بعد درویش"۔ مگر ہمارے کانوں میں ایک آواز آتی ہے۔ کہ انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے ساڑھے تین لاکھ پونڈ (ساڑھے باون لاکھ روپیہ) روس کے قحط زدگان کو دیا ہے۔ ہم اس کو اعداء نوازی سمجھکر اس فیاضی کی قدر کرتے ہیں لیکن انگلستان کی اپنی اولاد (ہندوستانی قحط زدگان) کی بیکسی کی حالت دیکھکر یہ کہنے سے نہیں رک سکتے ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

آئندہ میزانیہ میں ثقل وزن

؎ بلا از آسماں آمد پرسید خانہ ہندیاں کجاست

جنگ عظیم کے دنوں میں ہندوستان نے جو خدمات کیں اس بنا پر ہندوستانیوں کو امید کیا یقین تھا کہ بعد فتح ہم کو بہت کچھ ملیگا۔ لیکن پردۂ غیب سے جو کچھ ظہور پذیر ہوا وہ بالکل خیال کے برعکس تھا۔ قوانین کی شدت تو ایک دیرینہ افسانہ تھی۔ حال میں جو سال آئندہ کے لئے میزانیہ (اندازہ خرچ) بتایا گیا اس میں سابقہ ٹیکسوں کو کافی نہ جانکر اور بڑھائے جانے کی تجویز ہوئی ہے سب سے بڑا بوجھ ڈاکخانہ پر ڈالا جانا تجویز ہوا ہے۔ پیکٹوں کا محصول تو پہلے سے تگنا ہو چکا ہے کیونکہ پہلے دس تولہ تک ۴ پائی محصول تھا۔ اب ایک آنہ ہے۔ اور وی۔ پی کی صورت میں ۲ آنہ رجسٹری کا خرچ علاوہ ہے اس پر کفایت نہ کرکے آئندہ کو پوسٹ کارڈ کی قیمت ۶ پائی اور لفافہ کی ار تجویز ہوئی ہے اس میزانیہ نے ہندوستانیوں کی کمریں ٹیڑھی کر دی ہیں۔ حکومت مصر ہے کہ خرچ پورا کرنے کو ٹیکس بڑھائی جائے۔ رعایا کہتی ہے خرچ کم کر دیئے جائیں۔ ایشیا کے معلم اخلاق شیخ سعدی مرحوم سے پوچھیں تو یہی جواب دیتے ہیں ؎

چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن

یونس اندر دہان ماہی شد

جس بات کا عرصہ سے اندیشہ لگ رہا تھا اور جس کا تصور بھی ہندوستانیوں کو خوفزدہ اور پژمردہ کرکے مزید جرأت دلاتا تھا آخرکار وہ سننے میں آگئی یعنی بے طمع خادم ملک اور مجسمہ محبت **گاندھی جی** کی گرفتاری کی خبر بھی آگئی (افسوس) دل سے آواز اٹھتی ہے کہ یہ خبر غلط ہو مگر تار پر تار چھپ رہے ہیں اسلئے مجبورًا ماننا پڑتا ہے۔ یہ تو ہم نہیں کہتے کہ حکومت نے کیوں ان کو گرفتار کیا مگر اتنا کہے دیتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے جسموں کو گرفتار کرنے کی بجائے رعایا کے دلوں کو محبت کی قید میں باندھا جائے تو مفید ہو ؎

دل را شکستۂ نہ کہ گوہر شکستۂ

مکہ معظمہ میں یمنی وفد

اخبار القبلہ کی مورخہ ۵ جمادی الثانی ۲ فروری میں لکھتا ہے کہ امام یحییٰ امامی یمنی کیطرف سے ایک وفد شاہ حجاز کے پاس آیا اس وفد کے ممبران اور افسر کے نام لکھکر بتایا ہے کہ مجلس میں انہوں نے خطبہ (اڈریس) پڑھا جس میں اسلامی قوموں کو یکجا ہو کر اعدا کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے پر ابھارا۔ خطبے میں نثر کے علاوہ بہت سا حصہ نظم میں تھا چنانچہ اس نظم میں سے چند اشعار یہ ہیں:- ؎

فما بالنا بالامس اسد العرين
وما بالنا اليوم شاء النجف
وفينا السيوف تسوق الحتوف
ونتقي بلا سوف وتنفي الصلف
ايا قوم هبوا شمروا وتعاضدوا
وحوطوا ذمار الدين من كل مائل
كما فعلت اصحاب طه ومن تلا
همو فيا آثارهم من حلاحل

نثر و نظم کا مختصر مطلب مولانا حالی مرحوم کے اس شعر میں سمجھنا چاہئے جو مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

ناظرین کی آگاہی کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ امام یحییٰ کون ہیں۔ امام یحییٰ علاقہ یمن میں ایک بڑے شیخ ہیں۔ مذہبًا زیدیہ ہیں۔ ترکی حکومت کے زمانہ میں تو ترکوں سے برسر جنگ رہتے تھے مگر جونہی جنگ یورپ شروع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اب کفر اور اسلام کی جنگ ہے۔ اسلئے ہم ترکوں کا ساتھ دینگے چنانچہ اخیر دم تک آپ نے ترکوں کا ساتھ دیا۔ آجتک بھی کسی غیر کو یمن میں دخل کرنے نہیں دیا معلوم (ص)

(ص) ہوتا ہے کہ اب بھی ان کو غیرت اسلامیہ نے متحرک کرکے حجازیوں سے اتحاد کرنے پر مائل کیا ہے۔ خدا کرے سارا عرب متفق ہو کر اسلامی ہمدردی پر آمادہ ہو جائے۔ آج عرب میں کئی ایک حکومتیں ہیں ان سب میں طاقتور نجد کی وہابی حکومت ہے۔ سارے عرب میں [illegible] کی متنفر کے باعث سخت اختلاف ہی مناسب ہے کہ اہل عرب کلام پاک کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں ارشاد ہے۔

کمزوری کا اظہار۔ اس بنا پر کہ مسلمان اس طرف متوجہ نہیں وہ سیاست میں منہمک ہیں۔ عجب تر عجب۔ اگر ہم لوگ کسی غیر قوم میں اشاعت کیلئے جائیں تو ایک گھنٹہ بھی کام نہ کر سکینگے۔ اور بھاگ کھڑے ہونگے کیونکہ وہ تو متوجہ ہی نہ ہونگے۔ بلکہ مسلمان تو کچھ لحاظ کر بھی جائیں مگر وہ قوم تو گڑبڑ ڈالیگی۔ نہ خود سنیگی اور نہ دوسروں کو سننے دیگی۔ چلو اسلام کا کام ختم۔ نماز پڑھے جاؤ۔ روزے رکھے جاؤ اور پیسہ کمائے جاؤ۔ اے مدعیان حمایت توحید! اٹھو کہ توحید چلی۔ کیا تم کو اسکی ضرورت ہے کہ کوئی تمہاری آواز سنے۔ واللہ کہ تم اس کے مکلف نہیں۔ تمہارے ذمہ صرف یہ ہے کہ آواز نکالے جاؤ۔ "سینکر من بخشی" جو کچھ کرنا ہے کرلو کہ تھوڑی ہے مہلت تمام دنیا کام میں اور تم خاموش۔ ہر قوم اپنے مذہب کے ساتھ اور تم مذہب کو چھوڑ سیاست کے ہو رہے ہو ؎

موت کو بھول گئے دیکھ کے جینے کی بہار
دل نے پیش نظر انجام کو رہنے نہ دیا

ہر شخص اپنے عمل کا جواب دہ ہے تو دوسرے کی وجہ سے ہم کیوں اپنا کام چھوڑیں۔ واقعی اگر مسلمان اپنے مذہب کے پاسبان ہوتے تو اس قدر مذہبی انجمنیں اور کانفرنسیں بنانی نہ پڑتیں۔ مگر یہ کیا کام کر رہی ہیں جلسے اور تجاویز پاس کرکے خاموش۔ جس سے دو نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔ اول یا تو ہم کو کام کرنا نہیں آتا اس وجہ سے گرماگرم تقریروں ہی تک بس ہے۔ جب عمل کا وقت آیا تو ختم۔ دوم یا صرف اپنی نمود مقصود ہوتی تو جو کچھ ہونی ہوتی ہے تقریر سے ہو جاتی ہے۔ اخبار میں آجاتی ہے۔ نام دور دور پہونچ جاتا ہے۔ کس کو غرض پڑی کہ قوم کی بہبودی اور فلاح کی پاس شدہ تجاویز کو عمل میں لانے کے وسائل پر غور کرکے ان کو عملی جامہ پہنائے ؎

ہو نمود اپنی تو اندھیر کی پرواہ کس کو
کوئی تاروں سے جو پوچھے تو کہیں بٹ بھی

اگر یہ دونوں باتیں غلط ہیں تو تقریر سے نہیں۔ تحریر سے نہیں علمی قوت سے نہیں۔ ہاں اے حاملان دین اسلام۔ قوت عملی سے غلط ثابت کردو۔ تعجب ہے کہ جرمنی میں تثلیث کے شیدا توحید کا نعرہ لگائیں اور ہند میں توحید کے دلدادہ پرچم توحید کی خود توہین کریں اور اپنے اعمال سے اقوام غیر کو اسلام پر نکتہ چینی اور مضحکہ اڑانیکا موقع دیں۔ وماعلینا الا البلاغ۔

(خادم الاسلام محمد عبدالقادر الخیری پھاٹک حبش خاں دہلی)

اڈیٹر آپنے علماء کے مشاغل خاصہ پر بہت کچھ لے دے کی مگر اصلاح کی راہ نہ سمجھائی میرے خیال میں اسکی راہ ایک ہی ہے جسکو قرآن مجید نے نہایت ایجاز سے

کلمۃ سواء بیننا وبینکم

سے تعبیر فرمایا ہے جسکا مطلب اہل منطق کی اصطلاح میں یہ ہے کہ افراد کا اختلاف نوع میں ختم اور انواع کا اختلاف اجناس میں معدوم اور اجناس کا تخالف جنس عالی میں منعدم یعنی ہر کام جو مجھ میں اور آپ میں برابر کا مشترک ہو اس میں بقول صوفیا۔

"ہم نہ تم۔ دفتر گم"

بس یہی ایک اصول ہے علماء اہلحدیث بلکہ علماء اسلام کے مل بیٹھنے اور ملکر کام کرنے کا۔ اسی معنے میں مولانا جامی مرحوم نے متصوفانہ مذاق میں ایک شعر لکھا ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

سحر النبیؐ

(اہلحدیث ۱۹ مئی سے آگے)

سوم کفار نے آنحضرتؐ کو بشر بھی کہا ہے۔ قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا (بنی اسرائیل) فقالوا أبشر یہدوننا فکفروا (تغابن) لہذا جس آیت (قل انما انا بشر مثلکم۔ کہف) اور حدیث (انما انا بشر انسیٰ کما تنسون۔ بخاری) سے آپکا بشر ہونا ثابت ہوتا ہے اس سے چونکہ کفار کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ لہذا یہ آیت اور حدیث غیر مسلم ہیں۔

چہارم کفار نے آنحضرتؐ کو رسول بھی کہا قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا (بنی اسرائیل) وقالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام (فرقان) لہذا جس آیت (محمد رسول اللہ۔ فتح) اور حدیث (اشهد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ بخاری) سے آپکا رسول ہونا ثابت ہوتا ہے اس سے چونکہ کفار کے قول سے اتفاق ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ آیت اور حدیث نہیں مانی جا سکتی۔

پنجم کفار نے آنحضرتؐ کو کہا کہ یہ کھانا کھاتے ہیں یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (فرقان) اور خدا انہیں سب باتوں پر انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا (فرقان) فرماتا ہے۔ لہذا جس آیت کانا یاکلان الطعام (مائدہ) اور حدیث مسلم (عن ابی ایوب کان النبی اذا اتی بطعام اکل منہ الخ) سے آپ (پیغمبر) کا کھانا کھانا ثابت ہوتا ہے۔ اس سے چونکہ کفار کے قول کی تصدیق ہوتی ہے جسکو اللہ نے ضلالت فرمایا ہے لہذا یہ آیت اور حدیث ناقابل تسلیم ہیں ورنہ "پھر تو الزام کفار غلط نہیں کیا جا سکیگا" وقس علی ھذا۔ پس جناب والا یہ خیال آپکو مبارک رہے۔

(۹) اب ایک سوال آپکا اور رہ جاتا ہے کہ "دیگر امراض سحر میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟" گو سحر کا مرض ہونا آپکو مسلم ہے جیسا کہ آپنے خود لکھا ہے "سحر کا ایک طرح پر مرض ہونا یہ تو ٹھیک ہے" لیکن سوال (مابہ الامتیاز) کی صراحت یوں کی ہے کہ اسکا احساس کیونکر ہوتا ہے؟ اور آگے یوں لکھا ہے کہ "کیا یہ مرض دماغی تھا" مطلب آپکا یہ ہے کہ اگر یہ دماغی مرض تھا تو اسکا احساس نہیں ہو سکتا۔ اور دیگر امراض کا مریض کو احساس ہوتا ہے۔ اول تو احساس کا سوال مجھ سے اس وقت ہو سکتا ہے جب میں اسکو دماغی مرض لکھتا حالانکہ میں اسکی تغلیط کر چکا ہوں۔ دوم یہ کہ مریض کو نفس مرض کا احساس ہوتا ہے کہ میں بیمار ہوں کیفیت و نوعیت کا احساس نہیں ہوتا کہ کونسا مرض ہے؟ جبتک کہ طبیب حاذق تشخیص نہ کرے۔ ٹھیک اسی طرح آپکو خدائے حکیم کے آگاہ کرنے پر نوعیت مرض معلوم ہوئی۔ یہ ہیں الفاظ حدیث قال صلعم یا عائشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ (صحیح بخاری) اور دوسری روایت میں ہے ان اللہ انبأنی عن مرضی (فتح الباری پ۲۴) پس نبی کی بابت یہ پوچھنا کہ "اسکو احساس کیونکر ہوا؟" منصب نبوت سے ناآشنا ہونیکی دلیل ہے اور نبی کو غیر نبی پر قیاس کرنا۔ اسپر میں کیا کہوں کیا یہ تھی آپکی پر زور جرح کی حقیقت! اسپر آپکو اگر پھر قلم اٹھانا ہو تو توجہ سے براہ راست خود کتابت کریں اور اپنے بے نظیر عالمانہ مضامین سے ناظرین اہلحدیث کا علاوہ وقت خراب نہ کریں ھذا والسلام (عاجز محمد ابوالقاسم بنارسی)

انتخاب الاخبار

جمعیۃ العلماء کا جلسہ اجمیر میں

۳۰ مارچ کو غیر معمولی جلسہ اجمیر میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) ہندوستان کے ہر صوبے میں علماء صوبہ امیر شریعت کا تقرر کریں۔

(۲) مظلومین موپلہ کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک وفد بھیجا جائے۔

(۳) تصفیہ خلافت کی جد وجہد جاری رہے۔

(۴) دیگر اقوام سے ملکر کام کیا جائے مگر جہاں اسلامی ضرورت سے قدم آگے بڑھنے کا موقع ہو وہاں دوسروں کا انتظار نہ کیا جائے وغیرہ۔

سندھ میں گرفتاریاں اور سزایابیاں!

۵ مارچ کو بمقام دادو ضلع لاڑکانہ میں ۳ کانگرس ورکر جن میں ایک ۱۱ سالہ لڑکا بھی شامل تھا۔ زیر دفعہ ۱۲۴ا اس جرم میں دو دو ماہ قید بامشقت کے سزایاب ہوئے کہ انہوں نے ایک میلہ میں تقریریں کی تھیں۔ مقدمہ دس منٹ کے عرصہ میں طے ہوگیا۔

ریلوے سٹرائک

اوندل۔ آسن سول۔ سیتارام پور۔ دھنباد۔ پتھر وہی۔ کتراس گڑھ۔ گوموہ۔ گیا۔ مادھو پور۔ جھاجھہ۔ مقامہ۔ دیناپور۔ بکسر۔ مغل سرائے۔ غازی آباد۔ مرزاپور۔ الہ آباد۔ کانپور۔ ٹونڈلہ۔ انبالہ۔ جمال پور اور دیگر مقامات میں ہڑتال بدستور ہے ملازم تلے ہوئے ہیں کہ جبتک ان کے مطالبات پورے نہ ہونگے کام پر نہیں آئینگے۔ ایجنٹ نے اپنے آخری نوٹس میں ظاہر کیا ہے کہ وہ ملازمان کی فرداً فرداً جو درخواستیں دیجائیں ان پر غور کرنے کو تیار ہے۔

سنبھل کے کارکنوں کی گرفتاری

مرادآباد کا ایک تار مظہر ہے کہ شریان چندولال و محمد اسمعیل کارکنان کانگرس وخلافت سنبھل زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری ۲۴ مارچ کو گرفتار کرلئے گئے۔

جرمنی کے وزیر خارجہ کی تقریر

برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ ہر راتھنیاؤ وزیر امور خارجیہ نے ریشٹاگ میں کہا کہ گورمنٹ کو اس امر سے اتفاق ہے کہ اپنے سابق دشمنوں پر یہ ثابت کرنے کی بہرحال کوشش کرنی چاہئے کہ جرمنی اپنی حتی الوسع تاوان کی کل رقم ادا کرنے کو تیار ہے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ایتلافی جرمنی کو اس کا موقع دینگے کہ وہ ایک ایسے بڑے قرضہ کا انتظام کرے جس سے وہ اپنے قرضخواہوں کو مطمئن کرسکے۔

ہندوستانی انقلاب پسند امریکہ میں

دار العوام میں سرچارلس ییٹ نے اون بیانات کی طرف ہاؤس کی توجہ منعطف کی جو ایک ہندوستانی انقلاب پسند نے امریکہ میں کئے ہیں اور جس کا نام اخبارات میں ٹی۔ این۔ گھوش ڈائرکٹر آف امریکن کمیشن چھپا ہے۔ سرچارلس ییٹ نے سوال کیا کہ اس امر کی روک تھام کی کیا تدابیر کی جارہی ہیں۔ کہ امریکہ کی برائیاں ہندوستان کی برطانوی حکومت پر اثر نہ ڈال سکیں۔ اور ایک دوست قوم کے معاملات میں امریکہ کے باشندے کوئی مداخلت نہ کرسکیں۔ مسٹر ہیمسورتھ نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ گورمنٹ کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اون خیالات پر جو ممالک غیر کے اخبارات یا اشخاص ظاہر کریں۔ کسی قسم کا کوئی اثر ڈال سکے۔ البتہ ایسے معاملات کے متعلق جن کا تعلق سلطنت برطانیہ سے ہے۔ ہر ایک کوشش اس امر کی جائیگی کہ ممالک متحدہ کے اون اشخاص کو جو اس مسئلہ میں دلچسپی لے رہے ہیں صحیح اطلاعات بہم پہونچائی جائیں۔

مصری جلاوطنوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیئے

دار العوام میں سوال کے وقت مسٹر ہمسورتھ نے کہا کہ گورنر سیچلز سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اس امر کو پورے طور پر ذہن نشین رکھیں کہ مصری جلاوطن سب بڑے درجہ اور مرتبہ کے لوگ ہیں۔ اور زاغلول پاشا ایک مسن شخص ہیں اور اون کی صحت بھی اچھی نہیں ہے۔ اون سب کو آرام میں رکھنا چاہیئے۔

منسوخی

پنجاب کے دس اضلاع (اٹک۔ میانوالی جہلم گجرات۔ کانگڑہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفرگڑھ۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ شملہ) سے قوانین منع جلسہا اور والنٹیر کوروں کے متعلق منسوخ کئے گئے۔

سکھوں کی کرپانوں

کے متعلق سرکاری اعلان ہوا ہے کہ ننگی کرکے اور قومی نمائش کے طور پر نہ پہنا کریں۔

اکالی جتھہ

کی بابت اعلان ہے کہ جو لوگ خلاف قانون حرکتیں ہیں۔ ریل گاڑیوں یا عدالتوں میں اون کی رکاوٹ کے لئے انتظام ہورہا ہے۔ امرتسری دربار صاحب کا انتظام سکھوں کو دیا گیا۔

شہزادہ ویلز

کی یادگار میں ایچیسن کالج لاہور میں راجہ سر رنجیت سنگ نے ایک طلائی تمغہ ہر سال دینا اُس لڑکے کو منظور کیا ہے جو امتحان میں اول نکلے۔

شاہ حسین

والی حجاز نے تخت سے دستبردار ہونے کی دھمکی دی کیونکہ وہ رعایا میں غیر ہردلعزیز ہورہے ہے اسوجہ سے کہ ہر ایک نفس کے لئے اس نے ۵۰ پیاسٹر ٹیکس لگادیا ہے۔ یہ ٹیکس پہلے ترکوں نے لگایا تھا مگر شاہ حجاز کی مخالفت پر موقوف کردیا گیا تھا مگر اب خود شاہ حسین نے وہی ٹیکس عاید کیا ہے عام لوگ اس ٹیکس سے بہت ناراض ہیں اور یہ ناراضی یہانتک بڑھ گئی ہے کہ مکہ معظمہ میں لڑائی بھی ہوئی ہے جس میں ... کئی جانوں کا نقصان بھی ہوا۔

حمائل شریف عکسی بلا ترجمہ

یہ حمائل لندن کے مطبع عکسی کی چھپی ہوئی ہے ہر صفحہ بیل دار زرین کاغذ سفید، دبیز اور عمدہ، غلطیوں سے مبرا، جلد کپڑے کی۔ تلاوت کے لئے نہایت موزون حجم ۶۰۰ صفحات سے زائد طول ۴½ انچ عرض ۳¼ انچ۔ ہدیہ صرف عہ

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولنا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی شروع میں دیباچہ۔ فضائل تلاوت قرآن مجید۔ آداب تلاوت قرآن مجید، اون ۲۵ انبیاء کے حالات جنکا ذکر قرآن مجید میں صراحتاً موجود ہے رموز و اوقاف ۸۴ صفحوں پر لکھے گئے ہیں حواشی پر آیتوں کا شان نزول، خواص اور فضیلت، کاغذ سفید خاشتہ حجم ۱۰۰۰ صفحہ جلد مضبوط چرمی طول ۷ انچ عرض ۵½ انچ ہدیہ عہ

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کاغذ سفید خاشتہ شروع میں ***

*** فہرست مطالب قرآن مجید تیسیر القرآن مع فہرست سورۃ القرآن رموز و اوقاف قرآن مجید۔ حواشی پر شان نزول۔ فوائد القرآن اور خواص القرآن۔ حجم ۱۲۴۰ صفحات۔ جلد چرمی طول ۵½ انچ عرض ۳½ انچ ہدیہ ہے۔ پتہ۔ خالد برادرس امرتسر۔

پتہ۔ **خالد برادرس امرتسر** (پنجاب)

تیر بہدف فقیری ادویات

معزز خریداران! میں دوسروں کیطرح فضول تعریف نہیں کرنا چاہتا۔ یہ روغن جملہ امراض کیلئے مفید ہے جیسے گٹھیا، بادرس، لوبجھ پن، لنگڑا پن، جوڑ جوڑ کے درد کیلئے انشاء اللہ مجرب ثابت ہوا ہے۔ آزمائش شرط ہے صحت نہ ہو تو قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو اقرارنامہ لکھوالیں قیمت چھوٹی شیشی تین روپیہ بڑی شیشی صہ

روغن اکسیر کھڑے کے واسطے بہت مفید ہے سات یوم میں جڑ سے دور ہو جاتا ہے قیمت چھوٹی شیشی تین روپیہ بڑی شیشی پانچ روپیہ۔ سات یوم میں دمہ بغیر کسی تکلیف کے دور ہو جاتا ہے چھوٹا ڈبہ تین روپیہ بڑا ڈبہ پانچ روپیہ پتہ:۔

سید محمد محبوب الحسن محلہ شاہ سوہن
ناکہ نمبر ۵ دربھنگہ

سلسلہ خلافت اسلامیہ کے تحت میں

خلافت صدیقی ۸ ، خلافت فاروقی ۸ ، خلافت عثمانی ۸ ، خلافت حیدری ۸ ، چاروں کی یکجا قیمت ۲ ، مقابلہ میں مسلمان لڑکے لڑکیوں کیلئے انکا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔ **ام القریٰ** ہندوستان کے نامور مؤرخ خواجہ عبادت صاحب بی۔ اے۔ نائب تحصیلدار کے قلم سے مکہ معظمہ کے تاریخی اور تحقیقی فضائل ۸ ، **غازی انور پاشا** غازی موصوف کی زندگی کی چار حالتوں کے فوٹو اور انکی مفصل لائف عہ **غازی مصطفےٰ کمال پاشا یعنی خالد وقت** سپہ سالار اسلام غازی ممدوح کی شجاعانہ کارنامے مع سوانح عمری عہ **انیس الوارثین** مسئلہ تقسیم وراثت کا بیان مع ایک نقشہ کے آسان طریقہ سے مصنفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی جسکو لاہور کے نامور وکلاء اور بیرسٹر صاحبان نے سراہا ہے قیمت ۸ ، پتہ

منشی مولا بخش کشتہ سیکرٹری انجمن تاجران کتب و منیجر
اخبار اتحاد۔ امرتسر۔ پنجاب

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف اور ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت نرم تیار ہوتے ہیں اسی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما جارہا ہے لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو جلدی طلب فرمائیں قیمت بمقابلہ صفات کے بہت کم یعنی ۱۲ و ۱۵ روپیہ نیز ہمارے ہاں بیل کے خوبصورت بذریعہ کانی خود بخود کھلنے والے نہایت آرام دہ سردی کے نہایت عمدہ و مضبوط تیار ہوتے ہیں قیمت عاء سردی عہ ، خوشنما جھالردار اور کنٹوپ دار نہایت عمدہ اور کاریگری کا اعلیٰ نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت عہ دعہ سردی عہ محصول ذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور دیں

پتہ۔ **شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل۔**
شہر پانی پت (کرنال)

رحمۃ للعالمین

(جلد دوم)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی تھی جسپر مؤرخین، محدثین، اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہوچکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کردیگئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے۔ اب جلد دوم چھپکر تیار ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہوجاتی ہے علم الانساب میں غایت درجہ کی تحقیق دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور انکے تعلقات کا گوش شنیدہ بھی جس سے آجتک بے بہرہ رہا۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کے اعلیٰ ثبوت۔ حب النبی کی کیفیات اور معراج نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونیکے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہؓ کے عظیم الشان کارنامے بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے۔ جہانتک کہ اہلبیت سے تعلق ہے۔ سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہوجاتی ہے قیمت للعہ محصول ۸ (ملنے کے پتے)

(۱) پٹیالہ۔ ریاست پنجاب۔ عطروالا دروازہ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ پنشنر صلحدار نہر منیجر دفتر رحمۃ للعالمین۔

(۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر ایجوکیشن ایجنسی

(۳) بمبئی محلہ کھڑک یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ۔

(۴) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز حافظ غلام قاسم صاحب

(۵) منصورپور صوفی حبیب الرحمن صاحب

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر
جناب مولوی [illegible]
[illegible]

دواء البرص (رجسٹرڈ)

برص (سپید داغ) کے قطعی اور ناممکن العود ازالہ کے لئے دنیا میں ایک ہی دوا ہے جو اپنے مقصد میں حیرت انگیز کامیابی اس دواء البرص نے حاصل کی ہے غالباً آپ ازمنہ ماضی و حال میں اسکی نظیر تلاش کرنے سے عاجز رہینگے۔ برص (سپید داغ) کا مریض اگر مدتوں تک علاج کرانے کے بعد اپنی صحت سے مایوس ہوچکا ہے لیکن اوس نے دواء البرص کا ابتک استعمال نہیں کیا تو ہم ان واقعات میں اسکی بدنصیبی کی دلیل پاتے ہیں آپ اسکا یقین کرنے میں تامل نہ کیجئے کہ دواء البرص کا باقاعدہ استعمال کرنے سے اس مرض کا بالکل استیصال ہوجاتا ہے اور چالیس روز میں نئے مریض [illegible] استعمال میں چنداں پرہیز نہیں اور مقدار دوا کی قلیل تنقیہ وغیرہ رخصت۔ دوا کیا ہے خدا کی قدرت ہی قدرت ہے صبح کو اٹھتے ایک دوا پیالہ بھر پی لی اور دوسری لگالی۔ چالیس روز میں آدھ سیر پینے کی دوا صرف ہوجاتی ہے اور لگانے کی دوا داغوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ایک چھٹانک سے پاؤ بھر تک صرف ہوتی ہے۔ آدھ سیر پینے کی دوا کی قیمت پانچ روپیہ ہے اور ایک چھٹانک لگانے کی دوا کی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ آدھ پاؤ کی ۲ اور پاؤ بھر کی ۵ اگر مریض لگانے کی دوا کا اندازہ خود نہ کرسکے تو فرمائش کے خط میں داغوں کی مقدار لکھدے اسی کے مطابق لگانے کی دوا بھی جائیگی۔ محصول ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا روانہ ہوگا۔

حبوب مقوی

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کا ضعف دور کرکے انسان کو خوش کردیتی ہے۔ قوت خاصہ کے حق میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ اپنے افعال و اعمال میں بے نظیر ہیں۔ اگر فوائد کے لحاظ سے فی گولی عہ بھی قیمت رکھی جائے تو کم ہے لیکن بغرض رفاہ عام تیس گولیوں کی قیمت صرف عہ رکھدی ہے جو ۱۵ روز کے لئے کافی ہیں۔ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا روانہ ہوگا۔

طلاء نایاب مشک

افعال قبیحہ یا اور کسی وجہ سے لوگ اپنی قوت کو ضائع کرچکے ہیں ان کے لئے اکسیر ہے رگوں پٹھوں کی خرابی کو دور کرکے از سر نو طاقت بخشتا ہے۔ کجی۔ لاغری۔ کو دفع کرتا ہے۔ انشاء اللہ اس طلاء کا استعمال آپکو تمام دوسرے طلاؤں سے بے نیاز کردیگا عجیب چیز ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ حبوب مقوی کے ساتھ اس کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے آپ منگا کر دیکھئے تو سہی۔ قیمت صرف تین روپے محصولڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا روانہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- **مینیجر کارخانہ "دواء البرص" غازی پور (یو-پی)**

جناب مولینا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی

کی سوانح عمری چھپ گئی جسکا مدت سے آپکو انتظار تھا۔ اور جسکی جماعت اہلحدیث کو سخت ضرورت تھی اسمیں آپکے ابتدائی حالات، بیت اللہ کا سفر، دکن کی سیر، بھوپال کے حالات [illegible] اور مدرسہ کی کیفیت طلباء کی فہرست اور دیگر ہر قسم کے حالات خاص طور پر قابل دید ہیں اور اجلاء مولینا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مولنا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مولنا حضرت عبد اللہ الغزنوی مولینا حافظ عبد اللہ غازیپوری مولینا شمس الحق صاحب محدث ڈیانوی مولینا ثناء اللہ صاحب امرتسری مولینا حافظ ابراہیم سیالکوٹی وغیرہم جیسے مقتدر حضرات کا ذکر بھی شامل ہے جسکا ہر اہلحدیث بھائی کو دیکھنا نہایت ضروری ہے آپ خود بھی منگوائیں اور احباب کو ترغیب دیکر اسکی اشاعت [illegible] قیمت [illegible] محصولڈاک [illegible] ذیل کتابیں [illegible] ساتھ منگوائیں تاکہ [illegible] اسلام اسیر [illegible] قابل دید ہے مسدس حالی نہایت خوشخط ۲ فتح قسطنطنیہ [illegible] علوم القرآن [illegible] چہل حدیث [illegible] سوالات [illegible] روایات اسلام [illegible] جذبات احرار ۴ لمعات روحانی ۴ کلام اکبر الہ آبادی ۸

پتہ :- محمد عبد الحکیم خادم اولاد حافظ صاحب مرحوم وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ پنجاب

الاعتصام

تصنیف مجدد وقت العلامہ ابی اسحق الشاطبی المتوفی ۷۹۰ھ ہجری۔

مسلمانوں کے تنزل کا سبب وحید روح اسلام کا فنا ہونا ہے اور اسکا سبب باعث اتباع شہوات و بدعات ہے اس کے ثبوت میں علامہ موصوف نے تین جلدوں میں مفصل بیان کیا ہے خوشخط اعلے کاغذ پر طبع ہوئی ہے یہ کتاب محبان حدیث کی جان ہے قیمت عہ محصول ذمہ خریدار۔ پتہ :- شرف الدین و اولادہ تاجران کتب مصریہ بکڈپو۔ بمبئی ۳

اشتہار عطر

جو صاحب عطر استعمال کرتے ہیں انکو چاہئے کہ [illegible] ہم سے بھی تھوڑا سا عطر منگا کر تجربہ کریں انشاء اللہ دیگر کارخانوں سے بارعایت اور اچھا عطر ملیگا ہوگا جو صاحب آزمانا چاہیں ایک ماشہ بھی منگالیں [illegible] پسند نہ آئے واپس کردیں پھر انکی مرضی کے مطابق یا تو مال بدلکر دیا جائیگا یا قیمت واپس کردی جائیگی۔ پتہ :- **محمد صدیق مبارک احمد** صدر بازار میانوالی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر روانہ ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۲۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ [illegible]
روسا و جاگیرداران سے " " [illegible]
عام خریداران سے " " [illegible]
" ششماہی " [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ ۱۲

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مطبوعہ ۲۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ ہجری مطابق ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

خلافت محمدیہ کا ایک ورق .. .. صفحہ ۱
بہتان از اہلقرآن .. .. " ۲
قادیانی مشن .. .. " ۳
قادیانی سچائی کا اصل اصول .. .. " ۴
مسلمانان حال اور جہلائے عرب .. " ۵
بمبئی کے ایک اہلحدیث کی توجہ کا شکریہ " ۶
علماء شیعہ اور ترجمہ قرآن .. .. " ۷
معمولات نبی علیہ الصلوۃ والسلام .. " ۸
قابل توجہ اڈیٹر اہل الذکر .. .. " ۹
فتاوے .. .. " ۱۰
علمی مطلع .. .. " ۱۱
متفرقات .. .. " ۱۳
انتخاب الاخبار .. .. " ۱۴
اشتہارات .. .. " ۱۵

خلافت محمدیہ کا ایک ورق

رسالہ "خلافت محمدیہ" جو سابقاً طبع ہوکر شائع ہوا تھا جس میں خلفاء راشدین کی خلافت کا ثبوت از روئے دلائل نقلیہ و عقلیہ دیا تھا۔ اوس کا جواب شیعہ علماء نے دیا اوس کا جواب الجواب دوسری طبع میں دیا گیا۔ دوسری طبع میں علاوہ جواب الجواب کے ایک ضمیمہ بھی لگایا گیا ہے جو ناظرین اہلحدیث کی ضیافت طبع کے لئے نقل ہے:۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وارضاہ اور غازی مصطفیٰ کمال پاشا ایدہ اللہ بنصرہ

کچھ شک نہیں کہ آج اسلامی دنیا میں اسلامی ممالک پر ایک ماتم شیون، اور گریہ بکا ہے کسی مسلم کا دل برقرار نہیں۔ کیونکہ مایہ ناز ممالک اسلامیہ اُن کے ہاتھوں سے نکل گئے۔ اسی حالت یاس میں اللہ نے اپنے ایک بندہ کو باکمال بناکر کھڑا کردیا جس نے خداداد ہمت اور ذہانت سے کفار کا مقابلہ کیا اس کا نام نامی ہے

"غازی مصطفےٰ کمال پاشا"

پاشا موصوف ترکی فوج کا ایک معمولی افسر تھا جو صوبہ اناطولیہ میں مقیم تھا۔ جب یورپ کی طاقتوں نے سلطنت عثمانیہ سے مصالحت کی اور مصالحت میں وہ وہ کڑی شرطیں لگائیں جو سلطنت کے موت کا پیغام بلکہ موت تھیں تو پاشا ممدوح کی غیرت نے تقاضا کیا کہ ہم ان ذلیل شرطوں پر صلح نہ کرینگے چنانچہ وہ اپنے علاقہ میں کھڑا ہوگیا۔ ادھر یورپ کی طاقتوں نے یونان کی پیٹھ ٹھونک کر آگے کردیا تو یونان نے مسلمانوں پر جو مظالم توڑے خدا ہی انکو انکا بدلہ دیگا۔ گاؤں کے گاؤں، قصبوں کے قصبے، شہروں کے شہر برباد اور تباہ کردیئے۔ مساجد

حیات طیبہ یعنی حضرت مولانا اسمٰعیل دہلوی علیہ الرحمۃ کی مفصل مکمل سوانح عمری مع جنگی کارناموں کے قابل دید و شنید۔ قیمت [illegible] منیجر

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک [illegible]

گرادیں۔ ان کی خونی داستان کا ذکر کتاب "سمرنا میں یونانی مظالم" میں مفصل ملتا ہے۔

غازی مصطفیٰ کمال پاشا نصرہ وعساکرہ نے ان مظالم کا مقابلہ کیا اور خوب کیا۔ یونانیوں کو اتنا مارا کہ ان کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ غازی موصوف نے روتے مسلمانوں کے غم کو کسی قدر مبتل بمسرت کر دیا۔ مگر اتنا کہنے سے ہم نہیں رک سکتے کہ یونان کو ابھی تک صرف اتنا نقصان پہونچا ہے کہ وہ اپنی اس حد پر واپس آگیا ہے جو اتحادی حکومتوں (انگریزوں وغیرہ) نے اسکی مقرر کی تھی۔ اس سے پیچھے ابھی نہیں ہٹا۔ باوجود اس کے تمام اسلامی دنیا میں کمال پاشا کی وہ عزت ہوئی ہے کہ آج کوئی اسلامی لیڈر امیر کابل یا شاہ ایران بلکہ سلطان المعظم کی بھی مسلمانوں کے دلوں میں اتنی عزت نہیں ہوگی جسکے سبب غازی ممدوح کے حق میں دل سے دعا کرتے ہیں اللّٰھم ایدہ وعساکرہ بنصرہ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

غازی موصوف نے بہت کام کیا اور ابھی امید ہے کہ کریگا۔ مگر اس کے مقابلہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واقعات زیادہ عجیب ہیں۔ جب آپ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو تمام اسلامی علاقہ مفتوحہ میں بغاوت پھیل گئی۔ کوئی تو کھلا مرتد ہو گیا کوئی مانع زکوۃ ہوا کوئی مسیلمہ کذاب کا پیرو ہو گیا غرض بقول مورخین بغاوت مدینہ کی دیواروں تک آپہنچی اوس وقت صدیق اکبر ذرا بھی سستی کرتے تو اسلام کا نام ہی دنیا سے مٹ جاتا۔ آپ کھڑے ہوئے۔ ور کمر سے تلوار کھولکر سب مشکلات پر غالب آئے۔ تمام بغاوت فرو کردی۔ نہ صرف بغاوت فرو کی بلکہ پیش قدمی کر کے دمشق تک فتوحات بھی حاصل کر لیں۔ حالانکہ مدت خلافت کل اڑھائی سال تھی۔

سوال یہ ہے

کہ ان دونوں خدمات میں کس کی خدمت اسلامی قوم کے حق میں مفید تر ہیں؟ ہمارے خیال میں ہر کوئی بلا تعصب یہی کہیگا کہ صدیق اکبر کی خدمات کے مقابلہ غازی مصطفےٰ کی خدمات کا وزن بہت کم ہے بلکہ یہ کہنا بھی مبالغہ سے خالی نہ ہوگا کہ کچھ وزن ہی نہیں۔ پھر ان خدمات کی بنا پر غازی موصوف تعریف اور محبت کا مستحق ہو اور صدیق اکبر نہ ہوں؟ اس کا جواب دینا ہر ایک مخلص باایمان کا فرض ہے۔

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر[1]
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

بہتان از اہلقرآن

(۲)

اس سلسلہ کا پہلا نمبر اہلحدیث مورخہ ۱۰ مارچ میں نکل چکا ہے۔ اس سلسلہ میں اون اعتراضات کے جوابات ہونگے جو اڈیٹر صاحب اشاعۃ القرآن (منکر حدیث) نے علماء حدیث پر کئے ہیں۔ چند حدیثیں ایسی نقل کی ہیں جو اون کے خیال میں قرآن مجید کے مخالف ہونیکے باعث بہتان عظیم ہیں منجملہ دوسری حدیث یہ ہے جسکے الفاظ درج ذیل ہیں:

عن عائشۃ قالت توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرھونۃ عند یھودی (بخاری)

یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت جس وقت فوت ہوئے تھے آپکی ذرع ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

اس حدیث پر حسب عادت بڑی لمبی چوڑی تقریر کر کے اصل اعتراض ان لفظوں میں کیا ہے:

"ناظرین! ایسا مبارک رسول اور ایسے صحابہ جنکی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسی فرمائی ہے۔ پھر انکی موجودگی میں آخر وفات کے زمانہ میں محمد رسول اللہ سلام علیہ انکو چھوڑ کر ایک یہودی دشمن اسلام سے اپنی ذرع گروی رکھکر کسطرح جو اپنی خوراک کے لئے طلب کر سکتے تھے؟ حالانکہ آخر وفات کے زمانہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپکو ہر قسم کی نعمت سے مالا مال بھی کیا ہوا تھا۔ اور ملکی فتوحات بھی بہت کچھ ہو چکی تھیں۔"

(اشاعۃ القرآن ج ۱ ع ۲ ص ۱)

اہلحدیث

بس یہی غصہ ہے جسکو بہتان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آپکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اس حدیث پر دو اعتراض ہیں (۱) نفس گرو پر کیونکہ آنحضرت مال کے لحاظ سے غنی ہو چکے تھے (۲) دوم یہودی کے پاس گرو رکھنے پر کیونکہ صحابہ کرام بہت سے موجود تھے جو قرض دے سکتے تھے۔

اسکا جواب یہ ہے کہ نفس گرو تو قرآن مجید سے بھی ثابت ہے غور سے سنئے! فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ یعنی جب قرض لو اور قرضخواہ چاہے تو اوس کے پاس کوئی چیز گرو رکھدو۔

آپکو فن حدیث سے عقیدہ اور فن تاریخ میں واقفیت ہوتی اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ پر مطلع ہوتے تو یہ اعتراض کبھی نہ کرتے حضور کے گھر کی کیفیت ان فتوحات کے بعد بھی یہ تھی کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ دو دو مہینوں تک چولہے میں آگ جلتی تھی صرف کھجور اور پانی پر گذارہ تھا۔

ایک روز (انہی فتوحات کے بعد) بعد نماز عصر آپ گھبرا گئے جلدی سے گھر میں چلے گئے۔ آکر فرمایا میرے گھر میں چاندی کا ایک ٹکڑا تھا۔ دل میں آیا کہ اگر اسی وقت مرجاؤں تو گھر میں چاندی چھوڑ جانیکا خدا کو کیا جواب دونگا۔ اسی فکر میں گیا تھا اب اسکو بانٹ کر آیا ہوں۔ کیا سچ ہے

قرار در کف آزادگاں نگیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

اسی لئے گھر والوں کی خوراک خریدنے میں اپنی ذرع گرو رکھی تھی جو قرآن مجید کے حکم رہان مقبوضۃ کے ماتحت ہے۔

رہا دوسرا سوال کہ صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے یہودی کے پاس کیوں رکھی اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت اس امر میں مجبور نہیں کرتی کہ لین دین کا معاملہ صرف مسلمانوں ہی سے کیا جائے دوسروں سے نہیں حالانکہ اونمیں سے بعض کے معاملہ کی تعریف بھی قرآن مجید میں آئی ہے غور سے سنئے! وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ (پ ۳ ع ۱۶) اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم اگر ایک ڈھیر مال اون کے پاس امانت رکھو تو وہ ادا کر دینگے۔

اس قسم کے قرضوں میں عام دستور ہے جسے ہر کوئی جانتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں عموماً دکانداروں سے لیجاتی ہیں جو محلہ میں دکاندار ہوتا اوس سے لے لیا۔ چونکہ یہودی دکاندار بنیا تھا۔ اسی سے کھانے کو غلہ وغیرہ قرض لیکر حسب الحکم رہان مقبوضۃ گرو رکھدیا ایسے موقعہ پر نہ کوئی اپنے رشتہ دار کو بلاتا ہے نہ کسی مخلص دوست کی تلاش کرتا ہے بلکہ اس حاجت کو خانگی ضرورت سمجھکر خاموشی سے (ص)

[illegible]

---

[1] قیمت خلافت محمدیہ طبع ثانی ۸ر (مینجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

قادیانی امت کے ہتکنڈوں سے ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے۔ کہ کرکے پھر جانا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے ہم سے جب کبھی انہوں نے کوئی وعدہ کیا پورا نہیں کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اعلیٰ حضرت آنجہانی نے یہ رسم جاری کرکے اپنی سنت مؤکدہ میں داخل کر دیا۔ ۱۹۰۳ء میں مجھے قادیان میں گفتگو کے لئے بلایا۔ انعام کا اعلان کیا بڑے طمطراق کے دعاوی کئے۔ مگر جنوری ۱۹۰۳ء میں جب میں پہونچا تو بہانہ بنالیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ علماء کے ساتھ مناظرہ نہ کرونگا حالانکہ کوئی وعدہ نہیں (اگر کوئی مرزائی دکھادے تو انعام لے) بلکہ دراصل بات یہ تھی کہ ؎

خود سوئے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

ہاں میں اپنے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق کو اس سے مستثنیٰ کرتا ہوں۔ جنہوں نے وعدہ کیا اور پورا کیا یعنی وعدہ کیا کہ مباحثہ لدھیانہ میں فیصلہ سرپنچ مخالف ہونے کی صورت میں تین سو روپیہ دونگا سو انہوں نے پورا کیا ایک پائی کم نہ دی۔ جس کے لئے میں اون کو قادیانی امت کی وعدہ شکنی سے مستثنیٰ کرتا ہوں۔

اب جو حدیث دجال کے متعلق قادیانی امت سے بحث چلی اور ہم نے لکھا کہ اگر یہ حدیث منقولہ مرزا صاحب مندرجہ تحفہ گولڑویہ صہ

یخرج دجال یختلون الخ

کسی کتاب حدیث سے دکھادو تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ واپس لے لو۔ اسپر قادیان سے ایک وفد حوصلہ کرکے امرتسر آیا۔ مگر آخر کار وہ بھی صحیح الفاظ میں دکھانے کی جرأت نہ کر سکا اور واپس چلا گیا۔ ؎

ہمہ شوق آمدہ بودند ہمہ حرماں رفتند

جن کی تمام خط وکتابت اہلحدیث مؤرخہ ۱۷۔ فروری میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد قادیان سے خبر آئی تھی کہ اچھا اس فیصلہ کیلئے ہم چار صورتیں پیش کرتے ہیں (۱) تم (اہلحدیث) صاف لفظوں میں اپنا دعویٰ مدلل

(۳) تمہارا امرتسری امین حلف مؤکد بعذاب اٹھائے
(۴) تم خود قسم مؤکد بعذاب کھاؤ۔

دوسری صورت یہ تھی کہ تم اپنا دعویٰ ثابت کردو تو ہم (قادیانیوں) سے تین سو روپیہ انعام لے لو چنانچہ یہ دوسری صورت ہم نے اختیار کرکے اہلحدیث مؤرخہ ۲۴۔ فروری میں اطلاع کردی کہ موعودہ زر امین کے پاس جمع کرادو۔ اس کے جواب میں ہم رسید کے منتظر تھے کہ ناگاہ ۹۔ مارچ کا الفضل پہونچا۔ جس میں وہی مرزائی سنت مؤکدہ نظر آئی۔ کہ وعدہ کرنے کو ہوتا ہے پورا کرنے کو نہیں لکھا کہ تم بھی تین سو روپیہ رکھو۔ کیوں؟ کیونکہ درصورت فیصلہ تمہارے خلاف ہونے کے ہم (قادیانی) غلط مطبوعہ لفظ دکھا کر روپیہ وصول کرلیں"! اسکا مختصر جواب ہم نے ۱۷۔ مارچ کے اہلحدیث میں دیکر مفصل کا وعدہ کیا تھا اصل بات یہ ہے کہ میں نے لکھا تھا کہ حدیث مذکور کسی کتب حدیث سے دکھاؤ۔ اس اپنے چیلنج کا مطلب ہم نے یہ بتایا تھا کہ صحیح الطبع کتاب مطلوب ہے غلط نہیں۔ قادیانی کہتے تھے کہ تم نے صحیح کی قید نہیں لگائی۔ میں اسپر مصر تھا اور ہوں کہ لفظوں میں گو قید نہیں مگر مطلب یہی ہے۔ پس ناظرین میرے اس دعوے کو یاد رکھکر اون کی سنئے لکھتے ہیں:۔

"میں (قاضی اکمل) نے فیصلہ کے لئے چار صورتیں پیش کی تھیں (جو ہم نے اوپر ذکر کی ہیں (اہلحدیث) ان میں سے آپ (اہلحدیث) نے دوسری صورت اختیار کی ہے اور لکھا ہے کہ روپے جمع کرکے رسید مجھے بھیجدو۔ آپ اور آپکے ہمنواؤں کا قسم سے گریز کرنا بتا رہا ہے۔ کہ آپ خدا کے لئے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اور جو کچھ کرتے ہیں روپے کے لالچ میں اندھے ہوکر کرتے ہیں" (الفضل ۹۔ مارچ صلا)

اہلحدیث ہاں جناب! اللہ کے لئے کام کون کرتا ہے اور کون نفس کیلئے کرتا ہے اس کی پہچان بالکل آسان ہے۔ میں ایسی پہچان بتاتا ہوں کہ کل ایمانداروں کے نزدیک مسلم ہے بلکہ آپ کو بھی مسلم ہوگی پس سنئے!

"اللہ کے لئے کام وہ کرتا ہے جو اللہ و رسولؐ کی تعلیم کے مطابق عمل کرتا ہے"۔

کہو صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح جانتے ہو تو سنو! میں اپنے چیلنج کی تشریح کو صحیح ثابت کرنے کا مدعی ہوں جس کے ثبوت پر مجھے انعام ملنا ہے۔ اور حدیث شریف میں قانون ہے:۔

البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر

(مدعی پر ثبوت پیش کرنا ہے۔ اور قسم منکر پر ہے)

بتاؤ! جبکہ میں مدعی ہوں تو تمہارا مجھکو قسم دینا اور میرا قسم اٹھانا اس حدیث کے مطابق ہے؟ تعجب ہے مسیح کے حواری ہوکر شرعی علوم سے ایسے خالی۔

خیر یہ تو ہے آپکے اسی الزام کا جواب۔ اب سنئے اصل بات کا جواب جو آپ لکھتے ہیں کہ میں بھی تین سو اوسی منصف کے پاس جمع کرادوں سو اسکا جواب پہلے بھی دیا گیا ہے اور اب بھی دیا جاتا ہے کہ حالات پیش کرکے اوسی منصف سے فیصلہ کرایا جائیگا کہ تین سو روپیہ جمع کرانا مجھ پر بھی فرض ہے۔

ہاں آپ کے اعتبار کے لئے تین سو کے نوٹ میرے پاس ہونگے جونہی منصف صاحب فیصلہ کردینگے کہ مجھکو بھی جمع کرانا چاہئے میں فوراً اون کو دیدونگا۔ کیا قادیان میں کوئی بہادر ہے جو سامنے آئے؟ آنے سے پہلے سن رکھے میری طرف سے کسی نے کہا ہوا ہے ؎

الا انی فی کل حرب غالب

قادیانی سچائی کا اصل اصول

(از عزیز الرحمن غالب امرتسری از بمبئی)

ان دنوں ایک اشتہار گجراتی زبان میں بمبئی کے مرزائیوں کا میں نے دیکھا۔ جس میں وہی پرانا خیال تھا۔ جیسے مرزا صاحب کہتے کہتے اس جہان سے چل بسے۔ سخت تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے اور ان لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ جنہوں نے بے سمجھے بوجھے مرزا صاحب کی باتوں کو نقل کرتے ہوئے یوں لکھدیا کہ زمانہ کا امام وہی ہو سکتا ہے جو اصل

اصول سے اپنی سچائی ظاہر کردے چنانچہ لکھا ہے کہ اس زمانہ کا امام بڑی سچائی سے ظاہر ہو گیا! اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے وغیرہ۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے کیا سمجھ کر یہ لکھدیا اور اس کے متعلق کہاں تک وہ لوگ مرزا صاحب کو سچائی کا جامہ پہنا کر دنیا کو دکھائینگے۔ سب جانتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے وقت میں نرالے دماغ اور باوسعت خیال کے آدمی ہو گذرے ہیں۔ ایک عالم پر ان کی کارروائیاں ظاہر ہیں اور ظاہر بھی کیوں نہ ہوں جبکہ حضرت سرور دوجہاں کے فرمان کی گنتی کو پورا کرنیوالے ان تیسوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ جن کی نسبت صحیح بخاری مسلم ابوداؤد و ترمذی نے روایات کی ہیں۔

میرے دوستو! معاف رکھنا میں نے مرزا صاحب کے اصل اصول کی فلاسفی ایک ہی لفظ میں حل کردی ہے اور اس میں شک بھی کچھ نہیں۔ اہل بصیرت پر سب ہی ظاہر ہے۔ باقی رہے آپ لوگ سو ذرا مرزا صاحب کی کتاب ازالۃ الاوہام سامنے رکھ لو اور میرزا صاحب کے رنگ بدلنے کا تماشہ دیکھتے جاؤ۔

(پہلی رنگت) میں امام حسین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوں۔ اور حسینی الفطرت ہوں" (ازالہ ص ۶۶)

انصاف شرط ہے کہئے کس بات میں مشابہت ہے؟ شکل میں مشابہت ہے یا منصب وجاہ میں یا شہادت دین میں؟ اسکا جواب تو تو میں میں کے سوا کچھ نہیں لیجئے اسکی رنگینی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ حسینی الفطرۃ دراصل وہ پردہ ہے جسکی آڑ میں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ درحقیقت آنحضرت صلعم خود ہی ہیں۔ جو بروزی طور پر قادیاں میں جلوہ نما ہیں" ذرا اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ھ اپنے سامنے رکھ لو اور دیکھو جو مرزا صاحب نے قصیدہ شائع کیا ہے۔ اسکا عنوان جو خط جلی ہے کیا کہہ رہا ہے فرماتے ہیں ؎

دعوائے ہمتائے جاناں ہو بھلا کس کی مجال
کس کو تاب ہمسری ہے سید لولاک سے
تو نے دکھلایا بروزی طور سے اپنا نشان
قادیاں ہے جلوہ گر اب تیرے روئے پاک سے

(۲) اشتہار دافع البلاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں امام حسین علیہ السلام سے افضل ہوں۔

دونوں دعووں کی جانچ پڑتال ناظرین خود ہی کرلیں۔ ہم اپنی طرف سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ حافظہ کی کمزوری ہو گی۔

اک موج تبسم ہے لب نازکسی کا
ڈرتا ہوں نہ کھل جائے کہیں راز کسی کا

(۳) توضیح المرام میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔

ناظرین ذرا نزاکت کو ملاحظہ فرمائیں۔ کہاں مشابہت کہاں افضلیت کہاں نبی اور رسول۔ خیر قابلیت ہے۔ ہم بھی داد دیتے ہیں۔ واقعی نام روشن کرنا اسی کو کہتے ہیں۔

(۴) مسیح موعود جسکا احادیث صحیحہ سے ضروری طور پر آنا قرار پا چکا ہے۔ وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آگیا۔ اور آج وعدہ پورا ہو گیا۔ (ازالہ ص ۴۱۳)

یہ وہی حضرت ہیں جنہوں نے مسیح علیہ السلام کو آسمان پہ نہ چڑھنے دیا۔ اور عیسائیوں کے ہاتھوں صلیب دلوائی۔ پھر تیسرے دن قبر میں سے زندہ نکالی پھر سکھا پڑھا کشمیر کو چلتا کردیا۔ آخرکار مار کر سری نگر میں قبر بھی بنوا دی۔ اور اب احادیث صحیحہ سے ان کے آنے کے بھی مقر ہیں۔ اللہ اللہ کیا حسن اتفاق ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اجی حضرت! احادیث میں تو یہ بھی آچکا ہے کہ مسیح موعود حج کے لئے جائینگے۔ احادیث سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود کی قبر رسول اللہ کے پاس ہوگی جس کی جگہ ابتک موجود ہے اور احادیث صحیحہ میں تو وہ حدیث بھی آچکی ہے جسکا ذکر شروع میں کر دیا ہے۔ پھر احادیث میں تو یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ جب تشریف لاوینگے۔ تو دنیا کے کل مذاہب ایک ہو جائینگے چنانچہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الخ۔ مرزا صاحب دعوے کرنیکو تو کرگئے مگر اسکا جواب ان کے پاس کیا ہے۔ بتاؤ دنیا میں مذاہب باطلہ اٹھ گئے۔ اور اب صرف پنجابی نبی کے ہی سب پیروکار ہیں؟ دور کیوں جاؤ اپنے گھر میں ہی دیکھو قادیاں میں ہندو۔ آریہ سکھ اور دیگر محمدی مسلمان نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو مرزا صاحب نے کس مذہب کو ہٹا کر اس پر فوق حاصل کیا۔ حالانکہ انہیں بھی الہام ازالہ ص ۱۹۵ پر ہوا تھا۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الخ کیا غلبہ اسی کا نام ہے؟ یہ ہم کہہ نہیں سکتے شائد اپنے بھائی امام الدین کے دین پر غلبہ پا لیا ہو جو بھنگیوں کا گرو اور ہیجڑوں کا پیر تھا۔

اچھا اور دیکھئے اوپر تو احادیث کی رو سے مسیح کے آنے کے مقر ہیں۔ اس سے آگے ازالہ ص ۵۹۵ پر الہام اتار لیا کہ خدا نے مجھے پیغام بھیجا ہے اور میرے پر خاص الہام سے ظاہر کیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اب ذرا پیچھے کی ورق گردانی کیجئے۔ لکھتے ہیں کہ "اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہوگا جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو براہین احمدیہ میں ابن مریم کے نام سے بھی پکارا گیا ہے" (ازالہ ص ۴۱۴)

(۵) لکھتے ہیں کہ حدیث میں جو وارد ہے کہ حارث جو ایک شخص ماوراء النہر کا ہوگا۔ جو آل کو تقویت دیگا جسکی امداد اور نصرت ہر مومن پر واجب ہوگی۔ الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور ان کا مصداق یہی عاجز ہے" (ازالہ ص ۹۷) (دریں چہ شک)

اس سادگی کے صدقے خود مانیں یا نہ مانیں مگر لوگوں کو یقین دلانے کے لئے احادیث کا ذکر ضرور کردیا کرتے ہیں ؎

پارسائی کا یقیں غیر کو دلواتے ہیں
کہیں بھولے سے نہ آجائے تبسم مجھکو

الہامات مرزا } مرزا قادیانی کے الہامات کی تردید
قابل دید قیمت ۱۲؍
ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مسلمانانِ حال اور جہلائے عرب

اگر نظام عالم کی ترتیب اور اسکی فنا و بقا پر تنقیدی نظر ڈالکر غور کیجائے تو معلوم ہوگا کہ کائنات دنیا کی ہر شئے کا رشتہ علت و معلول کے اصول کی آہنی زنجیروں کیساتھ وابستہ ہے انسان کی ناسازی طبع کا تعلق بھی اسی اصول میں مضمر ہے قوموں کے عروج و زوال کا مسئلہ بھی اسی اصول سے حل ہوا کرتا ہے چنانچہ مسلمانوں کی موجودہ نازک حالت پر ہمیں نے بہت غور و فکر کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے یعنی یہ علت معلوم کی ہے کہ قدرت نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ زیر وعدہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ کیا ہے۔ کیونکہ ہمارا کوئی فعل بھی آئین شریعت اسلامیہ کے مطابق نہیں رہا۔ اگر اسلامی اصول اور مذہبی فرائض سے اعراض نہ کرتے تو ہماری یہ حالت نہ ہوتی جو اسوقت ہے جبکہ عرب کے جنگلی اور بے سروسامان لوگ قرآن کی پاک تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دنیا کے بادشاہ بنگئے۔ مشرق سے مغرب اور قطب شمالی سے جنوبی تک اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے باد بہاری کیطرح پھیلگئے۔ قلیل سے زمانہ میں وہ ہر علوم و فنون میں دنیا کی استاد بنگئی مگر افسوس صد افسوس ہم مسلمانوں نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیا اور قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈالدیا سو چاہ ذلت میں گر پڑے اگر اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچیں تو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے اقوال و افعال اب بالکل وہی ہو گئے ہیں جو رسول اللہ صلعم کی بعثت سے پیشتر اہل عرب کے تھے اگر اہل عرب جنگلوں میں جاکر اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے تو کیا اب مسلمان قبرستان میں جاکر خود اپنے ہاتھوں سے دفنائے ہوؤں کو سجدہ نہیں کرتے؟ کیا ولیوں اور پیروں بلکہ بھنگی فقیروں کو قاضی حاجات نہیں مانتے؟ کیا آج مسلمانوں کے نزدیک اجمیر کا دربار نعوذ باللہ من ذالک بارگاہ الٰہی کے برابر قبلۂ حاجات نہیں؟ جبکہ وہاں جاکر ہزاروں ایسے لوگ سجدہ کرتے ہیں جنہوں نے کبھی بھولکر بھی خدا کے حضور میں سجدہ نہیں کیا۔ علاوہ ازیں شادیوں پر جو کفر و شرک کیا جارہا ہے اسکی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ صرف اسقدر ہی لکھدینا کافی ہے کہ اس سے تو مشرکین عرب بھی محض ناآشنا تھے۔ اگر وہ زنا شراب جوا وغیرہ کو حلال سمجھتے تھے تو کیا یہ حرام خیال کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ علانیہ مرتکب ہو رہے ہیں بیکسوں غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے مال کو تو شیر مادر سمجھکر ہضم کر رہے ہیں حالانکہ کفار مکہ کا بھی ان لوگوں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے عدم تعاون تھا۔ جو بیکسوں اور زیر دستوں کا مال کھایا کرتے تھے۔ نیز اگر اہل عرب لڑکیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے چودھویں صدی کے مسلمان تو اور بھی اس سے بھی زیادہ ظلم کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہ نکاح سے پیشتر ہی دو دو تین تین ہزار روپیہ لیکر اپنی لڑکیوں کو ناقابل دولہوں کے حوالہ کردیتے ہیں تاکہ وہ تمام عمر عذاب میں مبتلا رہیں۔ بتلائیے اس فعل بد میں کس کا قدم آگے ہے؟ حق پوچھو تو موجودہ مسلمانوں کا کیونکہ جہلائے عرب تو ایک ہی دفعہ جھگڑا پاک کردیا کرتے تھے۔ آہ! آج اس رسول اللہ صلعم کی امت نے دختر فروشی شروع کر رکھی ہے جس نے کل اپنی صفت وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے ماتحت تمام دنیا کو حریت و مساوات کا سبق دیکر دختر فروشی تو درکنار بردہ فروشی کی رسم کا بھی گلا کاٹ دیا تھا اور خود ہزاروں غلاموں کو آزاد کروا یا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ زمانہ حال کے مسلمان تو زمانہ جاہلیت کے عربوں سے بھی افعال قبیحہ و خصائل شنیعہ میں کہیں آگے ترقی کر چکے ہیں کیونکہ انہیں کم از کم اتنا تو ضرور مادہ غیرت اور انصاف تھا کہ وہ لڑکیوں اور عورتوں کا مال ہرگز نہ کھایا کرتے تھے بلکہ عورتوں کی داد و حق رسی کیلئے اپنی جان شیریں تک قربان کردیتے تھے مگر افسوس ہم اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں اور کام وہ کرتے ہیں جن سے جہلائے عرب کو بھی شرم آتی۔ ہمارا اشارہ یہاں مسئلہ وراثت کیطرف ہے۔ یعنی بمصداق آیت کریمہ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا مسلمان اپنی لڑکیوں کو حصہ نہیں دیتے۔ عروس دنیا کے حسن پر اسقدر دلدادہ و شیدا ہیں کہ اگر قرآن و احادیث کو پڑھکر سنایا جائے تو ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بغرض عبرت بزبان حال یہ کہکر ہمیشہ شرم و غیرت دلاتی ہیں کہ ؎

کھاتا نہیں ہے شیر کبھی غیر کا شکار
گر مرد ہے تو عورتوں کا حق نہ مار رکھ

مگر شاباش! ہماری طبیعت پر کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ احکام قرآنی سے روگردانی کرنے کے باوجود بھی دعوٰی مسلمانی ہے جو محض زبانی ہی زبانی ہے الغرض مسلمانانِ حال کو جس پہلو سے دیکھیں اسی میں وہ جہلائے عرب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں ؎

کم ہونگے اس بساط پہ ہم سے بھی بدقمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے

اب مقام انصاف ہے کہ قدرت نے جو سلوک ہمارے ساتھ کیا ہے کیا وہ بے جا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں حق پوچھو تو ہمارے اعمال کا ہی بدلہ ہے بلکہ بہت کم ہے جبکہ ہمارے افعال اور اوضاع و اطوار کفار مکہ سے بھی زبون و بدتر ہوگئے ہیں جن کے پاس نہ قرآن شریف جیسا کوئی اکمل ہدایت نامہ تھا نہ رسول کریم صلعم جیسا کوئی ریفارمر اور مصلح۔ کاش! ہم مسلمان قرآنی تعلیم سے روگردانی نہ کرتے اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر ہی چلتے تو کبھی چاہ ضلالت میں نہ گرتے۔ اگر اب بھی اپنی بدکرداریوں و بداعتقادیوں کو چھوڑ دیں اور اسلام کی بتائی ہوئی صراط مستقیم پر گامزن ہو کر صوم و صلوٰۃ اور اخلاق کے پابند ہوں تو موجودہ مشکلات سے نجات پانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ پس لازم ہے کہ ہم اپنی آئندہ فلاح کے لئے قرآن شریف کو اپنا دستور العمل اور احادیث و اتباع سنت رسول کو اپنا نصب العین قرار دیں۔ ورنہ اس سے بھی بدتر دن دیکھنے پڑینگے فقط (غریق العصیان عبدالرحمٰن افضل آبادی۔ مدرس کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور)

بمبئی کے ایک اہلحدیث کی توجہ کا شکریہ اور دیگر معروضات

خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اخی فی الدین عبدالرحیم صاحب کو بمبئی کے حقیر عریضہ پر متوجہ کیا جنہوں نے مقصد اصلی کو پایا اور اہلحدیثان بمبئی کے حالات کا اظہار اخبار اہلحدیث ۱۱ مارچ میں فرمایا و نیز اصلاح قومی کی پُردرد لہجہ میں تحریک کی ہے جسکا میں تہ دل سے ممنون و مشکور ہوں جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء میرے خیال ناقص میں انکی تحریر صداقت سے پُر ہے اور نیک نیتی سے لبریز۔ یہ بھی صحیح ہے کہ صرف بمبئی کی حالت نازک ہے بلکہ قریب قریب تمام مقامات کی وہی حالت ہے یعنی غفلت و جمود طاری ہے اس لئے موصوف نے جملہ اہلحدیثوں کو توجہ دلائی ہے جو بہت ہی مناسب ہے اور واقعی اس قابل ہے کہ تمام اہلحدیث توجہ کریں اور سرگرم کوششوں سے مصروف کار ہوں یعنی تبلیغ احکام اور سنت خیر الانام بذریعہ وعظ و پند جا بجا پوری طرح سے کیجاویں۔ نیز اشتہارات و رسالوں کے ذریعہ سے بھی ازحد ضروری

اہلحدیثوں کیطرف سے مفت شائع وتقسیم ہوتے رہیں، کما حقہ اس خدمت کو انجام دیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ بدعت کی رد و رسوم آبائی کی برائی اور شرک کی خرابیاں گنا گنا کر لوگوں پر آشکارا کیا جائے جسکی بیحد ضرورت ہے کیونکہ لوگوں پر غفلت و جمود کا بہت ہی گہرا پردہ پڑا ہوا ہے اور اسی کی چاکی کی ضرورت اشد ضرورت ہے۔ اور خاصکر پیر پرستی قبر پرستی و امداد و استعانت من غیر اللہ وغیرہ وغیرہ کو جو کھلی ہوئی اور ظاہر شرک ہے نکالنے اور دور کرنے کی نیز توحید باری کو ذہن نشین کرانے اور مضبوطی سے جمانے کی خوب جد وجہد کی جائے۔ جو اسلام و اہل اسلام کا اصل الاصول ہے۔ کہ جس کے لئے تمام پیغمبر و رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام نازل کئے گئے اور نہایت کامیابی سے اپنے فرائض منصبی کو ادا فرما کر نیز اتمام حجت کر کے رخصت ہو گئے۔

پس ظاہر ہے کہ یہ کام اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ہم اہلحدیث واقعی اہلحدیث کے معزز لقب سے ملقب ہوں یعنی احکام الٰہی و سنن حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری نگرانی و تعمیل کرتے ہوئے یکجہتی اور اتفاق سے کام لیں نیز آپس کے جھگڑے و فساد اور نفاق و شقاق کو فوراً دور و دفعہ کر دیں جسکی اشد و بے حد تاکید ہے۔

بمبئی میں بقول معزز نامہ نگار خاص اہلحدیث میں جنوبی و شمالی پارٹی یا مسجد والے و مدرسہ والے دو گروہ الگ الگ ہو گئے۔ اور خواہ مخواہ آپس میں تنازع و تفرقہ پڑ گیا جس سے جماعت کی ضعف و کمزوری یقینی و لابدی ہے فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ محض شیطان کیطرف سے ہے کہ جس نے طرفین کو ورغلا کر جانبین کے قلوب میں وسوسہ ڈالا اور جدا کر دیا اور طرح طرح کے خدشات و شبہات میں پھنسا دیا ہے اور خود کنارہ کش ہو کر تماشہ دیکھ رہا ہے نعوذ باللہ۔

اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر دو فریق میں سے ایک فریق والے ضرور ناحق پر ہیں تو کیا یہ افسوس، حیرت اور تعجب کی بات نہیں کہ نام اہلحدیث اور کام شریعت کے سراسر خلاف؟ حالانکہ اس مسئلہ کے بارہ میں نص قطعی یعنی ارشاد خداوندی صاف و صریح موجود ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا ونیز فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

مانا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب و حضرات غزنویہ کے بعض اصحاب سے بعض مسائل میں اختلاف رائے تھا۔ مگر جہانتک معلوم ہے اوس میں بھی اب خاموشی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ پھر اون موصوفین کی عارضی کشیدگی یا اختلاف مسائل کی وجہ سے غیر جگہ آپس میں نا اتفاقی پیدا کرنا یا بدامنی کشیدگی اختیار کر لینا یا اون میں سے کسی کی بھی بیجا غلطیاں نکالنا اور خواہ مخواہ عیب جوئی کے درپے ہو جانا سخت غلطی کا ارتکاب کرنا، عبث و معیوب ہے۔ اور محض اس بنا پر ایک عظیم الشان قومی جلسہ و مجلس مشاورت و اصلاح یعنی اہلحدیث کانفرنس کو بدعت قرار دینا اور اس جلسہ سے الگ تھلگ رہنا معیوب سے معیوب تر و معصیت ضرور ہے۔ پناہ بخدا۔

میں اپنی ناقص معلومات و خیال سے اس امر کا اظہار کر سکتا ہوں کہ بمبئی کی تفریق مذکورہ بالا سے حضرات غزنویہ ہرگز رضامند و خوش نہوں گے بلکہ گمان غالب ہے۔ کہ اون اصحاب کو بمبئی کے اس تنازع و تفرقہ کی خبر نہ ہوگی جیسا کہ جملہ مقامات کے اہلحدیث ناواقف ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پرچہ اہلحدیث میں اہلحدیثان بمبئی کا حال دیکھکر حضرات غزنویہ کو بھی ویسا ہی رنج و ملال ہوا جیسا کہ عوام اہلحدیث کو رنج و ملال پہنچا ہے یا کم از کم پہونچنا چاہیئے۔

بہرکیف جناب مولوی جعفر صاحب امام مسجد اہلحدیث بھائی کلہ اور وہاں کے دیگر ممبران و بااثر حضرات سے التجا ہے کہ اگر یہ واقعہ غلط ہے تو جلد سے جلد آپ لوگ بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی تردید کریں اور اصل واقعہ سے مطلع فرمائیں اور اگر صحیح ہے تو اس کی وجہ موجہ بتلائیں کہ آپ لوگ دو فریق کیوں ہو گئے اور اہل حدیث کانفرنس کس وجہ سے اور کیوں بدعت ہے؟ الغرض جو کچھ حالات ہوں ان کو من وعن اور نہایت صحیح طور سے خوب مفصل بیان فرما کر سبکدوشی حاصل کریں۔ تاکہ باہر والوں کو حال ظاہر و روشن ہو۔ پس اگر ایسا ہوا تو بعد تصدیق صحت کے نہ صرف امید بلکہ یقین ہے کہ جملہ اہلحدیث آپکا ساتھ دینگے۔ اور نیز مولانا موصوف سے الگ و کنارہ کش ہو جائینگے۔ اور ساتھ ہی اہلحدیث کانفرنس کو بھی خیرباد کہہ دینگے کیونکہ یہ دین اسلام کا معاملہ ہے۔ اور ایک روز اس جہان فانی سے سب کو جانا ہے۔ پھر بیجا حمایت و طرفداری کیوں ہو۔ یا خواہ مخواہ و ناحق کدورت اور بغض و عناد کیوں رہے نیز جملہ حضرات جو حامی کانفرنس ہیں شریک کانفرنس ہو کر بدعت کے مرتکب کیوں ہوں؟

پس ضرورت ہے کہ ہر شخص الحب للہ والبغض للہ کا خیال کرے اور اس پر ضرور عامل و کاربند ہو کیونکہ اس کے خلاف عملدرآمد کرنا سراسر اسلام و احکام الٰہی کی خلاف ورزی و مخالفت کرنا ہے۔ جو کسی طرح سے بھی جائز و درست نہیں۔ لیکن جہانتک خیال ہے وہاں تک کوئی وجہ ایسی نہیں معلوم ہوتی جس سے کانفرنس کو بدعت کہا جائے یا مولانا ثناء اللہ صاحب کو مورد الزام ٹھیرایا جائے۔ لہذا مکرر عرض ہے کہ برادران بمبئی مسجد والے اور خاصکر امام مسجد مولوی جعفر صاحب جلد از جلد توجہ فرما کر اپنی تسلی بخش جواب سے مرحمت کریں۔ درصورت خاموشی سارا الزام انہی پر عائد ہوگا۔ کما لا یخفی۔

پس ایسی حالت میں جبکہ موصوفان بمبئی جواب دیں جس کی کافی مدت دو ہفتے ہو سکتی ہے۔ انتظار کر کے کانفرنس کے لائق واعظین میں سے کسی قابل شخص کو وہاں بھیجکر اصلاح قومی کی ضرور کوشش کرنا چاہیئے جسکا بندوبست جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس و سردار جماعت اہلحدیث نہایت خوبی سے کر سکتے ہیں چنانچہ اسیطرح سے جہاں جہاں اسی قسم کے اختلافات ہیں اون تمام مقامات کے لوگوں کو تمام جھگڑے و فسادات اگر ہو سکے تو بطور خود طے کر لینا چاہیئے۔ اور درصورت آپس میں طے نہ ہو سکنے کے بذریعہ مولانا ثناء اللہ صاحب کانفرنس سے قابل و لائق عالم عادل و منصف مزاج بھی ہوں بلا کر فیصلہ کرا لینا چاہیئے اس ترکیب سے بفضلہ تعالیٰ تمام اختلافات رفع ہو کر یکجہتی و کامل اتحاد و اتفاق قائم ہو سکتا ہے اور مجموعی قوت سے بڑے سے بڑے کام بخیر و خوبی انجام پا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔ (ابو محمد عبد القادر عفی عنہ از چکر دھرپور)

علماءِ شیعہ اور ترجمہ قرآن

۲۳۔ دسمبر ۲۱ء کے اہلحدیث میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا جسکا عنوان تھا "کھلا عریضہ بخدمت علماء شیعہ" اس میں قرآن مطبوعہ مطبع یوسفی ۱۳۲۹ھ کے ترجمہ پر علماء شیعہ کو توجہ دلائی۔ نہ کسی عناد سے نہ فساد سے بلکہ محض بامید اصلاح۔ یہ عریضہ نام بنام علماء شیعہ کے مرقوم تھا۔ اور جن کے اسماء گرامی درج تھے۔ اون کو پرچہ اخبار بھی بھیجا گیا۔ مگر عرصہ تک جب علماء شیعہ نے توجہ نہ فرمائی۔ تو ۱۰۔ فروری کو پھر ایک نوٹ لکھا گیا جس میں بھی علماء شیعہ کو اصلاح پر متوجہ کیا گیا مگر غلطی سے اس ترجمہ کو مولوی مقبول احمد مرحوم کی طرف منسوب کیا گیا۔ اس غلطی کی وجہ یہ ہوئی کہ اخبار اثنا عشری دہلی میں ترجمہ قرآن کا ذکر ہوتا تھا اور اسی میں مولوی مقبول احمد صاحب کو مترجم قرآن لکھا جاتا تھا۔ غرض جو کچھ ہم نے لکھا تھا وہ محض اس غرض سے کہ ترجمہ مذکورہ کی اصلاح ہو جائے ان دو نوٹوں کے متعلق ہمارے محترم دوست سید محمد حسین صاحب شوق ڈپٹی کلکٹر پنشنر میرٹھ نے ایک گرامی نامہ بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

۱۰۔ فروری ۲۲ء کے اہلحدیث امرتسر میں بعنوان "علماء شیعہ اور قرآن" سے ایک مضمون درج پاکر میں نے اس کو باشتیاق تمام پڑھا۔ میرے مخدوم قدیم ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب کا کسی غلط ترجمہ پر شیعوں کو توجہ دلانا تو ہر طرح قابل شکر گذاری ہے۔ مگر ایسے مفید و سنجیدہ مقصد کے لئے جو لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہے اس کی نہ تعریف ہوسکتی ہے نہ تقلید۔ تاہم مولانا کی طرز ادا نے بحالت موجودہ بھی ایک تلخ و بدمزہ بات کو رشک قند و نبات بنا دیا ہے ؎

دشنام یار طبع حزیں پر گراں نہیں
اے ہم نفس لطافت آواز دیکھنا

ترجمہ زیر بحث کی ناموزونیت کا انکار حق کو چھپانا اور آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ لیکن ایک شخص واحد کے فعل کا ارکان و اعیان و علمائے شیعہ کو ذمہ دار قرار دینا کس اصول پر مبنی ہے[۱]؟ باوجود سعی خاکسار اس کو نہیں سمجھ سکا۔ اگر مرزا حیرت صاحب وغیرہ کے ترجموں کی جوابدہی بزرگان و علمائے اہلسنت پر نہیں تو ترجمہ زیر بحث کا بار تمام جماعت شیعہ پر کیوں ڈالا جاتا ہے؟ جبکہ صرف ایک صاحب تجارتی فائدہ زیر نظر رکھتے ہوئے کسی نہایت ہی معمولی مترجم سے یہ ترجمہ کراتے اور وہی صاحب اس کی تعریف کے ترانے گاتے اور اس تدبیر سے خریدار بہم پہونچاتے ہیں (اخبار اثنا عشری کیطرف اشارہ ہے۔ اہلحدیث) غالباً شیر پنجاب (مولوی ثناء اللہ صاحب) یا اون کے کسی لائق نائب نے مولانا مقبول احمد صاحب مرحوم کا ترجمہ ملاحظہ ہی نہیں فرمایا۔ ورنہ ایسی غلط و بے ربط عبارت کو مولانا موصوف سے منسوب کرنے میں ضرور تامل کیا جاتا۔ خاکسار کے پاس اسوقت ایک ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم کا۔ دوسرا مولوی فتح محمد خاں صاحب جالندہری کا اور تیسرا مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی کا ہے۔ جن کے علاوہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ سے بھی میں نے فائدہ اٹھایا ہے اس لئے یہ عرض کرسکتا ہوں کہ مولانا مقبول احمد صاحب اعلی اللہ مقامہ کا ترجمہ ذاتی آراء اور مخصوص نوٹوں کو چھوڑ کر تراجم مذکورہ سے ملتا جلتا صاف و سلیس عبارت اور شستہ و رفتہ اردو میں ہے۔

گو خاکسار نے مولانا کی بعض آراء سے اختلاف رکھنے کے باعث متعدد جگہ نشان بنا دیئے ہیں اور میرے نزدیک یہ ترجمہ بوجہ اپنے تفسیری نوٹوں کے احمدی ترجموں کی طرح جمہور اسلام کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ تاہم میرے یا کسی دوسرے شخص کے اختلاف سے ترجمہ مقبول[۲] نامطبوع اور نامقبول نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی خوبی و لطافت میں کسی قسم کا خلل نہیں پڑ سکتا۔

مجھے یہ گذارش کرنے کی اجازت دیجئے کہ اہلحدیث نے سوائے اس بے ربط و غلط ترجمہ کے جو ایک تجارتی مطبع کی مخصوص ایجاد یا قابل افسوس اختراع ہے غالباً کسی اور شیعی ترجمہ کا مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ مقبولی ترجمہ کے علاوہ مولوی حافظ سید فرمان علی صاحب ممتاز الافاضل مرحوم کے مستند و معتبر ترجمہ مطبوعہ ۱۳۲۹ھ کی موجودگی میں شیعہ و علمائے شیعہ کی نسبت وہ الفاظ استعمال نہ کئے جاتے جو ۲۳۔ دسمبر ۲۱ء کو کئے گئے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

گو تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مصنفہ مولوی عمار علی صاحب سونی پتی کی اردو آجکل کی مروجہ زبان سے کہیں کہیں نہیں ملتی۔ تو بھی ترجمہ آیات ایسا نہیں جسکو تحریف سے تعبیر کیا جاوے۔ خاکسار اگر ترجمہ مقبول یا ترجمہ فرمانیہ۔ یا ترجمہ عماریہ کے چند حصے نقل کرے تو یہ مضمون طویل ہو جائیگا۔ اس لئے امر زیر بحث پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے یہ سہل علاج ہے کہ شیر پنجاب براہ کرم انجمن اہلحدیث میرٹھ کے کسی رکن کو ہر سہ تراجم کے ملاحظہ کی تکلیف دیں تاکہ جو مقام مہمل و محرف اور بے ربط ہو۔ خاکسار بھی اسکو دیکھ لے۔ اور پھر ایسے مقامات تنقید و تبصرہ کے لئے اہلحدیث میں شائع کرائے جائیں۔ تفسیری نوٹ اس گذارش میں داخل نہ ہوں۔ کہ خاکسار خود اون سے اختلاف رکھتا ہے جب تک کوئی ایسی جانچ ہو میں صرف آیات مندرجہ اہلحدیث ع۱۵ مطبوعہ ۱۰۔ فروری ۲۲ء کا ترجمہ لکھتا ہوں کہ اس سے بھی کچھ نہ کچھ اندازہ ہو جائیگا۔

(ع۱) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى

(پ ۶ ع ۶)

(الف) اور کسی قوم کی سخت عداوت تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری سے قریب تر ہے[۳]"

(ملاحظہ ہو ص۱۷۱ مقبولی ترجمہ)

(ب) اور تمہیں کسی قبیلہ کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ناانصافی کرنے لگو۔ (خبردار بلکہ) تم (ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری سے بہت قریب ہے"

(ملاحظہ ہو ص۱۷۱ ترجمہ مولوی فرمان علی مرحوم)

---

[۱] "بیالائد بجہ گاواں دہ زا" یہ!! (اہلحدیث) [۲] کس مطبع کا؟ (اہلحدیث) [۳] یہ ترجمہ بھی غلط ہے "اقرب" اسم تفضیل ہے جسکا مفضل علیہ محذوف ہے۔

(آیت ۳) أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ (پ ۹ ع ۳)

(الف) کیا اس نے ان لوگوں کو جو پہلے لوگوں کے بعد زمین کے وارث ہوئے اس امر کی ہدایت نہیں کی ہے کہ اگر ہم چاہیں[له] تو ان کے گناہوں کے بدلے ان پر مصیبت نازل کریں"

(ملاحظہ ہو صفحہ ۲۵۹ مقبولی ترجمہ)

(ب) کیا جو لوگ اہل زمین کے بعد زمین کے وارث (مالک) ہوتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی بدولت انکو مصیبت میں پھنسا دیتے"

(ملاحظہ ہو ترجمہ مولوی فرمان علی صاحب صفحہ ۲۵۹)

مسئلہ زیر بحث پر زیادہ لکھنے کے عوض آیہ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ الخ پڑھکر میں اپنے معزز مخاطب سے یہی کہونگا کہ ع

اگر تو می نہی داد روز داد ہست

اور اس کے ساتھ یہ بھی عرض کرونگا کہ غلطی تالیف و تصنیف یا اختلال و اہمال ترجمہ کا بار کبھی تمام جماعت پر نہیں ڈالا گیا۔

(سید محمد حسین شوق زیدی از میرٹھ)

اہلحدیث جناب کے سارے مضمون کے دو حصے ہیں:-

(۱) یہ ترجمہ مولوی مقبول احمد صاحب کا نہیں بلکہ تجارتی غرض سے کسی معمولی لیاقت کے مترجم کا ہے۔

(۲) ایک شخص کی غلطی تمام جماعت کو آلودہ نہیں کر سکتی۔

میں مشکور ہوں کہ آپنے اہلحدیث کی گذارش پر کافی توجہ کر کے مشکور فرمایا۔ مزید اس لئے کہ اصل مطلب میں اہلحدیث سے اتفاق کیا۔ کیونکہ اہلحدیث کی غرض اس ترجمہ کی غلطی سے تھی جسکو جناب نے بھی معمولی مترجم کا قرار دیا۔ جب معمولی مترجم کا ترجمہ ہے۔ تو پرچہ ہائے مذکورہ میں علماء شیعہ کو اوس کی اصلاح پر توجہ دلا کر اہلحدیث نے کسی خلاقی جرم کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ ایک اخلاقی فرض ادا کیا ہے جو یہ ہے ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ ست
وگر خاموش بنشینم گناہ ست

ہاں یہ بھی ایک شرعی فرض ہے کہ کسی ایک کے کام سے دوسرے کو آلودہ نہ کرو۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ہے۔ لیکن یہ بھی ایک قرآنی مثال ہے کہ جب باقی جماعت کو اس جرم کی خبر ہو جائے اور وہ اوس کی بندش پر توجہ نہ کریں تو ان کو کہا جاتا ہے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

اسی اصول پر ہم نے ۲۳۔ دسمبر کے پرچے میں اپنے کھلے عریضہ کے اخیر میں علماء شیعہ کو مخاطب کر کے لکھا تھا۔

"آپ حضرات اس (ترجمہ) پر غور کریں ورنہ خطرہ ہے کہ شیخ سعدی مرحوم کا اخلاقی فیصلہ تمام شیعہ فرقہ پر چسپاں ہو جائے ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

یہ فقرہ اسی اصول کی پابندی میں تھا۔ جو ہمارے محترم دوست نے تحریر فرمایا ہے۔

اب ہم منتظر ہیں کہ علماء شیعہ اس ترجمہ کیساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ مناسب ہے کہ علاوہ سابقہ مثالوں کے ایک دو مثالیں اور بھی ہم اپنے ناظرین کے لئے عموماً اور جناب محترم اور علماء شیعہ کے لئے خصوصاً پیش کر دیں۔

(آیت ۱) وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

(ترجمہ) اور کیا ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ" (صفحہ ۳۴۲)

اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے حَيٍّ کو مفعول ثانی جعل کا سمجھا ہے جس سے جعل مرکب بنگیا۔ حالانکہ جعل بسیط ہے کیونکہ حَيٍّ مجرور ہے صفت شیٔ کی۔

(آیت ۲) أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا (صفحہ ۳۳)

(ترجمہ) اذن دیا گیا واسطے اون لوگوں کے کہ لڑائی کریں بسبب اس کے کہ ظلم کئے گئے ہیں"

مترجم نے کچھ نہیں سمجھا کہ "لڑائی کریں" یہ فقرہ صلہ ہے یا صیغہ امر ہے۔

ہم نے تو جہانتک اس ترجمہ مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی ۱۳۲۹ھ کو دیکھا ایسا پایا ہے کہ گویا یوسف کنعانی برادران کے ہاتھ میں ہے۔ اب ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ ہمارے شیعہ محترم دوست مضمون نگار کی معرفت یہ ترجمہ اصلاح پذیر ہو جائیگا۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

معمولات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

ترمذی نے شمائل میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوقات کے تین حصے کر دئے تھے۔ ایک عبادت الٰہی کے لئے۔ دوسرا عام خلق اللہ کے لئے۔ تیسرا اپنی ذات کے لئے۔

صبح و شام کے معمولات

معمول تھا کہ نماز فجر پڑھکر (جانماز پر) آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے یہانتک کہ آفتاب اچھی طرح نکل آتا۔ (صحیح مسلم باب تبسمہ صلعم و ابوداؤد صفحہ ۳۱) اور یہی وقت دربار نبوت کا ہوتا۔ لوگ پاس آ آ کر بیٹھتے۔ اور آپ اون کو مواعظ و نصائح تلقین فرماتے (جامع ترمذی)

اکثر صحابہ سے پوچھتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ کسی نے دیکھا ہوتا تو عرض کرتے۔ آپ اسکی تعبیر بیان فرماتے (صحیح مسلم کتاب التعبیر) کبھی خود اپنا خواب بیان فرماتے (صحیح بخاری کتاب التعبیر) اس کے بعد ہر قسم کی گفتگو ہوتی۔ لوگ جاہلیت کے قصے بیان کرتے۔ شعر پڑھتے ہنسی خوشی کی باتیں کرتے آنحضرت صلعم مسکرا دیتے۔ اکثر اسی وقت مال غنیمت اور

[له] یہ ترجمہ بھی غلط ہے لَو ماضی کے لئے ہے چنانچہ آپ کے پیش کردہ دوسرے ترجمہ میں اس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ مگر آپ کے مقبولی ترجمہ میں بصیغہ حال ترجمہ کیا گیا۔ دونوں کو غور سے ملاحظہ فرمائیں (اہلحدیث)

وظائف وخراج وغیرہ کی تقسیم فرماتے۔

بعض روایتوں میں ہے کہ جب کچھ دن چڑھ جاتا تو چاشت کی کبھی چار کبھی آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے۔ گھر جاکر گھر کے دھندے میں مشغول رہتے۔ پھٹے کپڑوں کو سیتے۔ جوتا ٹوٹ جاتا تو اپنے ہاتھ سے گانٹھ لگاتے دودھ دوہتے۔ گھر میں خود جھاڑو دیتے۔ بازار سے سودا لاتے عربی گدہے کی سواری سے آپ کو عار نہ تھا غلاموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھنے اور ان کیساتھ کھانا کھانے سے پرہیز نہ تھا (شمائل ترمذی)

نماز عصر پڑھکر ازواج مطہرات میں سے ایک ایک کے پاس جاتے اور ذرہ ذرہ دیر ٹھیرتے اور پھر جسکی باری ہوتی وہیں رات بسر فرماتے۔ تمام ازواج مطہرات وہیں جمع ہوجاتیں عشا تک صحبت رہتی پھر نماز عشا کے لئے مسجد میں تشریف لیجاتے۔ اور واپس آکر سو رہتے۔ ازواج رخصت ہوجاتیں۔ نماز عشا کے بعد بات چیت کرنی ناپسند فرماتے۔

خواب

عام معمول یہ تھا کہ آپ اول وقت نماز پڑھکر آرام فرماتے تھے۔ سوتے وقت التزاماً قرآن مجید کی کوئی سورہ (بنی اسرائیل۔ زمر۔ حدید۔ حشر۔ صف۔ تغابن۔ جمعہ) پڑھکر سوتے۔

شمائل ترمذی میں ہے کہ آرام فرماتے وقت یہ الفاظ فرماتے اللّٰھم باسمك اموتُ واَحییٰ یعنے خدایا تیرا نام لیکر مرتا ہوں اور زندہ رہتا ہوں" اور جاگتے تو فرماتے الحمدُ للہِ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہِ النشور یعنے اُس خدا کا شکر جس نے موت کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف حشر ہوگا"۔

آدھی رات یا پہر رات رہی جاگ اُٹھتے۔ مسواک ہمیشہ سرہانے رہتی تھی۔ اُٹھکر پہلے مسواک فرماتے پھر وضو کرتے اور عبادت میں مشغول ہوتے۔ آپکی سجدہ گاہ آپکے سرہانے ہوتی تھی۔ ہمیشہ داہنی کروٹ اور دایاں ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھکر سوتے لیکن جب کبھی سفر میں پچھلے پہر منزل پر اُترکر آرام فرماتے تو معمول تھا کہ دایاں ہاتھ اونچا کرکے چہرہ اس پر ٹیک کر سوتے کہ گہری نیند آجائے۔ نیند میں کسی قدر خراٹے کی آواز آتی تھی۔ بچھونے میں کوئی التزام نہ تھا۔ کبھی معمولی بستر پر۔ کبھی کھال پر۔ کبھی چٹائی پر۔ اور کبھی زمین پر آرام فرماتے۔ اس کی تفصیل زرقانی میں حدیث کی متعدد کتابوں کے حوالے سے مذکور ہے

معمولات ملاقات

معمول یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام اور مصافحہ کرتے کوئی شخص اگر جھک کر آپ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اوس وقت تک اس کی طرف سے رخ نہ پھیرتے جبتک وہ خود منہ نہ ہٹا لے۔ مصافحہ میں بھی معمول تھا یعنے کسی سے ہاتھ ملاتے تو جبتک کہ وہ خود نہ چھوڑ دے اسکا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ جو شخص حاضر ہونا چاہتا۔ دروازہ پر کھڑا ہوکر پہلے السلام علیکم کہتا اور ایسا ہی آپ جب کسی کے گھر پر جاتے تو دروازہ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور السلام علیکم کہکر اذن طلب فرماتے (راوی کا بیان ہے کہ آپ عین دروازہ کے سامنے اس وجہ سے کھڑے نہ ہوتے کہ اوس وقت تک دروازوں کے آگے پردہ ڈالنے کا رواج نہ تھا) اگر صاحب خانہ اذن نہ دیتے تو پلٹ آتے۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم سعد بن عبادہ کے گھر تشریف لائے اور باہر کھڑے ہوکر اذن طلبی کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ سعدؓ نے اسطرح آہستہ سلام کا جواب دیا کہ آنحضرت صلعم نے نہیں سنا۔ حضرت سعد کے فرزند قیس بن سعد نے کہا کہ آپ رسول اللہ (صلعم) کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے حضرت سعدؓ نے کہا چپ رہو۔ رسول اللہ بار بار سلام کرینگے تو ہمارے لئے برکت کا سبب ہوگا۔ آنحضرت صلعم نے دوبارہ السلام علیکم کہا اور سعد نے پھر اسیطرح جواب دیا۔ آنحضرت صلعم نے تیسری دفعہ پھر اسی طریقہ سے اذن طلب کیا اور جب کوئی جواب نہ ملا تو آپ واپس چلے۔ حضرت سعدؓ نے جب آپکو جاتے دیکھا تو دوڑ کر گئے۔ اور عرض کی کہ میں آپکا سلام سن رہا تھا۔ لیکن آہستہ جواب دیتا تھا کہ آپ بار بار سلام فرماویں)

(ابو داؤد وکتاب الادب)

عبادات

آپ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے اس عبادت شبانہ کے متعلق مختلف صحابہ سے مختلف روائتیں ہیں۔ کبھی گھر کے لوگ جب سو جاتے۔ آپ چُپ چاپ بستر سے اُٹھتے اور دعا ومناجات الٰہی میں مصروف ہوجاتے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو آپ کو بستر پر نہ پایا سمجھی کہ آپ کسی اور بیوی کے حجرے میں تشریف لیگئے۔ اندھیرے میں ہاتھ سے ادھر اُدھر ٹٹولا تو دیکھا کہ جبین اقدس خاک پر ہے۔ اور آپ سربسجود دعا میں مصروف ہیں۔ یہ دیکھکر حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ مجھکو اپنے شبہ پر ندامت ہوئی۔ اور دل میں کہا سبحان اللہ! ہم کس خیال میں ہیں اور آپ کس عالم میں" (سنن نسائی) کبھی کبھی راتوں کو اُٹھکر آپ تن تنہا قبرستان میں تشریف لے جاتے تھے۔ اور دعا وزاری کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپکے پیچھے پیچھے حضرت عائشہ رضہ چلی گئیں۔ تو دیکھا کہ آپ جنت البقیع میں داخل ہوئے اور دعا مانگی۔

خداوندا! ایسے نبی کے اتباع سے ہمیں جنت نصیب کر۔ آمین ثم آمین۔

(مستفاد از سیرۃ النبی علامہ شبلی لکھنوی)

(کتبہ خادم العلماء ابو عرفان محمد عبد السبحان عفی عنہ مقام پولندہ۔ رشد آباد)

قابل توجہ اڈیٹر اہل الذکر

رسالہ اہل الذکر بابت ماہ ربیع الاول میں اڈیٹر صاحب ہم بنگالیوں کو نہایت سخت الفاظ سے یاد فرماتے ہیں خاصکر انجمن اہلحدیث بنگال پر ٹوٹ جانیکا الزام لگاتے ہیں۔ اس موقعہ پر میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ انجمن اہلحدیث بنگال ابھی تک بفضلہ تعالیٰ چل رہی ہے اور خوب اچھی طرح اپنا فرض ادا کررہی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اگر آپ لوگ نہ دیکھیں تو یہ ہمارا قصور نہیں۔ ہاں اس موقعہ پر اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اپنے صوبہ میں انجمن اہلحدیث قائم کریں۔ راقم احقر محمد احسان اللہ

فتاوے

س نمبر ۱۲۱ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس وقت مولود شریف ہوتی ہے اوس وقت اس جگہ پر جس جگہ مولود ہورہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک حاضر ہوتی ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

(عبد الغفار از کولمبو سیلون)

ج نمبر ۱۲۱ اس عقیدہ کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں ملتا اس کا رد ملتا ہے۔ کیونکہ ایسا خیال کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جاننا ہے۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر کی صفت خداوند تعالے میں ہے۔ وهو علی کل شیء شهید۔ اس لئے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ (ایک روپیہ مرسلہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۲ فجر کی فرض نماز میں بعد رکوع کے امام قنوت پڑھے تو اوس وقت مقتدی بھی قنوت پڑھے یا پیچھے صرف آمین آمین کہے؟ جسکو قنوت نہ یاد ہو وہ کیا پڑھے؟ (خریدار ۳۲۱۹)

ج نمبر ۱۲۲ مقتدی کا پڑھنا ثابت نہیں لہذا آمین آمین کہنا چاہئے۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۳ اگر ذبح فوق العقدہ ہوجاوے اور گھنڈی بجانب دہڑ ہوجاوے تو اوس ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ حلال یا حرام یا مکروہ؟ جو کچھ حکم ہووے معہ نام کتاب و نقل عبارت درج ہووے۔

ج نمبر ۱۲۳ مدار حلت و حرمت قطع عروق اربعہ یا ثلاثہ پر ہے جبڑوں سے لیکر شروع سینہ تک درمیان خواہ جس جگہ سے ذبح کیا جاوے بلا کراہت حلال ہے۔ گھنڈی کو حلال کرنے میں دخل نہیں خواہ بجانب دھڑ ہوجاوے یا بجانب سر۔ لحدیث الذکاة ما بین اللبة واللحیین هدایہ آخرین ص۴۳۵ قاضیخان نولکشوری ج ۴ ص۳۳ فتاوی سراجیہ ص۲۴ رد المحتار مصری ج ۵ ص۲۱۶۔ لا باس بالذبح فی الحلق کلہ وسطہ واعلاہ واسفلہ جامع صغیر یوسفی ص۱۲۹ درمختار نولکشوری جلد ۴ ص۴۲ ۔ جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر چار رگوں میں سے تین قطع ہوجائیں تو وہ ذبیحہ بلا کراہت حلال ہے دیکھو درمختار نولکشوری ج ۴ ص۴۳ هدایہ اخرین یوسفی ص۴۳۵ قاضیخان ج ۴ ص۵۵ سراجیہ ص۲۴۔ باقی رہا یہ اختلاف کہ حلق کس مقام کا نام ہے۔ گھنڈی سے شروع ہوتا ہے۔ یا گھنڈی سے اوپر کچھ فاصلہ پر۔ کتب فقہ اور طب کا متفقہ دعوے ہے کہ حلق گھنڈی سے اوپر کچھ فاصلہ پر ہے جہاں بہازۃ اور لوزتین ہیں الحلق هو الفضاء المشترک بین مسلک الغذاء الذی هو المریء وبین مسلک الهواء الذی هو الحنجرة ما بین الفم والمریء وقصبة الریة وفیه اللهاة واللوزتان۔ شرح اسباب یوسفی مع حاشیہ باب امراض الحلق ص۳۴۳ اقسرائی کانپوری ص۲۱ تحریر المختار ص۳۳ خازن ج۱ ص۳۴ اناٹمی علم تشریح حیوانات مطبوعہ حمیدیہ پریس لاہور ص۳۶۱۔

آجکل جن علماء کا خیال ہے کہ اگر عقدہ یعنی گھنڈی بجانب دہڑ ہوجائے تو وہ ذبیحہ حرام یا مکروہ ہے یہ اون کی غلطی ہے وہ علمائے کرام کے اس فیصلے کو نہیں۔ والقول بعدم الحل قول العوام ولیس بمعتبر فتحل سواء بقیت العقدة مما یلی الراس او الصدر شامی مصری ج۵ ص۲۰۶ مستخلص علی الکنز مطبع حنفی دهلی ص۳۴۳ فتاوی بزازیہ ص۳۳۔ والسلام۔

(ابو عبد الحی محمد فاضل امام مسجد چک ۲۸۷ ضلع لائل پور)

اہلحدیث جواب صحیح ہے۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۴ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

(خاکسار ا-ح- از نابھہ)

ج نمبر ۱۲۴ ایک حدیث میں آیا ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور (رواہ احمد والترمذی) یعنی آنحضرتؐ نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے

قالت عائشة (رضی اللہ عنہا) یا رسول اللہ کیف اقول فی زیارة القبور قال قولی السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون (رواہ مسلم)

یعنے حضرت عائشہؓ نے سوال کیا۔ حضرت میں زیارت قبور کروں تو دعا میں کیا کہوں؟ فرمایا کہا کیجو اے ساکنان (قبرے) دیار تم پر سلام ہو۔ اور اللہ رحم کرے ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور پچھلوں پر ہم بھی انشاء اللہ جلدی تم سے ملنے والے ہیں۔"

یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ کے باب زیارۃ القبور میں نقل ہیں۔ بظاہر یہ دونوں مخالف ہیں اسلئے مشکوٰۃ کے مقام مذکور پر لکھا ہے۔

قد رای بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارة القبور فلما رخص دخل فی رخصته الرجال والنساء (ص۱۵۴)

یعنی بعض علماء نے سمجھا ہے کہ یہ منع والی روایت رخصت دینے سے پہلے تھی جب رخصت ہوگئی (جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے) تو اس رخصت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہوگئے۔

اس کے برخلاف بعض علماء نے کہا ہے کہ عورتوں کے حق میں زیارت قبور بدستور منع ہے کیونکہ اونکو صبر کم اور گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے۔

یہ ہیں علماء کی دو رائیں ہر رائے میں ایک حدیث منسوخ لی ہے۔ میرے نزدیک دونوں پر عمل ہو سکتا ہے منع والی حدیث میں زوارات کا لفظ صیغہ مبالغہ کا ہے جسکے معنی ہیں بہت دفعہ بار بار زیارت کرنیوالیاں۔ منع کی حدیث تو ایسی عورتوں کو مانع ہے۔ اور حضرت عائشہ والی حدیث اون عورتوں کے حق میں ہی جو کبھی کبھی کسی زیادہ قریبی کی قبر کی زیارت کو جائیں مگر صبر و سکون کے ساتھ۔ (واللہ اعلم)

نور العینین یعنی شیخ حسین صاحب محدث [illegible] کے فتاوے عربی کی جلد اول [illegible] کے لئے [illegible] قیمت [illegible]

ملکی مطلع

شہزادہ صاحب آئے اور چلے گئے

ابھی کل کی بات ہے کہ شہزادہ صاحب کے آنے کی دھوم دھام تھی کہ آئیں یا نہ آئیں۔ اب خبر آئی ہے کہ ۱۷ مارچ کو کراچی کے بندرگاہ سے سوار ہو کر تشریف لیگئے۔

ہندوستان کے لئے اور کوئی بات خوشی کی ہو یا نہ ہو یہ تو خوشی کی بات ہے کہ خیر و خیریت سے واپس ہوگئے۔ شہزادہ صاحب کے زمانہ سفر میں ہندوستان نے اون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ خود اسی سے ظاہر ہے کہ اون کے ورود ہند کے دن ملک میں ہڑتال ہوئی پھر جس جس بڑے شہر میں گئے وہاں وہاں روز ورود میں ہڑتال سے استقبال ہوا۔ کسی کے آنے کے موقع پر ہڑتال کا ہونا ایک قسم کا اظہار رنج ہوتا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ شہزادہ صاحب جہاں کہیں گئے ہندوستانی اون کے اردگرد نظر آئے جن سے وہ ملے اور خوش ہوئے مگر واقعات کا چھپانا بھی ایک قسم کا اخلاقی جرم ہے کون نہیں جانتا کہ جو ہندوستانی استقبال میں آگے پیچھے رہے یا جلوس میں شرکت کی۔ انکی اصل وجہ حکام سے مخفی نہیں۔

اصل مطلب یہ بات بھی چھوڑیئے کہ شہزادہ صاحب کے آنے پر ملک میں کیا ہوا۔ اصل سوال یہ ہے کہ شہزادہ صاحب کی تشریف آوری سے ملک کو فائدہ کیا ہوا؟ اس میں شک نہیں کہ شاہزادہ صاحب بحیثیت آئندہ بادشاہ ہونے کے تشریف لائے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اون کو رعیت کے حالات سے اطلاع ہونی چاہئے تھی۔ مگر کیا شہزادہ صاحب اس سفر میں رعیت کے حالات سے مطلع ہوئے؟ کیا اون کو اصل حالات کی اطلاع ہوئی؟ ہمارے خیال میں اگر اصل حالات سے اطلاع ہوتی تو وہ خود وزارت کو یہ اطلاع نہ دیتے کہ ہندوستان نے ہمارا بہت اچھا استقبال کیا اور وزارت اون کو اس سفر پر مبارک باد نہ بھیجتی۔ غالباً یہ کہا جائیگا کہ ملکی لوگوں نے کب اون کو حالات بتانے کی کوشش کی؟ جواب یہ ہے کہ اون کی تشریف آوری سے پہلے ہی حکومت ہند نے اعلان کر دیا تھا کہ شہزادہ صاحب کی ذات گرامی سیاسیات سے بالاتر ہوگی۔ یعنی وہ محض ایک بزرگ زادے کی طرح تشریف لاتے ہیں جو لَا یَضُرُّ وَلَا یَنْفَعُ وَلَا یَسْمَعُ وَلَا یُغْنِیْ اس لئے رعایا کے اعیان نے اون کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ خود شہزادہ صاحب اور اُن کی پارٹی کے لئے کئی مہینے اچھی خاصی تفریح اور ملاقات احباب کے گذرے ہونگے۔

کانگرس ہمارے خیال میں کانگرس بڑی مبارکبادی کی مستحق ہے جس کے احکام کا یہ اثر ہوا کہ اوس کے حسب منشا ہڑتال بھی ہوئی۔ اور اس کے احکام کے اثر سے شہزادہ صاحب کی ذات گرامی کو کسی قسم کی تکلیف کا خطرہ بھی نہیں ہوا۔ اور بخیریت واپس تشریف لے گئے۔

وزیر ہند کا استعفا اور ہندو مسلم کے جذبات

آجکل ملک میں وزیر ہند کے استعفا پر جسقدر جوش و خروش ہے کسی دوسرے امر کے متعلق نہیں۔ ایک پارٹی ان کی مدح سرائی میں یہ کہتی ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں ریفارم اسکیم جاری کرکے کونسلوں میں وسعت دی۔ اور کئی امور میں اختیار بھی دیئے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ وہ دراصل خلافت عثمانیہ پر قربان ہوئے ہیں۔ کیونکہ ترکوں کی مصالحت کے متعلق جو مراسلہ گورنمنٹ ہند نے اون کو بھیجا تھا۔ انہوں نے وہ شائع کرا دیا اس لئے وزارت انگلستان اون پر ناراض ہو گئی ہے

بعض مسلمان تو یہانتک ترقی کر گئے کہ اب ہمکو گورنمنٹ سے عدم تعاون چھوڑ کر تعاون کر لینا چاہئے جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ مسلمانوں کا وفد حکومت ہند کے پاس جا کر اظہار شکر کرے کہ اوس نے ترکوں کے ساتھ باعزت صلح کرنے کی سفارش کی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ عجلت ہے۔ دور اندیشی نہیں سیاسی رازوں تک پہونچنا ہم جیسے معمولی دماغوں کا کام نہیں ممکن ہے انگلستان کی یہ ایک سیاسی حکمت عملی ہو کہ ہندوستانی مسلمانوں کو حکومت ہند سے مانوس کرایا جائے۔ پھر اوس سفارش کا ماننا یا نہ ماننا حکومت انگلینڈ کے اختیار میں ہے۔ چلو کام بھی اپنے حسب منشا رہا اور دیا دلایا بھی کچھ نہیں۔ مفت کرم داشتن کے اصول پر مفت کام بن جائیگا حالانکہ اصل حکومت ہم پر انگلستان کی ہے جس صورت میں انگلستان کی حکومت مسلمانوں کے مطالبات ماننے سے ابھی تک منکر ہیں۔ اور لارڈ کرزن جیسے مدبر کی موجودگی میں ممکن نہیں۔ تو ابھی سے مسلمان حکومت سے تعاون کرکے اپنے رویہ کو بدل دیں پھر آگے چل کر اس کو بھی تبدیل کریں تو کہا جائیگا

یصبح مومناً و یمسی کافرا

ایک اور لغزش کا خطرہ

کچھ شک نہیں کہ ہندوستان کی ترقی کے لئے ہندو مسلم اتفاق کی سخت ضرورت ہے۔ ہندوستانی قوموں کے مطالبات آجکل دو رہے ہیں۔ ایک اصلی اور ایک ضمنی۔ اصل تو آزادی ہند جس کی آواز غیر مسلم قوموں نے اٹھائی تھی اور مسلم قوم بعد میں اسکی آواز میں اون کی ہمسفر ہوگئی۔ دوسرا مطالبہ ہے بحالی خلافت ترکی یعنی مقامات مقدسہ پر ترکی سلطان کا اقتدار سمرنا وغیرہ علاقوں کا اون کو ملنا۔ اور قسطنطنیہ کی آزادی کچھ شک نہیں کہ یہ مطالبہ مسلمانوں کی طرف سے ہوا ہندوؤں نے اس میں ہاں ملائی۔ اور ہر جگہ برابر یہ لفظ اون کے منہ سے نکلتا رہا کہ ہمارے مطالبات

بحالیٔ خلافت اور آزادی ہند۔ اب جو حکومت ہند نے مطالبات مسلمانان کی بابت سفارش کی ہے جس پر ابھی سے بعض مسلمانوں نے یہ تحریک شروع کردی ہے کہ حکومت کے پاس وفد جائے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ حکومت ہند سے تعاون کیا جائے یا بالفاظ دیگر یہ کہ اس وقت تک جو رعیت راعی سے روٹھ رہی ہے روٹھنا چھوڑ کر مان جائے تو کیا اس تحریک سے یہ خطرہ تو نہیں کہ عنقریب یہ تحریک بھی نہ کی جائے کہ ہندوؤں کے اصل مطالبہ (آزادی ہند) سے بالکل جدا ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمارا مقصد حاصل ہوگیا۔

واللہ ایسا کرنے سے مسلم قوم تاریخ ہند میں غدار کے لقب سے ملقب کی جائیگی۔ حالانکہ مسلم قوم ہمیشہ سے دعوے کرتی چلی آئی ہے کہ میں جس کے ساتھ دوستی کرتی ہوں نباہتی ہوں جس سے عہد کرتی ہوں پورا کرتی ہوں۔ اس کا علی الاعلان اعلان ہے ؎

دوستی را نباید ایں غدار

حکومت ہند اور دفتر ہند

حکومت ہند سے مراد ہے وائسرائے کی حکومت اور دفتر ہند سے مراد ہے وزیر ہند کا دفتر جو انگلستان میں ہے۔ آجکل ان دونوں میں سوء مزاجی پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ آجتک تو وزیر ہند اور وائسرائے ہند کی پالیسی (طرز حکومت) قریباً متفق تھی۔ اسی لئے مراسلہ متعلق ترکی یہاں سے گیا اور وہاں سے شائع کیا گیا۔ اور وزیر ہند سے استعفا دلوایا گیا۔ مگر اب آئندہ کو ضروری ہے کہ وزیر ہند وہ ہو جو سابق وزیر ہند کے برخلاف پالیسی رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر سابق کے موافق ہو۔ تو اوس کی اوپر والوں سے موافقت نہ ہوگی۔ اور اگر اوپر والوں سے موافقت کریگا تو حکومت ہند سے ناموافقت ہونے کا خطرہ ہے۔ اسی لئے اجتک کئی ایک انگریز مدبروں کو وزارت ہند کے لئے کہا گیا مگر انہوں نے انکار کردیا اور ابھی تک اس عہدہ جلیلہ کے لئے تصفیہ نہیں ہوا۔ اسی خیال سے انگلستان میں یہ خیال کیا گیا ہے کہ وائسرائے ہند بھی مستعفی ہو جائینگے۔ یہ انقلاب بھی ہندوستان کی قسمت میں کچھ خوش آئند نہ ہوگا گو اس میں بھی شک نہیں کہ موجودہ وائسرائے بہادر نے بھی ہندوستانیوں کی دلداری کرنے کی بجائے بہت کچھ دل آزاری ہی کی ہے تاہم جو نیا آئیگا۔ تو اوس کی اور وزیر ہند کی پالسی سابقہ پالسی کے یقیناً برخلاف ہوگی۔ نتیجہ یہ ہوگا

دوگونہ رنج و عذاب ست جان مجنوں را ؎
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلےٰ

مصر آزاد

"مَنْ جَدَّ وَجَدَ" یہ عربی زبان کی ایک مثل ہے جس کے معنے ہیں "جوئندہ یابندہ" جو صدق سعی سے تلاش کرے۔ وہ پالیتا ہے۔

ملک مصر بہت مدت سے ساعی آزادی تھا۔ ترکوں کے زمانہ میں اوس پر دو قسم کی حکومت تھی۔ ایک ترکوں کی سیادت۔ دوسرے انگریزوں کا فوجی قبضہ اور مزاحمت۔ اوس زمانہ میں مصری لیڈروں کی یہ کوشش تھی کہ انگلستان کا قبضہ مصر سے اٹھ جائے مصطفےٰ کامل پاشا مرحوم ایک نوجوان باکمال لیڈر تھا جسکی شہرت اور قبولیت اُن دنوں آجکل کے کمالی پاشا سے زیادہ تھی۔ مرحوم کی ساری عمر اسی جدّ و جہد میں خرچ ہوئی لیکن مرادیں کامیاب نہ ہو سکا۔ بلکہ ایام جنگ میں انگلستان نے ترکوں کا حق سیادت سلب کرکے ممالک برطانیہ میں الحاق کر لیا۔ ایسا کرنے سے مصریوں کو بہت صدمہ ہوا۔ چنانچہ انہوں نے بھی سابق کی نسبت بہت زیادہ زور دیا کئی ایک قربانیاں دیں۔ یہانتک کہ جان سے عزیز سعد زاغلول پاشا لیڈر کو بھی اون سے جدا کیا گیا جس طرح اہل ہند سے علی برادران اور گاندھی جی وغیرہ جدا کئے گئے ہیں۔ سب کچھ ہوا مگر عربی مثل مذکور کی صداقت آخر کار ظاہر ہو گئی۔ خبر آگئی کہ سلطانِ مصر نے آزادی کا اعلان کرکے سلطان کا لقب جو عطیۂ انگریزی تھا چھوڑ کر مَلِکِ مصر (یعنی بادشاہِ مصر) کا لقب اختیار کیا۔ الحمد للہ ؛

مظلوم موپلے اور مسلمانوں کے فرائض

مسلمانو! تمہاری غیرت ملی کا تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ اپنے مظلوم بھائیوں اور ہمسائیوں کی خبرگیری کرو۔ ان کے حالات کی حقانیت کے ساتھ تفتیش کرکے ملک میں شائع کرو۔ اور جسقدر ان کی مالی امداد کر سکتے ہو کرو۔ تمہارے کلمہ گو بھائی ہیں تمہارے ہمسایہ ہیں۔ ان کی امداد تمہارا اہم فرض ہے۔ جمعیۃ علمائے ہند نے اپنے اجلاس عام منعقدہ اجمیر میں تحقیق حال کے لئے ایک وفد ملیبار کو بھیجنا تجویز کیا ہے اور مظلوم موپلوں کی امداد کے لئے فراہمی سرمایہ کا بار اپنے سر لیا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور اعانتی رقوم دفتر جمعیۃ میں ارسال کریں جمعیۃ نہایت احتیاط کے ساتھ زر اعانت کو مستحقین تک پہونچانے کا انتظام کریگی۔ جو اکابر علماء کہ اجلاس میں موجود تھے انہوں نے بے حد دلچسپی کے ساتھ سرمایۂ اعانت مظلومین موپلہ کی فراہمی میں سعی کا وعدہ فرمایا ہے تحقیقاتی وفد بھی جلد مرتب ہو کر روانہ ہونے والا ہے اسلئے مسلمان جلد سے جلد اعانتی رقوم ارسال کریں تاکہ ایک بڑی قسط یہ وفد اپنے ساتھ لے جا سکے۔ ارکان وفد کے نام عنقریب شائع کردیے جائیں گے ؛

(مولانا) محمد کفایت اللہ (صدر جمعیۃ علماء ہند)
(مولانا) محمد عبد الحلیم الصدیقی (ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

مرزا غلام احمد قادیانی کا خارج از اسلام ہونا

یہ چھوٹا سا رسالہ چار حصوں پر مشتمل ہے جنمیں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹے نبی تھے قیمت حصہ اول ۴ر حصہ دوم ۲ر حصہ سوم ۲ر حصہ چہارم ۳ر (حاجی عبد الواحد کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور سے طلب کریں)

متفرقات

غریب فنڈ میں بعض لوگ داخلہ بھیجکر سمجھتے ہیں کہ یہ قیمت ہے حالانکہ عا/ رقم داخلہ ہوتا ہے۔ جو فنڈ کی گنجائش کے مطابق جاری کیا جاتا ہے ابھی مندرجہ ذیل سائلین درج رجسٹر ہیں۔ محمد اسحق۔ نور عالم۔ مولوی غلام محمد۔ منشی ولی محمد ابراہیم۔ مولوی عبدالمالک۔ محمد منیر۔ مولوی خوشی محمد عبدالرحمن۔ محمد عبدالشکور۔ ملا ابراہیم چراغ الدین امیر حسین۔ عبدالاحد خان۔ مولوی عبدالعزیز۔ ان کے داخلے آچکے ہیں حسب گنجائش اخبار نمبروار جاری ہوگا۔ جو صاحب بے صبری کریں وہ داخلہ واپس لے سکتے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی کیفیت مزاج سے پبلک کو کوئی اطلاع نہیں آتی۔ خلافت کمیٹی بنگال کو چاہئے ہفتہ وار اطلاع شائع کیا کرے جس میں کیفیت مزاج کا علم ہو سکے۔

قادیان سے اطلاع آئی ہے کہ مرزائی اُمت ایک زمین کو ہموار کر رہی تھی جس میں مسلمانوں کے مُردے دفن تھے۔ مسلمانوں نے روکا۔ نہ رُکے۔ قدرتی طور پر ایک بڑا سا مٹی کا ٹیلہ گرا جس کے نیچے دب کر کھودنے والا مردود مرگیا۔ (قادیانی کرامت)

قادیانی اُمت کو مبارک مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کو مقام پٹی ضلع لاہور میں ساتواں فرزند خدا نے دیا۔ خدا نیک کرے۔

درخواست اخبار میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب مجھکو اخبار اہل حدیث جاری کرادے۔ (علی محمد صمصام از کسکا کریالہ ڈاکخانہ ترنتارن ضلع امرتسر)

ایضاً اخبار کا شائق ہوں۔ (منشی محمد ثناء اللہ ولد مولوی غلام نبی امام مسجد پریم کوٹ)

قادیانیوں پر فتح زیرہ ضلع فیروزپور پنجاب میں مرزائیوں سے مناظرہ تھا کہ حدیث میں حضرت عیسےٰ کا نزول من السماء دکھا دو۔ بصورت ملجانے کے ہم مرزائیت سے توبہ کرینگے۔ مولوی محمد امین صاحب واعظ اہلحدیث کانفرنس کو ہم لوگوں نے بلایا۔ آپ نے کتاب الاسماء وغیرہ سے حدیث دکھا دی سب مسلمان خوش ہوئے اور مرزائی شرمندہ ہوئے۔

(مولوی محمد یوسف از زیرہ)

طلب دعا میں قرضدار ہوں۔ ناظرین للّٰہ فی اللّٰہ میرے لئے دعا کریں۔

(ولی محمد سپ)

اللہ تعالےٰ آپ کو قرض سے سبکدوش کرکر آپ بھی بکثرت پڑھا کریں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ (۲ر۔ داخل غریب فنڈ)

اپنا فرض ادا کریں

یعنی اہلحدیث کی اشاعت پر توجہ کریں

ورنہ تنزل کا خطرہ ہے

(مینیجر)

سردار اہل حدیث کے متعلق مبارکباد کی ڈاک ابھی تک جاری ہے مگر نصب العین سرداری کے متعلق توجہ بہت کم ہے۔ مہربانی کر اصل مقصد پر توجہ کریں

بیت المال کی تحریک جاری ہوئے بھی عرصہ ہوا مگر بہت کم توجہ ہوئی۔ منشی شجاع الدین خانصاحب از پشاور عنہ مرسلہ شیخ عبدالکریم صاحب از مزنگ لاہور چندہ متفرق صہ سابقہ ۲۳عہ کل ۲۸عہ

نوٹ یہ بیت المال قومی ضرورتوں کے لئے ہے

جو پنجاب میں جاری کی جاویگی۔ مدرسہ یتامیٰ۔ بیوگان دیگر ضروریات اہلحدیث۔ پس اصحاب کرم بہت جلد توجہ فرمائیں۔

جلسہ اہلحدیث سوہدرہ ۲۹۔ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے وزیرآبادی بالکل متصل۔ ملا ملتانی وزیرآبادی بھی شریک جلسہ ہو کر اپنے شکوک رفع کرالیں تو کیا اچھا ہو۔

(عبدالرحیم عبدالرحمٰن از وزیرآباد)

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۱۴۔۱۵۔۱۶ اپریل کو اسلامیہ سکول دروازہ شیرانوالہ لاہور میں ہونا قرار پایا ہے۔ جو لوگ انجمن کے ہاں ٹھیرنا چاہیں وہ ۲۵۔ مارچ تک اطلاع دیں

(سکرٹری)

دعاء صحت جناب نواب حاجی اسمٰعیل خان صاحب رئیس دتاولی مقیم آگرہ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام دلی توجہ سے دعاء صحت فرماویں۔ (حکیم عبداللہ از آگرہ)

اللّٰھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک

خریداران اہلحدیث کو تاکیدی اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ مہربانی کرکے بوقت خط وکتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ (مینیجر اہلحدیث)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس عہ ۲۲۱ آر

ریلوے اسٹیشن لاہور چھاؤنی مشرقی اور لاہور چھاؤنی مغربی کے ناموں میں تبدیلی:

مورخہ یکم اپریل ۲۲ء سے ریلوے اسٹیشن لاہور چھاؤنی مشرقی کا نام مغلپورہ اور لاہور چھاؤنی مغربی کا نام لاہور چھاؤنی بدل دیا جائیگا۔

اے۔ پی۔ سٹیول
ٹریفک مینیجر

فتوحات اہلحدیث۔ ان مقدمات کا فیصلہ جو مخالفوں کے ساتھ مختلف عدالتوں میں اہلحدیث کے حق میں ہوا۔ ۲ر منیجر

انتخاب الاخبار

اسیران جدید

لالہ لاجپت رائے کو دو سال آغا محمد صفدر کو دو سال۔ گاندھی جی کو چھ سال کی سزا ہوئی۔ (نجاہم اللہ)

ہڑتال

پنجاب کانگرس کمیٹی کی تجویز سے گاندھی جی کے قید ہونے کے دن لاہور امرتسر وغیرہ بلاد میں ماتمی ہڑتال ہوئی۔

زمانہ

اخبار کلکتہ خدا کے فضل سے پھر جاری ہو گیا۔ خدا جاری رکھے۔

مولوی اسمٰعیل غزنوی

ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی مع دو رضاکاروں کے گرفتار ہو گئے۔ مقدمہ جاری ہے۔ (نجاہم اللہ)

کانگرس کمیٹی

احمد آباد نے ۱۷۔ مارچ کو فیصلہ کیا ہے کہ جو پروگرام بردولی اور دہلی میں بنایا گیا ہے اوس کی تکمیل کی جائے۔

ہندوستانی مسلمانوں کیساتھ ہمدردی

دارالعوام میں سر جے۔ ڈی ریز نے تحریک کی کہ مسٹر مانٹیگو کی استعفا سے ہندوستان کے مسلمانوں پر جو بُرا اثر پڑا ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے امپیریل گورمنٹ کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے میں کمی نہ کرے۔ (طفل تسلی)

وزیر ہند کی خدمات ہند

بنگال کونسل کے ممبران کی خواہش کے مطابق مسٹر مانٹیگو خدمات ہند کی پسندیدگی ضبط تحریر میں لائے جانے اور ان تک اظہار تشکر پہنچانے کے بارے میں لارڈ رانلڈشے گورنر نے اجازت دیدی ہے کہ کل کے اجلاس میں رزولیوشن پیش ہو۔

دہلی میں گرفتاریاں

سکرٹری کانگرس کمیٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں: مولوی عبدالقیوم انصاری سکرٹری خلافت کمیٹی دہلی سید اکرام احمد رضوی اور مولوی ابو محمد مصلح (کارکنان کانگرس) کو ایک شراب کی دکان پر پہرہ دیتے ہوئے پولیس نے دفعہ ۲۷۹ کے ماتحت کر لیا۔

گاندھی جی کا پیغام

میں نہیں چاہتا کہ بمبئی اپنے ایک بے زبان سکرٹری اور میری گرفتاری پر آہ و بکا کرے بلکہ انہیں ہمارے آرام پر خوش ہونا چاہئے جہاں میں چاہتا ہوں کہ ترک موالات کی تمام مدات کو خود بخود لبیک کیا جائے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ بمبئی اپنی تمام کوشش چرخہ اور کھدر پر مرکوز کرے۔ بمبئی کے متمول اصحاب ہاتھ کا کتا اور بنا ہوا کھدر جس قدر بھی ہندوستان میں تیار ہو خرید کر سکتے ہیں۔ خواتین بمبئی اگر وہ کام میں واقعی حصہ لینا چاہتی ہیں تو انہیں چاہئے کہ ملک کی خاطر روزانہ ایک خاص وقت تک اسے مذہبی فرض جان کر چرخہ کاتیں۔ میری خواہش ہے کہ کوئی بھی ہمارے پیچھے جیل میں آنے کا خیال بھی نہ کرے۔ جبتک عدم تشدد کی فضا پورے طور پر پیدا نہ ہو جائے قید کے لئے کوشش کرنا جرم ہوگا۔ ایسی فضا پیدا کرنے کا ایک معیار یہ ہوگا۔ کہ انگریزوں اور اعتدال پسندوں کو آرام کرنے دیا جائے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم بجائے اختلافات کے ان کی نسبت نیت نیک رکھیں

لارڈ سنہا کی جانشینی

سر جے۔ ڈی۔ ریس کے سوال کے جواب میں سر وردنگٹن ایوانس نے کہا کہ لارڈ سنہا کی جگہ بہار اور اڑیسہ کی گورنری پر ان کے جانشین کا جلد اعلان شائع کر دیا جائیگا۔

وزارت ہند کا عہدہ

خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ ڈربی نے چند روز کی مہلت مانگی ہے۔ تاکہ وہ اس سوال پر غور کریں کہ وہ وزیر ہند کا عہدہ منظور کرتے ہیں یا نہیں۔ عام خیال ہے کہ اس عہدہ پر کوئی یونینسٹ لارڈ مقرر ہوگا۔ جسکو گورنمنٹ کی اصلاحات کی پالیسی سے ہمدردی ہو۔

گاندھی جی کی گرفتاری پر مصر میں رائے زنی

انگلشمین کا ایک خاص تار مظہر ہے کہ اگرچہ مصر کے سمجھدار طبقہ میں مسٹر گاندھی جی کی گرفتاری پر گورنمنٹ ہند کو حق بجانب سمجھا جاتا ہے لیکن ان لوگوں کی رائے میں ہندوستان میں امن و سکون صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جبکہ مسئلہ ترکی کا قابل اطمینان تصفیہ کر دیا جائے۔

وزارت یونان کا استعفا

موسیو گوناریس کی وزارت مستعفی ہو گئی ہے اور موسیو سٹریٹس ایک جدید حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؛

اشتہار عطر

جو صاحب عطر کا استعمال کرتے ہیں ان کو واضح ہو کہ ایک دفعہ ہم سے بھی تھوڑا سا عطر منگا کر تجربہ کریں انشاء اللہ دیگر کارخانوں سے بارعایت اور اچھا روانہ ہوگا جو صاحب ہمارے مال میں ذرہ بھی غلطی پاویں وہ بغیر کسی شہادت کے واپس کر دیں پھر ان کی مرضی کے مطابق یا تو مال بدلکر دیا جائیگا یا قیمت واپس کر دیجائیگی۔ پتہ یہ ہے:-

محمد صدیق مبارک احمد صدر بازار میانوالی

قابل ملاحظہ اشتہار

یقین ہے کہ آپکو مسٹر سکاٹ کی تاریخ کا ترجمہ موسومہ اخبار الاندلس کا اشتہار اہلحدیث ۳ مارچ میں ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کتاب واقعی بے نظیر ہے پہلا باب شائع ہو چکا ہے جس کی قیمت ایک روپیہ ہے دوسرا باب قریبًا تیار ہے براہ مہربانی آج ہی فرمائش خریداری بھیجدیجئے۔ ایسی ضخیم کتاب اس آسانی کیساتھ روز روز نہیں ملا کرتی کتاب منگانیکا پتہ:-

محمد خلیل الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

کیا آپ نے انگ مومیائی کا استعمال کیا؟ نہیں

اگر نہیں کیا تو کیجئے جبکہ یہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ہے پاؤ بھر ستے مع محصول شہادتیں دیکھنا چاہیں تو فہرست مفت منگالیں۔ ملنے کا پتہ

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب

[illegible]

شرک و بدعت اور قبیح رسوم کی تردید توحید و سنت کی تائید میں منظوم رسالہ ہے مولوی خرم علی مرحوم کی نظم (خدا را فہم قرآں کر اندر مری محتاج ہیں پیر و فقیر) کی مفصل شرح ہے حواشی پر شعروں کی تائید میں آیات قرآنی لکھی گئی ہیں۔ نظم نہایت شستہ اور اعلیٰ پایہ کی ہے کاغذ چکنا سفید لکھائی چھپائی اعلیٰ اور دلکش ۳۲ ص کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں۔ جماعت اہلحدیث کے مدرسوں کو چاہئے کہ اسے اپنے مدرسہ کے بچوں کو پڑھنے کے لئے نصاب میں داخل کریں۔ اور بتعداد کثیر منگا کر مفت تقسیم کریں۔ مدرسوں اور ایسے لوگوں کیلئے جو مفت تقسیم کرنا چاہیں قیمت میں معقول تخفیف کیجائیگی۔ منگانیکا پتہ

خالد برادرس امرتسر پنجاب

سلسلہ خلافت اسلامیہ کے تحت میں

خلافت صدیقی ۵ خلافت فاروقی ۵ خلافت عثمانی ۵ خلافت حیدری ۵ چاروں کی یکجا قیمت عہ قابل دید ہیں مسلمان لڑکے لڑکیوں کیلئے انکا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔ **ام القریٰ** ہندوستان کے نامور مؤرخ خواجہ عباد اللہ صاحب بی اے۔ نائب تحصیلدار کے قلم سے مکہ معظمہ کے تاریخی اور تحقیقی فضائل ۸ **غازی انور پاشا** غازی موصوف کی زندگی کی چار حالتوں کے فوٹو اور انکی مفصل سوانحعمری عہ **غازی مصطفےٰ کمال پاشا** یعنی خالد وقت سپہ سالار اسلام غازی ممدوح کے شجاعانہ کارنامے مع سوانحعمری عہ **انیس الوارثین** یعنی مسئلہ تقسیم وراثت کا بیان مع ایک نقشہ کے آسان طریقہ سے مصنفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی جسکو لاہور کے نامور وکلاء اور بیرسٹر صاحبان نے سراہا ہے قیمت ۸ پتہ:

منشی مولا بخش کشتہ سکرٹری انجمن تاجران کتب و منیجر اخبار اتحاد۔ امرتسر (پنجاب)

ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم صاحب خانصاحب ایم۔ بی مرحوم و مغفور کی تصنیفات و ادویات کی ضرورت ہے

بکش الجنوں

(اوّل دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام آئینہ اسلام ہے اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے۔ پانسو کے قریب اسلامی نشانات علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن مجید و احادیث۔ تفاسیر فقہ اور تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں آگیا ہے اور موقعہ بموقعہ قرآن و حدیث کی مواعید بشارات اور پیشین گوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر ثابت کیا گیا ہے جس سے قرآن کریم کا رحمانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا ہے قیمت صرف دو روپیہ (عار)

النبی والاسلام انگریزی قیمت تین روپیہ (سے)

حمائل التفسیر یعنی **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی عہ **ترجمہ تفسیر** پارہ الم ۴ر ترجمہ تفسیر پارہ عم ۳ر صحت و خوبی ترجمہ۔ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات۔ حل مشکلات۔ توضیح معارف و حقائق۔ رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفاسیر بالکل بے نظیر و لاجواب ہیں۔

تذکرۃ القرآن ۱۹۰۹ء عار **تذکرۃ القرآن** ۱۹۱۰ء عار یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے تھے۔ جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہو جاتی ہے۔

تبلیغ الاسلام اردو و انگریزی اسمیں توحید باریتعالیٰ اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریے کے واسطے بھی اعتراض کی گنجائش نہیں رہی قیمت ار

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایکماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود باسانی پڑھ سکتا ہے ۴ر

علمی صرف و نحو فارسی ۴ر **مفتاح الفارسی** یعنی فارسی صرف و نحو اور عروض میں کامل اور بے نظیر کتاب ہے ۱۰ر

مفید الطلباء یعنی عجائب گھر۔ اسمیں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں مع انکے نام عربی۔ انگریزی۔ اردو اور فارسی زبانوں میں دیئے گئے ہیں اسطرح پر ان زبانوں کے ایکہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۴ر

اساس العربی ۱۲ر

(سوم مرزائے قادیانی کی تردید میں)

الذکر الحکیم ۲ر
المسیح الدجال ۴ر
کانا دجال ۴ر
مرزائیوں پر قطع حجت ار

ان میں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کی گئی ہے کہ باوجود ہزاروں روپیہ کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی انکا جواب نہیں دے سکا

فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو چکا۔

(چہارم طب و ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اسمیں تمام امراض اور ادویات کا نام انگریزی فارسی اور عربی لغت کی ترتیب پر دیا جا کر انکا بیان نہایت کامل اور صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تجربوں کا خلاصہ ہے عہ

مفید النساء والصبیان اس میں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام بیخبری اور دائیوں کی نادانی اور دواہائے رسمی کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا موجب ہوتی ہیں۔ ۳ر

جامع العلوم طبی۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض علم اسرار الاعضاء۔ علم طب۔ علم جراحی امراض چشم۔ علم حفظ صحت کیمیائے علمی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت لعہ

حرز جان اس میں تمام امراض و ادویات کا بیان مختصر ہے ۴ر

مفید الرجال جوانی کی غلط کاریوں اور ان کے بد نتائج کا کامل علاج اور حسن معاشرت کی فلاسفی بتائی گئی ہے ار

علاج نامردی عہ علاج سوزاک عہ علاج آتشک عہ علاج طحال عہ۔ ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں مکمل فہرست آرڈر آنے پر ارسال ہوگی۔ تاجران کتب کے خاص رعایت

پتہ: **مبارک برادرس پٹیالہ** (پنجاب)

رحمۃ للعالمین

(جلد دوم)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی تھی جس پر مؤرخین۔ محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کردیگئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے علم الانساب میں غائت درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور انکے تعلقات کا گوش شنید ہی جس سے آجتک یہ بہرہ رہا۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کے اعلے ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہ رض کے عظیم الشان کارنامے بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے۔ یہانتک کہ اہلبیت سے تعلق ہے سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہو جاتی ہے قیمت للعہ محصول ۸ر

ملنے کے پتے:۔

(۱) پٹیالہ۔ ریاست پنجاب عطرو الا دروازہ۔ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ پنشنر ضلعدار نہر۔ دفتر رحمۃ للعالمین

(۲) لاہور۔ انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز۔ مینجر ایجیشن ایجنسی۔

(۳) بمبئی محلہ کھڑک ہٹ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ

(۴) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز حافظ غلام قسیم صاحب

(۵) منصورپور۔ صوفی حبیب الرحمان صاحب

مولینا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی

کی سوانحعمری چھپ گئی جسکا مدت سے آپکو انتظار تھا۔ اور جسکی جماعت اہلحدیث کو سخت ضرورت تھی۔ اسمیں آپکے ابتدائی حالات۔ بیت اللہ کا سفر۔ دکن کی سیر۔ بھوپال کے حالات۔ سیالکوٹ و دہلی کے واقعات اور مدرسہ کی کیفیت طلباء کی فہرست اور دیگر ہر قسم کے حالات خاص طور پر قابل دید ہیں اور ضمناً مولینا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مولینا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مولینا حضرت عبد اللہ الغزنوی مولینا حافظ عبد اللہ غازیپوری مولینا شمس الحق صاحب محدث ڈیانوی مولینا ثناء اللہ صاحب امرتسری مولینا حافظ ابراہیم صاحب سیالکوٹی وغیرہم جیسے مقتدر حضرات کا ذکر بھی درج ہے جسکا ہر اہلحدیث بھائی کو دیکھنا نہایت ضروری ہے آپ خود منگوائیں اور احباب کو ترغیب دلا کر اسکی اشاعت بڑھائیں قیمت ۱۰ر محصولڈاک ۴ر آپ چار پانچ کاپیوں کا اکٹھا آرڈر بھیجیں یا مندرجہ ذیل کتابوں میں سے حسب پسند کتابیں ساتھ منگوائیں تاکہ رعائت رہے:۔ تذکرہ احرار اسلام یا سیرت مسلم قابل دید کتاب ہے۔ ۱۲ر مسدس حالی نہایت خوشخط ۱۲ر فتح قسطنطنیہ ۶ر علوم القرآن ۶ر بیماری کی کیمیائے حیات ۴ر روایات اسلام ۴ر جذبات احرار ۴ر لمعات روحانی ۴ر

پتہ:۔ محمد یحییٰ خان نواسہ حافظ صاحب مرحوم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

چاندی کی خوشنما موتی

جنکو مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت و وضعدار لکھا ہے بالکل چاندی کے اصلی سچے موتیوں کے مشابہ ہیں۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب ان پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں دلفریبی اور خوشنمائی و نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری۔ چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے بالیوں اور نتھوں میں پہننے کیلئے ان کو دینا میں سوراخ ہیں سبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں۔ اسیطرح تین درجن [illegible] ریویو میں انکی تعریف کی ہے۔ اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے قیمت علاوہ محصول ۱۲ے رفی درجن ہو اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کرکے قیمت مع محصول منگالیں۔ نصر من اللہ و فتح قریب لکھا ہوا چاول ۵ر کے ٹکٹ بھیج کر منگالو اور مکہ مدینہ کے فوٹو والی انگوٹھی ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر منگالو

پتہ:۔ مینجر کارخانہ سودیشی موتی پانی پت محلہ انصار

مفت! مفت! مفت!

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے بالکل مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ تاکید مزید ہے

ہمارا قدیمی پتہ:۔ **جنرل مینجر مشتاق سنیاسی معالج** و ماہر امراض اندام نہانی۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

برص

یعنے بدن کے سفید داغ کا فقیری نسخہ علاج۔ پیاری خریدارو! ہمیں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں چاہتا۔ فقیر کی بتائی ہوئی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین دفعہ لگانے سے سفید داغ دور ہو جاتے ہیں اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنی ہے

پتہ **حکیم عبد الحی**۔ ڈاکخانہ کٹ کا ۳ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ؛ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مرسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۲۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ ؎

عام خریداران سے ۵

ششماہی ۱۲عا

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مطبوعہ یکم شعبان ۱۳۴۰ھ ہجری مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

میونسپل کمیٹی امرتسر کے کارنامے	صفحہ ۱
سوالات مشکل کے جوابات	۲
قادیانی مشن (احمدی وفد یورپ کے حضور میں)	۳
مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدی (لاہوری) کا ترجمہ قرآن شریف	۴
تقلید مروجہ اور ائمہ اربعہ	۶
سرداران اہلحدیث	۷
بمبئی کی اہلحدیث جماعت	۹
ممبر کونسل امیر شریعت بہار کا مذہبی تعصب	۱۰
فتاویٰ	۱۱
ملکی مطلع	۱۲
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵

میونسپل کمیٹی امرتسر کے کارنامے

اس میں کوئی کلام نہیں کہ میونسپلٹی کی اصل غرض اپنے مقام میں صفائی رکھنا ہے تاکہ وہاں کے رہنے والوں کی صحت قائم رہے اور ترقی کرے۔ اس اصول کو مدنظر رکھکر بڑے بڑے شہروں میں محکمہ حفظان صحت بھی قائم ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی یہ محکمہ قائم ہے جسکے اعلےٰ افسر امرتسر ہی کے قابل فخر نوجوان ہیں۔ مگر صفائی کی خوبی کا یہ حال ہے کہ ہم اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں جن سے ہم کمیٹی کی صفائی کی تعریف کر سکیں۔

عرصہ ۱۵-۱۶ سال سے ہم افسران صفائی کو ایک ضروری کام پر توجہ دلا رہے ہیں جو ایسا صاف اور روشن ہے کہ جس کے ذکر کرنے میں وہ اسکی ضرورت کو فوراً تسلیم کرتا ہے مگر عمل پر توجہ نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ محلوں میں گلیوں میں ہتر اور مہتر انیاں مکانوں سے میلا اتار کر ٹوکروں میں جمع کر لیتے ہیں۔ جبتک وہ سارا کام نہ کر چکیں ٹوکرہ ننگا پڑا رہتا ہے جسکی بدبو سے تمام محلہ مشام اس پہنچاتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اوس وقت عملہ صفائی میں سے کوئی بھی نظر نہیں آتا جو اس تکلیف کو اور نہیں تو ایک آنکھ دیکھ تو لے۔ اس کے متعلق بارہا لکھا اور کہا گیا ہے کہ ان کو ڈھکنے کے لئے کمیٹی کی طرف سے ڈھکنے ملیں اور عملہ صفائی ان کی نگرانی کرے کہ ڈھکتی ہیں یا نہیں اس تھوڑے سے کام کے لئے ہم مسٹر گلو سابق سے سابق سکرٹری کے زمانہ سے بلکہ اوس سے بھی پہلے سے ذمہ داران صفائی کو توجہ دلا رہے ہیں۔ مگر آجتک کمیٹی نے اس معمولی مگر ضروری کام کا کوئی انتظام نہیں کیا

ہم اس شکریہ گذار ہیں رائے بہادر لالہ گوپال داس جی

برقی مطبع روز بازار ہالبازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا۔

حیات طیبہ یعنی حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی قدس سرہ العزیز کی مفصل اور مکمل سوانحعمری مع جنکی کارناموں کے قابل دید و شنید قیمت ۸؍ مینجر

پریزیڈنٹ کے جنہوں نے اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۳۰ جون ۲۱ء میں جواب پر توجہ فرمائی۔ لیکن جواب کیا دیا قابل تعریف اور لائق تحسین ہے۔ فرماتے ہیں:

"یہ سوال زیر تجویز کمیٹی ایک عرصہ سے ہے (بڑا نازک مسئلہ قابل غور ہے اسلئے؟) سب کمیٹی نے ڈھکے ہوئے منہ والے ٹوکروں کی سفارش کی ہے جو عنقریب جنرل کمیٹی میں منظور ہوگی (بہت خوب مگر آگے سنئے فرماتے ہیں) الا بڑا سوال یہ ہے کہ جو مہترانی یا مہتر کمیٹی کے ملازم نہیں اور جنکی تعداد بہت ہے اون سے کیا کیا جائے؟ اون کو بھی ٹوکرے دیکر حکم دیا جائے کہ ڈھانپ کر رکھو ورنہ چالان ہوگا۔ اس میں مشکل کیا ہے؟ (۲) وہ مہتر لوگوں کے پرائیویٹ مہتر ہیں اس لئے عام و خاص کو چاہئے کہ اون پر زور دیں کہ وہ بھی اس وضع کے ٹوکرے لیں جو کمیٹی میں تیار کرائے گئے ہیں۔"

سارا مافی الضمیر جناب موصوف کا یہ ہے کہ جو مہتر نوکر ہیں اون سے ٹوکروں کی قیمت اون کی تنخواہ میں سے وصول کرلی جائیگی اور جو نوکر نہیں اون کو مفت کیسے دیں۔ چنانچہ مارچ کے شروع سے ٹوکرے تقسیم ہوئے ہیں تو اسی اصول سے ہوئے۔ ہم اس پر صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں کہ شہر کی صفائی پر خرچ کرنا کمیٹی کے اغراض و مقاصد میں داخل ہے یا نہیں؟ ہے تو پھر اس ضروری کام پر خرچ کے سوال سے شہر کو غلاظت سے آلودہ رکھنا کہاں کا انصاف اور اداء فرائض میں داخل ہے۔ کیا وہ محلہ والے جنکے مہتر کمیٹی کے ملازم نہیں ہیں یا جو غالباً بچے ہونگے یہ نہیں کہہ سکتے کہ کمیٹی نے ہماری صحت کی حفاظت کا حق کیا ادا کیا؟ اور کیا یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ پائخانہ یا پیشاب ہمارا تو کمیٹی بیچکر ہزاروں روپیہ داخل خزانہ کرتی ہے مگر ہماری اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے روپیہ خرچ کرنے سے ہچکچاتی ہے۔ ہمارے خیال میں ان سوالوں کا جواب کمیٹی کے پاس کوئی نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ ہمارے شہریوں کو اپنے حقوق کا احساس ہے نہ ممبران کو اپنے فرض کا۔ ورنہ شہر کی صفائی اور بہت سے حصے میں ظلمات اور سڑکوں کی نادرستی کی یہ حالت نہ ہوتی۔ سچ ہے ؎

وزیر چنیں شہر یار چناں!
جہاں چوں نگیرد قرار چناں

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ سوال حافظ جماعت علی شاہ صاحب علیپوری کی جماعت کی طرف سے علماء حدیث پر وارد کئے گئے ہیں جن میں سے ۲۲ کے جوابات دیئے گئے تھے۔ آج ۲۳ سے شروع ہیں (اڈیٹر)

س نمبر ۲۳ ایک حدیث کو امام محمدؒ یا امام مالکؒ یا کسی اور بزرگ نے قرب زمانہ و قرون ثلثہ میں لکھا اور وہ باعتبار ان مختصر واسطوں کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ہوں صحیح ہو اور اوپر کے راوی ثقہ ہوں۔ وہی حدیث اگر دوسو برس کے بعد کسی محدث نے بیان کی مگر اس میں پہلے واسطوں کے بعد کوئی راوی ثقہ نہ ہو یا مرسل ہو جاوے۔ تو پہلی کتاب پر کیوں اعتبار نہ کیا جاوے۔ اور دوسو برس کے بعد کی بیان کردہ روایت کے ضعف کو کیوں تسلیم نہ کیا جاوے۔" (الفقیہ ۵ جنوری ص۵ کالم ۲)

ج ۲۳ اس سوال سے ہمارے دعوے کو قوت پہونچتی ہے کہ واقعی سائل نے قبل از وقت زحمت گوارا کی ہے۔ کیا اچھا ہو کہ علم حدیث مدرسہ دیوبند میں جاکر پڑھ آتا۔ پھر جو سوال کرتا غالباً مضبوط ہوتا۔ مگر یہ لوگ ایک ایسے پیر صاحب کے مرید ہیں جو خیریت سے مشکوٰۃ شریف بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اور "محدث" کہلاتے ہیں۔ تو ایسے محدثوں کے متحدث اپنی بے خبری میں جو چاہیں کہیں۔

ہاں صاحب ہم ایسا نہیں کہتے جس پر آپ نے سوال کی بنیاد رکھی ہے بلکہ ہم تو سند کی صحت کے قائل ہیں۔ آپ اگر اسکی کوئی مثال دینگے جو آپ نے صورت بتائی ہے تو ہم بھی غور کرینگے۔

س نمبر ۲۴ یمن اور شام کے حق میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور نجد والوں نے دعا کی درخواست کی تھی تو حضورؐ نے بجائے دعا کے نجد کے متعلق فرمایا کہ ھنالک الزلازل والفتن وفیھا یطلع قرن الشیطن وہ کونسا نجد تھا اور کس نجد کے باشندے تھے؟

(" " " ")

ج نمبر ۲۴ یہی نجد تھا جہاں تمہارے پیر پیران شاہ جیلانی عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے ہم مذہب حنبلی لوگ رہتے ہیں مگر اون دنوں اوس میں ابھی اشاعت اسلام نہ ہوئی تھی۔ ملاحظہ ہو حاشیہ بخاری ص۱۰۵۱۔

س نمبر ۲۵ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب موسومہ کتاب التنزیل کا ترجمہ تقویۃ الایمان ہے یا نہیں؟ اور مولوی محمد ساکن لکھو کے نے جو کتاب پنجابی زبان میں بنام زینت الاسلام لکھی ہے وہ تقویۃ الایمان کا ترجمہ ہے یا نہیں؟

(الف) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیوں تقویۃ الایمان کے مصنف کو محمد بن عبدالوہاب کا پیرو نہ سمجھا جائے۔

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کتاب التوحید کی کوئی ایسی عبارت پیش کرو جس کا ترجمہ تقویۃ الایمان میں نہ ہو (اس میں تقویۃ الایمان کی وہ عبارت شامل نہ ہوگی جو بطور شرح کے ف کی ذیل میں ہے)۔" (" " ")

ج نمبر ۲۵ یہ سوال بھی ہمارے دعوی کو قوت دیتا ہے کہ سائل علی البصیرت سوال نہیں کرتا۔ بلکہ بریلوی باغ کا خوشہ چین ہے اس سوال کے فیصلے کے لئے ہم ایک آسان تجویز بتاتے ہیں امید ہے سائل منظور کریگا۔ امرتسر میں ایک مجلس ہو جس کے ممبر تین صاحب ہوں (۱) مولوی نور احمد صاحب حنفی امرتسری۔ (۲) مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی (۳) تمہارے پیر

نور العینین۔ یعنی شیخ حسین صاحب محدث بھوپالی یمنی کی فتاوے عربیہ کی جلد اول۔ طلبہ وعلماء کے لئے معلومات کا خزانہ۔ عام [illegible]

حافظ جماعت علی شاہ صاحب علیپوری۔ یہ تینوں صاحب کتاب التوحید نجدی اور تقویۃ الایمان دہلوی دیکھکر فیصلہ کردیں۔ اگر یہ فیصلہ ہو کہ تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا ترجمہ نہیں بلکہ بالکل الگ ہے تو آپ ہمارا الزام مان جائیگا۔ کہ بے بصیرت اعتراض ہیں اور اگر انہوں نے فیصلہ کردیا کہ ترجمہ ہے تو ہمارا جواب اوس وقت یہ ہوگا کہ :-

"خود کتاب التوحید ہی تو صحاح ستہ کا ترجمہ نہیں بلکہ اصل الفاظ ہیں پھر کیا تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا ترجمہ ہونے سے قابل اعتراض کتاب ہوگئی۔ اور کتاب التوحید کی اصل الاصول ہونے سے صحاح ستہ سب مسلمانوں کا خراب اور بدنام نہ ہوگا"

نوٹ جن لوگوں نے کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان اور زینت الاسلام پنجابی تینوں کو دیکھا ہوگا وہ ہمارے معترض سائل کی نسبت کیا رائے رکھتے ہونگے۔ اور اس کے علاوہ قیامت کو وہ اس غلط گوئی کا کیا جواب دینگے۔ آہ! ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

کتاب التوحید میں مثل کتب حدیث کے چھوٹے چھوٹے باب باندھکر حدیثیں اصل الفاظ میں نقل کیگئی ہیں۔ اور بس ، وہ ایک چھوٹے درجہ میں صحیح بخاری کا نمونہ ہے۔ تقویۃ الایمان ایک واعظانہ کتاب ہے چونکہ ہم نے اس فیصلے کیلئے منصفوں کو نامزد کردیا ہے۔ اس لئے زیادہ کد وکاؤ کرنے کی ضرورت نہیں

(باقی باقی)

قادیانی مشن

احمدی وفد پرنس کے حضور میں

پرانے اور نئے مسیحی ؎

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

۲۷۔ فروری کو جب شہزادہ ویلز لاہور آئے تو قادیانی وفد نے ان کی خدمت میں حاضر ہوکر اڈریس (معروضہ) دیا جس میں شہزادہ صاحب کو اپنی ہستی اور نوعیت کا علم کرایا کہ ہم کون ہیں اور سرکار کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے سرکاری تعلق کا ان لفظوں میں اظہار کیا :-

"ہم جناب (شہزادہ صاحب) کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ہمارے ملک معظم کو ہماری خدمات کی ضرورت ہو تو بلا کسی عوض اور بدلہ کے خیال کے ہم لوگ اپنا مال اور اپنی جانیں انکے احکام کی بجاآوری کے لئے دینے کے لئے تیار ہیں"

(گر قبول افتد زہے عز وشرف) (اہلحدیث)

اہلحدیث اظہار عقیدہ اگر دلی عقیدت سے ہو۔ تو اعتراض نہیں مگر حیرانی یہ ہے کہ احمدی وفد نے اپنے عقیدہ کے خلاف اظہار عقیدت کیا ہے کیونکہ احمدی وفد کا عقیدہ وہی ہے جو ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ نے سکھایا۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں وہ اس عقیدے کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ مرزا صاحب نے انگریزوں کی نسبت کیا عقیدہ ظاہر کیا ہوا ہے۔ اوس عقیدہ سے پہلے یہ بتا دینا مناسب ہے کہ اسلامی اصطلاح میں یاجوج ماجوج بڑی بداخلاق ظالم سفاک قومیں ہیں۔ اور دجال تو ان سب سے بدترین ہے۔ مرزا صاحب ان تینوں القاب کا مستحق کس قوم کو بتاتے ہیں۔ اون کے اصل الفاظ سے ثبوت ملیگا۔ ناظرین بغور سنیں :-

ان یاجوج وماجوج هم النصارى من الروس والاقوام البرطانیہ	یاجوج ماجوج بیشک عیسائی ہیں روسی اور انگریزی قومیں"

"یہ تو ہوا یاجوج ماجوج کا لقب برطانیہ وغیرہ کے حق میں۔ اب سنئے **دجال** کی نسبت مرزا صاحب کا اور مرزا صاحب کی تعلیم سے خود مرزائیوں کا عقیدہ کیا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں :-

"بڑی بھاری علامت دجال کی اسکا گدھا ہے جسکے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اسمیں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑیوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جنکا امام اور مقتدا بھی یہی دجالی گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علامات خاصہ دجال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کردیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جسکی نظیر دنیا کے ابتدا سے نہیں پائی جاتی۔ اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دخان کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے اور انہیں لوگوں کے متبعین زمین کو آباد کرتے جاتے ہیں اور جس ملک ویران پر قبضہ کرتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں کہ تو اپنے خزانے باہر نکال۔ تب ہزارہا وجوہ تحصیل مال کی اسی ملک سے نکال لیتے ہیں۔ زمین کو آباد کردیتے ہیں۔ امن کو قائم کردیتے ہیں لیکن وہ تمام خزائن انہیں کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور انہیں کے ملک کی طرف وہ تمام روپیہ کھینچا ہوا چلا جاتا ہے اس بات کو کون نہیں جانتا کہ مثلاً ملک ہند کے خزائن یورپ کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ یورپ کے لوگ آپ ہی اُن خزائن کو نکالتے ہیں اور پھر اپنے ملک کی طرف روانہ کرتے ہیں

غرض ان تمام احادیث پر عمیق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے لئے یہ پیشگوئی فرمائی ہے اور انہیں لوگوں کا نام دجال رکھا ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۳۰)

اہلحدیث ان دونوں حوالوں کو سامنے رکھکر اس عقیدہ مندی کا اندازہ جو احمدی وفد نے بحضور شہزادہ صاحب کی ہے ناظرین کی

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم سوم۔ مرزا قادیانی کی تکذیب و تردید۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ منیجر

رائے پر چھوڑتے ہیں اور ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارا ایسی قوم سے ملکر اظہار عقیدتمندی کرنا جو تمہارے فتوے کے ماتحت ایسی ہے جسکا ثبوت تمہارے نبی اور مسیح اور مہدی کے الفاظ میں صاف ملتا ہے یعنی یاجوج ماجوج اور دجال اور مسلمانوں کو کافر کہکر علیحدگی کرنا (جیسا تمہارے دوسرے فقرے سے ظاہر ہے) کیا یہ اس شعر کا مصداق نہیں ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

وفد مذکور نے اپنے اڈریس (محررہ صفحہ) میں اپنی نوعیت کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے :-

"ہم لوگ مسلمان ہیں اور ہمیں اس نام پر فخر ہے لیکن باوجود اس کے ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں ایک عظیم الشان خندق حائل ہے۔ کیونکہ ہم ان لوگوں کی طرح جو آج سے انیس سو سال پہلے خدا کے ایک برگزیدہ کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ اس وقت کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور کے ماننے والے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور ہمارے دوسرے بھائی ان لوگوں کی طرح جنہوں نے حضرت مسیح کا انکار کر دیا تھا اس کے منکر ہیں"

(الفضل ۱۹۔ مارچ ۳۴ء صفحہ ۳ کالم ۲)

اہلحدیث اس اقتباس کا مفہوم صاف ہے کہ مرزائی جماعت کو جس قدر مشابہت ہے وہ پہلے طبقے کے عیسائیوں سے ہے مسلمانوں سے نہیں۔ شک ہے مرزا صاحب آنجہانی کا دعویٰ غلط ہوا کہ میرے مرید صحابہ کرام کی طرح ہیں۔ چنانچہ ان کے اصلی الفاظ یہ ہیں :-

من دخل جماعتی دخل فی صحابۃ خیر المرسلین۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱	جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو گیا"

اس اڈرس کی بنا پر مرزائی امت کو "نئے مسیحی" کہنا کس طرح بے جا نہ ہوگا۔

رہا ان کا یہ کہنا کہ ہمارے مسیح کے منکر ویسے کافر ہیں جیسے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے منکر یہودی کافر تھے۔ اس کا جواب اسی پرچہ الفضل میں ایک نامہ نگار کی تحریر سے ملتا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے "کیا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اسلام میں کوئی نیا فرقہ بنایا"؟

اس سوال کا جواب قابل مضمون نگار نے یہ دیا ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا بلکہ اسی اسلام کو اصلاح کر کے دنیا میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

"ہم خود مانتے ہیں کہ بے شک اسلام نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور ہمارے مہدی مسعود نے بھی کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا بلکہ آپ نے اس کاریگر کی طرح جو برباد شدہ جہاز کو دوبارہ تیار کرنے کیلئے اس کے تختے اکٹھے کر رہا ہو۔ اسلام کے ان متفرق تختوں کو جمع کیا تا کہ پاک وصاف کر کے پھر ان سے وہ عالیشان جہاز مرتب کیا جا سکے جو آج سے تیرہ سو برس قبل دنیا کے سب سے بڑے انسان کے ہاتھوں تیار ہوا تھا" (صفحہ ۵)

اہلحدیث بہت خوب! الحمد للہ ہمارا تمہارا اصولاً اتفاق ہوا کہ جو اجزاء اسلام کے شروع میں تھے وہی آج ہیں۔ ان میں کوئی جزو بڑھا نہیں اگر بڑھ گیا تو فرقہ جدیدہ ہو جائیگا آؤ اب ہم دیکھیں کہ اس اسلام قدیم کے اجزاء خود پیغمبر اسلام نے کیا فرمائے ہیں۔ غور سے سنو ارشاد ہے :-

بنی الاسلام علے خمس شہادۃ لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (متفق علیہ)	اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینی نماز پڑھنی۔ زکوٰۃ دینی۔ حج کرنا۔ اور رمضان کے روزے رکھنا"

بتائیے! جن مسلمانوں کو احمدی وفد نے منکران عیسیٰ مسیح کیطرح کافر قرار دیا ہے وہ ان اجزا میں سے کسی جزو کے منکر ہیں؟ اگر ہیں تو کس جزو کے؟ ہم سے پوچھو تو سنو! ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کوئی ان اصول خمسہ میں سے کسی جزو کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ اور جو ان میں کوئی جزو زیادہ کرے تم بتاؤ وہ کون ہے۔ پس اگر کوئی جزو جدید داخل نہیں تو ہم (منکرین مرزا) پکے مسلمان ہیں تمہارا ہم کو یہودیوں کی طرح کافر کہنا غلط بلکہ کذب صریح ہے۔ اور اگر اصول خمسہ کے علاوہ کوئی چھٹا اصول بھی داخل کیا گیا ہے تو تمہارے فرقے کے جدید ہونے میں کیا شبہ رہا کیونکہ مرکب بحیثیت جزو سادس کے شئے دیگر ہے۔ فافہم

حاصل کلام یہ کہ مرزائی وفد کا ہم کو منکرین مسیح کی طرح کافر قرار دینا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اسلام میں کوئی جزو زائد داخل کریں ورنہ نہیں اور اگر داخل کرینگے تو اسلام قدیم کی نسبت فرقہ جدیدہ ہونگے۔ سچ ہے ؎

دوگونہ رنج وعذاب ست جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ وفرقت لیلیٰ

مولوی محمد علی صاحب

امیر احمدی جماعت لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن شریف

(نمبر ۱)

(۱) مولوی صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۸۴۲ پر حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (سورہ سبا) کا ترجمہ اسطرح کرتے ہیں "حتیٰ کہ جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاویگا وہ کہینگے کہ تمہارے خدا نے کیا فرمایا۔ وہ جواب دینگے حق فرمایا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے" اس آیت کی تفسیر میں مولوی صاحب نے دو صریح غلطیاں کی ہیں ایک تو یہ کہ اس آیت کا تعلق

قیامت سے سمجھکر ترجمہ زمانہ مستقبل میں کیا ہے دوسری غلطی یہ کی ہے کہ اس آیت سے بھی شفاعت کا وہی مسئلہ نکالا ہے۔ جسکا ذکر وہ ایک دو ما قبلی مقامات پر نوٹ ۲۲۶ میں کر چکے ہیں مگر اس آیت کا خاص اشارہ ملاء الاعلیٰ (ملائک) کیطرف ہے۔ جنکی شفاعت کی توقع سے مشرک اونکو پوجتے ہیں (دیکھو ما قبل والی دو آیات) اللہ تعالیٰ انکے زعم باطل کی تردید میں فرماتا ہے کہ وہ بیچارے از خود شفاعت میں کیونکر دخیل ہو سکتے ہیں جب خود انکی یہ حالت ہے کہ کسی حکم الٰہی کے نزول پر اُن پر ایسی ہیبت طاری ہو جاتی ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں۔ جب ان کو اس شدت خوف سے افاقہ ملتا ہے۔ تو ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا۔ دوسرا (جو غالباً زیادہ قریب ہوتا ہے) جواب دیتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سو حق فرمایا۔ اس آیت پر امام بخاری رحمہ نے انیسویں پارہ میں تحت سورہ سبا میں ایک خاص باندھکر مرفوع حدیث سے تفسیر کر دی ہے اور یہ خاص واقعہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اسواسطے قیامت والے عام مسئلہ شفاعت سے اسکا کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت حال استمراری کو بیان کرتی ہے جسطرح سورہ فرقان کی آیت وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ہے۔ مولوی صاحب نے امام بخاری رحمہ کی کتاب التفسیر سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور عمداً جناب رسول اللہ صلعم کی تفسیر کو پس پشت ڈالکر ایک بھاری ذمہ داری کو بڑی جرأت سے قبول کر لیا ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔ (سورہ شعراء)

(۳) وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (سورہ ص) کے متعلق مولوی صاحب اپنے قرآن شریف کے صفحہ ۵۸۸ نوٹ ۲۱۳ میں فرماتے ہیں کہ سلیمان کو معلوم تھا کہ اوس کا بیٹا رجعام تخت کا وارث حکومت کے ناقابل ہے اس واسطے اپنی سلطنت کی تباہی کے آثار دیکھکر یا الہام کے ذریعہ سے مطلع ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اونکے تخت پر محض جسد کے رکھا جانے کا مفہوم اوسی بیٹے کی نالائقی اور ناقابلیت ہے۔ جیسا توراۃ اول سلاطین باب ۱۲ آیت ۱۷ میں مذکور ہے رجعام سے بنی اسرائیل کے کل قبائل سوائے ایک کے منحرف ہوگئے یا یربعام مراد ہے جس نے داؤد کے خاندان کے برخلاف علم بغاوت کھڑا کیا۔ اور بنی اسرائیل کے دس قبائل پر حاکم ہوکر بت پرستی کو قائم کیا (توریت اول سلاطین باب ۱۲ آیت ۲۸ توراۃ اول سلاطین باب ۱۴ آیت ۱۵) پس سلیمان کے تخت پر ایک جسم بے جان کے ڈالے جانے سے مراد رجعام یا یربعام ہے۔

صحیح تفسیر کا یہ ایک مسئلہ اصول ہے کہ اہل کتاب کی روایت بصورت قرآن شریف وحدیث کے خلاف ہونے کی ہرگز قابل حجت نہیں اسواسطے مولوی صاحب کی یہ تفسیر آیت مذکور کے متعلق باطل ہے کیونکہ بخاری باب ۱۳ کتاب بدء الخلق میں ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضہ سے اسطرح مذکور ہے کہ جناب رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج شب کو میں ستر عورتوں کے پاس جاؤنگا۔ ہر عورت کے پیٹ میں شہسوار آجائیگا جو خدا کی راہ میں جہاد کریگا۔ تو اون سے اون کے ہمنشین نے کہا انشاء اللہ کہیے مگر سلیمان نے نہ کہا پس کوئی عورت حاملہ نہوئی۔ سوائے ایک کے اور اوس کے بھی ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکا ایک جانب گرا ہوا تھا۔ پھر نبی صلعم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب عورتیں حاملہ ہو جاتیں اور وہ سب بچے راہ خدا میں جہاد کرتے۔ اس حدیث کو مسلم نے بھی کیا ہے۔ عورتوں کی تعداد میں قدرے فرق ہے باقی اوسی طرح ہے۔

نوٹ بخاری کی شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناقص الخلقت بچہ انا نے حضرت سلیمان کے تخت پر اون کے سامنے لا رکھا تھا جبکہ آپ انشاء اللہ کہنے کی فروگذاشت پر بہت نادم ہوئے۔

اب اس حدیث سے حقیقت جسد اور کرسی اور وجہ انابت حضرت سلیمان صاف ظاہر ہے اس آیت کے بعد قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ کی آیت میں حضرت سلیمان کا مغفرت طلب کرنا محض ترک انشاء اللہ کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ طلب مغفرت ذاتی فروگذاشت کے واسطے تھی۔ جسکا تعلق غیر کی ذات سے نہیں تھا۔ مولوی صاحب حضرت سلیمان علیہ السلام کی مذکورہ دعا کے متعلق نوٹ ۲۱۴ میں فرماتے ہیں کہ اس دعا والی آیت کے ما قبل نالائق جانشین کا چونکہ تذکرہ ہے اسواسطے حضرت سلیمان نے روحانی سلطنت مانگی کیونکہ ایسی ہی سلطنت کو نالائق وارث خراب نہیں کر سکتا اور سلیمان کی دنیوی سلطنت اونکی وفات کے بعد نابود ہوگئی تھی

جب ما قبلی آیت میں جانشین کا اشارہ ہی حدیث مذکورہ کی بنا پر غلط ہے تو پھر دعا کا مقصود روحانی سلطنت بیان کرنا خود باطل ہے۔ قرآن شریف نے اس دعا کا صحیح مفہوم جب حرف ف سے بعد میں خود اسطرح فرمادیا ہے۔ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ۙ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ۔ تو اب اس کے سامنے حضرت سلیمان کی دعا کو روحانی سلطنت پر محمول کرنا قرآن شریف پر تحکم ہے۔ اب مولوی صاحب سے کون پوچھے کہ کیا ایک پیغمبر بعد نبوت کے روحانی سلطنت سے محروم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان کو ایک تحصیل حاصل کے واسطے دعا کی ضرورت محسوس ہوئی اور اگر مولوی صاحب کا مفہوم صحیح تسلیم کیا جاوے تو مطلب یہ حاصل ہوا کہ حضرت سلیمان نے لَا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ سے قیامت تک بعد کے پیغمبروں اور صالحین کیواسطے روحانی سلطنت سے محرومی کا سوال کیا تھا۔ جو شان نبوت سے نہایت بعید ہے۔ مولوی صاحب نوٹ ۲۲۳ میں فرماتے ہیں کہ شیاطین کی تعمیر

سے مراد غیر ملک کے قبائل ہیں جنکو آپنے مطیع کرکے مختلف کاموں پر لگا رکھا تھا۔ اور مزید ثبوت میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ زنجیروں میں جنات یا شیاطین کو بسبب اون غیر مادی اجسام کے قید کرنا غیر ممکن ہے پھر تورات ۲۔ تواریخ باب ۲ آیت ۱۱-۸ کے حوالے سے شیاطین کو انسانی وجود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے پھر لغت کا حوالہ بھی دیا ہے کہ عرب میں ہوشیار آدمی کو بھی جن بولتے ہیں۔ بارہا اس سے پہلے خاکسار عرض کرچکا ہے اور اب پھر خاص توجہ دلاتا کہ اہل کتاب کی روایت اور لغت کے لغوی معانی کا حوالہ صرف اُسی صورت میں جائز ہے جب وہ قرآن شریف کے خلاف نہ ہو۔ جب خاکسار گذشتہ ع۹ میں ابھی ثابت کرچکا ہے کہ صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق تورات کوئی صحیح فیصلہ نہیں کرسکتی کہ آیا وہ انسان تھے یا فرشتہ (کیونکہ اون کو کھانے میں شریک کرکے انسان بھی لکھدیا ہے اور پھر مابعدی باب میں اون کو فرشتے بھی لکھا ہے) تو شیاطین کی شخصیت کے فیصلہ کی توقع تورات سے رکھنا فضول ہے۔ لہذا ذیل میں بخاری کے ۱۳ پارہ ۵ کتاب بدء الخلق سے ایک مرفوع حدیث لکھی جاتی ہے جس سے یہ امر بوضاحت ثابت ہوجاتا ہے کہ تسخیر شیاطین کی کیا حقیقت تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کی اجابت کا نتیجہ تھا۔ حضرت ابوہریرہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا کہ ایک سرکش جن (عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ) یکایک رات کو میرے پاس آیا تاکہ میری نماز خراب کردے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اوس پر قابو دیدیا پس میں نے اوس کو پکڑ لیا اور چاہا کہ اوس کو مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اوس کو دیکھ لو مگر مجھکو اپنے بھائی سلیمان کی دعا رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ یاد آگئی۔ پس میں نے اوس کو نامراد واپس کردیا۔ بخاری نے حضرت سلیمان کی اس دعا پر سورہ صٓ کے متعلق ۱۹ پارہ میں بطور تفسیر ایک خاص باب بھی باندھا ہے اور پھر وہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ اب مولویصاحب سے کون پوچھے کہ فخر کونین سید المرسلین صلعم تو ایک پیغمبر کے قول کا اس قدر پاس اور لحاظ کریں کہ تسخیر جنات کی مشابہت سے بھی پرہیز کریں مگر آپ اون کے اُمتی ہوکر اون کی تفسیر کی پرواہ نہ کریں اور محرّف تورات و دیگر ذرائع کا سہارا لیکر اپنی تفسیر بالرائے کو ترجیح دیں۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ ایک غیر نبی جنات کو زنجیر وغیرہ سے بیشک باندھ نہیں سکتا مگر ایک پیغمبر کے واسطے اونکو باندھ رکھنا اور لوگوں کو دکھلا دینا آسان ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی بعض جنات کو زنجیر میں قید کرتے نہ سب کو جیسا وَاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ سے ثابت ہے۔ جو شخص وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (سورہ رحمٰن) سے واقف ہے وہ تو جنات کو غیر مادی وجود نہیں جانتا۔ البتہ آگ کے لطیف مادہ سے انکی خلقت ہے جو اخفا و اظہار ہر دو کی متحمل ہے۔ مولویصاحب کو واضح ہو کہ جنات کی خوراک لید، ہڈی، اور کوئلہ اور آدمی کے دسترخوان پر سے گری ہوئی ریزے ہیں (دیکھو مشکوٰۃ جلد اول باب آداب الخلاء دو احادیث بروایت ابن مسعود اور مشکوٰۃ جلد ثالث کتاب الاطعمہ حدیث جابر) بخاری نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جس سے ثابت ہوا کہ جنات غیر مادی نہیں کیونکہ جب ان کی خوراک مادی ہے تو اونکا مادی وجود ہونا خود ثابت ہوتا۔ اسرار الٰہی سے جس قدر پردہ شارع علیہ السلام نے اٹھا کر ہم کو بتلا دیا اس سے زیادہ کرید کرنا موجب گمراہی ہے۔

تسخیر ریح کے متعلق بھی مولویصاحب کی تفسیر خود باطل ہوگئی۔ جانہوں نے نوٹ ۲۰۲۵ میں متعلق غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ بیان کی ہے کیونکہ تسخیر ریح اُسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ حضرت سلیمان کو جس وقت اور جس طرف کی اور جس وقت کی ریح مطلوب ہو۔ وہ باذن اللہ اُنکی مسخر اور مطیع ہو ورنہ بادبانی جہازوں کو چلانیوالی قدرتی ہوا نہ وقت کی پابند ہے نہ سمت کی نہ نرمی و درشتی میں کسی کے زیر حکم ہوسکتی ہے اگر مولوی صاحب والی بادبانی جہازوں کی قدرتی ریح سے یہاں مراد لیجائے تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ حضرت سلیمان خود اوس ریح کے تابع تھے۔ جب وہ ٹھیر گئی یا حد سے تیز ہوگئی یا سمت مطلوبہ کیطرف متحرک نہوئی تو سلیمانی جہاز بھی مدتوں کنارہ پر لنگر ڈالے پڑے رہے سبحان اللہ! تسخیر ریح کی تفسیر مولویصاحب کے مریدوں کو مبارک ہو۔ لاہوری اور قادیانی ہر دو جماعت پیغمبروں کے واسطے جو معجزات بطور خرق عادت اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائے ہیں ان سے درحقیقت منکر ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کو قابو کرنے کے واسطے یہ شعر اون کے ورد زبان ہے

معجزات انبیاء سابقین!
؎ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

آپ مولویصاحب سے کون پوچھے کہ کیا حضرت سلیمان کو اپنے ملک میں خشکی کے سفر کی حاجت کبھی درپیش نہوتی تھی کہ تسخیر ریح کو محض بادبانی جہازوں تک محدود سمجھا جاوے فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاءً حَيْثُ اَصَابَ (سورہ صٓ) یعنی ہم نے ہُوا کو سلیمان کے تابع کردیا جو اوس کے حکم کے مطابق جہاں وہ پہونچانا چاہتے نرم نرم چلتی تھی اس آیت میں ہر طرف ملک میں سفر کرنے کا اشارہ ہے جسکو ہمارے مولوی صاحب محدود بہ بحری سفر کرتے ہیں۔ اس اعجازی عطیہ کو بگاڑنے کیواسطے مولویصاحب کو قرآن شریف کی تحریف کرنے میں ذرا بھی اون کے ضمیر نے ملامت نہیں کی۔ چنانچہ آیت مذکورہ کا ترجمہ اس طرح لکھتے ہیں (یعنی ہوا کو سلیمان کے تابع کردیا وہ اس کے حکم کو جہاں وہ پہونچانا چاہتا آہستگی سے پہونچادیتی یعنے حضرت سلیمان کے صرف حکم کو جہاں وہ چاہتے ...

پہونچادیتی) مولوی صاحب نے ریح کو ذریعہ انتقال حکم سلیمانی کا قرار دیکر اپنی عربی دانی پر سخت دھبہ لگایا ہے۔ درحالیکہ صحیح ترجمہ اوس طرح ہے جسطرح اوپر پہلے مذکور ہُوا کہ ریح حضرت (ص)

(ص) سلیمان کو جس جگہ وہ پہونچانا چاہتے لے چلتی ہے (ماسٹر غلام حیدر پنشنر سرگودھا پنجاب)

سردار اہلحدیث

قابل توجہ اہلحدیثان صوبہ بہار و دیگر امصار

سَتُبْدِی لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاهِلاً
وَیَاتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدٖ

شعر بالا زمانہ جاہلیت کے ایک عرب شاعر کا ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے - وہ اپنے اس شعر میں کہتا ہے کہ زمانہ تیرا بے دام نوکر تیرے لئے وہ ظاہر کریگا جسے تو نہیں جانتا تھا - یعنی زمانہ بھی ایک بے دام مخبر صادق ہے - جو ہم کو وقتاً فوقتاً اپنے نئے نئے واقعات سے خبردار کرتا رہتا ہے -

میں ناظرین اہلحدیث وخصوصاً اہلحدیثان بہار کی توجہ زمانہ کی رفتار کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں امید ہے کہ واقعات وضروریات زمانہ پر غور کرکے اپنی ترقی وبہبودی کا کوئی طریق کار واشاعت توحید وسنت کی راہ سوچیں - ہرگروہ وہر خطہ کے لوگ ترقی کی کوشش میں مصروف ہیں اور ہم خواب غفلت میں سوتے ہیں - صوبہ بہار میں امارت قائم ہوچکی ہے جناب مولانا شاہ بدرالدین صاحب گدی نشین پھلواری امیر شریعت مقرر ہیں جنکی امارت عامہ تصور کی جاتی ہے - جو مسلمانوں کے مختلف خیالات کے مختلف فرقوں کو شامل ہے - اب اسوقت یہ غور کرنا چاہئے کہ امیر شریعت یا امام ہند کو جماعت اہلحدیث یا کسی جماعت کی خصوصیات سے کیا تعلق ہوگا - اس کا جواب جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء میں زیر عنوان "ہمارا نصب العین" تحریر فرماتے ہیں کہ

> "صوبوں کے امیر شریعت اور خود امام ہند مسلمانوں کے امور عامہ میں اختیار رکھینگے یعنی انکو کسی فرقہ کی خصوصیات سے تعلق نہوگا نہ اثباتاً نہ نفیاً - مثلاً وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں جگہ جو اہلحدیث او غیر اہلحدیث میں جھگڑا ہے تو وہ اہلحدیث کے حقوق کی مدد کریں یا دخل دیں وہ اگر کچھ کرینگے تو اسی طرح جسطرح ایک غیر جانبدار حاکم کہتا اور دخل دیتا ہے - اونکا یہ منصب بھی نہ ہوگا کہ وہ ایسی کارروائی کریں کہ اہلحدیث بحیثیت اہلحدیث کے ترقی کریں یا حنفی بحیثیت حنفی ہونے کے اہلحدیث پر غالب آویں الخ"

اب ایسی صورت میں بوجہ نہ ہونے سرپرست وسردار اہلحدیث کے جماعت اہلحدیث کے حقوق پر کیا اثر پڑیگا - اپنے یہاں کا ایک واقعہ عجیب قابل عبرت لکھتا ہوں جو غالباً ناظرین کے لیے دلچسپی سے خالی نہوگا -

جناب مولانا شاہ بدرالدین صاحب امیر شریعت صوبہ بہار کی طرف سے بغرض تبلیغ امارت جناب مولوی لیاقت حسین صاحب ساکن ملناڈیہہ دیہاتوں کا دورہ کرتے ہوئے میری بستی میں تشریف لائے - مبلغ صاحب موصوف ایک با اخلاق او صلح کل آدمی ہیں - ہم لوگ بھی آپ کی ملاقات کو گئے - غالباً قبل ہی ہم لوگوں کا ذکر خیر مجمع میں ہورہا تھا کہ حسن اتفاق سے اوسوقت ہم لوگ بھی پہنچ گئے - مزاج پرسی کے بعد مبلغ صاحب موصوف نے مجمع میں یہ بات پیش کی کہ یہ بات معلوم کرکے ہم کو بہت افسوس ہوا کہ آپ لوگوں کی بستی میں اہلحدیث وحنفی کی الگ الگ مسجد ہے اور جمعہ وعیدین بھی آپ لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں علیحدہ علیحدہ پڑھتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگوں میں اختلاف وپھوٹ ہے اسلئے میری یہ خواہش ہے کہ آپ لوگ گذشتہ شقاق واختلاف سے درگذر کرکے آپس میں اتفاق ومیل پیدا کریں وکم سے کم جمعہ وعیدین ایک جگہ وایک ساتھ ادا کیا کریں - اب وقت مسلمانوں کے شقاق وپھوٹ کا نہیں ہے - اسلام اسوقت نازک حالت میں ہے - ہم لوگ بلا تامل وتاخر اس بات کے لیے آمادہ ہوئے اور اُن سے بایں طور ملتمس ہوئے کہ ہم لوگ ایک ساتھ جمعہ وعیدین پڑھنے کے لئے مستعد ہیں لیکن یہ بات ضروری ہے کہ ہم لوگ آمین ورفعیدین حسب دستور کرینگے - آپ نے کہا ہاں آپ لوگ آمین کرسکتے ہیں مگر فرا پست آواز میں اور آواز کا ایک انداز بتایا میں نے عرض کیا کہ آپ آواز کی تحدید کیوں کرتے ہیں جبکہ اس قسم کی تحدید رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نہیں کی ہے - اور اس کو ہم لوگ من حیث العبادت کرتے ہیں دوسری نیت اس میں نہیں ہوتی - علاوہ ازیں آواز کی حدبندی خلاف فطرۃ بھی ہے کیونکہ خداوند عزاسمہٗ نے انسان کو مختلف الآواز بنایا ہے اور جس بات پر انکار ہوا کرتا ہے طبعاً اس پر اصرار پیدا ہوتا ہے اسلئے ہر طرح مناسب ہے کہ آمین کی آواز میں بالکل آزادی رہنی چاہیئے - چنانچہ اُن کی جماعت کے بعض اصحاب فہم نے اس کو پسند کیا اور کہا کہ اس میں پوری آزادی رہنا بہتر ہے - کیونکہ زیادہ اعتراض وچھیڑ چھاڑ سے جھگڑا واختلاف پیدا ہوتا ہے - فریقین اسپر راضی ہوگئے شب کا واقعہ ہے - صبح کو جمعہ کا دن تھا - میں نے کہا کہ انشاء اللہ کل آپ کے سامنے ہم لوگ ایک ساتھ جمعہ ادا کرینگے - جسوقت یہ باتیں ہورہی تھیں اوسوقت جناب مولوی غیاث الدین صاحب رجہتی یکے از معتقدان وشاگردان جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی بھی مجمع میں خاموش بیٹھے تھے مگر چہرہ کا رنگ متغیر ہورہا تھا - آخر کار آپ سے ضبط نہ ہوسکا - وہاں سے اُٹھ کر رفوچکر ہوگئے - تھوڑی دیر بعد ملیئے بے آپ کی طرح پھر تشریف لائے اور یہ سنکر کہ یہ بات پاس ہوگئی اور یہ لوگ کل صبح جمعہ کی نماز ایک ساتھ پڑھینگے و آمین ورفعیدین بھی کرینگے جامہ سے باہر ہوگئے - مبلغ صاحب موصوف سے دوچار ہوئے کہ آپ بحیثیت مبلغ آئے ہیں آپ اپنا کام کیجئے آپ کو اس کا کوئی حق نہیں ہے - یہ بات کیسے ہوسکتی ہے کہ تیس سال سے ان لوگوں کی مسجد الگ ہوچکی ہے - اب آپ ایک نئی

[illegible]

بات کرانا چاہتے ہیں جو ہو نہیں سکتی - ہمارا عقیدہ ان کے عقائد کے بالکل خلاف ہے - ہم لوگ رسول اللہ کو عالم الغیب جانتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ کو ماکان و مایکون کا پورا علم تھا - ہم لوگ قبروں کی طواف کو موجب ثواب جانتے ہیں - قبروں کو بوسہ دیتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں - ہمارے عقیدہ میں چناں ہے و چنیں ہے - ان عقائد کے رو سے ہم لوگ ان کے نزدیک مشرک ہیں - بدعتی ہیں - یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہم لوگوں کے ساتھ آکر نماز پڑھینگے - اتنی طول طویل تقریر پر مبلغ صاحب موصوف نے فرمایا کہ آپ کے عقائد سے ان لوگوں کو کوئی غرض نہیں یہ لوگ آپ کے ساتھ عملی صورت میں شریک ہونگے - میں نے مولانا غیاث الدین صاحب موصوف اور ان کے حوارین کرام سے سوال کیا کہ آپ لوگ جناب مولانا شاہ بدرالدین صاحب کو امیر شریعت مانتے ہیں یا نہیں - ان لوگوں نے کہا ہاں مانتے ہیں - میں نے کہا اچھا جب آپ مانتے ہیں تو اگر وہ اس بات کی ہدایت کریں و فتوے دیں کہ ہم سب کو ایک ساتھ نماز پڑھنی چاہئے تو اوسوقت آپ لوگ کیا کرینگے - اسپر اون لوگوں نے بیک بانگ[1] کہا کہ اوسوقت ہم لوگ امیر شریعت کے اس حکم کو ہرگز نہ مانینگے - فاعتبروا یا اولی الالباب۔

مبلغ صاحب موصوف عالم حیرت و سکوت میں آگئے اور مجمع کا رنگ دیگرگوں دیکھکر معافی کے خواستگار ہوئے و خاموشی اختیار کرلی - اس قسم کے واقعات خصوصاً ایسے نازک وقت میں بھی ہوتے ہیں - بلکہ یہ لوگ ہمیشہ سے تا ایندم جہاں کہیں جماعت اہلحدیث کو کمزور پاتے ہیں تا مقدور اپنی طرح طرح کی شرارتوں و ظلموں سے پیش آتے ہیں مسجدوں سے نکال دینا تو ان کے نزدیک محض معمولی بات ہے جو غالباً ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہ ہوگا - ایسی صورتوں میں امیر شریعت اہلحدیثوں کی کیا مدد کر سکتے ہیں حالانکہ اہلحدیث بالکل مظلوم ہیں - ہاں یہ ممکن ہے کہ اہلحدیثوں سے کہیں کہ آپ لوگ آمین ذرا آہستہ سے کیا کریں - تقلید شخصی - مولود - عرس وغیرہ امور بدعیہ کی مذمت نہ کریں - سارے جھگڑے و ساری تکالیف دور و دفع ہو جائینگے - دیگر ہیچ - اور یہ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ اہلحدیثوں کی حمایت میں کہیں کہ آمین بالجہر مسنون ہے طواف قبر ممنوع - تقلید شخصی ناجائز - اگر ایسا کہیں تو لوگ اون کی امارت سے فوراً منحرف ہو جائینگے - اور اس سے امارت عامہ میں نقص پیدا ہو جائیگا - علی ہذا القیاس امیر شریعت کا بیت المال بھی غالباً بیت المال عام ہوگا جسکو کسی فرقہ کے امور مخصوصہ سے کوئی تعلق و سروکار نہ ہوگا نہ جماعت اہلحدیث کو امیر شریعت کے بیت المال سے کسی خاص قسم کی مدد پہونچنے کی امید ہے ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ناظرین اہلحدیث غور کریں کہ اسوقت توحید و سنت کا حامی اہل الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا لومۃ لائم کھلے خزانہ عمل کرنیوالی جماعت سوائے اہلحدیث کے اور کون ہے -

اللھم انصرھم و بارک لھم - اسلئے بلحاظ اپنے فرائض مخصوصہ کے یہ امر سخت ضروری ہے کہ اہلحدیث ہر صوبہ میں صوبہ وار اپنا سرپرست سردار مقرر کرکے سلسلہ و شیرازہ موحدین کا درست کریں جیسا کہ پنجاب میں اہلحدیثوں نے اپنا سردار منتخب کر لیا ہے اور اپنا ایک خاص بیت المال ضروریات مخصوصہ و فرائض مبارکہ کی مالی مدد کے لئے قائم کریں جس میں اہلحدیثوں کے چندے و زکوۃ و صدقات و عشر وغیرہ جمع ہوا کریں و جہاں کہیں و جس کسی کو مدد پہونچانیکی ضرورت ہو قومی شکل میں سرداروں کے ذریعہ دیا کریں اس طرح انفرادی طریق پر فرداً فرداً باقیتیا خاص مال صرف کرنا اوسقدر مفید ثابت نہ ہوگا جتنا قومی و اجتماعی شکل میں ہو سکتا ہے -

سردار اہلحدیث کا فرض خاص جماعت اہلحدیث کی نمائندگی و ان کے حقوق کی حمایت و حفاظت کرنا و انکی ترقی کی کوشش کرنا اور اُن کے بیت المال کا مصرف بھی زیادہ تر ضروریات قومی ہی ہوگا -

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ جسطرح آپ پنجاب کے اہلحدیثوں کا سلسلہ درست کر رہے ہیں امید ہے کہ علاقہ بہار و دیگر بلاد ہند کے اہلحدیثوں کی بھی خبر لیں - آہ اسوقت صوبہ بہار علماء اہلحدیث و بزرگان ملت سے خالی ہوگیا ہے - علماء اگر ہیں بھی اور بفضلہ تعالیٰ بہت ہیں تو اوس خیال کے اب نہیں ہیں - اسلئے آپ یہاں کے علماء پس ماندگان و اعیان کو توجہ دلاکر اپنا ایک نائب مقرر کرکے سلسلہ درست کریں اور ہر جگہ و ہر قریہ میں انجمن اہلحدیث قائم کرادیں جسکی صورت میری تجویز میں یہ ہے کہ ایک موثر واعظ بھیجیں جو اہلحدیث کی بستیوں میں دورہ کرکے سردار مقرر کریں و انجمن اہلحدیث قائم کرادیں و اہلحدیثوں کی مردم شماری بھی مرتب کریں - علماء غیر علماء جوان - بوڑھے وغیرہ کی تفصیل وار فہرست تیار کریں و انجمن اہلحدیث کے ضوابط و قوانین کا چھپا ہوا فارم بھی ہر جگہ تقسیم کریں اور ہر اہلحدیث اسکو واجب الامتثال سمجھیں و جہاں ایک گھر بھی اہلحدیث ہوں تجسس و تلاش کرکے اونکا سلسلہ بھی ملا لیا جائے ورنہ خوف ہے کہ دشمن اون کو گزند پہونچائینگے - اور اس طرح سے امید ہے کہ توحید و سنت کی اشاعت علی احسن الوجوہ ہو سکیگی - جناب کے صرف اخبار میں لکھنے و تحریک کرنے سے یہ کام مکمل نہ ہوگا کیونکہ آپ برابر اپنے اخبار میں لکھتے و یاد دلاتے رہتے ہیں مگر لوگ پڑھتے ہیں اور سنتے بھی ہیں

---

[1] چنانچہ آجکل کشمیر میں ہوا ہے جسکا مقدمہ چل رہا ہے (اہلحدیث)

لیکن عمل نہیں کرتے گویا اخبار صرف پڑھنے و سننے کی چیز ہے عمل کرنیکی نہیں۔ کانفرنس اہلحدیث کو بھی قائم ہوئے عرصہ ہوا لیکن جسقدر پنجاب وغیرہ بلاد کو فائدہ پہونچا و پہنچ رہا ہے اوتنا صوبہ بہار کو نہیں پہونچا پٹنہ۔ گیا وغیرہ میں کانفرنس کی طرف سے ایک واعظ توحید و سنت کی تبلیغ کی غرض سے مقرر تھے۔ اب چند سال سے وہ بھی ندارد فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ علاقہ بہار زیادہ تر قابل توجہ ہے کیونکہ یہاں شرک و بدعت وغیرہ رسوم کا رواج کثرت سے ہے۔ اور جماعت اہلحدیث کی تعداد بہ نسبت پنجاب و بنگال وغیرہ کی تھوڑی ہے۔ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

(عبدالغفور از جہت ضلع گیا)

اڈیٹر:۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے بہت صحیح ہے جو گروہ یا شخص اپنے ہم جنسوں میں عزت کے ساتھ رہنا چاہے وہ اپنی ہستی کو پہلے مستقل کرے ورنہ کمزوری کی حالت میں نہ اوس کی کوئی عزت ہے نہ اوسکا کوئی حق ہے۔ اہلحدیث کی بابت میرا خیال عرصہ سے ہے کہ یہ جماعت بڑی کار آمد ہے۔ اونکو ایک سلسلہ میں منسلک ہونا بہت ضروری ہے۔ مجھے ہندوستان کے سب صوبوں سے تعلق ہے۔ بہار سے تو مولانا رحیم آبادی۔ مولانا ڈیانوی اور مولانا شاہ عین الحق وغیرہ مرحومین کی وجہ سے خاص دل بستگی ہے اسلئے میں ہر خدمت کیلئے جو مجھ سے ہو سکے تیار ہوں میں آپکی تجویز کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوا یہ عرض کرونگا کہ امور عامہ میں اسلامی رائے کی مخالفت نہ کریں اور اپنے وجود کو مستقل بنانے اور توحید و سنت کی اشاعت کا مکمل انتظام کرنے پر متوجہ رہیں۔ ممکن ہو تو پٹنہ میں مولانا عبدالرحیم مدظلہ کے سامنے سب واقعات عرض کر کے آئندہ کے متعلق کوئی راہ سوچیں میں مولانا ممدوح سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے آخری وقت میں (خدا انکو دیر تک زندہ رکھے) اس کام کا انتظام کسی قابل آدمی کے ہاتھ سپرد کر دیں۔ والسلام

* * *

بمبئی کی اہلحدیث جماعت

(از عزیز الرحمن خان امرتسری از بمبئی)

اہلحدیث مورخہ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ میں ایک مضمون بعنوان بمبئی میں اہلحدیثوں توجہ نظر سے گذرا۔ مضمون ماشاءاللہ خوب جوش سے لکھا گیا ہے جس میں بمبئی کے اہلحدیثوں کے حالات واقعیہ سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس امر کی خواہش کی ہے کہ کوئی صاحب اصلاح کے لئے کھڑے ہوں۔

مضمون نگار صاحب حالات واقعیہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ بمبئی میں دو جماعتیں ہوگئی ہیں۔ ایک کا نام مسجد والی اور دوسری مدرسہ والی کے نام سے نامزد ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مسجد والی جماعت کانفرنس اہلحدیث کو تسلیم نہیں کرتی۔ دوسرے امام مسجد مولوی ابومحمد جعفر صاحب مولانا ابوالوفا سے خاص طور پر ناراض ہیں اور جب تک کوئی مولوی مسجد میں مولانا ابوالوفا سے مخالفت نہ کرے کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ مدرسہ والی جماعت معدودے چند آدمیوں کی بتائی گئی ہے لکھتے ہیں کہ مدرسہ میں چالیس پچاس لڑکے پڑھتے ہیں۔ قرآن مجید۔ اردو۔ دینیات فارسی۔ عربی صرف و نحو۔ ادب عربی۔ ترجمہ قرآن مجید اور حدیث کی تعلیم پاتے ہیں۔ انجمن اور مدرسہ کے سرپرست مشہور ہمدرد جماعت حضرات اہلحدیث جناب حاجی سیٹھ عبدالواحد صاحب ہیں۔ پی ایم لدھا کمپنی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

مضمون نگار نے جن باتوں کو حالات واقعیہ کے نام سے ظاہر کیا ہے۔ وہ تنقید طلب ہیں مضمون سے مترشح ہے کہ مضمون نگار مسجد والی جماعت سے بہت نالاں ہیں۔ حالات واقعیہ پر روشنی ڈالنے کیلئے انہیں غیرجانبدار رہنے کی ضرورت تھی۔ بجائے ایک جماعت کو ملامت پسند نظروں سے دیکھنے کے۔ دونوں کی کمزوریوں پر نگاہ چاہیئے تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ زبانی دعوے جہانتک دوسرے لوگوں میں رائج ہو چکے ہیں اون سے متاثر ہوئے بغیر اہلحدیث بھی نہیں رہے۔ آخر انہوں نے اپنے اصول کو بھولنے کی کوشش کر ہی دی ہے۔

مضمون نگار صاحب نے جس جوش و خروش کے ساتھ مضمون لکھا ہے ویسی ہمدردی اپنے دل میں نہیں رکھتے۔ اسلامی کام ہمدردی سے ہوتے ہیں نہ کہ کاغذی جوش سے۔ قابل مضمون نگار کو "جیسے کو تیسا" پر عمل کرنیکی قابلیت تو ضرور ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ یہی اسلامی منشا کی روک ہے۔ مضمون نگار کو غور فرمانا چاہیے کہ جیسے مضمون انہوں نے لکھا ہے اگر اسکا جواب "تیسا" ہی دیا جاتا تو جھگڑا بڑھ جانے کے سوا اور کوئی فائدہ ممکن ہی نہ تھا۔

مجھے جہانتک معلوم ہوا ہے۔ یہ اختلاف ایک معمولی اختلاف ہے۔ جسے غلطی سے اہمیت دی گئی۔ خود اسے بڑھایا گیا ہے۔ اگر مدرسہ والی پارٹی اس امر کو کسی دوسرے وقت کیلئے رہنے دیتی تو اتنی نوبت نہ پہونچتی ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ جب ان کے مطالبات کا وقت راس ہوتا تو یہ لوگ ہر طرح کوشش کر سکتے تھے۔ مگر افسوس کہ جلد کاری نے ایک سے دو حصے کر دئیے۔

مدرسہ والی جماعت نے پیشقدمی کی اس مسجد سے علیحدہ ہوگئے۔ دونوں کو موقعہ مل گیا۔ خوب خوب جی کھولکر لن ترانیاں اُڑائی گئیں نتیجہ یہ نکلا کہ اب آرزو مند ہیں کہ کوئی دوسرا آئے اور اصلاح کر جائے۔

کانفرنس کو تسلیم نہ کرنے سے مولوی ابو محمد جعفر صاحب کی امامت ناجائز نہ تھی۔ مدرسہ خیر العلوم کی مدد نہ کرنے سے اُن کی مسجد پر کوئی الزام نہ آسکتا تھا۔ پھر کیا وجہ کہ آپ لوگ باوجود قریب ہونے کے مسجد میں آنے تک تکلف کرتے ہیں۔

بھولے ہوئے بھائیو۔ جنکے دل میں سچی محبت۔ سچا اسلامی جوش ہوتا ہے وہ دل میں بغض حسد اور کدورت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے غلطی خوردہ بھائیوں کو چھوڑ نہیں دیتے۔ (اسلام کی مکی زندگی پر غور کرو) وہ کسی بات سے مایوس نہیں ہوتے کیونکہ یہ کفر ہے۔

باقی رہا یہ کہ جب تک کوئی مولوی مسجد میں مولانا ابو الوفا کو بُرا بھلا نہ کہہ لے تب تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتا میں، اسے الزام سمجھتا ہوں۔ میں نے تین ماہ کے عرصہ میں ایسی کوئی بات ان لوگوں میں نہیں دیکھی اور نہ ہی سنی ہے۔ مجھے اس اختلاف کا بھی علم نہ تھا مگر یکایک آپ کا مضمون پڑھ کر میں حیرت میں رہ گیا۔

میرے بھائیو۔ ان فضول باتوں کو دل سے نکال ڈالو۔ یاد رکھو جو لوگ ایسے ہی خیال کے ہوتے ہیں وہ مصلح کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ یہی وہ کمزوری ہے جس سے مسلمانوں کی جماعتیں آپس میں زیر ہو رہی ہیں۔

نیز یہ ظاہر کرنا کہ "کوئی خدا کا بندہ اشاعت کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے کو دشمنوں کے نرغہ میں پاتا ہے۔ ایک بات نکالی اور چل پڑے" یہ بھی شخصی کمزوری ہے۔

حق کہنے والے کو کسی کا ڈر نہ ہونا چاہئے۔ تعجب ہے کہ جوش تو بہت کچھ ظاہر کیا جاوے اور ڈر دل میں اتنا کہ بات کرتے نہ بن پڑے اور خواہ مخواہ یہ سمجھ لیا جاوے کہ یہ درخت کے پتے جو ہوا میں ہل رہے ہیں ضرور ان کے پیچھے کوئی بلا ہے۔ فتدبر۔

مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں نے اشاعت کا طریقہ ہی کوئی ایسا نکالا ہوگا جس سے لوگ آپ پر پل پڑتے ہیں آخر دوسرے لوگ بھی تو اشاعت کرتے ہیں خود مجھے ہی کئی دفعہ موقعہ مل چکا ہے۔ میں ہر حکم پوری تشریح سے لوگوں کو سناتا ہوں۔ الحمد للہ کسی کو چون وچرا کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ جسکے ہاتھ میں قرآن وحدیث ہوں جسکے منہ میں قال اللہ وقال الرسول ہو۔ اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ اور نہ ہی کسی کو مخالفت کی جرات ہوتی ہے۔

باقی رہا اوقاف مسجد کا جھگڑا۔ سو عقلمند جانتے ہیں کہ جس مسجد کو کچھ آمدنی ہوتی ہے۔ اسپر بہت سے لوگوں کی نظر پہنچا جاتی ہے۔ ایسے جھگڑے تو رہا ہی کرتے ہیں ہاں اتنا ہوا کہ آپ لوگوں کے علیحدہ ہونے سے اس جھگڑے نے طول کھینچ لیا۔ آپ سب لوگ مل کے ایک ہو جائیں تو یہ جھگڑے کیوں بڑھیں اور دوسرے کو موقعہ ہی کیوں ملے کہ وہ جھگڑا کرے۔

میں آپ لوگوں کو ان سے زیادہ قصوروار سمجھتا ہوں اسلئے کہ آپ لوگوں میں علمیت کا مادہ قدرے باقی ہے وہ بے بہرہ ہیں۔

الغرض میرے اتنا لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ یہیں کا اختلاف اتنا وسیع نہیں جتنا سمجھا گیا ہے یہ ایک معمولی جھگڑا ہے جو آپکی کوشش سے مٹ سکتا ہے۔ گھر کی لڑائی گھر میں ہی ختم ہونی چاہئے۔

اصلاح تبھی ہو سکتی ہے جب وقت اور موقعہ پہچاننے کی تمیز ہو جائے۔ ہر بات جو منہ سے نکلنے والی ہو پورے تول کی ہو اور یہ بات ضروری نہ ٹھہرالی جائے کہ یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں وہ ابھی اور اسی وقت پوری ہو جائے۔ سمجھاؤ نیک بات موقعہ اور وقت دیکھکر خوب سمجھاؤ۔ اگر آپ صحیح راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں تو ضرور کامیاب ہوگے۔ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ۔ والسلام (خاکسار عزیز الرحمن)

(اڈیٹر:۔ نامہ نگار کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بنار اختلاف سے خوب واقف ہیں کیا اچھا ہوتا کہ جہاں اتنا لمبا مضمون منفیات پر لکھا تھا مثبت پر بھی چند جملے لکھ دیتے جس سے اخبار بین ناظرین کو بھی معلوم ہو سکتا کہ اصل جھگڑا یہ ہے تاکہ اون میں اصلاح کی کوشش کی جاتی۔ آئندہ کو جو صاحب کچھ لکھیں محض بنار اختلاف پر لکھیں گے تو فریق ثانی سے اوسکا جواب لیکر دونوں مضمون درج ہونگے۔ پس نہایت مختصر دو پرتوں میں مضمون آنا چاہئے لعن طعن نہو ورنہ اتنا حصہ کاٹ دیا جائیگا۔

ممبر کونسل امیر شریعت صوبہ بہار کا مذہبی تعصب

موضع جالہ ضلع دربھنگہ (ترہت) میں ایک مڈل سکول ہے جسمیں مولوی محمد بشیر صاحب (اہلحدیث) ہڈ مولوی ہیں۔ موضع مذکور میں مولوی عبد الاحد صاحب (دیوبندی) یکے از ممبر کونسل امارت شرعیہ بہار کا مکان ہے۔ مولویصاحب (وزیر کونسل) اور اکثر احناف اس بستی کے محض تعصب کی وجہ سے ہمیشہ اون کے نکالنے واذیت رسانی میں کوشاں رہتے ہیں۔ فی الحال ایک درخواست غلط بخلاف ان کے انسپکٹر سکول کے یہاں بھیجدیا۔ بتاریخ ۲۱ فروری مسٹر مکوم (انگریز انسپکٹر) تحقیقات میں آیا اور مذہبی جھگڑے کو پوچھا اور انکا مذہب بھی دریافت کیا۔ مولوی محمد بشیر صاحب نے اپنا مذہب اہلحدیث بتلایا۔ جسپر مولوی عبد الاحد صاحب ومولوی اسحاق خاں ودیگر حضرات جو موجود تھے یہ اظہار کیا کہ مذہب اہلحدیث کوئی مذہب نہیں ہے درحقیقت یہ لوگ وہابی نجدی ہیں۔ ایک زمانہ میں ان لوگوں نے اپنا نام اہلحدیث رکھا اور بہت سی ناگفتہ بہ الفاظ استعمال کئے جو جماعت اہلحدیث کے لئے باعث ذلت ودلشکنی تھا۔ جب ممبر کونسل امیر شریعت کا یہ حال ہے تو ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ یہ امارت شرعیہ بہار کہاں تک کامیاب ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جناب امیر شریعت بہار اور علمار کرام احناف اسپر غور فرما کر اسکی اصلاح میں سعی فرماوینگے۔ ورنہ سہ گرہیں کتب ست وایں ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ کے مصداق ہوگا (محمد خلیل الرحمان ساکن موضع جالہ ٹولہ گڈری)

اہلحدیث:۔ اس خط کے مضمون کو جناب مولوی محمد سجاد صاحب ملاحظہ میں لاکر حقیقت سے آگاہ ہو کر [illegible] موں صاحب انتظام کی دلجوئی [illegible]

فتاوے

س نمبر ۱۲۱ کوئی ایسی آیت قرآنی بھی ہے جسکے نزول سے پہلے ہی حکم اس کا کچھ عرصہ صادر ہو چکا ہو۔ بعدہٗ آیت نازل ہوئی ہو؟ اس بات کے قبول کرنے سے میری عقل عاری ہے جبتک کہ دو چار آیات مثال کے طور پر بیان نہ کر دی جاویں۔ (مولوی عبدالکریم جنڈیالہ ضلع امرتسر)

ج نمبر ۱۲۱ امور اخلاقیہ سب ایسے ہی ہیں آیات نازل ہونے سے پہلے بھی ان کے متعلق حکم فطری جاری تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے الامانۃ نزلت فی جذر القلوب بعد نازل ہونے آیات (قولوا قولاً سدیدا۔ اذا قلتم فاعدلوا وغیرہ) کے احکام اخلاقیہ بدستور ویسے ہی جاری رہے۔

س نمبر ۱۲۲ نماز عصر کے بعد اور نماز پڑھنے کی ممانعت کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ یہ بھی حدیث میں آیا ہے من ادرک رکعۃ من العصر قبل غروب الشمس فقد ادرک الصلوٰۃ ای صلوٰۃ العصر۔ علاوہ اس کے جماعت نماز عصر کی ہو جانے کے بعد اگر کوئی اپنی نماز عصر پڑھے تو جائز ہے۔ پھر اس کے بعد بھی ویسی ہی غروب شمس تک نماز عصر کی جائز ہوگی۔ پھر ممانعت کی کیا وجہ ہے؟ اگر شمس پرستوں کی مشابہت کی وجہ سے ہے تو مذکورہ بالا صورتوں میں مشابہت پائی گئی۔

([illegible])

ج نمبر ۱۲۲ نماز عصر کی بعدیت مصلی کے فعل کے لحاظ سے ہے یعنی جو کوئی اپنی نماز فرض وقتی پڑھ چکا ہو وہ نہ پڑھے۔ منظور الٰہی یہ ہے کہ بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر کا وقت تسبیح خوانی میں لگایا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (ق)

یعنی طلوع اور غروب سے پہلے تسبیحات پڑھا کرو۔ حدیث پیش کردہ کا مطلب کچھ اور ہے کہ جو کوئی اتنی دیر کرکے نماز پڑھے کہ غروب آفتاب سے پہلے اوس نے بمشکل ایک رکعت پائی ہو وہ سمجھے کہ میں نے ساری پالی۔ اس سے آگے دو مذہب ہیں ایک یہ کہ نماز وقتی کا ثواب اسکو مل گیا۔ اب نماز چھوڑ کر بعد تکمیل غروب کے نئی نیت سے پوری پڑھے دوسرا یہ کہ اسکی نیت چونکہ قبل شروع ہونے غروب کے ہو چکی ہے اس لئے بنا صحیح ہے۔ لہٰذا اس بنا پر تکمیل کر سکتا ہے اللہ اعلم۔

نوٹ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے معنے جمہور کے خلاف کرتی ہیں۔ وہ اس کو اون لوگوں کے حق میں فرماتی ہیں جو نماز صبح اور عصر اتنی دیر کرکے پڑھتے ہیں کہ آفتاب غروب ہونے کو ہو جاتا ہے ورنہ ہر وقت جماعت عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے مانع نہیں۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۲۳ اذ یعدون فی السبت الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے لئے عبادت فرض کیلئے سبت کا دن مقرر تھا جس کے ترک کی وجہ سے قردۃ خاسئین بھی ہوگئے۔ مگر حدیث ابی ہریرہ رض کی سے جو بروایت بخاری مسلم مشکوۃ کے باب الجمعہ میں مذکور ہے اس سے ان پر بھی جمعہ کی فرضیت ہی معلوم ہوتی ہے۔ تو پھر دونوں میں تطبیق کیسے ہوئی؟ (د۔ ر)

ج نمبر ۱۲۳ یہود پر جمعہ پیش کیا گیا۔ مگر انہوں نے اس کو قبول نہ کیا لہٰذا اون پر ہفتہ ہی رہا مسلمانوں نے قبول کیا پس اختلاف کوئی نہیں۔

س نمبر ۱۲۴ فاسئلوا اهل الذکر الخ میں عوام الناس بے علموں کو حکم ہے کہ تم علم والوں سے دریافت کر لیا کرو۔ جو نہیں جانتے اور اہل علم ان کے نزدیک سب یکساں ہیں کیونکہ عالم حقانی اور مرائی یا طالب دنیا وغیرہ کی تمیز نہیں کر سکتے۔ اب عالم اونکو اپنے اپنے خیال یا سمجھ یا علم کے موافق بتاتے ہیں۔ اور جو مسائل بتاتے ہیں وہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں عقائد اور عمل میں بھی۔ اگر وہ عالم کے فرمودہ کو نہ مانیں تو آیت مذکورہ کے منکر بنتے ہیں اگر مانیں تو بموجب آیت اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا مصداق بنتے ہیں۔ اب کریں تو کیا کریں؟

(د۔ ص۔ ع)

ج نمبر ۱۲۴ عوام بھی اپنی حیثیت کے مطابق کوشش کریں تو علماء حقانی کی شناخت کر سکتے ہیں مثلاً اون کی خوخصلت سے اونکی محبت دین سے اون کی صداقت سے ان کے مشاغل علمیہ تقوے اور زہد وغیرہ سے چنانچہ جس جس نے کوشش کی اوس نے پالیا۔

(دہم داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۵ یہ ایک شعر ہے:۔

چاہیئے عشق نبی عشق خدا سے پہلے
ہو نمازی کو غرض قبلہ نما سے پہلے

تو کیا ایسا کہنا اہلحدیثوں کے نزدیک گناہ ہے؟

(د۔ ن۔ نابینا)

ج نمبر ۱۲۵ یہ شاعرانہ ترنگ ہے جس کا ثبوت شعر میں آیت قرآنی میں یوں ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

یعنی اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو محبت کریگا۔

پیروی میں محبت رسول داخل ہے جو متفرع ہے اللہ کی محبت پر۔ ثابت ہوا کہ اللہ کی محبت رسول کی محبت سے مقدم ہے۔ رسول بحیثیت رسول خدا سے ملنے کا ذریعہ ہے جسکو خدا سے محبت ہوگی وہی رسول کو ذریعہ بناویگا۔ اسی لئے فرمایا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ یعنی ایمانداروں کو اللہ کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

اطلاع ۔ ہر ایک جستہ فتووں کی نقل پر اطلاع عود ہے سکتے ہیں (مفتی)

ملکی مطلع

وزیر ہند کا استعفا

ملک کے اس سرے سے دوسرے سرے تک وزیر ہند کے استعفا کا شور و شغب ہے۔ ولایت میں کرزن پارٹی مسٹر مانٹیگو پر الزامات کی بھرمار کر رہی ہے اور مسٹر مانٹیگو ان کا جواب دے رہے ہیں ہمارے خیال میں یہ جنگ کچھ زرگری معلوم ہوتی ہے کیونکہ موسم ہوا جب ڈابس کا وفد کابل سے واپس آنے لگا تھا۔ تو امیر صاحب کابل نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا تھا کہ انگلستان اگر افغانستان سے دوستی رکھنا چاہتا ہے تو ترکوں کے ساتھ اچھی مصالحت کرے۔ اس کے جواب میں سر ڈابس امیر وفد انگریزی نے کہا تھا کہ گورنمنٹ عنقریب ایک نئی صلح کرنیوالی ہے جو اسلامی دنیا میں پسندیدگی سے دیکھی اور سنی جائیگی۔ اس بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ سر ڈابس تک بھی اس مضمون مصالحت کا علم ہے۔ پھر کیا وائسرائے اور وزیر ہند سے گذر کر وزیر خارجہ اور وزیر اعظم تک خبر نہ ہوگی۔ آج اس واقعہ کو کئی مہینوں کا عرصہ ہوگیا مگر مسٹر مانٹیگو اس کو آج اتنے عرصہ کے بعد اعلان کرنے پر افشاء راز کا الزام لگایا جاتا ہے مگر سر ڈابس کو اس وقت نہ پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کہا۔ اب پھر خبر آئی ہے کہ سفیر کابل نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی مجلس میں تقریر کی ہے کہ جلالت مآب امیر افغانستان نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اطلاع دوں کہ آپ یونان پر حملہ کریں۔ انگلستان اگر یونان کی مدد کریگا تو افغانستان انگریز کے معاہدہ کی پرواہ نہ کریگا۔

معلوم نہیں لارڈ کرزن اب کیا جواب دینگے ؛

طرابلس میں اطالیوں کے وحشیانہ مظالم

ہمیں یہ معلوم کرکے افسوس ہوا ہے کہ مسورة جو طرابلس میں ایک مشہور بندرگاہ ہے اور سلطنت ترکی کے اس علاقہ میں حکومت اٹلی کے آغاز ہی سے اس کا زبردست مقابلہ کرتی رہی ہے اطالی حاکموں کے زیر اقتدار آگئی ہے۔ اٹلی کی فوجوں نے ایک طویل محاصرہ۔ عرب مرد عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کرنے اور بڑی بڑی عمارتوں کو جلا ڈالنے کے بعد اس بندرگاہ پر قبضہ کرلیا۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس زرخیز و مرفہ الحال شہر کے مفتوح ہوجانے سے اطالیوں کی ہوس و آز اور بھی بڑھ جائیگی۔ اور اطالی بے حریصانہ و وحشیانہ طریقوں سے شہر طرابلس اور اس کے دیگر مشہور مقامات پر قبضہ کرلینگے معلوم ہوتا ہے کہ اب طرابلس اور فیضان کے عرب سمندر کی طرف سے اطالیوں اور دوسری طرف ہولناک وسیع صحرا سے محصور ہونے کے باعث دنیا کے تمام باقی علاقوں سے پورے طور پر علیحدہ ہوگئے ہیں۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی مدبرین یورپ حیران ہیں کہ عالم اسلام میں اضطراب رونما ہے ؛

افغانستان کی عالمگیر تجارتی ایجنسیاں

مجلس قومیہ افغانستان کے حال ہی کے اجلاس میں افغانستان کے جدید رتبے کے فوائد کو وسعت دینے کے لئے زبردست و دور رس فیصلے کئے گئے ہیں جبکہ نظام حکومت کو یقینی طور پر موثر کرنی کے لئے تمام ملک مختلف صوبوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جدید افغانستان کے لیڈر اسکی اقتصادی حالت کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے تدابیر مرتب کر رہے ہیں ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ اقتصادی و غیر ملکی تجارت کی وزارت افغانیہ نے پیرس۔ برلن۔ ماسکو۔ لندن اور شنگھائی میں ایجنسیاں قائم کی ہیں جہاں افغان ایجنٹ افغانستان کے ساتھ تمام تجارتی تعلقات کا ذمہ دارانہ فرض بجا لائینگے۔

افغانستان اپنے مستقل ارادے سے اقوام عالم میں مناسب مرتبہ حاصل کرنے کے لئے شاندار جد و جہد کر رہا ہے۔ اب اس چھوٹی سی شجاع و متہور قوم کے سامنے ایک روشن و ترقی پذیر عہد جلوہ پیرا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی آرزومند دیگر مسلمان ریاستیں افغانستان کی اس بے نظیر مثال کی تقلید کرینگی ؛

دولت خداداد افغانستان میں آثار ترقی

افغانستان کے اخبارات ان اصلاح کے کارناموں سے مملو ہیں جو افغانستان ملک کے اندرونی حصوں میں کی جارہی ہے ایک افسر بندوبست محاصل کی وصولی اور بندوبست کا ازسرنو تجدید کر رہے ہیں۔ اور وہ پشاور سے ہوتے ہوئے قندہار تشریف لیگئے ہیں افغانستان اور ہندوستان کے جدید تعلقات اس سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں کہ افغان اور کونسل برابر پشاور آجا رہے ہیں۔

حضور امیر نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ وہ جرگوں کو برطانیہ کے خلاف اب کوئی امداد نہ دینگے۔ اس اعلان نے لوگوں کو مایوس کیا مثل حاجی ترنگ زئی کے جس نے اس اعلان کو مجمع میں پھاڑ ڈالا۔

حضور امیر امان اللہ خان کی قابلانہ پالیسی کیوجہ سے تعلیم روز افزوں ہو رہی ہے خاص اسکول جلال آباد میں اسوقت ۱۵۰ طالب العلم ہیں۔ اسکول دیہاتوں میں اور مختلف جگہوں میں کھولے جا رہے ہیں تعلیم ان دیہاتی اسکولوں میں مفت دیجاتی ہے اور افسران کافی نگہداشت رکھتے ہیں۔ ایک زراعتی نمائش دارالامان متصل کابل میں ۲۳۔ مارچ کو ہوئی جس میں انعامات بھی تقسیم ہوئے (وکیل)

مباحثہ گذشتہ [illegible] کا معقول [illegible] جواب دیا گیا ہے۔ مدیر

متفرقات

حساب دوستاں در دل

ماہ اپریل میں جن صاحبوں کی قیمت ختم ہے اون کے نمبر درج ذیل ہیں:-

۱۰۷ - ۵۲۹ - ۶۶۶ - ۶۸۹ - ۸۰۳ - ۸۰۸ - ۱۱۲۸ - ۱۳۱۴ -
۱۸۹۴ - ۲۱۶۴ - ۲۷۵۵ - ۲۷۹۵ - ۲۹۸۰ - ۳۰۱۴ -
۳۰۶۸ - ۳۱۹۱ - ۳۱۹۳ - ۳۲۸۰ - ۳۳۵۶ - ۳۴۶۲ -
۳۴۶۸ - ۳۴۶۹ - ۳۴۷۱ - ۳۴۷۲ - ۳۴۷۵ -
۳۵۴۶ - ۳۹۲۵ - ۴۶۱۱ - ۴۶۳۶ - ۴۷۵۳ -
۴۸۵۳ - ۵۰۱۹ - ۵۰۳۲ - ۵۰۳۸ - ۵۰۵۰ -
۵۴۵۲ - ۵۴۵۷ - ۵۴۵۸ - ۵۴۶۰ - ۵۴۷۷ -
۵۴۸۱ - ۵۴۸۶ - ۵۴۸۸ - ۵۴۹۳ - ۵۴۹۹ -
۵۴۹۸ - ۵۶۹۴ - ۵۸۹۵ - ۵۹۵۸ - ۵۹۶۰ -
۵۹۶۱ - ۵۹۶۵ - ۵۹۶۸ - ۵۹۷۶ - ۵۹۷۷ -
۵۹۷۹ - ۵۹۸۴ - ۵۹۸۶ - ۵۹۸۸ - ۵۹۹۹ -
۶۰۰۳ - ۶۰۱۴ - ۶۰۴۲ - ۶۰۴۶ - ۶۰۶۴ - ۶۲۱۰ -
۶۲۲۳ - ۶۲۳۰ - ۶۲۸۶ - ۶۳۱۴ - ۶۴۲۲ -
۶۴۲۸ - ۶۴۲۹ - ۶۴۳۴ - ۶۴۳۵ - ۶۴۳۶ -
۶۴۳۷ - ۶۴۳۹ - ۶۴۴۰ - ۶۴۴۱ - ۶۴۴۳ -
۶۴۴۶ - ۶۴۴۸ - ۶۴۴۹ - ۶۴۵۴ - ۶۴۶۱ -
۶۴۶۲ - ۶۴۶۳ - ۶۴۶۴ - ۶۴۶۵ - ۶۴۷۴ -
۶۵۵۵ - ۶۶۳۸ - ۶۶۴۱ - ۶۶۶۲ - ۶۶۹۳ -
۶۶۹۸ - ۶۶۷۲ - ۶۶۷۶ - ۶۸۰۳ ۔

غریب فنڈ ۴۰۱۷ - ۵۵۵۵ - ۵۹۹۱ -
۶۴۴۳ ۔

مہربانی سے قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ پڑتا ہے اور بعض دفعہ وصول بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ سال سال سے بعض بغیر وصول ہیں۔

غریب فنڈ از عبدالرزاق صاحب عہ ۱عہ از فتوے فنڈ ہے بقایا ۱۱ میزان ۱۲ ازمحمد اسحق طالبعلم دہلی سائل عہ از نور عالم منبے ضلع گجرات سائل عہ جملہ میزان ۱۲ عہ دونوں

سائلوں کے نام اخبار جاری کرکے باقی ۸۰ر نمبر سائلین (۸۰)

انجمنہائے اہلحدیث کی بابت بارہا لکھا گیا کہ اہلحدیثان پنجاب کے کان پر جوں نہیں رینگتی لیکن پورٹ بلیر (کالا پانی) سے مسٹر رحمت اللہ صاحب سکول ماسٹر مچھلی لین اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں انجمن اہلحدیث قائم ہوگئی ہے الحمد للہ۔

نماز کمیٹی مولوی محمد عمر واعظ اہلحدیث کانفرنس دہلی موضع جاچہ وال میں آئے۔ نماز کمیٹی کے متعلق وعظ کہا۔ بے نمازوں کی مذمت کیگئی منادی کرا کر بوقت ظہر لوگوں کو جمع کرکے مسجد میں وعظ کی۔ نکاح ثانی کی بابت لوگوں کو ہدایت کیگئی۔ ہر شخص نے تسلیم کیا۔ اور نماز کمیٹی قائم کیگئی۔ لوگ اسجگہ تمام حنفی ہیں مگر شرک و بدعت سے متنفر ہیں آئندہ سب مرد و عورت نماز شوق سے ادا کرتے رہینگے۔ اور پردہ کی بھی تعمیل کرینگے انشاء اللہ

(مرسلہ عبدالواحد قاضی موضع جاچہ وال)

بسم اللہ پور ضلع لائل پور سے بھی نماز کمیٹی کے قائم ہوجانے کی خبر آئی ہے۔

اطلاع بہت سے نماز کی نظمیں مانگتے ہیں یہاں جو نظمیں پڑھتے ہیں اکثر اون میں ہی ہوتی ہیں جو رضاکار یہاں کی پنجابی زبان میں خود بنا لیتے ہیں۔ اور خود ہی پڑھتے ہیں۔ نہ مطبوعہ ہیں نہ کتاب ہیں۔ البتہ اردو نظمیں بہت سی انجمن حمایت اسلام لاہور کی اردو سلسلہ کی کتابوں میں ملتی ہیں تیسری چوتھی اردو وغیرہ۔

درخواست اخبار میں داخلہ بھی نہیں دے سکتا کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرائیں۔ (الٰہی بخش سردول گڑھ پٹیالہ)

ایضاً بندہ نومسلم طالب علم ہے۔ اخبار اہلحدیث کا بہت شوق ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار جاری کرادیں تو اجر پاویں۔ (عبداللہ نومسلم دینانگر ضلع گورداسپور مسجد اہلحدیثاں)

صلوٰۃ محمدی مفت جس میں نماز کے مسائل اور تاکیدی احکام لکھے گئے ہیں۔ محصول ڈاک ۱؍ پائی بھیجکر مفت منگالیں۔ پتہ: حاجی عبدالکریم محمد دین سوداگران کلکتہ کولوٹولہ

قادیانی جلسہ بخیر و خوبی ختم ہو۔ الحمد للہ سب طرح خیریت رہی۔ مفصل آئندہ۔

انتقال پر ملال سخت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مولوی عبدالحی خلف مولانا محمد عثمان مرحوم فتحگڈھ ضلع گورداسپور پنجاب فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ مرحوم عالم جوان صالح تھے خدا مرحوم کو بخشے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔

مہربانی کرکے ہوا خواہان اہلحدیث اپنا فرض ادا کریں اخبار کی اشاعت کرنے پر توجہ فرماویں۔ ورنہ زمانہ کی سیاسی رفتار سے خوف تنزل ہے۔ جلد ہی متوجہ ہوں۔

سرکاری اعلانات موضع سیراؤں ضلع لاہور میں جہاں تعزیری پولیس کی چوکی مقرر تھی تحصیلدار صاحب رقم وصول کرنے گئے تو اہل دہ نے کورا جواب دیا۔ تحصیلدار کی رپورٹ پر ڈپٹی کمشنر صاحب اور کپتان پولیس مسلح پولیس کے ساتھ ۱۸ مارچ کو سیراؤں پہنچے۔ بہت سی واجب الوصول رقم اسی روز وصول کرلی باقی رقم کی وصولی کے لئے تحصیلدار صاحب کو حکم دیکر حکام ضلع واپس آگئے۔ لوگ باقی رقم دینے سے پھر منکر ہوگئے۔ سب ڈویژنل افسر کو رپورٹ کردی گئی کہ دو تین سو آدمیوں کا جتھا کالا جھنڈا لیکر رقم واجب الوصول کی وصولی پر مزاحم ہو رہا ہے جتھا کے منتشر ہونے کا حکم دیا گیا جو بغیر کسی تشدد کے منتشر ہوگیا۔ مبلغ ۱۰۹۹۵ روپیہ میں سے ۲۰ مارچ کی شام کو مبلغ ۵۰۰ وصول ہوا اور اسی روز کئی ایک مزاحمت کرنے والے گرفتار کر لئے گئے۔

(مورخہ ۲۴ مارچ ۲۲ء لاہور)

مورخہ ۷ مارچ کو موضع دھاری وال ضلع گورداسپور میں سات آٹھ آدمیوں نے جو سیاہ پگڑیاں باندھے اور کرپانیں لگائے ہوئے تھے ڈاکہ مارا (۲۲ مارچ)

(جن ضلعوں میں چھاؤنیاں نہیں ہیں وہاں پولیس کی مدد کے لئے چھوٹے چھوٹے فوجی دستے مقرر کئے گئے ہیں۔ (مورخہ ۲۳ مارچ ۲۲ء)

انتخاب الاخبار

نئے وزیر ہند کی باریابی

لارڈ پیل نے بادشاہ سلامت کی خدمت میں باریاب ہو کر لنکاسٹر کی ڈچی کے چانسلر کے عہدہ کی مہریں حوالہ کیں اور وزارت ہند کے عہدہ کی مہریں حاصل کیں۔ اسکے بعد آپ نے حلف لیا اور ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

افغانی سفیر سے لارڈ کرزن کی ملاقات

لارڈ کرزن نے آج (۲۱۔ مارچ) افغانی سفیر کو باریاب کیا۔

کپڑے کی تجارت کی سرد بازاری

مسرز روز ہیوٹ اینڈ کمپنی اور میسرز ہتاکیں ڈکسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ مانچسٹر کو علی الترتیب ۳۸۷۷ پونڈ اور ۱۸۶۶۶۶ پونڈ کا خسارہ ہوا ہے۔

وائسرائے ہند کا دورہ

صوبجات شمال مغربی سرحد میں دورہ کرنے کے لئے وائسرائے ۲۹۔ مارچ کو دہلی سے روانہ ہوئے۔ دورہ ۳۰۔ ماہ حال سے شروع ہو کر ۶۔ اپریل کو ختم ہوگا۔ ہز ایکسلنسی ۸ تا ۱۵۔ اپریل ڈیرہ دون میں ٹھیرینگے۔ اور ۱۶۔ اپریل کو واپس شملہ تشریف لائینگے۔

سکرٹری مرکزی خلافہ کی گرفتاری

ڈاکٹر سید محمود سکرٹری خلافت کمیٹی بمبئی زیر دفعہ ۱۲۴۔ الف تعزیرات ہند گرفتار کئے گئے ہیں۔

دنیائے اسلام

کی کانفرنس آئندہ جولائی میں پیرس میں منعقد ہوگی۔

ریاست کپورتھلہ سے ایک مسلمان کا اخراج

سکرٹری پراونشل خلافہ کمیٹی لاہور کے نام کپورتھلہ سے تار آیا ہے کہ ایک مذہبی جلسہ منعقد کرنے کی بنا پر مولوی محمود الحسن سکرٹری خلافت کمیٹی کو ملازمت سے برطرف کردیا گیا ہے اور انہیں زبانی حکم دیا گیا ہے کہ بوریا بستر باندھ کر ریاست سے چلے جائیں۔

موپلہ عورتوں اور بچوں کی امداد کی ممانعت

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار نے رقبہ فساد میں نہ صرف کارکنان کانگرس کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے بلکہ جمعیۃ الدعوۃ والتبلیغ کے کارکنوں کو اس میں داخل ہونے کی ممانعت کردی ہے۔ اس وقت مالابار میں تیس ہزار سے زیادہ موپلہ عورتیں اور بچے محتاج ہیں اور جمعیۃ مذکور کے سکرٹری نے ذاتی تحقیقات کی بنا پر ایسی عورتوں اور بچوں کی تعداد دو لاکھ اندازہ کی ہے۔

مسٹر لائڈ جارج جنیوا کانفرنس کے بعد مستعفی ہونگے

اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ مسٹر لائڈ جارج دو ہفتہ کے اندر مستعفی ہونیوالے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ جنیوا کانفرنس میں بطور وزیر اعظم برطانیہ شامل ہونگے۔

مصر میں لارڈ ایلنبی کا عہدہ

مصر کے جدید دور آزادی میں لارڈ ایلنبی کا عہدہ مندوب سامی کے نام سے منسوب ہوگا۔ جس کے معنے ہیں اعلیٰ ترین نمائندہ۔ (مندوب سامی کے معنے ہیں اعزازی ممبر) ریزیڈنسی نے ممالک غیر کے سفیروں سے درخواست کی ہے کہ آئندہ سے مصر کی وزارت خارجیہ کے ساتھ براہ راست خط و کتابت کیا کریں۔ مصری فوج کا ریویو ۱۸۔ مارچ کو ہوا۔ اور ۲۰ مارچ کو شاہی دربار ہوا۔ اور آئندہ سے ہمیشہ کے لیئے ۱۵۔ مارچ کو آزادی مصر کی یادگار میں قومی تعطیل ہوا کریگی۔ شاہ جارج پنجم نے آزادی مصر پر شاہ فواد کو مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔

قاہرہ میں بلوہ

ایک ہجوم نے جس میں بہت سے طلبہ بھی شامل تھے۔ شاہی محل کے سامنے چوک میں مظاہرہ کیا اور پولیس پر پتھر پھینکے۔ ایک پولیس افسر نے فائر کئے جس سے تین آدمی زخمی ہوئے۔

اگر ترکوں

اور یونانیوں نے ہنگامی صلح منظور کرلی تو ترکی یونانی کمانڈروں اور اتحادی افسروں کی ایک کمشن یونانیوں سے ایشیائے کوچک خالی کرائیگی۔ سمرنا میں ترکوں کی سیادت رہیگی۔ مگر گورنر اتحادیوں یا مجلس اقوام کے حکم سے رکھا جائیگا۔

سرمہ نور العین
مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب
پسندیدۂ خاص و عام و مفید انام قیمت فی تولہ عار علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:-
حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیر کوٹلہ

قابل ملاحظہ اشتہار
یقین ہے کہ آپنے مسٹر سکاٹ کی تاریخ کا ترجمہ موسومہ اخبار الاندلس کا اشتہار اہلحدیث ۳۔ مارچ میں ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کتاب واقعی بے نظیر ہے پہلا باب شائع ہوچکا ہے جسکی قیمت ایک روپیہ ہے دوسرا باب قریبًا تیار ہے براہ مہربانی آج ہی فرمائش خریداری بھیجدیجئے۔ ایسی ضخیم کتاب اس آسانی کے ساتھ روز روز نہیں ملا کرتی۔ کتاب منگانے کا پتہ
محمد خلیل الرحمن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ
نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

اشتہار عطر
جو صاحب عطر کا استعمال کرتے ہیں ان کو واضح ہو کہ ایک دفعہ ہم سے بھی تھوڑا عطر منگا کر تجربہ کریں۔ انشاء اللہ دیگر کارخانوں سے ارزاں اور اچھا روانہ ہوگا جو صاحب ہمارے مال میں ذرہ بھی غلطی پاویں وہ بغیر کسی شہادت کے واپس کردیں پھر انکی مرضی کے مطابق یا تو مال بدلکر دیا جاویگا یا قیمت واپس کردیجاویگی۔ پتہ:
محمد صدیق مبارک احمد صدر بازار میانوالی

فتوحات اہلحدیث یعنی اُن مقدمات کے فیصلے کا مجموعہ جو مختلف عدالتوں اور چیفکورٹوں میں اہلحدیث کے حق میں فیصل ہوئے۔ قیمت ۸ ر

کیا آپ نے ابتک ہماری موتی کاجل استعمال نہیں کیا؟

اگر نہیں کیا تو کیوں جبکہ یہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے
قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر ۳ مع محصول
شہادتیں دیکھنا چاہیں تو فہرست مفت منگالیں منیجر کا پتہ

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب

نعرۂ توحید

شرک بدعت اور خلاف شرع رسوم کی تردید اور توحید و سنت کی تائید میں منظوم رسالہ جو مولوی خرم علی مرحوم کی نظم دلپذیر ہے (خدا فرماتا ہے قرآن کے اندر یہ محتاج ہیں پیر و پیمبر) کی مفصل شرح حواشی پر شعروں کی تائید میں آیات قرآنی لکھی گئی ہیں نظم نہایت سلیس اور اعلیٰ پایہ کی ہے کاغذ چکنا سفید لکھائی چھپائی اعلیٰ دلکش سرورق مجلد نہیں۔ جماعت اہلحدیث کے ممبروں کو چاہئے کہ ایسے اپنے مسلک کے بچوں کے پڑھنے کیلئے نصاب میں داخل کریں اور سینکڑوں نسخے منگاکر مفت تقسیم کریں۔ ہزاروں روپے ایسے لوگوں کیلئے جو مفت تقسیم کرنا چاہیں قیمت میں معقول تخفیف کی جائیگی۔ منگانے کا پتہ:—

خالد برادرس امرتسر

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار (یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی معرکہ سیاست و خلافت) کی مکمل روئداد جس میں عدالت ماتحت اور سیشن کی ماتحت کا سوالیٰ تاریخوار علی برادران ڈاکٹر کچلو مولانا حسین احمد۔ نثار احمد۔ پیر غلام مجدد صاحبان کے تقریری و تحریری بیانات وغیرہ مکمل درج ہیں اصل قیمت عا ر رعایتی عہ

بیان حریت (رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا بیان حریت کا عملی نمونہ) اصل قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

الحریت فی الاسلام (حریت اسلامی پر حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف) فی جلد ۱۲ر رعایتی ۸ر **دعوت عمل** مسلمانوں کے تنزل کا اصلی سبب اور اسکا علاج حق و صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کیلئے اہم تجاویز مولانا ممدوح کی قلمی فی جلد ۸ر رعایتی ۵ر **خطبہ عید اضحی** مولانا موصوف نے اسمیں مسلم ہستی کا مقصد کھولدیا ہے قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

پتہ **منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و منیجر اتحاد امرتسر پنجاب**

رحمۃ للعالمین

(جلد دوم)

(مصنفہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی تھی جسپر مورخین محدثین اور علماء و فضلا کا اتفاق ہوچکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعالمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کردیگئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہوجاتی ہے علم الانساب میں عائشہ رحمہ کی تحقیق دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کہ گوش شنید بھی جس سے آجتک بے بہرہ رہا۔ توریت انجیل۔ زبور کے بیسوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تاریخ اقوام عالم اور عرب کی بندگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کا اعلیٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج نبی کریم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے محکم دلائل تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسوں بزرگ صحابہؓ کے عظیم الشان کارنامے بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے جنکا اہلبیت سے تعلق ہے۔ سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہوجاتی ہے قیمت للعہ محصول ۸ر

ملنے کے پتے:—

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب عطر والا دروازہ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ پنشنر صلیدار منیجر دفتر رحمۃ للعالمین۔
(۲) لاہور۔ انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر اہلحدیث ایجنسی
(۳) بمبئی محلہ کھڑک ۵۵ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ
(۴) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز حافظ غلام قسیم صاحب۔
(۵) منصور پور صوفی حبیب الرحمن صاحب۔

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرماکر بہت صاف شفاف اور خوبصورت وضعدار لکھا ہے خالص چاندی کے بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے اڈیٹر صاحب ان پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں "نفیس اور خوشنمائی و نفاست انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں۔ ہار اور کنٹھی بنانے بالیوں اور نتھوں میں پہننے کیلئے ان کے درمیان میں سوراخ ہیں سبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں" اسیطرح تین درجن اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں انکی تعریف کی ہے اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے قیمت علاوہ محصول ۱۲ر فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس کرکے قیمت مع محصول منگالیں "نصر من اللہ و فتح قریب" لکھا ہوا چاول ۵ ٹکٹ بھیجکر منگالو۔ پتہ:—

منیجر کارخانہ سودیشی موتی۔ پانی پت محلہ انصار (کرنال)

مفت مفت مفت

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے مفت منگاکر ملاحظہ کیجئے تاکید مزید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی معالج و ماہر امراض اندام نہانی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

برص

(یعنی سفید داغ) کا فقیری شرطیہ علاج پیارے خریدارو! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بتائی ہوئی جڑی بوٹی سے تیار کی گئی ہے ایک ہی دن میں تین دفعہ لگانے سے سفید داغ دور ہوجاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ہوگی۔ قیمت ۱۲ر بڑا ڈبہ عہ

پتہ۔ **حکیم عبدالحی ڈاکخانہ کمتول بکس ۳ ضلع دربھنگہ**

ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم خانصاحب ایم بی مرحوم و مغفور کی تصنیفات و ادویات

کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اوّل دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام ہی آئینہ اسلام ہے۔ اسمیں سرورِ عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد و اعمال و دینیات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے۔ پانچسو کے قریب اسلامی نشانات علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن مجید و احادیث۔ تفاسیر فقہ اور تصوف کا بھی اکثر حصہ اس میں آگیا ہے اور موقعہ بموقعہ قرآن و حدیث کے مواعید بشارات اور پیشین گوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر ثابت کیا گیا ہے جس سے قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا ہے قیمت صرف دو روپیہ عار

النبی والاسلام انگریزی میں قیمت ے

حاصل التفسیر ے **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی **مع ترجمہ تفسیر** پارہ الم ۴ **ترجمہ تفسیر** پارہ عم ۔ صحت وخوبی ترجمہ۔ جامعیت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معانی و حقائق۔ رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کی لحاظ سے یہ تفاسیر بالکل بے نظیر و لاجواب ہیں۔ **تذکرۃ القرآن** دو حصہ عا **تذکرۃ القرآن** تین حصہ عا۔ یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہو چکی ہے

تبلیغ الاسلام اُردو و انگریزی۔ اس میں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف و قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کے واسطے بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ہے

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن [illegible] معمولی اردو خوان اکیلا [illegible] میں یاد کرکے قرآن مجید از خود بآسانی پڑھ سکتا ہے ۴

عملی صرف و نحو فارسی ۴ **مفتاح الفارسی** یہ فارسی صرف و نحو اور عروض میں کامل اور بے نظیر کتاب ہے ۱۰ **مفید الطلبہ** یا جیبی عجائب گھر۔ اسمیں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی۔ انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں نام دیئے گئے ہیں۔ اسطرح چار زبانوں کے ایکہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۳

اساس العربیہ ۱۲

(سوم مرزائے قادیانی کی تردید میں)

الذکر الحکیم ۳ **المسیح الدجال** ۴ **کانا دجال** ۴ **مرزائیوں پر قطع حجت** ا ان میں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کیگئی ہے کہ باوجود ہزاروں روپے کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی انکا جواب نہیں دیسکا فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو چکا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اسمیں تمام امراض و ادویا کا نام انگریزی۔ فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دیکر انکا بیان نہایت کامل اور صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحوں کا خلاصہ ہے۔ عہ

مفید النساء والصبیان۔ اس میں ان تمام امراض کا علاج ہے جو عام بے خبری اور دائیوں کی نادانی اور رواجہائے قدیم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں ۳ **جامع العلوم طبی** اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض۔ علم افعال الاعضاء۔ علم طب علم جراحی۔ امراض چشم علم حفظ صحت کیمیائے عملی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت [illegible] تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۳ **مفید الرجال** جوانی کی غلط کاریوں کے بد نتائج اور انکا کامل علاج ۱ر **علاج نامردی** عہ علاج سوزاک عہ علاج آتشک عہ علاج طحال عہ ہر مرض کی ادویات مہیا کیجاتی ہیں

پتہ: **مبارک برادرس پٹیالہ** (پنجاب)

---

۱۲ چند عجیب اور نایاب تحفے

متبرک چاول یہ معمولی چاول ہیں جن پر عجیب و غریب کاریگری کیساتھ تمام سورہ قل ہو اللہ عربی خط میں ایسی صفائی اور عمدگی سے تحریر ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے قیمت فی چاول ۲ر خریدار اپنا نام لکھانا چاہیں تو ۱۲ اکلمہ شریف والے چاول کی قیمت ہے مع نام ۲ر

عقیق کے متبرک نگینے اس کارخانہ میں خالص عقیق سرخ کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جن پر تمام [illegible] نہایت خوشنما [illegible] میں تیار ہوتی ہے نایاب اور نفیس شے ہے فی نگینہ مع نام ۱۲ کلمہ شریف یا آیۃ کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ وفتح قریب یا حسبی اللہ ونعم الوکیل تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت عہ فی نگینہ مع نام ۱۲ صرف ۱۲ ادا کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی ہمراہ بھیجی جاسکتی ہے جسپر یہ نگینہ جڑا ہوگا۔ (نوٹ) عقیق یا چاول پر مذکورہ بالا آیات کے بجائے حسب منشا آپ لکھا سکتے ہیں۔ **دو ورق پر پورا قرآن شریف** قیمت صرف عہ ملنے کا پتہ:

مینیجر کارخانہ متبرک چاول پانی پت کرنال

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف اور ملائم اون سے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت نرم تیار ہوتے ہیں۔ اسی وجہ پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہندمیں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما آرہا ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو جلدی طلب فرمائیں قیمت بمقابلہ صفائی کے بہت کم یعنی عہ و ہ روپیہ۔ نیز ہمارے ہاں بیل کے خوبصورت بذریعہ کلائی خود بخود کھلنے والے نہایت آرام دہ سروٹے نہایت عمدہ مضبوط تیار ہوتے ہیں قیمت [illegible] نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ملنے کا پتہ:

شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ نمبر ۲۳

امرتسر مطبوعہ ۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۰ ہجری مطابق ۷ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر روانہ ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے ، ، [illegible]
عام خریداران سے ، ، ۵ر
ششماہی ، عاہ
ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

فہرست مضامین
سوالات مشکلہ کے جواب .. .. صفحہ ۱
بہتان از اہل قرآن .. .. ، ۳
قادیانی مشن (قادیان میں محمدی جلسہ)
جلسہ سوہدرہ اور مباحثہ .. ۵
خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے کو سجدہ کرانا نہیں چاہتے ۶
سحر النبی اور جواب جرح .. ، ۷
ایک مسیحی فاتح کا مقابلہ اسلامی فاتح سے ، ۸
قابل توجہ جماعت اہل حدیث .. ، ۹
فتاوے ۱۰
ملکی مطلع .. .. .. ، ۱۱
متفرقات .. .. ، ۱۳
انتخاب الاخبار .. .. ، ۱۴
اشتہارات .. .. ، ۱۵

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

"عرصے سے یہ سلسلہ جاری ہے یہ بات کئی دفعہ ظاہر کی گئی ہے کہ یہ سوالات حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی پارٹی کی طرف سے اون کے خلیفہ منشی غلام احمد اخگر امرتسری نے شائع کئے ہیں۔ اس سلسلۂ سوالات سے علی پوری پارٹی کے علم حدیث کے متعلق اندرونی خیالات معلوم ہو رہے ہیں۔ اگر کہیں کہ ہم تو تم اہلحدیثوں کا امتحان لیتے ہیں ورنہ ہم ایسے نہیں۔ تو جواب ہوگا کہ ہمارا امتحان تو ہوچکا اور ہم بفضلہ تعالیٰ اس اور اس جیسے ہر امتحان میں پاس ہیں

ع
نئے لوگوں کی کیجئے آزمائش
ضرورت کیا ہے میرے امتحان کی

اگر آپ لوگوں کے دلی شکوک ایسے نہیں تو ایک دفعہ ان سوالوں کے جوابات خود بھی تو لکھیں تاکہ ثابت ہو کہ آپ لوگوں کے دلوں میں علم حدیث کی قدر ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ آپ اپنے پیر و مرشد علی پوری کو سچے معنے میں "محدث" لکھا کرتے ہیں۔

گذشتہ پرچوں میں ۲۵ تک جواب پہونچا تھا۔ آج ۲۶ سے شروع ہوتا ہے۔ (اڈیٹر)

س ۲۶ امام بخاریؒ کی نسبت مشہور ہے کہ ان کو لاکھوں حدیثیں یاد تھیں انہیں سے صرف ایک لاکھ حدیثیں صحیح تھیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو۔

(الف) کتاب صحیح بخاری میں کیا ایک لاکھ حدیثیں ہیں اگر نہیں تو امام بخاری نے بقیہ حدیثیں کیوں مخفی رکھیں؟

(ب) ایک مصنف حدیث کی کتاب لکھ رہا ہے اور وہ

نور العینین نیچے شیخ حسین صاحب محدث بھوپالی یمنی کے فتاوے عربیہ کی جلد اول۔ علماء و طلباء کے لئے معلومات کا ذخیرہ قیمت ۸ر

برقی مطبع روڈ بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا۔

لاکھ حدیثوں میں سے صرف چھ ہزار حدیثیں بتلاتا ہے تو ۹۴ ہزار کے چھپانے میں کوئی گناہ تو نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ج ۱) جبکہ قرون ثلثہ میں حدیثوں کی اتنی تعداد نہ تھی جیسے کہ اس وقت کی تصنیف کردہ کتابوں سے عیاں ہے تو امام بخاری کے زمانہ میں لاکھوں حدیثیں کسطرح پیدا ہوگئیں کہ امام صاحب موصوف کی یادداشت کا صرف قلیل حصہ صحیح نکلا۔ کیا متروکہ حصے ائمہ اربعہ و اہل بیت کرام کی روایتوں کے تو نمونہ نہ تھے؟

(ج ۲) حدیث کی جتنی کتابیں دنیا میں موجود تھیں ان کے مصنفوں نے جتنی حدیثیں ان میں لکھی ہیں۔ ان کے متعلق انکا کیا خیال تھا۔ کہ صحیح ہیں یا غلط۔ اگر ان کے خیال میں کل صحیح ہیں تو کوئی بھی حدیث ضعیف نہ ہوتی اور اگر غلط اور ضعیف احادیث کو محدثوں نے سمجھکر درج کتاب کیا تو کیا ضعیف حدیثیں لوگوں تک پہنچانا گناہ ہے یا نہیں؟ اگر گناہ ہے تو کیا محدثین اس کے مرتکب ہوئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ھ) اگر کسی حدیث کا مضمون قرآن شریف کی صراحت کے خلاف ہو اور ایسی حدیث کسی ایسی کتاب میں ہو جسکو صحیح سمجھا جاتا ہو تو کیا ایسی حدیث واجب العمل اور قابل اعتبار ہے؟

(و) اگر کوئی شخص کسی صحیح حدیث کو جو صراحتاً قرآن شریف کے خلاف ہو محض اس لئے صحیح سمجھے کہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں اسلئے اسکی تکذیب نہیں ہوسکتی۔ تو کیا اس سے قرآن کی تکذیب لازم نہیں آتی؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ز) اگر کوئی حدیث کسی صحیح کتاب میں ایسی ہو جو صراحتاً قرآن اور اقوال رسول اللہ صلعم کے خلاف ہو اور وہی حدیث کسی دوسری کتاب میں ہو۔ مگر اس میں الفاظ بمقابلہ پہلی کتاب کے زیادہ ہوں اور اس زیادتی سے مطلب واضح اور صحیح اور مطابق قرآن ہوتا ہو تو ان دونوں میں کس کو اصح سمجھا جائیگا۔

(ح) جس کتاب کی حدیث میں یہ کمی ہو جو ضمن (ز) میں بیان ہوئی اس کی نسبت غیر صحیح کا حکم ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟"

(الفقیہ ۵ رجنوری صفحہ کالم ۱)

جواب ۲۶ یہ سوال تو بالکل ناواقفی مبنی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بیشک لاکھوں حدیثیں یاد تھیں (مقدمہ صحیح بخاری مرتبہ مولانا احمد علی مرحوم حنفی سہارنپوری ملاحظہ ہو) صحیح بخاری کا اصل نام ہی اس سوال کا جواب ہے جو یہ ہے "المسند الصحیح المختصر"

جواب (الف) باقی حدیثیں جو قابل درج تھیں انکو دوسری کتابوں میں درج کیا جو امام بخاری کی تصنیف سے ہیں جیسے تاریخ کبیر۔ جزء القرأت۔ جزء الرفع وغیرہ

جواب (ب) قابل اشاعت کو چھپائے تو بیشک گناہ ہے ناقابل اندراج (موضوعات) کو چھپا دینا ہی اچھا ہے۔

جواب ج ۱ جتنی صحیح حدیثیں اس وقت ملتی ہیں سب قرون ثلثہ میں بیاضوں کی صورت میں تھیں۔ متروکہ حصہ اگر ائمہ اربعہ یا اہلبیت کا ہے تو آپ بدو شیعہ پیش کریں ۔۵ تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔

جواب ج ۲ محدثین کئی قسم کے ہیں بعض نے تو صاف کہدیا ہے کہ ہم بالالتزام صحیح حدیث درج کرینگے (جیسے بخاری مسلم) بعض نے کہا ہے کہ جس حدیث پر جرح نہ کریں وہ ہمارے نزدیک قابل حجت ہوگی۔ اور جس پر جرح کریں وہ نہیں (جیسے ابو داؤد وغیرہ) بعض نے حدیثوں کی سندیں پیش کرکے مبصرین کی رائے پر چھوڑ دیا ہے (جیسے ابن ماجہ) پس اس تفصیل کے ماتحت ضعیف یا موضوع کی کوئی مثال پیش کرو تو ہم جواب دینگے۔

جواب (ھ) ایسی کوئی حدیث صحیح نہیں جو قرآن کی صراحت کے خلاف ہو۔ مثال پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مثالیں زیر نظر رکھنا جو حنفیوں کی مسلمہ ہیں:۔

آیت اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

ترجمہ نماز مسلمانوں پر وقت بوقت لکھی ہے۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حج میں ظہر اور عصر جمع فرمائی جو حنفیہ کا بھی مذہب ہے حالانکہ یہ حکم آیت مرقومہ کے خلاف ہے۔

آیت اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ۔

ترجمہ محرمات کا ذکر کرکے فرمایا ان مذکورہ عورتوں کے سوا عورتیں تمکو حلال ہیں۔

حالانکہ منکوحہ کی پھوپھی اور خالہ سے بموجودگی منکوحہ نکاح حرام ہے (کتب فقہ دیکھکر جواب دینا)

جواب (و) حدیث صحیح کے لئے جو شروط ہیں اگر وہ پائی جائینگی تو بیشک حدیث صحیح ہوگی۔ شروط صرف یہی نہیں کہ اس کے راوی سب ثقہ ہوں بلکہ اور بھی ہیں جو کتب اصول حدیث میں مذکور ہیں باایں ہمہ اگر قرآن مجید کے مخالف ہے تو تطبیق دینے کی کوشش کیجائیگی۔ تطبیق ناممکن ہوگی تو کچھ شک نہیں کہ قرآن مجید کو ہر حال میں ترجیح ہوگی۔ گو حدیث کو بھی ہم صحیح ہی سمجھنے پر مجبور ہونگے۔ مفصل جواب مثال پیش ہونے پر دیا جائیگا۔

جواب (ز) محدثین کا اصول ہے "زیادتی ثقہ کی مقبول ہے" اس لئے دوسری روایت اگر صحیح ہے تو مثل پہلی کے مقبول ہوگی فرق یہ ہوگا کہ پہلی مجمل اور دوسری مفصل سمجھی جائیگی۔

جواب (ح) اسکا جواب ضمن ز کے جواب میں آچکا ہے کہ دونوں صحیح ہونگی ایک مجمل۔ دوسری مفصل۔

س نمبر ۲۷ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے کوئی ایسی عیدگاہ بنائی تھی جو دیوار سے محدود ہو اور آنے جانے کے لئے دروازہ ہو؟ یا کسی ایسی جگہ انہوں نے نماز عید ادا

؎ دونوں جگہ الفقیہ میں ج ہی لکھا ہے اسلئے مجبور ہیں کہ ہم بھی ج ہی لکھیں۔ ہاں فرق کرنیکو ج ۱ اور ج ۲ ہم نے لکھدیا ہے (اہلحدیث)

کی تھی جو دیوار سے گھری ہوئی ہو۔ اگر ایسی دیواروں سے عیدگاہ محدود تھی تو کہاں؟ اگر نہیں تھی تو اب غیر مقلدین کا ایسی عیدگاہ بنانا بدعت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں دیواریں بنیں اگر نہیں تو کیوں؟

(الف) اگر ایسی عیدگاہ کا بنانا بدعت ہے تو اس میں نماز عید کا کیا حال ہوگا؟ (۔ ۔ ۔)

جواب ۲ بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیدگاہ محض میدان تھا جس کے ارد گرد کوئی دیوار نہ تھی۔ اب جہاں اہلحدیث نے بنائی ہے ہم صاف کہینگے کہ مذہبی حیثیت سے اسکی ضرورت نہیں۔ الا جو لوگ بناتے ہیں وہ اس نیت سے بناتے ہیں کہ کھلے میدان میں مویشیوں بلکہ وحشی انسانوں کے چلنے پھرنے سے زمین ناپاک اور گندی ہو جاتی ہے اسلئے بغرض حفاظت دیوار کا بنا دیا جاتا ہے جیسے حضرت عثمان رض مسجد نبوی کو بڑی شاندار بنایا تھا جو بہت سے صحابہ کرام کو بہت ناپسند ہوا۔ مگر حضرت عثمان کی نیت صاف تھی۔

(باقی آئندہ)

بہتان از اہل قرآن

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

لاہور کی اہل قرآن (منکرین حدیث) جماعت نے بھی ایک سلسلہ بہتانات کا لگا رکھا ہے جنمیں سے بعض کے جوابات دیئے گئے اور بعض کے آج درج ہیں۔

بہتان نمبر ۳ حدیث بخاری کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج تھیں اس نے نتیجہ نکالا ہے کہ آنحضرت کی بیویاں متعدد تھیں حالانکہ (بقول ان کے) قرآن مجید سے ایک بیوی سے زیادہ کا رکھنا جائز نہیں۔ چنانچہ اڈیٹر اشاعۃ القرآن کے الفاظ یہ ہیں۔

"تعدد ازواج کی نسبت جو بخاری صاحب نے رسول اللہ صلعم علیہ کی طرف اس روایت میں کی ہے وہ قرآنی آیات کے مفہوم کے بالکل خلاف ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (پ ۴ ع ۱۲) یعنی اگر تمکو اس امر کا خوف ہو کہ تم دو یا تین یا چار عورتوں میں عدل اور انصاف نہ کرسکو تو ایک ہی عورت کو نکاح میں رکھو کیونکہ ایک ہی عورت سے تم عدل اور انصاف کرسکتے ہو دوسری یا تیسری یا چوتھی عورت کو ایک وقت میں جمع کرکے کسی حالت میں بھی تم عدل اور انصاف قائم نہیں کرسکتے کیونکہ انسانی قوت سے ان میں عدل اور انصاف قائم رکھنا غیر ممکن اور محال ہے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ الآیۃ (پ ۵ ع ۱۴) یعنی اے قرآن کے عالمو! تم ہرگز طاقت اور قدرت نہیں رکھ سکتے کہ عدل اور انصاف کرسکو درمیان چند عورتوں کے اگرچہ تم سعی بلیغ کرو۔ اور اس آیت کے آگے اس حکم عدولی کا نتیجہ بتلایا ہے کہ اگر تم ایسا ظلم کروگے تو وہ معلقہ ہوکر رہ جائیگی۔ اور تقطل اس آیت میں ایسا ہی تاکیدی ہے جیسا کہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا میں آیا ہے یعنی جسطرح قرآن مجید کی ایک سورت جیسی ابدالآباد محال ہے اسیطرح عدل بین النساء محال ہے فتدبر + + افسوس کہ موجودہ زمانے کے برائے نام مسلمانوں نے قرآنی آیات کے احکام کو ترک کرکے غلط روایات کی آڑ میں چار چار عورتوں سے ایک ہی زمانہ اور وقت میں نکاح کرلینا روا اور جائز قرار دیا ہے بلکہ یہاں ہی بس نہیں بلکہ جیسے پیچھے محمد رسول اللہ صلعم علیہ کو قرآنی قانون شکن ثابت کیا (نعوذ باللہ من ذالک) جیسا کہ روایت زیر بحث میں مذکور ہے حالانکہ تمام قرآن کریم میں کل انبیاء اور مرسلین اور صالحین جو مذکور ہیں ان میں سے کسی کے نکاح میں ایک بیوی سے علاوہ دوسری یا تیسری یا اس سے زیادہ کی ایک بھی مثال کوئی شخص قرآن کریم سے دکھا نہیں سکتا۔ لہذا موجودہ زمانہ کے برائے نام مسلمانوں کو جناب رسول اللہ صلعم علیہ پر کثرت ازدواج کا بہتان عظیم لگانے سے شرم شرم کرنی چاہیئے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلعم علیہ کے قرآنی قانون شکن ثابت ہونے کے علاوہ آپکی سخت توہین بھی ہے"

(اشاعت القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۹۲)

اہلحدیث اسلام میں بہت سے فرقے ہیں جنہیں قرآن مشترک کے علاوہ اپنی اپنی کتابیں الگ الگ ہیں وہ انہی کتابوں کا مطالعہ کرتے اور انہی میں مشغول اور مستغرق رہتے ہیں ایسے لوگ اگر قرآن مجید کے مضامین پر مطلع نہوں تو چنداں قابل ملامت نہیں مگر "اہل القرآن" تو فقط قرآن ہی کو ماننے والے ہیں یہ بھی اگر قرآن مجید کو نہ دیکھیں تو کہا جائیگا کہ یہ لوگ دن چمگادڑ کی طرح ہیں جو آنکھوں کے ہوتے بیٹے کو بھی پیار و محبت سے نہیں دیکھتا۔

اے جناب! جو آیت آپنے اپنے دعوے پر لکھی ہے ہم اس سے اپنا دعوے ثابت کرتے ہیں پس آپ غور سے سنئے اور ہماری قرآن فہمی کی داد دیجئے۔ سنئے ہم ساری آیت نقل کرتے ہیں۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ (پ ۵ ع ۱۴)

ترجمہ: تم مسلمان متعدد عورتوں میں کبھی عدل نہیں کرسکتے چاہے خواہش بھی کرو۔

یہ تو ہوئی انسانی طاقت کی نفی جو بالکل ٹھیک ہے اسلئے جو انسان کی طاقت ہی نہیں اس پر مدار کار ہی کیا۔ لہذا ارشاد ہوتا ہے کہ جو کچھ تم کرسکتے ہو اسکا تم کو حکم ہوتا ہے کہ

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

یعنی ایک ہی کی طرف جھک کر دوسری کو معلقہ درمیان میں لٹکی ہوئی نہ کر چھوڑا کرو؛

پس یہ ہے حکم جو قانون قدرت پر مبنی ہے جو بانی فطرت نے نہایت صحیح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ متعدد بیویوں میں حقیقی عدل و انصاف تم نہیں کرسکتے یہانتک دیکھیے ہے کہ محبت بھی سب سے برابر ہو مگر یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ دل کے لگنے کا ڈھنگ ادہی ہے

دلیل الفرقان - اہل قرآن کی صلوۃ القرآن کا جواب قابل دید۔ قیمت ۴ر مینجر

دسلئے جو تمہاری ملکیت ہیں اسکا تم کو حکم ہے کہ کسی بیوی کو لاوارث مت چھوڑا کرو بلکہ نان و نفقہ اور شب باشی وغیرہ میں ادا حقوق کا خیال رکھا کرو۔ ایسا نہ کرو گے تو خدا کے ہاں ماخوذ ہوگے۔

اہل قرآن کے ممبرو! انصاف سے کہنا کہ اس آیت سے تعدد ازدواج کی نفی ہوتی ہے یا ثبوت ملتا ہے؟ اس فیصلے کے بعد ہماری قرآن دانی کی داد دینا۔

آپ سنئے! اس سے بھی نصوص صریحہ جن سے اصل مسئلہ کا ثبوت ہو یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے متعدد ہونے کا ثبوت۔ ارشاد ہے۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ (پ ۲۲ ع ۵)

(اے نبی تو اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو کہدے الخ)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بیویاں حسب اجازت خداوندی متعدد تھیں اسی لئے ازواج کا لفظ آیا ہے۔

دوسری آیت میں خود خدا تعالیٰ ان کو مخاطب کرتا ہے

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ ۲۲ ع ۱)

(اے نبیؐ کی بیویو تم کسی اور جیسی نہیں ہو)

یہ آیت بھی صاف طور پر بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں متعدد تھیں۔

معلوم نہیں ایسے صاف اور صریح ارشادات کے ہوتے ہوئے بھی اشاعۃ القرآن کا فاضل اڈیٹر مولوی حشمت العلی آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات کے متعدد ہونے کے عقیدہ کو قرآن مجید کے برخلاف کیوں کہتے ہیں۔ ؎

تمہیں تقصیر اُس بُت کی جو ہو میری خطا لگتی
مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

(باقی باقی)

تذکرۃ العباد اس کتاب میں دنیاوی مصائب طاعون وغیرہ کے اسباب بتائے ہیں کہ کثرت معاصی سب سے بڑا سبب ہے اور مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کی کامل تردید کی ہے مؤلفہ مولوی عبدالحی فتحگڈھی مرحوم۔ قیمت عہ المشتہر محمد طاہر برادر مولف مرحوم فتحگڈھ۔ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب)

قادیانی مشن

قادیانی جلسہ

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا جلسہ قادیان ۲۵ سے ۲۷ مارچ تک رہا۔ اور بہت خوب رہا۔ اس جلسہ کی روئداد مفصل لکھی جائے تو کتاب بنجائیگی۔ انجمن اسلامیہ قادیان شاید شائع کرے۔ مختصر یہ ہے کہ دیوبند سے جناب مولوی مرتضیٰ احسن صاحب وغیرہ شریک ہوئے امرتسر لاہور۔ لدہانہ۔ فیروزپور۔ گرداسپور بٹالہ وغیرہ سے بھی علماء کرام تشریف لائے [illegible] کی تقریریں ہوئیں۔ مثل سابق حسب الحکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گرداسپور ایک مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر، سب انسپکٹر اور مسلح پولیس کی گارد موجود تھی۔

مرزائیوں نے گذشتہ سال جس طرح جلسہ کو ترک رکھا تھا اس سال یہ پالیسی ترک کر دی تھی یعنی جلسہ میں آئے اور وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ پر عمل کرتے یہاں تک کہ بہت شور ہو جاتا۔ ایکدفعہ تو افسران نے مولوی میر اسحٰق کو کہا کہ آپ ان سب کے افسر ہیں ان کو ہدایت کریں کہ خاموشی سے بیٹھیں چنانچہ انہوں نے حسب الحکم اعلان کیا مگر جوشیلے مرزائی پھر بھی خاموش نہ رہے تو آخر کہا گیا کہ تمہارے ایک مذہبی افسر نے تمکو منع کیا ہے تاہم تم خاموش نہیں ہوتے۔ جب زیادہ شور ہوا تو کہا گیا کہ فساد کی نیت ہے تو پنجاب کے مقام ننکانہ کا واقعہ یاد لو۔ جو آج اون کے ہنت پر گذر رہی ہے اسکا نقشہ ذہن میں جما لو۔ اس آواز کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ غیر معمولی خوشی ہوگئی۔ تاہم درمیان سے کوئی نہ کوئی حوالہ طلبی کے بہانہ سے بول اٹھتا۔ جونہی بولتا تھا ڈپٹی صاحب سے پوچھتا کہ آپ نے انکو اجازت دی ہے؟ وہ ہنسکر کہدیتے نہیں اس پر مرزائی قدرے خاموش رہتے۔

خاص بات اس دفعہ جلسہ قادیان کی یہ ہے کہ خلیفہ قادیان خود میدان میں آئے کئی ایک اشتہار دیئے جن کے جوابات اوسی وقت جلسہ میں زبانی دئے جاتے رہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ نے علماء کو مباہلہ اور مباحثہ (بالفاظ خود تبادلہ خیالات) کی دعوت دی یہاں کیا دیر تھی سب سے پہلے شیر بیشہ مولوی میر محمد صاحب ساکن موضع بھانبڑی متصل قادیان اٹھے کہ میں مع اپنے دو بیٹوں اور دو بیویوں کے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں۔ پھر مولوی محمد نسیم صاحب لدہانوی۔ مولوی محمد یوسف صاحب سید محبوب شاہ صاحب فیروزپوری مولوی محمد امین صاحب رحمت آبادی امرتسر۔ بابو حبیب اللہ کلرک امرتسر۔ احمد دین طالب علم امرتسر۔ مولوی محمد دین ساکن قادیان۔ مولوی عبد الغنی صاحب خانپور ضلع ہوشیارپور۔ ڈاکٹر غلام محمد (ڈسٹرکٹ) پنشنر دہرم کوٹ ضلع گرداسپور۔ مولوی ظفر الحق بٹالہ مولوی حافظ گوہر الدین صاحب موضع ورک گرداسپور میاں علی محمد صاحب ترنتارن۔ میاں علی محمد صاحب درزی سوہل گرداسپور۔ قاضی فضل اکبر صاحب بٹالہ۔ میاں فتح محمد صاحب پشاور۔ مولوی [illegible] صاحب گھدو والہ فیروزپور۔ مولوی محمد شریف صاحب یوسف پور جالندھر۔ مستری کرم دین صاحب بٹالہ۔ مولوی عبد اللہ صاحب امام مسجد لوہاران بٹالہ مولوی عبد اللہ صاحب مدرس بٹالہ۔ مولوی فقیر اللہ صاحب کروالیاں تحصیل بٹالہ۔ پورے ۲۲ اصحاب نے اعلان کیا کہ ہم مباہلہ کرنے کو حاضر ہیں کسی مرزائی نے آواز دی کہ شیر پنجاب کیوں نہیں پیش ہوتا۔ میں نے جواب دیا کہ میرا فیصلہ باپ سے ہو چکا ہے جو اصل مدعی تھا۔ بعد ڈگری پانے کے اب نئے سرے بیٹے سے میں کیوں کروں اس سے باپ کی ہتک لازم آتی ہے اودہر سے بذریعہ اشتہار خلیفہ قادیان نے جواب دیا کہ ہم ان بائیس کے مقابلہ میں سو کو پیش کریں گے ادہر سے جواب دیا گیا۔ خود پیش ہو کر پیچھے ہٹنا نامردی ہے۔ آپ نے اپنے نام سے اشتہار دیا ہے لہذا آپ پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

مباحثہ کے لئے منظوری دی گئی مگر اس شرط

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق مفصل بحث۔ قیمت ہر سہ حصہ ۶؍ مینجر

سے کہ کوئی مسلّم آدمی منصف ہو جسکے فیصلے سے آئندہ کو بحث ختم کی جائے۔ خلیفہ جی نے جواب دیا کہ مذہبی جھگڑوں میں منصف نہیں ہو سکتا۔ جواب دیا گیا کہ خود مرزا صاحب قادیانی نے غیر مسلموں کو منصف مانا تھا ہے تم کس طرح انکار کر سکتے ہو۔

دعوت اہل بٹالہ

بٹالہ کے معززین نے اعلان کیا کہ ان دونوں کاموں کے لئے میدان عمل چونکہ بٹالہ موزون ہے لہٰذا ہم دعوت دیتے ہیں اور پانسو اصحاب کے قیام اور طعام کا ذمہ لیتے ہیں۔ میں نے اعلان کر دیا کہ چھ ماہ کے اندر جب کبھی خلیفہ جی چاہیں دو ہفتہ پیشتر ہمکو اطلاع دیں۔ تاکہ ہم سب مباہلہ کنندوں اور دیگر علماء کرام کو بلا سکیں آج تک تو اطلاع آئی نہیں۔

خاتمہ پر لطیفہ

میرے پرانے سہ صدی دوست منشی قاسم علی بڑے جوش سے اٹھے۔ بولے کہ میں ثناء اللہ کا پرانا دوست ہوں۔ میں پانچسو روپیہ انعام دیتا ہوں اگر وہ میرے پیشکردہ الفاظ سے قسم کھائیں کہ مرزا صاحب کی کوئی ایک پیشگوئی جھوٹی ہوئی۔

میں نے دل میں کہا یہ تو سودا بہت آسان ہے ایک؟ یہاں تو کئی ایک ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ روپیہ ڈپٹی صاحب کے پاس رکھئے۔ یہ سنتے ہی منشی قاسم علی روپیہ لینے کو بھاگے گئے۔ مگر خاتمہ تک پھر نہ آئے۔ آخر ڈپٹی صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں تو یہ روپیہ رکھ نہیں سکتا۔ آپ بھی اس قضیئے کو جانے دیں۔ میں نے کہا آپ نہیں رکھتے تو قادیاں کے کسی معزز مہاجن کے پاس رکھوا دیں۔ میں کسطرح چھوڑ دوں۔ مگر ڈپٹی صاحب چھوڑنے پر ہی مصر رہے۔ اس وقت تو میں نے ڈپٹی صاحب کی ذاتی رائے سمجھی تھی مگر بعد میں سنا گیا کہ وعدے کے پیچھے احمدی دوستوں ہی نے کہا تھا۔ کہ اس قضیئے کو ٹلا دیجئے۔ افسوس منشی قاسم علی کی زیارت پھر نہ ہوئی۔

اخبار الفضل قادیاں

کو شکایت ہے کہ اس دفعہ ثناء اللہ نے کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔ اس لئے ہم اس کو نئی بات یاد دلاتے ہیں جو پہلے جلسوں میں نہیں کی تھی

(۱) الفضل یاد کرے جب ہم نے اخبار الفضل ۱۳ اکتوبر ۲۱ء سے وہ عبارت پڑھی تھی جس میں خلیفہ قادیاں کی واپسی از شملہ کی کیفیت درج تھی خاکر وہ مقام جہاں انبالہ سے گاڑی بدل کر ہردوار پسنجر پر خلیفہ جی بیٹھے ہیں تو اونکو کیا مضائقہ[1] "بنایا گیا" ایڈیٹر الفضل نے دربار اکبری کے ملا دوپیازہ کیطرح خلیفہ جی کی روانگی کا نقشہ بنایا ہے۔ لکھا ہے۔

"چونکہ آج ہردوار پسنجر پر مملکت روحانیت کا سلطان (میاں محمود ولد مرزا غلام احمد قادیانی) سوار ہونے والا تھا۔ اس لئے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے اسلئے وہ چند منٹ دیر کا عذر کرتی ہوئی پہنچی" (صفحہ)

اس غسل جنابت کا جو حسین (نقشہ) بتایا تھا ایڈیٹر الفضل کو یاد ہوگا۔ پھر اس پر جلسہ میں جو اثر ہوا وہ بھی یاد ہوگا۔ کیوں الفضل اس حوالہ کو ایسا کھا گیا۔ کہ رد کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔

ناظرین! یہ ساری پیرانہ شکل کے لوگ اسطرح کے دنیا ساز ہیں ایک مرید پیر جی کے حق میں ایسے مبالغے کرتا ہے دوسرا اوسکی لفظوں میں باخاموشی ہیں تائید کرتا ہے چند روز ہوئے پنجاب کے ایک مشہور پیر کے حق میں مرید نے یہ شعر کہا اور پیر نے بڑی خوشی سے سنا اور سکوت سے اسکو صحیح بتایا وہ شعر یہ ہے:۔

تو وہ مسیح زماں ہے کہ قُم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مُردے کو عذر بیجا نی

یعنی اے پیر جی آپ اگر قبرستان میں مُردوں کو اٹھنے کا حکم دیں تو کوئی مُردہ قبر میں نہیں رہ سکتا" اس قسم کے محاورات دراصل شاعرانہ تخیلات ہوتے ہیں چنانچہ ایک شاعر اپنے فرضی معشوق کو کہتا ہے ؎

جی اُٹھے کشتہ انداز تغافل سارے
آپ نے کیوں طرف گور غریباں دیکھا

یہ سب ایسی کہنے والے ملا دوپیازے اور سننے والے اکبر بادشاہ سے کم نہیں۔

(۲) دوسری بار بھی الفضل کو یاد ہوگی جو ہم نے بتائی تھی کہ مرزا صاحب شیخ ابن عربی کا کشف اپنے حق میں بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں آخری آدم ہوں جسطرح آدم جوڑا پیدا ہوا تھا میں بھی جوڑا پیدا ہوا تھا۔ میرے ساتھ میری ہمشیرہ تھی اسکی دو ٹانگوں میں میرا سر تھا۔ جسکی شکل یوں بتائی گئی تھی

آپکو یاد ہوگا کہ اس پر کیا سوال کیا تھا؟ اب سن لو۔ پوچھا تھا کہ حضرت آدم کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی تھی وہ تو آدم کی بیوی تھی۔ مرزا صاحب کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی تھی وہ مرزا صاحب کی کیا لگی؟ کہئے نئی بات اور نیا سوال تھا یا نہیں؟

الفضل کی حق پوشی

اس میں شک نہیں کہ ایڈیٹر الفضل پورا متبع مرزا کا ہے اس لئے اسکی حق پوشی کا کوئی گلہ نہیں ہونا چاہئے مگر مثال کے طور پر بتاتے ہیں۔

بعد تقریر مجھ سے کہا گیا کہ ذرہ چندے کی بابت بھی لوگوں کو کہہ دیجئے میرے دل میں آیا کہ چندہ کے لئے کہونگا تو مرزائی رپورٹر اخباروں میں لکھینگے کہ اپنے سفر خرچ کے بہانہ سے مولوی لوگ بہت کچھ لینگے چنانچہ پہلے ایکدفعہ لکھا بھی تھا اسلئے میں نے یوں تحریک کی کہ:۔

"خرچ کیلئے کچھ دینا چاہئے یہ خرچ کسی غیر پر صرف نہیں ہوتا تم لوگ ہی دیتے ہو تم ہی کھاتے ہو تم تو تمہارے اس چندہ سے سفر خرچ بھی نہیں لیتے"

اس مضمون کو قادیاں کے سرکاری اخبار الفضل نے یوں لکھا ہے:۔

"آخری روز (ثناء اللہ نے) کہا کہ بھائیو! تم ماش لائے اور آپ ہی کھا گئے ہیں تو ابھی سفر خرچ بھی نہیں دیا گیا۔"

ناظرین! اردو دان اصحاب ان دونوں فقروں کو بغور دیکھیں کہ پچھلا فقرہ پہلے کا بیان ہو سکتا ہے؟ ہاں ان لوگوں کے نزدیک ہو سکتا جو رجال کو **دجال** بتا کر ناواقفوں کو دھوکہ دیں اور انعام کا وعدہ دیکر چپ ہو جائیں

مباحثہ میں سکوت

اس دفعہ مرزائیوں نے اعلان کیا کہ ہماری مسجد میں جلسہ ہوگا جس میں سوال کرنے کی اجازت ہوگی یہ خوشخبری سنکر مولوی عبدالرحیم اور مولوی محمد امین دو اصحاب اہلحدیث کانفرنس

---

[1] کیا مضائقہ شملہ ذرا اصطلاح ہے ۱۲ منہ

شریک جلسہ ہوئے ۔ مرزائی مقرر نے مرزاجی کی کرامت بیان کی کہ مولوی محمد حسن بھین والا مرگیا اور پیر مہر علی گولڑوی کی چوری پکڑی گئی ۔ اس پر مولوی عبدالرحیم نے اتنا ہی کہا کہ حوالہ دیجئے بس اتنا کہنا تھا کہ گویا مُردہ اندہ قریب نصف گھنٹہ تک ورق الٹ پلٹ کرتے رہے مگر حوالہ نہ ملا اس پر محمدی لوگ فتح کا نقارہ بجاتے ہوئے سب چلے آئے قادیاں کے اردگرد نواح میں اس سکوتی فتح کی بہت شہرت ہوئی یہانتک کہ محمدی قافلہ میں مٹھائی تقسیم ہوئی رضیت) مختصر یہ کہ جلسہ قادیاں ہزارہا آدمیوں کی شرکت سے بڑی شان وشوکت کے ساتھ اس شعر کا مصداق بنکر ختم ہوا ؎

بادہ خواری کا کیا قسم معاں پہ جلسہ
ہم نے اس سال بڑی دھوم سے توڑی توبہ!

جلسہ قادیاں کا اثر
قادیاں کے قرب وجوار میں

جناب مولوی صاحب آجکل قادیاں کے قرب وجوار میں جو گاؤں ہیں انکی عجیب ہی حالت ہے جو کہ ذیل میں درج کرتا ہوں ۔ میں جلسہ کے بعد موضع دیال گڑھ میں گیا وہاں ذوالفقار علی امام مسجد و چودہری غلام نبی و چودہری غلام رسول و عنایت اللہ سے ملاقات ہوئی ۔ ملاقات کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ مرزائی جو وسوسے سال بھر میں لوگوں کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں وہ اس جلسے سے یوں دور ہو جاتے ہیں جیسا لاحول سے شیطان دور ہو جاتا ہے ہم بہت ہی صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا اس جلسہ کو ہمیشہ قائم رکھے آمین ۔ پھر اسکے بعد موضع تلک پور میں گیا وہاں چودہری فضل میراں ولد پیرے خاں و چراغ دین و نمبردار الٰہی بخش و میاں محمد شریف امام مسجد سے ملاقات ہوئی ۔ انہوں نے بھی اسیطرح بیان کیا اور کہنے لگے کہ مرزائی سال بھر میں جو تبلیغ کرتے ہیں اس جلسہ سے اسکا اثر بالکل زائل ہو جاتا ہے اور ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس جلسے کے پودے کو ہمیشہ سرسبز رکھے ۔ اس کے بعد موضع گودر پور میں گیا وہاں میاں نذیر محمد وغیرہم نے بھی اسیطرح بیان کیا کہ اگر کچھ مدت جلسہ قادیاں ہوتا رہا تو قادیاں میں بھی بجائے مرزائیت کے محدیت کی آواز آنے لگجائیگی باقی دیہات کی بھی عنقریب رپورٹ بھیجونگا ۔ انشاء اللہ ۔

(عبدالرحیم واعظ کانفرنس اہلحدیث از موضع گھمن کلاں)

انجمن اہلحدیث سوہدرہ کا جلسہ اور مباحثہ

جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث مرحوم کے وطن وزیرآباد کے قریب ایک قصبہ سوہدرہ ہے جہاں کے اہلحدیث احباب نے انجمن اہلحدیث قائم کر کے پہلا جلسہ ۲۹ ۔ مارچ کو کیا ۔ امرتسر سیالکوٹ دہلی ضلع گرداسپور سے علماء شریک ہوئے ۔ جلسہ میں اچھی اچھی تقریریں ہوئیں ۔ توحید وسنت کے مضامین سنائے گئے الحمدللہ اس جلسہ کا نام سنکر علاقہ کے احناف کو جوش پیدا ہوا چنانچہ انہوں نے بھی اپنے واعظوں کو بلایا جنکے سرگروہ مولوی نورشاہ واعظ ضلع لائلپور تھے ۔ معمولی چھیڑ چھاڑ کے بعد جب صبح کو ۵ بجے ہم چلنے والے تھے شب کے ½۹ بجے ان حضرات کا رقعہ آیا کہ ہم مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر بحث کرینگے ۔ خدا بخشے مولانا رحیم آبادی اوس وقت یاد آئے جو فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہم لحاف اوڑھکر سونیوالے تھے کہ ایک مخالف کا خط آیا کہ میں آپ سے بحث کرونگا فرمایا ہم نے اسی وقت لحاف اتار دیا اور کہا آئیے چنانچہ میں نے بھی اوسی وقت جواب دیا کہ اس وقت پونے دس بجے ہیں آپ دس بجے تک آجائیں ۔ قریب گیارہ بجے کے چند آدمی آئے کہ ہم سننے والے چاہتے ہیں کہ بحث دن کو ۸ بجے ہو ۔ معمولی ردوکد کے بعد ۸ بجے صبح کا وقت مقرر ہوا جلسہ میں میں نے سوال کیا کہ آپ لوگ فاتحہ خلف الامام کو کیا کہتے ہیں ؟ حرام ہے ؟ مکروہ تحریمہ ہے یا تنزیہہ ہے ؟ جہری نمازوں میں ہے یا سریہ میں بھی منع ہے ؟ اسکا باوجود مکرر سہ کرر پوچھنے کے یہی ملتا رہا کہ ہم کچھ نہیں بتاوینگے آپ اپنا مذہب بتاویں اور ثابت کریں ۔ آخر تھانہ دار صاحب نے بھی (جو سکھ مذہب کے تھے) کہا کہ مدعی تو دونوں فریق ہیں مگر چونکہ سوال اہلحدیث کیطرف سے پیش ہو چکا ہے اسلئے اسکا جواب حنفی مناظر کو دینا چاہئے ۔ مگر حنفی مناظر نے نہ دینا تھا نہ دیا ۔ لاچار میں نے کہا ہم فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں اور دلیل ہماری یہ حدیث ہے جو عبادہ بن صامت سے روایت ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد آنحضرتؐ نے پوچھا تھا کیا تم امام کے پیچھے کچھ پڑھا کرتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا ۔ ہاں حضرت ! فرمایا جب امام پڑھے تو سوائے سورہ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو ۔ اس کے ساتھ ہی حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کی غنیہ سے حوالہ دکھایا اور بھی کئی ایک حدیثیں سنائیں ۔ مولوی نورشاہ نے جواب دیا شیخ جیلانی کا قول تو ہمارے نزدیک حجت نہیں کیونکہ وہ ہمارے مذہب کے نہ تھے ۔ حدیث پر اعتراض کیا کہ اس میں محمد بن اسحٰق راوی بہت برا ہے جواب کے ساتھ ہی کتاب ابوداؤد کی سند پر خط کھینچکر کتاب بھی مالک مکان کے ہاتھ بھیجدی کہ یہ حدیث ہماری مراد ہے اس میں محمد بن اسحٰق کوئی نہیں ۔ آپ کیوں محمد بن اسحٰق کا ذکر کرتے ہیں باوجود کتاب دیکھنے کے وہ اردو رسالوں سے بھی پڑھنے چاہتیں کہ محمد بن اسحٰق ایسا ہے ویسا ہے آخر کار جب دیکھا کہ یہ اس بیجا حرکت سے باز نہیں آتے تو میزان الاعتدال سے وہ اقوال سنائے جو ابن اسحٰق کی توثیق کے متعلق تھے یہانتک کہ امام شعبہ نے کہا میرا اختیار ہو تو محمد بن اسحٰق کو محدثین کا امیر بنا دوں ۔

آخر جب ہم نے دیکھا کہ شاہ صاحب تیر بہدف جاتے ہیں تو تقاضا کیا کہ آپ اپنے مذہب کے دلائل پیش کریں جن سے ثابت ہو کہ فاتحہ خلف الامام حرام ہے ۔ جب بہت دق ہوئے تو آپنے آیت پڑھی

اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

(جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو)

بتلایا کہ امام جب پڑھے تو اوس کے پیچھے پڑھنا اس آیت سے حرام ہے ! ہم نے کہا مولوی صاحب ذرہ ہمارے سوالوں کو پہلے حل کر دیجئے ۔

(۱) صبح کی جماعت کے ہوتے سنتوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ ہدایہ دیکھکر جواب دیجئے ۔

(باقی مضمون صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر مفصل بحث - ۳۲ صفحہ

سحر النبی اور جواب جرح

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی)

اخبار اہلحدیث ۲۴ ۔ فروری میں مضمون جرح نظر سے گذرا عجیب بات ہے کہ سائل دو مسئلے پوچھتا ہے پھر ایک کے جواب پر جرح کرتا ہے اور دوسری کی تصدیق فعجبنا له یسأله ویصدقه[1] ۔ اور اس سے عجیب تر یہ ہے کہ مضمون جواب کو بلا غور کئے ہوئے صرف اپنے زعم راسخ کی بناء پر نہیں تسلیم کرتا۔ ذالک مبلغهم من العلم لطف یہ ہے کہ دونوں جوابوں میں سے ایک جواب (جمع قرآن) کو سائل ٹھیک لکھتا ہے۔ لیکن ایک دوسرے صاحب (فاضل گھنڈلوی) اسکو غلط بتاتے ہیں اور جس جواب (سحر النبی) کو سائل غلط سمجھتا ہے۔ اس کو وہ (گھنڈلوی صاحب) درست کہتے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو میرے دونوں جواب غلط ہونگے یا ہر دو صحیح۔ افسوس کہ اب اہلحدیث میں بھی جمود پیدا ہو گیا ہے اور تحقیق رخصت ہو گئی فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

مسئلہ جمع قرآن پر دوبارہ مفصل (لیکن آخری) تحریر ارسال کر چکا ہوں۔ اب اس جرح پر ایک آخری نظر ڈالتا ہوں۔ اگر اس سے جارح سائل کی تسلی ہو گئی تو فبہا ورنہ پھر مجبوری ہے انک لا تہدی من احببت۔

(۱) میرے الفاظ کو میرے خلاف منشا آپ نے محض جرح کی غرض سے بدلا ہے اور پھر جرح بھی ایسی کی ہے جسے جرح کسی طرح بھی نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو میں نے لکھا تھا۔

"عرب العرباء کبھی اسم مفعول کے لئے اسم فاعل کا لفظ بولتے ہیں" (اہلحدیث ۳۰ دسمبر)

آپ اسکو یوں نقل کرتے ہیں:

"عرب العرباء اسم مفعول کے لئے اسم فاعل کا لفظ بولتے ہیں" (اہلحدیث ۲۴ فروری)

یہاں سے "کبھی" کا لفظ اڑا کر یہ جرح کرتے ہیں "ساحر کو مفعول بنا کر نتیجہ نکال لئے۔ دیکھئے کیا یہ صحیح ہے؟"

ناظرین! انصاف فرمائیے کیا یہی جرح ہے؟ کیا میں نے یہ کہا تھا کہ "تمامی اسم فاعل سے مراد اسم مفعول ہوتا ہے"؟ اور کیا کوئی پڑھا لکھا ایسا کہہ سکتا ہے؟ یہ نتیجہ "کبھی" کے اڑا دینے کا ہے جس کا مطلب صاف یہ تھا کہ ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا۔ گاہے ایسا ہوتا ہے ورنہ پھر اسم فاعل و اسم مفعول کی وضع ہی بیکار ہو جاتی ہے ولا یقول بذالک الا من سفہ نفسہ۔

میں نے صحیح بخاری کے حوالے سے لکھا تھا کہ مائدۃ معنے میں ممیودۃ کے ہے جیسے راضیۃ معنے میں مرضیۃ کے۔ اس پر آپ لکھتے ہیں کہ "راضیۃ کو مرضیۃ سے مائدۃ کو ممیودۃ سے تعبیر کرنے کا طریق بتایا ہے" (۱)

ناظرین باتمکین! اب آپ ہی فرمائیں کہ میں نے "تعبیر کرنے کا طریق" کہاں بتایا؟ میں نے تو یہ بتایا ہے کہ یہاں اسم فاعل معنے میں اسم مفعول کے ہے نہ طریق تعبیر۔ اور حوالہ میں صحیح بخاری کو پیش کیا تھا۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ نے ایک اور بھی مثال دی ہے کہ تطلیقۃ بائنۃ معنے میں مطلقۃ مبانۃ کے ہے۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر پ ۱۸) یعنی بائنۃ اسم فاعل معنے میں مبانۃ اسم مفعول کے ہے۔ باوجود اس حوالہ کے آپ کیا خوب جرح فرماتے ہیں کہ "یہ قاعدہ محض آپ اور بعض مفسرین تک ہی محدود رہے اور یہ شاذ ہے اور نادر"

سبحان اللہ! میں نے عرب العرباء (یعنی ایام جاہلیت کے عرب جن کے محاورہ پر قرآن مجید کا نزول ہوا ہے ان کے کلام) سے مختلف مثالیں پیش کیں۔ نظیر میں قرآن مجید کے الفاظ نقل کئے حوالہ صحیح بخاری و تفسیر کبیر کا لکھ دیا۔ شواہد میں اخفش و فراء جیسے امام نحو و لغت عرب کے اقوال پیش کئے۔ اور پھر اس کو میرا من گھڑت "قاعدہ" اور شاذ و نادر کہا جا رہا ہے۔ کیا یہی جرح ہے؟ کیا میں نے افترا کیا؟ کیا میں نے قاعدہ ایجاد کر دیا؟ کیا بعض مفسرین کا بھی یہی جرم ہے؟ کیا امام بخاری آج کے کوئی شخص ہیں؟ کیا وہ بعض مفسرین سے ہیں؟ کیا لغت والوں نے اس کو نہیں لکھا ہے؟ ذرا صراح، مختار الصحاح، مصباح منیر کتب کو اٹھا کر دیکھئے۔ سب وہی لکھتی ہیں جو امام بخاری نے کہا ہے۔ سب ہی مائدۃ اسم فاعل کو اسم مفعول کے معنے لکھتے ہیں۔ یہ سب لوگ مثال میں عیشۃ راضیۃ کو پیش کرتے ہیں کہ راضیۃ معنے میں مرضیۃ کے ہے حتی کہ مشہور تفسیر جلالین "جو سب مدرسوں میں درس ہوتی ہے" میں راضیۃ کو مرضیۃ کے معنے میں اور مستورًا کو ساترًا کے معنے میں لکھا ہے۔ جلالین کے حاشیہ جمل میں مائدۃ کو اسم مفعول کے معنے میں لکھا ہے اور پھر یہ کوئی قاعدہ تو ہے نہیں جو آپ نے یہ لکھا کہ "اگر یہ قاعدہ صحیح مانا جائے تو کیا دوسرے کا بھی حق ہے کہ اپنے مفید مطلب قاعدہ تجویز کر لے"؟ بلکہ یہ ایک سماعی امر ہے جس میں اسم فاعل کے معنے اسم مفعول یا اسم مفعول کے معنے اسم فاعل کے تصریحات متقدمین میں جتنے ملے انہیں میں وہ محصور رہیگا۔ نہ یہ کہ اس میں کسی قسم کا کوئی عموم ہے جو آپ نے لکھ مارا۔ "حکم عموم کا نہیں لگایا جا سکتا"۔ کس "منطقی و معقولی" نے حکم عموم کا لگایا؟ کیا میں یقین کر سکتا ہوں کہ آپ نے میرے مضمون کے سمجھنے کی بھی سعی کی ہے؟ یا اس پر ذرا بھی غور کیا؟ یا یوں ہی اس پر "فاش غلطی" کا فتوے لگا دیا؟ قارئین کرام! خود فیصلہ کیجئے کہ کس کی فاش غلطی ہے؟

(۲) آخر مضمون میں آپ لکھتے ہیں "مسحور کے معنے جادو دیا گیا" حضور یہ تو ارشاد فرمائیں کہ یہ محاورہ اور معنے ایجاد بندہ ہے یا اہل لغت نے مقرر فرمائے ہیں۔ اگر جناب کا ایجاد کردہ خاص ہے (تا) بعد دلائل و حوالہ کے ضرور مان لونگا۔ ناظرین! ذرا اہلحدیث ۳۰ دسمبر کا صفحہ ۷ اپنے سامنے رکھئے۔ اور انصاف سے فرمائیے کہ کیا یہ

---

[1] بل یصدق و یکذب (اہلحدیث)

فتوحات اہلحدیث ۔ یعنی ان مقدمات کے فیصلوں کا مجموعہ جو مختلف عدالتوں اور حکومتوں میں اہلحدیث کے حق میں فیصل ہوئے ۸ [illegible]

میری ایجاد ہیں؟ کیا میں نے حوالہ (تفسیر کبیر کا) نہیں دیا؟ کیا میں نے امام ابن جریر طبری کا نام مع عبارت نہیں لکھا ہے؟ کون ابن جریر؟ جو ائمہ اربعہ کے بعد پانچویں امام مجتہد مانے جاتے تھے۔ اور ان کے اتباع اپنے کو انکی طرف منسوب کرتے تھے (مقدمہ تفسیر ابن جریر) کون ابن جریر؟ جنکی بابت کہا جاتا ہے کان من الائمۃ المجتہدین (ابن خلکان و طبقات سبکی) جو لغت عرب کے امام اور حدیث رسول ﷺ و آثار صحابہ کے حافظ اور امام بخاری کے ہمعصر تھے۔ انکی تفسیر کا صفحہ ۱۰ جلد ۱۵۔ ملاحظہ کیجئے جس میں مضمون رقوم اعطیت علم السحر کے بعد اتنا اور بھی مسطور ہے "مطلب آیت کا یہ ہے کہ

مراد بہ انی لاظنک یا موسیٰ ساحرا فوضع مفعول موضع فاعل کما قیل انک مشؤم علینا و میمون وانما ھو شائم و یامن و حجابا مستورا المعنی حجابا ساترا والعرب قد تخرج فاعلا بلفظ مفعول کثیرا انتہیٰ (ابن جریر مطبوعہ مصر ج ۱۵ ص ۱۰۱)

میں اے موسیٰ تجھکو جادوگر خیال کرتا ہوں یہاں اسم فاعل کی جگہ اسم مفعول رکھا گیا ہے جیسے مشؤم معنے میں شائم (نحوست والا) اور میمون معنے میں یامن (برکت والا) کے اور مستور معنے میں ساتر (پردہ ڈھکنے والے) کے، عرب لوگ اسم فاعل کو اسم مفعول کے لفظ کے ساتھ بہت ذکر کرتے ہیں۔"

یہ وہ تفسیر ہے جسکی بابت سیوطی نے کہا ہے یفوق تفسیرہ علی تفاسیر الاقدمین (اتقان) یعنی ابن جریر کی تفسیر تمام تفسیروں پر فوقیت رکھتی ہے۔ امام نووی نے کہا ہے کہ اس امر پر سب کا

اجمعت الامۃ علی انہ لم یصنف مثل تفسیر الطبری (اکسیر فی اصول التفسیر)

اتفاق ہے کہ تفسیر ابن جریر طبری جیسی کوئی تفسیر لکھی نہیں گئی۔"

کیا ابھی آپکو دلائل و حوالہ کی ضرورت باقی ہے؟ کیا اب بھی مضمون مذکور کو ایجاد بندہ ہی کہکر ٹال جائینگے؟ انصاف! انصاف!! انصاف!!!

(باقی باقی)

ایک مسیحی فاتح کا مقابلہ
اسلامی فاتح سے

لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ

یورپ کے وقائع نگاروں نے جس بے دردی سے شاہان اسلام کا ذکر کیا ہے اور جس بلند آہنگی سے ان کے عادات و اخلاق کی تصویر کھینچی ہے اسے دیکھکر ایک ناواقف تو بے شک دھوکا کھا سکتا ہے مگر ایک حقیقت بین اور تواریخ عالم کا رمز شناس ان بے طرح اتہامات کو دیکھکر یورپ کے خداع و کیادوں پر خون کے آنسو بہاتا ہے۔ اور تعجب و حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جبکہ وہ ان رحم و کرم و اخلاق انسانیہ کے مجسموں کے خط و خال کی بھونڈی اور ناموزون تصویر دیکھتا ہے کہ یا للعجب ؎

اینکہ می بینیم بہ بیداریست یا رب یا بخواب

کل کا ہی واقعہ ہے کہ یروشلم یعنی بیت المقدس عیسائیوں کی یورش اور صلیبی جہاد کا آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ اور مسلمانوں سے بزور چھین لینے کیلئے یورپ کی اتحادی طاقت کو متفقہ حملہ کرنا پڑا تھا مگر مسلمان ان جانستان حملوں کے روکنے کیلئے پوری طاقت خرچ کرتے رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کے صلیب پرستوں کی قوت مضمحل پڑ گئی اور ہر بار ان کو ناکامیابی ہی ہوتی رہی مگر ایک دفعہ ان مریم پرستوں نے یروشلم کی سر بفلک عمارتوں پر صلیبی جھنڈا گاڑ ہی دیا اور عارضی طور پر اپنے یسوع مصلوب کی جگہ پر قابض ہو گئے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ ان روح القدس سے معمور دردمندوں نے وہاں کس اخلاق کا نمونہ دکھایا۔ اور اس مسکین مصلوب کے اتباع کس تلطف اور ترحم سے پیش آئے دیکھو ان کا ہی ایک بھائی (انگریز) اس واقعہ پر اسطرح لکھتا ہے:۔

"ٹینگرینے میں تین سو مسلمانوں کی جان بخشی کی تھی وہ سب قتل کر ڈالے گئے۔ یہ خونریزی بلا رو رعایت کیگئی۔ بوڑھے بچے، ضعیف، مرد اور عورتیں، مائیں اور ان کے شیرخوار بچے کم عمر لڑکے اور لڑکیاں شباب میں چور اور نوجوان مرد اور دوشیزہ لڑکیاں سب قتل کر ڈالے گئے اور ان کی لاشوں کا یہانتک قیمہ کیا گیا کہ سر اور پاؤں میں فرق نہیں کیا جا سکتا تھا" (کتاب کروسیڈ از مسٹر کاکس ایم اے مترجمہ مرزا صاحب لکھنوی ص [illegible])

اسکا مفصل حال اسلامی مؤرخ ابن الاثیر نے اس طرح لکھا ہے:۔

"فرنگی جب بیت المقدس میں داخل ہوئے تو ایک ہفتہ برابر قتل کرتے رہے۔ فرنگیوں نے صرف مسجد اقصیٰ کے اندر جہاں عموماً مسلمانوں نے جاکر پناہ لی تھی ستر ہزار آدمیوں کا قتل کیا جس میں مسلمانوں کے بڑے بڑے مقتدایان دین علماء گراں پایہ اور زہاد اور عباد شامل تھے" (ابن الاثیر المعروف بہ تاریخ الکامل)

ایک اور مسیحی مورخ لکھتا ہے

"ان کا واقعہ ایسا ہوا جیسا کہ گناہوں سے منفعل توبہ کرنے والوں عبادت گذاروں کا ہوتا ہے بلکہ دیو بھوت بھی ان سے زیادہ بے رحم نہ تھے جنہوں نے نہ تو کسی کو چھوڑا اور نہ کسی میں تمیز کی بہت جگہ قتل عام کیا۔ مسلمان سڑکوں پر پٹے یا مکانوں میں ہر جگہ تہ تیغ کئے گئے۔ یروشلم میں مفتوحین کیلئے کوئی جائے پناہ نہ تھی مسجد و مینار اور محلات سب کے سب مسمار کر دیئے گئے سوائے مرنیوالوں کی چیخ پکار اور نالہ و فریاد کی آواز کے اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی جلوخانہ کے نیچے صحن و ایوان اور مسجد جامع کے صحن میں گھوڑوں کے گھٹنوں اور لگاموں کے برابر خون سے بھرا تھا" (کروسیڈ مصنفہ

انقلاب
جس میں سلطان
عہد کے مفصل
کے گذشتہ انقلا
آغاز کی ایک
ارکین سلطنت
علاوہ ازیں کے
بلقان کے حالا
ہیں حجم ۲۶۰
مجموعہ خطب
اس میں بارہ
درج ہیں از
محمد اسمعیل صا
شاہ ولی اللہ
لکھائی چھپائی
قرآن شریف
جناب مولانا
محدث کا ترجمہ
کاغذ عمدہ قیم
حمائل شریف
چھپائی عمدہ
عرض ۵-۱۰
معرکہ سیاسی
یعنی مقدمہ
مع بیانات
قیمت ۸
غنیۃ الطا
پتہ: ایم عد
کرہ

مباحثہ گوشت خوری۔ گوشت خوری کے عقلی و نقلی دلائل۔ ہندوؤں آریوں کی تردید۔ ۸ مجر

(ریلیجس ٹریکٹ سوسائٹی ص۳۹)

یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام اور پیغمبر اسلام کو خونخوار ثابت کرنیکی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اے ناظرین! خدارا بتاؤ کہ جب ان لوگوں کا یہ حال ہے جو اپنے موہومی صلح و امن سے زمین خدا کو بہشت زار بنانا چاہتے ہیں تو پھر ہم خونخوار ظالموں کو کہاں ڈھونڈیں؟ اچھا اب ذرا مسلمانوں کی حالت بھی ملاحظہ ہو جب عیسائیوں کے قبضہ سے یروشلم نکل گیا اور غیر مسلم قوم اس پر مسلط ہو گئی تو خدا نے محض اپنے فضل کرم سے سلطان صلاح الدین ایوبی کو اس مہم کو سر کرنے کے لئے تیار کیا اور اس سیف اللہ کو وہ طاقت اور ہمت بخشی جس کے ذکر سے یورپ کے مدبر ابتک لرزاں ہیں۔ جب سلطان ممدوح نے اپنی فوج ظفر موج بیت خلیل اللہ کی طرف بڑھائی تو اسکی آنکھوں کے سامنے وہ تمام منظر تھے جو صلیبی جنگیوں کے خوفناک مظالم کا ہولناک خاکہ کھینچ رہے تھے۔ اس کے سامنے وہ اونچی اونچی چٹانیں تھیں جن پر سے شیر خوار بچے مظلومی کی حالت میں گرائے گئے تھے۔ اوس کے سامنے مسجد اقصیٰ کے محراب تھے جہاں زہاد و عباد اور اولیاء اللہ کی کثیر جماعت یکسر تباہ کیگئی تھی۔ آہ وہ اس میدان کربلا میں کھڑا ہوا حسرت و تاسف کیساتھ اس زمین پر نظر دوڑا رہا تھا جس کی ریت پر فرزندان اسلام کے خون کے ٹکڑے جمے ہوئے تھے۔ اس نے یروشلم کو فتح کیا اور خدا کے اس مقدس گھر کو اپنے قبضہ میں لاکر پھر اسکو توحید کا گہوارہ بنا دیا جب وہ شہر میں داخل ہوا تو اسکی خونچکاں تلوار انتقام کیلئے خون کے قطروں کی تلاش میں تھی۔ اور تعجب نہ تھا اگر اس وقت ربنا المسیح کے کہنے والوں کی آوازیں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیجاتیں اور صلیب پرستوں کا چراغ دائمی طور پر گل کر دیا جاتا۔ مگر نہیں وہ اسلام کا ایک سچا فرزند تھا اور اس نے وہی کیا جو مقدس اسلام نے اسے تعلیم دی تھی۔ سلطان جب فاتحانہ یروشلم میں داخل ہوا تو اسکا نقشہ ایک مورخ (انگریز) نے اسطرح کھینچا ہے

> "فتح بیت المقدس کے بعد جب لوگ ترک وطن کرنیکی غرض سے نکلے جا رہے تھے پادری لوگ اور ملکہ و دیگر عورتیں نہایت خاموشی سے جا رہی تھیں۔ صلاح الدین بزرگوار ان کی ملاقات کیلئے آیا اور جب اس نے ان لوگوں کی زبون حالت دیکھی تو اسکا دل ہل گیا ترس کھا کر اس نے کلمات رحم منہ سے نکالے۔ عورتوں نے رحمدلی کے آثار پاکر عرض کی کہ ہماری ملکیت کو آپ استعمال لائے مگر ہمارے باپوں اور شوہروں اور بھائیوں کو ہمیں دیدیجئے صلاح الدین نے بکمال شفقت و رحم جن جن قیدیوں کو وہ بتلا سکتیں تھیں وہ چھوڑتا گیا۔ اور علاوہ اس کے تحفہ تحائف سے انہیں مالا مال کر دیا۔"

(کروسیڈ مصنفہ [illegible] سوسائٹی [illegible])

اے یورپ کے امن و صلح کے فرشتو! کیا یہ وہی مظالم ہیں جنکا ڈھنڈورا تمہیں آٹھوں پہر ہے! اور کیا یورپ میں یہی عدل و انصاف کے فرشتے بستے ہیں جن کی خوشخبری ہمیں روز و شب سنائی جاتی ہے جن مظالم اور امن شکن منظروں سے تم لرزاں و ترساں ہو وہ خود تمہارے چہرہ خونیں کا عکس ہے جو تمہیں آئینہ اسلام میں نظر آرہا ہے۔ اگر یہی امنیت کے دلفریب مناظر ہیں جنکا نمونہ تاریخ ہمیشہ پیش کرتی رہتی ہے اور کرتی رہیگی۔ تو افسوس ہے ایسے امن اور صلح پر۔

(بقلم ابوالکلام محمد عثمان بشیر دہلی خریدار [illegible])

قابل توجہ جماعت اہلحدیث

(از مولوی سلطان احمد صاحب لاہوری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ حضرات نے انتخاب سردار کیا بہت اچھا کیا نہایت ضروری تھا۔ پھر بیت المال کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کام میں جن اصحاب نے پیشقدمی کی وہ عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہیں اور ہونگے۔ ہاں اگر بیت المال کی عمارت اسی روش پر رہی تو اس کا عدم وجود برابر ثابت ہوگا۔ بلکہ تقرر سردار بھی چنداں مفید ثابت نہ ہوگا۔

اگر آپ بیت المال کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور ضروری خیال کرتے ہیں تو ایسے طریق پر چلو جو بیت المال اپنے حقیقی معنوں میں اسم بامسمےٰ برابر ثابت ہو۔ اور کسی فرد واحد پر شاق بھی نہ گذرے۔ وہ کیا؟ میرے رائے ناقص میں ہم خرما و ہم ثواب کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر زکوٰۃ صدقہ فطرہ جس کا ادا کرنا ہر حال میں فرض ہے اور ادا کرتا ہے ادا کیا جاتا ہے اگر تمام افراد جماعت حصہ سوم مقامی مساکین کے لئے رکھکر باقی دو حصے بیت المال میں جمع کرا دیں تو ایک کافی رقم جمع ہونے پر قومی ضروریات جو باتفاق منظور ہوں اس میں سے پوری کی جاویں تو نہایت مفید ثابت ہو۔ ہر ایک صاحب جماعت اہلحدیث سے اس کی تائید و تردید کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اس سے اگر بہتر طریقہ کسی صاحب کی رائے میں اچھا ہو تو وہ بھی مطلع فرما دیں فقط والسلام۔

بیت المال کی بابت واقعی بہت سستی ہے کسی طرف سے معقول جواب نہیں آیا ممکن ہے کسی صاحب کو اس کا مطلب ابھی تک سمجھ میں نہ آیا ہو۔ بیت المال اہلحدیثان پنجاب کا وہ خزانہ ہوگا جس سے تمام ضروریات قومی پوری ہو سکینگی مثلاً کتب خانہ۔ غریب خانہ۔ بیوہ خانہ۔ یتیم خانہ۔ درس خانہ۔ تصنیف خانہ وغیرہ۔ ان سب ضرورتوں کے لئے ایک بیت المال کی ضرورت ہے جس میں آج سے پہلے مختلف رقوم درج شدہ اہلحدیث مورخہ ۲۲۔ مارچ ۲۳ء (کل رقم للعہ) آئی ہیں۔

حکیم قائم الدین صاحب صدیقی امرتسری لاہور سے لکھتے ہیں:
دو تین پرچوں میں کتب خانہ اہلحدیث کے متعلق تحریک پڑھی لہذا عرض ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم کا بھی کتب خانہ ہے جسکو میں کتبخانہ اہلحدیث میں پیش کرتا ہوں اگر قبول ہوجائے تو عزت و شرف۔ شاید اسکا اجر والد صاحب مرحوم کے لئے مفید ہو سکے اسکی فہرست کسی وقت تعطیلات میں امرتسر آکر تیار کرکے دیدونگا انشاء اللہ۔

اہلحدیث حکیم صاحب کی جرأت قابل شکر ہے جزاکم اللہ و غفر لابیہ۔ احباب کرم جبتک توجہ نہ کرینگے

فتاوے

س نمبر ۱۲۶ اللہ کے پاک بندوں کا اور خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر یا یہ کہکر کہ انکے صدقہ میں ہماری فلاں تمنا پوری کر دے جو دعا مانگی جاتی ہے جیسا کہ یہ ہے ؎

یا الٰہی ہاتھ اٹھاتا ہوں دعا کے واسطے
خاتمہ بالخیر ہو خیر الوریٰ کے واسطے

کیا یہ درست ہے؟ یا نہیں؟ (د از نابھہ کیمپ)

ج نمبر ۱۲۶ اس قسم کی دعا کرنے کی تعلیم آنحضرت نے نہیں فرمائی جس میں فلاں کے صدقہ یا فلاں کے حق سے کہا جائے۔ جو نہیں سکھایا یا کم سے کم نہیں کہنا چاہئے۔

س نمبر ۱۲۷ نور نامہ میں جو لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور زمین و آسمان کے عالم وجود میں آنے سے بھی پہلے موجود تھا۔ تو کیا یہ بات کسی حدیث وغیرہ سے ثابت ہے یا من گھڑت ہے؟ (د ، ر ، ز)

ج نمبر ۱۲۷ یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں بعض موضوع اور بعض ضعیف ترین روایات ہیں کوئی بھی قابل عقیدہ نہیں۔

س نمبر ۱۲۸ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی۔ جیسا کہ ان اشعار سے ظاہر ہے ؎

آپ ہوتے نہ جو پیدا تو نہ ہوتی دنیا
یہ اجالا ہے فقط آپکے دم کا شاہا

اور بعض نے یوں کہا ہے ؎

اے کہ ترا شہود ہے وجہ وجود کائنات

تو یہ بات ٹھیک ہے؟ (د ، ر ، ز)

ج نمبر ۱۲۸ یہ سب خوش اعتقادوں کی حکایات ہیں۔ ایک روایت بنائی گئی ہے لولاک لما خلقت الافلاک یعنی خدا فرماتا ہے اگر اے رسول تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔ یہ روایت محض زبانی قصہ ہے۔ قرآن و حدیث میں اسکا کوئی ثبوت نہیں۔

س نمبر ۱۲۹ اس شعر میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ خدا اپنے رسول پاک سے فرماتا ہے ؎

ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی
اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آہا

تو کیا یہ شعر پڑھنا درست ہے؟ (د ، ر ، ز)

ج نمبر ۱۲۹ یہ شعر بالکل ناجائز اور افترا علی اللہ ہے (معاذ اللہ) قرآن مجید میں ارشاد ہے لا یشرک فی حکمہ احدا (خدا کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا) خدائی بخش کر تو وہ بالکل بیکار ہو بیٹھا۔

س نمبر ۱۳۰ یہ ایک نعت ہے۔ ؎

تڑپتا ہے دل اور پھڑکتی ہیں آنکھیں!
کہاں ہے تو اے زلف لٹکانے والے
بوقت شفاعت محمدؐ سے حق نے
کہا میرے پیارے جہاں سے نرالے
تو یا اپنے ماں باپ یا اپنی امت
بس ان دونوں میں ایک کو بخشوا لے
کہا میرے مولا نے رو کر خدا سے
کہ اے عزت و عظمت و شان والے
تری رائے پہ اپنے ماں باپ چھوڑے
وہ لے نار سے میری امت بچا لے
کہا جوش میں آ کے بحر کرم نے
کہ پیارے تو چاہے جسے بخشوا لے
خدا کہہ رہا تھا محمدؐ سے اکبر
کہ گلزار جنت ہے تیرے حوالے

تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین بخشے گئے؟ اور یہ اشعار صحیح ہیں یا غلط؟ (د ، ر ، ز)

ج نمبر ۱۳۰ اس قسم کے اشعار مولود خوانوں کی تصنیف ہیں۔ ان کی صحت پر کوئی آیت یا حدیث گواہ نہیں۔ بلکہ برخلاف ہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى الآية

(نبی اور مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے حق میں بخشش مانگیں) اور حدیث شریف میں ہے حضرت صلعم فرماتے ہیں میں نے اجازت مانگی کہ میں اپنی ماں کی قبر کی زیارت کروں تو اجازت ملگئی۔ میں نے بخشش مانگنے کی اجازت مانگی تو منع کیا گیا (معاذ اللہ) یہ ساری نظم خاصکر یہ مصرع کیسا غلط پر از غلو ہے کہ ع

گلزار جنت ہے تیرے حوالے

س نمبر ۱۳۱ میں نے کسی کتاب میں دیکھا تھا کہ علاوہ عیسیٰ علیہ السلام کے تین پیغمبر اور زندہ ہیں جنہیں سے خضر اور الیاس علیہم السلام کے نام یاد ہیں اور چوتھے پیغمبر کا نام اسوقت یاد نہیں رہا اور یہ اسمیں لکھا تھا کہ دو زندہ پیغمبر آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے یہ بات صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ تینوں پیغمبر کس جگہ رہتے ہیں اور وہ پھر دنیا میں ظاہر ہونگے یا نہیں؟ انکی وفات کب ہوگی؟ (د ، ر ، ز)

ج نمبر ۱۳۱ حضرت عیسیٰؑ کے سوا حضرت ادریس کو زندہ کہتے ہیں مگر قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ملتا۔

س نمبر ۱۳۲ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ دو ہیں یا حضرت عیسیٰ ہی کا دوسرا نام مہدی ہے؟ اگر امام مہدی اور حضرت عیسیٰ دو ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدی ہونیکا دعویٰ کیا تھا یا عیسیٰ ہونے کا؟ (د ، ر ، ز)

ج نمبر ۱۳۲ امام مہدی حضرت عیسیٰ کے سوا اور ہونگے انکی بابت تو یوں آیا ہے یواطئی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اوسکا نام میرے نام سے ملتا ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنے محمد مہدی بن عبد اللہ۔ اور حضرت عیسیٰ کا نام تو آنحضرت صلعم کے نام سے نہیں ملتا۔ مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی عجیبہ میں سے یہ بھی ایک عجیب دعوے ہے کہ وہ دونوں عہدوں (مسیح اور مہدی) کے مدعی تھے ۔ دعہ ر داخل مزید فنڈ

ملکی مطلع

ہندوستان کا سانپ مرگیا

کچھ شک نہیں کہ ہر ملک کا منہ اور زبان وہاں کا پریس ہے جس ملک میں پریس نہیں وہ ملک گونگا بلکہ بے زبان ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ افغانستان ترقی کے میدان میں آرہا ہے اسکی پہلی علامت یہ ہے کہ وہاں سے اخبار نکلنے لگے ہیں۔ ولائت میں پریس کو سلطنت کا ایک درجہ میں وزیر مانا گیا ہے اور سچ یہی ہے۔ کیونکہ مفت کا مشورہ دینے والا پریس ہی ہے وزراء تو ہزاروں روپے تنخواہوں کے لیکر کام کریں پریس مفت میں نیک و بد سمجھائے۔ پھر ایسے مفت کے خادم کا گلا دبانا کہانتک زیبا ہے اسکا اندازہ ہر ایک کرسکتا ہے۔

سنہ ۱۹۱۰ء سے پریس ایکٹ جاری ہوا۔ اُس وقت سے آجتک اس کی کوئی تاریخ لکھے تو اس کے کشتہ ناز سیکڑوں تک پہونچے ہونگے

جب سے یہ قانون جاری ہوا تب ہی سے اس کی بابت یہ آواز نکل رہی تھی کہ یہ قانون نہیں ہے بلکہ قانون کی ہتک ہے۔ کیونکہ قانون کا اصول عام تو یہ ہے کہ بعد وقوع جرم کے سزا ہو مگر پریس ایکٹ میں سزا جرم سے پہلے ہو مثلاً آج کوئی شخص اپنے پیٹ پالنے کو پریس جاری کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس کی اجائز آمدنی سے پیٹ پال سکے۔ اسکا یہ ارادہ کسی طرح ناجائز نہیں۔ جرم نہیں۔ مگر پریس ایکٹ سے اس کو حکم ہوتا ہے کہ ایک رقم خاص زر نقد ضمانت داخل کر۔ کیوں؟ اس لئے کہ احتمال ہے تم سے آئندہ کوئی جرم صادر ہو۔ اوس وقت ضبطی میں آسانی ہو۔ اسی لئے مقدمہ کامریڈ میں ہائیکورٹ کلکتہ کے جج نے لکھا تھا۔ کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔

جب ہی سے آواز بلند ہو رہی تھی کہ اس کلنک کے ٹیکے کو ہندوستان سے بہت جلد ہٹایا جائے الحمدللہ کہ ان دنوں آواز آئی ہے کہ وائسراء کی قانونی مجالس نے اس کو منسوخ کرنا منظور کرلیا ہے۔ ہرچند ہمارے پنجاب کے قابل ترین ممبر سر عمر حیات ٹوانہ نے سارا زور اس کی بحالی پر خرچ مگر جس کو خدا ہی مارے کون اوسے زندہ رکھ سکے۔

یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ
اسی کی شان ہے

دیکھئے باضابطہ منسوخی کا عمل دخل کب سے ہوگا بہرحال خدا کا فضل ہے کہ ہندوستان کے گلے کا سانپ مرگیا۔ خدا کرے اور سخت قوانین بھی جلد سے جلد منسوخ ہو کر ملک میں امن قائم ہو۔

مولنا عبدالباری بے قرار ہیں

معزز معاصر ہمدم لکھنو میں مولانا عبدالباری کا ایک مضمون نکلا ہے کہ میں چرخہ کاتتا ہوں

> یہ حصول مقصود میں جو امر مجھے بتایا جاتا ہے میں بلا پس و پیش اختیار کرلیتا ہوں میرے حالات اوس ضعیف العمر کے سے ہیں جس کا اکلوتا لڑکا جان توڑ رہا ہو۔ اوسکو جو کچھ بتایا جاتا ہے جو اوس کے بس میں اوس کے دل میں آتا ہے وہ سب کرلیا جاتا ہے

> دل کی حالت یہ ہے کہ دعا کرتے کرتے جی تھک گیا ہے خیال یہ ہو رہا ہے کہ غالباً خدا ہی کو جانبری مقصود نہیں ہے دعا کو ہاتھ اٹھتا ہے اور رک جاتا ہے۔ دل میں اضطراب پیدا ہوتا ہے اور رہ جاتا ہے آنکھوں میں لگے سے آنسو نہیں رہے۔ خشوع و خضوع بھی برائے نام ہے!! (۲۶۔۱۔ر)

اہلحدیث

مولانا کے یہ فقرے جس اضطراب اور بے چینی کا اظہار کرتے ہیں وہ مبارک ہے مگر ایسی بے چینی جس میں دعا کرتے تھک جائیں ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا انسان کی دعا قبول کرتا ہے مگر جب تھک جائے تو قبولیت رکجاتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا تھک جانے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا بہت دیر تک دعا مانگنے پر یہ کہکر چھوڑ دیتا ہے کہ قبول تو ہوتی نہیں۔ مومن کی یہ شان نہیں ہونی چاہیئے

لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ

کچھ شک نہیں کہ اس قسم کی آیات اور احادیث بکثرت ہیں اور مولانا موصوف کے علم میں ہیں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بوقت مصیبت ذہول ہوگیا ہوگا۔ اس لئے ہم آپ کو یاد دلاکر مشورہ دیتے ہیں۔ کہ آپ اس قسم کے خیالات شائع نہ فرمایا کریں جن سے مسلمانوں میں بددلی پیدا ہو۔ مولانا!

لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ

آپ دعا میں مشغول رہیں اور دل میں یقین رکھیں

کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ یَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ

آہ! ؎

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

نماز جمعہ کی چھٹی کی تحریک مسترد ہوگئی

کونسل آف اسٹیٹ کے موجودہ سیشن میں نماز جمعہ کے لئے کل سرکاری دفاتر و عدالتوں کے ملازمین و اہلکاروں کو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے دو گھنٹہ کی چھٹی دینے کی جو تحریک پیش کیگئی تھی۔ اسے نا منظور کئے جانے کی خبر ہم نے نہایت درجہ رنج و افسوس کے ساتھ سنتا ہے کونسل

فتوحات اہلحدیث۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پریوی کونسل اور پنجاب کلکتہ وغیرہ مختلف عدالتوں کے فیصلے اہلحدیث کی تائید میں۔ ۸ ر۔ مجو

آف اسٹیٹ کے آنریبل ممبران کو غالباً اس کا علم ہوگا۔ کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے ہفتہ بھر کے افضل ترین دنوں میں ہوتا ہے اور اسے "عید المومنین" کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے مسلمانوں کے لئے اس دن مسجد میں جا کر باجماعت نماز جمعہ ادا کرنا واجبات میں سے ہے۔ اور اسے وہ مذہبی احکامات کی خلاف ورزی کئے بغیر کسی عذر و حیلہ پر ترک نہیں کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسل مذکور کے مسلمان ممبران نے اس یوم مبارک کی مذہبی افضلیت و اہمیت کو اپنے ہم مشربوں" کے سامنے پورے طور پر واضح کرنے میں کیوں پس وپیش کیا۔ اور کیوں انہوں نے اس امر واقعہ کو پورے طور پر نہ جتا دیا۔ کہ سرکاری دفاتر کے مسلمان ملازمین و اہل کاروں کو اگر جمعہ کے دن نماز جمعہ کی ادائیگی کی غرض سے دو گھنٹہ کی رخصت کا دیا جانا منظور کیا جائیگا۔ تو اس سے سرکاری کام میں کسی قسم کا خلل واقع ہو سکتا ہے۔ ایسے محکموں میں کہ جہاں ہر ایک ملازم کو معینہ کارگذاری دکھانا ہوتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کام کی معینہ مقدار کو ہفتہ کے بقیہ دنوں میں پورا کر دے۔ لیکن یہ کسی طرح قرین عقل و انصاف نہیں ہے کہ ایک مسلمان ملازم سرکار کو اس کے مذہبی فرض کی ادائیگی سے روکا جائے۔ بہرحال ہمیں امید ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کی اگلے اجلاس میں اس سوال کو پھر اٹھا کر اسے قابل اطمینان طریقہ پر طے کرانے کی کوشش کی جائیگی۔ ہم اس مسئلہ کے متعلق بارہا اظہار خیال کر چکے ہیں اور اب پھر گورنمنٹ کو اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس سے مستدعی ہیں کہ وہ اسے طے کر کے مسلمانان ہند کو شکر گذاری کا موقع دیں۔ (ہمدم)

اہلحدیث کئی سال ہوئے وائسرائی کونسل میں مسٹر غزنوی ممبر کی کوشش سے نماز جمعہ کا رزولیوشن پاس ہو گیا تھا چنانچہ اوسی کے ماتحت پنجاب گورنمنٹ نے ہر مقام کے معزز لوگوں سے وقت کی تعیین پوچھی تھی بلکہ عمل بھی شروع ہو گیا تھا۔ معلوم نہیں کہ اب اس نئے رزولیوشن کی کیا ضرورت پڑی تھی کہ نئے سرے سے پیش کیا گیا۔

* * *

یونانیوں کی مالی مشکلات

اس افواہ نے کہ یونانی حکام اس تمام مال واسباب پر جو فوجی ضروریات کیلئے کار آمد ہوتے بجبر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کاروباری حلقوں میں بڑی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ ابھی تک جن چیزوں پر قبضہ کیا گیا ہے وہ گھوڑے خچر اون اور کپڑے ہیں لیکن جس وقت بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائیاں شروع ہونگی تو غالباً ہر قسم کے ذخیرہ اشیا پر قبضہ کر لیا جائیگا۔

جنگی تیاریاں

ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا بندوبست عنقریب یورپین بنکوں سے ہونیوالا ہے افواج بسرعت تمام محاذ کو روانہ کیجا رہی ہیں اور جنگی ہسپتال وسیع پیمانہ پر آراستہ کئے جا رہے ہیں۔

(از کالم ۱)

(ص) کا علم ہو سکتا ہے۔

نتیجہ ہم کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ مولوی نورشاہ کے لفظات اسقدر غلط تھے کہ کوئی شخص صرف ونحو پڑھا ہوا ادنیٰ طالب علم بھی ایسے غلط لفظ نہ بولے۔ صرف ونحو کے بعد تیسرا درجہ منطق کا ہے۔ اس کے متعلق وہ خود قائل ہیں کہ نواب بھوپال کا فتویٰ حرمت کا ہے نتیجہ صاف ہے کہ نہ صرف جانیں نہ نحو نہ منطق نہ حدیث نہ فقہ بلکہ سارا مدار کار انکا اردو تصنیفات کے رسائل ہیں دگر ہیچ۔ لطف یہ ہے کہ ایسے ہی لوگ علماء اہل حدیث کو قل اعوذئے کہا کرتے ہیں اور اپنا حال یہ ہے کہ قضیہ بھی نہیں بتا سکتے۔ اس مباحثہ کا اثر بجمیع فریقین پر اچھا ہوا۔ کیا اچھا ہوتا کہ حنفی مناظر ہمارے سوالات کے جوابات دیکر مسئلہ کو صاف کر دیتے۔ اچھا یار زندہ صحبت باقی ۔

بقیہ مضمون از صفحہ (۶)

(۲) امام پڑھ رہا ہو تو پیچھے آنے والا (مسبوق) جماعت میں ملتے ہوئے اللہ اکبر کہے یا نہ کہے؟

(۳) تیسرا سوال یہ ہے کہ منطقی اصطلاح میں بتلائیے کہ یہ قضیہ شخصیہ ہے یا مہملہ یا کلیہ؟

یہ سوال تھا یا پہاڑ سنتے ہی ہوش اڑ گئے فوراً کھڑے ہو گئے اور کوئی اردو تحریر پڑھی اور چلا کر کہا دیکھو تمہارے نواب صدیق حسن نے لکھا ہے کہ منطق پڑھنی حرام ہے پھر تم منطقی سوال کیوں کرتے ہیں۔ یہ سنکر پریذیڈنٹ نے جو حنفی المذہب تھا (یعنی قاضی مظہر حسین پنشنر) تالی پیٹ دی۔ اوس کو دیکھکر حنفی مولویوں نے بھی تالی پیٹی اون کو دیکھکر جتنے حنفی لوگ شریک تھے انہوں نے بھی اپنے اماموں کی تقلید کی۔ پس ایک شور مچ گیا۔ آوازیں آنے لگیں کہ پریذیڈنٹ نے شرارت کی ہے۔ اس کو ہٹا دو۔ نکال دو۔ تھانہ دار صاحب نے مع چند سپاہیوں کے پریذیڈنٹ اور ان مولویوں کی اس حرکت کو قبیح سمجھا۔ پریذیڈنٹ پر مالک مکان بہت خفا ہوا۔ یہاں تک کہ وہ جلسہ سے نکل گیا۔ آخر کار تھانہ دار صاحب نے جلسہ کو منتشر کر دیا۔

اب اگر یہ حضرات اپنی فتح کے نقارے بجائیں یا کسی غیر معتبر شخص کی کوئی تحریر شائع کریں تو ہمارے ناظرین میں سے ہر ایک کا حق ہے کہ مولوی نورشاہ۔ ملا ملتانی۔ وغیرہ سے جو شریک جلسہ تھے پہلے حلفیہ پوچھے کہ بحث کا خاتمہ اس سوال پر ہوا تھا؟ جو اس مضمون میں [illegible] پر لکھا ہے؟ اور کیا آپ نے یہی جواب دیا تھا جو درج ہے؟ اور کیا اسکا یہ نتیجہ صاف نہیں کہ آپنے نواب صاحب بھوپال کے حکم کے ماتحت منطق نہیں پڑھی؟ اور کیا آپ کے اور آپ کی جانب کے مولویوں نے تالی پیٹی تھی؟

پس ان سوالوں کے جواب پر فتح وشکست (ص)

(بقیہ کالم ۲ پر)

[illegible]

متفرقات

قیمت اخبار کی بابت بارہا لکھا گیا کہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور وصولی میں دیر لگتی ہے۔

مولانا سیالکوٹی کی بابت قادیاں سے خط آیا ہے کہ یہاں مرزائیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ مولانا ابراہیم ... ہوگئے جواب یہ ہے کہ بفضلہ تعالےٰ دوستوں کی خوشی اور دشمنوں کے رنج بڑھانے کو زندہ ہیں ؎

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ

ضرورت کتاب غنیۃ الطالبین مترجم اردو کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ دیں تو ثواب حاصل کریں (خادم قادر طالب علم شہر خانقاہ)

ضرورت مدرس بمقام کوہاٹ ایک مدرسہ تعلیم القرآن کچھ عرصہ سے جاری ہے جسکے لئے ایک مسلم خوش الحان قاری کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواست کنندہ نقل سارٹیفیکیٹ معہ درخواست مفصلہ ذیل پتہ پر بھیجدیوے۔ نیز وہ متعلق تنخواہ اپنی درخواست میں لکھدیوے۔ مکان رہائشی مفت دیا جاویگا۔ مجرد شخص کو ترجیح دیجاویگی (آپکا صادق سید فتح شاہ میڈیکل پریکٹیشنر ساکن کوہاٹ محلہ پیر عبد اللہ شاہ)

غزنوی خاندان امرتسر کا تیسرا ممبر مولوی اسمعیل ولد مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں لاہور کو دو مقدموں میں سوا سال قید با مشقت کی سزا ہوئی (انا للہ و انا الیہ راجعون)

تلاش روزگار عمر چالیس سال۔ فقہ تفسیر اور معقولات پڑھا ہوں۔ اردو ٹریننگ کلاس کھاریاں میں پاس ہوں۔ کوئی صاحب میری خدمات منظور کریں تو حاضر ہوں (فتح محمد سبور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

مدرسہ اسلامیہ لائلپور کی بابت شکایات پیہم آتی ہیں کہ مدرسین کثرت سے مرزائی داخل کئے گئے ہیں جنکا اثر لڑکوں کی مذہبی حالت پر پڑ رہا ہے۔ سالانہ جلسہ میں بھی بعض اوقات مرزائیوں کو صدر بنایا گیا ہے۔ اللہ اعلم۔ سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ لائلپور جواب دینگے تو درج کر دیا جائیگا۔

یاد رفتگان میرے عم بزرگ جناب سید حیدر شاہ صاحب فوت ہوگئے انا للہ۔ سید محمد شفیع ٹھیکیدار از مقام جالندھر محلہ راستہ (ناظرین اہلحدیث نماز جنازہ پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہٗ)

حوالہ مرزائیہ اہلحدیث مورخہ ۳۱ مارچ کے صفحہ ۳ کالم ۲ پر جو عربی عبارت مرزا صاحب کی نقل ہے جسکے الفاظ یہ ہیں

ان یاجوج و ماجوج ہم النصاریٰ من الروس والبرطانیہ۔

اسکا حوالہ وہاں درج نہیں۔ اسکا حوالہ کتاب حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۸ ہے

حساب اہل حدیث کانفرنس

کہ ماہ ربیع الاول اہلحدیث مورخہ ۱۷ مارچ میں درج ہو چکی ہے آج خرچ ماہ مذکور درج ہے۔

ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

(تفصیل خرچ) خرچ واعظان کانفرنس اہلحدیث دہلی مالعہ

بنام مولوی عبد الغنی صاحب للعہ
تنخواہ للعہ سفر خرچ عہ
بنام مولوی احمد علی صاحب عیعہ
تنخواہ معہ سفر خرچ ۱ے
بنام مولوی عبد الواسع صاحب معہ
تنخواہ معہ سفر خرچ للعہ
بنام مولوی عبد العزیز صاحب للعہ
تنخواہ سہ سفر خرچ عہ
بنام مولوی محمد عمر صاحب عیعہ
تنخواہ عہ سفر خرچ صہ
بنام مولوی عبد الرحیم صاحب لعہ
تنخواہ عہ سفر خرچ للعہ
مولوی عبد الرحمن صاحب عیعہ
تنخواہ عہ سفر خرچ
بنام مولوی عبد الکبیر صاحب عہ
تنخواہ عہ سفر خرچ

خرچ مدرسین مدارس کانفرنس اہلحدیث بیرونجات

مالعہ

بنام مدرسہ کھنڈیلہ جیپور صہ
بنام حافظ عبد اللہ صاحب بوڑہ عہ
بنام مولوی محمد اسمعیل صاحب الدن میرٹھ لعہ
منشی محمد نظیر صاحب پلول گوڑگانوہ شے
مولوی ظہور احمد صاحب اٹاوہ صہ
مولوی محمد طاہر صاحب بانس باڑی ہٹ صہ
بنام مولوی عبد الحی صاحب بہادری پڑھیں سنگھ عہ
بنام مولوی عبد المجید صاحب باڑی ریاست دھولپور عہ
بنام مولوی نسیم الدین صاحب درزی باڑہ رنگپور عہ
بنام مولوی حسن علی صاحب بڑہ باڑی سلہٹ عہ
بنام مولوی عبد الرحمن صاحب رائے بریلی صہ
بنام مولوی شیر محمد صاحب اجرانہ خورد کرنال صہ
بنام حکیم دادا بخش صاحب کیکڑی جیپور یہ
بنام مولوی ملا احمد صاحب سکندر آباد عہ
بنام مولوی حبیب الرحمن صاحب شاہجہانپور عہ
بنام مولوی ولادت حسین صاحب کانپور عہ
بنام شیخ سلیمان صاحب بہوانی حصار عہ
بنام حافظ الہ بخش صاحب آگرہ عہ
بنام عبد اللہ صاحب جودھپور
بنام حافظ نور محمد صاحب گوجر کہیٹ ڈیرہ غازیخان عہ
بنام مولوی عبد الرحمن صاحب عہ

تکذیب المکفرین جسکا پہلا نام (تکفیر المومنین) ہے کاتب لکھ چکا ہے عنقریب چھپکر شائع ہونیوالا ہے جو صاحب امداد دینا چاہیں وہ جزو حصہ ارسال کریں (منیجر)

انتخاب الاخبار

سرکاری اطلاعات

ایسٹ انڈیا ریلوے پر ہڑتال اور کوئلے کی کمی کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کوئی خاص انتظام دربارہ سفید دکھوئی جو ہردوار میں مورخہ ۱۰ اپریل سے ۱۲ اپریل تک ہوگا نہیں کر سکتی۔

منٹگمری جیل میں ۲۸ مارچ کو ایک لڑائی پٹھانوں اور سکھوں میں ہوئی۔ طرفین کا ایک ایک آدمی مارا گیا اور ۴۰ زخمی ہوئے۔ پولیس کی مدد سے لڑائی رفع دفع کی گئی۔

ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء کو ایک لڑائی پٹھان اور پنجابی مسلمانوں میں ہوئی۔ ایک آدمی مارا گیا اور کچھ زخمی ہوئے بغیر پولیس کی مدد کے جھگڑا مٹایا گیا۔ لڑائی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ چند پٹھانوں کے ساتھ ایک پنجابی کا ناجائز تعلق تھا۔

جلالپور پیروالہ کمیٹی میں ایک غیر سرکاری آدمی دیوان محمد غوث کو صدر کمیٹی بنایا گیا۔

انبالہ شہر میں ایک جولاہا بالزام کپتان رضاکاران پکڑا گیا۔ معافی مانگنے پر رہا کر دیا گیا۔

گاندھی جی کا پیغام

پنڈت مالوی جی سے دوران ملاقات جیل میں فرمایا کہ میرا تو ایک ہی پیغام ہے اور وہ کھلا ہے۔ تم میرے ہاتھوں میں کھدر رکھو گے میں تمہارے ہاتھوں میں سوراجیہ رکھ دونگا۔ اچھوتوں کے سدھار کا دارومدار بھی اسی پر ہے اور ہندو مسلم اتحاد کا انحصار بھی کھدر پر ہی ہے۔ پر امن جنگ میں کھدر ہی ہمارا زبردست ہتھیار ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ آج میں کونسلوں اور عدالتوں کے بائیکاٹ کے حق میں نہیں تاہم لوگوں کو کونسلوں کے ممبروں اور وکیلوں سے کسی قسم کی دشمنی نہیں رکھنی چاہیئے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ کونسلوں کے ممبر اور وکیلوں کی مدد سے بھی کھدر کا کام آگے بڑھائیں اور اعتدال پسندوں کو حتی الامکان خوش رکھیں۔ ان کے ساتھ محبت اور دوستی بڑھائیں۔ جسوقت وہ بیخوف ہو جائینگے اسوقت وہ ہمارے ہی ہیں۔ یہ انگریزوں کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیئے

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی خیالات

تازہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں جو اخبارات موصول ہوئے ہیں ان میں امریکن سٹنڈرڈ کے ایک نامہ نگار کی اوس ملاقات کی تفصیل بھی درج ہے جو اُسکے ایک نامہ نگار نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے کی تھی۔ اور جسمیں غازی موصوف نے سلطنت ٹرکی کی موجودہ صورت اور حکومت کے نقطہ نظر کو کمال شرح و بسط کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔ بہرحال ہم اپنے ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے ان خیالات کو ترجمہ کر کے بجنسہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں (ہمدرد ۱۴)۔

ٹرکی ترکوں اور صرف ترکوں کیلئے ہی ہے

امریکن سٹنڈرڈ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی خدمت میں حاضری کا موقعہ مجھے ملا تو سب سے پہلے انکی زبان سے جو الفاظ میں نے سنے وہ یہ تھے کہ ٹرکی ترکوں اور صرف ترکوں کیلئے ہے۔

اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ کسی طرح یہ امر قرین عقل نہیں ہے کہ اس قوم کو جو اپنے استقلال اور حریت کی مدافعت کر رہی ہو قتل کیا جائے۔ اسی بنا پر ہم نے قرار دیا ہے کہ ہم برابر اپنے حقوق کی مدافعت میں جنگ کرتے رہینگے اور ہم نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ اپنے ملک سے یونانیوں کو باہر نکال کر رہینگے خواہ اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں سو برس لڑنا پڑے اور یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس مقام پر سو سال تک جنگ جاری رہی ہے۔

جنگ سے ہماری جو غرض ہے وہ ظاہر ہے

یہ امر بھی ہے کہ مغلوب فریق کو تاوان جنگ ادا کرنا پڑتا ہے اسلئے یونان کو جو اپنے ہم مثل نو آبادیاں قائم کرنے کے خواہشمندوں کی امداد پر اعتماد کرتا ہے اور اناطولیہ پر انکی اعانت کے بھروسہ پر حملہ آور ہوا ہے اس امر کو فراموش نہ کر دینا چاہیئے۔ خدا بر ترکی قسم ہے کہ ترکی قوم کی اراضی کو تقسیم کرنا اور اسکا ایک حصہ یونان کو دینا ایک صریح ظلم ہے اور جنگ سے جو ہماری غرض ہے وہ کسی سے مخفی نہیں بلکہ عالم آشکارا ہے۔

سمرنا ترکی ہے اور ہمیشہ ترکی رہیگا۔ اسی طرح مشرقی تھریس ہمارے ملک کا ایک ایسا جزو ہے جسکو جدا نہیں کیا جا سکتا اور جس میں زیادہ حصہ ترکوں کی آبادی ہے۔

محکمہ ڈاک نے آمدنی بڑھانیکی ایک نئی تجویز سوچی ہے کہ ٹکٹوں کی پشت پر اشتہارات چھاپے جائیں چنانچہ اس مطلب کیلئے ٹنڈر طلب کئے گئے ٹکٹوں پر اشتہار بیکار ہے

قابل ملاحظہ اشتہار

یقین ہے کہ آپنے سٹر سکاٹ کی تاریخ کا ترجمہ موسومہ اخبار الاندلس کا اشتہار اہلحدیث ۳۰ مارچ میں ملاحظہ فرمایا ہوگا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کتاب واقعی بے نظیر ہے۔ پہلا باب شائع ہو چکا ہے جسکی قیمت ایک روپیہ ہے۔ دوسرا باب قریبا تیار ہے براہ مہربانی آج ہی فرمائش خریداری بھیج دیجئے ایسی ضخیم کتاب اس آسانی کیساتھ روز روز نہیں ملا کرتی۔ کتاب منگانیکا پتہ

محمد خلیل الرحمن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ
نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

برص ۱۳ یعنی بدن کے سفید داغ کا قطعی شرطیہ علاج۔

پیارے خریدار و امیں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بتائی ہوئی بوٹی سے تیار کی گئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین دفعہ لگانے سے سفید داغ دور ہو جاتے ہیں اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ہوگی قیمت ہے بڑا ڈبہ ۸ پتہ حکیم عبدالحی

کیا آپ نے ابتک مومیائی کا استعمال نہیں کیا؟

اگر نہیں کیا تو کیوں؟ جبکہ یہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ہے پاؤ بھر ستے ہے محصول شہادتیں دیکھنا چاہیں تو فہرست مفت منگالیں۔ ملنے کا پتہ

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب

نعرۂ توحید

شرک و بدعت اور خلاف شرع رسوم کی تردید اور توحید و سنت کی تائید میں منظوم رسالہ ہے مولوی خرم علی مرحوم کی نظم دلپذیر ہے (خدا فرما چکا قرآں کے اندر ۔ مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر) کی مفصل شرح ہے حواشی پر شعروں کی تائید میں آیات قرآنی و احادیث نبویہ لکھی ہیں۔ نظم نہایت شستہ اور اعلیٰ پایہ کی ہے کاغذ چکنا سفید لکھائی چھپائی اعلیٰ و دلکش ۲۰ ؍ روپے تحفتاً سیکڑہ منگالیں جماعت اہلحدیث کو چاہئے کہ اسے اپنے مدرسوں کے بچوں کو پڑھانے کیلئے نصاب میں داخل کریں اور متعدد نسخے منگا کر مفت تقسیم کریں۔ ایسے لوگوں کیلئے جو مفت تقسیم کرنا چاہیں قیمت میں معقول تخفیف کیجائیگی۔ پتہ:

خالد برادرس امرتسر پنجاب

چند عجیب اور نایاب تحفے متبرک چاول

یہ معمولی چاول ہیں

جن پر عجیب غریب کمال کے ساتھ تمام سورہ قل ہو اللہ شریف عربی خط میں ایسی صفائی اور عمدگی سے تحریر ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے قیمت فی چاول اپنا نام لکھانے پر ۱۲ ر کلمہ شریف والے چاول کی قیمت ۳ ر ہے تمام پر

عقیق کے متبرک نگینے۔ اس کارخانہ میں خاص عقیق کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جنپر تمام سورہ قل ہو اللہ شریف بہ حروف نہایت خوشنما چمکیلے اور نہایت پائدار حروف میں تیار ہوتی ہے نایاب اور نفیس شے ہے فی نگینہ ۱۲ معہ نام ۱۲ ر کلمہ شریف یا آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہٗ یا نصر من اللہ وفتح قریب یا حسبی اللہ ونعم الوکیل تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت ۸ ر فی نگینہ معہ نام ۱۲ ر فقط ۱ ادا کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی بنوا کر بھیجی جاسکتی ہے جسپر یہ نگینہ جڑا ہوا ہوگا۔ (نوٹ) عقیق یا چاول پر مذکورہ بالا آیات کی بجائے جو مناسب سمجھیں آپ لکھا سکتے ہیں دو ورق پر پورا قرآن شریف قیمت صرف ۸ ر ملنے کا پتہ:-

منیجر کارخانہ متبرک چاول پانی پت

ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم صاحب خان ایم بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

کرشن الجنون

کی ضرورت ہے

(اول دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام ہے "آئینہ اسلام" اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد و اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے پانچسو کے قریب اسلامی نشانات علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن مجید و احادیث۔ تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اس میں دیا گیا ہے اور موقعہ بموقعہ قرآن و حدیث کے مواعید بشارات اور پیشین گوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ہونا ثابت کیا گیا ہے جسمیں قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا ہے قیمت صرف عا ۲ ر **النبی و الاسلام** انگریزی میں قیمت ۳ ر **حمائل التفسیر** **ترجمۃ القرآن** معہ تفسیر انگریزی **ترجمہ تفسیر** پارہ الم ۲ ر پارہ عم ۳ ر صحت و خوبی ترجمہ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معارف و حقائق۔ رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفاسیر بالکل بے نظیر و لاجواب ہیں **تذکرۃ القرآن** سنہ ۱۸۹۹ء **تذکرۃ القرآن** سنہ ۱۹۰۱ء عا ر یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہے جو ابوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہوتی ہے **تبلیغ الاسلام** اردو و انگریزی۔ اس میں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کے واسطے بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ا ر

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک ماہ میں یاد کر کے قرآن مجید از خود بآسانی پڑھ سکتا ہے ۸ ر **علمی صرف و نحو فارسی** ۴ ر **مفتاح الفارسی** ۱۰ ر یہ فارسی صرف و نحو اور علم عروض میں کامل اور بے نظیر ہے **مفید الطلبہ** باتصویر اس میں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور انکے عربی انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں نام دیئے گئے ہیں۔ اسطرح پر ان زبانوں کے ایکہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر ان کا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۸ ر **اساس العربی** ۱۲ ر

(سوم مرزائے قادیانی کی تردید میں)

الذکر الحکیم ۲ ر
المسیح الدجال ۴ ر
کانا دجال ۴ ر
مرزائیوں پر قطع حجت ا ر

انمیں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کیگئی ہے کہ باوجود ہزار روپے کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی انکا جواب آجتک نہیں دیسکا فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو چکا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اس میں تمام امراض و ادویات کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دیکر انکا بیان نہایت کامل صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحوں کا خلاصہ ہے۔ عہ ۸ ر **مفید النسا والصبیان۔** اس میں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام بے خبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں ۳ ر **جامع العلوم طبی** اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض علم الاعضاء۔ علم طب علم جراحی۔ امراض چشم۔ علم حفظ صحت کیمیائے علمی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت للعہ **حرز جان** اسمیں تمام امراض دافعات کا بیان درج ہے ۴ ر **مفید الرجال** جوانی کی غلط کاریوں کے بد نتائج اور انکا کامل علاج ا ر **علاج نامردی** عہ علاج سوزاک ۸ ر علاج آتشک ۵ ر علاج طحال عہ ہر مرض کی ادویات مہیا کیجاتی ہیں

پتہ:- مبارک برادرس پٹیالہ

[illegible]

رحمۃ للعلمین

۹/۱۲

(جلد دوم)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی تھی جس پر مورخین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعلمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کر دی گئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب **جلد دوم** چھپکر تیار ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے علم الانساب میں غائت درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کہ گوش شنید ہی جس سے آجتک محروم رہا۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسو مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تواریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کے اعلے ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعلمین ہونے کے محکم دلائل تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسوں بزرگ صحابہؓ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہانتک کہ اہلبیت سے تعلق ہے سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہو جاتی ہے۔

قیمت للعہ محصول ۸؍ ملنے کے پتے:۔

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب عطروالا دروازہ خلیفہ شیخ ہدائت اللہ پنشنر ضلعدار نہر مہتمم دفتر رحمۃ للعلمین
(۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز مینیجر ایجیشن ایجنسی
(۳) بمبئی محلہ کھڑک ۲۰۳ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ
(۴) دہلی۔ رائے سینا فلور ملز حافظ غلام قسیم صاحب
(۵) منصورپور صوفی حبیب الرحمان صاحب

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار یعنی معرکہ سیاست و خلافت یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی کی مکمل روئداد جس میں عدالت ماتحت اور سشن کی کاروائی تا بیجار علی برادران ڈاکٹر کچلو۔ مولنا حسین احمد نثار احمد پیر غلام مجدد صاحبان کے تقریری و تحریری بیانات وغیرہ مکمل درج ہیں۔ اصل قیمت عا؍ رعائتی عہ؍ **بیان حریت** رئیس الاحرار مولنا محمد علی کا بیان حریت کا علمی نمونہ اصل قیمت ۴؍ رعائتی ۲؍

الحریت فی الاسلام حریت اسلامی پر مولنا ابوالکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف فی جلد ۱۲؍ رعائتی ۸؍ **دعوت عمل** مسلمانوں کے تنزل کا اصل سبب اور اسکا علاج۔ حق اور صداقت کا اعلان۔ مسلمانوں کی آئندہ ترقی کیلئے اہم تجاویز مولنا ممدوح کے قلم سے فی جلد **خطبہ عید الضحیٰ** ۲؍

پتہ منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و مینیجر اتحاد، امرتسر پنجاب

چاندی کے خوشنما موتی

جن کو مولنا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت و ضعدار لکھا ہے خالص چاندی کے بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے اڈیٹر صاحب اپنے ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "دلفریبی اور خوشنمائی و نفاست انہیں کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتی ہیں" ہار اور کنٹھے بنانے بالیوں اور نتھوں میں پہننے کے لئے ان کے درمیان میں سوراخ ہیں سبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں۔ اسیطرح تین درجن اخبارات نے اپنے ریویو میں انکی تعریف کی ہے اور موجودہ قیمت کم بتلائی ہے قیمت علاوہ محصول سے؍ فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے قیمت مع محصول منگا لیں نصر من اللہ و فتح قریب لکھا ہوا پارسل ۵؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگا لو۔ پتہ:۔

مینیجر کارخانہ سودیشی موتی پانی پت پنجاب

پانی پت کے اونی کمبل

پاک صاف اور ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہائت نرم تیار ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر ہندمیں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما جا رہا ہے لہٰذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو جلدی طلب فرمائیں قیمت بمقابلہ صفات کے بہت کم یعنی مبلغ عہ و عہ روپیہ۔ نیز ہمارے ہاں پٹیل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے نہائت آرام دہ سروتے نہائت عمدہ مضبوط تیار ہوتے ہیں۔ قیمت عا؍ سروتی عہ؍ خوشنما جھالردار اور کٹاؤ دار نہائت عمدہ اور کاریگری کا اعلیٰ نمونہ تیار ہوتے ہیں قیمت عہ و عہ سروتی عہ محصول ذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ملنے کا پتہ:۔

شیخ محمد محی الدین سوداگر اونی کمبل شہر پانی پت کرنال

مفت مفت مفت

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے تاکید مزید ہے ہمارا قدیمی پتہ:۔

جنرل مینیجر مشتاق سنیاسی معالج و ماہر امراض اندام نہانی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب مہر واعظ پنجاب

پسندیدہ خاص و عام و مفید انام قیمت فی تولہ عا؍ علاوہ محصولڈاک پتہ:۔ حکیم محمد داؤد وسٹ ریاست مالیر کوٹلہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند بمحصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفی بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ ایڈیٹر ابو الوفا ثناء اللہ نمبر ۲۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عہ

رؤساء و جاگیرداران سے ؍ ؍ للعہ

عام خریداران سے ؍ ؍ صہ

ششماہی ؍ ؍ عا

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہی

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۴۰ ہجری سنہ مطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

بہتان از اہلقرآن ـ ـ صفحہ ۱
امرتسر میں خانگی مباحثہ ـ ـ ؍ ۳
تقلید مروجہ اور ائمہ اربعہ ـ ـ ؍ ۴
اتفاق کرو ـ ـ ؍ ۴
ہٹ دھرمی متعلم علوم ربانی ـ ـ ؍ ۶
قادیانی شکست (مباحثہ سرگودہا) مسئلہ ختم نبوت پر ـ ـ صفحہ ۷
موضع سٹھیالی میں مباحثہ ـ ـ ؍ ۹
خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اپنے کو سجدہ کروانا نہیں چاہتے ـ ـ ؍ ۹
فتاوے ـ ـ ؍ ۱۰
ملکی مطلع ـ ـ ؍ ۱۱
متفرقات ـ ـ ؍ ۱۳
انتخاب الاخبار ـ ـ ؍ ۱۴
اشتہارات ـ ـ ؍ ۱۵

بہتان از اہلقرآن

(نمبر ۴)

گذشتہ نمبروں میں ذکر ہوچکا ہے کہ فرقہ اہل قرآن (منکرین حدیث) نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن میں ایک سلسلہ جاری کر رکھا ہے جسکو وہ بہتان سے موسوم کرتے ہیں۔ اون کا خیال ہے کہ یہ حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہیں۔ اون میں سے آج چوتھا نمبر ہے ـ

اس نمبر میں معترض نے ابوذر رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص کلمہ اسلام کا دل سے قائل ہوگا اوسکی نجات ہو جائیگی۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ مع ترجمہ اور مع اصل اعتراض کے اونہی کے لفظوں میں نقل ہیں ـ

آپ حدیث ابوذر اس طرح لکھتے ہیں:۔

"وعن ابی ذر قال خرجت لیلۃ من اللیالی فاذا رسول اللہ صلعم یمشی وحدہ لیس معہ انسان + + + + فمشیت معہ ساعۃ فقال لی اجلس ههنا قال فاجلسنی فی قاع حولہ حجارۃ فقال لی اجلس ههنا حتی ارجع الیک قال فانطلق فی الحرۃ حتی لا اراہ فلبث عنی فاطال اللبث ثم انی سمعتہ وهو مقبل وهو یقول وان سرق وان زنی قال فلما جاء لم اصبر حتی قلت یا نبی اللہ جعلنی اللہ فداک من تکلم فی جانب الحرۃ ما سمعت احدا یرجع الیک شیئا قال ذلک جبریل عرض لی فی جانب الحرۃ قال بشر امتک انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت یا جبریل وان سرق وان زنی

نور العینین یعنے شیخ حسین صاحب محدث بھوپال یمنی کے فتاوے عربیہ کی جلد اول۔ علما و طلباء کے لئے معلومات کا ذخیرہ قیمت عا/ منیجر

برقی مطبع دوناندا مال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک و اڈیٹر اخبار نے امرتسر سے شائع کیا۔

قال نعم قلت وان سرق وان زنی قال نعم قلت وان سرق وان زنی قال نعم وان شرب الخمر (بخاری پ ۲۶ صفحہ ۱۰۵) یعنی ابوذر جو آپکے صحابہ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں سیر کے لئے نکلا پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم اکیلے تشریف لیجا رہے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر میں آپکے ساتھ جاؤں تو آپکو برا نہ معلوم ہو۔ اسلئے میں خفیہ چاند کی روشنی سے بچکر اندھیرے میں آپکے پیچھے چلا لیکن آپنے مجھکو دیکھ لیا کہ کوئی آدمی میرے پیچھے آرہا ہے آپنے فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ ابوذر ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے آپ پر قربان کر دیا ہے آپنے فرمایا اچھا آجاؤ۔ پھر میں آپکے ساتھ کچھ چلا تو آپنے فرمایا کہ قیامت کو کئی والے خسارہ میں ہونگے مگر وہ لوگ جنکو اللہ تعالےٰ نیکی دیوے۔ پھر آپنے اپنے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے کچھ خیر کلمات پڑھکر خوب پھونکیں ماریں + +

+ + جناب رسول اللہ سلام علیہ کا کچھ پڑھکر چاروں طرف پھونکیں مارنا جو بیان کیا گیا ہے یہ آپ پر محض افترا اور بہتان ہے اور قرآن مجید کی سخت توہین اور اسکی تعلیم کے خلاف ہے اسلئے کہ قرآن حکیم میں وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (پ ۳۰ ع ۲۹) یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اپنے رب حفیظ کے قلعہ میں ان لوگوں کے شر اور فساد سے جو کچھ پڑھ پڑھکر اپنے گنڈوں اور جسموں وغیرہ پہ پھونکیں مار مار کر لوگوں کو (منتر جنتر وغیرہ کیطرح آیات قرآن مجید کو استعمال کرکے اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں) اور ان کے عقائد اسلام کو خراب کرتے ہیں ۔ (اشاعۃ القرآن فروری ۲۲ء)

اہلحدیث اس اقتباس میں سارا غصہ اتنے پر ہے کہ آنحضرتؐ ادھر ادھر پھونکیں مارتے تھے تعجب ہے جبکہ کوئی لفظ ان معنے کا نہیں ملتا اس لئے سارا غصہ آپکا اپنے نفس پر ہے

فَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

جناب من! آپ تو اہل قرآن ہیں ذرہ اس آئت کا مطلب تو بتا دیجئے جس میں ارشاد ہے

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

ترجمہ ہم کئے دیتے ہیں تفسیر آپ کر دیجئے گا۔ فرمایا "جھوٹ افترا وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے"

آگے چلئے! اسی حدیث کے متعلق آپ لکھتے ہیں!

"وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی کی روائت کو بخاری کا محمد سلام علیہ کیطرف منسوب کرنا معلوم نہیں کس آئت قرآنی کی تفسیر ہے بلکہ آپکو اور آپ کے پیرؤں کو تو قرآن مجید میں یہ حکم دیا جاتا ہے لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا مگر برخلاف آیات قرآنی کے رسول کریم ابوذر کے پاس (نعوذ باللہ) وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی کا ورد یا وظیفہ کرتے ہوئے آئے بخاری کے عاشقو! اس روائت کا مفہوم خود ہی سمجھ لو کہ کس قدر یہ کلمات طیبات قرآن کی مثل اور قاضی کتاب اللہ تھے۔ کہ اسکو بلند آواز سے حفظ کرتے آئے اور ابوذر کے سوال کے جواب میں آپنے فرمایا کہ میں جبرئیل کے پاس تھا اور اس نے مجھے منجانب اللہ یہ بشارت دی ہے کہ جو مومن شرک نہ کرے وہ جنتی ہے تو میں نے تین دفعہ جبرئیل سے سوال کیا کہ جو مومن چوری اور زنا کرے وہ بھی جنتی ہے تو جبرئیل نے بھی تین دفعہ کہا کہ وہ جنتی ہے بلکہ میرے سوال کے علاوہ جبرئیلؑ نے اپنی وحی سے یہ بھی بتلایا کہ چوری اور زنا کے علاوہ اگر وہ شراب بھی پیا کرے تو بھی وہ جنتی ہے۔ اب قابل غور اس میں یہ امر ہے کہ رسول اللہ کو یہ خیال کیوں پیدا ہوا کہ چور اور زانی کی نسبت جبرئیل سے سوال کریں۔ اگر جبرئیل یہ وحی منجانب اللہ لائے تھے تو آپکو سوال کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ تو امین تھے خود امانت وحی پہنچا گئے۔ اور اگر آپنے سوال کیا تھا تو جبرئیل نے بغیر پوچھے اللہ کے جواب اپنے پاس سے کیوں دیا اور اگر ایکدفعہ جواب دیا تو پھر دوبارہ سہ بارہ سوال کرنیکی آپکو کیا ضرورت تھی؟ کیا آپکو جبرئیل کے ایکبار جواب دینے سے تسکین نہیں ہوئی تھی؟" (د ۔ صـ۲)

اہلحدیث اس حدیث سے آپ ہی کو نہیں بہت سے لوگوں کو غلطی لگتی ہے۔ پس پہلے اس حدیث کا مطلب سنئے پھر اس کا ثبوت قرآن سے لیجئے

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توحید پر پختہ ہوگا یعنی بوجہ من الوجوہ شرک نہ کریگا اوس کا انجام نجات پر ہوگا۔ گو اس نجات سے پہلے اپنے اعمال بد کی سزا پائے مگر انجام کار توحید خالص کی برکت سے نجات پائیگا۔ ان معنے کی تصدیق قرآن کی آئت سے سنئے!

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

(یعنی اللہ تعالےٰ شرک نہیں بخشیگا اور اس کے سوا جو چاہیگا بخش دے گا)

اس آئت نے صاف فیصلہ بتایا ہے کہ مشرک کے سب گناہوں کی بخشش تحت قدرت ہے۔ اسی تحت قدرت کو اس حدیث نے بیان کیا ہے کہ چور کی چوری اور زانی کا زنا بعد مناسب سزا کے سب بخشا جائیگا۔ ہاں یہ سوال کیسا معقول ہے کہ آنحضرتؐ نے متعدد دفعہ کیوں سوال کیا؟

اے جناب! سوال کبھی تو بغرض استفہام (سمجھنے مطلب کیلئے) ہوتا ہے کبھی بطور تعجب اور اظہار سرور کے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے بیٹا ہونے کی خوشخبری سنکر باوجود جبرئیل سے سننے کے کہا تھا

ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا

(کیا میں جنونگی؟ حالانکہ میں بانجھ ہوں اور میرا خاوند بوڑھا ہے)

اسیطرح بمقام سرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد دفعہ استفسار فرمایا یہ نہیں کہ یقین نہ تھا۔ پس آپکی پیشکردہ حدیث ہماری پیشکردہ آئت سے موافق ہے فرق آپکے فہم کا ہے۔ واللہ اعلم (باقی باقی)

حیاۃ طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل صاحب شہید قدس سرہٗ العزیز دہلوی کے حالات و واقعات زندگی از ابتدا تا انتہا ہر موافق مخالف کے قابل دید قیمت ۱۲ مینجر

امرتسر میں خانگی مباحثہ

یہ خانگی مباحثہ ہی ہے جسکی ابتداء ۱۹۰۲ء سے چل رہی ہے جسکا دوسرا نام "نزاع غزنویہ" ہے۔ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی ممبری کے لئے مجلس خلافت امرتسر نے میرا نام بھی پاس کیا تو ۳ اپریل سے اس نزاع نے نئے سرے سے جنم لیا جسکی تفصیل یہ ہے:۔

۳ اپریل کو خاندان غزنویہ کے ایک شاگرد مولوی عبدالمجید ہزاروی نے (شائد کسی خفیہ تحریک سے) مولوی محمد علی صاحب واعظ کی مسجد میں آکر اس پرانے قضیئے کو چھیڑا۔ میری عربی تفسیر کے نام سے حملے کئے۔ میں بھی سنکر پہونچا۔ بعد معمولی گفتگو کے مندرجہ ذیل اقرار نامہ تحریر ہوا۔ جو انہی کے لکھے ہوئے الفاظ میں لکھا گیا۔ جسکے ضروری فقرات یہ ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَوفُوا بِالعَھدِ اِنَّ العَھدَ کَانَ مَسئُولًا

ہم جن کے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں کہ بابت نزاع ابوالوفاء ثناء اللہ ولد میاں محمد خضر فیصلہ آرہ مع فیصلہ مدراس سب کو منظور ہوگا۔ فیصلہ آرہ میں جن اغلاط کو نہیں لیا گیا بعد اس فیصلے کے انکا ذکر بھی ہوگا۔ (عبدالمجید ہزاروی) (ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری)"

اہلحدیث اس معاہدہ کے مطابق مولوی محمد علی صاحب کی مسجد میں ۵ - اپریل (۲۸ شعبان) کو مباحثہ شروع ہوا۔ فریق ثانی کی طرف بہت سے علماء کرام تھے بشمول مولوی عبدالمجید صاحب خود۔ حافظ عبداللہ مدرس روپڑ۔ مولوی نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ غزنویہ امرتسر۔ مولوی محمد غزنوی وغیرہ دو تین غیر جانبدار دیوبندی مدرس۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب وغیرہ بھی تھے۔

مولوی عبدالمجید نے کہا چونکہ حافظ عبداللہ صاحب مجھ سے علم اور تقوے میں زیادہ ہیں اس لئے وہی بحث کرینگے۔ اور سب سے منظوری دلائی گئی۔ اس شرط سے کہ وہ اس معاہدہ کی پابندی کریں۔ جب میں انہوں نے ان کی۔

تقریر اول

میں نے پہلی تقریر میں اس نزاع کا شروع بتایا کہ میں نے ایک عربی تفسیر[1] لکھی۔ علماء امرتسر نے اوس میں چالیس غلطیاں نکالیں۔ محض غلطیاں ہوتیں تو کوئی بڑی بات نہ تھی۔ میں خود ان غلطیوں سے زیادہ کا اعتراف کرلیتا مگر ان علماء کرام نے ازراہ مہربانی اون غلطیوں کی وجہ سے مجھ پر فتوے اخراج لگایا اس لئے اون غلطیوں کا جواب دیا گیا جس کا نام ہے "الکلام المبین فی جواب الاربعین" بعد ازاں مدرسہ احمدیہ آرہ کے جلسہ میں بموجودگی علماء اہلحدیث قرار پایا کہ قومی طور پر اس نزاع کا فیصلہ کرایا جائے چنانچہ تین اصحاب (مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری مولانا شمس الحق عظیم آبادی۔ مولانا شاہ عین الحق پھلواروی مرحومین) منصف مقرر ہوئے۔ منصفین نے بڑی محنت سے بلا رو رعایت خوب تحقیق کرکے فیصلہ صادر کیا کہ چالیس نہیں چودہ مقام غلط ہیں مگر مصنف انکی وجہ سے خارج از اہلحدیث نہیں۔ انکو خارج سمجھنا ظلم ہے۔ اس کے بعد مدراس کا فیصلہ پیش کیا جو انجمن اہلحدیث مدراس کی روئداد بابت ۱۹۱۹ء کے ص ۱۱ پر مرقوم ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"**مصالحت نامہ** درمیان جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری اور جناب مولانا مولوی حاجی محمد فقیر اللہ صاحب پنجابی و جناب مولانا مولوی قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ بمقام آرہ میرے حق میں میری تفسیر القرآن بکلام الرحمان کے بعض مضامین کی وجہ سے علمائے اہلحدیث ہندوستان نے جو فیصلہ صادر فرمایا ہے میں اسکو مانتا ہوں اور میرا عمل درآمد اسی پر رہیگا۔ اگر اس کے علاوہ کبھی میری کوئی غلطی جو خلاف اصول محدثین اہلسنت والجماعت ہو ثابت کیجائیگی تو مجھ کو اس کے مان لینے اور رجوع کرنے میں تامل و عذر نہ ہوگا۔

(دستخط) ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری بقلم خود

مرقوم ۵ مئی ۱۹۱۹ء ۲۳ - رجب ۱۳۳۷ھ روز یکشنبہ

آج اقرار مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بعد ہم انکو اہلحدیث برادر جانکر مصالحت کرتے ہیں۔ فقیر اللہ بقلم خود۔ عبدالاحد خانپوری عفا اللہ عنہ"

اس تقریر کے بعد میں نے کہا کہ حسب قرارداد معاہدہ فریق ثانی فیصلہ پر صرف اتنی عبارت لکھدیں کہ "فیصلہ ہذا ہم کو منظور ہے" اس کے جواب میں حافظ عبداللہ صاحب نے یہ لکھا۔ "فیصلہ آرہ معہ غلطیاں منظور ہے" پوچھا گیا یہ کیا؟ جواب دیا کہ ہم نے آپکے دستخط کرنے اور چلے جانے کے بعد یہ لفظ بڑھایا تھا۔ میں نے کہا یہ لفظ تو کٹا ہوا ہے۔ کیا آپکے شاگرد (منشی ابراہیم) نے کاٹا تھا۔ منشی ابراہیم نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ

---

[1] امرتسر میں تو اس تفسیر پر اتنی نزاع پیدا ہوئی جو ختم ہونے کو نہیں آتی۔ مگر مصر وغیرہ ممالک میں وہ حسن قبولیت سے دیکھی گئی۔ اوسکا ثبوت مصر کے اخبار المؤید سے ملتا ہے جسکے چند فقرات یہ ہیں:۔

"ولما کان من المتفق علیہ بین اھل التفسیر وارباب ھذا الشان الخطیر ان احسن التفاسیر تفسیر کلام اللہ بکلام اللہ فقد اراد احسن المحقق ثناء اللہ ان یاتی عقب کل جملۃ من الکتاب العزیز بما یوضح معناھا من نفس کلام اللہ و غیر خفی ان محاولۃ ذلک والسلوک فی جادۃ ھذا المسلک لا یتسنی الا لمن منح قوۃ الاستنباط والاستخلاص ورزق متانۃ العارضۃ والاستبصار وجدیر بتفسیر کھذا ان تشد الی تحصیلہ الرحال و یسعی الی اقتنائہ المتغالون من فحول الرجال۔ نفع اللہ تعالیٰ مؤلفہ بقصدہ وکسا تفسیرہ حلۃ القبول واتاہ رحمۃ من عندہ آمین"

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ

مولوی عبدالمجید نے خود کاٹا تھا۔ اسپر دونوں (حافظ عبداللہ مقتی اور مولوی عبدالمجید صاحب) نے اقرار کیا کہ واقعی ہم نے کاٹا تھا مگر ہم نے اس کے قطع پر دستخط نہیں کئے۔ جواب دیا گیا کہ اگر آپنے اوس کے قطع پر دستخط نہیں کئے تو کیا ہوا۔ جس ہاتھ نے لکھا تھا اوسی ہاتھ نے کاٹ دیا۔ اس کے وجود پر بھی تو فریقین کے دستخط نہیں۔

ناظرین تعجب سے سُنینگے اور میرا خیال ہے کہ باور نہ کرینگے کہ قریباً دو گھنٹے اسی میں صرف ہوگئے مگر ان حضرات نے نہ معاہدہ کی پابندی کی نہ وعدہ وفائی کی۔ میں بار بار معاہدہ کے کاغذ اٹھا اٹھا کر دکھا کر کہتا رہا کہ مولوی صاحبان! ایک دن آئیگا جب آپکو کہا جائیگا۔

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا

(یعنی اپنی کتاب پڑھ لے اور خود ہی حساب کر لو) مگر میں دیکھتا تھا کہ میرے آیات پڑھنے کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا بلکہ اس آیت کا پورا نظارہ تھا۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

آخر کار ایک پیچ لگائی کہ آپ بھی ہمیں ایک اقرار تحریر دیجئے جو یہ ہے کہ میں (ابوالوفاء) تفسیر صحابہ کو حجت مانتا ہوں؎

میں نے بار بار کہا یہ مناظرہ ایک خاص معاہدہ کے ماتحت ہے۔ جس پر فریقین کے دستخط ثبت ہیں اس لئے میرا مطالبہ تو اس معاہدہ کے ماتحت ہے آپ لوگوں کا سوال اوس سے بالکل الگ۔ تاہم میں اس کو رد نہیں کرتا۔ آپکے دستخط ہو جانے کے بعد میں بطور احسان (نہ بطور وجوب) آپکے سوال کا جواب لکھ دونگا۔ انشاء اللہ۔ اسپر انہوں نے دیر تک مشورہ کرکے کچھ لکھا مگر مجھ کو نہیں دیا بلکہ مولوی محمد علی صاحب واعظ کو دیا انہوں نے کہا کہ میرے پاس تحریر آگئی ہے جو آپکے حسب منشاء ہے میں نے کہا مجھے دکھلائیے اپنا منشا میں خود سمجھ سکتا ہوں بحیثیت فریق کے اوسکا جواب میرے علم میں آنا چاہیئے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے فریق ثانی کی خواہش کے مطابق وہ تحریر مجھ کو نہ دی۔ نہ میرے کہنے پر جلسہ میں سنائی بلکہ اعلان کر دیا کہ جلسہ برخواست۔

نتیجہ

میں اپنی یاد سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھے میری زندگی میں عموماً مذہبی مباحثات کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ بے حساب سینکڑوں مرتبہ مباحثے ہوئے ہیں لیکن جیسا یہ مباحثہ بے اصول اور خلاف دین اور مخالف اخلاق پایا ایسا کوئی نہیں۔ بڑے بڑے شدید الکفر معاندین مخالفوں سے بھی مباحثے ہوئے جن کو کبھی کوئی معاہدہ تحریری دکھایا فوراً تسلیم کر گئے لیکن ان حضرات کے سامنے خود انہی کا لکھا ہوا۔ ان کے دستخط شدہ معاہدہ پیش کیا جاتا۔ اوس کے جواب میں بڑی آسانی سے سر پھیر دیتے۔ الی اللہ المشتکے فانا للہ۔

ایک سوال

جی چاہتا ہے کہ اہل علم اصحاب کی خدمت میں ایک سوال پیش کروں۔ بس وہ غور سے سنیں۔

معاہدہ مذکورہ میں جو یہ فقرہ ہے کہ۔

"فیصلہ آرہ مع فیصلہ مندرجہ اس سب کو منظور ہوگا"

کیا یہ جملہ خبریہ ہونے کی وجہ سے فیصلہ آرہ کی تسلیم کا اقرار نہیں؟ نئے دستخطوں کی بابت میرا کہنا اون سے انشاء اقرار کے لئے نہ تھا بلکہ اون کی نیت صالحہ کے اظہار کیلئے تھا جو ہو چکا۔ الحمد للہ کہ اوس میں میری غرض پوری حاصل ہوگئی۔ کہ حاضرین نے اس جماعت کے تقوے کا اندازہ کرلیا۔

اعیان اہلحدیث کی خدمت میں درخواست

یہ تو میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ اس اختلاف نے آجتک میری ذات کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا نہ انشاء اللہ آئندہ پہونچیگا کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک میں مظلوم ہوں۔ اس لئے اوس کی مدد میرے شامل حال ہے۔ باوجود اس کے میں اس نزاع سے ناخوش ہوں۔ کیونکہ یہ ایک ہی فرقہ کے مابین ایک قسم کی خانگی نزاع ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ کوشاں رہا اور اب بھی ہوں کہ یہ نزاع ایسے طریق سے ختم ہو جائے کہ آئندہ کو سر نہ نکالے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۶۔ دسمبر ۲۸ء کے اہلحدیث میں میں نے ایک کھلا خط مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کے نام لکھا جسکی تکمیل کے لئے اہلحدیث کے قابل عزت دو بزرگ سید محبوب شاہ صاحب مکھو ضلع فیروزپور مع مولوی محمد یوسف صاحب فیروزپوری نے کوشش کی مگر مولوی عبدالواحد صاحب نے آجتک فیصلہ کرانے کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ لہذا میں پھر وہی چٹھی یہاں نقل کرکے ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس چٹھی کو بغور پڑھیں۔ جو یہ ہے:-

فیصلہ کی آسان صورت

جناب مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی!

السلام علیکم۔ آپنے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو میری بابت لکھا کہ اسکی اصلاح پر توجہ کرو۔ مولوی صاحب موصوف نے آپکی ہمدردی کا پیام مجھ تک پہونچا دیا۔ میں آپکی اس توجہ فرمائی کا شکر گذار ہوں۔ مگر کیا اتنا ہی آپکا فرض ہے کہ یہ کہکر خاموش ہو جائیں؟ نہیں بلکہ اسکو انتہا تک پہونچانا بھی آپکا فرض ہے۔ کیا عجب کہ خدا کے علم میں وہ وقت آگیا ہو جب اوسکے دو غلام کدورت چھوڑکر صفائی سے مل بیٹھیں۔ اسلئے میں اپنا ما فی الضمیر عرض کرتا ہوں۔

آپ جن وجوہات سے مجھ کو گمراہ یا قابل ہجر جانتے ہیں انہیں سے اہمات کی فہرست مجھے بھیجدیں میں ان پر غور کرکے قابل رجوع سے رجوع کرونگا اور قابل جواب کا جواب لکھکر ایک عالم کی موجودگی میں آپکے سامنے پیش کرونگا اس عالم کے فیصلے پر میری آپکی صفائی ہو جائیگی۔ (مفصل

۱۶۔ دسمبر ۲۸ء

حضرات اعیان اہلحدیث!

آپ لوگ بحکم فَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔ اپنا فرض محسوس کرکے اس نزاع کی اصلاح میں دخیل ہوں اور اگر کسی فریق کو دیکھیں کہ وہ اصلاح کیطرف نہیں آتا۔ تو مہربانی کرکے اوس وقت کا خاص حکم بھی قرآن مجید سے معلوم کریں جو یہ ہے کہ: فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ۔

میرے مخاطب سب افراد اہلحدیث ہیں۔ اصحاب ذیل کو خاص کر تکلیف دیتا ہوں (۱) شیخ محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر پنشنر امرتسر۔ (۲) خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال۔ (۳) میاں فضل الدین صاحب ٹیلر ماسٹر امرتسر (۴) مولوی سلطان احمد صاحب (۵) منشی فضل دین صاحب لاہور (۶) سید محبوب شاہ صاحب (۷) مولوی محمد یوسف صاحب فیروزپور (۸) مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ (۹) حاجی عبدالغفار صاحب (۱۰) حافظ عبداللہ صاحب [illegible]

؎ اس سوال کا جواب میں متعدد تصنیفات میں دے چکا ہوں مگر اب بھی دیتا ہوں تفسیر اور اقوال صحابہ کو میں سلف صالحین اور محدثین کیطرح مانتا ہوں۔ ۱۲ منہ

تقلید مروجہ اور ائمہ اربعہ

حضرات! جب خیر و برکت کے زمانے گذر گئے تب جہاں اور نئی نئی باتیں دین میں ایجاد ہوئیں انہیں سے ایک تقلید شخصی بھی ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مستند کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے ص۱۲۲ میں لکھتے ہیں! اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد بعینہ الخ یعنی چوتھی صدی سے پہلے لوگوں میں تقلید شخصی نہ تھی معلوم ہوا کہ مذاہب اربعہ حنفی شافعی وغیرہ چارسو برس کے بعد شروع ہوئے نبی کریم کی بعثت سے چارسو برس تک ان مذاہب کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ خیر! ناظرین کرام میں قبل اس کے کہ تغلیط تقلید پر ائمہ کرام کی شہادت پیش کروں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تقلید کے معنے اور ماہیت سے آگاہ کروں سنئے اور غور سے سنئے! تقلید کے لغوی معنے ہیں" درگردن افگندن حبل وغیر آں" (صراح) اور علماء اصول نے جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے:۔

اَلتَّقْلِیْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ حُجَّتِہٖ

(مسلم الثبوت)

یعنی کسی کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنے کا نام تقلید ہے" مطلب ظاہر ہے کہ تقلید نام ہے کسی کے قول کو بلا دلیل تسلیم کر لینا۔ تقلید عدم علم جہالت کا ایک ہی معنی پر اطلاق ہوتا ہے کیونکہ تقلید کی تعریف میں یہ شرط ہے کہ وہ بے دلیل ہو۔ اگر بادلیل ہو تو تقلید تقلید نہیں رہیگی اور جبتک مقلد دلیل سے دور اور اس کی معرفت سے الگ رہیگا اُس وقت تک سیدھا سادا مقلد ہے اور جہاں وہ دلیل و معرفت سے باخبر ہوا۔ تقلید کے کوچہ سے یکدم خارج ہو گیا۔ اور میں تقلید کی زیادہ وضاحت نہیں کرنا چاہتا۔ اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ امام صاحبؒ نے بھی کچھ تقلید کے بارے میں فرمایا ہے یا نہیں؟ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں:۔

سئل عن ابی حنیفۃ اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ (عقد الجید شاہ ولی اللہؒ ص۔ و روضۃ العلماء)

ترجمہ: کسی نے امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا کہ آپکا قول کتاب اللہ کے مخالف ہو تو کیا کیا جائے؟ تو فرمایا کہ اس کے سامنے میرے قول کو ترک کردو۔ پھر پوچھا کہ اگر آپکا قول حدیث نبوی کے مخالف ہو؟ تو فرمایا کہ میرا قول حدیث کے مقابلہ میں چھوڑ دو۔ پھر پوچھا کہ اگر آپکا قول صحابہ کے قول کے مخالف ہو تو فرمایا کہ میرا قول صحابی کے قول کے سامنے متروک کردو"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

اذا صح الحدیث فہو مذہبی

(جلب المصنف ص۔ و ہدایہ)

یعنی جب صحیح حدیث مل جائے تو میرا وہی مذہب ہے

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

انما انا بشر اخطی واصیب فانظروا فی رائی فکل ما وافق الکتاب والسنۃ فخذوہ وکل ما لم یوافق فاترکوہ۔

(رواہ محمد بن محمد بن سنہ۔ وجلب المصنف ص۔)

کہ میں ایک انسان ہوں کبھی میرا قول صحیح ہوتا ہے اور کبھی غلط لہذا تم میری اس بات کو لے لو جو کتاب و سنت کے موافق ہو اور جو مخالف ہو اسے ہرگز نہ لو"

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:۔

اذا وجدتم فی کتابی خلاف سنۃ رسول اللہ فقولوا بسنتہ ودعوا ما قلت (رواہ البیہقی)

یعنی جب تم میری کتاب میں سنت رسول کے کچھ خلاف پاؤ تو میرے قول کی کچھ پرواہ نہ کرو اور سنت نبی کو مضبوط تھام لو"

امام شافعیؒ سے ایک مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے۔ آپ ایک حدیث پڑھ دیتے ہیں کہ حدیث میں اس مسئلہ کا یہ حکم ہے۔ سائل کہتا ہے کیا آپ بھی یونہی فرماتے ہیں؟ امام صاحب کپکپانے لگتے ہیں۔ چہرہ کا رنگ زرد پڑجاتا ہے اور نہایت برہم ہو کر فرماتے ہیں۔ ظالم مجھ کو کونسی زمین اپنی پیٹھ پر چلنے دیگی اور کونسا آسمان مجھے اپنے سایہ تلے رکھیگا؟ اگر میں حدیث نبوی کے خلاف کہوں۔ آپکا فرمان سر و آنکھوں پر ہے (رواہ محمد بن محمد بن سنہ)

اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:۔

لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الشافعی ولا الاوزاعی ولا الثوری وخذ من حیث اخذوا (حجۃ اللہ البالغہ مصری ص۱۲۳)

یعنی خبردار نہ تو میری تقلید کرنا نہ مالکؒ کی نہ شافعیؒ کی نہ اوزاعیؒ نہ ثوریؒ کی بلکہ احکام شریعت تم وہیں سے لو جہاں سے ان بزرگوں نے لئے ہیں۔ ان اقوال کے علاوہ اور بہت سے اقوال ہیں ان شاء اللہ۔

(راقم خادم العلما ابو العالیۃ المدعو محمد ہاشم محمدی ٹانڈوی)

اِتّفاق کرو!

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَ
اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ
اِخْوَانًا وَّکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْہَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ
اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ

مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک ہر قوم وملت، اتفاق و مودت کا مصدق ہے خواہ باعتبار قومیت یا باعتبار ملت و مذہب کے مگر آج مسلمانوں نے بجائے اتفاق و مودت کے نفاق اور خونریزی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ عرب کی لیدی جہالت اور دشمنی آج مسلمانوں میں آگئی۔ ایک ادنی ادنی بات پر لڑنا جھگڑنا نصب العین بنالیا ہے۔ غیر تو غیر جن سے ہمارا خاص تعلق اور وابستگی ہے خواہ بھائی یا باپ یا اور کوئی قریبی کیوں نہ ہو ہم ان کی خونخواری کے واسطے تیار ہیں۔ نہ بھائی کو بھائی سے محبت نہ لڑکے کو باپ سے اگر ایک بات پر اڑ جائینگے تو اڑیل گھوڑے کی طرح اڑی رہ جائینگے۔ پھر اکل و شرب

نشست و برخاست گفت و شنید ترک۔

آے مسلمانو! اپنے کانوں سے غفلت کی روئی کو نکالو۔ اور اپنے مذہب کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑو۔ غیرت کا مقام ہے کہ جن کو ہم عداوت و نفاق کا معدن و مخزن جانتے تھے اور کسی زمانہ میں ہم ان پر طعن دیتے تھے۔ آج وہی بختلئے زمان ہیں اور لوگوں کی زبانوں پر معترف ہیں۔ عرب کے کتنے قبائل اسی میں نیست و نابود ہوگئے۔ نہ انکی شجاعت رہگئی اور نہ دلیری بلکہ ایک نہایت زبردست گناہ کے مرتکب ہوئے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّار

اسلام نے ہمکو وہ جیدہ باتیں بتائی ہیں کہ جسکو کرنے سے ہم ایک نہایت اچھے طریقہ اور راستے پر پہونچ سکتے ہیں جتنے بنی آدم ہیں۔ خصوصًا مسلمان تمہارے بھائی ہیں۔ بھائی کیا بلکہ ایک عضو ہیں۔ کہ جسطرح تمہارے ہر ہر عضو سے ایک وابستگی ہے۔ اسیطرح ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ہے۔

بقول سعدی شیرازی ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
کہ در آفرینش ز یک جوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

جب ایک انسان کو کوئی رنج و مصیبت پڑے۔ تو دوسرے کو اس میں شریک ہوجانا چاہیئے نہ شریک ہونا انسانیت سے بعید ہے۔ ؎

تو کز محنتِ دیگراں بے غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمی

اپنے دلوں کو بغض و کینے سے پاک کرکے صاف و ستھرے ہوجاؤ۔ اور محبت اور دوستی ایک دوسرے سے لازم جانو۔ آپس کا نفاق باعثِ رسوائی دارین ہے۔ دنیا کے آلام و مصائب تو درکنار اس سے ایمان میں خلل واقع ہوتا ہے۔ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا

(راقم ابو العاصم محمد قاسم مدرس مدرسہ بیت نا
ضلع بستی خریدار اہلحدیث)

* * *

ہٹ دھرمی متعلم غلام ربانی

کچھ عرصہ ہوا ایک مضمون اخبار اہلحدیث میں بعنوان تقلید شخصی (جس میں صرف قرآن و حدیث سے تردید تقلید شخصی کیگئی تھی) شائع ہوا۔ جس کے نامہ نگار مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی تھے۔ اون کے جواب میں ایک شخص غلام ربانی متعلم مدرسہ نعمانیہ امرتسر نے ایک مضمون طبع کرایا ہے جس کے جواب میں ایک تمہید کی ضرورت ہے۔

اہل اسلام کے ہر فرد بشر پر عمومًا و ناظرین اخبار ہذا پر خصوصًا مخفی نہیں کہ فرقہ ناجیہ کون ہے۔ یوں تو ہر شخص اپنے خیال کے بموجب اپنے مذہب کے معتقدین کو فرقہ ناجیہ سمجھے بیٹھا ہے مگر حقیقت اور نفس الامر میں عقلی و نقلی دلائل کی رو سے دیکھا جائے تو مذہب اہلحدیث کو تمام مذاہب پر ترجیح ہے۔ مذاہب اربعہ پر بھی۔ کیونکہ مذاہب اربعہ کی بنیاد و تحقیق یا ائمہ اربعہ پر منحصر ہے یا ان سے بھی بعد کے لوگوں پر جو امتی ہیں بخلاف مذہب اہلحدیث کے کہ اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہمارے لئے کتب صحاح ستہ کافی ہیں ان کے مصنفین نے حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچانیکی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ اس لئے جو حدیث سلسلہ متصلہ تک پہونچنے سے قاصر ہے وہ ایک حد متروک العمل ہے چہ جائیکہ محض خیالی مسائل جو بالکل پایۂ ثبوت تک بطریق محدثین نہ پہونچے ہوں وہ بدرجہ اولی غیر معمول ہوں گے جیسے مسائل فقہیہ منسوب الی ابی حنیفہ جو کتب فقہ میں درج ہیں اون میں سے ایک بھی بطریق محدثین کوئی شخص ثابت نہیں کرسکتا۔ آجکل کے مقلد جو اپنے آپکو امام صاحب کے پیرو کہلاتے ہیں وہ ہرگز ان کی تقلید کے مستحق نہیں ہوسکتے تاوقتیکہ بطریق مذکور اپنے معمول بہا مسائل امام صاحب سے ثابت نہ کر دکھائیں ورنہ اون کا دعوٰے غیر ثابت ہوگا۔

رجوع بمطلب

متعلم صاحب مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی پر اپنی لسانیت کے گھمنڈ میں آکر اون پر آوازہ کستے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور جولانی طبع کی اسقدر عنان گسیختہ ہوئی کہ ذرا رک کر اپنی تحریرات کے اثرات پر غور نہ کرسکے اگرچہ بلحاظ دلیل و برہان تحریر کی کوئی اہمیت نہیں ہے" ناظرین خیال فرمائیں کہ گذشتہ ۲۴ و ۱۵ جمادی الاولے و ربیع الثانی کی پرچوں میں ایک مضمون بعنوان مذکور نکلا ہے اسمیں بجز قرآن و حدیث کے کچھ نہیں صرف ایک آدھ جگہ مطلب بیان کرنے کیلئے تھوڑی گفتگو مولوی صاحب نے کی ہے۔ تو اون دلائل کی قدر و اہمیت انکے نزدیک اتنی بھی نہیں جیسے دانہ [illegible] بہ سعیدیؒ انکی اس عبارت سے تمہید کا مضمون خوب واضح ہوگیا۔ کہ قرآن اور حدیث کو معمول بہا قرار دینا تو کجا اوسکی عظمت بھی اون کے دلوں میں نہیں مگر جب انپر بڑا ادبل بیاعتراض پڑا تو اس کے دفعیہ کیلئے آپ اسطرح فرماتے ہیں:۔

"اگر ہمارے فاضل مضمون نویس نے اسقدر اظہار جوش کسی ایسے شروط و مفروض کی تہذیب و تادیب کے لئے کیا ہے جو فی الواقع نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرتا ہوا زید اور بکر کی رائے کو ٹٹولے اور احادیث نبوی کے خلاف رائے و قیاس کو استعمال کرکے اللہ تعالٰے کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کرے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہم بھی اونکے ساتھ متفق ہیں۔"

۱۱۔ فروری کے پرچہ میں فرماتے ہیں۔

"ائمہ اربعہ حق پر ہیں اور مکہ معظمہ میں چار مصلے قائم ہیں"

یہ قول پہلے کے صراحۃً مخالف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ اور ائمہ اربعہ کے فیصلہ میں بہت جگہ منافات ہے دوسرے یہ کہ ائمہ مذکور کے برحق ہونے سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ اون کے تمام مسائل برحق ہیں تو اجتماع ضدین لازم آئیگا کیونکہ ایک بات کی نسبت امام صاحب تو فرماتے ہیں جائز نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں ضروری ہے مثلًا فاتحہ خلف الامام۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ بعض مسائل میں حق پر ہیں تو متعلم صاحب من کل الوجوہ امام صاحب کے کیوں مقلد ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ضرور کوئی مرجح ہے جو حنفی مذہب میں ہونیکو مجبور کر رہا ہے تو اس بنا پر صرف امام صاحب حق پر ہوئے اور باقی جملہ باطل۔ (کتبہ محمد عبد العلیم غفرلہ الکریم بن حافظ عبد الواسع ٹونکی)

اڈیٹر: آپ دونوں (ص)

(ص) صاحب طالبعلم ہیں اسلئے آپ دونوں کو نیک مشورہ دیا جاتا ہے کہ زوائد کو چھوڑ کر نفس مسئلہ پر بحث کریں۔ مسئلہ قابل بحث یہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال منتہائے سوال ہیں یا محل سوال یعنی کسی امر کی بابت نبی ؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ یوں کرو۔ اون پر سوال نہیں ہوسکتا کیوں؟ کیونکہ بحکم فردوہ الی اللہ والرسول۔ رسول کی ذات منتہاء سوال ہے محل سوال نہیں۔ کیا کوئی امام بھی ایسا ہے؟ یا اسپر کیوں؟ سے سوال ہوسکتا ہے؟ [illegible]

اسکے علاوہ کسی قسم کی کج ادائی ہوگی تو مضمون درج نہ ہوگا۔

قادیانی مشن

مباحثہ سرگودہا مسئلہ ختم نبوت پر

(از بابو حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین واضح ہو کہ ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء میں بمقام سرگودہا جناب مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث اور میر محمد اسحٰق صاحب احمدی کے درمیان "ختم نبوت" کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا تھا۔ قادیانی احمدیوں کے ماہواری رسالہ "تشحیذ الاذہان" بابت ماہ اگست ۱۹۲۱ء میں یہ مباحثہ درج کیا گیا تھا۔ محمدی مناظر کی دلیل کا جو جواب احمدی مناظر نے دیا ہے اسکی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

محمدی مناظر کی دلیل

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

اڈیٹر اہلحدیث نے بیان کیا تھا کہ:-

"قرآن کریم کی آیت مشہور ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن۔ اس آیت کی صحیح تفسیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ (مشکوٰۃ باب مناقب علیؓ) یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو میرے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کو حضرت موسےٰ کے ساتھ تھی۔ اتنا کہنے سے شک پیدا ہوتا تھا کہ حضرت ہارون چونکہ نبی تھے شاید حضرت علیؓ بھی نبی ہوں تو یہ شک رفع کرنے کو فرمایا الا انہ لا نبی بعدی فرمایا فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اس مضمون کی احادیث بکثرت ہیں" (تشحیذ الاذہان اگست ۲۱ء صفحہ ۲)

جواب از احمدی مناظر

میر محمد اسحٰق صاحب احمدی نے جو کچھ جواب دیا اسکو میں ذیل میں درج کرتا ہوں:-

جواب نمبر ۱

یہاں پر ایک لفظ خاتم ہے اور وہ ہے النَّبِیّٖن۔ خاتم کے متعلق یہ عرض ہے۔ خاتم کے معنے روکنے والے یا بند کرنے والے کے نہیں ہیں بلکہ خاتم کے معنے ہیں مہر۔ اور مہر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مضمون خط یا کتاب کی تصدیق ہو جاوے اور معلوم ہو جاوے کہ یہ خط یا مضمون یا کتاب غیر مستند نہیں بلکہ صاحب مہر اس کی تصدیق کرتا ہے پس ان معنوں کی رو سے آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے خاتم ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکے ذریعے تمام انبیا کی تصدیق فرمائی ہے"

جواب الجواب نمبر ۱

سورۃ الاحزاب جزو ۲۲ میں ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔

(ترجمہ) نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اور لیکن خدا کا پیغمبر ہے اور ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا۔

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے مراد آپ کا "آخر النبیین" ہونا ہے۔ یعنی یہ کہ آپ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔ گویا نبوت کا طناب اب بند ہو گیا ہے۔ ہمارے اس دعوے پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں:-

دلیل نمبر ۱

صحیح بخاری جلد اول ص ۴۹۱۔ اور خصائص الکبرےٰ جلد ۲ ص ۱۱۳ فتح الباری ۱۳/۲۸۳ قسطلانی ۵/۴۲۲ عمدۃ القاری ۷/۴۵۵:-

حدثنی محمد بن بشار حدثنا جعفر بن محمد حدثنا شعبۃ عن فرات القزاز قال سمعت اباحازم قال قاعدت اباھریرۃ خمس سنین فسمعتہ یحدث عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم"

دیکھئے اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ (۱) بنی اسرائیل میں جب ایک نبی مرتا تھا تو اس کے بعد دوسرا نبی مبعوث کیا جاتا تھا (۲) مگر امت محمدیہ میں ایسا نہیں ہوگا۔ کہ آپکے بعد کسی کو نبوت ملے۔ (۳) البتہ خلفاء ہونگے (۴) حضرت موسٰی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں جو نبی ہوئے ہیں وہ توریت پر ہی عمل کرتے تھے یعنی غیر تشریعی نبی تھے پس الفاظ "وانہ لا نبی بعدی" نے صاف بتا دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو غیر تشریعی نبوت بھی نہ ملیگی۔

دلیل نمبر ۲

سنن ترمذی (مطبوعہ ۱۳۱۷ھ مطبع اودھ اخبار لکھنؤ) صفحہ ۲۷۰ اور جائزۃ الشعوذی جلد ۲ صفحہ ۱۴۳:-

"عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی قال فشق ذٰلک علے الناس فقال المبشرات فقالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال رؤیا المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ (ترجمہ) روایت ہے حضرت انسؓ بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب آپنے فرمایا اور لیکن مبشرات باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپنے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں میں سے"

"تاریخ مرزا" - مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات از ابتدا تا انتہا۔ قیمت ۸ر منیجر

اس روائت سے تین باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ آپ کے بعد کسی کو رسالت و نبوت نہ ملیگی (۲) صرف مبشرات باقی ہیں۔ (۳) مبشرات خواب مسلمان کا ہے (۴) خواب مسلم کا یعنی مبشرات ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں میں سے۔ اسکے علاوہ سنن ترمذی کے صفحہ ۲۷ اور تحفۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ پر جو روائتیں حضرت ابی رزین العقیلی اور عبادہ رضہ بن صامت سے آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا خواب یعنی مبشرات نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

دلیل نمبر ۳ سنن ترمذی ص ۲۶۹ سنن ابو داؤد جلد ۲ ص ۲۳۳/۲۳۴ تحفۃ الاحوذی جلد ۲ ص ۱۰۳۔ دلائل النبوۃ جلد ۲ ص ۱۹۶ ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۸ مرقاۃ جلد ۵ ص ۱۵ لمعات جلد ۴ ص ۳۱۳ مظاہر حق جلد ۴ ص ۳۲۹ ترجمہ ابو داؤد پارہ ۲۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ کنز العمال جلد ۷ ص ۱۷۳۔

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی"

(ترجمہ) روائت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت رکھی جاویگی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جاویگی تلوار و قتل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہونگے سب یہی کہینگے کہ ہم خدا کے رسول ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور نہیں کوئی نبی بعد میرے۔"

اس روائت سے معلوم ہوا (۱) کہ خاتم النبیین سے مراد لا نبی بعدی ہے۔ پس قادیانی مناظر کی تاویل سراسر باطل ٹھیری (۲) امت محمدیہ میں کتنے ایک اشخاص نبوت و رسالت کے مدعی ہونگے۔ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سب مدعیان نبوت کو جھوٹا کہتے ہیں (۴) چونکہ ان مدعیان نبوت میں سے بعض نے نبوت تشریعی اور بعض نے نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیان نبوت کو جھوٹا کہا ہے پس معلوم ہوا کہ الفاظ لا نبی بعدی میں ہر دو طرح نبوت کے اجزاء کی نفی ہے (۵) اگر ہم الفاظ لا نبی بعدی سے نبوت تشریعی کی نفی اور نبوت غیر تشریعی کا اجراء مراد لیں تو الفاظ کلہم یزعم انہ نبی اللہ کے کیا معنی ہونگے۔ کیا اس کے یہ معنے ہونگے کہ وہ تیس کذاب نبوت تشریعی کے مدعی ہونگے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔

دلیل نمبر ۴ سنن ابن ماجہ ص ۳۰۷ رفع العجاجۃ جلد ۳ ص ۳۳۳/۳۳۴ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۹۳ کنز العمال ص ۱۶۲/۱۶۳۔

عن ابی امامۃ الباہلی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اکثر خطبتہ حدیثا حدثناہ عن الدجال وحذرناہ فکان من قولہ ان قال انہ لم تکن فتنۃ فی الارض منذ ذرأ اللہ ذریۃ آدم اعظم من فتنۃ الدجال ان اللہ لم یبعث نبیا الا حذر امتہ الدجال وانا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

(ترجمہ) ابو امامہ باہلی سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپکا دجال کے متعلق تھا آپنے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا اس سے تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین کے فتنے سے بڑھکر نہیں ہوا اور اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو۔

اس روائت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں اور امت محمدیہ آخر الامم ہے پس منشی قاسم علی صاحب مرزائی مبلغ کی تحریر مندرجہ حاشیہ سراسر غلط ثابت ہوئی اسلئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خاتم النبیین کے معنے لا نبی بعدی اور انا آخر الانبیاء کہکر یہ بتا دئیے کہ آپ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں اور آپکے بعد کسی کو منصب نبوۃ نہیں ملیگا۔

دلیل نمبر ۵ ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۲۲۸/۲۲۹ مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۶ لمعات جلد ۴ ص ۴۹۵۔ مظاہر حق جلد ۴ ص ۵۰۳ خصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۱۹۳۔

حضرت ابی ہریرہ رضہ سے روائت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے دیا گیا میں کلمے جامع اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کیساتھ اور حلال کیگئیں میرے لئے غنیمتیں اور کیگئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت

---

(۱) منشی قاسم علی مرزائی لکھتا ہے "جو اکثر مسلمان اپنی کج فہمی سے خاتم النبیین کے معنے یہ بتا کر کہ آپ تمام نبیوں کے آخری نبی ہیں کہدیا کرتے ہیں کہ آپکے بعد خدا کوئی نبی مبعوث نہیں کریگا انکا یہ قول کفار بنی اسرائیل کے قول لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کا مترادف ہے اور اس سے حضور پرنور (فداہ ابی و امی) اعلیٰ و ارفع شان کو بہت گھٹا کر منقصت شان نبوی قولاً کرتے ہیں کیونکہ آخری نبی ہونا اور انعام و رحمت الٰہی کا خاتمہ کرکے خیر الامۃ کو ہمیشہ کے لئے اس انعام سے محروم کر دینا فی نفسہ موجب فضیلت و باعث شرف و بزرگی نہیں۔"
(النبوۃ فی خیر الامۃ۔ ٹائٹل پیج ب)
(منہ)

نکاح مرزا۔ مرزا قادیانی کے نکاح آسمانی والی پیشگوئی کی تردید ۳ رجنجر

کی طرف اور ختم ہوگئی میرے ساتھ نبوت یہ روایت کی ہے مسلم نے)

دلیل نمبر۶ ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۴ (باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلام علیہ فصل اول، ص۲۲۲۔ مرقاۃ جلد ۵ ص۳۵۰ لمعات جلد ۴ ص۴۹۲۔ مظاہر حق جلد ۴ ص۵۔

یہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیاء کی جیسے ایک محل ہو کہ اچھی بنائی گئی دیوار اس کے گرد کی چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اسکو دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے مگر ایک اینٹ کی جگہ سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کیگئی ساتھ میرے دیوار اور ختم کئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے پس میں ہوں مثال اس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا (روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے)

دلیل نمبر۷ (الف) حافظ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ابن جریر نامی کی جلد ۲۲ کے ص۱۰ پر ہے (۱) وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیہا فلا تفتح لاحد بعدہ (۲) عن قتادۃؓ وخاتم النبیین ای اٰخرہم (۳) وقرأ ذلک فیما یذکر الحسنؒ وانما ہو خاتم النبیین بفتح التاء بمعنی انہ اٰخر النبیین۔

(ب) علامہ جلال الدین سیوطیؒ تفسیر درمنثور کی جلد ۵ کے ص۲۰۴ پر لکھتے ہیں:۔

(۱) اخرج عبد بن حمید عن الحسنؓ قال ختم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکان اٰخر من بعث (۲) اخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم عن قتادۃ رضی فی قولہ (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) قال اٰخر نبی۔ (ج) لسان العرب جلد ۱۵ کے ص۵۰ پر لکھا ہے (وخاتم النبیین) ای اٰخرہم۔ (د) علامہ زمخشری تفسیر کشاف کی جلد ۲ ص۲۱۵۔ مدارک التنزیل جلد ۳ ص۲۴۳ جامع البیان ص۳۶۳ ابی السعود جلد ۷ ص۲۴۹ مرقاۃ جلد ۵ ص۱۸۲/۵۶۴ شرح الشفاء جلد ۱ ص۴۹۳ زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد ۵ ص۲۶۶ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۹ ص۲۱ لمعات جلد ۴ ص۴۱۲۔ پر خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہی لئے گئے ہیں۔

نتیجہ ان سات دلائل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ تمام انبیاء سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی شخص کو نبوت نہ ملیگی نہ تشریعی اور نہ غیر تشریعی۔ (باقی باقی)

موضع سٹھیالی میں مباحثہ

موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور میں مسلمان زمینداروں کا ایک بارونق گاؤں ہے۔ اس جگہ میں چوہدری غلام محمد نمبردار ایک تھانے دار صاحب کے کہنے پر مرزائی ہو گیا۔ رفتہ رفتہ سات آٹھ آدمی اس نے اپنے ساتھ ملا لئے۔ ان کو دیکھکر گاؤں کے اکثر آدمی مذبذب ہو گئے اس حالت کو دیکھکر چوہدری منصب دار سکنہ موضع مذکور خاکسار کے پاس آیا۔ ذکر کیا کہ ہم لوگ احمدیوں کے ساتھ مناظرہ مقرر کر چکے ہیں ہمارے ساتھ چلو۔ چوہدری محمد حسین و محمد یعقوب و حافظ فضل الدین اور خاکسار سٹھیالی میں حاضر ہوئے۔ نمبردار مذکور قادیان سے چار مناظر لایا جن میں ایک مولوی غلام رسول سکنہ راجیکے اور جلال الدین سکنہ سکھواں تھے۔ شرائط مقرر ہوئے کہ تصدیق دعوے مرزا صاحب پر بحث ہوگی۔ تین یا چار غیر مذاہب کے منصف ہونگے۔ مغلوب گروہ اپنے خیال سے اسی مجلس میں توبہ کریگا۔ یا ایک سو روپیہ تاوان بھریگا بالفرض منصفان کے لئے قصبہ کاہنوان میں چوکیدار بھیجا گیا وہاں سے حکیم غلام محمد صاحب آئے ان کے ساتھ ہندو مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت آئی نانک سنگھ وغیرہ چار ہندو خواندہ منصف بنائے گئے۔ خاکسار نے ایک سو روپیہ سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ خاکسار دعویٰ تصدیق مرزا پر چار سوال کریگا۔ (۱) مرزا کی پیشگوئیاں صحیح ہیں؟ (۲) جو علامات حدیثوں میں درج ہیں وہ تمام مرزا پر وارد ہیں؟ (۳) مرزا صاحب ازروئے قرآن اور بقول خود مسلمان ہیں؟ (۴) مرزا صاحب مرد تھے یا عورت؟ یا دونوں؟

یہ اعتراضات سنتے ہی قادیانی مناظروں کے حواس اڑ گئے۔ منصف ماننے سے فرار ہوئے۔ روپیہ رکھنے سے انکار کیا۔ خاکسار کو روپیہ تاوان کا واپس کیا۔ سات آدمیوں نے مرزائیت سے توبہ کی۔ باقی تمام گاؤں مسلمان ہو گیا۔ وہاں ایک دکاندار مرزائی تھا۔ اس کے ساتھ تمام گاؤں نے بائیکاٹ کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۰۔ فروری کا ہے۔

(راقم میر محمد واعظ از بھانبڑی متصل قادیان)

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

اپنے کو سجدہ کرانا نہیں چاہئے

جولائی ۱۹۳۲ء کا رسالہ "دین و دنیا" نظر سے گذرا جسکے ضمیمہ پیر بھائی ص۲ کالم ۲ میں قلندر جنگ نظامی کی سرخی کے تحت میں خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھکو جب بھی دہلی کے بازاروں میں ملتے ہیں وہ ورکر سجدہ کرتے ہیں۔ میں منع کرتا ہوں تو نہیں مانتے"

جسکا مطلب صاف ہے کہ آپ سجدہ تعظیمی کو سخت عیوب اور بڑا گناہ جانتے ہیں ورنہ ظاہر ہے کہ منع کیوں فرماتے لیکن حیرت ہے کہ باوجود اسکے بھی اپنے رسالہ مرشد کو سجدہ تعظیمی کی فروختگی کو روکتے نہیں اور نہ بند کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب کو لازم تھا کہ بقول خود اس رسالہ کو جس میں سراسر شرکیہ تعلیم و ترغیب ہے جلا کر خاک کر ڈالتے نیز اسکی تردید صاف لفظوں میں لکھکر بذریعہ اشتہارات و اخبارات و رسالجات شائع فرماتے اور اس قلیل نفع کو جو محض دنیاوی غرض کیلئے ہے نفع کثیر اخروی پر ترجیح دیتے تو خداوند تعالیٰ آپکی ضرور قدر کرتا۔ اب بھی خواجہ صاحب کو توبہ کرنا اور اس پر عملدرآمد کرنا چاہئے کیونکہ دنیا چند روزہ ہے اور یہاں کا عیش و راحت یقیناً ضائع و فنا ہو جائیگا فافہموا ولا تکن من الغافلین۔ وما علینا الا البلاغ (یکے از خریداران اہلحدیث از حکیم بریلی)

فتاوے

س نمبر ۱۳۳ کیا حکم کرتی ہے شریعت اس بارے میں کہ لوگ دور دراز سے سفر اجمیر کرتے ہیں (برائے عرس) اسکا مفصل جواب دیں

(راقم خاکسار کے ایم عبید اللہ عفی عنہ خریدار ۱۳۱۲)

ج نمبر ۱۳۳ یہ تو سب حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا تجعلوا قبری عیدا (میری قبر کو عید کی طرح میلہ مت بنانا) قبروں پر سالانہ عرس ایک میلہ ہے اس میں شریک ہونا دور دور سے جانا منشاء شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ اسی لئے زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں اسکا کوئی نام ونشان نہیں ملتا۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۴ زید نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی جسکا مضمون یہ ہے کہ میں مسمی فلاں ولد فلاں ساکنہ امرتسر کا ہوں میں باقائمی ہوش وحواس اپنی منکوحہ مسماۃ فلاں بنت فلاں کو واسطے انقطاع جھگڑا وغیرہ کے طلاق دیتا ہوں چونکہ مسماۃ مذکورہ نے خود طلاق طلب کی ہے اس لئے یہ طلاق خلع کے نام سے تصور کی جاویگی اور مسماۃ مذکورہ کا مہر بالکل نہیں ہے اگر ہو بھی تو طلاق خلع سے ضائع ہوگا۔ فقط بقلم زید" اب سوال یہ ہے کہ کیا اس طلاق سے نکاح ٹوٹ گیا یا زید رجوع کرسکتا ہے۔ زید کی بیوی اور تمام کنبہ والے اس طلاق سے ناراض ہیں اور صلح کرنا چاہتے ہیں۔ زید نے کوئی معاوضہ اس طلاق کے بدلے نہیں لیا تھا۔ اور نہ ہی اس کی بیوی نے مہر بخشا۔ بلکہ مہر تو ہے بھی نہیں۔ یہ طلاق خلع کسطرح ہوگی۔ کیا زید رجوع کرسکتا ہے یا نکاح جدید کرے۔ اگر نکاح جدید کرے تو کیا زید کی بیوی کسی اور کیساتھ نکاح کرکے طلاق لیکر زید کے نکاح میں آوے یا اسیطرح؟

(راقم یکے از خریداران اہلحدیث)

ج نمبر ۱۳۴ معلوم ہوتا ہے کہ طلاق دہندہ خلع نہیں جانتا۔ اس لئے بیچارہ اس طلاق کو خلع نام رکھتا ہے خلع میں بعینہ وہی صورت ہوتی ہے جو فسخ بیع میں ہوتی ہے یعنی (دام) لئے ہوئے واپس اور چیز مسترد۔ اسی طرح بروقت نکاح جو لیا ہو وہ واپس کرکے علیحدگی کرنے کا نام خلع ہے۔ یونہی نام رکھ لینے سے خلع نہیں ہوگا پس صورت مرقومہ میں طلاق رجعی ہے اور رجوع جائز ہے۔

(۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ ان اطراف میں ایک مولوی صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ نماز جمعہ فجر سے لیکر عصر تک جس وقت چاہے ادا کرسکتا ہے۔ نیز ایک اور فتوے دیتے ہیں کہ مقروض اگر بغیر قرض ادا کئے مرگیا اور قیامت کے دن جب قرض دہندہ مقروض کو پکڑ کر اپنا روپیہ طلب کریگا۔ تو اللہ تعالے قرض دہندہ کو ایک باغ دکھا کر کہیگا کہ تمہارا روپیہ اس باغ میں رکھا ہوا ہے جب قرض دہندہ اس باغ کی طرف نظر کریگا تو اللہ تعالے مقروض کو جنت میں دھکیل کر قرض دہندہ سے نجات دیگا۔ آیا اس قسم کی کوئی صحیح یا غیر صحیح حدیثیں ہیں یا مولانا کی خود ساختہ حدیثیں ہیں۔ اور اگر مولانا کی خود ساختہ حدیثیں ہیں تو مولانا صاحب کس لقب کے مستحق ہیں؟

(محمد صدیق حسن چائے باسہ)

ج نمبر ۱۳۵ نماز جمعہ کے وقت کے متعلق بعض صحابہ کا خیال تھا کہ زوال سے پہلے بھی جائز ہے ممکن ہے ان مولوی صاحب نے اسی مذہب کو پسند کیا ہو مگر عام طور پر نماز ظہر کے وقت جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ قرضہ والی روایت کا مجھے علم نہیں۔ عام طور پر حدیث میں آیا ہے کہ قرضخواہ کو راضی کرکے معافی دلائی جائیگی۔ حدیث بے ثبوت بیان کرنیوالا سخت مجرم ہے۔

س نمبر ۱۳۶ تعصب کے معنے کیا ہیں؟ اور کیوں برا ہے کیا جو شخص اپنے مذہب یا قول کو صحیح واقعات اور دلائل مگر تمسخرانہ یا کڑوے الفاظ سے ثابت کرے یا جو شخص اپنے مذہب یا قول کو ہٹ دھرمی و غلط دلیل پیش کرکے اس خیال سے کہ جسمیں ہم ہیں مغلوب نہ ہوں وہ متعصب ہوگا؟

(" ")

ج نمبر ۱۳۶ تعصب کے معنے ہیں پختگی۔ یہ اچھا ہے اور برا بھی۔ اگر پختگی عمل میں ہے مثلاً احکام شرعیہ کے ادا کرنے میں مضبوط رہنا تو یہ اچھا ہے اگر پختگی ایسی ہے کہ اپنے مسلہ مذہب کے برخلاف سننا اور حق کو قبول کرنے سے مانع ہے تو برا ہے عام طور پر جب کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص متعصب ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں شخص مذکور۔

س نمبر ۱۳۷ شب برات کی رات کو جاگنا اور قیام کرنا کیسا ہے؟ کیا رسول اللہ صلعم کے وقت میں شب برات کی رات کو مثل شب قدر کے جاگنے کا کوئی ثبوت ہے؟ (" ")

ج نمبر ۱۳۷ شب برات کو قبرستان میں جانا مستحب ہے اور کوئی کام ثابت نہیں۔ (باقی باقی)

س نمبر ۱۳۸ زید بیمار ہوچکا ہے اور کچھ صدقہ دینا چاہتا ہے۔ صدقہ ذی روح مثلاً دنبہ وغیرہ یا غیر ذی روح ازقسم غلہ وغیرہ۔ آیا افضل صدقہ کون ہے؟ اور دنبہ وغیرہ صدقہ دے تو زید کے متعلقین واقربا اس گوشت کو استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اور صدقہ ذی روح کو غسل دینا درست ہے یا نہیں؟ اور زید کے اقربا اس صدقہ کو بغیر زید کے ذبح کرنا یا دینا برا جانتے ہیں۔ آیا یہ درست ہے یا نہیں؟

(عبد الغفور از کنگل جنکشن)

ج نمبر ۱۳۸ جس صدقہ کی نیت کرے وہی دے۔ جاندار کو غسل دینے کی ضرورت ہو تو غسل دینا چاہیئے ورنہ بیکار ہو جائیگا۔ صدقہ کا کھانا غرباء کا حق ہے۔

انما الصدقات للفقراء الآیۃ

(۲ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع

ہر صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں (مفتی)

ملکی مطلع

انتخاب و ترجمہ

عرب اور برٹش

کچھ شک نہیں کہ مسلمان دنیا میں گو مختلف ممالک کے رہنے والے ہیں جنہیں وطنی اختلاف کی وجہ سے ایک وطن والا دوسرے وطن والے سے بے تعلق ہے۔ مثلاً ہم ہندی مسلمان بخاری سے بے تعلق ہیں اور بخاری والے کشمیر سے مگر عرب خاصکر حجاز ایک ایسا ملک ہے جو مسلمانوں کا مذہبی وطن اور سب مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ عرب میں کسی کیفیت پسندیدہ کا پیدا ہونا سب مسلمانوں کو خوش کرسکتا ہے اور ناپسندیدہ سب کو ناخوش کرتا ہے۔ آج جو مسلمانوں کو بیچینی ہے اوسکا سبب یہی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی
ولسان اهل الجنة عربی

(عرب کو تین وجہ سے محبت کرو۔ میں عربی ہوں قرآن عربی ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہوگی) اس حدیث اور واقعات زمانہ رسالت و خلافت نے مسلمانوں کے مرکز قلب میں یہ بات بٹھادی ہے جو کسی ناصح اصلی یا بناوٹی کے سمجھانے سے نکل نہیں سکتی۔

مسلمان سابق شریف مکہ سے اسی لئے ناخوش ہیں کہ اُس نے عرب کو مسلم قوم (ترک) سے نکالکر برائے نام خود مختاری کی صورت میں غیر مسلم قوم کے ماتحت کردیا۔

مسلمانوں کی دلی تمنا اور خوشی ہے کہ عرب میں پھر وہی شان و شوکت دیکھیں جو ابتداء اسلام میں تھی۔ نہ صرف سیاسی قوت ہو بلکہ اصل اسلامی قوت جو زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں تھی۔ وہ قوت کسطرح پیدا ہوسکے جبکہ عرب جیسے غیر آباد ملک میں بہت سی ریاستیں ہیں۔ جنکا شیرازہ کوئی نہیں جس سے باوجود کثرت کے وحدت پاسکیں۔ اس تصور سے مسلمانوں کا پتہ گھلا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ اخبار القبلہ نے ایک خوشخبری سنائی ہے جو آج ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ترجمہ کرتے ہیں۔

اخبار القبلہ مورخہ ۶ جمادی الثانی مطابق ۳ فروری میں ایک مضمون نکلا ہے جسکا عنوان ہے نحن والانکلیز جسکا ترجمہ ہے "ہم اور انگریز" اخبار مذکور بعد معمولی تمہید کے لکھتا ہے:۔

ہم (عرب) اپنا مافی الضمیر کسی سے مخفی رکھنا نہیں چاہتے بلکہ سب کے سامنے اعلان کرتے ہیں کہ ہم عرب ہر طرح کی کوشش صرف اسواسطے کرتے ہیں کہ عرب میں ایک مستقل سلطنت قائم ہوجائے جسکے جھنڈے کے نیچے تمام عرب (حجاز یمن نجد عراق۔ شام اور فلسطین) جمع ہوں۔ ملک حسین (سابق شریف مکہ) نے ترکوں سے علیحدگی کرنے سے پہلے اتحادیوں (انگریزوں وغیرہ) پر یہ ارادہ اچھی طرح ظاہر کردیا ہوا ہے۔ عرب اور ملک عرب اور اُن کے ہم خیال ہر حال میں اس امر کی کوشش کرتے رہینگے جو کوئی اس بات کے خلاف ہماری طرف منسوب کرے یا عرب قوم کی طرف سے روایت کرے وہ خائن ہے یا دغاباز یا اُن احمقوں میں سے جو نہ سمجھتے ہیں نہ جانتے۔ جبتک آسمان زمین رہینگے ہم عرب کا یہی مقصد رہیگا"

اس کے بعد اپنی ضرورت کے لحاظ سے القبلہ لکھتا ہے کہ ہمکو ایک حلیف کی بیشک ضرورت ہے اسکے متعلق ہماری رائے یہ ہے:۔

"عرب اس غرض کو مدنظر رکھکر یہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہم اکیلے زندہ نہیں رہ سکتے تاوقتیکہ ہمارا کوئی حلیف نہ ہو جو ہمکو قوت دے اور ہم اسکو قوت دیں۔ اس غرض کیلئے ہم انگریزی حکومت کو پسند کرتے ہیں کیونکہ مشرق اور بلاد عرب میں جو انگریزی حکومت کے تعلقات ہیں وہ کسی اور کے نہیں۔ عرب جب متفق ہوکر اپنا مطلوب حاصل کرنا چاہینگے تو انگریزی حکومت اُن کیلئے بہت اچھی حلیف ثابت ہوگی"۔

انگریزی حکومت سے دوستی اور حلف کی خواہش ظاہر کرنے کے بعد القبلہ نے ایک بڑی ضروری بات لکھی ہے جو ہم ہندوستانی لکھتے تو عرب شاید معترض ہوتے۔ مگر اب تو اُس نے خود ہی اوسکا افشا کردیا ہے لکھا ہے:۔

"دوستی اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دوست دوسرے پر اپنا دلی راز مخفی نہ رکھے پس اگر ہم اس سے آنکھیں بند کریں تو ہم دوستی کا حق نہیں"

اسکے بعد اپنے حلیفوں (انگریزوں، فرانسیسیوں وغیرہ) کو مخاطب کرکے لکھتا ہے:۔

"اے ہمارے حلیفو! تمنے ہمارا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا نہ ہمارے کسی عہد کو ملحوظ رکھا۔ تمنے ہم کو جنگ میں بلحاظ عرب قوم کے شریک کیا تھا یہانتک کہ تمنے اپنا مقصد پورا کرلیا تو تم نے ہم کو شام میں فرانس کے حوالہ کردیا اور فلسطین میں ہمکو یہودیوں کے حوالہ کردیا اور عراق میں بھی وعدہ وفا نہیں کیا۔ آجتک بھی تمنے ہمکو ہمارا مطلوب نہیں دیا اور آجتک تمام علاقے تمہارے ہی قبضے میں ہیں وغیرہ"

اسکے بعد القبلہ اپنا غم و غصہ صاف لفظوں میں اظہار کرتا ہے اور اصل بیوفا کا پتہ بتاتا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"یہ سب کچھ جو عرب کے ساتھ ہوا ہے انگریزی حکومت کی طرف سے ہوا ہے باوجود اسکے عرب امید رکھتا ہے کہ انگریزی حکومت اپنی سیاست کو خاصکر عرب کے متعلق تبدیل کردیگی۔ عرب جس حال پر آج ہے یعنی مختلف جماعتوں میں۔ عنقریب زمانہ آنیوالا ہے کہ یہ اختلاف انہیں نہیں رہیگا اور بجائے شقاق و نفاق کے اتفاق پیدا ہوکر ایک قوت ہوجائیگی الخ"۔

اہلحدیث: اس اقتباس میں فاضل اڈیٹر القبلہ نے چار مضمون لکھے ہیں:۔

(۱) اہل عرب کی کوشش برائے اتفاق یکجہتی

(۲) عرب کو حلیف کی ضرورت
(۳) برٹش حکومت بہترین حلیف ہے۔
(۴) برٹش حکومت نے عرب سے کوئی وعدہ پورا نہیں کیا۔

نمبر ۱ ۔ ہم ہندوستانی بلکہ جملہ مسلمانان دنیا اس کو دل سے پسند کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ خدا عرب کو بہت جلد یکجہتی دے اور ان سے وہی خدمت لے جو زمانہ خلافت راشدہ میں لی تھی۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ عرب کے اتحاد کی صورت کیا ہوگی۔ کیا مثل امریکہ کے تمام ریاستیں ملکر ایک ہونگی (۲) کیا ان ریاستوں کا تفرق دور کرکے وحدت کلیہ پیدا کی جاویگی؟ ایسا کرنے کے لئے جنگ کی ضرورت ہوگی جو قومی مفاد کے لئے مضر ہے (۳) صورت یہ ہے کہ ساری عرب ریاستیں بھی ایک کو مثل امریکہ کے وضع بنائیں نہ کوئی ایک ہی بادشاہ بنے بلکہ سب کی سب باہمی متحد ومتفق ہو کر متعاون ومتناصر ہو جائیں۔

ان سب صورتوں میں سے آسان اور بہتر صورت اول ہے کہ ساری ریاستیں اندرون بپابندی قوانین اسلام آزاد رہکر بیرونی مقصد کے لئے ایک صدر کے ماتحت ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صدارت کا اہل کون ہے۔ جہانتک بلا تعصب دیکھا جاتا ہے اس اہلیت کا عرب میں ایک ہی شخص اہل ہے جسکا نام ابن سعود **امیر نجد** ہے جسکی شان وشوکت اور قوت فوجی بھی سارے امراء عرب سے زیادہ ہے اور دماغ بھی قابل اور رعب بھی غالب۔ عرب کی ریاستوں میں نجد کی ریاست کو وہی نسبت ہے جو ہندوستان میں حیدرآباد دکن کو باقی ریاستوں سے ہے یعنی رقبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مالدار ہے۔ (۵) اختلاف مذہبی سو جبتک عرب میں یہ مذاق پیدا نہ ہوگا کہ سیاسیات میں اختلاف مذہب کو دخل نہ دیا جائے عرب کبھی ترقی نہ کریگا بلکہ ہمیشہ اغیار کے ماتحت رہیگا۔

نمبر ۲ ضرورت حلیف } بیشک کوئی سلطنت بھی خواہ کیسی ہی شان وشوکت رکھتی ہو بلا حلیف کے آجکل زندہ نہیں رہ سکتی

نمبر ۳ } انگریزی حکومت کو حلافت کے لئے منتخب کرنا القبلہ کی اپنی تحریر (نمبر ۲) کے برخلاف ہے۔

القبلہ سے سوال } القبلہ اسلام کی مرکز (مکہ معظمہ) سے عربی زبان میں نکلتا ہے اسلئے اس کو اصل دینیات سے پوری واقفی ہوگی۔ ہم اس کو ایک حدیث نبوی پر توجہ دلاتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

لا یلدغ المومن مرتین من جحر واحد (حدیث)

(مسلمان ایک بل سے دو دفعہ ڈنک نہیں کھایا کرتا)

اسی لئے عرب کا اخلاقی فقرہ ہے۔

من جرب المجرب حلت به الندامت

جو کوئی کسی آزمودہ شخص کو آزماتا ہے وہ سخت شرمندہ ہوتا ہے۔

اسی مضمون کو فارسی میں یوں ادا کیا گیا ہے

آزمودہ را آزمودن خطاست

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ القبلہ جیسا معزز اخبار اپنے ہی ایک فقرہ کا دوسرے فقرے میں کیسے رد کرتا ہے۔ علاوہ اسکے کیا القبلہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ہندوستان بلکہ دنیا کے مسلمان عرب کے اس فعل کو پسند کرینگے؟ کہ عرب اپنی امداد کے لئے اس حکومت سے حلف کرے جو آج سے پہلے کافی بیوفائی دکھا چکی ہے۔ جسکا اعتراف خود القبلہ کو بھی ہے۔

پس ہم واقعات صحیحہ کی بنا پر اس حق کے ماتحت جو عرب میں ہم مسلمانان دنیا کو حاصل ہے یعنی یہ کہ عرب ہمارا مذہبی ملک ہے یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ عرب کے سابقہ گناہ کی تلافی اور بخشش اسی میں ہے کہ وہ باہم متحد ہونے کے بعد ترکوں سے اتحاد پیدا کریں خواہ انکی سیادت تسلیم کرے یا حلف کرے اس کا فیصلہ ہم فریقین کی حالت پر چھوڑتے ہیں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین وکار آساں کن

جرمنی کو زرتاوان ادا کرنا ہوگا

کسی گذشتہ پرچہ میں برقی خبر ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ جرمنی نے مزید زرتاوان کا ادا کرنا اپنی موجودہ حیثیت وقابلیت سے باہر سمجھکر اسکی ادائگی سے صاف الفاظ میں انکار کردیا ہے۔ اسکے بعد روٹر ایجنسی نے ہمیں یہ خبر پہنچائی ہے کہ موسیو ڈیو بوے چیرمین کمشن تاوان نے اپنی ایک تقریر میں اسکا اعلان کردیا ہے کہ جرمنی زرتاوان ادا کرسکتا ہے اور اسے ادا کرنا ہوگا" صرف یہی نہیں بلکہ آخر میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت سمجھی گئی تو زرتاوان کی وصولی کے لئے اتحادیوں کو قوت کا استعمال کرنا پڑیگا" اب دیکھنا یہ ہے کہ سلطنت جرمنی کی طرف سے موسیو ڈیو بوے چیرمین کمشن تاوان کی اس زوردار دھمکی کا کیا جواب دیا جاتا ہے اور وہ کہانتک اتحادی اسلحہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ غالباً زرتاوان کی ادائگی سے انکار کرنے سے قبل جرمنی نے اتحادیوں کی امن پسندانہ اور منصفانہ طبیعت کو دیکھکر اسکا اندازہ کرلیا ہوگا کہ اسکے اس انکار کا اتحادیوں کی طرف سے کس قسم کا جواب ملیگا اور اسے کہانتک اپنے انکار پر قائم رہنے کا موقع مل سکیگا۔ بہرحال ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ جرمنی کے انکار اور کمشن تاوان کے چیرمین کے اصرار یا دھمکی نے یورپ کے سیاسی مطلع پر جس خطرناک صورت کے رونما ہونیکا اندیشہ پیدا کر دیا ہے اسکا انجام کیا ہوتا ہے (خادم)

متفرقات

انتقال پُر ملال جناب حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس دہلی بانی مدرسہ رحمانیہ دہلی فالج کے مرض سے ۹ اپریل کو فوت ہوگئے انا للہ۔ مرحوم بڑے دیندار، فیاض، مسکین نواز تھے۔ اللہ تعالے مرحوم کو بخشے اور اون کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی باقیات صالحات (مدرسہ رحمانیہ) کو ہمیشہ جاری رکھے۔

ایضاً مولوی شبیر عالم جو ہمارے علاقہ کے ایک قابل عالم تھے انتقال کرگئے انا للہ (ابوالخیر محمد شفیع از چک میانہ)

آہ جوان مرگ بابو فضل حق ولد مستری عبدالرحمن صاحب صدر انجمن اہلحدیث جہلم عین جوانی میں انتقال کرگئے مرحوم شرم و حیا کا پتلا علماء کا خادم۔ دین کا شیدا تھا۔ اللہ تعالے مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو جزا خیر دے۔ آمین

ایضاً برادرم محمد اسمٰعیل فوت ہوگئے انا للہ۔ (عبدالغفور طالبعلم مدرسہ دینیہ بھوپال)

ایضاً منشی الدین بعارضہ پلیگ فوت ہوگئے انا للہ (محمد عثمان دستاربند دربھنگہ)

ایضاً میری دس سالہ لڑکی فوت ہوگئی انا للہ (محمد عبدالواحد از کٹک)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

ناول قادیانی میں نے عرصہ سے اخبار میں کوئی مضمون نہیں لکھا۔ اس غیر حاضری کی وجہ یہ ہے کہ میں آجکل ایک قادیانی ناول لکھ رہا ہوں۔ احباب کرام اوس کے حسن خاتمہ کی دعا کریں۔ ([illegible] از کوہاٹ)

تلاش کتاب بندہ کو خیر المواعظ ترجمہ نزہۃ المجالس کی ضرورت ہے جس صاحب کو معلوم ہو اطلاع بخشیں۔ (گل محمد از چک جنوبی ۳۳ جنوبی تحصیل سرگودہ)

حافظ جماعت علی علی پوری کی بیعت اور مشیخیت کے متعلق بنگلور کے حنفی اصحاب نے ایک اشتہار طویل شائع کیا ہے۔ جس میں کئی ایک وجوہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت کی بیعت کرنی ناجائز ہے۔ پتہ اشتہار مذکور سید غوث محی الدین بنگلور۔

درخواست اخبار عاجز ایک غریب طالبعلم ہے اور اہلحدیث کا شوق کمال ہے بوجہ مفلسی داخلہ بھی نہیں دے سکتا۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرائیں۔ (محمد یوسف طالبعلم مدرسہ محمدیہ اہلحدیث گوجرانوالہ)

دعاء قرض میرے روزگار میں رکاوٹ ہے۔ قرض دامنگیر ہے۔ احباب کرام للہ فی اللہ دعا کریں۔ میری مشکل آسان ہو۔ (خاکسار محمد عالم از موضع نروال ضلع گجرات) (عہ داخل غریب فنڈ)

اڈیٹر اللہ تعالے آپکی مشکلات آسان کرے آپ بکثرت پڑھا کریں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

نسخہ احتلام وسرعت برگ یا پتے شیشم آدھ پاؤ مصری ایک چھٹانک۔ ترکیب۔ پتوں کو چھ چھٹانک پانی میں خوب پکاؤ۔ جب پک جاویں اور پانی آدہ پاؤ رہ جاوے تو پتوں کو علیحدہ نکال دیں اور پانی کو باریک کپڑے میں چھان لیں بعد ازاں مصری ڈال کر پی جاویں۔ ہر روز بوقت صبح سات روز تک استعمال کریں۔ پرہیز۔ ترش اور گرم اشیاء استعمال نہ کریں اور رات کو سونے سے پہلے پیشاب کرکے سوئیں۔ (المرسل عبدالعزیز اہلحدیث ٹوہانہ ضلع حصار شاگرد حکیم سکندر خان خریدار اخبار اہلحدیث)

انجمنہائے اہلحدیث کی بابت بارہا توجہ دلائی گئی مگر عام طور پر توجہ نہیں ہوئی۔ جہلم سے خبر آئی ہے کہ وہاں انجمن اہلحدیث قائم ہوگئی ہے۔ اللہ تعالے برکت دے۔

نماز کمیٹی مولوی محمد عمر صاحب واعظ اہلحدیث کانفرنس یہاں آئے۔ آپنے نماز کے متعلق بہت کچھ فرمایا جزاہ اللہ (احقر محمد کریم مدرس کنگ رائیاں ضلع جالندھر)

مرزا قادیانی زندہ ہوگئے روزانہ اخبار بریلی مورخہ یکم اپریل میں ایک نوٹ نکلا ہے جسکو بعض احباب نے بغرض دریافت حال دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے۔ نوٹ مذکور میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب قبر سے نکل کر یوں گویا ہوئے کہ رجسٹر مریدین میں جعل سے کام لیا گیا ہے۔ فی صدی ۹۵ ممبر فرضی ہیں اوس کے بعد مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ مولانا اب مباہلہ کر لیجئے سابقہ مباہلہ میں تو میں شکست کھا گیا۔ اب قبر سے نکل کر دوبارہ شرط لگانے آیا ہوں"

سوال کہ اس قصہ کی اصلیت کیا ہے؟ (جواب) یہ ہے کہ یورپ میں یکم اپریل کو اخباروں میں جھوٹی خبریں لکھی جاتی ہیں۔ اس کو اپریل فول کہتے ہیں۔ یہ خبر بھی یکم اپریل کو شائع ہوئی ہے۔ یہ بھی اپریل فول یعنی گپ ہے۔

خواب تعبیر طلب میاں بابان ساکن موضع چک محمد پوالہ متصل جلال آباد غزنی فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں جناب سرور کائنات صلعم ملے۔ میں نے سوال کیا یا حضرت ؐ وٹا کرکے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درست نہیں منع ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ کہنے لگے کہ وٹا کرنا جائز ہے۔ براہ مہربانی جناب اڈیٹر صاحب و دیگر علماء کرام خواب کی تعبیر سے مطلع فرماویں۔ [illegible] (بقلم فقیر محمد سلطان ملک مدد گو [illegible] ضلع [illegible])

اہلحدیث۔ ایسی خواب میں آپکو بتایا گیا ہے کہ امت کا ہر فرد سے چاہے وہ کتنا بڑا ہو غلطی ممکن ہے اوسکا قول و فعل حجت نہیں حجت صرف پیغمبر علیہ السلام کا قول و فعل ہے۔

انتخاب الاخبار

بمبئی میں قومی ہفتہ

بمبئی اور گرد و نواح میں قومی ہفتہ کا ۶ اپریل سے آغاز ہو گیا۔ تمام شہر میں جلسے منعقد ہوئے۔ جہاں تقاریر کا اصل موضوع کھدر کا استعمال اور عدم تشدد تھا۔ کھدر پوش خواتین کا ایک جلوس نکلا۔ کھدر کی فروخت زور شور سے ہو رہی ہے۔

پراونشل کانفرنس

بنگال کا ۱۵-۱۶ اپریل کو چاٹگام میں جو اجلاس ہونے والا ہے اس میں ماڈریٹ بھی شامل ہونگے جو ماڈریٹ (اعتدال پسند) چاٹگام جا رہے ہیں ان میں کلکتہ کے سر اشے چوہدری۔ بی چکراورتی جے چوہدری اور آئی۔ بی سین۔ بھی ہیں۔

پنجاب پراونشل کانگرس

کمیٹی پنجاب کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب پراونشل کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۲۸-۲۹-۳۰ اپریل کو بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور منعقد ہو گا۔

جمعیۃ العلماء کے سکرٹری کی گرفتاری

۵ اپریل کو مولانا محمد عبدالحلیم صدیقی سکرٹری جمعیۃ العلماء ہند گرفتار ہو گئے جونہی مولانا کو اپنی گرفتاری کی خبر ملی وہ خود جیل میں چلے گئے اور اپنے آپ کو حکام جیل کے حوالہ کر دیا (نجاہ اللہ)

زبان بندی و اشتہار بندی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلگام نے ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی۔ سکرٹریان کانگرس کمیٹی۔ سکرٹریان خلافت کمیٹی۔ پریذیڈنٹان خلافت و کانگرس کمیٹی۔ کپتان والنٹیئر کور اور بعض دیگر اصحاب کے نام احکام زیر دفعہ ۱۴۴ جاری کئے ہیں کہ تمام جلسے اور تقریریں اور ہینڈبل اور اشتہارات شائع کرنے اور اس قسم کی دیگر تمام باتیں جو لوگوں کو ۱۳ تاریخ کی ہڑتال کرنے پر مائل کرنے کے لئے جائیں ممنوع ہیں۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ العمل رہیگا۔

موپلہ باغی لیڈر کے لفٹنٹ کی گرفتاری

پولیس نے مولانا احمد علی کو جو ایک نہایت مشہور و معروف باغی لیڈر کا لفٹنٹ ہے گرفتار کیا ہے۔ اور اس سے جو کچھ واقفیت حاصل ہوگی۔ اس سے حکام کو دوسرے باغی لیڈروں کو گرفتار کرنے میں مدد ملیگی۔

سردار کھڑک سنگھ کے مقدمہ کا فیصلہ

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی اطلاع ہے کہ سردار کھڑک سنگھ کو کرپانیں بنانے کے الزام میں ایک سال قید با مشقت کی سزا ہوئی۔

ایک خاتون کو ایک سال قید سخت کی سزا

کوکونڈا کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک لیڈی کارکن کانگرس گنگا باغ کو باغیانہ تقریر کے الزام میں ایک سال قید سخت کی سزا دیگئی۔

ٹرکی کو جنیوہ میں کیوں شریک نہیں کیا گیا

اطالوی پارلیمنٹ میں یہ سوال کیا گیا کہ ٹرکی اور جارجیا کو کیوں جنیوا کانفرنس میں شریک نہیں کیا گیا؟ اس کے جواب میں اطالوی وزیر خارجہ نے کہا کہ ٹرکی اور انگلستان کے درمیان ابھی تک حالت جنگ قائم ہے۔ علاوہ ازیں ٹرکی ایک ایشیائی سلطنت ہے۔ جارجیا کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ بالشویکوں کے قبضہ اور اثر میں ہے۔

جنیوا کانفرنس

میں ہندوستان کی طرف سے ڈاڈیبا دلال جو کونسل آف انڈیا کے ممبر ہیں ہندوستان کی نمائندگی کرینگے۔

افغانی سفیر اور شاہ اٹلی

روما کا ایک تار مظہر ہے کہ بادشاہ نے افغانی سفیر کو شرف باریابی عطا کیا اور انہوں نے امیر افغانستان کی طرف سے ان کی خدمت میں خطوط اور تحائف پیش کئے۔ بادشاہ نے جملہ افغانی وفد سے بھی ملاقات کی جنہوں نے اپنی اسناد پیش کیں۔

ایڈریانوپل کا مسئلہ

مشرقی تھریس اور ایڈریانوپل کے باشندوں نے ایک متفقہ عرضداشت دول متحدہ کے پاس روانہ کی ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات کی سختی سے شکایت کی ہے۔ کہ ایڈریانوپل بدستور یونان ہی کے زیر انتظام رکھا گیا ہے۔

(ہمدم کا تار) تھریس کے مسلمانوں نے اتحادی ہائی کمشنران قسطنطنیہ کو یہ بھی لکھا ہے کہ یہ سخت ناانصافی ہے کہ ۳ لاکھ ترکوں کو جو مشرقی تھریس میں آباد ہیں۔ یونانیوں کے حوالہ کر دیا گیا۔

گورنر مدینہ کے ہاتھ میں افغانی فوج کا انتظام

فخری پاشا سابق گورنر مدینہ اور دیگر ممبران ٹرکی فوجی مشن افغانستان پہنچ گئے اور افغانی فوج کے انتظام میں منہمک ہیں۔

۵ ترکی قیدی غائب

۵ ترکی افسر جو دارالسلطنت یونان میں قید تھے فرار ہو گئے۔ ان افسروں میں ایک ترکی جنرل بھی ہے۔

مسلمانوں پر ٹیکس

معلوم ہوا ہے کہ یونانیوں نے سمرنا کے علاقہ میں ان مسلمانوں پر جنکی عمر اکیس اور انتیس سال کے درمیان ہے ۴۰۔ پونڈ ۵۰۰۰۔ ایک محصول معافی عائد کر دیا ہے۔

رحمۃ للعلمین

(جلد دوم)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی تھی جس پر مورخین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعلمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کر دی گئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپ کر تیار ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے علم الانساب میں اعلیٰ درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں۔ قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کہ گوش شنید ہی جس سے آجتک بے بہرہ رہا۔ توریت انجیل اور زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تواریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی۔ انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کا اعلیٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعلمین ہونے کے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہانتک کہ اہلبیت سے تعلق ہے۔ سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہو جاتی ہے قیمت للعہ محصول ۸ر

ملنے کے پتے:-

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب عطرو الا دروازہ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ پنشنر ضلعدار بہر منیجر دفتر رحمۃ للعلمین

(۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر بخش ایجنسی۔

(۳) بمبئی محلہ کھڑک یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سیکرٹری یتیم خانہ

(۴) دہلی رائے سینا فلور ملز حافظ غلام قسیم صاحب

(۵) منصورپور صوفی حبیب الرحمان صاحب

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی معرکہ سیاست و خلافت کی مکمل روئداد جس میں عدالت ماتحت اور سیشن کی کارروائی تاریخوار علی برادران ڈاکٹر کچلو مولنا حسین احمد نثار احمد پیر غلام مجدد صاحب کے تقریری و تحریری بیانات وغیرہ مکمل درج ہیں اصل قیمت عا رعائتی عہ **بیان حریت**۔ رئیس الاحرار مولنا محمد علی کا بیان۔ حریت کا عملی نمونہ اصل قیمت ۳ر رعائتی ۲ر

الحریت فی الاسلام یعنی حریت اسلام پر مولنا ابوالکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف فی جلد ۱۲ر رعائتی ۸ر **دعوت عمل** مسلمانوں کے تنزل کا اصل سبب اور اسکا علاج حق اور صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کیلئے اہم تجاویز۔ مولانا ممدوح کے قلم سے فی جلدہ **خطبہ عید اضحی** ۲ر ملنے کا پتہ:-

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و منیجر اتحاد۔ امرتسر (پنجاب)

حسین و جمیل اسلامی علمی کتابیں

تاریخ بیت اللہ شریف۔ خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً کی مفصل و مکمل تاریخ قیمت ۱۲ر **تذکرۃ العباد**۔ حضور سرور کائنات کے غلاموں کی سبق آموز سوانحعمریاں عہ **بابل**۔ قرآن شریف کی آیت ببابل ہاروت و ماروت میں جس بابل کا ذکر ہے اسکے مفصل حالات ۸ر **اسلام اور علمائے فرنگ**۔ اسلام کے متعلق محقق علمائے یورپ امریکہ کی رائیں ۶ر **سید الشہداء** حضرت حمزہؓ کی مفصل سوانحعمری ۳ر **سوانح بلقیس** حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ کی مفصل سوانحعمری ۴ر **شداد اور اسکا بہشت**۔ شداد اور اسکے بہشت کے حالات ۳ر **انجام دنیا**۔ اس دنیا کا انجام کیا ہوگا علمائے سائنس اور قرآن حکیم کی رائیں ۳ر **مسدس حالی** مع حیات حالی۔ نظم میں اسلام کے عروج و زوال کی درد انگیز داستان ۱۲ر **نعرۂ توحید** نظم میں شرک کی بدعات کا رد اور توحید کی تعریف معہ حوالجات قرآنی ۳ر

پتہ:- **خالد برادرس امرتسر** (پنجاب)

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو مولنا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت و سڈول لکھا ہے خالص چاندی کے بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب انپر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ دلفریبی اور خوشنمائی و نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے بالیوں اور نتھوں میں پہننے کیلئے ان کے درمیان میں سوراخ ہیں سبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں فی اسٹیچ تین درجن تیار کئے اپنے بیٹے لیو میرا انکی تعریف کی ہے اور موجودہ قیمت کم بتلائی ہے قیمت علاوہ محصول ۳ر فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس کرکے قیمت مع محصول منگا لیں۔ نصر من اللہ و فتح قریب لکھا ہوا انکو ۵ کے ٹکٹ بھیجکر منگالو۔ پتہ:-

منیجر کارخانہ سویشی موتی پانی پت ضلع کرنال

چند عجیب اور نایاب تحفے

متبرک چاول یہ معمولی چاول ہیں جن پر عجیب غریب کمال کیساتھ تمام سورۂ قل ہو اللہ عربی خط میں ایسی صفائی اور عمدگی سے تحریر ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے قیمت ۸ر فی چاول اپنا نام لکھانے پر ۱۲ر کلمہ شریف والے چاول کی قیمت ۳ر مع نام ۶ر **عقیق کے متبرک نگینے** اس کے علاوہ خالص عقیق سرخ کے چھوٹے چھوٹے نگینے انگوٹھیوں میں لگانے کیلئے تیار ہوتے ہیں جن پر تمام سورۂ قل ہو اللہ بہت باریک خوشنما چھپے ہوئے اور نہایت پائدار حرفوں میں تیار ہوتی ہے نایاب اور نفیس شے ہے فی نگینہ عہ مع نام ۱۲ر کلمہ شریف یا آیۃ کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا حسبی اللہ و نعم الوکیل تحریر شدہ عقیق کے نگینوں کی قیمت عہ فی نگینہ مع نام عہ صرف ۱۲ر ادا کرنے پر چاندی کی خوشنما انگوٹھی بھی جو آکر بھیجی جا سکتی ہے جسپر یہ نگینہ جڑا ہوگا۔ نوٹ۔ عقیق یا چاول پر مذکورہ بالا آیات کی بجائے جو مضامین آپ لکھا سکتے ہیں **دو ورق پر پورا قرآن شریف** قیمت صرف عہ ملنے کا پتہ:-

منیجر کارخانہ متبرک چاول پانی پت

ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم صاحب خان صاحب ایم ۔ بی مرحوم و مغفور کی تصنیفات

کئی جلدوں

سب کی ضرورت ہے

اول دینیات میں

النبی والاسلام جسکا الہامی نام ہے آئینہ اسلام اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بےنظیر بیان ہے باوجودیکہ قریب اسلامی نشان علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن مجید و احادیث تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں دیا گیا ہے اور موقعہ بموقعہ قرآن و حدیث کے مواعید بشارات اور پیشین گوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ہونا ثابت کیا گیا ہے جس سے قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہوگیا ہے قیمت صرف عہ **النبی والاسلام** انگریزی میں قیمت ہے **رحمایل التفسیر** ہے **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی عہ ترجمہ و تفسیر پارہ الم ۳ پارہ عم ۳ صحت و خوبی ترجمہ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معارف و حقائق، رد اعتراضات، اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفسیر بالکل بےنظیر اور لاجواب ہے **تذکرۃ القرآن** حصہ اول ۱۲ **تذکرۃ القرآن** سلسلہ عہ یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے ہیں جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہوتی ہے۔ **تبلیغ الاسلام** اردو و انگریزی۔ اس میں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی وجہ سے کسی کے واسطے بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ۱ر

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایکماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود باسانی پڑھ سکتا ہے ۳ر ۱۰ **علمی صرف و نحو فارسی** عہ ۳ **مفتاح الفارسی** یہ فارسی صرف و نحو اور علم عروض میں کامل اور بےنظیر ہے **مفید الطلبہ** یا جیبی عجائب گھر۔ اس میں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور انکے عربی انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں نام دئے گئے ہیں۔ اسطرح بیان زبانوں کے ایکہزار الفاظ نہایت جلدی یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۳ر **اساس العربی** ۱۲ر

(سوم مرزائے قادیانی کی تردید میں)

الذکر الحکیم عہ

المسیح الدجال ۲ر

کانا دجال ۲ر

مرزائیہ نمبر قطع حجت ۱ر

اسمیں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کیگئی ہے کہ باوجود ہزار روپیہ کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی ان کا جواب آجتک نہیں دے سکا فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہوچکا ہے

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اس میں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دئے جاکر انکا بیان نہایت کامل مگر عام فہم طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کتابوں اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں و تشریحات کا خلاصہ ہے عہ **مفید النساء والصبیان** اسمیں تمام ان باتوں کا علاج ہے جو عام بےخبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کی موجب ہوتے ہیں ۳ر **جامع العلوم طبی** اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض علم الاسرار الامراض علم طب علم جراحی۔ امراض چشم۔ علم حفظ صحت کیمیائی عملی طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بےنظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت ۱۶ر **حرز جان**۔ اسمیں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۳ر **مفید اجابت** جوانی کی غلط کاریوں کے بد نتائج اور انکا کامل علاج ۱ر **علاج نامردی** عہ علاج سوزاک عہ علاج آتشک عہ علاج طحال عہ ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت مفصل فہرست مفت ۔

پتہ :- مبارک برادرس پٹیالہ

برص

یعنی بدن کے سفید داغ کا مجرب علاج۔ پیارے خریدارو! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بنائی ہوئی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ ہو جاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ہوگی۔ قیمت ہے برائے ... پتہ: حکیم

عبدالحی ڈاکخانہ کمتول بکس ۳ ضلع دربھنگہ

سرمہ نور العین ۳ر

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام و مفید انام قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:-

حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیر کوٹلہ

تذکرۃ العباد عہ

اس کتاب میں دنیاوی مصائب طاعون وغیرہ کے اسباب بتائے ہیں کہ کثرت معاصی سب سے بڑا سبب ہے۔ اور مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کی کامل تردید ہے مولفہ مولوی عبدالحی صاحب فخکدھی مرحوم قیمت عہ

المشتہر **محمد طاہر** برادر مولف مرحوم فخگدہ چوریاں
ضلع گورداسپور (پنجاب)

مفت مفت مفت

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے "گلدستہ بہار عیش" ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کر لیجئے تاکید مزید ہے۔ ہمارا فقط یہ پتہ ہے

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی معالج و ماہر امراض اندام نہانی [illegible]

جسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۔

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ قیمت [illegible]
رؤساء و جاگیرداران سے " " [illegible]
عام خریداران سے " " [illegible]
ششماہی " " [illegible]
ملک غیر سے سالانہ آٹھ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابو الوفا ثناء اللہ
صاحب (مولوی فاضل)
مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث، امرتسر
ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی
[illegible]
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (ایڈیٹر:- ابو الوفا ثناء اللہ) نمبر ۲۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنتِ نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی لی جائیگی یا بذریعہ وی پی
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہوں گے
(۴) جس ماہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بے رنگ ڈاک جملہ واپس ہوگی۔

امرتسر مطبوعہ ۱۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب .. .. صفحہ ۱
تراجم علماء اہلحدیث - - - ۳ "
سحر النبی و جواب جرح - - ۴ "
مولوی محمد علیم گلکشٹروی کا وعظ - - ۵ "
سید نادر شاہ سہسرانوی کو چیلنج .. .. ۶ "
اہلحدیثان بمبئی کا جواب اور عرض صداقت - ۷ "
ہم کمزور اہلحدیثوں کی فریاد - - ۸ "
اشعار فارسی در ذکر قادیانی - ۹ "
فتاوے - - - ۱۰ "
ملکی مطلع - - ۱۱ "
متفرقات - - - ۱۲ "
انتخاب الاخبار - - - ۱۴ "

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

ان سوالات کے جوابات کا سلسلہ عرصہ سے جاری ہے اور یہ بارہا ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ سوالات حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی پارٹی کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں سے ۷ اپریل کے پرچے میں ۲۷ تک جواب آچکے ہیں۔ آج اٹھائیسویں سے شروع ہے۔ (ایڈیٹر)

س نمبر ۲۸ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے کوئی ایسی مسجد تعمیر کی تھی۔ جس پر بلند مینار ہوں اور مسجد کے ساتھ غسل خانے اور وضو کے واسطے جگہ ہو؟ اگر تعمیر کی تھی تو وہ کونسی مسجد تھی! اگر نہیں تھی تو آج مسجدوں کے مینار غسل خانے وضو کی جگہ بنانا بدعت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہابیوں کی مسجدوں میں کیوں ہیں اور اگر نہیں تو کیوں؟ (الفقیہ ۵ جنوری صفحہ ۳)

جواب ۲۸ جہاں تک راستی سے ہم کہتے ہیں کہ مسجد کے ساتھ انہیں سے کسی چیز کا ثبوت نہیں ملتا اسی لئے اہلحدیث کی بہت سی مسجدوں میں مینار وغیرہ نہیں ہوتے۔ جو لوگ کنواں یا غسلخانہ وغیرہ بناتے ہیں انکی نیت یہ ہوتی ہے کہ خلق اللہ کو آرام اور آسائش ملے۔ اسلئے انکا یہ فعل عام قانون کے ماتحت آجاتا ہے [illegible]

خیر الناس [illegible]

(بہتر آدمی وہ ہے جو [illegible] بھلائی [illegible]) ہاں اگر کوئی اس کو مسجد کا حصہ [illegible] کو ان کے بغیر نا مکمل سمجھے تو وہ ایک امر [illegible] اسکی مثال پہلے نمبروں میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ایک کام عام اصول کے ماتحت ہوتا ہے۔ وہی کو

حیات طیبہ - یعنی مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی علیہ الرحمۃ کی مفصل و مکمل سوانح عمری مع جنگی کارناموں کے قابل دید و شنید - قیمت ۱۲؎ منیجر

برقی مطبع روز بازار مائی پانا امرتسر میں باہتمام منشی عبدالعزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مالک و ایڈیٹر و پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا ۔

اوسی عام اصول کی ماتحتی میں سمجھکر کرنا جائز بلکہ سنت ہوتا ہے اور اگر خصوص صورت کے لحاظ سے اس کو کیا جائے تو بدعت ہوتا ہے مثلاً قطع سفر کے لئے کسی سواری پر سوار ہونا سنت ہے۔ اس عموم میں گھوڑا۔ اونٹ گدھا اور ریل سب داخل ہیں۔ لیکن خصوص ریل کی سواری کو سنت سمجھو تو کہا جائیگا کہ اس خیال سے ریل کی سواری بدعت ہے۔ یہ ایک ایسا معقول اصول ہے کہ سوائے کسی الد الخصام کے سب کے نزدیک صحیح ہے ٹھیک اسی طرح بغرض رفاہ عام مسجد میں کنوئیں لگوانا سبیل یا غسل خانوں کا بنانا سب جائز بلکہ موجب ثواب ہے لیکن مسجد کی تکمیل ان کو سمجھکر بنانا صحیح نہیں۔ فافہم فانہ دقیق۔ آگے چلئے!

س نمبر ۲۹ مشکوٰۃ شریف میں ترمذی ابوداؤد اور دارمی کی جو حدیث بروایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے جس میں معاذ بن جبل سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ کس طرح قضا کروگے تو انہوں نے کہا تھا کہ قرآن سے فیصلہ کرونگا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا۔ فان لم تجد فی کتاب اللہ تو انہوں نے سنت سے فیصلہ کرنے کو کہا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا۔ صحیح ہے یا غلط؟

(الف) اگر غلط ہے تو کونسی صحیح حدیث اسکی تغلیط کرتی ہے؟

(ب) اگر صحیح ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اکثر امور ایسے ہیں جنکا فیصلہ قرآن شریف و حدیث سے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اجتہاد بالرائے کا ذکر کیا تو حضور خوش ہوئے!

(ج) کیا اجتہاد [illegible] حضرت معاذ بن جبل تک [illegible] بھی کسی کے لئے ہے؟ [illegible] بہاد لوگوں کے لئے حجت [illegible] اتباع تھا یا نہیں؟ [illegible] اتباع تھا تو اس کے ماننے والے [illegible] یا نہیں؟ اگر مقلد ہوئے تو کیا شرک فی الرسالت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود شرک فی الرسالت کا حکم دیا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

نور الع

(د) ائمہ اربعہ کے اجتہادوں میں اور معاذ بن جبل کے اجتہاد میں کیا فرق ہے؟

(ہ) کیا رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذؓ بن جبل کو اجتہاد بالرائے کے لئے کوئی خاص قاعدہ بتایا تھا؟ اگر بتایا تھا تو کیا؟ (ع د ع)

اہلحدیث یہ حدیث بہت دفعہ ایسے لوگوں کو ٹھوکر کا موجب ہوتی ہے۔ جو کسی کامل استاد سے باقاعدہ حدیث نہیں پڑھے ہوتے۔ اس لئے ہم اس حدیث کے متعلق ذرہ مفصل عرض کرنا چاہتے ہیں۔

محدثانہ روش کے مطابق تو اتنا ہی کافی ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں (ترمذی ملاحظہ ہو) لہذا کسی دعوے پر سند نہیں ہو سکتی (فاندفع ما اورد) مگر میں اس حدیث کو ایک شرعی اور قانونی واجب العمل اصول جانتا اور سمجھتا ہوں۔ پس سنئے! آج قانونی عدالتوں میں باوجود قوانین دیوانی اور فوجداری مفصل ہونے کے بعض صورتوں میں نظائر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح شرعیات میں ہوتا ہے۔ کسی امر کے متعلق صاف حکم نہ ملے تو قاضی اوس کے متعلق نظائر تلاش کرتا ہے۔ ہاں قاضی کسی واقعہ کو نظیر بنانے میں غلطی کرجائے تو اس کی اپیل محکمہ عالیہ میں ہو سکتی ہے۔ جہاں وہ فیصلہ بسا اوقات مسترد ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال دراصل حضرت معاذ کا قانونی امتحان لینے کی غرض سے تھا۔ تاکہ لوگوں پر اوس کی قانون دانی اور عام طور پر طریق قضا کا علم ہو جائے۔ حضرت معاذؓ نے جو جواب دیا وہی آج ایک قابل جج دیگا اوس سے ایک حرف بھی کم و بیش نہ کریگا۔ مگر کیا ججوں کے فیصلوں کی اپیل نہیں ہوتی؟ کیا بسا اوقات منظور نہیں ہوتی؟ کیا بسا اوقات ہائیکورٹوں کے ججوں کے فیصلوں کی اپیل شاہی پریوی کونسل تک نہیں جاتی جہاں کے فیصلے پر بادشاہ کی مہر لگتی ہے؟ بیشک جاتی ہے اور فیصلہ پاتی ہے۔

یاد رہے کہ اہلحدیث کو حنفیوں کی امامت کرانے کے استحقاق کا فیصلہ پریوی کونسل ہی میں ہوا تھا جس پر ملکہ معظمہ کی مہر ہے۔

حضرت معاذ کے فیصلہ کو کوئی فریق خلاف جانتا تو دربار رسالت میں مرافعہ (اپیل) کر سکتا اور بعض اوقات اپیل منظور بھی ہو جاتی ہے۔

حضرت معاذ رضؓ آجکل کے محاورے میں ایک تحصیلدار یا ڈپٹی تھے۔ جن کے فیصلوں پر ناراضی کی اپیل بھی ہو سکتی اور باوجود ناپسندیدگی کے خاموشی بھی ہوتی چنانچہ آجکل بھی ہم دیکھتے ہیں کہ فریق مغلوب فیصلہ کو منصفانہ نہیں جانتا۔ تاہم کسی وجہ سے خاموش رہ جاتا ہے۔ حضرت معاذ کا فیصلہ بھی اسی قسم کا واجب الاتباع تھا۔ باوجود ناپسند یا غلط ماننے کے کوئی شخص مقلد کہلا سکتا ہے تو ایسے لوگوں کو ایک جدید اصطلاح بنانے کی ضرورت ہوگی۔ نیز ان کو یہ ماننا پڑیگا کہ جو آجکل حکام کے فیصلوں پر خاموشی سے منظوری کا ثبوت دیتے ہیں وہ اپنے حاکموں کے مقلد ہیں وہ حاکم چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ ہاں جب جواب پہونچنے کی صورت میں ہم پوچھینگے کہ:

"ہندوستان کی ہائیکورٹوں میں جو فیصلے ہوئے ہیں کہ اہلحدیث ہر مسجد میں آمین بالجہر کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جس پر آپ لوگوں نے کوئی اپیل نہیں کی۔ اس خاموشی سے آپ لوگ ان حکام اعلےٰ کے مقلد ہوئے یا غیر مقلد ہی رہے؟ (کیا لطیف بحث ہے)

ائمہ مجتہدین کے قیاس اور معاذؓ کے قیاس میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے جسطرح معاذ کے قیاسی فیصلے کا مرافعہ کرنا جائز تھا ائمہ اربعہ کے قیاس کو بھی حدیث نبوی سے جانچنا نہ صرف جائز بلکہ فرض ہے۔ جو غلط ہونے کی صورت میں فیصلہ معاذ رضؓ کی طرح چھوڑ دیا جائیگا۔ کیونکہ

انصباح یغنی عن المصباح

؎ ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

(باقی باقی)

فتوحات اہلحدیث یعنی چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پنجاب بنگال پریوی کونسل میں اہلحدیثوں کی فتوحات۔ قیمت ۸ر۔ مینجر

تراجم علماء اہلحدیث

مولوی غلام رسول صاحب ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

پنجاب کے نامور اہل دل اہل اللہ خدا رسیدہ علماء میں سے ایک مولوی غلام رسول مرحوم تھے۔ آپ بڑے بااثر صوفی مشرب تھے۔ فن حدیث میں آپ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کے شاگرد تھے۔ فن تصوف میں حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سے مستفیض۔ آپکے صحیح حالات ایک سبق آموز ہیں۔ عرصہ سے اہلحدیث میں آپکے متعلقین کو ترغیب دیجاتی تھی کہ مرحوم کا ترجمہ لکھیں۔ آج وہ ترجمہ درج ہوتا ہے مگر میرا خیال ہے کہ یہ ترجمہ بہت ناکافی ہے خدا کرے کتاب سوانحعمری میں اصل و صحیح حالات صحیح درج ہو کر مفید ہوں۔

(اڈیٹر)

مکرم مولوی صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث السلام علیکم

حضرت والد مرحوم مولوی غلام رسول صاحب کے ترجمہ (حالات) کی بابت آپنے کئی دفعہ تحریک و ترغیب دی مگر ادھر سے غفلت اور کاہلی رہی۔ آج مختصر ترجمہ ارسال ہے امید ہے آپ سردست اس کو درج اخبار کرکے مشکور فرماوینگے۔

پیدائش

آپکی ولادت موضع کوٹ بھوانی داس میں سنہ ۱۲۲۸ھ میں ہوئی۔

نسب نامہ

مولوی عبداللہ المعروف مولوی غلام رسول صاحب بن اہل اللہ مولوی رحیم بخش صاحب بن اہل اللہ حافظ مولوی نظام الدین صاحب مشہور بن خادم بن الحافظ المتقی الکامل اہل اللہ بہاؤ الدین صاحب بن مولانا محمد اکرام صاحب بن مولوی عصمت اللہ صاحب بن مولوی عبداللہ صاحب بن شیخ سکندر صاحب بن [illegible] صاحب۔

یہ شجرہ نسب بموجب تحریر والد صاحب مرحوم ہے جو کہ انہوں نے اپنی بیاض میں لکھا ہے۔

ذات

آرائیں، اور قطب شاہ کی اولاد سے ہیں ہمارے جد اعلیٰ جنکا نام سکندر ہے موضع سکندرپور ضلع گجرات پنجاب میں رہتے تھے۔ یہ صاحب ہی اس گاؤں کے آباد کنندہ تھے۔ پیشہ زمینداری تھا۔ اب بھی ہمارے نسبی بھائی زمینداری پیشہ کرتے ہیں۔

ابتدائے بندوبست میں انگریزوں نے والد صاحب مرحوم کو طلب کیا اور کہا کہ اپنا نام موضع سکندرپور کے خانہ ملکیت میں درج کرالیجئے۔ چونکہ مولوی صاحب زاہد متقی تارک الدنیا اور متوکل علی اللہ تھے صاف انکار کردیا۔ اپنے بھائیوں اور دیگر خویش و اقارب نے بھی سمجھایا مگر آپ نے نہ مانا۔ زیادہ مجبور ہونے پر آپنے جواب دیا۔ اگر خداوند کریم نے ہماری قسمت وہاں رکھی ہوتی تو ہمارے آباء و اجداد اس جگہ کو چھوڑ کر ادھر نہ آتے۔ اب میں زمین کا حصہ لیکر اپنے نسبی بھائیوں کی دلآزاری نہیں کرنا چاہتا۔

اس سلسلہ کرام میں جو بزرگ گذرے ہیں کلہم اپنے اپنے وقت میں بے مثل گذرے ہیں کمالات علمیہ میں یکتا مصنف اور شاعر بے بدل۔ کوئی فن نہ تھا جسمیں اس سلسلہ کے بزرگوں نے علمی پھول نہ بکھیرے ہوں۔

طفولیت تعلیم اور تربیت

پانچ سال کی عمر میں مسجد میں قرآن شریف پڑھنے بٹھائے گئے۔ حافظہ اور ذکاوت بچپن میں بالکل نادرہ۔ جناب بزرگ کاکا شاہ صاحب نے آپکے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ پڑھ اللھم بارک لی فی علمی و عملی رب زدنی علما۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس روز کے بعد جب کاکا شاہ صاحب نے سینہ پر ہاتھ پھیرا تھا اگر میں نے سو صفحہ کی کتاب کو مطالعہ کیا تو مضمون از سر تا پا یاد ہوگیا۔ آپ بیس برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوگئے تھے۔ آپنے علم حدیث استاذ زمانہ مولانا سید محمد نذیر حسین المعروف حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی سے پڑھا اور سند حاصل کی۔ اور پھر مدینہ منورہ میں شاہ عبدالغنی صاحب جو اس وقت بڑے محدث تھے انکو حدیث شریف سناکر سند حاصل کی ہر دو اسناد کی عبارت آپکی سوانحعمری میں مفصل درج کیگئی ہے۔

حالت تدریس

آپ بعد فیصلہ مقدمہ واقعہ (غدر) دہلی قلعہ میاں سنگھ میں سکونت پذیر ہوئے (سردار میاں سنگھ مولوی رحیم بخش صاحب کا شاگرد تھا۔ جب اس نے موضع قلعہ میاں سنگھ کو آباد کیا تو مولوی رحیم بخش صاحب سے اجازت لیکر مولوی صاحب کو مع ان کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد صاحب قلعہ میاں سنگھ میں لے آیا تھا) اور لوگوں کو پڑھانا شروع کیا۔ آپکے پاس ہمیشہ ایک وقت میں تیس طالبعلم پڑھتے تھے۔ آپ سب کے خورد و نوش اور پوشش کے متکفل ہوتے تھے۔ آپکی محبت اور شہرت اور خبرگیری طلبہ کے لئے مقناطیسی کشش تھی۔ یہ مشہور تھا کہ مولوی غلام رسول صاحب طلبہ کو اولاد سے اچھا جانتے ہیں۔ آپکے فیض یافتہ اور مشہور علماء کے نام میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

(۱) مولوی علاؤ الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ (۲) مولوی محمد سکنہ موضع بکن (۳) مولوی محمد عظیم اللہ صاحب سکنہ پٹھون (۴) مولوی محمد عثمان صاحب سکنہ قلعہ گڑھ چوڑیاں (۵) مولوی قطب الدین صاحب ضلع فیروزپور (۶) مولوی محمد علی صاحب واعظ بوپڑی (۷) مولوی محمود شاہ صاحب مرحوم واعظ ضلع ہزارہ باغ (۸) مولوی بدرالدین صاحب سیالکوٹی (۹) مولوی بدرالدین صاحب گلواڑ (۱۰) مولوی احمد علی صاحب سکنہ کوٹ بھوانی داس (۱۱) مولوی شمس الدین صاحب جموں (۱۲) مولوی کرم دین صاحب جموں (۱۳) حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری (۱۴) حافظ محمد سکنہ تو ککر (۱۵) مولوی عبدالعزیز صاحب لاہوری (۱۶) حافظ غلام محمد صاحب ساکن سد املبوہ (۱۷) مولوی برہان الدین جہلمی (۱۸) مولوی محمد نعمان جہلمی (۱۹) مولوی نور احمد ساکن کھائی ضلع جہلم (۲۰) مولوی غلام حسین صاحب ساکن ساہووالہ۔ و [illegible] آپکے شاگرد ہیں۔

[illegible] پنجاب میں اول اول [illegible] اور توحید کا بیج بویا گو [illegible] ایک [illegible] کی بیخکنی کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ [illegible] و توحید و حدیث کہا جائے تو بجا ہے

[illegible]

باکرامت بزرگ گذرے ہیں۔ آپ ہر وقت باحضور تھے آپکا خیال ہر وقت اتباع میں رہتا تھا۔ ایثار بہت کرتے تھے۔ حتی کہ اگر کوئی آکر سوال کرتا اور پاس کچھ ہوتا تو اپنا جامہ اتار دیتے۔ پاؤں سے جوتا دینے تک دریغ نہ کرتے یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری سنت کے مطابق کرتے تھے مسجد کی خبرگیری بہت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ توشہ آخرت ہے۔

آپکا خلق رسولی تھا۔ آپکو اگر کوئی چھوٹا بچہ بھی دامن سے پکڑ لیتا تو جس جگہ چاہتا لے جاتا۔ اگر آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو خواہ کیسا ہی جھگڑتا ہرگز خفا نہ ہوتے آپکا وعظ نہایت ہی پرتاثیر ہوتا تھا صدہا آدمی آپکا وعظ سننے سے اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ کر مذہب اسلام میں آ گئے۔ آپکے وعظ میں دور سے لوگ مختلف مذاہب کے مختلف سوالات لیکر آتے اور جواب پاتے۔ آپکے وعظ میں بغیر اعتراض کے ہر ایک سائل کا سوال حل ہو جاتا تھا۔ آپ صاحب کشف بھی تھے۔ آپ ایکدن صبح کے وقت باہر رفع حاجت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں اہل ہنود کی ایک عورت نہا کر آ رہی تھی۔ اور "رام رام" کر رہی تھی۔ آپنے فرمایا لا الہ الا اللہ کہو۔ اس کی زبان پر اسی وقت یہی ذکر جاری ہو گیا اور مسلمان ہو گئی۔ آپکی ہزاروں کرامتیں ہیں طوالت کے خوف سے لکھنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

آپکی وفات کا بیان

آپ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے عاشق تھے کہ جب آپکی عمر کے تریسٹھ سال میں سے ایک دن کم رہ گیا تو فرمانے لگے۔ آج تک مجھ سے کوئی عمل کیا چھوٹا کیا گیا مطابق سنت رسول مقبول خطا نہیں ہوا۔ اب میری عمر تریسٹھ سال کی ہو گئی ہے اگر میں سو [illegible] تو یہ آخری سنت بھی پوری [illegible] بالکل تندرست تھے اور [illegible] بعد نماز ظہر آپ کلمہ کا ذکر کر اور کرا [illegible] کہ روح مبارک پرواز کر گئی اور آپکی آخری تمنا بھی پوری ہو گئی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ۔ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اولاد آپکے دو بیٹے ہیں۔ میرا نام عبدالقادر اور میرے چھوٹے بھائی کا نام عبدالعزیز ہے۔ فقط

مولوی صاحب مرحوم کی سوانح عمری مفصل کتاب کی صورت میں لکھی گئی ہے جو انشاء اللہ طبع ہو گی۔

(راقم الحروف عاجز عبدالقادر ولد مولوی غلام رسول صاحب مرحوم و مغفور سکنہ قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب)

سحر النبی اور جواب جرح

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارسی)

یہ مضمون ۷ اپریل کے اہلحدیث صفحہ ۰ پر درج ہوا تھا اوسی کا بقیہ آج درج ہے۔ گذشتہ حصہ میں اس امر پر بحث تھی کہ اسم مفعول کبھی اسم فاعل کے معنے میں آتا ہے جسکا نتیجہ فاضل مضمون نگار نے یہ نکالا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو مسحور کا لفظ اس آیت

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا

میں آیا ہے اس سے مراد ساحر ہے۔ اب جو اعتراض ہوا کہ آنحضرت کے حق میں ساحر اور مسحور دونوں لفظ آتے ہیں اسلئے دونوں بجائے خود رہنے چاہئیں اسکا جواب درج ذیل ہے۔

(اڈیٹر)

(۳) الزامات ساحریت و مسحوریت کی مشترکہ لطیفہ توجیہ فرماتے ہیں کہ "دونوں الزام الگ الگ ہیں۔ مسحوریت آپ پر دعوائے نبوت پر الزام تھا ...... معجزات دیکھکر جب لاجواب ہوئے تو ساحر کہا"

آپ یہاں کیا میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ توجیہ صرف آپ ہی کا ساختہ و [illegible] تا وقتیکہ [illegible] اور [illegible] خاص ہے بلا حوالہ ہے لہذا قابل قبول نہیں۔ دیکھئے آپ کے نزدیک میری یہ جرح آپکی طرح مکمل ہو گئی نا؟

آپ اپنی اس غلط توجیہ کا جواب سنئے! قرآن مجید میں ہے وعجبوا ان جاءهم منذر منهم وقال الكافرون هذا ساحر كذاب (ص) الفاظ قرآنی صاف کہہ رہے ہیں کہ کفار نے آنحضرت صلعم کو منذر بنکر آتے ہی ساحر کذاب کہا۔ جبکہ آپ نے ایک خدا کی طرف بلایا جیسا کہ آگے انکا مقولہ اجعل الالهة الها واحدا نقل کیا جاتا ہے معلوم ہوا کہ ابتدائے نبوت ہی میں ساحر کہا گیا۔ نہ یہاں معجزہ کا ذکر ہے نہ درجہ کمالیت کا۔ اسی طرح سورہ یونس میں ہے اکان للناس عجبا ان اوحینا الی رجل منهم ان انذر الناس (الی) قال الکافرون ان هذا لساحر مبین (پ ۱۱) اس آیت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ جب آنحضرت صلعم کو انذار ناس کی وحی ہوئی (یعنی نبوت ملی) تو کافروں نے آپکو ساحر کہا یہاں بھی کسی معجزہ کے دیکھنے اور درجہ کمالیت پر ساحر کہے جانے کا مذکور نہیں ہے پس آپکی توجیہ توجیہ الکلام بما لا یرضی به قائله کی مصداق ٹھیری اسیطرح موسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو آپنے لکھا ہے کہ "جبکہ ساحران فرعون کے مقابلہ پر آپ غالب آئے پس خطاب ساحر کا ملا" صحیح آیت قرآنی کے مخالف ہے۔ سب سے پہلے سورۃ اعراف ہی میں دیکھئے کہ جب موسےٰ علیہ السلام فرعون کے پاس آکر انی رسول من رب العالمین فرماتے ہیں اور دلائل پیش کرتے ہیں تو فرعون کہتا ہے۔ ان هذا لساحر علیم۔ اس کے بعد جادوگروں کے اکٹھے کئے جانے کا مشورہ و حکم ہوتا ہے وارسل فی المدائن حاشرین یاتوک بکل ساحر علیم اور پھر اس کے بعد مقابلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سورۃ [illegible] وغیرہ سب جگہ یہی مذکور ہے۔ حیرت ہے کہ قرآن مجید بھی آپکی نظر سے نہیں گذرتا؟ یا آپ اپنے غلط خیالی کی تائید کے لئے صحیح حدیث سے انکار کر دینا اور آیات قرآنیہ کی غلط توجیہ کر دینا جائز سمجھتے ہیں؟

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

(۴) حدیث بخاری و مسلم کو جو اصح الصحیح ہے رد کر دینے کے لئے آپ طرح طرح کی غلط تاویلیں کرتے ہیں۔ کبھی تو یہ کہتے ہیں کہ "آیت مفصل ہے مجمل نہیں"

[illegible]

حدیث کو حکم نہیں کہا جا سکتا۔ کبھی یہ لکھتے ہیں کہ "جب حدیث نص قطعی کے معارض ہو تو وہ تاویل طلب ہے۔" اور کبھی یہ فرماتے ہیں کہ "آیت یقینی ہے اور روایت احاد ظنی"۔ پہلے فقرہ سے چکڑالویت (اہلقران کا فرقہ) ٹپکتی ہے۔ دوسرے سے اہلحدیث کا رنگ جھلکتا ہے تیسرے سے حنفیت۔ نہ معلوم کہ آپ ان تینوں کے مجموعہ ہیں یا ہر سہ امور کا فرق نہیں جانتے۔ اگر آپ آیات کو ایسی مفصل مانتے ہیں کہ احادیث حکم نہیں ہو سکتیں تو فرمائیے کہ فلا وربك لا یومنون حتے یحکموك فیما شجر بینھم میں اللہ تعالٰے نے قضاءِ رسول صلعم کو جو حکم فرمایا ہے وہ فیصلے قرآنی ہیں۔ یا احادیثی؟ نماز کے اوقاتِ خمسہ و رکعات و ارکان وغیرہ کی تفصیل قرآن میں کہاں ہے؟ اگر آپ ان امور کو حدیث کی تفصیل سے ادا کرتے ہیں تو وہ روایات احاد ظنی ہیں یا نہیں؟ حالانکہ احناف جو روایات احاد پر (جو انکے یہاں ظنی ہیں) قیاس کو (جو مفید للیقین ہے) مقدم کیا کرتے ہیں۔ وہ بھی بہت سے مسائل میں خبر احاد کے مقابل میں تارک قیاس ہو گئے ہیں۔ اور احادیث احاد کو قاضی علی القرآن تسلیم کیا ہے کما ھو مذکور فی مقامہ۔

(۲) دوسرا فقرہ کہ "حدیث نص قطعی کے معارض ہو تو وہ تاویل طلب ہے"۔ پہلے اس نص قطعی کو (نص کی تعریف اور قطعی کی تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے) پیش تو کیجئے وہ کونسی آیت ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت پر سحر نہیں کیا گیا تھا؟ پھر حدیث سحر النبی کی تاویل پر غور کیا جائیگا۔ آیت ما نحن فیہ تو نص قطعی نہیں ہے۔ نہ حدیث بخاری اسکی مخالف ہے۔ کما بیناہ مفصلا۔ فثبت العرش ثم انقش ٭

(باقی باقی)

جلد پارہ ۱
[illegible]
اس میں دونوں [illegible]
[illegible]
(منیجر)

قادیانی مشن

بقیہ مباحثہ سرگودھا

یہ مضمون گذشتہ پرچے میں شروع ہوکر مخالف کی ایک دلیل کا ذکر مع جواب درج ہوا ہے۔ مباحثہ سرگودہ میں مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان نے ختم نبوت پر آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی پیش کی تھی جس کے جواب میں فریق قادیانی کی پہلی دلیل کا جواب سابقہ پرچہ میں آچکا ہے آج دوسری دلیل کا مع جواب ذکر ہے:۔ (نامہ نگار)

جواب نمبر ۲
از جانب قادیانی

"جس طرح لا نبی الخ رسول کریم (صلعم) کا قول ہے اسی طرح رسول کریم (صلعم) کا یہ قول بھی بخاری شریف میں ہے اِذَا هَلَكَ كِسرٰے فلا کسرٰے بعدہ واِذا هَلَكَ قَيْصَرُ فلا قَيْصَرَ بعدہٗ۔ اب اگر یہاں ذات کی نفی ہو تو یہ واقعات کے خلاف ہے کیوں؟ موجودہ قیصر کے بعد بھی اس قیصر کا بیٹا قیصر ہوا اس لئے لا قیصر کے یہ معنے ہوئے کہ قیصر کا بیٹا پہلے قیصر جیسا نہ ہوگا اسی طرح لا نبی کے یہ معنے ہوئے کہ میرے جیسا یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا۔" (صفحہ ۱۴-۱۵)

جواب نمبر ۲ کی تردید
از جانب محمدی

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۱۱ اور صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ پر ہے

عن ابی هریرة انه قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اِذَا هَلَكَ كِسْرٰے فلا كِسْرٰے بعدهٗ واذا هَلَكَ قَيْصَرُ فلا قَيْصَرَ بعده والذی نفس محمد بیده لتنفقن كنوزهما فی سبیل الله۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اب جو کسرے ہے جب وہ مریگا تو اس کے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا۔ اور اب جو قیصر ہے جب وہ مریگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے تم انکو خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کروگے۔"

فتح الباری جزء ۱۳ صفحہ ۳۲۴۔ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۵۹۳ نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ خاتمہ مجمع البحار کے صفحہ ۴۳ اور الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح جلد ۲ کے صفحہ ۱۳۳ پر مندرجہ حدیث کے الفاظ اذا ھلك کسرےٰ فلا کسرےٰ بعدہ واذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہ کی [illegible] میں یوں لکھا ہے۔

"ان المراد لا [illegible] کسرٰی بالعراق ولا قیصر بالشام وھذا منقول عن الشافعی رحمة الله علیه قال وسبب الحدیث ان قریشا کانوا یاتون الشام والعراق تجارا فلما اسلموا خافوا انقطاع سفرھم الیھما لدخولھم فی الاسلام فقال النبی صلے الله علیه وسلم ذلك لھم تطییبا لقلوبھم وتبشیرا لھم بان ملکھما سیزول عن الاقلیمین المذکورین۔

(ترجمہ) تحقیق مراد اس سے یہ ہے کہ نہ ہوگا کوئی کسرے عراق میں اور نہ کوئی قیصر شام میں۔ اور یہ منقول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ کہا کہ سبب اس روایت کا یہ ہے کہ قریش لوگ شام و عراق کی طرف تجارت کی غرض سے جاتے تھے پس جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کو یہ خوف ہوا کہ انکے اسلام لانے سے ان کے سفر شام و عراق کی طرف کے ٹوٹ نہ جائیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ان کی تشفی قلوب کے لئے کہی اور ان کو خوشخبری دی کہ کسرے و قیصر کی حکومتیں عراق اور شام کے ملکوں سے اٹھ جائینگی۔"

اب اس تشریح [illegible] ہوئے مرزائی صاحبان مندرجہ روایت [illegible] اٹھا سکتے ہیں؟

(باقی باقی) [illegible]

عقائد مرزا ۔ مرزائی عقائد کا صاف صاف بیان ۱ر (مینجر)

فیصلہ آسمانی حصہ اول، دوم، سوم، مرزا قادیانی کی مفصل تردید۔ ہر سہ حصوں کی قیمت عمہ منیجر

قابل توجہ اصحاب مدراس

اس خطۂ مدراس کے زمرۂ اہلحدیث کے قدیم پیشوا و مقتدا جناب مولنا مولوی عبدالقادر صاحب مدراسی عرف قادر بادشاہ مرحوم جو اپنی زندگی کو متوکلانہ حالت اور دینی خدمات میں بسر کر گئے۔ انکا ایک غریب خانہ رہگیا ہے اور انکا خاندان بھی زمانہ میں مصیبت زدہ اور افلاس کی حالت میں گذرتے جاتے ہیں۔ جس مکان میں ان کی ایک بیوہ بہو! اور دو دختران اور مرحوم کے موجودہ فرزند مولوی محمد حسن صاحب! اور ان کے بھی دو لڑکے اور بہو بچے تکلیف کے ساتھ قیام کئے ہوئے ہیں۔ اس مکان کا یہ حال ہے کہ قریب آدھا حصہ منہدم اور باقی بالکل شکستہ ہے۔ گھر کا حال یہ اور گذران کا حال وہ۔ تو اس پر اور ایک مصیبت یہ آپڑی کہ اس مکان کے ایک حصہ دار مولوی صاحب مرحوم کی دختر جو فی الحال حیدرآباد میں سکونت پذیر ہیں اپنے حصۂ شرعی کی طالب ہو کر مولوی محمد حسن صاحب یعنی اپنے برادر سے سخت متقاضی ہوئی۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کی حالت بھی آجکل اچھی نہیں اور معاش کی تنگی ہے اس لئے جناب ڈاکٹر سید عبدالقادر صاحب جیلانی جو ایک قومی ہمدرد شخص ہیں انکی حالت پر رحم کرکے ان کی ہمشیرہ کا ثلث حصہ جو حساب سے تین سو روپیہ نکلتے تھے اس رقم کو مولوی صاحب موصوف کی جانب سے بطور قرض حسنہ ادا کر دیا اس شرط پر کہ مولوی صاحب بہت جلد جلد یہ مبلغ ادا کردیں اور اپنی جانب سے پچیس روپے کا عطیہ بھی دیا۔ غرض مولوی صاحب کے ذمہ مبلغ دو سو پچھتر روپے [illegible] باقی ہے۔ اگر مکان فروخت [illegible] رہنے کا ٹھکانہ نہ ہوگا۔ اور کنبہ کا کثیر [illegible] گذارہ کے ساتھ قیام کی تکلیف بھی وارد ہو جائیگی۔ مولوی صاحب موصوف ایک غریب متقی پرہیزگار آدمی ہیں اور کچھ عمر رسیدہ بھی ہیں۔ یہاں انجمنوں میں للہ وعظ و نصیحت کیا کرتے ہیں۔ توحید و سنت کی اشاعت ہمیشہ کرتے رہتے ہیں اسلئے ایسے غریب اور متقی آدمی کی تائید و کمک کرنا بالکل ضروری جان کر ہم قوم سے اور ہر صوبہ کے ہمدرد برادران اہلحدیث سے عاجزانہ اور مخلصانہ التماس کرتے ہیں کہ حسبۃً للہ اس ذمۂ قرض سے ان کو سبکدوش کرادیں۔ جو احباب ان کی غربت اور تکلیف کو دیکھکر عطیات ارسال فرماتے ہیں وہ جناب ڈاکٹر سید عبدالقادر صاحب جیلانی ساکن سینٹ تامس مونٹ متصل مدراس کے نام اور پتہ پر روانہ فرماویں۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث چندہ دینے والے احباب کا شکر ادا کیا جاویگا۔ روانہ کرنے کا پتہ ضرور انگریزی میں تحریر کریں برادران اہلحدیث مولوی صاحب موصوف کی حالت پر رحم کرکے ضرور کچھ اعانت کریں۔ خدا نے چاہا تو قلیل چندہ سے بھی مقصد پورا ہو جائیگا جزاکم اللہ فقط والسلام۔

(الملتمسان جملہ اراکین انجمن اسلامیہ سیدآباد (مدراس)

(مرسلہ محمد تاج الدین)

اہلحدیث اصحاب مدراس کے گوش گذار ہونے کی تو کچھ بات نہیں۔ خدا کرے اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔ مولوی صاحب واقعی قابل عزت ہیں ٭

ایک خستہ دل بوڑھے کی اپیل

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

عالم طفلی ریاست اور زمینداری کی حالتیں گذرا ایام جوانی تعلیم و تعلم شغل علمی دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے بحمد للہ بہت اچھا گذرا۔ اور دنیوی فارغ البالی کی شکر میں دینی خدمت بھی حتی الامکان انجام دیتا رہا مگر افسوس جوانی کے ساتھ ساتھ افلاس و ادبار نے آگھیرا۔ جائداد موروثی دشمنوں کی چال بازیوں یا نصیب کی خوبیوں سے تلف ہوگئی جسکی ایک عجیب و غریب داستان بڑی طولانی ہے (دیکھو سوانح خستہ دل کی جو پہلے بھی شائع ہو چکی ہے) مکان مسکونہ پر ظالموں کا قبضہ ہونے پر مجبوراً و اکراہاً بصد حسرت و آہ گریاں و نالاں اپنی آبائی جگہ کو خیرباد کہکے پہلے دو سال تک وطن ہی کے مواضعات میں اپنے اہل و عیال کو لیکر حیران و سرگردان پھرتا رہا کہیں بچوں کی رہائش و معاش کی صورت نہ ہوئی بالآخر قسمت نے وطن چھوڑایا اور دور دراز مقام موضع [illegible] ضلع گونڈا کے چند احباب کے اصرار سے موضع پھول جو انہیں احباب کا موضع ہے اسمیں آکر قیام کیا جسکو عرصہ سات سال کا ہو گیا۔ اقبال تو وطن سے ہی رخصت ہو گیا تھا بدنصیبی اور ادبار نے یہاں بھی ساتھ نہ چھوڑا۔ وہی احباب جو اپنی آنکھوں پر بٹھا کر وطن سے لائے تھے بے پرواہ ہو گئے انا للہ۔

میرے پیارے بھائیو! مجھ میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رہی۔ میرے دست و پا بیکار ہو گئے۔ میری بصارت نے جواب دیدیا۔ میرا بایاں حصہ بدن کا ماؤف ہو گیا۔ عقل میں نمایاں تبدیلی ہو گئی۔ آہ درد کردہ نے مُردوں سے بدتر کردیا۔ میرے ۲۳ سالہ جوان فرزند محمود الحق (دیکھو اخبار اہلحدیث ۱۰ اپریل [illegible]) اور جوان داماد ابراہیم (دیکھو اخبار اہلحدیث [illegible]) ان دونوں کے مرحوم ہونے نے میرے بازو توڑ دئیے کیا اب اس ستر سالہ بوڑھے سے بڑھکر کوئی اور بھی مبتلائے رنج و محن ہوگا؟

کدورتی ہے جو دل مبتلا کے مستزاد جائے
جو ہو سکے دوا درد دل رجوع کیا جائے

میرے معزز بزرگو! میرے ہونہار نوجوانو! اِرحَمُوا مَن فِي الأَرضِ يَرحَمكُم مَن فِي السَّمَاءِ ارشاد رسول عربی روحی فداہ ابی و امی کی نصیحت من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بہا کربۃ من کرب یوم القیٰمۃ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان وَفِي أَموَالِهِم حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالمَحرُومِ پر عمل کرو۔ امسال کثرت بارش سے مکان مسکونہ کا اکثر حصہ منہدم ہو گیا ہے [illegible] بقیہ کے بھی گرنے کا اندیشہ ہے مرمت کی سخت ضرورت ہے اسکا انتظام کرادو نیز آئندہ کے لئے میرے بیکس بچوں کی بیوہ اور تیرہ سالہ بیوہ لڑکی کے یتیموں کی پرورش کے لئے کافی انتظام کرکے ہمیشہ کی آئے دن کی مصیبتوں کا (ص)

(ص) خاتمہ کرکے عنداللہ ماجور اور یتیموں و معصوموں کی دل سے دعا اور ترقی عمر و دولت کی دعائیں لیں باقی والسلام۔ ہر قسم کی ترسیل کا پتہ:۔ محمد دبکاوی۔ ڈاکخانہ تلسی پور ضلع گونڈا اودھ۔

اڈیٹر۔ مولوی صاحب واقعی ایک مسن بزرگ قابل توجہ احباب ہیں۔ احسنوا ان اللہ یحب المحسنین ٭

اہلحدیثانِ بمبئی کا جواب

اور عرضداشت

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ مارچ میں ایک مضمون بعنوان "بمبئی کے ایک اہلحدیث کی توجہ کا شکریہ" مولوی عبدالقادر صاحب کا شائع ہوا ہے جسمیں بمبئی کی اہلحدیث جماعت کا ذکر کرتے ہوئے مولوی صاحب موصوف نے بمبئی کی مسجد والی جماعت کو احمد رحیم صاحب کے مضمون مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۳۴ھ بعنوان "بمبئی میں اہلحدیثوں کو توجہ" کی طرف توجہ دلائی ہے اور اپنی خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ہم لوگ (مسجد والی جماعت) اس مضمون کی صحت او عدم صحت کی تصدیق کریں۔

ہم لوگ ممنون و مشکور ہیں اور مولوی صاحب کی منصفانہ روش کو مخلصانہ نظر سے دیکھتے ہیں حقیقت میں یہی وہ اسلامی درس ہے جسکا سبق تیرہ سو سال سے مسلمانوں کو مل رہا ہے۔ بہرصورت مولوی عبدالقادر صاحب نے دونوں فریقوں پر انصاف کی نظر ڈالی ہے ان کے ہم نہایت شکر گذار ہیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

بمبئی کا اختلاف محض اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے رونما ہوا۔ انسان میں جب ایک کمزوری پیدا ہوتی ہے تو بہت سی کمزوریوں کے لئے راستہ بن جاتا ہے چنانچہ جب دل میں حسد اور بغض و کدورت کو جگہ ملی تو آئندہ کے لئے راستہ اور صاف ہوگیا۔ نوبت باینجا رسید کہ غزنوی اور کانفرنسی دو نام پیدا ہوگئے جسے ہم لوگ اپنے لفظوں میں یوں کہتے ہیں کہ حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے کانفرنس کی آڑ پکڑلی اور اپنے آپ کو حنفی بنا دیا۔ اس سے آگے ترقی کرتے ہوئے ہم پر بہتان لگانے شروع کر دیئے اور جھوٹی اشاعتوں سے اصل واقعہ کو نابود کرنے کی کوشش کیگئی۔ یہ حالات دیکھتے ہوئے ہم لوگ نہایت صداقت سے مولوی صاحب موصوف اور مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر اہل حدیث بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ جھگڑا نہ قومی ہے نہ مذہبی یہ ذاتیات[1] کے جھگڑے ہیں۔ جو کسی کے مٹائے نہ مٹینگے جبتک دلوں میں خدا کا خوف اور موت کی یاد تازہ نہ ہو۔

اس اختلاف کی ابتدا کانفرنس سے چھ سال قبل کی ہے اسکی بنا ایک ایسے شرمناک فعل سے اٹھی ہے جسکا ذکر کرتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے۔ ہم لوگ نہیں چاہتے کہ کسی خانگی لغزش کا ذکر اخباری دنیا میں پیش کریں۔ بہرحال ہمیں یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ کانفرنس کے قائم ہونے سے پہلے جماعت کا چند لوگوں سے اختلاف ہو چکا تھا۔ ان لوگوں کا رسوخ عوام میں زیادہ تھا وہ لوگ صاحب مال و منال تھے۔ اسلئے ہماری غریب جماعت کو دق کرنے پر وہ لوگ تل بیٹھے اور اصل فعل پر پردہ ڈالنے کیلئے مسجد کے متولیوں پر بہتان لگانے شروع کر دیئے اور ہم لوگوں کو مسجد سے بے دخل کرنے کیلئے اوقات مسجد کا جھگڑا کھڑا کر دیا۔ ان سب باتوں کی بنا قائم ہو چکی تو اس کے بعد کانفرنس قائم کرنیکی بمبئی میں تحریک ہوئی۔

اوپر ذکر کر دیا گیا ہے کہ یہ اختلاف چند شخصوں کی طرف سے تھا۔ کانفرنس کی آواز بلند ہوتے ہی ان لوگوں نے سب سے پہلے اپنا قدم بڑھایا اور کانفرنس کی آواز پر لبیک کہدیا۔ اور جماعت کے لوگ جو ان کی عقائد سے بخوبی واقف تھے۔ خاموش ہو رہے۔ کانفرنس کی شرکت کے بعد سے آجتک جو جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر خوب روشن ہے وہ ظالم و مظلوم دونوں کو پہچانتا ہے۔ اور ہمارا رنج و غم سب اسی میں صرف ہے۔

آجتک جو کوشش ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ مسجد کے متولی بنائے جائیں۔ ہم لوگ (یعنی مسجد والی جماعت) ان سے راضی نہیں۔ ہمارا حساب کتاب ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس پر مزید اطمینان کیلئے جماعت کے پانچ شخصوں کو منتخب کر کے حساب اون کے ہاتھ میں دیدیا ہوا ہے اور سب جماعت ہر مہینہ حساب و کتاب کی جانچ اور پڑتال کرتی ہے اس کے علاوہ جماعت کا ہر شخص جب چاہے حساب دیکھ سکتا ہے۔

یہ بارہ سالہ پرانا جھگڑا ہے جسے ناظرین کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان باتوں کو کیونکر کانفرنس کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اگر تحقیق کرے تو اسے فوراً معلوم ہو سکتا ہے کہ بمبئی میں جسے کانفرنس کے نام سے یاد کیا جا رہا ہے وہ کانفرنس نہیں اور نہ ہی ہمدرد کانفرنس کے اصول ان میں ہیں۔

رہی ہماری کانفرنس میں شرکت، سو اس کے متعلق عرض ہے کہ وہ فرقہ جو حنفیوں سے ملکر اہلحدیثوں پر مقدمہ کرائے (۲) جو اپنے آپکو عدالت میں حنفی ٹھیرائے (۳) جو ضرورت پڑنے پر اہلحدیثوں پر جہاد سے (۴) جو بدمعاشوں کو رشوت دیکر اہلحدیثوں کو [illegible]۔ اگر ایسے فرقہ کا نام اہلحدیث کا شریف ہماری غیرت ایمانی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم صاف [illegible] کہ ایسی کانفرنس سے ہم قطعی بیزار ہیں۔ ان باتوں کو روزمرہ دیکھتے ہوئے ہم اتنا اور عرض کر دیتے ہیں کہ اگر صدر کانفرنس ہمیں شریک کرنا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ بمبئی کانفرنس پر سے (موجودہ) شخصی اقتدار اٹھادے اور موجودہ مسجد علیحدہ کردے۔

مذکورہ بالا سطور میں جن باتوں کو کانفرنسی احباب کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہیں اور ہم پوری صداقت سے ان سب باتوں کے ثبوت ہم پہنچا سکتے ہیں۔

باقی یہ عرض کرنا رہ گیا ہے کہ ہمارا حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری سے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ علماء کے جھگڑے میں ہم دخل کا یا کسی کو برا ٹھیرانے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ نیز ہم مولانا موصوف کی شان میں کوئی گستاخی کا لفظ سننے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔

آخر میں ہم لوگ مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب اور عام اہل حدیث بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم لوگ غریب جماعت ہیں اور مزدوری پیشہ ہیں صبح سے شام تک ملوں میں کام کرتے ہیں۔ ہم لوگوں میں اتنی فرصت اور لیاقت نہیں کہ اخباروں کے مضمون پڑھ سکیں یا سمجھ سکیں۔ ہمیں جواب لکھنے کی بھی تمیز نہیں۔ اس لئے آئندہ ہمیں معاف رکھا جائے۔ (خاکساران [illegible] رمضان شیخ عبدالغفور محمد عیسیٰ منشی امیر وغیرہ جماعت بھائی قلعہ بمبئی)

اڈیٹر دوسری جماعت سے بھی ایک مراسلہ آیا ہے جو قریب قریب یہی مضمون بتاتا ہے کہ فریقین میں نزاع مذہبی نہیں اس مراسلہ میں فریق مسجد

---

[1] اہلحدیثوں سے ذاتیات کے جھگڑے ؟ واللہ (اڈیٹر)

پر سخت اخلاقی اور حسابی الزام ہیں مگر سارا نقل نہیں کرتے چند فقرات بطور نمونہ درج ہیں۔

بمبئی کی جماعت اہلحدیث کا نزاع

ناظرین اس بات کو معلوم کر کے حیران ہونگے۔ کہ یہ جھگڑا کسی مذہبی مسئلہ کی اختلاف کی بناء پر نہیں بلکہ صرف ذاتی عناد اور خودغرضی پر مبنی ہے۔ مدرسہ والی جماعت نہ مسجد پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ نہ اوقاف مسجد پر اسکی نظر ہے۔ نہ اس نے کسی قسم کی پیش قدمی کی نہ مسجد سے علیحدہ ہوئے۔ [illegible] کو تسلیم کرنے کی بنا پر مولوی جعفر صاحب [illegible] کو ناجائز کہتی ہے۔ نہ مسجد والوں سے نہ مولوی [illegible] صاحب سے مدرسہ خیرالعلوم کی امداد کی خواہاں [illegible] اس کے برعکس مسجد والی جماعت مدرسہ والوں کو اور نیز دیگر اصلاح طلب حضرات کو کانفرنسی وغیرہ دلآزار الفاظ سے یاد کر کے انکو خارج از اہلحدیث بتاتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مسجد میں آنے دینے سے مزاحم ہو کر ان پر آوازے کستی ہے۔ اس جماعت کے نزدیک اہلحدیث صرف وہی شخص ہے جو اس جماعت میں شامل ہو اور اس کے احکام کی اندھا دھند تعمیل کرتا رہے اور مقدمہ بازی کے لئے چندہ دیتا رہے۔ جو شخص اس جماعت میں نام نہ لکھوائے اور مقدمہ بازی کے لئے چندہ نہ دے۔ اور فریق اصلاح طلب سے میل جول رکھے ان کی دعوتوں اور تقریبوں میں شامل ہو۔ وہ اہلحدیث نہیں۔ اسی طرح جس شخص کا عقیدہ "رسالہ اہلحدیث کا مذہب" (مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب) کے مطابق ہو وہ ثنائی اور جو اہلحدیث کانفرنس سے عقیدت رکھے وہ کانفرنسی اور زمرۂ اہلحدیث سے خارج ہے۔ ان لوگوں سے جو کوئی میل جول رکھے یا ان کی دعوتوں اور تقریبوں میں شامل ہو یا ان کو اپنے یہاں مدعو کرے تو وہ بھی زمرۂ اہلحدیث سے خارج جو شخص مسجد کے حساب وکتاب کا مطالبہ کرے اصلاح کا طالب ہو اسکو مارنا پیٹنا طرح طرح کی تکلیفیں دینا آوازے کسنا اسکی آبرو ریزی کرنا ہر طرح جائز ہے۔

راقم ایک واقف کار (از بمبئی)

اڈیٹر اچھا ہوا کہ اصل بات نکل آئی۔ کہ یہ جھگڑا مذہبی یا مجلسی نہیں بلکہ ذاتی ہے اسلئے اس کے متعلق مضمون نویسی بند کر کے خدا سے دعا ہے کہ خدا ہم سب کو اپنا خوف اور توحید و سنت کا شوق دے۔ غور سے دیکھا تو ہر جگہ اسی قسم کا ذاتی جھگڑا پایا گیا۔ بظاہر دیکھا تو دونوں فریق مذہبی صورت میں آستینیں چڑھا کرتے بیٹھے ہیں۔ ذرہ غور کر کے اندر کی تہ تک پہنچے تو وہی جلوہ دیکھا جو قرآن مجید میں انسانی بداخلاقی کی بری تصویر کا دکھایا گیا ہے:۔

أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ

اسلئے میں اپنے بھائی اہلحدیثوں کو جو حدیث کی دل سے قدر کرتے ہیں اور اس پر فدا ہیں ایک حدیث پر توجہ دلاتا ہوں۔ اس پر توجہ کرینگے تو فائدہ اٹھائینگے ورنہ سپرد خدا۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا تھا کیا میں تمکو ایک ایسا کام بتاؤں جو نماز روزہ حج اور جہاد وغیرہ سے بھی افضل ہو صحابہؓ نے عرض کیا ہاں فرمایا

"اصلاح ذات البین"

یعنے آپس کے تعلقات اچھے رکھنا" سب سے اچھا ہے۔ پھر فرمایا:۔

وفساد ذات البین هی الحالقة

(یعنی آپس کی پھوٹ تمام نیکیوں کو مونڈنے کا استرہ ہے)

اہلحدیث بھائیو! اگر یہ حدیث تمہاری نزدیک قابل عمل ہے تو مہربانی کر کے آمین رفع یدین کی طرح اس پر بھی عمل کرو۔

نوٹ بمبئی کے متعلق آئندہ مضمون درج نہونگے اس میں استعارنار کا خطرہ ہے فریق مدرسہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ فریق مسجد اقراری ہے کہ اعتقادی اختلاف نہیں۔ فریق مدرسہ کے جو الزامات متعلقہ جائداد اور انتظام کے ہیں۔ اون کے تصفیہ کے لئے کسی معتمد صاحب کو منصف مان لیں۔ ہم کسی کا نام نہیں لے سکتے۔ کیونکہ مقامی حالات سے ہم واقف نہیں۔ البتہ اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کے اصول کو ملحوظ رکھیں اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون۔

ہم کمزور اہلحدیثوں کی فریاد

اما بعد فدوی عرض پرداز ہے کہ جناب کے مضامین نمبرہ - ۹ - اخبار اہلحدیث میں دیکھکر زیادہ خوش ہوا ماشاءاللہ کہ جناب نے سوتی ہوئی انجمنوں کو مشورہ دیکر خوب جگایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپکی ایمانی روش کے آگے مجھکو بھی اپنی سرگذشت کچھ مختصر سی گوش گذار کردینے کا خیال ہوا تاکہ آپ کی آئندہ کی تحریرات و تجویزات سے ہمارے لئے بھی کچھ استفادہ نکل آئے واضح ہو کہ میسور شہر کی اسی ہزار کی آبادی میں تقریباً پندرہ ہزار مسلمان ہیں۔ اور بائیس تئیس مساجد اور بکثرت مدارس بر مسلک احناف موجود ہیں مگر علماء اہلحدیث کی بے اتفاقی سے ابتک یہاں نہ کوئی مدرسہ ہی اہلحدیث کا ہے اور نہ کوئی مسجد۔ لیکن اس کے قرب وجوار میں پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر مختلف مقامات میں چار پانچ مسجدیں اور جماعتیں موجود ہیں مگر ان میں بھی فی زمانہ بدعتیوں کا دباؤ پژمردگی پیدا کرکے انہیں بھی صرف نام کے اہلحدیث بنا رکھا ہے۔ چونکہ کسی زمانہ میں یہاں مخالفین اہلحدیث کماؤں نے اپنی تحریرات جہلا کے ہاتھ دے گئے ہیں جن کے ساتھ مولوی غلام رسول مدراسی اور قاضی عبدالقدوس لشکری وغیرہ کے فتاوے بھی ہیں۔ چندن پہلے اگرچہ جناب مولانا مولوی ابوالحسن صاحب نے یہاں تشریف لاکر اس ناجائز اثر کو بہت کچھ قدرا تھا۔ مگر انکے بعد مفسدوں نے پھر اپنا رنگ مضبوط جمالیا۔ اگر مولانا کے بعد علماء حق [illegible] اپنی مسلسل کوششوں سے یہاں ایک مسجد یا انجمن قائم کردیتے تو ضرور آج تک ایک بڑی جماعت ہو جاتی۔ لیکن باوجود کئی مصائب نامے اور متنازعی اشتہارات جناب مولانا ثناءاللہ صاحب کو روانہ کرنے کے اور اہلحدیث کانفرنس کو خطوط لکھنے کے آجتک ہمکو اپنی زندگی میں اطمینان نصیب نہیں ہوا ہے۔ خادم انجمن اہلحدیث

[illegible]

مدراس سید عبدالقادر جیلانی صاحب بھی یہاں تشریف لاکر حقیقت سے آگاہ ہوکر گئے ہیں۔ اور ارباب چہار مینار عسکر بنگلور سے ہنوز التماس جاری ہے اور یہاں میں نے احتیاطاً ایک انجمن محبان رسول نامی جاری کر رکھی ہے۔ تاکہ اہلحدیث علماء تشریف لایا کریں اور یہاں کے غیر متفق اہلحدیث احباب کو انجمن کی طرف توجہ دلایا کریں۔ ہم کو از حد آرزو ہے کہ یہاں ایک انجمن اہلحدیث اچھی طرح قائم ہو۔ فقط والسلام

(راقم احقر العباد سید احمد علی عنبگری ساز

لباجنس ڈون بلڈنگ میسور)

اڈیٹر اس خط پر توجہ ہونی چاہئے۔ احباب بنگلور پیارم پیٹ اور مدراس وغیرہ بہت جلد متوجہ ہوکر اپنے کمزور بھائیوں کی امداد کریں اور قوت پہونچائیں ۔

اشعار فارسی در ذکر قادیانی

سپس از ثنائے خدائے ودود !
سزد بر حبیبش سلام و درود
بر اصحاب و اتباع و اتباع شان
پیاپے بود رحمت حق رواں !
ازاں پس رسانم بخدمت سلام
پس از وے ازیں بندہ بشنو پیام
کہ دیدم باجارت اے فخر دیں !
سہ صد جمع کردی پئے قادیین[1]
کنم آفریں بر دلیری تو
مسلم بعالم است شیری تو
ترا شیر پنجاب گفتن سزاست
کہ چوں تو نہ مردے بہ پنجاب خاست
تو ہر بار دادی بایشاں شکست
ندارند جز باد چیزے بدست
بجز راہ بگیرند راہ گریز !
کہ کردند با شیر نر پنجہ تیز !
ز انصار دین خدا دانمت !
نہ بیہودہ گفتم بجا دانمت
ترا حشر باشد بانصار دین
چو تو بہر حق مے کنی کار دیں
توئی فاتح قادیاں بو الوفا
ترا نصرت حق رسید از سما
بہر کار ایزد ترا یار باد !
ز دور حوادث نگہدار باد
شب و روز خواہم ز خلاق جاں
کہ از رنج دارد خدا در اماں
نیابی ز آفات دوراں گزند
کنی کار کاں مر خدا را پسند !
رہ راست رو تا شوی نیکنام
کہ از راستی خوش شود خاص و عام
ز ناراستی مرد گردد خوار !
کہ کاذب شود خوار و بے اعتبار
ندیدی سوئے قادیانی مسیح !
کہ از کذب و ناراستی شد فضیح
بعالم ورا نام کذاب شد
ز ناراستی خوار و بے آب شد
بالہام از کذب شد مدعی
سزد گر بگوئم ورا مفتری
ہر آنچہ او بالہام با خلق گفت
نگل دیگر از گفتن او شگفت
بگفتا کہ بر آسماں کردگار !
ببست عقد من با زن ہوشیار
اگر ہست از من زما وائے او !
بہ ہشیار پور خاص تر جائے او
خدانم دریں گفتنش کرد خوار
نیامد بعقد آں زن نامدار
بمایوسی و نامرادی بمرد !
بدیگر بر خود حسرت عقد برد
دگر گفت کہ آں قسم ہمیں شباب
بہ در پانزدہ ماہ بہ رنج و عذاب
ولیکن بمیراد آں ہم نمرد
ز الہام ملہم خجالت ببرد
غرض زینچنیں چند الہام راند
کہ ملہم دراں سخت حیراں بماند
گہے نامدہ وحی حق سوئے او
نہ جبریل دیدہ گہے روئے او
نہ گاہے رسیدہ برہ از سما !
نہ دیدہ گہے روئے صدق و صفا
چو صاحب [illegible] ہے دانشش
سر ثنا [illegible] ہمے خوانشش
نہ [illegible] مسیح را مثیل
کہ او [illegible] سلانِ جلیل
کجا [illegible] مریم کجا ہیرزا
چہ نسبت بود خاک را با سما
چہ نسبت شب تار را با نہار
چہ نسبت خزاں را بود با بہار
کجا کفر و اسلام اے نیک رائے
مسیح بود از بندگان خدائے
چہ دارند مرزائیاں اعتقاد
کہ دور اند از راہ صدق و سداد
چرا باز نامندہ زیں کجروی
چہ انجام باشد ازیں پیروی
چو ایشاں گرفتند ناراست راہ
فتادند زیں راہ چو کوران بچاہ
الا اے کہ بر نقش مرزا روی !
کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
مدہ زندگانی خود را بباد
مگر روز محشر تو آری بیاد
عزیزا ازیں گفتن خود خموش
تو بر راہ حق باش و حق را نیوش

راقمہ

(عبد العزیز خلف المولوی غلام رسول المرحوم ساکن القلعہ)

الہامات مرزا — مرزا قادیانی کے الہامات اور پیشگوئیوں کی تردید قابل دید قیمت ۱۲/ منیجر

نکاح مرزا یعنی مرزا قادیانی کی نکاح والی پیشگوئی کی تردید - قابل دید - ۳/ منیجر

---

[1] یعنی برائے تصحیح حدیث بنجم دجال الخ ۱۲

فتاوے

اطلاع دفتر اہلحدیث امرتسر سے فتوے پوچھنے والے فی سوال ۲؍ اور فرائض (تقسیم ترکہ) میں فی درجہ ۸؍ غریب فنڈ کے لئے بھیجا کرے۔ اخبار اہلحدیث میں درج کرانے پر فی سوال ا۲؍ اور فی درجہ ۴؍ غریب [illegible] بھیجنے چاہئیں۔ غریب فنڈ کا حساب اگلے [illegible] میں چھپا رہتا ہے جوابی لفافہ پر اپنا [illegible] (مفتی)

س نمبر ۱۳۹ صنفان من [illegible] ینالہما شفاعتی المرجیۃ والقدریۃ قیل یارسول اللہ من القدریۃ قال یقولون لا قدر ۔ قیل فمن المرجیۃ قال قوم یکونون فی آخر الزمان اذا سئلوا عن الایمان قالو نحن مومنون انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس حدیث کا مطلب کیا ہے اور کس کتاب میں اور کیسی حدیث ہے؟

(محمد صدیق حسن چائی باسہ)

ج نمبر ۱۳۹ یہ روایت ترمذی میں اس طرح آئی ہے صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجیہ والقدریہ

(جلد دوم ص۳)

اسکو امام ترمذی نے حدیث حسن کہا ہے۔ مرجیہ اوس فرقہ کا نام ہے جو عمل کو ایمان میں کسی طرح کا دخل وجوداً یا عدماً نہیں مانتے۔ قدریہ اوس فرقے کو کہتے ہیں جو خدا کی تقدیر کے منکر ہیں۔ تقدیر چونکہ علم الٰہی کا نام یا اوس پر مبنی ہے۔ اس لئے تقدیر کا انکار کرنا گویا علم الٰہی کا انکار کرنا ہے جو خدا کی ذات تک اثر پہونچاتا ہے اس لئے اون لوگوں پر خفگی ہے

(۴؍ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۰ یہاں صرف دو تین اہلحدیث ہیں رمضان شریف کے زمانہ میں جس مسجد میں مذکورہ بالا اہلحدیث لوگ نماز پڑھتے ہیں وہاں جماعت احناف کی کثرت کی وجہ سے ۲۰ رکعت تراویح کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ ان اہلحدیث کو دوسری جگہ نماز پڑھنے میں دقت ہوتی ہے اس لئے یہ لوگ ۲۰ رکعت والی جماعت میں شامل ہوکر ۸ رکعت پڑھ لیتے ہیں اور بعد اس کے ۳ وتر الگ پڑھتے ہیں۔ کیا اسطرح یہ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (احمد رضا مسلم بازار۔ ضلع ہزاری باغ)

ج نمبر ۱۴۰ اہلحدیث کے نزدیک مسئلہ تراویح یوں ہے کہ ۸ رکعت سنت ہیں اور ان سے زیادہ نفل۔ اس لحاظ سے کوئی شخص ۸ رکعت سنت کی نیت سے پڑھکر وتر پڑھ لے تو سنت سے سبکدوش ہوگیا۔ جو لوگ زیادہ پڑھیں اون کا اختیار ہے۔

س نمبر ۱۴۱ جب امام جمعہ کی دونوں رکعت پڑھکر تشہد میں بیٹھا تھا۔ اس وقت زید آکر جماعت میں ملگیا۔ بعد سلام پھیرنے امام کے اب زید کو ۲ رکعت جمعہ کی ادا کرنی چاہئے یا ۴ رکعت ظہر کی؟ کیونکہ اب وہ اکیلا نماز پڑھتا ہے اور جمعکی نماز اکیلے نہیں ہوتی۔ از روئے قرآن و حدیث جواب سے سرفراز فرمائیں (د ۔ پ)

ج نمبر ۱۴۱ زید چونکہ مقتدی بن چکا ہے اس لئے جمعہ کی دو رکعت پڑھیگا۔

(۲؍ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۲ مسمات حبیب النساء نے وفات پائی۔ جس کے کنبہ کی تشریح ذیل میں ہے شرعاً حصہ کس کو اور کتنا کتنا ملتا ہے؟ ۔ مسمات حبیب النساء

محمد صغیر حسن	مسمات رحمت النساء	مسمات امیرجان
خاوند	ہمشیرہ حقیقی	مادر حقیقی

جواب نمبر ۱۴۲ مسـ حبیب النساء

خاوند	مادر	ہمشیرہ
۳	۲	۳

سارے مال کے ۸ حصے کرکے مذکورہ بالا صورت سے تقسیم ہوگی۔ مسئلہ عولیہ ہے۔

نوٹ:۔ یہ سوال قلمی جواب کیلئے آیا تھا پتہ مرقوم نہ ہونے کی وجہ سے درج اخبار کیا گیا۔ (مفتی)

س نمبر ۱۴۳ جالو اپنی پہلی لڑکی کا نکاح مبارک سے دوسری لڑکی کا تبارک سے تیسری کا قادو سے چوتھی کا مادو سے کردیتا ہے۔ چاروں لڑکیاں باپ کے گھر میں ہی رہتی ہیں چند روز کے بعد قادو کی عورت مرجاتی ہے پھر بھی قادو سسرال میں رہا کرتا ہے۔ اور مادو کی عورت سے ناجائز تعلق پیدا کرتا ہے۔ یہ تمام کارروائی تبارک اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور قادو کو مادو کی عورت کے سامنے یہ شعر پڑھتے ہوئے سنتا ہے ع نہ چھیڑ و ہمیں ہم ستائے ہوئے ہیں۔ مادو کو خبردار کرتا ہے۔ مادو اپنی عورت سے جواب طلب کرتا ہے۔ عورت خطا کی قائل ہوتی ہے اور مادو سے معافی چاہتی ہے پھر مادو پنچ کے ذریعہ آئندہ کے لئے اسکا فیصلہ کراتا ہے۔ پنچ فیصلہ دیتی ہے کہ جب مادو کی عورت جالو کے گھر میں رہتی ہے تو قادو جالو کے گھر سے نکل جائے۔ پنچ کے فیصلہ دینے پر بھی جالو اپنے گھر میں مادو کی عورت [illegible] پر قادو کو بھی دھکیل رہا ہے اور مبارک کی لڑکی سے نکاح کرنے کی کارروائی کررہا ہے ایسے آدمیوں کے واسطے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

راقم علی قلی خان میر خیاط بنگالی بازار سنتھاس مونٹ۔ مدراس)

ج نمبر ۱۴۳ ایسے سوالوں کے جواب دو طرح سے ہوسکتے ہیں (۱) فریقین کا بیان سنکر یہ جواب صحیح ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے ایک فریق ایک واقعہ کو یقینی جانتا ہے مگر دوسرا اوس کو غلط کہتا ہے۔ ممکن ہے جالو اس واقعہ سے انکاری ہو۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو جو لوگ ایسی پردہ پوشی کرکے بدکار کو گھر میں رہنے کی اجازت دیں وہ دیوث ہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ دیوث کو جنت کی خوشبو بھی نہ آئیگی۔

(۱۰؍ داخل غریب فنڈ)

اطلاع ہر صاحب فتووں کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں (مفتی)

قرآن اور دیگر کتب دیگر الہامی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کو ترجیح ۲ ریبجز

ملکی مطلع

صلح کانفرنس

قرآن مجید میں فطری اصول ہے

اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ

(ہر نفس کو اپنا لالچ ہے)

یہ اصول عام طور پر تو تھا ہی۔ دول یورپ میں تو اسکا اکمال پر ہے۔ ترکی مصالحت کیلئے جب کبھی کونسل بیٹھی ہے تو سب کو یہی مدنظر ہوتا ہے کہ جسطرح ہو ہمارا فائدہ بر آئے یا ہماری بات بالا رہے۔

اصل بانی جنگ یا سردار جنگ فریق (جرمنی) کا تو فیصلہ ہوئے عرصہ ہوگیا۔ پھر کوئی بات نہیں نہ کوئی مجلس ہے نہ کانفرنس مگر ترکوں کے حق میں آئے دن کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ کل سیورے میں ہے تو آج لنڈن میں پرسوں پیرس میں ہے تو ترسوں جنیوا میں۔ خدا جانے دول یورپ دنیا کو احمق جانتے ہیں یا بلی کی طرح چوہے سے دل لگی کرتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ اصل بانی جنگ سے تو صلح ہو جائے مگر اس کے اعوان و انصار سے نہ ہو۔ وجہ یہی ہے کہ جرمنی کی مصالحت میں اوس پر اتنا دباؤ نہیں ڈالا گیا جتنا ترکوں پر ڈالا گیا۔ اسلئے اسلامی دنیا اور اسلامی دنیا کی آہ و بکا سے اون کے متصل علاقے سخت اضطراب میں ہیں۔

آخر کار پیرس میں کانفرنس ہونے کی خبر آئی۔ حکومت ہند نے ہندوستان کے جذبات کی ترجمانی کی کہ ترکی علاقے مع مقامات مقدسہ ترکوں کی زیر نگرانی کر دینے چاہئیں۔ سابق وزیر ہند نے اس مراسلہ کو شائع کر دیا۔ آخر نتیجہ وہی ہوا جو اہلحدیث میں ظاہر کیا گیا تھا کہ مسلمان اس نتیجے میں آجائینگے۔ حکومت کے شکریے ہونگے۔ جلسہ بازی مسلمانوں کو ایک قدم پیچھے ہٹنے کا وہم و خیال ہوگا یہ سب کر کرا کر حکومت بالا اس سفارش کو نامنظور کر دیگی۔ وہی ہوا۔ ہندوستانی مسلمانوں کی جلسہ بازی سے وائسرائے بہادر کے پشاور وغیرہ میں شکریے ہوئے۔ بعض اخباروں نے شکریہ ادا کرنے کیلئے وفد بھیجنے کی تجویزیں لکھیں۔ روٹھے مسلمانوں کو حکومت سے مانوس کرنے کی طرح ڈالی گئی۔ مگر حکومت بالا نے وہی کہا جو اس کے عندیہ میں تھا۔ پیرس کانفرنس میں فیصلہ ہوا کہ تھریس اور گیلی پولی یونان کو دیا جائے کیونکہ اس نے ایام جنگ میں ہماری مدد کی تھی۔

"حلوائی کی دکان باباجی کی فاتحہ"

ہاں ترکوں کی رعایت کی جائے کہ علاقہ سمرنا اسکی سیادت میں دیا جائے مگر گورنر وہاں کا مقرر کرنا دول متحدہ کے اختیار میں ہوگا۔ نہ عرب کا ذکر نہ عراق کا۔ نہ فلسطین کا نہ شام کا۔ نہ مقامات مقدسہ کا نہ قسطنطنیہ کا۔ نہ اڈریانوپل کا۔ یہ ہے وہ فطری اصول۔

اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ

اب پھر سنا جاتا ہے کہ جنیوا میں کونسل ہوگی۔ وہاں کیا ہوگا؟ وہ بھی دیکھا جائیگا۔

اصل بات یہ ہے کہ یونان کو کمالی ترکوں کے مقابلہ میں شکست یاب جانکر اوس کو قوت پہنچانی مقصود ہے کہ اس التوا میں وہ قرض حاصل کر کے فوجی سامان خرید کر قوت پالے اور ترکوں سے اچھی طرح نبرد آزما ہو۔

یہ تو ہے دول یورپ کی تجویز۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ بس صرف یہ کہ اپنے عقیدہ مذہبی کے مطابق دنیا کے اصلی مالک ذوالجلال والاکرام کی جناب میں دعا کریں کہ

اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ

میں نے میونسپل کمیٹی کی امیدواری کیوں چھوڑی

اب کی دفعہ سب جگہ ایک تحریک تھی کہ میونسپل کمیٹیوں میں ایسے لوگ جائیں جو قومی نقطہ نگاہ کو مدنظر رکھیں۔ اس مقصد سے ہر مقام کی خلافت کمیٹیوں اور کانگرس کمیٹیوں نے اس میں دخل دیا تھا۔ چنانچہ امرتسر کی خلافت کمیٹی نے مجھکو بھی منتخب کیا۔ درخواست بھی دیگئی۔ باوجود رقیبوں کی اندرونی اور بیرونی تدبیروں کے رائے دہندگان کافی تعداد میں آمادہ تھے۔ حالانکہ سابقہ ممبروں کے مقابل درخواستی جو شب و روز علاقہ میں خود مع اپنے متعلقین کے دورے پر دورہ کرتے تھے۔ اور ادہر یہ کیفیت تھی کہ

"قطب از جانے جنبد۔ اگر جنبد جہاں جنبد"

تاہم محض خدا کی تائید سے کامیابی کی امید تھی کہ پیچھے ضرور دینگے۔ اس آواز نے [illegible] کو مجبور کیا کہ وہ بجائے مقابلہ پر ڈٹے رہنے کے ہتھیار ڈالکر صلح جوئی کریں۔ چنانچہ اس صلح جوئی کی کیفیت ایک مراسلہ سے ظاہر ہوگی جو ابراہیم سیالکوٹی کی طرف سے مقامی اخبار ہمعصر وکیل امرتسر مورخہ ۱۴۔ اپریل کے صفحہ ۷ کالم ۳ پر چھپا ہے جو یہ ہے:

"میونسپل کمیٹی امرتسر کے وارڈ نمبر ۴ کا فیصلہ

اڈیٹر صاحب وکیل! السلام علیکم۔ میں آج ایک خوشخبری سنانے کی عزت حاصل کرتا ہوں جس کے سننے سے آپ بھی خوش ہونگے۔ دو تین روز سے میں امرتسر میں وارد ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ میونسپل الیکشن کا بڑا زور ہے۔ حلقہ نمبر ۴ میں تین امیدوار تھے (مولوی ثناء اللہ صاحب۔ شیخ محمد شریف صاحب سوداگر چرم۔ خواجہ غلام یسین صاحب بیرسٹر) تینوں میں سے دو کی جگہ خالی تھی مگر تینوں صاحب اپنی اپنی جگہ پر تنے بیٹھے تھے۔ سوداگران چرم کا ایک وفد چند دن پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر درخواست واپس لینے کے لئے کہہ چکا تھا۔ جس کا جواب مولوی صاحب موصوف نے نفی میں دیا تھا۔ اب جو میرے آنیکی خبر شہر میں پہنچی تو سب سوداگران چرم مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس بطور وفد پھر آئے اور مجھے ساتھ لیا بہت سی گفتگو کے بعد اصحاب وفد نے مولوی صاحب کی خدمت میں مندرجہ ذیل درخواست لکھی۔

ہم دستخط کنندگان ایک وفد کی حیثیت میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں انکی لیاقت علمی اور قابلیت کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہوکر جناب مولانا موصوف سے درخواست کرتے ہیں کہ

[illegible]

موقع ہماری اس استدعا پر اپنا نام امیدواری میونسپل الیکشن سے واپس لیکر مشکور فرمائیں اور آئندہ کسی حسب پہلے موقعہ پر جبکہ کوئی جگہ کمیٹی میں خالی نکلے مولنا صاحب کو سب سے پہلے ترجیح دینگے۔

(محمد شریف امیدوار ممبر۔ شمس الدین چھیڑا۔ میاں احمد یار۔ غلام حسین امیدوار ممبر۔ اللہ دتا سوداگر چرم۔ نور احمد شیخ مین چرم۔ دین محمد سوداگر چرم)"

باوجودیکہ مولوی [illegible] صاحب کی جماعت انصار درخواست کی [illegible] ناراض تھی۔ مگر مولوی صاحب نے [illegible] جھگڑے [illegible] زدہ فدوی درخواست کو منظور فرما کر اپنی درخواست [illegible] کو واپس لے لیا۔ جس سے وارڈ نمبر ۴ کا قضیہ ختم ہو گیا جزاہم اللہ

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

معاصر وکیل امرتسر نے ۱۳۔ اپریل کی اشاعت میں اشارۃً لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے پیچھے کم تھے اس لئے انہوں نے ہوا کا رخ بھانپکر درخواست واپس لی۔ اڈیٹر وکیل کا یہ بیان غلط روایت یا کسی دوست کی جانبداری پر مبنی ہے ورنہ ان کو ایک میل کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے اصل حقیقت کا علم نہیں ہو سکتا۔ میں تو مجلس خلافت ہی میں کئی دفعہ کہہ چکا تھا کہ علاقہ میں چلکر رائے دہندگان سے پوچھ لیا جائے جسکو وہ چاہیں وہی منتخب ہو۔

بھلا اگر بقول وکیل میری جانب رائے دہندگان کی تعداد کافی نہ تھی تو پھر انہوں نے ہتھیار ڈالکر مصالحت جوئی کی راہ کیوں اختیار کی؟ کیا میں بھی کسی علاقہ میں پھرا۔ میں نے بھی کسی سے رائے دینے کی التجا کی؟ واللہ میں سچ کہتا ہوں امیدواروں کی حالت زار اور خوش آمدوں کے اطوار دیکھکر کوئی خود دار آدمی ایسی ممبری کو باعث عزت جانکر قبول نہیں کرسکتا۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ایک قسم کی دریوزہ گری ہے۔ خود داروں کو خدا اس دریوزہ گری سے بچائے۔

اڈیٹر وکیل نے جس وقت ۱۳۔ اپریل والا نوٹ لکھا تھا اس وقت مولانا ابراہیم صاحب کا مراسلہ اون کو پہنچ چکا تھا جس سے اصل حقیقت انکو بخوبی معلوم ہو سکتی تھی جسکے درج کر دینے سے اوس پر کوئی حرف نہ آتا مگر اڈیٹر صاحب موصوف نے وقائع نگاری کے اہم فرض سے دوستوں کی جانبداری کو مقدم سمجھا۔ کیا ایسی جانبدار دل آزار تحریر لکھنے والے بھی کسی کو ایثار کرنے کا مشورہ دے سکتے ہیں؟

ضرورت جمعیت نوربافان

(مضمون غیر)

ص

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہو کر پھر ابھر آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

برادران!

آج رفتار زمانہ ہم ہندوستانیوں کو یہ سبق دے رہی ہے کہ ہر قوم و ہر نیشن کے افراد خواہ وہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہندو ہوں یا مسلم عیسائی ہوں یا پارسی۔ سکھ ہوں چینی۔ بنگالی ہوں یا پنجابی۔ سب میدان ترقی میں گامزن نظر آ رہے ہیں۔ اس دور انقلاب نے ہماری آنکھیں کھول دیں اس تغیر و تبدل نے ہمیں سوجھا دیا۔ اس نشیب و فراز نے ہمیں بتا دیا۔ اس پستی و بلندی نے ہمیں چونکا دیا کہ آج ہندوستان کی ساری قومیں اپنی اپنی فلاح و بہبودی میں کوشاں ہیں۔ مگر رونا ہے تو اس بیچاری غریب قوم نوربافان کا کہ ابھی تن مردہ کی طرح بے حس و حرکت پڑی ہے اور خواب غفلت کی میٹھی نیند کے مزے لے رہی ہے۔ اسے اپنے سود و زیاں کی کچھ فکر نہیں۔ فلاح و بہبودی کا کچھ خیال نہیں۔ موت و زیست کی کچھ پرواہ نہیں۔

اے قوم کے تعلیم یافتہ نوجوانو! اٹھو بیدار ہو مسیحائی کرو۔ قم باذن اللہ کی صدا سے غریب مردہ قوم کو زندہ کر دو۔ کچھ نہیں گیا ہے معاملہ ابھی رو باصلاح ہو سکتا ہے۔

اے جوانان قوم! کیا تمہاری رگوں میں غیرت اور حمیت کا خون دوڑ رہا ہے؟ جو تمہارے آباؤ اجداد کی رگوں میں تھا؟ کیا تم اپنی قوم کو بیحس وحرکت دیکھکر تمہارے دلوں میں حس و حرکت نہ پیدا ہوگی۔ کیا وہ کلام ربانی کی سچی صدا تمہارے کانوں تک نہیں پہونچی؟

اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَہَا عَلٰی
قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

(ترجمہ) قادر مطلق نے کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلا جبتک کہ اس قوم نے اپنی حالت کو نہ بدلا ہو"

اے عزیزان قوم! وہ قدرت والا خدا جب تم سے بازپرس کریگا کہ تمہاری کشتی قوم جب پستی کے سمندر میں غرق ہو رہی تھی۔ تو اوسوقت تم نے ناخدائی کیوں نہیں کی؟ ایسے سخت گرفت کے وقت کے لئے تمہارے پاس کیا جواب ہے؟

اس روشنی کے زمانہ میں جبکہ بیداری کی لہر ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بجلی کی طرح دوڑ گئی ہے۔ اور ہندوستان کی ہر قوم میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اس عالمگیر بیداری کی لہر سے ساری اقوام ہند بیدار ہو گئیں مگر ہماری قوم ابھی تک بیدار نہیں ہوئی جیسے مصرعہ ذیل

ع کچھ ایسے سوتے ہیں سونیوالے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

صادق آتا ہے

اے تباہ شدہ قوم کے بدنصیبو! آؤ اس بیداری کی لہر سے فائدہ اٹھاؤ خواب خرگوش کی میٹھی نیند سے جاگو۔ غیبی فرشتہ تمہیں جگا رہا ہے۔ آغوش ترقی تمہارے لئے وا ہو گیا ہے۔ رحمت حق تمہاری مدد کے لئے تیار ہے ان تمام اسباب کو غنیمت سمجھکر اسوقت کو نعمت غیر مترقبہ جانکر فائدہ نہ اٹھایا تو سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ یہ تمام درد دل کہنے کے بعد آمدم برسر مطلب۔ میری رائے یہ ہے کہ ایک جمعیۃ نوربافان قائم کی جائے اور اس جمعیت میں ہر شہر ہر قصبہ ہر دیہات اور ہر گاؤں کے نمائندے شریک ہوں اور ترقی کے مسئلہ پر غور و خوض کیا جائے کہ قوم کی بہبودی کے لئے کون راستہ اختیار کرنا چاہئے اور وہ.... پارینہ جسپر کبھی ہمارے آباؤ اجداد کو فخر تھا جس سے تاریخ کے اوراق رنگے ہوئے ہیں اسکے فروغ کیلئے تدبیریں سوچی جائیں۔ اور ایک ضروری التماس یہ ہے کہ عاجز کو بذریعہ خط (ص)

(ص) آگاہ کر دیں کہ ہمارے یہاں فلاں فلاں شخص سردار ہے تاکہ میں بذریعہ خط انکے خیالات حاصل کرسکوں :: خادم قوم محمد صدیق محمدی پتا بلگڈہ اودہ ۔ با[illegible]گنج ::

متفرقات

اخبار کی بابت بارہا لکھا گیا کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ وی پی کرنے میں سخت تکلیف اور خرچ ہے بعض وی پی سال سے پہلے کے بھی وصول نہیں ہوئے۔

انجمن اہلحدیث سوہدرہ کی برکت قصبہ سوہدرہ محلہ ککے زئیاں میں بغض وعناد، نزاع وتخالف، مقدمات و منکرات کو مٹانے کیلئے حضرت سید حیدر شاہ صاحب سند ہوالوی مدظلہ عرصہ دراز سے ساعی و کوشاں تھے اب جو جلسہ اہلحدیث کے مبارک اثر سے محلہ کے خیالات میں نمایاں تبدیلی ہوگئی تو حضرت موصوف نے یہ وقت غنیمت سمجھکر تمام اہل محلہ کو ایک جگہ جمع فرماکر وعظ ونصیحت فرمائی اور تمام محلہ کا مندرجہ ذیل شرائط پر اتفاق ہوگیا۔

(۱) تمام امور یا مقدمات کا فیصلہ شریعت کے مطابق ہوا کریگا۔

(۲) شرک وبدعت کی تمام رسوم کو بالکل موقوف کردیا جاوے۔

(۳) مشتبہ منکوحین کا نکاح دوبارہ پڑھایا جاوے۔

(۴) زانی اشخاص کو ایک سال تک تمام محلہ بائیکاٹ کردے۔ بعدہ تائب ہونے پر داخل کیا جاوے۔

(۵) ازواج معلقہ کو خرچ دیا جاوے یا طلاق۔

(الراقم ابو المحمود سوہدروی)

مدرسہ جامع ازہر ڈیانواں کے ناظم صاحب مولوی حکیم محمد ادریس صاحب خلف مولانا شمس الحق صاحب مرحوم اپنا مطب بانکی پور سے چھوڑ کر ڈیانواں میں مقیم ہوگئے ہیں۔ حضرات شائقین ناظم صاحب موصوف سے خط وکتابت (ڈیانواں ڈاکخانہ [illegible] پوسرائے ضلع پٹنہ) کے پتہ سے کریں۔

(محمد ظاہر بہاری نائب ناظم مدرسہ مذکور)

میلہ پیر عادل ضلع ڈیرہ غازیخاں میں مشہور میلہ خانقاہ پر ہوتا ہے۔ جہاں دور دراز کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مولوی عبد العزیز و مولوی عبد الرحمن صاحبان واعظان اہلحدیث کانفرنس بھی وہاں پہنچے۔ دونوں صاحبوں نے توحید وسنت کے مواعظ خوب کئے۔ شیعوں سے بھی مقابلہ کیا۔ جزاہم اللہ (عبد القادر دراز مدرس حمایت اسلام ڈیرہ غازیخاں)

رسول پور ضلع جالندھر میں مولوی محمد عمر واعظ کانفرنس اہلحدیث آئے۔ آپ نے نماز روزہ وغیرہ پر [illegible] وعظ فرمایا۔

(محمد اکرم رسول پوری)

تاریخ شعبان امرتسر میں شعبان کی رویت نہیں ہوسکی۔ جنتری کے حساب سے جمعہ کی پہلی رہی اور بدر کامل کے حساب سے جمعرات کی گئی ہے یہی کیفیت سیالکوٹ میں ہے۔ دیگر مقامات کے احباب اطلاع دیں۔

بہی خواہان اخبار

اپنے فرض پر متوجہ ہوکر اخبار کی اشاعت میں سرگرمی سے کریں ورنہ اخبار کی زندگی میں مشکلات پیدا ہونے کا خطرہ ہے (مینجر)

تصحیح گذشتہ پرچے کی تاریخ ۲۰ شعبان کسیطرح صحیح نہیں بلکہ ۱۵ ہونی چاہیئے۔

یاد رفتگان میرے والد مولوی محمد رضا مرحوم فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ (محمد بخش ساکن موضع چاند پور ضلع بجنور)

انتقال عزیز محمد ادریس خاں بدایونی جو سیاسی قیدی کی حیثیت سے اسیر ہیں انکو بدایوں کے گھر میں جو بچہ پیدا ہوا تھا صرف دو ماہ زندہ رہکر فوت ہوگیا انا للہ۔ ادریس خاں کی قید ۱۰ جولائی تک ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما

غریب فنڈ میں از [illegible] محمد عالم صاحب از تروال ضلع گجرات [illegible] للعہ۔ از مولوی غلام محمد (ساکن) وڈوڈ ضلع ڈیرہ غازیخاں [illegible] میزان کل تھے اخبار بنام مذکور [illegible] لئے جاری کرکے باقی [illegible] بچے۔ منتظر سائلین (۳)

رمضان شریف [illegible] صاحب کرم توجہ فرمائیں [illegible] فیصلہ غریب فنڈ کے [illegible] کو اخبار جاری ہو [illegible] ولی محمد۔ ابراہیم [illegible] محمد منیر۔ قریشی محمد [illegible] عبد الرحمن عبد الحی [illegible] ابراہیم چراغ الدین [illegible] عبد الاحد خاں۔ عبد العزیز [illegible]

بیت المال اہلحدیث میں از منشی احسان [illegible] راولپنڈی [illegible] صاحب [illegible] رفتار بہت سست ہے خدا کرے رمضان میں چست ہوجائے۔

انگورہ فنڈ میں معرفت [illegible] آئی تھیں [illegible] نواب میاں [illegible] مولوی عبد الغنی [illegible] جلسہ [illegible] مجلس خلافت پنجاب لاہور میں جمع [illegible]

ایک کارندہ کی ضرورت [illegible] کا ہونا ضروری ہے [illegible]

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور

کا سالانہ جلسہ ۱۵۔ ۱۶۔ اپریل کو ہوا۔ بوجہ عدم توجہ مسلمانان جلسہ بہت پھیکا رہا۔ جس کا سخت افسوس ہے۔

پنڈت مالوی جی

بار ماہ پیچھے رکی سٹی کانگرس کے [illegible] جسمیں آپ بھی تقریر کرنے سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible] نے ۱۵ اپریل کو روک دیا! (افسوس)

ناظم جمعیۃ العلماء

مولوی عبد الحلیم صاحب عاسی ناظم جمعیۃ العلماء گرفتار ہوگئے وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

ترکان احرار کو بالشویکوں کی مالی امداد۔

قسطنطنیہ کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ماسکو (بالشویک گورنمنٹ) نے گذشتہ موسم گورنمنٹ انگورہ کو موجودہ ۹۰ لاکھ پونڈ کے قرض میں سے ۳۰ لاکھ پونڈ قرض دیدیئے ہیں اس کے علاوہ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس روپیہ کی ایک معقول تعداد قسطنطنیہ میں بھی کسی خفیہ مقصد کی تکمیل کے لئے پوشیدہ طور پر ارسال کیگئی ہے۔

بالشویکوں کی فوجی طاقت

ماسکو کے برقی پیامات جو براستہ ریوال موصول ہوئے مظہر ہیں کہ بالشویک وزارت نے اپنی افواج میں حتی الوسع کمی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ بالشویک فوج کی تعداد بحالت موجودہ ۱۰ لاکھ و ۱۵ لاکھ کے درمیان ہے لیکن اس میں سے صرف تقریباً ۵ لاکھ میدان جنگ کے قابل ہے۔ بالشویک سردار ٹراٹسکائی کی رائے وزارت کی اس تجویز کے خلاف ہے اور وہ اس امر پر زور دے رہا ہے کہ ہر ممکن طریقہ سے فوجی قوت کو مستحکم بنایا جائے۔ اور غیر ممالک سے سامان حرب خرید کر ارتش کو بھی اسی طرح مسلح کر دیا جائے چنانچہ اسکے [illegible] ۔ اتفاق کا سبق دینے والا [illegible]

زور دیتے ہے بالشویک وزارت نے خرید سامان جنگ کے لئے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ گولڈ روبل (یعنی سونے کے روبل سکے) تجویز کئے ہیں۔ یہ رقم [illegible] کے بنکوں میں بالشویک سفیر کے نام سے جمع کی جائیگی۔

مکہ معظمہ میں جنگ

حال کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مکہ معظمہ کے نواح میں جنگ جاری ہے جس کے صحیح اسباب ابھی تک معلوم نہیں ہوئے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مدینہ منورہ اور ینبوع کے درمیان جنوری گذشتہ سے راہ آمد و رفت قطعی مسدود ہے خود مکہ معظمہ میں بھی علانیہ جنگ ہوئی۔ اور شہر کے دو محلوں میں سخت اتلاف جان ہوا (نجات)

اخوان کے حملے سے وزراء عراق مستعفی ہوگئے

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم بصرہ رقمطراز ہے کہ عراق میں کابینہ وزارت بصرہ کی حالت نازک ہے وزرائے عدالت تجارت۔ تعلیمات۔ حفظان صحت۔ تعمیرات مستعفی ہوچکے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ان حضرات میں اس مسئلہ پر باہمی اختلاف رونما ہوگیا ہے کہ فرات کے جنوب میں (وہابی) اخوان حملہ آوروں کے حملوں کے خلاف کیا ضروری تدابیر اختیار کی جائیں ان حملوں کا مقصد یہ ہے کہ عراق کے قبائل کو مجبور کردیا جائے کہ وہ ابن سعود کو خراج دیں کیونکہ ابن سعود بزعم خود فرات کے دائیں کنارے کا مالک ہے [illegible] امیر نجد نے ان حملوں [illegible] کیا

شاہ فیصل کی حالت نازک ہے

عرب اور عراق میں اخوان تحریک "کچھ دنوں سے نازک حالت اختیار کررہی ہے۔ یہ تحریک ان مذہبی جنونوں کی بلا خیز [illegible] سے تعلق رکھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جو کبھی کبھی عرب میں رونما ہوجایا کرتے ہیں۔ یہ تحریک [illegible] کی گذشتہ تحریک سے بہت ملتی جلتی ہے جس نے ابن سعود کی حکومت کے شمالی حصہ میں چند سال قبل بڑی گڑبڑ مچا دی تھی۔ منتشر [illegible] نہایت خشک مزاج مسلمان ہیں۔ انکا دعوے ہے کہ انہوں نے صداقت و سادگی کی زندگی دریافت کرلی ہے چنانچہ آغاز جنگ سے ابتک ان کی تحریک برابر زور پکڑتی جارہی ہے یہ بھی بیان کردینا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ تبلیغ و ہدایت ہی کے ذریعے سے لوگوں کو اپنے مسلک میں داخل نہیں کرتے بلکہ اگر ضرورت پیش آجائے تو قوت کا استعمال کرکے لوگوں کو اپنا متبع بناتے ہیں۔

حالات بخارا اور انور پاشا

جمہوریہ بخارا کے سفیر ۱۶ مارچ کو چہارشنبہ کے روز مزار میں داخل ہوئے اور وزیر صاحب کے چند خوانین بھی وہاں آئے۔ بخارا میں باشندگان بخارا اور باغیوں کے مابین سخت جنگ ہوئی باغی فتحیاب ہوئے۔ باغیوں کی تعداد ... ۲۵ ہزار ہے انہیں انور پاشا بھی شامل ہیں۔ وہ سب بندوقوں سے مسلح رہتے ہیں (اتحاد اسلام)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم جون ۱۹۲۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ڈاک اور مسافر گاڑیوں میں تیسرے اور درمیانہ درجہ کا کرایہ حسب ذیل شرح پر لیا جائیگا:۔

درمیانہ درجہ کا کرایہ بحساب ۵ پائی فی میل

تیسرے " " " ۳½ " "

دفتر
صاحب ٹریفک مینیجر لاہور
مورخہ ۸۔ اپریل ۱۹۲۲ء

بحکم
اے۔ ٹی سکیبول
ٹریفک مینیجر

ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم خاں صاحب ایم۔ بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

[illegible]

کی ضرورت ہے

(اوّل دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام آئینہ اسلام اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد و اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بےنظیر بیان ہے پانسو کے قریب اسلامی نشان علمی و تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن پاک احادیث تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں دیا گیا ہے اور موقعہ بموقعہ قرآن و حدیث کے مواعید بشارات اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ثابت کیا گیا ہے جسمیں قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا ہے قیمت صرف عہ **النبی والاسلام** انگریزی میں قیمت ہے **حمایل التفسیر** سے **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی ۵ جلد **ترجمہ تفسیر** پارہ الم ۴ ر پارہ عم ۳ صحت و خوبی ترجمہ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معارف و حقائق۔ رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفسیریں بالکل بےنظیر اور لاجواب ہیں **تذکرۃ القرآن** سنہ ۱۸۹۹ء ۸ **تذکرۃ القرآن** سنہ ۱۹۰۱ء عا ر بیان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے تھے۔ جن سے قرآن مجید کی حقانیت و عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہوتی ہے **تبلیغ الاسلام** اردو و انگریزی۔ اس میں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کیواسطے بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ا ر

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایکماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود باسانی پڑھ سکتا ہے ۸ **عملی صرف و نحو فارسی** ۸ **مفتاح الفارسی** ا؎ یہ فارسی صرف و نحو اور علم عروض میں کامل اور بےنظیر ہے **مفید الطلباء** یا جیبی عجائب گھر۔ اس میں قریبا ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی نام انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ اسطرح پر ان زبانوں کے ایکہزار

الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۲ **اساس العربی** ۱۲ ا

(سوم مرزائے قادیانی کی تردید میں)

الذکر الحکیم ۷ حصے **المسیح الدجال** ۲ ر **کانا دجال** ۳ ر **مرزائیہ پر قطع حجت** ا اسمیں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کیگئی ہے کہ باوجود ہزاروں روپیہ کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی ان کا جواب آجتک نہیں دے سکا فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو چکا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام اسمیں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیبوار دیئے جاکر انکا بیان نہایت کامل و صحیح طور پر درج کیا گیا ہے تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحاتوں کا خلاصہ ہے قیمت عـہ **مفید النساء والصبیان** اسمیں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام ہجری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۳ ر **جامع العلوم طبی** اس میں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح۔ علم الامراض علم اسرار الاعضا، علم طب علم جراحی امراض چشم علم حفظ صحت کیمیائے علمی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بےنظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت لعہ **حرز جان** اس میں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۴ ر **مفید الرجال**۔ جوانی کی غلط کاریوں کے بد نتائج اور ان کا کامل علاج ا ر **علاج نامردی** عـہ **علاج سوزاک** سہ **علاج آتشک** سہ **علاج طحال** عـہ ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعائت۔ مفصل فہرست مفت۔

ملنے کا پتہ:۔

پتہ:۔ **مبارک برادرس پٹیالہ**

ہمارے مہربان یہ سنکر خوش ہونگے

کہ ہماری کتاب "بابل" کہ جسکا اشتہار اہلحدیث میں شائع ہوا ہے ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب اور ٹکسٹ بک کمیٹی نے سکولوں کی لائبریریوں میں رکھنے اور لڑکوں کو انعام دینے کے لئے منظور فرمایا۔ قیمت ۸ **تاریخ بیت الشریف** خانہ کعبہ و مدینہ شریف کی مفصل تاریخ ۱۲ ا **فیصلہ بدر** حضور سرور کائنات کے معرکوں کی سبق آموز [illegible] **سید الشہداء** حضرت حمزہ کی مفصل سوانح **اسلام اور علمائے فرنگ** اسلام کے متعلق علمائے یورپ و امریکہ کی رائیں ۱۲ **سوانح بلقیس** حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ کی مفصل سوانح عمری ۸ **شداد اور اسکا بہشت** شداد اور اسکے بہشت کے حالات ۲ ر **انجام دنیا** اس دنیا کا انجام کیا ہوگا۔ علمائے سائنس اور قرآن حکیم کی رائیں ۳ ر **مسدس حالی** حضرت حالی ۱۲

پتہ:۔ **حالی برادرس امرتسر** پنجاب

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی کی مکمل کیفیت معرکہ سیاست و خلافت مع روئداد جمیعۃ العلما مقدمہ عدالت ماتحت و سشن کی کارروائی تاریخوار علی برادران۔ ڈاکٹر کچلو۔ مولانا حسین احمد شار احمد۔ پیر غلام مجدد صاحبان کے تقریری و تحریری بیانات وغیرہ مکمل درج ہیں اصل قیمت عا ر رعائتی ۸ ر **بیان حریت** رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا بیان۔ حریت کا عملی نمونہ اصل ۴ ر رعائتی ۲ ر **الحریت فی الاسلام** حریت اسلام پر مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف فی جلد ۸ رعائتی ۵ ر **دعوت عمل** مسلمانوں کے تنزل کا اصل سبب اور اسکا علاج۔ حق اور صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کے لئے اہم تجاویز۔ مولانا ممدوح کے قلم سے فی جلد ۵ **خطبہ عید الضحیٰ** مولانا ممدوح کے قلم سے ۲ ر

پتہ:۔ **منشی مولا بخش کشتہ** تاجر کتب و منیجر اتحاد۔ امرتسر پنجاب

چاندی کی خوشنما موتی

جن کو مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے پسند فرما کر نہایت صاف شفاف اور خوبصورت تحریر فرمایا ہے یعنی چاندی کی بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں رسالہ مہاتما تعلیم لاہور کے اڈیٹر صاحب اپنے پرچہ میں تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دلفریبی اور خوشنمائی ولفاست میں [illegible] کی برابری کرتا ہے چمک اور خوبصورتی میں [illegible] کرتے ہیں انار [illegible] بالیوں وغیرہ میں استعمال ہوسکتی ہیں [illegible] سوراخ ہیں سینکڑوں اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں اسی طرح بہت سے اخبارات نے اپنے ریویو میں انکی تعریف کی ہے اور جو قیمت کم رکھی ہے قیمت علاوہ محصول ستر فی درجن ہے۔ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس کر کے قیمت مع محصول منگالیں۔ نصر من اللہ و فتح قریب لکھا ہوا چاول ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں

پتہ۔ منیجر کارخانہ سودیشی نئی بستی محلہ انصار لاکھ پونہ کرنال

الاعتصام

چھپ گئی ہیں تینوں جلد و قیمت

العلامہ ابی اسحٰق الشاطبی المتوفی ۷۹۰ ہجری

مسلمانوں کے تنزل کا سبب وحید روح اسلام کا فنا ہونا ہے اور اسکا سبب باعث اتباع شہوات و بدعات ہے اس کے ثبوت میں علامہ موصوف نے تین جلدوں میں مدلل بیان کیا ہے۔ خوشخط اعلیٰ کاغذ پر طبع ہوئی ہے یہ کتاب محبان حدیث کی جان ہے قیمت عہ محصول ذمہ خریدار پتہ۔ شرف الدین و اولادہ تاجران کتب مصریہ کھڑک بمبئی نمبر ۳۔

نور العینین

لیجئے شیخ حسین صاحب محدث بھوپالی یمنی کے فتاوے عربی کی جلد اول علماء و طلبہ کے لئے معلومات کا ذخیرہ عہ پتہ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

رحمۃ للعلمین

(جلد دوم)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۳۳۰ھ میں شائع ہوئی تھی جسپر مورخین محدثین اور علماء و فضلاء کا اتفاق ہوچکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعلمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی۔ جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کر دی گئی ہے اور تیسری بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے جس سے قلب منور اور ضمیر بصیرت روشن ہوجاتی ہے۔ علم الانساب میں قابل دید تحقیق دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور انکی تعداد [illegible] گوشہ تحقیق جس سے آجتک دنیا بے بہرہ رہا۔ توریت انجیل زبور کے بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری تواریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کے اعلیٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور معارج نبی کریم کے رحمۃ للعلمین ہونے کے محکم دلائل تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہ کے عظیم الشان کارنامے بیعت سے بزرگان طریقت کے نسب بیانتک اہلبیت سے تعلق ہے۔ سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہوجاتی ہے قیمت للعہ محصول ۸ر

ملنے کے پتے۔

(۱) ہیڈ آفس پنجاب عطار الاور دروازہ خلیفہ شیخ ہدایت اللہ [illegible] ضلع [illegible] منیجر دفتر رحمۃ للعلمین

(۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر ایجنسی

(۳) بمبئی محلہ کھڑک نمبر ۳ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ

(۴) دہلی رائے سینا فلورملز حافظ غلام قسیم صاحب۔

(۵) منصورپور صوفی حبیب جان صاحب۔

برص

لیجئے بدن کے داغ کا قطعی شرطیہ علاج بیماری خریدار و امیں زیادہ معروف [illegible] نباتاتی کی بنائی ہوئی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی [illegible] صرف ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ سیاہ ہوجاتے ہیں اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ کہتی ہے قیمت واپس ہوگی قیمت [illegible] پتہ۔ حکیم عبدالحی داخانہ کنتول عرف ضلع دربھنگہ

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام و مفید انام قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک پتہ۔

حکیم محمد داؤد ریاست مالیر کوٹلہ

تذکرۃ العباد

اس کتاب میں دنیاوی مصائب طاعون وغیرہ کے اسباب بتلائے ہیں کہ کثرت معاصی سب سے بڑا سبب ہے اور مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کی کامل تردید ہے مؤلفہ مولوی عبدالحی صاحب تھگڑہی مرحوم قیمت عہ المشتہر محمد طاہر برادر مؤلف مرحوم تھگڑہ چوڑیاں ضلع گرداسپور (پنجاب)

مفت مفت مفت

نصیحت!

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے تاکید مزید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ جنرل منیجر اشفاق سنیاسی معالج ماہر امراض انداب بٹالہ ضلع گرداسپور (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ۔ ابو الوفاء ثناء اللہ) **نمبر ۲۶**

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت عـــہ

رؤساء و جاگیرداران سے ـــے

عام خریداران سے ـــہ

ششماہی عا

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہل حدیث امرتسر ہوں ۔

امرتسر مطبوعہ ۲۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین!

سوالات مشکلہ کے جواب .. .. صفحہ ۱
مظلوم اہلحدیثوں پر حملے ۲
خلیفہ رمضان ۳
اعیان اہلحدیث کی توجہ کے لئے ۴
جواب شبہات کلام لفظی و نفسی ۵
قادیانی مشن در روپیہ دینے سے انکار ۶
بقیہ مباحثہ سرگودھا ۷
صوبہ بہار میں سر اور اہلحدیث ۸
تاریخ اہلحدیث پر نظر ثانی ۸
تقلید کون سکھاتا ہے؟ ۹
فتاوے ۱۰
علمی مطلع ۱۱
متفرقات و انتخاب الاخبار ۱۲

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچوں میں یہ سوال نمبر ۲۹ تک پہونچے ہیں آج نمبر ۳۰ سے جواب شروع ہے۔

یہ تو پہلے کئی مرتبہ لکھا گیا ہے کہ یہ سوالات امرتسر کی اوس جماعت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں جو حافظ عبداللہ صاحب علی چکڑالوی کے مرید ہیں اون کے خیال میں یہ سوال لاحل تھے مگر خدا کی تائید سے اہلحدیث نے آجتک سب حل کر دیئے۔ اب ماننا نہ ماننا اون کا اختیار ہے۔ (اڈیٹر)

سوال نمبر ۳۰ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ حسبنا کتاب اللہ حدیث میں ہیں؟ اور جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کیا وہ حدیث صحیح ہے؟

(الف) اگر یہ حدیث صحیح ہے اور واقعی یہ الفاظ جو اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے الفاظ ہیں تو اس سے انکار حدیث لازم تو نہیں آتا؟

(ب) اگر انکار لازم آتا ہے تو پھر عمل بالحدیث کا کیا حال اور اگر انکار لازم نہیں آتا تو کیوں؟

(ج) اگر یہ حدیث روایت اور دلائل عقلی سے موضوع سمجھی جائے تو موضوع قرار دیجائیگی یا محض اسلئے کہ کسی اصح کتاب میں ہے یا محض اسلئے کہ اس کے رواۃ ثقہ ہیں موضوع قرار نہ دی جائیگی؟

(د) کسی محدث کی تحقیق کو غلط یا رواۃ کو غیر ثقہ قرار دینا بمقابلہ ایک جلیل القدر صحابی کی توہین کے جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس دلیل سے، اگر ناجائز ہے تو کیوں یہ حدیث دشمنی نہو۔

(ھ) اگر کوئی حدیث ایک ہی راوی سے مروی ہو اور کسی نے اس کو روایت نہ کیا ہو اور وہ راوی بوقت اس واقعہ کے جسکا ذکر اس حدیث میں ہو نابالغ تھا تو کیا یہ حدیث صحیح ہوگی یا نہیں؟ اگر صحیح ہوگی تو کیا محض اسلئے کہ کسی اصح کتاب

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام منشی عبدالعزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولوی شیخ ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

حیات طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی قدس سرہ العزیز کی مفصل اور مکمل سوانح عمری۔ ہر مخالف و موافق کے قابل دید و شنید۔ قیمت ۱۲ منیجر

میں ہے یا اور کسی دلیل سے ؟ اور اگر صحیح نہ ہوگی تو کیا وہ کتاب جس میں یہ حدیث ہو اصح ہی رہیگی ؟"

(الفقیہ ۵ - فروری صـ۵)

جواب ۳۰ یہ روائت صحیح ہے - اور بہت سی لوگوں کے لئے منزلۃ الاقدام باعث لغزش بھی - ایک طرف شیعہ اس سے حضرت عمر رضہ پر طعن کرتے ہیں دوسری طرف اہل القرآن اس سے خوش ہوتے ہیں کہ حضرت ممدوح اونکی طرح محض قرآن مجید کو حجت جانتے تھے۔ تیسرے آج یہ حضرت ہیں جو اس روائت کو پیش کرتے ہیں۔ انکی نیت کا حال انکا خدا جانے یا یہ خود جانیں ہم اتنا کہہ سکتے کہ شیعہ اور اہل القرآن تو اس روائت کو پیش کرنے میں اپنے اصول پر عمل پیرا ہیں۔ یہ حنفی حضرت قائل حدیث ہوکر اہلحدیث کے مقابلہ میں بغرض انکار حدیث پیش کرکے اپنے اصول پر کیسے رہ سکتے ہیں ؟ اسکا جواب وہی دے سکتے ہیں۔

بہر حال اس روائت کا جواب غور سے سنیں۔ ہم تو اسکا جواب ایک لفظ میں کافی جانتے ہیں۔ پس سنئے! "کتاب اللہ" سے مراد یہاں "شریعۃ اللہ" ہے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا کہ کتاب اللہ ہمکو کافی ہے اس سے مراد انکی محض قرآن شریف نہ تھا بلکہ شریعۃ اللہ مراد تھی۔ جو قرآن و حدیث دونوں کو شامل ہے۔ ذرہ جلدی ذکرنا۔ ہم سے ہمارے دعوے کی دلیل سن لینا۔ سب سے بڑی زبردست دلیل حضرت عمر رضہ کا اپنا عمل ہے۔ سب سے پہلے جو موقع استدلال کا پیش آیا وہ انتخاب خلیفہ تھا جس میں دونوں صاحب ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) جناب حضور کے قائم مقام ہوکر شوریٰ میں پیش ہوئے تھے۔ واں حضرت ابوبکر نے انصار کے مقابلہ میں جو دلیل پیش کی تھی وہ حدیث نبوی الائمۃ من القریش تھی اور حضرت عمر اون کے مؤید تھے اور سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ دوسرا موقع اسی قسم مسئلہ وراثت نبوی کا تھا جس میں خلیفہ اول نے حدیث نبوی ہی پیش کی تھی کہ انبیاء کا ترکہ ورثہ نہیں ہوتا۔ اور حضرت عمر رضہ اون کے مؤید تھے۔ پھر خلیفہ ثانی کی خلافت میں حضرت عباس اور علی رضی اللہ عنہما نے بصورت دیگر وہ مطالبہ پیش کیا تو خلیفہ ثانی نے خلیفہ اول کے فیصلہ کا حوالہ دیکر اوسی کی تصدیق اور تائید فرمائی حالانکہ وہ فیصلہ حدیث پر مبنی تھا نہ قرآن پر۔ اسی قسم کے کئی ایک واقعات زمانہ خلافت ثانیہ کے ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر کی مراد کتاب اللہ سے محض قرآن مجید نہ تھا بلکہ شریعت اللہ تھی یعنی وہ سبق جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھایا تھا بذریعہ قرآن اور بذریعہ اپنی سنت (حدیث) کے معقولی اصطلاح میں سننا چاہو تو سنو ! کتاب اللہ سے مراد کتاب اللہ فقط بشرط لاشیٔ نہیں بلکہ بشرط شیٔ مراد ہے۔ پس آپ کے منہیات (ا، ب، ج) سب کا جواب ادا ہوگیا۔ باقی رہا ضمن (د) سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہماری تشریح سے نہ کسی صحابی کی توہین ہوتی ہے نہ کسی راوی کی تغلیط۔ ہاں معترض کے فہم میں اصلاح ضرور ہوتی ہے۔ سو یہ تعلق ہمارا ہے کسی صحابی یا راوی کا نہیں۔

ج ۳۰ اگر وہ نابالغ راوی بوقت تحمل روایت کے ذی شعور تھا تو حدیث صحیح ہوگی۔

آگے چلئے!

س نمبر ۳۱ اکثر کتابوں میں کسی مسئلہ پر لکھا ہوتا ہے کہ عند الجمہور ایسا ہے سو جمہور سے کیا مراد ہے؟

(الف) اجماع امت اور عند الجمہور کے مفہوم میں کوئی فرق ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا؟

(ب) اگر ائمہ اربعہ میں سے ایک یا دو کسی امر میں دوسروں سے مختلف ہونگے تو جمہور کسی پر صادق آسکتا ہے یا نہیں؟" (" ")

جواب ۳۱ اجماع کے معنے ہیں سب ممبروں تو سب کے سب متفق ہوں۔ جمہور کے معنے ہیں اکثر فی صدی کم سے کم ۵۱۔ کتابوں میں جو اجماع اور جمہور لکھا ہوتا ہے یہ تحقیقی نہیں ہوتا تخمینی ہوتا ہے۔ تحقیقی معنے میں اجماع کی بابت امام احمد کا قول ہے

من ادعی الاجماع فھو کاذب

ہاں حنفی فقیہ بڑے بڑے ایسے ہیں جنہوں نے کسی مسئلہ پر اجماع کا دعوی کردیا تو محققوں کو کہنا پڑا کہ اجماع سے مراد یہاں جمہور ہے۔ سو یہ اصطلاح اصولی نہیں کسی خاص موقع کے لئے دفع الوقتی ہے۔

جواب (ب) یہ سوال اوس پر ہے جو علم کو اربعہ ہی میں محصور سمجھے۔ اہلحدیث کے نزدیک تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں امام اور اہل علم گذرے۔ اربعہ میں سے ایک یا دو بلکہ بعض دفعہ چاروں بھی ایک طرف ہوں تو بھی ممکن ہے جمہور بہت ان کے برخلاف ہو۔ یہ سوال دراصل اہلحدیث کا مذہب نہ جاننے پر مبنی ہے ٭ (باقی آتی)

مظلوم اہلحدیثوں پر حملے

مسلمانوں کے لئے کس قدر شرمناک بات ہے کہ ایک دین کے تابعدار۔ ایک خدا کے بندے ہوکر ایک ہی خدا کے سامنے ملکر عبادت نہیں کر سکتے۔

آج سے پچاس سال پہلے تو ممکن تھا کہ کسی کو اصل حقیقت معلوم نہ ہوتی کہ **وہابی** کون ہیں اور حنفی کون؟ آج اس روشنی کے زمانہ میں تو سب کو معلوم ہے یا معلوم ہونا چاہیئے کہ بقول ندوۃ العلماء وہابی حنفی کا اختلاف وہی ہے جو حنفی شافعی کا قدیم سے چلا آیا ہے باوجود اس کے اس وقت ہندوستان کے طول عرض میں جہانتک ہمکو معلوم ہوا ہے چار مقام پر وہی پرانی نزاع ظہور پذیر ہے (۱) ضلع اجمیر کے مقام کیکڑی میں۔ (۲) کشمیر کے صدر مقام سرینگر میں (۳) جموں کے قریب سانبہ میں (۴) ضلع گرداسپور (پنجاب) کے مقام دہاریوال میں۔ ان سب مقامات میں کیا جھگڑا ہے؟ افسوس کسی دردمند مسلمان کے سننے کے قابل نہیں۔ فقط یہ کہ اہلحدیث اپنے طریق پر ہمارے ساتھ ملکر نماز نہ پڑھیں۔

اللہ اللہ! ایک مالک کے دو غلام آپس میں اس بات پر لڑیں کہ ہم دونوں ملکر مالک کے حضور ایک نعت کیوں کہیں۔ کیکڑی کی حالت ان سب سے زیادہ قابل ذکر ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک خاندان کی مسجد ہے۔ اوسی خاندان کے چند ممبر اہلحدیث ہوگئے ہیں۔ اون کو محلے کی خاندانی مسجد میں نماز پڑھنے سے حنفی بھائی روکتے ہیں۔ کہتے ہیں پڑھو تو ہماری طرح پڑھو۔ شدہ شدہ حکام تک نوبت پہنچی۔ چیف کمشنر اجمیر نے حکم دیا کہ اہلحدیث عدالت دیوانی

اپنا استحقاق ثابت کریں تا فیصلہ مسجد میں نہ جائیں غرباء اہلحدیث نے بمجبوری عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کیا پہلی عدالت میں اون کی فتح ہوئی۔ دعویٰ استحقاق ثابت ہوا فریق ثانی نے اپیل کی۔ اپیل خارج ہوئی۔ چاہئے تھا کہ قضیہ ختم ہوجاتا مگر مسلمانوں کی شومئی قسمت کے دن ابھی باقی ہیں۔ اہلحدیث نے چیف کمشنر کو منسوخی حکم کی درخواست دی۔ وہاں سے افسران کیکڑی سے رپورٹ طلب ہوئی۔ مقامی افسر نے فریقین کو بلایا۔ فریق حنفی نے بجائے نرم ہونے کے تیزی اختیار کی۔ تو مقامی افسر نے لکھدیا کہ اہلحدیث کو مسجد مذکور میں جانے کی اجازت ملی تو فساد کا خطرہ ہے اس سے آگے قانون ملاحظہ ہو دفعہ (۱۰۷) کا منشاء ہے کہ جس شخص یا فریق سے فساد کا خطرہ ہو اس سے حفظ امن کی ضمانت لیجائے۔ اس قانون کے لحاظ سے چاہئیے تو یہ تھا کہ جس فریق سے مخل امن ہونیکا اندیشہ تھا اس سے ضمانت لیکر فریق مستحق کو اجازت دیجاتی مگر واتے برحال مسلمانان! کہ چیف کمشنر کا حکم پہونچا کہ پہلا نوٹس منسوخ نہیں ہوسکتا۔

سخت حیرانی ہے

کہ چیف کمشنر نے دیوانی عدالت میں استحقاق ثابت کرنیکا حکم دیا جب غرباء اہلحدیث نے سارے زور سے اپنا استحقاق ثابت کردیا تو اپنی ہی مقرر کردہ عدالت کے فیصلہ کو پس انداز کردیا۔ کیا اس سے شاہی عدالت کی توہین نہیں ہوئی؟ خیر اسکا جواب افسر بالادست دینگے۔ ہمارے خیال میں تو انگریزی حکومت میں یہ پہلی مثال ہوگی جس نے اپنی عدالت کی ایسی توہین کی ہو کہ کوئی دشمن بھی نہ کرے۔

(۲) دوسرا قضیہ سرینگر کشمیر کا ہے جسکی بنا یہ ہے کہ اہلحدیث اور حنفی ایک ہی جگہ نماز عید پڑھتے تھے۔ سالہاسال سے یہ عمل چلا آتا تھا۔ اس دفعہ حضرات مفتیان کشمیر کو سوجھی کہ یہ آمین کی آواز مکہ معظمہ اور بغداد شریف سے نکلکر دور دراز کے جنگل طے کرتی ہوئی سرینگر میں کس طرح پہونچ گئی۔ ہم تو اس کے سننے کے روادار نہیں۔ گورنر کشمیر کو درخواست دی کہ آمین بالجہر کہنے والوں کو ہماری عیدگاہ میں آنے سے روک دیا جائے۔ وہاں کیا تھا نہ تحقیق ہوئی نہ تفتیش۔ فوراً حکم ہوا کہ اہلحدیث عید الگ پڑھیں۔ بعد عید اہلحدیث نے اس حکم کی منسوخی کی درخواست دی۔ جواب ملا کہ یہ حکم استمراری نہ تھا بلکہ صرف اسی عید کے لئے تھا۔ تاہم دیوانی دعویٰ سے استحقاق ثابت کرو۔ چنانچہ غرباء اہلحدیث کشمیر نے دیوانی دعوائے دائر کیا۔ جو ابھی تک چل رہا ہے۔

(۳) یہ دو قضیے تو ایسی مساجد میں ہیں جو مشترک ہیں۔ تیسرا ان سب سے عجیب تر ہے۔ سانبہ ضلع جموں میں ایک مسجد خاص اہلحدیثوں کی بنائی ہوئی ہے اہلحدیث چونکہ پابندی شریعت کسی کلمہ گو کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے نہیں روکا کرتے۔ حنفی بھی نماز پڑھنے آتے ہیں۔ مسجد کے بانی میاں فتح دین سوداگر صابون ہیں جو آجکل امرتسر میں رہتے ہیں اس مسجد میں بھی برادران احناف نے شور مچایا۔ اسپر کہ امام اہلحدیث ہم کو منظور نہیں۔ کوئی پوچھے کہ آپکو دوسرے کے گھر میں منظور نامنظور کرنے کا کیا اختیار؟ خبر آئی ہے کہ ایک حاجی صاحب کی مہربانی سے بیچارے اہلحدیثوں کی سخت زد و کوب ہوئی۔ انا للہ۔ اس موقع پر ہمیں ان اصحاب کا ذکر افسوس سے کرنا پڑتا ہے جو سانبہ میں اعتقاداً تو اہلحدیث ہیں مگر غریب بھائیوں پر ظلم ہوتا دیکھتے ہیں اور مدد نہیں کرتے۔

(۴) دایوال میں بھی ایک بیکار جھگڑا اٹھ رہا ہے۔ اچھے بھلے سب ملکر ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے آئے تھے۔ جونہی ایک شخص باہر سے آیا۔ اس نے اتنا کہہ دیا کہ یہ وہابی چونکہ آنحضرتؐ کے لئے علم غیب کے قائل نہیں لہذا ان کے پیچھے نماز جائز نہیں بس کیا تھا۔ اونگھتی کو ٹھیلنی کا بہانہ۔ وہ حضرت تو چلتے بنے۔ دونوں گروہوں میں پھوٹ پڑگئی انا للہ۔

یہ ہیں واقعات صحیح اب سنئے حالات زمانہ۔ ہندوستان کی بڑی سے بڑی عدالتوں میں اہلحدیث کا حق تسلیم ہوچکا ہے کہ جس مسجد میں چاہیں اپنے طریق پر نماز پڑھ سکتے ہیں کوئی ان کو منع کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ بلکہ لندن کے فیصلہ میں یہ بھی درج ہے کہ:۔

"اہلحدیث حنفی کا امام ہوسکتا ہے"

باوجود ایسے فیصلوں کے ہمارے برادران احناف رکاوٹ کرنے سے نہیں رکتے جسکا نتیجہ عدالتوں میں پیشیاں بھگتنی پڑتی ہیں۔ بانصاف ناظرین بتادیں یہ قصور کس کا ہے؟

خطبۂ رمضان

معزز مہمان کی آمد

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی آخر يوم من شعبان فقال يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة و قيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ایک خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی اچھی ہے خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے جو کوئی اس مہینے میں کوئی نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کو روز بھی اسکی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا جو کوئی اس مہینے میں روزہ دار

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ، دونوں [illegible] مضمون بحث و [illegible]

له اسکے فیصلے کی خبر آگئی ہے (اہلحدیث)

کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار۔ (مشکوۃ)

کا روزہ افطار کرائے اوس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملیگی، اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کے لئے بہت کچھ سامان چاہئے۔ اسلئے ہم (صحابہؓ) نے عرض کی حضورؐ ہم میں سے ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اسکو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا ابر فدا شربت یا دودھ پیٹ بھر کر پلا دے خدا اسکو میرے حوض کوثر سے شربت پلا دیگا جسکی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اسکا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش کا آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے جو کوئی اس مہینے میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم کرائے خدا اسکو بخشدیگا اور اسکو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

اطلاع

حسب دستور قدیم رمضان میں اخبار اہلحدیث ۱۲ صفحات کا نکلیگا انشاء اللہ ناظرین رمضان شریف کی وجہ سے اس مزدور (اہلحدیث) کی کارگذاری میں تخفیف منظور فرمائینگے

(مینیجر)

تقریظات

[illegible]

اعیان اہلحدیث کی توجہ کیلئے

حضرت مخدومی و مکرمی جناب مولانا صاحب زاد فیضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اول تو تقرر سرداری پر مبارکباد اور دعا کہ اللہ عزوجل آپ سے باستقامت و استقلال اپنی پسندیدہ دین کی سچی خدمت لے اور لوگوں کیلئے اتباع نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بنائے آمین۔

اس کے بعد نصب العین محکمہ سرداری سے بذریعہ اہلحدیث آگاہ ہوا۔ عرصہ سے منتظر تھا کہ اسپر جماعت اہلحدیث کیا توجہ کرتی ہے مگر تعجب اور افسوس ہے کہ توحید پر عمل کا دعوے کرنیوالے۔ احادیث نبوی پر عامل ہونے کا دم بھرنے والے اس اہم اور ضروری نصب العین کی طرف سے کچھ ایسے غافل معلوم ہوتے ہیں کہ بے ساختہ کہنا پڑتا ہے کہ یا تو اعانت و امداد یتامےٰ و ارامل کا کوئی حکم قرآن و احادیث میں نہیں ورنہ جو جماعت عمل بالحدیث و توحید کی مدعی ہو وہ کس طرح اسکو نظر انداز کرے یا صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ اور دعوے ہی دعوے عمل کچھ نہیں۔ کیونکہ ابتک نہ تو جماعت کے یتیم خانہ کے افتتاح کی کوئی خبر سنی نہ بیوہ خانہ کی نہ مدرسہ اہلحدیث کی اور نہ ان میں سے کسی کی اسکیم نظر سے گذری۔ اگر جماعت کو اپنی بہتری و فلاح کی طرف نظر ہوتی تو ضرور اس طرف بھی توجہ ہوتی۔ اور لوگ اپنے تجربہ اور خیالات کا اظہار کرکے ایک حد تک مولانا مکرم سردار جماعت اہلحدیث پنجاب کو دماغی محنت سے سبکدوش کرتے مگر دیکھتا ہوں کہ یہاں تو ہوں نہ ہاں کچھ بھی نہیں۔ خدا کرے کہ جاگنے والے اسی بانگ درا سے دل ہوں۔ اور جماعت جلد سے جلد اہم توجہ کرکے ان ہر سہ مہتم بالشان کاموں کو وجود میں لے آئے۔ مولانا! سرداری کے کاموں میں تاخیر اچھی نہیں جو دن جاتا ہے پھر واپس نہیں آتا۔ بدیں وجہ جناب سے عرض کرونگا کہ ایک زوردار اپیل شائع فرمائیں۔ لوگ نہ وقت کی قدر جانتے ہیں نہ اس سے فائدہ اٹھانا۔ جناب کو پھونک پھونک کر آگ سلگانی ہوگی۔ لکڑی بہت گیلی ہے۔ اللہ آپکی مدد کرے۔

مدرسہ اہلحدیث ایک اسم جنس ہے جسمیں ہر قسم کے مدارس کا خیال ہو سکتا ہے۔ یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ مدرسہ صرف درس نظامیہ ہی تک محدود ہو۔ یہ بھی کہ حسب مدارس سرکاری و قومی تعلیم ہو یہ بھی کہ دونوں ہوں۔ بہرحال جو مفہوم ہو۔ میں یہ عرض ضرور کرونگا کہ مثل مدارس مشن عیسوی جماعت کا ایک اشاعتی مدرسہ بھی ضرور ہو تاکہ اس جماعت محکمہ سرداری کا صدر مقام امرتسر ہے امرتسر میں جمعیت اہلحدیث بنے۔ یہ جمعیت اپنی ماتحت محلہ کمیٹی یا وارڈ کمیٹی یا جسطرح مناسب ہو اجتماعی اور اشاعتی کاموں کے لئے کمیٹیاں بنائے تاکہ محکمہ سرداری سے جو احکام یا نصب العین یا دستور العمل وغیرہ شائع ہوں۔ وہ بذریعہ جمعیت تمام شہر میں فوراً اشاعت پا جائیں اور محلہ یا وارڈ وغیرہ کمیٹیاں ان پر عمل کرنے اور کرانے میں کوشاں رہیں۔ اور دیگر شہر و قصبات تحت سرداری کے واسطے نمونہ ہوں اور تمام کام ایک تشکل یعنی (ORGANIS AHINL) کی صورت میں آجائے۔ میرے خیال ناقص میں اسطرح یتیم خانہ بیوہ خانہ مدرسہ وغیرہ سب ایک حد تک آسان ہو جائینگے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے سامنے عرض کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ مگر اس خیال سے کہ آپکی دماغی قوت کو بہتر صورتیں نظر آئیں اور ابتدائی و معمولی امور پر غور نہ کرنا پڑے اتنا عرض کر دیا۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ مارچ صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں تحت عنوان جلسہ اہلحدیث کانفرنس "جلسہ کانفرنس کا امسال بھی التواء" دیکھکر سخت افسوس ہوا۔ اسوجہ سے نہیں کہ کیوں نہ ہوا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ امسال ابتدائی تنظیم کے وقت جبکہ ہر بندہ اپنی معبود کی طرف [illegible] کر رہا ہے (حتی کہ مادہ پرست

یورپ جنگ عظیم کے زمانہ میں رب العزت کے دروازہ پر جھک پڑا، ہم مسلمان جنکو دین سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔ دنیا میں ایسے پھنسے کہ مادہ پرستوں سے بھی بڑھ گئے کہ جنہوں نے کلیسا میں احکم الحاکمین کے سامنے جنگ یورپ کے زمانہ میں گردنیں جھکا دیں۔ ہم اس ابتلاء عظیم کے وقت سیاسیات میں پڑکر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر کو بھی خیرباد کہہ گئے جو اگر بنظر غور دیکھا جائے تو ہمارا کام صبغتی ہے سال کے بارہ مہینے اور مہینے کے تیس دن اور دن کے بارہ سے زیادہ گھنٹے ہم نے سیاسیات کی نظر کر دیئے اور انہیں سے اللہ عزوجل کے دین کے لئے سات دن بھی نہیں۔ یا یوں کہئے کہ آٹھ ہزار چھ سو چالیس گھنٹوں میں سال کے ایکسو اڑسٹھ گھنٹے اور وہ بھی پورے نہیں۔ اللہ کے کام کے واسطے نہیں دے سکے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر میں سیاسی تحریکات کو اس شعر کا مصداق سمجھونگا ؎

یہ رقابت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

میں تو اپنے شہر میں دیکھتا ہوں۔ پہلے تو آتش باری کی دھوم دھام شعبان کا چاند دیکھکر شروع ہوتی تھی مگر اس سال رجب ہی سے شروع ہے۔ ایک صاحب کا بچہ گھوڑی چڑھا یعنے بعد صحت ختنہ گھوڑے پر سوار ہوکر جامع مسجد کو سلام کرنے چلا (یہ بھی ایک رسم ہے) تو تین قسم کے باجے ساتھ تھے۔ انگریزی بینڈ ڈھول تاشہ اور سقوں کے کٹورے۔ اور دور تک نمائش تھی جو غالبًا گھر پہونچکر لٹائی گئی ہوگی اشاعت اسلام کا ایک اچھا طریقہ کانفرنس تھی وہ بھی دنیا سے مرعوب ہوکر بیٹھ رہی۔ عزیزوں نے اس سے توجہ اٹھالی۔ عمارت کا ہو اسکا اللہ والی۔ مگر برادران وطن خصوصًا آریہ سماج برابر اپنا کام کر رہے ہیں علمداران دین حق نہ معلوم سکتہ میں ہیں یا ہو چکے۔ غرض ہرحال میں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والسلام

(خادم اسلام محمد عبدالقادر الحجری عفا اللہ عنہ از دہلی۔ پھاٹک حبش خاں)

جواب شبہات کلام لفظی نفسی

عرصہ ہوا کہ اخبار اہلحدیث کے گذشتہ پرچوں میں کلام لفظی اور نفسی کی بابت گفتگو تھی۔ مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۴ھ کے پرچہ میں خاکسار کا بھی ایک مضمون بعنوان جواب استفسار مجریہ ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء شائع ہوچکا ہے اس مضمون کے شائع ہونے کے کچھ دنوں بعد جناب محمد شریف خانصاحب مختار عام ریاست باغپت ضلع میرٹھ نے خاکسار کے نام بذریعہ ڈاک ایک مراسلت ارسال فرمایا جس میں جناب نے اپنے ان شبہات قدیمہ کا انکشاف کرکے جو آپکو عرصہ دراز سے مرکوز خاطر ہیں جواب تشفی بخش کی استدعا کی ہے اور یہ بھی خواہش ظاہر فرمائی۔ ہے کہ سوال کا مضمون جواب کے ساتھ قومی آرگن اہلحدیث میں شائع کرا دیا جائے۔ لہذا حسب مرضی آپکے جواب بذریعہ پرچہ موصوف ارسال خدمت ہے۔

آپ لکھتے ہیں:۔

"بندہ نے پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۱۸ صفر ۱۳۵۴ھ میں جواب استفتاء مجریہ ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء مطالعہ کیا۔ میرا عقیدہ اس جواب کے موافق ہے مگر تقلیدًا ہے نہ تحقیقًا۔ اسلئے حسب منشاء لیطمئن قلبی اپنے شبہات قلمبند کرتا ہوں۔ یہ سوال عرصہ دس سال کا ہوا قرآن مجید کے غیر مخلوق اور روح کے مخلوق ہونے پر غور کرتے ہوئے میرے دل میں خودبخود پیدا ہوا تھا مگر آجتک کوئی تسلی بخش جواب نصیب نہیں ہوا۔ اس سوال میں حسب ذیل شبہات پیدا ہوتی ہیں۔ سائل کا سوال یہ ہے کہ:۔

اگر کلام الٰہی عین ذات الٰہی ہے تو اس کے نزول سے ذات کی تجزی لازم آتی ہے۔ اور اگر عین ذات نہ ہوتے ہوئے قدیم ہے تو غیر اللہ کی قدامت ثابت ہوتی ہے۔ جواب یہ دیا گیا کہ کلام کی دو نوعیت ہیں "لفظی" اور "نفسی" پہلے اعتبار سے کلام اللہ مخلوق اور حادث ہے اور دوسرے اعتبار سے قدیم اور غیر مخلوق اب خلجان یہ ہوتا ہے کہ اول قسم تو صفت نہیں ہوسکتا۔ تکلم یا قدرت کلام صفت سبب۔ درکلام اس صفت کا عمل یا اثر ہے اور اسلئے حادث ہے دوسرے کلام اللہ خواہ اسکی نوعیت لفظی ہو یا نفسی معین اور محدود ہے۔ اس لئے نہ داخل صفات باری ہوسکتا ہے نہ قدیم بلکہ داخل آثار ہے جنکا حدوث مسلم ہے۔ اگر کلام نفسی کی نوعیت رکھتے ہوئے وہ غیر مشخص ہے تو قدامت کلام معین کا ناقابل استدلال ہے یا ہر شئے قدیم ہے۔

تیسرے اللہ جل شانہ کا علم کامل اور قدیم تسلیم کرتے ہوئے اجمال اور تفصیل کی بحث بے معنی ہے۔ اگر قبل ایجاد اور تکوین علم اجمالی تھا اور پھر تفصیلی ہوگیا تو تغیر ثابت ہوا جس سے ذات باری میں حدوث لازم آیا۔

(راقم نیاز احقر محمد شریف خان مختار عام کنور جمشید علی خاں صاحب رئیس باغپت میرٹھ)

الجواب چونکہ آپکا سوال تین شبہوں پر مشتمل ہے اس واسطے جواب بھی تینوں کا ترتیب وار ہوگا۔ (جواب شبہ اول) کلام کی دو قسم ہیں لفظی اور نفسی، اول تو صفت باری تعالیٰ نہیں ہے کیونکہ وہ عبارت ہے حروف اور اصوات سے اور یہ ہردو حادث ہیں۔ ہاں کلام نفسی صفت باری تعالےٰ ہے اور وہ قدیم ہے جیسا کہ تکلم یا قدرت تکلم قدیم ہیں کلام نفسی اور دیگر صفات علم قدرت ارادہ وغیرہ سب کے سب قدیم اور جل شانہ کی صفت ہونے میں برابر ہیں۔ کوئی فرق کلام نفسی اور دیگر صفات حقیقیہ میں نہیں ہے اور جسکو آپ نے تکلم یا قدرت تکلم کا اثر خیال کیا ہے وہ کلام لفظی ہے نہ کلام نفسی کیونکہ کلام نفسی تو عبارت معانی اور مدلولات سے ہے جو متکلم کے ساتھ قائم ہوتے ہیں۔ نہ اصوات اور حروف سے جو اثر تکلم یا قدرت تکلم کا ہے (ملاحظہ ہو امام المتکلمین امام رازی کی تفسیر کبیر جلد اول صفحہ)

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفسیر قیمت ۲ر منیجر

(جواب شبہ دوم) جب کلام لفظی اور نفسی میں فرق معلوم ہو چکا تو اب یہ مرکوز خاطر کرنا چاہیئے کہ محدودیت شان کلام لفظی کی ہے اور اس میں کوئی استحالہ لازم نہیں آتا۔ بخلاف کلام نفسی کے کہ وہ محدود نہیں بلکہ جسطرح دیگر صفات حقیقیہ عز اسمہ قدیم اور غیر محدود ہیں اسیطرح کلام نفسی بھی قدیم اور غیر محدود ہے کیونکہ یہ بھی صفات حقیقیہ میں داخل ہے جیسا کہ تحریر ماسبق شاہد عدل ہے۔ فتذکر و تدبر۔

(جواب شبہ سوم) جس علم کا تعلق ممکنات کی ساتھ انکے ایجاد کے بعد ہے اس کو حکماء کی اصطلاح میں علم تفصیلی اور مفسرین کے نزدیک علم ظہور یا علم رویت اور مشاہدہ کہتے ہیں۔ آیت کریمہ میں اس علم کی طرف اشارہ ہے لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ الخ (پ ۴ سورہ آل عمران)

یعنی جنگ کے موقعہ پر مرکز چھوڑ دینے کی وجہ سے مسلمانوں کو قدرے عارضی زحمت اور شکست اٹھانی پڑی جسکی وجہ سے حضرات صحابہ کرام غازیان اسلام کے پژمردگی کا خیال تھا۔ اس موقعہ پر صبر اور استقلال کی تلقین اور ہمت بڑھانے کیلئے آیۃ کریمہ نازل ہوتی ہے کہ اے اسلام کے شیدائیو ہمت نہ ہارو اور سست نہ ہو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب رہوگے اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم نے زخم پایا تو اس سے پہلے قوم کفار بھی تو بدر میں اسیطرح زخم پا چکے ہیں اور ان دنوں کو ہم بدلتے رہتے ہیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور اس واسطے کہ معلوم کرے اللہ جنکو ایمان اور تم میں سے بعض کو شہید بناوے۔

اس آیت میں ایمان والوں کو معلوم کرنے سے مراد وہی ہے جسکو حکماء علم تفصیلی اور مفسرین کی اصطلاح میں علم ظہور یا علم رویت اور مشاہدہ کہتے ہیں ورنہ علم اجمالی تو پہلے ہی سے تھا دیکھو اسی آیت کریمہ کی تحت میں جلالین میں لکھا ہے کہ "علم ظہور" اھ علم ظہور کی تشریح علامہ سلیمان جمل ان لفظوں میں فرماتے ہیں ای علم وجود ای علما متعلقا بالوجود الخارجی الخ جمل حاشیہ جلالین صفحہ ۳۱۳ ج ۱ اور تفسیر جامع البیان میں ہے علم رؤیۃ و مشاھدۃ انتھی۔ اور اس کے آگے چلکر متصل ہی دوسری آیت میں فرمایا ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ و لما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم الخ ترجمہ "مومنو! تمہارا خیال ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ حالانکہ اللہ تعالے نے ابھی تم میں مجاہدین کو نہیں معلوم کیا"۔ آگے چلکر اسی سورۃ میں فرمایا وما اصابکم یوم التقی الجمعن فباذن اللہ ولیعلم اللہ المومنین ولیعلم الذین نافقوا الخ ترجمہ۔ اور جو (تکلیف) پہونچی تم کو اے مسلمانو اس دن جس دن کہ مقابلہ ہوا تھا دو لشکروں کا لشکر اسلام اور لشکر کفار کا وہ اللہ ہی کے حکم سے تھی اور اس واسطے کہ معلوم کرلے اللہ ایمان والوں کو اور معلوم کرلے کافروں کو۔ ان کے علاوہ اور بہت سی آیتیں ہیں جنمیں علم تفصیلی کی طرف اشارہ ہے۔

ہاں اس مقام پر ایک یادداشت نوٹ کرلینا چاہیئے کہ آیات مذکورہ بالا اور ان کے دیگر امثال میں حضرت امام فخر الدین رازی اور انکے علاوہ اور مفسرین جیسے قاضی بیضاوی وغیرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے علم کا اثبات یا نفی مراد نہیں ہے بلکہ مجازاً اثبات علم یا نفی علم سے مراد اثبات معلوم اور نفی معلوم ہے کیونکہ تحقق کسی شئی کا اللہ تعالے کے علم کو مستلزم ہے اور لازم بولکر ملزوم مراد لینا علی سبیل الکنایہ اہل فن کے نزدیک معروف اور مشہور ہے۔ دیکھو تفسیر بیضاوی صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ نولکشور اور تفسیر کبیر صفحہ ۵۹ اور علامہ زمخشری صاحب تفسیر کشاف کی بھی یہی تحقیق ہے۔ دیکھو حاشیہ بیضاوی۔

لیکن ان حضرات کی تحقیق مجھے مضر نہیں کیونکہ میرا مطلب حکماء اور علماء معقولین کا مذہب بیان کرنا ہے۔ وہ علم باری کی دو قسمیں اجمالی اور تفصیلی بتاتے ہوئے آیات مذکورہ اور ان کے نظائر کو علم تفصیلی کی مثال میں پیش کیا کرتے ہیں دیکھو حاشیہ بحر العلوم بر میر زاہد صفحہ ۹۳ اور خود کبار مفسرین نے بھی آیات مذکورہ کو علم تفصیلی پر محمول کیا ہے ملاحظہ ہو تفسیر جلالین اور حاشیہ جمل۔ تفسیر جامع البیان، تفسیر کلیمی مؤلفہ جناب شاہ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی ؒ۔

یہ تو تھا علم تفصیلی۔ اور سنئے! باری تعالے کے علم کی دوسری قسم کا نام علم اجمالی ہے۔ اسکا تعلق ممکنات کے ساتھ انکے ایجاد اور ابداع سے قبل ہی ہوتا ہے علم تفصیل کا منشاء اور مناط یہی ہے (دیکھو میر زاہد صفحہ ۹۳) اس کی مثال یوں سمجھو جیسے انجینیر نے کسی عمارت کا نقشہ اپنے ذہن میں مرتب کرلیا۔ اسی نقشہ کے موافق عمارت معہودہ بنتا ہے اسیطرح اللہ تبارک وتعالے ممکنات کو وجود بخشنے سے قبل ہی ان کے تمام امور اور احوال کو معلوم کرلیتا ہے۔ اسی کے موافق خارج میں ظہور ہوتا رہتا ہے اور معاذ اللہ علم اجمالی سے یہ مراد نہیں کہ پہلے اللہ تعالے کا علم ناقص تھا اب کامل ہو گیا۔ کیونکہ جسطرح اب ہر ذرہ ذرہ بلکہ اس سے بھی چھوٹی چھوٹی چیز کو ہر مکان اور ہر آن میں اسکا علم محیط ہے اسیطرح پہلے بھی تھا۔ وقد احاط بکل شئی علما بلکہ اجمالی اور تفصیلی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ علم ایک صفت وجودی ہے۔ اور امر وجودی کا تعلق معدومات سے نہیں ہوا کرتا ہے۔ اس واسطے ازل میں ایجاد موجودات سے پہلے ہر ایک شے سے جو علم باری متعلق ہوا تو اس حیثیت سے کہ تمام ممکنات ذات باری عز اسمہ میں منطوی[1] تھیں اور ہر ایک کا وجود امتیازی نہیں تھا۔ اسی وجہ سے اسکو علم اجمالی کہتے ہیں بخلاف علم تفصیلی کے کہ اسکا تعلق ممکنات سے اس وقت ہوتا ہے جبکہ ہر ایک وجود امتیازی کے جامہ میں ملبوس ہوں۔ (دیکھو حاشیہ مولانا بحر العلوم بر میر زاہد صفحہ ۹۳) فقط والسلام

(کتبہ خاکسار عبد الوہاب مدرس اول مدرسہ دار الحدیث شہر میرٹھ)

* * *

اجتہاد و تقلید۔ [illegible]

---

[1] منطوی ہونے سے مراد علت او معلول یا خالق اور مخلوق کا تعلق ہے۔ ۱۲ منہ

قادیانی مشن

روپیہ دینے سے انکار

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیشکردہ حدیث یخرج دجال یختلون الخ کا قضیہ پھرتے پھراتے چکر کاٹتے یہانتک پہونچا تھا کہ قاضی اکمل صاحب قادیانی نے بڑے زور سے بذریعہ خط اور بذریعہ اخبار الفضل ہم کو نوٹس دیا تھا کہ اچھا ہم (قاضی مذکور) تین سو روپے امانت رکھوا دیتے ہیں آپ (ثناء اللہ) مسلم منصف کے سامنے اپنا دعوی (کہ کتاب مطلوبہ سے صحیح مطبع کتاب مراد ہے) ثابت کردو تو تین سو روپیہ ہم آپکو دیدینگے۔ اسکی منظوری بذریعہ خط فوراً بھیجدی۔ اور اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ فروری میں بھی قاضی صاحب کی چٹھی اور اپنی منظوری درج کرا دی۔ اسکے بعد عرصہ تک انتظار رہا کہ قاضی صاحب روپیہ امانت رکھکر ہمکو بلا دینگے۔ آخر کار بولے تو یہ بولے کہ ہمارے ساتھ آپ بھی تین سو روپیہ رکھو تاکہ بوقت عدم ثبوت آپکے دعوے کے ہم اپنا (غلط) حوالہ دکھاکر روپیہ لے سکیں۔ اسکا جواب اہلحدیث مورخہ ۱۷ مارچ میں دیا گیا کہ آپکے چیلنج کے مطابق روپیہ امانت رکھنا مجھ پر نہیں آتا۔ کیونکہ آپنے اپنے چیلنج میں یہ شرط نہیں لگائی تھی تاہم میں بغرض فیصلہ کہتا ہوں کہ روپیہ میں اپنے پاس رکھونگا۔ اس امر کا فیصلہ بھی منصف سے کرایا جائیگا کہ اس چیلنج کی پابندی میں روپیہ امانت رکھنا مجھپر بھی واجب ہے؟ اگر فیصلہ رکھنے کا ہوا تو اوسی وقت رکھ دونگا (ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۴ مارچ ۳۳ء)

ایسی صاف اور سیدھی بات کو سنکر کون صاف دل ہے جو قبول نہ کرے مگر جن لوگوں کی عادت ہی یہ ہو کہ،

اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا

وہ کیونکر قبول کر سکتے ہیں اسلئے قادیانی امت نے جو جواب دیا وہ غیر متوقع نہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں سے اسکی توقع ہے۔

قاضی اکمل صاحب خیریت سے لکھتے ہیں اور کیا صاف لکھتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں:۔

"ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ ۲۰ مارچ کے الفضل میں لکھ دیا گیا تھا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب تین سو روپیہ انعام لینا چاہتے ہیں تو وہ ۲۴ مارچ تک ہمیں اطلاع دیں کہ میں (ثناء اللہ) اپنا تین سو روپیہ جمع کرانے کے لئے تیار ہوں چونکہ ۲۴ مارچ کی بجائے ۱۰ اپریل تک اپنا تین سو روپیہ جمع نہیں کرایا جو اصل بناء مباحثہ ہے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ہم اپنا پیش کردہ انعام جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں"

(الفضل ۱۳ اپریل ص۳ کالم ۳)

ناظرین! اس الہامی جماعت کے کرشمے دیکھئے ۱۷ اور ۲۴ مارچ کے اہلحدیث کا ذکر ہی نہیں کیا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ذرا سا سمجھدار احمدی جس کے دماغ میں کوئی معقول بات آسکتی ہو اہلحدیث کے جواب کو صحیح جان لے۔

معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے اپنا ضعف محسوس کرکے خائف ہو کر یہ طرح نکالی ہے لیکن کیا وہ جانتی ہے کہ ہم اس کو چھوڑ دینگے؟ ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

قابل تعریف

ہم مانتے ہیں کہ قادیانی جماعت میں سے ہمارے سرحدی دوست منشی قاسم علی صاحب بڑے دل گردے کے آدمی ہیں۔ انہوں نے مباحثہ لدھانہ میں جب تین سو کا وعدہ کیا تھا تو فوراً امین کے پاس رکھدیا تھا جس کے وصول کرنے میں ہم کو ذرہ بھر تکلیف نہ ہوئی۔ جس کے لئے ہم اون کے مداح ہیں اور قاضی اکمل صاحب کے گلہ گذار۔

؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

بقیہ مباحثہ سرگودہا

جواب نمبر ۳

منجانب قادیانی۔

خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے معنے اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے معنے اگر یہ کئے جاویں کہ رسول کریم (صلعم) کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ قرآن مجید اور احادیث کے اور مقامات کے بالکل خلاف اور معارض ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت اور حدیث کے یہ معنے نہیں بلکہ وہ معنے ہیں جو قرآن مجید اور نصوص کے مطابق ہوا ور وہ نصوص یہ ہیں:۔

(۱) قرآن فرماتا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ الخ یہ آیت نبی کریم (صلعم) پر اتری۔ اس زمانہ اور مابعد کے لوگ مخاطب ہیں اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ناممکن نہیں ورنہ یہ فقرہ معاذ اللہ فضول تھا۔

(۲) اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا ہے اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ یصطفی مضارع کا صیغہ ہے حال اور استقبال پر حاوی ہے یعنے اللہ چنتا ہے اور چنیگا لوگوں میں سے رسول یعنی یہ سنت مستمرہ ہے۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول کریم صلعم کے بعد رسول آسکتا ہے ورنہ یہ کیوں فرمایا ہے کہ اللہ چنتا ہے اور چنیگا لوگوں میں سے رسول"

(ص۱۵)

جواب نمبر ۳ کی تردید

از جانب محمدی

قرآن شریف کی سورۃ الاعراف جزء ۸ رکوع ۱۱ میں ہے کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

(ترجمہ) اے بیٹو آدم کے اگر آویں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے بیان کریں اوپر تمہارے نشانیاں میری۔ پس جو کوئی پرہیزگاری کر

[illegible]

اور نیکی کرے پس نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہونگے"۔

میں کہتا ہوں کہ احمدی مناظر صاحب کا مذہب تو یہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہو سکتا"۔ (صفحہ ۱۳) یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت محمدیہ میں سے غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ یاد رہے کہ احمدیوں کے اس عقیدے کے چار جزو ہیں (۱) اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا آنا (۲) اس نبی کا اُمت محمدیہ میں سے ہونا (۳) اس نبی کا غیر تشریعی ہونا (۴) اُمت محمدیہ میں سے کسی شخص کا فنافی الرسول ہو کر اس نبوت غیر تشریعی کو پا۔ آب میں پوچھتا ہوں کہ اس آیت مقدمہ کے کن الفاظ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اُمت محمدیہ میں سے فنافی الرسول مسلمان کو غیر تشریعی نبوت ملیگی۔

یاد رہے کہ اگر اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجراء نبوت پر استدلال کیا جائے تو صرف غیر تشریعی نبوت کے اجراء پر کیوں دلیل پیش کی جاتی ہے۔ اہل سنت کا مخالف اسی آیت کو تشریعی نبوت کے اجراء (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد) پر بھی پیش کر سکتا ہے کیونکہ اس آیت میں جو لفظ رسل آیا ہے یہ لفظ قرآن مجید میں تشریعی اور غیر تشریعی نبیوں کے لئے استعمال ہوا ہے چنانچہ اہل بہا (یعنی میرزا حسین علی بہاؤ اللہ ایرانی مدعی مسیحیت و رسالت کے پیرو) کی مشہور و معروف کتاب الفرائد کے صفحہ ۳۱۳ پر ابو الفضل محمد بن محمد رضاء الجرقانی (ایک بہائی عالم) لکھتا ہے:۔

"وکذلک در سورہ اعراف فرمودہ است یٰبَنِیٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ این آیہ مبارکہ در غایت صراحت است کہ اخبار از مستقبل است زیرا کہ لفظ یاتینکم را بنون تاکید مؤکد داشتہ و یاتینکم فرمودہ است یعنی البتہ خواہند آمد برشما رسولانی از جنس شما و آیات مرا برشما تلاوت و قرأت خواہند نمود پس ہر کہ پرہیزگار شود و نیکو کار باشد خوفے و حزنے براو وارد نیاید"۔

فرقہ مرزائیہ سے پہلے اہل بہاء نے اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے اجراء پر استدلال کیا تھا اب (محمودی) احمدیوں نے بھی اس استدلال کو اہل بہاء سے لیا ہے جبکہ آیت خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا اور آپکے بعد کسی کو نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی) کا نہ ملنا بخوبی طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ تو اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت محمدیہ میں سے غیر تشریعی نبی کے آنے پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔ (باقی باقی)

صوبہ بہار میں اہلحدیث کی سرداری

جب سے صوبہ بہار میں امیر شریعت کا چرچا ہوا ہے جماعت اہل حدیث اپنی ضرورت کے لحاظ سے اپنی شیرازہ بندی قائم رکھنے کو بہت کوشاں ہیں کہ ہمارا مخصوص سردار کوئی الگ ہو جو ہماری ضروریات مخصوصہ کا منتظم ہو۔ اخبار اہلحدیث میں ان لوگوں کی خواہشات کا تھوڑا سا جلوہ دکھایا جاتا ہے۔ ہم خود اس تجویز کے مؤید ہیں کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی فرقہ اپنی مخصوص ضروریات میں کامیاب نہیں ہو سکتا جبتک اُن کا نگران اُسی درد کا نہو جو درد اس جماعت کو ہے اسلئے اہلحدیث یکم شعبان میں مولانا عبد الرحیم عظیم آبادی مدظلہ کا نام نامی پیش کیا گیا تھا۔ اسکے جواب میں مولوی محمد مبین صاحب رحمانپوری کا خط اس تجویز کی پسندیدگی کا آیا۔ مولانا عبد الرحیم صاحب کا عنایت نامہ بھی آیا جس میں ممدوح لکھتے ہیں:۔

"بوجہ مرض اور بوجہ ضعف میں اپنا جانشین حکیم مولوی عبد الخبیر صاحب خلف اوسط مولوی عبد الحکیم مرحوم کو کر دیا ہے۔ وہ ہر جگہ بحیثیت علاج و بحیثیت وعظ اپنے پدر مرحوم دورہ و سیر کیا کرتے ہیں"۔

مولوی مبین صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم کو شخصی حکومت پسند نہیں بلکہ جمہوری ہونی چاہیئے۔ سردار کے ساتھ مجلس شورٰی ہونا چاہیئے۔

ہمارے خیال میں یہ امور اس قسم کے نہیں کہ ان میں کوئی اختلاف ہو نہ اس قسم کے ہیں کہ اخبار کے ذریعہ انکا فیصلہ کرایا جائے۔ بہتر ہے کہ پٹنہ میں سب احباب ملکر آئندہ کا انتظام کریں۔

تاریخ اہلحدیث پر نظر ثانی

اخبار اہلحدیث جلد ۱۰ نمبر ۵ مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ صفحہ ۲ کالم ۳ میں آیت وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ یعنی ہمارے نبی زبان بھی نہیں ہلاتے جبتک کہ اُنکے پاس ہماری طرف سے وحی نہ آجائے"۔ اور نیز حدیث عن حسان قال کان جبریل ینزل علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالسنۃ کما ینزل علیہ بالقرآن (دارمی) یعنی حضرت حسان سے مروی ہے کہ حضرت جبریل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جسطرح قرآن کی وحی لیکر آتے تھے اسی طرح سنت کی وحی بھی لاتے تھے۔ مگر چند روایات ذیل سے مضمون مندرجہ اخبار متذکرہ صدر محتاج نظر ثانی ہے۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ابوہریرہؓ کو حکم دیتے ہیں کہ جاؤ اور سچے موحدوں کو جنت کی خوشخبری دیدو۔ حضرت ابوہریرہ روانہ ہوتے ہیں۔ آگے سے حضرت عمرؓ فاروق تشریف لاتے ہوئے ملتے ہیں۔ ابوہریرہؓ انکو پیغام نبوت سناتے ہیں وہ بجائے آمنا و صدقنا کہتے ہوئے حضرت ابوہریرہؓ کو دھکا مار کر گرا دیتے ہیں۔ ابوہریرہؓ روتے ہوئے دربار نبوی میں واپس آتے ہیں اور حضرت عمرؓ بھی آتے ہیں آنحضرتؐ بجائے عتاب

کے حضرت عمرؓ کا مشورہ قبولیت کو پہونچا ہی (صحیح مسلم)

(۲) حضرتؐ نے انصار کو فرمایا کہ تابیر (نر درخت کا گابھا مادہ درخت پہ ڈالنا) ایک فضول چیز ہے۔ انصار فوراً رک گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ درختوں پر پھل کم پیدا ہوا۔ شکائت ہوئی تو جواباً فرمایا کہ انتم اعلم باموردینکم واذا امرتکم بشئ من رائے فانما انا بشر۔ یعنی دنیا کے کام تم ہی جانو جو حکم میری رائے سے ہوگا اس میں بشریت کا تقاضا ضرور ہوگا (مسلم)

(۳) خیبر فتح ہوچکا اور صحابہ کرام بھوک سے پریشان ہوکر لحوم حمر انسیہ پکانے لگتے ہیں۔ رحمۃ للعلمین فرماتے ہیں۔ اھریقوھا واکسروھا۔ سالن بہادو ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی اُٹھکر خلاف حکم قرآنی ماکان لکم الخیرۃ من امرھم عرض کرتے ہیں اونھریقھا ونغسلھا ہم سالنوں کو پھینک برتنوں کو دھو ڈالیں؟ عرض قبول ہوتی ہے اوذاک اچھا ایسا ہی کرو (بخاری ومسلم)

(۴) بریرہ لونڈی طوق غلامی سے آزاد ہوکر شوہر سے بھی آزاد ہونا چاہتی ہے۔ اُس سے فرمایا لوراجعتہ تو شوہر کی طرف مراجعت کرتی تو بہتر تھا۔ وہ بجائے سر تسلیم خم کرنے کے پوچھتی ہے کیا یہ حکم ہے؟ ارشاد ہوتا ہے نہ محض سفارش۔ بریرہ فوراً کہتی ہے لاحاجۃ لی فیہ پس مجھے معاف ہی رکھا جائے (بخاری)

(۵) آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص[1] اندھا۔ پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق نہیں ہے میرے لئے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچکر لیجاوے مجھکو طرف مسجد کے۔ پس پوچھا اس نے حضرت رسول خدا صلعم سے یہ کہ رخصت دیں واسطے اس کے پس نماز پڑھنے اپنے گھر میں پس رخصت دی حضرتؐ نے واسطے اس کے پس جبکہ پیٹھ پھیر چلا۔ بلایا اسکو اور فرمایا کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی۔ کہا اس نے ہاں۔ فرمایا پس حاضر ہو نماز میں (مسلم)

ایسی اور بہت سی روایات ہیں۔ جن پر یہ سوال وارد ہوسکتا ہے کہ حضرت سردار دو عالم (فداہ ابی و امی) کبھی بھی بغیر وحی کے زبان نہیں ہلاتے تھے تو روایات مصرحہ بالا اور آیت وَمَا ینطق عن الھوٰی اور روائت حسان میں بظاہر تخالف و تعارض کیوں ہے؟

نیز یہ بھی عرض کرنا بے جا نہوگا کہ صاحب شریعت یعنی ہمارے نبی کا ہر نطق لاریب منزل من اللہ ہے تو کیا اسکا قبول کرنا افراد امت کے اختیار تمیزی پر منحصر ہے؟ نہیں تو پھر وحی (بغیر سمعنا واطعنا کے بعض اوقات) صحابہ کی مداخلت کیوں اور اسکی تطبیق کیسی؟

اس لئے فاضل مصنف کی خدمت میں ادباً التماس ہے کہ جو پردہ اس کے روئے حقیقت اصلیہ پر پڑا رہا ہے وہ مرتفع کردے تاکہ آئندہ بعد طبع کتاب متعصبین کی متجسس نکتہ چین نگاہوں کا نتیجہ ہمارے کم فہم بھائیوں کے خیالات میں خلش و خلجان پیدا نہ کردے۔ اخبار اہلحدیث میں اس تاریخ کا سلسلہ جس غرض سے جاری وساری ہے وہ ظاہر ہے مگر مخالفین کا ساکت و صامت رہنا مصلحت سے خالی نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں ہم بھی کیا کوئی وہ اوہام جو آئندہ بحث چھڑنے کا اندیشہ رکھتا ہے اوس کی مدافعت کی جانب لائق مصنف کی توجہ گرامی مبذول نہ کرائیں۔ بایں خیال ناظرین اخبار اہل حدیث سے بھی استدعا ہے کہ وہ اپنی اور عام لوگوں کے اوہام کا اظہار فاضل مصنف ممدوح سے کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں۔ اس لئے کہ تاریخ اہلحدیث طبع سے پہلے مخالفین کے چرکہ سے بے داغ ہوجائے تو انسب ہے۔ فقط

(نیازمند عبدالحافظ از نارائن کھیڑ ضلع بیدر دکن)

اڈیٹر ہرقسم کے سوال بھیج سکتے ہیں مگر دعا بھی کریں خدا مصنف کو صحت کاملہ بخشے۔

۷۔ اپریل کو امرتسر تشریف لائے ارادہ دہلی جانے کا تھا۔ ۹۔ کو طبیعت خراب ہوگئی۔ ۱۰۔ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے۔ حالانکہ حاجی عبدالرحمن صاحب کے انتقال کی خبر امرتسر ہی میں آپ نے سُنی تھی۔ تاہم طبیعت برداشت نہ کرسکی بسلمہ اللہ وعافاہ۔

تقلید کون سکھاتا ہے؟

علماء اپنی تقاریر اور تحریروں میں بے ثبوت امور کا ذکر کر جاتے ہیں۔ اگرچہ اکثر یہ اکی اصلیت بھی کچھ ہوتی ہے۔ عوام حسن اعتقاد سے کام لیکر اس پر راسخ الاعتقاد ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح ان کی عادت ہو جاتی ہے پھر تحقیق ایک امر ناگوار ہو جاتا ہے۔ علماء کو لازم ہے کہ ہر امر دلیل کے ساتھ پیش کریں نہ کہ صرف دعوے پر یا کے ساتھ "فلاں امر میں ایک نہیں کئی احادیث صحیحہ ہیں" "حدیث شریف میں یوں آیا ہے" مگر نہ ایک حدیث پیش کی نہ کسی کتاب کا حوالہ کھینچ میری سمجھ میں یہ طریقہ محدثین متقین کا نہیں پتہ چلتا ہے نہیں زبان اور قلم سے کیا نکل جاتا ہے درحقیقت یہ کہ وہ حدیث بھی ہوتی ہے یا نہیں یا کسی حدیث سے استنباط ہے یا صرف سہو و نسیان ہے۔ اس بے احتیاطی میں وبال کا خوف ہے جس سے اہل تقوٰی کو احتراز لازم ہے۔ تقلید کی بنا کیونکر پڑی اور مستحکم ہوئی۔ علماء کے لئے یہ خود خاص مضمون ہے۔ جب علماء لوگوں کو نصیحت اور وصیت کرتے ہیں کہ ہر امر شرعی کو دریافت کرو کہ یہ مسئلہ قرآن اور احادیث میں کس طرح ہے۔ اور پھر ان حضرات کا خود نہائت بے باکی اور غفلت کے ساتھ قرآن اور احادیث کی عبارتیں پیش نہ کرنا درحقیقت عملاً تعلیم برعکس دینا ہے۔ اور لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ اور اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کا وبال خریدنا ہے۔

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث و سردار پنجاب کو خصوصاً اس کی جانب توجہ کرنی چاہیئے۔

ما علینا الا البلاغ

(عبدالحفیظ خریدار اہل حدیث نمبر ۳۰۹ ازیمن)

---

[1] عبداللہ ام مکتوم (ابن ماجہ) ۱۲

ب ـٹرکی
بیدخاں مرحوم کے عہد
بلطنت عثمانیہ کی گذشتہ
ی دور کے آغاز کی ایک
یدہ اراکین سلطنت کی
وہ اسکے جنگ طغان اور
لات صحیح بھی لکھی گئی
قیمت مجلد عہ
ب دوا زدہ ماہی
ت مترجم
بینوں کے پُر خطبات
یفات جناب مولانا
شہید اور مولانا شاہ
ب دہلوی علیہما الرحمۃ
لے قیمت ۸
ب مترجم و محشیٰ
ہ عبدالقادر صاحب
ہ چھپائی جیبائی عمدہ
ک عہ
خوشخط چھپے
کا غذ پر لکھائی
انچ عرض ۵ انچ
نت و خلافت
کی مفصل روداد عہ
ن کا اُردو ترجمہ
سے
طا راللہ ثناء اللہ
ی۔ امرتسر

فتاوے

س نمبر ۱۴۴ نبی۔ ولی وغیرہ (پیغمبر خدا کے فرستادہ) بعد مرنے کے جسم مبارک دفن کر دینے کے بعد قبر کے اندر عام مسلمانوں کے مثل جسم گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث سے کیا ثابت ہے؟ (محمد عبداللہ محمد حبیب اللہ از چیر کنڈ ضلع مانجھوم صوبہ بہار)

ج نمبر ۱۴۴ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا جسم مٹی پر حرام کیا ہوا ہے۔

مولوی ابوالمنصور محمد عبدالباری [illegible]

س نمبر ۱۴۵ مدرس کو اس بات کا خوب علم ہے کہ مجھے جو روپیہ تنخواہ میں ہے۔ یہ روپیہ خاصکر فطرہ و صدقہ و قربانی کے وغیرہ کا ہے تو جواب طلب ہے کہ مدرس کو اس بات کا علم ہونے پر بھی اپنی تنخواہ کے عوض میں روپیہ لینا از روئے قرآن و حدیث جائز ہے یا نہیں؟ (" ")

ج نمبر ۱۴۵ صدقات خیرات کا مصرف غربا لوگ ہیں انکی ملکیت کر دیئے جائیں۔ یہ بھی ایک مذہب ہے۔ دوسرا یہ بھی ہے کہ غرباء کے فائدے پر خرچ ہوں۔ مدرس اگر مذہب ثانی کے معتقد ہیں تو اون کو تنخواہ میں صدقات کا قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

س نمبر ۱۴۶ فطرہ و صدقہ و قربانی کا چمڑہ وغیرہ دینے والے شخص کو علم ہے کہ جو روپیہ صدقہ و فطرہ وغیرہ کا میں نکالتا ہوں وہ روپیہ خاصکر مدرس کی تنخواہ میں خرچ ہوتا ہے تو جواب طلب یہ ہے کہ ایسا علم ہونے پر بھی صدقہ و فطرہ وغیرہ کا روپیہ نکالنے والے شخص کو صدقہ و فطرہ وغیرہ کا ثواب ملتا ہے؟ یا نہیں؟ (" ")

ج نمبر ۱۴۶ اسکا جواب بھی نمبر سابق میں آگیا انما الصدقات للفقراء میں لام تملیک ہے یا لام نفع ہے۔ دونوں صحیح ہیں۔ صورت مرقومہ میں بھی معطی کو ثواب کی امید ہے (۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۷ بکر غریب آدمی ہے اس نے زید سے مبلغ عـہ نقد لئے اور ماہ جیٹھ حال کو ۱۲ آثار پختہ چنے فی روپیہ کے حساب سے زید کو دینے مقرر کر لئے۔ اگر بکر کے چنے بوجہ ژالہ باری یا بارش کے خراب ہو جائیں تو زید نے مبلغ عـہ اصل ماہ جیٹھ کو واپس لینے ہیں اور شرط یہ ہے کہ بکر نے چنے زید کے گاؤں میں لے جا کر دینے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

(عیسیٰ نمبردار خریدار نمبر ۳۲۳۸)

ج نمبر ۱۴۷ یہ صورت بیع سلم کی ہے۔ یہ جائز ہے۔ چنے نہ ملنے کی صورت میں اصل مال لے سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ لا تاخذ الا سلمك او راس مالك۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۸ کسی چیز کو معین وعدہ خلافی پر قیمت زیادہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً ایک تھان کپڑا اُدھار ایک ماہ کے وعدے پر مبلغ پانچ روپیہ قیمت پر فروخت کیا اور بوقت فروخت کرنے کپڑے کے یہ بھی شرط کر دی ہے کہ اگر ایک ماہ کے اندر روپیہ وصول کر دیا تو وہی مبلغ ۵ روپیہ دینا ہوگا۔ ورنہ اگر ایکماہ سے زیادہ لیتے دو ماہ میں روپیہ وصول ہوگا۔ تو اسی چیز کی قیمت چھ روپیہ دینا پڑیگی۔ جواب طلب یہ ہے کہ ایسی شرط پر قیمت زیادہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

(محمد عبداللہ محمد حبیب اللہ از چیر کنڈ ضلع مانجھوم)

ج نمبر ۱۴۸ صورت مرقومہ میں بیع جائز نہیں حدیث شریف میں ہے۔

نہی عن بیعتین فی بیعۃ

ایک سودے میں دو سودے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ صورت مرقومہ کا جواب یہی ہے۔ ہاں اگر کسی چیز کو نقد قیمت میں پانچ روپیہ پر بیچے اور ادھار سودے میں اسی کو چھ پر فروخت کرے تو یہ جائز ہے مگر سودا معلق نہ چھوڑے قطعی ختم کرے۔ نقد ہو کرے تو نقد اور ادھار کرے تو ادھار (نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ۱۲۵)

س نمبر ۱۴۹ مسلمانوں پر جہاد کرنے کے لئے کون کون سی شرط ہونا ضروری ہے؟ بتفصیل تحریر فرماویں جو بغیر اون شرائط کے جہاد کرنا درست نہیں ہوگا۔ (" ")

ج نمبر ۱۴۹ جہاد کی شرائط میں سب سے بڑی شرط امام کا ہونا ہے جس کی بابت حدیث شریف میں ہے؟ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ امام کی ماتحتی میں جہاد کیا جائے۔ بغیر امام کے لڑنا جہاد شرعی نہیں۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۰ وبائی امراض مثل طاعون وغیرہ میں عوام الناس حفظ صحت کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے [illegible] ہائش کو چھوڑ کر گاؤں سے باہر کھلے میدان میں قیام پذیر ہوں تو جائز ہے؟ یا نہیں؛ عام طور پر اسکے متعلق کیا ارشاد ہے؟ (گل محمد خریدار ۶۴۱۳)

ج نمبر ۱۵۰ دیہات کی آبادی اور زمین ایک ہی حکم میں ہے۔ بغرض صفائی آبادی سے نکلکر اوسی دِہ کی اراضی میں ٹھیر جانا ایسا ہی ہے جیسا بڑی حویلی کے مسقف حصے سے نکلکر آنگن میں ٹھیرنا۔ اسلئے یہ فرار عن الطاعون میں داخل نہیں انشاء اللہ۔

س نمبر ۱۵۱ عام طور سُننا جاتا ہے کہ محکمۂ تعلیم کے ملازمین بہت کم حلال روزی کھاتے ہیں حالانکہ علاوہ تنخواہ کے کئی ایک طرح کی چیزیں و نذرانہ نقدی (بر موقعہ امتحان ترقی و داخلہ وغیرہ) جبراً و قہراً اینٹھ کر کے اپنے شاگردوں سے وصول کرتے ہیں جسکو حاصل کرنیکی محکمہ کیطرف سخت ممانعت ہے۔ کیا کوئی معمولی سے معمولی چیز مُنہ سے مانگ کر اپنے شاگردوں سے حاصل کرنی رشوت میں داخل نہیں؟ خواہ وہ جبراً ہو یا سلوک سے؟ (" ")

ج نمبر ۱۵۱ صورت مرقومہ میں کسی استاد کا شاگرد سے فائدہ اٹھانا شاگرد کے بادل ناخواستہ (ص)

(ص) حرام ہے۔ سوائے اُس چیز کے جو شاگرد بالکل اپنی خوشی سے پیش کرے کسی چیز کا وصول کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ اس خدمت کا عوض بصورت مشاہرہ پاتے ہیں (۲ر داخل غریب فنڈ)

ملکی مطلع

عرب میں وہابیوں کی قوت

کسی گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ عرب ہمارا مذہبی ملک اور اسکے واقعات سے ہم اہل اسلام کو روحانی دلچسپی ہے اور ہونی بھی چاہیئے ۔ عرب میں ایک حصہ نجد کا ہے جہاں کے لوگ مذہباً عام طور پر حنبلی مقلد ہیں اور اپنے گذشتہ ریفارمر شیخ محمد بن عبد الوہاب کی نسبت سے **وہابی** کہے جاتے ہیں ۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب کی نسبت مخالف موافق سب قائل ہیں کہ دینی امور میں بڑا متشدد تھا ۔ چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں :۔

"شیخ محمد عبد الوہاب بڑا دیندار تھا مگر طبیعت میں سختی تھی "

یہ نجدی گروہ عرب میں جنگی حیثیت سے وہی قوت رکھتا ہے جو ہماری سرحدی قوموں میں مسعودی اور وزیری لوگ ہیں مگر نجدیوں اور وزیریوں میں ایک اصولی فرق ہے جو حقیقت میں بہت بڑا امتیاز ہے ۔ مسعودی اور وزیری دنیاوی مفاد سے حرکت پذیر ہو کر اٹھتے ہیں اور نجدی دینی غیرت سے حرکت کرتے ہیں ۔

ترکوں کی دینی غفلت دیکھکر ایک زمانہ سلطان روم کے برخلاف بھی نجدیوں نے سر اٹھایا تھا جس سے ترکوں کو بڑی پریشانی ہوئی تھی ۔ آخرکار محمد علی پاشا (جو بعد میں خدیو مصر ہوئے) کے ماتحت بڑی جرار فوج بھیجکر نجدیوں کو مغلوب کیا گیا مگر بے جان نہیں ہوسکے ۔ اس سے بعد نجد میں ایک آزاد ریاست بھی رہی جس کے بعد میں دو حصے ہوگئے ۔ ایک کے امیر کی موروثی کنیت ابن رشید اور دوسرے کی ابن سعود ہوئی ۔ یہ دونوں ریاستیں باہمی بھی کبھی طبع آزمائی کرتی رہیں ۔ یہانتک کہ قریب زمانہ میں ابن سعود نے ابن رشید کو فتح کرلیا ۔ اب ابن سعود کی قوت عرب میں ایک بڑے رئیس کی ہے جس سے شاہ حجاز (سابق شریف مکہ) کو ہر وقت خطرہ ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ امیر ابن سعود ایک خاص دماغ کا آدمی اور باغیرت مسلمان ہے ۔ اگر حجاز پر اسکا تسلط ہوجائے تو جو رنج مسلمانان عالم کو گھن کیطرح لگ رہا ہے کہ حجاز کا پاک خطہ غیر مسلموں کے زیر اثر ہے اور آئندہ مزید اثر کا خطرہ ہے ۔ یہ رنج اور خطرہ نہ رہے بلکہ عرب ایک مستقل اسلامی سلطنت ۔ اصلی خلافت راشدہ کی یادگار نظر آنے لگے ۔ خیر یہ تو آئندہ کی باتیں ہیں جنکا ہم کو نہ علم ہے نہ قدرت جو کچھ واقع ہوا ہے وہ عربی اخبارات کے تراجم سے درج ذیل ہے :۔

اس سال جزیرہ نمائے عرب میں جو اہم واقعات پیش آئے ہیں ان میں سب سے اہم ابن سعود کا وہ حملہ ہے جو اس نے ابن رشید کے مقبوضات پر کیا اور فتح حاصل کرکے ابن رشید کے ملک پر قبضہ کرلیا اور ابن رشید کو اپنی نگرانی میں لے لیا ۔ اس فتح سے امیر نجد کا ملک وسیع ہوگیا ہے اور ابن رشید کی طرف سے جو امیر نجد کا دشمن ہے اطمینان ہوگیا ہے ۔

گذشتہ ایام میں ابن رشید شاہ حجاز کا حلیف تھا اور شاہ حجاز ابن سعود کا سخت دشمن ۔ ان دونوں دشمنوں کی متحدہ طاقت کے مقابلہ میں ابن سعود کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ دونوں پر یکساں حملہ آور ہوسکتا ۔ ابتداءً ابن سعود (امیر نجد) نے تجربہ کے طور پر حجاز پر حملہ کیا لیکن ایک اجنبی طاقت (انگریزی حکومت) نے اپنی سیاسی اغراض کی بناء پر امیر نجد کو اس حملہ سے باز رکھا اور مدافعت کی جس سے امیر نجد کو اس حملہ میں ناکامی ہوئی اور اب خیال کیا جاتا ہے کہ کم از کم اس سال حجاز پر امیر نجد کے حملہ آور ہونے کی کوئی توقع نہیں ہے ۔

اس ناکامی سے متاثر ہو کر امیر نجد نے اب اپنا پرانا طریقہ اختیار کیا ہے یعنی وہ حجاز میں اپنے مقاصد کی اشاعت کر رہا ہے اور آہستہ آہستہ حجاز میں نیز سارے جزیرہ نما عرب میں اپنے قدم بڑھا رہا ہے اس طریقہ کا سب سے پہلے جو تجربہ اس نے کیا وہ کامیاب رہا ہے یعنی اس نے ابن رشید کے مقبوضات میں اپنا اثر پھیلا کر ابن رشید کے ملک پر اپنا قبضہ کرلیا ہے اور اب وہ اطراف میں اپنے اثر کو فروغ دے رہا ہے ۔ جزیرہ نما عرب میں امیر نجد نے اپنے اثر و اقتدار کو فروغ دینے اور اپنے مقاصد کو پھیلانے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بالکل بالشویک طریق کے موافق ہے ۔

لینن یعنی بالشویک جماعت کا صدر یورپ میں ممالک کی فتح کے لئے کوئی لشکر اسوقت تک نہیں بھیجتا جبتک کہ اپنے مبلغین کو بھیجکر ملک کو تیار نہیں کرلیتا اس کے مبلغ ممالک میں جاکر بالشویک مقاصد و تعلیم کی اشاعت [illegible] ہیں اور عوام کی ایک بڑی جماعت کو بالشویک عقائد و خیالات کی جانب کھینچ لیتے ہیں ۔ جب مبلغوں کی تحریک مضبوط ہوجاتی ہے اور ملک کی بڑی جماعت انکے خیالی عقائد میں متحد ہوجاتی ہے تو پھر وہ اس اپنی فتح کے بعد اندرون ملک میں مسلح بغاوت اور شورش پیدا کردیتے ہیں اور اسی کیساتھ بالشویک سپاہ ملک کی حدود پر تیار ہوکر آجاتی ہے اور اسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملک میں شورش پھیل جاتی ہے اور اس شورش کو بالشویک سپاہ سے مدد ملتی ہے ۔ سابق نظام درہم و برہم ہوجاتا ہے اور بالشویک نظام قائم ہوجاتا ہے گویا مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ بالشویک صرف اپنی تعلیم اور پروپیگنڈا سے ملکوں کو فتح کرتے ہیں اور سپاہ سے فتوحات کی انہیں بہت کم ضرورت پیش آتی ہے[1]

لینن کی تدابیر پر غور کرو کہ کس طرح اس نے اور اس کے انصار نے اس مؤثر طریقہ کو اختیار کرکے آذربائیجان ۔ آرمینیا ۔ جارجیا اور فارس کے شہروں کو اپنے قبضہ میں کیا ۔ اور کیونکر اسی ذریعہ سے افغانستان اور چین کو تیار کیا اور پھر یورپ کے بعض شہروں پر اپنا اثر پھیلایا ۔ بالکل اسی طریقہ پر سلطان ریاض یعنی امیر نجد نے اپنا کام شروع کیا ہے ۔ وہ

---

[1] بالشویکوں کی خصوصیت نہیں سارے یورپ کے مدبر ایسا ہی کرتے ہیں ۱۲ اہلحدیث

عصمت النبیؐ ۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے ۔ ۲؍ منیجر

شافی
من ینفع الناس
۲۲ امراض کا مجرب
مدا صرف ہفتہ عشرہ
الله
سوزاک ۔ بواسیر ۔ گنٹھیا
یاں وغیرہ قیمت ہر
روپیہ
ازم ۔ برص ۔ خنازیر
ت ہر یک ۵؍ روپیہ
منجن ۔ اشوب چشم
نی سبل وغیرہ کے مجرب
ہیں
ا بھی چاہیے
سب اسسٹنٹ سرجن
ب ہٹیکان امرتسر

جن ممالک کو اپنے اثر و اقتدار میں لانا چاہتا ہے وہاں وہ اپنے مبلغین اور دعاۃ کو بھیجتا ہے جہاں وہ امیر نجد کے خیالات کی اشاعت کرتے ہیں اور ملک کی بڑی جماعت کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ یہانتک کہ ایک بڑی تعداد باشندوں کی اُن کے ہمخیال ہو جاتی ہے اور اسکا وجود ملک کی خود مختار ہستی یا سردار کیلئے ایک زبردست خطرہ بنجاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ یا تو ملک کی خود مختار شخصیت بھی اسکے خیالات کو قبول کر لے یا پھر ایک ایسی جماعت کے حملہ کی مدافعت کے لئے تیار ہو جائے۔ جنکا دین و ایمان یہ ہے کہ موت اور فتح دو نیکیاں ہیں۔ اگر مارے گئے تو جنت اُنکا حصہ ہے اور فتحیاب ہوئے تو مال غنیمت اور ملک سے فائدہ اٹھائینگے[1]۔

امیر نجد کے متبعین آجکل اسی اصول پر کام کر رہے ہیں یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ بالشویک طریقہ پر فتوحات حاصل کر رہے ہیں۔ گویا وہ ناموس طبیعی جو سلطنتوں میں انقلاب پیدا کر دیتا ہے اور ممالک کی حالت کچھ سی کچھ ہو جاتی ہے نیز مخلوقات کے خیالات میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اپنا کام کر رہا ہے اور دنیا اس کے آگے سرنگوں ہے اسلئے یورپ میں لینن اور مشرق میں امیر نجد نے اپنی اغراض کو حاصل کرنے کیلئے جو ایک طریقہ اختیار کیا ہے اسپر حیرت و تعجب کا کوئی موقعہ نہیں ہے ان دونوں کے اصول اگرچہ ایک ہی ہیں لیکن فروع میں کچھ فرق ہے یعنی لینن دنیا میں اجتماعی انقلاب پیدا کر کے دنیا کو فتح کرنا چاہتا ہے اور امیر نجد جزیرہ نمائے عرب میں دینی انقلاب کا خواہشمند ہے[2]۔ اور دونوں کے مبلغ اپنے اپنے عقائد و خیالات میں اسقدر مضبوط ہیں کہ انکو تامل کرنے میں نہ کوئی منطقی حجت کام دے سکتی ہے اور نہ دلائل و براہین ان کے عقیدہ کو کمزور کر سکتے ہیں۔

اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ابن سعود امیر نجد نے ابن رشید کے ملک پر قبضہ کر لیا ہے۔ تازہ ترین خبروں سے اب یہ معلوم ہوا ہے کہ ابن سعود نے مقام جوف کو بھی قبضہ میں لے لیا ہے اور وہاں اس نے اپنی دعوت و تبلیغ کا مرکز قائم کر دیا ہے۔ اب اُس کے مبلغ و دعاۃ جوف سے شام میں مغرب کیطرف اور شمال میں صحرائے شام کے قبائل کے پاس اور جنوب میں مدینہ منورہ اور حجاز کے دوسرے شہروں کی جانب جاتے ہیں اور پُر زور تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دنوں امیر نجد کے مبلغوں نے قبائل رولہ میں جنکا سردار امیر نوری ابن الشعلان ہے کامیابی حاصل کی ہے اور اس کامیابی کا ذریعہ یہ ہوا ہے کہ قبائل مذکورہ اور قبیلہ عنزہ میں جسکا سردار فہد بن ہزال ہے نہایت سخت جنگ ہوئی جسمیں امیر نوری بن الشعلان کو شکست فاش ہوئی اس شکست کے بعد ابن الشعلان کیلئے فرار کا راستہ بند تھا کیونکہ شام میں فرانس کو اس سے عداوت تھی اور اس عداوت کی وجہ یہ تھی کہ ابن الشعلان نے فرانس کے ۲ ہوائی جہازوں کے اسٹیشنوں کو جو دو گاؤں میں تھے جلا دیا تھا اسیطرح جوف کی جانب بھی اسکو بھاگنا ناممکن تھا۔ کیونکہ گذشتہ سال ابن رشید نے اس کو جوف سے نکالدیا تھا اور وہ مجبور ہو کر امیر نجد کے قبائل میں آکر پناہ گیر ہوا تھا۔ ایسی صورت میں کہ ابن الشعلان کیلئے ہر طرف راستہ بند تھا اُسکے لئے بجز اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ امیر نجد کی دعوت کو قبول کر لے۔ امیر نجد کے مبلغوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور ابن الشعلان کو پناہ دیکر اپنا ہمخیال بنا لیا۔ ابن الشعلان کے مطیع ہوتے ہی اُن بقیہ قبائل کی اطاعت بھی آسان ہو گئی جو شام کے جنوب میں اقامت رکھتے ہیں یعنی قبائل بنی عطیہ۔ حویطات اور بنی صخر۔ اور اب یہ امید بھی قوی ہو گئی ہے کہ دوسرے قبائل بھی امیر نجد کی دعوت کو قبول کر لینگے۔

بعض معتمد اشخاص نے بیان کیا ہے کہ امیر نجد کی منظم سپاہ کی ایک تعداد جو جدید آلات حرب سے مسلح ہے جوف پر حملہ آور ہونیکی تیاریاں کر رہی ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے اور اسکی صحت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تو اسکا علاج صرف ایک وقتی علاج ہو سکتا ہے جس سے بالفعل امیر نجد ارادہ سے رکجائے لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جبتک امیر نجد کی قوت باقی ہے اسوقت تک کوئی اُسکے ارادوں کو روک نہیں سکتا جیسا کہ تاریخ اسکا ثبوت پیش کرتی ہے۔ بہرحال اگر جوف پر امیر نجد کو قبضہ کرنے سے روکا گیا تو اس سے اس کے ارادوں اور عزم میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ وہ دوسرے طریقوں کو اختیار کریگا اور اپنے مبلغوں اور دعاۃ کو بھیجکر بدامنی اور شورش پیدا کریگا اور اسکا نتیجہ یہ نکلیگا کہ ایکدن قبائل کی قوت توڑ دیگا اور امارت (مخالف) کو تباہ کر دیگا۔

شاہ حجاز اب جزیرہ عرب کے امراء میں صرف ایک تنہا امیر ہے جو امیر نجد [illegible] ہے اور جسکی عداوت کھلی ہوئی ہے۔ اسوقت تک کسی نہ کسی طرح شاہ حجاز امیر نجد پر غالب رہا ہے لیکن حقیقت سے واقف اشخاص اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ اگر امیر نجد اپنی پوری قوت سے حجاز پر حملہ آور ہو تو شاہ حجاز کافی مدافعت نہیں کر سکتا ہے۔ اسوقت تک امیر نجد نے شاہ حجاز پر جو حملے کئے ہیں وہ معمولی طاقت سے کئے ہیں سب سے آخری حملہ جو امیر نجد نے کیا تھا اسمیں صرف ایک دستہ فوج شریک تھا۔ لیکن شاہ حجاز اس حملہ کو بھی بغیر انگریزی اعانت کے نہ روک سکا تھا۔ ان وجوہ سے شاہ حجاز کیلئے اب یہ امر ضروری ہو گیا ہے کہ وہ امیر نجد کے مقابلہ میں اپنی طاقت کو مضبوط بنائے۔ سپاہ کو جدید اصول پر مرتب کرے جدید قسم کے آلات حرب اور کافی تعداد میں ہتھیار بہم پہونچائے اور پھر اس کے ساتھ ہی ہمسایہ امراء عرب سے تعلقات اتحاد قائم کر کے امیر نجد کے مقابلہ پر تیار ہو اور اسکی تبلیغی کوششوں کی مدافعت کرے۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ امیر نجد کی تبلیغی کوششوں کی ترقی کے ساتھ شاہ حجاز بھی اپنی طاقت کو مضبوط بنا رہا ہے اگرچہ اسوقت تک پتہ نہیں چلا ہے کہ امام یحیی کا جو وفد مکہ معظمہ میں آیا تھا اس سے کیا معاملات طے ہوئے ہیں۔ آیا ابن رشید کی (ص)

کوئی دینی اقتدار یا روحانی سیادت نہیں ہے ۔ (نجات نجد)

---

[1] یہ گویا ایک آیت کا ترجمہ ہے هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ جسکا مطلب ایک شعر میں یوں ہے
گر جیا مار تو جب آئی ۔ و گئے مارے شہادت پائی (مجتہد)

[2] یعنی اصل اسلام کو بدعات سے خالی دکھانا چاہتا ہے (اہلحدیث)

مباحثہ گوشت خوری ۔ گوشت خوری پر ہندو مسلم مناظروں کا مباحثہ ۔ گوشت خوری اثبات عقلی و نقلی ۔ ۸ دسمبر

متفرقات

حساب دوستان در دل

ماہ مئی میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں مہربانی کر کے قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔

۸۷ - ۲۹۰ - ۳۳۰ - ۷۹۹ - ۱۱۵۶ - ۱۱۶۸ -
۱۶۵۵ - ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ - ۱۹۵۴ - ۲۱۱۸ - ۲۳۳۵
۲۳۳۵ - ۲۳۸۲ - ۲۵۲۸ - ۲۵۳۹ - ۲۶۳۳ -
۲۸۰۲ - ۲۷۹۸ - ۲۹۶۵ - ۳۲۲۲ - ۳۲۲۸ -
۳۲۳۵ - ۳۴۰۷ - ۳۸۳۶ - ۳۸۵۵ - ۳۶۷۶ -
۴۶۹۰ - ۴۷۰۵ - ۴۷۰۸ - ۴۸۱۸ - ۴۸۷۵ -
۵۰۵۴ - ۵۰۵۷ - ۵۰۶۳ - ۵۰۷۴ - ۵۰۹۴ -
۵۱۱۳ - ۵۱۴۰ - ۵۱۸۹ - ۵۲۶۶ - ۵۲۸۶ -
۵۴۳۶ - ۵۵۵۰ - ۵۵۰۲ - ۵۵۰۳ - ۵۵۰۵
۵۵۱۱ - ۵۵۱۳ - ۵۵۱۵ - ۵۵۱۶ - ۵۶۱۸ -
۵۷۲۵ - ۶۰۰۹ - ۶۰۱۳ - ۶۰۱۸ - ۶۰۲۵ -
۶۰۲۹ - ۶۰۳۶ - ۶۰۴۷ - ۶۰۴۸ - ۶۰۵۳ -
۶۰۵۵ - ۶۰۷۸ - ۶۱۴۱ - ۶۲۶۰ - ۶۲۷۰ -
۶۲۷۲ - ۶۳۹۳ - ۶۴۵۳ - ۶۴۶۰ - ۶۴۶۸
۶۴۷۱ - ۶۴۷۲ - ۶۴۶۳ - ۶۴۷۷ - ۶۴۷۸
۶۴۸۴ - ۶۴۸۵ - ۶۴۹۳ - ۶۵۰۵ - ۶۶۷۸
۶۶۸۱ - ۶۶۸۸ - ۶۶۹۵ - ۶۷۰۵ - ۶۷۰۹
۶۷۱۳ - ۶۷۱۵ - ۶۷۱۶ - ۶۷۳۶ - ۶۸۲۷ -
۶۸۲۸ - ۶۸۳۸ - ۶۸۴۳ -

الغریب خانہ ۶۳۴۲ - ۶۳۴۳

اعلان معافی نامہ

ہمارے مخلص مہربان مولوی نور محمد صاحب سکنہ قلعہ لال سنگھ تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ مع حاجی برخوردار صاحب بتاریخ ۱۵ اپریل سنہ میرے پاس تشریف لائے اور عزیز علی محمد ولد حاجی برخوردار مذکور سکنہ موضع کھرنیم چک ... کی بابت بسفارش مولوی نور محمد صاحب صاحب موصوف علی محمد کے قصوروں کی معافی چاہی ہے۔ میں نے بموجب آیۂ کریمہ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ کے لحاظ سے عزیز مذکور کو معافی دیدی اور جو کچھ رسالہ مناظرہ منچرا میں علی محمد کی نسبت لکھا گیا ہے اسکو منسوخ سمجھنا چاہیئے فقط۔

(راقم ابو رشید احمد الدین مدرس عربی مقیم چوکی منڈی ضلع لاہور)

صیام در جیل

آجکل اخباروں میں یہ بحث جاری ہے کہ سیاسی اسیران جیل میں بہت سے لوگ جو پابند مذہب ہیں رمضان شریف میں اون پر روزہ رکھنا فرض ہے وہ روزہ کس طرح رکھ سکینگے جس حال میں انکو نہ کھانا موافق نہ سحری، نہ افطاری، نہ دودھ نہ دہی، نہ سبزی نہ ترکاری۔ اس خیال سے بہت سے اسلامی اخبارات نے افسرانِ جیل اور خود حکومت کو اس ضرورت پر متوجہ کیا ہے بحیثیت ایک مذہبی اخبار کے اہلحدیث کا فرض ہے کہ ایسی تحریک میں مقدم تر حصہ لے اسلئے اس تحریک کی تائید کرنے کے علاوہ اسیران جیل کو ایک شرعی مسئلہ یاد دلاتا ہوں کہ اگر اون کے صیام کا باقاعدہ حکومت کیطرف سے انتظام نہ ہو تو وہ خدائی رخصت سے فائدہ حاصل کریں۔ جو یہ ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

یعنی جو بیمار ہو یا مسافر ہو۔ وہ رمضان میں روزے چھوڑ کر اور دنوں میں روزے رکھ لے۔

اسیرانِ جیل چونکہ مسافر ہیں کیونکہ جتنی مدت جیل میں قیام ہے وہ اسیروں کی نیت سے نہیں ہے بلکہ مجبوری ہے۔ آج اگر اون کو رہائی ملجائے تو اس پر ایک منٹ جیل میں نہ رہیں لہذا اسیروں کو چاہیئے کہ اپنے کو مسافر جانکر رخصتِ سفر سے فائدہ اٹھائیں جب جیل سے رہائی پائیں تو روزہ قضا کریں۔ واللہ اعلم۔

حساب اہلحدیث کانفرنس خرچ بابت ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰

(بقیہ گذشتہ)

بنام مہر اللہ صاحب مدرس سکراوہ گوڑگانوہ - ۸؎
" حافظ عبد اللہ " قطبپور ریاست رامپور عہ؎
" مولوی سید محمد عالم " دلدوار تیمین سنگھ صہ؎
" مولوی عبد الکریم " جٹی بہاری جیپور عہ؎
" قاضی سخاوت علی " لوڈہ بھیم جیپور عہ؎
" حافظ منہاج الدین جودھپور صہ؎
" مولوی محمد سعید " ساکرس گوڑگانوہ صہ؎
" مولوی فضل الٰہی " سنجولی شملہ صہ؎
" مولوی عبد الرحمن " مہرولی صوبہ دہلی سعہ؎

خرچ مدرس وطلبہ مدرسہ کانفرنس اہلحدیث چاندنی چوک بابت ربیع الاول

(تفصیل خرچ)

بنام مولوی عبد الرحمن صاحب مدرس " " للعہ؎
" عبد الرحمن طالبعلم " " للعہ؎
" قاضی عبد الجبار " " للعہ؎
" عبد الصمد " " " للعہ؎
" محمود الرحمن " " للعہ؎
" نجیب الدین " " للعہ؎
" محمد صاحب " " " للعہ؎
" عثمان " " " للعہ؎
" عبد اللہ " " للعہ؎
بنام جلیل احمد " " " للعہ؎
" نور اللہ " " للعہ؎
" عبد الہادی صاحب محصل چندہ برائے مدرسہ " للعہ؎
" قاری وحید بخش صاحب مدرس مدرسہ کوچہ میر عاشق ۱۰؎

(۲۰ یوم صفر و پورے ربیع الاول کی تنخواہ)

خرچہ دفتر کانفرنس صدر بازار دہلی معہ؎
بنام ہیڈ محرر دفتر " صہ؎
کرایہ مکان دفتر " ۷؎
ٹکٹ برائے ڈاک دفتر " عہ؎
میزان سہ؎

میزان مطابق ... (اسسٹنٹ سکریٹری)
صاحب ... ناظم خودم ... [illegible]

(باقی آئندہ) [illegible]

انتخاب الاخبار

امرتسر میں آجکل میونسپل کمیٹی کا الیکشن ہو رہا ہے اس کی بابت مفصل آئندہ لکھینگے۔ انشاء اللہ

ترکی شرائط صلح کی ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ آواز ہے کہ جبتک اصل مطالبات اسلامیہ منظور نہ ہونگے امن چین نہ ہوگا۔

سید فضل الحسن حسرت موہانی گرفتار کئے گئے۔ ان پر دو مقدمے چلائے گئے۔ دونوں از قسم بغاوت ہیں (خدا انجام بخیر کرے)

پنڈت مالوی جی آجکل پنجاب میں دورہ کر رہے ہیں بڑے زور شور کے لیکچر ہو رہے ہیں۔ مگر وہ سادگی اور فقیرانہ بے لاگ اثر جو گاندھی جی میں تھا۔ وہ اور ہی تھا۔

ترکی و فرانسیسی معاہدہ کے توڑوانے پر مخالفوں نے بہت زور دیا مگر فرانس معاہدہ مذکورہ توڑنے پر راضی نہیں۔

سرحد پر جنگ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹانک اور جندولہ کے درمیان ایک چوکی کے نزدیک مسٹر این ایس۔ ووڈ ہوس اور ایک صوبیدار جلال خیلوی کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارے گئے۔

خوفناک آتشزدگی کولابہ کے روئی کے گودام میں جس میں قریباً ۵ ہزار گٹھے تھے۔ خوفناک آتشزدگی رونما ہوئی خبر ہے کہ دو ہزار روئی کے گٹھوں کو نقصان پہونچا ہے۔ تقریباً تین لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

برلن میں طلعت پاشا کے بھائی کو نشانہ بندوق بنایا گیا ہے (انا للہ)

بولشویک بخارا کے گرد و نواح میں انور پاشا اور ان کے پیروؤں کے خلاف سرگرم تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

وفد جرمنی کے نام مراسلہ اتحادیوں اور دوسری چھوٹی طاقتوں نے وفد جرمن کے نام ایک مشترکہ مراسلہ لکھا ہے۔ کہ معاہدہ روس و جرمنی ان شرائط کے خلاف ہے جن پر عمل کرتے ہوئے جرمنی نے کانفرنس میں شریک ہوتے ہوئے حلف اٹھایا تھا۔ اس مراسلہ میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے کہ جرمنی نے اتحادیوں کی رفاقت و رضامندی کی درخواست کا جواب اس کارروائی سے دیا ہے جس نے اعتماد باہمی کی روح کچل ڈالی ہے کیونکہ انہوں نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو کانفرنس کے بعض اصولوں کے خلاف ہے

اطالی حکومت نے انگورہ حکومت کے نمائندہ کو مطلع کیا ہے کہ اس نے اپنے صداقت آمیز جذبہ کے ثبوت کے طور پر مندو وادی سے ایطالی فوجیں واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایطالی حکومت نے یقین ظاہر کیا ہے کہ قلیل التعداد اقوام کے حقوق کا احترام کیا جائیگا۔

دمشق میں فرانسیسیوں کے خلاف مظاہرہ دمشق میں فرانسیسیوں کے خلاف جو مظاہرہ ہوا تھا اور جس میں چالیس آدمی گرفتار ہوئے تھے۔ اس کے بعد لوگوں نے جمع ہو کر ان چالیس آدمیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ مگر اس نے اس کی پرواہ نہ کی۔ پولیس نے فائر کیا جس سے دو آدمی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ فوج نے حالت پر قابو پا لیا ہے۔ فرانسیسیوں کا بیان ہے کہ ۱۹۱۹ء میں امریکنوں کے شامی مشن کا صدر مسٹر کرین جب دمشق میں آیا ہے اسوقت فسادات ہوئے۔ مسٹر کرین نے یہاں آکر جو باتیں کیں اگرچہ اس نے بغیر کسی ارادے کے کہی ہیں مگر خیال کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں کے خلاف ان سے جوش پیدا ہوا جس وقت فسادات ہوئے ہیں مسٹر کرین فوراً بیروت سے چلے گئے۔

اتحادیوں کی شرائط صلح حکومت انگورہ نے مسترد کر دیں قسطنطنیہ کے ایک برقی پیغام مطابق انگورہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت انگورہ نے اس بات پر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے کہ کوئی صلح کانفرنس منعقد ہو مگر اس نے اتحادیوں کی مجوزہ شرائط عارضی صلح کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

انور پاشا کابل کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ بخارا کی حالت سخت مخدوش ہے۔ ہر طرف لڑائی کا ہنگامہ گرم ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انور پاشا اسوقت بخارا میں بالشویک کی خوفناک سرگرمیوں کے خلاف پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں۔ بقول اخبارات افغانستان عثمان خواجہ صدر جمہور بخارا بھاگ کر اس وقت افغانستان میں آئے ہوئے ہیں۔ حکومت افغانستان نے پروانہ راہداری کی فیس ۲۵ روپیہ تک بڑھا دی ہے۔ رائے عامہ اس جدید فیس کے خلاف ہے۔ مزدور جماعت کی فیس صرف ۲ روپیہ ہے۔ وزیرستان کے شمالی حصہ میں تو امن و امان ہے مگر اس کے جنوبی حصہ میں قبائل کا ایک جرگہ ہوا جس میں تمام مسعودی سوائے جلال خیل کے شریک ہوئے۔ عبدالرحمن خیل اس وقت تک حکومت کے خلاف رہا ہے اس نے بھی اب صلح کر لینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

برطانوی افواج مقیم قسطنطنیہ جنہیں پہلے "برطانوی افواج قسطنطنیہ" سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اب سرکاری طور پر "برطانوی افواج قابض قسطنطنیہ" کے نام سے موسوم ہوا کرینگی (کیا ترقی ہے)

محصول خطوط کے کارڈ کی قیمت ۲ پائی اور لفافہ کی ۱ر ہوگئی ہے اسلئے جوابی امر کے لئے جوابی خط کا آنا ضروری ہے۔ (منیجر)

ہمارے مہربان یہ سنکر خوش ہونگے

کہ ہماری کتاب بائبل جسکا اشتہار اہلحدیث میں شائع ہو رہا ہے ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب اور ٹکسٹ بک کمیٹی نے سکولوں کی لائبریری میں رکھنے اور لڑکوں کو انعام دینے کیلئے منظور فرمایا ہے قیمت ۸؍ **تاریخ بیت اللہ شریف** خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً کی مفصل تاریخ ۱۲؍ **تذکرۂ اصحاب** حضور سرور کائنات کے غلاموں کی سبق آموز سوانحعمریاں عہ **سید الشہدا** حضرت حمزہ کی مفصل سوانحعمری ۳؍ **اسلام اور علمائے فرنگ** اسلام کے متعلق علمائے یورپ و امریکہ کی رائیں ۹؍ **سوانح بلقیس** حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ کی مفصل سوانحعمری ۳؍ **شداد اور اسکا بہشت** شداد اور اسکے بہشت کے حالات ۳؍ **انجام دنیا**۔ اس دنیا کا انجام کیا ہوگا؟ علمائے سائنس اور قرآن حکیم کی رائیں ۳؍ **مسدس حالی** مع ضمیمہ حالی ۱۲؍

پتہ: **خالد برادرس امرتسر** پنجاب

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی **معرکۂ سیاست و خلافت** کی مکمل روئداد جس میں عدالت ماتحت اور سشن کی کاروائی تاریخوار علی برادران ڈاکٹر کچلو مولانا حسین احمد، نثار احمد پیر غلام مجدد صاحبان کی تقریری و تحریری بیانات وغیرہ درج ہیں اصل قیمت عہ رعایتی ۸؍ **بیان حریت** رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا بیان۔ حریت کا عملی نمونہ اصل ۲؍ رعایتی ۱؍ **الحریت فی الاسلام** حریت اسلام پر مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف فی جلد ۱۲؍ رعایتی ۶؍ **دعوت عمل** مسلمانوں کے تنزل کا اصل سبب اور اسکا علاج۔ حق اور صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کے لئے اہم تجاویز مولانا ممدوح کے قلم سے فی جلد ۵؍ **خطبہ عید الضحیٰ** مولانا ممدوح کے قلم سے ۲؍ فی پرچہ۔

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و منیجر اتحاد۔ امرتسر پنجاب

ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم صاحب خانصاحب ایم بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

[illegible] پٹیالوی

کی فہرست ہے

(اول دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام ہے آئینہ اسلام۔ اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنت کی کامل اور مستند تاریخ اور تمام اسلامی عقائد و اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے پانسو کے قریب اسلامی نشان علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن پاک اور احادیث۔ تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں آگیا ہے۔ اور موجودہ قرآن و حدیث کے سوا عہد عتیق و جدید کی بشارات اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ثابت کیا گیا ہے جس سے قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا ہے قیمت عہ **النبی والاسلام** انگریزی میں قیمت ہے **حمائل التفسیر** ترجمۃ القرآن مع تفسیر انگریزی ۸؍ **ترجمہ تفسیر** پارہ الم ۳؍ پارہ عم ۳؍ صحت و خوبی ترجمہ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معارف و حقائق رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کی لحاظ سے تفسیر انکا بے نظیر ہیں **تذکرۃ القرآن** ۱۸۹۹ء عہ **تذکرۃ القرآن** ۱۹۰۰ء عہ یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے **تبلیغ الاسلام** اردو و انگریزی۔ اس میں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کو بھی اعتراض کی گنجائش نہیں۔ ۱؍

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان طلباء بھی یاد کر کے قرآن مجید از خود باآسانی پڑھ سکتا ہے ۴؍ **مجمل صرف و نحو فارسی** ۲؍ **مفتاح الفارسی** ۱؍ فارسی صرف و نحو اور علم عروض میں کامل اور بے نظیر ہے **مفید الطلبہ!** جیبی عجائب گھر۔ اس میں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی نام انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں دئے گئے ہیں اسطرح پر ان زبانوں سے ایکہزار الفاظ بآسانی جلدی یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہوجاتا ہے ۴؍ **اساس العربی** ۸؍

(سوم مرزائے قادیانی کے رد میں)

الذکر الحکیم ۲؍
المسیح الدجال کل ۲؍
کانا دجال ۴؍
مرزائیو نمبر قطع حجت ۱؍

اسمیں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کی گئی ہے کہ باوجود ہزاروں روپے کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی انکا جواب آجتک نہیں دے سکا۔ فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو گیا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام اس میں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دئے جا کر انکا بیان نہایت کامل و صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحاتوں کا خلاصہ ہے قیمت عہ **مفید النساء والصبیان**۔ اسمیں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو تمام بے خبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۲؍ **جامع العلوم طبی**۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض۔ علم اسرار الاعضاء۔ علم طب و جراحی امراض چشم۔ علم حفظ صحت کیمیائے عملی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت لعہ **حرز جان**۔ اس میں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۴؍ **مفید الرجال** جوانی کی غلط کاریوں کے نتائج اور انکا کامل علاج ۱؍ **علاج نامردی** عہ **علاج سوزاک** عہ **علاج آتشک** عہ **علاج طحال** عہ

ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت مفصل فہرست مفت۔

ملنے کا پتہ:-

مبارک برادرس پٹیالہ۔

[illegible]

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں ۹/۱۲

جو بے حد ہی خوشنما۔ نہایت ہی خوبصورت۔ دلفریب اور حیرت انگیز ہیں جو علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں۔

انگوٹھی کے چوکور ہشت پہلو سرخ یا سبز یا سیاہ نگینے پر تمام سورۂ قل ہو اللہ شریف نہایت ہی پائدار سنہری یا سفید حروف میں اتنی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی ہے کہ بے اختیار چوم لینے کو دل چاہتا ہے بے حد نفیس خوشنما اور نایاب تحفہ ہے رئیسوں کے ہاتھ کی زینت اور مستورات کی زیبائش کیلئے بہترین چیز ہے ہدیہ فی انگوٹھی ۱۲؍ مع نام خریدار ۱۴؍ اسی قسم کی کلمہ شریف یا آیت کریمہ یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ وفتح قریب یا اللہ اکبر یا حسبی اللہ ونعم الوکیل یا سلام قولا من رب الرحیم تحریر شدہ انگوٹھیاں بھی ہر ایک کا ۱۲؍ معہ نام خریدار ۱۴؍ ہے۔ اسکے علاوہ ہر ایک عبارت کی انگوٹھی تیار کی جاتی ہے اور اشتہار کے مطابق انگوٹھیاں نہوں تو واپس کر کے قیمت معہ محصول منگالیں۔ پتہ: **منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی** پانی پت

بدن کے سفید داغ برص پھلبہری ۱/۲

کی اکسیر فقیری جڑی

معزز ناظرین! میں دوسروں کی طرح فضول تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر اسکے ایک دن کے تین بار استعمال سے سفید داغ بالکل جاتے نہیں تو دگنی قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھا لیں قیمت بڑا ۲؎ چھوٹا ڈبہ ۱؎ **سفوف حسن افزا** داغ چھیپ سیلا اور مہاسے۔ چھائیاں اور کیل وغیرہ دور کر کے اور کالے اور کملائے ہوئے چہرے کو پھول کی طرح ملائم اور گلاب سا خوبصورت بنا دیتا ہے شرفا اور بیگمات نے بہت پسند فرمایا ہے قیمت ۱۲؍ **اکسیر ذیابیطس** پیسے خوراک پیشاب اور پیاس کو کم کر دیتی ہے دو ہفتہ کے استعمال سے بالکل صحت ہو جاتی ہے ہزارہا اسکو شفا پا چکے ہیں قیمت ۲؎ دو ہفتہ کی خوراک

اطلاع فقیری ادویات کی نام کندہ لالچی لوگوں نے اپنے آبائی پیشہ پر صبر و قناعت نہ کر کے ہمارے اشتہاروں کی نقل بنا کر اور قیمت کم کر کے جھوٹے اشتہارات نکالنا شروع کر دیئے ہیں خریدار انکو ہوشیار رہنا چاہئے۔ پتہ: **شاہ ابومسعود محمد عبدالحفیظ نعمانی**

مذہب اہلحدیث کی نایاب اردو کتابیں

(چھپ رہی ہیں۔ جلد منگوائیں)

چوتھائی قیمت کی تخفیف محصول علاوہ

ثبوت تحفۂ محمدی مقدماوہ اس میں اہلحدیث کا اہلسنت و جماعت ہونا مسجدوں کا خدا کی ملک ہونا مسجدوں میں ہر مسلمان کا نماز ادا کر سکنا۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا۔ آمین بالجہر رفع الیدین۔ رد تقلید اور اہلحدیث کے مذہب کا قدیمی ہونا قرآن و حدیث و فقہ سے عربی اردو اور انگریزی میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۰؍

مجموعہ مسکین اسمیں آمین بالجہر کی عجیب و غریب بحث اور حنفیہ کو مدلل جواب دیا گیا ہے ۶؍

الامر المبرم صحیح بخاری کے ۱۷۵ راویوں پر جرح کا جواب گویا صحیح بخاری کی اردو میں اسماء الرجال ہے ۱۲؍

حل مشکلات بخاری حصہ اول دوم و سوم صحیح بخاری کی آجکل جن لوگوں نے اعتراضات کئے ہیں انکے قابلیت جوابات۔ مجموعہ کی قیمت عہ؍

تنقید المعیار مبتدعین کے اعتراضات پر مولانا شہید رشید سید نذیر حسین پر اور انکا معقول جواب ۸؍

تعلیم الاسلام سورۂ فاتحہ کی مکمل تفسیر قرآن مجید کی صداقت۔ اسلام کی حقانیت۔ مخالفین اسلام کا شافی جواب ۴؍

رسالہ تذکیر و تانیث اسمیں کئی ہزار اردو الفاظ کی تذکیر و تانیث مع اشعار اساتذہ درج ہیں ۴؍

تنقید الہدایہ (عربی) حنفیوں کی مشہور کتاب ہدایہ کی ایسی تنقید ہے کتاب عربی میں ہے۔ صرف علماء و طلباء کے کام کی ہے مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم کی آخری تصنیف ہے۔ محصول کیلئے ۹؍ کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگی۔

اعلان ایک روپیہ کی کتابیں منگانیوالے قیمت بذریعہ ٹکٹ بھیجیں ورنہ وی پی منگائیں رجسٹری اور فیس منی آرڈر اور محصول پیکٹ کے بارگراں کی وجہ سے ہر کتاب اور کو جا پڑیگی۔ جواب طلب کیلئے جوابی کارڈ اور استفسار کی جواب کے لئے ٹکٹ بھیجنا چاہئے ورنہ عدم جواب کی شکایت فضول۔ اپنا پتہ پورا اور صاف لکھیں۔ ملنے کا پتہ:-

محمد ابوالقاسم دارالحدیث بنارس سٹی

مفت مفت مفت

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے "گلدستۂ بہار عیش" ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کر لیجئے۔ تاکہ مفید ہو۔

ہمارا قدیمی پتہ یہ ہے:-

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی۔ معالج و ماہر امراض نہانی۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام و مفید انام قیمت فی تولہ عار علاوہ محصولڈاک - پتہ:-

حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیرکوٹلہ

برص ۱/۲

یعنی بدن کے سفید داغ کا فقیری شرطیہ علاج

پیارے خریدارو! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا فقیر کی بتائی ہوئی جڑی بوٹی سے تیار کی گئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین بار لگانے سے سفید داغ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ہوگی قیمت چھوٹا ڈبہ ۲؎ بڑا ۳؎ پتہ:-

حکیم عبدالحی ڈاکخانہ کمتول بخش ضلع دربھنگہ

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ٭

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند صفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر روانہ ہونگے

(۴) جس مراسلے کو نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جملہ واپس ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابو الوفا ثناء اللہ) نمبر ۲۷

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت عہ

رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ ؎

عام خریداران سے صہ

ششماہی عا

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۷ رمضان المقدس ۱۳۴۰ھ ہجری مطابق ۵ مئی سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

بہتان از اہلقرآن - - - صفحہ ۱

سچا عیسائی کون ہے؟ - - " ۲

امرتسر کے ایک فلسفی مزاج مشتہر " ۳

قادیانی مشن (تنکے کا سہارا) - - ۴

حکومت برطانیہ کی مرزائیت میں دست اندازی " ۴

جلسہ قادیان کا اثر گرد و نواح قادیان پر " ۵

نزول عیسیٰ من السماء - - " ۵

ترک دنیا اور پارسائی - - " ۶

مذہب اہلحدیث یا مذہب ائمہ کرام - " ۶

فتاوے - - - " ۷

ملکی مطلع - - - " ۸

متفرقات - - - " ۹

انتخاب الاخبار - - - " ۱۰

اشتہارات - - - " ۱۱

بُہتان از اہلقرآن

(نمبر ۵)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ فرقہ اہل قرآن (منکر حدیث نبوی) چوٹی سے ناخنوں تک زور لگا رہا ہے۔ کہ احادیث صحاح کو قرآن مجید کے مخالف ثابت کرکے بے اعتبار بنا دے چنانچہ کئی ایک اعتراضات اون کے سابقاً نقل ہو چکے ہیں آج نمبر ۵ درج ذیل ہے:۔

امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ باب انکاح الرجل ولدہ الصغار یعنی چھوٹی اولاد کے نکاح کردینے کا حکم"۔ اس باب کے شروع میں امام ممدوح نے ایک آیت لکھی ہے جو یہ ہے:۔

وَالّٰتِیْ لَمْ یَحِضْنَ جعل عدتہا ثلثۃ اشہر قبل البلوغ

یعنی امام ممدوح فرماتے ہیں کہ جس عورت منکوحہ کو بوجہ خورد سالی کے حیض نہ آیا ہو۔ اس کو اگر طلاق مل جائے تو اس کی عدت حیض کے شمار سے تو ہوگی نہیں۔ آیت موصوفہ بتاتی ہے کہ اسکی عدت تین ماہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قبل بلوغت بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ اور جب قبل بلوغت نکاح ہونا ثابت ہوا تو وہ نکاح باختیار نابالغہ تو نہیں ہوگا کیونکہ وہ بے سمجھ اور بے اختیار ہے۔ ضرور ہے کہ اسکا نکاح اوس کے ولی نے کیا ہو۔ پھر اسکی تائید میں امام ممدوح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح والی روایت نقل کی ہے کہ چھ سال کی عمر میں نکاح ہوا تھا اور ۹ سال میں رخصتی ہوئی تھی۔ یہی باب مذکور کا مطلب ہے۔

اطلاع: حسب دستور قدیم بوجہ رمضان مبارک اخبار بجائے ۱۶ کے ۱۲ صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔ (منیجر)

حیات طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہٗ العزیز کی مفصل و مکمل سوانح عمری مع جنگی کارناموں کے۔ ہر مخالف و موافق کو پڑھنی چاہئے حجم ضخیم قیمت ۱۲؎ منیجر

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

اہل قرآن (ایڈیٹر صاحب اشاعۃ القرآن) نے اس بات کو نقل کرکے ایسے دلآزار الفاظ میں امام بخاری اور معتقدین صحیح بخاری کا کیا ہے کہ ہم ان کو نقل نہیں کرسکتے بلکہ خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ اس مطلب کی بات کا بتانا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ الآیۃ بخاری صاحب نے آیتہ مذکورہ سے جناب محمد رسول اللہ سلام علیہ کو جنکی آخری عمر بروایات مختلفہ مسلمہ مقلدان بخاری پیرانہ سالی اور بڑھاپے کو پہونچ چکی تھی اس عمر میں ایک چھ سالہ لڑکی کہ جسکا نام نامی حضرت عائشہ صدیقہ ہے ان کے ساتھ نکاح ثابت کرنے میں بوجہ عدم تدبر قرآن سخت غلطی کھائی ہے اور دیگر اسلامی فرقہ کہ جو بخاری صاحب کے مقلد اور مرید ہیں۔ اپنی حسن ظنی سے ان کو مفسر قرآن اور مجتہد اور امام الزمان خیال کرکے اس واقعہ کو وحی منزل من اللہ مانتے ہیں۔ حالانکہ یہ واقعہ جب قرآنی عینک لگاکر بنظر تحقیق دیکھا جاوے تو بالکل جناب محمد رسول اللہ سلام علیہ کی توہین اور قرآن کریم کی تحریف ہے اور عموماً جو ایک مثال بھی مشہور ہے کہ ایک قرآنی مومن نے کسی بے نماز سے کہا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ (پ۵) یعنی نماز کے پاس بھی نہ جاؤ۔ مومن قرآنی نے کہا کہ اس کے آگے پیچھے کی آئت بھی پڑھو اس نے جواب دیا کہ ہم نے جو دعویٰ کیا تھا وہ ہم نے قرآن مجید میں دکھا دیا۔ ہمیں سیاق اور سباق آئت سے کوئی بحث نہیں ہے اسی طرح جناب بخاری صاحب نے بھی اپنے مقلدین کی آنکھوں میں ایسی باریک پسی ہوئی تقلید کی مرچیں ڈالدی ہیں کہ جبتک انکا اثر آنکھوں میں رہیگا۔ قرآنی عینک لگاکر کوئی فرد بشر حق اور باطل میں تمیز نہیں کرسکیگا۔ چنانچہ آپ نے جس آئت سے استدلال کیا ہے اس آئت کا پہلا حصہ تحریر نہیں فرمایا اور حکائت صدر کا پورا نمونہ ظاہر کیا ہے اب فقیر ذیل میں کامل آئت تحریر کرکے منصف مزاج حق پسند پاک طینت علما اور مشائخ اور دیگر صاحبان کی خدمت میں باادب گذارش کرتا ہے کہ انصاف سے جواب دیں کہ بخاری صاحب نے جو غلطی کھائی ہے اور قرآن مجید کی حقانیت اور محمد رسول اللہ سلام علیہ کی عصمت پر جس زور شور سے حملہ کیا ہے اور عیسائیوں اور آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کو قرآنی اسلام سے دور اور بے فکر کرکے پاک اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیا ہے۔ جس کے سر میں دماغ اور اس میں ذرا سی عقل ہے وہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ روائت کس قدر قرآنی اسلام کے خلاف ہے۔ مگر حق بات تو یہ ہے کہ یہ روایتی اسلام اور مذہبی تقلید کا اثر ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تو یوں فرماتا ہے۔ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ (پ۲۷ ع۱۷) (یہ کامل آئت کا مضمون ہے جسکو بخاری صاحب نے تحریر نہیں کیا) یعنی جو مطلقہ عورتیں اپنے حیض سے بالکل مایوس اور ناامید ہوجائیں تمہاری منکوحہ عورتوں میں سے پھر اگر ایسی عورتوں سے نکاح کے لئے عدت معلوم کرنی چاہو۔ تو ان کی عدت کامل تین ماہ ہے۔ اور جن مطلقہ عورتوں کو (کسی مرض کی وجہ سے) حیض نہ آیا ہو تو انکی عدت بھی تین ماہ کامل ہے۔ اس آئت میں (يَئِسْنَ اور نِسَائِكُمْ) ہر دو لفظ قابل غور ہیں۔ جنکو فقیر قرآنی اصول مقرر کردہ کے موافق بیان کرتا ہے"

(اشاعۃ القرآن ماہ مارچ ص ۳)

اہلحدیث اس سارے مضمون کا مطلب دو فقروں میں آسکتا ہے (۱) نسأ بالغہ عورتوں کو کہتے ہیں (۲) عدم حیض سے مطلب یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے جن بالغہ عورتوں کو حیض نہ آئے۔ یہ نہیں کہ عدم بلوغ کی وجہ سے نہ آئے پس (بقول اہل القرآن) آئت موصوفہ کے معنے ایسے ہیں جن میں نابالغہ کا دخول نہ ہو۔ لہذا امام بخاری کا استدلال غلط اور حضرت عائشہؓ کے نکاح کا قصہ بھی بقول ان کے بہتان۔

جواباً عرض ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ نساء کا لفظ بالغہ عورتوں کے لئے ہے لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ نسا کا ترجمہ جو محض "عورتیں" ہے۔ یہ ذو اضافت نہیں ہے یعنی اس کے معنے میں کسی مضاف الیہ کا لحاظ نہیں ہے جب یہ لفظ (نسأ) ذو اضافت معنے میں استعمال ہوگا تو معنے محض منکوحہ بیوی کے ہونگے مثلاً صرف "یا نساء" کے معنے ہیں "اے عورتو" لیکن "یا نساء النبی" کے معنے ہیں "اے نبی کی منکوحہ بیویو" ایسی صورت میں اس کے معنے میں بلوغت کی بجائے محض اضافی معنے (زوجہ یا منکوحہ) مقصود بالذات ہونگے۔ جسطرح آیت یا نساء النبی میں منکوحات مراد ہیں۔ اسی طرح آئت زیر بحث میں من نسائکم سے محض منکوحات مراد ہیں۔ امام بخاری کا استدلال ایسی باریک بنا پر مبنی ہے جس کو آپ نے سمجھا نہیں اور حق تو یہ ہے کہ رنج وعداوت میں سمجھ بھی نہیں سکتے۔ (دوسرا) فقرہ آپکا کہ "کسی مرض کی وجہ سے حیض نہ آئے" انصاف سے بتائیے ایجاد بندہ ہے یا نہیں؟ کیا ایسا ایجاد بندہ ہم پر حجت ہوسکتا ہے۔ آپکو اتنا فقرہ حذف نکالنے کا کیا حق حاصل ہے؟ سنئے ہمارے ترجمہ میں نہ حذف ہے نہ مقدر بلکہ اصل لفظوں کے معنے صاف ہیں پس آئت کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اے مسلمانو! تمہاری منکوحات میں سے جو حیض سے ناامید ہوگئی ہوں اور جو حائضہ نہ ہوئی ہوں انکی عدت تین مہینے ہے"

لیجئے آپکا کام بھی ہم ہی کئے دیتے ہیں۔ یہ دوسرا حصہ (جو حائضہ نہ ہوئی ہوں) دونوں کو شامل ہے (۱) جو بوجہ عدم بلوغت کے حائضہ نہوں (۲) جو بوجہ کسی مرض کے حائضہ نہوں۔ بہرحال دونوں کی عدت تین ماہ ہے اس عموم سے بھی امام بخاری کے استدلال کو ضعف نہیں پہونچ سکتا بلکہ قوت پہونچتی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ لفظ قرآنی (لَمْ يَحِضْنَ) نابالغہ منکوحہ کو بھی شامل ہے۔ اسی شمول کے ماتحت

نور العینین یعنی شیخ حسین صاحب محدث [illegible] فتاوی [illegible] علمائے کرام کے فتاوی کا [illegible]

حضرت عائشہ رضہ کا قصہ ہے پس ثابت ہوا کہ آیت اور حدیث دونوں موافق ہیں۔ بلکہ حدیث کا قصہ آیت کی تعمیل ہے جسکو امام بخاری رحمہ نے کھول دیا جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ ہاں آپ کا فہم حاملان اور عاملان قرآن کے رنج پر مبنی ہے قابل اصلاح ہے سردست ہم آپکو صرف اتنا مشورہ دیتے ہیں ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

(باقی باقی)

سچا عیسائی کون ہے؟

ہمعصر عیسائی اخبار نور افشاں لاہور نے اس عنوان سے ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے جو ہم بھی اپنے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے نقل کرتے ہیں۔

شروع مضمون میں آپنے دنیاوی تعلقات والے لوگوں کا منفیات کی صورت میں ذکر کیا ہے ہم اس کو چھوڑ کر مثبت کی صورت والے حصے کو نقل کرتے ہیں جو یہ ہے۔

(۱) عیسائیت کی پرکھ جس کسوٹی سے کی جاسکتی ہے وہ بتلاتی ہے کہ وہ عیسائی ہے جو

(۲) اپنے جان۔ مال۔ طاقت اور عقل کو خدا کی محبت میں قربان کرچکا اور جس نے اپنے پڑوسی کو اپنی طرح دیکھا۔ اور عیسائی وہ ہے جس نے

(۳) اپنے سینہ کے اندر بے انداز محبت کا (اکھنڈ) بھنڈار جمع کر لیا اور جس کے دل و دماغ میں ہر جگہ اور ہر طرف محبت کا جوش ٹھاٹھیں بھر چکا۔ اور عیسائی وہ ہے جس نے

(۴) انجیل مقدس کو اپنا رہبر بنا کر اس کے مضمون کو بخوبی سمجھ لیا اور ساتھ ہی عمل بھی کر دیا اور عیسائی وہ ہے جس نے

(۵) اپنے بھائیوں کا بوجھ اٹھانے کی غرض سے اپنے تن من۔ دھن کو مفت قربان کر دیا اور اپنا سر بھاری جوئے کے نیچے دیدیا۔ اور عیسائی وہ ہے جو

(۶) اپنی خودداری خودآرائی اور خودغرضی کو چھوڑ کر ان سے الگ ہو گیا ہے اور عیسائی وہ ہے جو

(۷) اپنے بےغرضانہ آزاد ضمیر سے فیصلہ کرتے وقت بڑے چھوٹے نیچ، اونچ کا کوئی مزاج نہیں کرتا۔ اور عیسائی وہ ہے جو

(۸) خودغرضانہ تعصبات سے بالکل مبرا اور الگ ہے۔ اور قومی ملکی بہبودی سے گذر کر روحانی محبت کے رشتہ میں پرو دیا گیا ہے۔ اور عیسائی وہ ہے جس نے

(۹) اپنے رشتہ کو اس قدر وسیع بنا لیا ہے کہ کوئی شہر خواہ کسی رنگت وملت و سمت کا ہو۔ اس میں سما سکے۔ اور عیسائی وہ ہے جو دھرم کے پرچار اور اس کی (مسیح کی) سچائی کے لئے سر جھکائے کھڑا ہے۔ لیکن ادھرم کی رد کے لئے سینہ سپر ہو رہا ہے۔ اور عیسائی وہ ہے جس نے

(۱۰) دنیوی جاہ وحشمت سے منہ پھیر کر روحانی املاک بھنڈار کے حاصل کرنے کے لئے خدائے قادر مطلق یا خداوند یسوع مسیح سے اپنا تعلق پیدا کر لیا ہے اور عیسائی وہ ہے جو

(۱۱) اپنے دل۔ زبان اور ہاتھ کو ایک لیول میں رکھتا ہے اور اپنے قول و فعل کا سچا ہو۔

(۱۳۔ مارچ)

اہلحدیث مضمون بہت صاف ہے مگر کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ جسقدر سچے عیسائیوں کی صفات مقرر بیان کی ہیں۔ یہ سب قابل مضمون نگار کے خیالات کے عکس ہیں۔ کوئی نقلی دلیل ان پر نہیں لکھی۔ اسلئے ہم جو عیسائیوں کی صفت بتاتے ہیں وہ اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ خود جناب مسیح کے لفظوں میں پیش کرتے ہیں۔ ذات ممدوح اپنے عروج آسمانی کے وقت اپنے شاگردوں کو فرماتے ہیں۔

"وہ ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہے نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم کیا جائیگا۔ اور وے جو ایمان لائینگے۔ ان کے ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ وے میرے نام سے دیووں کو نکالینگے۔ اور نئی زبانیں بولینگے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئینگے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وے بیماروں پر ہاتھ رکھینگے تو چنگے ہوجائینگے" (انجیل مرقس باب ۱۶۔ آیت ۱۶ تا ۱۸)

اہلحدیث نور افشاں کے معیار عیسائیت پر ممکن تھا کہ سارے یورپ میں ایک دو اشخاص عیسائی ثابت ہوسکیں۔ انجیل کے مذکورہ معیار سے کوئی صاحب عیسائی ثابت ہوں تو فاضل اڈیٹر نور افشاں انکی زیارت سے ہمیں بھی مشرف فرماویں یا پتہ دیں تاکہ ہم بھی ان سے ملکر یہ شعر انکی نذر کریں ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ!

امرتسر کا ایک فلسفی مزاج مشتہر

ہمارے حنفی احباب میں ایک صاحب طبابت پیشہ ہیں جنکو علم و فضل میں خداداد دستگاہ ہے۔ لیکن انکا دعویٰ اون کی خداداد قابلیت سے بالاتر ہے اس لئے وہ جب کبھی کچھ بولتے یا لکھتے ہیں تو لوگ اون کے کلام نہ سمجھنے کا اعتراف کرتے ہیں اور وہ اس کو موجب فخر جانتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکی سرخی ہی حیرت سے ایسی ہے کہ عوام تو کیا خواص بھی شائد نہ سمجھیں وہ یہ ہے۔

"المغضوبین۔ المفتونین فی عین الفتن
اور خادمان لفظ پرستہ
واللہ ھادی لمن ما سواہ خفیر ۰

غرہ رمضان رؤیت ہلال سے امرتسر میں شنبہ کو ہوا

[illegible]

اناق فضیلۃ ستیخ غلام رسول معروف
ڈاکٹر حکیم امرتسری۔ ایمائشی"

ہم اپنے نقصان علم کا اعتراف کرکے سرِدست اس تھوڑی سی عبارت میں دو غلطیاں دیکھتے ہیں۔ خاصکر عنوانی غلطی پر مشتہر صاحب کے مخلص دوست امرتسر کے حنفی مفتی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ المفتیون کیا صیغہ ہے؟ اس میں علم صرف کی کسی تعلیل کی ضرورت تو نہیں؟ اس سوال کا جواب اور ان اغلاط کی اصلاح ہونے کے بعد اصل اشتہار کا ذکر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

قادیانی مشن

تنکے کا سہارا

قادیانی نبی اور انکی اُمت کو ہمارے مقابلہ جو شکستیں ہوتی رہی ہیں۔ ان سے اُن کے دل زخمی ہیں اسلئے وہ اپنے اور اپنے مریدوں کے دل بہلانے کو کوئی نہ کوئی واقعہ میرے متعلق لکھکر فرحت حاصل کرلیا کرتے ہیں۔ حال میں امرتسر کی میونسپل ممبری کے قصے کو بھی انہوں نے اپنے لئے دل خوش کن سمجھا ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے زخمی دوستوں کو خوش رہنے کا موقع دیں لیکن اس خیال سے کہ کوئی ناواقف حال ان کے دہوکے میں نہ آجائے اصل حال لکھتے ہیں۔

میونسپل ممبری کی امیدواری اور استعفا کی وجہ مفصل اہلحدیث مورخہ ۲۱۔ اپریل میں درج ہو چکی ہے کہ خلافت کمیٹی امرتسر نے میرا نام بھی پاس کیا۔ مگر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر احباب کے مشورے سے میں الگ ہو گیا۔ آج اسکے متعلق ایک دو واقعات اور سناتے ہیں پہلے قادیانی اخبار الفضل کی خوشی کے چند فقرات سنالیں۔ اڈیٹر صاحب الفضل لکھتے ہیں :-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو ایک معمولی مقابلہ میں جو ناکامی ہوئی ہے۔ اس نے انکی حیثیت کو بالکل نمایاں کر دیا۔ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی ممبری کے لئے اس سال مولوی صاحب بڑے طمطراق سے کھڑے ہوئے اور اس کے لئے سرتوڑ کوشش کی (بالکل جھوٹ) لیکن چونکہ ان کے مقابل ایک ذی اثر بیرسٹر تھے۔ اس لئے بڑی حیل وحجت کے بعد اور کامیابی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے مولوی صاحب کو امیدواری سے دست بردار ہونا پڑا۔"

(اس کے ثبوت میں اخبار وکیل امرتسر سے ایک دو فقرے نقل کئے ہیں جنکا جواب اہلحدیث مؤرخہ ۲۱۔ اپریل میں دیا گیا ہے)

جواب

مفصل جواب مع دستخطی درخواست ممبرانِ وفد جو میرے پاس آئے تھے جنمیں ایک ذی اثر بیرسٹر بھی تھے۔ پہلے درج ہو چکا ہے۔ آج وہ فقرات خاص ہم نقل کرتے ہیں جو وفد کے سرگروہ حاجی نور احمد صاحب سوداگر چرم میونسپل کمشنر امرتسر نے فرمائے تھے حاجی صاحب جب سوداگران چرم کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آئے تو مجھے مخاطب کرکے آپنے فرمایا۔

"مولوی صاحب! آپ دینی کام میں ایسے مشغول ہیں کہ شب و روز آپکو فرصت نہیں کہیں غیر مسلموں۔ آریوں وغیرہ سے مقابلہ ہے کہیں مرزائیوں وغیرہ سے مباحثہ آپ جو اب ممبری میں شریک ہونے لگے ہیں تو بسم اللہ شریک ہوجیئے مگر اپنی خدمت کے لئے ہم کو کوئی اور اپنے جیسا آدمی دیجئے تاکہ ہم مسلمانوں کی دینی خدمت نہ رک جائے مولوی صاحب! آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ میونسپل کمیٹی کی ممبری میں آپکا بہت وقت لگیگا جس سے آپکے مشاغل دینیہ کو سخت نقصان پہونچیگا جو ہم مسلمانوں کو کسی طرح گوارا نہیں"*

حاجی نور احمد صاحب کی تصدیق حاشیہ پر درج ہے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر ممبرانِ وفد نے بھی حاجی صاحب موصوف کی تائید کی اور ایک درخواست تحریری میرے سامنے پیش کی جو اہلحدیث مؤرخہ ۱۰۔ اپریل میں درج ہو چکی ہے۔ اُن فقرات کے معانی پر جب میں نے خود بھی غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میونسپل کمیٹی کے فرائض میرے دینی اور علمی مشاغل سے بیشک متصادم ہونگے۔ نیز مجھ کو مولوی عبدالقادر صاحب قصوری کا وہ مخلصانہ مشورہ بھی یاد آیا جو اُنہوں نے بوقت میرے انتخاب کے خلافت کمیٹی میں مجھے کہا تھا کہ آپ کے مشاغل علمیہ سے ان مشاغل کو تصادم ہوگا جس سے مشاغل علمیہ اور خدمات دینیہ کو نقصان پہونچیگا۔ سب واقعات ذہن نشین کرکے میں نے معزز وفد کی عزت رکھنے کو درخواست واپس لے لی۔ تو بتائیے کہ میری حیثیت علمی اور خدمت دینی کا ثبوت ہوا یا نفی ہوئی؟

سچ ہے ؂

گفت سعدی در چشم دشمناں خار است

حکومت برطانیہ کی عزت مرزائیں

دست اندازی

قادیانی جماعت پرنس آف ویلز والے ایڈریس میں اس امر کا اعتراف کررہی ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان کے مذہب میں کبھی دست اندازی نہیں کی مگر قادیانی ہسٹری کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گورداسپور کے حاکم اعلیٰ نے جناب مرزا صاحب انجہانی کو کیسی ہیبت اور خوفناک پیشگوئی فرمانے سے حکماً روک دیا تھا۔ کیا کوئی قادیانی اس امر پر روشنی ڈال سکتا ہے کہ جب ایک مرسل مامور مصلح اور روحانی پہلوان کے اس سلسلہ ٹیلیفون کو جو اس کے دعوے کے موجب براہ راست رب السماوات کے ساتھ ملا ہوا ہے

---

* میں ان فقرات کی تصدیق کرتا ہوں " (نور احمد بقلم خود)

ایک معمولی سا حاکم توڑ دے۔ اور اس کو اس مقدس ٹیلیفون کی خبروں کی اشاعت سے باز رکھے تو اس سے بڑھکر اور کیا مذہبی دست اندازی ہو سکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

(حسین ہیرا مرت سری)

جلسۂ قادیاں کا اثر

گرد و نواح قادیاں پر

میں قادیاں کے اسلامی جلسہ (جو کہ مرزائی خیالات کی تردید کیلئے تھا) سے فارغ ہو کر مقام "بہادر حسین" پہنچا۔ میاں محمد دین نے بیان کیا کہ یہاں کے مرزائی بھی اسلامی جلسہ کے اثر کی وجہ سے خاموش ہو گئے ہیں۔ آپ بھی ذرا مرزائی عقائد کی تردید کر دیں۔ میں نے وعظ میں بیان کیا۔ مرزا صاحب یہودی صفت تھے (دیکھو کشتی نوح ص [illegible] و ایام صلح ص [illegible]) بعد وعظ مرزائیوں نے اسی مضمون کے ثبوت کے لئے تحریر کر دی کہ کاذب سچے کا عقیدہ اختیار کرے۔ موضع مسانیاں کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا اب ان کو بعد اسلامی جلسہ قادیاں کے دوبارہ ذلت ہوئی ہے۔ اور ایسا ہی میاں حسن علی امام مسجد ڈلہ نے بیان کیا۔ کہ ہمارے گاؤں کے مرزائی اب جنگ و جدل کی تیاری کرتے رہتے ہیں بوجہ شرمندگی کے (خدا ہدایت کرے)

ایسا ہی قصبہ فتحگڈہ چوڑیاں اور چیچہ والی۔ اور دھرم کوٹ وغیرہ کے لوگوں نے بیان کیا اور دعا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ اس اسلامی جلسہ کو قائم رکھے جسقدر مرزائیوں نے سال بھر کوشش کی تھی۔ اس ایک ہی جلسہ نے اسکا خاتمہ کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ داعیان اور علماء کرام مدعوین وغیرہ کے مال و دولت میں برکت دے آمین۔

(محمد امین واعظ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس امرتسر)

نزولِ عیسیٰ مِن السّماء

مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک جگہ دعویٰ سے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے ذکر میں آسمان سے آنے کا لفظ نہیں۔ اُن کی تردید کرنے کو سب سے پہلے میں نے مباحثہ الیر کوٹلہ میں امام بیہقی کی کتاب الاسماء سے حدیث سنائی تھی جس کے جواب میں مناظر فریق ثانی (حافظ روشن علی صاحب) نے کہا کہ کتاب الاسماء میں اس روایت کے ساتھ لکھا ہے "رواہ البخاری" حالانکہ بخاری میں یہ روایت (من السماء والی) نہیں ہے اسکا جواب اوس وقت اور اس سے بعد اہلحدیث میں بھی دیا گیا۔ کہ رواہ البخاری سے مراد اصل مضمون کی تائید ہے نہ کل لفظوں کی۔ مگر احمدی جماعت کی خاص خصوصیت ہے کہ کسی غلط سے غلط عذر کو بھی نہیں چھوڑا کرتے بلکہ اسکو ساری کوشش سے تازہ کرتے رہتے ہیں چنانچہ یہی سوال مولوی جلال الدین نے قادیان کے رسالہ (ریویو) میں لکھا جسکا جواب مولوی محمد امین کی طرف سے درج ذیل ہے:۔

(اڈیٹر)

آج ایک سوال کا جواب عرض کرتا ہوں جو کہ حال ہی میں مولوی جلال الدین سکیوالی نے ریویو میں کتاب الاسماء البیہقی میں رواہ البخاری کی نسبت شائع کیا ہے۔

امام بیہقی کے رواہ البخاری لکھنے سے یہ سمجھنا کہ یہ روایت بعینہ بخاری میں ہونی چاہیے ایسا سمجھکر تلاش کرنا غلط ہے۔ کیونکہ یہ کتاب خود مسند ہے نہ مخرج۔

رواہ البخاری کا محض تائید مضمون ہے نہ وجود الفاظ بعینہ وبتمامہ (ثبوت سنیئے!)

مستخرجات الفیہ مطبوعہ فاروقی دہلی:۔

والاصل یعنی البیہقی ومن عزا
ولیت اذ زاد الحمیدی میزا ۵

اس شعر پر حاشیہ یہ ہے:۔

"الامام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی بالاسکان للوزن او نسبۃ الوقف نسبۃ لبیہق قری مجتمعۃ بنواحی نیسابور فی السنن الکبریٰ والمعرفۃ وغیرھا ومن عزا ای نسب الی الشیخین او احدھما کالامام ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی فی شرح السنۃ کالنقیل فالبیہقی والبغوی وغیرھما یروون الحدیث باسانیدھم ثم یعزو و مرادھم اصل الحدیث لا عزو الفاظ"

(فتح الباقی)

خلاصہ ترجمہ یہ ہے | امام بیہقی وغیرہ حدیث کو اپنی سند سے روایت کرتے ہیں پھر اوکی دوسری طرف نسبت کرنے سے مراد مضمون حدیث ہوتا ہے نہ الفاظ۔ یعنی انکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوسری کتابوں میں ہمارے مضمون کی تائید ملتی ہے نہ یہ کہ جو الفاظ ہم نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں وہ سب کے سب دوسری کتاب میں موجود ہیں۔ اس قاعدہ کے ہوتے ہوئے دوسری کتابوں سے بعینہ انہی الفاظ کو تلاش کرنا اصول ناواقفی ہے۔

مزید سنئے! تدریب الراوی ص۳۳

"الثالثۃ۔ الکتب المخرجۃ علی الصحیحین لم یلتزم فیہا موافقتہما ای الصحیحین فی الالفاظ لانہم یروون بالالفاظ التی وقعت لہم عن شیوخہم فحصل فیہا تفاوت قلیل فی اللفظ وفی المعنی اقل وکذا ما رواہ البیہقی فی السنن والمعرفۃ وغیرھما والبغوی فی شرح السنۃ وشبہہما قائلین رواہ البخاری او مسلم وقع فی بعضہ ایضاً تفاوت فی المعنی وفی الالفاظ فمرادھم بقولہم ذلک انہما اخرجا اصلہ ای اصل الحدیث دون اللفظ الذی اوردہ وحینئذ فلا یجوز لک ان تنقل منہما ای من الکتب المذکورۃ من المستخرجات وما ذکر حدیثا وتقول فیہ ھو کذا فیہما ای الصحیحین الا ان تقابلہ بہما او یقول المصنف اخرجاہ بلفظہ بخلاف المختصرات من

[illegible]

الصحیحین فانہم نقلوا فیہما الفاظہما عن غیر زیادۃ ولا تغییر۔"

یعنی امام بیہقی وبغوی اور جو ان کی مانند ہیں جب یہ کہیں "رواہ البخاری ومسلم" اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بخاری ومسلم میں اسکا (بخاری حدیث بیان کردہ کا) مضمون ملتا ہے نہ یہ کہ بخاری ومسلم میں بھی الفاظ موجود ہیں۔ (ایسا سمجھنا جہالت) اس قاعدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بخاری وغیرہ میں الفاظ بعینہا تلاش کرنا اصولی بے خبری ہے یا عناداً یا لوگوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔"

اور سنئے!

"ما تقدم عن البیہقی وغیرہ من عزو الاحادیث الی الصحیح فالمراد اصلہ" (صـ۳۴ تدریب الراوی)

فقط (محمد امین واعظ اہلحدیث کانفرنس دہلی)

ترکِ دنیا اور پارسائی

جو لوگ دنیاوی لذتوں سے کنارہ کش یا تارک الدنیا ہو جاتے ہیں۔ قیدِ علائق سے آزاد ہو کر جنگلوں اور پہاڑوں میں نکل جاتے ہیں اور وہاں رہ کر سخت سخت ریاضتیں عمل میں لاتے ہیں۔ اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے کی بجائے جنگل کی جڑی بوٹی اور ساگ پات پر گذارہ کرتے ہیں۔ ان کو عموماً عفیف وپرہیزگار وپارسا سمجھا جاتا ہے مگر یہ خیال غلط ہے بعض لوگ تو ریاکاری سے ایسا کام کرتے ہیں۔ انکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ترکِ دنیا اور اظہار زہد وتقوے کو دام تزویر وفریب بنائیں۔ دنیا کمائیں۔ لوگوں کی نظروں میں اپنی عزت وآبرو بڑھائیں۔ اور عیش وآرام کریں۔ ایسے شخص یقیناً ہر ایک کے نزدیک قابل لعنت وملامت ہیں برعکس اس کے بعض نیک نیت مگر سادہ لوح اشخاص ان اعمال کو خدا تک پہنچنے اور نجات حاصل کرنیکا وسیلا اور خانہ داری اور دیگر تعلقات کی ذمہ داریوں کو قرب حق کا مانع ومزاحم خیال کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے عفت کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے۔ عفت کا مقصد یہ ہی ہے کہ انسانی جذبات کو عقل کے تابع اور اعتدال پر قائم رکھا جاوے نہ یہ کہ انکو معدوم کر دیا جاوے۔ عفت کا یہ مفہوم یعنی جذبات کا استیصال انسانی فطرت کے خلاف اور اسی لئے غلط ہے۔ لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوگیانہ اور راہبانہ اخلاق کی غلطی کو صاف لفظوں میں جتا دیا اور فرما دیا "لا رہبانیت فی الاسلام" اسلام میں رہبانیت یعنی ترک دنیا نہیں ہے" واقعۂ ذیل سے بیان مذکور کی اور زیادہ توضیح ہوگی اور یہ معلوم ہوگا کہ عفت متعلق اسلام نے کیا تعلیم دی ہے۔

ایکدفعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی سختی اور عذاب الٰہی کا بیان کیا تو بعض اصحاب نہایت خوفزدہ ہوئے اور انہوں نے باہم یہ عہد کر لیا کہ تمام عمر بھر روزہ رکھیں اور رات عبادت میں بسر کریں۔ بستر پہ نہ سوئیں۔ گوشت روغن وغیرہ لذیذ چیزیں نہ کھائیں۔ عورتوں کے ساتھ مباشرت ترک کر دیں۔ خوشبو نہ لگائیں۔ موٹا جھوٹا پھٹا پرانا کپڑا پہنکر زندگی کے دن گذار دیں۔ دنیا کے کاموں سے بے تعلق رہیں۔ کسی کام میں سعی و کوشش نہ کریں۔ اور سیر وسفر اختیار کریں غرضیکہ بالکل راہبانہ زندگی بسر کریں۔ اور مقصد یہ تھا کہ ان افعال کی بدولت مواخذۂ قیامت سے سبکدوش ہوں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہونچی تو آپنے انکی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے فرمایا: اے لوگو! جیسا خدا کا تم پر حق ہے ویسا ہی تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تم کو چاہئے کبھی روزہ رکھو اور کبھی نہ رکھو (تمام سال متواتر روزہ نہ رکھو) شب کو کبھی سو جاؤ کبھی عبادت کے لئے کھڑے رہو (تمام رات شب بیداری نہ کرو) کیونکہ میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں کبھی روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا شب کو بھی عبادت کیلئے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔ اور کبھی سو جاتا ہوں اور گوشت اور روغن کھاتا ہوں۔ عورتوں کے ساتھ مباشرت رکھتا ہوں۔ من رغب عن سنتی فلیس منی (جو شخص میرے طریقہ سے منہ پھیرے وہ میرا فرمانبردار نہیں) اس کے بعد آپنے لوگوں کو جمع کر کے ایک خطبہ فرمایا۔ جس میں عباد ونصاریٰ کی مانند عزلت وگوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے پر تہدید وخوف دلانا اور دنیاوی لذت سے بقدر واجب متمتع ہونے وفائدہ اٹھانے کی ترغیب فرمائی۔ فقط (خیرخواہ قوم خادم الاطبا ابو محمد عبدالستار کھیڑی کھنڈیلہ مدرسہ اشاعۃ القرآن والحدیث ضلع جے پور راجپوتانہ)

مذہب اہلحدیث یا مذاہب ائمہ کرام

جناب اوڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم عریضہ ہذا التعاقب یا اعتراض پر مبنی نہیں بلکہ استفسار پیش ہے یہ کہ اخبار اہلحدیث میں کئی جگہ میری نظر سے گذرا ہے کہ اہلحدیث کا کوئی مسئلہ ائمہ اربعہ کے مذاہب سے خارج نہیں کسی نہ کسی امام سے متفق اور موافق ضرور ہے" (اہلحدیث ۲۳ رمضان ۴۳ھ) اسلئے کمترین مشتے نمونہ از خروارے حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

(۱) یہ کہ از روئے صحیح حدیث صبح کی نماز پڑھکر اعتکاف میں داخل ہو جانا چاہئے (۲) اور جس سفر میں نماز قصر کرنی پڑتی ہے اسکی حد مسافت محدثین کے نزدیک کم سے کم تین میل ہے مگر احکام ومسائل مذاہب اربعہ اس کے برخلاف نظر آتے ہیں۔

نیز اخبار اہلحدیث ۳۰ ربیع الثانی ۴۳ھ میں بحوالہ احادیث مسلم شریف یہ تصفیہ فرمایا گیا ہے کہ کم سے کم مدت سفر تین میل ہے۔ برعکس اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ ربیع الثانی ۴۳ھ میں بجواب سوال نمبر ۳۳ جو فتویٰ شائع ہوا۔ ظاہر ہے کہ اہلحدیث (محدثین) کے نزدیک سات میل پر قصر کر سکتا ہے وغیرہ" غالباً مولانا کو مخفی نہ ہوگا کہ حد مسافت صحیح حدیث سے ۹ میل ثابت ہوتی ہے مگر اسوقت بنظر طوالت تحدید سفر کے اختلافی مسئلہ کو نظر انداز کر کے ادباً مستفسر ہوں کہ اعتکاف وتحدید سفر میں اہلحدیث کا مذہب کس امام کے موافق ہے۔ براہ کرم جواب تسلی بخش درج اخبار

فتاوے

تصحیح

فتوٰی نمبر ۱۴۱ میں غلطی ہوئی جس پر مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب از آسنسول نے اطلاع دی ہے جمعہ کی بابت حدیث نقل کی ہے "من ادرك الركوع من الركعة الآخرة فليضف اليها اخرى ومن لم يدرك الركوع من الركعة الاخرى فليصل الظهر اربعا۔ (دارقطنی) یعنی جو شخص جمعہ کی دوسری رکعت کی رکوع میں نہ ملے وہ چار رکعت ظہر پڑھ لے۔

س نمبر ۱۵۲ ہندہ کو سولہ آنہ یعنی ایکروپیہ دین مہر اپنے شوہر سے ملا اور ہندہ کا ایک بھائی اور لڑکا اور لڑکی ہے۔ اب ہندہ اُس سولہ آنہ کو باختیار خود جسکو چاہے جتنا دے سکتی ہے؟ یا شریعت کا اس میں اور کچھ حکم ہے؟ (سائل خریدار اخبار نمبر ۳۴۲۰)

ج نمبر ۱۵۲ تقسیم ترکہ کی صورت پر دینا چاہے تو لڑکی کو ۵ ر۴ پائی۔ اور لڑکے کو ۱۰ ر۸ پائی دے اور بھائی کو کچھ دینا چاہے تو بطور مروت کے دے سکتی ہے (عہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۳ اخبار اہلحدیث بابت ۳ مارچ ۴۲ء کے پرچہ میں کسی سائل نے فتوے طلب کیا کہ "مسجد اہلحدیث ہوتے ہوئے اہلحدیث شخص کو غیر مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟" جسکا جواب بایں الفاظ دیا گیا کہ "ایسا کرنا جائز نہیں۔ جہانتک ہوسکے صحیح العقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے حدیث میں آیا ہے کہ اپنا امام اچھے آدمی کو بنایا کرو"

اب سوال یہ ہے کہ مسجد اہلحدیث اور مسجد غیر کی شناخت کیا ہے؟ اور مسجد غیر سے سائل کا منشاء کیا ہے؟ (۲) مفتی صاحب صرف اتنا کہکر رہ گئے کہ ایسا کرنا جائز نہیں۔ لیکن اسکی صراحت نہیں فرمائی۔ کہ پڑھی ہوئی نماز کو دوہرانا چاہیئے یا نہیں؟ (۳) میں ایک شہر کو گیا وہاں بہت مساجد ہیں لیکن معلوم نہیں کہ مسجد اہلحدیث کونسی ہے اور مسجد غیر کونسی۔ اس صورت میں مجھکو کیا کرنا چاہیئے؟ آیا باجماعت نماز پڑھا کروں یا تنہا؟ (۴) میرا وطن افغانستان میں ضلع بُنیر یعنی یاغستان ہے اور وہاں جتنی بھی مساجد ہیں سب غیر کی۔ ایک بھی اہلحدیث کی نہیں۔ ایسے موقع پر بتلایئے کیا کریں؟ اگر نماز باجماعت پڑھیں تو جائز نہیں! اور مذکورہ حدیث (اپنا امام اچھے آدمی کو بنایا کرو) کی وجہ سے دل میں کراہت بھی آگئی تو کیا یہ ممکن ہے کہ میں جبتک وہاں رہوں اکیلا ہی نماز پڑھوں۔ بس اگر ممکن ہے تو کسی حدیث سے اسکا ثبوت دیجئے (۵) شرک ایک فاسد عقیدہ ہے جو دل میں ہوا کرتا ہے اور ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

تاوقتیکہ اوس کے فعل سے یا کسی معتبر شخص سے اوس کے عقائد کی نسبت معلوم نہ ہو جاتے ایک مسلمان پر گمان کسطرح کر سکتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں سے نیک گمان کیا کرو! پس اگر وہ ہمارے گمان کے خلاف موحد تھا تو کیا ہم اس حدیث کے خلاف کرکے گنہگار ہوتے یا نہیں؟ (خاکسار ابو الجبار عبد الفتاح خان عفی عنہ۔ بلازم)

ج نمبر ۱۵۳ معلوم ہوتا ہے کہ سائل نے جلدی میں اصل سوال اور جواب پر غور ہی نہیں فرمایا۔ اصل سوال کا مطلب یہ تھا کہ ایک بستی میں دو مسجدیں ہیں جنمیں ایک اہلحدیث کی ہے جس میں امام بھی موحد متبع سنت ہے۔ دوسری مسجد غیر کی ہے۔ جسکا امام رسومات بدعیہ کا معتقد اور مرتکب ہے ایسی صورت کے جواب میں مذکورہ فتوے تھا۔ نہ کہ اون صورتوں کے جواب میں جو سائل نے لکھی ہیں۔ جہاں کوئی امام موحد متبع سنت نہ ہو وہاں کے لئے یہ حکم ہے وارکعوا مع الراکعین

صلوا خلف کل بر و فاجر

"ہر ایک نماز پڑھنے والے کیساتھ بلکہ نماز پڑھ لیا کرو چاہے نیک ہو یا بد۔ تاوقتیکہ اسکا کفر و شرک ثابت نہیں پس آپکی ساری صورتوں کا جواب آگیا۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۴ ایک لڑکی کنواری بالغہ کا نکاح بلا اذن و رضامندی اُس لڑکی کے کر دیا گیا۔ آیا یہ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ (سائل از پتوکے ضلع لاہور)

ج نمبر ۱۵۴ نکاح مذکور اگر واقعی بلا اذن لڑکی کے ہوا ہے اور لڑکی ناخوش تھی تو یہ نکاح عند الشرع جائز و درست نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے عن ابن عباس قال ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلے اللہ علیہ وسلم (رواہ ابو داؤد) روائت ہے حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ ایک کنواری لڑکی حضرتؐ کی خدمت میں آئی اور بیان کیا کہ میرا نکاح میرے باپ نے بلا رضامندی میری کے کر دیا ہے تو حضورؐ نے اوس لڑکی کو اختیار دیدیا۔ چاہے اوس نکاح کو رکھے چاہے نہ۔ اسپر آپؐ نے کوئی گواہ یا دلیل بھی نہیں طلب کی۔ بموجب حدیث ہذا کے نکاح مذکور درست نہیں۔ اگر لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہے تو حاکم وقت سے اجازت لیکر کرلے۔ اللہ اعلم

(۹ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۵ لولاك لما خلقت الافلاك یہ حدیث کہانتک صحیح ہے اور فتاوی نذیریہ جلد دوم ضمیمہ صفحہ ۲ پر جو لکھا ہے لکن معناہ صحیح فقد روی الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا اتانی جبریل فقال یا محمد لولاك لما خلقت الجنة ولولاك لما خلقت النار اس کا کیا مطلب ہے، اور ان حدیثوں پر کیسا اعتقاد رکھنا چاہیئے؟ (خریدار نمبر ۶۷۷۳)

ج نمبر ۱۵۵ ان روائتوں کی صحت معلوم نہیں بلکہ جہانتک خیال ہے ہندوستان کے سارے ملک میں دیلمی کی کتاب کا کوئی نسخہ نہ ہوگا۔ اس لئے یہ روائتیں اس قابل نہیں کہ عقائد میں ان پر مدار رکھا جائے کوئی انکو نہ مانے تو گمراہ نہیں۔ اعتقاد رکھے تو گناہ نہیں۔ (باقی آئندہ)

ملکی مطلع!

خاموش مقابلہ میں ترمیم کی ضرورت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مذہبی نقطہ نگاہ سے اس آواز کو عرصہ سے اٹھا رہا ہے کہ مقدمات سرکاری میں باقاعدہ سوال جواب اور صفائی دیکر حقیقت حال کو صاف کرنا چاہیئے۔ اس سے بعد بھی اگر سزا ملے تو حکومت کا رویہ اچھی طرح ثابت ہو جائیگا۔ گو واقعات کی بنا پر اہلحدیث کے متعدد پرچوں میں ہم نے حکومت کے موجودہ رویہ کو بھی ناجائز بتایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ موجودہ صورت میں جو سزائیں دیجاتی ہیں۔ یہ بالکل غلط ہیں کیونکہ یہ سزا تعزیرات ہند میں اوس وقت کیجاتی ہیں جب مقدمہ کی ساری کارروائی ضابطہ فوجداری کے مطابق ہوئی ہو۔ لیکن جس صورت میں ملزم نہ سوال کرتا ہے نہ صفائی دیتا ہے۔ تو اصل حقیقت پر پردہ پڑا ہوا ہے ایسی حالت میں وہ سزا جو دونوں پہلوؤں کے اٹھ جانے پر بھی کسی طرح موزون نہیں۔ اس حالت میں کیسے جائز ہو سکتی ہے۔

خیر یہ تو ہے حکومت کا کام۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم مسلمان سب سے پہلے احکام دین کے پابند ہوں۔ افسوس ہے کہ مسلمان بھی کانگرس کی رو میں آ گئے۔ شکر ہے کہ اب تبدیلی کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں۔ سید حسرت موہانی (نجاہ اللہ) نے گرفتاری کے وقت مولانا عبدالباری لکھنوی کو پیغام دیا کہ خاموشی میں سزا پانے سے یکے بعد دیگرے سب گرفتار ہو جائینگے۔ مولوی عبدالحلیم صاحب ناظم جمعیۃ العلماء دہلی نے اپنے مقدمہ میں سرکاری گواہوں پر جرح کی جس سے بھی ہر خاموشی کو ذرہ سی حرکت ہوئی۔ بات بھی صاف ہے کہ آجتک اس خاموشی سے جو نقصان ہوا ہے اسکا اندازہ کر کے آئندہ کے لئے طریق عمل کی تبدیلی بہت ضروری ہے۔

مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کی سزا یابی پر ایک معزز بیرسٹر نے ایک مجلس میں افسوس سے کہا کہ جن لفظوں پر مولوی اسمٰعیل کو سزا ہوئی ہے وہ ہرگز ایسے نہ تھے کہ ان پر ذرہ سی بھی توجہ کیجائے یعنی کچھ بھی نہ تھے مگر خاموشی سے سزا ہوئی۔ انا للہ۔ اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ اس طریق عمل کو بدل دیا جائے ؛

کھلی چٹھی

بنام ارکان جمعیۃ العلماء

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جمعیۃ العلماء نے مقدمات میں مدافعت کے مسئلہ میں اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے کوئی قطعی رائے اس بارہ میں مسلمانوں کے سامنے پیش نہیں کی۔ پچھلی غلطی کی تلافی اب یہی ہے کہ بہت جلد اس بارہ میں فتویٰ شائع کیا جاوے

کونسلوں میں چلو

کانگرس کی گذشتہ سکیم کے تحت میں سرکاری ملازمت چھوڑنے کے علاوہ کونسلوں کی شرکت بھی ممنوع قرار پائی تھی۔ یہی وجہ ہوئی کہ کہیں بطور مذاق کسی حجام کو ممبر بنایا گیا اور کہیں حلوائی کو۔ مگر زمانہ کی تبدیلی نے بتا دیا کہ یہ طریق عمل بھی صحیح نہیں۔ اس سے بھی بہت نقصان ثابت ہوا۔ آج کونسلوں میں اگر قومی ممبر ہوتے تو ایسے بڑے بڑے لیڈروں کی گرفتاریاں نہ ہوتیں۔ ہوتیں تو ممبروں کے استعفاؤں سے کونسلیں خالی ہو جاتیں۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ کونسلوں کے کسی ممبر کو ٹس سے مس نہیں ہوا۔ ہو تو کیوں ہو۔ جبکہ اونکا تقرر ہی کانگرس کی سکیم کے خلاف ہے اس لئے زوجہ مسٹر سی۔ آر۔ داس (بنگالی) نے اپنے ایک صدارتی خطبہ میں آواز اٹھائی کہ کونسلوں میں ہمکو جانا چاہیئے وہاں جا کر مفید قومی کام بآسانی ہم کر سکینگے۔ اہلحدیث اس رائے کی تائید اور تحسین کرتا ہے بلکہ فرمان نبوی ان تخالط الناس خیر من ان تجانبہم + میں اس مطلب کی ہدایت سمجھتا ہے ؛

امرتسر کا الیکشن ختم

ممبران میونسپل کمیٹی امرتسر میں مسلمان ممبر وہی داخل ہوئے جو پہلے تھے۔ سوائے ایک صاحب کے جو خالی جگہ پر آئے۔ سارے شہر میں انتخاب صرف دو ہی وارڈوں میں ہوا ہے۔ ایک ہندو ایک مسلمان۔ یہ انتخاب تھا یا جرمنی کی جنگ۔ ہر قسم کے ہتھیار جو مقابلہ میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ عام اس سے کہ پرانے اخلاق نویسوں نے ان کو جائز لکھا ہو یا ناجائز سب استعمال ہوئے۔ ہندو وارڈ میں ایک پرانے ہندو ممبر سے ایک نئے ہندو وکیل کا مقابلہ تھا جس میں پرانا ممبر فیل ہو کر نیا پاس ہوا۔ مسلمان وارڈ میں ایک پرانے ممبر بابو میراں بخش وکیل کے مقابلہ میں ایک نوجوان (میاں غلام حسن سوداگر شال) کھڑا تھا۔ جسکی مدد کو بہت سے معزز بھی شریک کار تھے مگر ہاں کامیابی پرانے ممبر کو ہوئی ؛

ہم نے اس انتخاب میں کیا دیکھا؟

تقدیر سے ایڈیٹر بھی امیدواروں میں تھا اسلئے ہر ایک مجلس میں جو امیدواروں کی ہوتی تھیں بھی مدعو ہوتا بایں ہمہ ثنا۔ مافی الضمائر کا مقابلہ کرتا۔ میں سچ کہتا ہوں مجھے ان مجالس کی شرکت سے بہت فائدہ ہوا۔ وہ یہ کہ مجھے یورپ کی کسی کانفرنس میں شریک ہونا کہاں نصیب ہوتا جو کچھ طریق عمل یورپ کی کانفرنسوں کا سننے میں آتا تھا۔ چھوٹی سکیم پر وہی اس مجلس میں دیکھنے میں آیا۔ ہر ایک اپنے مفاد کو ملحوظ رکھکر دوسرے کو اس کے مقصد سے گرانا چاہتا تھا۔ ساری تقریریں اسی اصول پر تھیں غرض اچھی بھلی ایک یورپی کانفرنس نظر آتی تھی آخر کار بہت سے تو مصالحت سے اور ایک آدہ انتخاب سے ہوئی

+ لوگوں سے ملکر رہنا علیحدہ رہنے سے بہتر ہے ۱۲ منہ

متفرقات

تقریظات

"اسوۂ صحابہ" سلف صالحین کی روش پر چلنا موجب نجات اور باعث خیر و برکات ہے صحابہ کرام کی دینی روش قابل اقتدا ہے مگر اس مضمون کے متعلق کوئی کتاب آجتک اُردو زبان میں تالیف نہ ہوئی تھی جو عام مسلمانوں کو مفید ہوسکے۔ خدا جزاء خیر دے مولانا عبد السلام ندوی کو اور ان کے رفیق کاروں کو جنہوں نے کتاب "اسوۂ صحابہ" لکھکر اس ضرورت کو پورا کیا۔ کتاب موصوف بحیثیت مضمون بے نظیر ہونے کے علاوہ لکھائی چھپائی اور کاغذ کی حیثیت میں بھی اعلیٰ درجہ کی ہے قیمت [illegible] دار المصنفین۔ اعظم گڈھ۔

نظام خیر الامام

شریعت اسلام نے پنجوقتہ نمازوں جمعہ اور عیدین اور حج میں جو اسرار انتظام قومیت کے رکھے ہیں قابل مصنف نے انکا اظہار اس کتاب میں بڑی خوبی سے کیا ہے قیمت ۸ر پتہ: شیخ عبد الرحمن مالک کتبخانہ اسلامیہ امرتسر قلعہ بھنگیاں۔

ست اپدیش

اس کتاب کے مصنف نے سکھوں کے گروؤں کی تعلیم کو اسلام کے موافق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب قابل دید ہے قیمت عہ پتہ: اوڈیٹر صاحب اخبار نور۔ قادیاں ضلع گرداسپور۔

حج کو جاؤ

اخبار زمیندار نے گذشتہ سال کی طرح پھر آواز اٹھائی ہے کہ بوجہ جنگ قبائل کے حج کو نہ جاؤ۔ یہ خبر کوئی یقینی نہیں قحط کا خوف ہے تو سب جگہ قحط ہے ہندوستان میں جسطرح اشیاء کی گرانی ہے ویسی وہاں بھی ہے۔ بہرحال اتنی خبر سنکر حج کا ارادہ ملتوی کرنا درست نہیں۔

اہلحدیث بیت المال

عرصہ سے یہ تحریک جاری ہے مگر کوئی معقول رقم ابھی تک نہیں آئی۔ مندرجہ اہلحدیث ۱۱۔ اپریل ۲۹ء بعد ازاں مرسلہ محمد خیر خان صاحب از ڈیرہ عہ۔ کل [illegible]۔ امید ہے اصحاب خیر رمضان شریف میں بیت المال کی طرف توجہ فرما دیجئے۔

اس بیت المال کا مصرف پہلے مفصل بتایا گیا ہے کہ مدرسہ دینی یتامیٰ بیوگان اہلحدیث اور دیگر قومی ضروریات کے لئے۔

مدد بیوگی

شیخ عبد العزیز صاحب از پشاور نے (۲۵) بھیجے تھے جو بیوگان اور غربا کو دیئے گئے۔ جزاہ اللہ۔

مسجد اہلحدیث لاہور

کی تعمیر شروع ہے۔ سابقہ چندہ دو ہزار آٹھ سو تریسٹھ روپے۔ اس سے بعد از کاظمہ بستی معرفت منشی تاج دین صاحب از مقام پیگو اپر برما ایکصد روپیہ۔ کل دو ہزار نو سو تریسٹھ روپے۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔

خریداران اہلحدیث

مہربانی کرکے قیمت کا روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ ڈاکخانہ کا کرشمہ یہ ہے کہ ایک وی پی بنام عبد القیوم سنگھا بھوم (بنگال) کے نام ۸۔ فروری ۲۸ء کو گیا تھا۔ وہ ۲۸۔ اپریل ۲۹ء کو پورے ۱۴۔ ماہ کے بعد وصول ہوا۔ دوسرا بنام قادر محی الدین مدراس ۳۔ جنوری ۲۹ء کو گیا تھا جو ۲۸۔ اپریل ۲۹ء کو وصول ہوا تھا۔ اسطرح کی غفلت سے خریدار اور دفتر دونوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

انجمنہائے اہلحدیث

کی بابت عرصہ سے پکار کی جاتی ہے مگر ارکان اہلحدیث ایسے غافل ہیں کہ اس آواز کو گویا سنتے ہی نہیں۔ بہت کم آواز آتی ہے کہ انجمن اہلحدیث بنائی گئی ہے میاں الٰہی بخش از جالندھر شہر اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن اہلحدیث بنائی گئی۔ خدا مدد کرے۔

غریب فنڈ

میں سائلوں کی کثرت اور چندہ کی کمی ہے۔ اسپر سائل داخلہ دیکر گھبراتے ہیں اور تقاضا پہ تقاضا کرتے ہیں۔ اسکی صورتیں دو ہی ہیں۔ یا تو اصحاب کرم رمضان شریف میں توجہ کریں تو مندرجہ رجسٹر (۴۳) سائلوں کو اخبار دیا جائے یا سائل صبر کریں۔ نہیں تو داخلہ واپس منگا لیں۔ دفتر اسکا ذمہ دار نہیں کہ عارضی اخبار فوراً جاری کردے۔

حبیب الرحمن صاحب غوری از چندیری ۱۲ر از فنڈ عہ بقایا عہ از عبد العزیز ڈیرہ غازیخان سائل تھے پہنچ گئے۔ اخبار بنام سائل مذکور جاری کرکے عہ بچے۔ نمبر سائلین (۴۱)

درخواست اخبار

ہمکو فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری کرکے ثواب پاویں (رشید عبد الحنان موضع پروہا ڈاکخانہ ابدا چک ضلع پٹنہ۔ مہر جیون ڈیرہ باوا نانک محلہ اودہ چند ضلع گرداسپور پنجاب۔ مرزا ابراہیم طالبعلم مدرسہ محمدی سکرا ول ڈاکخانہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

ضرورت قرآن

مجھکو قرآن مجید مترجم کی ضرورت ہے (عطاء الحق بمکان عبد الصمد مقام بیروا ڈاکخانہ دھیپڑوا ضلع گونڈا)

گم شدہ تفسیر کی تلاش

فتح البیان مع ابن کثیر مصری کی جلد ۵-۶ ایک مجلد میں تھی۔ مسجد میں بوقت ترجمہ قرآن سامنے رکھی رہتی تھی۔ مسجد محلہ سے کوئی مہربان چرا کر لے گیا۔ کسی صاحب کی نظر سے گذرے تو اطلاع دیں بلکہ ہوسکے تو اُسے قبضہ میں کرلیں (ابو الوفاء)

تفسیر فتح البیان مع ابن کثیر کی ضرورت

مجھکو تفسیر مذکور کی ضرورت ہے۔ کہاں سے ملتی ہے واقف حال بذریعہ خط اطلاع دیں (عبد الکریم طالبعلم مدرسہ عربیہ مقام دوہٹا ڈاکخانہ خود ضلع دربھنگہ) (محمد اسحٰق زیر مسجد پال بھی دریافت کریں)

یاد رفتگان

ہمارے مکرم دوست مولوی حکیم احسان الغنی صاحب مقیم بریلی کی اہلیہ انتقال کر گئیں انا للہ۔ حکیم صاحب کو ضعیفی میں اس جدائی کا صدمہ ہونا قدرتی بات ہے مگر حکم الٰہی کے سامنے کیا چارہ۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہا۔

ضرورت مدرس

ہمارے مدرسہ اہلحدیث میں ایک مدرس عربی دان کی ضرورت ہے۔ خطوکتابت بنام بندہ حافظ گوہر دین مہتمم مدرسہ اہلحدیث موضع ورک کلانور ضلع گرداسپور۔

شانی
من ینفع الناس
ملان
ے وہ امراض کا
بفضل خدا صرف
میں اور بس
ر اللہ تعالیٰ
ذراک ۔ بواسیر
ملک ہے ۔ روپیہ
بیان رحم ۔ برص اور
ر ایک کی قیمت
واسطے صہ روپیہ
چھپائیاں و امراض
کے اور دانت کے
کے واسطے عہ
ائے جسکاجی چاہے
ہائے جسکاجی چاہے
ل ڈاک بنگالی کشکان
سر (پنجاب)

انتخاب الاخبار

امداد حسب درخواست مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۱۴۔ اپریل بنام مولوی محمد حسن مدراس عشرہ اور بنام مولوی محمد دیکاوی عشر سار انجمن اہلحدیث مجگوں بھیجے گئے۔ (غلام نبی سکرٹری)

شکریہ امداد مولوی عبد الرحیم صاحب رئیس نے انجمن تبلیغ الاسلام خانپور ضلع ہوشیارپور پنجاب کے سفیر کو مبلغ یکصد روپیہ چندہ جمع کرا دیا جزاہم اللہ (راقم محمود شاہ سفیر انجمن مذکور)

پنجاب کانگرس لاہور، امرتسر میں جلسے بند ہیں۔ اسلئے کارکنان نے جبالہ ضلع گورداسپور میں پنجاب کانگرس کا جلسہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ اپریل کو منعقد کیا جس میں بیرون پنجاب سے بھی بڑے بڑے لیڈر شریک ہوئے خوب دھوم دھام سے تقریریں ہوئیں۔ کھدر پوشی پر زیادہ زور دیا گیا۔

پشاور میں جو مقدمہ بجرم امداد مجاہدین جاری تھا۔ اس میں کئی ایک ملزم بوجہ عدم ثبوت چھوڑے گئے۔

امداد موپلہ اسلام لیگ امرتسر کی طرف سے بابت [illegible] جمعیۃ العلماء دہلی کو بھیجے گئے جن کی رسید آگئی (ابو الوفا امین)

پنجاب میں تشدد کا دور دورہ سکرٹری انجمن وکلاء گوجرانوالہ نے مندرجہ ذیل قرار داد جو ۱۲۔ ماہ حال کو پاس ہوئی ارسال کی ہے: انجمن وکلاء گوجرانوالہ گورنمنٹ کی جابرانہ طرز عمل کے خلاف اظہار نفرت و ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ اور وحشیانہ طریقہ عمل کو سخت ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتی ہے اور ہائی کورٹ کے وکلاء لاہور کے مراسلہ کی تائید کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اس [illegible] کے جاری رکھنے سے ایک شائستہ اور مہذب گورنمنٹ کے اصولوں کی [illegible] خلاف ورزی ہے۔

ملک شام میں ہلچل

اسوقت علاقہ شام سے متضاد خبریں موصول ہو رہی ہیں جن سے وہاں کی تشویشناک حالت کا پتہ چلتا ہے بعض اطلاعات تو مظہر ہیں کہ وہاں کی حالت بالکل سکون ہے مگر اپنی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فرانسیسی افواج الیپو ریلوے لائن کی طرف روانہ کی جا رہی ہے۔ اور فرانسیسی افواج اور بلوائیوں میں کئی ایک مقامات پر جھڑپ بھی ہو گئی۔ ویریز کے مقام سے فرانسیسی افواج واپس آ رہی ہیں۔ اور منصورا اور نواحات کے اضلاع میں بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

بالشویک اور جرمنوں کی سازباز

جینوا کانفرنس میں بالشویکوں اور جرمنوں نے سازباز کر لی ہے تاکہ اتحادیوں کو نیچا دکھایا جائے مسٹر وکہم اسٹیڈ کی رائے ہے اس سازش میں بالشویکوں کو کامیابی ہوئی ہے۔ اور اب جینوا حقیقت میں یورپ کا ایک ایسا اجتماعی کیمپ بنا ہوا ہے جس پر بالشویکوں کا تصرف اور قابو ہے۔

ایشیائی کوچک میں ہنگامہ

قاہرہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام فلسطین اور ماوراے یردان میں خطرناک حالات پیدا ہو گئے ہیں مسلمانوں کی گرفتاری کی وجہ سے مسلمانوں نے فرانسیسیوں کے خلاف مظاہرے کئے۔ جابجا زورہ۔ بیروت۔ اور دمشق میں بلوہ ہو گیا۔ فرانسیسیوں کو زورہ کے خالی کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ حمص کے اطراف و جوانب کے بدؤں نے فرانسیسی فوجوں پر حملہ کر دیا۔

ہندوستان میں طاعون کا زور

ہفتہ مختتمہ ۲۵۔ مارچ میں ہندوستان میں طاعون کی ۳۲۹۵ وارداتیں اور ۲۵۴۳ موتیں ہوئیں۔ احاطہ بمبئی میں ۱۲۰۔ مدراس میں ۱۳۲۔ بنگال میں ۹۔ بہار و اڑیسہ میں ۶۳۹۔ صوبجات متحدہ میں ۹۴۷۔ پنجاب میں ۳۲۱۔ برہما میں ۱۳۱۔ صوبجات متوسط میں ۱۵۵۔ میسور میں ۳۴۔ مرکزی ہند میں ۸۰۔ اور کرگ میں ایک موت ہونے کی خبر ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں سکھ قیدیوں کی رہائی

ہمعصر اکالی تحریر کرتا ہے کہ سیالکوٹ جیل سے ۳ سکھ غیر مشروط طور پر رہا کئے گئے ۲۳ اور ۲۴ اپریل کو ناروال کے بھی ۱۸ سکھ چھوڑے گئے۔

صلح کانفرنس

میں فرانس، روس اور جرمنی کے خلاف تلخ خیالات کا اظہار [illegible]

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم جون ۱۹۲۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ڈاک اور مسافر گاڑیوں میں تیسرے اور درمیانہ درجہ کا کرایہ حسب ذیل شرح پر لیا جائیگا۔

درمیانہ درجہ کا کرایہ بحساب ۵ پائی فی میل
تیسرے درجہ " " " ۵½ " " "

بحکم
اے۔ بی۔ ٹیبول
ٹریفک مینجر

دفتر
صاحب ٹریفک
مینجر لاہور۔
مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۲ء

۵ مئی ۲۲ء

اہلحدیث امرتسر

ماہ مبارک میں تلاوت کیجئے

عکسی حمائل شریف | یہ حمائل شریف بلا ترجمہ لندن کی مطبع عکسی کی چھپی ہوئی ہے ہر صفحہ بیل بوٹوں سے مزین ہے کاغذ سفید دبیز اور عمدہ ولایتی غلطیوں سے پاک۔ جلد کپڑے کی تلاوت کیلئے نہایت موزوں حجم ۶۰۰ صفحے سے زائد طول ۶ انچ عرض ۴ انچ۔ ہدیہ عار محصولڈاک اعہ فیس منی آرڈر ۹ ۔ یہ خیال رہے کہ جنگ یورپ سے پیشتر بھی اسکا ہدیہ عار تھا آجکل تو عار کا سادہ کاغذ بھی اتنا نہیں ملسکتا جسقدر کہ اس حمائل شریف پر خرچ ہوا ہے صرف جلد پر ہی ۸ روپے کم لاگت نہ آئیگی حمائل شریف ختم ہو گئی پھر اسکا ملنا محال ہو جائیگا۔ جلد منگوا لیجئے۔

پتہ: **خالد برادرس - امرتسر** (پنجاب)

مومیائی

آجکل بوقت افطار تازہ دودھ کیساتھ استعمال کیجئے تمام افسردگی تکان وغیرہ کافور ہو جائیگی قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۲ پاؤ بھر ۴ علاوہ محصول فہرست شہادات مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ مومیائی ملنے کا پتہ:۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

جواہر کوڑیوں کے مول ۲۹/۵۱

مقدمۃ الاحرار یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی معرکہ خلافت و سیاست کی مکمل روئداد جسمیں عدالت ماتحت و سیشن کی کارروائی تمہید علی برادران ڈاکٹر کچلو پیشوا حسین احمد نثار احمد پیر غلام مجدد صاحبان کی تقریری و تحریری بیانات وغیرہ درج ہیں اصل قیمت عا رعایتی عہ

بیان حریت رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا بیان حریت کا مکمل نمونہ رعایتی ۲ر

الحریت فی الاسلام۔ حریت اسلام پر مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف فی جلد ۳ر

دعوت عمل مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور انکا علاج حق اور صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کے لئے اہم تجاویز ممدوح کے قلم سے فی جلد

خطبہ عید اضحیٰ۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف ۲ر پیشہ ۱۔

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و مہتمم اخبار۔ **امرتسر** (پنجاب)

رحمۃ للعالمین ۱۲/۱۴

(جلد دوم)

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری)

اس کتاب کی جلد اول ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی تھی جسپر مورخین محدثین علما اور فضلا کا اتفاق ہو چکا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر آجتک کسی زبان میں کوئی کتاب رحمۃ للعلمین سے بہتر و صحیح شائع نہیں ہوئی جلد اول تمام ہندوستان کے مشہور مدارس اسلامیہ کی تعلیم میں داخل کردی گئی ہے۔ اور کئی بار چھپ چکی ہے اب جلد دوم چھپکر تیار ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اقتباس کیا گیا ہے۔ جس سے قلب منور اور چشم بصیرت روشن ہو جاتی ہے علم الانساب میں غایت درجہ کی تحقیق۔ دنیا بھر کے خاندان سادات کے پتے لگائے گئے ہیں۔ قبائل عرب کے غزوات و سرایا کی اصلیت اور ان کے تعلقات کہ گوش شنیدہ بھی جن سے آجتک بہرہ رہا۔ تورات انجیل۔ زبور کی بیسیوں مقامات اور تعلیم اسلام کی برتری۔ تواریخ اقوام عالم اور عرب کی بزرگی انبیاء کرام پر سید الانبیاء کی فضیلت کی اعلیٰ ثبوت حب النبی کی کیفیات اور مدارج۔ نبی کریم کے رحمۃ للعلمین ہونے کے محکم دلائل۔ تمام دنیا کے مروجہ سن و سال سے ولادت نبی کی تحقیق۔ بیسیوں بزرگ صحابہ کے عظیم الشان کارنامے۔ بہت سے بزرگان طریقت کے نسب نامے یہانتک کہ جنکو تعلق ہو سیرت پاک کے عجیب حالات جن سے ایمان تازہ اور روح خوش ہو جاتی ہے

قیمت للعہ محصول ۸ـ

ملنے کے پتے:۔

(۱) پٹیالہ ریاست پنجاب دروازہ عطروالا شیخ برکت اللہ پنشنر منصبدار ہیڈ منیجر دفتر رحمۃ للعلمین۔

(۲) لاہور انارکلی شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر ایجیشن ایجنسی۔

(۳) بمبئی محلہ کھڑک ۳ یتیم خانہ اہل اسلام مولوی شرف الدین صاحب سکرٹری یتیم خانہ۔

(۴) دہلی ہدائے سینا فلور ملز حافظ غلام قسیم صاحب

(۵) منصورپور۔ صوفی حبیب الرحمان صاحب۔

تلاش خویش

(۱) ایک زمیندار اہلحدیث قرب چند دیہات کے رہنے والے جنکی آمدنی بفضلہ تعالیٰ زاید از سالانہ ہزار ہے اولاد جسکے دو بیٹی اور ایک بیٹا قابل عقد نکاح ہے جن کیلئے لڑکا و لڑکی حسب شرائط ذیل چاہئے ہیں:۔

(۲) لڑکی و لڑکا جوان خوش مزاج متقی پرہیزگار اہلحدیث اور لڑکا عالم باعمل اہلحدیث صحیح صداقتی ہونا زیادہ پسندیدہ ہے اور احاطہ بہار کے رہنے والے ہوں صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں

(۳) لڑکی اناث کی علمی حیثیت اسقدر رکھتی ہو کہ مسائل ضروری سے واقف اور اردو و قرآن مجید لکھ پڑھ سکتی ہو۔ خوبصورت ہو۔ عامل بالحدیث صوم و صلوٰۃ کی پابند اور ہنرمند و خوش سلیقہ ہو۔

(۴) شریف خاندان پسندیدہ پیشہ ور ہوں۔ صورت اوقات حلال پیشہ سے ہو۔ احاطہ بہار سے باہر کے رہنے والے بھی ہوں

(۵) جبتک کوئی عالم باعمل اہلحدیث معتبر مشہور و معروف یا دیگر معتبر اشخاص شرائط بالا کی تصدیق نہ کرینگے اور پوری تشفی نہ ہو چکیگی نسبت و رشتہ منظور نہ ہوگا۔

(۶) زمیندار موصوف بھی حسب استفسار طلب باتوں کی تشفی معقول طریقے سے انشاء اللہ تعالیٰ کرسکتے ہیں۔

(۷) اگر کوئی صاحب اس کے متعلق گفتگو کرنا چاہیں تو منشی رحیم بخش صاحب مراد پور پٹنہ پرچون فروش بدکان قطب الدین پارچہ فروش و نیز مولوی حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی منڈی بانکی پور پٹنہ و منشی قدرت اللہ صاحب بیاپوری حال مقیم محلہ مراد پور سے کرسکتے ہیں۔

مفت مفت مفت

نصیحت! ۱۲/۴

کسی جگہ علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کر لیجئے۔ تاکید مزید ہے

ہمارا فقط یہی پتہ ہے:۔

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی معالج و ماہر امراض انام نہانی۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

برص

(یعنی بدن کے سفید داغ کا فقیری شرطیہ علاج)

پیارے خضاب دوا ہیں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بنائی ہوئی دوا جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ کہتے ہیں قیمت واپس دونگا۔ قیمت چھوٹا ڈبہ عہ بڑا ڈبہ عہ

ملنے کا پتہ

حکیم عبد الحی ڈاکخانہ کمتول ایکسٹ ضلع دربھنگہ

سُرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب مشہور واعظ پنجاب۔ پسندیدہ خاص و عام و مفید انام قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک پتہ:-

حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیر کوٹلہ

امرت دھارا کی قیمت میں رعایت

بہت مہربانوں کی پر زور درخواست پر مہاشہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے اپنے فرزند کی شادی خانہ آبادی کی خوشی میں

امرت دھارا و دیگر تمام ادویات و کتب

۱۵ مئی تک ½ قیمت (یعنی آدھے) پر دینے کی اجازت دیدی ہے۔ کچھ انعام بھی دئیے جائینگے۔

مفصل فہرست جلدی طلب کریں۔ مفت بھیجی جاتی ہے وہی بھیجی جائیگی جو منظور ہے۔

امرت دھارا ان کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں پیدا ہوں بچوں یا جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں مجرب علاج ہے ہر ایک شخص کو ... لاکھوں انسانوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت پاس رکھنی چاہئے۔ ۱۵ مئی تک امرت دھارا کی بڑی شیشی عہ اور نمونہ ۵ میں ملیگا۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ خط یا تار کا پتہ:-

امرت دھارا (۲۲۱) لاہور

چاندی کی مبارک انگوٹھیاں

جو جدید ہی خوشنما نہایت ہی خوبصورت دلفریب اور حیرت انگیز ہونے کے علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں۔

انگوٹھی کے چہرے پر خوشنما پھول مینا کاری یا سیاہ نگینے پر تمام سورۃ قل ہو اللہ شریف نہایت ہی پائدار سنہری یا سفید حرفوں میں اتنی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی ہے کہ بے اختیار چوم لینے کو دل چاہتا ہے یہ نفیس خوشنما اور نایاب تحفہ ہے۔ رئیسوں کے ہاتھ کی زینت اور دوستوں کی زیبائش کے لئے بہترین چیز ہے ھدیہ فی انگوٹھی عہ تمام خریدار عہ اسی قسم کی کلمہ شریف یا آیۃ کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا اللہ اکبر یا حسبی اللہ و نعم الوکیل یا سلام قولا من رب الرحیم تحریر شدہ انگوٹھیاں بھی تیار کی گئی ہیں۔ اسکے علاوہ ہر ایک عبارت کی انگوٹھی تیار کی جاتی ہے اگر اشتہار کے مطابق انگوٹھیاں نہ ہوں تو قیمت واپس منگا لیں پتہ:-

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی۔ پانی پت

بدن کے سفید داغ برص پھلبہری کی اکسیر فقیری جڑی!

معزز ناظرین! میں دوسروں کیطرح فضول تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اگر اسکے ایک دن کے تین بار استعمال سے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو دوگنی قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو اقرار نامہ لکھا لیں۔ قیمت بڑا ڈبہ عہ چھوٹا عہ **سفوف حسن افزا** داغ چھیپ جھائیں۔ اور جہاں سو چھائیاں کیل وغیرہ دور ہو کر اور داغ نکال کر چہرہ کو پھول کیطرح ملائم اور گلاب سا خوبصورت بنا دیتا ہے۔ قیمت **اکسیر بواسیر یا بیض** ... کم کر دیتی ہے دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے ہزاروں شفایاب ہو چکے ہیں قیمت ... **اطلاع** فقیری دوا کے بنام کنندہ ... اپنی پیشہ پر صبر و قناعت نہ کر کے ہمارے اشتہار کی نقل بنا کر اور قیمت کم کر کے جھوٹے اشتہار نکال دیتے ہیں خریدار کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ پتہ شاہ ابو

مسعود محمد عبد الحفیظ نعمانی نمبر ۲۶۔ دربھنگہ بہار

رمضان المبارک

رعایتی قیمت کی خوشخبری

معید المفتی والمستفتی۔ یہ کتاب شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی یادگار ہے۔ مولانا صاحب نے اس کتاب میں ۸۰ مسائل اور فتوی بطور سوال و جواب جمع کر دیئے ہیں جنکی مسلمانوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے قیمت عہ رعایتی عہ **ناصر الدین محمد مصطفٰے** ... کے مدلل جواب قیمت عہ رعایتی عہ **تحفۃ الاتقیاء** حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا افضل البشر بعد الانبیاء ہونیکی تحقیق کتب اہلسنت اور اہل تشیع سے قیمت عہ رعایتی عہ **رسالہ توسل**۔ توسل کی واضح تحقیق قیمت عہ رعایتی عہ **بہارستان** حصہ اول فرمانروا اودھ کے تاریخی حالات ... واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی زندگی کے مفصل حالات قیمت عہ رعایتی عہ **خاور نامہ**۔ حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے تاریخی واقعات قیمت عہ رعایتی عہ **ظلمت و انوار** شاہ سکندر اور ملکہ نوشابہ کی عبرت انگیز تحریر ... کی محبت کا ... کا مناظرہ قیمت عہ رعایتی عہ **تاج کامیابی** دنیا کے مکر و فریب کا پردہ افشا قیمت عہ رعایتی عہ **علاج المساکین** ... تمام امراض کے حالات اور مجرب و آسان نسخے قیمت عہ رعایتی عہ **مصباح العروض** مع افادات۔ اگر آپ علم عروض اور شاعری میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب منگائیں قیمت عہ رعایتی عہ **دولت درانیہ** مع تاریخ افغانستان احمد شاہ درانی والی افغانستان کی فتوحات جنگی کارنامے افغانستان کے حالات قیمت عہ رعایتی عہ **تاریخ بابل** سلطنت بنی عباس کا نظارہ۔ بیت المقدس کے تاریخی حالات۔ شہر بابل کے عبرت خیز واقعات قیمت عہ رعایتی عہ

پتہ:- **منیجر منبع فیض پریس دہلی** علاقہ بلیماران

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہو گا۔

(۵) بے رنگ ڈاک جلد واپس ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ! پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابو الوفا ثناء اللہ) نمبر ۲۸

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت	عہ
رؤساء و جاگیرداران سے سالانہ	للعہ
عام خریداران سے	عہ
ششماہی	۱۲

اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا [illegible]

خط و کتابت [illegible] زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۱۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۲ مئی سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین !

	صفحہ
بہتان از اہلقرآن ۵	۱
قادیانی مشن - پرنس آف ویلز کو قادیانی تحفہ	۳
بقیہ مباحثہ موضع جھینی کھاڈر	۳
مناجات (نظم)	۴
امام اعظم رح کے فضائل و مناقب	۴
علمائے شیعہ اور ترجمہ قرآن	۵
نہایت ضروری اعلان	۶
فتاوی	۷
ملکی مطلع	۸
متفرقات	۹
انتخاب الاخبار صنعت اشتہارات	۱۱

بہتان از اہلقرآن

(نمبر ۶)

۵

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

یہ ایک شعر ہے جو کسی دل چلے محبت کے پختہ عاشق نے اپنے محبوب کو مخاطب کرکے کہا ہے۔ ہم نے اس کو زیب عنوان کیوں کیا ؟ اس لئے کہ ہمارا معترض حدیث پر تیر چلاتے چلاتے اکتا نہ جائے۔ بلکہ خوب چلائے۔ ہم سے بھی جو کچھ ہو سکے جہانتک ہوسکیگا بحکم

لَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ

تفسیر ۱

قرآن مجید ہی سے جواب دینگے تاکہ مخالف کو مجال دم زدن نہو۔

کون نہیں جانتا کہ بیوی خاوند کا تعلق ایک خاص قسم کا ہوتا ہے۔ خاصکر جہاں کسی شخص کی بیویاں متعدد ہوں تو ہر ایک بیوی خاوند کو اپنی جانب مائل کرنا چاہتی ہے۔ یہ ایک فطری بات ہے پھر وجہ میلان بھی اگر فطری ہے تو خاوند بھی اس میلان میں معذور ہے۔ یہی معنے ہیں ارشادِ خداوندی کے

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ (تم عورتوں میں پورا عدل نہیں کرسکتے (دلی میلان کو بھی شامل ہے) چاہے تم اس کی خواہش بھی کرو) جو لوگ متاہل ہیں خاصکر جنکی ازواج متعدد ہیں

کتب مفیدہ تجرید البخاری اردو ہر دو حصہ مجلد ۵ صبح زندگی عہ شام زندگی عہ رشب زندگی عہ یہ تینوں کتابیں علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہیں۔ عورتوں کو رابعہ بصریہ تو نہیں بناتیں لیکن اگر ان پر عمل کیا جائے تو لڑکیاں نہایت پاکیزہ زندگی بسر کرینگی اور [illegible]

سراب مغرب ۱ اسمیں لڑکیوں کو انگریزی پڑھانے کے نتائج درج ہیں ۸ یورپ کی نقلی لیڈی ایک انگریز کا ذکر کہ وہ کس طرح خوبصورت عورت بنکر ہندوستان کو لوٹ رہا ہے ۱۲ [illegible] محصول ڈاک [illegible] ملنے کا پتہ مولوی عبدالعزیز [illegible]

برقی مطبع [illegible] میں [illegible] عبدالعزیز [illegible] اور مولوی ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا

وہ ایسے امور کو قدرتی نگاہ سے دیکھتے اور قدرتی سماع سے سنتے ہیں۔

ازواج نبی بھی اس قدرتی اصول سے مستثنیٰ نہیں حضرت عائشہ رضہ اپنے خاوند (نبی علیہ السلام) کو اپنی طرف مائل کرنے کو ایک روز کہتی ہیں۔ حضور! آپ کسی جنگل میں اتریں اور اس جنگل میں بہت سے ایسے درخت ہوں جن میں سے کچھ حصہ کھایا گیا ہو اور ایک درخت ایسا بھی ہو جس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا گیا [illegible] اپنا اونٹ کس درخت چھوڑینگے اسکا جواب [illegible] یا ہو سکتا تھا۔ جو حضور نے دیا کہ جو درخت [illegible] ھرا ہوا ہے میں اوسی پہ اپنا اونٹ چھوڑ [illegible] رت عائشہ رضہ نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا [illegible]

میان عاشق و [illegible] وق رمزیست
کراماً کاتب [illegible] را ہم خبر نیست

عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا اور آنحضرت (صلعم) نے سمجھا کہ عائشہ اپنے بکر ہونے کی طرف اشارہ کر کے مجھے اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ بس بیوی خاوند میں ایک دل لگی تھی۔ کون گھر ستی ہے جو نہیں جانتا کہ ایسی بیسیوں بلکہ سینکڑوں باتیں ہوتی رہتی ہیں مگر بحکم ؎

دشمن درکمین ست

اہل قرآن کو اس پر اعتراض کی سوجھی۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"معزز ناظرین! بخاری صاحب نے اپنی کتاب میں کہ جس کو مثل قرآن مجید محمد رسول اللہ سلام علیہ کی دوسری کتاب ہونے کا اعتقاد اپنے مقلدین میں قائم کیا ہے اور آپکے مریدین نے بھی کمال صداقت سے یقین کر لیا ہے کہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری ہی ہے۔ اور جناب محمد رسول اللہ سلام علیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور آپکا اسوہ حسنہ اور تفسیر قرآن مجید بخاری کی روایات ہیں۔ لہذا ان لوگوں نے بوجہ عدم تدبر قرآن مجید سخت غلطی کھائی ہے اور صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے ہیں اسلئے کہ روایت صدر کو اگر یہ لوگ اپنے مسلم قرآن کریم کے ماتحت ان روایات میں غور فرماتے۔ تو ان کو فوراً اسے پہلے معلوم ہوجاتا کہ اس قسم کی روایات اور تمثیلات اور حکایات جناب محمد رسول اللہ جو مصطفےٰ اور مجتبیٰ منجانب اللہ ہیں اکی طرف منسوب کرنا محض اکی ذلت اور توہین ہے۔ اور آپکی پاک بیوی پر کامل افترا و بہتان ہے جس سے وہ بالکل پاک ہیں"

(اشاعۃ القرآن ۱۰ اپریل صفحہ ۲)

اہلحدیث محدثین خصوصاً امام المحدثین اور متبعین محدثین کے حق میں یہ آپ کے سانچے کے ڈھلے ہوئے الفاظ ہیں اس لئے ہمیں ان پر ملال نہیں ہونا چاہیئے ہم اپنے ناظرین کو آپکا طرز عمل آپ ہی کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ آپ دیانت اور متانت میں کہاں تک حصہ رکھتے ہیں۔ بہت اچھا تو سارا غضب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے کنوارے پن کو باعث میلان طبع بتا کر کیوں آنحضرت صلعم کو اپنی طرف راغب کیا۔

ہمیں ان اعتراضات سے اور کسی بات کا افسوس ہو یا نہ ہو۔ اس بات کا تو افسوس ضرور ہے کہ اہل قرآن بھی قرآن مجید کو نہ پڑھتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ کتاب حق پرکاش میں ہمیں سوامی دیانند کی شکایت ہے کہ جو مضمون وہ خود لکھتے ہیں وہی قرآن مجید میں ان کو ملتا ہے تو قرآن پر منہ کھولکر اعتراض کرتے ہیں۔ یہی اہل قرآن کی شکایت ہے کہ جو طریق گفتگو قرآن مجید میں ہے وہی حدیث میں آجائے تو جھٹ اعتراض کرنے لگجاتے ہیں۔

سنئے! جنت کی عورتوں کی طرف رغبت دلانے کو فرمایا:۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا

(جنت کی عورتیں ہم (خدا) نے پیدا کی ہیں اور ان کو باکرہ (کنواریاں) بنایا ہے"

کہئے! یہ لفظ (ابکارا) کیوں بڑھایا؟ اسی کیساتھ ہی اس آیت کو بھی ذرہ ملا لیجئے گا

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ

(جنت کی عورتوں کو اہل جنت سے پہلے کسی انسان یا کسی جن نے نہیں چھوا ہوگا)

ایمان سے فرمایئے کہ یہ الفاظ بغرض تشویق و ترغیب ہیں یا بغرض تنفیر و ترہیب؟

حضرت عائشہ چونکہ عالمہ بلکہ ماہرہ قرآن مجید تھیں اس لئے انہوں نے (غالباً) انہی آیات سے استنباط کر کے اپنے کنوارے پن کو موجب ترغیب بنایا تو کیا برا کیا؟

رہا یہ سوال کہ ایسا کہنے میں دوسری ازواج کی حق تلفی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حق تلفی عائشہ کے صرف کہنے سے نہ ہوتی بلکہ آنحضرت ؐ کے باقی بیویوں کو ترک کرنے میں ہوتی سو یہ فعل آنحضرت صلعم کا تھا جو آپ نے کمال مروت کی وجہ سے نہیں کیا۔ عائشہ رضہ کی غرض ایک فطری سبب بتا کر اپنی جانب میلان خاطر نبوی ؐ کرانے کا تھا۔ جو بالکل معقول ہے۔ یہ تو ہر ایک آدمی کا حق ہے کہ اپنے میں کوئی ترجیحی سبب پائے تو اپنے افسر کو توجہ دلائے یہانتک کہ عاشق اپنے بے وفا معشوق کو اپنی جانب مائل کرنے کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیا کرتا ہے۔ جو کہتا ہے

؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

نوٹ آجتک جتنے مطبوعہ بہتان آئے ہیں اون کے جواب ہو چکے۔ آئندہ کے لئے ہم منتظر ہیں اور کھلے لفظوں میں کہتے ہیں ؎

ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ اثبات حدیث میں بے نظیر رسالہ قیمت ۲ر (مجلد)

حیات طیبہ یعنی مولانا اسمعیل شہید قدس سرہ العزیز کی مفصل و مکمل سوانحعمری مع جنگی کارناموں کے۔ ہر مخالف و موافق کو پڑھنی چاہیئے۔ حجم [illegible] قیمت [illegible]

قادیانی مشن

پرنس آف ویلز کو قادیانی تحفہ

خلیفہ قادیان نے اپنے بتیس ہزار مریدوں سے ایک آنہ فی کس چندہ وصول کرکے جناب پرنس آف ویلز کی سیاحت ہندوستان کی تقریب پر ایک "تحفہ" شائع کیا ہے۔ چونکہ شہزادہ انگلستان جیسی عدیم الفرصت شخصیت کا دیگر اہم مصروفیتوں کے باعث اس تحفہ کے مطالعہ سے غفلت کرنا ممکنات سے ہے اسلئے بہتر ہوتا اگر جناب خلیفہ صاحب اس دو ہزار کی رقم سے ایک سینو میٹو گراف یا بائسکوپ تیار کروا لیتے جس میں مرزا صاحب آنجہانی کا کبھی مریم بننا اور کبھی ابن مریم کی صورت میں جلوہ نما ہونا۔ کبھی خداوند کریم کے حضور میں کائنات کی مسلیں پیش کرکے لال روشنائی سے دستخط کروانا۔ کن سے زمین آسمان پیدا کرنا۔ کہیں آسمانی منکوحہ کے فراق میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونا۔ وغیرہ کے فلم ہوتے۔ یہ طریقہ تبلیغ یقیناً زیادہ کامیاب ثابت ہوتا۔ امید ہے کسی آئندہ موقعہ پر قادیانی جماعت ایسا ہی کریگی۔

(حسین۔ امرت سر)

بقیہ مباحثہ موضع بھینی کھاڈر

ضلع گورداسپور میں ایک موضع بھینی کھاڈر ہے۔ اس میں مرزائیوں سے ایک مباحثہ ہوا جس کا کچھ ذکر ۱۹ دسمبر کے اہلحدیث میں ہو چکا ہے آج اوسی گذشتہ مضمون کا بقیہ درج ہوتا ہے۔ مولوی عبداللہ مرزائیوں کی طرف سے۔ خاکسار ابراہیم مسلمانوں کی طرف سے۔

مولوی عبداللہ آپ لوگ ہم پر افترا باندھتے ہیں کہ مرزا جی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں اگر آپ ثابت کردیں تو میں مرزائیت سے توبہ کرنیکا وعدہ کرتا ہوں۔

خاکسار حضرات! مولوی عبداللہ چونکہ توبہ کرنے کا اقرار کر چکے ہیں لہذا یہ کتاب مرزا جی کی پیش کرتا ہوں۔ مولوی صاحب! سنئے! کشتی نوح ص۱۶ مرزا جی لکھتے ہیں:۔

"مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض"

اس عبارت میں عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت پر یہ حملہ کیا گیا کہ آنجناب کی پیدائش زنا کے حمل سے تھی۔ اور پبلک کو آپ سے بد اعتقادی پیدا کرنے کے لئے کیسی چال چلی گئی ہے۔

مرزائی یہ وہ حمل ہے جو خدا کے کلمہ کن سے ہوا تھا ذکر زنا کا۔ لہذا یہ آپکی ہتک نہیں۔

خاکسار لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔ لیجئے جناب اوسی "کشتی نوح" کے اوسی صفحہ میں مرزا جی یوں گویا ہوتے ہیں:۔

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی"

کیوں صاحب اب بھی کہوگے کہ یہ حمل وہ ہے جسکا ذکر قرآن شریف میں ہے؟ اب تو آپکے کرشن جی نے کھول کر بتا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور حقیقی بھائی اور بہنیں بھی تھیں۔ اور وہی ہوتا ہے جو ماں باپ ایک سے ہوں۔ ذرا کشتی نوح کو اچھی طرح دیکھو۔ حمل کے بعد اور نکاح کے بھی قائل ہیں۔ عبارت مذکورہ بالا وغیرہ کو مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خاندانی حیثیت بری بتلا کر یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالے۔ دیکھئے یہود کے قول کو، خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں نقل کیا ہے۔ وہ کہتے تھے یعنی حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا یعنی اے مریم تیرا باپ برا نہ تھا اور نہ تیری ماں زانیہ تھی" مگر مرزا جی مریم صدیقہ کی ماں زانیہ بتلا کر آپکے کسر شان کرنا چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰ کی [illegible] دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں" (ضمیمہ [illegible])

دیکھئے! یہو[illegible] موصوف کی نانی کو پاکدامنہ بتاتے ہیں اور [illegible] یہ بلکہ نانی کی نانی اور دادی کی دادی تک [illegible] ہے۔ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ [illegible] ٹھیک ہے۔ ہمارے پنجاب میں مثال مشہور ہے "[illegible] جیں کوس اور پوت تیں کوس" پھر آپ فرماتے ہیں:۔

اینک منم کہ حسب بشارات آدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

مرزائی مرزا صاحب نے جو کشتی نوح میں حمل کے متعلق لکھا ہے انجیل سے لکھا ہے۔

خاکسار لیجئے انجیل موجود ہے دکھائیے ہم ماننے کو تیار ہیں۔

تب اتنا کہنا تھا کہ آپ زبان لبوں پر پھیرنے لگے۔ اور کہا اور کوئی تاریخ دو۔ میں نے کہا آپ وعدہ کے مطابق توبہ کریں۔ مرزائی صاحب نے توبہ سے انکار کیا۔ مجلس نے ڈگری کامیابی کی خاکسار کو دی جو یہ ہے:۔

"علی محمد نمبردار گھوکلہ۔ چوہدری نواب دین بھینی کھاڈر۔ چوہدری محمد بخش احمد بخش سکنہ مذکور۔ عزالدین باگڑیاں۔ میاں امام الدین باگڑیاں۔ ہم سب ملکر فیصلہ دیتے ہیں کہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دعوی کو ثابت کیا اور مولوی عبداللہ مرزائی مولوی نے توبہ سے انکار کیا اور ناکام رہا"

(مرسلہ محمد ابراہیم نمبردار بھینیاں۔ ضلع گورداسپور)

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ مرزائیوں کی تردید میں قابل دید قیمت ہر سہ [illegible] منیجر

مناجات

حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ

دشمن نفس امارہ نگاہم دار یا اللہ
سوائے خویش اکلی [illegible] ردار یا اللہ
کریما از کرم مارا بده [illegible] بر طاعت
مرا از لطف خود صا [illegible] دار یا اللہ
اگرچہ من گنہگارم ترا [illegible] ندانم
بخشا جرم و عصیان [illegible] کن یا اللہ
گناہے کہ من کردم خدا [illegible] تو میدانی
تو آں را ستر کن بر من [illegible] ستار یا اللہ
انا العاصی کثیر الذنب فاغفر کل ذنب لی
و یوم الحشر احشر لی مع الابرار یا اللہ
الٰہی سخت مشتاقم ز بہر شوق دیدارت
ز فضل خویش روزی کن مرا دیدار یا اللہ
زسرتا پا گنہگارم گناہ بے عدد دارم
رہائی دہ بایں کارم باستغفار یا اللہ
چوں وقت نزع جاں آید ملایک روح بستانند
دراں دم فضل تو باید باستظہار یا اللہ
یکے گویم یکے دانم یکے در دل گرہ بستم
بدل تصدیق دارم از زباں اقرار یا اللہ
ازاں تنگی و تاریکی کہ اندر قبر مے باشد
فراخی بخش و روشن کن تو از انوار یا اللہ
رحیما قبر مسکیں گرداں روضہ جنت
مگرداں خوابگاہے از سقر یا نار یا اللہ
مرا از درد بیماری ز فضل خود نگہداری
برحم خویش کن یاری بایں بیمار یا اللہ
گواہی میدہم حقا کہ جز تو نیست معبودے
زباں با دل موافق شد بدیں گفتار یا اللہ
جہاں باغ دل ز ایماں ہمیشہ تازہ تر گرداں
بآب رحمتش پرور کہ گیرد بار یا اللہ
جوابم را تو تلقیں کن جواب گور چوں آید
چو بے ہوشی رسد آنجا کنی ہشیار یا اللہ
امید مغفرت دارم تو ستاری و غفاری
ولیکن بارے ترسم تو ای قہار یا اللہ
بروز حشر در محشر نمے دانم چہ خواہد شد
مکن شرمندہ و رسوا دراں بازار یا اللہ
ندارم ہیچکس مونس کہ در گورم بکار آید
ندارم توشہ از تقوی بہ نیکو کار یا اللہ
شکستہ دل ہمیں نالاں نصیرالدیں بگاہت
برو رحمت فراواں کن کرم بسیار یا اللہ

مرسلہ

(محمد عبدالمجید عرف شیخ جندا خریدار اہلحدیث
ع ۴۷۶۹ از حیدرآباد دکن)

فضائل و مناقب

جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ

میں نے کسی کتاب میں حضرت امام ابو حنیفہ رح کے فضائل و مناقب میں ایک دلچسپ حکایت لکھی دیکھی ہے۔ جس کو میں اپنے ناظرین تک پہونچانا چاہتا ہوں۔ تاکہ جو ناظرین ہماری طرح محض اُردو خوان ہیں وہ بھی اس حکایت سے دلچسپی حاصل کریں اگر ہمارے جناب مولانا ایڈیٹر صاحب دام فیوضہم اس حکایت کے شائع فرمانے میں کوئی ہرج نہ سمجھیں۔ تو اپنے اخبار گہربار کے کسی کالم میں درج فرمادیں۔ یہ خاکسار نہایت ممنون و مشکور ہوگا۔ حکایت یہ ہے:- جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نزول فرماویں گے۔ تو جناب امام ابو حنیفہ صاحب کے مقلد ہونگے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت امام ابو حنیفہ کو ساتھ شریعت و کرامت خاص کیا ہے ایک کرامت اون کی یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ہر روز وقت صبح اون کے پاس آکر احکام شریعت سیکھتے تھے پچاس برس تک سیکھا کئے جب امام ابو حنیفہ رح وصال کر گئے۔ خضر علیہ السلام نے اللہ میاں سے مناجات کی۔ کہا ای اللہ! اگر میری کچھ بھی منزلت تیرے نزدیک ہے۔ تو تُو امام ابو حنیفہ رح کو اجازت دے کہ وہ مجھکو اپنی قبر میں سے مطابق اپنی عادت کے علم سکھایا کریں۔ تاکہ میں شرع محمد صلعم کو پورا پورا سیکھ لوں۔ طریقت حقیقت دونوں مجھکو حاصل ہوجائیں۔ ندا آئی۔ قبر پہ جاؤ جو چاہو سو سیکھو۔ حضرت خضر علیہ السلام آکر پچیس برس تک سیکھا کئے۔ یہانتک کہ سارے دلائل پورے پورے سیکھ لئے۔ پھر حضرت خضر نے مناجات کی کہ الٰہی اب کیا کروں۔ ندا آئی جاؤ عبادت کرو یہانتک کہ پھر حکم آوے۔ فلانے بقعہ میں جاکر فلاں شخص کو شریعت سکھاؤ۔ خضر ع نے ایسا ہی کیا۔ پھر ایک مدت کے بعد ماوراء النہر میں ایک جوان ظاہر ہوا اس کا نام ابو القاسم قشیری تھا۔ وہ اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک بار اوس نے اپنی ماں سے کہا کہ مجھکو طلب علم کی حرص لگی ہوئی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے جو طلب علم میں ہوگا جنت اوسکی طلب میں ہوگی مجھکو اجازت دو کہ میں بخارا میں جاکر علم سیکھوں۔ ماں نے سوچا کہ اگر میں اسکو اذن نہ دونگی تو خیر سے منع کرنے والی ہونگی۔ اور اگر اذن دیتی ہوں تو اس کی جدائی سے مجھ پر صبر نہ ہوسکیگا۔ ناچار اذن ہی دیا بیٹے کو وداع کیا۔ یہ ایک جوان کو اپنے ہمراہ لیکر نکلے۔ دونوں نے طلب علم میں سفر کیا ماں دروازے میں بیٹھکر غم میں رویا کرتیں کہتیں اے اللہ میں نے اپنی جان پر طعام و خواب کو حرام کرلیا ہے۔ میں یہاں سے نہ اٹھونگی جبتک کہ اپنے بیٹے کو نہ دیکھ لوں۔ ابو القاسم مع اپنے رفیق کے رات کو ایک جگہ اترے کہا کہ کھانا کھاویں۔ اتنے میں باخانہ پھرنے

حدیث نبوی اور لطیفہ صوفیہ دونوں مضمون [illegible]

۵ درمختار (داشیر)

کرباہر نکلے۔ سارے کپڑے پیشاب میں بھیگ گئے۔ اپنے ہمراہی سے کہا تم جاؤ میں گھر جاتا ہوں۔ مجھکو ڈر ہے کہ کہیں دوسری منزل پر نجاست میرے بدن کو نہ لگ جائے۔ تیسری منزل پر روح کو ناپاکی نہ پہونچے۔ ماں کے پاس بیٹھنا بہتر ہے یہ اپنی ماں کے پاس واپس چلے آئے دیکھا کہ جس جگہ سے اُن کو رخصت کیا تھا وہیں بیٹھی ہوئی ہیں وہ اُنکو دیکھکر کھڑی ہوگئیں مصافحہ کیا۔ الحمد للہ کہا۔ اللہ میاں نے حضرت خضر علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ قشیری کے پاس جاؤ۔ اور اس کو وہ علم سکھاؤ جو تم نے امام ابوحنیفہ رح سے سیکھا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی ماں کو راضی کیا۔ حضرت خضر پاس ابوالقاسم قشیری کے آئے اور کہا تو نے ہی ارادہ سفر کا طلب علم کے واسطے کیا تھا پھر اپنی ماں کی رضامندی کے لئے چھوڑ دیا؟ مجھکو خدا نے حکم دیا ہے کہ میں ہرروز علی الدوام آکر تجھ کو علم سکھایا کروں۔ غرضیکہ حضرت خضرؑ تین برس تک روزانہ آتے رہے۔ سارے علم جو انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے پچھتر برس اوقات حیات و ممات میں سیکھے تھے۔ تین برس میں ان کو سکھا دیئے۔ علم دقائق و حقائق و دلائل کا بھی پتہ بتا دیا۔ یہ مشہور و ہر فرید عصر ہوگئے۔ ہزار کتابیں تصنیف کیں۔ صاحب کرامت تھے۔ بہت سے لوگ اون کے شاگرد مرید ہوئے۔ ایک مرید جو بڑا دولتمند تھا۔ اس کو کتابیں ایک صندوق میں بھر کر سپرد کردیں۔ کہا مجھکو ایک بات پیش آئی ہے۔ تو اس صندوق کو نہر جیحون میں ڈال آ۔ مرید صندوق لیکر چلا جب اون کے پاس سے نکلا جی میں کہا بھلا میں ان تصنیفات شیخ کو کس طرح پانی میں پھینک آؤں۔ انکو حفاظت سے رکھونگا۔ شیخ سے کہدونگا۔ پھینک آیا ہوں چنانچہ واپس آکر یہی کہا۔ شیخ نے پوچھا پھینکتے وقت کوئی علامت بھی دیکھی اوس نے کہا میں نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا فرمایا جاؤ صندوق پھینک آؤ۔ مرید نے چاہا کہ پھینک آوے پھر نہ ہوسکا پہلی بار کیطرح پھر کر شیخ کے پاس آیا۔ پوچھا پھینک آیا کہا ہاں۔ پوچھا کیا دیکھا؟ کہا کچھ بھی نہیں دیکھا۔ شیخ نے فرمایا تو نے صندوق نہیں پھینکا۔ اب جا پھینک کر آ۔ اس لئے کہ اس میں اللہ کی شریعتیں ہیں تو میرے حکم کو رد نہ کر۔ آخر بیچارا مرید جاکر صندوق کو پھینک آیا۔ پانی میں سے ایک ہاتھ نکلا۔ اُس نے صندوق کو لے لیا۔ مرید نے کہا تو کون ہے؟ اُس نے پانی میں سے جواب دیا میں حفظ امانت شیخ پر موکل ہوں۔ مرید پھر آیا شیخ نے پوچھا کہو تم پھینک آئے؟ کہا ہاں۔ پوچھا کیا دیکھا؟ کہا کہ پانی پھٹ گیا ایک ہاتھ نکلا۔ اوس نے صندوق لے لیا۔ میں حیران ہوکر رہ گیا۔ اس میں کیا بھید ہے؟ شیخ نے فرمایا جب قیامت قریب آویگی۔ دجال نکلیگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اُترینگے۔ ایک طرف انجیل رکھینگے۔ کہینگے کتب محمدیہ کہاں ہیں؟ خدا نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے درمیان میں مطابق انہیں کتابوں کے حکم کروں۔ انجیل کے مطابق حکم نہ کروں لوگ دنیا میں ان کتابوں کی تلاش کرینگے۔ شہروں شہروں ڈھونڈتے پھرینگے۔ کوئی کتاب کتب شریعت محمدی کی نہ ملیگی؎ حضرت عیسیٰ متحیر ہوکر کہینگے۔ الٰہی میں تیرے بندوں میں کس طرح حکم کروں سوا انجیل کے کچھ نہیں ملتا۔ اس وقت حضرت جبرئیل آکر یہ کہینگے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ نہر جیحون پر جاؤ۔ وہاں دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے امین صندوق ابی القاسم قشیری مجھکو صندوق دے۔ میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ میں نے دجال کو قتل کیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام جیحون پر جاکر دو رکعت نماز پڑھینگے جسطرح حضرت جبرئیل نے اون کو حکم دیا ہے ویہی کہینگے پانی شق ہوکر صندوق نکلیگا۔ یہ اس کو لیکر جب کھولینگے اس میں ان کی مہر پاوینگے۔ ہزار کتابیں ہونگی۔ اُن کتابوں سے شریعت محمدی کو زندہ کرینگے۔ پھر حضرت عیسیٰ حضرت جبرئیل سے سوال کرینگے۔ کہ ابوالقاسم قشیری کو یہ مرتبہ کس طرح ملا؟ وہ کہینگے کہ ماں کے راضی رکھنے سے"

ناظرین [illegible] حکایت سے امام ابوحنیفہ رح کی بڑی [illegible] ثابت ہوتی ہے اب اس سے بڑھکر [illegible] ت ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ [illegible] ے اولوالعزم پیغمبر عالم احکام و اسلا [illegible] جناب امام ممدوح کے مقلد ہونگے۔ اور وہ حضرت خضرؑ جن کے حق میں اللہ تعالےٰ نے عبداً [illegible] عبادنا آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما فرمایا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اون سے تعلیم پائی ہے شاگرد ٹھیرے اور شاگرد کے شاگرد قشیری کی تیز فہمی کو تو دیکھئے کہ اس نے مدت قلیل تین برس میں حضرت خضرؑ سے وہ سب کچھ سیکھ لیا جو حضرت خضرؑ نے جناب امام ابوحنیفہؒ سے باوقات حیات و ممات پچھتر برس میں سیکھا تھا۔ میرے خیال میں استاد سے تو یہ شاگرد ہی اچھے نکلے۔ غور فرمائیے کہ شریعت کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ نہ امام صاحب۔ جب اس حکایت کے موافق شریعت امام صاحب کی ہوئی تو جناب امام ابوحنیفہ رح امام کاہے کو ہوئے معاذ اللہ پیغمبر ٹھیرے ؎ ایں امامت نہ شد رسالت شد۔ خیر یہی کہ امام صاحبؒ شریعت میں یا ساری شریعت رسول خدا صلعم کی انہیں کے مذہب پر منحصر ہے تو پھر اب حضرات مقلدین کو چاہئے کہ ایسے فتنہ و فساد کے وقت جو آجکل دنیا میں موجود ہیں یا تو بغداد میں جاکر تعلیم مذہب کی قبر شریف جناب امام ابوحنیفہؒ سے حاصل کریں یا حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر علم سینہ بسینہ امام ابوحنیفہؒ کا سیکھیں بلکہ خضرؑ سے یہ بھی فرمائش کریں کہ بحکم عصا پیر

؎ یا خضرؑ بڑے کند ذہن ہونگے پچھتر برس لگاکر یا ابوالقاسم بڑے ذہین ہونگے جنہوں نے ۳ برس میں سیکھ لئے ۱۲ (اڈیٹر)

؎ کیا قرآن بھی گم ہوگیا ہوگا؟ (اہلحدیث)

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف کی تفسیر۔ [illegible]

بجائے پیر کے یہ وقت آپکی امداد کا ہے۔ آپ شاگرد رشید حضرت امام صاحب کے ہیں۔ آپ کی ادنیٰ توجہ سے ابوالقاسم قشیری نے ہزار کتابیں تالیف کرکے نہر جیحون میں امانت رکھی ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ ع کے کام آوینگی اب ہم میں سے کسی ایک شخص کو اپنا شاگرد بناکر سو دو سو ہی کتابیں تصنیف کروا دیجئے۔ کہ یہ کتابیں حضرت امام مہدی کے کام آویں۔ ورنہ [illegible] حقائق و دقائق شریعت سے جو جناب کو [illegible] حاصل ہوئے ہیں بالکل محروم رہ [illegible] یا افسوس صد افسوس۔ کہ خضر زندہ بھی ہیں [illegible] صاحب کے شاگرد بھی ہیں۔ بعض اکابر صوفیاء سے ان کی ملاقات بھی ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ ہوا اگر اب تک کسی طرح کا نفع مذہب حنفی کو ان سے نہیں ہوا۔ توبہ۔ استغفر اللہ۔ نعوذ باللہ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ حضرت خضر ہی گویا شیعوں کے مہدی ٹھیرے ع

ما اہل حدیثیم و دغا را نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

(کمترین خلائق عبدالصمد خان عفی عنہ خریدار اہلحدیث ۵۴۵۳ از میراں پور ضلع سلطانپور۔ (اودھ)

علمائے شیعہ اور ترجمہ قرآن

اخبار اہل حدیث مطبوعہ ۱۰ فروری سنہ ۳۲ دیکھکر خاکسار نے ایک مختصر مضمون ترجمہ قرآن کے متعلق لکھا تھا۔ جو میرے واجب التکریم مخدوم قدیم مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی توجہ سے اخبار مذکور (۱۳، ۱۰ مارچ) میں جگہ پا سکا ہے۔ شیر پنجاب کا کسی شیعی ترجمہ کی اصلاح پر قلم اٹھانا یقیناً ایک اخلاقی فرض ہے مگر ادائے فرض کے ساتھ شوخ نگاری اور غیر ضروری اشارات حقیقی فائدہ کو کم اور مقصد اصلاح کو فوت کرنیوالے ہیں۔ میرا اعتراض اصل مطلب پر نہیں بلکہ لب و لہجہ پر تھا۔ جو علیٰ حالہ قائم ہے۔ ایسے شریفانہ موضوع کے لئے طرز ادا جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کے رنگ میں ہوتا اور اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کا خیال رکھا جاتا تو پھر اس کے جواز کے واسطے

جواز تو مے بیچے بیدا انشی کرد الخ[1]

جیسے اشعار پیش کرنے اور ارشاد الٰہی لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کو بھلا دینے کی ضرورت نہ رہتی۔

اہل حدیث نے جس ترجمہ ناقص و غلط کو ترجمہ مقبول سمجھکر نکتہ چینی کی۔ وہ کچھ ایسا غیر معروف اور نامطبوع ہے کہ مدت ہوئی ایک نظر اسکی دو چار مقام دیکھکر میں نے خیال خریداری چھوڑ دیا تھا اور اب مجھے اسکا سال طبع بھی جو حسب تحریر شیر پنجاب سنہ ۱۳۲۹ھ ہے یاد نہ رہا تھا۔ مگر جب اسی سال مولوی حافظ فرمان علی صاحب مرحوم کا مستند ترجمہ نور المطابع لکھنؤ سے شائع ہو چکا ہے اور قرآن مترجم سے دلچسپی رکھنے والے شیعوں کے پاس وہ بالعموم موجود ہے۔ تو پھر اہلحدیث علماء شیعہ کو باربار مخاطب کرنے کی تکلیف کیوں اٹھاتا ہے[2]۔ اگر کسی وقت میرے مخدوم مولوی ثناء اللہ صاحب بالقابہ کوئی ایسی عملی صورت بتلائیں جس سے بیٹھے ہوئے دودھ کا جمنا آسان ہو جائے یعنی ترجمہ زیر اعتراض کے نسخے خواہ مطبع میں ہوں خواہ مختلف اشخاص کے پاس ان میں ترمیم کی جا سکے[3]۔ اسوقت علماء شیعہ کو خطاب کرنا مناسب ہوگا۔ اور میں بھی اپنے مکرم کی تعمیل ارشاد میں سعی کرونگا۔

(محمد حسین شوق زیدی از میرٹھ)

نہایت ضروری اعلان

جملہ برادران اہلحدیث کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آجکل چالاک لوگوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہوا ہے کہ جماعت اہلحدیث میں جاکر اہلحدیث بنکر طرح طرح کے مکر اور حیلے پیش کر کے روپیہ کمانا شروع کیا ہوا ہے۔ اور اپنی فرضی حاجت کی تصدیق میں بعض علماء کی جعلی تحریریں پیش کرکے دھوکا دیتے ہیں۔ چنانچہ پٹنہ کے ایک شخص نے بہت عرصہ سے یہ پیشہ اختیار کیا ہوا ہے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی، حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری، مولانا عبدالحکیم صاحب صادقپوری کے اس مضمون کی تحریر دکھا کر کہ پٹنہ میں میرا ذاتی سکونتی مکان تھا سیلاب میں بہہ گیا پیش کرکے بہت روپیہ وصول کیا حالانکہ پٹنہ میں کوئی مکان اسکا نہیں ہے۔ میری تحریر جعلی بھی اسکے متعلق پیش کرتا رہا بمشکل تمام وہ تحریریں اس سے جبراً لیکر ضائع کردی گئیں۔ اب اس نے ایک شخص مدراسی کو ہمراہ لیا ہوا ہے اور جابجا جماعت اہلحدیث میں تعمیر مسجد کیلئے چندہ جمع کرتا پھرتا ہے۔ اور اپنے جھوٹے دعوی کی تصدیق میں بعض علماء کی جعلی تحریریں پیش کرکے لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے۔ چنانچہ جماعت اہلحدیث چھپرہ میں جاکر میری طرف سے ایک جعلی خط پیش کرکے روپیہ وصول کرلیا یہاں کلکتہ میں اکثر اہلحدیثوں کو فرضی حاجت کے متعلق رقعے لکھ لکھ کر دھوکا دیکر کچھ نہ کچھ وصول کرتا رہتا ہے کلکتہ میں جب قلعی کھلنے لگی تو اب باہر جاکر یہ حیلہ کیا ہے۔ کلکتہ میں اسکو ملازمت ملی رہی مگر اس نے اپنی اس بری عادت کی وجہ سے قبول نہیں کی اب مجبور ہوکر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس شخص کو بالکل جھوٹا اور تحریروں کو بناوٹی سمجھیں اور اسکو فریب سے بچیں اور اسکی مکاری سے دیگر برادران کو ہشیار کریں۔ فاحذروھم قاتلھم اللہ۔

(ضیاء الرحمن امام مسجد اہلحدیث کلکتہ)

---

[1] معاف فرمایئے یہ مصرع اس صورت میں لکھا تھا کہ شیعہ جماعت توجہ نہ کریگی تو خطرہ ہے۔ یہ نہیں کہ ہر حال میں ایسا ہونا ضروری ہے۔ (اڈیٹر)

[2] گروہ شیعہ نے اس غلط ترجمہ کی بابت کوئی اعلان [اعلان کیا] نہیں کیا ہوتا تو آپکا یہ اعتراض بجا ہوتا۔ (اڈیٹر)

[3] بالکل آسان ہے بلکہ مطبع جو اس ترجمہ کو چھاپ رہا ہے اسپر قومی دباؤ ڈالا جائے کہ اسکی فروخت بند کردے اور مترجم قرآن کے باقی نسخے لیکر تلف میں کئے جائیں جناب (صو) کو دہلی کا واقعہ یاد ہوگا جو ڈپٹی نذیر احمد مرحوم کی کتاب کیساتھ شیعوں نے کیا تھا۔ کیا شیعہ جماعت کلام پاک کا غلط ترجمہ جسکو وہ خود بھی غلط مانتے ہیں شائع ہوتا دیکھیں اور خاموش رہیں تو کہہ سکتی ہیں کہ ہم نے غیرت ایمانی سے کام لیا؟ (ثبوت بذمہ مدعی) بہر حال میں خوش ہوں کہ اہلحدیث کی آواز بیکار نہیں رہی۔ آپنے تعمیل کرینگا اور وہ کیا ہی اچھے اثر سے اور بھی خدا کے باغیرت بندے کھڑے ہو جائینگے خدا آپ صاحبوں کی مدد کرے۔ (اڈیٹر)

خلاف فرض [illegible]

فتاوے

س نمبر ۱۵۶ قرضدار مفلوک الحال کو کسی ذی اقتدار شخص سے سوال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (عبد الرحمٰن)

ج نمبر ۱۵۶ جائز ہے حدیث شریف میں ہے سوال کسی کو جائز نہیں سوائے سخت محتاج کے الذی فقر مدقع او غرم مفظع واللہ اعلم۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۷ زید نے کسی شخص کی مرغی چرالی بکر نے ذبح کی۔ عمرو زید کا دوست ہے اس نے محض زید کی معیت کو خیال کرتے ہوئے کہ یہ کہاں اسکو پکائیگا اپنے یہاں پکالی۔ عمرو نے اس کی چوری میں کسی طرح کا حصہ نہیں لیا۔ کیا اب عمرو بھی اس چوری کے گناہ میں شریک ہو سکتا ہے اور اس مرغی کو کھا سکتا ہے یا نہیں؟ (عبد الکریم)

ج نمبر ۱۵۷ قرآن مجید میں ارشاد ہے: لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (ناجائز کام پر کسی کی مدد نہ کرنا) اس ارشاد کے تحت میں زید۔ بکر۔ اور عمرو تینوں گناہگار ہیں۔ مرغی کسی کے لئے بھی حلال نہیں۔

س نمبر ۱۵۸ زید نے شام لال کو کسی چیز کی فرمائش دی کہ تم اتنا مال بازار سے خرید کر بھیجدو۔ شام لال نے قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مال خریدنے کی کمیشن لیگا اور جبتک اس کا روپیہ اسکو وہاں اُس کے پاس نہ پہونچیگا۔ اُس وقت تک سود لیگا۔ یہ سود حرمت میں داخل ہے یا نہیں؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۵۸ پہلی رقم اُجرت ہے اور دوسری سود۔

س نمبر ۱۵۹ جو شخص امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اُس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ حنفیہ کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا سخت منع ہے۔ وہ لوگ کون دلیل پیش کرتے ہیں؟ (سعید اللہ مزدار ڈاکخانہ ٹیٹاگڑھ ضلع ۲۴ پرگنہ)

ج نمبر ۱۵۹ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے "امام کے پیچھے فاتحہ ضرور پڑھا کرو" (بیہقی جزء الفاتحہ) حنفی جو منع کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے اذا قرئ القرآن فاستمعوا له کہتے ہیں امام کے قرآن پڑھنے کے وقت خاموش رہنا چاہیئے۔ مگر یہ دلیل اون کی قوی نہیں۔

س نمبر ۱۶۰ حنفیہ کہتے ہیں آمین خفیہ کہنا چاہیئے۔ اہلحدیث کہتے ہیں آمین زور سے کہنا سنت ہے۔ ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۶۰ آمین بالجہر کہنا سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اونچی کہی۔ (ترمذی)

س نمبر ۱۶۱ جنازہ کی نماز میں امام اور مقتدی کو فاتحہ اور سورہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں۔ سورہ فاتحہ اور سورہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی چاہیئے یا نہیں؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۶۱ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا آیا ہے زیادہ نہیں (صحیح بخاری) ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بھی ثابت نہیں۔

س نمبر ۱۶۲ پندرھویں تاریخ کی رات کو یعنی شب برات کو قبرستان میں جا کر نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید کا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۶۲ شب برات کو قبرستان میں جا کر مُردوں کے لئے بخشش مانگنا کار ثواب ہے۔ قبرستان میں نماز پڑھنا یا قرآن پڑھنا ثابت نہیں۔

س نمبر ۱۶۳ اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بلا قصور مارے۔ اُس شخص کو کیا کرنا چاہیئے؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۶۳ مارنے والے کو منع کرنا چاہیئے نہ مانے تو اس کے ہاتھ پکڑ لینے چاہئیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ خذ علی ید الظالم

س نمبر ۱۶۴ جس عو[illegible]رت کو طلاق دیگئی ہو۔ [illegible]ں کا شوہر مرگیا ہو۔ اسکا عدت کے اندر [illegible]ص سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۶۴ عدت کے اندر نکاح کرنا جائز نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے لا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله۔ (یعنے عدت کے اندر نکاح ہرگز نہ کرو)

س نمبر ۱۶۵ امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم امام دو رکعت نماز قصر پڑھکر سلام پھیر دیگا۔ تو مقتدی اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو جائیگا۔ اب سوال یہ ہے کہ مقتدی فاتحہ پڑھیگا یا نہیں؟ اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ (د ، ر)

ج نمبر ۱۶۵ مقتدی فاتحہ پڑھیگا۔ وہ اپنی نماز میں مستقل ہے واللہ اعلم۔

اطلاع ڈاکخانہ کا محصول ڈبل ہوگیا ہے اسلئے کوئی صاحب فتوی یا کوئی سوال بغیر جوابی محصول کے پوچھینگے تو جواب مشکل ہوگا۔ فتوے پوچھنے والوں کو بالخصوص مندرجہ ذیل قواعد کا سخت پابند ہونا چاہیئے ورنہ ان کے استفتا کا جواب نہ ملے تو دفتر کو ملامت نہ کریں۔

(۱) محصول کیلئے واپسی لفافہ آنا چاہیئے بے رنگ جواب نہ جائیگا

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پتہ پورا اردو یا انگریزی میں مرقوم ہو۔

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے قلمی جواب کیلئے فی سوال دو آنہ اور مطبوعہ اخبار کیلئے فی سوال (ایک آنہ) غریب فنڈ میں آنا چاہیئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں مطبوعہ جواب کیلئے ۵ر غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔ نوٹ: نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی واپسی لفافہ پر پورا پتہ مرقوم ہو۔ (مفتی)

ملکی مطلع

عرب میں خانہ جنگی

کوئی صاحب مولوی عبدالرحمن بھی جنگی شخصیت اور سکونت وغیرہ کا اظہار نہیں کیا جاتا انہوں نے اعلان کیا [illegible] کہ عرب میں نجدیوں اور حجازیوں کے درمیا[illegible] جنگ ہو رہی ہے۔ نجدیوں نے شاہ [illegible] راستہ بند کر رکھا ہے۔ اس لئے حا[illegible]س سال ارادہ حج ملتوی کرنا چاہیئے۔

ہم نے گذشتہ پرچے میں بھی لکھا ہے کہ اس قسم کی خبروں سے فریضہ حج کو ملتوی کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ معزز معاصر ہمدم لکھنؤ نے بھی ہماری رائے کی تائید کی ہے۔ اس ہفتہ جو عربی اخبار "القبلہ" کی آیا ہے اوس میں ۲۰ مارچ تک کے پرچے ہیں اون میں عرب کی جنگ کا مطلق ذکر اشارۃً بھی نہیں۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین کو بتاکید توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس قسم کی افواہوں کی بنا پر ارادہ حج ملتوی نہ کریں اور مولوی عبدالرحمان صاحب موصوف خود اونکو اور اگر وہ اہلحدیث خود نہ دیکھتے ہوں تو اون کو کسی دیکھنے والے دوست کی معرفت قواعد حدیث پر توجہ دلاتے ہیں کہ آپ اپنی روایت بسند روشنی میں لاویں۔ ورنہ ایسی سنائی روایات کو ایسے نازک موقع پر ظاہر کرنا دینی اور قومی نقصان ہے۔

آہ حسرت! تجھپر صد رحمت

سید فضل حسین حسرت موہانی ایک با اصول آدمی ہیں۔ آپ اپنے مافی الضمیر کے اظہار میں کبھی نہیں دبے۔ جن دنوں سیاسی قید اتنی عزت کا سبب نہیں سمجھی جاتی تھی جتنی آج سمجھی جاتی ہے۔ آپ اون دنوں بھی ایک دو دفعہ جیل میں سال دو سال گذار آئے ہیں۔ آپ گو علوم شرعیہ کے عالم نہیں مگر آن بان اور وضعداری عالموں کی سی ہے۔ طبیعت کے بہت منکسر۔ حال ہی آپ پر دو مقدمات بنائے گئے ایک دفعہ ۱۲۱ اور دوسری دفعہ ۱۲۴ الف۔ کے ماتحت۔ احمد آباد میں جو گذشتہ دسمبر میں مسلم لیگ ہوئی تھی اس میں آپ صدر تھے۔ آپنے خطبہ صدارت میں اپنا سیاسی عقیدہ ظاہر کیا جس کی بابت اونہی دنوں انگریزی اخبار نے شور مچا دیا تھا کہ مسٹر حسرت کو گرفتار کرلینا چاہیئے۔ واقعات نے کچھ ایسا ثابت کیا ہے کہ ہندوستانی حکومت ولائتی انگریزی اخبارات کے زیر اثر ہے جنکی گرفتاری کی نسبت وہ لکھتی ہیں۔ چند روز کے بعد ضرور گرفتار ہو جاتا ہے۔ گاندھی جی کی نسبت ولائتی اخباروں نے گرفتاری پر زور دیا جسکو ہندوستانی ایک محال امر جانتے تھے مگر آخر کار وہی ہوا جو ولائتی اخباروں نے چاہا تھا۔ سید حسرت موہانی کی بابت انگریزی اخبارات کی تمنا بر آئی مگر اس مقدمہ کی نوعیت خاص ہے کہ ہندوستان کی انگریزی تاریخ اسکی نظیر شاید پیش نہ کر سکے کہ جیوری کے سارے ممبر بالاتفاق ملزم کو رہا کریں اور جج اونکو دو سال کی سزا دے۔ اس کی نظیر ہمارے ناقص علم میں نہیں ہے۔ حسرت صاحب نے اپنے بیان میں بڑی معقولیت سے اپنی بریت کا ثبوت دیا مگر جج نے جب جیوری کی نہ سنی تو ملزم کی کیا سنتا۔ آخر کار دو سال کے لئے بیچارے حسرت ملک سے جدا کر لئے گئے۔ انا للہ [illegible]۔

پنجاب کانفرنس بٹالہ اور زمانہ کا رنگ

اخیر اپریل کے ایک سیاسی کانفرنس بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ جب سے نیشنل کانگرس قائم ہوئی ہے ۱۹۱۹ء سے پہلے کی اس کی رپورٹیں خطبات صدارت دیکھیں اور بٹالہ کانفرنس کا خطبہ صدارت پڑھیں۔ تو زمین و آسمان جتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ فرق معلوم ہوتا ہے جو ملک کی سیاسی جماعتوں اور عام رائے میں پیدا ہو گیا ہے۔ ۱۹۱۹ء سے پہلے کی ساری تقریریں گورنمنٹ کی مدح سرائی میں ہوتی تھیں اور آجکل ساری کی ساری تقریریں مذمت میں ہوتی ہیں جسکا نمونہ بٹالہ کانفرنس کی تقریر صدارت ہے۔ کانفرنس کے صدر پنڈت کے سنتانم بیرسٹر مدراسی مقیم لاہور نے اپنے مضمون میں گورنمنٹ اور عمال گورنمنٹ پر اخلاق اور قانون شکنی کے الزام لگائے ہیں کہ ہمارے خیال میں اون کی تحقیقات کے لئے ایک مستقل کمیشن بیٹھنی چاہیئے اگر وہ الزام سچے ہیں تو گورنمنٹ کو اپنا رویہ بدلنا چاہیئے اور اگر وہ الزام غلط ہیں تو مقرر کو سزا ملنی چاہیئے صدر کے الزامات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ بدترین طریق پر حکومت کر رہی ہے بطور نمونہ چند سطور درج ہیں۔ صدر صاحب پولیس اور حکومت کا طرز عمل لکھتے ہیں:-

"بعض اوقات جہاں کسی گاؤں میں دو یا تین آدمیوں کی گرفتاری کا حکم دیا گیا وہاں پولیس نے اُن کیساتھ بہت اور آدمیوں کو بھی گرفتار کر لیا اس امید پر کہ وہ بعد میں اپنی رہائی کا معاوضہ دینگے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی اشخاص کو جو گرفتار کئے گئے تھے۔ چند دن تک زیر حراست رکھنے کے بعد انکے خلاف کوئی الزام لگانے یا ان کا چالان کرنے کے بغیر چھوڑ دیا۔ خود شہر سیالکوٹ میں چند دن کے عرصہ میں تقریباً ایکسو آدمیوں کی گرفتاری اور قلیل عرصہ کے بعد پانچ یا چھ کے سوا باقی سب کی رہائی کا نظارہ دیکھنے میں آیا اور لطف یہ کہ انکی رہائی کے متعلق کوئی عذر پیش نہیں کیا گیا۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں وکیلوں کی تعداد ۶ ہے جن میں سے ۵ گرفتار کئے گئے اور چھٹے کو اس لئے چھوڑ دیا گیا کہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ انہیں کس جرم میں پکڑا گیا ہے تاہم ان کو معافی مانگنے کو کہا گیا اور انہوں نے بجا طور پر معافی مانگنے سے انکار کیا آخر چند روز کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا" (صفحہ)

جو واقعات صدر کانفرنس نے لکھے ہیں افسوس اون میں امرتسر کا واقعہ پولیس اور افسروں کا نہیں ہے جس میں پولیس نے والنٹیروں کو سخت مارا تھا جسکی تحقیق کے لئے کمشنر صاحب آئے اور ان کے سامنے معززین نے گواہی دی جن میں بعض آنریری مجسٹریٹ تھے۔ اس کے بعد کمشنر اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے عدالتی طور پر تحقیق کی۔ گواہ کافی گذرے مگر پبلک کے زخموں پر کوئی مرہم نہیں رکھا گیا بلکہ ان تحقیقات کو ایسا کالعدم کیا کہ کانوں کان سننے میں نہیں آیا۔ مقدمات باقاعدہ ہوں [illegible] ابتدائی [illegible] ہوگئے [illegible] طرز عمل کے خلاف [illegible] عدم تعاون کا تفسیر من اختیار کر رکھا ہے کہ مقدمات میں نہ سوال کرنا نہ گواہ دینا۔ صدر کانفرنس بٹالہ باوجود بڑے زور میں کانگرس ہونے کے کہتے ہیں: "ایسا امر واقعہ ہے کہ تارکان موالات [illegible]

[illegible] عطا کرے ⁂

متفرقات

ڈاکخانہ کی چستی

ایک وی۔ پی بنام مستری محمد دین امرتسری سول لائن امرتسر میں اپریل ۲۲ء کو بھیجا گیا۔ خیریت سے ۲ مئی ۲۳ء یعنی ایکسال سے زائد مدت میں وصول ہوا۔ اسی لئے بار بار لکھا جاتا ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔

نقشہ افطاری وسحری

آجکل اسلامی اخباروں میں نقشہ سحری و افطاری چھپتا ہے مگر اہلحدیث باوجود مذہبی اخبار ہونے کے اس قسم کے نقشوں کو درج نہیں کرتا۔ کیونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ان نقشوں سے مغالطہ لگ جاتا ہے۔ کہیں کا طلوع غروب آگے ہے کہیں کا پیچھے۔ تمام ہندوستان کا نقشہ نہیں بن سکتا۔ اس لئے اہلحدیث کی بس یہی رائے ہے کہ بحکم حدیث اذا ادبر النہار من ھھنا واقبل اللیل من ھھنا فقد افطر الصائم۔ (صبح کی سفیدی دیکھکر سحری چھوڑدیں اور شام کی سیاہی دیکھکر افطار کرلیں)

مسجد اہلحدیث لاہور

کی بابت مرسلہ بابو عبدالغنی صاحب از کھیوڑہ از جانب محمد خود بابت سابقہ دوہزار نو سو تریسٹھ کل تین ہزار تریسٹھ اصحاب کرم توجہ فرماویں تاکہ رمضان ہی میں یہ کام ختم ہو جائے۔ کام جاری ہے۔

عید آنہ فنڈ

عید الفطر آرہی ہے اعیان اہلحدیث اپنی کانفرنس کے لئے ہر فرد سے آنہ فنڈ وصول کریں۔

اشاعت فنڈ

منشی تاج الدین صاحب سعید آباد (مدراس) کا عرصہ سے خیال ہے کہ غریب فنڈ سے امداد تو اپنوں کو ملتی ہے جس سے اخبار میں اشاعت نہیں ہوتی اس لئے اشاعت فنڈ کھولا جائے جس کی امداد سے غیر اہلحدیث لوگوں کو اخبار جاری کیا جائے خواہ انکی اپنی درخواست سے خواہ کسی اہلحدیث کی سفارش سے۔ جو صاحب تائید میں ہوں وہ [illegible] کرسکتے ہیں۔

امتحان مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم

جناب مولانا نواب منیر الدین احمد صاحب دہلوی اور مولوی عبدالرحمن صاحب پنجابی نے مدرسہ مذکور کا امتحان لیا۔ کیفیت اچھی پائی۔ ایک صاحب نے اول۔ دوم درجہ کے طلبہ کو انعام دیئے جزاہم اللہ۔ مدرسہ ہذا میں سب علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ اصل مقصد قرآن و حدیث ہے۔ (سید ابوالحسن مہتمم مدرسہ مذکور دہلی)

تکذیب المکفرین

جسمیں مخالفین (ملاء ملتانی وغیرہ) کے اعتراضات کے جوابات درج ہیں چھپگیا ہے قیمت مفت ۲ پائی برائے محصول جہاں جہاں اسکی ضرورت ہو وہاں کے لوگ منگائیں حسبۃً للہ خرچ اللہ

([illegible] مینیجر)

یادرفتگان

بلند شہر کے پرانے اہلحدیث جنہوں نے اپنی گرہ سے مسجد اہلحدیث بنوائی یعنی حاجی قاسم علی صاحب انتقال کر گئے انا للہ۔

ایضاً خاکسار کی بیوی طویل علالت کے بعد انتقال کرگئی۔ انا للہ (محمد عبدالشکور امام مسجد کا۔ ضلع گرداسپور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

گوجرانوالہ

میں عزیز الدین انسپکٹر پولیس نے جو قرآن مجید کی ہتک کی۔ انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ انسپکٹر مذکور کے اس فعل شنیع پر اظہار نفرت کرتی ہے۔ (غلام محمد ڈار)

نزاع بمبئی

کی بابت ہم اپنی مصلحت بینی کی بنا پر اعلان کر چکے ہیں کہ اس کو خدا کے سپرد کرکے اس کے متعلق کوئی مضمون درج نہ کریں [illegible] مگر ایک فریق مصر ہے کہ مضامین [illegible] درج ہونے چاہئیں انکے خیال میں [illegible] مضامین باعث اصلاح ہونگے اپنے ناظرین [illegible] ہم خود جانتے ہیں اس کی بنا پر کہتے [illegible] مضامین کے لئے اخبار میں جگہ نا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ایسے شائقین کی مرضی بر لانے کے لئے یہ تجویز ہے کہ نزاع بمبئی کے مضامین ضمیمہ کی صورت میں دیئے جائیں۔ جنکی لاگت فریق راقم مضمون کے ذمہ ہوگی۔

انجمنہاء اہلحدیث

بہت ضرورت ہے کہ ہر شہر ہر قصبہ بلکہ ہر گاؤں میں انجمن اہلحدیث قائم ہو جنکی اطلاع اور کارروائی اخبار میں چھپا کرے۔ مقصد ان انجمنوں کا توحید و سنت کی اشاعت ہو اس کام کے لئے واعظ رکھیں یا خود وعظ کیا کریں۔ اپنے کام میں مرکز سے مشورہ لیا کریں۔

انجمن جمعیۃ الصلوٰۃ

ہم لوگوں نے [illegible] ریاست [illegible] جمعیۃ الصلوٰۃ قائم کی ہے دعا کریں خدا ہماری مدد کرے آمین۔ (مرسلہ وسیم الدین)

اہلحدیث بیت المال

پنجاب کی اہلحدیث جماعت نے خاکسار کو سردار منتخب کیا۔ یہ اون کی حسن ظنی تھی چنانچہ سرداری کا نصب العین بھی شائع کیا گیا لیکن اوس مقصد (نصب العین) کا پہلا درجہ ہے جو [illegible] بیت المال کی بنیاد رکھی گئی جسکی [illegible]

۰۰۰ رمضان میں لعنت درج ہے اس کے بعد از حکیم مفتی ابراہیم صاحب پشاور صلع حکیم محمد علی ابوالفرج صاحب از دیانگر شہر کل ما [illegible] ۱۳۳۲ (اہلحدیث [illegible])

انتخاب الاخبار

سرکاری خبریں جبیل ضلع امرتسر میں ایک سکھ کو تین فٹ تین انچ لمبی کرپان رکھنے کے جرم میں چھ ماہ کی قید ہوئی اسکے گھر کی تلاشی لینے پر ۱۲ کارتوس اور کچھ اسباب نکلا جو غالباً نارتھ ویسٹرن ریلوے سے چرا ہوا تھا۔

پنجاب میں جرائم [illegible] ریان مارچ ۲۲ء میں مارچ ۲۱ء کی نسبت [illegible] ہیں۔

چوہڑ خانہ اکالی جتھا [illegible] کی تلاشی لینے پر حسب ذیل ہتھیار [illegible] ایک دونالی بندوق جو امریکن پادری کی چ[illegible] ہوئی تھی۔ ۲۰ کارتوس۔ کچھ پستول کے کا[illegible]وس اور چھویاں وغیرہ۔

اکالیوں کا کرپانوں۔ کلہاڑیوں اور گنڈاسوں سے حملہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۸-اپریل کو تھانہ اوناڈ کے ایک ہیڈ کنسٹبل نے ایک اکالی سے ایک کلہاڑی چھینی۔ دوسرے روز کرپانوں۔ کلہاڑیوں اور گنڈاسوں سے مسلح چند آدمیوں نے جو سب کے سب بظاہر اکالی تھے اس پر حملہ کیا۔ اس سے کلہاڑی چھین لی اور اسی کلہاڑی سے اس کو زخمی کیا اور اپنے گنڈاسوں سے جب کہ وہ زمین پر پڑا ہوا تھا ضربات لگائیں۔ اس کے بدن سے خون جاری ہوگیا اور حملہ آور اسی حالت میں اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

رہائی مولوی عبدالواحد غزنوی کا دوسرا لڑکا عبدالحمید ایک خونی کی تفتیش کرنے میں پولیس کی مزاحمت کے الزام میں مع چند لڑکوں کے گرفتار ہوا تھا۔ عدالت سے سب رہا ہوگئے۔

پنڈت مالوی جی نے پنجاب کے دورے میں بہت کام کیا۔ آپ کوہ مری پر چند روز آرام کرکے آسام کی طرف جائینگے۔

ترکوں اور یونانیوں کی کوئی معقول خبر نہیں آتی جس سے عادتاً ثابت ہوتا ہے کہ ترک اچھی حالت میں ہونگے انشاءاللہ

مولوی عبدالحلیم ناظم جمعیۃ العلماء ہند کو چھ ماہ کی قید ہوئی (نجاہ اللہ)

مولانا آزاد سبحانی کو ملیبار جانے سے روکدیا گیا مسٹر ایلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملیبار نے امتناعی حکم جاری کیا ہے کہ ملیبار میں بحالی امن کے قانون میں جو رقبہ بیان کیا گیا ہے اور جو فہرست میں شامل ہے مولانا آزاد سبحانی اس کے کسی حصہ میں داخل نہ ہوں۔

سیتاپور کے جیل میں تارکان موالات سے بدسلوکی پنڈت جواہرلال نہرو اور موہن لال سکسینا نے سیتاپور کے جیل میں تارکان موالات سے بیان کردہ ناروا سلوک کی جو تحقیقات کی ہے صوبجات متحدہ کی پراونشل کانگریس کمیٹی نے اُن کی ایک طویل رپورٹ شائع کی ہے۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ زیادہ الزام کورٹ آف وارڈز کے ملازموں کے خلاف ہیں اور پولیس بھی الزامات میں حصہ لینے کے لئے خواہ مخواہ بیچ میں آدھمکی۔

سلطان نجد ابن سعود کا وظیفہ ضبط نہیں ہوا مسٹر میکلین وڈ نے کہا کہ کوئی مزید جھگڑا پیدا نہیں ہوا ہے اور حال کی اطلاع سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حملے بڑے درجہ تک ایک سرحدی قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شیخ کی وجہ سے ابن سعود کی رضامندی کے اور شاید اطلاع کے بغیر ہوئے تھے۔ پہلی اطلاع اب موصول ہوگئی ہے اور ابن سعود نے صاف سے اپنے رویہ کی تشریح کردی ہے اور مسٹر چرچل کو یقین دلایا ہے کہ سردار موصوف (امیر سعود) کے وظیفہ کو ضبط کرنا کسی طرح جائز و حق بجانب نہیں۔

تخلیہ سمرنا کے برخلاف یونانیوں کی شورش آج دارالعوام میں مسٹر چارلس ٹاؤنشنڈ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جو اس اطلاع کی بابت تھا کہ یونانی فوج کا ایک حصہ تخلیہ سمرنا و ایونیا کے برخلاف اظہار ناراضی کرتے ہوئے سرکش و باغی ہوگیا ہے اور اتحادیوں کے احکام کو نہ ماننے اور سمرنا میں موجود رہنے کا ارادہ رکھتا ہے، مسٹر پامرکر نے کہا کہ یونانی گورنمنٹ نے اس تحریک سے کوئی سروکار نہیں رکھا ہے اور اس کی اہمیت میں بظاہر کسی قدر مبالغہ بھی کیا گیا ہے۔ تحریک کا مدعا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایونیا کے رہنے والے یونانیوں کو اُن کے تحفظ کی کافی ضمانتوں کے بغیر پھر ترکوں کے حوالے نہ ہونے دیا جائے۔ لیکن اگر اتحادی تجاویز دربارہ صلح مابین ترکی و یونان) کو قبول کر لیا گیا تو ایسی ضمانتیں بہم پہنچائی جائینگی۔

وانمباڑی میں جمعیت المشائخ مدراس کا قیام ۲۷ شعبان ۱۳۴۰ ہجری بروز شنبہ کو بعد نماز مغرب خانقاہ قادریہ واقع وانمباڑی میں ذکر سید الاذکار و اسم اعظم کے بعد جناب مولانا آزاد سبحانی نے صوبہ مدراس کیلئے جمعیت المشائخ قائم کی۔ فی الحال شاہ عبدالقادر صاحب قادری المتخلص بہ شاکر منتظم خانقاہ مذکورہ ناظم جمعیت قرار پائے ہیں۔ جمعیت کے دو اہم مقصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) طبقہ مشائخ کی اصلاح و ترقی

(۲) خدمت اسلام اپنے خاص روحانی طریقہ پر

امید ہے کہ مدراس کے جمیع ارباب طریقت جمعیت المشائخ کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور بنینگے۔ اور دوسرے صوبوں سے استدعا ہے کہ وہ بھی اس کار خیر کی تقلید کرینگے اور اپنے اپنے ہاں جمعیۃ المشائخ قائم کرینگے۔

ماہ مبارک میں تلاوت کیجئے

عکسی حمائل شریف یہ حمائل شریف ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخہ کی عکسی چھپی ہوئی ہے۔ ہر صفحہ پر سونے کی طرز کا فریم سفید براق ولایتی کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ پاک۔ جیبی سائز کی تلاوت کیلئے نہایت موزون حجم ۶۰۰ صفحات سے زائد طول ۵ انچ عرض ۳ انچ۔ ہدیہ عہ محصولڈاک علاوہ فیس منی آرڈر ۹ خریدار۔ جنگ یورپ سے پیشتر بھی اسکا ہدیہ عہ تھا آجکل تو عام سادہ کاغذ بھی اتنا نہیں ملتا جسقدر کہ اس حمائل شریف پر خرچ ہوا ہے صرف جلد پر ہی ۸ سے کم لاگت نہ آئیگی۔ حمائل شریف ختم ہو رہی ہے پھر اسکا ملنا محال ہو جائیگا جلد منگوائیے۔ پتہ

خالد برادرس۔ امرتسر پنجاب

مومیائی اصلی پرانی اور لطافت تازہ تازہ ادویہ کیساتھ استعمال کیجئے تمام انگریزی دکان میں کا ذرہ بھی قیمت فی چھٹانک ۱۰ آدھ پاؤ ۲ پاؤ بھر ۸ معصولڈاک فہرست شہادات مفت طلب کر سکتے ہیں۔ مومیائی ملنے کا پتہ

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمة الاحرار یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی کی معرکہ خلافت و سیاست کی روئداد جسمیں عدالت اور سیشن کی کارروائی تا بیانات علی برادران۔ ڈاکٹر کچلو مولانا حسین احمد۔ شار احمد۔ پیر غلام مجدد صاحبان کے تقریری و تحریری بیانات وغیرہ درج ہیں اصل قیمت عہ رعایتی عہ۔ **بیان حریت** رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا بیان حریت کا عملی نمونہ ہم رعایتی ۲ر

الحریت فی الاسلام حریت اسلام پر مولانا ابو الکلام آزاد کی معرکۃ الآرا تصنیف فی جلد ۱۲ر رعایتی ۸ر

دعوت عمل مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج۔ حق اور صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کیلئے اہم تجاویز مولانا مرحوم کے قلم سے فی جلد ۵ر **خطبہ عید اضحی** مولانا ابو الکلام آزاد کی تصنیف ۲ر پتہ

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و مہتمم اشاعت امرتسر پنجاب

ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم خانصاحب ایم بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اول دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام ہے آئینہ اسلام اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے یا نسبت قریب اسلامی نشان علمی و تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن پاک اور احادیث و تفاسیر۔ فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں دیا گیا ہے اور موقع بموقع قرآن و حدیث کے مواعید و بشارات اور پیشگوئیاں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ثابت کیا گیا ہے جس سے قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہوتا ہے قیمت عہ **النبی والاسلام** انگریزی میں قیمت ہے **حمائل التفسیر** **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی عہ ترجمہ و تفسیر پارہ الم ۱ر پارہ عم ۸ر صحت و خوبی ترجمہ طباعت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معارف و حقائق رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفسیر بالکل بے نظیر ہے **تذکرۃ القرآن** ۹۹ عہ **تذکرۃ القرآن** ۱۹۰۰ ء عہ یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو اہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہوتی ہے **تبلیغ الاسلام** اردو۔ انگریزی۔ اسمیں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کسی جہریہ کو بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ۱ر

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان اکا مہینہ پڑھ کر کے قرآن مجید خود باآسانی پڑھ سکتا ہے ۲ر **عملی صرف و نحو فارسی** ۲ر **مفتاح الفارسی** ۱ر یہ فارسی صرف و نحو اور علم مروض میں کامل اور بے نظیر ہے **مفید الطلبہ** ۱ر جیبی عجائب گھر۔ اسمیں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی نام انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں دئے گئے ہیں اسیطرح یہ ان زبانوں میں ایکہزار الفاظ کا نہایت جامع لغت ہے

ہو کر انکا سیکھنا آسان ہوجاتا ہے ۴ر **اساس العربی** ۱۲ر

(سوم صدر مرزائے قادیانی کے رد میں)

الذکر الحکیم ۲ر اسمیں مرزائے قادیانی کے دعاوی و دلائل کی ایسی کامل اور لاجواب تردید کی گئی ہے کہ باوجود ہزار روپیہ کے انعامی اشتہار کے کوئی مرزائی انکا جواب نہ دے سکا۔ **المسیح الدجال** ۱ر **کانا** [illegible] ۱ر [illegible] **محبت** [illegible] [illegible] لکا۔ فی الحقیقت آن دجالی فتنہ پاش پاش ہو گیا

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مرشد عام جس میں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی سے عربی لغت میں ترتیب وار دیئے جاکر انکا بیان نہایت کامل صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کا معین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحات کا خلاصہ ہے قیمت ۱۰ **مفید النساء والصبیان**۔ اسمیں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام بچوں اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۱۰ر

جامع العلوم طبی۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض۔ علم اسرار الاعضا و علم طب جراحی۔ امراض چشم۔ علم حفظ صحت کیمیائے عملی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت لہ مع

حرز جان۔ اس میں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۱ر **مفید الرجال**۔ جوانی کی غلط کاریوں کے بد نتائج اور ان کا کامل علاج ۱ر

علاج نامردی عہ **علاج سوزاک** عہ **علاج آتشک** عہ **علاج طحال** عہ

ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت مفصل فہرست مفت۔

ملنے کا پتہ:۔

مبارک برادرس۔ پٹیالہ

سوانح عمری استاد پنجاب

مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیرآبادی

نہایت دلچسپ و مفید کتاب ہے ہر ایک مسلمان خصوصاً اہلحدیث احباب کو جلد منگوا کر فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اور بھی بہت سے علماء کے حالات اس میں شامل ہیں جلد ختم ہونے والی ہے اور آگے اشاعت نہ ہوگی قیمت مجلد ۱۲ محصولڈاک ۴ علاوہ ازیں حسب ذیل کتب بھی پسند فرما کر جلد منگوا لیجئے قابل دید ہیں۔ علوم القرآن جدید الطبع بینظیر کتاب ہے ۸ گنجینہ حقیقت الاسلام ۸ [illegible] حالی صحیفہ [illegible] احیاء اسلام قابل دید [illegible] روایات اسلام ۴

پتہ محمد عبد المجید خادم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

تلاش خویش

(۱) ایک دیندار اہلحدیث غریب شیخ دیہات کے رہنے والے جنکی آمدنی بفضلہ تعالیٰ زائد از سات ہزار ہے ان کی ایک لڑکی اور ایک بیٹا قابل عقد نکاح ہے جن کیلئے لڑکا و لڑکی حسب ذیل چاہتے ہیں۔

(۲) لڑکی اور لڑکا جوان خوش مزاج متقی پرہیزگار اہلحدیث اور لڑکا عالم باعمل اہلحدیث شیخ صدیقی ہونا لازمی و پسندیدہ ہے اور احاطہ بہار کے رہنے والے ہوں [illegible] کے پابند ہوں (۳) لڑکی کی علمی حیثیت [illegible] ہو کہ مسائل ضروری سے واقف اور اردو پڑھ سکتی ہو۔ خوبصورت ہو۔ عامل بالحدیث [illegible] کی پابند اور ہنرمند و خوش سلیقہ ہو۔

(۴) شریف خاندان پسندیدہ پیشہ ور ہوں صورت [illegible] حلال پیشہ سے ہو۔ احاطہ بہار سے باہر کے [illegible] ہوں

(۵) جبتک کوئی عالم باعمل اہلحدیث معتبر مشہور و معروف یا دیگر معتبر اشخاص [illegible] تصدیق نہ کریں گے اور پوری تشفی نہ ہوگی نسبت منظور نہ ہوگا۔

(۶) رشتہ [illegible] مطلب باتوں کی تشفی معقول طریقہ سے انشاءاللہ تعالیٰ کر سکتے ہیں۔

(۷) اگر کوئی صاحب اس کے متعلق گفتگو کرنا چاہیں تو منشی رحیم بخش صاحب مرادپور پٹنہ پرچون فروش بدکان قطب الدین پارچہ فروش و نیز مولوی حکیم نجم الدین محلہ سبزی منڈی بانکی پور پٹنہ۔ و منشی قدرت اللہ صاحب بہا پوری حال مقیم محلہ مرادپور پٹنہ سے کر سکتے ہیں۔

برص

(یعنی بدن کے سفید داغ کا فقری شرطیہ علاج) پیارے مخدوم! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیری بنائی ہوئی دوائی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ کہنے سے قیمت واپس ملیگی۔ قیمت چھوٹی شیشی ۱ روپیہ بڑی شیشی ۲ روپیہ

ملنے کا پتہ۔ **حکیم عبد الحی ڈاکخانہ مکنول**

بجس [illegible] ضلع دربھنگہ

رمضان المبارک کی آمد کیلئے رعائتی قیمت کی خوشخبری!

تفسیر سورہ الم نشرح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج اور شرح صدر کے حالات ارکان اسلام کا مفصل بیان قیمت ۱۲ ر رعائتی ۸ ر تفسیر عزیزی پارہ عم قیمت ۱۲ ر رعائتی ۸ ر مفید المفتی والمستفتی یہ کتاب شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی [illegible] ہے مولانا صاحب نے روزمرہ کے ضروری مسائل اور فتوی جنکی مسلمانوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے بطور سوال جواب جمع کر دیئے ہیں قیمت دو روپیہ رعائتی ۱۲ ر حیات عزیزی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے ابتداء پیدائش سے وفات تک کے حالات قیمت ۸ ر رعائتی ۶ ر روضۃ الصدیق سوانحعمری صدیق اکبر قیمت ۸ ر رعائتی ۶ ر نکہت فاروقی سوانحعمری فاروق اعظم قیمت ۸ ر رعائتی ۶ ر نسیم عثمانی سوانحعمری عثمان غنی قیمت ۸ ر رعائتی ۶ ر حدیقۃ المرتضیٰ سوانحعمری شیر خدا قیمت ۸ ر رعائتی ۶ ر نظارہ سلف فضائل درود شریف۔ نماز کی ترغیب بزرگان دین کے تاریخی حالات قیمت ۱ ر رعائتی ۱۲ ر یادگار بہلول اولوالعزم سلاطین اور بادشاہوں کے تاریخی حالات قیمت ۱۲ ر رعائتی ۸ ر تریاق المایوسین مایوس العلاج مریضوں کیلئے خزانہ رحمت قیمت ۱۲ ر رعائتی ۸ ر

پتہ: **مینجر منبع فیض پریس**

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

جو بجد ہی خوشنما نہایت خوبصورت دلفریب اور حیرت انگیز ہونیکے علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں۔ انگوٹھی کے چھوٹے سے نگینہ پر [illegible] سبز یا سیاہ نگینے پر تمام سورہ قل ہو اللہ شریف نہایت ابھار سنہری یا سفید حروف میں اتنی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی ہے کہ بے اختیار چوم لینے کو دل چاہتا ہے بیحد نفیس خوشنما اور نایاب تحفہ ہے۔ مستورات کے ہاتھ کی زینت و مستورات کی زیبائش کیلئے بہترین چیز ہے [illegible] فی انگوٹھی [illegible] اسی قسم کی کلمہ شریف یا آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا اللہ اکبر یا حسبی اللہ ونعم الوکیل یا سلام قولا من رب الرحیم تحریر شدہ انگوٹھیاں بھی ہیں ہر ایک کا ہدیہ [illegible] ہے انکے علاوہ ہر ایک عبارت کی انگوٹھی تیار کی جاتی ہے۔ اگر اشتہار کے مطابق انگوٹھیاں نہوں تو قیمت واپس منگالیں پتہ:

مینجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت

مفت! مفت!! مفت

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار [illegible] ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ تاکید مزید ہے۔

پتہ: **جنرل مینجر مشتاق سنیاسی** معالج و ماہر امراض اندام نہانی۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ؛ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ؛

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابوالوفا ثناء اللہ) نمبر ۲۹

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ قیمت عہ

رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ لعہ

عام خریداران سے ﷲ

ششماہی عا

ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ مطابق ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

فرقہ آرائیاں ... صفحہ ۱
قادیانی مشن (قادیانی انعام کی حقیقت) ... ۳
سردار صوبہ بہار ... ۳
تفریق فی الدین ... ۴
دعوت بارات ... ۵
برہمچاری اور نیچری ... ۶
سحر النبی ... ۶
ملکی مطلع ... ۸
متفرقات ... ۹
انتخاب الاخبار ... ۱۰
اشتہارات ... ۱۱
" ... ۱۲

فرقہ آرائیاں

وکیل امرتسر مورخہ ۱۰ مئی میں اس عنوان سے ایک مضمون لیڈر نکلا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کی تائید اور تشریح میں آیات اور واقعات پیش کرکے اس مضمون کو واضح کریں۔

وکیل نے بڑی متانت سے اسلامی فرقوں کو نصیحت کی ہے کہ آپس کی فرقہ بندیاں چھوڑ کر خلافت اور ملک کی خدمت کریں۔ مثال میں ترکوں کی حالت کو پیش کیا ہے کہ اون میں شیعی سنی کا سوال کوئی چیز نہیں رہا۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑہتے ہیں۔ پھر تعجب ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں بعض بزرگ ایسے بھی ہیں کہ جن سے بہترین اسلامی خدمات کی امید ہوسکتی ہے وہ بھی فرقہ آرائیوں میں مبتلا ہیں پھر مثال کے طور پر یہ بھی لکھا ہے کہ اس مطلب کیلئے اخبارات اور رسائل بھی جاری ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ انسانی حالت کا پہلے قدرتی نظر سے اندازہ کریں۔ اس سے بعد واقعات پیش کرکے شرعی ہدایات سنادیں۔

انسان کی فطری حالت

خالق فطرت نے جسطرح ہر انسان کی صورت و شکل جدا بنائی ہے فہم و فراست بھی جدا دئیے ہیں۔ ایک ہی مسئلے میں دو دوست بلکہ دو سگے بھائی ایک ہی مذہب کے پیرو ایک ہی استاد کے شاگرد باوجود نیک نیتی کے مختلف الرائے ہوتے ہیں۔ یہانتک کہ یہ اختلاف صحابہ کرام میں بھی ہم کو نظر آتا ہے۔ قرآن پاک

کتب مفیدہ | تجرید البخاری اردو ہر سہ حصہ مجلد ؏ صبح زندگی عہ شام زندگی عہ شب زندگی عہ یہ تینوں کتابیں علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہیں۔ عورتوں کو رابعہ بصریہ تو نہیں بناتیں لیکن اگر ان پر عمل کیا جائے تو لڑکیاں نہایت پاکیزہ زندگی بسر کرینگی اور خاوند کی نیک بی بی

کا ارشاد

لَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ

(لوگ ہمیشہ مختلف الخیال رہینگے)

اس اختلاف کا فلسفہ قدرت بتاتا ہے۔ آج جن لوگوں کا دعوٰی ہے کہ ہم فرقہ بندیوں میں نہیں ہیں اُن سے بھی کسی اختلافی مسئلے کی بابت سوال ہو جس مسئلے کی وجہ سے اسلام میں دو فرقے پیدا ہوئے ہوں تو وہ بھی ایک نہ ایک جانب اختیار کرینگے مثلاً سوال ہو کہ حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان و علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو آپ حق جانتے ہیں یا باطل؟ تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اسکے متعلق کچھ نہیں کہتے ضرور حق یا باطل کہنا ہوگا۔ اس آخری دور میں اُن کو پوچھا جائے کہ مرزا صاحب قادیانی کو اون کی دعاوی میں سچا جانتے ہیں یا جھوٹا؟ تو ایک نہ ایک جانب اختیار کرینگے۔ اسی پر اس سے آگے تفریع ہوگی کہ اگر خلفاء کی خلافت حق اور خلفا صلحاء امت تھے تو اون کو بُرا کہنے والوں کے حق میں اون کی کیا رائے ہوگی؟ ضرور اچھی نہ ہوگی۔

ابھی ایک مرتبہ اور باقی ہے جو کُل مراتب کا فیصلہ کُن ہے وہ یہ ہے۔

جو عقیدہ ایک مسلمان بحیثیت مذہب کے رکھتا ہو اُس کی اشاعت کرنا اور اس کی مخالفت کو اٹھانا اُسکا فرض ہے کیونکہ قرآن و حدیث ہر مسلمان پر فرض کرتے ہیں۔ کہ جس عقیدہ کو صحیح سمجھکر راہِ نجات جانتا ہے وہ دوسروں کے آگے بھی پیش کرے۔ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کا قصہ بیان کیا گیا ہے کہ اونمیں بدکاری پھیلی تو ایک گروہ بدکار بن گئے دوسرے اونکو سمجھانے لگے۔ تیسرے ان سمجھانیوالوں کو سمجھاتے ہیں۔

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ

(تم ایسے لوگوں کو کیوں سمجھاتے ہو جو تباہ ہونیوالے ہیں)

وہ ناصحین یا مبلغین اپنے فعل کی وجہ بتاتے ہیں۔ مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (خدا کے پاس عذر کرنے کو ہم انہیں نصیحت کرتے ہیں۔ تاکہ یہ لوگ بھی پرہیزگار ہوجائیں)۔

حدیث شریف میں بڑی تاکید سے حکم ہے۔

بلغوا عنی و لو آیۃ

(میری طرف سے لوگوں کو حکم پہونچا دیا کرو چاہے ایک ہی ہو)

اس کی وجہ اور حکمت یہ ہے کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اس لئے اپنے ہر ایک تابع پر تبلیغ اور اشاعت فرض کر رکھی ہے قرآن مجید نے عام اصول کی صورت میں فرمایا ہے

مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

(ہر ایک راست باز مسلمان پر فرض ہے کہ دوسرے کو تبلیغ اور نصیحت کرے)

اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے خیالات کی اشاعت بذریعہ تقریر یا تحریر اخبار ہو یا رسائل ہر طرح کرنے کا مجاز ہے۔ اس موقع پر پہونچکر مسلمانوں کے طریق کار کی دو لائنیں ہوجاتی ہیں۔ ایک مبلغین کی۔ دوسری ساکتین کی۔ کچھ شک نہیں کہ اختلاف اور بعض دفعہ فساد تک نوبت صرف مبلغین کے ساتھ پہونچتی ہے۔ ساکتین (خاموش لوگوں) کا تو اصول ہی یہ ہے "موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود" اس لئے اون کو کسی قسم کی دقت پیش آتی ہے نہ مشکل۔ چونکہ وہ اپنے فرض مذہبی (اشاعت) سے غافل ہوتے ہیں اس لئے اون کو کسی کی بدعقیدگی یا بدعملی کا نہ صدمہ ہوتا ہے نہ خیال مگر اس قسم کے لوگوں میں بھی قانونِ قدرت اپنا جادو دکھایا کرتا ہے۔ جس کو استاد ذوق نے بماتحت آیت مرقومہ یوں ادا کیا ہے ؎

اے ذوق اس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

جن ترکوں کو آج نظیر میں پیش کیا جاتا ہے جنکی حکومت کی حمایت بحیثیت مسلمان ہونے کے کرنا ہم مسلمانوں کا فرض ہے۔ اون کا یہ حال ہے کہ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی مرحوم نے مجھ سے بموجودگی مولوی خواجہ عبدالحی صاحب گرداسپوری کے فرمایا تھا کہ ایام نظربندی میں بمقام مالٹا بڑے بڑے ترکی افسروں سے ملاقات ہوئی۔ یہانتک کہ شیخ الاسلام سے بھی کئی دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ ہم نے اون کی حالت یہ دیکھی ہے کہ غیر قوموں سے تو ان کا ملاپ ممکن ہے مگر باہمی پارٹیوں کا اتفاق ناممکن ــ کیا ایسا کرنیوالے اپنے مذہبی اختلاف کو ترک کرنے پر کچھ فخر کرسکتے ہیں یا اون کے مداح اون کے ایسا کرنے پر اُنکو غیر متعصب کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ اصل بات یہ ہے کہ دینی معاملہ اون کے نزدیک دنیاوی معاملہ سے بہت کم قابل التفات اور کم لائق اعتنا ہے یا اگر مزید حسن ظن کیا جائے تو بوجہ مذہبی ناواقفی کے وہ ایسا کرتے ہیں۔ اگر انکی طبیعت میں اختلاف اعتدال پر ہو تو دنیاوی امور میں جنکو وہ بہت اہم جانتے ہیں کیوں اعتدال نہ کریں۔ حالانکہ دنیاوی اختلاف سے ان کو سخت نقصان پہونچ چکا ہے اور پہونچ رہا ہے۔

یہ تو قصہ ہوا ساکتین کے گروہ کا جو دینی اختلاف سے الگ اس لئے رہتے ہیں کہ وہ اپنے فرض مذہبی سے غافل ہیں۔ اب ہم مبلغین کا حال سناتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہم مبلغین کے مداح ہیں مگر جبتک وہ اپنی حدود میں رہیں لیکن جب وہ اپنی حدود سے تجاوز کرجائیں تو نہ ہم اون کے مداح اور نہ خدا اون کا مددگار۔

اب سوال یہ ہے کہ حدود کیا ہیں؟ حدود یہ ہیں

"جتنا کام کسی کا خلاف شرع ہو۔ اس میں اختلاف کیا جائے اور جتنا کام اسکا اچھا ہو۔ اسکی تحسین کی جائے اور امور مشترکہ میں کوئی جدائی نہو"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب باغیوں نے محصور کیا تو آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

اذا احسن الناس فاحسن معهم و اذا اساؤا فاجتنب اساءتهم (بخاری)

(جب لوگ اچھا کام کریں ان کے ساتھ ملکر اچھا کام کیا کرو جب برا کریں تو انکی برائی سے ہٹ جایا کرو)

حیاتِ طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل شہید دھلوی علیہ الرحمۃ کی مفصل و مکمل سوانح عمری مع جنگی کارناموں کے۔ ہر مخالف و موافق کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ حجم ضخیم قیمت ۱۲ مجلد

قرآن وحدیث کی یہی تعلیم ہے کہ نیک کام میں مدد کرو۔ اور برے کام میں مدد نہ کرو۔

اس اصول کے مطابق جس فریق کو کسی فریق سے کسی مسئلے میں اختلاف ہو وہ اس میں جدا ہو سکتا ہے لیکن اس کے تمام اعمال اور مساعی کو بنظر حقارت دیکھنا کسی طرح جائز نہیں۔ اسی کا لازمی نتیجہ ہے کہ جو کام اصول اسلام کا ہو۔ اس میں سب کو متفق ہو جانا ضروری ہے۔ جو فریق اس اصول کو واجب العمل نہ جانیگا وہ قصور وار ہے۔

اب ہم دکھاتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث نے اس اصول کو کہاں تک نباہا ہے۔ سیاسی تحریکات سے پہلے ہر جگہ غیر مسلموں سے مذہبی مناظرات ہوا کرتے تھے۔ جن مناظروں کا موضوع اسلام تھا۔ ان میں اہلحدیث سب سے آگے سینہ سپر رہے۔ کسی قسم کا امتیاز کبھی روا نہیں رکھا۔ ہندوستان کا ہر صوبہ اس امر کا گواہ ہے۔ اس سے بعد سیاسیات اور مسئلہ خلافت ترکی کا زمانہ آیا۔ تو اہلحدیث اس میں بھی کسی کے پیچھے نہیں رہے بڑی بڑی قربانیاں دیں جنکا نام لینے کی ضرورت نہیں جیلخانے ان کی شہادت دے رہے ہیں۔ پھر نہیں معلوم فرقہ بندی کے ضرر کا الزام اہلحدیث پر کیونکر لگ سکتا ہے۔

ہاں گدی نشین

اور بڑے بڑے پیر جو شریف مکہ کیطرح اپنے چڑھاوے لینے کے یار ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہیئے کہ انہوں نے اس قومی کام میں کیا خدمت کی؟ اور ان کی خدمت اور تمدن کا یہ حال ہے کہ لاہور میں جمعیۃ العلماء کا جلسہ ہوا۔ جس میں دور دراز سے علماء اور صلحاء آئے مگر پنجاب میں سب سے قریب رہنے والے (حافظ جماعت علی شاہ اور پیر صاحب گولڑہ وغیرہ) شریک نہ ہوئے۔ وکیل کا فرض ہے کہ ان لوگوں سے اس علیحدگی کی وجہ دریافت کرے۔

مختصر یہ ہے کہ فرقہ بندی ان معنے سے کہ محض اختلاف رائے ہے ایک قدرتی فعل ہے اس سے آگے بڑھ کر باہمی تنفر تک نوبت پہنچانا جس سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ کسی اصولی کام میں بھی شریک نہ ہونا البتہ قبیح امر ہے۔ جو قرآن وحدیث اور فطرت سلیمہ کے خلاف ہے۔

قادیانی مشن

قادیانی انعام کی حقیقت

؎

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں انعامی اشتہار دیا ہے مرزائی امت کے حق میں فرض یا کم سے کم سنت موکدہ ہو گیا کہ وہ بھی انعامی اشتہار دیا کریں۔ باقی رہا لینا دینا سو کچھ بات نہیں۔

لینے دینے کے سر خاک ڈالو پاک محبت اچھی ہے

چنانچہ اسی سنت موکدہ کی پیروی میں اخبار الفضل مورخہ ۵۔ مئی ۲۲ء میں اہلحدیث کے دو نامہ نگاروں کے لئے پچاس پچاس کے انعام شائع ہوئے ہیں۔ ایک مولوی میر محمد صاحب بھابڑی کیلئے دوسرا ابو حبیب اللہ امرتسری کے لئے۔ ان دونوں انعاموں کی بابت تو دونوں صاحب جواب دینگے ہم اپنے انعام کی بابت پوچھتے ہیں کہ وہ کیوں آجتک نہیں ملا۔ یا کیوں جمع نہیں کرایا؟ یاد ہو تو سنو! قاضی ظہور احمد اکمل قادیانی نے جو اعلان کیا تھا۔ کہ اہلحدیث اگر اپنا دعویٰ بابت حدیث دجال ثابت کر دے تو ہم مبلغ تین سو اس کو انعام دینگے۔ اسکی منظوری ۲۴۔ فروری کے اہلحدیث میں دیگئی۔ جس کے جواب میں بجائے روپیہ جمع کرانے کے ۹۔ مارچ کے الفضل میں لکھ مارا کہ تم بھی تین سو انعامی جمع کراؤ۔ جس کے جواب میں اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ مارچ میں لکھا گیا کہ تین سو جمع کرانا مجھ پر فرض نہیں۔ تاہم میں یہ معاملہ بھی منصف کے سپرد کر دونگا۔ اگر منصف فیصلہ کر دیگا کہ مجھے بھی جمع کرانے آتے ہیں تو اسی مجلس میں جمع کرا کر اصل امر کا فیصلہ کرایا جائیگا۔ اسکے بعد ۲۸۔ اپریل کے اہلحدیث میں پھر تقاضا کیا گیا لیکن آجتک ؎

چنان خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند!

قادیانی ممبرو!

وعدہ کرکے پھر جانا تمہارے ہاں احکام شرعیہ میں کونسا درجہ رکھتا ہے؟ سنو! ہم آئندہ ایک انعامی مضمون لکھینگے جس کے واقعات کی تردید کے لئے ایک سو روپیہ انعام رکھینگے۔ اور تمہارے کہنے پر مسلّم فریقین امین کے پاس جمع بھی کرا دینگے اور تمہارے پیش کردہ ثالثوں میں سے ایک کو ثالث بھی مان لینگے۔ سنو۔ اس مضمون کا عنوان ہوگا۔

"مرزا صاحب فن روایت میں خائن تھے"!

یہ ہمارا نوٹس ہے تاکہ تم ابھی سے کمر کس لو۔ دیکھو ہماری بہادری کہ پہلی رقم بھی فوراً جمع کرا کر رسید تم کو بھیجدی تھی جو آجتک تم نے نہ رقم لی نہ رسید ہمکو واپس دی۔ نہ ہم نے رسید طلب کی کیونکہ ابھی تک ہم اس نزاع کو زیر بحث جانتے ہیں اس لئے ہم نے جس مضمون کے لئے تین سو انعام جمع کر دیا تھا وہ ہنوز بحال ہے۔ مگر تعجب ہے کہ امت مرزائیہ نہ ہم سے انعامی روپیہ وصول کرتی ہے نہ اپنے نبی کو ہمارے الزام سے منصف کے سامنے بری کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے ؎

ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

لہ انعام داخل کرو | میں تو اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی جانتا ہوں کہ کتاب الیواقیت والجواہر مطبوعہ مصر کے [illegible] پر لکھا ہے:

(طبع بالمطبعة الميمنة على نفقة مصطفى البابي الحلبي واخويه)

سید علی باب ایرانی کے دعاوی کو ماننے والے لوگوں کو بابی کہتے ہیں۔ پس آپ پر لازم ہے کہ مبلغ پچاس کی انعامی رقم انجمن اسلامیہ قادیان میں دے کر منشی مہرالدین صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ کی دستخطی رسید میرے نام ارسال کر دیجئے۔ (حبیب اللہ کلرک۔ امرتسر)

سردار صوبہ بہار

۳۱۔ مارچ کے اہلحدیث کے ہیں بعنوان سردار اہلحدیث ایک مضمون مولوی عبدالغفور صاحب کا نکلا تھا جس میں راقم موصوف نے صوبۂ بہار کے اہلحدیثوں کو اپنا سردار مقرر کرنے کے لئے ترغیب دی تھی۔ اسکی تائید میں مندرجہ ذیل مضمون آیا ہے۔ (اڈیٹر)

۳۱۔ مارچ ۲۲ء کے پرچہ اہلحدیث میں جناب مولانا عبدالغفور صاحب رحبتی کا مراسلہ دیکھا۔ مولوی صاحب کی مضمون کی ہم دل سے تائید کرتے ہیں بیشک دیگر اقوام و مسلمانوں کے کل فرقوں میں اتحاد قایم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے اپنی ہستی کو طاقتور بنائیں۔ جو قوم یا جماعت طاقتور نہیں ہے۔ وہ اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اور نہ دوسری جماعتوں میں اُسکی عزت ہوسکتی ہے۔ اور نہ دوسرے فرقے صحیح معنوں میں اس سے اتحاد قائم رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ اتحاد کے [illegible] میں طرح طرح کے جبروتشدد و [illegible] کا برتاؤ کرینگے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ تمام ہندوستان کے اہلحدیث اپنی جماعتی زندگی کو مضبوط بنا دیں۔ پھر اس کے بعد اسلام کے کل فرقوں اور دیگر اقوام سے اتحاد قائم کریں۔ پنجاب کے اہلحدیث حضرات نے سبقت کی اور خوش قسمتی سے ان کو جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی ذات عالی صفات ملگئی۔ جسپر دیگر صوبوں والے جسقدر رشک کریں بجا ہے۔ اب ہر صوبہ کے اہلحدیثوں کو لازم ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے صوبہ میں ایک سردار جماعت اہلحدیث کا انتخاب کریں اور پھر اسکے بعد آئندہ سالانہ جلسہ اہلحدیث کانفرنس میں ایک سردار تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کا منتخب ہو۔ میں اپنے صوبہ (بہار) کے اہلحدیث بھائیوں کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر پنجاب (و بنگال) نے ہم لوگوں پر سبقت کرلی ہے تو آئندہ کوئی دوسرا صوبہ سبقت کرنے نہ پائے۔ بہت جلد ہم لوگ اپنے یہاں ایک سردار منتخب کرلیں اور وہی سردار جماعت اہلحدیث کی طرف سے امارت شرعیہ بہار کی کونسل میں نیابت کرے اور اپنی جماعت کے حقوق کی نگرانی کرے۔ صوبہ بہار کی جماعت اہلحدیث کی خدمت میں عموماً اور علماء اہلحدیث کی خدمت میں خصوصاً مکرر التماس ہے کہ بہت جلد اسکی طرف توجہ کریں اور بہار کے صدر مقام پٹنہ میں آئندہ ماہِ شوال میں ایک جلسہ کرکے اپنی جمعیت قائم کریں اور اپنا سردار منتخب کریں اور اس میں کسی طرح کا تساہل روا نہ رکھیں۔ اگر ہم لوگ اس وقت سستی کرینگے تو اس کا خمیازہ بہت جلد بھگتنا پڑیگا۔ والسلام۔

خاکسار محمد صدیق حسن ازگھ بانواں (ضلع گیا)

اڈیٹر اس تحریک کے متعلق مولوی محمد مبین صاحب رمضانپوری کا ایک مضمون نکلا تھا جس میں شخصی حکومت کی بجائے جمہوری کو پسند کیا تھا۔ اس کے جواب میں مولانا عبدالرحیم صاحب عظیم آبادی کا ایک مضمون آیا ہے جسکا مختصر نوٹ یہ ہے:۔

"رمضانپوری حضرت نے جو لکھا ہے کہ ہم کو شخصی حکومت پسند نہیں بلکہ جمہوری ہونی چاہئیے سو بفضلہ تعالےٰ یہاں جمہوری ہے شخصی ہرگز نہیں۔ یہ خیال انکا غلط ہے۔ اب اس وقت اس شہر میں اہلحدیث میں سب سے زیادہ لائق و فائق ذی علم معقول و منقول جناب مولوی کفایت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اصلاح المسلمین کے ہیں اور ان کے ناصر و مؤید ہمارے عزیز حکیم مولوی عبدالمجید عمرہ فی طاعتہ رہے ہیں اور ان کے علاوہ ان کے معاون عندالضرورت حکیم مولوی عبدالرزاق صاحب خلف مولوی محمد اسحق صاحب صادقپوری و مولوی عبدالغفار و حکیم مولوی عبدالوہاب پسران مولوی محمد یعقوب مرحوم ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی چند شخص ہیں جو سب ملکر باہمی مشورہ سے کام کرتے ہیں شخصی حکومت یہاں ہرگز نہیں۔ ہمارے ہاں ابن عن جد یہی طریقہ چلا آیا ہے۔"

اطلاع محمد یونس صاحب خریدار نمبر ۹۳۲۶ بھی اس مضمون کو دیکھکر تسلی کریں۔

مولوی عبدالغفور صاحب رمضانپوری نے ایک طویل خط لکھا ہے جس میں اپنی بستی میں آمین کے متعلق کچھ گفتگو لکھکر اصل مطلب کا یوں اظہار کیا ہے:۔

"میں مولوی عبدالغفور صاحب متوطن موضع رحبت اور مولوی حاجی توسل حسین خان صاحب اور مدرسان جامع ازہر ڈیانواں و مولوی حکیم نجم الدین صاحب وغیرہم سے التجا اور امید کرتا ہوں کہ بروز جمعہ دمڑی ٹولہ کی مسجد میں جمع ہوکر جمعیۃ العلماء (کانفرنس) کی ایک تاریخ مقرر کریں جو بعد رمضان کے ہو۔ باقی عند الملاقات۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ راقم محمد عبدالغفور رمضانپوری"

تفریق فی الدین

آج دنیا میں اسلام کے ماتحت جتنے تقلیدی فرقے ہیں اُن میں سے ہر ایک فرقہ اپنے اپنے خیال کے موافق اپنے کو برسر حق اور دوسرے کو ناحق پر تصور کرتا ہے۔ اور اپنے اپنے خیال کی اشاعت میں کوئی انجمن بناتا ہے اور کوئی حلقہ اہل سنت کا دستور العمل قائم کرتا ہے کوئی صدیقی حنفی سنی چشتی نظامی قادری کے لقب سے مشہور ہے۔ کوئی مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت قاہرہ مخوف الفاظ سے خوش ہے۔ بالغرض جو جس کے جی میں آیا منگھڑت القاب تراش خراش کر اپنی طرف چسپاں کرلیا۔ اور اللہ

لہ کلکتہ (بنگال) میں بھی ۱۲۔ اپریل کو جلسہ برائے انتخاب سردار اہلحدیث ہونیوالا تھا۔ امید ہے کہ جلسہ مذکور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ہوگا ۱۲ منہ

مباحثہ گوشت خوری - ہندو مسلم مناظر گوشت خوری پر - گوشت خوری کا عقلی و نقلی ثبوت ۸ر منیجر

ھوالنـ
خیرالناس من
اعلا
بسخت تکلیف و
علاج بفضل خد
عشرہ میں اور
آتشک۔ سوزا
قیمت ہر یک
جریان۔ جریا
۴ نامردی ہر یک
کے واسطے صر
آشوب چشم وجہا
مسوڑھوں کے
ایک کے واسط
نزہ صحت آٹھا
بصد شوق ارسا
ڈاکٹر محمد فاض
امرتسر

سبحانہٗ تعالیٰ کے فرمان وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ اگر تدبر و تفکر کی نگاہ سے دیکھا جائے تو انہیں چاروں مذہب حنفی۔ شافعی مالکی حنبلی۔ جنکی نسبت صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ کہ یہ چاروں مذہب حق ہیں۔ انکی حقانیت پر اُمت کا اجماع ہو چکا ہے۔ ایک دوسرے سے میل جول نہیں کھاتا۔ احناف شوافع سے خلاف کریں اور وہ ان سے حتیٰ کہ بعض بعض کتب فقہ میں احناف نے شوافع کے پیچھے اقتدا تک منع کر دیا ہے اگر چاروں حق پر تھے اور اجماع ہو چکا تھا تو یہ نزاع آپس میں کیسا۔ اور یہ احتیاط کی شرطیں کیوں لگائی گئیں ایک دوسرے کو دشمن کیطرح کیوں سمجھتا ہے۔ بعض ارباب شوافع امام اعظم کی تنقیص کر رہے ہیں۔ بعض احناف شافعی کی ہتک کر رہے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ چاروں کو حق بھی کہا جا رہا ہے۔ پھر احناف شوافع کی باتوں کو رد بھی کر رہے ہیں اور شوافع احناف کی باتوں کو وہ اس کو غلطی پر کہہ رہا ہے اور وہ اسکو خطا پر سمجھ رہا ہے۔ اگر سب حق ہیں تو پھر یہ رد و کد و اختلاف کیسا کہ ایک کسی چیز کو حلال کہہ رہا ہے اور دوسرا اسی کو حرام کہتا ہے۔ بھلا کبھی حلال و حرام ایک چیز کو کہیں اور پھر دونوں حق پر۔ یہ عجیب بے سر و پا حق ہے۔ خیر جانے دو۔ یہ تو علیحدہ علیحدہ مذہب کی کہانی ہے۔ مذہب حنفی ہی کو دیکھئے کہ ایک چیز کو امام اعظم حرام کہیں اور اسی کو امام محمدؒ حلال کہیں۔ مثلاً امام اعظمؒ قرآن کی تلاوت قبروں پر حرام فرما دیں۔ اور امام محمد جواز کا فتویٰ دیں۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح بہت سے مسئلوں میں استاد اور شاگرد سے مخالفت ہی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ موجودہ کے خالص سنی حنفیوں کیطرح شاگرد اپنے استاد کی تقلید فرض نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو استاد کے قول کی تردید نہ کرتے۔ باوجودیکہ وہ زمانہ حال کے خالص حنفیوں سے زیادہ اپنے استاد کے حالات سے واقف و آگاہ تھے۔ آخر میں جب ان چاروں کی تقلید سے پیٹ نہ بھرا اور طبیعت کو آسودگی نہ ہوئی تو اور طریقت والوں کے پیچھے جا پڑے کہ کچھ اُن سے بھی امداد لیں۔ کوئی حنفی قادری کہلا رہا ہے۔ کوئی حنفی چشتی بن رہا ہے کوئی حنفی رفاعی شمار کیا جا رہا ہے کوئی حنفی سہروردی سے ممتاز ہو رہا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا جنکی تقلید تم نے واجب کی تھی کس خیال سے؟ آیا وہ بھی طریقت سے آگاہ تھے یا نہیں؟ اگر تھے تو پھر قادری چشتی سہروردی نقشبندی وغیرہ وغیرہ بننے کی کیا ضرورت پڑی؟ یہاں پر تم نے امام صاحبؒ کی تقلید کو بھی بالائے طاق رکھدیا۔ رفاعی والے ڈھولکی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک گانا بجانا۔ رقص وجد وغیرہ کرنا سب حلال ہے۔ امام اعظم کے نزدیک حرام اور غیر جائز۔ اب بتلائیے کہ حنفی رفاعی چشتی وغیرہ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ ان صوفیا کا اکثر عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے۔ اللہ رب العزت جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی قبر کو منور کرے جنہوں نے ہم کو ایسا سبق دیا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ اسی طرح دوسرے ائمہ نے بھی فرمایا ہے اور اپنی اور اپنے غیر کی تقلید سے بھی منع کر گئے ہیں۔ امام صاحب اس بات کو جانتے تھے کہ کوفہ کے علاوہ اور شہروں میں بھی علماء ہیں جنکو ایسی حدیثیں ملی ہونگی جو ہمارے قول کے مخالف ہونگی۔ لہٰذا یہ اپنا ذمہ بری کر گئے۔ وہ خوب جانتے تھے کہ دینِ رسولؐ کچھ ہمارے ہی میں منحصر نہیں ہے۔ کہ جس کے اوپر عوام کو مقید کر رکھیں اور نہ یہ شان ائمہ دین کی تھی۔ دیکھئے ہارون رشید نے جناب امام مالکؒ سے کہا مؤطا کے بارے میں کہ اس کے چند نسخے تیار کرا دیں تا کہ لوگوں میں مروج کر دی جاوے اور اس پر عمل کرایا جاوے۔ امام موصوف نے صاف انکار کر دیا کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلدان میں منتشر ہو گئے تھے۔ لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میری کتاب پر لوگ مجبور کئے جائیں۔ کسی نے جناب امام اعظمؒ سے سوال کیا کہ اگر آپکی بات قرآن مجید کے خلاف ہو تو فرمایا چھوڑ دینا پھر سائل نے کہا کہ اگر حدیث شریف کے خلاف ہو؟ کہا چھوڑ دینا۔ پھر سائل نے کہا اگر اقوال صحابہؓ کے خلاف ہو؟ کہا چھوڑ دینا۔ امام صاحب موصوف خود اپنی غلطیوں کے معلوم ہونے پر رجوع کر لیتے تھے۔ دیکھئے ایک ادنیٰ آدمی کی غلطی پکڑنے کو آپ نے بسر و چشم منظور کر لیا قاضیخان کتاب الحضر ص ۲۷ ج ۳ میں امام صاحب سے مروی ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں سر منڈایا۔ حجام نے تین غلطی میری نکالی (۱) میں قبلہ کیطرف پیٹھ کر کے بیٹھا۔ کہا قبلہ کی طرف متوجہ ہو (۲) بائیں جانب سر کو میں نے اپنی دی۔ کہا دائیں دے (۳) بعد سر منڈانے کے میں نے ارادہ کیا کہ چلا جاؤں اُس نے کہا کہ اپنے بالوں کو دفن کر۔ میں گیا اور بال دفن کر دیئے۔ دیکھئے یہ امام اعظمؒ اور دیگر ائمہ دین کی کیسی دیانتداری تھی۔ کہ ایک ادنیٰ حجام کی غلطی پکڑنے کو آپ نے بسر و چشم تسلیم کر لیا۔ آج بھی زمانہ موجودہ کے خالص حنفیوں میں کوئی ایسا ہے کہ ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر حق کو قبول کرے؟ افسوس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرماتے وقت یہ آخری وصیت کی کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ و اپنی حدیث چھوڑ کر جاتا ہوں جو اس کو مضبوط پکڑ لیگا کبھی ہلاک نہ ہوگا۔ اور ایک لکیر سیدھی کھینچی اور دائیں بائیں دو دو لکیریں بتائیں بایں شکل

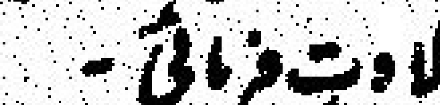

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ۔ یہ حدیث اس امر پر دلالت کر رہی ہے۔ کہ یہ چار مذہب صراط مستقیم سے علیحدہ ہیں۔ یہ اس حدیث میں آپکا صریح معجزہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے بعد چار طریق نکلینگے مگر حق تو ایک طریق مستقیم ہوگا۔ اور ان چاروں میں اغیار کا دخل ہوگا۔ اب اس سے بڑھکر اور کون سا اغیار کا دخل چاہتے ہو کہ ایک دوسرے کی آپس میں بنتی ہی نہیں۔ ان کے نکلنے کے بعد

عصمت النبی ۱۰۰ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام معصوم تھے۔ ۲۰ صفحہ

مخلوق خدا میں ایک عظیم الشان اختلاف برپا ہو گیا اور وہ نفسانیت پیدا ہوگئی کہ حد بیان سے باہر ہے۔ کسی بزرگ نے کیا سچ فرمایا ہے ؎

دینِ حق را چار مذہب ساختند !
رخنہ در دینِ نبی انداختند !

آہ! آج اگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ زندہ ہوتے تو ان متعصبین سے سخت نفرت اور پرہیزگاری ظاہر فرماتے اور ان کے متعصبانہ تقلیدی فعل سے اپنی برأت ظاہر کرتے الی اللہ المشتکیٰ ؕ

(عبد الصمد از میراں پور۔ اودھ)

دعوتِ بارات

اہلحدیث کے کسی پرچہ میں سوال نکلا تھا کہ بارات کی دعوت دینا جائز ہے یا نہیں؟ مولوی ابو القاسم صاحب سیف بنارسی اسکے جواز کے قائل ہوئے، اور اس دعوے پر یہ حدیث لائے تھے کہ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ہم نے فاطمہ رضہ کے نکاح کے وقت اطعمنا تمرا و زبیبا (ہم نے باراتیوں کو کھجوریں کھلائیں)، اس سے ثابت کیا کہ نکاح کے وقت دلہا کیساتھ جو آدمی آئیں۔ والیان دلہن کیطرف سے بطور تواضع کے ان کو کچھ کھلانا جائز ہے اسکے جواب میں مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب نے ایک مضمون بھیجا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کھانا بارات کا نہیں ہے بلکہ بعد نکاح کے زفاف کے وقت کا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ (اڈیٹر)

رفیق مکرم فاضل بنارسی سلمہ نے حدیث ابن ماجہ میں عائشہ رضہ کے قول "اطعمنا تمرا و زبیبا" سے باراتی کھانا سمجھنے میں تاریخ عقد و تاریخ نکاح کو پیش نظر نہ رکھنے کی وجہ سے سخت دھوکا اٹھایا ہے اور اسکی تائید میں جو کچھ پیش کیا اوسے بھی غور سے ملاحظہ نہ فرمایا ورنہ ایسے دعوے نہ فرماتے یا کوئی دوسری صحیح حدیث اگر ہوتی تو پیش فرماتے۔ امید کہ ضروریات نکاح و رسم و رواج و اسراف کی تعریف تذکیر الاخوان و رسوم اسلامیہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ آسانی کیلئے مع صفحہ کتاب درج کرتا ہوں۔ کہ ناظرین کی اصلاح اور عالمین کی فلاح دارین کا باعث ہو۔ تذکیر صلا "نکاح میں صرف دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول اور کچھ تقرر مہر کا چاہیئے" (نبی صلعم اور آپکے اصحاب سے ایسی ہی سادگی کا ثبوت ملتا ہے)، رسوم اسلامیہ مؤلفہ مولانا ثناء اللہ صاحب ص۹ "بیاہ کی بابت صرف اسی قدر حکم ہے کہ نکاح کے بعد لڑکے والا دعوت ولیمہ کرے لڑکی والے کے ذمہ کوئی دعوت نہیں۔ برات کی برات اس کے گھر پر پہونچانا اور انکی خاطر داری کا اسکے ذمہ بوجھ ڈالنا نہایت شرمناک حملہ ہے"

رسم کی تعریف تذکیر الاخوان صکا میں ہے "جو چیز خواص و عوام میں رائج ہو اور وہ لوگ اسے برا نہ سمجھیں اگرچہ اسکا کرنا ثواب نہ کرنا عذاب جانیں مگر اس کے کرنیوالے کو کوئی انہیں مطعون نہ کہے بلکہ نہ کرنیوالا مطعون ہو (جیسے باراتی کھانا ناچ رنگ گیت گانا۔ و دیگر رسوم) اور لوگ اس پر تعجب کریں۔ پھر خواہ وہ کام شرع کی رو سے جائز و مباح ہو خواہ مکروہ و حرام ہو۔ اس بات کا کچھ اس میں لحاظ نہ ہو۔ صرف زمانہ کے رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہیں۔ پھر ایسے کام اصل شرع کی رو سے اگرچہ جائز و مباح ہوں مگر ان کاموں کو شرعی کاموں کیطرح کر ڈالیں اور کرنیوالوں کی تعریف و مدح اور نہ کرنے والوں کی ہجو و مذمت ہونے لگے۔ اور ایسے بعض کاموں میں ہوتے ہوتے آخر کو یہ نوبت پہونچی کہ مکروہ و حرام بلکہ کفر و شرک اس کام کے سبب ہونے لگے تو ایسے سب کام کبھی مکروہ کبھی بدعت کبھی حرام کبھی شرک کبھی کفر میں شمار ہو کر شرع کی رو سے منع ہو جاتے ہیں"

تذکیر الاخوان صکا "آپ دیکھتے ہیں کہ انہیں رسومات کی بدولت بعضوں کی یہ نوبت پہونچتی ہی کہ بیاہ برات کے واسطے لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں اور سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہے۔ چنانچہ مسئلہ ہی کہ اگر آدمی بھوکا ہو مرنے کے قریب اور وہاں پر مرا ہوا مردار ہو تو بعض علماء نے لکھا ہی کہ اس مردار کو کھالے اور سوال نہ کرے۔ لیکن بھوکوں کو سودی قرض لینا ہوتا ہے اور سود لینا دینا دونوں حرام ہیں"

حضرت فاطمہ رضہ کے عقد کا حال انس رضہ والی حدیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ علی رضہ فاطمہ رضہ سے عقد کیلئے خود دینے کو پیش کرنے آئے تھے کہ اسی وقت (پیش کرتے ہی) وحی نازل ہوئی اور بموجب حکم الٰہی آپنے اصحاب رضہ کو بلا کر علی رضہ سے عقد کر دیا۔ تاریخ عقد و خلوت میں فصل سے ناواقفیت تھی۔ اس لئے غلط فہمی ہوئی ہے اس غلطی کے ازالہ کیلئے عون المعبود ص۲۰۲ ملاحظہ ہو "تزوجها علی فی السنة الثانية من الهجرة فی شهر رمضان و بنی علیها فی ذی الحجة" علی رضہ کو فاطمہ رضہ کا عقد رمضان سنہ ۲ھ میں ہوا اور خلوت ذی الحجہ میں۔ اسی سال رمضان کا روزہ بھی فرض ہوا ہے۔ یہ زمانہ غایت عسرت کا ہے"

یہی حال ام المومنین ام حبیبہ رضہ کے واقعہ عقد کا ہے کہ تفصیل احوال پر نظر غائر نہ ڈالا اور مغالطہ میں پڑ گئے۔ اس لئے عون المعبود ص ۱۹۹/۱۹۲ سے خلاصہ ترجمہ درج ذیل ہے کہ انکشاف حقیقت ہو اور میرے خیال میں جو مسائل چند مستنبط ہوتے ہیں اوسو بھی پیش کروں گا۔

ام المومنین ام حبیبہ رضہ اپنے اول شوہر عبید اللہ کیساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں وہاں جا کر وہ نصرانی ہو گیا اور نصرانیت پر ہی مرا۔ نجاشی شاہ حبشہ نے بوکالت آنحضرت صلعم سے ام حبیبہ رضہ کا نکاح کر دیا اور مہر بھی اپنے پاس سے دیا۔ عقد کے بعد لوگوں نے اٹھنا چاہا تو نجاشی نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت سے ہے کہ جب نکاح کریں تو کھانا (طعام ولیمہ) کھلائیں (جب لوگ بیٹھ چکے تو) کھانا منگوایا سب لوگ کھانا کھانے بعد اپنے گھر کو نکلنے گئے۔ اسکے بعد ام المومنین کو شرحبیل ابن حسنہ کے ساتھ مدینہ طیبہ رخصت کیا۔

(سبل السلام ص۲) "المراد من الوليمة وليمة العرس لما تقدم فی بيان انها اذا اطلقت من غير تقييد انصرف الى وليمة العرس" ولیمے مراد ولیمہ عرس ہی کیونکہ جب یہ لفظ مطلق بولا جائے

قرآن
جناب مولانا شاہ
شدہ لکھائی
قیمت صرف
حمائل شری
لکھائی چھپائی عمدہ
قیمت
سوانحمری
حجم ضخیم
سیف اللہ
انوار خواجہ
غنیۃ الطالب
عبد القادر جیلانی
غنیۃ الطالبین
خوشخط حجم ضخیم
انقلاب
مفصل حالات
گذشتہ انقلاب
کی ایک جامع تا
کی تصاویر کے
اور طرابلس کے
حجم قیمت
معرکہ سبا
یعنی مقدمہ کراچی
پتہ:
رضاء اللہ

رسوم اسلامیہ۔ بیاہ۔ شادی وغیرہ کی رسوم قبیحہ کا رد - ۲ ربیع

بلا قید تو ولیمہ عرس ہی سمجھا جائیگا؟

ہندوستان میں بھی یہی رواج ہے کہ بعد نکاح ناکح کی طرف سے جو کھانا ہوتا ہے۔ اس کے گھر اسی کو ولیمہ کی دعوت بولتے ہیں اور لڑکی والے کی طرف سے جو لوگ کھانا دیتے ہیں۔ اوسے باراتی کھانا بولا جاتا ہے۔ نبی صلعم نے کسی وقت مطلقاً ولیمہ فرمایا ہے اور کبھی عرس فرمایا پس ان دونوں صورتوں میں فقط وہی دعوت ثابت ہوئی جو ناکح کی طرف سے ہو۔ باراتی کھانے کا ثبوت جسے عرب نفیعہ کہتے ہیں حدیث صحیح صریح سے ہو تو یہ کھانا مباح ہوگا۔ پھر بھی اگر لوگ اسے لازمی جانینگے۔ جیساکہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔ آجکل تو بدعت و مکروہ ہوجائیگا۔

امید کہ صحیح حدیث سے ثبوت اس کھانے کا دیں اقوال رجال ظن وقیاس سے کسی کام کو دینی واجب العمل نہ بنائیں۔ موافق فرمانِ نبوی صلعم لا تفصلن الا بما تعلم وان اشکل علیک امر فقف حتی تبینہ او تکتب الی فیہ رواہ ابن ماجہ۔

زاہدا گوئے جو بینی زکتاب و سنت
ورنہ خاموش کہ این شور و فغان چیزی نیست

(حکیم عبدالرزاق عظیم آبادی)

اڈیٹر جو صاحب کسی مضمون کا جواب لکھا کریں اس مضمون کی تاریخ اشاعت بھی لکھا کریں۔ تاکہ خود اڈیٹر کو نیز ناظرین اور مجیب کو اصل مضمون دیکھنے میں آسانی ہو۔ اور یہ عرض تو بارہا کیگئی ہے کہ صاف صاف سلیس زبان میں ہوا کرے جسکو خاص وعام سمجھ سکیں یہ خیال نہ کریں کہ متکلم اور مخاطب کا سمجھنا کافی ہے۔

وہابی اور برہمچاری

ناظرین! ہم یہ سمجھے تھے کہ جناب مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کے انتقال کے بعد محکمہ تکفیر میں کچھ نرمی ہوئی ہوگی لیکن ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔ اور کیونکر ہو محکمہ تکفیر کی افیسری کی جگہ کبھی خالی رہ سکتی ہے؟ امیدواروں سے کوئی نہ کوئی انچارج ہو ہی جاتا ہے۔ میرے ناقص خیال میں برہمچاری صاحب بھی محکمہ تکفیر کے کسی معزز عہدہ پر ممتاز ہو کر اپنا ہیڈ کوارٹر قصبہ امیٹھی میں قائم کیا ہے۔ اور وہاں سے اکثر مقامات پر دورہ فرمایا کرتے ہیں چنانچہ چند یوم سے قصبہ جائس میں رونق افروز ہیں حاجی محمد ابراہیم صاحب لونا ف کی مسکن مبارک پر آپکا قیام ہے جہاں پر آپکو ہر طرح کی آسائش ہے۔ کار منصبی نہائت سرگرمی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ اس ہونہار جرنیل سے اس قلیل مدت میں اسقدر کفر کی ترقی کی کہ آگے پیچھے دائیں بائیں تمام کافر نظر آتے ہیں۔ شاید کسی کو یہ خیال گذرے کہ برہمچاری کوئی ہندو شخص ہوگا نہیں نہیں پکے مسلمان ہیں آپکا نام نامی اسم گرامی جناب مولوی غلام قطب الدین عفا ہے۔ آپ صدیقی حنفی سنی چشتی نظامی۔ قادری برہمچاری عرف پردیسی جی کے لقب سے ملقب ہیں۔ روزمرہ آپکا وعظ ہوتا ہے۔ وہابی غیر مقلدین کی خوب تذلیل تحقیر کیجاتی ہے۔ کر شامت اعمال سے اگر کوئی وہابی حضرت کے وعظ کی محفل شریف میں جاتا ہے تو وہ اپنے نفس پر جبر کرکے بیٹھا رہتا ہے آپکا وعظ نہائت پر زور ہوتا ہے۔ واعظ کا وقت نصف سے زیادہ وہابی غیر مقلدوں کی تذلیل اور تکفیر میں گذرتا ہے۔ گویا وہابیوں کی تکفیر پر حضرت کچھ ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اگر کوئی وہابی دلکو مضبوط کرکے کچھ دریافت کرے تو اسی وقت جواب مرحمت فرماتے ہیں تو کافر ہے وہابی لامذہب ہے۔ بے دین جاہل ہے گستاخ ہے۔ جا اپنے مولوی کو بھیج تو ہم سے بات کرنے کے قابل نہیں ہے! وہ بیچارا شامت کا مارا معقول جواب پاکر لاجواب ہوجاتا ہے[1] آپ وعظ میں بھجن اور رامائن بھی گاتے ہیں اہل ہنود کو خوب ہی مزہ آتا ہے وعظ کے اختتام پر ہارمونیم اور ڈھولکی وغیرہ کیساتھ قوالی وغیرہ بھی ہوتی ہے[2] خلاصہ یہ کہ آپ ہمہ صفت موصوف اور ہرفن مولا بزرگ ہیں۔ جناب کو وہابیوں کی شناخت کا بھی بڑا ملکہ ہے صورت دیکھتے ہی فوراً پہچان لیتے ہیں[3]۔

میرے خیال میں اگر یونہی لیل و نہار قائم رہا اور کانفرنس نے ابھی سے کوئی معقول انتظام نہ کیا تو ان اطراف خصوصاً ضلع رائے بریلی، پرتاب گڈھ، سلطانپور وغیرہ کے تمام قریہ و دیہاتوں میں کفر کا ڈھیر لگجائیگا اور کافر ہی کافر نظر آوینگے بہتر ہے کہ کانفرنس اپنی کسی واعظ کفر توڑ کو بھیجکر مسلمانوں کو کفر وظلم و شرک کے پنجہ سے نجات دلاوے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد وخذل من خذل دین محمد۔ اللھم اید الاسلام و انصارہ۔ فقط

(خادم الاسلام والمسلمین عبدالصمد خان عفی عنہ از قصبہ جائس ضلع رائے بریلی)

---

[1] ہدیہ کیا کریں تو ہمارے مولوی کے لایق نہیں عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ (اہلحدیث)

[2] پھر وہابیوں سے رنجیدہ کیوں نہوں۔ (اہلحدیث)

[3] کیونکہ سیماھم فی وجوھھم۔ (اہلحدیث)

نمبر ۲

سحر النبی!

یہ مضمون اہلحدیث مورخہ ۱۴ اپریل میں ناتمام چھپ کر رہگیا تھا آج بقیہ درج ہے۔

نوٹ نامہ نگار صاحبان اخبار کی حیثیت سے مضمون لکھا کریں یعنی بہت طویل نہ ہوا کرے۔ اس مضمون پر بحث کافی ہو کر درجہ املال کو پہونچ چکی ہے اسلئے اس موضوع پر آئندہ کوئی مضمون درج کرنا املال پر املال کرنا ہوگا (اڈیٹر)

(۵) حدیث سحر النبی کے ماننے سے بڑا اعتراض آپکا جو ہوسکتا ہے وہ یہی ہے جسکو آپنے یوں لکھا ہے کہ "پھر تو الزام کفار غلط نہیں کہا جا سکتا" اور میں اس الزام کو غلط سمجھتا ہوں آیت حدیث سے ان کے قول کی صحت فرماکر تائید کرتے ہیں! کیا معقول اعتراض ہے؟ سبحان اللہ! آپکے اس مذہب کی بنا پر حسب ذیل تفریعات نکلتی ہیں ملاحظہ ہوں:-

(اول) کفار نے آنحضرت صلعم کو مسحور کہا (فرقان) اللہ تعالے نے اس مثال کو ظلم وضلالت اور کفر سے تعبیر کیا۔ لہذا جس آیت ان یمسسک اللہ بضر (یونس) وما ھم بضارین بہ (بقرہ) اسکو آپ خواہ مخواہ دلیل احتمالی سمجھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور جس حدیث (سحر النبی بخاری) سے آپ پر جادو کیا جانا ثابت ہوتا ہے اس سے چونکہ کفار کے قول کی صحت ہوتی ہے جو ظلم وضلالت ہے لہذا یہ آیت وحدیث قابل قبول نہیں

(دوم) کفار نے آنحضرت صلعم کو رجل بھی کہا (رجلا مسحورا) اور اللہ نے اس مقولہ کفار کو ضلالت فرمایا ہے۔ لہذا جس آیت (اوحینا الی رجل منھم۔ یونس) اور جس حدیث (ما دحبہ الجل - بخاری) سے آپکا رجل ہونا ثابت ہوتا ہے اس سے چونکہ کفار کے قول کی صحت ہوتی ہے جو ضلالت ہے۔ لہذا یہ آیت وحدیث لائق تسلیم نہیں۔ (باقی آئندہ)

ملکی مطلع

کونسلوں میں جاؤ

فلاسفر کہتے ہیں کسی کام میں اگر غلطی ہوجائے تو وہ ایک غلطی ہے اگر اسکو قائم دائم رکھا جائے تو بیشمار غلطیاں ہوجاتی ہیں۔ اس لئے دانشمندی یہ ہے کہ غلطی کی فوراً اصلاح کردیجائے۔ کانگرس نے کونسلوں کو بائیکاٹ کیا اوس وقت مصلحت یہ سوچی تھی کہ کوئی شخص بھی نہ جائیگا تو حکومت پر ملک کی آواز کا اثر ہوگا مگر واقعات نے ثابت کیا کہ ایسا نہیں ہوا۔ لوگ کونسلوں میں گئے۔ چاہے کوئی ایک پرچہ سے ممبر بنا چاہے سو سے بنا بگڑ بنا۔ اس لئے حکومت کا کام برابر جاری رہا۔ اور نیشنل کانگرس کا مدعا پورا نہ ہوا بلکہ برعکس ہوا کہ بہت سے لوگ ایسے بھی چلے گئے جنکو کانگرس کے مقصد سے ہمدردی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی لیڈروں کی قید اور ملک پر تباہی آنے سے اون ممبران کونسل نے کوئی حرکت نہیں کی۔ ہاں بڑا کام یہ کیا کہ علی برادران (نجاہم اللہ) کی بابت اسمبلی میں بات چھیڑی۔ لیکن جب گورمنٹ کیطرف سے سخت جواب ملا۔ تو بالکل خاموش ہوگئے جس سے گورمنٹ کا الزام اور پختہ ہوگیا۔ اس لئے ملک میں اب یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ کونسلوں کا بائیکاٹ ترک کیا جائے۔ اہلحدیث تو مدت سے اسی رائے پر ہے کہ کونسلوں میں قومی ممبر جائیں۔ اور حسب منشاء کام کریں۔ آجکل ناگپور سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی کانگرس سب کمیٹی نے بھی یہی سفارش کی ہے امید ہے آئندہ جلسہ کانگرس تک ملک میں یہ آواز اٹھیگا کر کامیاب ہوجائیگی۔

ولائت کو وفد خلافت

فلاسفروں کا قول ہے "من جرب المجرب حلت بہ الندامت" جس کو فارسی میں یوں ادا کیا گیا ہے۔

آزمودہ را آزمودن خطاست

مگر ہندوستانی خاصکر مسلمان عجیب دماغ رکھتے ہیں کہ فوراً دہوکہ کھا جاتے ہیں۔ بمسئلہ خلافت اور حقوق خلافت کے متعلق گذشتہ ایام میں جسقدر کوشش ہوئی ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ ہندوستان سے گذر کر ولائت تک باقاعدہ وفد گیا۔ ہر ایک ذمہ وار افسر سے ملا۔ نہایت معقولیت سے اپنا نوٹ ہن نشین کیا مگر جواب کیا ملا؟ وہی جو غالب نے کہا ہے ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہی جواب کیا؟
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

کسی کی طرف سے خشک منہ سے خالی خولی ہمدردی بھی سننے میں نہ آئی۔ بلکہ وہی سننے میں آیا جو قرآن شریف نے پہلے ہی بتادیا تھا۔

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

(اون کے منہ سے اظہار غضب ہوچکا ہے)۔

آب پھر کسی مخفی محرک سے تحریک ہو رہی ہے کہ آجکل ولائت کی پبلک مقصد خلافت سننے کو بہت تیار ہے اس لئے کوئی وفد آنا چاہیئے۔ اہلحدیث کی رائے اس میں بالکل دوٹوک ہے وہ یہ کہ مسلمانوں میں ایسا کام کرنے والے تو سب قید ہیں۔ حکومت اگر ان سب کو چھوڑ کر اجازت دے اور وہی لوگ بطور وفد ولائت جائیں تو ہمیں کامیابی کی کچھ امید ہوسکتی ہے۔ اور تو کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو ہندوستان کے کام سے فارغ ہوکر ولائت جائے۔

ہندوستانی حکومت خودمختاری کی قابل ہے

عارفانہ رنگ میں تو یوں کہا جاتا ہے ؎

داد حق را قابلیت شرط نیست
بلکہ شرط قابلیت داد ہست

مگر انسانی نگاہ میں یہ سوچا جاتا ہے کہ جس کسی کو کوئی کام سپرد ہو وہ اس کا اہل بھی ہے؟ اسی قاعدے سے آجکل یہ بحث چل رہی ہے کہ ہندوستان جو خودمختار حکومت مانگ رہا ہے کیا یہ اس کا قابل بھی ہے؟ حکومت کی طرف سے ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم حکومت خودمختار دینے کو تیار ہیں مگر ہندوستان حکومت خودمختار کے قابل نہیں ہمارے خیال میں اس دعویٰ کی تحلیل ہونی چاہیئے یعنی قابلیت کے افراد دو قسم کے ہیں۔ خاص اور عام۔ خودمختار حکومت ہوگی تو جمہوری ہوگی جسکا طریق یہ ہوگا کہ پبلک کی طرف سے جو ممبر منتخب ہونگے وہ حکومت کرینگے۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی تک عوام کو اپنی رائے کی قدر و قیمت معلوم نہیں ہوئی۔ امرتسر کمیٹی کے انتخاب کے وقت ہم نے بذات خود تجربہ کیا ہے کہ جن ممبروں کی تین سال سے شکایت کرتے تھے وقت پر انہی کو پرچے دینے کیلئے تیار تھے کیوں؟ اسلئے کہ اب اس وقت اونکی قابلیت کے قائل ہوگئے تھے؟ بلا سے۔ اگر ایسا ہوتا تو کوئی گلہ نہوتا بلکہ اس لئے کہ اون ممبروں نے بڑی خوش آمد خود کہا ہے یا اون کے کسی آدمی نے منت کہا ہے۔ بس یہ ہے اس ووٹ کی قیمت جسپر حکومت خودمختار کی بنا پڑنیوالی ہے۔ حالانکہ یہی لوگ اپنا دس روپیہ کا مقدمہ بھی ہو تو ہر طرح سے سوچ بچار کر اچھے سے اچھا وکیل بنا دینگے مگر ممبر کے انتخاب کرنے میں صرف اتنی بات پر کہ کسی امیدوار نے ذرہ منت سے یا گھر بلا کر چاء پلا کر کہا۔ بس یہی کافی ہے۔ اس صورت میں ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ عوام میں ابھی اہلیت پیدا نہیں ہوئی اس کام کیلئے ابھی بہت سی شبانہ روز محنت درکار ہے۔

رہے خواص۔ انمیں بھی وہ بات پیدا نہیں جو کسی برسر حکومت قوم کے افراد میں ہونی چاہیئے۔ انمیں بھی بعض بلکہ بہت سے اپنے ذاتی مفاد کیلئے قوم کا نقصان گوارا کرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ خودمختار حکومت کے لائق وہ قوم ہوسکتی ہے جس کے افراد سب یا کم از کم جمہور اس درجہ پر ترقی کرچکے ہیں جسکو قرآن مجید نے ان لفظوں میں ادا کیا ہے

يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

(قومی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دینے والے)

پس اگر ہندوستانیوں میں یہ وصف ہے تو مبارک ہے آج نہیں تو کل کو خودمختار حکومت انہی کی ہے اور اگر یہ وصف حاصل نہیں تو باقی کوششوں اور… سوالوں سے مقدم یہ ہے کہ اپنے اندر یہ رنگ پیدا کریں ؎ بلوح اول الف با تا خوانی ؛ ز قرآں درس خواندن کے توانی ؛

[illegible]

متفرقات!

اہلحدیث بیت المال

اس بیت المال کا مصرف بہت دفعہ لکھا گیا کہ پنجاب میں تعلیم دینیات خصوصاً تفسیر حدیث کی قلت ہے۔ اہلحدیث طلباء کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک جامع مدرسہ بنانا۔ اہلحدیث یتیموں اور بیوگان کی خبرگیری کرنا۔ صنعت و حرفت کی تعلیم گاہ بنانا۔ اس کے علاوہ توحید و سنت کی تبلیغ و اشاعت کرنا۔ ان کاموں کے لئے بیت المال کی ضرورت ہے۔ جو مجلس سرداری سے تجویز ہوا ہے۔ اس میں سابقہ رقم ما رللعہ ۱۲۴؍ ہے بعد ازاں مرسلہ منشی غلام اللہ صاحب کاتب از ہوشیارپور صہ، از ایس۔ ایچ۔ معرفت این اے حق دہلی صہ۔ جملہ مارللعہ ۱۴۳؍

بیت المال میں صدقہ فطر

منشی تاج الدین صاحب از مدراس تحریک کرتے ہیں کہ صدقہ فطر بیت المال میں لیا جائے۔ میرے نزدیک جہاں صدقہ فطر کے مستحق نہ ہوں وہ لوگ بھیج دیں تو مضائقہ نہیں۔

مسجد اہلحدیث لاہور

کی بابت اس ہفتے کوئی رقم نہیں آئی۔

غریب فنڈ

میں سائلین کی درخواستیں بکثرت ہیں مگر امداد چندہ بہت کم ہے۔

ایس عبد الغنی صاحب بھابرا ضلع مرشد آباد ۵؍ از فتوے فنڈ للہ سابقہ عہ ۳ پائی۔ کل عہ ۱۱ پائی از منشی ولی محمد صدر راولپنڈی (سائل) عا؍ محمد ابراہیم ولد کریم موضع چوواڑی جونپور (سائل) عا؍ مولوی عبد المالک سملی ضلع پٹنہ (سائل) عا؍ محمد منیر چھور سیالکوٹ (سائل) عا؍ میزان کل ۱۱ ۳ پائی۔ قیمت اخبار چار سائل لعہ بقایا بذمہ فنڈ ۱۴ ۹ پائی۔ نمبر سائلین (۴۵)

درخواست اخبار

بندہ غریب مفلس ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار جاری کرا دے (محمد علی چک ۲۷۳ ڈاکخانہ لودہراں)

چک ۲۲۹ ضلع لائلپور۔

ایضاً

کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں (احمد رضا طالبعلم مدرسہ اسلامیہ۔ موضع پڈ ہو کہ ڈاکخانہ استھانواں ضلع پٹنہ)

مدرسہ محمدیہ

ٹانڈہ ضلع فیض آباد کے لئے حدیث کی کتابوں کی ضرورت ہے۔ احباب خیر توجہ فرماویں۔ (راقم فخر الحسن مدرس مدرسہ مذکور)

تلاش معاش

بندہ عربی فارسی کتابوں کا درس دے سکتا ہے جو صاحب مجھ سے خدمت لینا چاہیں اطلاع فرمائیں۔ (ابو ذکا محمد عاشق بہاری مقام چندواڑہ ڈاکخانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

یاد رفتگان

گلاب خاں۔ ذاکر خاں ٹانڈہ مبارکپور اور اہلیہ سمیع اللہ و بنت عبد الحکیم اور زوجہ مولوی نور الحسن شاہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ (ملا فخری فیض آبادی) اللہ سب کو بخشے۔ غفر اللہ لہم وارحمہم۔

انجمنہائے اہلحدیث

بارہا لکھا گیا کہ ہر بستی میں انجمن اہلحدیث قائم ہو جو توحید کی اشاعت کرے۔ افسوس ہفتہ بھر میں ایک جگہ سے بھی انعقاد انجمن کی خبر نہیں آئی۔ جہاں جہاں قائم ہیں اُن کو چاہیئے کہ رمضان کے آخری جمعہ کو جو بدعات قضاء عمری وغیرہ ہوتی ہیں اُنکی تردید کا اشتہار دیں مگر بہت نرم لفظوں میں۔ کسی قسم کی سختی یا تلخی نہ ہو۔

ایک حوالہ کی تلاش

میرا ایک مضمون اہلحدیث میں غالباً مارچ ۱۹۱۹ء سے اکتوبر ۱۹۱۹ء تک تبلیغ اسلام کے متعلق چھپا تھا کسی صاحب کو اوسکی صحیح تاریخ معلوم ہو تو براہ مہربانی بذریعہ کارڈ خاکسار کو اطلاع دیں۔ (احمد خاں تیانی ساکن لیڈ تیانی۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان)

ان دونوں میں کون سچا ہے؟

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ حضرات کی نظر سے ایک اشتہار بعنوان "علماء کرام وصوفیاء عظام کا فتوے" گذر چکا ہوگا جو پیر جماعت علیشاہ پنجابی کے متعلق ہے۔ امید ہے آپ حضرات نے بنظر انصاف صدق و کذب میں تمیز بھی اختیار کر لیا ہوگا۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ مجھے پیر صاحب موصوف سے کوئی ذاتی کاوش و حسد نہیں ہے اور نہ کوئی دنیوی مفاد مدنظر ہے۔ محض خداوندی خوشنودی منظور ہے۔ حالانکہ یہ فقیر مذہباً حنفی مشرباً قادری نسباً جیلانی ہے۔ مگر پیر صاحب کے بعض مریدین نے یہ فتوے غیر مقلدین کی طرف منسوب کیا ہے اور جلسہ علی پور میں یہ مشہور کروا دیا کہ یہ اشتہار غیر مذہبوں کی طرف سے ہے اور اسکا مشتہر کوئی غیر مقلد ہے۔ اور یہ بھی ارشاد یا ہے کہ مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کا فتوے جعلی ہے۔ لیکن میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مریدین سے یہ علانیہ کہہ دیتا ہوں کہ مولانا مرحوم بریلوی کا اصلی فتوے میرے پاس موجود ہے آپ حضرات ہر وقت اصل حوالہ جات دیکھ سکتے ہیں اور میں اس خدمت کیلئے ہر دم تیار ہوں۔ خداوند کریم آپ حضرات کو علماء کرام کے فتوے پر کاربند ہونیکی توفیق دے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (فقیر سید غوث محی الدین ابن سید بہاء الدین قادری حنفی بنگلوری)

اسکے خلاف

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث دام کرمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف! سنا گیا ہے کہ آپ کے اخبار مورخہ ۱۴ اپریل کے صفحہ ۱۲ میں حافظ جماعت علیشاہ صاحب کی بیعت کے متعلق آپنے ایک نوٹ شائع کیا ہے جسمیں شاید یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ میں نے اس بارہ میں کوئی اشتہار شائع کیا ہے۔ بہت احباب نے اشتہار کیلئے درخواست کی ہے۔ لیکن میں [illegible] کہ آجتک میں نے شاہ صاحب موصوف کے متعلق کوئی اشتہار شائع نہیں کیا بلکہ مجھے خود حضرت قبلہ کا خادم ہونیکا فخر ہے۔ یہ کارروائی کسی شخص نے میرے نام سے آپکو لکھ بھیجی ہوگی جو قابل افسوس ہے ازراہ کرم آپ اس خط کو اپنے اخبار میں بجنسہٖ درج فرما کر بندہ کو بیجا الزامات سے بری کر دیں براہ کرم ایسا فرمائیے کہ اس فرضی کارروائی کی اطلاع آپکو کیسے ملی؟ آیا آپکے پاس داخلے کے کاغذات موجود ہیں؟ ہو سکے تو ان مراسلات کی نقل عنایت کیجئے۔ تا کہ افترا پردازوں کی خبر لیجائے۔ زیادہ نیاز راقم سید

انتخاب الاخبار

مسجد او رمندر

لاہور میں ایک نیا ہنگامہ قائم ہوا ہے کہ مسلمانوں نے ایک مسجد اور ہندؤں کے ایک مندر بلا اجازت کمیٹی کے بلکہ کمیٹی کی زمین پر بنا لئے ہیں جنکی وجہ سے کمیٹی اور پبلک میں سخت کشیدگی ہو رہی ہے۔

اسیرانِ سیاسی

پنجاب کے جیل خانوں میں سب سے زیادہ انبالہ جیل میں سختی کی خبریں آئی ہیں دیکھا ہم انشاء

اہلیہ گاندھی کو

گاندھی جی سے ملنے کی اجازت نہیں دیگئی۔

شہدائے تھریس

دسمرنا وازمیرد عسکی شہر وغیرہ علاقہ جات ترکی کے یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کی تربیت و پرورش کے لئے غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے خاص انتظام کیا ہے شہدا کے بچوں کو مفت تعلیم بلافیس دیجاتی ہے اور ان کے لئے ایک خاص جمعیت بھی قائم کر دی ہے۔ (دیکی گون انگورہ)

یونانی شہر چھوڑ کر بھاگ رہی ہیں

اخبار فتی العرب نے اپنی قریبی اشاعت میں جو ہمیں سب سے آخر میں موصول ہوئی ہے۔ حسب ذیل پیام برقی شائع کیا ہے۔

دن کے آخری ساعت کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکان احرار نے ذخائر حرب وضرب گھوڑوں اور ہوائی جہازوں سے لیس ہو کر یونانی محاذ جنگ پر حملہ بول دیا۔ اور ایسی زبردست جنگ واقع ہوئی جس کی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے اس جنگ کے دوران میں غنیم کے معتدبہ آدمی کام آئے۔

ترکان احرار کے طیاروں نے شہر ازمیر پر تاخت کی اور متعدد بم گرائے۔ یونانی شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں اور دشمن کی حالت بہت ابتر ہو رہی ہے۔

جنیوا کانفرنس کا عجیب وغریب انجام

جنیوا کی تازہ ترین اطلاعات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اتحادیوں کے اتحاد کا ستیاناس ہوگیا۔ مسٹر لائڈ جارج نے دوران گفتگو میں فرانسیسی وزیراعظم کے رویہ پر سخت نکتہ چینیاں کیں۔ اور اب انگلستان اور جرمنی کے مابین مصالحت کی سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے۔

ہمکو بہادروں کیطرح ڈوبنا چاہیئے

برطانیہ کے بحری آدمیوں کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ مجھے بھی تلخ موسم اور قیامت خیز موجوں کا مقابلہ کرنا پڑا ہے اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے کیونکہ اگر ہم پار نہ ہو سکیں تو بھی ہمیں بہادروں کی طرح ڈوبنا چاہیئے۔

عیدآنہ فنڈ

اہلحدیث کانفرنس کی امداد کے لئے عید کے روز ہر اہلحدیث سے کم از کم ا؎ وصول کیا جائے

معلومات

اپریل ۲۱ء سے جنوری ۲۲ء تک ۱۰ مہینہ کے عرصہ میں ہندوستان کی ملوں نے (۵۸۱) ملین پونڈ تاگہ کاتا ہے اس سے پہلے کے دس مہینوں میں ۵۴۹ ملین پونڈ کاتا تھا۔ یعنی دس مہینہ کے عرصہ میں ۳۲ ملین پونڈ ترقی کی۔ اسی طرح گذشتہ دس مہینوں کے اندر ہندوستانی کارخانوں نے ۳۳۹ ملین پونڈ کپڑا تیار کیا۔ اس کی مقابلہ میں سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء میں انہوں نے ۳۰۹ ملین تیار کیا تھا۔ یعنی ایک سال میں ۳۰ ملین پونڈ کی ترقی کی۔ انہی دس مہینوں میں ہندوستانی کارخانوں نے جتنا کپڑا تیار کیا اس کی قیمت ۵۱ کروڑ ۱۰ لاکھ تھی۔ اس کے مقابلہ میں اتنے ہی عرصہ میں جتنا کپڑا باہر سے ملک میں آیا اس کی قیمت ۹۳ کروڑ ۴۶ ہزار روپیہ تھی۔ یہ تعداد سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کی درآمد سے نصف ہے۔

گورنمنٹ

آف انڈیا کے دفتر میں ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک تنخواہ پانے والے ملازم ۱۴سو ۵۴ ہیں جنمیں سے صرف ۴۳۱ ہندوستانی ہیں۔ اسی طرح ایکہزار سے اوپر کی تنخواہ پانیوالے ۱ہزار ۳۰ ہیں۔ جن میں کل ۹۹ ہندوستانی ہیں۔ یورپین ملازموں کی تنخواہ کی مجموعی تعداد ۱۳۳ لاکھ ۸ہزار ۸سو ۹۴ روپیہ ہے۔ اور ہندوستانی کو کل ۳ لاکھ ۸۲ ہزار ۳۰۰ روپے ملتے ہیں۔

اودھ روہیلکھنڈ

ریلوے میں ۱۲۰۰ اور اس سے اوپر کی تنخواہ پانے والے ملازم ۱۹۳ ہیں کل ۳۳ ہندوستانی ہیں۔

اسیطرح بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ۴۰۰ اور اس سے زیادہ تنخواہ پانے والے ملازم ۵۹ ہیں جنمیں سے صرف ایک ہندوستانی ہے۔

اپریل ۲۱ء

سے جون ۲۲ء تک ہندوستان میں ۴۶ لاکھ ۶۴ ہزار ۴سو ۵۲ کا مال درآمد ہوا۔ اور ۶۳ کروڑ ۱ لاکھ ۹۲ ہزار ۱۳۵ روپے کا مال برآمد ہوا۔ اس پر گورنمنٹ کو ۷ کروڑ ۳ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ چنگی وصول ہوئی۔

مسٹر ملر

بانی اتحاد این ڈبلیو ریلوے کے مقدمہ میں جیوری کی رائے سے ہائیکورٹ میں دو جرموں (مجمع خلاف قانون) میں ملزم قرار دئیے گئے جج نے ملزم کو دونوں جرموں میں چار ماہ قید سخت کا فیصلہ سنا دیا۔ سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

اطلاع - بوجہ رمضان مبارک اخبار ۴ صفحے کم ہے (مینیجر)

ماہ مبارک میں تلاوت کیجئے

عکسی حمائل شریف ۔ یہ حمائل بامحاورہ ترجمہ کے مطبع حسنی کی چھپی ہوئی ہے۔ ہر صفحہ بیل بوٹوں سے مزین ہے کاغذ سفید دبیز اور عمدہ ٹائٹل بیل دار ایک جلد کپڑے کی۔ تلاوت کیلئے نہایت پر لطف حجم ۱۰۰۰ صفحات سے زائد۔ طول ۹ انچ عرض ۶ انچ۔ ہدیہ عا/ علاوہ محصولڈاک و فیس منی آرڈر ۹/ بذمہ خریدار۔ جنگ یورپ سے پیشتر بھی اسکا ہدیہ عا/ تھا۔ آجکل تو عا/ کا سادہ کاغذ بھی اتنا نہیں ملسکتا جسقدر کہ اس حمائل شریف پر خرچ ہوا ہے صرف جلد پر ہی ۲/ روپیہ کم لاگت نہ آئیگی۔ حمائل شریف ختم ہو رہی ہے پھر اسکا ملنا محال ہو جائیگا جلد منگوائیے۔ پتہ۔

خالد برادرس۔ امرتسر (پنجاب)

سوانح عمری استاد پنجاب رحمہ اللہ

مولنا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیرآبادی

نہایت دلچسپ و مفید کتاب ہے ہر ایک مسلمان خصوصاً اہلحدیث احباب کو جلد منگوا کر فائدہ اٹھانا چاہئے اسکی بڑی خوبی یہ ہے کہ اور بھی بہت سے علماء کے حالات اس میں شامل ہیں خود منگوایئے اور آگے اشاعت کیجئے قیمت مجلد معہ محصولڈاک ۱۴/ علاوہ ازیں حسب ذیل کتب بھی پسند فرما کر جلد منگوایئے قابل دید ہیں۔ علوم القرآن جدید الطبع بے نظیر کتاب ہے ۸/ گنجینہ حقیقت الاسلام ۸/ مسدس حالی معہ حیات حالی ۱۴/ تذکرہ احرار اسلام قابل دید ۱۲/ کنز الآخرت نہایت مفید ۸/ روایات اسلام ۸/

(پتہ) **محمد عبد المجید خادم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ** (پنجاب)

مومیائی

آجکل کے قسم اطفال تازہ تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کیجئے تمام فرنگی نکان وغیرہ کافور ہو جائیگی قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۰/ پاؤ بھر ۱۸/ محصول۔ فہرست ادویات مفت طلب کر سکتے ہیں۔ مومیائی ملنے کا پتہ

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

برص

(بدن کے سفید داغ کا فقیری شرطیہ علاج) ۱۲

پیارے خریدار! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بنائی ہوئی دوائی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ملیگی قیمت چھوٹا ڈبہ ۸/ بڑا ڈبہ عہ۔

ملنے کا پتہ: حکیم عبد الحی ڈاکخانہ کمتول بحیرہ ضلع دربھنگہ

تحفہ میر محمدؐ

خطبہ رمضان قیمت ۔ پسند نہ ہو تو ہفتہ تک واپس ہو سکتا ہے۔ یہ رسالہ مشہور واعظ مولوی میر محمد سکنہ بجانبڑی ضلع گرداسپور کی تصنیف ہے تیس روزوں کا ثبوت اور انکے ترک پر وعید دلائل عقلیہ و نقلیہ صحیحہ سے۔ روزہ کی فضیلت اور مخالفین کی کتاب اور خصوصاً فرقہ چکڑالویہ کا رد۔ روزہ کے اسرار یعنی خلاصی اور پھر ہر ایک فائدہ کی تفسیر میں ایک ایک عظ قابل دید درج ہے۔ پتہ۔

مولوی میر محمد موضع بجانبڑی ڈاکخانہ جام ضلع گرداسپور

عید کارڈ

ہر قسم کے عید کارڈ اور رنگین لفافے ہم سے منگایئے

عید کارڈ فی درجن ۳/ ۶/

عید کارڈ فی درجن ۲/ ۹/

عمدہ کارڈ چھوٹا بڑا ۲/ سے ۱۲/ تک فی کارڈ

لفافہ رنگین مع کاغذ ۱/ فی درجن ۸/

نوٹ۔ منگوانے ہوں تو اسی قیمت کے ٹکٹ بھیجدیں۔

منشی مولا بخش کشتہ اینڈ سنز

تاجران کتب۔ امرتسر۔ بازار جمل سنگھ

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں ۱۲

جو بیحد ہی خوشنما نہایت خوبصورت دلفریب اور حیرت انگیز ہونے کے علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں۔ انگوٹھی کے چھوٹے سے ہشت پہلو تختے یا سیاہ نگینے پر تمام سورہ قل ہو اللہ شریف نہایت پائدار سنہری یا سفید حروف میں اتنی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی ہے کہ بے اختیار چوم لینے کے قابل ہے۔ بیحد نفیس خوشنما اور نایاب تحفہ ہے۔ رئیسوں کی انگشت زینت اور مستورات کی زیبائش کے لئے بہترین چیز ہے ہدیہ فی انگوٹھی ۱۲/ معہ نام خریدار ۱۴/ اسی قسم کی کلمہ شریف یا آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا اللہ اکبر یا حسبی اللہ و نعم الوکیل یا سلام قولا من رب رحیم تحریر شدہ انگوٹھیوں میں سے ہر ایک کا ہدیہ ۱۲/ معہ نام خریدار ۱۴/ ہے ان کے علاوہ ہر ایک حالت کی انگوٹھی تیار کی جاتی ہے۔ اگر اشتہار کے مطابق انگوٹھیاں نہ ہوں تو قیمت واپس منگالیں۔ پتہ۔

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت [illegible]

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم جون سنہ ۱۹۲۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ڈاک اور مسافر گاڑیوں میں تیسرے اور درمیانہ درجہ کا کرایہ حسب ذیل شرح پر لیا جاویگا۔

درمیانہ درجہ کا کرایہ بحساب ۵ پائی فی میل

تیسرے " " " ۳½ " " "

بحکم
اے۔ ٹی۔ سینڈول
ٹریفک مینجر

دفتر
صاحب ٹریفک
مینجر لاہور

مورخہ ۱۰ اپریل سنہ ۲۲ء

۱۶۔ رمضان

ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ایم۔ بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اوّل دینیات میں)

النّبی والاسلام جسکا الہامی نام ہے آئینہ اسلام۔ اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے پانسو کے قریب اسلامی نشان علمی اور تاریخ کے سلسلہ کے علاوہ۔ قرآن پاک اور احادیث تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں دیا گیا ہے اور موقع بموقع قرآن حدیث کی بشارات اور پیشگوئیاں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ثابت کیا گیا ہے جسمیں قرآن کریم کا کلام ربانی ہونا روز روشن کیطرح ثابت ہوگیا ہے قیمت عا۔ **النّبی والاسلام** انگریزی میں قیمت ہے **حمائل التفسیر** ۳ـ **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی عـہ ترجمہ تفسیر پارہ الٓمٓ ۳ر پارہ عمّ ۳ر صحت و خوبی ترجمہ عمدگی مضامین فیصلہ اختلاف حل مشکلات توضیح معارف و حقائق۔ رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے تفسیر بالکل بے نظیر ہے۔ **تذکرۃ القرآن** ۱۸۹۹ء عا۔ **تذکرۃ القرآن** ۱۹۰۱ء عا۔ یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کیصورت میں نکلتے رہے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت و عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہوتی ہے۔ **تبلیغ الاسلام** اُردو۔ انگریزی ۱۰ اسمیں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کو بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ار

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن۔ اسکو معمولی اُردو خوان ایکماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود بآسانی پڑھ سکتا ہے ۳ر علم صرف و نحو فارسی ۳ر **مفتاح الفارسی** ۱ر یہ فارسی صرف و نحو اور علم عروض میں کامل اور بے نظیر ہے۔ **مفید الطلبہ** یا جیبی عجائب گھر۔ اسمیں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور انکے عربی نام انگریزی اُردو اور فارسی زبانوں میں دیئے گئے ہیں اسمیں یہاں زبانوں سے ایکہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہوجاتا ہے ۲ر **اساس العرب** ۱۲ر

(سوم مرزائی قادیانی کے رد میں)

الذکر الحکیم ۲ر
المسیح الدجال ۲ر
کانا دجال ۲ر
مرزائیو نمبر قطع حجت ۱ر

انہیں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی تردید کامل و مدلل جواب کیگئی ہے کہ باوجود ہزارہا روپے کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی انکا جواب آجتک نہیں دیسکا۔ فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہوگیا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام اس میں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت بہ ترتیب وار دیئے جاکر انکا بیان نہایت کامل و صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تجربات کا خلاصہ ہے قیمت عـہ **مفید النساء والصبیان** اس میں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو علم بے خبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۳ر

جامع العلوم طبی۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح۔ علم الامراض۔ علم اسرار الاعضاء علم طب و جراحی امراض چشم علم حفظ کیمیائے عملی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت لعہ

حفظ جان۔ اس میں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۳ر **مفید الرجال** جوانی کی غلط کاریوں کے بد نتائج اور انکا کامل علاج ار

علاج نامردی عـہ **علاج سوزاک** عـہ **علاج آتشک** عـہ **علاج طحال** عـہ

ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت مفصل فہرست مفت۔

ملنے کا پتہ:-

مبارک برادرس۔ پٹیالہ

مفید کتب

ماہ رمضان المبارک اور ماہ شوال میں یہ کتابیں مندرجہ ذیل **صرف ایک تہائی قیمت پر** دی جائینگی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ایک روپیہ سے کم کی فرمائش میں یہ رعایت نہوگی۔ یہ آخری رعایت ہے۔ شاید پھر ایسا موقع نہ ملے۔ اسکو غنیمت سمجھکر بہت جلد کتابیں خریدیں ہر ایک کتاب کی پوری قیمت لکھی جاتی ہے اور ان کتابوں کے متعلق مفصل اشتہار ایک کارڈ بھیجنے پر مفت ملیگا۔

رکعات التراویح ۵ر **رفع الغواشی عن الترجمۃ والحواشی** عا (اردو پیر) **المقالۃ الحسنیٰ فی سُنیۃ المصافحۃ بید الیمنیٰ** ۴ر **مفید الاحناف** حصہ اول ۳ر **نافع الاحناف** یعنی حصہ دوم مفید الاحناف ۶ **مناظرہ مرشد آباد** ۳ر **فتوی متعلق مصافحہ** ۳ر **اصلاح تمدن عرب** ۳ر **استقامت** ۳ر

کتب ذیل نصف قیمت پر دیجاوینگی محصول بذمہ خریدار

توضیح التہذیب یہ رسالہ تہذیب کی جو علم منطق میں ہے اُردو میں نہایت جامع و مدلل شرح ہے عـہ **قانون مسجد** عربی۔ اُردو۔ انگریزی عـہ **قانون مسجد** عربی۔ اُردو ۴ر

کتب ذیل پوری قیمت پر دیجائینگی مگر محصول معاف ہوگا

تحقیق الکلام فی وجوب الفاتحۃ خلف الامام حصہ دوم عـہ **رحمۃ للعلمین** حصہ اول عا **الحیات بعد المماۃ** یعنی سوانحعمری حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی مرحوم و مغفور عا **خیر الماعون** حصہ اول۔ اسمیں طاعونی مقام سے خوف طاعون سے بھاگنے کی ممانعت مدلل ثابت کیگئی ہے ۴ر **خیر الماعون** حصہ دوم۔ اسمیں مجوزین فرار از طاعون کے اعتراضات اور اعذار کے مفصل جواب ہیں ۴ر ملنے کا پتہ: **ضیاء الرحمٰن عطاء الرحمٰن۔ کلکتہ**۔ کولوٹولہ۔ ڈنسکار لین نمبر (۲) مسجد اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی (الحدیث)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۳۰

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر روانہ ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ قیمت عہ
رؤساء وجاگیرداران سے سالانہ للعہ
عام خریداران سے سالانہ صہ
ششماہی عاہ
ممالکِ غیر سے سالانہ ۸ شلنگ۔

اُجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین!

سوالات مشکلہ کے جواب	صفحہ ۱
قادیانی مشن (انعامی مضمون یکصد روپیہ)	۳ "
نیاز نامہ	۴ "
اسلام کی اخلاقی اور تمدنی روح	۵ "
فتاویٰ	۷ "
ملکی مطلع	۸ "
متفرقات	۹ "
انتخاب الاخبار	۱۰ "
اشتہارات	۱۱ "
	۱۲ "

سوالاتِ مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین کو یاد ہوگا اس سلسلہ کی ابتدا بہت دور سے ہے۔ آخیر نمبر اسکا ۲۸۔ اپریل کے پرچے میں گذرا ہے جس میں ۳۱۔ سوالات تک سلسلہ پہونچا تھا۔ ہمارے سوال سردست پچاس تک ہیں۔ ہمارے خیال میں بہت کم ہیں۔ کیونکہ سائل ہذا سے پہلے جناب دہرمپال آریہ نے رسالہ ترک اسلام میں ۱۱۷۔ سوال کئے تھے۔ اوس سے پہلے سوامی دیانندنے ۱۵۹ اعتراض کئے تھے۔ ان صاحب کو بھی اون دونوں صاحبوں سے کم نہیں رہنا چاہیئے اس لئے ہم ان کو مشورہ دیتے ہیں ؎

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

بہرحال بتیسویں سوال سے آج شروع ہوتا ہے

س نمبر ۳۲ اصل اشیاء میں کیا ہے حلت یا حرمت؟ (الفقیہ ۵ فروری ۲۲ء)

ج نمبر ۳۲ سوال کی ظاہری سطح تو معمولی ہے مگر باطنی میں کھوٹ ہے۔ اس لئے ہم اسکی تمہیدی تفصیل پہلے سناتے ہیں۔

عام طور پر حامیان بدعات اس اصول کو پیش کیا کرتے ہیں کہ اصل اشیاء میں حلت ہے اور اشیاء سے مراد لیتے ہیں افعال شرعیہ لہذا جملہ بدعات جائز ہونگی یہ ہے ایسے لوگوں کی پرانی بدفہمی کہ ان کو معلوم نہیں اشیاء اور چیز ہیں اور افعال اور۔ پس سنئے اصل اشیاء میں

کتب مفیدہ تجرید البخاری اردو ہر حصہ مجلد صبح زندگی عہ شام زندگی عہ شب زندگی عہ یہ تینوں کتابیں علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہیں ... تو ہیں نہایت لیکن اگر ان پر عمل کیا جائے تو دنیا نہایت پاکیزہ زندگی بسر کرےگی اور خاوند ایک بی بی کے ہمراہ اچھی زندگی بسر کرسکتا ہے ... شراب مغرب ... انگریزی زنانے

علماء سلف کا اختلاف ہے مگر ہمارا مذہب ہے کہ اشیاءً میں حلت ہے یعنی جبتک کسی چیز کے کھانے یا پینے سے شرع منع نہ کرے وہ حرام نہیں مثلاً ہمارے ملک کے شلغم یا گاجریں وغیرہ سب کے نزدیک اسی لئے حلال ہیں کہ ان کی بابت آیات و احادیث میں کوئی منع نہیں آیا۔ یہ حکم آیت مندرجہ ذیل سے ماخوذ ہے

قُلْ لَّا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً الآیۃ

(یعنی اے نبی! تو کہدے کہ جو کلام میری طرف بذریعہ وحی آتا ہے اس میں سوائے چند چیزوں مردہ خنزیر وغیرہ کے کوئی چیز حرام نہیں پاتا)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ بغیر شرعی حکم کے کوئی چیز حرام نہیں ہو سکتی۔ مگر افعال میں سے کسی کام کو کار ثواب جاننا اس کا ثبوت بھی شرعی ثبوت پر موقوف ہے یعنی جسطرح کسی چیز کا حرام ہونا شرعی حکم پر موقوف ہے۔ اسی طرح کسی کام کا موجب ثواب ہونا بھی شرعی ثبوت پر موقوف ہے۔ یہ اصول صریح ہے اوس حدیث میں جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

من عمل عملاً لیس علیہ امرنا او عملنا فھو رد (الحدیث)

(یعنی جو کوئی ایسا کام کرے جسپر ہمارا نبی (صلے اللہ علیہ وسلم کا) حکم یا عمل نہیں وہ رد ہے)

پس ان دونوں (اشیا اور افعال) میں فرق سمجھو اور آگے چلو۔

س نمبر ۳۳ آیت قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ الآیہ اور حدیث لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ الحدیث اپنے حکم میں نافذ ہیں یا منسوخ؟

(الف) اگر منسوخ ہیں تو اسکی ناسخ کونسی آیت اور کونسی حدیث ہے۔

(ب) اگر منسوخ نہیں نافذ ہیں تو جو شخص یہ کہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی ہونی چاہیئے وہ بے دین مخالف قرآن ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مخالفت کس کو کہتے ہیں؟

(ج) باپ کی تعظیم اور محبت بمقابلہ بڑے بھائی کے زیادہ ہونی چاہیئے یا نہیں؟

(د) اگر کوئی بزرگ یا بادشاہ یا استاد اپنے کسی غلام یا نوکر یا شاگرد کو ازراہ محبت یا انکساری بھائی کہدے تو کیا اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ بھائی بن گیا؟ اس پر کیا ایسے غلام یا نوکر یا شاگرد کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ بزرگ یا بادشاہ یا استاد کو اپنے بھائی سے زیادہ وقعت نہ دے؟"

(الفقیہ)

ج نمبر ۳۳ کیسا معقول سوال ہے۔ نسخ احکام میں ہوتا ہے مگر سائل اخبار کی بابت پوچھتا ہے۔ یہ سوال بالکل اس سوال کے مشابہ ہے جو کوئی پوچھے کہ دیوار اندھی ہے یا سوانکھی؟ پس ہم صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ آیت اور حدیث دونوں بحال خود نافذ ہیں۔ ہاں بڑے بھائی کا لفظ بہت پرانا کانٹا ہے جو رہ رہ کر چبھتا ہے۔ کاش اس سوال سے پہلے اصول کلام ملحوظ رکھا جاتا۔ جو یہ ہے۔

تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ باطل (کسی کلام کی ایسی تفسیر کرنی جو متکلم کے خلاف منشا ہو غلط ہے)

مولانا شہید دہلوی قدس سرہ نے تقویت الایمان میں یہ لفظ (بڑے بھائی کا) لکھا ہے مگر نہ اپنی طرف سے نہ اپنے باپ دادا کی جانب سے بلکہ قرآن و حدیث کے صحیح الفاظ سے جنمیں حضرات انبیاء کو امت کا بھائی کہا گیا ہے اخاھم صالحًا۔ اخوھم ھود وغیرہ ملاحظہ ہو۔ تو کیا یہ آیات و احادیث جن معنے سے بھی نبی کو امت کا بھائی فرماویں وہ معنے کچھ قابل تسلیم ہیں یا نہیں۔ ہاں صاحب! سنئے بھائی سے مراد یہاں یہ نہیں جو باپ کے مقابلہ میں ہے جیسا کہ آپنے سمجھکر ضمن ج میں سوال کیا ہے بلکہ بھائی سے مراد وہ ہے جو باپ دادا بلکہ بابا آدم کو بھی شامل ہے یعنی بنی نوع انسان کا فرد۔ مولٰنا شہید رضی اللہ عنہ کی مراد اوس جگہ صاف ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام باوجود عہدۂ نبوۃ و رسالت کے نوع انسانی کے ایک فرد ہیں۔ مگر نہ صرف فرد بلکہ کامل افراد خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو اکمل افراد انسانی ہیں۔ چنانچہ شہید مرحوم اس بارے میں اپنا ایمان تقویت الایمان کے دیباچہ ہی میں ظاہر فرما چکے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"الٰہی ہزار ہزار شکر ہے تیری ذات پاک کا کہ ہمکو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدھی راہ پر چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنایا اور ان کی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور ان کے نائبوں کی جو ان کی راہ بتاتے ہیں اور ان کے طریقہ پر چلاتے ہیں محبت دی سو اے پروردگار ہمارے تو اپنے حبیب اور اسکی آل و اصحاب پر اور اسکے سب نائبوں پر ہزار ہزار درود اور سلام بھیج اور اس کی پیروی کرنے والوں کو رحمت کر۔ اور ہمکو انہیں شریک کر اور ہم سب کو اوسی راہ پہ جیتے اور مرتے قائم رکھ اور اسی کے تابعوں میں گن رکھ آمین"

چونکہ اس بڑے بھائی سے مراد اکمل (متبوع) افراد انسانی ہے اس لئے اس کی نسبت باپ دادا کا سوال کرنا گویا اس خطاب کے تحت آتا ہے ؏

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

البتہ سوال ضمن (د) بہت معنے خیز ہے۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو خود بھی ان آیات و احادیث کا کھٹکا لگا ہوا ہے جنکی بناپر شہید رضی اللہ عنہ نے یہ فقرہ لکھا ہے الحمدللہ اب فیصلہ قریب آگیا۔ پس سنئے!

وہ بادشاہ یا استاد اگر اس رتبے کے ہیں کہ اون کا ہر فقرہ بلکہ ہر لفظ سند شرعی ہو تو جن معنے سے انہوں نے ماتحت کو بھائی کہا ہے اون معنے سے ماتحت بھی اخوت کا خیال رکھ سکتا ہے اسمیں کوئی حرج نہیں۔ (باقی باقی)

حیات طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ کی مفصل و مکمل سوانح عمری مع جنگی کارناموں کے۔ ہر مخالف و موافق کو پڑھنی چاہیئے۔ حجم ضخیم قیمت سے منیجر

قادیانی مشن

انعامی مضمون یکصد روپیہ

گذشتہ پرچہ میں جس انعامی مضمون کا ہم نے اعلان کیا تھا وہ بجولہ وقتہ آج شائع کرتے ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ علماء اسلام میں باوجود اختلاف مسائل کے ایک دوسرے کی دیانت پر بھروسہ کیا کرتا تھا۔ ائمہ اربعہ کے مقلدین گو جدا جدا مذہب رکھتے ہیں مگر دیانت اور صداقت کے لحاظ سے ایک دوسرے کی روایات کو قبول کرتے چلے آئے ہیں کیونکہ فن روائت میں راست گو، صداقت شعار تھے۔ کسی مخالف مذہب کی مخالفت اور بات ہے۔ اوس کی دیانت اور راست گوئی اور چیز ہے۔ یہانتک کہ محدثین کا اصول ہے کہ کوئی شیعہ بھی اگر دیانتدار راستگو ہو تو اُس کی روائت بھی اگر اس کی مذہبی بدعات کی تائید میں نہ ہو تو قبول کی جاتی ہے۔ کیونکہ روائت کی قبولیّت اوس کی صداقت پر مبنی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی روائت بیان کرنے میں ایک شیعہ جتنے بھی معتبر راوی نہ تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب اگر کسی حدیث کو بیان کریں تو صرف اون کے الفاظ پر بھروسہ نہ کیا جائے تاوقتیکہ اصل کتاب کو نہ دیکھا جائے۔ یہی معنے اُن کے خائن اور بے اعتبار ہونے کے ہیں۔

محدثین متاخرین میں حافظ ابن حجر اور علامہ عینی حنفی اپنے اپنے مذہب کے بڑے حامی ہیں مگر فن روائت میں انکا اعتبار ہے۔ انکی تخریج حدیث پر مدار کار رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا پنجابی نبی باوجود ادعاء نبوت و رسالت کے اس قابل نہیں کہ انکی روائت پر مدار کار رکھا جائے تاوقتیکہ اصل کتاب نہ دیکھی جائے۔

یہ ہے ہمارا دعوےٰ جسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ پس سُنیئے!

مرزا صاحب آنجہانی نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے متعلق آسمان کا لفظ کسی حدیث میں نہیں آیا۔ چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

"والعجب من القوم انہم یفہمون من نزول عیسےٰ نزولہ من السماء ویزیدون لفظ السماء من عندھم ولا تجد اثارہ فی حدیث" (حمامۃ البشریٰ ص [illegible])

یعنی تعجب ہے علماء اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے سمجھتے ہیں کہ وہ آسمان سے اُترینگے اور سماء کا لفظ اپنے پاس سے زیادہ کرتے ہیں اور تم کسی حدیث میں اسکا نشان نہ پاؤگے"

یہ ہے مرزا صاحب کا دعوٰی۔ بہت خوب! اِس دعوے کو ہم چنداں موردِ عتاب نہ بناتے بلکہ معمولی عدم علم پر مبنی قرار دیدیتے۔ اگر مرزا صاحب کی دوسری عبارات اسی کتاب میں نہ ہوتیں۔ آپ اسی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ [illegible] پر جو لکھتے ہیں وہ قابل غور ہے فرماتے ہیں:۔

"فی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم علی جبل افیق اماما ھادیا حکما عادلا بیدہ حربۃ یقتل الدجال و تضع الحرب اوزارھا"

یعنی ابن عباس نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے حضرت عیسیٰ امام عادل ہوکر اُترینگے وغیرہ"

کتاب کنز العمال کی ساتویں جلد ص ۲۶۸ اور منتخب کنز بر حاشیہ مسند احمد جلد ۶ ص ۵۶ پر یہ حدیث موجود ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ینزل اخی عیسےٰ بن مریم من السماء علی جبل افیق اماما عادلا۔ الحدیث۔

اِس حدیث میں آسمان سے اُترنے کا لفظ صاف ہے۔ مرزا صاحب اسی حدیث کو نقل کرتے ہیں مگر سماء کا لفظ ہضم کر جاتے ہیں۔ کیونکہ اون کے دعوے مندرجہ اسی کتاب حمامۃ البشریٰ ص ۱۸ کے خلاف ہے۔ کیا ایسا شخص جو حدیث کے کسی لفظ کو اپنے دعوے کے برخلاف پاکر چھوڑ جائے پھر اس طرف یہ طرہ کہ عرائے اور دعوے سے کہے کہ کسی حدیث میں لفظ سماء کا نہیں ملتا۔ انصاف سے کہنا ایسا شخص فن روائت میں صادق ہے یا خائن؟

احمدی دوستو! ع

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو!
ہم اگر عرض کرینگے تو شکائت ہوگی

نیاز نامہ

بخدمت

مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی، قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری، حافظ عبداللہ صاحب مدرس روپڑ، مولوی ثناء اللہ صاحب، مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولوی محمد جمال صاحب امرتسری، مولوی محمد علی صاحب واعظ امرتسری وغیرہ علماء اہلحدیث پنجاب زادمجدکم۔

۵۔ اپریل کو جو مباحثہ امرتسر میں مسجد مولوی محمد علی صاحب واعظ ہوا تھا۔ جو ۳۔ شعبان مطابق ۱۴ اپریل کے اہلحدیث میں خانگی مباحثہ کے عنوان سے چھپا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر وہ باقاعدہ اختتام کو پہنچتا تو فیصلہ کن ہوتا۔ مگر افسوس خاتمہ تک نہ پہنچ سکا اب اوسی محلے اور گرد و نواح کے ہمدردان اہلحدیث نے اس غرض کے لئے ایک انجمن بنائی ہے جسکا نام رکھا ہے "انجمن مصلحین برادران اہلحدیث" اس انجمن کی طرف سے مندرجہ ذیل چٹھی بغرض منظوری اور بغرض اشاعت آئی ہے جو اون کے حسب منشاء برائے اعلان برادران اہلحدیث درج کی جاتی ہے۔ امید ہے بیرون امرتسر کے اہلحدیث بھائی بھی ان ممبران انجمن مصلحین کی تجویز کی تائید کرینگے اونکی تائید کا ثبوت یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مولوی عبدالاحد صاحب غزنوی مقیم لاہور اور جس جس کو جانتے ہوں بذریعہ خط اس مباحثہ کی طرف راغب کریں اور اُن

فیصلہ آسمانی حصہ اول ۔ دوم ۔ سوم ۔ مرزا قادیانی کی تردید ۔ ہر سہ حصص عہ

خطکی نقل دفتر اہلحدیث میں بھیجیں۔ شائد خدا کے علم میں وہ وقت آگیا ہو جب ہم کہہ سکیں ؎

جذبۂ عشق بحدیست میانِ من و او
کہ رقیب آمد و نشناخت نشانِ من و او

بہرحال وہ مراسلہ یہ ہے (اڈیٹر)

حضرات! السلام علیکم!

گذارش ہے کہ جو مباحثہ ۵ اپریل ۳۴ء کو مسجد مولوی محمد علی صاحب واعظ امرتسر میں ہوا۔ افسوس وہ ناتمام رہا ہم لوگ اسی دن سے اس فکر میں ہیں۔ کہ مدت کی یہ نزاع بہت جلد دور ہو جائے۔ ہم نے جو فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اصل جڑ نزاع اس مسئلہ میں یہ ہے کہ اقوالِ صحابہ حجت ہیں یا نہیں؟ افسوس اس مسئلہ پر گفتگو پہنچکر رک گئی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں باقاعدہ مباحثہ ہو کر ہمیشہ کا جھگڑا میٹ جائے۔ صورت اس کی ہم نے یہ سوچی ہے۔ کہ آپ دونوں فریق ایک جا بیٹھکر گفتگو کر کے کسی مسلم منصف سے فیصلہ کرالیں تاکہ امرتسر سے یہ پرانا داغ دور ہو جائے۔ اس خدمت کے انتظام اور اخراجات کے لئے ہم خادمان ذمہ دار ہیں ہم دونوں فریقوں کو خدا کے نام اور شریعت محمدیہ کے ناموس کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ آپ دونوں فریق ہماری درخواست کو منظور فرما دیں۔

اطلاع ہم دستخط کنندگان فیصلہ کرچکے ہیں کہ جو فریق فیصلے کی طرف نہیں آئیگا ہم اس کو غلطی پر سمجھینگے۔ اس درخواست کی منظوری خواہ بذریعہ اخبار اہلحدیث دیں یا مفصلہ ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔

واحد الدین سکرٹری انجمن مصلحین برادران اہلحدیث امرتسر قلعہ بھنگیاں کوچہ مسجد لعل خاں)

اسمٰعیل وحبیب اللہ سوداگران پشمینہ امرتسر مستری دین محمد کٹرہ سفید۔ محمد شریف سکرٹری بزم ... امرتسر کٹرہ کرم سنگھ۔ محمد صدیق محلہ بھنگیاں کوچہ خراسیاں غلام محمد المشہور پٹواری کوچہ خراسیاں۔ حافظ کرم داد کٹرہ خزانہ۔ بدرالدین قلعہ بھنگیاں۔ عبداللہ حسن قلعہ بھنگیاں۔ غلام محی الدین قلعہ بھنگیاں کوچہ ککلتیاں۔ حسین کٹرہ کرم سنگھ۔ فتح الدین سوداگر صابون بازار ٹوکریاں۔ محمد محمد کٹرہ سنت سنگھ۔ ابراہیم صراف کٹرہ سفید ولد غلام محی الدین۔ محمد اسمٰعیل قلعہ بھنگیاں۔ عبداللہ کٹرہ سفید۔ محمد الدین قلعہ بھنگیاں۔ شہاب الدین کٹرہ سفید۔ شیخ سلام الدین بزاز کٹرہ سفید۔ محمد ابراہیم قلعہ بھنگیاں۔ چراغ الدین قلعہ بھنگیاں۔ عبدالعزیز کٹرہ جہانسنگھ۔ محمد فضل الدین ولد شیخ شیر محمد۔ شبیر محمد چوبستی اٹاری۔ عبدالواحد کوچہ جٹاں۔ چوہدری چراغدین بازار پٹرنگاں۔ عبدالمجید کلرک دفتر نہر ڈویژن سوم کٹرہ بھائی۔ علم الدین مہتمم شفاء منزل اینڈ کو امرتسر قلعہ بھنگیاں۔ حمید اللہ سوون بی۔ اے۔ عبدالغنی کٹرہ حکیماں۔ عبداللہ قلعہ بھنگیاں کوچہ مسجد لعل خاں۔ عبدالواحد کٹرہ خزانہ۔ خدابخش قلعہ بھنگیاں۔ اللہ بخش مدرس قلعہ بھنگیاں۔ عبدالرحمن خراسی قلعہ بھنگیاں۔ شیخ عبدالرحمن قلعہ بھنگیاں۔ فضل دین قلعہ بھنگیاں۔ خدابخش قلعہ بھنگیاں۔ شیخ عبید اللہ بی۔ ٹی۔ قلعہ بھنگیاں وغیرہ۔

خاکسار ابوالوفاؐ میں آپ لوگوں کی سعی جمیل کی قدر کر کے اس تجویز کو منظور کرتا ہوں۔

اس کے بعد تھوڑا سا اپنا درد دل سناتا ہوں

سر کنم شکوی اگر تاب شنیدن داری ؎
سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

گو خدا کے فضل سے یہ نزاع جیسی زور شور سے اٹھی تھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ تاہم میں ہمیشہ اس کے رفع کرنے کا محرک رہا ہوں۔ جس کی دو وجہ ہیں۔

(۱) ایک تو وہ حدیث مجھے ہر وقت یاد رہتی ہے جس میں ارشاد ہے۔

وفساد ذات البین هی الحالقة

(یعنی آنحضرتؐ فرماتے ہیں آپس کی پھوٹ تباہ کر دینے والی ہے)

(۲) دوم میں دیکھتا ہوں کہ ۱۹۰۴ء میں جب یہ نزاع پیدا ہوئی تھی۔ اوس وقت کے جتنے علماء کو اس میں کم و بیش دخل یا مس تھا۔ اون میں سے اکابر سب گذر گئے۔ شیخ حسین یمنی۔ مولانا محمد بشیر سہسوانی۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی۔ مولانا شاہ عین الحق پھلواری۔ مولانا عبدالجبار عمرپوری۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی۔ مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری۔ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ مولانا احمد اللہ امرتسری۔ مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی۔ مولانا فخری مدراسی اخیر میں سب کا رکن بزرگ ذکی اور باخبر مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس قافلہ کی روانگی پر غور کرتا ہوں تو بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

خیال گذرتا ہے کہ خدا جانے ہم بھی کس روز اور کس وقت چل دیں۔ مالک کے سامنے پیش کرنے کے قابل کوئی عمل نظر نہیں آتا۔ کیا یہی پیش کرینگے جس کی بابت اوس کے سچے رسول نے فرمایا ہے:

فساد ذات البین هی الحالقة

اس لئے میں ہر ایک معقول تجویز سے اس فساد کو رفع کرنے کے لئے تیار رہا ہوں۔ آپ لوگوں نے جو بات سوچی ہے۔ معقول ہے۔ میں اس کو بلا چون و چرا تسلیم کرتا ہوں۔

ہاں اتنا بطور حاجۃً فی نفس یعقوب قضاها عرض کر دینا ضروری جانتا ہوں۔ کہ یہ صحبت کسی خیر و برکت کی مثمر ہو۔ لہذا اس کے متعلق گفتگو کی شرائط طے کرنے کیلئے فریقین کا ایک ایک ممبر اور ایک آپکی انجمن کا نمائندہ تینوں ملکر شرائط کا تصفیہ کردیں۔ اور بعد عید کسی روز صحبت ہو جائے۔

ضروری درخواست حضرت سید محبوب شاہ صاحب ساکن سکھو و مولوی محمد یوسف صاحب ساکن زیرہ ضلع فیروزپور (پنجاب) نے قبل ازیں جو تحریک کی تھی۔ امید ہے وہ اپنی تحریک بھی جاری رکھکر اس تحریک میں شریک ہو جائینگے۔

کیا عجب خدا ہماری کدورتوں کو دور کر دے۔ اور ہم کو سلف صالحین کی روش پر چلنے کی توفیق بخشے۔

تقلید شخصی اور سلفی دونوں مضمون یہ عالمانہ اور قابل دید بحث قیمت ۷۔ منیجر

[illegible]

اسلام کی اخلاقی اور تمدنی روح

اے محبان ملک وملت! یہ بات دنیا میں مسلّم ہوچکی ہے کہ مسلمانوں کی شہرت روئے زمین پر بعض فتوحات اور انکی شان وشوکت اور وسعت سلطنت اور دولت وثروت کے سبب سے نہیں ہوئی۔ بلکہ انکی ناموری کا بڑا باعث یہ تھا کہ اس وقت دنیا میں جسقدر قومیں موجود تھیں مسلمان اپنے شائستہ اخلاق اور پاکیزہ تمدن اور اعلیٰ تہذیب اور لطف معاشرت کے لحاظ سے ان سب سے سبقت لیگئے تھے۔ جہاں بھر کی تاریخیں چھان ڈالو۔ آخر کار اس نتیجہ پر ضرور پہونچو گے کہ ایسے عمدہ اور پاکیزہ اخلاق اور ایسی لطیف اور اعلیٰ معاشرت کے لوگ ان سے پہلے اس دنیا میں کبھی پائے نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ اب کوئی قوم روئے زمین پر ایسی موجود ہے جس کی تہذیب اور شائستگی کا درجہ اس قدر بلند ہو جس قدر کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا۔ کیونکہ جو قومیں اب اعلیٰ سے اعلےٰ تربیت یافتہ اور مہذب خیال کی جاتی ہیں۔ انکی تہذیب مسلمانوں کی گذشتہ تہذیب کا صرف ایک خاکہ ہے۔ مگر وہ خاکہ ابھی چمکا کر تصویر نہیں بنایا گیا۔

اس بات پر خیال کرنے سے کس قدر حیرت ہوتی ہے کہ جو قوم اس قدر بلند درجہ تہذیب وشائستگی کا رکھتی تھی۔ اور جس کی شرافت اور فضیلت دنیا میں تسلیم کی جاتی تھی۔ اور جس کے سامنے دنیا کی تمام قومیں زانوئے ادب تہ کرتی تھیں اور جس کے حسن اخلاق اور حسن معاشرت کی کوئی نظیر نہ اس سے پہلے دنیا میں موجود تھی نہ اب موجود ہے۔ آج اسی قوم کو دنیا میں ذلیل ترین اقوام خیال کیا جاتا ہے۔ اور ادبار اور تنزل کی گھٹا سب قوموں سے زیادہ اسی قوم کے مطلع پر چھائی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش بہت سے مصنفوں اور عالموں نے کی ہے۔ مگر ہمارے نزدیک مسلمانوں کی ترقی اور تنزل کا راز یورپ کے ایک نہایت روشن خیال مصنف کے ان فقروں میں پوشیدہ ہے۔ جو کہتا ہے کہ قرن اول میں جو صدا مرکز وحی والہام سے اٹھتی تھی اسکی زبان عربی تھی۔ اور جن مسلمانوں کو شریعت پر اس نے مخاطب کیا تھا۔ ان کی زبان بھی عربی تھی۔ پس جو نصیحت اور ہدائت کی بات آنحضرت کی زبان مبارک سے نکلتی تھی وہ فوراً مسلمانوں کے دل میں بیٹھ جاتی تھی۔ اور وہ اسپر عمل کرنا شروع کردیتے تھے۔ مگر جب مذہب اسلام ممالک عجم میں پہنچا تو ان ملکوں کے مسلمانوں کی زبانیں اور تھیں اور اسلام کے روشن احکام اور اسکی نورانی ہدائتیں عربی زبان میں تھیں۔ یہ اختلاف مثل ایک خندق کے تھا اور یہ خندق اسلام اور مسلمانوں کے درمیان حائل تھی اور روز بروز وسیع ہوتی جاتی تھی۔ کیونکہ قرآن مجید کے سوا حدیث اور فقہ کی کتابیں بھی جنکی تصنیف وتالیف کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا تھا۔ عربی زبان میں لکھی جاتی تھیں علماء کا گروہ بہ نسبت عام لوگوں کے محدود تھا۔ اور صرف علماً ہی اس زبان کی گہرائیوں اور نزاکتوں پر مطلع ہوسکتے تھے۔ اسی سبب سے عام آدمیوں نے مذہب کا مدار صرف علماء کی زبان پر رکھا تھا۔ اور جو کچھ وہ زبان سے کہتے تھے۔ اسکو وہ بغیر نکتہ چینی اور تحقیق کے تسلیم کرلیتے تھے رفتہ رفتہ عام مسلمان سرچشمہ اسلام سے کوسوں دور ہوگئے اور وحی والہام سے براہ راست فیض اٹھانے سے محروم رہگئے۔ اب ان کی آنکھیں اخلاق اور تمدن کے ان پاکیزہ نمونوں کے دیکھنے سے منور نہیں ہوسکتی تھیں جو قرون اولیٰ میں موجود تھے اور ان کے کان ان نصیحت خیز اور ہدائت آمیز صداؤں کے سننے کی فیضیاب نہیں ہوسکتے تھے جو عہد نبوت اور عہد صحابہ میں سنی جاتی تھیں۔ یہی سبب تھا کہ ان کی ترقی کی رفتار دھیمی پڑگئی۔ ان کی شائستگی کے ستارے دھندلا گئے۔ ان کے اخلاق تاریک ہوگئے۔ انکا طرز معاشرت بگڑکر رہگیا۔ صاحبو! قرآن مجید اور احادیث نبوی میں حسن اخلاق اور حسن معاشرت کی جو تعلیم دیگئی ہے۔ وہ فی الحقیقت بے نظیر ہے۔ اگر ہم ان مقدس ہدائتوں اور نصیحتوں پر عمل کریں اور اپنے اخلاق اور معاشرت کو ان ہدائتوں اور نصیحتوں کے موافق پاکیزہ بنائیں تو اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ اپنی کھوئی ہوئی ترقی اور تہذیب کو ازسرنو حاصل کرسکتے ہیں۔ قرآن مجید میں خداوند عالم نے جابجا مسلمانوں کی ہدائت کی ہے کہ وہ اتفاق واتحاد کے شیرازہ کو بکھرنے نہ دیں۔ ایک دوسرے کیساتھ ہمدردی اور نیکی سے پیش آئیں۔ جو فرائض ان کی گردن پر ہیں ان کو سرگرمی اور مستعدی سے انجام دیتے رہیں ہر کام میں استقلال اور ثابت قدمی سے کام لیں۔ اپنی حالت کی اصلاح کو مدنظر رکھیں۔ دولت وثروت پر مغرور نہوں بلکہ قرآن مجید بلند آواز سے پکارتا ہے کہ قوموں کی ترقی اور تنزل کا راز اخلاق اور معاشرت ہی میں پوشیدہ ہے۔ جس قوم میں نیکیاں پھیلی ہوئی ہوں اور جس کے اخلاق پاکیزہ اور معاشرت عمدہ ہو وہ روئے زمین سے ناپید نہیں ہوسکتی۔ برخلاف اسکے جس قوم میں پھوٹ پڑگئی ہو۔ جس کے افراد کے دل بکھر رہے ہوں۔ جس میں بدیوں کا عالمگیر طوفان برپا ہو۔ جو اپنے فرائض کو فراموش کرچکی ہو۔ وہ دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ بلکہ بہت جلد ملیامیٹ ہوجاتی ہے۔ اور اس کی جانشین کوئی اور ہوجاتی ہے چنانچہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! ہم نے تمکو ایک معتدل قوم بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو۔ اور رسول تم پر گواہ رہے۔ تمہاری قوم دنیا میں بہترین قوم ہے اور تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ دنیا کو اچھی باتیں بتاؤ اور بری باتوں سے روکو۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو اہل دنیا کو نیکی پر مائل کرے۔ اچھی اچھی باتیں بتائے اور بری باتوں سے روکے۔ تم اس قوم کی مانند نہونا۔ جس میں خدا کی کھلی نشانیاں آنے کے بعد تفرقہ اور اختلاف ہوگیا ہاں سب ملکر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اور بکھر نہ جاؤ خدا کے اس احسان کو یاد کرو کہ تم آپس میں دشمن تھے خدا نے تمہارے دل ملائے۔ اب تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے۔ پس آپس میں تکرار نہ کرو۔ ورنہ سست اور کمزور ہوجاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی۔ خدا نے زمین پر تمکو اپنا خلیفہ کیا اور تم سے ایک کا درجہ ایک پر بلند کیا۔ تاکہ اس امانت میں تمہاری آزمائش کی جائے تو خدا نے تمکو میسر

قرآن اور دیگر کتب۔ دیگر الہامی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن مجید کو ترجیح دیگئی ہے ۲ ربیع

کی ہے۔ اے مسلمانو! امتحان میں ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کی ہمت بندھاؤ۔ اور کام میں لگے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ شاید تم کامیاب ہو۔ کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اتنا کہکر چھوٹ جائینگے کہ ہم مسلمان ہو چکے اور وہ آزمائے نہ جائینگے۔ اے مسلمانو! کیوں ایسی بات منہ سے نکالتے ہو جو نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ کہ تم ایسی بات زبان سے نکالو جسپر عمل نہیں کرتے ہو۔ جو لوگ اپنی کرتوت پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ بے کام کئے انکی تعریف کی جائے۔ انکو خدا کی سزا سے بچا ہؤا خیال نہ کرو۔ اون کے لئے سخت سزا ہے۔ اگر تم خدا کے حکم سے پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل دیگا۔ اور وہ تم جیسے نہیں ہونگے اگر خدا چاہے تو تم کو درمیان سے اٹھالے اور تمہارے بعد جسکو چاہے خلیفہ بنائے۔ ہر ایک قوم کو مہلت دیگئی ہے اور جب وہ مہلت تمام ہوتی ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے رہتی ہیں نہ آگے نکل سکتے ہیں۔ خدا کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں چھینتا جبتک کہ وہ اپنی حالت کو بدل نہ ڈالیں۔ خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ اپنی حالت آپ نہ بدلیں۔ خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ خود انسان اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ خدا ان بستیوں کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا جس کے باشندے نیک ہوں۔ جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اپنا فرمان اس بستی کے عیش پرستوں اور دولتمندوں کو بھیجتے ہیں۔ اور وہ نافرمانی کرتے ہیں پس ان پر حجت تمام ہوتی ہے۔ اور ہم اون کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر ڈالا ہم نے تم کو اتنی دیر تک دنیا میں نہیں ٹھیرایا۔ جتنی دیر تک انکو ٹھیرایا تھا۔ ہم نے اون کے سروں پر آسمان کو برستا اور ان کے پاؤں تلے نہروں کو چلتا چھوڑا۔ پھر ان کو ان کی نافرمانی پر تباہ کر ڈالا۔ اور ان کی جگہ دوسری قوم کو جانشین کردیا۔ ہم ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپا چکے ہیں۔ جو قوت اور زور میں۔ آرام اور تکلف کے سامانوں میں ان سے کہیں زیادہ تھیں۔ وہ چلانے اور فریاد کرنے لگے۔ حالانکہ نجات کا وقت گذر چکا تھا۔ کیا ہے کہیں بھاگنے کا ٹھکانا؟ اے مسلمانو! کیا اب تم ان میں سے کسی کے پاؤں کی آہٹ پاتے ہو۔ یا کسی کی آواز سنتے ہو۔ اس میں نصیحت ہے ان کے لئے جو دل لگاتے یا کان رکھکر سنتے ہیں۔ ہم نے بہت سی بستیاں برباد کر ڈالیں جن کے رہنے والے بے اعتدالیاں کرتے تھے اور اپنی خوشحالیوں پر اتراتے تھے۔ جب انہوں نے ہماری آفت اور غضب کی آہٹ پائی تو یکایک ان بستیوں سے نکل بھاگنے لگے۔ مت بھاگو اور پھر جاؤ۔ جہاں تم عیش مناتے تھے اور اپنے گھروں میں بیٹھو۔ شاید کوئی پوچھنے والا آکر تم سے پوچھے۔ وہ کہنے لگے افسوس ہم ظلم کرتے تھے۔ وہ بھی فریاد کرتے رہے یہانتک کہ ہم نے اون کو کاٹ کر ڈھیر کردیا اور وہ آگ کی طرح بجھکر رہ گئے۔ یہ ہیں گھر ان کے جو اُن کے بعد دیر تک آباد نہیں رہے۔ ان کی چھتیں زمین پر آرہی ہیں۔ عالیشان محل ویران ہیں۔ کنوئیں بیکار ہیں نہیں ہیں ان کی میراث لینے والے۔ ہم نے تم جیسی بہت سی قوموں کو ہلاک کردیا ہے کیا ہے کوئی سوچنے والا اور نصیحت پکڑنے والا؟ ہم تمہاری آس پاس کی بستیوں کو مٹا چکے ہیں۔ اور بار بار اپنی نشانیاں دکھا چکے ہیں۔ کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا غضب راتوں رات نازل ہؤا اور وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ اُن پر دن چڑھے ہماری آفت آپہنچے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ کیا وہ زمین پر چلکر نہیں دیکھتے کہ اگلوں کا کیا انجام ہؤا جو نہایت زبردست تھے۔ جو زمین کو جوت کر اُن سے زیادہ آباد کر چکے تھے۔ خدا نے اُن کو انکی نافرمانیوں پر پکڑا۔ کیا ان کو اس بات سے عبرت نہیں ہوئی۔ کہ ہم اُن سے پہلے بہت سی قوموں کو ملیامیٹ کر چکے ہیں جنکی بستیوں میں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ اسمیں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں اُن کیلئے جو سوچتے اور سمجھتے ہیں وہ جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے اور سرکشی کرتے ہیں۔ انکی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں ہیں۔ اُن کے کان ہیں مگر سنتے نہیں ہیں وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ اور وہی غافل اور بے خبر ہیں فقط ✤ (ابوالنصر محمد فاضل بستوی (ملا فاضل) از مدرسہ رحمانیہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

چیلنج

بخدمت مولوی عبدالرحیم کریوالاہی و ملا ملتانی و اڈیٹر الفقیہ وغیرہ

ہردو صاحبان کیخدمتمیں مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ برائے مہربانی مفصلہ ذیل سوالات کو حل فرماکر مشکوری کا موقع دیویں۔

(۱) تقلید کی جامع اور مانع تعریف کیا ہے؟

(۲) غیر مقلدین از روئے قرآن وحدیث مسلمان ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ان کو مساجد اللہ سے روکنا کیا معنے رکھتا ہے؟ اگر نہیں تو ان کی مسلمان نہ ہونیکی شرعی دلیل کیا ہے؟

(۳) امام اعظم نے اپنی خاص تقلید کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ اگر دیا ہے تو کتب فقہ میں صاحبین کے اقوال کو مفتیٰ بہ کیوں قرار دیا گیا اور اقوال امام کو متروک کیوں ٹھیرایا گیا؟

(۴) مذہب حنفی کیا چیز ہے فقط امام ابوحنیفہ کے اقوال وافعال ہی داخل مذہب ہیں یا اور فقہاء کے اقوال بھی؟ اگر صرف اقوال امام ہی کا نام مذہب ہے تو اُن کے خلاف میں صاحبین کے اقوال پر عمل کرنے سے آدمی حنفیت سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اگر ان کے اقوال بھی داخل ہیں تو پھر یہ شخصی نسبت حنفیت کی کیسی؟

(۵) کتب متداولہ فقہیہ مثل ہدایہ، شرح وقایہ، درمختار، عالمگیری، قاضی خان، منیہ، قدوری وغیرہ کتب متون و شروح وفتاوی کے جملہ مسائل بسند صحیح امام صاحب تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں پہنچ سکتے تو ایسے مسائل کا کیا اعتبار ہے؟

(۶) چاروں مذاہب کے برحق ہونیکا کیا معنے ہے اگر مذاہب اربعہ کے کل مسائل مطابق انزل اللہ و اس کے تعامل کے ہیں تو حالت اختلاف میں چاروں برحق کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اگر حق ایک ہی میں منحصر ہے تو چاروں کو برحق کہنا بیکار ہے اگر چاروں ہی بحیثیت مجموعی حق پر ہیں تو پھر التزام مذہب واحد کیوں؟

نوٹ ان جملہ سوالات کے جوابات مدلل ومفصل بحوالہ صفحہ کتاب

فتاوے

س نمبر ۱۵۷ زید صبح کاذب سے پہلے اذان کہتا ہے۔ اور بکر کہتا ہے صبح کاذب سے پہلے اذان کہنی ناجائز ہے اور اذان صبح کی صبح صادق کے وقت کہنی چاہیئے۔ آپ حدیث سے جواب دیں کہ زمانہ رسالت میں کیا طریقہ تھا؟ اور صبح کی اذان کس وقت ہوا کرتی تھی۔؟ (اللہ داد سکنہ ہنج ڈاکخانہ گلیانہ)

ج نمبر ۱۵۷ زمانہ رسالت میں صبح کی اذان صبح صادق کے طلوع کے وقت ہوتی تھی۔ حضرت بلالؓ مطلع کیطرف منہ کرکے تاکتے رہتے تھے

س نمبر ۱۵۸ زکوٰۃ اور صدقات کا روپیہ کیا تعمیر مسجد میں دینا جائز ہے؟ کیا ایسا روپیہ ہندؤں کے خیراتی کاموں مثل مدارس ہنود میں دینا جائز ہے یا کانگرس یا تلک سوراج فنڈ میں دیا جاسکتا ہے۔؟

(خادم خریدار نمبر ۹۵۴۰۔ از شارگ بلوچستان)

ج نمبر ۱۵۸ زکوٰۃ کے مصارف میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔ اس کی تفسیر میں چند اقوال ہیں ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ مساجد پر بھی زکوٰۃ لگ سکتی ہے (تفسیر معالم) خاکسار کے علم ناقص میں اس لفظ فی سبیل اللہ کے معنے ہر نیک کام کے ہیں۔ ان نیک کاموں میں مسجد بھی ہے۔ اللہ اعلم۔ ہندؤں کے مدارس کی امداد یا تلک سوراج فنڈ دنیاوی کام ہیں اس لئے زکوٰۃ فنڈ سے جو خالص مذہبی ہے۔ انہیں امداد نہ دی جائے۔

س نمبر ۱۵۹ زید کو بوجہ اپنے پیشے یا رسوخ کے بعض دکاندار برضا و رغبت اشیاء بازار سے کسی قدر سستے نرخ پر فروخت کرتے ہیں۔ کیا زید کے لئے ایسی چیز خریدنا جائز ہے؟ (، ، ،)

ج نمبر ۱۵۹ زید کو ایسی چیز کا لینا جائز ہے۔ ایسی مثالیں تو بہت ملتی ہیں مثلاً کسی عالم کی یا کسی درویش کی وجاہت سے دکاندار قیمت میں تخفیف کردیتے ہیں۔

(۲ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۶۰ اختلافات مذاہب اظہر من الشمس ہیں۔ فریقین بوقت مباحثہ یہی کوشش کرتے ہیں کہ قول امام مقدم ہو اور تکرار ایسی بڑھجاتی ہے کہ ایک فریق دوسرے کو مغلوب کہتا ہے پھر ہر ایک ازروئے انصاف مغلوب نہیں کہا جاسکتا جبتک کہ آیات مقدسہ و احادیث شریفہ سے ثبوت نہ ہو۔ قول امامین (رحمہم اللہ تعالیٰ) حجت کو پایہ تکمیل تک نہیں پہونچا سکتا۔

انہی حجتوں میں سے ایک حجت کتے کے نجس ہونے کی ہے۔ تینوں مذہبوں (حنفی۔ شافعی۔ حنبلی) میں کتا کم وبیش نجس ہے۔ لیکن مذہب مالکی میں کتا بالکل نجس ہی نہیں بلکہ مقلدین مالکی بقول امامؒ پیش کرتے ہیں کہ بوقت ضرورت یا بغرض صحت بچہ سگ تین ماہ سے کم عمر ذبح کرکے کھا سکتے ہیں اس سے ایسی حیرت ہوتی ہے کہ مقدس مذہب اسلام کے فرقوں نے کیا اندھا دھند مچا رکھی ہے کہ جس کی تہ تک عقل کی رسائی محال ہے۔

لہذا آپ بزرگوار کی خدمت میں ونیز جمیع علمائے کرام مقلدین وغیر مقلدین کی خدمات بابرکات میں مؤدبانہ التماس ہے کہ مسئلہ ہذا بتفصیل وتشریح بحوالہ احادیث صحیحہ اخبار اہلحدیث میں بیان فرمائیں کہ کتا کس حد تک نجس ہے اور اُس کے لعاب یا چھوجانے سے نجس شدہ ظروف و پارچات کس طرح پاک ہو سکتے ہیں؟ اس کا خون۔ گوشت۔ ہڈی اور چمڑا۔ (دباغت کرنے سے) مسلمان کام میں لاسکتے ہیں۔ یا نہیں؟ برائے کرم تفصیل سے بیان فرمائیں۔

(محمد علی عباس۔ ڈیری برگ جنوبی افریقہ)

ج نمبر ۱۶۰ کتے کی بابت حدیث شریف میں اتنا آیا ہے کہ جب وہ کسی برتن میں منہ ڈالے تو اس برتن کو سات دفعہ دھوؤ۔ اخیر مرتبہ مٹی سے۔ حالانکہ اور سب نجاستیں تین دفعہ دہونے سے پاک ہوجاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کل اہاب دبغ فقد طہر۔ جو چمڑہ دباغت کیا جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ اس اہاب کے لفظ کو بعض شراح حدیث نے سب چمڑوں پر شامل کیا ہے۔ چاہے سؤر کا ہو یا کتے کا۔ جمہور علماء اس لفظ کو خاص حلال مویشی تک محدود رکھتے ہیں۔ اللہ اعلم۔ (۲ شلنگ ۶ پنس کی قیمت ۱؎۸ وصول ہوئے اور داخل غریب فنڈ کئے گئے)

س نمبر ۱۶۱ کیا ہے حکم شرع کا اس مسئلہ میں کہ مدت سے ایک مسجد میں نماز پڑھی جاتی ہے۔ اب اسکی چھت وغیرہ بوسیدہ ہوگئی ہے دوبارہ اس کو تعمیر کرانا ہے۔ تو کیا اس جگہ کو جہاں نماز پڑہی جاتی ہے۔ دکان یا مکان کی صورت میں بنوا کر کرایہ پر دیدیا جاوے تاکہ اس سے آمدنی ہوجائے اور مسجد کے خرچ میں آتی رہے۔ اور اس کے اوپر مسجد بنا دی جائے۔ ایسا کرنا شرعاً درست ہے اب یہ شبہ ہوتا ہے کہ درجہ تحت میں جو قدیمی مسجد ہے۔ دکان یا مکان کی صورت میں ہونے سے عورت، مرد دنیاداری کے معاملات کرسکتے ہیں اور پاک ناپاک اس میں معیشت کرسکتے ہیں یا نہیں؟ (محمد ادریس ابو عبدالرؤف ساکن اولدن ضلع میرٹھ حال وارد رنگون)

ج نمبر ۱۶۱ جو زمین نماز کے لئے وقف ہو اور اس پر نماز پڑہی گئی ہے وہ ہمیشہ کے لئے اسی کام کے لئے مخصوص ہوگئی۔ انما بنیت المساجد لذکر اللہ۔ پھر اس زمین کو کسی دنیاوی کام کے لئے استعمال کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ ہاں اگر کسی سفید زمین پر قبل از نماز عمارت بغرض کرایہ بنا کر چھت پر مسجد بنائی جائے تو جائز ہے۔ دونوں میں فرق ہے ❖

اطلاع

ہر ایک صاحب فتویٰ کی غلطی پر اطلاع دے سکتے ہیں (مفتی)

قرآن بھیجدیا گیا۔ بنام عطاء الحق مقام بیرو منور گڑھ (عبدالقادر از جکر...)

ملکی مطلع

سرکاری تردید

"ینگ انڈیا" ۳ مارچ ۲۲ء کے پرچہ میں چند سطور نقل کیگئی ہیں جنکا یہ مفہوم تھا کہ چند رضاکارانِ اسلام ساکن مزنگ (لاہور) کو بتاریخ ۱۲ فروری ۲۲ء بحکم سپرنٹنڈنٹ پولیس زدوکوب کیا گیا جس کے سبب اونہیں زخہائے شدید پہونچے چونکہ پولیس کے برخلاف یہ اتہام بیجا ہے۔ اس واسطے ایڈیٹر سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اخبار میں اظہار افسوس کرے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس دو پنجابی اخبارات کے مالکوں کے برخلاف مقدمہ دائر کرنیکو ہے جنہوں نے اس خبر کو زیادہ اہمیت سے مشتہر کیا تھا۔

اہلحدیث

اون دنوں اس خبر کی اتنی شہرت ہوئی تھی کہ صحیح جانکر اہلحدیث میں بھی درج ہو گئی۔ (افسوس)

انقلابات

دنیا کے انقلاب دیکھئے۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ روس برطانیہ اور فرانس کا حلیف تھا۔ اور جرمنوں اور ترکوں کا حریف۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم میں جرمن اور ترکوں نے روس کا زیادہ مقابلہ کیا۔ اس کے تمام علاقے وسط ایشیا سے یورپ تک کے سب فتح کر لئے۔ ترکوں نے اپنی شرکت کی وجہ یہ شائع کی کہ باوجود ہماری علیحدگی کے روس نے ہمارے سمندروں میں جہازات بھیجے اسلئے مجبوراً ہم کو شریک جنگ ہونا پڑا۔ آج وہی روس ہے اور وہی ترک اور جرمن کہ آپس میں گھی کھچڑی بنے ہوئے ہیں۔ جنیوا کانفرنس میں روس اور جرمن کا عہد نامہ ظاہر ہوا تو ایک طوفان مچگیا۔ جرمن پر اعتراض کئے گئے روس پر الگ سوالوں کی بھرمار ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم نے بہت برافروختہ ہو کر کہا کہ روس اور جرمن کی آبادی یورپ میں بڑی ہے اگر یہ متفق ہو گئے تو یورپ کے امن میں بہت خطرہ ہوگا ادہر ترکوں کو بھی بھڑکانے والے روسی (بالشویک) ہیں۔ خدا جانے یہ قوم باوجود لاکھوں جنگجو مرنے اور بے حساب سامان جنگ فنا ہونے کے ملک کے بہت سے صوبے الگ ہونے پر بھی اوسی طرح خم ٹھونک کر کھڑے بلکہ غراتے ہیں۔ اللہ رے تیری شان۔ یقلب اللہ اللیل والنہار

لاہور کی مسجد گرادی گئی۔

لاہور شاہ عالمی دروازہ کے باہر ایک چبوترہ تھا جس پر مسلمان عرصہ سے مثل مسجد کے نماز پڑھتے۔ چند دنوں سے انکو خیال ہوا کہ اس کو باقاعدہ مسجد بنادیں۔ چنانچہ انہوں نے کمیٹی میں درخواست مع نقشہ کے دی۔ جو (حسب بیان اخبارات) کمیٹی کے دفتر میں عرصہ تک پڑی رہی۔ بہت مدت بعد مسلمانوں نے کسی خاص اثر کے ماتحت مسجد کو بنانا شروع کر دیا۔ بس ایک دن میں کھڑی بھی کر دی مگر اوس نقشہ سے مغائر بنائی جو کمیٹی میں پیش کیا تھا۔ کہتے ہیں کچھ زمین کمیٹی کی بھی شامل کر لی۔ مسلمانوں کو دیکھکر ہندوؤں نے بھی اس کے قریب ایک مندر بنا دیا۔ دونوں کا معاملہ کمیٹی میں پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ مسجد کا جو نقشہ کمیٹی میں آیا ہوا ہے۔ اوس سے زیادہ حصہ گرادیا جاتے۔ اور مندر بھی گرا دیا جاوے۔ ہندوؤں نے تو مندر گرادیا مگر مسلمانوں نے اصرار کیا نتیجہ یہ ہوا کہ کمیٹی کی درخواست پر حکومت کیطرف سے مسلح پولیس آئی۔ مشین گنیں چو طرفہ لگائی گئیں۔ اعلیٰ درجہ کی فوجی نمائش ہوئی۔ غرض مسجد مذکور کا زائد حصہ سارا گرادیا گیا۔ کہتے ہیں علماء احناف لاہور نے فتوے دیا کہ مغصوبہ زمین پر مسجد کا بنانا جائز نہیں۔ اس واقعہ سے مسلمانوں کے دلوں کو بہت صدمہ پہنچا۔ ہمارے خیال میں کمیٹی نے بڑی غلطی کی۔ کہ مسلمانوں کو [illegible] میں سوچنے کیلئے موقع بہت کم دیا۔ صرف چند گھنٹے۔ ان کو مہلت چاہئیے تھی مہینوں کی۔ ایسا ہوتا تو کسی نتیجے پر فریقین پہنچ جاتے۔ اب حالت یہ ہے کہ مسجد کے اس واقعہ کا اثر دور تک جائیگا۔ اور آجکل جو لیڈروں کی کوشش سے ہندو مسلم اتفاق پیدا ہوا تھا۔ اسکو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہے چنانچہ منشی حبیب اللہ صاحب کاتب نے بڑے جوش کا ایک اشتہار شائع کیا جسمیں ہندو مسلم اتفاق کے ہمدردوں کو خوب خوب یاد کیا ہے اور اشارۃً بتایا ہے کہ یہ واقعہ ہندوؤں کی کوشش سے ہوا ہے۔ ہماری رائے میں اگر کسی ایک یا کئی ایک ہندوؤں کی کوشش سے ایسا ہوا ہے تو مسلمانوں کو تمام ہندو قوم سے بدمزگی پیدا کرنا سراسر ناعاقبت اندیشی اور دین اسلام کے برخلاف ہوگا۔ اب مسلمانوں کو اس کام میں صرف سکون سے کام لینا چاہئیے اگر مسجد بنانے کا ارادہ پختہ کر چکے ہیں تو بحکم وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا سیدھے راستے سے آنا چاہئیے کہ اول اس زمین کو خریدنے کی کوشش کریں۔ خرید کر حسب منشاء نقشہ دیں اور مسجد بنادیں۔ ہماری دعا ہے خدا مسلمانوں کو ہر نیک ارادہ میں کامیاب کرے۔

جنیوا کانفرنس

آجکل اخباروں میں جنیوا کانفرنس کا بہت چرچا ہے جنیوا کانفرنس کیا ہے؟ یورپ کی سلطنتوں کی ایک مجلس ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ یورپ میں جنگ نہ ہوا کرے۔ بلکہ امن امان رہے۔ اس میں چھوٹی بڑی بہت سی سلطنتیں شریک ہیں مگر چونکہ بحکم بانی فطرت أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ (ہر ایک کو اپنا لالچ ہے) کوئی بات ٹھکانے پر نہیں بیٹھتی۔ کیونکہ فرمان الٰہی پہلے ہی سے جاری ہے

أَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

اسلئے ہر روز اس کانفرنس کی نسبت متوحش خبریں آتی رہتی ہیں۔ کبھی سُننے میں آتا ہے۔ فلاں فلاں حکومت کے سفیر چلدئے۔ کبھی سُننے میں آتا ہے صرف فلاں فلاں سلطنت کے سفیر شریک مجلس تھے باقی بے پروائی کر کے ٹنیس کھیل رہے تھے مگر برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کو شاباش ہے کہ اس مرتے جسم میں روح ڈالے جا رہے ہیں۔ یہ اپنی دھن کے پکے ہیں اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے۔ شب و روز اس کانفرنس کو بار آور کرنیکی

فکر میں ہیں کبھی کبھی مایوسی ان پر غالب آجاتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یورپ میں ایسی جنگ ہوگی کہ پہلے سے زیادہ خون کی ندیاں بہینگی" دیکھئے آئندہ زمانہ کیا کچھ دکھاتا ہے۔ سردست تو اتنا معلوم ہوتا ہے (ص)

(ص) کہ ترکوں اور یونانیوں کی جنگ اسی وجہ سے رکی ہوئی ہے ورنہ یہ جنگ مارچ ہی میں شروع ہو کر آج تک قریب ختم بھی پہنچ جاتی۔ اللہ اعلم اسکی تہ میں کیا ہے وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ

متفرقات

خریداران اخبار کو اطلاع ہے کہ جن صاحبوں کی قیمت ۱۵ مئی کی ابھی تک وصول نہیں ہوئی۔ آئندہ پرچہ انکو ویلو پہونچیگا۔ امید ہے وصول کر کے مشکور فرما دیجئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر پہونچنے میں دونو جانب کو آرام ہے۔ باوجود بار بار لکھنے اور یاد دلانے بلکہ فارم بھی بھیجنے کے بعض اصحاب بدستور بے پرواہ رہتے ہیں۔

طبی سوال مجھے پندرہ سال سے ہر دو پاؤں پر چنبل ہے جسکی وجہ سے موسم گرما میں عموماً اور برسات میں خصوصاً سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر چند انگریزی ادویات اور دیسی مرہموں کا استعمال کیا ہے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ کوئی صاحب کوئی مجرب دوائی یا نسخہ مرحمت فرما دیں جو کہ اسکی جڑ کاٹ دے ممنون ہونگا۔ دعاسی ٹیلیگرافسٹ امرتسری حال وارد فیروزپور چھاؤنی)

درخواست کتب میں فارغ التحصیل ہوکر اپنے وطن میں بیٹھا ہوں جہاں کتابوں کا کوئی سامان نہیں اسلئے درخواست ہے کہ کتب حدیث فقہ مسلم۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ ترمذی عون المعبود شرح وقایہ۔ ہدایہ۔ نور الانوار۔ فی سبیل اللہ مجھے بھیج دیں اور خدا سے اجر پاویں۔ (ابو الحسنات محمد عبد القادر از مقام گنگا۔ ڈاکخانہ چوٹالہ ضلع حصار)

شکریہ جن اصحاب نے مجھ خستہ حال بوڑھے کی درخواست پر میری امداد کی ہے میں اون کے حق میں دعا کرتا ہوں۔ میں آجکل بیمار ہوں صحت پانے پر رسید باضابطہ اون کی خدمت میں بھیجونگا۔ انشاء اللہ (خاکسار مولوی محمد دیکھا دہی) از مقام تلسی پور ضلع گونڈہ)

ضرورت کتب مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے جس صاحب کے پاس یہ کتب موجود ہوں وہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ نیاز مند کو مع ان کی قیمت کے مطلع فرما کر مشکور فرماویں فتوح المحققین علی رؤس المقلدین (یک جلد) خلاصۃ البراہین فی رد الفتح المبین (یک جلد) الکلام المتین اعنی رد فتح المبین (یک جلد) البلاغ المبین جلد دوم ظفر المبین ہر دو جلد۔ صیانۃ المقتصدین جلد دوم (راقم مولوی حکیم ولی اللہ دکان الوجہ۔ علاقہ بند محلہ ملک ناگ اسلام آباد کشمیر)

یاد رفتگان میرا رشتہ کا چچا جو بہت معمر نیک خصائل تھا۔ فوت ہوگیا۔ انا للہ (ابراہیم میر از سیالکوٹ)

ایضاً خاکسار کی اہلیہ فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (کرم الٰہی زرگر میرپور ریاست جموں)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ (اللھم اغفرلھم وارحمھم)

بیت المال اہلحدیث از انجمن اہلحدیث نابھہ مرسلہ جناب ڈاکٹر فیض محمد صاحب معہ عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب کلرک کھیوڑا از اہلیہ خود عہ محمد یوسف صاحب سوداگر چیتاپور ڈاکخانہ گلبرگہ دکن ۸ر کل ۱۲ ۔ سابقہ ۱۸۱ میزان کل ۱۹۳ مہ۔ بہ سب نہ فنڈ۔

مسجد اہلحدیث لاہور کے ایک کمرہ کی چھت پڑ رہی ہے۔ اس ہفتہ بھی کوئی رقم اس مد میں نہیں آئی۔

غریب فنڈ میں از غلام رسول صاحب خریدار نمبر ۹۴۹۳ مبلغ ۲ ۔ مولوی عبد القادر صاحب چکر دھرپور عا۔ کل ۲ ۔ از فتوحی فنڈ عا۔ از طبیہ فنڈ ۲ر میزان کل عہ۔ از عبد الرحمن موضع بہت بڑا ضلع بستی (سائل) عا۔ مولوی خوشی محمد میرو خان ضلع لاڑکانہ سندھ (سائل) عا۔ عبد الشکور امام مسجد یتیم کا ضلع گوڑگانواں (سائل) عا۔ ملا ابراہیم ٹانڈہ باولی (سائل) عا۔ میزان کل مہ۔ چاروں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔

قیمت لعہ بقایا ۱۳ سابقہ قرضہ بذمہ فنڈ ۴ر وپائی کل بقایا بذمہ فنڈ عہ ۱۳ باقی۔ اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔ نمبر سائلین جنکو اس سال میں اخبار ملا (۴۹)

حساب کانفرنس اہلحدیث بابتہ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

آمد بابت جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

عا چندہ معرفت دفتر کانفرنس اہلحدیث دہلی	ما للعہ
شیخ حمید اللہ صاحب فنانشل سکرٹری کانفرنس	اعہ
ر محبوب الٰہی صاحب سوداگر سوت صدر دہلی	عہ
ر نور الحسن سعید الحسن سوداگران ر	عا
ر محمد اسمٰعیل سوداگر کلاہ چاندنی چوک دہلی	عہر
حاجی عبد الغفار صاحب کوٹھی علی جان ر	صہر
عہ چندہ معرفت مولوی عبد الغنی صاحب سفیر کانفرنس اہلحدیث دہلی	للعہ
حاجی مطیع اللہ صاحب بڑہاری بنگال	لعہ
منشی عبد المنان صاحب میرپور	للعہر
الٰہی بخش ر	عہر
حاجی بشیر الدین صاحب ویلیسر	صہر
محمد اسمٰعیل عبد المجید صاحبان ر	تیجہ
حاجی عثمان صاحب ڈھاکہ	عا
شبراتی سردار تلی پاڑہ	عہ
منشی محمد عثمان صاحب بہاٹ پاڑہ	للعہر
حاجی عبد الرحمن صاحب ہوڑہ	عہر
مولا بخش صاحب کلکتہ	عہر
سردار حاجی عبد العزیز صاحب شیبا برج	عہر
حاجی خدا بخش صاحب سجائی آسن سول	صہر
منشی محمد اعظم صاحب ر	عا
مستری نور الدین صاحب ر	للعہ
محمد دین صاحب ر	عہر
معرفت محمد عمر خاں صاحب از جماعت اہلحدیث آسن سول	عہ ۳

(باقی آئندہ)

ضرورت مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے واسطے دو مدرسین کی ضرورت ہے جنکو علوم حدیث تفاسیر اور معقول کا درس دینا ہوگا۔ تنخواہ لیاقت کے مطابق دیجائیگی۔ درخواستیں حسب ذیل پتہ پر فوراً آنی چاہئیں جملہ امور بذریعہ خط و کتابت طے کیجئے۔ (شیخ عطاء الرحمن دکان حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صدر بازار دہلی)

اطلاع ۔ بوجہ رمضان مبارک اخبار ۴ صفحے کم ہے (مینجر)

ی
تنفع الناس

امراض کا
ل خدا صرف
لیں انشاء اللہ
۔ لواسیر
روپیہ
م مرض اور
یمت عشرہ
، صہر روپیہ
میاں و امراض
ور دولت کے
اسطے عہر
ے جسکا جی چاہے
ے جسکا جی چاہے
ل
ر پنجاب)

انتخاب الاخبار

حساب دوستاں در دل

ماہ جون میں جن احباب کی قیمت ختم ہے اون کے نمبر درج ذیل ہیں مہربانی کر کے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرماویں (مینجر)

۳۴۳ - ۵۶۷ - ۷۱۰ - ۸۱۲ - ۹۲۹ - ۱۲۰۱ -
۱۳۹۹ - ۱۷۶۵ - ۱۹۶۶ - ۲۰۶۱ - ۲۳۴۰ - ۲۳۴۹
۲۳۹۴ - ۳۵۴۷ - ۳۹۷۴ - ۴۳۲۰ - ۴۳۲۷ -
۴۷۱۹ - ۴۷۲۹ - ۴۷۳۵ - ۴۷۳۷ - ۴۸۰۷ -
۴۹۰۰ - ۵۰۹۸ - ۵۱۰۱ - ۵۱۰۳ - ۵۱۰۶ - ۵۱۰۹
۵۱۱۰ - ۵۱۲۹ - ۵۱۳۱ - ۵۳۰۱ - ۵۵۲۶ - ۵۵۳۰ -
۵۵۳۵ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸ - ۵۵۵۴ - ۵۷۴۴
۵۸۰۸ - ۶۰۴۵ - ۶۰۶۵ - ۶۰۶۶ - ۶۰۷۷ - ۶۰۷۹
۶۰۸۰ - ۶۰۸۵ - ۶۰۸۹ - ۶۰۹۳ - ۶۲۷۶ - ۶۳۰۸
۶۳۳۰ - ۶۳۸۶ - ۶۳۸۷ - ۶۳۹۲ - ۶۴۹۳ -
۶۴۹۷ - ۶۴۹۸ - ۶۴۹۹ - ۶۵۰۱ - ۶۵۱۰ -
۶۵۴۵ - ۶۵۹۲ - ۶۵۷۷ - ۶۷۱۸ - ۶۷۲۶ -
۶۷۳۱ - ۶۷۳۸ - ۶۷۵۸ - ۶۷۶۳ - ۶۷۶۷ -
۶۷۹۰ - ۶۷۹۹ - ۶۷۷۰ - ۶۸۲۲ - ۶۸۹۱ -
۶۹۲۳ ؎

عرب کی کیفیت

اس ہفتہ بھی جو اخبار مکہ معظمہ سے آئے ہیں وہ ۲۰۔ اپریل ۲۲ شعبان تک کے ہیں۔ انہیں بھی عرب میں خانہ جنگی کا کوئی ذکر نہیں۔ اسلئے عازمانِ حج بلاخوف حج کو جائیں۔ البتہ خرچ جیسا یہاں بڑھا ہوا ہے وہاں بھی بڑھا ہوا ہے۔ حرم بیت اللہ شریف میں مسلمانانِ دنیا کی ہدایت اور عزت کی دعائیں بکثرت مانگیں ؎

امرتسر میں چوریاں

کٹرہ بھائی میں (جہاں دفتر اہلحدیث ہے) کئی ایک چوریاں ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ مسجد میں ترجمہ قرآن مجید کے درسی قرآن اور تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر بھی چرائے گئے۔ اب آجکل مسجد کے دیوار بدیوار پڑوسی کی چوری ہوئی۔ آجتک تو کوئی شخص پکڑا نہ گیا تھا۔ مگر اس آخری وقوعہ میں ایک شخص پکڑا گیا ہے جو اقراری بھی ہے اور چند دیگر اپنے مددگاروں کا نام بھی لیتا ہے۔ اسلئے پولیس کے قابل افسروں سے امید ہے کہ جانفشانی سے تفتیش مکمل کر کے اہل محلہ کو امن و آرام پہونچا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

مالابار

کے مفلوک الحال موپلوں کی امداد کیلئے مولانا آزاد سبحانی نے اپیل شائع کی ہے۔ امرتسر کی مسلم لیگ نے بھی چندہ جمع کر کے جمعیۃ العلماء میں بھیجدیا ہے۔

افغانستان

تعلیمی حیثیت سے ترقی کر رہا ہے خدا کرے دینی اور اخلاقی حیثیت سے بھی ترقی کرے۔

ناظرین کو عید مبارک

اہلحدیث آنہ فنڈ جمع کریں اور اخبار اہلحدیث کی اشاعت پر توجہ فرمائیں زمانہ نازک ہے۔ (مینجر)

دس ہزار یونانیوں کے قتل کا الزام

مسٹر چیمبرلین نے دیوان عام میں بیان کیا کہ اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ ترکوں نے ایشیائے کوچک میں دس ہزار کو تہ تیغ کیا ہے۔ حکومت ہذا ترکانِ انگورہ کی اس بربریت کو تحقیقات کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتی۔ اور عیسائی قلیل التعداد جماعتوں کے اس باقاعدہ استیصال کی جنگی حفاظت کے لئے حکومت برطانیہ نے مجوزہ شرائط صلح میں ذمہ داری لی تھی۔ مزور تفتیش کریگی۔ (مظلوم ترکوں کی قتل کی تفتیش بھی ہونی چاہئے)

ملیبار میں ابھی ہزاروں خاندان بھوکے مر رہے ہیں

معتمد مجلس تعمیر ملیبار نے اس تازہ ترین سرکاری بیان کی تردید کی ہے کہ اب ملیبار میں مصائب و ابتلاء کا دورہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مزید تحقیقات کے لئے دورہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہزاروں خاندان نان شبینہ کے لئے محتاج فاقہ کی محنت برداشت کر رہے ہیں۔ امداد کی بہت وسیع پیمانہ پر ضرورت ہے آپ کی رائے ہے کہ اگر فوری امداد بہم نہ پہونچائی گئی تو آبادی کا ایک حصہ بالکل تباہ ہو جائیگا۔ مجلس تعمیر ملیبار سرکاری بیان کے استرداد میں حقائق و اعداد و شمار کرنے کے لئے تیار ہے۔

بالشویک جعلی نوٹ بناتے ہیں

ہزار ہزار روپے کے دو نوٹ مدراس پولیس کے شعبہ تفتیش جرائم کے ہاتھ لگے ہیں جنکی نسبت ارکان محکمہ خیال کرتے ہیں کہ بالشویکوں نے بنائے ہیں اور سراسر جعلی ہیں۔ شک کیا جاتا ہے کہ ان کابلیوں کے ذریعہ سے جو پچھلے دنوں سے مدراس میں چھریاں چاقو اور دیگر سامان فروخت ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں اشاعت کے لئے بھیجے گئے ہیں

انسپکٹر بادے جان نے دویم پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں عبداللہ خاں کو پیش کیا جو افغانستان کی رعایا ہے۔ اسی شخص کے پاس سے جعلی نوٹ نکلے ہیں اور اسی نے انہیں یہاں چلایا ہے رفاقتل مجسٹریٹ نے استغاثہ منظور کر لیا ہے۔

کلکتہ میں خوفناک ڈاکہ

چار ڈاکوؤں نے جو پستولوں اور خنجروں سے مسلح تھے۔ موٹر لاری میں سوار ہو کر چورا بگنج میں سوداگرانِ نمک کے گوداموں پر نقب زنی کی ملکان نے ڈاکوؤں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور گدام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چکر کاٹ گئے اور کل ۶ ہزار روپیہ نقد اٹھا کر لیگئے۔ گدام سے باہر نکلنے پر پولیس نے انکا تعاقب کیا جس پر ڈاکوؤں نے

(م) [illegible] فائر کئے مگر حسن اتفاق سے دونوں فائر نشانہ [illegible]

[illegible]

تکذیب المکفرین فی نسخہ ایک پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت منگالیں (مینجر)

کیا آپنے آجتک مومیائی اصل ۳۳ استعمال نہیں کی

اگر نہیں تو کیوں؟ جبکہ یہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر ۲۰؍ مع محصول۔ شہادتیں دیکھنی ہوں تو فہرست مفت منگائیں ملنے کا پتہ:۔

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تاجران کتب کیلئے خوشخبری

ہمارے کتبخانہ کی اپنی مطبوعہ کتابیں جو صاحب تاجرانہ نرخ پر طلب کرنا چاہیں وہ ہم سے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں معقول کمیشن دیجائیگی۔ ذیل میں کتابوں کے نام مع اصل قیمت کے درج ہیں:۔ تاریخ بیت اللہ شریف ۱۲؍ تذکرۃ الصیاد عہ بابل ۸؍ سید الشہداء ۴؍ اسلام اور علماء فرنگ ۲؍ سوانح عبقیس ۴؍ ارشادات و ملکا بہشت ۳؍ انجام دنیا ۲؍ تعوذ توحید (نظم) ۲؍ مفصل فہرست کتب خانہ نمبری مفت

پتہ **خالد برادرس امرتسر** (پنجاب)

عید کارڈ ۳۳ء

ہر قسم کے عید کارڈ اور رنگین لفافے ہم سے منگائیے

عید کارڈ فی درجن ۳؍ ۶؍
" " ۶؍ ۹؍
" " ۸؍ ۱۲؍
عمدہ کارڈ پھولدار ۳؍ سے ۱۲؍ تک فی کارڈ
لفافہ رنگین مع کاغذ ۸؍ فی درجن ۱۲؍
" " ۶؍ " " عہ

نوٹ ٹکٹ سے منگانے ہوں تو اسی قیمت کے ٹکٹ بھیجدیں۔ منگانے کا پتہ:۔

منشی مولا بخش کشتہ اینڈ سنز
تاجران کتب امرتسر بازار جیل سنگھ

ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ایم۔ بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

ضرورت

(اوّل دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام ہے آئینہ اسلام اسمیں سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے۔ پانسو کے قریب اسلامی شان علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن پاک اور احادیث، تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں دیا گیا ہے اور موقع بموقع قرآن و حدیث کے بشارات اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر پورا ثابت کیا گیا ہے قیمت عا۔ النبی والاسلام انگریزی میں قیمت ۶؍ **حمائل التفسیر** کے ترجمۃ القرآن مع تفسیر انگریزی میں ترجمہ تفسیر پارہ الم ۳؍ پارہ عم ۳؍ صحت و خوبی ترجمہ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معانی و حقائق۔ رد اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفسیریں بالکل بے نظیر ہیں۔ **تذکرۃ القرآن** سنہ ۱۸۹۹ء عا، **تذکرۃ القرآن** سنہ ۱۹۰۰ء عا۔ یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالوں کی صورت میں نکلتے رہے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے۔

تبلیغ الاسلام اردو۔ انگریزی۔ ۱ اسمیں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کو بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ۱؍

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن۔ اسکو معمولی اردو خوان ایکماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود بآسانی پڑھ سکتا ہے ۲؍ علم صرف و نحو فارسی ۴؍ **مفتاح الفارسی** ۱۰؍ یہ فارسی صرف نحو اور علم عروض میں کامل اور بے نظیر ہے۔ **مفید الطلبہ یا عجیب عجائب گھر** اسمیں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی نام انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ اسطرح پران زبانوں سے ایکہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہوجاتا ہے ۴؍ **اساس العرب** ۱۲؍

(سوم مرزا مسیح قادیانی کے رد میں)

الذکر الحکیم ۲؍
المسیح الدجال ۴؍
کانا دجال ۴؍
مرزائیو نپر قطع حجت ۱؍

اسمیں مرزا مسیح قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی تردید کامل و لاجواب کیگئی ہے کہ باوجود ہزاروں روپے کے انعامی اشتہار کے کوئی مرزائی انکا جواب آجتک نہیں دیسکا۔ فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہوگیا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اسمیں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دیئے جاکر انکا بیان نہایت کامل و صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحاتوں کا خلاصہ ہے۔ قیمت ۵؍

مفید النساء والصبیان۔ اسمیں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام بیخبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۳؍ **جامع العلوم طبی**۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح۔ علم الامراض۔ علم اسرار الاعضا علم طب جراحی۔ امراض چشم علم حفظ کیمیائے عملی و طب نفعہ علاج کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت ۲۱

حرز جان۔ اسمیں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۴؍ **مفید الرجال**۔ جوانی کی غلط کاریوں کے نتائج اور انکا کامل علاج ۱؍

علاج نامردی عہ **علاج سوزاک** عہ **علاج آتشک** عہ **علاج طحال** عہ

ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعائت۔ مفصل فہرست مفت۔

ملنے کا پتہ:۔

مبارک برادرس پٹیالہ

Jhelum

سوانح عمری استاد پنجاب ۳/

مولنا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی

نہایت دلچسپ و مفید کتاب ہے ہر ایک مسلمان خصوصًا اہلحدیث احباب کو جلد منگوا کر فائدہ اٹھانا چاہیئے اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ اور بھی بہت سے علماء کے حالات اس میں شامل ہیں خود منگوایئے اور آگے اشاعت کیجئے قیمت مجلد مع محصولڈاک ۱۴؍ علاوہ ازیں حسب ذیل کتب بھی پسند فرما کر جلد منگوا لیجئے فالیدیجے علوم القرآن جدید المطبع بےنظیر کتاب ہے ۲؍ گنجینہ حقیقت الاسلام ۶؍ مسدس حالی مع حیات حالی ۴؍ تذکرہ احوار اسلام قابلدید ۲؍ کنز الآخرت نہایت مفید ۶؍ روایات اسلام ۴؍ ....

(پتہ) محمد عبد المجید خادم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

ضرورت

...۳۲ سال ہے اسکی زوجہ قضاء الٰہی سے فوت ہوگئی اور میرا بھتیجا حافظ کریم بخش جسکی عمر قریب ۳۰ سال ہے اس کی زوجہ بھی قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی اس واسطے انکا نکاح ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں دیندار و نیک سیرت ہوں۔ جو صاحب خط و کتابت کرنا چاہیں پتہ ذیل سے کریں:-

آگرہ۔ لوہا منڈی۔ محلہ ٹین پوری۔ جناب حافظ اللہ بخش کے بہو نچکر محمد صدیق کو ملے۔

خضابوں کا بادشاہ خضاب فیروزی

ایک لاجواب اور حیرت انگیز ایجاد ہے ہندوستان چھوڑ دنیا بھر کا کوئی خضاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ خضاب سفید بالوں کو فوراً قدرتی بالوں کی مانند سیاہ اور ملائم کر دیتا ہے جلد پر داغ دھبہ ہرگز نہیں دیتا۔ کاسٹک تیزاب، گندھک سے بالکل پاک ہے سوائے کھونٹی کے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں بڑے بڑے ڈاکٹروں رئیسوں اور نوابوں کے سرٹیفکیٹ آچکے ہیں۔ آپ ایکمرتبہ ضرور منگا کر استعمال فرماویں آئندہ کسی دوسرے خضاب کا نام تک نہ لینگے۔ خلاف تجربہ ثابت ہو تو ہر شخص یکصد روپیہ ہرجانہ لینے کا حقدار ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲؍ خورد ۸؍ علاوہ محصول بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔ پتہ:-

مینجر خضاب فیروزی۔ لائل پور (پنجاب)

نور العینین

یعنی شیخ حسین صاحب محدث بھوپال یمنی کے فتاوی عربیہ کی جلد اول۔ علماء و طلباء کے لئے معلومات کا ذخیرہ قابلدید کتاب قیمت عہ پتہ:-

مینجر دفتر اہلحدیث۔ امرتسر

ایک کارندہ کی ضرورت ہے

جس کے لئے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے

عامل بالحدیث ہو اور شریف خاندان ہو۔ تجارت سوداگری پوری دلچسپی رکھتا ہو۔ محنتی آقا کی خیرخواہی اور امانتداری اس کا پہلا فرض ہو۔ کاروبار دکانداری کو بلاکسی قسم کے عذر کے اور بلا قید اوقات انجام دینے کو مستعد و آمادہ ہو لاپرواہی و غصہ مزاج نہیں ہو حساب کتاب یعنی بہی کھاتہ وغیرہ بھی کر سکتا ہو۔ انگریزی میں اسقدر لیاقت ضروری ہو کہ خط و کتابت گفت و شنید بخوبی حسب ضرورت انجام دے سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت اور دیگر امور بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔ رہنے کی جگہ مفت ملیگی درخواست کرنیوالے اگر پہلے کسی تجارت سوداگری کا کام کر چکے ہوں تو لکھیں اور اپنی عمر بھی لکھیں المشتہر

احسان اینڈ کمپنی تاجران عینک چشمہ گھڑی وغیرہ نمبر ۳۱ نورجیت پور روڈ۔ صالح بلڈنگ۔ کلکتہ

مفت بالکل مفت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت ہی مشہور اور مفید مطلب کتاب گلدستہ بہار عیش بالکل مفت مگر فورًا طلب کریں تاکید ہے۔ ۱۲/ قدیمی پتہ:-

جنرل مینجر مشتاق سنیاسی ۱۲ بٹالہ (پنجاب)

برص

(بدن کے سفید داغ کا فقیری شرطیہ علاج)

پیارے خریدارو! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بنائی ہوئی دوائی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ملیگی قیمت چھوٹا ڈبہ ۳؍ بڑا ڈبہ ۵؍ ملنے کا پتہ:- حکیم عبد الحی ڈاکخانہ کنتول بکس ۳؍ ضلع دھنگر

تحفہ میر محمد

خطبہ رمضان قیمت ۸؍ پسند نہ ہو تو ہفتہ تک واپس ہو سکتا ہے یہ رسالہ مشہور واعظ مولوی میر محمد سکنہ بھانڈری ضلع گورداسپور کی تصنیف ہے جس میں روزہ کا ثبوت اور اسکے ترک پر وعید۔ دلائل عقلیہ اور قصص صحیحہ سے روزے کی فضیلت اور مخالفین کی کتب اور خصوصًا فرقہ چکڑالوی کا رد۔ روزے کے اسرار یعنی فلاسفی۔ اور پھر ہر ایک فائدہ کی تفسیر میں ایک ایک وعظ قابلدید درج ہے پتہ:-

مولوی میر محمد موضع بھانڈری ڈاکخانہ بھام۔ ضلع گورداسپور

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب میرو واعظ پنجاب پسندیدہ خاص و عام و مفید ام قیمت فی تولہ عا علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:-

حکیم محمد داؤد ریاست مالیرکوٹلہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ❀ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنتی رواہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر۔ ابو الوفاء ثناء اللہ) نمبر ۳۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر روانہ ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے فرض لیا جائیگا ہرگز واپس نہ ہوگا

(۵) بیرنگ ڈاک اور بیجا خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ قیمت عـہ

رؤساء و جاگیرداران سے سالانہ سے

عام خریداران سے ۴ر

ممالک غیر سے [illegible] ۸ شلنگ

اُ[illegible] اشتہارات

کا فیصلہ [illegible] و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتا[illegible] و ارسالِ زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب

مالک

اخبار اہلحدیث

امرتسر ہونی

امرتسر مطبوعہ ۵ شوال سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲ جون سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب ... صفحہ ۱
قادیانی مشن دسرگودہ میں ختم نبوت پر مباحثہ ... ۳
مباحثہ سیالکوٹ ... ۴
تقلید اور قرآن مجید ... ۵
موضع جولاترائی نیپال میں حنفیوں کی زیادتی ... ۶
چودہویں صدی کے بریلوی حنفی اور انکے خیالات ... ۷
جرمنی میں تبلیغ اسلام ... ۸
سحر المتنبی ... ۹
برگزیدہ نبی کے برگزیدہ صحابی ... ۱۰
عاقب ... ۱۰
ملکی مطلع ... ۱۱
متفرقات صد ۱۳ انتخاب الاخبار صد ۱۴ اشتہارات ... ۱۵

سوالاتِ مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ تو ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ سوالات امرتسر کی اس جماعت کیطرف سے شائع ہوئے ہیں جو اعتقاداً مجدد بریلوی کے پیرو اور عقیدۃً حافظ جماعت علیشاہ علی پوری کے مرید ہیں اس لئے ان سوالات میں اگر قرآن پر حملہ پاویں یا حدیث کی تردید دیکھیں تو تعجب نہ کریں کیونکہ اس ذہن سے ایسا ہی لگتا ہے بہرحال چوبیسویں نمبر سے آج جواب شروع ہوتا ہے۔

س نمبر ۲۴ قرآن شریف کے الفاظ والصالحین من عبادکم وامائکم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبد اور آمت کی اضافت میں انسانوں کو مضاف الیہ بنایا ہے کیا یہ قائم ہے یا منسوخ؟

(الف) اگر یہ اضافت منسوخ ہے تو اسکی ناسخ کونسی آیت ہے؟

(ب) اگر منسوخ نہیں ہے تو قل یاعبادی الذین اسرفوا الایہ میں عبادی کی یائے متکلم کا مرجع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ ہوں۔ جبکہ عام محاورہ قرآنی کے مطابق قل کے بعد کے کلمات کے متکلم حضور پُرنور ہیں۔ اور جبکہ آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ کیواسطے ضمیر متکلم موجود نہیں بلکہ اللہ کے الفاظ صیغہ غائبہ موجود ہیں۔

(ج) اگر اضافت منسوخ نہیں ہے تو دوسرے لوگ غلاموں اور کنیزکوں کی نسبت اپنی طرف کریں یا نہ؟ اگر نہیں تو کیوں؟

کتب مفیدہ تجرید البخاری اردو ہر سہ حصہ مجلد ۵ر صبح زندگی عہ شام زندگی عہ شب زندگی عہ یہ تینوں کتابیں علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہیں۔ عورتوں کو بالعموم یہ نہیں بتاتیں لیکن اگر ان پر عمل کیا جائے تو لڑکیاں نہایت پاکیزہ زندگی بسر کریں گی۔ درخانہ زندگی نیک بی بی و گرایچی زندگی بسر کرنی ...
... میں لڑکیوں کو انگریزی پڑھنے کے نتائج درج ہیں ۸ر۔ یورپ کی نقلی لیڈی۔ ایک انگریزی کا ذکر کس طرح خوبصورت عورت بنکر ہندوستان کو لوٹ رہی ہے ۱۲ر (ہر سہ کے خریدار عہ پیشگی بھیجیں) پتہ:- مولوی عبدالعزیز خوشی چک ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات (پنجاب)

۵ یہ فقرہ ہم نہیں سمجھ سکے ۱۲ (اہلحدیث)

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز پرنٹر چھپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

(د) اگر کوئی شخص کہے کہ انسانوں کا اپنے غلاموں اور کنیزوں کو اپنی طرف نسبت کرنا مشرک ہے تو ایسا شخص بے دین مخالف قرآن ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ھ) قول مندرجہ ضمن (د) سے کیا یہ لازم نہیں آتا کہ اس قائل کے نزدیک خدا شرک کی تعلیم دیتا ہے۔

(و) اگر اس اضافت کو حقیقت پر محمول نہ سمجھا جاوے اور مجازی پیچ [illegible] ئے۔ تو کیا مجوزین کا اسکو مجاز پر محمول کر [illegible] نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(العقیدہ ۵ فر [illegible] صفحہ ۵ کالم ۲)

ج نمبر ۳۴ علم [illegible] نہ جاننے سے یہ سوال پیدا ہوا اور [illegible] ایسے لوگوں کو جو اس شریف علم سے واقف نہ [illegible] ہوتے ایسے سوال پیدا ہوتے ہیں۔

اصول فقہ میں دلالات کی اقسام اور مراتب بیان کئے گئے ہیں وہاں صاف لکھا ہے کہ عبارت النص اشارت وغیرہ سے بہرحال مقدم ہے پس اس اصول کو یاد رکھو اور سنو!

دونوں آیات بلکہ حدیث بھی بجا ل ہیں مگر فرق یہ ہے کہ آیت اول میں عباد اور اماء سے عبودیت مضافہ کا ثبوت اشارۃ سے ہے۔ اور حدیث میں منع عبادت سے ہے کہ اپنے مالک کو عبدی نہ کہا کرو۔ اسلئے عبارت اشارۃ سے مقدم ہوگی۔ اصول فقہ کا اصول کسی مفتی صاحب سے دریافت کرو۔ اور بعد دریافت تسلیم کرو یا جرأت ہو تو تبدیل کرو۔

رہی دوسری آیت یہ بھی بہت مدت سے حامیان بدعات کے لئے مزلۃ الاقدام ہے۔ اس آیت کی من پسند تفسیر کرنے کو سائل نے ایک من گھڑت قاعدہ بنایا ہے جو یہ ہے۔

"عام محاورہ قرآنی کے مطابق قل کے بعد کے کلمات کے متکلم حضور پرنور (علیہ السلام) ہیں"

حالانکہ یہ کلیہ غلط ہے سنئے! قرآن شریف میں قل کا مقولہ دو طرح سے آیا ہے۔ ایک تو وہ جو آپ کہتے ہیں دوم مقولہ خدائی بھی قل کے بعد ہوتا ہے چنانچہ ایک آیت مدرج ہے۔

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ (پ ۷ ع ۳)

یعنی اے نبی تو کہدے نہیں برابر ہے خبیث اور پاک اگرچہ تجھکو (اے نبی) خبیث کی کثرت اچھی معلوم ہو۔

اس آیت میں قل کے بعد کا کلام اگر آنحضرتؐ کا قول ہے تو پھر (لک) سے خطاب کس کو ہے اس (لک) کے خطاب سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مقولہ خداوندی ہے جو بصیغہ خطاب آنحضرتؐ سے کہلوایا گیا ہے اسکی مثال آجکل اردو میں ملتی ہے۔

حاکم اعلےٰ کسی ماتحت پر خفا ہوتا ہے تو اردلی کی معرفت کہلا بھیجتا ہے "اسے کہو ہم تم پر بہت خفا ہیں" آپ سائل کے اصول سے کہو کے بعد کا کلام اردلی کا ہونا چاہئے۔ حالانکہ کوئی اردو دان ایسا نہ سمجھیگا۔ اسیطرح آیت:۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا

کی تقدیر کلام یوں ہے:۔

قُلْ ايها النبى من قبلى يا عبادى الخ

یعنی اے نبی تو میری طرف سے کہہ کہ اے میری بندو! نہ کہ نبی کے بندو!

اس تفسیر کی زبردست دلیل خود قرآن مجید کی دوسری آیت ہے جس میں ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ

یعنی کسی بشر کو جائز نہیں کہ بعد نبوت اور کتاب ملنے کے وہ لوگوں کو کہے کہ تم میرے بندے بنجاؤ۔ ہاں یہ ضرور کہیگا کہ تم لوگ اللہ والے بنو"

یہ آیت اور حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ یا عبادی میں مراد نبی کا مقولہ نہیں بلکہ خدا کا مقولہ ہے۔ بس جو شخص غلام کو عبدی کہنے سے منع کرتا ہے وہ بڑا باریک بین اور قرآن و حدیث کا پورا ماہر ہے۔

س نمبر ۳۵ یہ حدیث جس میں قبر کے سوالوں کا تعلق لکھا ہے کہ فرشتے پوچھینگے کہ ما تقول فی حق هذا الرجل الذی بعث فیکم صحیح ہے یا غیر صحیح؟

(الف) اگر صحیح ہے تو کیا نافذ ہے یا منسوخ۔ اگر منسوخ ہے تو کونسی حدیث اسکی ناسخ ہے؟

(ب) اگر نافذ ہے تو هذا الرجل کا اشارہ کسطرف ہے؟

(ج) اگر یہ اشارہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے تو هذا کے منشاء اور مفہوم کے مطابق ضروری ہے کہ حضور پرنور وہاں موجود ہوں ورنہ هذا کا استعمال غلط ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(د) اگر موجود ہونگے تو فرض کرو کہ وباؤں میں سیکڑوں اور جنگوں میں ہزاروں مقتول آن واحد میں مارے گئے اور اسی وقت دنیا کے تمام حصص میں ہر جگہ موتیں ہوتی رہتی ہیں تو کیا اتنے مردوں کی قبروں میں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم آن واحد میں موجود ہونگے؟ اگر نہیں تو حدیث کے الفاظ غلط ہونگے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(ھ) اگر یہ کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاذ اللہ تصویر ہوتی۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا تصویر پر هذا الرجل کا لفظ صادق آسکتا ہے؟ دوسرا یہ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر کی نہ صرف ممانعت فرمائی بلکہ فرشتوں کے داخل ہونے کو روکنے والی ہو وہی چیز فرشتے لئے پھرینگے۔ تو ایسی صورت میں تصویر والی حدیث غلط ٹھیریگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں اور کس دلیل سے؟

ج نمبر ۳۵ عرصہ ہوا اہلحدیث میں اس حدیث کے متعلق مفصل مضمون لکھا گیا تھا شاید سائل کی نظر سے نہیں گذرا ہوگا۔ ورنہ سوال پیش نہ کرتا۔ کرتا اور کسی اور نوعیت سے کرتا۔ بہرحال سنئے! اس مضمون کے متعلق روایات میں تین طرح کے لفظ آئے ہیں:۔

(۱) ما تقول فی هذا الرجل (۲) ما کنت تقول فی هذا الرجل لمحمد (۳) ما هذا الرجل الذی بعث فیکم۔

پہلی روایت کی مجمل تفسیر دوسری میں ہے اور دوسری کی مکمل تفسیر تیسری روایت میں ملتی ہے جو تھوڑے سے تغیر سے سائل نے بھی نقل کی ہے۔ پس اس مکمل روایت کو ملحوظ رکھکر سنئے!

حیات طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ کی مفصل و مکمل سوانحعمری معہ جنگی کارناموں کے۔ ہر مخالف و موافق کیلئے قابل دید۔ حجم ضخیم قیمت [illegible] منیجر

ملائکہ قبر میں سوال کرتے ہیں

"اے مُردے تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا ہے
جو تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا یعنی محمد رسول اللہ"

اس کلام میں حسب قاعدہ محل سوال موصول مع صلہ ہے یعنی وصف نبوۃ سے سوال ہے نہ ذات خاص سے۔ پس نہ تصویر کی حاجت ہے نہ کسی توجیہ کی۔ احادیث شریفہ کے الفاظ خود ہی اس سوال کو حل کرنے کیلئے کافی ہیں۔ اسکی مثال آجکل کے محاورے میں سُننا چاہو تو سُنو۔ ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے :۔

میاں ان حافظ جماعت علی شاہ کو جانتے ہو جنکے مرید یہ کہتے ہیں اور وہ خوشی سے سُنتے ہیں ؎

اولیا ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیا
ان کی صورت انکی سیرت انکی عادت کا کہنا

یہاں بھی موصول مع صلہ سے سوال ہے نہ ذات خاص سے۔ فاندفع ما اورد ؛ (باقی باقی)

قادیانی مشن

سرگودہا میں ختم نبوت پر مباحثہ

(اہلحدیث ۲۰- اپریل کے بعد)

جواب نمبر ۴۔ از احمدی

میر محمد اسحٰق صاحب احمدی نے مباحثہ سرگودہا میں عدم ختم نبوت پر دلیل دیتے ہوئے کہا کہ :۔

"علاوہ ازیں نبوت خاتم النبیین اور لانبی بعدی کی آیت اور حدیث سے بند نہیں۔ کیونکہ یہ آیت ۵ ہجری میں نازل ہوئی اور ادہر ۹ ہجری میں رسول کریم (صلعم) کے گھر ابراہیم صاحبزادہ پیدا ہوا۔ اور وہ سترہ روز کے بعد جب فوت ہُوا تو رسول کریم نے فرمایا لَوْ عَاشَ اِبْرَاہِیْمُ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا (ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۳۷) یعنی میرے بیٹے ابراہیم کے نبی ہونے میں صرف اسکی موت روک بنی ورنہ اگر رہتا تو ضرور نبی ہو جاتا۔ صاحبان! اگر آیت خاتم النبیین نبوت کی روک ہو۔ تو رسول کریم (صلعم) یہ کیوں فرماتے کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا بلکہ جب آیت خاتم النبیین اُتر چکی تھی تو پھر اگر ابراہیم زندہ رہتے تب بھی نبی نہ بن سکتے تھے۔ کیونکہ رسول کریم (صلعم) اگر خاتم النبیین سے نبوت بند سمجھتے تو یوں فرماتے لوعاش ابراہیم لما کان نبیًا کیونکہ نبوت بند ہے اور آیت خاتم النبیین اُتر چکی ہے۔ اسلئے یہ لڑکا گو زندہ بھی رہتا۔ تب بھی نبی نہ ہوتا لیکن رسول کریم (صلعم) نے برخلاف اس کے یہ فرمایا کہ اس کی موت ہی اس کے نبی ہونے میں روک ہوئی۔ ورنہ خاتم النبیین اور لانبی بعدی روک نہیں۔ غرض یہ حدیث آپ کے بعد نبی آسکنے کی بڑی زبردست دلیل ہے"

(تشحیذ الاذہان اگست ۲۲ء)

جواب الجواب از محمدی

واضح ہو کہ سنن ابن ماجہ (مطبع فاروقی دہلی) صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے :۔

"حدثنا عبد القدوس بن محمد ثنا داؤد بن شبیب الباھلی ثنا ابراھیم بن عثمان ثنا الحکم بن عتیبۃ عن مقسم عن ابن عباس قال لما مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لہ مرضعا فی الجنۃ ولو عاش لکان صدیقا نبیا ولو عاش لعتقت اخوالہ القبط وما استرق قبطی (ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے فوت ہو گئے تو آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا جنت میں ان کو دودہ پلایا جاتا ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق اور نبی ہوتے۔ اور اگر یہ زندہ رہتا تو ان کے ننہال کے لوگ قبطی آزاد کئے جاتے اور کوئی قبطی غلامی میں نہ لیا جاتا" (رفع الحاجہ جلد ۱ صفحہ ۵۱)

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت غیر معتبر ہے۔ کیونکہ اس روایت کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ ہے جو ثقہ نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل کتابوں میں لکھا ہے :۔

(۱) رفع الحاجہ جلد اول کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے :۔
"اس حدیث کی صحت میں محدثین کو کلام ہے اسکی سند میں جو ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان قاضی واسط کا وہ منکر الحدیث ہے"

(۲) میزان الاعتدال [illegible] ذہبی لکھتے ہیں :۔
"کاذب کہا [illegible] ابو شیبہ کو شعبہ نے۔ روایت کیا ہے عثمان دارمی نے [illegible] سے کہ نہیں ہے ابراہیم ثقہ اور کہا احمد نے ضعیف ہے اور کہا بخاری نے کہ سکوت کیا ہے [illegible] ناقدین رجال نے اس سے اور کہا نسائی نے کہ متروک الحدیث ہے" (دیکھو کتاب امداد السنۃ چھاپہ مطبع نور کانپور صفحہ ۳۳)

(۳) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں علامہ عینی لکھتے ہیں :۔
"اور ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبہ کا ہے کاذب کہا ہے اسکو شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے اسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی وغیرہم نے" (دیکھو امداد السنۃ صفحہ ۳۴)

(۴) تہذیب الکمال مصنفہ ابی حجاج المزی میں لکھا ہے :۔
"ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اس سے مناکیر ہیں کہ انہیں مناکیر میں سے یہ حدیث ہے کہ تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے رمضان میں بیس رکعت اور وتر اور تحقیق ضعیف کہا ہے اسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابو حاتم رازی اور ابن عدی اور ابی داؤد اور ترمذی اور احوص بن المفضل الملائی نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں منکر الحدیث ہے اور کہا جرجانی نے حافظ الحدیث ہے اور کہا ابو علی نیشاپوری نے کہ قوی نہیں ہے اور کہا صالح بن محمد بغدادی نے کہ ضعیف ہے نہیں لکھی جاتی ہے حدیث اسکی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکھا میں نے طرف شعبہ کے کہ پوچھتا تھا میں شعبہ سے کہ آیا روایت کروں میں ابراہیم ابن شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اس سے پس تحقیق وہ مردُود ہے" (امداد السنۃ صفحہ ۳۶)

مرقع قادیانی - مرزا صاحب قادیانی کے خیالات اور مقالات متفرقہ - ۸ - ریمبر

(۵) مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۷ میں ہے:

"ابی شیبہ ضعیف کہا اسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے اور کاذب کہا اسکو شعبہ نے اور کہا ابراہیم نے نہیں ہے ثقہ۔"

ان تحریروں سے معلوم [illegible] کہ ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ قاضی واسط کا ضعیف راوی [illegible] ہے۔ منکر الحدیث ہے متروک الحدیث ہے۔ [illegible] بن معین۔ امام بخاری۔ نسائی۔ ابوحاتم رازی۔ [illegible]ری۔ ابوداؤد ترمذی۔ الاحوص بن الفضل الغلابی جیسے اماموں نے اسکو ضعیف کہا ہے۔ پس احمدی [illegible]ظر کی پیش کردہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی۔ ا[illegible]س سے استدلال کرنا بے جا ہے۔

نتیجہ احمدی مناظر کی تحریروں کا رد کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ آخر النبیین ہیں یعنی یہ کہ سب نبیوں کے پیچھے مبعوث کئے گئے ہیں۔ اور آپکے بعد کسی کو منصب نبوت (تشریعی یا غیر تشریعی) نہ ملیگا۔ +

(حبیب اللہ کلرک امرتسر)

مباحثہ سیالکوٹ

قادیانی پارٹی کے اخبار فاروق مطبوعہ [illegible] شعبان سنہ [illegible] میری نظر سے گذرا۔ اور سب سے پہلا مضمون جسے میں نے بغور مطالعہ کیا۔ وہ "مباحثہ سیالکوٹ" تھا۔ جس پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پورے دو کالم سیاہ کئے ہوئے تھے۔ جس سے صرف [illegible] والے مباحثہ کو (جو حضرت مولانا و استاذنا محمد ابراہیم صاحب میر فاضل سیالکوٹی سے ہوا تھا) زیر نظر رکھکر حسب عادت مستمرہ حکایات گذشتہ و داستان پارینہ کا اعادہ مقصود تھا مضمون کو طوالانی بنانے کے لئے فاتح قادیان اور سحبان ہند کے چند سابقہ مناظروں کا تذکرہ کرنے کے بعد سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا گیا وہ حنفی بھائیوں خصوصاً پیر حیات محمد کی ذات اور پیر جماعت علی شاہ علیپوری کے مریدوں کو کوسنا تھا۔ احمدی مولوی اس بات پر بڑا ناراض ہے کہ حنفیوں نے سیالکوٹ میں مجھے بلایا اور اپنے ساتھ مناظرے کو کہا۔ اسلئے میں دوڑتا ہوا آیا مگر مجھے دھوکہ دیکر مولوی ابراہیم صاحب اہلحدیث کے پیش کردیا۔ نیز احمدی مولوی اس بات سے ناراض ہے۔ کہ حنفیوں نے اپنے اخبار الفقیہ میں اس مباحثہ کا ذکر کرکے مولوی ابراہیم صاحب کی توصیف کیوں کی ہے چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"قبل از شروع مباحثہ محمد سلطان نمبردار ہموسان نے کھڑے ہوکر پیر حیات بابا کے متعلق سابقہ گفتگو کو جو بطور قرارداد تھی دُہرایا جسکی بنا پر مکرمی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے اٹھکر فرمایا کہ اس قرارداد کی بنا پر اب چاہئے کہ پیر حیات بابا ہمارے مقابلہ میں مباحثہ کے لئے اٹھے نہ یہ کہ مباحثہ کے لئے بجائے اتنے حنفی علما کے ہوتے ہوئے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو جو حنفی نہیں بلکہ فرقہ اہلحدیث سے ہیں پیش کیا جائے پھر پیر حیات بابا کے متعلق کہا گیا کہ کہاں ہیں؟ ذرا اٹھکر اپنی شکل تو دکھاویں۔ لیکن انہوں نے پردہ خفت و ذلت کا نقاب منہ پر ڈالے ہوئے انکار ہی رکھا۔ اور ایسے ہی دیگر حنفی علماء کے انکار از مباحثہ کے سبب ہم نے مولوی ابراہیم صاحب کے ساتھ ہی مباحثہ کرنا منظور کرلیا دیکھو بڑی مشکل سے) ......

لیکن اب مجھے حیرت ہے کہ حنفی نامہ نگار کو (الفقیہ میں) رپورٹ لکھنے سے شرم نہ آئی۔ ہاں مباحثہ کی رپورٹ کوئی اہلحدیث لکھتا تو بات بھی تھی۔ لیکن رپورٹر کا حنفی ہوکر اور جماعت علی شاہ کا مرید ہوکر پھر رپورٹ لکھنے کے لئے قلم ہاتھ میں لینا اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹنا اور اپنے ہاتھ سے اپنی ذلت کے سودا کے ساتھ اپنا منہ کالا کرنا ہے اسلئے کہ مباحثہ تو پیر حیات بابا سے قرار پایا ہوا تھا۔ جو حنفی بھی تھا اور جماعت علی شاہ کا مرید بھی۔ اب بجائے اس کے کہ پیر حیات بابا یا کوئی اور حنفی مولوی مباحثہ کے لئے میدان مقابلہ میں نکلتا۔ مولوی ابراہیم صاحب اہلحدیث کو اپنی جگہ پیش کرنا کیا اس سے حنفیوں کی ناک کا کچھ باقی رہتا ہے اور کیا یہ ان کے لئے کچھ کم ذلت ہے؟ کیا مولوی ابراہیم صاحب کے پیش کرنے سے اور اپنا قائم مقام بنانے سے جماعت علی شاہ کے مریدوں نے خصوصاً اور دوسرے حنفی مولویوں نے عموماً علانیہ اس بات کا اعلان نہیں کیا کہ احمدیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کا جماعت علی شاہ کے مریدوں اور دوسرے حنفیوں سے کسی کو بھی حوصلہ نہیں۔ اور یہ کہ وہ سب کے سب مُردے اور صرف نام کے مولوی اور گھروں میں لاف و گزاف مارنیوالے ہیں اور احمدیوں کے ساتھ مباحثہ اور مقابلہ کرنیکی انمیں سے کسی کو بھی تاب نہیں ورنہ کیا سبب تھا کہ اتنے حنفی علماء کے ہوتے ہوئے کہ جنمیں بعض جماعت علی شاہ کے مرید بھی تھے کسی ایک کو بھی حوصلہ نہ ہوا۔ کہ وہ احمدیوں کے ساتھ مباحثہ کرتا۔ آخر پیش کیا گیا تو ایسا مولوی جو نہ جماعت علی شاہ کا مرید ہے اور نہ حنفی ہے بلکہ فرقہ اہلحدیث سے ہے کہ جسکو اپنی جگہ پیش کرنا ان کے لئے کم ذلت نہیں اور ان کے پیر کا دشمن جانی اور ذلت کی وہ چھری یا آری ہے کہ جس نے ہر ایک حنفی مولوی اور جماعت علی شاہ کے ہر ایک مرید کی ناک کو جڑ سے کاٹ کر رکھدیا۔ اب ان حالات کے ہوتے ہوئے کسی حنفی اور جماعت علی شاہ کے مرید کے مباحثہ کی روئداد لکھکر شائع کرانے کی کوشش کرنا اپنے سب ہم مشربوں اور ہم مذہبوں کی ذلت اور ذلت کے ساتھ بینی بریدہ حالت میں دکھانے کے لئے اعلان کرنیکی کوشش ہے جو محض نامہ نگار کی سادگی ہے"

حضرات! یہ تھوڑا سا نمونہ ہے فاروق کی اس عبارت کا جو اسنے اپنے صفحہ ۱۲ میں لکھی ہے۔ اب آپ خود انصاف فرماویں کہ کیا اس سے احمدیوں کا

+ مباحثہ سرگودہا میں ہر چند میں نے اس روایت کا جواب دینا چاہا تھا مگر مرزائی جماعت نے وقت ختم ہو جانیکا باصرار عذر کرکے جواب نہ سننا۔ (اڈیٹر)

فیصلہ آسمانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں [illegible]

ما بین اہلحدیث و احناف بغض و عناد اور پھوٹ ڈلوانا مقصود نہیں تو اور کیا ہے؟

میرے حنفی بھائیو! کیا تم میں سے کوئی فاروق کی اس عبارت اور طنز و تشنیع کا جواب دیگا؟ کہاں ہیں [illegible] وزیرآبادی جو اہلحدیث کی مخالفت اور معاندت پر تلے بیٹھے ہیں۔ وہ کیوں ایسے موقعہ پر مع دو تین صندوق کتابوں اور سرکاری گارد و ثنائیہ اصحاب کے نہیں جا پہنچتے؟ کیا انہوں نے صرف اہلحدیث ہی کی دشمنی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟

آہ! برادران ملت! تمہاری اس آپس کی مخالفت نے آج غیروں کو بھی تم پر ہنسنے کا موقعہ دیدیا۔ کیا اچھا ہوتا کہ تم ایک ہوتے اور اس حدیث کی فلاسفی سمجھ جاتے جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم ایک ہاتھ کی مثل ہو جس کی پانچوں انگلیاں مختلف ہیں مگر ضرورت پر سب مل جاتی ہیں اور کام نکال لیتی ہیں۔

اے تم اصول میں تو ایک تھے صرف فروعات میں اختلاف تھا۔ کیوں صرف آمین، رفع یدین پر مرے جاتے ہو۔ آؤ اب بھی وقت ہے کہ ان اختلافات کو میٹ دو۔ اور تمام نزاعات کو سمیٹ لو۔ اور آپس میں بھائی بھائی بنکر رہو تاکہ آئندہ تمہارے مخالفوں کو تم پر ہنسنے کا موقعہ نہ ملے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(خاکسار محمد عبدالمجید خادم سوہدروی)

اڈیٹر منطق کا اصول ہے کہ ما بہ مشترک میں غیریت نہیں ہوتی۔ انواع اور اجناس سافلہ میں جو تمیز ہے وہ عالیہ میں منفی ہے۔ اس اصول سے مرزائیوں کے مقابلہ میں حنفی اور اہلحدیث کی تمیز نہیں۔ وہاں سب ایک ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی زمانہ انتقال میں جب لاہور آئے تھے تو لاہور میں جتنے جلسے اون کی مخالفت کے ہوئے تھے اون میں حافظ جماعت علی شاہ صدر اور مولانا سیالکوٹی مقرر ہوتے تھے۔ امرتسر میں جب مولوی غلام رسول راجیکی سے مباحثہ ہوا تو علماء احناف کے ہوتے ہوئے قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ ان سب سے بڑھکر جلسہ قادیان ایک بڑی مثال ہے جہاں مختلف خیال کے علماء ایک فوج کی شکل میں قادیانی قلعہ پر گولہ اندازی کرتے ہیں۔ اور یک زبان کہا کرتے ہیں ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری ؎

تقلید اور قرآن مجید

قرآن پاک صاف اور صریح لفظوں میں تقلید کی تردید کرتا ہے۔ گو ان آیتوں میں غیر مسلموں کا ذکر ہے۔ مگر الفاظ عام ہیں اُن سب لوگوں کو شامل ہیں جو قرآن و حدیث کی باتوں کو نہیں مانتے اور باپ دادوں اور بزرگوں کی لکیر کے فقیر بنے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے مقابلہ میں اپنے امام اور پیر و مرشد کی خطاؤں کو نہیں چھوڑتے۔

پہلی آیت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔ (ترجمہ) جب ان سے کہا جاوے کہ اللہ نے جو (حکم) اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں نہیں ہم تو اس طریق پر چلینگے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے پایا۔ بھلا اگر ان کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں۔

(پارہ ۲ سورہ بقرہ)

دوسری آیت۔ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ (ترجمہ) بھلا تو ہمکو اُن چیزوں کے پوجنے سے منع کرتا ہے جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے اور ہم کو تو اس رستے میں شک ہے جدھر تو بلاتا ہے اوس میں دل نہیں جمتا" (پارہ ۱۲۔ سورۂ ہود)

معاذ اللہ کیسے اُلٹے بے وقوف تھے کہ شرک پر تو دل جمتا تھا جسکی کوئی سند نہیں اور توحید جو سیدھا رستہ تھا جسکی ہزاروں دلیلیں موجود ہیں اوس پر دل نہیں جمتا تھا۔ یہ ساری خرابی باپ دادا کی تقلید سے پیدا ہوتی ہے۔ تقلید کی دھند ایسی سما جاتی ہے کہ انسان انسانیت سے گذر جاتا ہے

تیسری آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (ترجمہ) اور اگر علم تیرے پاس آجانیکے بعد (بھی) تو انکی خواہش پر چلے تو خدا سے تیرا حامی اور بچانیوالا کوئی نہ ہوگا" (پ ۱۳ سورہ رعد)

یہ خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد مسلمان ہیں [illegible] اللہ کا حکم معلوم ہوجانے کے بعد پھر اوس پر عمل [illegible] اور دوسرے کسی کی خواہش پر چلنا ایسا سخت [illegible] ہے کہ اگر پیغمبر جنکا درجہ تمام دنیا سے زیادہ ہے وہ بھی ایسا کریں تو خدا کے عذاب میں گرفتار ہوں [illegible] آیت میں سخت تنبیہ ہے اون مقلدوں کیلئے جو آیت یا حدیث سنکر بھی کسی مجتہد یا عالم کی رائے پر چلیں۔

چوتھی آیت اذ قال لابیہ و قومہ ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون قالوا وجدنا اٰباءنا لھا عابدین (ترجمہ) یعنی جب اُس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں جن (کے پوجنے) پر تم جمے بیٹھے ہو کیا چیز ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو انہی کا پوجا کرتے ہوئے پایا (پ ۱۷ انبیاء)

جب مشرکین کچھ دلیل بیان نہ کرسکے تو تقلید کی رسی تھامی جسکو ہر ڈوبنے والا تھامتا ہے۔ سید علامہؒ نے فرمایا مقلدین کا بھی یہی حال ہے جب کوئی قرآن و حدیث کا عالم اونکو ملامت کرتا ہے کہ تم حدیث کو چھوڑ کر رائے و قیاس پر کیوں چلتے ہو تو یہی عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس مسئلہ میں فلاں امام کے قول پر چلتے تھے۔ ہم بھی اوسی پر چلینگے۔

پانچویں آیت وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (ترجمہ) یعنی اور جب اون کو اللہ تعالے اور اس کے رسول کیطرف اونکا جھگڑا فیصل کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایکا ایکی انکا ایک فرقہ گریز کرجاتا ہے"

(پ ۱۸ سورہ نور)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے اور رسول کے حکم کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے۔ سید علامہؒ نے فرمایا کہ ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۔ دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ۔۱۲

جب ان سے کہو کہ قرآن و حدیث کی رو سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرلو تو چلاتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے ہیں ۔

چھٹی آیت کا ترجمہ: "اسی طرح ہم نے تجھ سے پہلے جب کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے مالدار لوگ یہی کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے قدم بقدم چلینگے ۔ پیغمبر نے ان کے جواب میں کہا کیا اگر میں تم کو اس سے بڑھکر ٹھیک پتہ بتاؤں جسپر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا انہوں نے کہا (کچھ بھی ہو) ہم تو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو نہیں مانتے (پ ۲۵ سورہ الزخرف)

شوکانی ؒ نے فرمایا ہے کہ ہمارے زمانہ میں مسلمان مقلدوں کا بھی یہی حال ہے ان سے جب حدیث یا آیت سناؤ تو اپنے امام کے قول پر جمے رہتے ہیں اور کہتے کیا ہیں ہمارے امام حدیث و قرآن تم سے زیادہ جانتے تھے ۔ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تمہارے امام اس وجہ سے کہ انکا زمانہ پہلے ہے حدیث و قرآن زیادہ جانتے تھے تو تابعین اور صحابہ کا زمانہ ان سے بھی پہلے تھا ۔ پھر وہ تمہارے اماموں سے بھی زیادہ حدیث و قرآن کو جانتے ہونگے ۔ تو انکی تقلید کیوں نہیں کرتے ۔

ساتویں آیت :- اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ (ترجمہ) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے مولوی اور درویشوں کو خدا بنا لیا (پ ۱۰ سورہ توبہ)

ترجمہ:- مولویوں اور درویشوں کو خدا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی کتاب میں ایک حکم پاتے جو مولویوں درویشوں کے قول کے خلاف ہوتا تو اللہ کی کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور مشائخوں کے کہنے پر چلتے ۔ حسن حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا یہود اور نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کی پرستش نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے مولوی اور درویش جب کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ اسکو حلال سمجھ لیتے اور جب حرام کہدیتے تو حرام سمجھ لیتے ۔ بس یہی خدا بنانا تھا جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ۔

اس زمانہ کے ملاؤں کا یہی حال ہے کہ قرآن و حدیث میں جب کوئی مسئلہ اپنے مذہب کے خلاف پاتے ہیں تو اسکو نہیں مانتے ۔ تقلید کی ٹانگ پکڑتے رہتے ہیں خاک پڑے ایسی بے وقوفی پر جب قرآن و حدیث مل جائے تو پھر دوسرے کسی کا کلام دیکھنے سننے کی ضرورت نہیں ۔ اگر تمام جہان کے عالم مولوی فقیہ امام مثلاً مرشد گرو ایک طرف ہوتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک طرف تو جو کوئی پکا مسلمان ہے تو وہ آنحضرت ؐ کا فرمودہ بسر و چشم منظور کریگا اور ان علماؤں کے کلام کو چھپر پر مار دیگا ۔

آٹھویں آیت قال ما منعك الا تسجد اذ امرتك قال انا خيرٌ منهُ خلقتني من نارٍ و خلقته من طين (ترجمہ) (پروردگار نے فرمایا (اے ابلیس) جب میں نے تجھکو حکم دیا تو کس چیز نے تجھکو سجدہ کرنے سے باز رکھا وہ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ۔"

(پ ۸ سورہ اعراف)

یعنی آگ لطیف ہے نورانی مٹی کثیف ہے ظلمانی ۔ تو شیطان نے اپنے قیاس اور عقل پر عمل کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی ۔ اس مردود کو یہ نہ معلوم ہوا کہ حکم ربانی کے مقابل قیاس کرنا جائز نہیں ہے ۔ آخر تیر لعنت کا نشانہ بنا ۔ اور بہشت سے نکالا گیا ۔ اور اس پر خدا کا غضب اترا ۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا حدیث صحیح موجود ہو اور کوئی شخص آیت اور حدیث کو چھوڑ کر اس کے خلاف رائے اور قیاس پر عمل کرے تو وہ بھی ابلیس لعین کا مقلد ہے اور قیامت کے دن اس کا حشر ابلیس لعین ہی کے گروہ میں ہوگا ۔ معاذ اللہ اللھم احفظنا من شر ابلیس علیہ اللعنۃ

(خاکسار کمترین خلائق عبدالصمد خان عفی اللہ عنہ خریدار ۵۲۵۳ از میراپور ضلع سلطانپور)

تقلید شخصی اور سلفی ۔ دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث ۔ قیمت ۲/ (مینجر اہلحدیث)

موضع بنولا ترائی نیپال میں حنفیوں کی زیادتی

اس طرف کے مختصر حالات اہلحدیث جلد ۸ نمبر ۱ میں عاجز کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں ۔ عاجز کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا جس وقت وہ مضمون شائع ہوا تھا دربھنگہ کے اہلحدیثوں نے زبانی توجہ کی تھی یعنی "اس اطراف کو دیکھنا چاہئے" لیکن آجتک کسی صاحب نے عمل نہیں کیا ۔ یہاں ہم لوگ موضع تارہ اسنور ضلع چھپرہ کے رہنے والے عرصہ تیس برس سے زیادہ سے مقیم ہیں (جو یہاں اور وہاں دونوں جگہ سے تعلق ہے) عرصہ تین برس کا ہوا کہ عاجز نے موضع بنولا سے ایک میل کے فاصلہ پر موضع کوسہا میں گیا ۔ اور پیربخش میاں بنولا سے ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر موضع سکھوا پوکھریا پانچ چھ برس ہوا چلے گئے ۔ یہاں اہلحدیث صرف خاکسار اور والد صاحب مرحوم تھے ۔ لیکن دو تین برس بزرگوں کی کوشش سے اس اطراف میں چند اہلحدیث نظر آنے لگے تو بدعتی ان لوگوں کو تکلیف دینے لگے یہانتک کہ خاص بنولا ہی میں جو آپس میں ہوا ہے وہ یہ کہ ایک شخص عبدالحق نے جب آمین بالجہر اور رفع یدین شروع کی تو ۱۶ ربیع الثانی کو عین نماز مغرب میں جس وقت عبدالحق نے آمین کہا حنفیوں کیطرف سے ایک شخص نے کہا "مر سے تیری نانی" اور نماز بھی شخص مذکور نے نہیں دہرائی ۔ خیر ہمیں اس سے کیا مطلب کہ اسکی نماز ہوئی یا نہیں ۔ اس وقت سے عبدالحق نے نماز جماعت سے ادا کرنا چھوڑ دی کہ یہ لوگ فساد کرینگے ۔ بعد اس کے ۲۲ ربیع الثانی یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ قبل پڑھنے نماز سنت کے اہلحدیثوں کو مسجد سے نکالنے لگے ۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم مسجد سے نہیں نکلینگے اس پر بعد ردّ و بدل ہونے کے حنفیوں نے عبدالحق کو مسجد میں پٹک کر خوب مارا ۔ بعد اس کے ۲۳ تاریخ کو حسب طلب احناف کے عاجز اور پیربخش میاں موضع بنولا گئے بہت سی باتوں کے بعد عاجز نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا ۔ اب اہلحدیثوں کو نماز باجماعت ادا کرنے دیجئے لیکن وہ لوگ بضد اڑ گئے کہ ہم نہیں پڑھنے دینگے ۔ چنانچہ دو تین جمعہ فوت ہو گیا ۔ مظلوم کیطرف سے مار پیٹ کی نالش دائر ہوئی ۔ بعدہ اس بات پر صلح ہوئی کہ ہر شخص اپنے اپنے (ام) طریقہ پر نماز پڑھے کوئی کسی کا مانع و مزاحم نہو ۔ چنانچہ آجتک ہم نماز باجماعت پڑھتے ہیں لیکن مقتدا کا مسئلہ ابھی تک باقی ہے ۔ (خاکسار محمد عبدالعزیز خریدار ۳۲۱۹ موضع کوسہا ترائی نیپال)

اڈیٹر:- افسوس سب کچھ کھو کر بھی مسلمانوں کو ہوش نہیں آیا سچ ہے وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی ۔۔ اب بھی ہے ۔

چودھویں صدی کے بریلوی حنفی

اور اُن کے خیالات

حدیث نبوی

(۱) مظاہر حق (مطبع قیومی کانپور) جلد اول کے صفحہ ۸۱ پر لکھا ہے

"یہ روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت میری کے ایک زمانہ جیسا آیا اوپر بنی اسرائیل کے ہو بہو۔ یہانتک کہ اگر انمیں کوئی ایسا ہوا ہوگا جس نے اپنی ماں سے بدفعلی کی ہوگی۔ تو البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئے اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے سب وہ بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ رض نے عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے۔ فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔"

(۲) صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۹۱۔ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۴۵۰ و ۵۲۷ و سنن ابن ماجہ ص $\frac{۲۹۶}{۲۹۷}$۔ رفع العجاج جلد ۳ ص ۲۴۲ پر لکھا ہے۔

"حضرت ابوسعید رض اور حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اگلے لوگوں کی راہ پر چلوگے۔ باع اور باع۔ ذراع اور ذراع۔ شبر اور شبر یہانتک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے ہونگے۔ تو تم بھی گھسوگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے لوگوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کون؟"

نوٹ ان ہر دو روایات مرفوعہ سے معلوم ہوا کہ (۱) فرقہ ناجیہ وہ فرقہ ہے جس کے عقائد اور اعمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب النبی رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں (۲) دوم یہ کہ مسلمان لوگ کسی زمانہ میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت پیدا کرلینگے۔ یعنے ان کے قدم بقدم چلینگے۔

واضح ہو کہ یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کو رسالت کے مرتبہ سے بڑھا کر ابن اللہ یقین کر لیا تھا۔ اور نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام رسالت کے مرتبہ سے بڑھا کر ابن اللہ اور خدا کے مجسم مان لیا جسکی تردید قرآن مجید نے کی ہے۔ اسی طرح اُمت محمدیہ کے بعض افراد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کی شان میں وہ غلو کیا کہ خدایا تیری پناہ۔ اور ایسی ایسی باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیں جن کی نسبت حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود دعویٰ نہیں کیا پھر باوجود ایسے مشرکانہ خیالات کے ایسے لوگ اپنے آپکو اہل سنت والجماعت اور حنفی المذہب کہتے ہیں۔

(۱) سید محمد امین صاحب اندرابی

حنفی وکیل عدالت لاہور

اپنے رسالہ "انیس المشتاقین الی حیات سید المرسلین" کے صفحہ ۹۰ پر لکھتے ہیں

"اس فقرہ (السلام علیک ایها النبی) کو نماز میں زمانہ حیات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر آجتک خلفاء مہاجرین۔ انصار۔ تابعین۔ تبع تابعین تمام اولیاء کرام و صلحائے عظام و علمائے ہمام نے پڑھا ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاحب الحیوٰۃ بلکہ حاضر و ناظر ہر جگہ خیال نہ کئے جاتے اور یہ اعتقاد درست نہ سمجھا جاتا تو کیوں اسکی ترمیم نہ کی جاتی۔ اور اسطرح پڑھا جاتا کہ السلام علے النبی بجائے ایها النبی کے (پہلے فقرے کے معنے "نبی پر سلام ہو" اور دوسرے کے معنے "اے نبی تم پر سلام ہو") اگر یہ اعتقاد داخل کفر ہوتا یا اس فقرہ کو کلمہ کفر خیال کیا جاتا تو آجتک نماز میں کیوں اس فقرہ کو روا رکھا جاتا۔ اور کسی کو اسکی اصلاح کی طرف خیال نہ آتا۔ یہ بالکل محال ہے کہ اسقدر اجماع امت ایک غلط مسئلہ پر ہوتا کیونکہ یہ حدیث مشہور ہے کہ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَے الضَّلَالَۃِ یعنی میری اُمت کا اجماع گمراہی پر نہ ہوگا پس اس حدیث سے اور بھی یہ امر ثابت ہوگیا کہ حضرت کو صاحب الحیوٰۃ اور حاضر و ناظر سمجھنا بالکل جائز اور داخل ثواب ہے۔"

نوٹ وکیل صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر لکھ مارا ہے۔

(۲) مولوی خیر شاہ

حنفی امرتسری

اپنی کتاب "الفضل من اللہ علی من قرأ شیئاً [illegible] اول کے صفحہ ۲۵ پر [illegible] ہیں:-

"حضرت مُلا علی قاری حنفی لکھتے ہیں شرح شفا جلد ثانی ص ۱۱۷ مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ میں:- وقال عمرو بن دینار قوله تعالیٰ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ (فان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته) لان روحه علیه السلام حاضرة فی بیوت اهل الاسلام الخ وقال علقمة اذا دخلت المسجد تقول السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته الخ یعنے جب گھر خالی ہو اور کوئی شخص موجود نہو تو کہو السلام علیک یا نبی اللہ کیونکہ حضور علیہ السلام تمام مسلمانوں کے گھروں میں بروحانیت حاضر ہیں اور علقمہ تابعین میں سے جب مسجد جاتے تو السلام علیک ایها النبی کہا کرتے۔"

نوٹ اس جگہ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ آپکی روح پاک تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہی

(۳) مولوی غلام احمد

اخگر حنفی امرتسری

اپنا عقیدہ یوں ظاہر فرماتے ہیں:-

"اب سوال صرف یہ ہے کہ بوقت ذکر ولادت قیام کیوں کیا جاتا ہے؟ اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو اس لئے کہ بوقت ولادت باسعادت ملائکہ نے کھڑے ہو کر سلام پڑھا تھا۔ دوسرا اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ آپکا تشریف لانا نہ تو محال ہے اور نہ شرک" (دیکھو الفقیہ کا میلاد نمبر موسومہ میلاد الرسول بعوض الفقیہ ۲۱ نومبر ۳۱ء ص ۱)

نوٹ اس جگہ مولوی صاحب نے حضور پُرنور کا مجلس میلاد میں تشریف لانا لکھا ہے اور اسی وجہ سے قیام کرنے کو جائز لکھا ہے۔

(۴) مولوی حکیم سید راحت حسین

حنفی نقشبندی صدر انجمن شرفیہ کلکتہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک شعر یوں کہتے ہیں:- ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

کلمہ طیبہ - کلمہ شریف کی تفسیر - قابل دید ہے منیجر

(دیکھو اخبار الفقیہ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۲۲ء صـ کالم ۱)

نوٹ اس جگہ سید صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا اوتار قرار دیا ہے۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ چودھویں صدی کے ان مندرجہ بالا حنفیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کچھ لکھا ہے۔ ایک حضرت نے آپکا مجلس میلاد میں تشریف لانا لکھا ہے دوسرے نے تمام مسلمانوں کے گھروں میں آپکی روح کا حاضر ہونا لکھا ہے تیسرے نے صاف طور پر لکھدیا کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں چوتھی نے آپکو خدا کا اوتار لکھ مارا۔ خداوند تعالےٰ مسلمانوں کو ایسے خرافات، شرک وکفر کے خیالات سے محفوظ رکھے پس انہی لوگوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے خبر دیدی تھی۔ جمیری امت یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلیگی۔ ایسے ہی لوگوں نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت پیدا کرلی ہے

اب میں صرف تین سوال چودہویں صدی کے بریلوی حنفیوں سے پوچھتا ہوں:۔

سوال نمبر ۱ کیا آنحضرت صلعم کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا یا تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہونا یا مجلس میلاد میں تشریف لانا اور قیام کرنا۔ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ۔ اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے؟

سوال نمبر ۲ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی اعتقاد تھا؟ کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یا تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر یا مجلس میلاد میں تشریف لاتے ہیں کیا صحابہ کرام۔ تابعین و تبع تابعین مجلس میلاد منعقد کرکے قیام کیا کرتے تھے؟

سوال نمبر ۳ کیا امام الاعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مجلس میلاد مقرر کرکے اسمیں قیام کیا کرتے تھے؟ اور کیا آپ بھی آنحضرت صلعم کو ہر جگہ حاضر و ناظر یا تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر یا مجلس میلاد میں حاضر جانتے تھے؟ اس بات کا ثبوت امام صاحب یا صاحبین کی کتابوں سے دو۔

(راقم احناف کا ایک خیرخواہ از امرتسر)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

کیا یہ تعجب اور حیرت کا مقام نہیں کہ کارکنانِ انجمنہائے اسلامی جس وقت مسلمانوں کے شاکی ہوں اور کہیں فلاں انجمن کا جلسہ پھیکا ہوا۔ فلاں کا اس سال ملتوی کیا گیا۔ کیوں؟ مسلمانوں کی توجہ مذہب کی طرف نہیں۔ آجکل سیاسیات کا زور ہے اور جو جلسے مذہبی ہوتے ہیں وہ یا تو پھیکے ہوتے ہیں یا بند۔ ٹھیک اسی عام سیاسی بے چینی کے زمانہ میں ہمارے برادر عزیز مولوی عبدالستار صاحب الخیری ایم اے کا خط آتا ہے جسکا تھوڑا حصہ ہم مسلمانانِ ہند کی عام آگاہی اور عبرت کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ یہ خط ماہ اپریل ۱۹۲۲ء کو برلن پائہ تخت جرمنی سے روانہ ہوا۔ وھو ہذا۔

یہاں ہم لوگوں نے اللہ پر بھروسہ کرکے اپنے بوتے پر اشاعت اسلام کا کام شروع کردیا ہے۔ انشاء اللہ پہلی رمضان کو اسلامی رسالہ جرمنی زبان میں نکلیگا۔ تھوڑے ہی عرصے میں چھ سات آدمی مسلمان ہوچکے ہیں اور بیسیوں اسلام کے شیدائی ہوچکے ہیں۔ لوگوں میں اسلام سے دلچسپی بڑھتی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ خیال کرنے لگے ہیں کہ بغیر دین کے یورپ تباہ ہو رہا ہے اور عیسائیت بالکل نکما دین ہے عیسائیت یورپ کو تباہی سے نہیں بچا سکتی۔ بس لوگوں کو دوسرے دین کی جستجو ہے۔ جب انکو اسلام کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ تو یقین آمین کرنے لگتے ہیں۔۔۔۔ الخ

برادرانِ اسلام! مولوی عبدالستار صاحب الخیری مع برادر معظم مولوی عبدالجبار صاحب الخیری ایم اے برلن میں مقیم ہیں۔ ہم یہاں فی الحال برادران اہلحدیث سے ہر دو برادران کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں کہ دونوں صاحب حضرت میاں صاحب شمس العلماء مولانا مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے سالی کے نواسے اور مولوی عبدالخالق صاحب خسر حضرت میاں صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ [illegible] سے ہندوستان چھوڑا۔ جامع ازہر مصر میں علوم عربی تحصیل کرکے بیروت میں ایم۔ اے کی ڈگری لی۔ اور وہیں ایک مدرسہ بنام دارالعلوم قائم کرکے بھولے بھالے ترکوں اور عربوں کو اغیار کے ہتھکنڈوں سے بچانیکی کوشش میں مصروف رہے اس کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ جنگ یورپ کا بلاخیز طوفان شروع ہوا اور دردانیال کے دروازے کھل جانے پر بحسرت و یاس سلطنت ترکی کے سایہ کو چھوڑ کر جرمنی میں قیام پذیر ہوئے۔ باقی حالات ان ہر دو خدا پرستوں کے کبھی آئندہ۔

اتنا عرض کرنے کے بعد اب ہم برادران اسلام کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً توجہ اسطرف رجوع کرانا چاہتے ہیں کہ یورپ میں ادبار شروع ہی ہوا ہے کہ وہ اسلام میں مصروف ہوگئے۔ اور ہم ہیں کہ آگ کے گڑھے کے قریب جا پہونچے ہیں مگر انگڑائی بھی نہیں لیتے۔ دہلی میں ایک انجمن اہل حق قائم ہوئی تھی۔ علماء اہلحدیث دہلی اس کے کارکن تھے۔ امید تھی کہ اب علماء اٹھے ہیں کچھ ہوگا۔ جلسے ہوئے وعظ ہوئے۔ شورے ہوئے نتیجہ یہ کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے پیچھے پڑ گئے۔ بڑی لے دے ہوئی۔ بالآخر مولوی صاحب مذکور جس مسجد میں جمعہ پڑھاتے تھے اس سے بے دخل کئے گئے اور انجمن اہل حق ختم ہوگئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کی مخالفت میں ہی تھی۔ ہوگا، ہم یہ سمجھے تھے کہ علماء متفق ہوگئے ہیں۔ اب سردار ہند کا انتخاب آسان ہوگا۔ مگر آہ ؎

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

نہیں معلوم کیوں ؎

بھری ہے انجمن لیکن کسی سے دل نہیں ملتا
ہمیں میں آگیا کچھ نقص یا کامل نہیں ملتا

مذہبی اشاعت و تبلیغ کی روک۔ اس کام میں کمی اور

کمزوری کا اظہار۔ اس بنا پر کہ مسلمان اس طرف متوجہ نہیں وہ سیاست میں منہمک ہیں۔ عجب تم عجب۔ اگر ہم لوگ کسی غیر قوم میں اشاعت کیلئے جائیں تو ایک گھنٹہ بھی کام نہ کرسکینگے۔ اور بھاگ کھڑے ہونگے کیونکہ وہ تو متوجہ ہی نہ ہونگے۔ بلکہ مسلمان تو کچھ لحاظ کر بھی جاتیں مگر وہ قوم تو گڑبڑ ڈالیگی۔ نہ خود سنیگی اور نہ دوسروں کو سننے دیگی۔ چلو اسلام کا کام ختم۔ نماز پڑھے جاؤ۔ روزے رکھے جاؤ اور پیسہ کمائے جاؤ۔ اے مدعیان حمایت توحید! اٹھو کہ توحید چلی۔ کیا تم کو اسکی ضرورت ہے کہ کوئی تمہاری آواز سنے۔ واللہ کہ تم اس کے مکلف نہیں۔ تمہارا ذمہ صرف یہ ہے کہ آواز نکالے جاؤ۔ "سینکر من بخشی" جو کچھ کرنا ہے کرلو کہ تھوڑی ہے مہلت تمام دنیا کام میں اور تم خاموش۔ ہر قوم اپنے مذہب کے ساتھ اور تم مذہب کو چھوڑ سیاست کے ہورہے ہو سے

موت کو بھول گو دیکھ کے جینے کی بہار
دل نے پیش نظر انجام کو رہنے نہ دیا

ہرشخص اپنے عمل کا جواب دہ ہے تو دوسرے کی وجہ سے ہم کیوں اپنا کام چھوڑیں واقعی اگر مسلمان اپنے مذہب کے پاسبان ہوتے تو اس قدر مذہبی انجمنیں اور کانفرنسیں بنانی نہ پڑتیں مگر یہ کیا کام کر رہی ہیں جلسے اور تجاویز پاس کرکے خاموش جس سے دو نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔ اول یا تو ہم کو کام کرنا نہیں آتا اسوجہ سے گرما گرم تقریروں ہی تک بس ہے۔ جب عمل کا وقت آیا تو ختم۔ دوم یا صرف اپنی نمود مقصود ہوتی تو جو کچھ ہونی ہوتی ہے تقریر سے ہوجاتی ہے۔ اخبار میں آجاتی ہے۔ نام دور دور پہونچ جاتا ہے۔ کس کو غرض پڑی کہ قوم کی بہبودی اور فلاح کی پاس شدہ تجاویز کو عمل میں لانے کے وسائل پر غور کرکے ان کو عملی جامہ پہنائے سے

ہو تو وہ اپنی تو اندھیر کی پرواہ کس کو
کوئی تاروں سے جو پوچھے تو کہیں باتھی

اگر یہ دونوں باتیں غلط ہیں تو تقریر سے نہیں، تحریر سے نہیں علمی قوت سے نہیں۔ ہاں اے حاملان دین اسلام۔ قوت عملی سے غلط ثابت کردو۔ تعجب ہے کہ جو مسیحی میں تثلیث کے شیدا توحید کا نعرہ لگائیں اور ہند میں توحید کے دلدادہ پرچم توحید کی خود توہین کریں اور اپنے اعمال سے اقوام غیر کو اسلام پر نکتہ چینی اور ٹھٹھا اڑانے کا موقع دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

(خادم الاسلام محمد عبدالقادر الخیری ہیاٹک حبش خاں دہلی)

اڈیٹر آپنے علماء کے مشاغل خاصہ پر بہت کچھ لے دے کی۔ مگر اصلاح کی راہ نہ سمجھائی۔ میرے خیال میں اسکی راہ ایک ہی ہے جسکو قرآن مجید نے نہایت ایجاز سے

كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

سے تعبیر فرمایا ہے جسکا مطلب اہل منطق کی اصطلاح میں یہ ہے کہ افراد کا اختلاف نوع میں ختم اور انواع کا اختلاف اجناس میں معدوم اور اجناس کا تخالف جنس عالی میں منعدم یعنی ہر کام جو مجھ میں اور آپ میں برابر کا مشترک ہے اس میں بقول صوفیا۔

"ہم نہ تم۔ دفتر گم"

بس یہی ایک اصول ہے علماء اہلحدیث بلکہ علماء اسلام کے مل بیٹھنے اور ملکر کام کرنے کا۔ انہی معنے میں مولانا جامی مرحوم نے متصوفانہ مذاق میں ایک شعر لکھا ہے

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

سحر النبیؐ

(اہلحدیث ۱۹ مئی سے آگے)

سوم کفار نے آنحضرتؐ کو بشر بھی کہا ہے۔ قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا (بنی اسرائیل) فقالوا أبشر یهدوننا فکفروا (تغابن) لہذا جس آیت (قل انما انا بشر مثلکم۔ کہف) اور حدیث (انما انا بشر انسی کما تنسون۔ بخاری) سے آپکا بشر ہونا ثابت ہوتا ہے اس سے چونکہ کفار کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ لہذا یہ آیت اور حدیث غیر مسلم ہیں۔

چہارم کفار نے آنحضرتؐ کو رسول بھی کہا قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا (بنی اسرائیل) وقالوا ما لهذا الرسول یاکل الطعام (فرقان) لہذا جس آیت (محمد رسول اللہ۔ فتح) اور حدیث (اشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ بخاری) سے آپکا رسول ہونا ثابت ہوتا ہے اس سے چونکہ کفار کے قول سے اتفاق ہوجاتا ہے۔ لہذا یہ آیت اور حدیث نہیں مانی جاسکتی۔

پنجم کفار نے آنحضرتؐ کو کہا کہ یہ کھانا کھاتے ہیں یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (فرقان) اور خدا انہیں سب باتوں پر انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا (فرقان) فرماتا ہے۔ لہذا جس آیت کانا یاکلان الطعام (مائدہ) اور حدیث مسلم (عن ابی ایوب کان النبی اذا اتی بطعام اکل منه الخ) سے آپ (پیغمبر) کا کھانا کھانا ثابت ہوتا ہے۔ اس سے چونکہ کفار کے قول کی تصدیق ہوتی ہے جسکو اللہ نے ضلالت فرمایا ہے لہذا یہ آیت اور حدیث ناقابل تسلیم ہیں ورنہ "پھر تو الزام کفار غلط نہیں کیا جاسکیگا" وقس علی هذا۔ بیں جناب والا یہ خیال آپکو مبارک رہے۔

(۴) اب ایک سوال آپکا اور رہ جاتا ہے کہ "دیگر امراض سحر میں ما یراہ الا مثیانہ کیا ہے؟" گو سحر کا مرض ہونا آپکو مسلم ہے جیسا کہ آپنے خود لکھا ہے "سحر کا ایک طرح پر مرض ہونا یہ تو ٹھیک ہے" لیکن سوال (ما یراہ الا مثیانہ) کی صراحت یوں کی ہے کہ اسکا احساس کیونکر ہوتا ہے؟ اور آگے یوں لکھا ہے کہ "کیا یہ مرض دماغی تھا" مطلب آپکا یہ ہے کہ اگر یہ دماغی مرض تھا تو اسکا احساس نہیں ہوسکتا اور دیگر امراض کا مریض کو احساس ہوتا ہے۔ اول تو احساس کا سوال مجھ سے اس وقت ہوسکتا ہے جب میں اسکو دماغی مرض لکھتا حالانکہ میں اسکی تغلیط کرچکا ہوں۔ دوم یہ کہ مریض کو نفس مرض کا احساس ہوتا ہے کہ میں بیمار ہوں کیفیت و نوعیت کا احساس نہیں ہوتا کہ کونسا مرض ہے؟ جبتک کہ طبیب حاذق تشخیص نہ کرے۔ ٹھیک اسیطرح آپکو خدائے حکیم کے آگاہ کرنے پر نوعیت مرض معلوم ہوئی۔ یہی ہیں الفاظ حدیث قال صلعم یا عائشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیته فیه (صحیح بخاری) اور دوسری روایت میں ہے ان اللہ انبانی عن مرضی (فتح الباری پ ۲۴) پس نبی کی بابت یہ پوچھنا کہ "اسکو احساس کیونکر ہوا؟" منصب نبوت سے ناآشنا ہونیکی دلیل ہے اور نبی کو غیر نبی پر قیاس کرنا۔ اسپر میں کیا کہوں بس یہ تھی آپکی پرزور جرح کی حقیقت، اسپر آپکو اگر پھر قلم اٹھانا ہو تو مجھ سے براہ راست خط وکتابت کریں اور اپنے بے نظیر عالمانہ مضامین سے ناظرین اہلحدیث کا علم و وقت خراب نہ کریں هذا والسلام (عاجز محمد ابوالقاسم بنارسی)

برگزیدہ نبی کی برگزیدہ خصائل

اخلاق نبوی

امہات المومنین حضرت عائشہ رضؓ سے بڑھکر کسی نے آپکے اوصاف تفصیل سے نہیں بیان کئے ہیں۔ فرماتی ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت کسی کو بُرا بھلا کہنے کی نہ تھی بُرائی کے بدلہ میں بُرائی نہیں کرتے تھے بلکہ درگذر کرتے تھے اور معاف فرما دیتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی غلام کو، لونڈی کو، کسی عورت کو، خادم کو، جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ آپ نے کبھی کسی کی کوئی درخواست رد نہیں کی لیکن یہ کہ وہ ناجائز ہو۔ آپ جب گھر کے اندر تشریف لاتے۔ تو نہایت خنداں ہنستے اور مسکراتے ہوئے دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے باتیں ٹھیر ٹھیر کر اسطرح فرماتے تھے کہ کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے۔ آپ خندہ جبین۔ نرم خو۔ مہربان طبع تھے۔ آپ سخت مزاج اور تنگ دل نہ تھے۔ بات بات پر شور نہیں کرتے تھے۔ کوئی بُرا کلمہ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ عیب جو اور تنگ گیر نہ تھے۔ آپنے اپنے نفس سے تین چیزیں بالکل دُور کر دیں تھیں۔ بحث مباحثہ۔ ضرورت سے زیادہ بات کرنا۔ اور جو بات مطلب کی نہ ہو اسمیں نہ پڑنا۔ دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے کسی کو بُرا نہیں کہتے تھے۔ کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے۔ کسی کی اندرونی حالت کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔ وہی باتیں کرتے تھے جن سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔

جب آپ کلام کرتے صحابہ اس طرح خاموش ہو کر اور سر جھکا کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب آپ چُپ ہو جاتے تو پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے۔ کوئی دوسرا بات کرتا تو جبتک وہ بات ختم نہ کر لیتا چُپ سنا کرتے۔ لوگ جن باتوں پر ہنستے آپ بھی مسکرا دیتے۔ جن پر لوگ تعجب کرتے۔ آپ بھی کرتے۔ کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفتگو کرتا تو آپ تحمل فرماتے۔ دوسروں کے مُنہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے لیکن اگر کوئی آپ کے احسان و انعام کا شکریہ ادا کرتا تو قبول فرماتے۔ جبتک کوئی بولنے والا خود چپ نہ ہو جاتا۔ آپ اسکی بات درمیان سے نہیں کاٹتے تھے۔ نہایت فیاض' نہایت راست گو۔ نہایت نرم طبع اور نہایت خوش صحبت تھے۔

مداومت عمل

آنحضرت صلعم اپنے تمام کاموں میں اسی اصول کی پابندی فرماتے تھے جس کام کو جس طریقہ سے جس وقت آپ نے شروع فرمایا۔ اس پر برابر شدت کے ساتھ قائم رہتے تھے۔ سنت کا لفظ ہماری شریعت میں اسی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ سنت وہ فعل ہے۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مداومت فرمائی اور بغیر کسی قوی مانع کے کبھی اسکو ترک نہیں فرمایا۔ اس بنا پر جس قدر سنن ہیں وہ درحقیقت آپ کی استقامت حال اور مداومت عمل کی ناقابل انکار مثالیں ہیں۔ آپ راتوں کو اٹھکر عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نے کبھی رات کی یہ عبادت ترک نہیں کی۔ اگر کبھی مزاج اقدس ناساز یا سست ہوتا تو بیٹھکر ادا کرتے[۶] جریر بن عبد اللہ ایک صحابی ہیں جنکو دیکھکر آپ محبت سے مسکرا دیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا۔ کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔ اور آپ نے مسکرا نہ دیا ہو۔ قرآن مجید کی تلاوت روزانہ فرماتے تھے۔ ابوداؤد کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تلاوت کا وقت نماز عشا کے بعد تھا۔ روزانہ سورتوں کی تعداد مقرر تھی۔ اسی تعداد کے موافق آپ تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ رمضان میں پورے قرآن کا دورہ کرتے تھے۔

رمضان کا مہینہ آپکی عبادتوں کے لئے سب سے زیادہ ذوق افزا تھا۔ حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے کہ آپ فیاض تو تھے ہی لیکن جب رمضان کا مہینہ آتا اور جبریئل قرآن سنانے آتے تو آپ کی فیاضی کی کوئی حد نہ رہتی۔ آپکی فیاضی ہوا سے بھی آگے نکل جاتی۔ رمضان کے آخری عشرہ میں آپ اور زیادہ عبادت گذار ہو جاتے۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ رات بھر بیدار رہتے تھے۔ ازواج سے بے تعلق ہو جاتے تھے۔ اہل بیت کو نماز کے لئے جگاتے تھے[۸]۔ اس اخیر عشرہ میں آپ عموماً اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔ یعنی ہمہ وقت مسجد میں بیٹھکر یاد الٰہی اور عبادت گذاری میں مصروف رہتے تھے[۹]۔

مستفاد از سیرۃ النبی۔

(ابوعفان محمد السبحان عفا اللہ عنہ مرشد آباد مقام پولندہ)

تعاقب

۱۳- جنوری کے پرچہ میں آپکے نزدیک اختلاف کی دو وجہیں ہیں۔ کے نمبر اول کی بابت گذارش ہے کہ دحبکا جان نبی صلعم موجود ہی اذا جاء احدکم المسجد فلینظر الخ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آیا کرے تو ضرور دیکھ لے کہ جوتہ میں کچھ گندگی تو نہیں لگی ہے؟ اگر گندگی اسمیں دیکھے تو دا بہری طرح زمین پر) رگڑ لے اسکے بعد ہی جوتہ پہنے اور نماز پڑھے اور اذا وطئ احدکم الاذی الخ اگر تم میں سے کسی کے جوتہ میں گندگی لگجاوے تو اسکی پاکی مٹی ہو یعنی مٹی پر رگڑ دینا جسے نبی صلعم نے پاک فرمایا اسی دوسرے کو ناپاک سمجھنے کا کیا حق ہے کیا نبی سے وہ اپنی صفائی زائد بنانا چاہتا ہے؟ ایسا جائز ہے؟ دوسرے نمبر کی بابت جیسے فرمان نبوی ہے ما ساء عمل قوم قط الا زخرفوا مساجدھم کسی قوم کے اعمال نہیں بگڑے مگر جب اپنی مسجدوں کو مزین کیا یعنی جب مسجد کی آرائش و زینت میں لگے تو اعمال جو اصل چیز ہی بگڑ گئے اور یہ ہمیشہ مشاہدہ ہے اور فرمان ہے ما امرت بتشئید المساجد جسکو اللہ تعالیٰ کطرف سے مسجد کے مزین بلند پختہ کرنیکا حکم نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ آپکی مسجد آپکے زمانہ میں خام تھی تو اب فرش فروش وغیرہ سے زینت کیوں دیجائے۔ اگر آپکی سنت کا مطالعہ [illegible] حسن مسجد ادا کریں۔ حکم کو (۵)

(۴) فرمان نبوی ؐ کے موافق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کیا نبی صلعم نے کہیں جوتیاں بغل میں داب کر لیجانیکا حکم دیا ہے؟ حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرنیکا کسی کو حق نہیں بالخصوص سردار کو۔ آپ لوگوں کو اسکی ہدایت فرمائیں کہ اپنی مسجد ایسی بنائیں جیسی نبی صلعم کی مسجد تھی۔ والسلام مع الاکرام (حکیم عبدالرزاق صادقپوری مقیم محلہ صادقپور)

---

[۱] جامع ترمذی وشمائل ترمذی۔ [۲] یہ تفصیل مسلم اور ابوداؤد وغیرہ احادیث کی مختلف روایات سے مروی ہے

[۳] ابن سعد ۱۲ [۴] صحیح بخاری ومسلم و ابوداؤد ۱۲ منہ

[۵] یہ پوری تفصیل شمائل ترمذی' بیان اخلاق میں ہے

[۶] ابوداؤد قیام اللیل ۱۲

[۷] ابوداؤد ابواب شہر رمضان ۱۲

[۸] ابوداؤد باب الصوم ۱۲ منہ

[۹] صحیح بخاری باب الاعتکاف ۱۲ منہ

ملکی مطلع

عرب میں خانہ جنگی کا احتمال

"ویل للعرب من شر قد اقترب"

یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عرب کی آئندہ حالت ملاحظہ فرمائی تو بیدار ہو کر فرمایا عرب کے لئے افسوس ہے اوس شر کی وجہ سے جو قریب آرہا ہے۔ یہی خبر آج رہ رہ کر ہمارے کانوں میں پہنچتی ہے۔ عرب کے لوگ خواہ کیسے ہی ہوں اسمیں شک نہیں کہ جملہ اہل اسلام کو اس ملک سے ہمدردی ہے کیونکہ ہمارا مذہبی ملک عرب ہی ہے دگر ہیچ۔

آجکل خبر آرہی ہے کہ عرب میں خانہ جنگی ہونیوالی ہے کیونکہ نجد کے وہابی (حنبلی) بڑی قوت پا رہے ہیں۔ فوجی اور سامانی قوت انہیں بہت کافی ہے۔ لڑنے میں بھی دوسرے حصۂ عرب سے قوی ہیں اس لئے باقی امراء کو ان کی ازحد فزون قوت خار کی طرح کھٹک رہی ہے۔ ان کی بڑھتی رو کو روکنے یا کمزور کرنے کے لئے تین سرداران عرب کا اتفاق ہو چکا ہے یا ہونیوالا ہے یعنی شاہ حجاز امام یحییٰ یمنی۔ اور امام ادریس۔ اخبار القبلہ سے اتنا تو معلوم ہوا تھا کہ یمن کا ایک وفد مکہ معظمہ میں آیا ہے جس کی بہت کچھ خاطر تواضع کیگئی۔ جلسہ منعقد ہوا۔ ایک دوسرے کی عزت اور تواضع میں نظمیں پڑھی گئیں وغیرہ۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ جو شنید اور قیاس پر مبنی ہے۔ کہ یہ تینوں سردار ملکر بھی وہابیوں کو نیچا نہیں دکھا سکتے کیونکہ اون کی فوج پرانی نبرد آزما ہے اُن کا سردار امیر ابن سعود بڑا قابل مدبر ہے۔ باوجود اس کے ہماری دلی تمنا ہے کہ اس نازک زمانہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو خاصکر عرب کے مسلمانوں کو خدا اتفاق اور اتحاد کی توفیق بخشے۔ کوئی زمانہ تھا کہ عرب آزاد ہونے کے علاوہ دوسرے ملکوں کو زیر حکومت رکھتا تھا۔ پھر ایک زمانہ آیا کہ سارا عرب ترکوں کے ماتحت ہوگیا۔ گو وہ نسلی حیثیت سے اور قوم تھے مگر دین کے اعتبار سے پھر بھی عرب سے متحد تھے۔ اسی لئے اون بیچاروں نے عرب پر اصل معنے میں حکومت کرنے کا کبھی خیال نہیں کیا تھا۔ بلکہ سلطان المعظم ہمیشہ اپنا لقب خادم الحرمین لکھا کرتے تھے۔ جتنی کچھ آمدنی عرب سے ہوتی تھی۔ اس سے کئی گنا زیادہ خرچ تھا۔ فائدہ یہ تھا کہ مسلمانان دنیا کے دلوں میں ترکوں کی محبت تھی۔ اون کے سایہ سے عرب کو یہ فائدہ تھا کہ وہ اغیار کی نظروں سے محفوظ تھا۔ مگر دشمن اسی تاک میں تھے کہ جس طرح بن پڑے عرب کو ترکوں سے الگ کردیں۔ اس کے متعلق نئی نئی چالیں چلتے رہے کبھی نجدیوں کو بھڑکایا۔ کبھی یمنیوں کو اکسایا۔ آخر شریف حجاز سے ان سب تحریکات کا خاتمہ کرایا۔ باوجود اس کے عرب کے اخباروں سے یہ آواز اٹھنے لگی۔ کہ عرب سارا متحد ہو کر آزاد ہونا چاہیئے۔ جس آواز سے مسلمانان دنیا اپنے غم وغصہ کو بھولنے پر آنے کو تھے۔ کہ یکایک دمشق کے اخبار فتی العرب سے یہ خبر وحشت اثر پہونچی ہے کہ عرب کے تین اور ایک میں جنگ ہونیوالی ہے جس سے ہم مسلمانوں کو سخت رنج ہے۔ ہم بحکم حدیث شریف عرب کو محبوب البلاد جانتے ہیں اسلئے اپنے محبوب کو مبتلائے آلام و مصائب دیکھنا نہیں چاہتے۔ خدا ہماری تمنا برلائے اور دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملائے۔ آمین۔

نوٹ: اس قسم کے احتمالات حج کو مانع نہیں ہیں۔

امرتسر میں عجیب مقدمہ

پچھلی سول نافرمانی میں جو مقدمات ہوئے انکی وجہ سے تو حیرانی کی وجہ کچھ اور تھی۔ ڈاکٹر ستیہ پال جیسا مشہور لیڈر گرفتار ہوا۔ نصف گھنٹے میں اوس مقدمہ کا فیصلہ ہو کر ڈاکٹر مذکور جیل میں بھیجا گیا۔ پھرتی کار قابل تعریف ہے جب ایک کام کرنا ہی ہو تو پھر اس میں دیر کیسی؟ برخلاف اس کے ایک مقدمہ ایسا بھی ہے جسکو سول نافرمانی کا شائد آخری مقدمہ کہنا چاہیئے اس میں ایک نوجوان عبدالرحیم گرفتار ہے۔ جسے غالباً چار ماہ ہوئے ہیں کہ آجتک اس کی شہادت بھی نہیں ہوئی۔ پیشی پہ پیشی ہوتی ہے مگر فیصلہ نہیں ہوتا۔ الزام وہی ہے جو باقی رضاکاروں پر تھا۔ کہ اس نے کوئی نظم پڑھی ہے۔ حالانکہ اس عام قانون کے مطابق اس جرم کی سزا زیادہ سے زیادہ ۶ ماہ ہے مگر یہ ۳-۴- ماہ جو اسکو اہل و عیال سے [illegible] جیل کی تنگ و تاریک کوٹھری میں ڈالا گیا ہے معلوم نہیں یہ لیٹ پیٹ کیوں ہے۔ کیا کسی دور اندیش کو یہ کہنے کا موقع تو نہیں؟ ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ترکوں کے مظالم

ع پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

۱۹۰۳ء میں میں نے اپنی عربی تفسیر شائع کی۔ جس کا نام ہے "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" اس میں یہ خاص التزام ہے کہ عموماً ہر آیت کی تفسیر میں دوسرے مقام کی آیت ضرور نقل کی جاتی ہے۔ اس نوع تفسیر کو اصولاً تو سب مفسرین لکھتے آئے ہیں۔ مگر عملی طور پر کوئی خاص مستقل تفسیر ایسی نہ تھی۔ لیکن جونہی یہ تفسیر نکلی۔ میرے عنائت فرماؤں کو مجھے بدنام کرنے کا موقع ملا۔ اس بدنامی کے کئی دور ہوئے ہیں۔ آجتک بھی یہی کیفیت ہے کہ جونہی کوئی مولوی صاحب کسی ذاتی کام کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوئے جھٹ انہوں نے میری تفسیر کے برخلاف آواز اٹھانی شروع کردی۔ ۵۔ اپریل کو جو مباحثہ امرتسر میں ہوا تھا جو ۱۳۔ اپریل ۲۳ء کی اہلحدیث

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف کی تفسیر قابل دید۔ ۳/ منیجر

میں چھپا تھا۔ اس کی وجہ بھی یہی تھی۔ آجکل مولوی محمد علی واعظ جو میرے برخلاف ہو رہے ہیں یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ جس طرح میرا یہ ذاتی معاملہ آئے دن نئے رنگ بدلتا رہتا ہے۔ مظلوم ترکوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب کبھی یورپ دیکھتا ہے کہ ترکوں کی پہلی بدنامی دُور ہوئی یا نرم ہوکر معتدل مزاج یا بے غرض لوگوں کو ان کا ہمدم بنانے لگی ہے۔ تو یورپ فوراً مظالم ترکی کو تازہ کر دیتا ہے۔ گذشتہ ایام میں ترکی مظالم پر یونانیوں کا ذکر بہت کچھ تھا۔ مگر درمیان میں کچھ مدہم پڑ گیا۔ اب پھر آواز اٹھی ہے کہ ترکوں نے دس ہزار عیسائی قتل کر ڈالے ہیں اور باقی عیسائیوں کو وہ ان کے وطنوں سے نکال رہے ہیں۔ چونکہ یورپ خاصکر انگلستان جانتا ہے۔ کہ ہماری خالی خولی آواز کو کوئی صحیح نہیں جانیگا۔ اس لئے نہایت دانشمندی سے اس کے ساتھ ہی یہ آواز بھی اٹھائی جاتی ہے۔ کہ اس جرم کی تحقیق کے لئے دول یورپ اور امریکہ کی طرف سے ایک کمیشن بھیجی جاتی۔ ہماری رائے میں بھی کمیشن کا تقرر ضرور ہونا چاہئے۔ مگر پہلی کمیشنوں کی رپورٹیں شائع ہونے کے بعد۔ کیا وجہ ہے کہ یورپ نے پہلی کمیشن کی رپورٹ کو آجتک شائع نہیں کیا۔ حالانکہ بارہا ترکوں اور غیر ترکوں کی طرف سے تقاضا پر تقاضا ہوا کہ یونانی مظالم کی تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ شائع کی جائے۔ جب چاروں طرف سے گھیرے گئے تو وزیر اعظم انگلستان نے جواب دیا کہ اس کمیشن کی رپورٹ کے شائع کرنے سے فیصلہ سمرنا میں دقتیں پیدا ہونگی سچ ہے ؎

وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ

تاریخ شرقی بتا رہی ہے کہ ترکوں نے اپنے زمانہ عروج میں جسقدر عیسائیوں کی رعائتیں کی ہیں مسلمانوں کی نہیں کیں۔ ناظرین حیران ہوکے سنینگے کہ مولوی رحمۃ اللہ مرحوم کی کتاب اعجاز عیسوی جو مذہبی صورت میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ اس کی شکایت پہونچنے پر سلطان عبدالحمید خان مرحوم نے علاقہ ملک شام میں اس کتاب کا داخلہ بند کر دیا تھا۔ اتنی خاطر کسی حکومت نے رعیت کی کی ہو تو مثال پیش ہونی چاہیئے۔ تو کیا آج اس ضعف کے زمانہ میں ترک ایسی غلطی کرنے لگے جبکہ سارا یورپ ان کی تباہی کی تدبیریں سوچ رہا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ سب میری تفسیر القرآن کی طرح اغراض نکالنے کے ذرائع ہیں۔

اللّٰہ اعلم بما فی صدور العالمین

وزیر تعلیم پنجاب

آج ملک پنجاب کو فخر حاصل ہے۔ کہ محکمہ تعلیم کے وزیر کیا خاص پنجاب کے اور کیا سارے ہندوستان کے پنجابی فرزند ہیں۔ جن سے مراد ہماری خان بہادر میاں فضل حسین بیرسٹر وزیر تعلیم پنجاب اور خان بہادر میاں محمد شفیع بیرسٹر وزیر تعلیم ہند ہیں۔ مقدم الذکر نے صوبہ پنجاب کے تعلیمی محکمہ میں کچھ اصلاحیں جاری کیں۔ مثلاً صیغہ ڈاکٹری میں مسلمانوں کی کمی بلکہ بہت کمی دیکھکر حکم جاری کیا کہ فی صدی ۵۰ طالب علم مسلمان داخل کئے جایا کریں۔ اس حکم سے مسلمان ڈاکٹروں کی کمی کسی قدر پوری ہونے کی توقع ہوئی۔ لیکن ہندو اخبار اس اصلاح پر بہت سخت رنجیدہ ہیں حالانکہ ہندو اخباروں کی ملکی پالیسی ہندی ہے۔ یعنی ان کا دعوےٰ ہے کہ ہندوستان میں کوئی قوم بھی ترقی کرے قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ مقصود ہندوستانیوں کی ترقی ہے۔ باوجود اس دعوے کے وزیر تعلیم پر طرح طرح کے اعتراضات ہو رہے ہیں مگر ہم مسلمانوں کی جو شکایت وزیر صاحب سے ہے وہ ہندوؤں کی شکایت سے معقول ہے۔ وہ شکایت یہ ہے کہ لکھنؤ میں جو کانگرس اور مسلم لیگ کا سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس میں ہر صوبہ کی سکیم الگ الگ تھی۔ ہندوستان کے سارے صوبوں میں سے خاص پنجاب ہی کو یہ فخر حاصل ہوا تھا کہ اس کی کونسلوں میں فی صدی پچاس ممبر مسلمان منظور ہوئے۔ کیونکہ پنجاب میں تمام دیگر قوموں۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ چوہڑہ چمار وغیرہ کی مجموعی آبادی سے بھی مسلمانوں کی آبادی زیادہ یعنی فیصدی قریباً ۵۵ ہے اس مسلمہ اصول سے مسلمانوں کی تعداد ہر صیغے میں نصف سے تو کسی طرح کم نہ رہنی چاہئے تھی۔ مگر وزیر تعلیم نے اپنی اصلاح میں دس فیصدی کم یا بالفاظ دیگر دیگر قوموں کی تعداد مسلمانوں سے ڈیوڑھی رکھی۔ اس کی ہم مسلمانوں کو شکایت ہے لیکن اس خیال سے کہ اصلاح آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ چلکر ہم اپنے حقوق کو پا لینگے انشاء اللہ۔

قابل توجہ افسران پولیس

گورنمنٹ پنجاب کا حکم ہے جو حال ہی میں بذریعہ چٹھی جاری ہوا ہے۔ کہ ہر اخبار کے دو پرچے سرکاری محکمہ کو مفت بھیجے جائیں چنانچہ تعمیل ہوتی ہے۔ لیکن مقامی پولیس جو ہر اخبار کا ایک پرچہ وصول کرتی ہے یہ علاوہ اس حکم کے ہے۔ لہذا اسکی قیمت ملنی چاہیئے۔ امید ہے صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اس پر توجہ فرماویں گے۔

عصمت النبی۔ اس رسالہ میں
بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء
علیہم السلام معصوم ہیں۔ عیسائیوں کے اعتراضات
کا دندان شکن جواب۔ از مولانا ابراہیم صاحب
سیالکوٹی۔ قیمت ۴ر

دلیل الفرقان۔ اہلقرآن کی صلوٰۃ القرآن کا جواب مکمل ۴ر مجلد

متفرقات

قیمت اخبار کی بابت بار بار لکھا گیا اور لکھا جاتا ہے کہ مہربانی کرکے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ ماہ جون میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے اون کے نمبر سابق پرچے میں دئیے گئے ہیں منی آرڈر فارم بھی بھیجے گئے ہیں۔ فیس منی آرڈر قیمت میں سے وضع کرکے للعہ کا منی آرڈر کردیں۔

اہلحدیث آنہ فنڈ کی بابت تحریک کیگئی تھی۔ باہر سے ہنوز کوئی اطلاع نہیں آئی۔ امرتسر سے (للعہ) جمع ہوا۔

طلب دعاء میرے والد مکرم حج کو تشریف لیگئے ہیں۔ ناظرین اون کے حق میں للہ دعا کریں۔ خدا اُن کو بخیریت لائے (خاکسار عبد الرحمن خلیل از نظام آباد متصل وزیرآباد پنجاب)

بیت المال اہلحدیث کی سخت ضرورت ہے اصحاب اہلحدیث کو چاہئیے کہ اس کی طرف جلد سے جلد متوجہ ہوں۔ از نور احمد حاجی ملا محمد بمبئی یکصد روپیہ۔ حافظ احسان اللہ ڈیرہ دون عہ حاجی عبد الکریم از دموہ عہ سابقہ بار للعہ کل للعہ

غریب فنڈ میں از مولوی عبد القیوم صاحب سرگودہا عہ از منشی محمد یوسف صاحب بڑا پنڈ عہ عبد المجید خاں جہانپور عہ عبد الکریم دموہ عہ از فتوحی فنڈ عہ مولوی چراغ الدین موضع ککے سیالکوٹ سائل عہ عبد الاحد خان طالب العلم مہنا مظفرپور عہ عبد الرحیم ٹانڈہ سائل عہ کل للعہ۔ چار اخبار بنام مذکورین جاری ہوئے قیمت للعہ سابقہ قرضہ بذمہ فنڈ عہ کل خرچ عہ بقایا بذمہ فنڈ عہ نمبر سائلین (۵۳)

صوبہ بہار کو سردار اہلحدیث جناب مولانا المکرم دام فضلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہلحدیث جلد ۱۹ نمبر ۲۹ کے صفحہ ۴ مطالعہ کرنے پر ظاہر ہوا کہ شہر پٹنہ میں کا سردار جمہوری ہے شخصی نہیں الحمد للہ! اور مولوی کفایت حسین صاحب کو صرف ناصر و موئد مولوی عبد الخبیر صاحب کا بنانا بھی پسندیدہ امر ہے۔ مگر مولوی صاحب سے بوجہ مدرس و معلم ہونے کی تبلیغ کا کام ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ درس تدریس چھوڑکر کیونکر تبلیغ کیلئے گشت کرسکتے ہیں۔ سردار صاحب سے صوبہ بہار کی التجا یہ ہے کہ اولاً بیت المال قائم کرنے کے لئے جدو جہد کریں ثانیاً بیت المال سے متبعان سنت کو مبلغین کے صیغہ میں بحال کرکے ان سے پورے طور پر تبلیغ کا کام لیں ثالثاً جو کچھ کریں اسکو طبع کراکے شائع کریں! اشاعت کے لئے بیت المال سے کوئی اخبار جاری کریں یا اُجرت پر کسی اخبار میں چھپوا دیں۔ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہلحدیث میں مفت چھاپنے کی کہانتک تکلیف دیجائیگی اور وہ کس حد تک مفت چھاپنے کے متحمل ہونگے۔

ہرگاہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سردار اہلحدیث صوبہ بہار نے اپنا جانشین مولوی حکیم عبد الخبیر صاحب کو بنایا اور حکیم عبد الرزاق صاحب و مولوی عبد الغفار وحکیم مولوی عبد الوہاب صاحبان نے جمہوری کمیٹی بھی قائم کرلی۔ اب کسی کے درزی ٹولہ میں جمع ہونے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی۔ فتأمل وتدبر۔ بعض لوگ مجھ سے استفسار کرتے ہیں کہ سردار صاحب سے بیعت کرنیکی ضرورت ہے بیعت کرنا ضروری امر ہے یا نہ؟ اس کا جواب مولانا ثناء اللہ صاحب اشاعۃ دیں تاکہ لوگوں کی تسلی وتشفی ہو جاوے۔ (احقر خیرات [illegible])

اشاعت فنڈ غریب فنڈ کا مقصد یہ ہے کہ اہلحدیث ناداروں کو اخبار پہونچے اشاعت فنڈ کا مقصد یہ ہے کہ غیر اہلحدیثوں کو اخبار پہونچے۔ چاہے کوئی غیر اہلحدیث خود سوال کرے جسکی تصدیق دو اہلحدیث کریں۔ یا دو اہلحدیث خود تحریک کریں کہ فلاں غیر اہلحدیث کو اخبار بھیجنا مفید ہے اسکو بھیجا جائے یا فلاں لائبریری (کتب خانہ عام) کو بھیجا جائے۔ اسکی بابت پہلے کئی دفعہ تحریک ہوکر رہ گئی اس دفعہ پھر نئے سرے سے منشی تاج الدین مدراسی نے اسکی تحریک کی تو جناب محمد و محمد ابراہیم صاحب سوداگران بیڑی مقام جھاجھا نے عہ کی رقم سے ابتداء کی۔ جزاہم اللہ۔

بقیہ حساب کانفرنس اہلحدیث بابتہ ماہ جمادی الاول

(عہ) چندہ معرفت مولوی احمد علی صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث دہلی صدر عہ

عبد الکریم عبد الغنی صاحبان محمد پور اعظم گڈھ عہ منشی نصیر احمد صاحب (عہ) عہ رحمت علی حاجی رحمۃ اللہ صاحبان (عہ) ۸ر حاجی ابراہیم صاحب (عہ) ۸ر سید محمد خلیل صاحب (عہ) ۸ر شیخ محمد صدیق صاحب (عہ) ۸ر اہلیہ صاحبہ منشی نصیر احمد (عہ) عہ عبد الستار صاحب (عہ) عہ مرتضیٰ خانصاحب (عہ) ۸ر یٰسین خانصاحب (عہ) ۸ر حافظ ابراہیم صاحب (عہ) ۸ر بی بی خدیجہ صاحبہ (عہ) ۸ر شیخ [illegible] مقیم جان صاحبہ (عہ) عہ بی بی معصوم جان صاحبہ (عہ) عہ یتیم خانصاحب (عہ) عہ شیخ واصل صاحب (عہ) ۸ر منشی نذیر احمد صاحب (عہ) عہ منشی احمد علی صاحب غوری (عہ) عہ شیخ تصدیق حسین صاحب (عہ) عہ حاجی غلام علی صاحب (عہ) عہ والدہ محمد اقبال صاحبہ (عہ) ۸ر ثناء اللہ صاحب (عہ) عہ شیخ محمد تقی منشی عبد الصمد صاحب (عہ) شیخ محمد عمر صاحب لاڈی (عہ) عہ شیخ محمد رمضان صاحب (عہ) عہ شیخ عبد الرحیم صاحب (عہ) عہ شیخ منصب علی صاحب (عہ) عہ شیخ اسد علی صاحب (عہ) عہ شیخ عبد الغفور صاحب سیم (عہ) عہ شیخ تصدق حسین صاحب بجرلیہ (عہ) عہ

(عہ) چندہ معرفت مولوی شمس الدین صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث عہ

رحمن میاں صاحب چوگل کشمیر عہ عبد اللہ صاحب میر گام (عہ) عہ رفاقی لاوے محلہ لادیاں (عہ) عہ احمد میر صاحب ناجس (عہ) عہ رقادر جو [illegible] دار (عہ) عہ علی ڈار نمبردار (عہ) عہ

(عہ) چندہ معرفت مولوی عبد الغنی صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث عہ

منشی محبوب عالم صاحب مدرس اول مدرسہ جادی گجرات عہ شیخ چراغ دین صاحب جہلم (بابت ممبری پیشگی چاہ) عہ شیخ غلام نبی صاحب جہلم (بابت ممبری) عہ رکن الدین صاحب جہلم (بابت ممبری) عہ محمد دین صاحب جہلم عہ

(۹) چندہ معرفت مولوی عبد العزیز صاحب واعظ کانفرنس سے میاں اللہ بخش صاحب کاڈر ڈیرہ غازیخان عہ میاں موسیٰ صاحب حجام (عہ) ۸ر مولوی عبد اللہ صاحب کمہ ضلع مظفر گڈھ مولوی عبد العزیز

ہوپلہ فنڈ میں از مولوی عبد القادر صاحب جکودر پور عہ جناب سردار خاں محمد خاں سوداگران منڈلہ عہ

انتخاب الاخبار

عید الفطر امرتسر وغیرہ بلاد میں عید الفطر رویت ہلال سے بالاتفاق دوشنبہ کو ہوئی۔

مناظرین جن علماء اہلحدیث پنجاب کو انجمن مصلحین امرتسر سے دعوت فیصلہ دی تھی جو اہلحدیث ۲۶ مئی میں چھپی تھی۔ ان کا جواب آج (۳۰ مئی) تک کوئی نہیں آیا۔

قادیانی انعام اخبار الفضل نے قاضی اکمل قادیانی کی طرف سے تین سو روپیہ اہلحدیث کو انعام دینے کا اعلان کیا تھا وہ آج (۳۰ مئی) تک پورا نہیں کیا۔

بندش جلسہا امرتسر۔ لاہور شیخوپورہ وغیرہ بلاد پنجاب میں سیاسی جلسوں کی بندش کی میعاد ۲۳ مئی کو ختم ہوتے ہی جلسے شروع ہوگئے۔ امرتسر لاہور میں بڑی رونق سے جلسے ہوئے۔

امرتسر کے جلسے میں ایک ہندو خاتون نے بڑے موثر لہجے میں پنجابی نظم پڑھی۔ جس کا طرحی مصرعہ تھا۔

"ساڈی ہیر نوں کھیڑے لے گئے"

ہیر سے مراد گاندھی جی (ہداہ اللہ) ہیں۔

تلاش دوست میرے مکرم دوست شیخ عبدالرحیم سوداگر امرتسر کسی کام کی وجہ سے عرصہ سے امرتسر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ملک برما میں ان کے جانے کی اطلاع ملی تھی۔ پھر معلوم نہ ہو سکا۔ حلیہ آپکا یہ ہے۔ عمر قریبا ۷۰ سال رنگ گندم نما۔ قد متوسط۔ ریش چھوٹی دراز بالکل مولویانہ صورت احباب برما کو اگر معلوم ہو تو براہ مہربانی راقم کو مطلع کرکے مشکور فرماویں۔ محمد بشیر معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر

افغانی وفد جو یورپ سے افغانستان کو سیاسی طور پر ملانے گیا تھا ۲۷۔ رمضان کو امرتسر سے گذرتا ہوا کامیابی کے ساتھ واپس گیا۔ اطالین سفیر ان کیساتھ تھا جو افغانستان میں مقرر ہو کر آیا تھا۔

رشوت ستانی پنجاب میں رشوت ستانی کی تحقیق کرنے کو سرکاری کمیٹی بیٹھی تھی جس نے پنجاب کی پولیس کے برخلاف بہت سخت الزامات لگائے ہیں۔

آئرلینڈ جو ابھی کل آزاد ہوا تھا۔ آج اس میں خانہ جنگی کا زور ہے۔ خدا کی پناہ۔

جرمنی میں ایک نئی قسم کی ریل ایجاد ہونے کی خبر آئی ہے جس کی لائن محض ہوا پر ہے۔ (جل جلالہ)

سرکاری خبریں افواہ مشہور کہ ۲ جنوری کو پولیس نے امرتسر میں ایک مجمع کو منتشر کرتے وقت گرنتھ صاحب کی توہین کی۔ ایک کمیٹی اس بات کی تفتیش کے لئے مقرر کیگئی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہادت وغیرہ لینے کے بعد فیصلہ ۲۳ جنوری کو دیا تھا۔ کہ پولیس نے گرنتھ صاحب کی کوئی توہین نہیں کی اور نہ ہی افسر پولیس کو خبر تھی کہ کھڑکی کے پیچھے گرنتھ صاحب ہے۔

اگرچہ یہ واقعہ چند ماہ پیشتر ہوا۔ تاہم افواہ کے ابھی تک مشہور ہونے کے سبب حقیقت حال اسسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی ایما سے شائع کیگئی۔

گورنمنٹ پنجاب کے اعلان سے ظاہر ہے کہ انڈین فورسٹ سروس کے لئے پنجاب سے دو آدمی منتخب کئے جاوینگے۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ آنرز یا سائنس کے درجہ اول کے ڈگری یافتہ ہوں۔ ۳۰۔ جون ۲۲ء تک ۱۹ سال سے کم اور ۲۳ سال سے زیادہ عمر کے نہ ہوں۔ قواعد وضوابط کے نقول سکرٹری مال گورنمنٹ پنجاب سے حاصل کرسکتے۔ امیدواران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کی درخواستیں ۱۵۔ جون ۲۲ء سے پیشتر پہونچ جانی چاہئیں۔ نیز اپنی تاریخ ولادت کے کامل ثبوت بہم پہونچائیں۔

۳ مئی کو ایک دیہات دورینہ ضلع انبالہ میں ایک ڈاکہ پڑا۔ گاؤں والوں اور ڈاکہ زنوں کے درمیان ایک لڑائی ہوئی۔ بندوقیں وغیرہ بھی چلائی گئیں۔ ڈاکہ زن سکھ تھے۔ تعداد انکی ۱۶ یا ۱۷ تھی۔ بحالت فراری دو آدمی پکڑے گئے جن میں سے ایک آدمی زخموں کی وجہ سے مرگیا ہے۔ کاغذات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ سرجن سنگھ ایک مشہور مفرور شخص ہے دوسرا شخص بلونت سنگھ پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ گاؤں والوں نے ایک گھوڑا۔ ایک اونٹ۔ دو کرپانیں اور ایک بندوق ڈاکوؤں سے چھینی ہے۔

السٹر میں بغاوت اور عام تباہی السٹر کی دیگر شورشوں کی طرح کل سے ہنگامے بھی بڑے پیمانے پر ہوئے۔ جو مختلف مقامات پر خفیہ طور پر پولیس کی بارکوں پر حملے کئے گئے۔ باغیوں نے سلسلہ رسل ورسائل کی طرف توجہ کی اور تار کاٹ ڈالے گئے۔ کھمبے گرا دیئے۔ ریل کی لائن توڑ دی سڑکیں تباہ کردیں اور باقاعدہ مقابلہ شروع ہوگیا۔ بنک لوٹ لئے گئے۔ خبر رسانی کا سلسلہ منقطع ہوجانے کی وجہ سے اطلاع نہیں ملی۔ بہت سے نقصان جان کا اندیشہ ہے۔

بلفاسٹ میں ہنگامے آج بلفاسٹ (آئرلینڈ) میں کوپر ایج کے کارخانوں پر مسلح آدمیوں نے حملہ کیا۔ ایک مقتول ہوگیا دوسرا جان بلب ہے حملہ آور بھاگ گئے۔

بلفاسٹ میں زبردست گولہ باری کیوجہ سے بہت جوش تھا۔ بے شمار فوج اور پولیس بازاروں میں گشت لگا رہی ہے فالس روڈ پر پروٹسٹنٹ سکول کو آگ لگا دیگئی کوپر ایج کے کارخانوں پر حملہ کرنے والوں نے پہلے

[illegible]

... نہ دریافت کیا تھا۔ مقتول پروٹسٹنٹ تھے۔

مباحثہ جبلپور۔ آریوں اور مسلمانوں کا مباحثہ قابل دید۔ ۶ ربیع

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب خانصاحب ایم بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اوّل دینیات میں

النبی و الاسلام۔ جسکا الہامی نام ہی آئینہ اسلام ہے اسمیں سرورِ عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی سلطنتوں کی کامل اور صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے پانسو کے قریب اسلامی نشان علمی اور تاریخی معلومات کے علاوہ قرآن پاک اور احادیث۔ تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اس میں دیا گیا ہے اور موقع بموقع قرآن و حدیث کے بشارات اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت ۲ عہ **النبی و الاسلام** انگریزی میں ہے ۲ ر **حمائل التفسیر** ہے **ترجمۃ القرآن** مع تفسیر انگریزی ۳ ر **ترجمہ تفسیر** پارہ الم ۴ ر پارہ عم ۲ ر صحت و خوبی ترجمہ بلاغت مضامین۔ فیصلہ اختلافات حل مشکلات توضیح معارف و حقائق ردّ اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفسیریں بالکل بے نظیر ہیں۔ **تذکرۃ القرآن** ۱۹۰۹ء ۱۲ ر **تذکرۃ القرآن** ۱۹۱۰ء ۱۲ ر یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالہ ایڈیٹر میں نکلتے رہتے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت روز روشن کیطرح ثابت ہے۔ **تبلیغ الاسلام** اردو و انگریزی اسمیں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو نقلی اور عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی دہریہ کو بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ۱ ر

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن۔ اسکو معمولی اردو خوان ایکماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود باسانی پڑھ سکتا ہے ۲ ر **عملی صرف و نحو فارسی** ۳ ر **مفتاح الفارسی** ۱ ر یہ فارسی صرف و نحو اور علم عروض میں کامل اور بے نظیر ہے۔ **مفید الطلبہ** یا جیبی عجائب گھر۔ اسمیں قریباً ایکہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی نام انگریزی اردو اور فارسی زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔ اسیطرح پر ان زبانوں کے یکہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۱ ر **اساس العرب** ۱۲ ر

(سوم مرزائے قادیانی کے رد میں)

الذکر الحکیم ۲ ر
المسیح الدجال ۲ ر
کانا دجال ۲ ر
مرزائیوں کا قطع حجت ۱ ر

انہیں مرزائے قادیانی کے دعاوی اور دلائل کی ایسی تردید کامل اور لاجواب کیگئی ہے کہ باوجود ہزار روپیہ کے انعامی اشتہار کے کوئی مرزائی انکا جواب آجتک نہیں دیسکا۔ فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو گیا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اس میں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دیئے جاکر انکا بیان نہایت کامل و صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کاملین اور ماہرین فن کی تحقیقاتوں اور تشریحاتوں کا خلاصہ ہے قیمت عہ **مفید النساء و الصبیان**۔ اسمیں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام بے خبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۳ ر **جامع العلوم طبی**۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح۔ علم الامراض۔ علم اسرار الاعضا۔ علم طب و جراحی امراض چشم علم حفظ کیمیائے علمی و طب متعلقہ عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے قیمت لعہ **حرزجان** اسمیں تمام امراض و ادویات کا بیان درج ہے ۴ ر **مفید الرجال**۔ جوانی کی غلط کاریوں کے بدنتائج اور انکا کامل علاج ۱ ر **علاج سوزاک** عہ **علاج آتشک** عہ **علاج نامردی** عہ **علاج طحال** عہ

ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت۔ مفصل فہرست مفت۔ ملنے کا پتہ:-

مبارک برادرس پٹیالہ

سودیشی بیڑیاں

سودیشی بیڑیوں کے اعلیٰ اور نفیس اقسام کی ساخت کی وجہ سے خصوصیت کیساتھ ہماری اور ہمارے کارخانہ کی شہرت ہے۔ خوشبودار کڑوی۔ گلابی وغیرہ تخمیناً چالیس اقسام کی بیڑیاں ہمیشہ تیار رہتی ہیں جو سگریٹوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اگر تفصیل معلوم کرنی ہے تو ہمارے یہاں سے فہرست طلب فرماکر ملاحظہ فرماویں۔ یا خط و کتابت کریں۔ علاوہ اس کے ہر طرح کے نمونہ اور فرمائش کے مطابق فی الفور بیڑیاں تیار ہو کر روانہ کیجاویگی

پتہ:- **شیخ احمد و محمد ابراہیم**
بیڑی فیکٹری۔ اسٹیشن و ڈاکخانہ جھاجھا ضلع مونگیر

برص ۱۱/۱۲ (بدن کے سفید داغ) کا فقیری شرطیہ علاج پیارے بھائیو! میں زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ فقیر کی بنائی ہوئی دوائی جڑی بوٹی سے تیار کیگئی ہے۔ ایک ہی دن میں تین مرتبہ لگانے سے سفید داغ سیاہ ہو جاتے ہیں اگر خلاف ثابت ہو تو حلفیہ لکھنے سے قیمت واپس ملیگی قیمت چھوٹا ڈبہ عہ بڑا ڈبہ صہ ملنے کا پتہ:-

حکیم عبدالحی ڈاکخانہ کنتول بکس ۲۲ ضلع دربھنگہ

نور العینین یعنی شیخ حسین صاحب محدث بھوپالی یمنی کے فتاوے عربیہ کی جلد اوّل۔ علما و طلبہ کے لئے معلومات کا ذخیرہ قابل دید کتاب قیمت ۱۲ ر

آمین و رفعیدین } دونوں مسائل کا ثبوت قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ وغیرہ دلائل نقلیہ و عقلیہ سے دیا گیا ہے۔ ۳

پتہ:- **مینیجر دفتر اہل حدیث امرتسر**

کیا آپنے جنگ مومیائی ۲۵ استعمال نہیں کی؟

اگر نہیں تو کیوں؟ جبکہ یہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ستے پاؤ ہیرے مع محصول اشتہار دیکھنی ہوں تو فہرست مفت منگالیں۔ ملنے کا پتہ:-

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تاجران کتب کیلئے خوشخبری

ہمارے کتبخانہ کی اپنی مطبوعہ کتابیں جو صاف تاجرانہ نرخ پر طلب کی جا سکیں ہم سے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں معقول کمیشن دیا جاوے گی۔ ذیل میں کتابوں کے نام مع اصل قیمت کے درج ہیں: تاریخ اہلحدیث شریف عہ تذکرۃ الانبیا [illegible] اسلام اور علمائے فرنگ عہ سوانح حیات [illegible] انجام دنیا عہ نعرہ توحید المنعم عہ [illegible] فہرست [illegible]

پتہ:- **خالد برادرس امرتسر (پنجاب)**

جواہر کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار یعنی لیڈران محترم کا مقدمہ کراچی معرکہ خلافت و سیاست کی مکمل روئداد جس میں عدالت تحقیقات اور سیشن کی کارروائی تاجدار علی برادران ڈاکٹر کچلو مولانا حسین احمد۔ نثار احمد۔ پیر غلام مجدد صاحبان کی تقریریں و تحریری بیانات وغیرہ درج ہیں اصل قیمت عا رعایتی عہ بیان حریت رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا بیان حریت کا عملی نمونہ ۲ رعایتی ۱ الحریت فی الاسلام حریت اسلام پر مولانا ابوالکلام آزاد کی معرکۃ الآرا تصنیف مجلد ۳ رعایتی ۲ دعوت عمل مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور انکا علاج حق اور صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کیلئے اہم تجاویز مولانا ممدوح کے قلم سے مجلد ۵ خطبہ عید ضحیٰ مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف ۲ پتہ:-

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب و منیجر اتحاد
امرتسر (پنجاب)

سوانح عمری استاذ پنجاب

مولنا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیرآبادی

نہایت دلچسپ و مفید کتاب ہے ہر ایک مسلمان خصوصاً اہل حدیث احباب کو جلد منگوا کر فائدہ اٹھانا چاہئے اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ دوسرے بھی علماء کے حالات اس میں شامل ہیں خود منگوائیے اور انکی اشاعت بڑھائیے قیمت مجلد مع محصولڈاک ۱۲ علاوہ ازیں حسب ذیل کتب بھی پسند فرما کر جلد منگوائیے قابل دید ہیں۔ علوم القرآن جدید الطبع بےنظیر کتاب ہے ۸ خزینہ حقیقت الاسلام عہ مسدس حالی مع حیات حالی ۱۲ تذکرہ احرار اسلام قابل دید ۱۲ کنز الآخرت نہایت مفید ۴ روایات اسلام ۴

پتہ **محمد عبد المجید خادم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)**

ایک کارندہ کی ضرورت

جس کے لئے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے۔ عامل بالحدیث ہو اور شریف خاندان ہو۔ تجارت سوداگری سے پوری دلچسپی رکھتا ہو۔ محنتی آقا کی خیر خواہی اور امانتداری اس کا پہلا فرض ہو۔ کاروبار دکانداری کو بلا کسی قسم کے عذر کے اور بلاقید اوقات انجام دینے کو مستعد آمادہ ہو۔ لاپرواہی و غصہ مزاج نہ ہو حساب کتاب یعنی بہی کھاتہ وغیرہ بھی کر سکتا ہو۔ انگریزی میں اس قدر لیاقت ضروری ہو کہ خط و کتابت۔ گفت و شنید بخوبی حسب ضرورت انجام دے سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت اور دیگر امور بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔ رہنے کی جگہ مفت ملیگی درخواست کرنے والے اگر پہلے کسی تجارت سوداگری کا کام کر چکے ہوں تو لکھیں اور اپنی عمر بھی لکھیں۔ المشتہر:-

تاجران عینک و چشمہ و گھڑی
احسان اینڈ کمپنی ڈیپو نمبر ۱۲۳ لوئر چیت پور روڈ
سراج بلڈنگ۔ کلکتہ

خضابوں کا بادشاہ
خضاب فیروزی

ایک لاجواب اور حیرت انگیز ایجاد ہے۔ ہندوستان چھوڑ دنیا بھر کا کوئی خضاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ خضاب سفید بالوں کو قدرتاً قدرتی بالوں کی مانند سیاہ اور ملائم کر دیتا ہے جلد پر داغ دھبہ ہرگز نہیں دیتا۔ کاسٹک تیزاب گندھک سے بالکل پاک ہے۔ سوائے کھونٹی کے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں بڑے بڑے ڈاکٹروں رئیسوں اور نوابوں کے سرٹیفکیٹ آچکے ہیں آپ ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال فرماویں۔ آئندہ کسی دوسرے خضاب کا نام تک نہ لیںگے۔ خلاف تجربہ ثابت ہونے پر ہر شخص یکصد روپیہ ہرجانہ لینے کا حقدار ہے قیمت شیشی کلاں عہ خورد عہ علاوہ محصول۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔ پتہ:-

منیجر خضاب فیروزی۔ لائل پور (پنجاب)

مفت ۱۲ بالکل مفت مفت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب کتاب گلدستہ بہار بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:-

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی ۱۲ بٹالہ (پنجاب)

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب و
پسندیدہ خاص
علاوہ محصولڈاک

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس بھیجے جائینگے

(۴) جس مرسلہ کو نوٹ لیا جائیگا ہرگز واپس نہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر: ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۳۴

نرخ قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ ۱۰
عام خریداران سے ۵ سالانہ ۔ ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۹ شلنگ۔

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ
صاحب مالک و اڈیٹر اخبار
اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۶ شوال سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۳ جون سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک۔

فہرست مضامین

سوالات مشکلہ کے جواب .. صفحہ ۱
تائید نیا زنامہ - - ۳
قادیانی مشن و مولوی جلال احمد مرزائی جواب دے - ۴
چودھویں صدی کے بریلوی حنفی اور انکے خیالات - - ۵
حضرت باہو کا مذہب - - ۸
تشہد میں ایہا النبی ۹
حدیث عقیقہ طبرانی - - ۱۰
ملکی مطلع - - ۱۱
متفرقات - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - ۱۴
اشتہارات - - ۱۵
" - - ۱۶

سوالات مشکلہ کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ سلسلہ ۱۰ جنوری سے شروع ہے۔ کل سوال ۵۰ ہیں۔ آج انتالیسویں کا جواب شروع ہوتا ہے۔ (اڈیٹر)

س نمبر ۳۹ بعض جہلا کہدیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حد سے نہ بڑھاؤ۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حد مقرر ہے؟

(الف) اگر اس سے یہ مراد ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام انسانوں کے مثل سمجھا جاوے اور اس سے زیادہ کوئی بڑائی انکی طرف منسوب نہو۔ تو کیا قرآن شریف میں انکی نسبت جو مراتب علاوہ وحی کے بیان کئے گئے ہیں وہ سب عام انسانوں میں ہیں یا جو امور خود حضور پرنور نے اپنی نسبت بیان فرمائے ہیں کیا وہ سب غلط ہیں (نعوذ باللہ منہ) مثلاً آپ کی آواز سے ان کی آواز سے بلند نہو۔ انکو آپس میں ایکدوسرے کو بلانے کیطرح نہ بلایا جائے۔ آپکا آگے پیچھے یکساں دیکھنا۔ آپسے معجزات کا ظاہر ہونا۔

(ب) اگر بشر مثلکم سے یہی مراد ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم تمام امور میں مثل عام انسانوں کے ہیں تو کیا آیت شریف وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم سے یہ مراد لینا جائز ہوگا کہ تمام انسان اور جانور آپسمیں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا کوئی وہابی مولوی اپنے لئے پسند کریگا کہ اُسے کوئی کہدے کہ تم اور کتا۔ بیل۔ گدھا۔ اُلو سب برابر ہو؟

اگر یہ صحیح نہیں اور یقیناً صحیح نہیں تو محض لفظ مثل سے کسطرح صادق آسکتا ہے کہ

حیات طیبہ یعنی حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی قدس اللہ سرہ کی مفصل ومکمل سوانحعمری مع جنگی واقعات کے۔ ہر مخالف و موافق کو مطالعہ کرنی چاہئے۔ حجم ضخیم قیمت ۳ ۔ مینجر

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر نے چھاپا اور مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عام انسانوں کے مثل ہیں" (ذالقعدہ ۵۔ فروری ۲۲ء ص)

جواب نمبر ۳۹

آپ کو بعض جہلاء کا افسوس ہے نہیں بعض پیر بلکہ بقول خود دستگیر کا افسوس ہے۔ جنکی شان میں مرزا صاحب قادیانی کی طرح کہا جاتا ہے ؎

سنا کرتے تھے عیسےٰ کی مسیحائی کا شور و غل
دل مُردہ کو زندہ تو بنا دے اے میرے خواجہ

اون کا یہ قول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا کافروں کا قول ہے۔ دلیل:۔

اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا وَاجِلُوْا

سنئے صاحب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حد ہم کون بتانے والے؟ بلکہ حد وہی ہے جو خود جناب ممدوح نے آپ بتائی ہے:۔

انما انا عبد اللہ ورسولہ

کُل صفاتِ کاملہ انسانیہ جو مختلف انسانوں میں آئیں یا آسکتی ہیں اون سب کا مجموعہ حضورؐ میں تھا ؎

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری!

ہاں الوہیت کی کسی صفت خاصہ میں سے کسی ایک جزو سے موصوف کرنے سے بھی شرک لازم آئیگا۔

بشر مثلکم سے یہ مراد ہے کہ خواص طبعیہ انسانیہ مجھ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی الحدیث

یعنی میں مثل تمہاری بشر ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ پس جب میں بھولوں تو مجھ یاد دلایا کرو"

مطلب یہ کہ صفات انسانیہ: کھانے، پینے، تندرست اور بیمار ہونے، بھولنے وغیرہ میں سب انسانوں کی مانند ہوں۔ لیکن روحانی مراتب میں حضورؐ کا درجہ وہی ہے جو لفظ **رسول اللہ** اظہار کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ باوجود ہماری مثل بشر ہونے کے ایمان اور صحیح اعتقاد یہ ہے۔ ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حیرت ہے

کہ نصوص قرآنیہ کے متعلق مخصوص ہم سے کیوں سوال ہوتے ہیں

ہاں بقول ؎

بلائیں زلفِ جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
سمجھانے کو ہم حاضر ہیں۔

سوال نمبر ۴۰ کیا قرآن شریف میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک خدا کے نام کے ساتھ آنے سے شرک ہو گیا؟ خصوصاً ایسے امور میں جیسے ما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ وغیرہ۔ اگر شرک نہیں تو کوئی مسلمان اگر خدا کے نام کیساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لے لیوے تو کیا قباحت ہے؟ (ر۔ ء)

جواب نمبر ۴۰

یہ کس نے کہا کہ ہر جگہ نام پاک آنے سے شرک ہوجاتا ہے؟ بلکہ افعال خاصہ الوہیت میں ملانے سے شرک لازم آتا ہے۔ مثلاً یہ کہے "اللہ و رسول تیرا بھلا کرے" یا "اللہ و رسول تجھے بیٹا دے" یا "اللہ و رسول تجھے صحت بخشے" وغیرہ۔ ہاں آیت پیش کردہ کو معنے سمجھانے کی ضرورت ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے:۔

"خدا نے اور رسول نے خدا کے فضل سے ان لوگوں کو غنی"

علم اصول کی کتاب توضیح میں آیت

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

کے متعلق تقریر پڑھی ہوتی تو یہ سوال نہ کرتے۔ سنئے! اس آیت (یُصَلُّوْنَ) کا ترجمہ یہ ہے:۔ "اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں" بھلا فرشتے تو کہتے ہونگے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
(اے اللہ محمد پر رحمت کر)

اسی فعل یصلون میں جو اللہ بھی فاعل ہے کیا وہ بھی یہی کہتا ہے:۔

"اے اللہ محمد پر رحمت کر"

پھر تو یہ تعلیم کافی شرک آمیزہ ہوئی کیونکہ ایک اللہ کہنے والا دوسرا اللہ سننے والا۔ دو تو ضرور ہو گئے پھر ہم کو کیوں حکم ہوتا ہے:۔

لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰھَیْنِ اثْنَیْنِ

یہ معنے نہیں بلکہ اصل معنے یہ ہیں۔

"اللہ نبی پر نظر عنایت کرتا ہے اور فرشتے رحمت بھیجتے ہیں"

حالانکہ فعل ایک ہی ہے یعنی یصلون۔ مگر فاعل کے لحاظ سے مختلف معنے دیتا ہے۔ اسیطرح اغنا کا فعل ہے۔ ایک معنے اغنا کے ہیں۔ سامان اسباب مہیا کردینا۔ یا کسی کے دل میں ڈالنا کہ فلاں کو دو۔ یہ تو ہے فعل خداوندی۔ دوسرے معنی ہیں "ہاتھ سے دیدینا" یہ بندے کا فعل ہے۔ ان معنے سے ایک انسان دوسرے کے لئے مغنی (غنی کرنیوالا) ہوسکتا ہے۔ مگر پہلے معنے کے تحت یعنی خدا جس کے دل میں ڈالے کہ فلاں حاجتمند ہے اسکو دینا چاہیئے چونکہ خدائے عالم الغیب کو معلوم تھا کہ ایک وقت میں مشرکین عقیدہ ثابت کرنے کے لئے اس آیت کو پیش کیا جائیگا اوس لئے اپنی مہربانی سے اس آیت میں دوسرے معنے لینے کے لئے ایک لفظ بڑھا دیا یعنے من فضلہ پس معنے آیت کے صاف ہوئے کہ اللہ نے اسباب مہیا کرنے سے ان کو غنی کیا اور رسول نے خدا کے فضل یعنے دل میں ڈالنے سے اون کو دیا چنانچہ حدیث شریف میں حضورؐ اپنا اور خدا کا رتبہ یوں فرماتے ہیں:۔

اللہ المعطی وانا القاسم

یعنے دینے والا تو اللہ ہی ہے میں تو بانٹنے والا ہوں

صدق اللہ ورسولہ

دونوں قسم کا اغنا الگ الگ ہے۔ اس سے نہ شرکیہ عقیدہ ثابت ہوا نہ کوئی اعتراض۔ فالحمد للہ۔ ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے اپنی حدود کا اظہار کیا ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے اس حدیث کا ترجمہ کیا اچھا کیا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:۔

لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَآ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ

حالی مرحوم اس کا ترجمہ کرتے ہیں ؎

نصاریٰ نے جسطرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسےٰ کو بیٹا خدا کا....
مجھے تم بڑھانا نہ زنہار ایسا۔ میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا۔
سب انساں ہیں واں جسطرح سرفگندہ۔ اسیطرح ہوں میں بھی اک اسکا بندہ۔ (باقی باقی)

نور العینین یعنے شیخ حسین صاحب محدث کے فتاوے عربیہ کی جلد اول۔ طلباء و علماء کے لئے معلومات کا ذخیرہ ۲؁ منیجر

تائید نیاز نامہ

(نمبر ۳)

امرتسری نزاع کے ختم کرانے کیلئے امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں میں جو ایک انجمن مصلحین قائم ہوئی ہے۔ اون کا تجویزی خط موسوم نیاز نامہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ رمضان میں چھپ چکا ہے جسکی تائید بھی پنجاب کے دیگر مقامات سے آچکی ہے آج بیرون پنجاب کی تائید درج ہے :-

منڈلہ (متصل جبل پور) کے اہلحدیث لکھتے ہیں :-

"۲۰ رمضان کے اہلحدیث میں جو نیاز نامہ شائع ہوا ہے ہم لوگ حرف بحرف اس سے متفق ہیں۔ اس نزاع کا ختم ہونا نہایت ضروری ہے خدا کے واسطے ہمارے علما آئندہ نسلوں پر رحم کریں اور اس حدیث کے مصداق نہ بنیں جسمیں ارشاد ہے کہ جہنم میں علما کا طبقہ زیادہ ہوگا۔

جبکہ ہم دوسروں کو سناتے ہیں جادلہم بالتی ھی احسن، خود اس پر عمل کرکے معاملہ صاف کیوں نہیں کر لیتے۔ کیا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ پر ہمارے علما کاربند ہیں؟ مانا کہ ہر فریق اپنے کو حق پر سمجھتا ہے۔ آخر اس کے فیصلہ کیلئے کوئی صورت بھی بتائی گئی ہے۔ صاف حکم ہے کہ ایسے وقت میں حکم مقرر کرکے فیصلہ کرلو۔ پھر کونسا امر مانع ہے؟ آپ ہی حضرات کی بدولت اسلام کو نقصان پہونچ رہا ہے آپس کی نزاع سے دوسری قومیں فائدہ اٹھاتی ہیں۔ آپکی تبلیغ کا عوام پر کیا اثر ہوگا۔ خدا کیواسطے علماء کے طبقہ نفسٌ عن نفسٍ کا خیال کرکے نفاق شقاق کو مٹا دینا چاہئے۔ فقط (بقلم حاجی محمد سردار خاں قاضی محمد خاں منڈلہ سی۔ پی)

اڈیٹر انجمن مصلحین کے ممبران کو خدا جزاء خیر دے جو رات دن اسی کام میں لگے ہوئے ہیں مگر آج (۱۹ جون) تک فریق ثانی کیطرف سے ہُوں ہاں کچھ نہیں پہونچا۔ ہاں اپنی جگہ پر زبان کھلی ہے ان سب کے پیشوا مولوی محمد علی واعظ ہیں جنکے محلہ میں انجمن قائم ہے۔ وہ ممبران انجمن کو بھی ڈانٹ ڈپٹ کر اس کوشش سے روکتے ہیں۔ اس قسم کی سستی دیکھکر میں نے خود ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے :-

"برادران اہلحدیث کی خدمت میں اپیل

برادران! آپ لوگ جو کہ حدیث کے شائق ہیں، اسی شوق میں آپ لوگوں نے بڑی بڑی تکالیف برداشت کی ہیں اسلئے میں ایک حدیث آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے آپ توجہ سے سنیں گے۔ وہ حدیث یہ ہے :-

"فساد ذات البین ھی الحالقۃ"

یعنی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "آپس کی پھوٹ تباہ اور برباد کردیتی ہے"۔ اس حدیث کو بنظر رکھکر امرتسری نزاع جو اہلحدیث میں مدت سے چل رہی ہے اسپر غور کیجئے جو ایکشن کے زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب واعظ کی معرفت دوبارہ تازہ ہوئی ہے جس میں نئے سرے سے رنجش اور بدگوئی کا دروازہ کھل گیا اور کاوش بڑھتی جاتی ہے۔ برادران! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ لوگ مسائل حقہ میں کسی کا لحاظ کریں۔ بلکہ یہ کہتا ہوں کہ نزاع و فساد کو دور کرنیکی کوشش کریں۔ کٹڑہ سفید اور قلعہ بھنگیاں کے برادران اہلحدیث کو غیرت ہوئی۔ انہوں نے ایک انجمن مصلحین قائم کرکے چند علما کو اس فیصلے کیلئے مدعو کیا جنکے نام یہ ہیں۔ مولوی عبدالواحد غزنوی۔ مولوی عبدالاحد راولپنڈی۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی۔ حافظ عبداللہ روپڑی۔ مولوی محمد جان امرتسری۔ مولوی محمد علی واعظ امرتسری اور خاکسار" میں نے اونکے خط اپنے اخبار اہلحدیث میں درج کرکے منظوری سے اطلاع دی مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے بھی ان کی مگر دوسرے حضرات نے آجتک منظوری نہیں دی۔ انجمن مذکور کے ممبران نے ہر قسم کا انتظام مکان، قیام، طعام اور اخراجات سفر وغیرہ اپنے ذمہ لیا تاہم مولوی محمد علی صاحب واعظ نے یہ کہا کہ "ممبران جرم میں بھی کسی صاحب کے شریک ہیں۔ ممبران انجمن نے میاں شمس الدین صاحب چھرا سے منظوری لکھا دی اسپر بھی گفتگو کی منظوری نہیں آتی۔ ہاں بدگوئی کا سلسلہ جاری ہے۔ برادران! میں اسوقت جماعت اہلحدیث کو تین حصوں میں تقسیم شدہ سمجھتا ہوں علماء اہلحدیث انمیں سے بعض بعض سے برسر جنگ ہیں۔ تیسرا گروہ خاموش ہے یہ غیر علماء انمیں سے بھی بعض کسی کسی جانب کے زیر اثر ہیں۔ تاہم بہت سے غیر جانبدار ہیں۔ جو لوگ غیر جانبدار ہیں خاصکر ان کی توجہ حدیث موصوف کی طرف پھیرتا ہوں۔ وہ آپس میں دخیل ہوکر فیصلہ کرائیں فیصلہ کی صورت یہی ہے کہ پھر جس جس قسم کے اعتراض ہیں وہ مجلس علما میں میرے سامنے ترتیب وار پیش کرکے جواب لیتے جاویں۔ بعد اسکے سوال و جواب کی تحریرات کسی مسلمہ منصف کے سامنے پیش کرکے فیصلہ کرائیں میرے جس جواب کو غلط اور مذہب کے لحاظ سے واجب الرجوع منصف قرار دیگا میں اس سے رجوع کرونگا۔ نہ کرونگا تو میرا یہی اشتہار میری تکذیب کو کافی ہوگا۔

برادران! منبروں پر بیٹھکر یا اپنی مجلسوں میں برا بھلا کہنا اچھا ہے یا مقابلہ میں گفتگو کرکے فیصلہ کرانا اچھا؟ بھائیو! اہلحدیث کے علما کو جب کبھی کسی نے مباحثہ کیلئے للکارا انہوں نے کبھی منہ نہیں پھیرا۔ اسلئے امید رکھنی چاہئے کہ میرے مخالف علماء اہلحدیث بھی اپنی ان دو روایات کو صحیح ثابت کرکے حسب تجویز انجمن مصلحین میرے ساتھ مباحثہ کرکے فیصلہ کرینگے ورنہ میں آپ سے سوال کرونگا کہ ایں طریق فیصلہ کیطرف نہ آنیوالوں کا حق ہوگا کہ وہ اپنے آپکو حق پر سمجھیں؟

برادران! یہ تو غور کیجئے کہ میں کوئی ایسی بات پیش کرتا ہوں جو شرع کے خلاف ہے؟ یا اسکی مثال فرقہ اہلحدیث میں پہلے نہیں ملتی کیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کاٹھ گڈھ ضلع ہوشیارپور کے مباحثہ میں مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم کو منصف بنا کر فیصلہ نہیں کرایا تھا؟ کیا مولوی احمد اللہ امرتسری مرحوم اور مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم نے میری نزاع کے متعلق علماء آرہ کو منصف نہیں مانا تھا؟ جسکا فیصلہ مطبوعہ موجود ہے اسلئے میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ جس کسی اہلحدیث عالم کو میری کسی تحریر پر اعتراض ہو وہ ترتیب وار مجلس میں میرے سامنے پیش کرکے مجھ سے جواب لیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں اور میری غیر حاضری میں بدگوئی کریں تو برادران اسلام کو انکی اس بیجا حرکت پر متوجہ کرتا ہوں اور اپنا استغاثہ خدا کے حضور میں پیش کرتا ہوں۔

اے خدا! آسمان و زمین کے خالق اور کائنات کے مالک! تو گواہ رہ کہ میں اس نزاع کو دل سے برا جانکر اس کے فیصلے کیلئے ہر طرح تیار ہوں جو لوگ اس فساد کو مٹانے کیطرف رخ نہیں کرتے تو ان کو دیکھتا ہے۔ ربنا افتح بیننا وبین قلوبنا بالحق وانت خیر الفاتحین ٭

خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری (۱۹ شوال)"

میں بیرونجات کے برادران اہلحدیث کو اون کے فرض پر متوجہ کرتا ہوں کہ وہ دور بیٹھے تماشا نہ دیکھیں

بلکہ دخل دیکر اس مرض مزمن کا علاج کریں ممکن ہے مجموعی طاقت سے فریق ثانی فیصلہ یا صلح پر آمادہ ہو جائے۔ فریق ثانی کے سرگروہ اسوقت مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی ہیں اور ان کے بعد قاضی عبد الاحد وغیرہ۔

برادران! ہندوستان کی تمام قوموں نے زمانہ کا اثر سے اپنے حقوق سے سخت جھگڑے ترک کئے یہاں تک کہ ہندو مسلم ایک ہوگئے مگر آپ لوگوں نے ابھی ایک بیکار جھگڑا جاری رکھا ہے۔ مولوی محمد علی واعظ امرتسری اس پارٹی کے گویا مختار کار ہیں۔ انکا عذر تھا کہ مباحثہ کیلئے کوئی معزز سوداگر رئیس ذمہ دار ہونا چاہئے میران انجمن مصلحین نے میاں شمس الدین صاحب سوداگر رئیس سے لکھوا دیا۔ پھر بولے میاں محمد شریف صاحب کے دستخط بھی ہوں۔ میاں صاحب موصوف نے بھی جھٹ لکھدیا کہ میں ہر قسم کی خدمات کیلئے تیار ہوں۔ اب دیکھیں کیا عذر ہوتا ہے۔ میران انجمن مصلحین بیچارے جھڑکیں کھاتے ہیں مگر قدم انکا کوشش میں آگے ہے دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے۔

امرتسر میں اہلحدیث گھر گھر میں یہی چرچا ہے ہر طرف سے آواز اٹھ رہی ہے کہ مباحثہ یا مقابلہ ہو کر فیصلہ ہو جائے ہمارے مخاطب علماء کرام گھبرائے ہوئے بیجا عذرات نکال رہے ہیں جن کے جوابات عرصہ ہوا ادھر سے دیئے جا چکے ہیں۔

قادیانی مشن

مولوی جلال احمد مرزائی جواب دیں

۲۰ اپریل کو ایک وفد مرزائیوں کا ہمارے موضع میں تبلیغ کیلئے آیا۔ بعد نماز عشاء مولوی جلال احمد نے وفات مسیح علیہ السلام پر تقریر کی۔ جسمیں آیت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ و حدیث جسکا مضمون تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایکسو بیس سال کی عمر طبعی پاکر فوت ہوگئے۔ ہم حیران تھے کہ ہمارے اور ان کے درمیان یہ بحث مرزا جی کی نبوت ماننے کیلئے فیصلہ کن نہیں ہے تو بھی مرزائی مبلغین اس مسئلہ وفات مسیح کو لیکر تضیع اوقات کرتے ہیں کیوں نہیں مرزا جی کی صداقت کی جانچ کو تیار ہوتے تاکہ فیصلہ آسانی سے ہو جاوے۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب حدیث مذکورہ سے عمر مسیح علیہ السلام کی ایکسو بیس سال آپنے ثابت کی مگر مرزا جی ایکسو پچیس سال بتاتے ہیں (دیکھو مرزا جی کی کتاب مسیح ہندوستان ص۵۳) آپنے کہا وہ تاریخی حال کسی دوسرے مذہب کی کتاب کا آپنے بیان کیا ہے اگر حدیث ہے تو آپ پیش کریں۔ میں نے کتاب مذکورہ سے مجمع عام میں سنا دیا جسمیں مرزا جی فرماتے ہیں "اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایکسو پچیس برس کی ہوئی ہے" پھر اسپر اور طرہ سنئے! مرزا جی اپنی مایہ ناز کتاب راز حقیقت کے ص۲ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح کو صلیب کا واقعہ ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا تھا۔ اور تذکرۃ الشہادتین میں لکھا ہے:-

"احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایکسو بیس سال عمر پائی۔ پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا" (ص۲۶)

ان ہر دو عبارتوں سے آپکی عمر ایکسو ترپن (۱۵۳) سال ہوتی ہے۔ اب ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کیا ایسی قدر جھوٹ بولنے والا باوجود دعوی محدثیت مجددیت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر ان احادیث کو بقاعدہ اصول محدثین صحیح ثابت کیجئے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ایسا اختلاف قرآن شریف میں بھی ہے جیسا کہ ایک جگہ ہے۔ زمین پہلے بنائی اور دوسری جگہ ہے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰھَا زمین آسمان کے پیچھے بنائی۔

ادہر سے جواب دیا گیا کہ مولوی صاحب آپ احادیث مذکورہ کی صحت پیش کریں۔ مولوی صاحب سے جب کسی طرح مواخذہ ہوا تو فرمایا قادیان چلکر بتا دینگے۔ میں نے کہا جناب قادیان میں بھی آپ سے حدیث متنازع تحفہ گولڑویہ دجال کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپنے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس حدیث کے بہت طرق ہیں اگرچہ تم کنز العمال کو غلط کہتے ہو میں نے کہا تھا دکھائیے مگر آپ نے نہ دکھائی۔ اب اگر یہ حدیث ہی ثابت کردیں تو کیا اچھا ہو مگر مولوی صاحب کوئی بھی ثابت نہ کرسکے۔ ہاں فرمایا تو یہ فرمایا کہ مسیح کی عمر کی روایت ایک سو پچیس لو یا ایکسو بیس لو۔ یا ایکسو ترپن لو۔ بہرحال نتیجہ سب کا موت ہے۔ میں نے عرض کیا اگر ثابت کردیں تو نتیجہ نکالیں۔ ورنہ موت بعد نزول کے تو ہم بھی قائل ہیں ہم کب کہتے ہیں کہ مرینگے نہیں۔

الغرض اپنی احادیث صحیح ثابت کرنے کا وعدہ کیا۔ میں نے کہا لکھدو۔ چنانچہ جانبین سے تحریر ہوئی کہ اگر حدیث صحیح ثابت مطابق اصول محدثین کردیں تو ہم قائل ممات ہو جائینگے اگر نہ کرسکیں تو وہ حیات کے قائل ہو جائینگے۔ اس تحریر پر بھی مرزائی بہت سی چہ میگوئیاں کرتے رہے چنانچہ ہمارے گاؤں کا ایک مرزائی جو اب قادیان میں رہتا ہے جسکا نام اللہ دین ہے اور اس کو فلاسفر کا لقب ملا ہوا ہے اس نے مولوی جلال احمد مناظر مرزائی کو مشورہ دیا کہ تحریر میں صحت کا ذمہ نہ لو۔ بلکہ عربی عبارت دکھانے کا ذمہ لو۔ افسوس! اسی کو کہتے ہیں ہٹ دہری۔ ؎

ہٹ چھوڑئیے لیں آپ بہ انصاف کیجئے
انکار ہی رہیگا میری جان کبتلک؛

پس میں مولوی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ احادیث معہودہ مطابق تحریر بذریعہ کسی اخبار یا قلمی تحریر جواب دیں۔ جس اخبار یا رسالہ میں لکھا دیں۔ ایک مجمع عام پر سوال کریں۔ اگر مجلس علماء مقرر کرنی ہو تو اس سے اطلاع دیں۔

نوٹ یاد رہے ہمارا سوال ان کتابوں سے نہیں جنمیں یہ روایات درج ہیں بلکہ ہمارا سوال ان کی سند الرجال سے ہے جو اسطرح ہوتی ہے۔ حدثنا فلان قال حدثنا فلان عن فلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ تاکہ رجال کی صحت پر حدیث صحیح غیر صحیح کا فیصلہ ہو جائے۔

(الراقم سید محمد شریف ساکن بھٹیاں ضلع گورداسپور۔ ڈاکخانہ کاہنووان)

سہ یعنی متعلق دجال مندرجہ تحفہ گولڑویہ ۔ منہ

چودھویں صدی کے بریلوی حنفی

اور

اُن کے خیالات

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۔جون ۲۲ء)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

واضح ہو کہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۔جون ۲۲ء کے صفحہ ۷ پر عاجز نے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میری امت بہت سے فرقوں میں منقسم ہوگی۔ ان میں سے فرقہ ناجیہ صرف وہ فرقہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے مذہب پر ہوگا۔ اور آپ نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت کے لوگ یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلینگے۔ عاجز نے بریلوی خیالات والے حنفیوں کی کتابوں سے کئی ایک تحریریں درج کر کے ثابت کیا تھا کہ ان لوگوں نے دین میں بدعات سئیہ جاری کر دی ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے برخلاف قدم مارا ہے۔ اب میں ذیل میں چند ایک مثالیں اور درج کرتا ہوں جن سے صاف ثابت ہو جائیگا کہ چودھویں صدی کے بریلوی حنفیوں نے پہلی اُمتوں کیطرح اپنے نفس و خواہشات کی پیروی کی ہے۔ اور صراط مستقیم سے دور جا پڑے ہیں۔

(آ) مولوی ابو صالح صاحب حنفی نقشبندی کتاب "التوحید" کے صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱ پر لکھتے ہیں۔

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے شیخ کو واسطہ فیض الٰہی جانکر حالت غیوبت میں اس کی صورت مثالی و شکل خیالی کا تصور کرتا ہے نہ حاضر و ناظر جانتا ہے نہ معبود و مسجود معتقد رکھتا ہے بلکہ خاص خداوند کریم کو اس کے غیر میں ثابت کرنا شرک سمجھتا ہے۔ جائز ہے یا نہ؟ بینوا و توجروا۔

جواب تصور صورت شیخ مطابق شرائط مرقومہ بالیقین جائز ہے جیسا کہ حضرات[1] صوفیائے کرام و علمائے عظام نے قرآن و حدیث سے استنباط کیا ہے چنانچہ ان کی تصانیف شریفہ و مکاتیب لطیفہ میں بتواتر منقول و مذکور ہے"

(ب) مولوی خیر شاہ متوفی حنفی نقشبندی امرتسری اپنے رسالہ "شرح اوراد فتحیہ" حصہ اول کے صفحہ ۹۴، ۹۵ پر لکھتے ہیں:۔

"جب طلب کیا گیا فتوے علماء بخارا و عراق و مصر و سمرقند و بلخ سے ۱۳۰۳ھ میں اس مسئلہ میں کہ بغداد کی طرف دو نفل پڑھ کر گیارہ قدم نکالنے والے کو کفر و کبیرہ کہنا اور اُس نماز سے منع کرنا کیا ہے؟

جواب لا یجوز والمانع (عن ہذہ الصلوٰۃ) یعزر لانہ یحقر فعل العلماء المجتہدین ولفتیٰ علی کفر المسلمین۔ خلاصہ یہ کہ اس نماز سے روکنے والا یا اس ضرب الاقدام کو کفر کہنے والے کو تعزیر دینی چاہیئے کیونکہ اس نے علماء دین کو حقیر جانا۔ ان کے معمول و فعل کو بُرا مانا"

(ج) مولوی محبوب احمد صاحب حنفی نقشبندی کی کتاب "الفضل من اللہ علی من قرء شیئاً للہ" کے صفحہ ۱۰۱ پر لکھا ہے:۔

"کل اہل ایمان اس پر متفق ہیں کہ اولیاء اللہ کو استمداد جائز اور ندا و پکار جائز اور شیئاً للہ جائز اور فریاد و استغاثہ حیات و وفات میں مساوی ہے بشرطیکہ ان کو حقیقی مدد نہ جانے"

(د) مولوی غلام احمد صاحب اخگر کے رسالہ "الحدیث واہل سنت" کے صفحہ ۵۵ و ۵ پر لکھا ہے:۔

"اللہ عزوجل نے روز ازل سے قیامت تک کے تمام ماکان و یکون کے ایک ایک ذرے کا حال اپنے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ان تمام غیبوں کو محیط ہے"

(ھ) مولوی حاجی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی اپنے رسالہ "شرح عقائد عشرین و امتیاز عقائد سنین" کے صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:۔

"گیارھویں شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرس اولیاء کہ مزامیر وغیرہ منکرات سے خالی ہو سب جائز و مندوب ہے" (رسالہ الحدیث واہل سنت ص ۵۵)

نوٹ یہ پانچ عقائد جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ بریلوی حنفی ان کو مانتے ہیں اور ان سے انکار کرنے کو بہت بُرا جانتے ہیں۔ ان عقائد میں سے عقیدہ نمبر (ج) زمانہ حال میں ہی ایک معرکۃ الآرا عقیدہ بنا ہوا ہے۔ بہت سے حنفی اسکے بڑے زور شور سے قائل ہیں۔ اور یہ بدعت سئیہ ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کا رد نہایت ضروری ہے۔

بریلوی حنفی کا دعویٰ

"اولیاء اللہ سے استمداد جائز اور ندا و پکار جائز اور شیئاً للہ جائز اور فریاد و استغاثہ حیات و وفات میں مساوی ہے بشرطیکہ ان کو حقیقی مدد نہ جانے" (الفضل من ص ۱۰۱)

دلیل نمبر ۱

"فتاوے عزیزیہ میں ہے۔ فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چوں متحیر شوید شما در امور یعنی برآمد کارہا پس مدد جوید از اصحاب قبور" (توضیح العقائد ص ۱۰۶ کا حاشیہ)

الجواب

براہ مہربانی حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے (صحیح یا حسن طریق سے) یہ روایت نکالکر دکھلائیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم حیران ہو جاؤ اپنے کاموں میں تو اہل قبور سے مدد مانگو۔ صرف فتاوی عزیزیہ پر ہم مدار کار نہیں رکھ سکتے

---

[1] حجت شرعی صرف چار چیزیں ہیں۔ قرآن۔ حدیث۔ اجماع اُمت اور قیاس۔ اور قرآن مجید کی صحیح تفسیر وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہو یا آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔ حضرات صوفیائے کرام اور علمائے عظام کے اقوال ادلہ اربعہ میں نہیں ۱۲ منہ

یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ روایت ضعیف یا موضوع نہ ہو۔ صحیح ہو یا حسن صحیح ہو۔

دلیل نمبر ۲

"امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ کر دیا ہے من یستمد بہ فی حیاتہ یستمد بہ بعد وفاتہ الخ (دیکھو کتاب الجنائز) یعنی جس شخص سے اس کی زندگی میں مدد لے سکتے ہیں اُس سے بعد وفات بھی لے سکتے ہیں۔" (رسالہ الفضل من اللہ ص۱۰۶)

(نمبر ۲) حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رسالہ "تذکرۃ الموتیٰ" میں لکھتے ہیں:۔

"ارواح شہیداں در زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند میروند و دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت مددگاری مے فرمایند و دشمناں را ہلاک مے سازند و از ارواح ایشاں بطریق اویسیہ فیض رسد"

یعنی شہیدوں کی روحیں زمین و آسمان و بہشت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اپنے دوست اور معتقدوں کی مدد کرتی ہیں دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں" (الفضل من اللہ ص۱۰۶ اور انوار ساطعہ ص۲۰۳)

جواب

واضح ہو کہ جو کچھ امام غزالی اور قاضی صاحب پانی پتی نے لکھا ہے یہ انہوں نے محض اپنے خیال سے لکھا ہے۔ قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ اجماع امت اور قیاس مجتہد سے (جو دلائل شرعیہ ہیں) ان باتوں کا ثبوت نہیں دیا۔ پس محض ان ہر دو بزرگوں کا خیال قابل حجت کس طرح ہو سکتا ہے۔ چونکہ بریلوی احناف اپنے آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کہتے ہیں۔ اس لیے یہ بات ضروری ہے کہ یہ حضرات امام ابو حنیفہ صاحب کا قول اپنے اس دعوے پر بطور دلیل پیش کریں کیونکہ فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مقلد کو لازم ہے کہ اپنے امام کے قول پر عمل کرے (دیکھو مولوی محمد شاہ صاحب کا رسالہ الکتاب المجید ص۹)

دلیل نمبر ۳

شیخ محی الدین عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔

"جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت دور ہو گی۔ جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی جاتی رہی۔ جس نے کسی حاجت میں اللہ کی طرف میرا وسیلہ پکڑا وہ حاجت پوری ہو گئی۔ اور جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور میرا نام لے۔ پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے۔ اور میرا نام لے اور اپنی حاجت بیان کرے خدا کے حکم سے وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔" (بہجۃ الاسرار ص۱۰۲ نزہۃ الخاطر ص۶۱ و الفضل من اللہ ص۱۰۴ سیرت الغوث الاعظم ص۴۹)

جواب

مندرجہ بالا تحریر سے ایک حنفی مولوی یوں نتیجہ نکالتا ہے کہ:۔

"حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدین و معتقدین و محبین کی مدد کے لئے خواہ وہ نزدیک ہوں یا دور ہر وقت تیار ہیں۔ اس واسطے سلسلہ قادریہ میں وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ معمول ہے" (سیرت الغوث الاعظم مؤلفہ مولوی نور بخش صاحب ایم اے ص۴۹)

حالانکہ مندرجہ بالا سراسر بناوٹی معلوم ہوتی ہے قرآن مجید۔ حدیث نبوی اور خود حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے قول مندرجہ فتوح الغیب کے برخلاف ہے کسی پیچھے آنے والے حضرت کی ایجاد ہے۔

آیت قرآنی

سورۃ المؤمن۔ جزء ۲۴۔ کے رکوع ۱۱ میں ہے:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

(ترجمہ) اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں گا واسطے تمہارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے شتاب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

حدیث نبوی

سنن ترمذی ص۳۴۳ ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۴ ص۴۳ مرقاۃ جلد ۵ ص۹۱ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص۲۶ مظاہر حق جلد ۴ ص۲۶۴ پر لکھا ہے:۔

"روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا میں سوار پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ کے امر و نہی کو نگاہ رکھیگا اللہ تجھ کو تو نگاہ رکھ اللہ کو پاویگا تو اس کے سامنے اپنے اور جب سوال کرے تو پس سوال کر اللہ سے اور جب مدد چاہے تو پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ اگر سب خلق جمع ہوں اوپر اس کے کہ نفع دیں تجھ کو ساتھ کسی چیز کے تو نہیں نفع پہونچا سکینگے تجھ کو مگر اس قدر کہ مقدر کیا ہے اس کو اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہوں سب آدمی اوپر کہ ضرر پہونچاویں تجھ کو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکینگے تجھ کو مگر اسقدر کہ لکھا ہے اللہ نے اس کو تجھ پر اٹھائی گئی قلم اور خشک ہو گئے صحیفے۔"

کلام شیخ

کتاب "نداء غیب ترجمہ فتوح الغیب" (مطبوعہ ۱۳۳۰ھ مفید عام پریس لاہور) کے ص۱۰۱ پر لکھا ہے:۔

"مرض الموت کی حالت میں صاحبزادہ شیخ سیف الدین عبد الوہابؒ نے آپکی خدمت میں عرض کیا کہ یا سیدی کچھ میرے تئیں بھی وصیت فرمائیے جس پر میں آپکے بعد عمل کیا کروں۔ آپنے فرمایا کہ برخوردار اول تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے اوپر لازم جان اور اللہ کے سوا کسی سے نہ خوف کر نہ امید رکھ۔ اپنی تمام حاجات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اور اس کے علاوہ کسی پر بھروسہ اور تکیہ نہ کر اور توحید کو مضبوط پکڑ لے جس پر سب کا اتفاق ہے۔"

نوٹ

جو بزرگ اپنے مرض الموت میں اپنے صاحبزادے کو یوں وصیت کریں کہ اپنی تمام حاجات

کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرے اور اس کے علاوہ کسی پر بھروسہ اور تکیہ نہ کرے) کیا ایسے بزرگ برعکس اسکے دوسرے لوگوں کو یوں کہتے پھرینگے کہ جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت دور ہو گئی جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی جاتی رہی) ہرگز نہیں ہرگز نہیں معلوم ہوتا ہے کہ بہجۃ الاسرار کے ص۱۰۲ والی عبارت کسی پیچھے آنے والے حضرت کی مہربانی سے گھڑی گئی ہے۔

آب میں ذیل میں بتاتا ہوں کہ حنفیوں میں سے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی شیئاً للہ پڑھنے کی سخت مخالفت کی ہے۔

(۱) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی کتاب ارشاد الطالبین" مترجم (اسلامیہ سٹیم پریس لاہور) کے ص۲۱-۲۲ پر لکھا ہے:-

”فوت شدہ یا زندہ اولیاء اور انبیاء سے دعا مانگنا جائز نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدعاء ھو العبادۃ یعنی خدا سے دعا مانگنا عبادت ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں قریب ہے کہ بحالتِ ذلت دوزخ میں پڑینگے۔

بعض لوگ کہتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یا یوں کہ یا خواجہ شمس الدین پانی پتی شیئاً للہ یہ جائز نہیں بلکہ شرک اور کفر ہے اور اگر یوں کہیں یا الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی حاجتِ من روا کن تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جن سے تم دعا مانگتے ہو سوا خدا کے وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں ان کو کیا قدرت ہے کہ کسی کی حاجت بر لائیں اگر کوئی کہے کہ دون اللہ کا لفظ عام ہے اور لفظ معتبر ہے نہ مخصوص محل“

(۲) مولانا محمد اسحٰق صاحب دہلوی اپنی کتاب مأتہ مسائل کے ص۳۴ پر لکھتے ہیں:-

”چہارم آنکہ نزد قبر رفتہ سجدہ عبادت نماید و از صاحب قبر حاجتِ خود مثل طلب ولد و طلب شفاء مریض و طلب رزق و کشف مصائب و بلا و دیگر حاجاتِ خود بالاستقلال یا بطریق مشارکت دانستہ یا متصرف در عالم پنداشتہ نماید ایں قسم رفتن موجب شرک و کفر است“

(۳) مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اپنے فتاوی کی جلد اول کے ص۲۵۲ پر لکھتے ہیں:-

”و ازیں جنیں وظیفہ احتراز لازم و واجب اولاً ازیں جہت کہ ایں وظیفہ متضمن شیئاً للہ است و بعض فقہاء از ہیچ لفظ حکم کفر کردہ اند چنانکہ در مختار مے نویسد: قول شیئ للہ قیل یکفر و در رد المختار مے آرد لعل وجہ انہ طلب شیئاً للہ واللہ غنی عن کل شیئ والکل مفتقر ومحتاج الیہ وینبغی ان یرجح عدم التکفیر فانہ یمکن ان یقول اردت اطلب شیئ اکراماً للہ شرح الوہبانیۃ قلت فینبغی او یجب التباعد عن ھذہ العبارۃ و قد مران ما فیہ خلاف یومر بالتوبۃ والاستغفار وتجدید النکاح انتہی ثانیاً ازیں جہت کہ ایں وظیفہ متضمن ست ندائے اموات را از امکنہ بعیدہ و شرعاً ثابت نیست کہ اولیاء را قدرتے حاصل است کہ از امکنہ بعیدہ ندا بشنوند“

(۴) فتاوے رشیدیہ حصہ دوم (مطبع قاسمی دیوبند) کے ص۶ پر لکھا ہے:-

”استفتاء حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث و فقیہ دہلوی علیہ الرحمۃ والغفران در باب عدم جواز استعانت اہل قبور از کتاب فتاوی مسمےٰ بمسائل اربعین تصنیف مولانا موصوف مسئلہ ۲۷ سوال حاجت خواستن از اہل قبور بطریق دعا جائز است یا نہ؟

جواب استعانت و استمداد اہل قبور بہر نہج کہ باشد جائز نیست“

(۵) اصلاح الرسوم نامی کتاب مطبوعہ ۱۳۳۵ھ مطبع قاسمی دیوبند) کے ص۹۲ پر لکھا ہے:-

”پھر یہ کہ قدرت کو اگر ذاتی سمجھا جاوے تب تو شرک ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ تصرف دیا ہے تو اس کے لئے دلیل شرعی کی حاجت ہے اور بدون اسکے یہ اعتقاد بھی باطل و افتراء محض ہے“

آب میں مندرجہ ذیل پانچ سوالوں کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں اور خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارا خاتمہ اس مذہب پر ہو جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب رضی تھے۔

سوال نمبر ۱ کیا اللہ تعالےٰ نے کہیں قرآن میں فرمایا ہے کہ ہم نے استعانت و استمداد[1] کے اختیارات تا قیامت اپنے نبیوں اور ولیوں کو بخش دئیے ہیں اب ان سے مدد مانگا کرو۔

سوال نمبر ۲ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ اختیارات مجھے اور اپنے ولیوں کو تا قیامت بخشدئیے ہیں اب مجھ اور دوسرے ولیوں کو دور و نزدیک سے پکارا کرو۔

سوال نمبر ۳ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی مذہب تھا۔

سوال نمبر ۴ کیا امام الاعظم رح کا بھی یہی عقیدہ تھا اور کیا امام الاعظم رح بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دور و نزدیک سے مدد کیلئے پکارا کرتے تھے؟ امام صاحب یا صاحبین کی کتابوں سے ثبوت دو؟

سوال نمبر ۵ تصور شیخ کا مسئلہ۔ پیر صاحب کی گیارھویں۔ عرس اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یوم ازل سے ذرے ذرے کا علم دیا جانا قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ اجماع امت اور امام اعظم صاحب کے اقوال سے ثابت کیجئے۔

(حنفیوں کا خیر خواہ از امرتسر)

---

[1] استعانت و استمداد سے مراد بارش برسانا۔ رزق دینا اولاد دینا۔ بیماری سے شفا دینا۔ دولت دینا مشکل کے وقت کام آنا اور فریاد رسی کرنا ہے ۱۲ منہ

اجتہاد و تقلید۔ [illegible]

حضرت باہو کا مذہب

(نمبر ۲)

کسی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں بعنوان "حضرت باہو کا مذہب" ایک نمبر نکل چکا ہے آج اسکا دوسرا نمبر ہے۔ وہو ہٰذا۔

(یہ سب عبارتیں انہیں کی کتابوں سے نقل کیگئی ہیں)

حضرت باہو اور توحید

فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا (مت شرک کر میرے ساتھ کسی شے کا) (محک الفقر صد ۲۹) آگے فرماتے ہیں کہ:۔

"پیر عبد القادر محی الدین جیلانی کو آپکے فرزند نے عرض کی کہ آپ مجھکو کچھ وصیت فرمائیے۔ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کے تقوے کو لازم پکڑ۔ اور سوائے خدا عزوجل کے ہرگز کسی سے مت ڈر۔ اور مت کسی کو سوائے اللہ تعالیٰ کے حاجت روا جان اور اپنی حاجتیں سب خدا کے سپرد کر۔ کوئی نعمت اس سے علیحدہ نہیں ہے ؎

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

پس سب اسی سے مانگ اور سوائے خداتعالیٰ کے کسی پر وثوق مت کر۔ توحید لازم پکڑ۔"

(محک الفقر صد ۱۸۹ مصنفہ حضرت باہو)

حضرت باہو اور علم غیب

فرماتے ہیں:۔ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (خدا ہی کے نزدیک غیب کی کنجیاں ہیں جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا" (مجالسۃ النبی صد ۱۴ مصنفہ باہو)

اور تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر ایک علم قیامت کا ہے اور بارش کا اور رحم میں جو ہوتا ہے وہ جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کیا کریگا وہ کل اور نہ یہ کہ کہاں مریگا سوائے اللہ کے کہ وہ خبردار ہے" (محک الفقر صد ۲۹۳)

حضرت باہو اور قرآن وحدیث

فرماتے ہیں:۔ "چونکہ یہ امر مانا ہوا ہے کہ تمام عالم کا رہنما سوائے قرآن وحدیث کے اور کوئی عالم میں نہیں ہے جو کوئی اسکا منکر ہے وہ کافر ہے اور تمام صاحب تقوے اور صاحب فتوے اور تمام عاشقوں اور عارفوں اور واصلین الی اللہ وغیرہ کا مرشد کامل اور مکمل قرآن وحدیث ہے" (محک الفقر صد ۳۶)

اور فرماتے ہیں:۔

"جو کوئی قرآن کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرے اور اس کے عمل کو درست نہ رکھے وہ گمراہ ہے"

(محک الفقر صد ۵۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اے طالب جو شخص قرآن وحدیث کی برکات سے سیر نہ ہوگا اور کلام پاک کی قدر نہ کریگا وہ ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا رہیگا" (محک الفقر صد ۸)

آگے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک بندہ مومن کو چاہئیے کہ جب توحید ذاتی میں قدم رکھے تو پابندی شریعت کیساتھ رہے اور قرآن وحدیث پر عمل رکھے۔ پس جس امر کیواسطے شریعت کا حکم ہو۔ اسکو اختیار کرے اور جس سے شریعت منع کرے اس سے بیزار رہے"

(محک الفقر صد ۱۲۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمادیں اس پر عمل کرے اور بال بھر خلاف نہ کرے" (محک الفقر صد ۱۸۵)

آگے فرماتے ہیں:۔

"فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت وہ ہے کہ جسکا عمل نص اور حدیث پر ہو"

(محک الفقر صد ۳۶)

اور فرماتے ہیں:۔ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یعنی اگر کوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہوکر خدا کے حاصل ہونے کی راہ پر چلے۔ تو اس کو خدا نہیں مل سکتا" (محک الفقر صد ۱۵۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور دونوں جہان کا ہادی ہے اور دونوں جہان کا ہادی ہے اور راہنما ہے۔ جو اس پر شک لاوے وہ کافر ہے"

(محک الفقر صد ۲۸۵)

آگے فرماتے ہیں:۔

"عقل وہ ہے کہ موافق نص اور حدیث کے ہووے جو اس سے باہر ہے پیشہ ابلیس ہے"

(محک الفقر صد ۲۹۶)

حضرت باہو اور علم فقہ

فرماتے ہیں:۔ "جو لوگ کہ علم فقہ اور مسائل پکڑ لیتے ہیں۔ وہ ولی اللہ اور مرشد ہادی سے ظاہر باطن سے خبر نہیں رکھتے"

(محک الفقر صد ۲۸)

آگے فرماتے ہیں:۔

"اے طالب صادق تجھکو معلوم ہو کہ علم فقہ آدمی کی جان وتن اور زبان وجسد ظاہری کو پاک وصاف بنادیتا ہے۔ لیکن علم فقہ کے پڑھنے سے حرص وحسد دل سے نہیں جاتا۔ فقہ جاننے والا دل کی پاکیزگی سے بے خبر ہے"

(محک الفقر صد ۳)

حضرت باہو اور اہلحدیث

فرماتے ہیں:۔ "ان کے دل میں ذکر اللہ اور زبان مطلق قال اللہ اور قال رسول اللہ ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ اہلحدیث ہوتے ہیں اور دنیا کی طلب میں ابلیس خبیث کے طالب نہیں ہوتے" (محک الفقر صد ۲۳)

حضرت باہو اور تقلید

"صاحب نفس اکثر بظاہر مخلوق کو دکھانے کے لئے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور سر پر کپڑا ڈالکر مراقبہ میں بیٹھتے ہیں۔ اگرچہ بے ہوش اور بے خبر ہوجاتے ہیں لیکن درحقیقت اہل تقلید ہوتے ہیں نہ اہل تحقیق وتوحید" (کلید توحید صد ۱۰۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اہل تقلید توحید اور

تقلید شخصی اور سلفی۔ دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث۔ تقلید کی تردید۔ ۱۰ منیجر

تحقیق سے بے خبر ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ :-

"یہ توحید کی راہ ہے جو تقلید سے حاصل نہیں ہوتی" (کشف الاسرار صفحہ)

معلوم ہوا کہ ہر مقلد موحد نہیں ہو سکتا۔ آگے فرماتے ہیں :-

"طریقہ قادری میں کوئی تقلید نہیں ہے"
(محک الفقر صفحہ ۱۹۰)

پھر فرماتے ہیں :-

"اہل تقلید نے صاحب حال۔ مردہ دل غافل سب جاہل بے باطن اور صاحب نفس امارہ بدخصال" (محک الفقر صفحہ ۲۶۷)

اے مُلّا ملتانی! اب تقلید سے باز آجا۔ اور فرقہ حقہ اہلحدیث میں داخل ہو جا جس کی تعریف سلطان صاحب نے خود کی ہے :- والسلام۔

(نور الحسین گھرجاکھی)

تشہد میں ایُّھا النّبیّ

(از مولانا ابراہیم سیالکوٹی)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جون سنہ رواں میں زیر عنوان **چودھویں صدی کے بریلوی حنفی** کے ضمن میں سید محمد امین صاحب اندرابی حنفی (بعرف عام وکیل عدالت لاہور) کے رسالہ "انیس المشتاقین الی حیات سید المرسلین" کے صفحہ ۶ میں سے یہ عبارت نقل کیگئی ہے

"یہ فقرہ (السلام علیک ایہا النبی) کو نہ صرف زمانہ حیات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک خلفاء مہاجرین انصار تابعین تبع تابعین۔ تمام اولیائے کرام و صلحائے عظام و علمائے ہمام نے پڑھا ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاحب الحیوٰۃ بلکہ حاضر و ناظر ہر جگہ خیال نہ کئے جاتے اور یہ اعتقاد درست نہ سمجھا جاتا تو کیوں اسکی ترمیم نہ کی جاتی۔ اور اسطرح پڑھا جاتا کہ "السلام علے النبی" بجائے ایہا النبی کے"

جن صاحب نے وکیل صاحب کی یہ عبارت تردیداً نقل کی ہے۔ انہوں نے اسکی تردید میں صرف اسی امر کو کافی سمجھا ہے کہ وکیل صاحب کا یہ نتیجہ اصول مسلمہ اسلام کے برخلاف ہے اور یہود و نصارٰی کیطرح دین میں غلو ہے۔ جو بالکل درست ہے لیکن چونکہ وکیل صاحب ممدوح اس کو اسلام و ایمان جانتے ہیں اسلئے نزاع باقی رہیگی۔ بہتر ہے کہ ہم وکیل صاحب کا مطالبہ پورا کردیں کہ آنحضرت صلعم کی وفات شریف کے بعد بعض صحابہ ایہا النبی کی بجائے علی النبی کہنے کے قائل تھے جیسا کہ وکیل صاحب کی خواہش ہے کہ ایسا کیوں نہ ہوا اور جنہوں نے اس لفظ کو نہیں بدلا۔ ان کا خیال وکیل صاحب کیطرح ایسا نہیں تھا۔ کہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ اس لئے بدلنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ان کلمات کو بطور نقل و حکائت پڑھا کرتے تھے جیسے کہ قرآن شریف میں سورہ اخلاص و معوذتین میں لفظ قُلْ کو پڑھا جاتا ہے۔ کہ ہمارے پڑھنے میں اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ قول خداوندی کی حکائت مقصود ہوتی ہے۔

سنئے! صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر تشہد سکھایا جسطرح مجھکو قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے (اس کے بعد صیغہ تشہد کے الفاظ نقل کئے ہیں جنمیں ایہا النبی بھی ہے۔ اس کے بعد کہا ہے) وھو بین ظھرانینا فلما قبض قلنا السلام یعنی علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم (کتاب الاستئذان) یعنی ہم اس وقت تک جبتک کہ آپ ہم میں موجود رہے اسیطرح کہتے رہے لیکن جب آپ فوت ہو گئے تو ہم السلام علے النبی کہنے لگے"

اب سنتے جلیئے کہ شراح بخاری اسی روائت کے ذیل میں کیا کچھ لکھتے ہیں :-

(۱) خاتمۃ الحفاظ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں :-

انہم کانوا یقولون السلام علیك ایھا النبی بکاف الخطاب فی حیاۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما مات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ترکوا الخطاب و ذکروہ بلفظ الغیبۃ فصاروا یقولون السلام علے النبی ۔
(فتح جزء ۲۵ صفحہ ۹۵)

صحابہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ایہا النبی کہتے تھے۔ پس جب آپ فوت ہو گئے تو خطاب چھوڑ دیا اور غائب لفظ کہنے لگے یعنے السلام علے النبی کہنے لگے"

(۲) اس سے بڑھکر ایک حنفی بزرگ کی بھی سن لیجئے کہ علامہ عینی رح حنفی نے بھی فتح الباری کی یہی عبارت اس روائت کے ذیل میں نقل کردی ہے۔

(۳) اسی طرح علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :-

یعنے ترکوا الخطاب و ذکروہ بلفظ الغیبۃ ۔

خطاب چھوڑ دیا اور غائب لفظ کہنے لگے"

دوسری روایت سنئے! کہ مؤطا امام مالکؒ میں حضرت ابن عمر رضہ سے جو صیغہ تشہد مروی ہے۔ اس میں بھی الفاظ علے النبی ہی مروی ہیں۔

اس کی شرح میں علامہ زرقانی رح ابن مسعود رضہ کی روائت بالا کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں :-

قال ابن عبد البرؒ اخبرنا ابن جریج اخبرنی عطاء ان الصحابۃ کانوا یقولون والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حی السلام علیك ایھا النبی فلما مات قالوا السلام علے النبی وھذا اسناد صحیح ۔
(شرح زرقانی ج ۱ صفحہ ۱۶۹)

امام عطاؒ (تابعی) کہتے ہیں کہ صحابہ رضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو ایہا النبی کہا کرتے تھے۔ اور آپ کی وفات کے بعد السلام علے النبی کہنے لگے۔ اور یہ اسناد صحیح ہے"

اب سنئے کہ جو ایہا النبی پڑھتے ہیں وہ کیوں پڑھتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں علامہ طیبی سے نقل کرتے ہیں :-

نحن نتبع لفظ الرسول بعینہ الذی کان علمہ الصحابۃ (فتح جزء ۴ صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ دھلی)

ہم بعینہ ان الفاظ ماثورہ کی پیروی کرتے ہیں جو آپ نے صحابہ کو تعلیم کئے تھے"

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف کی تفسیر۔ قابل دید ۳ر منیجر

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایہا النبی پڑھنے والے جناب وکیل صاحب کی وکالت نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ایسا خیال سے پڑھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں ہمیں اسی طرح سکھایا تھا۔

(عبدہ ابراہیم میر سیالکوٹی عفی عنہ)

حدیث عقیقہ طبرانی

سیف بنارسی نے حدیث طبرانی سے ثابت کیا تھا۔ کہ عقیقہ میں ذبح البقر جائز ہے جیسا قربانی بلا کسی تامل کے جائز ہے۔ اس حدیث کے راویوں پر مولوی صاحب دلال پوری نے کچھ جرحیں کیں۔ اسکا جواب سیف بنارسی نے دینا شروع کیا جسکا کچھ حصہ اہلحدیث مورخہ ۹۔ جون میں نکل چکا ہے۔ اس سے آگے آج درج ہے۔

(اڈیٹر)

قولہ۔ محدثین کرام نے اصول مقرر کر کے یہ بھی بتادیا کہ کون راوی کیسا ہے جسکا نام اسماء رجال رکھا گیا۔

اقول۔ انہیں محدثین نے اپنے اصول میں یہ بھی بتادیا ہے کہ ان جرحوں کو مفسر و مبین السبب ہونا چاہئیے ورنہ غیر مقبول ہوگی۔ حافظ ابن حجر لسان المیزان (جو ملخص ہے میزان الاعتدال کا) اسکے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ "اگر جرح مفسر ہوگی تو مقبول ہوگی۔ ورنہ راوی کو ثقہ سمجھا جائیگا۔ اس لئے کہ جرح نہیں قبول کی جاتی مگر (اسکے اسباب) مفسر ہوں"

> ان کان الجرح والحالة هذه مفسرا قبل والا عمل بالتعدیل (الی) ان الجرح لا یقبل الا مفسرا

نواوی شرح مقدمہ مسلم میں لکھتے ہیں۔

> لا یقال الجرح مقدم علی التعدیل لان ذلک الجرح ثابتا مفسرا السبب والا فلا یقبل الجرح اذا لم یکن کذا انتهی

یہ نہ کہا جائے کہ جرح مقدم ہوتی ہے تعدیل پر۔ اسلئے کہ وہ جرح (جو تعدیل پر مقدم ہوتی ہے وہ) ثابت اور اسکے سبب کو مفسر ہونا چاہئیے۔ اگر جرح ایسی نہ ہوگی تو قبول نہیں کیجائیگی"۔

مقدمہ ابن الصلاح میں ہے ان الجرح لا یثبت الا اذا فسر سببه یعنی جرح (راوی پر) ثابت نہیں ہو سکتی۔ جبتک کہ اسکے سبب کی تفسیر نہ کیجائے۔ علامہ سندھی شرح الشرح نخبۃ الفکر میں خطیب کا قول نقل کرتے ہیں والطعن غیر المفسر لیس بمقدم علی التعدیل یعنی غیر مفسر جرح تعدیل پر مقدم نہیں ہوتی" بلکہ تعدیل اس پر مقدم ہوتی ہے۔ ایسا ہی سخاوی نے شرح الفیہ میں اور سیوطی نے تدریب الراوی میں لکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ غیر مفسر جرحیں ناقابل قبول ہیں۔ فتنبہ

قولہ۔ ان کے قواعد مقررہ کو جہاں چھوڑا گمراہ ہو گئے۔

اقول۔ سچ کہا۔ محدثین نے قاعدہ مقرر کردیا تھا۔ کہ جرح مفسر ہونی چاہئیے۔ آپنے اس قاعدہ کو چھوڑ دیا۔ اور غیر مفسر جرحوں پر اعتبار کر کے حدیث طبرانی کو موضوع کہدیا۔ واقعی یہ کتنی بڑی گمراہی ہے۔ کہ حدیث غیر موضوع کو موضوع کہدیا جائے۔ کما سنبینہ۔

قولہ۔ موضوع اسے کہتے ہیں کہ راوی پر طعن بالکذب ہو (الی)، مسعود (مسعدہ) نامی راوی پر طعن بالکذب ہے۔ لہذا یہ حدیث موضوع ٹھیری۔

اقول۔ افسوس کہ آپنے طعن بالکذب اور اتہام بالکذب کے فرق پر غور نہیں کیا۔ طعن بالکذب اسے کہتے ہیں۔ کہ راوی بالقصد کسی حدیث کو آنحضرت صلعم کے نام سے روایت کرے حالانکہ آپنے اس کو نہ فرمایا ہو۔ اور راوی جانتا ہو۔ کہ یہ آپ نے نہیں فرمایا ہے۔ اور اتہام بالکذب یہ ہے کہ راوی پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا گیا ہو۔ اگرچہ حدیث نبوی میں وقوع کذب ثابت نہ ہو۔ اول کا نام موضوع ہے وہ بھی یقینی طور سے نہیں بلکہ ظن غالب سے۔ دوسری قسم کا نام متروک ہے (دیکھو شرح نخبہ) خود ذہبی نے میزان کے دیباچہ میں متہم بالکذب کا درجہ موضوع کے بعد کہا ہے۔ رہا یہ امر کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ راوی نے حدیث جھوٹی بنائی یا دوسرے لفظوں میں حدیث موضوع کی پہچان کیا ہے؟ تو اس کے لئے مقدمہ ابن صلاح کی عبارت ذیل ملاحظہ ہو:۔

> انما یعرف کون الحدیث موضوعا باقرار واضعه او ما یتنزل منزلة اقراره (الخ) یشهد بوضعها رکاکة الفاظها ومعانیها۔

کسی حدیث کا موضوع ہونا اس کے واضع کے اقرار سے پہچانا جاتا ہے۔ یا ایسے لفظ سے جو اقرار کے قائم مقام ہو۔ نیز حدیث کے موضوع ہونے پر اس کے الفاظ و معانی کی رکاکت بھی شاہد ہوتی ہے"۔

سیوطی نے "تدریب الراوی شرح تقریب النواوی" میں کہا ہے:۔

> ان یکون مخالفا للعقل بحیث لا یقبل التاویل ویلحق به ما یدفعه الحس والمشاهدة (کذا فی فتح المغیث)

حدیث موضوع کی پہچان ایسے بھی ہوتی ہے کہ۔ وہ عقل کے مخالف ہو۔ اس طور پر کہ اس کی کوئی تاویل ہو ہی نہ سکے۔ نیز حس و مشاہدہ کے بھی خلاف ہو"

پس جب ان قرائن میں سے کوئی سا بھی قرینہ حدیث مذکور میں نہیں ہے اور نہ ہی مسعدہ راوی پر طعن بالکذب ہی ہے تو حدیث موضوع کیونکر ہو گئی؟ سبحانک هذا بهتان عظیم۔ اب بتائیے محدثین کے اصول پر کس نے پانی پھیرا؟

قولہ۔ اگر ہم باوجودیکہ راوی پر طعن بالکذب ہو اور اسکے مطابق فتوے دیں (تا) جھوٹوں کا ایک جھوٹا ہے۔

اقول۔ تو مہربانی فرما کر مجھے بتائیے کہ جامع صحیح بخاری کے حسب ذیل ثقاۃ رواۃ پر جو میزان الاعتدال میں مرقوم ہے (۱) احمد بن صالح مصری کذاب (۲) اسید بن زید الجمال الکوفی کذبہ ابن معین (۳) احمد بن عیسی مصری کذاب (۴) حسن بن مدرک بصری کذبہ ابو داؤد (۵) عبد اللہ بن صالح الجہنی یکذب فی الحدیث (۶) عکرمہ تابعی کذاب (۷) معلی بن منصور رازی کان یکذب۔ آپ اسکو طعن بالکذب کہینگے یا اتہام بالکذب؟ اور صحیح بخاری کی جن حدیثوں کی سند میں یہ راوی آئے ہیں وہ حدیثیں آپکے نزدیک موضوع ہیں یا متروک ہر دو ہیں یا مقبول؟ اور امام بخاری جو امام الجرح والتعدیل اور امام الناقدین فی الحدیث ہیں انہوں نے ان راویوں کی حدیثوں کو اپنی جامع صحیح میں نقل کر کے حدیث احد الکاذبین کی مخالفت کر کے اسی حدیث کے مصداق ہوئے یا نہیں؟ اور جو لوگ صحیح بخاری کی ان حدیثوں پر عمل کرینگے وہ گنہگار ہونگے یا نہیں؟ (ص)

(ص) اگر جواب اثبات میں ہے تو چلئے دنیا سے احادیث نبویہ کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ جب اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا یہ حال ہے تو دیگر کتب حدیث کس شمار و قطار میں ہونگی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اگر جواب نفی میں ہے تو یقیناً حدیث طبرانی پر بھی الزام مدفوع ہے کما حررناہ من قبل۔ (باقی باقی)

اطلاع: استفتا اتنے نہیں تھے جو کامل صفحہ کو گھیر سکیں اسلئے صفحہ ہذا پر مضمون درج کیا گیا (اڈیٹر)

ملکی مطلع

خلافت سوراج اور پنجاب

یہ تین لفظ گاندھی جی کی زبان پر جاری ہوئے تھے جب بھی

آپ مطالبات ہند کا ذکر کرتے تو یوں کہتے کہ ہم کبھی خاموش نہ بیٹھینگے تاوقتیکہ خلافت اور مظالم پنجاب کی اصلاح نہو اور سوراج نہ ملے۔ وہ تو جس نیت سے کہتے تھے بجائے خود معقول بھی گو ہمیں اسوقت بھی اُن کے اس کہنے میں اختلاف تھا مگر آج یہی تین لفظ کسی اور شکل میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں اور خطرہ ہے کہ آئندہ چلکر انکا ظہور کسی اور صورت میں ہو کبھی تو یہ آواز اُٹھتی ہے کہ مسئلہ خلافت حل ہو جانے کے بعد خطرہ ہے کہ مسلمان ہندو سے الگ ہو جائیں۔ اسکے مقابلہ میں ایک آواز یہ بھی اُٹھتی ہے کہ سوراج ملنے کے بعد خطرہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کا ساتھ مسئلہ خلافت کے متعلق چھوڑ دینگے۔ اس قسم کی باتیں سنکر ہمیں ہنسی آتی ہے اور ہندوستانیوں کے حال پر رونا بھی۔ اسکی مثال ہم جو سمجھتے ہیں وہ پیش کرتے ہیں۔

ایک اندھے اور لولے (اپاہج) نے کسی درخت سے پھل اُتارنا چاہا۔ اندھے نے لولے کو کندھوں پر اُٹھایا۔ ابھی کام شروع نہیں ہوا تھا کہ اندھے کے دل میں خیال آیا۔ ایسا نہو کہ یہ شخص اوپر اوپر ہی چٹخارے لے اور مجھے حصہ نہ دے۔ لولے کو خیال گذرا کہ اسوقت تو میں اسکے کندھوں پر سوار ہوں مگر کام یا تقسیم کے وقت یہ سب کو لے بھاگیگا اسلئے اس پر اعتماد نہیں۔ اسی وہم میں دونوں اندر ہی اندر جل بھن رہے ہیں جو درحقیقت انکی شومئی قسمت کی علامت ہے۔ یہی کیفیت ہے ہندو مسلمانوں کی کہ ابھی ایک منزل بھی چلے تو یہ بدگمانی شروع ہو گئی ہے اس لئے ہماری رائے ہے کہ ہندوستانی اپنے مطالبات کو بجائے تین کے ایک ہی میں منحصر کر دیں یعنی سوراج (خود مختار حکومت) اس میں نہ ہندوؤں کو اختلاف ہے نہ مسلمانوں کو۔ ہندو تو اُس کے اصلی محرک ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں کہ بذریعہ نیشنل کانگرس آج سے ۳۶ سال پہلے ہم نے اسکی تحریک شروع کی تھی اور آجتک اسپر قربانیاں دے رہے ہیں۔ گو اُن کو یہ بھی اعتراف ہوگا کہ مسلمان بھی شریک ہوتے ہی قربانیوں میں پیچھے نہیں رہے۔ مگر یہ بدگمانی ہے کہ خلافت کی بحالی کے لئے اُنہوں نے ایسا کیا ہے اسلئے ہماری رائے ہے کہ ہندوستانی مطالبات میں اصلاح خلافت کا مطالبہ چھوڑ ہی دیا جائے۔ اس میں یہ فائدہ ہوگا کہ مطالبہ ایک ہی ہونے سے زیادہ قوت پکڑ جائیگا۔ نیز سوراج ملنے سے مسئلہ خلافت خود ہی ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آ جائیگا۔ آجتک انگریزی حکومت نے مسئلہ خلافت کے متعلق ہماری آواز کو کہانتک سنا اسکا جواب حکومت کا طرز عمل دے رہا ہے کہ مسلمانوں سے ایک قسم کا سیاسی مخول ہو رہا ہے۔ انڈیا گورنمنٹ سے زور دار مراسلہ جاتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے حسب منشا ترکی معاہدے کی ترمیم ہونی ضروری ہے۔ ولایت میں وہ مراسلہ وزیر ہند اُسکی تائید کر کے شائع کرتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کو یقین ہوتا ہے کہ بس اب کامیابی ہوئی مگر ولایت والے وہی کرتے ہیں جو انکی نگاہ میں حکومت کو مفید ہے نہ کہ مسلمانوں کی نگاہ میں خلافت کو۔ ادھر جلد باز مسلمان گورنمنٹ انڈیا کی شکر گذاری کے لئے وفد بھیجنے کو تیار ہو جاتے ہیں جسپر ہم نے اُسی زمانہ میں اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ یہ واقعہ ہندو مسلم میں تفریق کا سبب ہو جائے۔ اُسی کا نتیجہ ہے کہ آج آوازیں اُٹھنے لگی ہیں اسلئے ہماری رائے ہے کہ مطالبات کو کم کر کے صرف ایک مطالبہ (سوراج) پر حصر کیا جائے تاکہ برادران وطن کو اندیشہ بیوفائی نہ رہے اور مطلب یابی بھی جلدی ہو جائے۔

حیات طیبہ یعنی مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی قدس سرہ کی مبارک زندگی کے مفصل و مکمل حالات مع جنگی کارناموں کے۔ حجم ضخیم قیمت عہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

حجاز عرب اور ترک

اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ

مکی اخبار القبلہ (۱۱ رمضان مطابق ۸ مئی) اس ہفتے آیا ہے۔ اوس میں ایک لیڈر مضمون ہے جسکا عنوان ہے "النقمۃ العربیۃ" اُس کے دیکھنے سے ہم ہندوستانیوں کا ایک وہی خیال صحیح ثابت ہوا۔ ہم سمجھتے تھے کہ حجاز کے سردار شریف مکہ نے انگریزوں سے جس وعدے (آزادی) پر اسلامی سلطنت ترکی سے بغاوت کرکے اسلامی ممالک کو نقصان پہنچایا وہی مطالبہ اگر ترکوں سے کرتا تو ترک خود ہی اسکو وہ سب کچھ دیدیتے اس لئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ترکوں کو صوبہ حجاز (مکہ مدینہ) کی حکومت سے مالی فائدہ نہ تھا بلکہ خرچ تھا ہاں اخلاقی عزت تھی سو اوسکی بحالی ہو سکتی تھی۔ جسکے عوض میں حجاز کی حدود بھی محفوظ رہتیں اور ترکی حکومت کو نقصان بھی نہ پہنچتا۔ اخبار مذکور کا پرچہ مذکور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ وہی خیال نہ صرف خیال ہی تھا بلکہ اسکا وقوع بھی ہو چکا ہے لکھا ہے۔

عرض الاتراک الصلح المنفرد علی جلالۃ بامضاء الاستقلال التام لعموم البلاد العربیۃ وتحقیق کافۃ مطالبہا بضمانۃ المانیا۔

یعنی ترکوں نے شریف صاحب سے سارے ملک عرب کو مستقل حکومت بنا دینے پر مصالحت پیش کی اور جرمنی نے اُسکی ضمانت دی تھی۔

مگر خدا جانے انگریزوں نے کیا سبز باغ دکھائے تھے جنکی بابت اسی معزز "القبلہ" نے ایک دفعہ لکھا تھا

"نعتمد بعد الباری تعالٰی علی البریطانیہ"

ہم خدا کے بعد حکومت برطانیہ پر بھروسہ رکھتے ہیں آج وہی القبلہ ہے کہ مع اپنے آقا جلالۃ مآب (سابق شریف صاحب) کے پریشان اور شاکی ہیں کہ انگریزی حکومت نے ہمارے ساتھ وعدہ وفا نہیں کی۔ ہمارے ساتھ وعدہ تھا کہ ملک شام بعد فتح تم کو دینگے۔ اسی وعدہ پر ہم نے جان و مال

دیا مگر وعدہ وفا نہوا۔ آج ہم اپنی حدود کو بالکل غیر محفوظ پاتے ہیں چنانچہ شریف صاحب (والی شاہ حجاز) نے انگریزی افسروں کو جدہ کے ساحل پر عند الملاقات کہا تھا کہ اگر آپ لوگ یہاں فوج اُتار دیں تو ہم کس طرح مدافعت کر سکتے ہیں۔ آج وہی بات سوجھی جسکا ہندوستانی مسلمانوں کو پہلے سے ڈر تھا۔ ہم ہندوستانی مسلمان بلکہ دنیا بھر کے مسلمان عرب اور ملحقات عرب کو تمام دنیا کے ممالک سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں یہانتک کہ یہ جو مشہور ہے :۔

حب الوطن من الایمان

ہم کو اپنے وطن سے بھی عرب کی محبت زیادہ ہے اسلئے کسی قسم کی ایسی بات جو عرب کے حق میں تخفیف یا ذلت کا باعث ہو مسلمانوں کو اس سے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ابتدا اوقات سے کہتے رہے ہیں کہ ہمیں عرب کی آزادی پر رنج نہیں۔ رنج اسپر ہے کہ عرب ترکوں کے قبضے سے نکلکر آزاد رہ نہیں سکتا۔ کسی نہ کسی دشمن اسلام کے قبضے میں جائیگا چنانچہ وہی اندیشہ آج عرب کے ذمہ دار اصحاب کو ہو رہا ہے۔ خدا ان ذمہ داروں کو سمجھ دے کہ اب بھی اپنے گذشتہ اعمال کی تلافی کریں۔

ہماری تمنا ہے کہ ہم سارے اُس ملک کو آزاد دیکھیں جہاں جہاں عربی زبان بولی جاتی ہے چاہے مراکو ہو یا الجیریا۔ ٹیونس ہو یا مصر۔ سوڈان ہو یا عراق۔ ہماری اس آرزو کے برلانے میں خدا مدد کرے۔

انگورا میں صنعتی و تجارتی ترقی

جنگ احرار اناطولیہ کی تمام کارروائیوں کے لئے ایک زبردست روک ہے مگر باوجود اسکے وہ نہایت تیزی کے ساتھ ملک کی صنعتی و تجارتی ترقی میں مصروف ہیں، بندرگاہوں کی تعمیر اور وسائل آمد و رفت کی ترقی کے لئے زیادہ تر امریکن اور فرنچ اور ایک حد تک اطالین سرمایہ لگا ہوا ہے۔ ترکوں نے دو بڑی ریلوے لائنیں تعمیر کرنے کی ایک سکیم نہایت مفید شرائط پر ایک امریکن کمپنی کے سامنے پیش کی تھی مگر اُس نے منظور نہیں کیا اور خود اپنی شرائط پیش کی ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف بندرگاہوں سے اندرون ملک کے اہم مقامات تک موٹر لاریاں بڑی کثیر تعداد میں جاری ہو گئی ہیں۔ موٹر لاری کے استعمال میں ترکوں نے اٹلی سے زیادہ ترقی کی ہے۔ لاریاں بکثرت باہر سے آرہی ہیں اور ان پر محصول معاف کر دیا گیا ہے۔ پیرس کی گرین لینڈ کمپنی نے بندرگاہ مرسینا کی تعمیر کا ٹھیکہ ۳۰ ملین فرنک (تقریباً ۲½ کروڑ روپیہ) میں لیا ہے۔ علاوہ گودیاں اور گودام وغیرہ بنانے کے اس بندرگاہ سے قریب کے تجارتی مقامات تک ریلوے تعمیر کرنے اور مرسینا کا عظیم الشان ریلوے اسٹیشن بنانے کا کام بھی اسی کمپنی کے ذمہ ہے۔ اس بندرگاہ کی حالت باوجودیکہ خراب ہے مگر بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

علاوہ غیر ملکی کمپنیوں کے ۱۰ خالص ترکی کمپنیاں دو دو لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے کام کر رہی ہیں۔ ایک اور خالص ترکی کمپنی زراعتی ترقی کے لئے ایک لاکھ ۵۰ ہزار ترکی پونڈ کے سرمایہ سے قائم ہوئی ہے جسکا مقصد نہایت خفیف شرائط پر روپیہ دینا اور باہر سے جدید فن زراعت کے متعلق آلات منگا کر اُن کو رائج کرنا ہے۔ اسکے علاوہ اور چند کمپنیاں بھی کام کر رہی ہیں۔ جنکی بدولت ترکی میں جدید فن زراعت بہت ترقی کر رہا ہے۔ ترکی کے محکمہ زراعت نے کئی کالج قائم کئے ہیں اور باہر سے کافی تعداد میں ماہرین زراعت کو معہ ضروری مشینوں کے بلایا ہے۔ فرانس کی فائینٹ اور فرسٹش نامی دو کمپنیوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے اور وہ آلات اور معلمین مہیا کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چند معلمین اور کچھ آلات ازمیت اور اسٹنبولی کے راستہ روانہ بھی ہو گئے ہیں۔

(مانچسٹر گارجین ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء)

برطانیہ کے دفتر خارجہ کی پالیسی

انگلستان کا مشہور اخبار "نیشن" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے :۔

"اٹلی نے بھی فرانس کی مثال کو پیش نظر رکھ کر ترکی سے علیحدہ صلح کر لی اور معاہدۂ لندن کو پس پشت ڈال دیا۔ اگرچہ حالات سے واقفات کی چہرہ کشائی قرار واقعی نہیں ہوئی ہے لیکن مدبرین اٹلی کا بیان ہے کہ ترکوں سے جو علیحدہ معاہدہ ہوا ہے وہ محض اقتصادی ہے۔ اُس میں سیاسی و جنگی شرائط شامل نہیں لیکن یہ تو سچ ہے کہ اس معاہدہ کی رو سے اٹلی کو صرف اقتصادی مراعات ترکی سلطنت میں حاصل ہوئے ہیں۔ اریگلی کے گرد و نواح میں اٹلی کو کوئلہ مل سکیگا۔ اور وان اور بطلس کی ولایتوں سے تیل حاصل ہو سکیگا۔ لیکن مراعات کے معاوضہ میں جو چیز اٹلی نے ترکوں کو دی ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مدبرین اٹلی نے ترکوں سے وعدہ کیا ہے کہ یونان سے صلح کے وقت ہم تمہاری مدد کرینگے۔ اور یہ وعدہ خطرناک ہے کیونکہ جب اٹلی اور فرانس دونوں علیحدہ علیحدہ ترکوں سے مدد کرنیکا وعدہ کر چکے تو ایسی حالت میں برطانیہ کی وزارت خارجہ کی غلطی ہے کہ اندھوں کی طرح فرانس اور اٹلی سے علیحدہ ہو کر یونان کی حمایت کی پالیسی پر عامل ہے۔ فی الحقیقت اٹلی کا زاویہ نظر تو ترکوں کے متعلق ایک عرصہ دراز سے معلوم تھا۔ جب سیورے میں ترکوں کے معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے تو اسی دن اطالوی نمائندہ کونٹ سفرزا نے معاہدہ سیورے کے خلاف علی الاعلان اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا (مسلم)

متفرقات

انجمنہاء اہلحدیث

مدت سے تحریک کی جا رہی ہے کہ ہر مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہو جو توحید و سُنت کی اشاعت کرے تاہم برادران اہلحدیث خاموش ہیں فَهَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا اَنْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَة

انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ

اس انجمن نے ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغ کیواسطے مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی کو بحیثیت مبلغ مقرر کیا ہے مولوی صاحب نے اپنا کام "مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ" کی طرف سے ۱۹ - شوال ۱۳۴۰ھ کو شروع کر دیا ہے مسلمانان ضلع گوجرانوالہ خصوصاً اہلحدیث احباب سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب کی ہر طرح کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔ اور جس جگہ ضرورت ہو انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کی معرفت مولوی صاحب کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مولوی صاحب واعظ خوش بیان پنجابی کے شاعر اور مناظر بھی ہیں فقط۔

نوٹ اگر انجمن نے مولوی صاحب کو خاص ضلع گوجرانوالہ کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حسب گنجائش مصلحت آنے پر اضلاع سیالکوٹ۔ شیخوپورہ اور گجرات میں بھی تشریف لیجانے کو تیار ہیں۔ (خاکسار غلام اللہ نائب ناظم انجمن اہلحدیث گلشن گھر گوجرانوالہ)

جلسہ اہلحدیث مارٹی

ضلع فیروزپور پنجاب میں ایک موضع مارٹی مصطفےٰ ہے جہاں شروع جون میں اہلحدیث جماعت کا جلسہ ہوا جس میں مولانا مولوی محمد علی صاحب لکھوی۔ مولوی محمد سلیمان صاحب تھتھوالے۔ مولوی محمد سلیمان کیمبولی۔ مولوی اسمٰعیل صاحب الہ آباد (بہاولپوری) مولوی عبد اللہ صاحب و مولوی عنایت اللہ صاحب وغیرہ شریک ہوئے مضامین مسائل اہلحدیث پر خاصکر تقلید میلاد مروجہ وغیرہ پر تقریریں ہوئیں۔ جلسہ کا اثر بہت اچھا ہوا الحمد للہ (خاکسار محمد ابراہیم متولی مسجد ساکن موضع مذکور)

انسانی بچہ کا سرقہ

قصبہ راجہ کھیڑا ریاست بہاولپور میں ہمارے دوست اکبر علی عطار کے ہاں لڑکا ہوا۔ دس بارہ روز ہوئے تھے کہ رات کے وقت لڑکے کی ماں لڑکے کو لیکر سو رہی تھی کہ محلے کی ایک عورت اسکو موقع پاکر اٹھا لیگئی۔ اس روز سارقہ نے اپنے زچہ ہونیکا چرچہ کیا۔ چنانچہ دائی وغیرہ بھی آئی۔ کچھ جعلی خون سے کپڑے آلودہ کر لئے تاہم بذریعہ بھنگن' پولیس کو پتہ چل گیا لڑکا اسکی حقیقی والدہ کو مل گیا۔ مجرمہ گرفتار ہے۔ مقدمہ بہاولپور صدر میں آگیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ عورت سارقہ کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ (عبد المجید از بہاولپور)

جلسہ نوربافاں بہار

زربافوں یعنی صوبہ بہار کے جولاہوں کی ایک کانفرنس ۳ - ۴ - جون کو بمقام بہار ہوئی جس میں کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی اور عہدہ دار منتخب ہوئے۔ اور اغراض و مقاصد کی تعیین اور تحدید کیگئی۔ ایک وفد صوبہ بہار میں پھر کر قومی ضروریات کا اندازہ کریگا (علی حسن نائب ناظم۔ نوربافاں کانفرنس از مقام بہار)

رقم تقسیم کیگئی

عبد المجید خان صاحب بیڑی مرچنٹ ناگپور کی آمدہ رقم ۱۴۵ للعہ بتفصیل ذیل تقسیم کیئے گئے۔ اہلحدیث بیت المال صہ غریب فنڈ صہ اہلحدیث کانفرنس صہ مسجد اہلحدیث لاہور صہ مدرسہ حضرت میاں صاحب دہلی صہ مدرسہ مولوی ابو القاسم بنارس صہ مدرسہ [illegible] دہلی صہ مدرسہ ندوۃ العلماء لکھنؤ صہ ایک قرآن مجید بنام سائل مندرجہ اہلحدیث ۶ رمضان صہ

اصحاب بنارس توجہ کریں

گیاپور پرانی بازار میں اہلحدیث کو مخالفوں نے سخت مارا۔ اور مارکر مقدمہ بھی بنا دیا ہے۔ بنارس سے بالکل قریب ہے اسلئے اصحاب بنارس توجہ کرکے ان غرباء اہلحدیث کی تکلیف میں تخفیف کرائیں۔ سیف بنارس مولوی ابو القاسم صاحب سے امید ہے کہ اس کے متعلق تحریک پھیلائینگے۔

اہلحدیث مارے گئے

تھانہ اکاڑہ ضلع منٹگمری پنجاب کے قریب ایک موضع ہے وہاں چند لوگ اہلحدیث تھے۔ مخالف مسلمانوں نے حملہ کرکے انکو قتل کر دیا۔ اب ان بیچاروں کی اولاد اور بیوگان لاوارث پھر رہے ہیں۔ ملزموں کا چالان ہو گیا ہے۔ خاتمہ مقدمہ کی خبر نہیں آئی یہ ہے سلوک ہمارے بھائیوں کا جو اخوان یوسف سے کم نہیں ہیں۔

دعاء صحت

جنڈیالہ امرتسر کے امام اہلحدیث ہیں مولوی عبد الکریم ایک مسن بزرگ ہیں چند دنوں سے مرض فالج میں مبتلا ہیں۔ ناظرین اون کیلئے دعا کریں خدا اون کو صحت بخشے۔

یاد رفتگان

امرتسر کے جید حافظ خوش خوان حافظ قطب الدین بمرض سل ۱۵ - جون کو فوت ہو گئے۔ مرحوم نہ صرف جید حافظ تھے بلکہ علوم عربیہ بھی پڑھے ہوئے تھے۔ انا للہ۔

ایضاً میرا بھائی نوجوان متبع سنت فوت ہو گیا انا للہ (عبد الشکور از مقام روہڑیوا ضلع گونڈہ)

ایضاً مولوی محمد افضل خان سیال کا اکلوتا بیٹا عمر ۱۳ سال فوت ہو گیا انا للہ (فیض محمد صاحب کاوانہ از ہوا تھانہ ضلع جھنگ)

خرچ کانفرنس اہلحدیث دہلی

(بابت ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ)

خرچ واعظان کانفرنس اہلحدیث دہلی سال للعہ مولوی عبد الغنی صاحب سفیر کانفرنس عہ (تنخواہ للعہ سفر خرچ عہ) مولوی احمد علی صاحب واعظ عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی شمس الدین واعظ کشمیری عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی عبد الغنی صاحب واعظ للعہ (تنخواہ عہ تنخواہ یوم ربیع الثانی عہ سفر خرچ عہ) مولوی عبد العزیز صاحب واعظ عہ تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی محمد امین صاحب واعظ عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی عبد الواسع صاحب واعظ عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی عبد الرحمن صاحب واعظ عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ) مولوی محمد عمر صاحب واعظ عہ (تنخواہ عہ سفر خرچ عہ)

(باقی آئندہ)

بیت المال اہلحدیث کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔

انتخاب الاخبار

تلاش دوست

میرے مکرم شیخ عبدالرحیم سوداگر امرتسر کسی کام کی وجہ سے عرصہ سے امرتسر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ملک برما میں اون کے جانے کی اطلاع ملی تھی۔ پھر معلوم نہ ہو سکا۔ حلیہ آپکا یہ ہے۔ عمر قریباً ۷۰ سال۔ رنگ گندم گوں۔ قد متوسط۔ ریش مختی دراز بالکل مولویانہ صورت۔ احباب میں کسی کو اگر معلوم ہو تو براہ مہربانی راقم کو مطلع کر کے مشکور فرماویں (محمد بشیر معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر)

امرتسر

وغیرہ بلاد پنجاب میں آجکل گرمی شدت کی پڑتی ہے سلسلہ بارش آج (۱۹۔ جون) تک شروع نہیں ہوا۔

پنجابی رضاکار

اپنی مدت قید ختم کر کے آرہے ہیں۔ جیل کی تکلیفات بیان کرتے ہیں۔ مولوی داؤد غزنوی حسب قاعدہ اے کلاس میں تھے جس میں طعام و قیام کا انتظام اچھا ہوتا ہے۔ انہوں نے ازخود دوسرے رضاکاروں کی خاطر بی کلاس ادنیٰ درجہ اختیار کر رکھا ہے جس میں معمولی قیدیوں سا سلوک ہوتا ہے۔

(نجاہم اللہ)

مولوی عبداللہ مستری امرتسر اور مولوی اسمٰعیل غزنوی

کی بابت اطلاع آئی ہے کہ ڈیرہ غازی خاں میں خیریت سے ہیں۔ خوراک کا انتظام اچھا ہے۔ (نجاہم اللہ)

مفت

کتاب تقویۃ الایمان اور رسالہ تحقیق الکلام متعلق فاتحہ خلف الامام ۲/ کے ٹکٹ محصول بھیجکر مفت منگا سکتے۔ (دپٹی نائب ناظم دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی)

سامسن پر گولہ باری

یونانیوں نے سامسن پر جو بحیرہ اسود کا ایک شہر ہے گولہ باری کی۔

بلغاریہ میں انقلاب کی تیاریاں

بلغاریہ میں سیاسی حالت نہائت ہی خطرناک ہو رہی ہے۔ وزارت نے شاہ بورس والئی بلغاریہ کو یہ دھمکی دی ہے کہ اگر وہ مخالف جماعت کے لیڈروں کو طلب کر کے ان سے مصالحت کرنا چاہینگے تو بھی وزارت مستعفی نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بلغاریہ میں جمہوری حکومت کے قیام کا اعلان کر کے ایک با اعتبار اور مطلق العنان حکمران مقرر کردیگی۔ اسی طرح اشتراکی جماعت بھی وزارت کی شریک حال ہو جائیگی۔

روس میں ہیضہ کی زیادتی!

ماسکو کا ایک اخبار پراوادا ناقل ہے کہ روس میں ہیضہ پھیل رہا ہے اور سال گذشتہ کی نسبت سہ گونہ سرعت کیساتھ ترقی کر رہا ہے۔

حالات عراق عرب پر فرانسیسی نکتہ زنی

اخبار ڈی ڈلے میں ایک طویل مضمون درج ہے جس نے واقعات عراق عرب پر برطانیہ کے خلاف تبصرہ کیا ہے۔ وہ مظہر ہے کہ برطانیہ عراق عرب کے اوپر سے اپنی حکمرانی علیحدہ کرنے والا ہے اور حکومت عراق کے ساتھ مساوی حیثیت سے ایک جداگانہ معاہدہ پر دستخط کریگا۔ جس کے تحت میں برطانیہ کو وہ سارے فائدے حاصل ہو جائینگے جن سے وہ اس علیحدگی کے سبب سے محروم ہوگا۔

روس میں ۱۷ لاکھ ۶۶ ہزار آدمیوں کو پھانسی دیگئی

جنیوا میں پیچرن نے بیان کیا تھا کہ روس میں مذہبی آزادی ہے۔ اس پر یسوعی چرچ نے ایک اعلان کیا ہے کہ بالشویک نے ۲۸ مسیحی عالموں اور ۱۲۱۵ پادریوں کو پھانسی دیدیا ہے۔ اور نیشنل ٹیڈنڈی کورئن ہیگین کا بیان ہے کہ نومبر سنہ ۱۷ء سے ۱۷ لاکھ ۶۶ ہزار آدمیوں کو سوویٹ گورنمنٹ نے پھانسی دی جن میں ۶۷۵۵ اسکول ماسٹر ۸ ہزار ۸ سو ڈاکٹر ۵۴ ہزار ۶ سو پچاس حکام و افسران۔ ۲ لاکھ ۶۰ ہزار پرائیوٹ ۱۰ ہزار ۵ سو افسر پولیس۔ ۴۸ ہزار ۵ سو پولیس سپاہی، ۱۲۹۰۵ مالکان زمین ۳ لاکھ ۵۵ ہزار فضلاء۔ ایک لاکھ ۹۲ ہزار ۸ سو پچاس مزدور اور ۸ لاکھ ۲۵ ہزار ایکسو کسان تھے۔

آئندہ کانگرس کی صدارت

بہار کانگرس کمیٹی نے آئندہ کانگرس کی صدارت کیلئے مسٹر آربندو گھوش مسٹر سی آر داس مسٹر ان سی کیلکا اور ڈاکٹر مونجی کے نام تجویز کئے ہیں۔

سرکاری خبریں

۱۷ مئی کے اکالی میں ایک خط لکھا ہوا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ناترگوردوارہ ضلع سیالکوٹ کا نشان صاحب اتارا گیا۔ اور اسکی توہین کیگئی۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔

عبدالحفیظ خاں ولد محمد حسین خاں راجپوت ساکن کھرپڑی ضلع رہتک کو بتاریخ ۷ فروری سنہ ۲۲ء چھ ماہ قید با مشقت اس جرم کے عوض میں کہ وہ رضاکاروں کو بھرتی کرنے میں مدد دیتا تھا۔ ہوئی۔ اب اس نے معافی مانگی ہے گورنمنٹ نے اسے رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر وہ یہ وعدہ کرے کہ وہ آئندہ کبھی سیاسی معاملات میں حصہ نہیں لیگا۔

۲۸ مئی کے ایک اخبار میں یہ خبریں درج تھیں کہ ضلع ہوشیارپور کی پولیس دیہاتیوں کو عام طور پر تنگ کرتی ہے۔ اور یہ کہ سردار امر سنگھ اور گربخش سنگھ کے مکانات کی تلاشی اون کی گرفتاری کے تین دن بعد لیگئی۔ اور یہ کہ پولیس نے سردار کرم سنگھ کے مکان میں زبردستی داخل ہو کر اس کی چیزوں کو باہر پھینکا تفتیش کے بعد یہ ظاہر ہوا ہے کہ یہ خبریں بالکل غلط ہیں۔

کیا آپنے آجتک مومیائی استعمال نہیں کی؟

اگر نہیں کی تو کیوں نہ جبکہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ہے پاؤ ہے سیر ہے مع محصولڈاک شہادتیں چھپی ہوئی مع فہرست شہادات مفت منگالیں۔ ملنے کا پتہ

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب

علمائے سلف

اپنے مثال و بے نظیر کتاب ہیں علمائے سلف یعنی ائمہ دین و دیگر علماء کے افلاس، سفر، تصنیف، شوق طلب علم، قوت حافظہ، بذل اموال، حق پسندی بمقابلہ حکام، راستگوئی و راستبازی، معاصرانہ مقابلے، اتفاق و اختلاف میں سلوک و برتاؤ، کسب معاش، حرفت، ملازمت، قبول سلاطین کے تعلقات، ملک پروری اور محبت و مودت وغیرہ کی مثالیں دکھا کر ظاہر کیا گیا ہے کہ اپنے عروج کے زمانہ میں علماء اور مسلمان کیسے تھے یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان اسکو پڑھے اور فائدہ اٹھائے قیمت عہ محصول فیس رجسٹری و منی آرڈر کل عہ

پتہ خالد برادرس امرتسر

سودیشی بیڑیاں

سودیشی بیڑیوں کے اعلےٰ اور نفیس اقسام کی ساخت کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ ہماری اور ہمارے کارخانہ کی شہرت ہے۔ خوشبودار۔ کڑوی۔ گلابی وغیرہ تخمیناً چالیس اقسام کی بیڑیاں ہمیشہ تیار رہتی ہیں جو سگریٹوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اگر تفصیل معلوم کرنی ہو تو ہمارے کارخانہ سے فہرست مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ یا خط و کتابت کریں۔ علاوہ اس کے ہر طرح کے نمونہ اور فرمائش کے مطابق فی الفور بیڑیاں تیار ہو کر روانہ کیجائینگی

ملنے کا پتہ:۔

شیخ محمد و محمد ابراہیم۔ بیڑی فیکٹری
اسٹیشن و ڈاکخانہ جھاجھا۔ ضلع مونگیر

مفت مفت مفت

رسالہ برص اور اس کا علاج

اس میں برص (سفید داغ) کی ماہیت اور اسکے اسباب۔ اس کے متعلق اطباء کے اقوال۔ بعد ازاں کامیاب طریقہ علاج کا تفصیلی بیان ہے۔ برص کے مایوس العلاج مریضوں کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ بالکل مفت بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام **منیجر کارخانہ دواء البرص غازیپور** (یو۔پی۔) ہوں

سرمہ نور العین

مصدقہ جناب مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب اور پسندیدہ خاص و عام ومفید انام قیمت فی تولہ عار علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:۔

حکیم محمد داؤد۔ ریاست مالیرکوٹلہ

جواہرات کوڑیوں کے مول

مقدمۃ الاحرار یعنی لیڈران محترم کے مقدمہ کراچی کی مکمل روئداد جسمیں علماء اسلام کا تختہ دار **معرکہ خلافت و سیاست** پر عمل کی کاروائی اور ڈاکٹر کچلو، مولانا حسین احمد، شاہ احمد پیر غلام مجدد صاحبان کے تقریری و تحریری بیانات درج ہیں۔ اصل قیمت عا رعایتی عہ

بیان حریت۔ رئیس الاحرار مولنا محمد علی کا بیان حریت کا عملی نمونہ ۲ر رعایتی ۲ر

الحریت فی الاسلام حریت اسلام پر مولانا ابوالکلام آزاد کی معرکۃ الآرا تصنیف مجلد ۳ر رعایتی ۲ر

دعوت عمل مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور انکا علاج حق و صداقت کا اعلان مسلمانوں کی آئندہ ترقی کیلئے اہم تجاویز۔ مولانا ممدوح کے قلم سے فی جلد ۵ر

خطبہ عید اضحے مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف ۲ر

مستخلص الحقائق

فی شرح کنز الدقائق۔ عربی کے محشی تقطیع کلاں ۵۱۲ صفحہ قیمت صر عا

سیپارہ اول مترجم۔ مترجمہ مولوی شیخ عبدالہادی صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ علمی اور تاریخی ترتیب سے آیات کی تشریح ۸ر

فتح اسلام۔ جلسہ اسلامیہ قادیان کی روئداد۔ مولنا ابوالوفاء کے داخلہ قادیان کے وقت قادیانی اصحاب کا دروازے بند کر کے چھپ جانیکا عجیب نظارہ ۳ر

فتح ربانی۔ حیات و ممات مسیح پر مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول راجیکی کا زبردست مباحثہ ۶ر

ذخیرہ معلومات۔ صنعتی۔ طبی کشتہ جات و رکھانے پکانے کی ترکیب کا وہ نادر مجموعہ جسکا ہر مرد و عورت کے پاس ہونا ضروری ہے ۹ر

سلیکشن ککری بک انگریزی طرز پر ہر قسم کے کھانے پکانے کی ترکیب۔ خانساموں کیلئے ضروری۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ **منشی مولا بخش کشتہ۔ تاجر کتب و منیجر اتحاد۔ امرتسر** (پنجاب)

خضابوں کا بادشاہ

خضاب فیروزی

ایک لاجواب حیرت انگیز ایجاد ہے ہندوستان چھوڑ دنیا بھر کا کوئی خضاب اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ خضاب سفید بالوں کو فوراً قدرتی بالوں کی طرح سیاہ کر دیتا ہے اور ملائم کر دیتا ہے جلد پر داغ دھبہ ہرگز نہیں آنے دیتا۔ کاسٹک تیزاب و گندھک سے بالکل پاک ہے سوائے کھوپڑی کے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں تھوڑی ہی عرصہ میں بڑے بڑے ڈاکٹروں رئیسوں اور نوابوں کے سرٹیفکیٹ آچکے ہیں۔ آپ ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں آئندہ کسی دوسرے خضاب کا نام تک نہ لینگے۔ خلاف تجربہ ثابت ہونے پر ہر شخص یکصد روپیہ جرمانہ لینے کا حقدار ہے قیمت شیشی کلاں عہ خورد عہ علاوہ محصول بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

ملنے کا پتہ

منیجر خضاب فیروزی۔ لائل پور (پنجاب)

[illegible] Jhelum

ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ایم۔ بی مرحوم و مغفور کی ادویات و تصنیفات

کمیشن ایجنٹوں کو خاص رعایت

(اول دینیات میں)

النبی والاسلام جسکا الہامی نام تاریخ اسلام بھی ہے سرور عالم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی مضمونوں کی مکمل صحیح تاریخ ہے اور تمام اسلامی عقائد و اعمال و تعلیمات کا فلسفیانہ رنگ میں بے نظیر بیان ہے۔ پانسو کے قریب اسلامی نشان علمی اور تاریخی تحقیقات کے علاوہ قرآن پاک اور احادیث و تفاسیر فقہ و تصوف کا بھی اکثر حصہ اسمیں دیا گیا ہے اور موقع بموقع قرآن و حدیث کے بشارات اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا تاریخی طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت عا/ النبی والاسلام انگریزی میں ہے حمائل التفسیر عہ ترجمۃ القرآن مع تفسیر انگریزی عہ ترجمہ تفسیر پارہ الم عہ پارہ عم ۳ر محتُ خیل ترجمہ بلاغت مضامین فیصلہ اختلافات حل مشکلات و توضیح معارف و حقائق و اعتراضات اور صدق و صفائی بیان کے لحاظ سے یہ تفسیریں بالکل بے نظیر ہیں تذکرۃ القرآن سنہ ۱۹۰۹ء ۱ر تذکرۃ القرآن سنہ ۱۹۱۰ء عا یہ ان مضامین قرآنی کا مجموعہ ہیں جو ماہوار رسالہ کی صورت میں نکلتے رہتے تھے جن سے قرآن مجید کی حقانیت و عظمت روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ تبلیغ الاسلام اردو و انگریزی۔ اسمیں توحید باری اور رسالت محمدیہ کو صاف اور قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی مذہب کو بھی اعتراض کی گنجائش نہیں ا ر

(دوم ادب میں)

مفتاح القرآن۔ اسکو معمولی اردو خوان ایک ماہ میں یاد کرکے قرآن مجید از خود بآسانی پڑھ سکتا ہے ۳ر علمی صرف و نحو فارسی ۳ر مفتاح الفارسی ۱ر فارسی صرف و نحو اور علم عروض کی کامل اور بے نظیر ہے مفید الطلبہ باتصویر عجائب گھر۔ اسمیں قریباً ایک ہزار چیزوں کی تصویریں اور ان کے عربی نام انگریزی اردو و فارسی زبانوں میں دی گئی ہیں۔ سب طرح پر ان زبانوں سے ایک ہزار الفاظ نہایت جلدی سے یاد ہو کر انکا سیکھنا آسان ہو جاتا ہے ۳ر

اساس العرب ۲ر

(سوم مرزائے قادیانی کے رد میں)

تذکرۃ الحکیم عہ اسمیں مرزائے قادیانی کے [illegible]

المسیح الدجال ۱۲ر
کانا دجال ۱۲ر
مرزائیو پر قطع حجت ۱۲ر

اور دلائل کی ایسی تردید کامل لاجواب کی گئی ہے کہ باوجود ہزاروں روپیوں کے انعامی اشتہارات کے کوئی مرزائی آجتک انکا جواب نہیں دیسکا فی الحقیقت ان سے دجالی فتنہ پاش پاش ہو گیا۔

(چہارم طب اور ڈاکٹری میں)

مفید عام۔ اسمیں تمام ادویات و امراض کے نام انگریزی فارسی اور عربی لغت میں ترتیب وار دیئے جاکر انکا بیان نہایت کامل و صحیح طور پر درج کیا گیا ہے جو تمام مستند کتابوں اور ماہرین فن کی تحقیقات و تشریحات کا خلاصہ ہے۔ قیمت عہ مفید النساء والصبیان۔ اسمیں ان تمام باتوں کا علاج ہے جو عام بے خبری اور دائیوں کی نادانی اور واہیات رسوم کی پابندی اکثر حاملہ عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں ۳ر جامع العلوم طبی۔ اسمیں تمام علوم طبی یعنی علم الادویہ علم تشریح علم الامراض علم اسرار الاعضا۔ علم طب جراحی۔ امراض چشم۔ علم حفظ کیمیائے علمی و طب متعلق عدالت کا بیان نہایت مکمل اور بے نظیر طور پر کیا گیا ہے ۱۲ر دستور حفظ جان۔ اسمیں تمام امراض وادویات کا بیان درج ہے ۳ر مہلک الرجال جوانی کی غلط کاری کے نتائج اور انکا کامل علاج سوزاک ۸ر علاج آتشک ۸ر علاج نامردی عہ علاج طحال عہ ہر مرض کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت مفصل فہرست مفت۔

ملنے کا پتہ:-

مبارک برادرس پٹیالہ

نوٹس

بوجہ ڈاک [illegible] ہو جانے کے ہم قبل کیطرح ہر ہفتہ نیا سرکلر نکالنے سے معذور ہیں آئندہ سے کسی نئے مال کی آمد یا کسی اشیاء کے نرخ میں تغیر و تبدل کی اطلاع بذریعہ اخبارات کے دیجایا کریگی۔ اس وقت ہمارے انسانی مصنوعی آنکھ جرمن ساخت نہایت عمدہ اور ہر میل و سائز کی کافی تعداد میں آئی ہیں۔ ایک عدد عہ ایک درجن کی قیمت اٹھارہ روپیہ۔ دیگر کیواسطے پندرہ روپیہ درجن۔ درجن یا اس سے زائد کے خریدار کو پانچ روپیہ سینکڑہ کمیشن اور خرچ پیکن و محصولڈاک معاف۔

راقم

ایس۔ ایم۔ یوسف۔ اینڈکو ٹ

بکس نمبر ۱۶۲ کلکتہ

تار کا پتہ:- **یادرکھ کلکتہ**

تحفۂ میر محمد

مع خطبہ رمضان قیمت ۸ر پسند نہ ہو تو ہفتہ تک واپس ہو سکتا ہے۔ یہ رسالہ مشہور واعظ مولوی میر محمد ساکن بھانبڑی ضلع گورداسپور کی تصنیف ہے۔ تیس روزوں کا ثبوت اور ان کے ترک پر وعید۔ دلائل عقلیہ اور قصص صحیحہ سے روزہ کی فضیلت اور مخالفین کی کتب اور خصوصاً فرقہ چکڑالویہ کا رد۔ روزے کے اسرار یعنی فلاسفی۔ اور پھر ہر ایک فائدہ کی تفسیر میں ایک ایک وعظ قابل دید درج ہے پتہ:- مولوی **میر محمد** موضع بھانبڑی ڈاکخانہ بھام ضلع گورداسپور۔

خلافتِ محمدیہ خلفائے اربعہ کی خلافت کا ثبوت اور شیعہ کی تردید

قیمت ۸ر پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابو الوفاء ثناء اللہ) نمبر ۴۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک و جملہ خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ ـــے
عام خریداران سے ؍ ؍ ـــہ
؍ ؍ ششماہی ؍ عـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرتِ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا
ابو الوفاء ثناء اللہ
صاحب مالک اخبار
اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر مطبوعہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ سنہ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

حدیث پر حملہ اور اسکی مدافعت ... صفحہ ۱
قادیانی مشن (خواجہ حسن نظامی قادیان میں) ؍ ۶
نازل ہونا مسیح کا آسمان سے مرزا قادیانی کی زبان سے ؍ ۷
پاراچنار علاقہ کرم میں مرزائیوں کی شکست ؍ ۸
فتاوے ... ؍ ۱۰
ملکی مطلع ... ؍ ۱۱
متفرقات ... ؍ ۱۳
انتخاب الاخبار ... ؍ ۱۴
اشتہارات ... ؍ ۱۵
... ؍ ۱۶

حدیث پر حملہ اور اسکی مدافعت

مسلمانوں کے کل فرقے قرآن مجید کے علاوہ حدیث شریف کو حجت ہی مانتے ہیں۔ سب سے بڑا اختلاف شیعہ سنی کا ہے اس سے کم اور بہت کم مقلدین اور اہلحدیث کا ہے مگر حدیث کی تسلیم میں یہ سب متفق ہیں باوجود سب کی تسلیم کے جماعت اہلحدیث خصوصیت سے ذمہ دار ہے۔ کیونکہ انکا دعوے ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اس لئے دشمن (منکر حدیث) کے حملے کو روکنے میں سب فرقے شریک ہونگے۔ لیکن اہلحدیث اپنی ذمہ داری کی وجہ سے ان سب سے پیش پیش ہونے چاہئیں۔ یہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ جماعت اہلحدیث اپنا فرض محسوس کرے۔

ہندوستان میں سب سے پہلے سرسید احمد خان نے حدیث کی حجیت شرعیہ ہونے سے انکار کیا مگر احکام حدیثیہ (ہیئت نماز وغیرہ) کو تواتر کی صورت میں تسلیم رکھا۔ ان سے بعد پنجاب میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی نے اسکو کھلم کھلا موضوع بحث کا مقرر کر دیا جس کے دفعیہ کے لئے علماء حدیث متوجہ ہوئے چنانچہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے لاہور میں چکڑالوی صاحب سے بالمشافہ اتباع رسول پر بحث کی اور اس خاکسار نے بھی زبانی گفتگو کے علاوہ متعدد تحریرات بھی شائع کیں۔

آجکل ایک کتاب شریعۃ الحق پٹنہ سے شائع ہوئی ہے۔ دوسری حقوات المسلمین حیدرآباد سے نکلی ہے۔ مصر میں بھی ایک جماعت اس خیال کی پیدا ہو گئی۔ امرتسر خاص میں ایک صاحب اس خیال کے ہیں جو حدیث نبوی کو حجت شرعیہ نہیں

برقی مطبع سوز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر طبع ہوا اور مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

ملتے اور اپنے گرد و نواح میں اسکی اشاعت کرتے ہیں بوجہ معاصرت اور بوجہ شہرت بعض اسباب کچھ ایسے پیدا ہوگئے کہ ان امرتسری صاحب کے ساتھ شریفانہ طریق سے تبادلہ خیالات یا مناظرانہ رنگ میں کچھ پرچہ نویسی ہونی قرار پائی۔

میرا اور میرے احباب کا تقاضا یہی تھا کہ ایک جگہ بیٹھکر بالمشافہ پرچہ نویسی ہو۔ مگر فریق ثانی نے ایسا کرنے میں اپنے آپکو معذور بتایا۔ چونکہ صحیح معنے میں حق شہرت ادا کرنا مقصود تھا۔ لہذا تسلیم کیا گیا کہ ہر کوئی اپنے اپنے مکان سے جب کبھی ہوسکے پرچہ فریق ثانی کو بھیجدیا کرے۔ چنانچہ آج (۱۰ اگست) تک ایک پرچہ آیا اور ایک گیا۔

جتنے آلات علمی سے حدیث پر حملہ ہوسکتا ہے اس بحث میں وہ سارے آلات استعمال ہونگے۔ اسلئے ناظرین تک اس حملے کی اطلاع کرنا میرا اسی طرح فرض ہے جسطرح سرحدی افسر کا فرض ہے کہ دشمن کی ہر طرح کی تیاری کی اطلاع مرکزی حکومت کو کرنا ہے۔ تاکہ حکومت اس حملہ کے دفعہ کرنے پر تیار ہوسکے۔

میں اعتراف کرتا ہوں کہ میرے محدود علم کی وجہ سے میرا جواب ناکافی ہوگا۔ اس لئے بحکم وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ حضرات اہل علم سے امید ہے کہ میرے ناقص جوابات کو ناقص پاکر مکمل جوابات سے مخالف کے حملے کو روک کر اپنا فرض ادا کرینگے۔

اطلاع کوئی صاحب اگر جواب بھیجینگے تو درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ (ابو الوفاء)

* * *

پرچہ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

مخدوم و مکرم بندہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اندریں ایام آپکی بار بار تحریک کے بعد کمترین نے تحریری بحث کے لئے رضامندی ظاہر کی۔ جسے آنجناب نے ازراہ نوازش منظور فرمالیا۔ اب کمترین حسب الحکم آنجناب کے پہلا پرچہ ارسال خدمت کرتا ہے۔

(۱) حق منشاء الٰہی کا نام ہے کسی مخلوق کا منشاء بمطابقت قوائے جا کی ضروری شرط کے بغیر اپنے آپ میں ہرگز ہرگز حق نہیں ہوسکتا۔ حق کی دریافت کے دو طریق ہیں۔ ایک وحی الٰہی۔ دوسرے عقلی ذرائع۔ ان دونوں میں تین بڑے بڑے فرق ہیں

اول۔ وحی الٰہی صرف تصرف الٰہی سے ہوتی ہے اس میں کسی انسان کی عقلی و اختیاری کوششوں کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے وحی کی اطاعت حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ عقلی ذرائع سے بھی اگرچہ الٰہی منشاء کی ہی پیروی مقصود ہوتی ہے مگر چونکہ ان میں بشری عقل و اختیار کا دخل ہوتا ہے اس لئے وہ ان داناؤں کی بھی اطاعت ہوتی ہے جنکی سعی و اجتہاد سے وہ علوم دریافت ہوتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمام اطاعت دراصل خداتعالیٰ کے لئے ہی ہے مگر وحی کی اطاعت خاص خدا کی اطاعت ہے۔ اور جس اطاعت میں بشری عقل و اختیار کا دخل ہوتا ہے۔ صرف وہی اطاعت ٹھیک طور پر بشری اطاعت کہلاسکتی ہے۔

دوم۔ عقلی ذرائع کے ساتھ ہم خدا کے کاموں سے قیاس کرکے اسکا منشاء دریافت کرتے ہیں۔ لیکن وحی کے ذریعہ سے خود خدا اپنا منشاء ہم کو آپ ہی بتلادیتا ہے۔ وحی کا حکم یقینی ہوتا ہے۔ لیکن عقلی باتوں میں غلطیاں بھی ضرور ہوتی ہیں۔ پس خداتعالےٰ کی خاص اطاعت صرف وحی کی اطاعت ہے۔

سوم۔ وحی کے ذریعہ سے جو علوم ملتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے صحیح ہوتے ہیں۔ لیکن بشری عقل چونکہ محدود ہے۔ اسلئے اس کے معلومات ہمیشہ در ہمیشہ بدلتے رہتے۔ اور بحیثیت مجموعی بہتری کیطرف ترقی کرتے جاتے ہیں۔ عقلی فیصلے مختلف اوقات میں مختلف بھی ہوسکتے ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالےٰ کی بے تغیر اطاعت صرف وحی کی اطاعت ہی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور مخلوق کی اطاعت ہرگز ہرگز ایک ہی طرح کی نہیں ہوسکتیں۔ خداتعالیٰ کی اطاعت وہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنیوالے کے لائق ہے۔ اور مخلوق کی اطاعت وہ ہے' جو مخلوق کے لائق ہے۔ رسول بھی مخلوق ہی ہوتے ہیں۔ پس اللہ اور رسولوں کی اطاعت میں بھی وہی فرق ہونا لازم ہے جو خالق و مخلوق کی اطاعت میں ہونا ضروری ہے۔ جسطرح اللہ کے غنی کرنے اور رسولؐ کے غنی کرنے میں' اور اللہ کے شکر اور ماں باپ کے شکر میں' اور اللہ کے تقوےٰ اور ارحام کے تقوےٰ میں۔ اور اللہ کی ولایت اور رسول کی ولایت میں' اور اللہ کی مدد اور مومنوں کی مدد میں فرق ہے۔ ہوبہو وہی فرق اللہ کی اطاعت اور رسولؐ کی اطاعت میں ہے۔

(۲) قرآن مجید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو دوسرے بشروں کی مثل ہی بیان فرماتا ہے۔ پس آپ ضرور بشری عقل و اختیار رکھتے تھے اور آپکی بھی بشری عقل و اختیار والی باتیں تھیں۔ جس طرح ہم وحی الٰہی کے محکوم ہیں آپ بھی تھے جس طرح ہم اپنے عقلی و اختیاری کاموں کے جوابدہ ہیں آپ بھی تھے۔ اِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ کے فرمان سے آپ باہر نہیں تھے۔ پس آپکے عقلی و اختیاری کام جو بھی زیر حساب اور ماتحت سوال تھے وہ پہلے سے ہی وحی الٰہی کیسے قرار پاسکتے ہیں۔ آپکو مشوروں سے پختگی حاصل کرنے کا حکم تھا۔ آپ میں بشری جذبات بھی تھے۔ آپ غلطیاں بھی کرتے تھے۔ آپکو تاکیدی حکم تھا کہ کسی کام کے کل کرنے کا وعدہ بغیر انشاء اللہ کہنے کے نہ کریں۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ کل کیا ہوجانا ہے۔ آپکو شیطانی نزغ کے وقت اعوذ باللہ کی دعا کرنے کا حکم ہے۔ آپ شیطانی ہمزات سے پناہ بھی مانگا کرتے تھے۔ آپکو یہ بھی حکم تھا کہ اپنے گناہ کی بخشش مانگیں۔ حاصل یہ ہے کہ بالیقین آپکی ایسی باتیں بھی تھیں جو وحی کے بغیر تھیں اور آپ عقل و اجتہاد و مشورے سے ضرور ہی کام لیا کرتے تھے۔

(۳) لیکن اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آپکی

حیات طیبہ مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رح کی مفصل اور مکمل سوانحعمری ہر مخالف اور موافق کے پڑھنے کے لائق قیمت ۱۲؍ منیجر

عقلی ذرائع والی اطاعت دین میں ضروری نہیں نہیں بلکہ دینی معاملات کا انحصار بہت کچھ عقلی ذرائع پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان عالیشان "وامرھم منھم" کے مطابق مومنوں کو اپنی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔ خود رسولؐ خدا کو بھی مشورہ کرنے کا حکم تھا۔ پس مشورہ کی مخالفت اس کے پکے ہونے کے بعد کرنا خلاف منشائے الٰہی یعنی گناہ ہے۔ اور اسکی متابعت ثواب اور نیکی ہے۔ محرِم اگر کسی جانور کو مار ڈالے تو اسکا کفارہ دو عدل والے منصفوں کے فیصلہ سے مقرر ہوگا۔ جسکا ماننا دینی فرض ہوگا۔ یہی حال "حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَهْلِهَا" کا بھی ہے۔ ادنیٰ عدالتوں کے فیصلوں کی اپیل اعلیٰ عدالت میں ہوسکتی ہے مگر اعلیٰ عدالت کے آخری فیصلہ کو اگر نہ مانا جائے تو فرمائیں کہ کیا کیا جائے۔ اگرچہ اعتقاداً اسکو غلط بھی سمجھا جائے مگر عملی تسلیم کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوسکتا۔ یہی حال تمام دیگر عقلی ذرائع کا بھی ہے۔ اس سے صاف کھل جاتا ہے کہ عقلی ذرائع والی اطاعت بھی دین میں از بس ضروری ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وحی کی ضرورتوں کے مطابق جس قدر قطعی و واجب الاتباع وحی درکار تھی۔ وہ کامل و اکمل طور پر قرآن مجید میں جمع کردی گئی ہے۔ باقی ضروریات عقلی ذرائع پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ تاکہ عقلی ذرائع اور صحیفہ فطرت فضول اور نکمی نہ ہوجائیں۔ نہیں نہیں بلکہ ہم وحی کے ماتحت چلکر عقلی ذرائع سے ان لوگوں کی نسبت بہت زیادہ ترقیات کرسکتے ہیں جو محض عقل پر چلتے ہیں۔ پھر جو باتیں قرآن مجید نے عقلی ذرائع پر چھوڑ دی ہیں ان میں رسولؐ خدا بھی اپنی بشری عقل سے بالضرور کام لیتے تھے۔ اور اجتہاد اور مشورے کرتے تھے۔

پس آپکی معقول باتوں سے فائدہ نہ اٹھانا ظلم صریح ہے۔ جب قرآن مجید احسن اور اہدیٰ بات کی پیروی کی تاکید فرماتا ہے۔ تو کیا اپنے نبی کی ہی عقل سے مستفید و مستفیض نہ ہونا صریح کفران نہیں ہے؟ حدیث بحیثیت معقول و احسن و اہدیٰ ہونیکے ہماری بھی ہے، نہ بحیثیت وحی کے[1]

(۴) حاصل یہ ہے کہ ہمارا بے غلط اور بے تغیر اصول صرف وحی الٰہی ہی ہوسکتا ہے اور بس۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا اس وحی الٰہی کی تلاش کے لئے ہمیں دربدر مارے مارے پڑے پھرتے رہنا چاہیئے؟ اور کیا کہیں توریت کو، اور کہیں انجیل کو، اور کہیں زبور کو، اور کہیں ملت و صحف ابراہیم کو، اور کہیں دوسرے انبیاءؑ کی کتب کو، اور کہیں ان انبیاء کی حدیثوں اور کہیں بخاری کو، اور کہیں مسلم کو، اور کہیں ابوداؤد کو، اور کہیں ترمذی کو، اور کہیں نسائی کو، اور کہیں ابن ماجہ کو، اور کہیں موطا امام مالک کو، اور کہیں دوسرے اماموں کی مسندوں کو، اور کہیں اسماء الرجال کی کتابوں کو ڈھونڈتے پھرنا چاہئے؟ اور پھر باوجود اس کے بھی تمام الٰہی وحیوں کے مل جانے کا کبھی بھی یقین حاصل نہ ہو، یا کیا یہ مناسب ہے کہ خدا تعالیٰ خود ہی رحم فرما کر ضروری وحیوں کا ایک ہی دستور العمل تیار کرکے ہمیں دیدے۔ جو اکیلا ہی ہمارے لئے کافی ہو۔ اور وحیوں کی تلاش کی مالا یطاق تکلیف سے ہمکو نجات دیدے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید کی صورت میں خدا تعالیٰ نے یہ رحمت پورے طور پر ہم پر نازل فرمادی ہے یہ بات اپنا آپ ہی ثبوت ہے مگر مزید تسلی کے لئے ہم چند ایک اور دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔

(۵) قرآن مجید کی صورت ہی ایسی ہے۔ جو صاف ظاہر کرتی ہے کہ یہ کتاب کریم تمام انبیاء اور حکماء کی کتابوں کا عطر مجموعہ ہے۔ قرآن کریم تمام الٰہی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور پہلے لوگوں کی سنتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور انکی پیروی کی تاکید فرماتا ہی قرآن مجید کی یہ تصدیق ان کتابوں اور سنتوں کو اپنے میں لیکر کرتا ہے۔ انکا مستقل وجود قائم نہیں رہنے دیتا۔ ہو بہو اسی طرح قرآن مجید رسولؐ اللہ کی لائف[2] کے تمام ضروری حالات اور واقعات اور افعال و اقوال کو اپنے میں شامل کرلیتا ہے۔ جنگ بدرؔ و اُحدؔ، واحزاب وحشر وحنین، وغیرہ کو ان کے واقع ہونے کے بعد بھی قرآن میں لانا ضروری سمجھا گیا۔ حدیث میں ہی رہنے دینا کافی نہ قرار دیا گیا۔ اسیطرح نکاح زینب، مقدمہ سورہ نساء اور منافقین کے بارے میں صحابہ کی دو پارٹیاں بننے کا ذکر بھی بعد از وقوع قرآن میں لانا ہی ضروری قرار پایا۔ تقسیم میراث، نکاح و طلاق، حرام و حلال عورات، حرام و حلال مطعومات، غسل و وضو اور دیگر روزمرہ کی ضروریات کا (جو بالیقین پہلے بھی کسی نہ کسی رنگ میں عمل میں آتی تھیں) بیان قرآن میں داخل کرنا لازم سمجھا گیا۔ رسولِ خدا کے گھر بار کے حالات تک بھی قرآن میں لائے گئے۔ یہ سب کس لئے کیا گیا؟ کیا حدیثوں کا استقلال قائم رکھنے کو؟ اگر حدیثیں حفاظتِ الٰہی میں رکھنے کے قابل مستقل اصول سمجھی جاتیں تو یہ باتیں حدیثوں میں رہکر بھی ویسی ہی قابل سند ہوسکتی تھیں۔ انکو قرآن میں لانے کی کوئی مزید ضرورت نہ تھی۔

(۶) اگر حدیثیں بطور وحی الٰہی کے کفار کے آگے پیش کردیجاتی تھیں، تو کیوں انہوں نے کبھی قرآن مجید کی مانند حدیثوں کے وحی ہونے کے متعلق بھی جھگڑے اور اعتراض نہیں کئے؟ کفار غیر قرآن کو تو خود مانگتے تھے۔ وہ قرآن کے ہی بدلنے پر زور دیا کرتے تھے۔ منافق بھی سورتوں کے ہی نازل ہونے سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ حدیثیں ہر وقت سامنے ہوا کرتی تھیں۔ مومن بھی سورتوں کے اترنے کا انتظار کیا کرتے تھے۔ ایکدفعہ کچھ عرصہ کے لئے قرآن مجید کی وحی رک گئی لوگوں نے قرآن کے رکنے کو رسولؐ خدا کے متروک و مبغوض الٰہی ہونے کے برابر سمجھا۔ حالانکہ حدیثوں کا وقوع اس وقت بھی ہو رہا تھا۔ وہ وقوع انہیں منظور الٰہی ٹھیرانے کو کافی نہ ہوا۔ پھر قرآن مجید تکلیف دہ باتوں کے متعلق سوال کرنے سے روکتا ہے۔ اور خوف دلاتا ہے کہ اگر قرآن کے نازل ہوتے وقت انکا سوال کروگے تو ضرور تم کو جواب ملجائیگا۔ اب اگر حدیثیں بھی وحی سے ہی ملتی تھیں تو کیوں ان سوالات کے جواب کو قرآن کے نزول کیساتھ ہی وابستہ کیا گیا۔

(۷) کفار اعتراض کرتے تھے کہ کیوں یہ قرآن ایک ہی دفعہ سارے کا سارا نازل نہیں کیا جاتا۔

---

[1] فقرات زیر خط دعوے ہیں ناظرین اسے یاد رکھیں ۱۲ (اہلحدیث)

[2] حالات زندگی (اہلحدیث)

اس کے جواب میں کئی دلائل بیان فرمائے۔

اوّل یہ کہ اس سے مصائب کے اوقات میں رسولؐ خدا کے دل کو قائم رکھنا مقصود ہے اور ظاہر ہے کہ اگر اکٹھی ایک ہی وقت میں تمام تسلیاں دیجے دیجاویں۔ تو وہ ساری زندگی کے لئے کافی نہیں ہو سکتیں۔ یہ جواب ہرگز ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اور حدیثی ذریعہ آپکے دل کو قرآن کی طرح قائم رکھنے والا موجود ہوتا۔

دوم یہ کہ قرآن پر جو اعتراض و سوال ہوں۔ انکو قرآن میں ہی جواب دیئے جائیں۔ یہ بات بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ اگر قرآن جیسا کوئی اور ذریعہ جواب دینے کا موجود تھا۔

سوم یہ کہ قرآن کی ضروری تفسیر بھی ساتھ ساتھ ہی ہوتی جاوے۔ یہ جواب بھی صحیح نہیں ٹھیرتا۔ اگر قرآن جیسی وحی والی تفسیر کرنے کو کوئی اور ذریعہ رسول خدا کے پاس تھا۔

(۴) قرآن مجید کی تبلیغ رسول خدا پر ایسی فرض تھی کہ چلتی تلوار بھی اسے نہیں روک سکتی تھیں لیکن حدیثیں صرف حیا یا دلجوئی کے خیال سے بھی روکی جا سکتی تھیں۔ رسولؐ خدا کے گھر میں غریب لوگ کھانا کھانے آیا کرتے تھے وہ پکنے سے پہلے آبیٹھتے تھے اور کھانے کے بعد حدیثوں کے لالچ میں لگے رہتے تھے۔ اکثر لوگوں کی ایسی ہی عادت ہوتی ہے۔ رسولؐ خدا کو ان کے اس فعل سے اذیت ہوتی تھی۔ اگر آپ انہیں اپنے حدیثی بیان سے منع کر دیتے تو یہ بالکل بجا ہوتا۔ مگر آپ حیاء کے سبب ایسی سچی حدیث بھی بیان نہیں فرماتے تھے۔ جب یہی بات قرآن مجید میں نازل ہو گئی تو اس وقت اسی بات کے بیان سے وہی حیاء آپ کو ہرگز ہرگز نہ روک سکی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

(۵) قرآن مجید کے متعلق تحدی فرمائی گئی کہ اسکی مثل ایک سورت بلکہ ایک حدیث ہی لے آؤ۔ یہ تحدی صرف عبارت آرائی میں ہی نہیں بلکہ زیادہ تر ہدایت میں ہے۔ جو قرآن مجید کا مقصود اصلی ہے۔ اللہ تعالے اپنے رسولؐ کو فرماتا ہے کہ "تو کہدے کہ اگر سچے ہو تو توریت اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی کوئی الہٰی کتاب لاؤ۔ میں اسکی پیروی کرونگا"

آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیثیں اقوت بھی قرآن کی مثل نہیں سمجھی جاتی تھیں۔ بلکہ توریت کا درجہ بھی نہیں رکھتی تھیں۔

رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ اگر یہ قرآن میں نے اپنے دل سے بنا لیا ہے تو تم بھی جو میرے جیسے بشر ہو۔ اسکی مانند بنا لاؤ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے سوائے رسولؐ خدا کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ جو دوسرے بشر حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

(۶) اللہ تعالے نے قرآن مجید کی حفاظت کو خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ لیکن حدیثوں کو راویوں کے بیچ مجبرٹ پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر حدیثیں اصل قرآن ہوتیں تو مثلیت و حفاظت قرآن میں بھی داخل ہونی لازم تھیں۔ رسولؐ خدا سے ہمارے پاس کوئی چیز سوائے قرآن کے الہٰی حفاظت کے ساتھ نہیں پہونچی۔ اگر حدیثیں قرآن مجید کیطرح ہمیشہ کے لئے مقصود اور ضروری التبلیغ ہوتیں تو ضرور قرآن مجید کی طرح ہی پہونچائی جاتیں ؏

زیادہ سلام مع الاکرام

دستخط کمترین احمد الدین بقلم خود۔ مورخہ ۱۰۔ اگست ۲۳ء یوم سہ شنبہ"

جواب پرچہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت مولوی احمد الدین صاحب امرتسری۔ وعلیکم السلام

مجھے مختلف ذرائع سے اطلاع ملتی رہی ہے کہ آپ حدیث نبوی کے منکر ہیں۔ چونکہ میں حدیث نبوی کو دین الہٰی سمجھتا ہوں۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں کسی مسلمان کی نسبت منکر حدیث ہونا سنوں تو حق خدمت ادا کروں۔ اس لئے میں نے آپکے احباب سے کہا تھا کہ باہمی تبادلہ خیالات ہو جائے۔ مگر انہوں نے تقریری تو کیا بالمشافہ تحریری کی منظوری بھی آپکی جانب سے نہ دی۔ تو آخر کار میاں مولا بخش صاحب کی وساطت سے طے پایا کہ اپنے اپنے مکان سے پرچہ آجایا کرے۔ یہ بھی انہوں ہی نے کہا تھا کہ پہلا پرچہ آپکی جانب سے ہو گا۔ چنانچہ آپ نے بھیجا۔ جسکا میں جواب بھیجتا ہوں۔

آپ کے پرچہ پر مفصل بحث کرنے سے پہلے میں اپنا عقیدہ دربارہ حدیث لکھ دینا ضروری جانتا ہوں۔ کیونکہ بوساطت میاں مولا بخش صاحب موصوف یہ قرار پایا تھا کہ:-

"بحث حجیت حدیث پر ہوگی"

میں اور قائلین حدیث نبوی حدیث کی نسبت وہی اعتقاد رکھتے ہیں جو امام شافعیؒ نے اظہار کیا ہوا ہے کل ما حکم به[1] رسول اللہ فهو مما فهمه من القرآن (اتقان سیوطی)

جسکو حافظ ابن قیم مرحوم نے زاد المعاد میں مفصل بیان کیا ہے۔ اس عقیدے کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے۔ اللہ تعالے نے قرآن کا بیان کرنا اپنے ذمہ لیا ہے۔ ارشاد ہے:-

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ... ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ

(ہمارے (اللہ کے) ذمہ ہے قرآن کا بیان کرنا)

اسی فرض الہٰی کو دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا ہے:-

أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

(اے نبی! قرآن ہم نے تمپر اس لئے اتارا ہے تاکہ تو لوگوں کے سامنے بیان کرے جو ان کی طرف اترا ہے تاکہ وہ فکر کریں)

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ قرآن کا بیان کرنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا فرض قرار دیا ہے اور سابقہ آیت نے اس بیان کو فرض الہٰی بتایا ہے۔ ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کا قرآن کو بیان کرنا کسی عالم یا مجتہد کے بیان کی مثل نہیں۔ جیسا آپ نے فقرہ ۳ میں لکھا ہے۔ بلکہ یہ بیان بیان الہٰی ہے۔

اس کی مثال آجکل کی اصطلاح میں یوں

---

[1] جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے ہیں قرآن سے سمجھکر دیتے ہیں" (اہلحدیث)

متی ہے کہ قانون سازی لیجسلیٹو کونسل کا کام ہے۔ ہائیکورٹ کا کام قانون سازی نہیں مگر جس قانونی دفعہ پر ہائیکورٹ کسی صورت میں فیصلہ کردے۔ تو تمام صوبہ کے لئے وہ فیصلہ مثل قانون کے نافذ ہوتا ہے۔ اور اگر پریوی کونسل کے جج کسی جانب رائے قائم کردیں تو سارے ممالک محروسہ کے لئے حجت ہو جاتا ہے حالانکہ وہ فیصلہ قانون نہیں بلکہ قانون کی تشریح اور حسبِ قانون فیصلہ ہے۔ بے شک اسی طرح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو قرآن مجید کے ساتھ نسبت ہے۔ اسی لئے حدیث نبوی کے احکام کو خدا تعالیٰ نے احکام الٰہیہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

(اے نبی! آپ نے ان لوگوں کو دیکھا جنکو کہا گیا کہ جنگ سے اپنے ہاتھ بند رکھو۔ اور نماز پڑھتے رہو وغیرہ)

اس آیت میں جو کفوا کا حکم ہے وہ قرآنی احکام میں نہیں ملتا۔ پھر اس حکم کو واجب الاتباع قرار دیکر اسکے مخالفوں کو گنہگار کیا۔ اسکا جواب یہی ہے کہ زبان نبوت کا ارشاد تھا۔ جو حکم الٰہی کے برابر قرار دیا گیا۔ واللہ اعلم۔

دوسری مثال اسکی یہ آیت ہے

مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَا

(جس قبلہ بیت المقدس پر تو پہلے تھا ہمنے اسکو اس لئے مقرر کیا تھا کہ تابعین کو غیر تابعین سے جدا کردیں)

اس آیت میں جعلنا کا مفعول بہ القبلۃ کو بنایا ہے۔ اور جعل فعل الٰہی بتایا ہے۔ حالانکہ مجھ ناقص العلم کو قرآن مجید میں ایسا کوئی فقرہ نہیں ملا جس میں یہ حکم ہو کہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھو جس سے اس حکایت کا کوئی عذر مل سکے۔ آپ قرآن مجید میں ان احکام کی تلاش میں کامیاب ہو جائیں تو میں آپکی اطلاع پہنچنے پر مشکور ہونگا۔

اب میں ایک دو مثالیں قرآن اور حدیث کی بیان کرتا ہوں جن سے یہ نسبت متعین ہو سکے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

سبح باسم ربك العظيم۔ سبح اسم ربك الاعلى

پہلی آیت کی نسبت حضورؐ نے فرمایا۔ اس پر رکوع میں عمل کرو۔ اور دوسری کی بابت فرمایا اس پر سجدے میں عمل کرو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے مقام غور ہے کہ اس ارشاد نبوی سے کیا مفہوم ہوا بس یہی کہ اس حکم کے مختلف محلوں میں سے ایک محل واجب العمل متعین فرما دیا۔

اسی طرح حرمت میں خنزیر کے ساتھ کتے کو بھی ملحق فرما دیا۔ ورنہ قرآن مجید میں کتے کی حرمت کے لئے کوئی خاص حکم نہیں۔ شاید آپ تلاش میں کامیاب ہو جائیں۔

آپکے فقرات عشرہ پر اجمالی نظر یہ ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ رسول ایک بشر ہے مثل ہماری مخلوق ہے۔ اور مخلوق اور خالق کی اطاعت میں فرق ہے" آپ نے اس میں حیثیت کا فرق نہیں کیا رسول بحیثیت بشریت ہماری طرح ایک مخلوق ہے جسکی اطاعت نہ فرض ہے نہ واجب مگر بوصف رسالت اور بحیثیت نبوۃ اسکی شان یہ ہے کہ اسکی اطاعت بعینہٖ خدا کی اطاعت ہے۔ قرآن سنئے!

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

(جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی کرتا ہے)

میری پیشکردہ مثال مذکور یہاں بھی صادق آتی ہے۔ ہائیکورٹ کا جج بحیثیت ایک فرد رعیت ہونے کے کوئی چیز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قبل تقرر اسکا فیصلہ کچھ نہیں بعد پنشن بھی ہیچ ہے مگر بحیثیت وصفِ حکومت جو کچھ ہے وہ عیاں ہے۔

اب میں تفصیل وار آپکے فقرات عشرہ پر نظر کرتا ہوں۔

فقرہ ۱ صحیح ہے بجز اسکے حصے کے جو رسول کے متعلق میں ابھی عرض کرچکا ہوں۔

فقرہ ۲ جو باتیں حضور کے اپنے اجتہاد سے غلط ہوتی تھیں ان پر تنبیہ الٰہی وارد ہو جاتی تھی۔ ملاحظہ ہو۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ۔ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔ وغیرہ۔

جن پر تنبیہ نہیں ہوتی تھیں وہ مسلم رہتی تھیں تاکہ بحکم لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ امت کیلئے اسوہ حسنہ بن سکیں۔

فقرہ ۳ آپنے لکھا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ وحی کی ضرورت کے مطابق جتنی وحی درکار تھی قرآن مجید میں جمع کردی گئی ہے؟ بتشریح بالا میرا بھی اس پر صاد ہے۔

فقرہ ۴ بیان رسول جو بقول آپکے بھی ابدی اور لاتغیر ہے (ملاحظہ ہو آپکا فقرہ عدہ) اسکی تلاش کے لئے کتنی ہی تکلیف ہو برداشت کرنی عین حکم الٰہی کے ماتحت کار ثواب ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

بس ہمارا بھی ایمان ہے کہ بتشریح بالا قرآن مجید کے ذریعہ سے خدا نے یہ حجت پوری کردی۔

فقرہ ۵ ہماری پیشکردہ مثال کافی ہے کہ قانون بذاتہ مستقل ہے اور ہائیکورٹ اور پریوی کونسل کے فیصلے مستقل بالذات نہیں۔ بلکہ قانون پر متفرع ہیں مگر پابندی میں برابر۔ جنگ بدر ہو یا احد وغیرہ کا قرآن مجید میں مذکور ہونا اور اسکی تشریح کا حدیثوں میں ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

فقرہ ۶ ہماری پیش کردہ مثال اسکا جواب کافی ہے۔

لطیفہ قرآن مجید ترکے پر منحصر ہونا قرآن سے ثابت نہیں۔ حدیث سے استدلال کرنا گویا حدیث کو قابل استدلال تسلیم کرلینا ہے تاہم قرآن کے سوا اور کوئی ذریعہ تھا جسکا ماتحت ہونا قرآنی جسکی مثال ہم دے چکے ہیں۔

فقرہ ۷ جواب ایضاً۔

فقرہ ۸ حیا کے وقت پر وہ کام حکم نہ تھا نہ قرآنی نہ حدیثی۔ بلکہ ضرورت اتفاقی تھی جس میں حیا مانع ہو سکتی ہے۔ جب حکم آیا تو حیا مانع نہ ہوئی۔

فقرہ ۹ قرآن کی مثل بلاغت اور نظام عبارت

(بقول سرسید مرحوم ہدایت بھی یہی ہے) اور اخبار غیبیہ میں تھی۔ حدیثوں میں یہ مجموعہ اوصاف نہیں۔ لہذا تحدی بھی نہیں۔ آپکا یہ کہنا کہ "رسول خدا کے پاس کوئی اور چیز نہ تھی جو اور بشر میں نہ تھی" قرآن مجید کے صریح خلاف ہے۔ غور سے سنئے!

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(رسول کے حکم سے سرتابی کرنیوالوں کو ڈرنا چاہیئے۔ اس سے کہ ان کو کوئی مصیبت پہونچ جائے یا سخت عذاب سردست)

فقرہ ۱

راویوں کا سلسلہ متاخر ہے۔ ہماری گفتگو پہلے مرحلے میں ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ اقوال نبویہ کو خواہ ہم اون سے براہ راست سنیں کیا نسبت ہے۔ اگر وہی نسبت ہے جو ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ اور قرآن مجید سے ثبوت دے آئے ہیں۔ تو راویانِ کلام کی مشکل خود ہی حل ہو جائیگی

استفسار

اور کسی سے گفتگو ہوتی تو نوعیت اور ہوتی۔ مگر چونکہ یہ سلسلہ محض دوستانہ ہے اسلئے بشکل استفسار عرض ہے۔ کہ آپ بتاویں کہ آپکا فقرات عشرہ۔ الگ الگ مستقل دس دلیلیں ہیں؟ یا سارے ملکر ایک دلیل ہے۔ اور اور تعدد ان میں مثل تعدد اجزا کے ہے؟ ہاں یہ بھی فرماویں کہ اس موضوع میں آپکا دعوٰے کیا ہے۔ جس پر یہ ایک یا دس دلیلیں آپنے پیش کی ہیں۔ مہربانی کرکے حسب قاعدہ اپنے دعوٰی پر سب سے پہلے اطلاع دیں

(باقی)

قادیانی مشن!

خواجہ حسن نظامی دہلوی قادیاں میں

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی ایک صوفی مذاق آدمی ہیں۔ بہت سے لوگ آپکے مرید بھی ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے پیر کو سجدہ تعظیمی کے جواز کا رسالہ لکھا ہے جسکا جواب اہلحدیث میں نکلتا رہا۔ آپکا ایک مضمون اخبار مدینہ بجنور مورخہ ۱۳ اگست میں شائع ہوا ہے جس میں آپ اپنے فرضی طویل سفر کا حال لکھتے ہیں۔ اس فرضی سفر کی تاریخ شروع جنوری سنہ ۲۰۵۰ء ہے یعنی آج سے اکیسو اٹھائیس سال آئندہ کو! آپ نے اپنے سفر کی ابتدا دہلی سے بتائی ہے۔ پھر ادہر ادہر گھومتے ہوئے قادیاں پہونچے ہیں۔ وہاں کا حال دور اندیشانہ نظر یا بقول صوفیا کشفی نگاہ میں قادیاں کا حال لکھتے ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے:-

قادیاں

سہارنپور سے انبالہ اور لدہیانہ امرتسر ٹھیرتا ہوا میں بٹالہ گیا۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ اب اس مقام کا نام بت الٰہ ہو گیا ہے کیونکہ قادیاں کے مقابلہ میں ایک شخص یہاں پیدا ہوا تھا جو کہتا تھا کہ میں صورتِ بشری میں پیکر الٰہ ہوں گا۔ اور قادیاں کے مرزا کو جھوٹا کہنے کے لئے میرا ظہور ہوا ہے۔ اہل بٹالہ اسکو بت الٰہ کہتے تھے اور اسی وجہ سے اس قصبہ کا نام بت الٰہ ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ قادیاں میں میرزا قادیان کی اولاد میں سے کوئی ملیگا مگر وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ سب لندن میں چلے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس چندہ کا روپیہ بہت جمع ہو گیا تھا اور دوسری خلافت کے دور میں قادیاں کو ایک ایسا ناظر بیت المال مل گیا تھا۔ جس نے چند روز میں خزانہ بھرپور کر دیا اور روپیہ کی زیادتی کے سبب مرزا صاحب کے جانشینوں کو سیر لندن کا شوق پیدا ہوا۔ مگر قادیاں کے ایک اصلی باشندے نے لندن جانے کی یہ وجہ بیان کی کہ میرزا یہود اسود نامی کوئی صاحب تختِ خلافت پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے مہاتما گاندھی کی غیر فانی شہرت و ہر دلعزیزی سے عاجز ہو کر ہجرت کا ارادہ کیا۔ اور جماعت کے مشورہ عام کے موجب لندن کی طرف ہجرت قرار پائی۔ قادیاں میں آجکل کوئی مرزائی نہیں ہے۔ مرزا صاحب کی قبر کے پاس بہت بڑا گئوشالہ بنایا گیا ہے۔

عجیب جگہ

قادیاں میں جس جگہ میرزا قادیانی رہتے تھے۔ وہاں آجکل ایک سرائے بنگئی ہے جس میں اونٹ، بیل، گھوڑے، گدہے وغیرہ بھی ٹھیرتے ہیں اور مسافر بھی قیام کرتے ہیں۔ لوگوں نے بیان کیا کہ اس سرائے میں کوئی آسیب رہتا ہے۔ اس واسطے کہ جو مسافر یہاں قیام کرے اسکو پچھلی رات خواب دکھائی دیتا ہے کہ ایک سو منہ کا ایک خوفناک آدمی سامنے کھڑا ہے۔ اور اُس کے ہر منہ سے آواز آتی ہے "چندہ لاؤ۔ چندہ لاؤ" خواب دیکھنے والا ڈر جاتا ہے اور صبح بیدار ہوتے ہی یہاں سے بھاگنے کا انتظام کرتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ کا مزار

قادیاں کے مغربی رخ ایک باغ بنایا گیا ہے۔ اسمیں امرتسر کے مولوی ثناء اللہ کا مزار ہے۔ جہاں ہر جمعرات کو قوالی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں جو شخص مولوی ثناء اللہ کی قبر کو وار کر پانی پی لے اسکو قادیاں کی سرائے میں وہ چندہ مانگنے والا بھوت دکھائی نہیں دیتا۔ میرزا صاحب کی قبر سنسان پڑی ہے اور ان کے حریف اعظم مولوی ثناء اللہ کے مزار پر بڑی رونق ہے۔ میں یہاں کئی دن رہا۔ اہلحدیث کی قوالیاں میں نے بھی سنیں۔ غرض اسطرح میں سفر کرتا ہوا کابل پہونچ گیا"

اہلحدیث

خواجہ صاحب کی عبارت میں جو یہ فقرہ ہے "اہلحدیث کی قوالیاں میں نے سنیں" اس سے مراد آپکی جلسہاء وعظ ہیں۔ گانا بجانا مراد نہیں۔ قبر کو وار کر پانی سے مراد آپکی یہ ہے کہ چونکہ ثناء اللہ کو لوگ فاتح قادیاں کہتے ہیں۔ اس لئے اس آئندہ زمانہ میں ثناء اللہ کا صرف نام لے دینے سے مرزائی اثر زائل ہو جائیگا۔ ایسی باتوں کے سمجھنے کے لئے صوفیانہ اصطلاح کی پابندی چاہیئے۔ بقول ؎

سر مستان منطق الطیرست جامی لب ببند
چو سلیمانے نیابد فہم ایں گفتار را

دیکھیں قادیانی پریس خواجہ صاحب کے اس کشف کا کیا جواب دیتا ہے۔

امید

اس کشفی سیر سے توقع ہوگئی ہے کہ آئندہ اسلامی جلسہ قادیاں میں خواجہ صاحب بھی شریک ہو نگے۔ کیونکہ راستہ تو دیکھ ہی چکے ہیں اب خطرہ کیا؟

نازل ہونا مسیح کا آسمان سے

مرزا آنجہانی کی الہامی زبان سے

معزز ناظرین! مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق جتنی حدیثیں آئی ہیں انمیں آسمان کا لفظ کہیں نہیں آیا۔ کسی ضعیف سے ضعیف روایت میں بھی نہیں ملتا۔ متقدمین کا بھی یہی دعویٰ ہے، بلکہ بعض جوشیلے مرزائی اپنے مخالفوں سے نہایت شد و مد کے ساتھ یہ مطالبہ کیا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو حدیث کی کسی کتاب میں آسمان کا لفظ دکھاؤ کہ مسیح آسمان سے اتریگا۔ اپنے (مولوی) ثناء اللہ سے کہو کہ بذریعہ اخبار اہلحدیث اس روائت کو شائع کردیں۔

ناظرین! اگرچہ امیر الموحدین جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان کئی مرتبہ اخبار اہلحدیث میں امام بیہقی کی کتاب الاسماء سے روایت نقل کرکے دکھا چکے ہیں جس میں صاف مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائینگے مگر افسوس مرزائیوں کی ہٹ دھرم پارٹی جو اپنی جبلی عادت سے مجبور اور اپنے نبی (مرزا قادیانی) کی سنت پر پوری طور سے عامل ہے۔ تاویل بے دلیل کرکے صاف انکار کرتی ہے۔ انکا تو یہ قول ہے۔

ہٹ کو کبھی نہ چھوڑئیے! انشاء اللہ یہ چاہئے ؎
جو بات دل میں ٹھن گئی بس وہ ٹھنی رہے

بزرگ ناظرین! اب میں وہ حدیث جسکا ترجمہ خود انکے امام زمان مسیح قادیاں کی زبان الہام ترجمان سے نکلا ہوا ہے جو انہوں نے اپنے دعوئے مسیحیت کے ثبوت کے ضمن میں پیش کیا ہے مع حوالہ صفحہ و نمبر ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ پوری عبارت غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا صاحب نے فرمایا:۔

"میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ مسیح جب آسمان سے اتریگا دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی۔ اسی طرح مجھکو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی، ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (ملاحظہ ہو رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۳۳)

قارئین کرام! عبارت زیر خط کو غور سے پڑھیں، جو حدیث کا ترجمہ ہے جس میں صاف اور کھلے حرفوں میں آسمان کا لفظ موجود ہے جو مرزا صاحب کے دعویٰ کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔ تشریح و تنقیح کی ضرورت نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ لفظ آسمان حدیث کا ترجمہ نہیں ہے، ایزاد مرزا ہے تو جناب علامہ ابوالوفاء صاحب امرتسری کا یہ فرمانا کہ مرزا صاحب و افتعال حدیث میں سے تھے بالکل صحیح اور درست ہوگا اور ایسے شخص کے حق میں حضور کا صاف ارشاد ہے

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ فی النار

(جو کوئی میری نسبت جھوٹ تراشے جو میں نے نہ کہا ہو وہ اپنا گھر جہنم میں بنائے)

اور اگر یہ لفظ آسمان حدیث کا ترجمہ ہے۔ تو مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ لفظ آسمان حدیث کی کسی کتاب میں نہیں صریح کذب بیانی ہے۔ لہذا دعویٰ غلط۔ اور نیز مرزا صاحب کے تمام دعوے مسیحیت و مہدویت اور نبوت سب باطل ہوئے۔ اور ان کے مفتری علی اللہ ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ سچ ہے جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر جھوٹ یعنی افترا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی خود اسی کی زبان سے اس کی تکذیب کرا دیتا ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

جوشیلے احمدی دوستو! یہ لفظ "آسمان" قول فیصل ہے۔

العبد

(خاکسار محمد حنیف خادم ازدہرودون)

اہلحدیث اس لفظ کی مکمل تحقیق اہلحدیث مورخہ ۲۶ مئی سنہ میں درج ہوچکی ہے جسکا عنوان تھا "انعامی مضمون یکصد روپیہ"۔ اس مضمون میں اعلان کیا گیا تھا کہ اسکا جواب دینے والے کو یکصد چہرہ دار انعام دیا جائیگا۔ کوئی بھی مرد میدان نہ بنا۔

احمدی دوستو! تمہیں کیا ہو گیا۔ نہ تم انعام کی طمع کرتے ہو نہ اپنے نبی کو الزام کذب سے بچاتے ہو۔ کیا مرزا صاحب اپنے مزار سے تم کو ندا نہیں کر رہے کہ ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہوجائینگے ہم تمکو خبر ہونے تک

پاراچنار علاقہ کورم میں

مرزائیوں کی شکست فاش!

"آئے نہ شور گرگ نے بکرا چبا لیا"
(توضیح مرام مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲)

مکرم معظم جناب مولنا صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز سے یہاں کے مرزائیوں کی حالت نہایت عجیب ہورہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مختصراً بیان کرکے ناظرین اہلحدیث کو بھی محظوظ ہونے کا موقع دیا جائے۔ براہ کرم درج اخبار فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

کچھ روز سے جناب مولوی عبد الجبار صاحب سکنہ رُستان ضلع کوہاٹ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپنے متعدد وعظ فرماکر اہلیان پاراچنار کو نہایت محظوظ فرمایا۔ قادیانی فتنہ کی وجہ سے جناب نے اس طرف بھی توجہ فرمائی۔ بحمدہ تعالیٰ پہلی ہی مجلس میں کامیابی ہوئی۔ ایک شخص ملا کوچان ساکن علاقہ افغانستان جوکہ بیس پچیس برس سے مرزا قادیانی کے مذہب میں گرفتار ہوگیا تھا اور

[illegible]

فرقۂ قادیانی۔ مرزا قادیانی کے خیالات و مقالات متفرقہ کے جواب عجیب و غریب

جسکی حالت بعینہٖ مرزا قادیانی کے اس مصرعہ کے مطابق ہو چکی تھی ؎

وہ لعین نے ہتے پہ اسکو لگا لیا (توضیح مرام)

جناب مولوی صاحب کے مقابلہ پر آیا۔ ادہر کیا تھا فوراً بصدارت جناب آصف خان صاحب ہیڈ کلرک کورم طیشیا ۲۲ جولائی کو جامع مسجد میں مجلس مناظرہ گرم ہوئی۔ جناب مولوی صاحب موصوف نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کے ثبوت میں یہ دو آیات قرآن مقدس پیش کیں۔

(۱) وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ
مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ
فَیَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ الخ
(سورہ آل عمران آیت ۴۴)

یعنی اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر کریگا۔ اور یہ کہ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے یہ کہ بناتا ہوں میں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں میں بیچ اسکے پس ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے اور چنگا کرتا ہوں میں پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مُردے کو ساتھ حکم اللہ کے"

(۲) اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ
نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَیَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ
كَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ
الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا
فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ
الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ
وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ
اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ
(سورۃ المائدہ آیت ۱۱۱)

(یعنی جس وقت کہ اللہ عزوجل ارشاد فرمائیگا کہ اے عیسےٰ مریم کے بیٹے یاد کر تو نعمت میری اوپر اپنے اور اوپر ماں اپنی کے جس وقت کہ قوت دی میں نے تجھکو ساتھ جان پاک کے۔ باتیں کرتا تھا لوگوں سے بیچ جھولنے کے اور ادھیڑ میں اور جسوقت کہ سکھایا میں نے تجھکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا تھا بیچ اس کے پس ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادر زاد اندھوں کو اور سفید داغ والوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت نکالتا تھا تو مُردوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا بنی اسرائیل کو میں نے تجھ سے جب لایا تھا تو ان کے پاس دلیلیں پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر"

ان ہر دو آیات کے بعد جناب مولوی صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ عبارت ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲ سے پیش کی:-

"یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا + + سو کچھ تعجب نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک کے مارنے سے ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو + + اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں + + بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں + + ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں + + مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل (معجزات عیسےٰ) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔ کہ اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا"

نتیجہ صاف ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور ان کے معجزات کو صاف صاف مسمریزم اور لہو و لعب لکھا ہے۔ کون معجزات؟ وہ جو اللہ پاک نے اپنے برگزیدہ اور مقرب نبی علیہ السلام کی تائید میں عطا فرمائے۔ چونکہ آیات قرآنی سے صاف عیاں ہے کہ ان معجزات کو جادو کہنے والے کافر ہیں اس لئے مرزا صاحب قادیانی بھی ان کو مسمریزم اور شعبدہ لکھنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ مضمون نہایت صاف تھا۔ ملا کوچان نے فوراً تسلیم کر لیا اور علی الاعلان اس عقیدہ سے توبہ کی۔ نیز مرزا قادیانی کو اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔ اللہ پاک استقامت بخشے آمین۔ جناب مولوی صاحب موصوف کے تشریف لانے سے اللہ پاک نے ملا صاحب کو ایک گمراہ کن [illegible] کے منہ سے نکالا ؎

للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں اس نقصان عظیم کو کیسے برداشت کرتیں۔ فوراً جدید مباحثہ کے لئے آمادہ ہو گئیں۔ دونوں کو دعوت دیگئی۔ دوسرے ہی روز مباحثہ کی ٹھیری۔ جامع مسجد میں اہل اسلام مباحثہ کے شائق ایک کثیر تعداد میں جمع ہو گئے مگر مرزائیوں نے وہاں جانے سے انکار کیا۔ اور اپنے ہی مکان پر مباحثہ کرنے کو ترجیح دی اس فکر میں ہوئے کہ اس بلائے ناگہانی کو کیسے دور کیا جائے۔ مگر خود کردہ را علاجے نیست۔ کچھ بہوت سے ہو کر ششدر رہ گئے۔ یہ رنگ اور جمود دیکھکر منشی محمد عبد الکریم صاحب ہیڈ کلرک پیلانی ڈپو نے

سلسلہ جنبانی کی۔ اور مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں کو اون کے مکان (سول ہسپتال) میں ہی مخاطب کرکے فرمایا کہ یہاں جگہ بہت تنگ ہے۔ عوام الناس شائقین کی گنجائش یہاں ناممکن ہے اور یہاں بحیثیت ایک سرکاری عمارت ہونے کے بلا اجازت گورنمنٹ مباحثہ کرنا مناسب نہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ حضرات جامع مسجد میں تشریف لے چلیں۔ دونوں نے بیک زبان فرمایا کہ ہمیں وہاں فساد کا خطرہ ہے لیکن اگر وہ یہاں تشریف لانا نہیں چاہتے تو ہم وہاں جانے کو بھی تیار ہیں بشرطیکہ حفظ امن کا ذمہ لیا جائے۔ یہ سنتے ہی منشی صاحب موصوف بہمراہی بابو فدا حسین صاحب اکونٹنٹ بوڈرس رجمنٹ جامع مسجد میں تشریف لیگئے۔ عام مجمع نے بیک زبان یہی درخواست کی کہ مباحثہ جامع مسجد میں ہو۔ حفظ امن کی ضمانت کے لئے جناب وکیل تجار دولت خداداد افغانستان شربت علی خان صاحب نے وعدہ فرمایا۔ دونوں حضرات نے واپس آکر تمام ماجرا سنایا۔ سنتے ہی مرزائی بہت گھبرائے اور طرح طرح کے حیلے حوالے تراشنے لگے۔ منشی صاحب مذکور اور چند دیگر اصحاب کے نہائت اصرار پر بہت ہی مشکل سے آمادہ ہوئے۔ شکر ہے ؎

لائے اوس بت کو التجا کرکے
کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

مسجد میں پہونچے۔ نہائت اہتمام کے ساتھ اصحاب مندرجہ ذیل کی موجودگی میں مباحثہ شروع ہوا۔

جناب خانصاحب شربت علی خان وکیل تجار دولت خداداد افغانستان، جناب مولوی سید ابوالقاسم صاحب قزلباش (شیعہ) جناب مولوی عبدالجلیل صاحب (مولوی فاضل) وغیرہ وغیرہ۔

مرزائی مناظر مولوی غلام حسین نے کہا کہ حیات و ممات پر بحث کرنا سب سے مقدم ہے کیونکہ جب موت ثابت ہو جائیگی تو مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا بھی ثابت ہو جائیگا۔ جناب مولوی عبدالجبار صاحب نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد کے دعاوی مسیحیت و مہدویت کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و ممات سے کچھ تعلق نہیں۔ لیکن چونکہ مسیح موعود یا مہدی مسعود کا مسلمان ہونا لازم ہے۔ اس لئے سب سے مقدم یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے پر مباحثہ کیا جائے۔ سخت بحث کے بعد مرزائی مناظر اس بحث کے لئے آمادہ ہوا۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب نے ایک اصول مسلمہ فریقین تحریر فرمایا کہ جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی اہانت کرے یا اون کے معجزات کا انکار کرے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔ مرزائی مناظر نے اس اصول کی تحریزاً تصدیق کی۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب نے وہی دونوں آیات مذکورہ بالا پیش کیں۔ اور مرزا قادیانی کی وہی عبارت ازالہ اوہام سے پڑھ کر سنائی (جو کل ملا کوچان صاحب کے مقابلہ پر پیش کی تھی) اور مکرر سہ کرر پڑھکر نہائت وضاحت سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو مسمریزم شعبدہ اور لہو ولعب لکھکر اون کی توہین اور تذلیل کی۔ جسطرح کفار نے آپکے معجزات کو سحر کہا تھا۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی اون کو مسمریزم اور شعبدہ وغیرہ کہنے کی وجہ سے حسب فرمان خداوندی کافر ہے۔ مرزائی مناظر نے کہا کہ آپ مرزا صاحب کی عبارت نہیں سمجھتے انہوں نے تو ان معجزات کو تسلیم کیا ہے۔ مولوی عبدالجبار صاحب نے فرمایا کہ بیشک لکھا ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ عاجز (مرزا قادیانی) اگر ان کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا"۔ دریں چہ شک۔ کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معجزات کی توہین نہیں؟ منشی عبدالکریم صاحب نے ازالہ کی عبارت اور صاف کرکے نتیجہ نکالا۔ مگر مرزائی مناظر اپنی جگہ سے کب ہٹنے والا تھا۔ یہی کہتا رہا کہ تم مرزا صاحب کی عبارت (اردو) نہیں سمجھتے۔ عجب نظارہ تھا۔

ناظرین! اگر ہم لوگ مرزا صاحب قادیانی کی عبارت مذکور نہیں سمجھتے۔ تو آپ ہی انصافاً بتائیں کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار اور ان کی توہین نہیں؟

اس وقت مرزائی مناظر کی حالت نہایت ہی عجیب تھی۔ ہاتھوں میں رعشہ پڑ گیا۔ منہ خشک اور چہرہ زرد ہو گیا۔ گویا ہوش و حواس باختہ اور بالکل رفو چکر ہو گئے۔

یہ کس مپرسی کی حالت دیگر لاہوری پارٹی کے ایک معزز رکن مخاطب ہوئے مگر نہ بولنے سے بدتر۔ بقول ع

اگر مانند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

چند منٹ میں خاموش ہو گئے۔ گویا دونو پارٹیوں کے حال زار نے فبہت الذی کفر کی عملاً تصدیق کردی اور ہر بار بار قادیان سے کوئی شخص اپنا یہ شعر نہائت رنج و الم کی حالت میں پڑھتا ہوا سنائی دیا ؎

دینہ اپیر دیتا ہے مومن جسے خطاب
نااہل پیروں نے وہ کافر بنا لیا (توضیح مرام)

ہاں یہ بیچارے نہائت حسرت و یاس کے ساتھ زبان حال سے یہ شعر پڑھتے ہوئے جامع مسجد سے رخصت ہوئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

مختصر یہ کہ مباحثہ نہائت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ فللہ الحمد۔

دیگر اسلامی اخبارات سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مضمون کو اپنے اخبارات کے کالموں میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں۔

خادم:-
فیروز الدین جالندھری از پارا چنار علاقہ کورم

[illegible]

[illegible]

فتاوے

س نمبر ۱۹۴ جسطرح سے قربانی کے گائے اونٹ میں ۷ کس داخل ہو سکتے ہیں کیا عقیقے میں بھی ایسا ہو سکتا ہے؟ کہ ۷ کس ایک گائے ذبح کر کے اپنا اپنا عقیقہ ادا کر دیں۔ نیز قربانی اور عقیقہ مشترکہ ایک ہی گائے کا ادا ہو سکتا ہے۔ جواب مطابق سنت ہو۔ (خریدار نمبر ۱۱۰۷ ہوشیارپور)

ج نمبر ۱۹۴ عقیقہ کی بابت حدیث شریف میں یوں ہدایت آئی ہے عن الغلام شاتان یعنی لڑکی سے ایک بکری اور لڑکے سے دو بکرے۔ اس سے تعدد ثابت ہوتا ہے۔ گائے میں حصوں کا جواز میری نظر میں نہیں۔ اللہ اعلم (۱ر لفافہ سے نہیں ملا)

س نمبر ۱۹۵ ہمارے یہاں عرصہ سے تاکیدی نماز جاری ہے۔ کل مصلیوں کے مشورہ سے بطور تعزیر ترک نماز پر فی وقت ایک پیسہ جرمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ ہر جمعہ کو بعد نماز پوچھا جاتا ہے کہ اس ہفتہ میں آپ کی کوئی نماز چھوٹی تو نہیں؟ جب اقرار کر لیا کہ نہیں چھوٹی تو خیر ورنہ فی وقت ایک پیسہ کے حساب سے لے لیا جاتا ہے۔ اگر نہ دے تو بول چال کھانا پینا بند کر دیا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ کاہلی سے دو ایک وقت کی نماز ترک کر دیتے ہیں۔ اور جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ وہ پیسہ مسجد یا کسی کار خیر میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ جرمانہ لینا چاہیے یا نہیں؟ قرآن و احادیث سے جواب دیں۔ (عبدالمجید ضلع الہ آباد ڈاکخانہ کورابگنج موضع خانجہانپور)

ج نمبر ۱۹۵ ایسے امور کی بابت ایک حدیث آئی ہے جس میں فرمایا المسلمون علی شروطہم یعنی مسلمانوں کو اپنی شروط پر عمل کرنا چاہیے۔ انتظام نماز کیلئے اس قسم کے جرمانے اور انکا مصرف بہ نیت نیک جائز ہے۔

س نمبر ۱۹۶ ہم نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کو قربانی کے چمڑے کی جائے نماز اور ڈول وغیرہ بنانا جائز ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس چمڑے کی قیمت سے کپڑے کی جائے نماز یا لوٹے وغیرہ کا ڈول خرید کر یا مرمت مسجد کے لئے مسجد میں قیمت رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا (” ”)

ج نمبر ۱۹۶ چمڑہ قربانی کے لئے تو صاف حکم ہے کہ مساکین کو دیدو۔ اس کے خلاف مجھ کو کوئی حکم یاد نہیں۔ کسی صاحب کو یاد ہو۔ تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۱۹۷ چند آدمیوں نے قربانی کے لئے چند جانور جدا جدا خرید کئے قیمت میں سب کم و بیش ہیں اور کل جانور دیکھنے میں بجا بہ ہموزن معلوم ہوتے ہیں۔ اور کل ایک جنس ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جن کی قیمت زیادہ صرف ہوئی ہے۔ انکو کچھ ثواب زیادہ ملیگا۔ یا برابر؟ (” ”)

ج نمبر ۱۹۷ حد اعتدال میں جتنی چیز اچھی ہوگی۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ +

(۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۸ ہر گھر پر ایک جانور کی قربانی واجب ہے۔ ہر گھر سے کیا مراد ہے اور ایک جانور کا کیا مطلب ہے؟ (کیا ایک گائے یا ایک بکرا) کیا وہ شخص جسکو اللہ پاک نے وسعت دی ہے گھر کے ہر ایک شخص کی طرف سے ایک ایک جانور کی قربانی کرا سکتا ہے؟ اگر صرف ایک ہی جانور گھر بھر کی طرف سے قربانی کرے تو کیا گھر کے ہر ایک شخص کو اس کے فرض سے سبکدوش کرنے کے لئے یہ کافی ہوگا۔ اور کوئی حق شرعی اوس پر باقی نہیں رہ جائیگا۔ (راقم خریدار ۱۴۳۴)

ج نمبر ۱۹۸ حدیث شریف کے مطابق تو یہی حکم ہے کہ فی گھر جسکا کھانا ایک جگہ پکتا ہو۔ ایک قربانی ہے۔ فی کس دینا اسکی مرضی پر ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۹ ایک شخص دیندار اپنے سالانہ زکوٰۃ کے روپیہ میں سے اخبار اہل حدیث عام مسلمانوں کو سنانے اور توحید و سنت پھیلانے کے واسطے اپنے نام پر جاری کراتا ہے۔ آیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (خریدار اخبار نمبر ۶۰۹۷ از قصبہ کالا ضلع جہلم)

ج نمبر ۱۹۹ کسی غریب کے نام پر جاری کرادے تو جائز ہے۔ اپنے نام پر نہیں

(داخلہ غریب فنڈ نہیں آیا)

س نمبر ۲۰۰ ایک موضع میں دو مسجدیں ہیں ایک کم سے کم ۱۰۰ برس سے قائم ہے۔ اور کچھ مدت تک اسی میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ اور ابتک اس کے قرب و جوار کے لوگ نماز پنجگانہ پڑھا کرتے ہیں۔

دوسری عرصہ ۲۰ سال سے قائم ہے اور اس میں بھی اس کے قریب کے لوگ بلکہ کچھ زیادہ مجمع سے نماز پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ اور جمعہ کی نماز بھی تمام مسلمانان قریہ ابھی ۳۰ سال کی قائم شدہ مسجد میں اکٹھا نماز پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ اسی مدت میں جب سے یہ مسجد قائم ہوئی۔ مگر از راہ نفسانیت ایک صاحب نے ۱۰۰ سالہ مسجد میں چند مسلمانوں کو چھوڑ کر جمعہ قائم کر رہے ہیں اور ایک جمعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ جو لوگ اس ۳۰ سالہ مسجد کے سرپرست تھے۔ انہوں نے اس میں پڑھا اور کچھ لوگ نفسانیت سے ۱۰۰ سالہ مسجد میں پڑھا۔ گویا ایک موضع میں دو جمعہ ہوئے۔ موضع مذکور کے سب مسلمان اہلحدیث ہیں آیا ایک موضع میں دو جمعہ ہو سکتی ہیں اور زیادتی کسطرف ہے؟ (محمد شفیع موضع برہٹہ ضلع گونڈہ اودھ)

ج نمبر ۲۰۰ اگر بغیر کسی خرابی اور فساد کے جمعہ متعدد جگہ ہو تو میری ناقص علم میں منع نہیں۔ بعض جگہ طبائع میں اتنا اختلاف ہوتا ہے کہ ایک جگہ جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ ایسے موقع پر بحکم اصلاح لہم خیر۔ علیحدگی ہی میں اصلاح ہوتی ہے۔

(داخلہ غریب فنڈ نہیں آیا)

لغات القرآن۔ جملہ الفاظ قرآن کے معانی مع مختصر قواعد صرف و نحو عربی۔ قیمت ۸/ منیجر

مُلکی مطلع

ہند اور آئرلینڈ

جب سے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے ہندوستان کے متعلق تقریر کی ہے کہ ہندوستان کی اصلاحات آزمائشی طور پر دیگئی ہیں تب سے ہندوستان میں سخت بے چینی بلکہ مایوسی کی لہر چل رہی ہے اسلئے ہم اپنے ناظرین کو بتانا چاہتے ہیں کہ مایوسی کی جگہ نہیں۔ بلکہ ہمت کی جگہ ہے۔ اسکی تفصیل کے لئے آج ہم آئرلینڈ کی مختصر تاریخ بتاتے ہیں۔ تاکہ ہندوستانیوں کو معلوم ہو سکے کہ ہمارے سامنے ایک بڑی زبردست قوم (آئرش) ہے۔ جو ہماری طرح آزادی کی خواہشمند تھی۔ اسکو اپنے مقصد میں کتنی دیر لگی اور کیا کیا مشکلات پیش آئیں۔

آئرلینڈ ۱۱۶۹ء میں انگلستان نے فتح کیا تھا اس سے پہلے وہ قبائل کی صورت میں آزاد تھا۔ اس کے بعد آئرلینڈ نے کیا کیا اور انگریزی حکومت نے اس کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے؟ تاریخ انگلستان ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔

آئرلینڈ کی قوت توڑنے کو ۱۳۶۷ء میں شاہ اڈورڈ سوم کے زمانہ میں انگلستان نے یہ قانون پاس کیا کہ آئرلینڈ میں کوئی انگریز آئرلینڈ کی زبان نہ بولے۔ نہ اون کی پوشاک پہنے۔ نہ انگریزی وہاں شادی کریں۔ نہ آئرش لوگ کسی انگریز بچے کو متبنّیٰ بنائیں۔ آئرشوں کے یہانتک سختی کیگئی کہ انگریزی ملک میں اپنی آئرش زبان نہ بولیں۔ یہ قانون جہانتک سخت ہے۔ دیکھنے میں اتنا نہیں جتنا عمل میں ہے۔ اس قانون سے بھی آئرش لوگ اپنے مقصد کے اظہار سے نہ رکے۔ بلکہ ہر حال میں آزادی آزادی کی آواز اٹھاتے رہے تو ۱۴۹۴ء میں ہنری ششم کے زمانہ میں ایک قانون پاس ہوا کہ تمام رعایا بجائے پوپ کے بادشاہ انگلینڈ کو مذہبی پیشوا تسلیم کریں۔ آئرلینڈ کے لوگ چونکہ کیتھولک تھے جو پوپ ہی کو روحانی بادشاہ جانتے تھے۔ انکو یہ منظور نہ ہوا۔ تو اون پر فوجکشی کیگئی۔ ۱۰ سال تک لڑائی ہوتی رہی۔ بعد فتح کے سخت احکام جاری کئے گئے۔ کہ آئرش سردار

(۱) انگریزی خطاب قبول کریں۔

(۲) لڑکوں کو انگریزی پڑھادیں۔

(۳) خراج ادا کریں۔

(۴) انگریزی زبان بولیں۔

اِن احکام کی تابعداری آئرش لوگوں پر جیسی کچھ ناگوار تھی وہی جانتے ہونگے۔ اس کے بعد حکم جاری ہوا کہ ہر گرجا میں انگریزی زبان میں دعا پڑھی جائے آئرش لوگ اس سے پہلے لاطینی زبان میں دعائیں پڑھتے تھے۔ یہ بھی اون کو ناگوار ہوا۔ مگر اپنے مقصد میں لگے رہے۔ ذرہ بھی سست نہ ہوئے ۱۶۰۸ء میں آئرش لوگوں کی بہت سی اراضی ضبط کر کے انگریزوں کو دیگئیں۔ اور آئرش لوگوں کو مزارع بنایا گیا۔ جس سے غرض اونکی قوت شکنی تھی۔ مگر اونکا جوش اور زیادہ ہوا۔ آخر آئرش نے ۱۶۴۱ء میں بغاوت کر دی۔ جو ۱۶۴۹ء میں کہیں جا کر فرو ہوئی۔ پھر ۱۶۷۳ء میں قانون پاس کیا گیا۔ کہ ممبر پارلیمنٹ بننے کے لئے ضروری ہے کہ بادشاہ کو اپنا مذہبی پیشوا جانے۔ آئرش لوگ چونکہ رومن کیتھولک تھے۔ اور بادشاہ پروٹسٹنٹ تھا۔ اسلئے انہوں نے پارلیمنٹ کی ممبری سے دستبرداری قبول کی۔ مگر مذہب کے خلاف شرط کو تسلیم نہ کیا۔ ۱۷۷۸ء میں انگلستان کی فرانس سے جنگ چھڑ گئی جس میں اندیشہ تھا کہ فرانس آئرلینڈ پر حملہ نہ کر دے اس لئے انگلستان نے از راہ دور اندیشی آئرلینڈ میں ۴۰ ہزار فوجی والنٹیر بھرتی کئے۔ جو آگے چلکر بجائے انگلستان کے آئرلینڈ کو مفید ثابت ہوئے ۱۷۸۲ء میں امریکہ کی بغاوت فرو کرنے کے لئے انگلستان فوج پر فوج بھیج رہا تھا۔ کہ عین اُس وقت آئرش لیڈروں نے سر اٹھایا اور انہی چالیس ہزار والنٹیروں نے اپنے لیڈروں کا ساتھ دیا۔ تو انگلستان کے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۸۳ء میں امریکہ آزاد ہوا۔ اور آئرلینڈ کا مطالبہ بھی مانا گیا۔ جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ آئرلینڈ کے اخراجات کے بل آئرش پارلیمنٹ خود منظور کیا کریگی ۱۷۹۳ء میں فرانس میں شخصی حکومت سے جمہوریت قائم ہوئی جس میں آئرلینڈ نے فرانس سے ہمدردی کی۔ جس کے عوض میں فرانس نے آئرلینڈ کو عوض آزار کی ٹھیرائی چنانچہ آئرلینڈ میں ایک عام شورش مچگئی۔ سرکاری وفاداروں اور فوجی لوگوں کو سخت بے عزت کیا گیا ۱۸۱۵ء میں درآمد غلہ پر سخت پابندی کیگئی۔ جسکا اثر آئرلینڈ پر بہت برا پڑا ۱۸۴۳ء میں آئرش لوگوں نے ایک سوسائٹی فینن کے نام سے قائم کی۔ جس کا مقصد آئرلینڈ کے لئے بزور آزادی حاصل کرنا تھا۔ اسی پارٹی کی کوششوں سے ایکٹ مزارعان منسوخ ہوا۔ جس سے آئرش مزارعان کی حالت سنور گئی ۱۸۷۹ء میں آئرش قوم نے اپنے ایک لیڈر مسٹر پارنل کی سرکردگی میں حلف اٹھایا کہ ہم آزادی ضرور حاصل کرینگے جسکی صورت انہوں نے وہی اختیار کی۔ جو شیخ سعدی مرحوم نے بتائی ہے ؎

دو برنج جنگ کنند خانہ ہنر گر

انگلستان کی دو پارٹیوں لبرل اور کنسرویٹو میں مخالفت رہتی۔ دونوں پارٹیوں کو کسی تیسری پارٹی کی مدد کی ضرورت رہتی۔ جو پارٹی ان کو آزادی میں مدد دینے کا وعدہ کرتی اوسکو یہ مدد دیتی۔ یہانتک کہ مشہور وزیر گلیڈسٹون آئرش لوگوں کی مدد سے تین بار وزیر اعظم منتخب ہوتا رہا۔ غرض اسی طرح شطرنج کی چالیں ہوتی رہیں۔ انگلستان کسی طرح نہیں چاہتا تھا کہ اس کے قریب کا جزیرہ خود مختار ہو کر اس کے لئے بغلی گھونسہ یا پسلی کا کانٹا بنے۔ مگر آئرش لوگ بھی ٹھان چکے تھے ؎

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید

جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار آئرش ہوم رول لیا

پیش ہو کر دار العوام میں پاس ہو گیا تھے میں ۱۹۱۴ء میں یورپ کی جنگ عظیم شروع ہو گئی جس کی وجہ سے یہ بل مکمل پاس ہونے سے ملتوی ہو گیا بے صبر آئرش لوگوں نے عین ایام جنگ میں ماہ اپریل ۱۹۱۶ء بغاوت کر دی۔ جس کے دبانے میں انگلستان کو بہت تکلیف ہوئی۔ بغاوت تو دبا دی گئی مگر غرض پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ جنگ میں جبری بھرتی کا قانون آئرلینڈ نے نہ مانا۔ صاف کہہ دیا کہ ہم جرمن کے مقابلہ میں نہ لڑینگے۔ بعد اختتام جنگ انگلستان نے حسب معمول لیت و لعل کی مگر آئرش نے اپنی ہمت کو کسی طرح سست نہ کیا۔ وہ برابر کام میں لگے رہے۔ گورنمنٹ کو بہت سخت پریشان کیا۔ کئی ایک قابل ترین افسروں کو چلتی موٹروں میں قتل یا زخمی کیا۔ ہر طرح سے بد امنی پھیلائی۔ یہانتک کہ ۲۰ اگست ۱۹۲۱ء کی بابرکت تاریخ کو وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے جو مسودہ لکھا۔ اس کے چند فقرے یہ ہیں:۔

گورنمنٹ نے آئرلینڈ کو قومی ہستی کے برابر پورا اختیار دینے کی تجویز کی ہے۔ اس کی اپنی زبان اپنی ملکی زندگی ہوگی ٹیکس اور مالی حالت پر پورا پورا اختیار ہوگا۔ صرف اتنی پابندی ہوگی۔ کہ جہاں تک ممکن ہو برطانیہ کے ساتھ آزاد تجارت رہیگی۔ آئرلینڈ کو تعلیم، اراضی، زراعت، مزدوری، صنعت حرفت، صحت رعایا، بود و باش اور حفاظت ملکی پر پورا پورا اختیار ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

جو آئرلینڈ کسی زمانہ میں ہندوستان کی طرح پامال اور غلام تھا۔ آج وہی آئرلینڈ ہے کہ اس کا نام آزاد آئرلینڈ ہے۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ کتنی صدیوں کی لگاتار محنت ہے اور کتنی [illegible] کو قربان کرنے سے یہ بات حاصل ہوئی۔ اسکا اندازہ ہماری اس ساری تقریر سے ہو سکتا ہے۔

ہندوستان اس کے مقابلہ میں ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ

"کے آمدی و کے پیر شدی"

جمعہ جمعہ آٹھ روز ابھی اس کو پیدا ہوئے گزرے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت میں اس نے کیا کیا مصائب جھیلے ہیں؟ اس کا اندازہ تو ہم کر نہیں سکتے۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بقول

تا خاک ترا کوزہ نہ سازند کلالاں
ہرگز بلب لعل نگارے نہ رسی

ابھی سے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں بلکہ ابھی اس آواز کا موقع ہے کہ

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

مجلس خلافت ہند کی مجلس تحقیقات خلاف ورزی قانون کا دورہ

مجلس تحقیقات خلاف ورزی قانون متعینہ کردہ مجلس خلافت ہند نے دو دن کلکتہ میں شہادتیں قلمبند کیں۔ اور کلکتہ سے ارکان مجلس عازم آسام ہوئے سلہٹ اور کومیلہ تشریف لے گئے سلہٹ آسام کی مکمل تحقیقات کی گئی چونکہ سلہٹ اور ملحقہ علاقے میں قانون امتناع انعقاد مجالس باغیانہ کا نفاذ ہے۔ اس لئے کوئی جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔ ارکان مجلس نے دفتر مجلس خلافت کا معائنہ کیا۔ "مدر لینڈ" کے اڈیٹر مہتمم اور ارکان علماء کی طرف سے ارکان مجلس کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جناب مظہر علی صاحب نے موزون الفاظ میں جواب سنایا۔

کومیلہ میں مشرقی بنگال کے گواہوں کی شہادتیں قلمبند کیگئیں۔ کلکتہ واپس آکر کارکنان مجالس صوبہ و شہر کے خیالات ضبط تحریر میں آئے۔ مولانا عبد الماجد صاحب نے کومیلہ میں علمائے آسام کے اجلاس میں تقریر کی۔ آجتک یہ حضرات خاموش ناظر بنے ہوئے تھے۔ لیکن مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی کی خطابت اور قادر الکلامی سے انہوں نے حضرت مولانا کے ہاتھ پر بیعت کی کہ اب سرفروشانہ خدمات انجام دینگے۔ اور اسلام کی خدمت اور اپنے فرائض پورے کرینگے جنکے انصرام سے آپ تک غافل رہے ہیں۔ کومیلہ میں جلسہ ہائے عام منعقد ہوئے۔ ارکان مجلس نے تقریریں کیں۔

۱۵ اگست کی صبح کو ارکان مجلس بانکی پور پہونچے ہیں۔ کل رات بریلی تشریف لے جائینگے۔ اور ڈیڑہ دون میل کے ذریعہ سے ۱۷ اگست کو بریلی پہونچیں گے۔ ۱۹ کو عازم دہلی ہونگے۔ آسام جانے سے پہلے نواب اسمٰعیل خاں صاحب مجلس میں شریک ہو گئے تھے۔

مُوئے پہ دُرّے

موپلوں پر آفت آسمانی

کالیکٹ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جولائی کے آغاز سے تعداد اموات میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً موپلوں کے علاقوں میں تو کہرام مچا ہوا ہے۔ حکام حیران ہیں کہ وجہ کیا ہے۔ آخر میونسپلٹی کے ہیلتھ افسر نے ایک بیمار کا تھوک ملاحظہ کیا ہے۔ اور کنگس انسٹیٹیوٹ میں اس کا طبی معائنہ کرنے کے بعد یہ معلوم کیا ہے۔ کہ طاعون کے جراثیم موجود ہیں۔ چنانچہ قصبہ کو طاعون زدہ علاقہ قرار دیا گیا۔ ٹیکہ لگانے۔ صفائی کرانے۔ اور چوہوں کو مارنے کا کام نہایت شد و مد سے شروع کر دیا گیا۔ لیکن مکانوں کو خالی کرانا بعید از امکان نظر آیا۔ جولائی سے اب تک ایک سو سے کچھ زیادہ افراد بیمار ہوئے۔ اور نوے کے قریب اموات ہوئی ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وبا کی روک تھام ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نمونیا پلیگ تو بتدریج کم ہو رہی ہے۔ لیکن گلٹی والی طاعون زوروں پر نظر آتی ہے۔

متفرقات

حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل خریداران کی قیمتیں ماہ ستمبر میں ختم ہیں۔ براہ مہربانی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر پیشگی ارسال کریں یا بصورت عدم خریداری دفتر کو اطلاع دیں۔ فقط (مینیجر)

۷۳۵ - ۱۹۲۰ - ۲۰۵۳ - ۲۳۸۰ - ۲۶۹۹ - ۲۹۱۷ -
۳۰۹۴ - ۳۷۰۹ - ۳۷۱۸ - ۳۷۲۰ - ۳۷۴۷ - ۳۸۴۸
۳۸۹۶ - ۳۹۰۵ - ۴۰۸۵ - ۴۱۸۲ - ۴۳۴۳ -
۴۳۴۸ - ۴۴۱۳ - ۴۸۲۹ - ۴۹۵۲ - ۴۹۹۶ -
۵۰۷۰ - ۵۲۱۳ - ۵۹۱۱ - ۵۹۱۳ - ۵۹۲۱ - ۵۹۲۳ -
۵۹۲۹ - ۵۹۳۵ - ۵۹۴۰ - ۵۹۴۳ - ۵۹۴۸ -
۵۸۷۹ - ۵۹۱۱ - ۵۹۴۳ - ۵۹۷۱ - ۶۱۶۹ -
۶۱۷۸ - ۶۱۸۸ - ۶۱۹۶ - ۶۲۰۵ - ۶۲۰۸ - ۶۲۱۱ -
۶۲۵۰ - ۶۲۷۷ - ۶۲۹۲ - ۶۳۳۲ - ۶۳۷۹ -
۶۴۱۸ - ۶۴۱۹ - ۶۴۲۴ - ۶۴۲۵ - ۶۵۷۷ -
۶۵۸۱ - ۶۵۸۳ - ۶۶۰۰ - ۶۶۰۱ - ۶۶۰۳ - [illegible]
۶۶۱۰ - ۶۶۱۲ - ۶۶۱۳ - ۶۶۱۵ - ۶۶۱۸ - ۶۶۱۹ -
۶۶۲۱ - ۶۶۲۲ - ۶۶۲۵ - ۶۶۲۸ - ۶۶۲۹ -
۶۶۳۵ - ۶۶۳۶ - ۶۶۳۹ - ۶۶۵۱ - ۶۶۵۲ -
۶۶۵۳ - ۶۶۷۹ - ۶۶۹۶ - ۶۸۶۶ - ۶۸۶۸
۶۸۷۰ - ۶۸۷۱ - ۶۸۷۴ - ۶۸۹۳ - ۶۹۰۳ -
۶۹۰۷ - ۶۹۰۸ - ۶۹۰۹ - ۶۹۱۰ - ۶۹۱۹ -
۶۹۲۷ - ۶۹۲۹ - ۶۹۳۰ - ۶۹۳۶ - ۷۰۰۷ -

غریب فنڈ

۲۳۴۸ - ۴۳۱۲ - ۶۱۷۵ - ۶۵۸۶
۶۵۸۷ - ۶۵۸۸ - ۶۵۸۹ - ۶۵۹۰
۶۵۹۱ - ۶۵۹۲ - ۶۵۹۳ -

بہی خواہان کی خدمت میں اپیل

بارہا لکھا گیا کہ زمانہ کی سیاسیات کی وجہ سے مذہبی تحریکات کو ضعف پہونچ رہا ہے۔ اہلحدیث بھی ایک مذہبی اخبار ہے اس لئے لازمی ہے۔ کہ اس کی اشاعت بھی متنزل ہو۔ لہذا بہی خواہان اہلحدیث کو توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ اخبار اہلحدیث کی ہستی قائم رہے بیسال بھر کی کوشش سے ایک دو خریدار پیدا کر دینے کیا مشکل ہیں۔

امرتسری نزاع

کا اشتہار جسکی بابت کسی گذشتہ اہلحدیث میں اعلان کیا تھا۔ کہ جہاں ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کارڈ لکھکر منگا لیں۔ چنانچہ جس جس صاحب نے طلب کیا۔ اون کو بھیجا گیا۔ مگر بعض صاحب فریق ثانی کا اشتہار بھی دفتر ہذا سے طلب کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ وہ اشتہار ہمارے پاس نہیں۔ انہوں نے شہر میں بہت کم شائع کئے تھے۔ شائد اسلئے کہ اصل واقعہ سے واقف تھے۔ جو غلط بیان کیا گیا۔

قرآن شریف دیا گیا

روشن دین طالبعلم سائل ساکن سانبہ ضلع جموں کی درخواست پہ قرآن شریف از جانب جناب حاجی سیٹھ سلیمان عبدالواحد صاحب بمبئی دیا گیا۔ جزاہم اللہ۔

پیر جماعت علی کی بیعت جائز نہیں

اس عنوان کا ایک طولانی اشتہار میسور سے ہمارے پاس پہونچا ہے۔ جو وہاں کے حنفی لوگوں نے پنجاب کے پیر حافظ جماعت علی علی پوری کے واقعات (غیر محرم عورتوں کو بے پردہ دیکھنا۔ اور ان سے بغیر کسی حجاب یا ذریعہ کے رو در رو بیعت لینا اور درود یوں پڑھوانا اللھم صلے اللہ علی محمد وعلے مرشدنا جماعت علی وغیرہ) لکھکر علماء اسلام سے فتوے حاصل کیا ہے۔ اور اشتہار کی صورت میں شائع کیا ہے۔ واقعات کا علم اللہ کو ہے یا دیکھنے والوں اور شائع کرنیوالوں کو ہوگا۔ مشتہر کا نام لکھا ہے عبدالقادر ساکن میسور ہے۔

تلاش دوست

عرصہ چھ ماہ سے میرے دوست مولوی خدا بخش مفقود الخبر ہیں۔ آپکا حلیہ یہ ہے۔ بھاری اور لمبا قد سر کے بال لمبے داڑھی مختصر عمر قریباً ۳۳ سال۔ رنگ گندم گوں۔ نیز عبداللہ طالب علم کا پتہ بھی مطلوب ہے۔ حلیہ قد درمیانہ۔ رنگ گندم۔ عمر قریباً ۲۰ سال۔ اگر کسی صاحب کو ان صاحبان کا پتہ معلوم ہو تو مفصل تحریر کریں۔

المستخبر ابوالفضل محمد دین قریشی دہلی پھاٹک حبش خاں مسجد حضرت میاں صاحب مرحوم۔

سرداری صوبہ بہار

اس ہفتہ بھی کئی ایک خط اس امر کے متعلق آئے ہیں۔ بعض احباب سخت متقاضی ہیں کہ سب خطوط شائع کئے جاویں۔ خاکسار اڈیٹر ان خطوط کو شائع کرنا فساد کا موجب جانتا ہے۔ لہذا ان صاحبوں کی تعلیم حکم سے قاصر ہے۔ اگر وہ صاحب اون خطوط کی اشاعت ضروری جانتے ہیں۔ تو ان کو اختیار ہے کہ بطور اشتہار شائع کر دیں۔

درخواست تفسیر

کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھکو تفسیر ثنائی اردو مرحمت کریں۔ (حاجی) حسن خان واعظ اسلام جہیندہ ڈاکخانہ سہابور ضلع مظفر پور

تقریظات

تجارت کی کتابیں۔ تجارت کے اصول۔ تجارت کے متعلق ہدایات طریق کار فن اشتہار اور خطوط نویسی وغیرہ کل امور درج ہیں۔ پہلی کتاب عرصہ ہوا پہلے شائع ہو چکی ہے اب دوسری۔ تیسری اور چوتھی شائع ہوئی ہے قیمت علی الترتیب عہ ۱۲/ چوتھی کی قیمت مرقوم نہیں غالباً عہ ہوگی۔ ملنے کا پتہ۔ محمد انوار ہاشمی مالک نظامیہ دارالاشاعت دہلی۔

کلید مراد

ضروری دعاؤں کا مجموعہ مع اردو ترجمہ قیمت ۸/ پتہ مذکورہ بالا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب کتابوں کا بہت عمدہ۔

آنہ فنڈ

مندرجہ سابقہ میزان ۹ روپے ۹ پائی مرسلہ مولوی ابراہیم صاحب کو ٹڈیہ۔ رفیع الدین از گیا ۸/ سید غلام رسول بڑیالہ ضلع فیروزپور ۸/ محمد یوسف سوداگر کلکتہ عہ مرسلہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۲/ کل میزان للعہ ۹ پائی۔

بیت المال

سابقہ مندرجہ میزان ۱۳ ۔ از محمد صدیق صاحب چوہڑکانہ برائے یتامیٰ فنڈ عام

میزان کل [illegible]

انتخاب الاخبار

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش کا وقت آگیا

توقع کی جاتی ہے کہ ایشیائے کوچک میں ترکوں اور یونانیوں کی جنگ شروع ہو جائیگی۔ چنانچہ قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا انگورہ سے محاذ جنگ کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ اطلاعات آمدہ از ایتھنز سے بھی اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ کہ تھریس میں فوجی نقل و حرکت کا آغاز ہو چکا ہے اور دو نئے ڈویژن محاذ جنگ میں جا پہونچے ہیں۔ جنرل ہیڈ بانستی کمانڈر اعظم یونان افواج مقیم تھریس کے ساتھ ہے۔ اور علاقہ عموی سرحد کے قریب جا پہونچا ہے۔ جہاں ایک عام جارحانہ کارروائی کی تیاری کی جا رہی ہے۔ قسطنطنیہ میں بڑی تشویش پھیل گئی ہے۔ اتحادیوں کے افسران اعلیٰ نے ان امور کی طرف یونان کو توجہ دلائی ہے۔

بالشویکوں نے تین انگریزی جہاز پکڑ لئے

ایک پیغام برقی مظہر ہے کہ بالشویکوں نے تین برطانی جہازوں پر بمقام بالٹوم قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جہاز پہلے روسیوں کے تھے۔ برطانی بیڑے کے چند جہاز باطوم جا رہے ہیں۔ برطانی سوداگروں نے باطوم سے ہر قسم کی تجارت بند کر دی ہے۔

ترکان احرار کی مدد کیلئے افغانی فوج

سُنا گیا ہے کہ احمد ایوب خان صاحب دوبارہ علاقہ سرحد میں تشریف لائے ہیں۔ اور جمال پاشا کی سرکردگی میں ایک فوج مرتب کرنے والے ہیں۔ جو ترکان احرار کی امداد کے لئے اناطولیہ جائیگی۔

یونانیوں کو ۶ میل باہر نکالدیا گیا۔

بوجوہ چند در چند جھگڑے واقع ہونے کی توقع نہیں تھی۔ منطقہ غیر جانبدار کے متعلق عہد نامہ پر دستخط نہیں ہو سکے تھے۔ مگر اب یونانی اور اتحادی کمیدانوں کے درمیان سمجھوتہ ہو کر یہ قرار پا گیا ہے۔ کہ موجودہ حد فاصل سے ۶ میل باہر یونانی فوجیں نکال دی جائیں۔ چنانچہ یونانی افواج کا بہت سا حصہ خط میدیا درودستو کے باہر ہٹا دیا گیا ہے

اصحد کے قریب ترکی افواج کا عظیم اجتماع

اخبار شکاگو ٹریبیون کا نامہ نگار مقیم آستانہ مظہر ہے کہ انگورہ کی مراسلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ۶ ہزار قومی افواج کا اصحد کے قریب اجتماع ہوا ہے اور اشقودرہ کی جانب فوجی نقل و حرکت کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ اگر یونانیوں نے تھریس کی سرحد کو عبور کر لیا تو برطانوی صدر مقام میں صورت حال کی نزاکت پر غور کیا جائیگا۔

سعد زاغلول پاشا سخت بیمار ہیں

مصر میں صورت حالات کی نزاکت کو مدنظر رکھکر حکومت پہ بیحد زور دیا گیا ہے کہ آئرلینڈ کی نظیر پر عمل کرے۔ سعد زاغلول پاشا و دیگر قوم پرستوں کو اسیری جزیرہ سشیلز سے رہائی بخشے۔ اور مصریوں کو انتخاب حکومت کے لئے آزادی عطا کرے۔ سعد زاغلول پاشا کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ سخت علیل ہیں۔ اور اگر ان کا خدا نخواستہ انتقال ہو گیا۔ تو تمام مصر کرۂ نار بنجائیگا۔

اخبار مانچسٹر گارڈین کا بیان ہے کہ حکومت کے حل مشکلات کا یہی سب سے آسان طریقہ ہے۔ کیونکہ اس کی لغو حکمت عملی سے تمام کام بند پڑے ہیں۔

تبت پر نظر عنایت

ڈاکٹر سوین ہیڈن آئندہ سال اپنی چھٹی سیاحت تبت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ ہوگی۔ اور تجویز کیا گیا ہے کہ چین ہو کر تبت جایا جائے۔ اس سیاحت کو چار سال لگیں گے۔

پولینڈ میں مہلک حادثہ

ڈنبرگ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ کے طیارہ خانہ واقعہ پوزگ میں بمباری کی نمائش جاری تھی۔ اتفاق سے ایک بم تماشائیوں کے مجمع میں آپڑا دس آدمی ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔

جرمنی کو فرانس کی دھمکی

نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ۱۷ اگست کے اجلاس میں کمیشن تاوان نے بلا حصول ضمانت جرمنی کو مہلت عطا کر دی۔ تو وزارت فرانس اس فیصلہ کو تسلیم نہ کریگی۔ اگر وہ فیصلہ صوری یا معنوی طور پر عہد نامہ کے منافی ہوا۔ مثلاً اگر اس میں اس امر کے اعلان سے انکار کر دیا کہ جرمنی پابندی شرائط سے قاصر رہا۔ فرانسیسی وزارت اپنے طرز عمل میں آزاد رہیگی اور اگر ضروری سمجھا جائیگا تو اپنی مرضی سے مالی و اقتصادی نگرانی کرنے کے لئے جرمنی میں کارروائیاں کریگی۔

شاہی اخراجات میں ۱۰ ہزار پونڈ سالانہ کی کمی

شاہ انگلستان خاندان شاہی کے اخراجات میں کمی کرنے کی تجویز سوچ رہے ہیں آپنے اپنے مصارف خاصہ میں بھی بہت کچھ تخفیف کر دی ہے۔ ۱۰ ہزار پونڈ سالانہ کی کمی کی جائیگی مگر گھوڑ دوڑ کا اصطبل قائم رہیگا۔

مومیائی

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو۔ اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۵ مع محصولڈاک بمالک غیر سے محصول علاوہ۔

اطلاع مومیائی کے متعلق ہمارے پاس ہزارہا شہادات موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش یہاں درج نہیں ہوسکتیں۔ ناظرین ملاحظہ کرنا چاہیں تو ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھکر فہرست شہادات مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

سودیشی بیڑیاں

سودیشی بیڑیوں کے اعلیٰ اور نفیس اقسام کی ساخت کی وجہ سے خصوصیت کیساتھ ہماری اور ہماری کارخانہ کی شہرت ہے۔ خوشبودار، کرڈی، گلابی وغیرہ تخمیناً چالیس اقسام کی بیڑیاں ہمیشہ تیار رہتی ہیں۔ جو سگریٹوں سے بدرجہا بہتر ہیں اگر تفصیل معلوم کرنی ہو۔ تو ہمارے کارخانہ سے فہرست مفت طلب فرما کر ملاحظہ کریں یا خط و کتابت کریں۔ علاوہ اس کے ہر طرح کے نمونہ اور فرمائش کے مطابق فی الفور بیڑیاں تیار ہوکر روانہ ہونگی

ملنے کا پتہ:۔

شیخ محمد و محمد ابراہیم بیڑی فیکٹری

اسٹیشن وڈاکخانہ جھاجھا ضلع مونگھیر

تریاق دمہ

امراض مہلکہ میں سے ایک مرض مہلک دمہ کا بھی ہے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں، وہی خوب جانتے ہیں کہ اُن پر کیا کچھ گذرتا ہے۔ نہ رات کو چین، نہ دن کو قرار کی شکل نظر آتی ہے۔ علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر صحت کی صورت نمودار نہیں ہوتی اور قبر یاد آنے لگتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس دوا کے ۱۵ روز تک استعمال کرنے سے کیسا ہی مزمن پرانا بلغمی دمہ ہو۔ بالکل کافور ہوجاتا ہے۔ اور لطف یہ کہ پھر کبھی دوبارہ نہیں ہوتا۔ ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ دوا کے روانہ ہوتا ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ دوا کشتہ جات کی قسم سے نہیں ہے۔ بلکہ نباتاتی دواؤں سے بنائی گئی ہے قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ **عبد الجبار** مدرسہ دار الحدیث محلہ خندق

شہر میرٹھ

یہ کتابیں ضرور منگوا لیجئے

سوانح عمری استاد پنجاب مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی نہایت عجیب و مفید کتاب ہے جلد منگوا کر پڑھیے ۱۲؍ علوم القرآن بینظیر کتاب عہ پیارے نبی کے پیارے حالات عہ فلسفہ اسلام عہ تذکرہ احرار ۱۲؍ کلام الہ آبادی ۸؍ مسدس حالی علی ۱۲؍ علامات قیامت ۸؍ تاریخ حریت ۳؍ روایات اسلام ۴؍ فتح قسطنطنیہ عہ لمعات روحانی ۴؍ جذبات احرار ۴؍ پتہ

ایم عبد المجید خادم مہتمم حمیدیہ بک ایجنسی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

پنجابی سرمہ حضرات! یہ کوئی بازاری یا اشتہاری سرمہ نہیں ہے بلکہ قیمتی اجزا سے مرکب اور ایک ولی اللہ کا بتایا ہوا ہے وصف۔ جالا۔ غبار۔ پڑوال۔ سرخی۔ اور آنکھوں سے پانی بہنے پر از حد مفید ہے تجربہ شرط ہے کئی تصدیقیں اور شہادتیں موجود ہیں آپ بھی منگوا کر آزمائیں قیمت فی شیشی عہ محصول ۵؍

دفتر پنجابی جنتری سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرہ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہورہی ہیں۔ آدھ آنہ کی ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگالیں۔

شاہی جلاب کی مقبول عام و پسند، ہر دلعزیز، بچوں کے واسطے یکساں مفید، اس کے مانند آسان کوئی دوسرا جلاب نہیں ہوسکتا۔ کسی قسم کی بدبو۔ بدذائقی اسمیں نہیں جسقدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنی ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جائیے۔ بلا تکلیف دست آکر طبیعت صاف ہوجائیگی ایک ڈرام شیشی کی قیمت مع محصول ایک روپیہ آٹھ آنہ

سفوف جریان کی مدتوں کے جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست و چالاک تندرست بنا دیتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ روز کیلئے مع محصولڈاک سے

شاہی چورن کی یا سفوف ہاضم۔ نہایت ہی خوشگوار لذیذ معدہ کی تمام بیماریوں میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک عہ

حب اکسیر اعظم کی سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں میں حب اکسیر کا حکم رکھتا ہے خاصکر ہیضہ کے واسطے اس سے بڑھکر دوسری دوا کوئی نہیں سینکڑوں مایوس العلاج مریض اس کے ذریعہ صحتیاب ہوگئے ہیں ضرور تجربہ کیجئے قیمت فی شیشی مع محصولڈاک عار

المشتہر حکیم **محمد عبد المنان** مالک یونانی شفاخانہ

ڈاکخانہ پھلواری۔ ضلع پٹنہ

دور حاضر کی بہترین تصنیف

اخلاق الکبریٰ

از خواجہ عبد الحی فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ

ضخامت ۴۵۲ صفحات قیمت مجلد عہ (پانچ روپیہ)

غیر مجلد للعہ (چار روپیہ)

یہ کتاب دفتر ہٰذا سے درخواست کرنے پر مصنف [illegible] مل سکتی ہے۔

سیّویاں بنانیکی مشینیں

ایسی مشین میں سیویاں نہایت آسانی سے تیار ہوتی ہیں۔ بچہ بھی بآسانی چلا سکتا ہے۔ طرفہ یہ کہ کبھی نہیں بگڑتی۔ ہر ایک مشین کیساتھ دو عدد چھلنیاں ایک ریک یک ٹی ہوتی ہیں۔ ہمارا مال مقابلۃً مضبوط اور پائدار ہے جو احباب کسی اور دکاندار سے مشین منگاتے ہیں وہ ایکدفعہ ہم سے بھی منگا کر دیا مال کا مقابلہ کرکے دیکھ لیں کہ وزن میں پائداری اور مضبوطی اور خوبصورتی میں ہمارا مال انشاءاللہ سب سے فائق ہوگا پھر قیمت میں سب سے رعایت۔ محصول ذمہ خریدار۔

(۱) مشین ڈبل پائپ والی قطر ۲ انچ فی عدد عہ درجن للعہ
(۲) اوپر سے ڈیڑھ انچ نیچے سے ۲ انچ فی عدد عہ درجن مہ
(۳) مشین قطر ۲ انچ اول نمبر فی عدد عمہ درجن عہ
(۴) مشین قطر ۲ انچ اول نمبر فی عدد عہ درجن عہ
(۵) " " ۱½ " " عہ
(۶) " " سوا انچ " عہ

علاوہ اس کے چاقو نمونہ راجس استرے ہر قسم کی قینچی سرمہ دانی مور چھلی ناخنگیر قفل زنجیر وغیرہ ہر قسم کا مال تیار ہوتا ہے۔

پتہ:- منیجر **قادریہ کمپنی** کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

ہندوستانی ممیرا کا سرمہ

برائے آزمائش مفت منگائیے

صاحبو! ایکدفعہ سرمہ بلاقیمت بلاخرچہ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے جو ہزاروں ہندوستانی بہترین سند ہے۔ پھلی۔ ناخونہ۔ ڈھلکہ۔ غبار۔ آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ گوہانجنی۔ نزلہ کی سرخی۔ ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش۔ روہے۔ رتوندی۔ خشکی چشم۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھندلا۔ آنکھیں صحیح سالم ہونے پر کھائی بینا علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونیکے اسقدر کم کہ بینائی کی سی نعمت کے لئے کسی کو ایک روپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذر سکتا۔

خضاب مقبول عالم یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے۔ جو ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کر دیتا ہے سیاہی دیر پا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے۔

قیمت عہ فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک۔ پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم ادارہ فارمیسی **ہردوئی**

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

خالص چاندی کی ان دلفریب خوشنما عجیب اور متبرک انگوٹھیوں کے چھوٹے سے ہشت پہلو سرخ یا سبز نیلے نگینے پر تمام سورہ قل ہو اللہ شریف بمعہ سفید بخط خوش ہوا اتنی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی (کندہ) ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے اس سے پہلے نفیس اور متبرک تحفہ کبھی نہ دیکھا ہوگا منگائیں اور ہمارے کاغذ کی انگلی کی [illegible] بمطابق اشتہار [illegible] کرکے مع محصول اپنی قیمت منگائیں قیمت فی عدد عہ اپنا نام بھی ساتھ لکھائیں تو عہ اسی قسم کی کلمہ طیبہ یا آیہ کریمہ نصر من اللہ وفتح قریب یا اللہ اکبر یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا حسبی اللہ و نعم الوکیل یا سلام قولا من رب رحیم تحریر شدہ انگوٹھیاں بھیجے ہر ایک کا ہدیہ عہ مع نام عہ محصول ڈاک ذمہ خریدار فرمائش میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ پتہ:-

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت ضلع کرنال شوجراں سٹریٹ

مفت مفت مفت

نصیحت

کسی جگہ سے علاج کرانے سے پہلے گلدستہ بہار عیش ہم سے مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ تاکید مزید۔ ہمارا قدیمی پتہ

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی معالج امراض نہانی۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ چھ جلدیں چھپی تھیں جنمیں سے تین (۲-۵-۶) جلدیں برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت باوجود سخت گرانی سامان طبع کے بالکل معمولی یعنی صرف ایک ایک روپیہ۔ شائقین جلد طلب فرمادیں۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث امرتسر

کی مشہور و معروف فروختنی کتابیں

نور العینین یعنی شیخ حسین صاحب محدث بھوپال یمنی کے فتاوی عربیہ کی پہلی جلد طلبا اور علماء کے لئے معلومات کا ذخیرہ قیمت عہ

اہلحدیث کا مذہب مسائل اختلافیہ کا بیان۔ اور مذہب اہلحدیث کا خلاصہ قیمت ۸ر

خلافت محمدیہ خلافت اربعہ کا ثبوت۔ شیعہ کی تردید۔ ۸ر

تقلید شخصی اور سلفی دونوں مضامین پر عالمانہ بحث۔ تقلید شخصی کا رد قابل دید رسالہ قیمت ۴ر

تعلیم القرآن اسمیں احکام قرآنی کو مختصراً اور عام فہم عبارت میں ترتیب دیا گیا ہے۔ عدیم الفرصت لوگوں کو مفید۔ ۳ر

توحید تثلیث اور راہ نجات تینوں مضمون پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ ۶ر

فتوحات اہلحدیث اسمیں مخالفین کے مقدمات کے فیصلے جمع ہیں جو چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پنجاب۔ بنگال۔ کلکتہ اور پریوی کونسل کی عدالتوں نے اہلحدیث کے حق میں دیئے۔ قیمت ۸ر

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید کتاب۔ قیمت ۸ر

پتہ:- **منیجر دفتر اہل حدیث امرتسر**

Abdul Ghani

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ❊ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ❊

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط!

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر۔ ابو الوفا ثناء اللہ) نمبر ۴۶

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عہ
رؤساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " صہ
ششماہی " عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سیر کشمیر (تحریک اہلحدیث کی ابتدا کشمیر میں)	صفحہ ۱
ملا فقافی جلدی جواب دے	؍ ۴
رسومات بدعیہ و شرکیہ	؍ ۵
اہلحدیث میں نفاق و شقاق	؍ ۶
صورت اسلامی اور داڑھی	؍ ۷
اسلام کی اخلاقی اور تمدنی روح	؍ ۷
تجویز نمبر ۲	؍ ۹
قبریں اونچی بنانا	؍ ۱۰
چند سوال اور انکے جواب	؍ ۱۰
قوم کی بہبودی	۱۱
متفرقات	؍ ۱۳
انتخاب الاخبار	؍ ۱۴
اشتہارات	؍ ۱۵
	؍ ۱۶

سیر کشمیر

تحریک اہلحدیث کی ابتدا کشمیر میں

میں ایک روز اپنے محلے کی مسجد میں بعد نماز بیٹھا تھا کہ ایک معمر آدمی نے باتوں باتوں میں کہا ایک زمانہ تھا کہ مولوی غلام علی مرحوم امرتسری کے پیچھے ہم جمعہ پڑھتے تھے تو ہماری تعداد ۷۔۶ کی ہوتی تھی۔ آج امرتسر میں اہلحدیث کے شمار کی یہ کیفیت ہے

لہ لا یعلم جنود ربک الا ہو

میرا خیال ہوا کہ امرتسر میں تحریک اہلحدیث ایک مضمون لکھکر ناظرین کے سامنے بطور نمونہ پیش کروں تاکہ دوسرے مقامات والے بھی اپنے اپنے ہاں تحریک اہلحدیث کے واقعات قلمبند کر کے بھیجدیں۔ پھر یہ سارے واقعات تاریخ اہلحدیث مصنفہ مولانا سیالکوٹی کے ساتھ لگائے جائیں میں اسی دھن میں امرتسر کے واقعات جمع کر رہا تھا۔ کہ مجھے کشمیر سے طلبی آئے جس کا ذکر پرچہ سابقہ میں لکھا گیا ہے۔ یہاں پہونچکر میرا خیال ہوا کہ اس ملک کی خصوصیات کو ملحوظ رکھکر تحریک اہلحدیث کے سلسلہ کا نمبر اول کشمیر سے شروع ہو تو مناسب ہے۔ چنانچہ آج اس مضمون کو کشمیر ہی میں بیٹھکر لکھتا ہوں۔ اسی مضمون میں کشمیر پہونچنے کی غرض و غایت کا بیان بھی ہوگا۔ انشاء اللہ۔ [illegible]

ملک کشمیر کی خاص خصوصیت بحیثیت مذہب ایک یہ ہے کہ اس ملک کے سابقہ بودھ راجاؤں میں

لہ خدا کی فوج کو خدا ہی جانتا ہے ۱۲ منہ

اگر چہ آپ کیلئے مہر اس کی ضرورت ہو تو بذریعہ خط قیمت کا تصفیہ کرکے وی پی منگالیں۔ پتہ:۔ خواجہ عبد الاحد مہر کن۔ بازار ڈیوڑھی کرموں۔ امرتسر (پنجاب)

برقی مطبع [illegible] امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا

سے ایک راجہ رینچن شاہ ایک درویش عبدالرحمٰن قلندر عرف بلبل شاہ کے اثر صحبت سے مسلمان ہوگیا تو بحکم الناس علےٰ دین ملوکہم اشاعت اسلام میں آسانی ہوئی۔

دوسری خصوصیت

اس ملک کی ایسی ہے جو صوبجات ہند میں سے کسی کو نصیب نہیں۔ صوبجات ہند میں اسلامی مردم شماری مدراس میں فیصدی پانچ۔ بمبئی میں فیصدی ۲۔ یوپی۔ (ممالک متحدہ الہ آباد و آگرہ اودھ) میں فیصدی ۱۴۔ صوبہ پنجاب میں فیصدی ۵۴ مشرقی بنگال میں فیصدی ۷۵۔ ملک سندھ میں فیصدی غالباً ۸۰۔ صوبہ سرحدی میں غالباً فیصدی ۹۰۔ مگر کشمیر میں مسلمان فیصدی ۹۵ ہیں۔

تیسری خصوصیت

اس ملک کی یہ ہے کہ مسلمان باوجود کثیر التعداد اور زمیندار اور تاجر ہونے کے سب بے حس دبے ہوئے ہیں۔

چوتھی خصوصیت

اس ملک کی یہ ہے کہ باوجود قدرتی سامان صفائی (پہاڑ۔ دریا۔ نالے وغیرہ) مہیا ہونے کے یہ ملک ناصاف بہت ہے۔ اہل کشمیر کی طبیعتوں میں سادگی بہت ہے۔ صفائی کی تکلفات کی طرف توجہ بہت کم بلکہ نہیں!

پانچویں خصوصیت

اس ملک کی یہ ہے کہ یہاں پر باوجود کثرت اہل اسلام کے عموماً اہل اسلام کا ثبوت نہیں ملتا۔ قبروں پر جن کو یہاں کی اصطلاح میں زیارات کہا جاتا ہے وہ وہ کام ہوتے ہیں کہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ کسی مسلمان کا مزار ہے یا ہندؤں کا مندر۔ الامان والحفیظ۔ اجمیر وغیرہ مقامات میں بھی قبر پرستی ہے۔ مگر وہاں تو سارے علاقہ میں ایک ہی زیارت ہے۔ یہاں ایک ایک مقام پر کئی ایک ہیں۔ جن سب پر یہی برتاؤ ہوتا ہے۔

لطیفہ یہ ہے کہ جہاں کوئی قبر نہیں ملی وہاں کسی بزرگ کے بیٹھ جانے کو زیارت بنایا گیا ہے سابق زمانہ میں ایک بزرگ سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے۔ ان کی مسجد لب دریا پر ہے۔ جو کشمیر کی صنعت و حرفت کا ایک نمونہ خاص ہے۔ ان کا مدفن یہاں نہیں ہے مگر اس مسجد میں ان کے بیٹھنے کا ایک حجرہ ہے۔ بس اسی کو زیارت بنایا گیا ہے۔ اسپر چڑھاوے وغیرہ چڑھتے اور حاجات طلب ہوتی ہیں۔ ایسے ملک میں جس کی اب بھی یہ حالت ہے۔ کہ دیکھنے والا حیران رہجاتا ہے چند سال پہلے تو کسی کو گمان نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ اس ملک میں بھی کوئی اللہ کا بندہ خدا کا نام روشن کریگا۔

اس ملک کا صدر مقام شہر سری نگر ہے جس کے درمیان میں دریاء جہلم بہتا ہے دونوں طرف شہر بستا ہے شہر کی دونوں جانبوں کو ملانے کے لئے کئی ایک پل بنائے گئے ہیں۔ جنکو یہاں کدل کہتے ہیں۔ اسی شہر میں اہل علم کا ایک خاندان ہے جسکو خاندان یحیٰی صاحب کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس ملک میں وعظ گوئی کا بھی رواج نہ تھا۔ حضرت یحیٰی صاحب کے والد مرحوم حضرت لس بابا صاحب مغفور نے وعظ شروع کیا۔ ان کے بعد حضرت یحیٰی صاحب ایک ذی علم بزرگ ہوئے۔ انہوں نے سلسلہ وعظ کو ترقی دی اور درس بھی جاری کیا۔ آپ کے شاگردوں میں سے ایک صاحب مولوی سید حسین شاہ تھے۔ جس نے حضرت یحیٰی صاحب سے تعلیم پائی۔ مشکوٰۃ شریف کشمیر میں پڑھ کر امرتسر میں مولانا غلام علی صاحب مرحوم سے کچھ پڑھا۔ بعدازاں حضرت میاں صاحب مرحوم کی خدمت میں دہلی حاضر ہو کر حدیث کی سند حاصل کی۔ یحیٰی صاحب خود تو مقلد حنفی تھے اون کی اولاد بھی آجتک حنفی ہے۔ مولوی حسین شاہ کو خدا نے اشاعت سنت کے لئے چنا۔ انہوں نے حدیث پڑھکر آمین بالجہر اور رفعیدین کرنا شروع کردیا۔ آپ بڑے جوشیلے موحد حق کے مقابلہ میں کسی کا لحاظ یا مصلحت نہ دیکھتے۔ آپ نے جب توحید و سنت کی اشاعت شروع کی۔ بس پھر کیا تھا۔ وہی ہوا جو سودا کا شعر ہے ؎

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈھتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

چاروں طرف سے مارو۔ پکڑو۔ کی آوازیں آنے لگیں۔ آخر مولوی حسین شاہ صاحب کو سری نگر چھوڑ کر ایک گاؤں ناسنور میں جانا پڑا۔ وہاں بھی چین نہ ملا۔ خدا نے ایک زمیندار عمر ڈار کے دل میں ڈالا۔ وہ خدمت پر کمربستہ ہوگیا۔ اس نے مکان بھی دیا اور خدمت کا اقرار بھی کیا۔ یہاں پر اقامت کر کے مولوی صاحب نے پھر سری نگر میں آنا جانا شروع کیا۔ تبلیغ بذریعہ تقریر اور تحریر کرتے رہے۔ آپ کے مرید بکثرت شہر میں تھے وہ بظاہر عزت کرتے مگر ادب کیساتھ وہی عرض کرتے جو ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا کرتا تھا۔ کہ اشاعت توحید کا خیال چھوڑ دیں۔ مولوی صاحب کسی کی پرواہ نہ کرتے یہانتک کہ مخالفوں نے والی ریاست حکم نافذ کرایا کہ مولوی حسین شاہ کسی ایسے مقام پر وعظ نہ کہیں۔ جو فریق مخالف کے قبضہ خاص میں ہو۔ یہ حکم پاکر بھی مولوی صاحب موصوف کی تیزی رفتار میں کسی قسم کی سستی نہ آئی۔ انہوں نے اپنا کام دیہات میں جاری رکھا۔ وعظ گوئی کے علاوہ درس بھی دیتے۔ کشمیری نظم کی کتابیں بھی شائع کرتے۔ یہانتک کہ انہوں نے اپنے اردگرد خاصی تعداد میں ایک جماعت موحدین کی دیکھ لی۔ یہاں پر یہ لکھنا ضروری ہے کہ یحیٰی صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولوی غلام رسول عرف رسل شاہ صاحب مرحوم

لئے وعظ گوئی کا سلسلہ خوب بڑھایا۔ آپ بڑے خوش بیان واعظ تھے۔ آپکا لقب میر [illegible] تھا آپ مولوی حسین شاہ مرحوم کے ہمدرس تھے۔ آپ حنفی مذہب کے پابند تھے۔ لیکن وعظ میں رسومات شرکیہ کی تردید کرتے۔ آپ کے خاندانی وجاہت کے باعث لوگوں میں آپکی خاص عزت اور دربار ریاست میں بھی خاص وقعت تھی۔ کشمیر کے رسوم پسند مسلمان آپ سے بھی خوش نہ تھے۔ اس لئے تحریک اہلحدیث کے شروع ہونے سے مسلمانان کشمیر (سوائے شیعہ کے) تین حصوں میں تقسیم ہوگئے۔ ایک اہلحدیث۔ دوسرے میر واعظ کا وعظ سننے والے اصلی حنفی تیسرے رسوم پسند یا مزارات پرست رسمی حنفی۔

مولوی حسین شاہ صاحب کی تحریک کو نقصان پہنچانے کے درپے رسمی حنفی یا بالفاظ دیگر جمہور حنفی تھے۔ میر واعظ کی جماعت گو مسئلہ تقلید۔ آمین بالجہر رفعیدین میں مختلف تھی مگر تکلیف رسانی نہ کرتے تھے۔ آہ! مولوی حسین شاہ کی عمر نے وفا نہ کی۔ آپ نے سنہ ۱۳۰۳ھ میں کام جاری کیا اور سنہ ۱۳۲۱ھ میں انتقال کیا انا للہ۔ آپ بفضلہ تعالیٰ کثیر الاولاد تھے۔ ۷ بیٹے اور ۵ بیٹیاں چھوڑیں جنمیں سے بعض فوت ہوگئے۔ اور ایک مولوی شمس الدین اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے بعہدۂ وعظ گوئی شہر میں کام کرتے ہیں۔

مولوی صاحب مرحوم کی وفات کے وقت دیہات کے علاوہ سرینگر میں بھی ایک خاص جماعت موحدین (اہلحدیث) کی قائم ہو چکی تھی۔ آج خاص سرینگر میں سیکڑوں کی تعداد میں اہلحدیث نظر آتے ہیں اور دیہات میں بھی بکثرت ہیں۔ لطف یہ ہے کہ دن بدن ترقی پر ہیں۔ خاص سرینگر میں کئی ایک مسجدیں ان کے قبضے میں ہیں۔ ایک جمعہ مسجد خاص اپنی بنائی ہوئی ہے [illegible]۔ آجکل اہلحدیث جماعت میں مولوی محمد انور اور مولوی حسن شاہ نبیرہ حضرت یحییٰ صاحب مرحوم (جو کھلے اہلحدیث ہیں) وعظ گوئی کرتے ہیں۔

مقدمہ ہذا گذشتہ پرچہ میں جس دینی خدمت کے لئے کشمیر آنے کا ذکر اشارۃً کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ سرینگر کے رسمی حنفی علماء نے اہلحدیث کی عیدگاہ میں نماز عید کیلئے آنے سے رکوا دیا۔ اور ایک اشتہار شائع کیا جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ فرقہ وہابیہ (اہلحدیث) مفسد ہیں۔ بغرض انسداد فساد انکو مسجدوں میں نہ آنے دینا چاہئے۔ اس پر میں نے اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے گورنر صاحب کشمیر کو تار دیا کہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے علاوہ پریوی کونسل لندن میں بھی اہلحدیث کو ہر مسجد میں نماز پڑھنے کا حق مل چکا ہے۔ اس لئے ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے حق میں انصاف کی امید رکھتے ہیں چنانچہ گورنر صاحب نے اپنے حکم کو صرف ایک دفعہ تک محدود فرما دیا (اس) مقدمہ ایک نوجوان ذی علم مسلمان منصف کے سپرد ہوا ہے۔ اہلحدیثان کشمیر اپنی سادگی اور مخالفوں کے جتھے سے بہت گھبراتے بھی بار بار لکھتے، یا تو خود آؤ۔ یا مولانا سیالکوٹی کو بھیجو۔ میں اپنی ضروریات کے لحاظ سے عذر کرتا رہا۔ مولانا سیالکوٹی بھی تیار ہو ہو کر بوجہ علالت طبع رکتے رہے۔ یہانتک کہ آخری خط آیا کہ اگر یہ مقدمہ خراب ہوگیا۔ تو ہمارے رہنے کے لئے کوئی جگہ تجویز کرنی ہوگی۔ اس خط سے متاثر ہو کر میں نے اپنی ساری ضروریات دفتری اور خانگی کو پس پشت ڈال کر تیار ہو کر مولانا سیالکوٹی کو لکھا کہ آپ بھی تیار ہوں تو وزیرآباد کے اسٹیشن پر آملیں۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور ہم دونوں ۳ ستمبر کو وارد کشمیر ہوئے اور ۴ ستمبر کو مقدمہ میں میری شہادت ہو کر ۸ کو ختم [illegible]۔ فریق مخالف نے اتنے سوالات جرح کئے کہ شمار سے باہر ہیں۔ الحمد للہ کہ سب سوالوں کے جوابات خدا کی تائید سے بتائے۔ شہادت کا خلاصہ مضمون مذہب اہلحدیث کی حقیقت اور وہابیت کا اظہار تھا۔ اور مخالفین کے اتہامات کی تردید اور مساجد میں سب کلمہ گو مسلمانوں کے حقوق ادائے نماز میں مساوات۔ فریق ثانی کو ہر قسم کی جرح کرنیکا حق تھا جسکا افسوس نہیں۔ البتہ افسوس اس امر کا ضرور ہے کہ بعض سوالات ان کے ایسے بھی تھے جو ایک حنفی کے منہ سے نہیں بلکہ اہل قرآن (منکر حدیث) کے منہ سے زیبا تھے۔ خیر ہم نے ان سب سوالوں کے جواب بفضلہ تعالیٰ دیئے

مولانا سیالکوٹی کی شہادت ہوتی تو آئندہ درج کی جائیگی۔

نوٹ جسطرح تحریک اہلحدیث کے متعلق یہ مضمون ہے۔ اسی طرح ہر ایک مقام (شہر ہو یا قصبہ یا گاؤں) میں جسطرح اور جس کے ذریعہ سے تحریک اہلحدیث ہوئی ہو۔ وہ وہاں کے احباب لکھ بھیجیں۔ جو صحیح مضمون کی صورت میں نہ لکھ سکیں وہ واقعات [illegible] بھیجیں مضمون بنایا جائیگا۔ یہ مضامین آئندہ نسلوں کو بہت مفید ہونگے اور تاریخ اہلحدیث [illegible] کا نقشہ لگا لے جائینگے انشاءاللہ

ملا ملتانی جلدی جواب دے

(نمبر ۲)

ایک نمبر کسی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں چھپ چکا ہے جس میں [illegible] سلطان باہو کی پیش کردہ بیس حدیثوں [illegible] اور جواب ملا ملتانی سے طلب کیا تھا۔ ابھی تک [illegible] نہیں آیا۔ آج اس کا دوسرا نمبر ہے۔

اکیسویں حدیث۔ الرفیق ثم الطریق پہلے رفیق تلاش کرو [illegible] پھر رستہ چلو۔ (شمس العارفین مصنفہ حضرت باہو [illegible])

بائیسویں حدیث۔ [illegible] الانفاس معدودۃ کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت سانس محدود ہیں اور جو بغیر یاد الٰہی نکلتا ہے وہ مردہ ہے۔ (شمس العارفین صفحہ ۹)

تئیسویں حدیث۔ التفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین۔ ایک گھڑی کا تفکر دو جہان

[illegible] اہلحدیث کی جماعت نے مقامی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے استقراری حق کا دعویٰ دائر کیا جسکا مطلب یہ تھا کہ ہم کو کشمیر کی کل مساجد خصوصاً عیدگاہ میں [illegible]

کی عبادت سے بڑھکر ہے (شمس العارفین ص)

چوبیسویں حدیث:۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ جس نے اپنے تئیں پہچان لیا۔ اس نے خدا کو پہچان لیا۔ (شمس العارفین صـ۳)

پچیسویں حدیث:۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں۔
(شمس العارفین صـ۴۵)

چھبیسویں حدیث:۔ کل شیٔ یرجع الیٰ اصلہ۔ ہر ایک چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔ (شمس العارفین صـ۴۶)

ستائیسویں حدیث:۔ کل باطن خالف بظاہر فہو باطل۔ جو باطن کہ ظاہر کا مخالف ہو۔ وہ باطل ہے۔ (شمس العارفین صـ۴۷)

اٹھائیسویں حدیث:۔ لسان الفقراء سیف الرحمٰن۔ فقیروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔
(شمس العارفین صـ۶۳)

انتیسویں حدیث:۔ حسنات الابرار سیات المقربین۔ ابرار کی نیکیاں مقربوں کی برائیوں کے برابر ہوتی ہیں۔
(شمس العارفین ص)

تیسویں حدیث:۔ خذ ما صفا ودع ما کدر۔ یعنی جو کچھ نیک ہے لے لو اور جو برا ہے اسے چھوڑ دے۔
(شمس العارفین ص)

اکتیسویں حدیث:۔ الفقر فخری والفقر منی۔ الدنیا حرام علی اہل العقبیٰ و العقبیٰ حرام علی اہل الدنیا و العقبیٰ حرام علی طالب المولیٰ۔ یعنی فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ اہل عقبیٰ پر دنیا حرام ہے اور اہل دنیا پر عقبیٰ حرام ہے اور طالب مولےٰ پر دونوں حرام ہیں (شمس العارفین صـ۶۵)

بتیسویں حدیث۔ من عرف اللہ لم یکن لہ لذۃ مع الخلق۔ جس نے اللہ تعالےٰ کو پہچان لیا پھر اس کو خلقت کے ہمراہ کچھ لذت نہیں رہتی۔
(شمس العارفین صـ۹۵)

۳۳ ویں حدیث:۔ الدنیا ساعۃ ولنا فیہا طاعۃ۔ یعنی گویا ایک ساعت ہے۔ اور ہمارے لئے وہ عبادت ہے۔
(کلید التوحید صـ۵)

۳۴ ویں حدیث:۔ من عرف نفسہ بالفناء فقد عرف ربہ بالبقاء۔ جس نے اپنے نفس کو فانی جانا۔ اس نے اپنے رب کی بقا کا یقین کیا۔
(کلید التوحید صـ۹)

۳۵ ویں حدیث:۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق۔ میں خزینہ مخفی تھا جب میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو میں نے مخلوقات پیدا کی۔
(کلید صـ۱۲)

۳۶ ویں حدیث:۔ لا دین لمن لا شیخ لہ ومن لا شیخ لہ فہو شیطان جس کا کوئی شیخ نہیں وہ بے دین ہے اور جس کا کوئی شیخ نہیں وہ شیطان ہے"
(گنج الاسرار صـ۲)

۳۷ ویں حدیث:۔ من لم یؤد الفرض الدائم لم یقبل اللہ لہ فرض الوقت جو کوئی خدا تعالےٰ کے مقررہ فرض کو ادا نہ کرے خدا تعالےٰ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کرتا۔ (حجت الاسرار صـ۱۰)

۳۸ ویں حدیث:۔ اذا رایت رجلاً یطیر فی الہواء ویاکل النار ویمشی علی الماء وترک سنۃ من سنتی فاضرب بہ بالنعلین۔ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ ہوا میں اڑتا ہے آگ کھا لیتا ہے اور دریا پر چلتا ہے باوجود اس کے اس نے میری کوئی سنت ترک کر دی۔ تو اسے تم جوتی سے مارو۔
(حجت الاسرار صـ۲۱)

۳۹ ویں حدیث:۔ حب الوطن من الایمان محبت وطن ایمان کی نشانی ہے۔
(حجۃ الاسرار صـ۲۲)

۴۰ ویں حدیث:۔ الدنیا لکم والعقبیٰ لکم والمولیٰ لی۔ دنیا بھی تمہارے لئے اور عقبیٰ بھی تمہارے لئے ہے۔ مجھے مولا بس ہے۔
(حجت الاسرار صـ۲۶)

نوٹ ملتانی صاحب! ذرا ملا علی قاری حنفی کی موضوعات کبیر و موضوعات شوکانی کا مطالعہ کرکے جواب دیتا۔ والسلام
(نور الحسین گھرجاکھی)

چند سوال اور ان کے جواب

حضور! برا نہ مانیگا۔ آپ عالم ہیں مسلمانوں کا یہی طریقہ ہونا چاہیئے۔ چند باتیں بطور سوالات ذیل میں درج ہیں۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث ان کے جوابات عنایت ہوں۔

(۱) کیا آپ نے صوبہ بہار اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے کی کوشش کی؟ اگر نہیں تو کیوں؟۔ کیا جبکہ اہلحدیث کانفرنس کی صوبہ وار شاخ بھی نہیں قائم کیگئی۔ تو اس کانفرنس کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کہلانا زیبا ہے؟

(۲) آپ نے نماز کانفرنس کی بنیاد ڈالی ہے۔ آپنے اس کی بھی صوبہ وار شاخ قائم کرنے یا کرانے میں کونسی جدوجہد سے کام لیا ہے؟ کیا آپنے غیر صوبوں اور غیر ضلعوں میں پنجاب کے دورہ کیا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) جمعہ کے خطبہ میں وعظ کہنے کی ضرورت آپ کے نزدیک کتنی اہمیت رکھتی ہے؟ کیا یہ مسئلہ آج دنیائے اسلام میں اہم ترین

(باقی مضمون صـ۱۱ کالم ۱ پر ملاحظہ ہو)

رسومات بدعیہ وشرکیہ (۱)

صدر راولپنڈی پنجاب میں ایک بزرگ مولوی ہدایت اللہ مرحوم تھے۔ جنکی خدمات متعلقہ اشاعت توحید وسنت بہت قابل قدر ہیں۔ آپکی جدوجہد سے راولپنڈی میں اہلحدیث کی ایک کافی جماعت پیدا ہوگئی۔ یہ مضمون مرحوم کا لکھا ہوا اون کے صاحبزادہ مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب نے بھیجا ہے تاکہ مرحوم کی محنت موجب ثواب ہو۔ اس لئے درج ذیل ہے۔

(اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر مسلمان کلمہ گو اس مضمون سے ناآشنا ہے اس کا پڑھنا فرض ہی اگر بعد ملنے اس پرچہ کے نہ پڑھیگا تو قیامت کو جواب دینا پڑیگا۔ قال اللہ تعالیٰ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے محمد صلعم تو لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو اور اس کو خوش کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو (اپنی عقلی تجویزوں پر عمل نہ کرو۔ جب میری تابعداری کروگے تب) دوست رکھیگا تمکو اللہ۔ اور جس کو اللہ تعالےٰ دوست رکھیگا۔ اسکو اللہ سب پیارے نیک بندے دوست رکھیں گے۔ اور آپکی تابعداری متصور ہوگی جب ہر عمل سے پہلے ثبوت اُس عمل کا آپکی زبان مبارک سے معلوم ہووے۔ ورنہ سب کدوکاوش رائیگان جائیگی۔ اور ثبوت مذکور کی سند بھی قرآن اور حدیث ہے۔ اور قرآن میں فرمایا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا یعنی اللہ تعالےٰ ایسا کام کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ جو انسان کی طاقت سے باہر ہو" اور کسی بزرگ کی بزرگی اور اظہار محبت اور اس کو یاد رکھنے کیواسطے ہر سال اسکا [illegible] کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اس واسطے کہ بزرگ بیشمار ہیں اور ایک دوسرے سے اعلےٰ ہے۔ اور تعظیم اور محبت میں سب یکساں پھر اگر ایک کا ماتم کیا اور دوسرے کا نہ کیا۔ یا اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کا کیا۔ تو بڑی بے انصافی ہوئی سب کا ماتم کرنا محال ہی کیونکہ اول تو انبیاء علیہم السلام کا ماتم چاہیئے۔ جو سب سے اعلیٰ ہیں۔ اور جن سے سب بزرگوں کو بزرگی حاصل ہوتی ہے۔ انکی تعداد مشکوٰۃ کے صفحہ ۵۰۳ میں بروائت امام احمدؒ ایک لاکھ چوبیس ہزار منقول ہے۔ جن کے فی یوم تین سو چالیس ماتم ہوتے ہیں۔ پھر ان کے جان نثار حوارین کے۔ خصوصاً منبع مدارج عالی مرجع مراتب غیر متناہی اپنے نبی کریم اور ان کے حوارین کے جن کی جانفشانی سے مشرق سے مغرب تک دین کی اشاعت اور ترقی ہوئی۔ اور جن جامعین احادیث نبوی اور مصنفین کتب تفاسیر اور فقہ کی سعی سے عالم فیضیاب ہے اور ممنون احسان۔ پھر وہ اولیائے کرام جن کی صفائی باطن کے انعکاس سے مریدوں کے دل پرتو انوار سے معمور ہیں پھر وہ مرحومین جن کی ہم لوگ اولاد ہیں۔ دور تک نہیں تو سات آٹھ پشت تک ہی سہی۔ ان سب کا ماتم ابھی حساب مذکور سے خارج ہے۔ پھر ابھی تک یہ سب گفتگو اس ماتم کی نسبت تھی جو حرکات محرمہ سے خالی ہو۔ نہ وہ ماتم جس میں ہیئت اور لباس بدلا جاوے۔ پیٹ پیٹ کر اعضا اوف کئے جائیں۔ اور وہ مصائب ان کے جن میں ہتک ستر ہو مستورات کے احوال ناقابل بیان کا اظہار ہو۔ رسومات شرکیہ خود تراشیدہ کا اُن مبرّاؤں کی طرف انتساب ہو کوچہ اور بازار میں مشتہر کئے جاویں۔ اس کی واسطے مجلسیں منعقد ہوں۔ صدہا سال سی بطور توارث کے معمول بہ رہے۔ مانع محل طعن متصور ہو۔ اور ناصحوں سے جنگ۔ نہ حمیت اسلام رہے۔ نہ غیرت۔ نہ عقل کا مقتضا۔ نہ بصیرت۔ یہ تو عقل اور شرع دونوں کے صریح خلاف ہی اور پہلی قسم کا ماتم بھی تکلیف مالا یطاق۔ اسواسطے ہمارے نبی رؤف رحیم نے ہر ماتم کی کمّاً وکیفاً حد مقرر کر دی ہے مشکوٰۃ کے صفحہ ۱۴۸ میں بخاری اور مسلم کی حدیث بروائت ام حبیبہ اور زینب بنت جحش کے منقول ہے۔ کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا حلال نہیں کسی عورت کو جو مانتی ہے اللہ اور دن آخرت کو۔ کہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے کسی میت کا سوا اپنے شوہر کے کہ اسکا سوگ چار ماہ اور دس دن مقرر ہے۔ پھر یہ ماتم بھی عمر بھر میں ایکبار کے واسطے۔ نہ بار بار کے۔ اور باعتبار کیف کے اس ماتم کی دوسری حد ٹھیرائی ہے۔ مُردے کے اوصاف بیان کرکے رونے اور سننے والے کو لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہی نہیں ہے ہم میں سے جس نے پیٹا گالوں کو اور پھاڑا گریبانوں کو۔ اور واویلا کیا مثل واویلا کرنے کفر کے وقت کی۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جس میت کے اوصاف بیان کرکے اس پر رویا جاتا ہے اس کو اس کے سبب سے قیامت کو عذاب ہوگا اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے۔ کہ اسی وقت اللہ تعالےٰ اوس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے۔ جو اس کو مارتے ہیں اور بطور طنز اور تمسخر کے کہتے ہیں۔ کیوں صاحب! آپ ایسی ہی اوصاف سے موصوف تھے جو آپ کے متعلق بیان کررہے ہیں۔ اور ہر مصیبت پر صبر کا حکم فرمایا ہے اور جزع اور فزع سے منع کیا ہے۔ یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں موجود ہیں پھر ابھی یہ وعید ہے رونے پر ہے۔ جو جگر پارہ عزیزوں کے انتقال سے غالباً بے اختیار صادر ہوتا ہے۔ اور محرم کے رونے والے خود مختار تو اکثر بطور ہنسی اور کھیل کے روتے ہیں۔ بھلا ان ماتموں میں اور ان میں کیا نسبت۔ انکا حال تو یہ کہتا ہے ؎

فرض وواجب اب کرے تو کیوں ادا
اور زکوٰۃ مال دے تیری بلا!
اور جہاد وحج سے تجھے کام کیا
رو لیا بس جنتی تو ہوگیا
خوب سوچا کیا نسخے کا تار ہے

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ تعزیہ قبر کی نقل اور تصویر ہے۔ اور سید ولد آدم کی صحیح اور سچی

اخبار اہلحدیث کا یہ پرچہ مولانا اڈیٹر صاحب کی عدم موجوگی میں تیار ہوا۔ لہذا مستقل مضامین فتاوی بلکل مطلع وغیرہ حسب دستور درج نہیں ہو سکے۔ جو کچھ تیار ہو سکا ناظرین کی پیش خدمت ہے۔ امید کہ قبول فرمایا جائیگا۔ (منیجر)

قبر مبارک کی نسبت مشکوٰۃ صفحہ ۶۹ میں حدیث ہے جس میں خود حضرت صلعم نے فرمایا ہے اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد۔ اے اللہ نہ کریو میری قبر کو بت کہ اس کی پوجا کی جاوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پوجنے سے قبر بت کا حکم پیدا کرتی ہے۔ یعنی جسطرح بت پوجنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قبر پوجنے سے بھی کافر ہو جاتا ہے پھر جب سید اولاد آدم اور افضل الرسل کی صحیح اور سچی قبر پوجنے سے آپ ہی کے ارشاد سے کافر بنا تو اور کسی بزرگ یا امام کی اصلی یا نقلی قبر تعزیہ پوجنے سے بطریق اولی کافر ہوا۔ اور جب کافر ہوا۔ تو نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ اور یاد رہے کہ پوجا کسی چیز کا نام نہیں ہے۔ اسی جھکنے اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونے اور اس پر ماتھا رکھنے اور گرد گھومنے اور حاجت مانگنے اور چومنے اور پھول اور شیرینی چڑھانے کا نام پوجا ہے اور شریعت میں ان امور کی پوجا ہونے کی نظیریں موجود ہیں۔ بلکہ تعزیہ کو نرا دیکھنے جانا بھی قطعی حرام ہے۔ مشکوٰۃ کے صفحہ ۶۸ میں حدیث ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا تجعلوا قبری عیدا میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی جسطرح ہر سال تکلف سے نئے کپڑے پہنکر عید میں جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح میری قبر پر نہ کرو۔ پھر جب آپکی صحیح اور سچی قبر مبارک پر آپ ہی کی زبان مبارک سے ہر سال میلہ کرنا منع ہوا۔ تو اور کسی بزرگ و امام کی اصلی یا نقلی قبر تعزیہ پر فقط اکٹھے ہونا اور دیکھنا بطریق اولی حرام اور منع ہوا۔ اور یاروں کی ملاقات اور بوسہ اور مساس اور چشم لڑانا اور دید بازی مزید برآں۔ مشکوٰۃ کے صفحہ ۱۴۷ میں حدیث لعن زوارات القبور موجود ہے یعنی قبر کو دیکھنے جانے والی عورتوں کو حضرت صلعم نے لعنت کی ہے۔ پھر جب صحیح اور اصلی قبر کو دیکھنے جانیوالی ملعون ٹھیری تو نقلی قبر تعزیہ دیکھنے جانے والی کیونکر لعنت سے بچی۔ خصوصاً جب یار کا دیکھنا بھی مقصود ہو۔ اور پختہ اور مکلف قبریں اور تعزیہ کی زیارت کی ممانعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ نہی عن المنکر ہر مسلمان پر فرض ہے اور منکر کو دیکھکر باوجود قدرت کے سکوت حرام ہے۔ اور اہل زمانہ نے بزرگوں کی قبروں کو منکرات اور محرمات سے معمور کر رکھا ہے۔ کہیں قبروں پر پختہ اور رنگین عمارتیں ہیں کہیں غلاف۔ کہیں سجدے ہو رہے ہیں۔ کہیں طواف۔ کہیں مجرے۔ کہیں نیاز۔ کہیں ڈھولک کہیں گھنگرو اور جھانجروں کی آواز۔ منکرات کے ضبط سے اس پرچہ کو انکار۔ مشکوٰۃ کے صفحہ ۱۴۸ میں حدیث ہے۔ نہی رسول اللہ صلعم ان یجصص القبور وان یکتب علیھا۔ یعنی منع کیا رسول اللہ صلعم نے قبروں کو چونہ لگانے اور ان پر لکھنے سے۔ اور کنز میں ہے ولا یجصص یعنی قبر کو چونہ نہ لگایا جاوے۔ اور عینی شرح کنز میں ہے۔ ولا یبنی علیھا بہ۔ یعنی چونہ سے قبر پر عمارت نہ بنائی جائے۔ پھر اگر وہاں جاکر نہی عن المنکر کا فرض بجا لائے۔ تو قبر کے صدقہ خوروں سے جان بچانا دشوار ہے۔ سکوت کرے تو ترک فرض پر خدا کے عذاب سے چھوٹنا محال ہے۔ سوا ترک زیارت کے چارہ ندارد۔

وما علے الرسول الا البلاغ ۔ ہ

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو۔
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

(کتبہ۔ خیر خواہ عباد اللہ ہدایت اللہ عفا اللہ عنہ امام مسجد اہلحدیث صدر راولپنڈی)

اہلحدیث میں نفاق وشقاق

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۸۔ اگست سنہ ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۹ کالم ۳ پر ایک مضمون بعنوان "اہلحدیث بھائیوں کی خدمت میں گذارش" بقلم میاں عبد الرشید صاحب مطالعہ میں آیا۔ خاکسار بھائی موصوف کے مضمون کے ہر ایک لفظ سے متفق ہوتے ہوئے مزید گذارش یہ کرتا ہے۔ کہ بھائی موصوف نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ میرے نزدیک مضمون کے دو حصے ہیں۔ اول یہ کہ جماعت اہل حدیث کی آپس کی پھوٹ۔ دوم شادی اور غمی کے موقع پر غیر شرعی رسم و رواج میں مبتلا ہونا وغیرہ۔

اس لئے خاکسار مضمون کے حصہ اول کو بطور اجمال عرض کرتا ہے۔ جو میرے نزدیک بلحاظ نتیجہ نہایت خطرناک اور باعث تنزل ہے یعنی ملتان میں بدقسمتی سے علمائے اہلحدیث کی دو پارٹیاں ہیں۔ اور باہم چند مسائل کی وجہ سے اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ اول تو اڑھائی آدمی اہلحدیث کے ملتان میں نظر آتے ہیں اور جب ان میں بھی اسقدر اختلاف اور اپنی اپنی مساجد میں منبروں پر ایک دوسرے کے برخلاف آوازے کسے جاویں تو نہایت افسوس اور درد سے رونا آتا ہے کہ شائد جماعت اہلحدیث مرجھانیکو ہے۔ کوئی صلح جو وجود نظر نہیں آتا۔ جو ان حضرات کو باہم متفق کر دے۔ بلکہ غضب تو یہ ہے کہ بعض تماشہ بین حضرات ان حضرات کو لڑا کر تماشہ دیکھتے ہیں۔ انا للہ۔

میں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کوشش میں ہوں کہ چند صلح کل اور ذی اثر اصحاب کو متفق کر کے باہم ان حضرات کا اختلاف دور کرا دوں اور ہر دو پارٹیوں کے مولوی صاحبان کی خدمت اقدس میں نہایت مؤدبانہ اور عاجزانہ التماس ہے کہ ہر دو حضرات بھی اپنے اپنے دل کو نرم کر لیں اور صلح کے لئے ہاتھ پھیلائیں۔ تاکہ جماعت اہلحدیث کو آئندہ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ مضمون اگرچہ بالکل سادہ اور کم لیاقت ہے بلکہ چھوٹا منہ اور بڑی بات کے مصداق ہے لیکن مقصد اسکا بہت بھاری اور قابل فوری توجہ ہے۔ اس لئے مجھے برادران اہلحدیث ملتان سے عموماً اور علماء سے خصوصاً امید ہے کہ عند اللہ میرے اس کار خیر میں ہاتھ بٹائیں۔ فقط والسلام۔ (نیاز آگین بندہ منظور احمد قریشی متعلم خود از ملتان)

صورتِ اسلامی اور داڑھی

برادرانِ اسلام! نشانِ اسلام اور تمغۂ محمدی داڑھی کا بڑھانا، مونچھوں کا پست کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مشرکوں کا خلاف کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ۔ اور مونچھیں بہت ہی پست کرواؤ" (بخاری ومسلم)

کل انبیاء علیہم السلام کی سُنت یہی ہے کہ وہ داڑھیاں بڑھاتے تھے اور مونچھیں کم کرواتے تھے۔ یہ علامت ہے اسلام کی اور اسکا خلاف کرنیوالا کل انبیاء علیہم السلام کا مخالف ہے (مسند احمد) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی اور بہت زیادہ بالوں والی تھی (ترمذی، مسلم ونووی)

افسوس آجکل مسلمانوں کو ان شکلوں سے نفرت کیوں ہے وہ آپکے اور آپکے صحابہ کرام ؓ کے طریقہ کو کیوں ناپسند کرتے ہیں۔ بلکہ سب انبیاء علیہم السلام کے طریقہ کو ناپسند کیا مسلمانو! لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہارے لئے اچھا نمونہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ تمہیں نہیں چاہئے کہ آپکی مخالفت اور یہود اور نصاریٰ کی موافقت کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت کریگا قیامت کے دن اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔ (ابوداؤد) مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کرنا نہایت بے شرمی کی بات ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے۔ رسول اللہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اُس مرد پہ جو عورتوں کی مشابہت کرے۔ داڑھی کا منڈوانا مرد کو ایسا ہی بُرا ہے جیسا عورت کو سر کا منڈوانا۔ بلکہ اس سے بھی بد اور بدتر۔ باوجود اسقدر وعید شدید کے پھر بھی مسلمان اکثر اپنی شکلوں میں صورتوں کو شریعت کے مطابق نہیں رکھتے۔ بہتیرے تو صفاچٹ کراتے ہیں۔ بہتیرے کچھ بال لگے رکھتے ہیں۔ برائے نام بعض کے انچ بھر داڑھی بعض کی دو انچ اور بعض فرنچ فیشن دمدار داڑھی رکھواتے ہیں۔ جو مسلمانوں میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے۔ مگر افسوس کس بے پرواہی سے اسکا خلاف ہو رہا ہے۔ نہ صورت اسلامی، نہ سیرت اسلامی، جس پہ قوم کی خیر خواہی کرنے کو تیار۔ انا للہ۔

حنفی مذہب کی کتاب شرح قنیہ میں ہے۔ جو شخص داڑھی منڈوائے اور کترائے۔ اس کی امامت جائز نہیں۔ بلکہ اسکی اپنی نماز بھی مکروہ ہے' واللہ اعلم

(خیر خواہ قوم خادم الاطباء حکیم ابو محمد عبد الستار کھیتڑوی کھنڈیلہ۔ ریاست جے پور)

اسلام کی اخلاقی اور تمدنی روح

(نمبر ۳)

دوستو! مسلمانوں کی مردم شماری کرۂ زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے اور ہماری قوم اپنی کثرت سے روئے زمین پر سمندر کی طرح جوش مارتی ہے مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ اون کے اخلاق پر مُردنی چھا رہی ہے انکا طرز معاشرت، تاریکی اور تنزل میں ہے۔ انکی عادتیں اس قوم کی عادتوں کی طرح ذلیل ہیں۔ جو ادبار کے تھپیڑے کھا رہی ہو۔ ان کی ہمتیں اس قوم کی ہمتوں کی طرح پست ہیں۔ جو ترقی کی گھڑ دوڑ میں ہار چکی ہو۔ تو ہمارے دلوں پہ حسرت اور اداسی غلبہ کرتی ہے۔ ہماری قوم کے اکثر افراد عیش پرستی اور کاہلی میں اسلام کی فضیلتوں پہ مغرور ہیں مگر خود ہاتھ پاؤں نہیں ہلاتے۔ نہ ان میں دیانتداری ہے۔ نہ انصاف، نہ راستبازی، نہ دلیری۔ نہ قومی فرائض ادا کرنے کا جوش۔ نہ مذہبی احکام پورا کرنیکا خیال ہے۔ ڈاکٹر سمائل لکھتا ہے کہ قوم کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ اس کی مردم شماری زیادہ ہو۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس میں لائق اور قابل آدمی ہوں۔ قوم میں آدمیوں کی تعداد بہت ہو سکتی ہے۔ لیکن اوس سے کسی قوم کو بھی فخر نہیں ہو سکتا۔ بنی اسرائیل میں بہت تھوڑے آدمی تھے لیکن اس قوم نے اپنے زمانے میں کیسے بڑے بڑے کام کئے۔ وہ نوع انسان کے لئے کیسے مدلل اصول قائم کر گئے۔ یونان کی آبادی بھی کچھ بہت زیادہ نہیں تھی لیکن یونانیوں میں کس قدر حب الوطن کا جوش تھا اور انہوں نے کیسے کیسے علوم وفنون ایجاد کئے۔ روم کی بربادی اور تنزل کی وجہ۔ رومیوں کی بداعمالی۔ کاہلی اور عیش پسندی تھی۔ اون کے دماغ میں کبر و نخوت کی ہوا بھر گئی تھی۔ انہوں نے صرف اپنے بزرگوں کے کارناموں کو افتخار کا باعث سمجھ لیا۔ جس سے یکا یک اون کی ترقی اور عروج کا چمکدار ستارہ غائب ہوگیا۔ پس جو قوم عیش وعشرت کاہلی اور لہو ولعب میں مصروف ہو جائیگی اس کو کسی نہ کسی دن تباہی کے بحر عمیق میں ڈوبنا ہوگا۔ اور مستعد اور جفاکش قوم اس کی قائم مقامی کریگی۔ جو قوم اپنی حالت میں ترقی کرنی مسدود کر دیتی ہے۔ وہ عنقریب اپنی بربادی کی خطرناک بنیاد قائم کرتی ہے۔ اور جس قوم میں ایمانداری، راستبازی دیانتداری اور انصاف کے مطابق عملدرآمد نہیں ہوتا اس قوم کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ صاحبو! ڈاکٹر سمائل کے اس بیان سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ جو قوم اپنے فرائض کو سرگرمی سے انجام دیتی ہے اور جس کے اخلاق پاکیزہ اور عادتیں شائستہ ہوں وہی دنیا میں سرسبز اور نامآور ہو سکتی ہے۔ اور جو قوم ایسی نہیں ہے وہ دنیا میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ بیان ادنیٰ سا ان بے نظیر ہدایتوں اور نصیحتوں کا ہے۔ جو جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیات نے جو مسلمانوں کو فرمائی ہیں۔ اس بیان میں ان اخلاق کی پوری تفصیل نہیں ہے۔ جن پہ قوموں کی زندگی اور موت کا مدار ہے۔ مگر اس کے لئے ہم کو یورپ کے کسی مصنف کے قول دیکھنے کی حاجت نہیں ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر ہدائتیں ہمارے لئے اور تمام دنیا کے لئے، اگر وہ ترقی اور کامیابی کے بلند ترین درجہ پہ پہونچنا چاہے۔ کافی ہیں۔ یورپ نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے کہ صلیبی معرکوں کے زمانہ میں مسلمانوں کے ساتھ میل جول کرنے سے اخلاق اور تمدن کا جو سبق ہم کو حاصل ہوا۔ وہ ہماری

مولانا [illegible] امرتسری - [illegible] ۱۵ - ۹ - ۲۲ء

[illegible] ۔ سنہ ۱۳۶۱ھ

تمام آئندہ ترقیوں اور کامیابیوں کی بنیاد ہے۔ پس اے زندہ دل بزرگو! اور پرجوش نوجوانو! ہم سب کا فرض یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ کے احکام پر گردنیں جھکائیں اور قرآن مجید اور احادیث نبوی کے مطالعہ سے اپنی آنکھوں کو روشن کریں۔ اور اپنے اخلاق کو شستہ اور اپنی عادات کو پاکیزہ بنائیں کیونکہ ہم سب کو معلوم ہے کہ ہماری پولٹیکل طاقت کا دن ڈھل چکا ہے۔ چند اسلامی حکومتیں جو باقی ہیں ان کی سطوت اور جبروت کا آفتاب بھی لب بام ہے لیکن مذہب کی زندہ آواز ابھی پست نہیں ہوئی ہے اور خدا نے چاہا تو قیامت تک پست نہیں ہوگی۔ یہی آواز ہے جو کوہ الطاقؔ سے جبال الطفر تک اور بحر چین سے بحر ظلمات تک ہر مسلمان کے کانوں میں گونجتی ہے۔ اگرچہ آپس کے تفرقوں سے ہماری جمعیت کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ افلاس کے تاریک بادل تمام قوم پر چھائے ہوئے ہیں۔ ہم سے اکثر مسلمان تعصب اور اوہام کی زنجیروں میں مسلسل ہیں جہالت کا ہولناک دیو اپنی پوری قوت سے کچل رہا ہے۔ لیکن ہم ابھی مذہب کی حکومت سے آزاد نہیں ہوئے اور غفلت میں بھی ہم پر حکمرانی کر رہا ہے۔ ہم دولت کے نشے میں سرشار رہیں، یا اخلاق کی مصیبت میں گرفتار ہوں۔ مذہب کا فرشتہ عین وقت پر ہمارا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور اسی دہکتی آگ کے کنارہ سے اچک لے جاتا ہے۔ جس پر ہم سر جھکائے کھڑے ہوں۔ ہم جہالت کے بھنور میں ڈوبتے ہوں۔ یا تعصب کی آندھی میں اڑ رہے ہوں۔ مذہب اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے اور ہم کو ڈوبنے اور برباد ہونے سے بچا لیتا ہے ہمارے اخلاق یقیناً بگڑ چکے ہیں مگر اسلام بلند آواز سے پکارتا ہے [1] یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ ثَبِّتُوْا اَقْوَالَکُمْ بِاَفْعَالِکُمْ۔ ہماری اخوت اور اتفاق کی سنہری زنجیر ٹوٹ چکی ہے۔ مگر اسلام بار بار تنبیہ کرتا ہے [2] وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ

جہالت اور تعصب ہماری گردنوں پر سوار ہیں مگر اسلام کا یہی فرمان جاری ہے طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ۔

عرب کی تاریخ اور عرب کا جغرافیہ ہم بھول چکے ہیں مگر ابھی تک ہم سب کا قبلہ وہی ہے جس کی طرف ہمارے منہ نمازوں میں پھر جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی نصیحتوں کو ہم فراموش کر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک اس کے ایک ایک لفظ پر ہم سب کے دل دہل جاتے ہیں اگرچہ آج کوئی قوم ہم سے بدتر نہیں ہے۔ لیکن ابھی تک ہمارے کانوں میں یہی عبرت انگیز صدا آرہی ہے۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اگرچہ ہم اکثر خدا کے حکموں کو توڑتے اور خدا کی حکومت سے بھاگنا چاہتے ہیں مگر ایک زبردست قوت جو ہمارے اندر پوشیدہ ہے ہمکو تھام لیتی ہے اور گرج کر کہتی ہے یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

بزرگو! ہمارے لئے مذہب سے بڑھکر کوئی رہنما نہیں ہے اگر ہم اسکو رہبانیت کی نظر سے نہ دیکھیں اور اسکی دنیوی اور روحانی تعلیم پر یکساں نظر ڈالیں اور اس کی بے نظیر ہدایتوں پر عمل کریں تو کسی کام میں ناکام نہیں رہ سکتے اور ترقی کی کسی منزل میں نہیں رک سکتے اور اس حالت میں یہ ممکن نہیں ہے کہ ہمارے اخلاق پاکیزہ نہ ہوں ہمارے عادات شائستہ نہ ہوں۔ ہم میں کام کرنے والوں کا جو قحط ہے۔ وہ اسی سبب سے ہے کہ مذہب کی اخلاقی اور تمدنی تعلیم کو بالکل فراموش کر دیا ہے۔ مذہب ہی وہ چیز ہے۔ جو انسان میں انتہا درجہ کی جفاکشی اور مستعدی پیدا کر دیتی ہے اور نیکی کے ہر کام میں لگاتار محنت کرنے پر آمادہ رکھتی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے کام صرف ان لوگوں نے انجام دئیے ہیں جن کے قالبوں میں مذہبی روح جنبش کر رہی تھی وہ اخلاق جنکی بنیاد مذہب پر نہ ہو مثل ایک دیوار کے ہیں جو ریت سے بنائی گئی ہو۔ اور جو سیلاب کے رستہ میں ہو۔ وہ معاشرت جسکا مدار مذہبی ہدایات پر نہ ہو مثل ایک جہاز کے ہے جس کے مستول نہ ہوں اور جو طوفان کی ساحل شکن موجوں میں چکر کھا رہا ہو۔ اور مذہبوں کا ذکر جانے دو۔ خود مذہب اسلام سے بڑھکر کوئی مذہب ان باتوں کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو نوع انسان کی ترقی اور سرسبزی کے لئے ضروری ہیں۔ روحانی اور جسمانی تعلیم کا کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے۔ جو اس کی ہدایتوں میں موجود نہ ہو۔ اخلاق اور تمدنی تربیت کا کوئی ایسا اصول نہیں ہے جو اس میں فراموش کر دیا گیا ہو۔ پس اے خوش نصیب اور بلند اقبال مسلمانو! اس پاکیزہ ترین مذہب کا دامن مضبوط پکڑو۔ اور ان روحانی اور اخلاقی تعلیمات پر سرگرمی سے عمل کرو۔ کاش! وہ دن ہماری قوم کی تاریخ میں جلد آجائے جبکہ ہر مسلمان کے دل پر اسلام کا گہرا نقش ہو اور وہ اپنی دینی اور دنیوی ترقیوں میں کامیاب ہوں۔ اگر ایسا مبارک زمانہ آگیا۔ تو ہم دیکھینگے کہ تمام دنیا کے مسلمان اخوت کی زنجیر سے وابستہ ہیں۔ انکے قالبوں میں عالمگیر اتفاق کی روح موجزن ہے اگر مغرب کے مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے۔ تو اس سے مشرق کے مسلمان تلملا جاتے ہیں۔ اگر مشرق کے مسلمانوں کو کوئی کامیابی ہوتی ہے تو اس پر مغرب کے مسلمان نعرے بلند کرتے ہیں ہر مسلمان میں ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ ہر مسلمان قومی نشے میں سرشار ہے اون کی انجمنیں سرسبز ہیں۔ ان کے مدرسے آباد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شخص قوم کی خدمت کرنے کو اپنی عزت اور افتخار کا باعث جانتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک شخص قوم کے فائدہ کو اپنی ذات کے فائدہ پر ترجیح دیتا ہے۔ وہ اپنی قوم کے خیرخواہ اپنے مذہب کے عاشق اور اپنے وطن کے دلدادہ ہیں اون کے اخلاق پاکیزہ اور شائستہ ہیں۔ ان کا طرز معاشرت لطیف اور ممتاز ہے۔ ان کی ہمتیں بلند ہیں۔ ان کے حوصلے وسیع ہیں۔ وہ ترقی کے

---

[1] اے قرآن کے ماننے والو اپنے اقوال کو اعمال کیساتھ درست کرو

[2] آپس میں جھگڑا نہ ڈالو، ورنہ پھسل جاؤ گے، اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی ۱۲ منہ

جن کام کو شروع کرتے ہیں۔ اس کو پورا کئے بغیر نہیں ہٹتے۔ وہ تمدن کی عمارت کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اس کو بلند کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ ان کی عقلی اور باطنی قوتیں حرکت میں ہیں۔ انکی قومی اور مذہبی جذبات موجزن ہیں۔

صاحبو! اگر ہم اپنی جرأت اور ہمت سے کام لیں اور خدا سے مدد کے خواستگار رہیں۔ تو وہ مبارک زمانہ جسکی طرف میں نے اشارہ کیا کچھ بہت دور نہیں ہے۔ ہم سب کو اپنی پوری توجہ اس بات پر مبذول کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری قوم کے افراد جو مذہب کی بے نظیر اخلاق اور تمدنی تعلیم سے غافل ہوں ان کی توجہ کی باگ اس طرف موڑی جائے۔ اور ان میں قومی اور مذہبی جوش پیدا کر دیا جائے۔ یہ سچ ہی کہ یہ کام دشوار ہے اور تمام قوم میں یکساں ولولہ پیدا کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہماری کشتی کے ناخدا اور ہماری قوم کے ہادی اپنے فرائض سے غافل ہیں۔ یہ سچ ہے کہ عام لوگوں کی توجہ مذہب کے ایک پہلو پر ہے اور دوسرے پہلو سے بے خبر ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہماری حالت اسقدر بگڑ چکی ہے کہ اس کی اصلاح جلد تر ممکن نہیں ہے۔ مگر جب کہ خدا فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہو سکتا۔ تو پھر ہم کیوں مایوس ہوں۔ بس اس حالت میں جبکہ ہماری آئندہ ترقی اور تنزل کی بنیاد ایسی ایک مسئلہ پر ہے کہ ہمارے اخلاق کیونکر درست ہوں اور ہماری موت اور زندگی ایسی ایک عقیدہ کے حل ہونے پر منحصر ہے۔ کہ ہماری معاشرت کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے۔ تو ہم کو لازم ہے کہ قوم کو مذہب کی بے نظیر اخلاق اور تمدنی تعلیمات پر مائل کریں۔ اور اپنے اس فرض کو نہایت مستعدی سے انجام دیں۔

اگر ہم اپنے فرض کو پورا کرینگے۔ تو یقین ہے کہ خدا بھی اپنے اس وعدہ کو پورا کریگا کہ اگر تم اپنی مدد کرو تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا۔

اے زندہ دل بزرگو! اور اے پُر جوش نوجوانو!

میں اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند عالم ہماری ہمتوں میں نئی روح پھونکے۔ ہمارے حوصلے کو بلند کرے۔ ہمارے دلوں میں جان ڈالے ہمارے ارادوں کو جنبش دے۔ اور وہ مبارک زمانہ جلد لائے جس کی تمنا ہم سب کو ہے۔ آمین ثم آمین!

فقط (کتبہ احقر العباد ابو النصر محمد فاضل ولا فاضل از مدرسہ رحمانیہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

تجویز نمبر ۲

انجمن اصلاح المسلمین کے لئے احقر نے دہلی میں یہ تحریک کی تھی۔ جماعت اہلحدیث کے افراد سے بھی ذکر کیا اور غیر جماعت سے بھی، مگر یہ کام ایسا تھا کہ جسکو کرنا پڑتا اور آجکل مسلمان اکثر تحریک عملی سے گریز کرتے ہیں۔ کامیابی نہیں ہوئی۔ اسوجہ سے آج خیال آیا۔ کہ بذریعہ اخبار اہلحدیث کل جماعت کے سامنے پیش کردوں۔ ممکن ہے کچھ فائدہ ہو سکے۔

انسان کو جبتک کسی کام میں خاص فائدہ نظر نہ آئے۔ راغب نہیں ہوتا۔ اس لئے شرع نے بھی ایک مد تسخیر قلوب کی رکھی ہے خیر تحریک یہ تھی کہ ایک جمعیت ایسی بنائی جائے کہ جسکا تعلق زیادہ تر غریب اور نادار مسلمان کلمہ گوؤں سے ہو۔ یہ انجمن شہر کے ہر صاحب وسعت مسلمان سے کم از کم ایک آنہ ماہوار وصول کرکے تمام غربا و نادار اور گداگر مسلمانوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر اعلان کردے کہ مسلمان از خود صدقہ و خیرات (پیسہ دو پیسہ) گداگران مسلم کو دیکر اس پیشہ کو تقویت نہ پہونچائیں بلکہ یہ صدقہ و خیرات انجمن میں ارسال فرما کر سائل کو ہدایت فرمائیں کہ وہ انجمن سے اپنی احتیاج رفع کرے اور انجمن جو شخص جس قابل ہو۔ اس سے بشرائط ادائگی ارکان اسلامی و درستی اخلاق سلوک کرے۔ اگر قابل کام ہے۔ تو ایک آنہ فنڈ سے ورنہ صدقہ فنڈ سے اس کی احتیاج رفع کرے اس کی شاخیں حسب ضرورت بغرض آمدنی خرچ محلہ وار یا حلقہ وار ہونی ضروری ہیں۔ اسکی اسکیم جو تیار کیگئی تھی حسب ذیل ہے۔

اغراض و مقاصد انجمن

(۱) غریب مسلمانوں کی مذہبی۔ اخلاقی اور مالی حالت درست کرنے کے لئے ایک جمعیت بنام "جمعیت اصلاح المسلمین" قائم کرنا۔

(۲) ممبران جمعیت مذکور (مرد و عورت) کے لئے کام فراہم کرنا اور بشرط ضرورت قرض حسنہ یا صدقات سے مدد کرنا۔

(۳) ممبران مذکور مستحق خیرات کے بچوں اور یتیموں کے لئے مفت تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔

(۴) گداگری کا انسداد کرنا۔

(۵) عام مسلمانوں کے بچوں کے لئے لازمی تعلیم کا انتظام کرنے کی کوشش کرنا۔

باقی تفصیل بوقت انعقاد جمعیت۔

کام تو کوئی سا بھی مشکل نہیں ہوتا۔ البتہ عملی قوت ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے اگر مسلمان کام کی اہمیت کو دلنشین کرلیا کریں اور سمجھ لیا کریں کہ ہاں یہ کام دین کے لئے، ملت کے لئے اور ملک کیلئے مفید ہے۔ تو پھر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی کہ اس کو کیوں چھوڑ بیٹھیں۔ اور کیوں نہ ہمت اور استقلال سے کام لیں۔ مگر کچھ ہمتیں ایسی پست ہوگئی ہیں۔ کہ فوری نتیجہ چاہتے ہیں۔ اگر آج ایسی کم ہمتی اور غیر مستقل مزاجی کا دنیا کے کاموں میں بھی ظہور ہو جائے۔ تو یقیناً کسان کھیتی چھوڑ دیں۔ دکاندار بازار بند کردیں۔ مزدور کاروبار ختم کردیں۔ اور آج ہی نظام دنیا درہم برہم ہو جائے۔

مسلمانو! دنیا کے کاموں میں اسقدر استقلال اتنا انہماک اور دین کی طرف سے ایسی بے اعتنائی کیا مالک کے حضور میں جانا نہیں ہے؟ کیا ہمیشگی کا گھر دنیائے فانی ہے؟ اے پرستاران توحید! نفس پرستی کبتک؟ اس نفس پرستی کی بدولت ضربت علیہم المسکنۃ دیدہ بینا سے مخفی نہیں کہ ہجرت کرکے بھی جائیں تو اب شبلی کہاں جائیں یہ سب تفرقوں اور نفسا نفسی کے کرشمے ہیں۔

...بیں
حضرت عمرؓ کی
مفصل سوانح عمری
...کی یعنی امام اعظم
امام ابوحنیفہ
...حصہ اول و دوم
مصنفہ مولانا
...شبلی
...رشید کی مفصل
...حصہ نہیں غیر
مصر و شام
...شبلی کا سفرنامہ
...سوانح عمری امام
محمد بن غزالی
سلطان
عبدالحمید
...سر زمانہ حال
...واقعات جنگ
...الب
مفصل سوانح عمری
مولانا ابوالکلام
...نجاۃ اللہ
...اللہ

نفحات القرآن [illegible]

آ' خود اللہ عزوجل فائدہ کا کام بتاتا ہے "ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" اللہ کے نام کی عظمت قائم کرنے اور دین کی اشاعت کرنے میں اس چیز کے دینے سے دریغ کرتے ہو۔ جو تم ایمان کا دعویٰ کرنے ہی جنت کے بدلے دیچکے اور وہ تمہاری نہیں اللہ ہی کی ہے۔ وما علینا الا البلاغ وبا للہ التوفیق۔

(خادم الاسلام محمد عبد القادر الجبری عفا اللہ عنہ دہلی)

اڈیٹر میرے نزدیک اس کا آسان طریق یہ ہے کہ ہنبلی کے ممبران سے ملکر انسداد گداگری کا قانون بنوایا جائے۔ میرا خیال ہے بہ نسبت سابق کے آجکل آسان ہے۔ ممبران کے گوشگذار کیا جائے کہ ایشیا میں جاپان میں بلکہ خود انگلستان میں پیشہ گداگری نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انگلستان کے ماتحت ہندوستان میں یہ قانون جاری نہ ہو۔

قبریں اونچی بنانا

اللہ پاک نے قرآن مجید لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور ساتھ ہی حکم دیا کہ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ مسلمانو! جو کچھ حکم پیغمبر خدا تم کو دے وہ لے لو۔ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ (پیغمبر کا خلاف نہ کرو) بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی واجب الاتباع ہے جیسے خدا تعالیٰ کا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ایک دفعہ گودنا لگانے والیوں پر لعنت کر رہے تھے۔ ایک عورت بولی کہ قرآن میں تو کہیں انپر لعنت نہیں آئی۔ آپنے فرمایا میں کیوں اسکو لعنت نہ کروں۔ جسکو خود حبیب خدا نے لعنت کی ہو۔ وَمَنْ ھُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اور اسکو وہ ملعون ہو بیچ کتاب اللہ کے۔ عورت بولی کہ میں نے کہیں بھی نہیں پڑھا۔ آپنے فرمایا اگر تو پڑھتی تو البتہ پاتی۔ تو اس حکم کو کیا نہیں پڑھی تو نے یہ آیت مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ قالت بلیٰ قال فانہ قد نھیٰ کہ جو حکم دیں تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس عمل کرو اسپر اور جس چیز سے منع کریں تم کو پس باز رہو۔ کہا عورت نے ہاں پڑھی ہے۔ کہا ابن مسعود نے پس تحقیق حضرت نے منع کیا ہے اس سے۔ جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ سب قرآن سے ثابت ہیں۔ حدیث کا انکار کرنا گویا قرآن کا انکار ہے۔

آب میں اصل مطلب کیطرف آتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبر بنانے سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ نھیٰ عن تربیع القبور وتجصیصھا۔ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر چوکھنٹی کرنے سے اور اس کے گچ کرنے سے" (کتاب الاثار امام محمد صفحہ ۴۵) اب جو اس حکم کا منکر ہے۔ گویا قرآن کا منکر ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا کہ جس کام سے حضرت صلعم تمکو منع کریں اس سے باز رہو۔ اور حضرت صلعم نے پکی قبر بنانے سے منع کیا ہے۔ اب بنانیوالا منکر قرآن ہے۔ پھر اسی حدیث کے نیچے لکھا ہے قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ کہ امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ جو کچھ تمکو حضرت صلعم دیویں فخذوہ۔ پس اسکو پکڑ لو سو اسیطرح امام محمد و ابوحنیفہ رح نے کہدیا وبہ ناخذ یعنی ہم اسی حکم کو پکڑتے ہیں۔" اسی پر بس نہیں پھر فرماتے ہیں امام محمد کہ خبر دی ہم کو ابوحنیفہ نے قال کان یقال ارفعوا القبر حتی یعرف انہ قبر فلا یوطا۔ کہ ابراہیم کہا کرتے تھے۔ کہ قبر اونچی کرو۔ یہانتک کہ پہچانی جاوے کہ وہ قبر ہے پس نہ روندی جاوے۔ قال محمد وبہ ناخذ۔ اور امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں ونکرہ ان یجصص اویطین او یجعل عندہ مسجدا او علما او یکتب علیہ ونکرہ الاجران یبنی بہ او یدخل القبر وھو قول ابی حنیفۃ رح اور مکروہ رکھتے ہیں ہم کہ گچ کی جاوے یا مٹی سے لیپی جاوے۔ یا اس کے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اس پر لکھا جاوے۔ اور مکروہ ہے پکی اینٹ کہ بنائی جاوے ساتھ اس کے (جیسا کہ محمد عظیم نے اپنے باپ کی قبر پکی اینٹوں سے بنائی ہے)۔ یا داخل کی جاوے قبر میں پکی اینٹ اور یہی قول ہے حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ (کتاب الاثار صفحہ ۴۵) امام ابوحنیفہ رح کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم کو خبر دی جس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اٹھی ہوئی۔ اور اس پر سفید مٹی کے ٹکڑے تھے۔ قال محمد وبہ ناخذ تسنیم القبر تسنیما ولا یربع وھو قول ابی حنیفۃ کہا امام محمد رح نے کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح کی جاوے اور چوکھنٹی نہ کی جاوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا۔

آب جو مولوی مُلا اپنے وعظوں میں کہا کرتے ہیں کہ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قدر نہیں کرتے۔ امام ابوحنیفہ کی توہین کرتے اور ان کے اقوال کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن خود حضرت صاحب کا یہ حال ہے کہ خدا اور رسول صلعم کے احکام کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اور امام ابوحنیفہ رح کے اقوال کو رد کر کے اپنے باپ کی قبر پکی اور چونے گچ تیار کرائی ہے۔ کیا اسی کا نام قدر ہے؟ ہم سمجھتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ان کا قدر ہے لیکن معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک حکم کے انکار کرنے سے زیادہ قدر ہوتی ہے۔ افسوس۔ والسلام

(نور الحسین گرجاکھی مبلغ انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ)

معذرت جناب مولٰنا اڈیٹر صاحب چونکہ سفر میں ہیں۔ لہذا فتاوے درج نہیں ہوسکے۔

(مینجر)

قصص الحدیث فی [illegible]

(مضمون بقیہ از صفحہ ۴ -)

مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا جمعہ کا خطبہ مذہب اسلام نے فقط اس وجہ سے نہ رکھا تھا۔ کہ ہر ہفتہ مسلمانوں کو وعظ و نصیحت کی جائے۔ کیا آپکو معلوم ہے کہ مولانا شاہ بدرالدین شاہ پھلواروی ضلع پٹنہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یُوں گویا ہیں کہ "خالص خالص عربی میں خطبہ پڑھنا خلاف غائیت رسول اللہ صلعم ہوگا۔ کیونکہ خطبہ سے غائت رسول اللہ صلعم کی یہ تھی کہ ہدائت ہو"

کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ مولانا ابوالکلام نے جمعیت العلماء ہند لاہور کی صدارتی تقریر میں صاف صاف فرمایا ہے کہ "جبتک مسلمان خدا کے بتائے ہوئے طریقہ پر اپنا کام نہ کرینگے۔ اُنھیں ہرگز کامیابی نصیب نہ ہوگی۔ اور مثال کے طور پر آپ نے یہ فرمایا کہ فرض کرو کہ ہم کو اپنے دینی کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ تو وہ روپیہ ہم کو کسی صورت سے بھی حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔ جبتک کہ مذہب اسلام کا بنایا ہوا بیت المال نہ جاری کریں۔ فرض کرو کہ ہم کو مسلمانوں میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کی دعوت دینی ہے۔ یا یُوں کہو کہ ہم مسلمانوں کا فرض اولین ہے تو آپ اس کی دعوت دے ہی نہیں سکتے۔ جبتک کہ آپ جمعہ کے روز مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ میں وعظ نہ کہیں"

کیا آپ ان اہم باتوں کی واقفیت رکھتے ہوئے اپنے اخبار یا اپنی تحریر یا تقریر میں خطبہ میں وعظ کے مضمون کو مدنظر رکھا ہے ؟ (سائل نورالدین بدوکان عبدالکریم صاحب کتب فروش محلہ مرادپور۔

باکی پور۔ پٹنہ)

اہل حدیث

(ج ۱) اہلحدیث کانفرنس صوبہ بہار ہی میں قائم ہوئی۔ کیونکہ پہلی دفعہ اس کی بنیاد بمقام آرہ رکھی گئی۔ دوسری دفعہ اس کی تحریک بمقام محمد پور کواڑی ضلع دربھنگہ۔ یہ دونوں مقام صوبہ بہار میں ہیں اس کے بعد بھی بہاری دوستوں کو تحریک کیگئی مگر متحرک نہ ہوئی۔

آل انڈیا مجلس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر صوبہ میں اس کے ماتحت مجالس ہوں آل انڈیا نیشنل کانگرس عرصہ تک چلتی رہی۔ مگر اوس کے ماتحت صوبوں میں پراونشل کانگرسیں نہ تھیں۔

جمعیۃ العلماء دہلی تمام ہندوستان کی مجلس ہے۔ حالانکہ پنجاب میں جمعیت العلماء نہیں۔ آل انڈیا کے معنے یہ ہیں کہ اوس کے کام کا حلقہ تمام ہندوستان میں وسیع ہو۔ چنانچہ اہلحدیث کانفرنس کا کام تمام ہندوستان میں جاری ہے۔

(ج ۲) معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخبار اہلحدیث نہیں دیکھتے۔ ناظرین سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ صوبہ وار کیا قصبہ وار بلکہ دہ وار انجمنہائے اہلحدیث قائم کرنے کی تحریک کس زور سے ہوتی رہی غیر صوبہ پنجاب میں جب کبھی جانا ہوا۔ تقریروں میں اس کی ترغیب دیگئی۔ مگرع قطب از جا نے جنبد۔

(ج ۳) خطبہ جمعہ میں وعظ کا مسئلہ میں نے اپنے مشہور رسالہ "مذہب اہلحدیث" میں عرصہ ہوا لکھا۔ اور ملک میں بکثرت شائع ہوا۔ علاوہ اس کے اخبار میں بطور مذاکرہ علمیہ بھی اس کو لکھا۔ مگر آپ نے دیکھا ہوگا میرے نزدیک خطبہ بے ترجمہ بت بے جان ہے ۔

قوم کی بہبودی

یہ ایک سوال ہے۔ ہر شخص اپنی اپنی رائے علم اور خیال پر اس کا جواب رکھتا ہے۔ اور آجکل جو ہندوستان میں یہ عدم تعاون کی لہر اور اس کے روکنے کی جو تشدد کی سیف آبدار چل رہی ہے دونوں اپنی اپنی جگہ اسی سوال کے جواب کا نتیجہ ہیں۔ مگر کیا دونوں سیدھے راستہ پر ہیں ؟ اتنے عرصہ کی جدوجہد میں قوم نے کیا ترقی کی۔ اور اس تشدد سے کہانتک روک ہوئی۔ ہر دو جواب کے لئے مشاہدہ درکار ہے۔ ہمارے خیال میں قومی ترقی یا بہبودی قوم کے افراد کی انفرادی ترقی و بہبودی پر منحصر ہے۔ لیکن اگر ہمارا خیال غلط ہو۔ تو میں کہونگا کہ ادھر کسی کو توجہ نہیں۔

جس زمانہ میں فرانس کا زور شور تھا۔ لوئی چہاردہم شاہ فرانس نے ملک ہالینڈ کی فتح کے لئے ایک زبردست فوج روانہ کی۔ مگر اس چھوٹے سے ملک کو فتح نہ کرسکا۔ اپنے وزیر اعظم کو بلا کر اس ناکامی اور شکست کی وجہ پوچھی۔ کہ باوجود اس قدر بڑی سلطنت اور اتنی کثیر فوج و مال کے ناکامی کیوں ہوئی ؟ وزیر نے جواب دیا کہ "اے آقا۔ کسی سلطنت کی قوت اور بڑائی اور عظمت اس کے رقبہ مال اور کثرت فوج پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس کی فوج۔ اس کے باشندوں کی قوت اخلاق پر منحصر ہے۔

اسی طرح یونان کے بہادر جنرل لیونی ڈاس نے تین سو جانفروش ہمراہی لیکر زرکسز کی ٹڈی دل بڑھتی ہوئی فوج کا اس قدر نقصان پہونچایا کہ باوجود کل سہ صد بہادروں کے قتل ہوجانے پر بھی اس بادشاہ کی آگے بڑھنے کی جرأت و ہمت نہ ہوئی۔ اور نا اس کو بے نیل و مرام واپس جانا پڑا۔ یہ صرف تین سو

جوانوں کی اخلاقی قوت تھی جس نے اتنی بڑی فوج کی فتح کو شکست سے بدل دیا۔

برادرانِ اسلام! مسلمانوں نے ہر موقع پر ہمیشہ اسی قوت سے کام لیا۔ اور اسی سے ہر عقدہ کو حل کیا، ہر مصیبت کو دفع کیا۔ ہر دشمن پر فتح پائی۔ کیا آپکو جنگ خندق کا بھی واقعہ یاد نہیں کہ باوجود بھوک و پیاس کی شدت کے ان خدا و رسول کے پیاروں کی زبان پر یہی تھا کہ "ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر اس لئے بیعت کی ہے کہ اللہ کا بول بالا اور اسلام کو دشمن کے ہاتھوں سے بچا کر بیٹھینگے۔ اور جبتک زندہ ہیں یہی شغل رہیگا۔" آہ کیا اخلاقی قوت تھی۔ کہ اسلام کے سامنے نہ تن کی فکر تھی نہ پیٹ کی۔ نہ آرام کی نہ آسائش کی۔

"احسنوا اخلاقکم" کی اطاعت کرنیوالے اور والعصر ان الانسان لفی خسر۔ الا الذین آمنو وعملوا الصلحت۔ پر سچے دل سے ایمان لانے والے کے لئے تو بجز درستی اخلاق اور کسی چیز میں اپنی اور قوم کی بہبودی ہے نہیں۔ جس کے ثبوت کتب تاریخ۔ احادیث اور قرآن حکیم سے ایک دو نہیں سینکڑوں ملتی ہیں

اللہ رب العزت اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے۔ وانک لعلی خلق عظیم اور ہمارے بارے میں ارشاد باری ہے کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ ہم پڑھتے ہیں ہم سنتے ہیں مگر کولہو کے بیل کی طرح جہاں تھے۔ وہیں پھر موجود۔ ایسی صورت میں کیا وہ قوم ہم نہیں۔ جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ قال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا۔

ہمارا خیال ہے کہ صرف اخباروں میں تحریروں سے جلسوں میں تقریروں سے اور وعظوں سے کام نہ چلیگا۔ جبتک اہل درد قوم کی گرتی ہوئی حالت سے متاثر ہو کر اپنی قوتوں کو مجتمع نہ کریں۔ اور ایک باقاعدہ نظام کی صورت میں قوم کو کس نہ دیں۔ کیا ہمارے واسطے یہ حکم نہیں کہ تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر اور جو نہ مانے۔ اس کے ساتھ ہمارا مسلک کہ لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان۔ یعنی ایسے لوگوں سے گھل مل کر نہ رہو۔ خواہ وہ کوئی ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فاسق کی دعوت قبول نہ کرو۔ نهی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن اجابة طعام الفاسقین اور نیز یہ بھی کہ من کثر سواد قوم فهو منهم پس چاہیئے۔ کہ کھال دہونکنے والے شخص کے رفیق نہ بنیں۔

اگر ہمدردانِ قوم۔ فدایانِ ملت اور شیدایانِ اسلام مجموعی قوت سے کام کرنے پر تیار ہیں تو اللہ تعالے کا ہاتھ یعنی اس کی مدد بھی ضرور شامل حال ہے مگر ایسے لوگوں کو نہایت حلم، بردباری اور تحمل سے کام کرنا پڑیگا۔ اور ہر شخص کے برے فعل کو نہ صرف زبان سے بتانا ہوگا۔ بلکہ اپنے عمل سے بھی جتانا ہوگا کہ ایسے کاموں میں ہم آپکے شریک نہیں اور جب تک آپ اس قسم کے افعال کو چھوڑ نہ دینگے۔ ہم آپکے شریک حال نہ ہونگے۔ مگر یہ سب کام نرمی سے ہونگے تاکہ نفس امارہ حرکت میں نہ آئے اور جماعت کے ساتھ یہ کام کیا جائے۔

کیا وہ بزرگ جن کے مضامین اخبار اہلحدیث میں اس مضمون پر (اخلاق) شائع ہوتے رہے ہیں۔ سب مل کر تیار ہیں کہ کسی ایک مقام پر جمع ہو کر قوم کی بہبودی کے طریق عمل پر تبادلہ خیالات کرکے کوئی شکل کام کی پیدا کریں۔ اور جماعت کو جماعت بنانے کی کوشش کریں۔ یا اپنی قوتوں کو صرف اخبار کے کالموں میں ہی صرف کرتے رہینگے اور میدان عمل میں کبھی کام فرسائی نہ فرمائینگے اس میں شک نہیں کہ اس کام میں رفتار زمانہ دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ سخت سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا۔ مگر اے جماعت مومنین کیا تم اپنے مال اور جان جنت کے بدلے دے نہیں چکے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر کوئی تکلیف تکلیف نہیں اور اگر نفی میں ہے تو ہمارا روئے سخن بھی ایسے اصحاب سے نہیں۔ پس علماء کرام خصوصاً اور دیگر اصحاب عموماً اس معروضہ پر توجہ فرمائیں۔ هذا ما عندی و باللہ التوفیق وما علینا الا البلاغ وعلیکم السمع وطاعة باحکام الشریعة والسلام خیر الختام۔

الخادم الاسلام محمد عبد الغفار الخیری
عفا اللہ عنہ پھاٹک حبش خاں دہلی)

اہلحدیث کیا یہ غرض اہلحدیث کانفرنس کے جلسہائے عام یا جلسہ خاص میں حاصل نہیں ہوسکتی؟ میرے خیال میں کانفرنس مذکور کی بنیاد ہی۔ اسی لئے رکھی گئی تھی۔

بقیہ انتخاب الاخبار

سمرنا فتح ہو گیا

لندن ۹ ستمبر۔ ترکانِ احرار نے سمرنا پر قبضہ کر لیا ہے۔

پیرس ۹ ستمبر۔ احمد فرید بے نمائندہ حکومت انگورہ مقیم پیرس نے دورانِ مکالمہ میں رائے ظاہر کی ہے کہ سمرنا کا سقوط بس چند روز کی بات ہے۔ ترکی فوج جو ۲½ لاکھ جوانوں پر مشتمل ہے غالباً یکشنبہ یا دوشنبہ کے روز سمرنا کے پاس پہونچ جائیگی۔ آپنے یہ بھی فرمایا "ہمیں قسطنطنیہ، ادرنہ، اور تھریس درکار ہے۔ دردانیال پر کسی کی فوج قابض ہو ہم انہیں خس و خاشاک کی طرح اڑا دینگے" (ایلہم [illegible])

متفرقات

بہی خواہانِ اخبار کی خدمت میں اپیل

بارہا لکھا گیا کہ زمانہ کی سیاسیات کی وجہ سے مذہبی تحریکات کو ضعف پہونچ رہا ہے اہلحدیث بھی ایک مذہبی اخبار ہے۔ لہذا بہی خواہان اہلحدیث کو توجہ کرنی چاہیئے کہ اخبار اہلحدیث کی ہستی قائم رہے۔ سال بھر کی کوشش سے ایک دو خریدار پیدا کر دینے کیا مشکل ہیں۔

خریداران

مہربانی کر کے خط وکتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شکریہ

الحمدللہ میرے والد صاحب بزرگوار حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر وطن کو بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب کرام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ان کے لئے خیریت سے پہونچنے کی خلوص دل سے دعا کی تھی۔ (خاکسار عبدالرحمن خلیل قریشی ابن مولوی محی الدین صاحب نظام آباد ضلع گوجرانوالہ)

درخواست اخبار

ہم دو طالبعلم بہت غریب ہیں۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ ہم لوگوں کے نام اخبار اہلحدیث جاری کر دیں۔ تو ثواب عظیم اور اجر فخیم مولیٰ تعالیٰ فرمائیگا۔ و نیز ہم دونوں طالبعلم کلام ربانی حفظ کرتے ہیں جملہ ناظرین اہلحدیث دعا کریں کہ اللہ تبارک صحیح صحیح یاد کرائے۔ والسلام (محمد سلیمان و محمد حنیف عفی عنہ فاربسگنج ضلع پورنیہ ریلی برادر گولہ)

ایضاً

میں ایک نہایت غریب طالب علم ہوں کوئی صاحب مہربانی فرما کر احقر کے نام اخبار گہربار اہلحدیث جاری کرا دیں تو خداوند عالم سے اجر پاویں۔ وجہ سے احقر اخبار اہلحدیث کے دیکھنے کا زائد الحد مشتاق ہے۔ (رحیم بخش متعلم اول عربی مدرسہ صدر دینیات بہاولپور)

یاد رفتگان

محمد عمر صاحب عرف عمرالدین صاحب سوداگر جو مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی کے صحبت یافتہ تھے۔ اور نیز بڑے عابد و زاہد تھے۔ [illegible] میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم کے برادر حقیقی جنکا نام معلوم نہیں صرف اس قدر یاد ہے کہ وہ لاہور کے باشندے ہیں۔ اور مذہباً اہلقرآن ہیں۔ انکو اطلاعاً عرض ہے۔ کہ مرحوم کا اساسہ و سامان حیدرآباد دکن میں ہے لے آویں۔ اور جن جن کے ذمے ان کی بقایا ہے۔ اس کا انتظام کرا دیں اور نیز عبدالغنی صاحب سوداگر حقیقت جے پوری کا کچھ مطالبہ مرحوم کے ذمہ ہے اسے بے باق کر دیں۔ واجباً عرض ہے۔ (احقر محمد یوسف مدرس مدرسہ فیض محمدی محلہ نیلگراں جیپور)

ایضاً

میرے والد بزرگوار مولوی غلام علی امام مسجد بابلی خواجان امرتسر بتاریخ ۶ ستمبر ۲۲ء اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (خلیفہ عبدالواحد از فتحگڈھ)

ایضاً

میرے ایک دوست نوجوان متبع سنت عبدالمجید خان ساکن سکھرام پور ضلع گونڈہ فوت ہو گئے۔ اللہ غریق رحمت کرے (عبدالستار ناظم مدرسہ اسلامیہ بکوہرہا ضلع بستی)

دعاء صحت

میری اکلوتی بھتیجی سخت علیل ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے درخواست ہے کہ اس کے لئے دعاء صحت فرماویں۔ (محمد منظور الکریم صدیقی سب انسپکٹر پولیس دہامن گاؤں ضلع بلڈانہ)

انجمن اتحاد مسلم راجپوتانِ پنجاب کا سالانہ جلسہ!

انجمن اتحاد مسلم راجپوتان پنجاب امرتسر کی مجلس انتظامی نے فیصلہ کیا ہے کہ انجمن کا پہلا جلسہ بمقام امرتسر ماہ اکتوبر ۲۲ء میں دیوالی کے موقعہ پر منعقد کیا جائے۔ صدر کا فیصلہ۔ تاریخوں کا تعین اور دیگر ضروری امور کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ لیکن جلسہ کا پروگرام مکمل کرنے کے لئے مجلس مذکور کی خواہش ہے کہ دردمند اصحاب جو جلسہ میں اپنے خیالات کا اظہار یا کوئی تجویز پیش کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ۲۵ ستمبر ۲۲ء تک اپنی تقریر کے موضوع یا تجویز کے الفاظ سے مطلع فرمائیں۔ (ڈاکٹر محمد فاضل سب اسسٹنٹ سرجن سیکرٹری انجمن مذکور امرتسر)

حساب خرچ اہلحدیث کانفرنس

(گذشتہ سے پیوستہ)

(خرچ واعظان کانفرنس درماہ رجب [illegible])

بنام مولوی عبدالغنی صاحب سفیر کانفرنس للعہ
(تنخواہ للعہ سفر خرچ للعہ)

بنام مولوی احمد علی صاحب واعظ کانفرنس [illegible]
(تنخواہ [illegible] سفر خرچ [illegible])

بنام مولوی عبدالواسع صاحب واعظ للعہ
(تنخواہ [illegible] سفر خرچ للعہ)

بنام مولوی عبدالعزیز صاحب واعظ للعہ
(تنخواہ [illegible] سفر خرچ للعہ)

بنام مولوی شمس الدین صاحب واعظ عنہ
(تنخواہ عنہ)

بنام مولوی عبدالرحیم صاحب واعظ [illegible]
(تنخواہ [illegible] سفر خرچ [illegible])

بنام مولوی عبداللہ صاحب واعظ [illegible]
(تنخواہ عنہ سفر خرچ [illegible])

بنام مدرسہ کوٹ ہیبت ڈیرہ غازیخاں عہ بنام مدرسہ علیپور ریاست رامپور عہ۔ بنام مدرسہ نوڈہ بھیم جے پور عہ بنام مدرسہ گلاب پور کشمیر [illegible] بنام مدرسہ ساگر کی گڑگانوہ [illegible] بنام مدرسہ سنبھل شملہ عہ بنام مدرسہ سترپل [illegible] بنام مدرسہ جے پور [illegible] بنام مدرسہ وزیرپور کشمیر عہ بنام مدرسہ آنوہ [illegible] بنام مدرسہ بہاری حسین سنگھ عہ بنام مدرسہ بلغار علاقہ کشمیر عہ بنام مدرسہ بڑہ باڑی سلہٹ عہ بنام مدرسہ قطب صوبہ دہلی عہ بنام مدرسہ کنتڑی لچھے پور عہ بنام مدرسہ شاہجہانپور للعہ بنام مدرسہ آگرہ عہ بنام مدرسہ کوٹ ہیبت ڈیرہ غازیخاں [illegible] بنام مدرسہ شکراوہ گوڑگانوہ عہ بنام مدرسہ جی پہاڑی جیپور [illegible]

ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

انتخاب الاخبار

شاہ یونان کا فرار

پیرس سے رائٹر کے ذریعہ رپورٹ ملی ہے کہ شاہ قسطنطین ایتھنز سے چلا گیا ہے اور معلوم نہیں کدھر گیا ہے۔

یونانیوں کی سفاکی

رپورٹ ہے کہ منیسا قصابہ کے شہر جل رہے ہیں برطانیہ کی آبدوز کشتیاں سمرنا میں گیس کے کارخانوں اور ٹرکی کے نیشنل بنک کی حفاظت کر رہی ہیں۔

وینس کانفرنس جلد کی جائے

اٹلی نے یادداشت بھیجی ہے کہ ۵ ستمبر کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو سکے وینس کانفرنس منعقد کی جائے۔

دردانیال کے ایشیائی ساحل سے یونانیوں کی رخصت

یونانیوں نے دردانیال کے ایشیائی ساحل کے کئی علاقے خالی کر دیئے ہیں۔ ترکی جندرمہ کا ایک دستہ وہاں امن قائم رکھنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے

سمرنا کی حالت نازک ہی

سمرنا سے اطلاع مظہر ہے کہ کئی برطانی خاندان وہاں سے روانہ ہو گئے ہیں

سارا فوجی سٹاف گرفتار

حکومت یونان مستعفی ہو گئی ہے۔ ایتھنز کے ایک سرکاری بیان میں تسلیم کیا گیا ہی کہ جنرل ٹرکوپیس دیجنس اور چار کرنیل گرفتار ہو گئے ہیں۔ جنرل پولی منکوس کو کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہی۔ فوج کی بجا[illegible] کے لئے پہلی فوجی کور ۳ ڈویژنوں کو دوس[illegible]ور کی چار ڈویژنوں سے ملا دیا گیا ہے۔

ترکی رسالہ آندھی کیطرح آیا

اورنہ کی خبریں مظہر ہیں کہ جنرل ٹرکوپیس معہ اپنے سارے سٹاف کے ترکوں کی پیشقدمی سے بالکل غافل و بے خبر تھا اور نہایت اطمینان سے تدابیر سوچ رہا تھا۔ کہ ایک سنتری ہانپتا کانپتا آیا اور آکر اطلاع دی کہ ترکی رسالہ آن پہونچا ہے۔ سارا سٹاف گرفتار کر لیا گیا۔

اتحادی مشکل میں

اناطولیہ میں ترکان احرار کی کامیابیوں پر اتحادی کو مشکل آپڑی ہی۔ اور وہ قسطنطنیہ اور آبنائے فاسفورس کے مستقبل پہ غور کر رہے ہیں۔

فتحمند ترکوں کی کڑی شرائط

اس میں کوئی کلام نہیں کہ فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں کے روبرو اس وقت یہ مسئلہ درپیش ہے اور دونوں ممالک کے اخبارات بڑی سرگرمی سے اس پر بحث کر رہے ہیں۔ فرانسیسی اخبارات کا ایک حصہ علانیہ یہ کہہ رہا ہے کہ آبنائے پھر ترکوں کے حوالہ کر دی جائے۔ مگر پیرس کی تازہ ترین خبروں میں یہ تجویز پیش کیگئی ہے۔ کہ فتحمند ترکوں نے جو کڑی شرائط پیش کی ہیں انہوں نے فرانس کو چوکنا کر دیا ہے۔ جبکہ ایک اہم فریق جسکو نظر انداز کر دیا گیا ہے وہ چھوٹے اتحادی (بلغاریہ۔ سرویہ وغیرہ) ہیں جو یورپ میں ترکی سلطنت کی وسعت کے خلاف ہیں۔

عظیم الشان مال غنیمت

ترکوں نے جو کچھ گرفتار کیا ہے اورنہ کے ایک تار میں اس کی سنسنی پیدا کرنے والی فہرست شائع کی ہے۔ تار مذکور مظہر ہے کہ ترکی فوجیں بحیرہ ایجین میں غالباً سمرنا کے جنوب میں پہونچ گئی ہیں اور منیسا پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ترکان احرار نے ابتک ۷ سو توپیں، ۲ ہزار کلدار توپیں اور ۱۱ ہوائی جہاز گرفتار کئے ہیں (اللہم زد فزد)

جلال الدین عارف بے سفیر انگورہ مقیم روما کا پیغام

جلال الدین عارف (روما) نے مصرحہ تحت برقی پیام ارسال کیا ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ دشمن کو شکست فاش ہوئی وحشی و غیر مہذب یونانیوں نے اوشہر (سمرنا سے تقریباً ۷۵ میل) اور عالمن (سمرنا سے قریباً ۵۰ میل) پر مقابلہ کرنے کی کوشش کی بہت سا مال غنیمت مظفر و فاتح ترکان احرار کے ہاتھ آیا۔ اور غازیان متہور نے مغلوب و ہزیمت خوردہ دشمن کے کثیر التعداد قیدی پکڑ لیے۔ ترکی نے قادر مطلق کی نصرت و اعانت سے ایک دفعہ اور اپنا اسلامی فرض ادا کیا ہے۔ دشمن نے ناگفتہ بہ مظالم کا ارتکاب کیا۔ چاروں طرف تباہی و بربادی پھیلا دی۔ اور شہری آبادی کو ظلم و ستم کے تیروں کی آماجگاہ بنایا ہے۔ اپنی عنان توجہ اس طرف منعطف کیجئے۔ دعائے فتح و ظفر کے لئے میری طرف سے دلی شکریہ قبول کیجئے۔ (جلال الدین عارف)

تمام ہندوستان میں

۸ ستمبر کے دن مجاہدین اسلام ظفر مندی اور ان کے دشمنوں کی پامالی کی دعائیں مانگی گئیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی خدائے واحد سے التجا الحاح کیا گیا۔

ملتان میں فساد بیکس مسلمانوں کی حالت زار

ایام محرم میں عاشورہ کے روز ہندو اور مسلمانوں میں فساد عظیم ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ابتدا ہندوؤں کی طرف سے ہوئی۔ نقصان طرفین کا یکساں ہوا۔ ۱۰ آدمی جان سے مارے گئے۔ مکانات اور دکانوں کو جلایا اور لوٹا گیا۔ پنجاب پراونشل کانگرس کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل نقصان دس پندرہ لاکھ روپیہ کا ہوا ہے۔

قابل دید کتابیں

سیرۃ الصدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کی مفصل و مکمل اور بہترین سوانحعمری مرتبہ مولانا حبیب الرحمن خانصاحب شروانی۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ مجلد قیمت عہ

الفاروق رضی اللہ عنہ۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مفصل و مکمل سوانحعمری مؤلفہ علامہ شبلی نعمانی مرحوم دو حصوں میں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت عا

سیرۃ البخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ امام المحدثین حضرت ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل امام بخاری کی مفصل و مکمل سوانحعمری مؤلفہ جناب مولانا عبد السلام صاحب مبارکپوری۔ دو حصوں میں کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ حجم قریباً پونے چار سو صفحہ قیمت عا

المامون۔ مامون الرشید عباسی کے مفصل سوانحعمری مسلمانوں کی علمی ترقیوں کے تذکرے مؤلفہ علامہ شبلی مرحوم قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- **خالد برادرس امرتسر**

تریاق دمہ

امراض مہلکہ میں سے ایک مرض مہلک دمہ کا بھی ہے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں وہی خوب جانتے ہیں کہ ان پہ کیا کچھ گذرتا ہے۔ نہ رات کو چین نہ دن کو افاقہ کی شکل نظر آتی ہے۔ علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر صحت کی صورت نمودار نہیں ہوتی اور قریباً آنے لگتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس دوا کے ۱۵ روز تک استعمال کرنے سے کیسا ہی مزمن پرانا بلغمی دمہ ہو بالکل کافور ہو جاتا ہے اور لطف یہ کہ پھر کبھی دوبارہ نہیں ہوتا۔ ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ دوا روانہ ہوتا ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ دوا کشتہ جات کی قسم سے نہیں ہے بلکہ نباتاتی دواؤں سے بنائی گئی ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول۔

پتہ:- عبد الجبار مدرسہ دار الحدیث محلہ خندق۔ شہر میرٹھ

دور حاضر کی بہترین کتابیں

الخلافۃ الکبریٰ

یعنی سورۃ بقر کی جامع وحاوی تفسیر از خواجہ محمد عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ ضخامت ۵۲۵ صفحہ قیمت مجلد عہ غیر مجلد للعہ

پتہ:- **محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ**

بالکل مفت

نصیحت نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب گلدستہ بہار عیش بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:-

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی

بٹالہ (پنجاب)

ہندوستانی میرے کا سرمہ

برائے آزمائش

نذر ہجرت صاحبو!

ایکبار سرمہ بلا قیمت و بلا خرچہ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھلی ناخونہ۔ ڈھلکہ۔ غبار۔ آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ گوانجنی۔ نزلہ کی سرخی ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش رہے۔ دتوندی خشکی چشم جالا۔ نہین اور رہوتا آنکھیں صحیح سالم ہو نیپر کھائی ندیا۔ علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اس قدر کم کہ بینائی کی سی نعمت کے لئے کسی کو ایک روپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا۔

خضاب مقبول عالم۔ یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے جو ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کرتا ہے۔ سیاہی دیر پا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے۔ قیمت عہ فی شیشی۔ علاوہ خرچ ڈاک۔

پتہ:- ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم [illegible] **دہلی**

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی مشہور آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست مفت منگالیں۔

شاہی جلاب کے سبھو کے مقبول عام و پسند ہر لعزیز واسطے مفید اس کے مانند آسان کوئی اور جلاب نہیں۔ کسی قسم کی بدبو اور بدذائقہ اسمیں نہیں۔ جسقدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ بلا تکلیف کے دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی۔ ایکڈرام کی شیشی مع محصول عہ

سفوف جریان مدتوں کے جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست و چالاک اور تندرست بنا دیتا ہے قیمت فی بکس ۱۴ روز کیلئے عہ

شاہی چورن یہ سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا سچی علاج ایکپاؤ کی قیمت مع محصولڈاک عہ

جید اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں میں بے حد اکسیر کا حکم رکھتا ہے خاصکر ہیضہ کے واسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری نہیں سینکڑوں مایوس العلاج مریض اس کے ذریعہ اچھے ہو چکے ہیں ضرور تجربہ کیجئے قیمت فی شیشی مع محصول عہ

المشتہر حکیم **محمد عبد المنان** مالک یونانی شفاخانہ و دواخانہ پھلواری۔ ضلع پٹنہ

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ چھ جلدیں چھپی تھیں جن میں سے تین (۲-۵-۶) جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت باوجود سخت گرانی سامان طبع کے بالکل معمولی یعنی ایک ایک روپیہ [illegible] شائقین جلد طلب فرمائیں۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

خالص چاندی کی ان دلفریب خوشنما بینظیر نایاب و حیرت انگیز متبرک انگوٹھیوں کے چھوٹے سے ہشت پہلو ⬭ سرخ یا سبز یا نیلے نگینے پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورۃ قل ہو اللہ شریف بمعہ بسم اللہ سفید چمکدار حروف میں نہایت ہی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر حیرت ہو جاتی ہے۔ ایسی نفیس نایاب اور متبرک تحفہ ہے۔ ہدیہ دو روپیہ۔ اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو عہ۔ اسی قسم کی کلمہ طیبہ یا آیت کریمہ یا نصر من اللہ و فتح قریب۔ یا اللہ اکبر یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا حسبی اللہ و نعم الوکیل یا سلام قولا من رب رحیم کندہ شدہ انگوٹھیوں میں سے ہر ایک کا ہدیہ عہ مع نام عہ ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

وعدہ۔ اگر انگوٹھیاں اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس کر کے اپنی قیمت منگالیں فرمائش میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں

پتہ۔ **مینجر کارخانہ متبرک انگوٹھی**
پانی پت۔ ضلع کرنال۔ گوجران سٹریٹ

نور العینین یعنی شیخ حسین صاحب محدث بھوپالی کے فتاوے عربی کی جلد اول۔ طلبہ اور علماء کے لئے معلومات کا ذخیرہ قابل دید کتاب قیمت عا۔

حیات طیبہ حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید قدس سرہ العزیز دہلوی کی مفصل اور مکمل سوانحعمری۔ ہر مخالف اور موافق کے پڑھنے کے لائق ہے۔ پنجاب میں مولانا شہید کی سکھوں سے لڑائیاں۔ اور شہادت پانے کا پورا پورا حال درج ہے۔ قیمت عہ حجم ضخیم۔

ام القری اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مکہ معظمہ دنیا کے کل شہروں میں پہلا شہر ہے۔ قیمت ہر

ملنے کا پتہ:-
مینجر اہلحدیث امرتسر

مختصر فہرست کتب سنی موجودہ دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کا مذہب مسائل اختلافیہ کا بیان اور مذہب اہلحدیث کا خلاصہ مخالفین کی تردید قابل دید قیمت ۸ر

فتوحات اہلحدیث اس میں [illegible] کے فیصلے جمع کئے گئے ہیں جو چیفکورٹ ہائیکورٹ پنجاب۔ بنگال۔ کلکتہ اور پریوی کونسل کی عدالتوں نے اہلحدیث کے حق میں دئیے۔ ۸ر

خلافت محمدیہ خلافت اربعہ کا ثبوت شیعہ کی تردید۔ ۸ر

تعلیم القرآن اس میں احکام قرآنی کو مختصر اور عام فہم عبارت میں ترتیب دیا گیا ہے۔ عدیم الفرصت لوگوں کے لئے مفید ۳ر

توحید۔ تثلیث۔ اور راہ نجات

تینوں مضمونوں پر عمدہ بحث کیگئی ہے۔ قیمت ہر

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ ۸ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی مدونہ مولوی [illegible] پر عالمانہ بحث تقلید شخصی کا رد۔ ۳ر

کلمہ طیبہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفسیر۔ شائقین توحید کے لئے قابل دید ۳ر

دلیل الفرقان اہل القرآن کی صلوٰۃ القرآن کا کافی جواب۔ ۳ر

شہادۃ القرآن حصہ اول مرزا صاحب قادیانی کے دلائل متعلقہ وفات مسیح کا مفصل اور مکمل جواب از مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۲ر

الخبر الصحیح مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید۔ از جناب مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۲ر

الہامات مرزا مرزا قادیانی کے الہامات کی مفصل تردید قابل دید قیمت [illegible]

مرقع قادیانی مرزا قادیانی کے خیالات اور مقالات متفرقہ کا عجیب و غریب جواب ۹ر

فیصلہ آسمانی حصہ اول، دوم، سوم مرزا قادیانی کے متعلق مفصل بحث قیمت ہر سہ حصہ ۱۲ر

فاتح قادیان مباحثہ لدھیانہ کی مکمل روئداد مرزائیوں کی تردید ۶ر

فتح ربانی در مباحثہ قادیانی امرتسری مباحثہ مرزائیوں کی شکست قابل دید ہر

تاریخ مرزا مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات از ابتدا تا انتہا قابل دید ۸ر

نکاح مرزا مرزا قادیانی کے الہامی نکاح والی پیشگوئی کا رد۔ ۲ر

شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دہلی میں آنا گویا خدائی حکمت میں مرزا قادیان کی تکذیب کرنا تھا۔ قابل دید و شنید قیمت ۲ر

اتفاق المسلمین عن المخالطة المرزائیین ایک کتاب جس میں علمائے اہلسنت و جماعت کے فتاوی سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائیوں سے نکاح۔ اور جنازہ۔ نماز وغیرہ ناجائز ہے۔ قیمت ۳ر

پتہ۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن !
پس حدیث مصطفےٰ بجاں مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۴۷

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے

(۴) جس مراسلہ کو نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عہ
رؤساء و جاگیرداران " " لـے
عام خریداران سے " " صہ
ششماہی " " عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ
خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ
صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہونی
چاہئیں

امرتسر مطبوعہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین!

سیر کشمیر - - صفحہ ۱
امرتسر کی شان دوبالا - .. " ۲
ترکوں کی پیش قدمی - - " ۲
قادیانی مشن (مرزائی مذہب کی بنیاد) " ۳
مذاکرہ علمیہ بابت زکوٰۃ زیور .. " ۵
خلافت پر سوال - - " ۵
رپورٹ بیت المال صوبہ بہار مقام پھلواری " ۷
تشہد میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام " ۷
تناسخ یا ارواح کی تقلیب ہیئت .. " ۹
اشتہارات .. .. .. " ۱۱
" - - - " ۱۲

سیر کشمیر

(نمبر ۲)

گذشتہ پرچہ میں سیر کشمیر کے ضمن میں مقدمہ کشمیر کا ذکر بھی لکھا گیا ہے۔ مقدمہ مذکورہ میں مولنا سیالکوٹی سلمہ کی شہادت بھی ہوئی۔ مگر بہت مختصر صرف یہی پوچھا گیا کہ مکہ معظمہ مصر اور بیت المقدس میں آپنے اہلحدیث کے افراد دیکھے؟ فرمایا! ہاں دیکھے۔ وہ بھی با امن و عافیت اپنے طریق پر نماز پڑھتے تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں شریف مکہ کے حکم سے حرم کعبہ میں وعظ بھی کہتا تھا۔ فریق ثانی نے اسپر کوئی سوال نہ کیا۔ مولانا سیالکوٹی ابھی کشمیر میں ہیں اور غالباً چند روز ابھی رہینگے۔ میں ۱۳ ستمبر کو واپس ہوا۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ

راستے میں اس آیت کی تفسیر مجسم دیکھی جسکی تفصیل یہ ہے۔ راولپنڈی سے قریب تیس میل براستہ ریل و سڑک ایک پرانے شہر کی کھدائی ہو رہی ہے۔ عرصہ ہوا یہ خبر سنی تھی۔ احباب راولپنڈی کے تقاضا سے ایک روز راولپنڈی میں ٹھیرنا پڑا۔ تو شیخ عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار کی توجہ سے چند احباب موٹر پر مقام مذکور پر پہونچے۔ دیکھا کہ کھدائی شروع ہے۔ وہاں کے لوگوں کے بیانات مختلف تھے۔ کوئی کہتا تھا اس شہر کی وسعت بارہ میل ہے کوئی کہتا تھا چالیس میل۔ مگر کھدائی مختلف مقامات پر لگی ہوئی ہے جو جگہ کھودی گئی اسکی یہ صورت دیکھی کہ ایک پہاڑ پر چند بت خانے ہیں۔ جنکی دیواریں قریباً ڈیڑھ دو گز ہیں جو آجکل صاف کیگئی ہیں۔ ان کے ارد گرد راستے بھی صاف کئے گئے ہیں۔ چھوٹے موٹے بت بکثرت ہیں جنمیں چند ایک بت بودھ کے بھی ہیں۔ بعض مکان ایسے معلوم ہوتے تھے کہ وہ ودیارتھیوں (طالبعلموں) کے پڑھنے کے حجرے ہیں۔ بعض میں مٹکے اور بعض میں چھوٹی چھوٹی چکیاں بھی ہیں۔ ایک دوسرے ٹیلے پر بہت بڑا محلہ سا نظر آیا جس میں ایک اچھا بازار صاف کردہ اور

اطلاع ۔ ناظرین اخبار میں کہیں کہیں بے ترتیبی پائیں تو اس کا سبب سفر کشمیر سمجھیں۔ بوجہ تنگی وقت یہ پرچہ ۱۲ صفحوں پر نکلا ہے۔ آئندہ باترتیب نکلیگا۔ انشاء اللہ (خاکسار اڈیٹر)

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز پرنٹر چھپا اور مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

کوچے بھی ایسے صاف نظر آئے۔ اس محلہ میں باقاعدہ دکانیں اور گھر نظر آتے ہیں سب کی دیواریں کوئی دو تین فٹ پتھروں کی بنی ہوئی ہیں۔ اس محلے میں ٹیلے پر ایک کنواں بھی دیکھا جو پتھروں سے پٹا ہوا ہے۔ مگر دائرہ کا بہت سا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ کنواں اتنا بڑا ہے کہ اسکا قطر دس گز ہے یعنی دائرہ تیس گز معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سارے محلہ کو اسی کا پانی کفایت کرتا ہوگا۔ یہ تو دو ٹیلوں پر نشان نظر آتے ہیں۔ ان کے سوا سطح زمین پر بھی کھدائی شروع ہے۔ کھدائی میں جو جو اشیاء خاص قابل یادگار ملتی ہیں انکے لئے عجائب خانہ بنایا گیا۔

حیرت انگیز سوال جسکا حل نہیں ہو سکا یہ تھا کہ حالت موجودہ میں اس شہر کے مکانات پر خواہ وہ سطح زمین پر یا ٹیلے پر ہیں کھیتی ہو رہی ہے۔ جتنا حصہ پہاڑ پر ہے وہاں پہاڑی شکل بن رہی ہے۔ جو سطح زمین پر ہیں وہاں بالکل سطح زمین بن رہا ہے۔ کسی قسم کے کھنڈر نظر نہیں آتے۔ سنا ہے کہ انگریز افسر نقشہ سامنے رکھکر جگہ کھدواتا ہے۔ آخر میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے حق میں جو فرمایا ہے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى

یعنی لوط کی بستیوں کو خدا نے اوندھا کر دیا اور ان پر بہت سخت عذاب آیا۔

وہ اسی نمونہ کی ہونگی کہتے ہیں اس شہر کا نام "ٹکسلا" ہے اور اس کے راجہ کا نام "سرکپ" تھا۔ چنانچہ اس نام کو زندہ کرنے کے لئے ریلوے سٹیشن "کالاسرائے" کا نام تبدیل کر کے ٹکسلا رکھا گیا ہے اور راستہ چلتے ہوئے ایک جگہ تختی پر "سرکپ" بھی لکھا ہے۔

یہ شہر کب آباد تھا اور کب تباہ ہوا؟ اور کس طرح ہوا؟ مختلف زبانیں ہیں۔ کوئی دو ہزار برس کہتا ہے۔ کوئی پانچ ہزار برس۔ العلم عند اللہ۔

امرتسر کی شان دوبالا

ہنگامہ ہائے دن ہی بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

خدا جانے خدا کو کیا منظور ہے۔ مگر بظاہر ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی آئندہ تاریخ میں امرتسر کا نام خاص خصوصیت سے مذکور ہوگا۔ موجودہ تحریک آزادی گو نیشنل کانگرس کے وجود سے وجود میں آئی مگر امرتسر کے واقعہ جلیانوالہ باغ نے اس تحریک میں جو چار چاند لگائے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جونہی اس تحریک میں ذرہ سستی آئی تو قدرت نے پھر امرتسر ہی کو اس کے لئے قربانگاہ بنایا۔ جسکا ابتدائی سلسلہ گذشتہ نمبر اہلحدیث میں بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ اتنا ترقی کر گیا کہ اسکا وہم و گمان بھی نہ تھا۔

نوٹ سکھوں میں تقسیم کار کے اصول پر ایک جماعت ہے۔ جو مذہبی ضروریات میں ہر قسم کے مصائب جھیلنے پر آمادہ ہے۔ اس کا ظاہری نشان سیاہ پگڑی ہے۔ اس جماعت کا نام اکالی یعنی مجاہدین ہے۔

یہ اکالی جتھہ یعنی جماعت مجاہدین آجکل جس ابتلا میں گذر رہی ہے۔ اور جس قدر متانت و صبر سے اپنے بڑوں کی تعمیل حکم کر رہی ہے۔ ہندوستان میں شاید ہی کوئی دوسری قوم ہوگی۔ پنجاب بالخصوص امرتسر اس گروہ کے صبر و استقلال پر فخر کر سکتا ہے۔ سینکڑوں اکالی زخمی پڑے ہیں۔ اور سینکڑوں برابر آ رہے ہیں اور بزبان حال کہہ رہے ہیں ؎

جتنا جی چاہے ستا لیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

خیر یہ تو ہیں واقعات۔ اب ہم ان واقعات کو علم سیاست کے اصول سے جانچتے ہیں۔

مانا کہ حکومت کو ایک وقت اپنا رعب قائم کرنے کے لئے کسی ایک شخص یا جماعت کو سخت سزا دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ایسے وقت میں اور ایسی جماعت سے (جو ملک میں خاص عزت رکھتی ہو۔ اور خاص ضرورت میں حکومت کے لئے کارآمد ہو۔ اس سے) بے دردی کا سلوک کرنا علم سیاست کے کسی طرح موافق نہیں۔ اکالی تحریک کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ سارے ہندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک آگ پھیل گئی ہے۔ دور دراز صوبوں سے اخباروں کے رپورٹر خود آ گئے ہیں۔ بڑے بڑے لیڈر پہنچ گئے ہیں اور پہنچ رہے ہیں۔ تمام شہر میں ہندو مسلم اکالیوں کی قابل رحم حالت میں شریک درد ہیں۔ سب کے دل میں پختہ یقین ہے کہ ؎

رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

ابتو اس تحریک اور ضرب و قتل کا نتیجہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ پبلک طور پر جلسوں میں حکومت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ سیاسی تحریک میں جو سستی پیدا ہو گئی تھی۔ حکومت کے اس فعل سے چستی آجائیگی۔ ہمارا یقین ہے کہ انگریزی حکومت کے ارکان بڑے دور اندیش علم سیاست میں ماہر ہیں۔ باوجود اس کے ایسی ایسی کارروائیوں کا وقوع ہونا اگر اس مثل کے ماتحت نہیں ہے۔ تو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ مثل یہ ہے ع

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود!

ترکوں کی پیش قدمی

مخلصوں کی دعاؤں کا اثر

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا گفتن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

مسلمانوں کو جس قدر ترکی سلطنت کے زوال سے رنج ہے کسی چیز کے زوال سے اتنا رنج نہیں ہوگا۔ شب و روز نمازوں کے بعد بلکہ نمازوں کے سجدوں میں خطبوں میں اور جلسوں میں دعائیں کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ خدا کی مہربانی سے ترکوں کی فاتحانہ پیش قدمی اور یونانیوں کی پسپائی کی خبریں بکثرت اور متواتر آ رہی ہیں ....

.... اس میں شک نہیں کہ اتحادیوں نے عموماً اور انگلستان نے خصوصاً یونان کی بہت ہی مدد کی بلکہ اب بھی کر رہے ہیں۔ مگر ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنے فرض (دعا) سے غافل نہوں؛

قادیانی مشن

مرزائی مذہب کی بنیاد

مرزائیوں کی تقاریر اور ان کی تالیفات سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ان کے مذہب کی بنیاد صرف حسب ذیل تین امور پر ہے:۔

(۱) وفات مسیح (۲) مجددیت فی الاسلام۔ (۳) انکار ختم نبوت بمعنی متعارف۔

یہی وہ تین امور ہیں جن پر مرزائیوں کو فخر ہے اور جن کے مالہ و ماعلیہ سے ہر فرد مرزائی لازماً واقف کرایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک جلسہ میں بحث کے وقت اولاً یہی مسائل پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ مسائل ہر بحث و مباحثہ میں کیوں پیش کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص ان امور کو بفرض محال تسلیم بھی کرلے تب بھی ان سے مرزا صاحب کے دعویٰ کا اثبات نہیں ہوسکتا۔ اب میں ان تینوں دعاوی کی نسبت تفصیلاً عرض کرونگا۔ جن کے ملاحظہ کے بعد ہر منصف مزاج کو مرزا صاحب کی نبوت میں ضرور تامل ہوگا۔

(الف) وفات مسیح کے متعلق مرزائی آیت قرآنی يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ کے لفظ متوفیک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرتے ہیں۔ لیکن نہایت تدبر کے ساتھ اس جگہ یہ امر قابل غور رہتا ہے۔ کہ عربی زبان میں "توفی" کے معنے "مرنے اور بھر لینے" کے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ توفی استعمال ہوا ہے۔ اوس کے معنے کہیں بھر لینے کے اور کہیں مرنے کے قرائن سے لئے گئے ہیں۔ پس اس لحاظ سے اس آیت خاص میں لفظ متوفی کے معنے محض مرنے کے لینے کی نسبت خاص قرینہ کی ضرورت واقع ہوجاتی ہے اور قرینہ خود قرآنی آیات سے اس وجہ سے نہیں لیا جا سکتا کہ خود قرآن مجید میں یہ لفظ دونوں معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ اب اس کے بعد حدیث کا درجہ باقی رہ جاتا ہے۔ پس مرزائیوں کو کلام نبوی سے یہ بتلانا ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ورنہ بغیر اس قرینہ کے اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ متوفیک کے معنے مرنے کے نہیں لئے جاسکتے۔ اور جو حضرات کہ "بھر لینے" کے معنے لیتے ہیں۔ اون پر کوئی اعتراض قائم نہیں کیا جاسکتا اور یہ ظاہر ہے کہ انشاء اللہ مرزائی طبقہ حدیث نبوی سے کوئی دلیل حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر پیش نہیں کرسکتا۔ اس کے قطع نظر آیت زیر بحث میں متوفیک کے بعد رافعک الی کے الفاظ حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر اٹھا لینے کے معنے دیتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس جگہ خدا کا مقصود عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے ہوتا تو آیت میں صرف لفظ متوفیک بالکل کافی ہوتا۔ اور رافعک الی کی ضرورت نہ ہوتی اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بھر لینے کے ساتھ آسمان پر اٹھا لینے کے الفاظ کا تناسب برابر قائم ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے متوفیک کے ساتھ جس کے معنی بھر لینے کے ہیں رافعک الی استعمال فرمایا گیا ہے۔ اور اگر ہم بفرض محال یہ تسلیم کرلیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں تب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے جناب مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ کہنا کہ چونکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ اس لئے مرزا غلام احمد صاحب نبی ہیں۔ ایسا ہی جیسا کہ زید کہے کہ چونکہ دنیا کے تمام قطب مرچکے ہیں۔ اسلئے میں قطب ہوں۔ پس جسطرح کہ اقطاب کا مرنا زید کے قطب ہونیکی دلیل نہیں ہوسکتا۔ اسیطرح حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وفات پانا مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ پس اس لحاظ سے مرزائیوں کا اس بحث کو لئے لئے پھرنا اور اس کی تبلیغ کرنا اور اسکا ذہن نشین کرانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس کے اسطرح پیچھے پڑجانا بالکل لغو اور بے سود ہوگا۔ امید کہ مرزائی پارٹی اس مسئلہ پر نظر ثانی کریگی۔ اور آئندہ سے اس کو نبوت کی دلیل میں پیش نہ کریگی۔

(ب) "مجددیت فی الاسلام" مرزائی اپنی چالاکی سے کہا کرتے ہیں کہ "ہر صدی پر ایک مجدد کے آنیکی جو حدیث ہے۔ اسی حدیث کے لحاظ سے مرزا صاحب بھی مجدد وقت تھے۔ اول تو یہ حدیث اصول محدثین کے رو سے ساقط الاعتبار ہوگئی ہے۔ مگر تاہم اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو بہت ہی فکر و غور کے ساتھ سوچنے پر یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزائی پارٹی کس وجہ دہوکا دیا کرتی ہے۔ کیونکہ مجدد اور نبی کے مراتب میں بے حد فرق ہے۔ چونکہ اس حدیث میں مجدد کے ہر صدی کے ہونیکا ذکر کیا گیا ہے۔ نہ کہ ہر صدی پر نبی کے آنیکا۔ اسلئے اس حدیث سے بھی مرزا صاحب کی نبوت کے اثبات کی کوشش محض لغو ہوجاتی ہے۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ مجدد ترقی کرکے نبی ہوجاتا ہے تو اس کیلئے اول تو کوئی دلیل پیش ہونی چاہیئے۔ وہذا المحال۔ اس کے علاوہ جس قدر مجددین یعنی اولیاء کبار و ائمہ عظام حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے اسوقت تک گزرے ہیں وہ باوجود اعلیٰ درجہ کے کاملین سے ہونے کے کسی نبوت کے مدعی نہیں ہوئے۔ جس لحاظ سے یہ اصول بالکل غلط ٹھیر جاتا ہے کہ مجدد ترقی کرکے نبی ہوجاتا ہے۔ پس ایسی حالت میں مجددیت کی حدیث بحق مرزا صاحب پیش کرنا اور اسکے بعد مرزا صاحب کی نبوت کی خلعت سے سرفراز کرنا محض دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہوسکتی ہے۔ بہرحال یہ حدیث بھی مرزا صاحب کے نبوت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

(ج) "انکار ختم نبوت" اس مسئلہ پر بھی مرزائی اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور آیت وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ سے لفظ خاتم کو بفتح تاء پڑھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ یہاں خاتم کے معنے نبوت کے خاتمہ کے نہیں ہیں۔ بلکہ مہر کے ہیں اور مہر کی غایت ہوتی ہے۔ کہ خط وکتابت کی تصدیق ہوجائے۔

پس اس لحاظ سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پچھلے نبیوں کے مصدق ہیں نہ کہ آخر نبی۔

لیکن افسوس کہ مرزائی پارٹی کو مرزا صاحب کے فرط محبت میں کسی بات کا خیال نہیں رہتا۔ نہ کسی دلیل وسند کی فکر ہوتی ہے اور نہ کسی سمجھ وادراک سے کام لیا جاتا ہے۔ اول تو اس آیت میں بعضوں نے لفظ خاتم کو بفتح "تا" اور بعضوں نے بکسر "تا" پڑھا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مرزائیوں کے پاس سوائے اس لفظی بحث کے اور کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ اگر مرزائی لفظی بحث کے علاوہ کوئی اور دلیل پیش کریںگے تو ٹھیک ہم بھی مان لیںگے کہ نبوت کا خاتمہ نہیں ہوا۔ لیکن انشاء اللہ یہ ہرگز کوئی دلیل ختم نبوت کی نفی میں پیش نہ کرسکیںگے۔ اس آیت میں خاتم النبیین سے مقصود آخر النبیین ہے۔ چنانچہ تمام تفاسیر میں اس کے معنے آخر النبیین ہی کے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ خود حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور دوسری حدیث ترمذی کے صاف الفاظ یہ ہیں کہ عن انس مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول اللہ بعدی ولا نبی بعدی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رسالت اور نبوت کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ اب میرے بعد کوئی رسول یا نبی نہ ہوگا"۔ اس حدیث میں انقطعت کا لفظ نبوت کے خاتمہ کو اچھی طرح ثابت کرتا ہے۔ پس ان دلائل شرعیہ کے لحاظ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس آیت زیر بحث میں لفظ خاتم النبیین سے آخر النبیین مراد ہے۔ جیسا کہ اکثر مفسروں نے اپنی تفسیروں میں بیان کیا ہے۔ لہذا ان وجوہ سے مرزائیوں کا اس آیت کو بھی دلیل نبوت مرزا صاحب قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا۔ فتفکروا وتدبروا۔

ناظرین اس تشریح سے مرزائی مذہب کی حقیقت کا حال معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ کس قدر لغو و بے بنیاد دلائل پر اس مذہب کی بنیاد قائم ہوئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مجھ اس وقت یہ بھی بتلا دینا ہے کہ اگرچہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے اشخاص نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے۔ لیکن کسی نے اس قدر چالاکی اور ہوشیاری کو کام میں نہیں لیا۔ جس قدر کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی نے اس معاملہ میں اپنی فراست سے کام لیا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کو نبوت کے ادعا کے ساتھ خاص حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہمسری بلکہ برتری مقصود تھی۔ غور سے سنئے۔ مرزا صاحب نے تقریباً ان آیات قرآنی کو جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نازل ہوئے تھے۔ [illegible] اپنی ذات کی طرف منسوب کیا جیسا کہ آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھی اور اس آیت کے لفظ احمد سے مقصود حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات انور تھی۔ لیکن مرزا صاحب نے باوجود "غلام احمد" ہونے کے اس لفظ کو اپنی جانب منسوب کرکے اس امر کے مدعی ہوگئے کہ اس آیت میں جس احمد کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ اور مرزا صاحب نے اس مقام پر اپنی غلامی کا بھی کوئی خیال نہیں فرمایا۔ غور سے دیکھئے کہ یہ ادعا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمسری کو ثابت کرتی ہے یا نہیں؟

دوسرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے منبر اور روضہ کے درمیان ایک جنت کی کیاری ہے۔ اس کے مقابل مرزا صاحب نے فرمایا کہ قادیان کے اطراف کی زمین بہشتی زمین ہے۔

تیسرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بی بی زینب رضی اللہ تعالے عنہا کا نکاح آسمان پر ہوا تھا۔ مرزا صاحب نے بھی اس کے مقابل احمدی بیگم کے ساتھ آسمان پر نکاح ہونیکا دعویٰ کیا اگرچہ مرزا صاحب نے اس میں جی بھرکر رسوائی اٹھائی لیکن مثل ذات رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کے آسمان پر نکاح ہونے مدعی تو ہوگئے تھے۔

چوتھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جراح صحابی رضی اللہ عنہ کو امین الامۃ کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا۔ اس کے مقابل جناب مرزا صاحب نے حکیم نورالدین وغیرہ کو حکیم الامۃ وغیرہ کے خطاب عطا کئے تھے۔ ان حالات پر غور کرنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی نبوت کوئی معمولی درجہ کی نہ تھی۔ یہ دراصل مدعی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمسری کے تھے۔

اور مرزا صاحب کی برتری کا خیال یہ تھا کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے تو انبیاء سابق کی توہین وتذلیل سے سخت ممانعت فرمائی تھی لیکن مرزا صاحب کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مریم کی وہ شان ہے کہ جس نے ایک مدت اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا"

اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ نعوذ باللہ جناب مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ولدالزنا ہونے کا الزام لگایا۔ اور اس سے بڑھکر ضمیمہ انجام آتھم میں آپ رقمطراز ہیں کہ "حضرت عیسیٰ کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار تھیں" اسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر خلاف احکام مذہب اسلام مرزا صاحب نے جو حملہ کیا ہے وہ اس بات کو بتلاتا ہے کہ یہ اپنے کو تمام انبیاء سے برتر سمجھتے تھے۔ مرزا صاحب نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بھی یہ لکھا ہے کہ ع

"صد حسین است در گریبانم"

لیکن ذات رحمۃ للعٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے لوگوں کی شان میں معمولی سے معمولی کوئی ایک برا لفظ کسی وقت استعمال نہیں فرمایا اور مرزا صاحب کی یہ برتری تھی کہ انبیاء واولیاء پر بھی حملہ کردینے

سے باز نہ آتے تھے۔ پس تمام مسلمانوں کو ایسے مذہب سے جس نے کہ انبیاء و رسل کے مدارج کا کوئی خیال نہ رکھا ہو۔ اور جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر النبیین ہونیکا قائل نہو۔ اور جس مذہب کے بانی نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسر ہونے کا ادعا کیا ہو۔ اور جس کے اصول مذہب محض لغو و بے بنیاد ہوں۔ ہمیشہ محترز رہنا چاہیئے اور ان کو فوراً ایسے مذہب سے توبہ کرکے سیدھے اور سچے مذہب اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین۔ فقط۔

(خادم العلماء ابونعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

مذاکرۂ علمیہ

بابت زکوٰۃ زیور

(از مولوی عبد العزیز صاحب خلف مولٰنا غلام رسول صاحب مرحوم قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

عرض یہ ہے کہ بابت زکوٰۃ زیور میری نظر سے وہ تین حدیثیں جو ابوداؤد اپنے سنن میں لایا ہے گذریں۔ پہلی حدیث کا طریقہ یہ ہے۔ حدثنا ابوکامل وحمید بن مسعدۃ منی ان خالد ابن الحارث حدثھم ناحسین عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرءۃ اتت الخ

اور دوسری حدیث کا یہ ہے حدثنا محمد بن عیسٰی ناعتاب یعنی ابن بشیر عن ثابت ابن عجلان عن عطاء عن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحًا من ذھب الخ

تیسری حدیث کا یہ ہے۔ حدثنا محمد ابن ادریس ناعمرو بن الربیع بن طارق ناجیی بن ایوب عن عبید اللہ بن ابی جعفر ان محمد ابن عمرو بن عطاء اخبرہ عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد انہ قال دخلنا علی عائشۃ رض الخ

پہلی حدیث کی نسبت جسکا شروع ان امرءۃ اتت ہے قطان نے کہا ہے اپنی کتاب میں کہ اسناد اس کی صحیح ہے اور منذری رح نے اپنے مختصر میں کہا کہ اس کے اسناد میں کوئی کلام نہیں۔ پھر اس نے اس کا ایک ایک راوی بیان کیا۔ اور تیسری حدیث کی نسبت جسکا شروع انہ قال دخلنا علی عائشۃ رض الخ ہے۔ حاکم نے کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے احادیث مذکورہ کے طرق اس لئے لکھے ہیں کہ وہ شخص جو زیور کی زکوٰۃ کا قائل نہیں۔ ان کے رواۃ پر نظر ڈالکر احادیث کی تنقید کرے۔ اور نیز عمومات ان احادیث صحیحہ کے جن میں سونا اور چاندی کی زکوٰۃ کا حکم ہے۔ زیور کی زکوٰۃ پر دال ہیں۔ چنانچہ ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں کہا ہے والمنقولات من العمومات والخصوصیات تصرح بہ فمن ذلک حدیث علی رض ھاتوا صدقۃ الرقۃ من کان اربعین درھما درھم۔ جو صاحب زیور کی زکوٰۃ کے قائل نہیں وہ ہم کو کوئی ایسی حدیث دکھادیں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں جیسے فرمایا گھوڑوں میں اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں۔ میں نے اکثر اہل علم سے سوال کیا کہ زیور میں زکوٰۃ نہ ہونے پر دلیل کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے میری رائے ناقص میں زکوٰۃ نہیں۔ کوئی کہتا ہے نواب صدیق حسن خان مرحوم نے لکھا ہے۔ کوئی کچھ جواب دیتا ہے۔ الغرض کوئی حدیث صحیح پیش نہیں کرتے۔ محض اقوال الرجال سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ اس لئے تنگ آکر یہ تحریر خدمت میں مرسل ہے۔ کہ اس کو اہلحدیث میں چھاپ کر خواہ آپ جواب لکھیں یا ابوالقاسم بنارسی یا کوئی اور صاحب لکھیں۔ مگر حدیث صحیح سے مدلل ہو۔ صرف یہ نہو کہ نواب صاحب نے لکھا ہے۔ ابن تیمیہ رح نے کہا ہے۔ ابن قیم رح نے فرمایا۔ میں نہ نواب صاحب کا مقلد ہوں اور نہ ابن تیمیہ رح اور ابن قیم رح کا۔ میں تو تقلید شخصی سے سخت بیزار ہوں بجز قال اللہ وقال الرسول کے کسی کا قول قابل احتجاج نہیں سمجھتا۔ خواہ امام بخاری رح یا امام ابوحنیفہ رح کیوں نہ ہوں ؎

ہرچہ نہ قال اللہ و نہ قال الرسول
ہست بہ اہل فضیلت افضول!

پھر دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کوئی حدیث صحیح پیش کریں۔ جس میں بالتصریح یہ ہو۔ کہ زیورات میں زکوٰۃ نہیں اور یہ بھی واضح ہو کہ یہ تحریر میری ردی میں نہ پھینک دیں۔ اس کو ضرور شائع کرکے اہل علم سے جواب لکھائیں۔ کیونکہ بہت لوگ اہل حدیث میں سے زیور کی زکوٰۃ بموجب فرمان مانعین زکوٰۃ الحلی نہیں دیتے۔ یہ مسئلہ صاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ میں آپ کے اخلاق حسنہ پہ امید رکھکر یہ تحریر خدمت میں بھیجتا ہوں۔

(راقم عبد العزیز)

خلافت پر سوال!

اور اُس کا جواب

جناب والا! السلام علیکم۔ حسب ذیل امور پر حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اطلاع فرمائیں۔

کیا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارک میں بغرض خلافت صراحتًا یا اشارتًا کسی کو نامزد فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر بالفرض اول دیکھا جاوے۔ یعنی صراحتًا آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ تو پھر بعد آنحضرت صلعم سقیفہ بنی ساعدہ میں معہ بنی ہاشم۔ مہاجرین انصار ہیں خصوصًا باوجود قول رسول صریح موجود ہونے کے جملہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا مخالفت کرنا کیا معنے۔ پھر بھی صحابہ رسول کہلاویں۔ تعجب ہے اگر جواب میں یہ خیال کیا

جاوے کہ قول نبی تو تھا۔ مگر مخلفین صحابہؓ کو حدیث خلافت بالتصریح کا علم نہیں تھا۔ مگر واضح رہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب کے وقت یا حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی تقرری کے وقت یا جبکہ حضرت عمر فاروقؓ نے بعد وفات رسول کریم ۱۳ برس اپنی وفات کے قریب حضرت علیؓ حضرت عثمان حضرت طلحہ۔ حضرت عبدالرحمن حضرت زبیر بن العوام۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم کو نامزد فرماتے ہوئے مشورہ دیتے ہیں کہ ان چھ اشخاص میں سے کسی کو بغرض خلافت منتخب کرو۔ اس وقت بھی کوئی صاحب اپنی حدیث متعلقہ خلافت نہیں پیش کرتے کہ آپ کے بعد آنحضرت صلعم نے حضرت عثمانؓ کو منتخب فرمایا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت علیؓ کے عہد میں بھی کوئی حدیث نہیں بیان کی جاتی ہے اور اس وقت حسب ترتیب واقعہ خلافت حدیث بیان کی جاتی ہے جبکہ ضرورت باقی نہیں رہتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ جملہ صحابہ کبار کو اس قول کریم کا علم نہیں تھا۔ بعد کو جب علم ہوا۔ تو حدیث بیان کیگئی۔ مگر پھر جب صحابہ کو نہیں معلوم تھی۔ جو کہ ہر حیثیت ہر اعتبار سے مخزن ہیں تو بعد کو کہاں سے معلوم ہوئی۔ اور کس نے آنحضرتؐ سے معلوم کیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ معلوم ہوتے ہوئے قول رسول کریم پردہ خفا میں بوقت ضرورت سب لوگوں نے رکھا اور بیان نہیں کیا بلکہ بغرض نفسانیت یا دنیاوی خیال سے خلاف حدیث عمل کیا۔ ایسی صورت میں جملہ احادیث مرویہ قابل اعتبار نہ ثابت ہونگی۔ اور جملہ فساد جو واقع ہوئے ہیں سب کا الزام سب صحابہؓ پر عائد ہوگا۔ پھر تو وہ صحابہ کبار تو بڑی بات معمولی مسلمان ہونے میں بھی (بسبب مخالفت رسول کریم) مشتبہ ہوگا۔ اگر باعتبار ثانی یعنی آنحضرتؐ نے صراحتاً نہیں فرمایا بلکہ اشارۃً کنایۃً آپ نے آگاہ کردیا تھا۔ جیسا کہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ صحابی رسولؐ جو آپکی خدمت اقدس میں حاضر رہیں اور فرمان عالیشان رسولؐ کو کوئی نہ سمجھ سکیں اور ہم اس کلام کو آج کامل طور سے درک کرسکیں۔ حالانکہ انہیں صحابہ کے اقوال کو لیتے ہوئے قول رسول یا کلام الٰہی کی تفسیر یا تشریح کرتے ہیں۔ جملہ صحابہ کو عدم معلومات و عدم تفہم احادیث پر منسوب کرنا اور اپنے کو حالانکہ بمقابلہ اُن کی جاہل و اجہل ہیں۔ عالم و فاضل خیال کرنا سراسر نادانی و جہالت ہے۔ اور مذہبًا و اخلاقًا ارتکاب کبائر کا کرنا ہے۔ لہٰذا ہر دو شق باطل یعنے آنحضرت صلعم نے صراحتًا اور نہ کنایتًا کسی کو خلافت (جانشینی) کے لئے منتخب نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ لوگوں نے حسب ضرورت منتخب کرکے امیر سردار۔ بادشاہ بنایا ہے جب لوگوں نے خلیفہ (سلطان) منتخب کیا تو خلیفہ رسول نہیں ہوئے۔ قوم کے منتخب کردہ خلیفہ (امیر و سردار) ہوئے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ مذہبی کام میں بحیثیت صحابی رسول ہونیکے وہ باعتبار سلطان عادل خداترس ہونے کے انہوں نے بہت بڑا حصہ لیا۔ جسکی وجہ سے آج ہر ایک مسلمان پر خصوصًا انکا احسان ہے اور تاقیامت رہیگا۔ اسی وجہ سے لوگ قائم مقام عقیدت مندی کی بنا پر مانتے چلے آئے ہیں۔ اور جیسی اطاعت رسولؐ ضروری سمجھتے تھے ایسی ہی حضرت ابوبکر وغیرہ کی خیال کرتے تھے ورنہ درحقیقت خلیفہ جانشین رسول نہیں ہیں۔ اور نہ آنحضرتؐ کے بعد ضرورت باقی رہتی ہے۔ سورۂ نور کی آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الاٰیۃ میں خلافت یعنے سلطنت کے ہے۔ ورنہ لازم آئیگا بصورت خلافت یعنے جانشین کہ صحابہ کبار نعوذ باللہ منہا۔ جانشین شاہ روم۔ شام۔ مصر۔ یمن وغیرہ (اور یہاں کے لوگ کافر و مشرک تھے) ہوں۔ یا بالفاظ دیگر خلیفہ (جانشین) مشرک و کافر ہیں۔ جو لوگ اس آیت سے خلافت یعنے جانشین رسولؐ ثابت کرتے ہیں۔ گویا بجائے تعریف کے وہ صحابہؓ کی توہین کرتے ہیں اور ظالم بادشاہوں کو بھی برابر خیال کرتے ہیں فقط

وَلَا تَکْتُمُوا الشَّہَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْہَا فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ

مولانا اس تحریری گفتگو کی معافی چاہتا ہوں۔ براہ کرم بذریعہ پرچہ اہلحدیث مطلع فرمائیں یا بذریعہ ڈاک۔ اس مسئلہ پر تنقیحی توجہ مبذول فرما کر اپنی رائے مبارک اور واقعات سے اطلاع فرماویں اس مسئلہ کی اہمیت کہاں تک ہے؟

(نیازمند خاکسار نجیب اللہ قصبہ جنر ضلع پٹنہ)

اہلحدیث اہلحدیث کے نزدیک تو مسئلہ خلافت کا حل صاف ہے۔ حدیث شریف میں ذکر نہیں ملتا۔ کہ آنحضرتؐ نے برائے خلافت کسی صحابی کو جانشین نامزد کیا ہو صرف اسقدر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چپکے سے کہا۔ کہ اپنے باپ اور بھائی کو بلا۔ تو میں اونکی بابت لکھ دوں۔ اسی کے متصل ہی فرمایا کہ خدا اور ایماندار سوائے ابوبکرؓ کے اور کسی کو خلیفہ نہیں مانینگے اس لئے لکھنے کی حاجت نہیں یہ حدیث بطور پیشگوئی کے ہے جو پوری ہوئی۔ چونکہ ایک طرح سے گھر کا بھید تھا۔ جس کی عام طور پر خبر نہ تھی۔ لہٰذا کسی نے کسی موقع پر اس حدیث کو پیش نہیں کیا۔ ہاں خلافت کے معنے محض حکومت شرعیہ ماتحت اسوہ حسنہ نبویہ ہیں۔ نہ کہ کفار کی نیابت بلکہ نیابت نبوۃ۔ ہاں یہ سوال شیعہ پر پیش ہو تو جواب مشکل ہو۔ کیونکہ وہ تو کہتے ہیں کہ یوم غدیر بڑے مجمع صحابہؓ کے سامنے آنحضرت صلعم نے حضرت علیؓ کو خلیفہ نامزد فرمایا۔ حالانکہ کسی صحابی نے خاصکر بنی ہاشم نے بھی یہ حدیث پیش نہیں کی جس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے اس روایت کے معنے وہ نہ سمجھے تھے۔ جو شیعہ نے (خلافت بلافصل) سمجھے ہوئے ہیں

اللّٰہ اعلم ؂

* * *

خلافت اربعہ [illegible]

رپورٹ بیت المال صوبہ بہار

مقام پھلواری ضلع پٹنہ

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب زاد لطفکم۔ السلام علیکم بیت المال صوبہ بہار واڑیسہ کے آمد و خرچ کا مطبوعہ حساب ارسال خدمت ہے۔

جمعیت علماء بہار کی تجویز کے مطابق جمادی الاخری ۳۹ھ میں بیت المال قائم کیا گیا تھا اس حساب سے قیام بیت المال کو رمضان مبارک ۴۰ھ تک جس وقت تک کا حساب شائع کیا گیا ہے ایک سال چار مہینے ہوئے ہیں۔ پانچ ماہ تک یہ بیت المال جمعیت علماء بہار کے زیر نگرانی رہا۔ اوس کے بعد اخیر شوال ۳۹ھ میں امارت شرعیہ قائم ہوئی۔ اور ذی قعدہ ۳۹ھ سے باقاعدہ امارت کا کام شروع ہوا تو بمشورہ اہل شوریٰ یہ بیت المال حضرت امیر شریعت مدظلہ کے ماتحت کر دیا گیا الحمد للہ مسلمانوں نے اس کی ضرورت کو سمجھا اور اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اتنی مدت میں اس بیت المال کے ذریعہ سے مذہب و ملت اور قوم و ملک کو جتنے فائدے حاصل ہوئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ امارت شرعیہ کی روئداد سے آپکو معلوم ہونگے امارت شرعیہ کے تمام کاموں کا انحصار بیت المال کی مالی قوت پر ہے۔ بیت المال کو جو کچھ کامیابی ہوئی وہ زیادہ تر امارت شرعیہ کے وفود اور مبلغین امارت کے دوروں کی وجہ سے ہوئی۔ اس لئے آپ مد اخراجات میں وفد اور مبلغین کی مد میں زیادہ خرچ ملاحظہ فرمائینگے۔ لیکن یہ امر بھی آپکو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ مبلغین عموماً دیہاتوں میں دورہ کرتے اور تبلیغ احکام شرعیہ کرتے ہیں اور ایسے ایسے دیہاتوں میں گئے ہیں، جو ریلوے مقامات سے

بلکہ بعض اس سے بھی زیادہ دور ہیں۔ لہذا خرچ زیادہ ہونا ضروریات سے ہے۔ اخیر میں مسلمانان بہار سے امید ہے کہ اس حساب کو ملاحظہ کرنے کے بعد اور امارت شرعیہ کے فوائد و مصالح کو ملحوظ رکھنے کے بعد بیت المال کی امداد اور زیادہ جوش و ولولہ اور عزم و ہمت کے ساتھ فرمائینگے۔ کیونکہ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ جن مدات سے کارکنان امارت کو وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ فرامین و کاغذات چھپوائے جاتے ہیں۔ سفر کے اخراجات دیئے جاتے ہیں یعنی جس آمدنی پر امارت کا کام موقوف ہے وہ کل چھ ہزار دوسو پانچ روپے گیارہ آنے ہیں اور آپ خرچ پر نظر ڈالئے تو چھ ہزار ایک سو ۶۵ روپے تین آنے ہوئے ہیں یعنی کل ۴۰ روپے آٹھ آنے باقی بچے ہیں۔ لیکن یہ بھی صرف اس لئے باقی نظر آتے ہیں۔ کہ مذکورہ سے معطیات ہیں جو تین سو ۱۳۱ روپے سوا دو آنے قرض لئے گئے تھے۔ وہ ابھی ادا نہیں کئے گئے۔ اس پر غور کرنے کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مبلغ ۲۹۰ سوا دس آنے فاضل خرچ ہوگئے ہیں۔ اس امر سے ابھی مطلع کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ تفصیلی حساب شائع کرنے میں بہت زیادہ روپے کا خرچ تھا۔ اور اس سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ لہذا اوس کو نہیں چھپوایا گیا ہاں جو حضرات بیت المال کا تفصیلی حساب دیکھنا چاہیں۔ وہ خاکسار کو اطلاع دیکر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

(دستخط محمد نورالحسن ناظم بیت المال صوبہ بہار)

اڈیٹر ایک بڑے تختے پر حساب مطبوعہ ہمکو پہنچا ہے۔ جو صاحب اس کو دیکھنا چاہیں وہ دفتر بیت المال مذکور سے طلب کرلیں۔

[illegible]

تشہد میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام

فقیر نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳۔ جون ۲۲ء میں مضمون (تشہد میں ایہا النبی) پڑھا۔ اسکے برخلاف جو کچھ مجھے کہنا تھا۔ سرگودہا میں بوجہ عدم موجودگی کتب معرض التوا میں رہا۔ آخر کتابوں کے ملنے پر جو کچھ مجھے معلوم ہوا درج اخبار کرنے کے لئے خدمت میں بھیجتا ہوں۔ اس سے مجھے مولانا مولوی ابراہیم صاحب کی مضمون کی تردید مدنظر نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اظہار مافی الضمیر سے یہ خیال ہے کہ دیگر اہل علم بھی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مولانا کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم لوگ (السلام علیک ایہا النبی) بطور حکایت پڑھتے ہیں۔ خطاب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں مقصود نہیں ہوتا۔ جسکی تائید میں فتح الباری قسطلانی شرح بخاری و زرقانی شرح موطا۔ امام مالک کی سند پیش کی ہے۔ جہانتک میں نے نفس مضمون پر غور کیا ہے۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ کہ امت کو حکایتاً پڑھنے کا حکم ہو۔ ہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بعد وفات جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ نے بجائے (السلام علیک ایہا النبی) کے السلام علی النبی پڑھنا شروع کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضرت کی زندگی میں صحابہ بطور انشاء ادا کرتے تھے۔ اگر بطور حکایت ادا کرتے ہوتے تو بعد وفات خطابی الفاظ بدلنے کی کیا ضرورت تھی۔

(۲) اگر حکایت مراد لی جائے تو التحیات للہ کے پڑھنے سے نہ تو تمام تحیات کا اللہ تعالیٰ کیلئے ہونا پایا گیا اور نہ ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ سے نمازی کی توحید پر شہادت ہوئی اور اگر صرف السلام علیک ایہا النبی) کو حکایتہً سمجھا جاوے۔ اور باقی التحیات بطور انشاء تو یہ بھی

(۳) السلام علیک ایہا النبی میں خطاب وندا ہے اور متواتر ہے۔ بتواتر لفظی اگر اس کے معنے ہم لوگ مراد نہ رکھکر ادا کریں تو ایک قسم کا نسخ ہی نسخ کے لئے قوی دلائل چاہیئے۔ اور پھر بطور حکائت ادا کرنے کے لئے امر بتواتر ثابت ہونا چاہئے

(۴) شارح زرقانی نے باب تشہد میں لکھا ہے واختار ابو حنیفہ واحمد واصحاب الحدیث واکثر العلماء تشہد ابن مسعود وهو ما اخرجہ الائمۃ الستۃ عنہ قال کنا اذا صلینا خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علے اللہ السلام علے جبریل ومیکائیل السلام علے فلان وفلان فالتفت الینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ هو السلام فاذا صلے احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوٰۃ للہ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین فانکم اذا قلتموها اصابت کل عبد للہ صالح فی السماء والارض اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال الترمذی هو اصح الحدیث فی التشہد اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجائے السلام علی جبریل وغیرہ کے السلام علیک ایہا النبی (الی آخرہ) سکھایا اور فرمایا کہ تمہارا سلام تمام مقربین کو پہونچ جاتا ہے۔ لفظ اصابت غور طلب ہے جب نمازی کا سلام دربار نبوی میں بحکم نبی کریم فداہ ابی وامی پہونچ جاتا ہے تو حکائت والا تنازعہ بھی رفع ہوگیا۔ بطور انشاء پڑھنا ثابت ہوگیا۔

(۵) شارح زرقانی نے خود ہی سوال کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ فان قیل کیف شرع هذا اللفظ وهو خطاب بشر مع انہ منہی عنہ فی الصلوٰۃ فالجواب ان ذلك من خصائصہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے بھی ثابت ہے کہ زرقانی کے نزدیک یہ خطاب جائز ہے اور من خصائص النبی ہے جسکو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں۔ اگر ان کے نزدیک حکایۃً پڑھنے سے مراد ہوتی۔ تو من خصائص النبی کہنے کی ضرورت بے فائدہ تھی۔

(۶) اسی باب میں زرقانی نے فاکہانی سے روائت کیا ہے قال الفاکہانی ینبغی للمصلی ان یستحضر فی هذا المحل جمیع الانبیاء والملائکۃ والمومنین بتوافق لفظہ مع قصدہ۔ یہاں لفظ یستحضر قابل غور ہے نمازی کے لئے توافق لفظی مع القصد لازمی ٹھیرایا گیا۔ اس سے بھی ثبوت انشاء ملتا ہے نہ حکائت کا۔

(۷) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے حوالہ دیتا ہوں اس میں فتح الباری کا حوالہ بھی ہے۔

ان قول ابن مسعود کنا نقول فی حیات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم السلام علیک ایہا النبی فلما قبض علیہ السلام قلنا السلام علے النبی فهو روایۃ ابی عوانہ وروایۃ البخاری الاصح فیہا بینت ان ذلك لیس من قول ابن مسعود بل من فہم الراوی عنہ ولفظہا فلما قبض قلنا سلام یعنے علے النبی فقولہ قلنا سلام یحتمل انہ اراد بہ استمرارنا بہ علے ما کنا علیہ فی حیاتہ ویحتمل انہ اراد عرضا عن الخطاب واذا احتمل اللفظ لم یبق فیہ دلالۃ کذا ذکرہ ابن حجر۔

ملا علی فرماتے ہیں کہ صرف سلام کے کہنے سے احتمال ہوسکتا ہے کہ وہی سلام معمول بہا جاری رہا یا کہ وہ سلام جس میں خطاب کرنے سے جناب نبی کریم کو اعراض کیا گیا تھا۔ جب احتمال آگیا تو استدلال باقی نہ رہا۔

(۸) زرقانی میں ذکر کیا گیا ہے کہ طیبی سے اسی امر کی نسبت سوال ہوا۔ تو انہوں نے جواب میں نحن نتبع لفظ الرسول بعینہ الذی علم الصحابہ یعنی ہم بعینہ الفاظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جو انہوں نے تشہد کی نسبت تعلیم صحابہ کرام کو دی ہیں اُس کے پڑھنے کی اتباع کرینگے تو ظاہر ہے کہ تعلیم صحابہ کو خطاب وندا کی سلام سے کی ہے جسکا ذکر میں نے پہلے کردیا ہے۔ جس کو ترمذی نے بھی اصح الحدیث فی التشہد فرمایا ہے پھر ثابت ہوگیا کہ طیبی کے نزدیک بھی اداء تشہد انشاء کے طور پر ہے نہ حکایۃً۔

(۹) ویقصد بالفاظ التشہد معانیہا مرادۃً لہ علے وجہ الانشاء کانہ یحیی اللہ تعالے ویسلم علے نبیہ وعلے نفسہ واولیائہ لا الاخبار عن ذلك (در مختار)

احیاء العلوم میں ہے واحضر فی قلبك النبی صلے اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیك ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ولتصدق املك فی انہ یبلغہ ویرد علیك ما هو اوفی منہ الی آخرہ۔

ہردو بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ تشہد پڑھتے وقت اس کے معنے حقیقی مراد لئے جاویں نہ حکائت۔

(۱۰) صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کیا حضرت کے حضور ہر وقت موجود رہا کرتے تھے؟ نہیں۔ تو بحالت عدم موجودگی کیا یہ خطابی سلام ادا نہیں کرتے تھے؟ اگر کرتے تھے اور ضرور کرتے تھے تو بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوں نہ جائز ہو۔ کیونکہ غیر حاضری نبی کریم بین الصحابہ دونوں حالت میں اشتراک رکھتی ہے یعنی سوال تو یہ ہے کہ خطاب وندا غائب کو نہیں کیا جاتا۔ حاضر کو ہوتا ہے جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین الصحابہ موجود نہ ہوتے تھے تو صحابہ کیوں خطابی سلام کرتے تھے؟ اگر کرتے تھے تو بعد وفات بھی انکو جائز ہے کہ کریں جن صحابہ نے ترک خطاب کیا وہ انکا اپنا اجتہاد تھا۔ اسپر صحابہ کو اتفاق نہ ہوا۔ چنانچہ آج تک خطابی سلام ہم لوگ کرتے رہے۔ اور

یہ سلام حسب فرمودہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انکی خدمت اقدس میں پہونچتا رہا۔ عن ابن مسعود قال ان للہ ملائکۃ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام رواہ احمد و النسائی و الدارمی والبیہقی و ابن حبان والحاکم فی صحیحہما وقال صحیح الاسناد۔ ہاں یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمان یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالاستقلال ہمارا سلام سنتے ہیں جیسے کہ اللہ کریم ہر جگہ حاضر ناظر ہے اور سمیع بصیر ہے۔ بغیر کسی اعانت کے وہ سنتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ بلکہ یہ اعتقاد کرنا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سلام باین وجہ شاء پہونچا دیتا ہے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

تاریخ بخاری میں لکھا ہے عن عمار قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ سماع الخلائق قائم علی قبری فما من احد یصلی علی صلاۃ الا بلغنیہا اس قول سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے۔ جو حضرت کی قبر پر کھڑا ہے اور اس کو تمام مخلوق کی بات سننے کی طاقت بخشی ہے۔ جو درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں۔ وہ سنتا ہے اور حضرت کو خبر کر دیتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کونسا استبعاد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر مولیٰ کریم طاقت سننے کی بخشدے اور وہ سنا کریں جبکہ ملائکہ سے انبیاء فضیلت میں بڑھکر ہیں۔ مگر علے الخصوص ہمارے نبی کریم جو افضل المرسلین ہیں۔ مولانا مولوی ابراہیم صاحب کا یہ کہنا کہ جیسے ہم لوگ لفظ قل سورۂ اخلاص وغیرہ میں پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب مقصود نہیں ہوتا۔ ایسے ہی یہ خطاب السلام علیک ایہا النبی میں ہے" غلط ہے جس پر مولانا نے کوئی حدیث پیش نہیں کی۔ یہ ان کا اپنا خیال ہے

ہیں تو قول رسول صلعم سے مطلب ہے۔ ھذا ما ظہر لی و ھو حسبی و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

منشی فضل عظیم قریشی النعمانی بروی سرگودھا
(خریدار اہلحدیث ۸۸۹۲)

اڈیٹر جو صاحب اس مسئلہ کی تحقیق لکھہ بھیجینگے درج کی جاویگی۔

تناسخ یا ارواح کی تقلیب ماہیت

(ایم۔ ایچ۔ اسیر شار سانی کے قلم سے)

(اخبار اہلحدیث کیلئے)

اس زمانہ سے لیکر جس کی ہندو نقطۂ خیال سے کوئی ابتدا نہیں تھی کبھی ختم نہ ہونے والے زمانہ تک کلہم ارواح حیوانات کے بے قیاس اجسام عناصرہ میں بہ ترتیب یکے بعد دیگرے داخل خارج ہونے کے بحث طلب خیالی اصول کو "آواگون" یا "تناسخ" کہا جاتا ہے۔ وہ مذاہب عالم جو اس واجب الوجو ہستی کے قابل ہیں اُن میں شائد ہندو مذہب ہی واحد طور پر اس غور طلب اصول کی بزور تائید کرتا ہے۔ اگر کثرت رائے کو قوت فیصل کی نظر میں وقعت کا کچھ استحقاق ہے تو اس پہلو سے بھی یہ مشتبہ اصول اس قابل ہیں کہ بغیر کسی غور و خوض یا تحقیق کے اس کی تائید یا حمائت کی جائے۔ تاہم کثرت رائے جو عین مبنی بر انصاف ہونے کی رعائت سے متفق الرائے کا امتیازی درجہ رکھتی ہو۔ اس کا استحقاق یہی ہے کہ از روئے انصاف تناسخ کی اس پہلو میں ذلت آمیز کمزوری ذہن نشین کرلی جائے۔ جو کسی صورت میں اور کبھی بے داغ ہونے کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔

ارواح کو علی الدوام کے لئے پریشان رکھنے والی یہ ازلی پابندی معقولیت سے بعید ہے اس اصول کی پابندی کی صورت میں روح وہ مسافر ہے۔ جس کی غربت کا اختتام بعید از قیاس اور جس کے لئے منزل مقصود یا تو سرے سے ہے ہی نہیں۔ یا اگر ہے تو وہ کسی صورت میں بھی اُس تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ یا آسان معنوں میں وہ نقطہ ہے۔ جو نصف قطر نہیں بلکہ دائرے کے محیط کے راستے مرکز تک رسائی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر یہی صورت ہے۔ تو روح جو کہ تمام عناصر میں لطیف منزہ اور جوگیان سے کبھی مبرا نہیں رہ سکتا۔ اس کیلئے خداوند اور کی خدائی میں اس سے بڑھکر اور کیا حق تلفی ہو سکتی ہے۔ کہ اس کو ابنائے موجودات پر اسقدر فوقیت دی جا کر لا تعداد فرضی اور کثیف اجسام میں بلا ضرورت محض اُس غیر معقول قاعدہ کی عزت کے خیال سے جو خدائے ہندواں نے مروج کر رکھا ہے بالترتیب چھوڑا مقید کیا جائے۔

واجب تھا کہ واحد طور پر اسی اصول پر بحث کی جاتی۔ لیکن جن اصولوں کا لازمی طور پر اس اصول سے الحاق ہے اور جو اس اصول کی تقویت کا باعث نہیں۔ اس دوران میں وہ بھی بجائے خود بحث طلب نہیں اسلئے نفس مضمون عام فہم بنانے کے لئے نہائت اختصار سے ہندو عقیدہ کا اندراج کیا جاتا ہے۔ جو اس باب میں ہے۔

(۱) یہ کہ موجودات عالم کا نہ آغاز اور نہ ہی انجام ہے۔ یہ اسی صورت میں نامعلوم عرصہ سے تھا۔ اور اسی صورت میں دوام کے لئے رہیگا۔ اسکو فنا نہیں۔

(۲) دنیا پانچ عناصر سے بنی ہے۔ موجودات ان عناصر خمسہ کے ہی نظام ترکیبی کی صورت ہے۔ وہ عناصر نامعلوم جگہ میں ہمیشہ سے موجود تھے۔ ان کا خالق کوئی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی انہیں فنا کر سکتا ہے۔

(۳) کلہم جاندار اجسام میں روح جو کہ ازلی منزہ

سلہ یہ قیاس ہے اور قیاس سے واقعات کا ثبوت نہیں ہوتا۔ (اڈیٹر)

اور پاک ترگیان سے لبریز ہے۔ خدا کی نیابت کرتا ہے۔ اگرچہ خدا اسکا خالق نہیں۔ تاہم اس پر قادر ضرور ہے۔ اسی طرح روح انسانی وجود کے باقی حواسوں پر قادر ہے اور اس مشین اور مشین کے پرزوں کو اپنی مرضی سے چلاتا ہے۔

(۴) ارواح کا مختلف اجسام میں جا کر رنج وراحت برداشت کرنا ان کے سابقہ اجسام کے کردہ اعمال کا ثمرہ ہے۔

(۵) ہندو مذہب کا بہت بڑا حصہ جنت اور دوزخ کا قائل ہے۔ اور برائے نام حصہ انکاری ہے۔ اسی طرح ہندو مذہب کے لاتعداد فرق اس خیال کی بزور تائید کرتے ہیں کہ کرموں کے خاتمہ پر جوگیان کے ذریعہ ۸۴ لاکھ اجسام میں رنجہ ہوتا ہے۔ روح اس مقام (نجات) پر جا پہونچتا ہے۔ جسے حاصل کرکے پھر بازگشت نہیں ہوتی۔ اور ایک فریق بازگشتی کا قائل ہے۔ لیکن یہ متفقہ خیال ہے کہ اجسام کا حاصل کرنا اعمال کا ثمرہ ہے۔

مادہ پرستی جو متواتر ترقی حاصل کرتی ہوئی دہریت کے درجہ تک پہونچی ہے اُس کا بانی ازلی دہرم کا یہی مقدس اصول ہے۔ کہ موجوداتِ عالم کا آغاز وانجام نہیں۔ اور مادہ کو فنا نہیں۔ دہریت کی اشاعت کرنے والا یہی اصول ہے جسکی تعلیم ہندوؤں کی کتاب خدا (وید) بزور کرتی ہے۔ عناصر کا یہ وہ دریائے متموج ہے۔ ہندوؤں کے خیال میں جسکا نہ ہی منبع اور نہ ہی دہانہ ہے۔ گذرگاہ ضرور ہے اگر ان واقعات پر بحث کرنے کے لئے عناصر کے نظام ترکیبی ہی سے امداد لی جا سکتی ہے۔ تو کیا کسی جہاں بین نگاہ نے ایسا دریا دیکھا ہے جسکا منبع اور دہانہ نہ ہو؟ ہرگز نہیں۔ دریا کا منبع اور دہانہ ضرور ہوتا ہے۔ فقط گذرگاہ ہی نہیں ہوتی۔ منبع اور دہانہ کے درمیانی فاصلہ کو ہی گذرگاہ کہا کرتے ہیں۔

اگر کہا جاتا ہے کہ محیط دائرہ کا آغاز وانجام نہیں ہوتا تو اس سوال کی غیر معقولیت کو پرکار اچھی طرح بیان کر سکتی ہے اور عملی طور پر دکھا سکتی ہے جیسا سرکل کا آغاز وہ مقام ہے جہاں نوک پرکار کے اُس حصہ نے جس میں پنسل لگی ہے سب سے اول مس کیا۔ اگر تمام دائرہ کے کشید ہونے کے بعد نقاط آغاز وانجام باہم پیوست ہو کر اس مقام کی تمیز نہیں ہو سکتی۔ جہاں نوک پرکار نے گھوم کر نقطہ آغاز سے انطباق حاصل کیا ہے۔ تو یہ عامل کے ہاتھ کی صفائی کا ثبوت ہے۔ اس صفائی سے دائرہ کھینچے جانے کے بعد اگر دیکھنے والا نقاطِ آغاز وانجام کے مقام انطباق کو معلوم نہیں کر سکتا تو یہ اس امر کی تائید کی دلیل نہیں کہ اسکا آغاز وانجام نہیں۔ عامل کی یادداشت اس مقام کی آسانی سے تمیز کر سکتی ہے۔

سوال وقت کا ہے۔ وقت کی بالکل صحیح تعریف جو کیجا سکتی ہے۔ اُس مرحلہ پر پہونچکر یہ لایعنی سوال اپنی خصوصیت برقرار نہیں رکھ سکتا۔ کیا یہاں میں اپنے برادران تناسخ سے "وقت کی صحیح تعریف" پوچھنے کا روادار ہوں۔ اس خیال کی تائید میں حیل وحجت کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ کہ کسی کام کو سرانجام کرنے کے لئے دو چیزوں کی لابدی ضرورت ہے۔ ایک کام کو سرانجام کرنیوالا۔ دوم اتنا وقت جو کام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے میں صرف ہو۔ کوئی بھی تیار شدہ کام معرض غور میں لاؤ۔ فاعل اور وقت کی اُس سے ملزومیت تسلیم کرنی پڑیگی۔ اس دلیل کا منتہائے مقصود بیان کرنے سے پہلے مجھے شک پڑتا ہے کہ نازبردارانِ دہریت مادہ کو ازلیت وابدیت کا امتیازی درجہ عطا کرنے کے بعد جاندار اجسام کی خود بخود پیدائش اور اسمیں اس واجب الوجود ہستی کے کسی قسم کا دخل نہ ہونے کی تائید میں سوال پیش کرینگے۔ کہ جسطرح کیچڑ میں کرم اور وجود میں میل سے خود بخود جس طرح جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں اسیطرح ارواح اور مادہ باہمی اتصال سے بغیر کسی بیرونی طاقت کے خود بخود اجسام جاندار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح عالم اور موجوداتِ عالم کی علیت کا کسی کو دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ (جواب) جن اجرام کا ذکر کیا گیا ہے مع کالرہ اور پلیگ وغیرہ وبائی امراض کے کرم کے جنہیں بصارت دوربین کی امداد کے بغیر دیکھنے سے قاصر ہے۔ انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ انڈے اُن جانداروں کے بطن سے نر ومادہ کی باہمی مواصلت کے بعد وقت مقررہ کے اختتام پر پیدا ہوتے ہیں جنکی فطرت کا انوکھا اصول دہریت سوال جواب مذکور میں بیان کرتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ جوئیں میل سے پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ پہلے سے موجود تھیں۔ میل ان کرموں کی خوراک ہے جسکی تلاش میں وہ نمودار ہوئیں ہر کام کے انجام دہی میں فاعل اور وقت کی ضرورت ہے۔ پایہ تکمیل پر پہونچے ہوئے کام کی تکمیل کا آغاز وہ وقت کہلاتا ہے جبکہ فاعل نے اپنے اطمینان کے مطابق جیسا کہ اسے کام کو آغاز کرنے سے پیشتر اُس کی صورت تصور کرنی پڑی تھی اُس کام کو ختم کر دیا ہے۔ اگر کسی مسلم الثبوت اصول کی نہایت منصف مزاجی سے تائید کی جا سکتی ہے۔ تو موجوداتِ عالم صنعت کا وہ پایہ تکمیل تک پہونچا ہوا کام ہے جسکو فاعل اور وقت کی ضرورت پڑی تھی۔ جس وقت اسکی علت فاعلی نے اپنی منشاء کے مطابق اسے مکمل کیا وہی اسکا آغاز ہے۔ اگر اسکا آغاز ہے تو انجام بھی ضرور ہے۔ خدا ہست تھا فقط اسی کی ہستی تھی نہیں کیونکہ واحد وہی ہست تھا کُن فیکون کی ماہیت پر غور کرو۔

"یگیہ کے ذریعہ سرشٹی کی رچنا کر کے پرجاپتی نے لوگوں سے کہا تھا کہ اسی سے تم ترقی کرو اور اسی سے تمام مقاصد پورے ہوں" (گیتا ادھیائے ۳ شلوک ۱۰)

گیتا جسپر تمام ہندوؤں کا متفقہ طور پر اعتقاد ہے یہ اسی کا قول فیصل ہے۔ شلوک کا مطلب سعد عام فہم ہے۔ جو کسی تشریح یا تفسیر کا محتاج نہیں۔ سرشٹی کی رچنا کے آغاز میں بنی آدم کو یگ کی ہدایت کرنا اور اسی کے ذریعہ ان کے مقاصد کے پورا ہونیکا اطمینان یقین دلانا۔ موجوداتِ عالم کی پیدائش اور ابتداء کے زمانہ کا اظہار کرتا ہے۔ اگر "گیتا" اور "مہا یوگی کرشن" جی کی ہندوؤں کی نظر میں ناقابل تنا وقعت ہے۔ تو نہیں اس دعویٰ بے دلیل اور خلاف *

* عقل اصول کی تائید واجب نہیں۔ کہ موجوداتِ عالم کی ابتداء اور انتہا نہیں اور ایسی طرح تھا۔ اور رہیگا۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

ترکی اسیران جنگ سے سلوک

ترک یہ دھمکی دے رہے ہیں کہ جبتک وہ ترک اسیران جنگ جو اولڈفیلڈ وم لرلیبا میں نہایت بری حالت میں نظر بند ہیں کسی اور جگہ منتقل نہیں کئے جائینگے۔ یونانی اسیران جنگ سے جنمیں کئی جرنیل بھی ہیں۔ اسی طرح سلوک کیا جائیگا۔

سمرنا میں امن

پوری طرح قائم ہو گیا ہے اور حکام نے انتظامات کئے ہیں کہ پناہ گزین اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔ یونانیوں کی اس فوج نے جو جزیرہ شیموس پہ قابض تھی۔ ہتھیار ڈال دیئے ہیں ترکوں کی زبردست فوج کمال پاشاہ کے ماتحت سمرنا میں پہونچی ہے۔

شاہ قسطنطین تخت سے اُتر جائے

انگلستان۔ مصر۔ رومانیہ امریکہ اور جنوبی افریقہ کے یونانیوں نے قرار دادیں منظور کی ہیں جن میں شاہ قسطنطین سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ تخت کو چھوڑ دے اور ایم وینزیلاس بادشاہ بنایا جائے۔

معاہدہ سیورے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا

مستند قوم پسند حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مجوزہ عام کانفرنس کے پروگرام میں سے معاہدہ سیورے کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائیگا۔ اور کہ ترکی وکلائے مطلق کو ابتدائی کانفرنس میں ضرور شامل کیا جائیگا۔

فرانسیسی گورنمنٹ ترکوں کے موافق ہے

فرانسیسی وزارت کے ایک جلسہ میں یہ طے پایا ہے کہ ترکوں کے ساتھ فرانس کو اتحاد کر لینا چاہیئے۔ اور کمال پاشا کے مطالبات کو قسطنطنیہ اور تھریس اور ایڈریانوپل کی بابت بخوشی منظور کر لینا چاہیئے لیکن لنڈن کے سرکاری حلقوں میں ابھی فرانس کی اس تجویز کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کی جاتی۔

قسطنطنیہ میں ہنگامے

قسطنطنیہ کے تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سخت ہنگامے و فسادات برپا ہوئے۔ بعض انگریزی فرانسیسی اور عیسائی دکانوں پہ مجمع نے حملہ کیا اور یہ شور برابر بلند ہو رہا تھا کہ "عیسائیوں کو کچل ڈالو" کہا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ اس ہنگامے میں جان سے مارے گئے۔ (یاروں کے افسانے)

ایران میں عام ہڑتال

شہر میں باورچیوں نے اخبارات کے پرنٹروں کی ہمدردی میں جو اخبارات کی جبریہ بندش کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ان اخبارات کے دوبارہ جاری کئے جانے کی اجازت دیدیں جنکی اجازت کو معطل کر دیا گیا تھا۔ لیکن وزیر اعظم کو اجازت دے دینے کے باوجود ابھی تک اخبارات کے چھاپنے والوں نے اپنا کام شروع نہیں کیا ہے صرف سرکاری اخبار "ایران" ایک صفحہ پر بمشکل شائع ہو سکا۔

اس واقعہ کے بعد ہی شہر کے دوکانداروں نے بھی اس شکایت میں اپنی دکانیں بند کر دی ہیں کہ دکانوں کا کرایہ زیادہ لیا جاتا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج شہر میں تمام دکانیں بند پڑی ہوئی۔

حضور گورنر امرتسر میں

جناب گورنر صوبہ پنجاب امرتسر تشریف لائے۔ آپ نے معتقد سکھ ارکان کو شرف باریابی بخشا۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورو کے باغ کے حالات سے آپکی طبیعت پر بہت اثر ہوا ہے۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ جس قدر اس قضیہ کا تصفیہ ہو جائے بہتر ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے معاملات درست ہو جائیں۔ دیکھئے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ (نہ وہ میری مانے نہ میں ناصحوں کی)

امرتسر میں

سکھوں کی کاروائی اور تکلیف بدستور جاری ہے۔

چراغان خوشی

۱۷ ستمبر کو ملک میں عموماً فتح ترکی کی چراغاں ہوئے اور دعاء فتح مانگی گئی۔ (چراغاں پر آئندہ کچھ لکھا جائیگا)

حالات وزیرستان

سرحد کی خبریں ظاہر ہیں کہ وزیرستان میں اور بارش ہوئی ہے۔ اور سیلاب آیا۔ ۴ تاریخ کی شام کو جنڈولہ اور سارا روغہ میں طوفان عظیم برپا تھا۔ اور اسی رات زبردست بارش ہوئی۔ اور وزنی موٹروں کی باربرداری رک گئی جو جنڈولہ سے پہلی دفعہ سارا روغہ کو جانے والی تھی۔ ۷ تاریخ کو پھر ٹانک ریلوے کی پٹڑی بہہ گئی۔ لیکن دوسرے روز آمد و رفت بحال ہو گئی۔ چائنس کچھ کے راستہ ٹانک سے خرگی کو جانیوالی سڑک ناقابل گذر ہو گئی۔ اور ٹانک کی پانی کی بہم رسانی میں خلل واقع ہو گیا۔

ایک گورے سپاہی کیلئے پھانسی کا حکم

ہائیکورٹ کی جیوری نے لانس کارپورل ایس اے گرنڈی سوتھ ویلز بارڈرز پلٹن نمبر ۲ چھاونی کو خانساماں کو گولی سے ہلاک کرنے کا مجرم قرار دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی رحم کی بھی سفارش کی ہے لیکن جج نے گورے کو مجرم قرار دیا۔ اور سفارش قبول نہ کی۔ اور گرانڈی کے لئے پھانسی کا حکم دیدیا۔

یونانی سمرنا کو بالکل خالی کر گئے

وزیر جنگ سمرنا سے واپس آ گیا ہے اور اس نے اعلان کر دیا ہے کہ سمرنا کو پورے طور سے یونانیوں نے خالی کر دیا ہے۔

(۸/۵)

دورِ حاضر کی بہترین کتاب

الخلافۃ الکبریٰ

یعنی سورۂ بقر کی جامع و حاوی تفسیر از خواجہ محمد عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ ضخامت ۴۲۵ صفحے قیمت مجلد عہ غیر مجلد للعہ

پتہ:- **محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ**

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرہ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست مفت منگالیں۔

شاہی جلاب مقبول عام۔ دلپسند ہر دلعزیز سب ہی کے واسطے مفید۔ اس کی مانند آسان کوئی اور جلاب نہیں کسی قسم کی بدبو اور بدذائقی اصلی نہیں جسقدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ تکلیف کے بغیر دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی ایک ڈرام کی شیشی مع محصول ۱۲؎

سفوف جریان مدتوں کے جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست چالاک اور تندرست بنا دیتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ روز کیلئے ۳؎

شاہی چورن یا سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج۔ ایک ڈبہ کی قیمت مع محصولڈاک عہ

جید اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں میں بے حد اکسیر کا حکم رکھتا ہے خاصکر ہیضہ کے واسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں۔ سینکڑوں مایوس العلاج مریض اس کے ذریعہ صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے قیمت فی شیشی مع محصول ۱۲؎

المشتہر **حکیم محمد عبد المنان** مالک یونانی شفاخانہ۔ ڈاکخانہ پھلواری ضلع پٹنہ

مومیائی اصلی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی نزلہ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے چوٹ یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۳؎ پاؤ بھر ۶؎ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

اطلاع مومیائی کے متعلق ہمارے پاس ہزارہا شہادتیں موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش یہاں درج نہیں ہو سکتیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمانا چاہیں تو ایک کارڈ بپتہ ذیل پر لکھکر فہرست شہادات مفت طلب فرمائیں۔

پتہ:- **منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

(۱۰/۱)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

برائے آزمائش مفت نذر ہے

صاحبو! ایکبار سرمہ بلا قیمت بلا خرچہ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے۔ جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھلی۔ ناخونہ۔ ڈھلکہ۔ غبار۔ آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ گوہانجی۔ نزلہ کی سرخی۔ ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش۔ رہے۔ رتوندی۔ خشکی چشم۔ جالا ماہیں۔ اور موتیا۔ آنکھیں صحیح سالم ہوتے دکھائی نہ دینا۔ علاوہ امراض مذکورہ تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے قیمت باوجود کثیرالفوائد ہونے کے اس قدر کم کہ بینائی کی سی نعمت کے لئے کسی کو ایک روپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا۔

خضاب مقبول عالم یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کرتا ہے سیاہی دیرپا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے قیمت عہ فی شیشی۔ علاوہ خرچ ڈاک

پتہ:- **ڈاکٹر نبی محمد خان** مہتمم اودھ فارمیسی **ہردوئی**

امراض مہلکہ میں سے ایک مرض مہلک دمہ کا بھی ہے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں وہی خوب جانتے ہیں کہ ان پر کیا کچھ گذرتا ہے۔ نہ رات کو چین نہ دن کو۔ فاقہ کی شکل نظر آتی ہے۔ علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ مگر صحت کی صورت نمودار نہیں ہوتی۔ اور قبر یاد آنے لگتی ہے بفضلہ تعالیٰ اس دوا کے ۱۵ روز تک استعمال کرنے سے کیسا ہی ہر من پرانا بلغمی دمہ ہو۔ بالکل کافور ہو جاتا ہے اور لطف یہ کہ پھر کبھی دوبارہ نہیں ہوتا۔ اور واضح ہو کہ یہ دوا کشتہ جات کی قسم سے نہیں ہے بلکہ نباتاتی دواؤں سے بنائی گئی ہے قیمت ۴؎ علاوہ محصول۔

پتہ:- **عبد الجبار مدرسہ دار الحدیث۔**
محلہ خندق۔ شہر میرٹھ

(۹/۱۲)

متبرک تحفہ

(۱) سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو پہلودار نگینہ پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورۂ قل ہو اللہ سنہری یا سفید پائیدار اور بہت باریک حروف میں ایسی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے فی نگینہ ایک روپیہ مع نام خریدار ہر کلمہ طیبہ یا اللہ اکبر نصر من اللہ و فتح قریب کندہ شدہ نگینوں میں ہر ایک کا ہدیہ آٹھ آنے مع نام خریدار ۸؎

(۲) ۵۰ ورق پر پورا قرآن شریف۔ ہدیہ عہ

(۳) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے والی انگوٹھی فی عدد ۸؎

(۴) بال اڑانیکا نہایت ہی عمدہ پوڈر فی پیکٹ ۸؎

(۵) مرغیوں کے زیادہ انڈے دینے کی مجرب ترکیب ۱۲؎ کے ٹکٹ بھیجکر دریافت کریں اگر ... کے خلاف ہو۔ تو واپس کر ... بذمہ خریدار۔ پتہ منیجر کا ... پانی پت۔ گوجران...

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر
جناب مولوی عبداللہ
محکمہ نمک کھیوڑا ...

۱۲۶ رجسٹرڈ ایل ۲۵۲
جناب دفتر جنرل منیجر صاحب
Khewra
Jhelum

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ * یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے *

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے [illegible]

(۲) [illegible] جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرطیکہ [illegible] اور ناپسند [illegible] ٹکٹ آنے پر واپس ہونگے

(۴) جس [illegible] سے [illegible] لیا جائیگا وہ ہرگز [illegible] نہ ہوگا

[illegible] بیرنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا [illegible] کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

[illegible]

جلد ۱۹ (اڈیٹر ابو الوفا ثناء اللہ) نمبر ۴۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ
روساء و جاگیرداران سے " "
عام خریداران سے " "
" ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ہ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

محمد علی کی بے وفائی ... صفحہ ۱
[illegible] ... ۴
والدین [illegible] صاحب بحیثیت مجدد [illegible] مسیح موعود ... ۵
[illegible] ... ۷
[illegible] ... ۸
جناب اخگر [illegible] ... ۹
[illegible] ... ۱۱
سفر [illegible] ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... ۱۴
اشتہارات ... ۱۵

محمد علی کی بے وفائی

مولوی محمد علی واعظ بچھڑی حال مقیم امرتسر کے پے در پے حملے اور مظالم سے تنگ آکر ہمیں نے اخبار اہلحدیث میں سلسلہ مضمون بعنوان "محمد علی کی بے وفائی" لکھنا شروع کیا تھا جس کے دو نمبر شائع ہونے پر مولوی محمد جمال صاحب امرتسری کے منع کرنے سے یہ سلسلہ روک دیا گیا۔ اس روکنے کے بعد بھی واعظ مذکور نے اپنے مظالم کا سلسلہ جاری رکھا۔ بیرونجات میں خطوط سے اور مطبوعہ اشتہارات سے مجھ خاکسار کی ذات کو اور اخبار اہل حدیث کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ جس کا نمونہ ایک خط درج ذیل ہے جو راولپنڈی صدر کے امام مولوی عبد الرحمن صاحب کو لکھا ہے۔

نقل خط محمد علی واعظ

از محمد علی عفی عنہ۔ بخدمت [illegible]

[illegible] مولوی عبد الرحمن صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ [illegible] زمانے خالی ہو رہے میرے دل میں آپکی محبت تو ماشاء اللہ بہت ہے از دیدہ دور دوری از دل۔ دیکھیں اب یہ محبت بڑھتی ہے یا گھٹ جاتا ہے۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ و مولوی ابراہیم کشمیر کو گئے ہیں۔ آپنے اور دوستوں کو اطلاع دیکر خوب استقبال کیا ہوگا[1] آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ (مولوی ثناء اللہ کے تفسیر کے خلاف اربعین فرقہ میں تحریر) فرماتے ہیں۔

میں نے یہ استفتاء اول سے آخر تک دیکھا۔ یہ جابجا اغلاط جو تفسیر ثنائی سے نقل کئے ہیں۔ واقعی تفسیر نبوی اور تفسیر سلف صالحین اور مذہب اہلسنت و جماعت کے صریح خلاف ہیں اور ایسے خیالات باطلہ کو اہل سنت و جماعت خصوصاً اہلحدیث

---

[1] قاضی کو شہر کا اندیشہ (اڈیٹر)

کی طرف سے نسبت کرنا اور ایسے خیالات والے شخص کا خود اہل سنت وجماعت خصوصاً اہلحدیث کہلانا صحیح دعویٰ باطل ہے۔ جو شخص ان کی صفت ہے مسلمان کو ایسے شخص سے مرنے تک [illegible] لازم ہے اللھم انی ابرء الیک مما صنع ھذا الرجل بکتابک کتبہ عاجز ہدایۃ اللہ امام مسجد سوداگران صدر ۔"

دیکھئے اب آپ حضرت مرحوم کے تابعدار یا عاق ہوتے ہیں۔ اللھم احفظنا۔"

مولوی عبدالرحمن صاحب نے جو اسکا جواب دیا۔ اس سے بڑھکر جواب کوئی نہیں دے سکتا۔ اسکی نقل درج ذیل ہے:-

"مولانا محمد علی صاحب السلام علیکم۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ مولوی ثناء اللہ کے متعلق شروع سے مَیں اسی رائے پر تھا۔ جس پر میرے استاد مکرم حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب دام مجدہم تھے۔ مَیں سفر مدراس میں حضرت ممدوح کا کفش بردار تھا۔

مدراس میں جلسہ اور مصالحت کی کارروائی سب مَیں نے دیکھی۔ وہ تضاد اور عناد کا وقت بھی دیکھا جو حضرت قاضی صاحب اور فقیر اللہ صاحب ایک طرف ہوتے تو دوسری طرف مولوی ثناء اللہ و ابراہیم وغیرہ ہوتے۔ ان دونوں فریقوں میں وہی نسبت دیکھتا تھا۔ جو نقیضین میں ہوتی ہے اس کے بعد مَیں نے وہ حالت بھی دیکھی جو جلسہ کے آخری روز خدا کی قدرت کا نمونہ تھی۔ جبکہ لطفا فخری مرحوم ناظم جلسہ نے مصالحت نامہ پڑھکر سنایا تو خوشی کی ایک لہر اور آواز ایسی گونجنے لگی کہ اس وقت بھی میرے کانوں میں آرہی ہے اور مَیں اس سے مسرور ہو رہا ہوں۔ قاضی صاحب مدظلہ مولوی فقیر اللہ صاحب اور ثناء اللہ اور ابراہیم وغیرہ نے جب معانقہ اور مصافحہ کیا تو جلسہ میں ایک خاص مسرت کا جوش تھا۔ اس کے بعد میری آنکھوں نے وہ ملاپ بھی دیکھا جو سب حضرات ایک دسترخوان پر بیٹھکر کھاتے اور باہمی برادرانہ ملاقات کرتے۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ بھی ہے جب مولوی حشمت علی منکر حدیث کے ساتھ مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ ہوا تو میرے استاد مکرم اور مولوی فقیر اللہ صاحب ثناء اللہ کے دوش بدوش بیٹھے تھے۔ اور نیک مشورہ دیتے تھے۔ اسی یگانگت کا نظارہ میری آنکھوں نے یہ بھی دیکھا کہ بوقت رخصت سٹیشن مدراس پر میرے استاد مکرم مولوی ثناء اللہ سے معانقہ کرکے بڑے قلق کے ساتھ جدا ہوئے۔ مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی کتاب خلافت محمدیہ پر ان دونوں بزرگوں نے اعلیٰ درجہ کی تقریظ بھی لکھی۔ چونکہ اس مصالحت اور یگانگت کے بعد کوئی قول یا فعل ثناء اللہ کا مجھے ایسا نہیں پہونچا۔ جو میری اس کیفیت کو جو مدراس سے لیکر ہم چلے تھے تبدیل کرنیکا موجب ہوا اس لئے بفحوائے الاسلام یھدم ما کان قبلہ اس صلح کو مَیں یقیناً اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے پہلے کے واقعات ذکر کرکے پیچ پیدا نہ کیا جائے۔ آپ کے علم میں کوئی واقعہ از قسم قول یا فعل اس مصالحت کے بعد کا ایسا ہو جو موجب فسخ مصالحت ہو سکے۔ تو مجھے بھی اطلاع دیں۔ بہت مشکور ہونگا۔ ورنہ بغیر اس تحقیقی جواب کے جو مَیں نے آپ سے طلب کیا ہے معمولی خطوط کا جواب یہی ہے کہ لیس الخبر کالمعاینہ۔ مَیں آپکی بزرگانہ حیثیت سے ہر طرح عزت کرتا ہوں مگر اپنی رویت کی تکذیب نہیں کرسکتا۔ مَیں اس امر سے بھی حیران ہوں۔ کہ آپکی بھی ثناء اللہ کے ساتھ جو یگانگت ہوئی تھی۔ اس کے توڑنے کے لئے کونسا جدید امر پیدا ہوگیا۔ پرانا قصہ موجب جدائی تھا تو آپکی یگانگت کیوں ہوئی۔ اور اگر کوئی جدید امر موجب ہوا تو اس سے اطلاع بخشیں۔ والد صاحب مرحوم کی تحریر بیشک درست ہے لیکن وہ بہرحال مصالحت سے پہلے کی ہے۔ اور اگر مَیں اسے نہیں سمجھ سکا تو مہربانی فرماکر بتایئے کہ اگر اب بھی واجب العمل ہے تو حضور نے ان (ثناء اللہ) کو قطع تعلق کیوں رکھا تھا؟ (عبدالرحمن) ۱۲ [illegible]"

ہر دانا آدمی اس خط کو دیکھکر سمجھیگا کہ واعظ مذکور کے خاموش کرانے کے لئے یہ خط کافی ہوا ہوگا۔ مگر بقول "ملا آں باشد کہ چپ نشود" واعظ کیا اور خاموشی کیا۔ آپ نے ایک اشتہار "براءۃ الی اللہ" اپنی مستورہ کمپنی سے لکھواکر اپنے نام پر شائع کیا جس میں اخبار اہلحدیث کو مشرکین محدثین کا مداح۔ الحاد اور زندقہ پھیلانے والا محدثین وسلف صالحین کی ہتک کرنے والا وغیرہ لکھا ہے۔ اور اس کے خریدنے سے لوگوں کو زیر فرمان الٰہی لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ روکا ہے۔ اس لئے پہلے ہم اخبار پر حملہ کا جواب دیتے ہیں۔

اصل قصہ یہ ہے کہ واعظ مذکور کی طلب پر اخبار اہلحدیث عرصہ تک ان کو جاتا رہا۔ ایک دن لیٹ ہونے پر خود آکر لے جاتے۔ عزیزی عطاء اللہ مینجر دفتر اہلحدیث نے ان کو مندرجہ ذیل خط لکھا:

"جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔ اخبار اہلحدیث کی بابت آپکی طرف سے ۲۰ مئی [illegible] تک قیمت درج ہے۔ قریباً ۲ سال کی قیمت رعائتی حساب سے مبلغ [illegible] آپکی طرف باقی ہیں۔ مہربانی کرکے مرحمت فرماویں۔ اور آئندہ کے لئے خریداری سے مطلع فرمائیں۔ (خاکسار عطاء اللہ مینجر اہلحدیث امرتسر)

اسکا جواب واعظ مذکور نے جو دیا وہ بھی درج ہے:

"عزیزی عطاء اللہ صاحب! پارسال کی قیمت رعائتی مَیں یقیناً ادا کرچکا ہوں اور کہدیا تھا [illegible] قیمت خود طلب کرلیا کریں [illegible] رعائتی دو روپیہ ہے مولوی صاحب سے دریافت کر [illegible] لکھا ہے کہ دو سال کی رعائت [illegible] روپیہ ہے۔ اگر پچھلے سال ادا [illegible] باقی رہتے مگر پچھلے سال میں [illegible] درج نہیں کئے۔ اگر نہیں [illegible] اور دو روپیہ ہیں جب چاہیں [illegible] رعائتی قیمت پر جاری رکھیں تو آپکی مہربانی ہے والسلام مع الاکرام۔ راقم محمد علی عفا اللہ عنہ از مسجد خراسیاں ۲۵۔ شعبان [illegible]

ناظرین! یہ ہے اصل جھگڑا جو مینجر کے تقاضا قیمت

سے پیدا ہوا۔ ہمارے نزدیک منجر اہل حدیث بسیر چشمی سے کام لیکر قیمت کا تقاضا نہ کرتے تو واعظ صاحب کو اپنی رائے میں اتنی ذلت آمیز تبدیلی نہ کرنی پڑتی۔ کہ چند ہی روز ہوئے اخبار اہلحدیث کو گلزار اہلحدیث کہتے تھے اب اس کو ملحدوں کا مددگار کہتے ہیں۔ آہ ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والے

اچھا ہم واعظ صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ملحد اہل حدیث کی بجائے اب قادیان کا اخبار الفضل یا امرتسر کا الفقیہ پڑھا کریں۔ تاکہ ہم اہلحدیث کو یہ کہنے کا حق حاصل ہو ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا۔
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

ناظرین! یہ ہیں اس قسم کے واعظ جنکی بابت حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں ع

چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

آپ نے اپنے اشتہار میں چند علماء مرحومین (مولوی محمد حسین صاحب، مولوی احمد اللہ صاحب مولوی عبد الجبار صاحب) کے اقوال میرے برخلاف نقل کئے ہیں۔ انکا جواب مختصر یہی ہے کہ فیصلہ آرہ ان سب صاحبوں نے منظور کیا ہوا ہے اس لئے وہ اقوال ان کے جو قبل از فیصلہ تھے قابل حجت نہیں ہیں۔ ہاں مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کا ایک قول میرے برخلاف یہ نقل [illegible] کے حق میں انہوں نے ایک جھوٹ کا الزام لگایا تھا۔ جسکا جواب میں (خاکسار) نے انکو کچھ نہیں دیا۔ بلکہ خاموش رہا۔ اس کا جواب [illegible] واعظ مذکور نے اس بیان میں [illegible] بیانی کا مجرمانہ ارتکاب کیا ہے۔ اخبار اہلحدیث میں بارہا اون کے جواب میں لکھا گیا کہ کسی منصف کے سامنے اپنے اپنے دعوی کو ثابت کریں تو فی جھوٹ پانچ روپیہ انعام لیتے جائیں مگر وہ سامنے نہ آئے۔ ان کی نیابت میں واعظ مذکور خود یا انکی مستورہ کمپنی کا کوئی ممبر مردانہ لباس پہنکر مرد میدان بنکر سامنے آئے تو وہی انعام پا سکتا ہے۔ ہاں جناب آپکو یاد ہوگا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپکی نسبت بھی ایک لقب "کسی خاص شکار کا شکاری" لکھا تھا۔ آپ نے اس کو قبول کیا تھا۔ یا رد کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی حافظ کرم داد۔ مولوی محمد جمال۔ خواجہ حبیب اللہ صاحب کی شہادتوں کی نسبت بھی واعظ مذکور نے سخت غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ سب سے زیادہ جھوٹ اور فریب وہی ممبری کے واقعہ کے متعلق لکھی ہے جسکی بابت میں مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتا ہوں۔ جس کو اہل انصاف منظور کرینگے۔ وہ تجویز یہ ہے۔

میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم ممبر کمیٹی کی تعریف واعظ مذکور نے بہت کچھ کی ہے۔ میں بھی میاں محمد شریف صاحب کو ایک شریف آدمی جانکر اون پر اعتماد کرتا ہوں۔ اور ان کے ساتھ ایک اور شریف یعنی منشی محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر پنشنر متولی مسجد غزنویہ کو شامل کرکے دونوں کو منصف مانتا ہوں کہ وہ سوائے مذہبی مسائل کے باقی امور متعلقہ بے وفائی فریقین کے سنکر معہ واقعات ممبری معہ کذب بیانی فریقین جو فیصلہ دیں وہ ناطق ہوگا۔ انہیں منصفوں کے سامنے حافظ کرم داد اور مولوی محمد جمال صاحب و خواجہ حبیب اللہ صاحب کے بیانات زبانی ہوجائینگے۔ میرا دعوی ہوگا کہ "دعا علیہ بے وفا۔ غدار اور ناقابل اعتماد ہے" آپ میری نسبت اخلاقی حیثیت کا جو دعوی چاہیں پیش کرسکتے ہیں۔ چونکہ وہ دونوں صاحب عالم نہیں ہیں۔ اس لئے مذہبی مسائل کا دعوے ان کے سامنے پیش نہ ہوگا۔ اور نہ وہ اس کا ذمہ لے سکتے ہیں مسائل کے فیصلہ کے لئے بارہا چار عالموں کے نام پیش کرچکا ہوں۔ جو یہ ہیں۔ مولانا عبد الرحمن مبارکپوری۔ مولانا عبد السلام مبارکپوری۔ مولانا ابو الکلام آزاد (نجاہ اللہ) مولانا عبد النور مقیم کلکتہ۔ ان کے سوائے آپکی کمپنی اگر کسی اور کو پیش کرے۔ تو غور کیا جائیگا کیا آپ فیصلہ کرانے کو میدان میں نکلینگے؟ میں سابقہ واقعات پر اعتماد کرکے پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ چونکہ آپ اور آپکی مستورہ کمپنی اپنے ضمیر کی شہادت سے سخت بزدل [illegible]۔ اس لئے کبھی سامنے نہیں آئینگے۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپکو ہمت دے اور آپ میری پیشگوئی کو غلط ثابت کرنے کے لئے میدان میں آئیں۔

معقول جواب

مولوی ابو رشید محمد دین صاحب پنجلی ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی واعظ اپنے دوستوں کو خط لکھکر متنبہ کرتا ہے کہ اخبار اہلحدیث کی خریداری بند کردو۔ مگر اہلحدیث کے خریدار ایسے متوالے ہیں کہ وہ خط پڑھکر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ کیا محمد علی اس بات کا ذمہ لیتا ہے کہ مرزائیوں۔ چکڑالویوں۔ بدعتیوں شیعوں بابیوں۔ عیسائیوں اور آریوں کے مقابل میں کھڑا ہو سکتا ہے؟ نہیں تو پھر کس عوض پر اہلحدیث ہم سے چھڑاتا ہے"

اہلحدیث یہ جواب آپکا اس شخص کے حق میں ہے۔ جو اہل حدیث کی مخالفت کسی دینی وجہ سے کرتا ہو۔ جہاں بجائے دینی وجہ کے محض کینہ اور بغض ہو تو وہاں کوئی جواب نہیں چلتا یہی معنے ہیں ؎

ما تغنی الآیات والنذر

ایک اور چالاکی

مالیر کوٹلہ میں حافظ خیر الدین صاحب کو آپ لکھتے ہیں:۔

"مولوی ثناء اللہ کے مباحث تو مولوی عبد اللہ روپڑی اور مولوی عبد المجید ہزاروی تھے مجھکو ناحق اخبار میں بدنام کرنا شروع کردیا"

کیا سفید جھوٹ ہے۔ آپ پر جو الزام میں نے لگائے ہیں وہ مذہبی نہیں بلکہ اخلاقی ہیں مگر آپکا دماغ اس فرق کو سمجھ نہیں سکتا۔ سنئے! میں آپکو بیوفا کہتا ہوں۔ اس کے معنے صاف ہیں کہ آپ اخلاقی مجرم ہیں۔ چنانچہ اسکا ثبوت واقعات سے کافی دیا گیا۔ جن واقعات میں سے ہر ایک واقعہ کی تکذیب پر مبلغ یکصد روپیہ انعام کا اعلان ہے (ص)

(ص) پس آپ اگر بےقصور ہیں تو مرقومہ بالا منصفوں کے سامنے آئیں اور انعام پائیں ؎ تا سیاہ روئے شود ہرکہ در وغش باشد ۔

بقیہ تفسیر سورۂ یوسف

اس سلسلہ کی اشاعت ۲۰ اگست سے شروع ہو کر یکم ستمبر کے اہلحدیث میں بوجہ غیر حاضری میری کے رک گئی۔ یکم ستمبر کے پرچہ میں تفسیر رب السجن احب الی تک پہنچ چکی تھی۔ اس سے آگے فاضل مضمون نگار اپنے مخاطب (ڈاکٹر صادق علی صاحب) کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:

دوم۔ آپ (ڈاکٹر صاحب) لکھتے ہیں:

"جن لفظوں میں زلیخا کے بہکانے کا ذکر ہے انہی لفظوں میں تمام عورتوں کے فعل کا ذکر کیا گیا ہے۔ یوسف ؑ کی درخواست پر بادشاہ نے عورتوں سے دریافت کیا ہے تو وہ بھی یہی کہتی ہیں۔ ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ جب زلیخا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ میں نے یوسف ؑ کو اپنی طرف بلایا تو بادشاہ کے کلام کا بھی یہی مطلب ہوگا۔ جب تم نے یوسف کو اپنی طرف بلایا تو اسے کیسا پایا۔ یہ الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ کسی طرح بادشاہ کو علم ہو گیا تھا کہ انہیں انہی عورتوں نے اپنی جانب مائل کیا تھا۔ اور یہ وہی واقعہ ہے جبکہ عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹے کیونکہ حضرت یوسف بھی دریافت کرتے ہیں۔ ما بال النسوۃ اللاتی قطعن ایدیہن۔"

غرض یہ ہے کہ بادشاہ کو خواب کی تعبیر کے سبب حضرت یوسف ؑ کا علم و فضل معلوم ہوا۔ تو اس نے آپکو جیل سے نکالنے کے لئے آدمی بھیجا۔ کسی کا قید ہونا سزا ہے جو کسی جرم کی پاداش سمجھی جاتی ہے۔ یہ امر حضرت یوسف ؑ کے دل میں ضرور کھٹکتا ہوگا۔ کہ عوام میری نسبت بدگمان ہونگے۔ اور اپنی اپنی سمجھ کے مطابق کسی جرم کا مرتکب سمجھتے ہونگے۔ اور کیونکہ قید واقعۂ قطع ایدی کے بعد ہی ظہور میں آگئی تھی۔ لہذا اس واقعہ کو عجب عجب رنگ دیئے گئے ہونگے۔ غرضیکہ انہیں اتہامات سے بریت حاصل کرنے کے لئے اس آدمی سے کہلا بھیجا کہ مجھے معاف نہ کیجئے بلکہ جس قصے کے بعد مجھے قید ہوئی ہے اس میں تحقیق کرکے مجھے بری فرمائیے۔ اور جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ ان سے میرے حال کی تفتیش کی جائے اس میں خاص بات یہ مضمر تھی کہ ان کے سامنے زلیخا نے اپنے قصور اور آپکی عصمت کا اقرار کیا تھا اور بڑے زور دار الفاظ میں قید خانہ میں بھیجنے کو کہا تھا۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ سزا محض اس کے بیجا غصے سے بھگتنا پڑی ہے۔ نہ کسی جرم کی پاداش میں۔ عورتیں کیسی بھی بکی ہوں مگر حیثیت کی پکی ہوتی ہیں۔ جب پوچھ پاچھ کی جائے گی تو اصل معاملہ ظاہر کر دینگی۔ اور یہ بات شانِ نبوت کے کرم کی وجہ سے بھی تھی۔ کہ اپنے محسن عزیز کی زوجہ کے صحیح ذکر سے اس کے اس زور و ظلم پر بھی ساکت رہے۔

بادشاہ کو اگر یہ معاملہ پہلے نہ معلوم ہوا ہوگا تو اب ضرور معلوم ہو گیا ہوگا جس سے زلیخا کی پوری کارروائی کا علم ہو گیا ہوگا۔ مگر یوسف علیہ السلام کے حسب فرمودہ ان کو طلب کیا گیا۔ اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف ؑ سے اپنے مطلب کی خواہش ظاہر کی؟

یہاں خواہش کو جوان کی طرف منسوب کیا تو محض عدالتی رسم و رواج کے مطابق کہ واقعہ کے ذرا سی تعلق سے باقصور و بے قصور تا ثبوت تحقیق ایک ہی حکم دیتے میں سمجھے جاتے ہیں۔ گو منصف یہ جانتا ہو کہ مدعا علیہ بے قصور ہوگا اس لحاظ سے کہ اسکی بے قصوری باقاعدہ ثابت ہو جائے اسے ملزم تصور کرکے سوال کیا جاتا ہے کہ یہ کام تم نے کیوں کیا جس پر وہ اپنی بریت بیان کرتا ہے۔ صرف عدالت کے سوال سے ہی ملزم کو مجرم سمجھ جانا کونسی عقل کی بات ہے۔

اب دیکھئے عورتوں نے کیا خوب جواب دیا وہ کہتی ہیں کہ حاش للہ اسکو انہیں ذرا بھی بری بات کبھی معلوم نہیں ہوئی۔ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ۔ اس اقرار سے صاف معلوم ہو گیا کہ انہوں نے کوئی تہمت حضرت یوسف علیہ السلام پر کبھی نہیں لگائی اور آپکے اس فرمانے کا بصراحت رد ہو گیا کہ انہوں نے اپنے خود ساختہ زخموں کو دکھا کر آنحضرت علیہ السلام کو قید کرایا تھا۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو بادشاہ ضرور پوچھتا کہ پہلے تم نے ان پر کیوں تہمت لگائی تھی۔

اب زلیخا نے دیکھا کہ اصل مخاطب سوال کی میں ہی ہوں اور واقعہ سب کو معلوم ہے۔ معاملہ بڑھا جاتا ہے۔ تو اس نے صاف کہدیا کہ اب حق بات سب پر ظاہر ہو گئی۔ میں نے ہی اُن سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی (یہ چپڑیاں کیا کرتیں) ہیں بادشاہ کے سوال سے استدلال کرنا اور سیاق و سباق نہ دیکھنا عدم تدبر کی وجہ سے ہے۔

سوم۔ آپ فرماتے ہیں کہ "عورتوں نے بہکانے کے بعد حضرت یوسف کی عصمت کا اعتراف کیا تو زلیخا کہتی ہے۔ فذلکن الذی لمتننی فیہ ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم۔ یہاں اگر زلیخا کا یہی مطلب ہوتا کہ تم بھی میرے محبوب کو فقط دیکھ لیں اور اسکے جمال کا اعتراف کریں تو فذلکن الذی لمتننی کہنا کافی تھا۔ لیکن دیکھو ایسی چیز ہے جس پر مرنے کا تم مجھے طعنہ دیتی ہو۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ میں نے اسکو اپنی طرف راغب کیا مگر کامیاب نہ ہوئی بے محل ہے کیونکہ یہ واقعہ عورتوں کو پہلے سے معلوم تھا۔ اور اسی کا وہ طعنہ دیتی تھیں۔ یہ فقرہ چسپاں ہوتا ہے۔ تو اسی صورت میں کہ عورتیں بھی یوسف ؑ کو اپنی جانب راغب کرنے میں ناکام رہی ہوں اور زلیخا کہے کہ دیکھو یہ وہ ہے جس پر قابو پانے کا تم طعنہ دیتی تھیں اب تم نے بھی اپنی جانب بلا کر دیکھ لیا وہ بس میں آیا، تو مجھے نادان کیوں کہتی ہو۔"

میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں [illegible] نفسہ کہنا انکی ملامت کا انکو یاد دلانا تھا۔ جو وہ تم میں تراود عن فتیہا کہکر اس پر جھاڑ رہی تھیں کہ ملکہ ہو کر غلام پر لٹو ہے۔ اب [illegible] موقع ہاتھ آیا کہ اول تو اسی غلام کو دیکھکر اللہ کی شان ان سے ظاہر ہوئی اور اسی حالت نے وہ رنگ پکڑا کہ بجائے پھل کے ہاتھوں پر چھری چلالی۔ اور جو اس کے بجا ہونے پر بھی اس اعجوبۂ حسن پر حاش للہ اور ماھذا الا ملک کریم وردِ زبان

(باقی مضمون صفحہ ۱ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیت مجدد اور بحیثیت مسیح موعود

ایک مضمون اخبار پیغام صلح ۲۰ محرم ۱۰ ستمبر میں مولوی محمد علی ایم - اے - امیر جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کا نکلا ہے۔ اس مضمون میں امیر موصوف نے مرزا صاحب کے متعلق سارا زور لگا کر ان کے دعاوی کا ثبوت دیا ہے۔ جس کے دیکھنے سے کسی ناواقف کو غلطی لگے تو ممکن ہے۔ مگر واقف کے نزدیک یہ مضمون محض شاعرانہ تخیلات کی مثال ہے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ جماعت متکلمین کہلاتی ہے۔ انکا دعویٰ ہے کہ تبلیغ اسلام اور مناظرہ کا کام ہمارے لئے مخصوص ہے۔ مگر مرزا صاحب کے متعلق جب کبھی ان کا کوئی مضمون نکلتا ہے۔ سارے کا سارا کلام شعری سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ہم نے جو ان لوگوں کا طرز استدلال آجتک سمجھا ہے اسکو علم منطق میں مغالطات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ان کے سارے علم کلام کا نمونہ منطقی طریق پر یہ ہے کہ ایک شخص کسی مصنوعی جانور کو دیکھکر منطقی صغریٰ کبریٰ بنا کر یوں کہے۔

هذا طائر وكل طائر يطير فهذا يطير

(یعنی یہ جانور ہے اور ہر جانور اڑا کرتا ہے پس یہ بھی اڑیگا)

بظاہر [illegible] کبریٰ کی شکل بنا دی مگر در اصل یہ ایک مغالطہ ہے۔

ہم اگر اپنے اس دعوے کو محض دعویٰ کی صورت میں چھوڑ دیں تو ہمارا انکا فرق کیا؟ اس لئے ہم اس مضمون کی جو لاہوری پارٹی کے امیر نے بڑی محنت سے لکھا ہے تنقید کرتے ہیں۔

قابل مضمون نگار نے مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے کئے ہیں جیسے ہم نے بھی کتاب تاریخ مرزا میں دو حصے کئے ہیں (۱) قبل براہین احمدیہ (۲) بعد براہین احمدیہ۔ براہین سے پہلے زمانہ کا کام مرزا صاحب کا یہ لکھا ہے کہ انہوں نے براہین ایسی کتاب لکھی کہ اس پر زبردست ریویو لکھے گئے۔ پھر لکھا ہے کہ براہین کے زمانہ میں مرزا صاحب کی قبولیت عام تھی۔ ہم حیران ہیں کہ واقعات کو کس طرح چھپایا جاتا ہے۔ یہانتک اس صنعت سے کام لیا گیا ہے کہ ریویو نگار کا نام بھی نہیں لکھا کہ کون تھا۔ اس لئے ہم بتلاتے ہیں کہ ریویو نگار مولانا محمد حسین بٹالوی تھے۔ جو دوسرے دور میں مرزا صاحب کے اول المخالفین ہوئے۔ کیوں ہوئے؟ اس کا سبب مرزا صاحب کے خیالات کا تغیر تھا۔ ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم کسی مرزائی سے مرزا صاحب کے کارناموں میں براہین احمدیہ کا ذکر سنتے ہیں۔ براہین احمدیہ کیا ہے؟ ہم سے پوچھو تو مرزا صاحب کے آئندہ کام کے لئے ایک فہرست کار ہے۔ یعنی قرآن مجید اور رسالت کے دلائل دینے کا ایک وعدہ ہے۔ اس وعدے کو اتنا لمبا کیا ہے کہ لوگ اسی کو ایفا سمجھ گئے۔ اسمیں چند دعاوی اور الہام بھی ہیں۔ اسی لئے براہین احمدیہ کے زمانہ ہی میں دور اندیش علماء مرزا صاحب سے بدظن تھے۔ چنانچہ مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے صرف براہین احمدیہ کے خیالات پر فتویٰ مرتب کر کے ہند اور عرب کے کئی ایک علماء سے دستخط کرائے تھے۔ مولانا غلام علی مرحوم امرتسری بھی اس زمانہ میں مرزا صاحب کے مخالف تھے آپ نے کئی دفعہ فرمایا کہ یہ شخص نبوت کا دعویٰ کریگا۔

اس کے علاوہ ہم پوچھتے ہیں کہ براہین احمدیہ کو کس نے چھوڑا؟ اس کا جواب واقعات صحیحہ سے یہ ملتا ہے کہ خود مرزا صاحب اور ان کے اتباع نے اس کو چھوڑا۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ آج جب کبھی مرزائیوں سے گفتگو ہوتی ہے۔ تو یہ لوگ بتعلیم مرزا صاحب کہا کرتے ہیں کہ بس جی ہمارا تمہارا کسی امر میں جھگڑا نہیں۔ جھگڑا صرف اس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ اتنا اختصار کرتے ہیں کہ سننے والا حیران ہو جائے۔ کہ ہیں! اتنا چھوٹا سا اختلاف۔ حالانکہ مرزا صاحب براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانے ہوئے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۹)

اس زمانہ کو تو مولوی محمد علی صاحب نے بھی زمانہ اتفاق قرار دیا ہے۔ اصل اختلاف کا زمانہ بعد براہین احمدیہ کے ہے۔ اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ عیسائیت کا رو بڑے زور سے اسلام پر حملہ آور تھا۔ خدا نے مرزا صاحب کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے بھیجا آگے لکھتے ہیں :-

"چونکہ اس مقابلہ میں مسلمانوں کے اندر ایک خاص کمزوری تھی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسد عنصری کے ساتھ چوتھے آسمان پر زندہ ماننا اور انہیں کھانے پینے تک کا محتاج نہ سمجھنا اور [illegible] کان کا جو خدائے لایزال کی صفت ہے۔ مصداق ماننا یعنی یہ کہ ان کے جسم عنصری میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اس لئے اس غلطی کا دور کرنا عیسائیت کے مقابلہ میں سب سے پہلا کام تھا۔ ایک طرف یہاں سے عیسائیت کے حملہ کا اسلام پر زور پڑتا تھا۔ دوسری طرف عیسائیت کی بنیاد حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر چڑھنا تھا۔ اس لئے جب اس مذہب کے مقابلہ کے لئے آپ کو تیار کیا گیا تو آپکو مسلمانوں کی اس غلطی پر متنبہ بھی کیا گیا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں اگر آپکے اندر یہ بٹھا نہ دیا جاتا۔ تو نہ اسلام کو عیسائیت کی زد سے بچایا جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی عیسائیت پر اسلام کے حملے کا زور پڑ سکتا تھا۔ ایک ہی بات تھی جس میں نہ صرف اسلام کا بچاؤ تھا۔ بلکہ اسی میں عیسائیت کی شکست کا راز مضمر تھا۔ اسپر اللہ تعالیٰ نے آپکو اطلاع دی۔ اور حکم دیا کہ عیسائیت اور اسلام کے مقابلہ میں اس ہتھیار کو برتو۔ یہیں سے مسلمانوں میں آپکی مخالفت شروع ہوئی۔"

(پیغام صلح ۲۷ - محرم سنہ صفحہ ۳)

اہلحدیث اس بیان میں وہی مغالطہ ہے جسکی مثال ہم منطقی اصطلاح میں دے آئے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ صاف لفظوں میں

غلط لکھا ہے۔ کہ خدا کی طرح الآن کما کان لایزال صفت سے موصوف حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اتنے بڑے بڑے مدعیان علم جو دنیا کے مذاہب کو للکارتے ہیں۔ وہ بھی مناظرہ میں فریق ثانی پر محض افترا سے کام لیتے ہیں۔ مگر ان کا بھی کیا قصور جبکہ خود بڑے حضرت مرزا صاحب بھی ایسا کرتے رہے تو ان کے حق میں سنت مؤکدہ کیوں نہ ہو۔

ان کی عادت بلکہ گھٹی میں یہ بات پڑی تھی۔ کہ فریق مخالف پر وہ وہ افترا کرتے کہ اس کے خواب وخیال میں بھی نہ ہوتا۔ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم کی بابت کسی ایک جگہ پر لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم اور مرزا صاحب میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ چنانچہ وہ مرگئے۔ لہذا وہ جھوٹے تھے۔ (دیکھو اشتہار انعامی پانسو وغیرہ)

مجھ خاکسار کے حق میں لکھا کہ ثناء اللہ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے (دیکھو اعجاز احمدی صفحہ ۲۳) کیسا بازاری افترا ہے جس کے بیان شان کے لئے ہمارے پاس لفظ نہیں ع تف اے چرخ گردوں تف!

ہاں جناب سنئے! ہم مسلمان ایسے عقیدے کو جو آپنے ہماری نسبت کہا ہے کفر جانتے ہیں۔ ہم تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ازلی اور ابدی ذاتی طور پر ہے۔ حضرت عیسیٰ نہ ازلی نہ ابدی نہ ذاتی نہ ظلی۔ بلکہ ایک ممتد عمر کے بعد مثل دوسرے لوگوں کے فوت ہونگے۔ اور ممتد عمر والے پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کا ساڑھے نوسو سال تک قبل طوفان وعظ فرماتے رہنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا عقیدہ بعینہ وہی ہے جو مرزا صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ جسکو اب ترک کیا جاتا ہے۔ یہ تو ہے آپکے افترا یا نافہمی کا جواب۔ اب سنئے اصل حقیقت۔

عیسائی مذہب جس کے نیست ونابود کرنے کو مرزا صاحب مجدد اور مسیح موعود بنکر آئے تھے۔ اوسکی بنیاد موت مسیح پر قائم ہے۔ عیسائی مذہب کا اصول صرف ایک ہے جیسا اسکو ناز ہے اور جس پر ایمان لانا اون کے نزدیک باعث نجات ہے وہ یہی ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرا اور کفارہ ہوا۔ اگر کوئی شخص عیسائی مذہب کو نیست ونابود کرنا چاہے۔ تو اوسکا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ وفات نہیں بلکہ حیات مسیح کو ثابت کرے تاکہ بقول "نہ بانس رہے نہ بانسری بجے" نہ مسیح فوت ہوں۔ نہ کفارہ ثابت ہو۔ برخلاف اسکے مرزا صاحب نے جو طریق اختیار کیا کہ وفات مسیح ثابت کرنے سے عیسائی مذہب پر حملہ کیا تو یہ نہ سوچا۔ نہ انکو مامور یا الہام کرنے والے نے سمجھایا کہ مسیح کی بابت تو انجیل کے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ "مسیح نے چلا کر جان دی" (انجیل متی باب ۲۷) پھر یہ عقیدہ (وفات مسیح کا) انکی تردید ہوا یا تائید؟ اس بارے میں ہم اپنی طرف سے مزید کچھ لکھنا نہیں چاہتے بلکہ عیسائیوں کے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب نے عیسائی مذہب پر وفات مسیح کے مسئلے سے کتنا احسان کیا۔

ایک پادری مصنف "منارۃ البیضا" مرزا صاحب کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:۔

"(مرزا صاحب) ذرہ سوچو عیسائی دین کے ساتھ دشمنی کر کے تم کیا کر سکے؟ کچھ نہیں مطلق کچھ نہیں۔ تم تو اتنا بھی نہ کر سکے جو بریڈلا کر چکا۔ اتنا بھی نہ کر سکے جو والٹیر کر سکا۔ کیونکہ وہ ایک فلاسفر تھا جادو زبان تھا۔ قومی لیڈر تھا۔ اسکی تصانیف اب تک زبان فرنچ کے ادب میں داخل ہیں تم سے بڑے بڑے دشمن ہو گذری ہیں اور اس وقت موجود ہیں۔ انہیں کی رکابیاں تم چاٹ رہے ہو اور جب انکے اعتراضات مسیحیت کے خلاف سناتے ہو تو دراصل اپنے گلے پر چھری چلاتے ہو۔ اور اس احمق کی سی روش اختیار کرتے ہو۔ جو اسی ڈال کو کاٹتا تھا جس پر کھڑا تھا۔ پس آپکی دشمنی نے عیسائیت کو بال بھر نقصان نہیں پہونچایا۔ بلکہ اس سے عیسائیت نے فائدہ اٹھایا ہم اعتراف کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت مدد دی پس اگر تمہارا وجود بلا ہے تو اسلام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے۔ تم نے خداوند مسیح کی موت اور اسکے صلیب پر چڑھنا ثابت کیا۔ یہی ایک خدمت ایسی ہے جس کے صلہ میں عیسائی آپکی جان بخشی کرتے ہیں" (ص ۳۳)

اہل حدیث

یہ کتاب ۱۹۰۷ء میں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور نے مرزا صاحب کی زندگی میں چھپوائی تھی۔ جس کے متعلق یقین ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی نظر سے ضرور گذری ہوگی۔ پھر اس کا جواب مرزا صاحب نے کیا دیا؟ احمدی مجیب پیش کریں۔

ناظرین! یہ ہے مرزا صاحب کی عیسائیت کشی جسکو پادری لوگ بڑے امتنان سے قبول کرتے ہیں۔ اور واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

لطیفہ

ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح اختیار کیا۔ تو کیا عیسائیت کے فنا کرنے کو؟ مگر سب سے پہلے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں جو دلائل اس مسئلے پر دیئے وہ سارے کے سارے قرآن شریف سے دیئے۔ کیا عیسائی اسکے جواب میں یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ یہ دلائل اون لوگوں کو سناؤ جو قرآن مجید کو مانتے ہوں جب ہم قرآن مجید کو مانتے ہی نہیں تو یہ دلائل ہمارے سامنے بجز [illegible] رد۔ بقول مولوی محمد علی مرزا صاحب نے وفات مسیح کا مسئلہ عیسائیت کشی کے لئے اختیار کیا تھا اور ثبوت قرآن سے دیا تو مرزا صاحب کا علم کلام معلوم۔ ؎

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

(باقی باقی)

اسمہٗ احمد

(از بابو حبیب اللہ صاحب امرتسر)

آیت قرآنی سورۃ الصف جزء ۲۸ کے رکوع ۹ میں ہے:-

وَاِذْقَالَ عِیْسَے ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ

(ترجمہ) اور جس وقت کہا حضرت عیسٰی علیہ السلام بیٹے مریم علیہ السلام کے نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول خدا کا ہوں طرف تمہارے ملنے والا واسطے اس چیز کے کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا اس پیغمبر کی کہ آویگا پیچھے میرے سے نام اس کا احمد ہے پس جب آیا ان کے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا انہوں نے یہ جادو ہے ظاہر۔

نوٹ آجتک تمام مسلمان سُنی اور شیعہ اور مفسرین اہل سنت وجماعت اور اہل تشیع کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی ہے۔ اور احمد آپ ہی تھے۔ مسلمانوں کے اس اجماعی عقیدہ کے برخلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فرزند میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی نے ایک عجیب وغریب عقیدہ گھڑ لیا ہے۔ جسکو میں حسب ذیل درج کرتا ہوں۔

عقیدۂ محمود میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب "انوار خلافت" (مطبوعہ اکتوبر ۱۹۱۶ء روز بازار سٹیم پریس امرتسر) کے صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں۔

"پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام احمد تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کیا سورۂ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دیگئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے متعلق؟ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپکی ہتک ہے لیکن میں جہانتک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے۔ اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے"

میاں صاحب نے جو دلائل اپنی کتابوں "انوار خلافت" اور "القول الفصل" میں دیئے ہیں۔ اب میں انکا رد کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سُنو۔

دلیل نمبر ۱ "(الف) آپکا یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام درحقیقت احمد نہ تھا" (القول الفصل ص ۲۹)

(ب) "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت احمد تھی نام احمد نہ تھا" (القول الفصل ص ۲۹)

(ج) آپ احمد تھے اور ضرور تھے لیکن احمد آپکی صفت تھی نہ کہ آپکا نام" (انوار خلافت ص ۱۹)

اقول اس دلیل کا جواب میں دو طرح پر دیتا ہوں، ایک احادیث مرفوعہ سے دوسرے خود مرزا صاحب کی کتابوں سے۔ ذرا غور سے سنو!

روایت نمبر ۱ خصائص الکبرےٰ جلد ۲ ص ۱۹۳ اور معجزات نبی الورےٰ جلد ۱ ص ۵۰ - مواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۳۸۴/۳۹۹ - زرقانی شرح مواہب اللدنیہ ج ۵ ص ۲۰۵ - شرح الشفاء ج ۱ ص ۳۰۶ پر لکھا ہے:-

اخرج احمد و ابن ابی شیبۃ والبیہقی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت احمد وجعل لی التراب طھورا وجعلت امتی خیر الامم۔

(ترجمہ) احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو وہ شئے دیگئی۔ جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دیگئی۔ مجھکو رعب کے ساتھ نصرت دیگئی۔ اور مجھکو روئے زمین کی کنجیاں دیگئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا۔ اور میرے لئے زمین پاک کیگئی اور میری امت خیر الامم کیگئی"

روایت نمبر ۲ تفسیر درمنثور جلد ۶ کے ص ۲۱۴ پر ہے۔

"ابن مردویہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیا گیا ہوں وہ شئے جو نبیوں میں سے کسی کو نہ دیگئی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا؟ فرمایا مجھکو روئے زمین کی کنجیاں دیگئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا۔ اور میرے لئے زمین پاک کیگئی۔ اور میری امت خیر الامم کیگئی"

روایت نمبر ۳ خصائص الکبرےٰ ج ۱ ص ۸۰ وشرح الشفاء ج ۱ ص ۳۴۹ اور مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۹۳ پر لکھا ہے۔

اخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمی فی القرآن محمد وفی الانجیل احمد وفی التوراۃ احید وانما سمیت احید لانی احید امتی عن نار جہنم"

(ترجمہ) ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام قرآن میں محمد ہے اور انجیل میں احمد اور توریت میں احید۔ اور میرا نام احید اس لئے

رکھا گیا ہے کہ میں اپنی اُمت کو جہنم کی آگ سے بچاؤنگا "۔

نوٹ یہ تین روائتیں اس بات کی صحیح دلیل ہیں کہ آپ کا نام احمد ہے۔

روائت نمبر ۴ صحیح بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۰۱ فتح الباری پارہ ۱۴، ص ۳۱۲ عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۵۰۵۔ ارشاد الساری ج ۵ ص مشکوٰۃ کا ترجمہ اُردو ج ۴ ص ۱۳۱، مرقاۃ ج ۵ ص ۳۷۶ اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۵۰۵ مظاہر حق ج ۴ ص ۵۰۵ خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۷۶ درمنثور ج ۵ ص ۲۱۳ پر ہے۔

یہ روائت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹاویگا اللہ میرے ذریعہ کفر کو اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جاوینگے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں۔ اور عاقب وہ ہے کہ نہ ہووے بعد اسکے کوئی نبی "۔

نوٹ یہ روائت صحیح بخاری صحیح مسلم، موطا امام مالک، سنن دارمی، سنن ترمذی اور سنن نسائی میں آئی ہے (درمنثور ج ۴ ص ۲۱۳) اس روایت سے حاصل ہوا کہ آپکا نام محمد اور احمد ہے۔

(ب) اب میں مرزا صاحب کی کتابوں سے اس بات کا ثبوت دیتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد تھا۔

تحریر نمبر ۱ سراج منیر کے ص ۳ پر لکھتے ہیں:۔ "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ واحمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے "

تحریر نمبر ۲ دافع البلاء کے ص ۱۳ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس مسیح (علیہ السلام) کا ثانی پیدا کرونگا۔ جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھکر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کیا
میرا بستان کلام احمد ہے!
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے!

نوٹ ان ہر دو تحریروں میں مرزا صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد تحریر کیا ہے۔ (باقی باقی)

مباحثۂ علم غیب

بخدمت شریف جناب سردار اہلحدیث شیر پنجاب فاتح قادیان مولانا فاضل امرتسری محمد ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معروض ہو کہ فدوی کو چند موقع پر اخبار الفقیہ کا اتفاق ہوا۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ دنیا میں کوئی بدعت نہیں جسکو فرقہ بریلویہ نے سنت قرار نہ دیا ہو۔ اور کوئی سنت نہیں جس کو حضرات موصوف نے بدعت نہ بتلایا ہو۔ ایک دفعہ بابت حدیث مرویہ ابن ماجہ خطخطین والی جس کو اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار الفقیہ میں درج فرماکر ثابت کیا کہ سیدھی سڑک ائمہ اربعہ ہے۔ باقی فلاں فلاں ہے۔ فدوی نے عرض کیا کہ جناب بذریعہ اخبار بتلایا جاوے۔ کہ افعال اہلحدیث مثلاً آمین بالجہر وغیرہ سیدھی سڑک میں سے ہیں یا نہیں علاوہ اس کے اور باتیں بھی تھیں مگر جواب ندارد۔ آج پھر الفقیہ نے درشت فرمایا تو مضمون مناظرہ پتوکی میں کوئی شیر اسلام نامی مناظر ظاہر ہوا جس کی تقریر بابت علم غیب دیکھکر سخت حیرانی ہوئی۔ کہ مناظر شیر اسلام اپنے حدود تقلید شریف سے باہر کیوں چلے گئے۔ کیونکہ اہل تقلید کا یہ حق نہیں کہ وہ قرآن مجید یا حدیث شریف پیش کریں یا اس کے تاویلی جواب دیں۔ بلکہ مقلد صاحب کا بموجب اصول یہ حق ہے کہ وہ کہدے کہ میں مقلد ہوں میرے امام کا یہ قول ہے۔ لہذا میں مجبور ہوں مسلم الثبوت میں یہ فقرہ موجود ہے کہ المقلد مستند ہ قول امامہ علاوہ اس کے میں (قالینی) شیر اسلام سے عرض کرتا ہوں کہ عبارات ذیل کا جواب کیا ہے؟ اور یہ اصحاب مقلد تھے یا غیر مقلد۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم اپنے فتاوی جلد اول ص ۳۳ میں سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ سوال مع جواب درج ذیل ہے ملاحظہ فرمائیے:۔

"ماقولکم فی رجل یظن ان الاولیا یعلمون ویسمعون نداء المنادی قریبا و بعیدا الخ۔

ترجمہ۔ ایسے شخص کے حق میں آپکا کیا حکم ہے جو خیال کرتا ہے کہ اولیاء کی ارواح جانتی ہیں اور بلانے والوں کی آوازیں سنتی ہیں۔

جواب ملتا ہے:۔

"ھذا رجل فاسد العقیدۃ بل یخشی علیہ الکفر فان سماع الاولیاء النداء من بعید لیس بثابت والعلم الکلی بجمیع الجزئیات فی جمیع الازمان مختص باللہ جل جلالہ وقد قال فی الفتاوی البزازیۃ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔

ایضاً فرمایا کہ:۔ ان من تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لانہ ظن ان الرسول

یعلم الغیب۔

اور ملا علی قاری رح شرح فقہ اکبر میں یوں فرماتے ہیں:۔

"ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله۔

ثانیًا ایک حدیث شریف بھی نقل کئے دیتا ہوں دیکھتا ہوں کہ خزانہ علمی سے کیا جواب ملتا ہے

"عن عائشة رضی الله عنہ قالت من اخبرک ان محمدا صلی الله علیہ وسلم یعلم الخمس التی قال الله تعالیٰ ان الله عنده علم الساعة الایة فقد اعظم الفریة کذا فی المسلم قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم والله لا ادری والله لا ادری وانا رسول الله ما یفعل بی ولا بکم کذا فی المشکوٰة۔

یعنی جو شخص کہے کہ آنحضرت علم غیب جانتے تھے۔ وہ بڑا مفتری ہے۔

(عبدالعزیز از ڈیرہ غازیخاں)

عرس کی تقریب پر

جناب اخگر اور محمد شریف صاحب

شہر لائل پور کے قریب ایک بنام ملکھانوالہ کے نام سے مشہور ہے یہ گاؤں دراصل ضلع سیالکوٹ میں قدیمی ہے۔ اسی کی ایک شاخ یہ بھی ہے۔ اس جگہ کے مسلمان بھی عام طور پر مذہبی طریقہ میں دو قسم کے ہیں اہلحدیث، حنفی۔ مسجدیں بھی دو ہیں۔ امام بھی الگ الگ۔ حنفی مسجد کا امام مولوی عبداللہ صاحب ایک غیر معروف شخصیت کے موجود ہیں۔ آپ بھی حنفی مسلک سے دراصل چشتی ہیں۔ چند سال سے آپ نے سلسلہ بیعت اپنے حلقہ میں قایم کیا ہوا ہے۔ اور عرس بھی سال بسال کرتے چلے آئے ہیں گو آپ کی جماعت کے چند افراد آپ سے مخالفت کرتے آئے ہیں۔ مگر اس سال مولوی محمد شریف صاحب نے ان کو بھی گانٹھ کر آپکے حوالہ کر دیا ہے۔ جس پر مولوی صاحب مبارک کے مستحق ہیں۔ اور کچھ . . . . کے بھی ہیں۔ کیونکہ آپکے راستہ میں ایک کٹھن پہاڑ تھا۔ جس کو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضرؑ کے سہارے طے کرا دیا۔ بلکہ منزل مقصود تک پہونچا دیا۔

الغرض یکم ستمبر سنہ حال کو عرس تھا۔ میں بھی بمعیت جناب خلیفہ نظام الدین صاحب امام مسجد رام دیوالی کے یکم ستمبر بوقت دس بجے دن کے قریہ مذکور میں وارد ہوا حسن اتفاق سے اسی راستہ سے ہمارا گذر ہوا۔ جس کوچہ میں عرس گاہ ہے دیکھا تو جناب مولوی صاحب پلنگ بچھوا کر چاندنی کے نیچے تکیہ لگائے ہوئے گفتگو کر رہے ہیں۔ اور آپ کے اردگرد دس بیس آدمی نیچے صف نشین ہیں۔ میں نے جناب خلیفہ صاحب سے مصلحتاً کہا کہ اخلاق اور تہذیب سے بعید ہے کہ ہم پاس سے گذر جاویں اور ملاقات بھی نہ کریں۔ آگے ہو کر السلام علیکم کہا جواب کے بعد ہر دو صاحبان سے مصافحہ ہوا۔ خیر خیریت کی پرسیدگی سے ہم اہلحدیث کی مسجد کی طرف روانہ ہوئے اہلحدیث کے سرگروہ حاجی رحیم بخش سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے آن واحد میں جماعت کو اطلاع پہونچا دی۔ فوراً جوق در جوق لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور اقرار ہوا کہ جمعہ بھی ہے۔ جلسہ بھی ہو جاوے۔ الغرض جمعہ اس ہیچمدان نے پڑھایا۔ اور بدعت شرک کا خوب استیصال کیا۔ ضمناً عرس کی بدعات بھی حنفی علماء کے اقوال سے ظاہر کئے۔ جمعہ کے بعد مولوی نظام الدین صاحب کی طرف لوگ اشارہ کرنے لگے کہ اب آپ کی باری ہے۔ جناب موصوف نے عصر تک وعظ کیا۔ لوگ نہایت ہی محظوظ و مسرور ہوئے۔ آپ کے وصف میں ایک یہ بھی صفت ہے۔ کہ آپ خوش الحان ہیں۔ اور حافظ لکھوی مرحوم کے پنجابی شعر موقع مناسب پر آپکو خوب یاد ہیں۔ علاوہ اس کے اور بھی بہت کچھ یاد ہے۔ غرض آپ پکے واعظ ہیں۔ عصر کی نماز کے بعد لوگوں نے آپ سے وعدہ لیا کہ رات کو وعظ ہو۔ اور عورتیں بھی وعظ میں شامل ہونگی۔ جناب موصوف نے منظور فرمایا۔ الغرض رات کو اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ بیرونی لوگ جو عرس دیکھنے کی خواہش سے آئے ہوئے تھے۔ وہ سب آپکے وعظ کے گرویدہ ہو گئے۔ آپ نے شرک کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے دو پیروں کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک دنیا دار۔ دوسرا طالب مولا۔ دنیا دار سے میری مراد جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب ہیں جو عرسیوں کی پارٹی کے سرگروہ ہیں۔ فرمایا ہمارے سردار جناب حضرت مولانا مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے اپنے پرچہ اہلحدیث میں دنیا دار پیر کی کبھی نہ کبھی خاطر تواضع کرتے رہتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں "پیر جی کی تعریف مرید یوں کرتے ہیں

؎ حور و ملک فلک پہ فرش زمین تیرے
خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

ابھی پہلا ہی شعر پڑھا کہ لوگ الاماں الاماں توبہ توبہ پکار اٹھے۔ تعالی اللہ۔ استغفر اللہ کے آوازے آنے لگے۔ واعظ صاحب نے فرمایا۔ اور سنو! ؎

تو وہ مسیح زماں ہو کہ تم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بیجانی

چاروں طرف سے آواز آئی کہ اگر یہ مدح ختم ہو چکی ہے تو پیر صاحب نے بے حساب

فکر کرلیں۔ الغرض خلیفہ صاحب نے ۲ شعر پڑھے جس پر لوگ جھنجھلا کر بولے کہ ایسے پیر کو جانے دو۔ سچے پیر کی بات سناؤ۔ آپ نے مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم کا ذکر کیا۔ لوگ زار و زار رونے لگے۔ گیارہ بجے رات کے وعظ ختم ہوا دوسرے دن صبح کو بعد از نماز ایک گھنٹہ وعظ ہوتا رہا۔ پھر دو گھڑی آرام کرکے کھانا کھانے کے بعد ظہر تک وعظ ہوتا رہا۔ ظہر کے بعد مسجد کے باہر دائرہ میں درختوں کے سائے میں لوگ بیٹھکر وعظ سنتے رہے۔ اسی اثناء میں ایک بوڑھے بزرگ خضر صورت بھی تشریف لے آئے۔ آپ کو عزت کے ساتھ بٹھایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ عرسیوں کے وعظ کا کچھ مزا نہیں۔ نعت خوانی پر زور ہے اور استادی شاگردی کا مسئلہ چل رہا ہے القصہ عصر کے بعد وعظ ختم کیا۔ لوگوں نے اپیل کی۔ کہ رات تھوڑا بہت وعظ کیا جائے خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ بندہ تو اب تھک گیا ہے۔ کوئی اور صاحب وعظ کرینگے۔ اور میں رات کو مولوی محمد شریف کا وعظ سنونگا ایسا ہی ہوا۔ کہ عشاء کی نماز پڑھکر آپ ادہر چلے گئے۔ اور ادہر ایک گھنٹہ وعظ ہوکر آرام ہونے لگا۔ بارہ بجے کے قریب خلیفہ صاحب واپس آئے۔ اور ایک آدمی اہل حدیث بھی آپ کے ساتھ تھا۔ مجھے سنایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر کنایۃً حملے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا آپ اطمینان رکھیں۔ اخگر صاحب تو مولوی صاحب کی بغل میں رہنے والے ہیں۔ یہ تو سر اونچا نہیں کر سکتے۔ یہ بے چارہ آرام کا دم دو دن لے جاوے تو آپکا کیا حرج ہے۔ اور لوگ تمام مولوی صاحب موصوف کو جانتے ہیں کہ ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تب ہی تو شیر پنجاب ہیں۔ اور مولوی محمد شریف صاحب جو ہیں وہ فاضل سیالکوٹی کے داہنے پہلو کا سر پڑے ہیں۔ ان کو بھی خوف ہے کہ کہیں عتاب کا مستحق نہ ہو جاؤں۔ آپ خاموش ہو کر لیٹ جائیں۔ صبح کو نماز کے بعد ہم نے سن لیا کہ سامعین ان ہر دو اصحاب کے وعظ سے خوش نہیں ہوئے۔ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کہاں اور یہ کہاں فرق زمین و آسمان۔

غرضیکہ ہمارے وعظ سے نصف کے قریب حنفی بھی ہماری جماعت میں شریک ہوتے رہے اور کہنے لگے کہ ہم مکہ شریف میں دیکھ چکے ہیں۔ اکثر لوگ آمین بالجہر و رفع یدین کرتے ہیں اس میں ثواب ہے۔

مولوی عبد اللہ نے ہمارے آنے کے بعد کہا کہ ہم احتیاطی پڑھتے ہیں۔ مولود کرتے ہیں عرس کرتے ہیں۔ اگر کوئی بحث کرنی چاہے تو کرلے۔ سوان کو واضح ہو کہ تاریخ مقرر کرکے ہمیں اطلاع دو۔

(ابو رشید محمد دین از ہنجلی ضلع شیخوپورہ)

بقیہ مضمون از صہ ۴

تو اگر میں نے ایسے غلام کی خواہش کی تو میں کیوں معذور نہیں اور کیوں قابل ملامت ہوں فذٰلکن الذی لمتننی فیہ میں ذا اسم اشارہ اور لام بُعد کے لئے ہے کُنّ خطاب ہے اُن عورتوں کیطرف۔ پس لام بُعد کے سبب یہ اشارہ اس تصور کیطرف ہوا جو انہوں نے قد شغفہا حبا کہتے وقت کیا تھا۔ اور اس امر کو ضلال مبین قرار دیا تھا تو وہ کہتی ہے کہ اس ضلال مبین میں پڑنے کی کوئی مجبوری تھی۔ جواب تیرہی ظاہر ہو گئی اور فاستعصم سے اپنی ناکامی کا ہی اظہار مقصود نہیں ہے بلکہ ناکامیابی تو ضمناً ظاہر ہو گئی ہے اصل مقصود تو علو شان یوسفؑ کا اظہار ہے کہ حسن ظاہری کے ساتھ حسن باطنی اور شرافت نفسی میں بھی کامل و اکمل ہیں کچھ ایسے ویسے بھی نہیں جنکا چاہنا میرے لئے موجب ملامت ہو۔ وجاہت کیساتھ شرافت کے ظہور نے جو کچھ رکاوٹ ہوئی وہ بھی اٹھالی۔ اب تو دل اور بھی بیتاب ہے۔ اگر انہوں نے میری بات نہ مانی تو ضرور جیل جائینگے۔

باقی عورتوں کا اپنی جانب راغب کرنا اسکا جواب عرض ہو چکا۔

چہارم۔ آپ فرماتے ہیں: اس واقعہ کے بعد خدا فرماتا ہے ثم بدا لہم من بعد ما رأوا الآیات لیسجننہ حتی حین۔ یہاں ھم کی ضمیر عزیز اور اس کے کارپردازوں کی جانب راجع ہے۔ نشانات سے مراد اگر معجزات ہوں تو اول (وہ) قرآن میں مروی نہیں۔ ایک شہادت دینے والے کا ذکر ہے (یہ) ذکر نہیں کہ وہ شیر خوار بچہ تھا۔ دوم (اگر ہو بھی تو ایک معجزہ ہوا) آیات جمع کا لفظ ہے کئی معجزے ہونے چاہئیں۔ تیسرے معجزات فرض کرلئے جاویں تو دیکھنے کے بعد جب ان کی عظمت مسلم ہو چکی ہو قید میں بھیجنے کی تیاری کرنا ناقابل فہم بات ہے (بلکہ) وہی فیصلہ ہونا چاہئے تھا جو عزیز نے شہادت سننے کے بعد کیا تھا کہ یوسف کو چلا جانے کا حکم دیا اور زلیخا کو ملامت کی۔ پس معجزات مراد نہ ہونگی بلکہ وہ نشانات مراد ہونگے جو عورتوں نے حضرت یوسفؑ کے مجرم بنانے کیلئے بنائے تھے اور ضرور عورتوں نے اپنے زخم دکھا کر یوسف پر الزام قائم کیا ہوگا جسپر فیصلہ کیا ہوگا کہ تھوڑی سزا قید کی دے دو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ معجزات سے آپکے حسن کے کرشمے اور سحر آفرینیاں مراد ہیں کما قال۔

وان کان المراد بالآیات الدالۃ علی انہ قد اعطی من الحسن ما یسلب عقول المبصرین ویذہب بادراک الناظرین فنعصم یصح قطعہم الایدی من جملۃ الآیات (تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن)

اگر آیات سے مراد یہ ہو کہ ان کو ایسا حسن بخشا گیا جس کے دیکھنے والوں کی عقل کھوئی جاتی اور ہوش اُڑ جاتے تو قطع ایدی کا شمار بھی منجملہ ان آیات کے صحیح رہتا ہے۔

ہاتھوں کے زخموں کا ان معنی میں جو آپنے ظاہر فرمائے۔ آیات قرار دینا عقل و نقل کے سراسر خلاف ہے جسکی وضاحت سابق میں گذری حاش للہ ما علمنا من سوء۔ صاف آپکے خیال کی تردید ہے ان پر بادشاہ نے بھی جرح نہ کی کہ تم پہلے تہمت لگا کر انہیں کیوں قید میں ڈلوا چکی ہو فافہم۔ یہ امر کہ پھر انکے قید میں بھیجنے کا سبب کیا ہوا۔ وہ تھوڑا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ زلیخا نہایت تاکیدی الفاظ میں سب کے سامنے ظاہر کر چکی تھی کہ لیسجنن ولیکونا من الصٰغرین یعنی اگر میری بات نہ مانی تو ضرور انہیں قید میں جانا ہوگا۔ اور ذلیل و رسوا ہونا ہوگا۔ یہ معلوم ہی ہے کہ زلیخا عزیز پر حاوی تھی اس قصہ کو کسی ڈھنگ دیگر آخر جیل خانے میں بھیجوا دیا۔

باقی مضمون صہ ۱۲ کالم ۱ پر ملاحظہ ہو

اللہ علیہ وسلم ہے

ملکی مطلع

سیالکوٹ کانفرنس

۲۷، ۲۸، ۲۹ ستمبر کو صوبہ پنجاب کی کانگریس کا جلسہ سیالکوٹ میں ہوا جس میں چند رزولیوشن پاس ہوئے (۱) ترکوں کو فتح پر مبارکباد (۲) گورنمنٹ کو ترکوں کی مخالفت پر تنبیہ (۳) سول نافرمانی منظور کرنے کی سفارش بخدمت آل انڈیا نیشنل کانگریس (۴) اکالیوں سے ہمدردی (۵) ملتان کے فسادیوں کو ملامت وغیرہ۔

پنجابی لیڈروں کے علاوہ بیرون پنجاب سے مولانا عبدالماجد بدایونی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں دہلی۔ پنڈت مالوی جی الہ آبادی شریک تھے۔ صدر جلسہ ملک لال خاں (سکرٹری پنجاب خلافت کمیٹی) مقرر تھے۔ چونکہ وہ گرفتار ہوگئے اون کے بعد مولوی عبدالقادر صاحب سابق وکیل قصور حال صدر خلافت کمیٹی پنجاب پریزیڈنٹ تھے۔ جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔

قابل اعتراض یہ ایک رسمی بات ہے کہ استقبالیہ کمیٹی اپنے استقبالی خطبہ میں کہدیا کرتی ہے کہ ہم سے بہت کچھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ قصور ہوئے ہونگے جن کی بابت ہم معافی کے خواستگار ہیں۔ ہمارے خیال میں اس قسم کے الفاظ کو معمولی رسم کے طور پر نہ لکھنا چاہیئے بلکہ ان سے اصل مقصود یہ ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے۔ تو اس کی اطلاع پر آئندہ کو اصلاح کی جائے۔ پس اس اصول سے ہم کہتے ہیں کہ جلسہ میں کئی ایک غلطیاں ایسی ہوئیں جن سے حاضرین شرکاء جلسہ کو بہت تکلیف ہوئی حالانکہ انکی اصلاح پر کچھ خرچ بھی نہ تھا۔

(۱) پہلی غلطی جو سخت تکلیف دہ تھی جسکا اندازہ ہم نے خوب کیا کہ متعدد دروازے تھے۔ مگر ان پر یہ نہ لکھا تھا کہ یہ دروازہ فلاں قسم کے لوگوں کے داخلہ کا ہے۔ مثلاً استقبالیہ کمیٹی کے ممبران کا۔ یا ڈیلیگیشوں کا۔ یا وزیٹروں کا وغیرہ۔ ہم نے دیکھا کہ تمام لوگ بڑے دروازے کے سامنے کھڑے تھے کبھی وہ ادھر جاتے کبھی ادھر پریشان سرگرداں۔ جہاں اور کئی قسم کی عبارتیں دروازوں پر مرقوم تھیں۔ یہ بھی ہوتی تو آسانی ہوتی۔

(۲) ۹ بجے جلسہ کا وقت اخباروں اور اشتہاروں میں تھا۔ لوگ شوقیہ کچھ پہلے آگئے تھے۔ کہ آرام سے جابیٹھینگے۔ مگر دروازہ بند تھا۔ وقت پر کھلا تو سب کے سب ٹوٹ پڑے۔ پھر ایکدم گھٹے بیٹھنے کی جو تکلیف کارکنوں اور شرکاء جلسہ کو ہوئی۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں۔ کیوں نہ وقت سے پہلے ہی دروازہ کھلا ہے۔ تاکہ کام میں آسانی ہو اور شرکاء کو بھی آرام۔

(۳) پروگرام عام طور پر شائع نہیں ہوتا جس سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ ٹکٹوں کو پوسٹ کارڈ سائز پر چھپوا کر اس کی پشت پر پروگرام چھپوایا جائے۔

(۴) وقت جلسہ کا ۹ بجے تھا۔ مگر خیریت سے اعلیٰ ممبران کہیں ۱۰ بجے آئے۔ جس کا نتیجہ تکلیف انتظار کے علاوہ یہ ہوا کہ جناب صدر کی تقریر صدارت ایسے تنگ وقت میں ہوئی کہ لوگ گھبرا کر اٹھنے شروع ہوگئے۔ وقت کی پابندی نہ ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

(۵) تبدیل وقت کا نوٹس دروازوں پر نہیں لگایا۔ یہ کافی سمجھا گیا کہ اخیر جلسہ کے اعلان کیا گیا۔ حالانکہ اخیر جلسہ میں حاضرین بہت تھوڑے رہ جاتے ہیں۔ جو پہلے چلے جاتے ہیں۔ ان کو اس اعلان کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر دروازہ پر تبدیل وقت کا اعلان جلی حرفوں میں لکھا جائے۔

(۶) مقرروں کے لئے وقت کی تحدید ہونی چاہیئے۔ بعض مقررین تقریر کو اتنا طول دیتے ہیں کہ دوسروں کے لئے وقت نہیں رہتا اس لئے ایک

کے سامنے گھڑی رکھنی چاہیئے کہ اتنے منٹ تک تقریر ختم کریں۔

(۷) سادگی ہر حال میں اچھی ہے مگر ایسی بھی نہیں کہ مقصد ہی فوت ہو جائے۔ صدر کی نشست کرسی پر ہونی چاہیئے۔ اس کے آگے ایک میز ہو۔ جس پر ہاتھ رکھکر مقرر تقریر کریں۔ اس سے ایک خاص امتیاز بھی ہے اور جلسہ کی شان بھی۔

نوٹ پنجاب کانگریس کمیٹی کا دفتر ان نقصوں کو اگر واقعی نقص جانے۔ تو اپنے ریکارڈ میں نوٹ کرلے۔ استقبالیہ کمیٹیوں کے متعلق جو امور ہیں۔ آئندہ جلسوں میں ان کو اطلاع دے اور جو اپنے متعلق ہیں اون پر آپ کاربند ہو۔ اگر ایسا نہ ہوگا۔ تو سمجھا جائیگا کہ غلطیوں کا اعتراف ایک معمولی رسمی کارروائی ہے۔ جس سے اصلاح مقصود نہیں بلکہ معمولی تواضع۔

(۸) نعرہ تکبیر وغیرہ کی بے انتظامی سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ انکو انتظام میں رکھنے کی یہ صورت اختیار کی جائے۔ کہ جبتک سٹیج سے نعرہ کی آواز نہ اٹھے کوئی شخص نہ بولے۔

ترکوں کی نئی زندگی

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ

جس آیت کے یہ لفظ ہیں۔ وہ خاصکر ملکی انقلابات کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ۔

"اے خدا ملک کا اصل مالک تو ہے۔ تو جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی (برائی) تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو مردوں میں سے زندے اور زندوں میں سے مردے نکال لیتا ہے۔ اور تو جسے چاہے بے حساب

آس دعا میں جتنے الفاظ ہیں سارے کے سارے مظاہر قدرت ہیں۔ جن کا اثر آج سے پہلے زمانہ صحابہ رضؓ میں پایا گیا تھا۔ اور آج ترکوں کے دور جدید میں پایا جاتا ہے۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ ابھی کل کا واقعہ ہے کہ ایک حشر بپا تھا۔ کہ قسطنطنیہ پر دول متحدہ کا فوجی قبضہ ہو گیا۔ سلطان مانند اسیر کے ہیں انگریزی فرانسیسی ہائی کمشنر جو چاہتے ہیں حکم کرتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں گرفتار کر لیتے ہیں۔ اور جس کو چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر اس اندھیرے میں ایک طرف ایک دھندلی سی روشنی بھی نظر آتی تھی۔ جس کے مٹانے کو دشمنان اسلام نے ساری کوشش خرچ کی۔ جس سب میں وہ ناکام رہے آخر آج یہ دن بھی دنیا نے سنا۔ اور اس دن کا آفتاب بھی چمکتا ہوا دیکھا۔ جس میں یہ خبریں آ رہی ہیں کہ قسطنطنیہ مع دردانیال ترکوں کے قبضے میں ہے۔ اس پر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

اس ہفتے کی خبریں جتنی انگریزی اخباروں میں آئی ہیں۔ وہ ایسی پریشان اور پریشان کن ہیں کہ چیستان سے کم نہیں۔ ان سب میں واضح تر وہ خبر ہے جو افغانستان کے سفیر ہند کی معرفت شائع ہوئی ہے۔ کہ قسطنطنیہ اور تھریس پر ترکوں کا قبضہ ہو گیا انگریزی خبریں آج (۱۰۔ اکتوبر) تک گو اس کی تصدیق سے خاموش ہیں۔ مگر اشارۃً تائید کرتی ہیں۔ مثلاً یہ خبر کہ ترکوں نے سابق سلطان وحید الدین کو ہٹا کر اون کی جگہ عبد المجید خلف سلطان عبد العزیز خاں کو سلطان بنایا ہے یا یہ خبر کہ بعض شہزادگان بخوشی مالٹا چلے گئے ہیں۔ یا یہ خبر کہ سلطان وحید الدین کے سارے وزراء نے کام چھوڑ دیا ہے۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ افغانستان کی یہ خبر صحیح ہے انشاءُ اللہ تعالےٰ۔ شملہ کی ایک خبر بھی اسکی موید ہے۔

نوٹ فتح قسطنطنیہ پر آئندہ ہم ایک نوٹ بصورت مذہبی لکھینگے۔ انشاء اللہ۔

آب اس کے بعد کیا ہوگا؟ واقعات اس قدر زور سے دورہ کر رہے ہیں۔ کہ انسانی عقل حیران ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ ہاں جہاں تک عقل راہ نمائی کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ترک اپنی کھوئی ہوئی عزت کو دوبارہ حاصل کرینگے۔ اور دنیا کو دکھا دینگے کہ:۔

ترک مٹنے والی قوم نہیں
انشاء اللہ۔

ملتانی فساد

بعض احباب نے لکھا ہے کہ اہلحدیث نے ملتانی فساد کی بابت کچھ نہیں لکھا۔ صحیح ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم شرمندہ اور محو حیرت ہیں۔ کہ جو کام شریعت غرا کے مخالف ہیں۔ اوس کا نتیجہ ہمیشہ بد پیدا ہوتا ہے۔ ملتان میں فساد کی بنیاد تعزیہ ہے۔ سیالکوٹ کی پنجاب کانفرنس میں ملتانی فسادیوں کے حق میں ملامت کا ووٹ پیش کرتے ہوئے مولانا عبد الماجد بدایونی نے مسئلہ تعزیہ پر بھی قدرے روشنی ڈالی اتفاقیہ بات ہے کہ اس وقت آپ کی آواز بالکل پست ہو رہی تھی۔ گلہ بند ہونے کو تھا۔ تاہم آہستہ سے اتنا تو کہدیا کہ تعزیہ شرع میں کوئی چیز نہیں۔ میں نے آواز دی کہ اچھی طرح کہو۔ لیکن ان کی آواز نے یاری نہ کی۔ مگر سٹیج پر بیٹھے ہوئے ممبران نے سن لیا۔ بات بھی یہی ہے کہ ایسے مسلمانوں کو جتنی ملامت ہو جتنی تکلیف ہو۔ یہ اس کے حقدار ہیں۔ ابھی آخرت میں خدا و رسول اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے سامنے جو ندامت ہوگی۔ وہ اس سے بہت زیادہ ہوگی۔

حیرانی ہے کہ تعزیہ کو کیا سمجھا جاتا ہے؟ کیا اہل بیت میں سے کسی امام کا قول اس کے جواز میں ہے؟ ہم حیران ہیں۔ کہ محبت اہل بیت کا دعوےٰ کرنا اور ان کی تعلیم کی پرواہ نہ کرنا کس قدر غفلت بلکہ ظلم عظیم ہے۔

کہا جاتا ہے کہ تعزیہ پر کسی غیر مسلم شخص نے ڈھیلا پھینکا۔ پس تعزیہ ساز اچھل پڑے پھر تو کیا تھا۔ وہ اودھم مچی کہ الامان والحفیظ۔ بارے شکر ہے کہ امن پسند جماعت اہلحدیث نے اس ہنگامہ میں کسی طرح سے شرکت نہیں کی۔ الحمد للہ۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

عزیز کو مجبور کیا ہوگا کہ اسکے حسن کے نیرنگ لوگوں کو مسلوب الحواس کر دیتے ہیں۔ ہماری محفل میں اچانک آ دھمکے پھل کاٹتے ہوئے عورتوں نے ہاتھ کاٹ لئے۔ اس حرکت پر میں نے سب کے سامنے کہدیا کہ قید کی سزا دونگی۔ آپکے حسن کی کاریہ دازیاں کچھ تو ظاہر تھیں ہی۔ اب اس واقعہ نے انہیں اور بھی رنگ دیدیا۔ بیوی کے تہیہ کا جس پر اسکا اصرار ہوگا لحاظ کرکے عزیز اور اس کے ماتحتوں نے آپکو قید خانہ بھیجدیا۔

پنجم۔ آپ فرماتے ہیں۔ جناب رسول خدا صلعم نے مرض الموت میں فرمایا انکن صواحب یوسف۔ اس فقرے میں حضرت حفصہؓ کی ایکطرح کے غلط مشورہ دینے یا حضرت عمرؓ کے امام بنانیکی ترغیب یا انہیں یوسفؑ کی ہمراہی عورتوں سے تشبیہ دی ہے تو ضرور ان عورتوں نے بھی یوسف علیہ السلام کو بری ترغیب دی ہوگی۔ جمال دیکھکر عشق ہو جاتیں تو انکی تشبیہ موزون نہ ہوتی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ حدیث میں محض ایک نازیبا صلاح کی وجہ سے ازواج مطہرات کو آپنے صواحب یوسف فرمایا جیسا ان عورتوں نے مصلحت وقت کی وجہ سے حضرت یوسفؑ کو برائے زلیخا ایک نازیبا صلاح دی اور خود کسی امر قبیح کی آپسے برلانے کیلئے جد وجہد نہیں کی۔ اسیطرح مصلحت وقت قلب حضرت صدیق اکبرؓ ازواج مطہرات نے صلاح دی ہماری تفسیر کے مطابق صواحب یوسفؑ کی تشبیہ سے ناقص الرائے ہونا متبادر ہوتا ہے۔ اور بس جگہ آپکی تفسیر کے مطابق صواحب یوسفؑ سے تحت ذم کا پہلو نکلتا ہے۔ جو ہرگز شایان شان آں ازواج مطہرات نہیں۔ اسلئے آپکی تفسیر بھی اس حدیث کے سبب بالکل غلط ٹھیری۔ میری گذارشیں منصفانہ نگاہ کی خواستگار ہیں واٰخر دعوانا (ص)

(ص) ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الامین۔ (حکیم سید محمد اسمٰعیل احسن حیش۔ شوکانی امروہوی۔ محروسہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۲)

متفرقات

حساب ہندوستان و دہلی ماہ اکتوبر میں جن

اصحاب کی قیمت ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں - مہربانی کرکے رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں - وی پی کرنے کی تکلیف نہ دیں - منیجر

۲۰ - ۸۲ - ۸۵ - ۴۴۳ - ۹۱۸ - ۹۹۷ -
۱۵۳۵ - ۱۵۷۲ - ۱۷۸۰ - ۲۰۸۲ - ۲۰۸۳
۲۱۱۳ - ۲۱۳۳ - ۲۵۶۷ - ۲۹۷۶ - ۲۹۸۷ -
۳۰۰۲ - ۳۰۱۲ - ۳۲۱۶ - ۳۳۲۰ - ۳۳۲۵
۳۳۳۷ - ۳۳۵۹ - ۳۳۶۲ - ۳۳۷۸ -
۳۵۲۶ - ۳۶۷۲ - ۳۷۲۲ - ۳۸۸۶ - -
۴۱۰۸ - ۴۱۱۶ - ۴۱۲۸ - ۴۲۶۵ - ۴۳۲۹
۴۳۳۱ - ۴۳۵۳ - ۴۳۷۲ - ۴۸۳۵ -
۴۸۴۲ - ۴۸۵۵ - ۴۸۶۵ - ۵۰۳۲ -
۵۲۴۲ - ۵۲۳۸ - ۵۲۵۵ - ۵۲۶۲ -
۵۲۸۸ - ۵۲۹۳ - ۵۶۵۲ - ۵۶۵۵ -
۵۶۷۲ - ۵۶۷۸ - ۵۶۸۲ - ۵۶۸۸ -
۵۶۹۷ - ۵۷۹۲ - ۵۹۶۳ - ۵۹۷۵ -
۵۹۷۹ - ۵۹۸۸ - ۵۹۹۹ - ۶۰۵۲ -
۶۰۶۲ - ۶۲۱۰ - ۶۲۱۹ - ۶۲۵۷ -
۶۲۳۳ - ۶۵۵۵ - ۶۶۳۰ - ۶۶۳۱ -
۶۶۳۷ - ۶۶۳۸ - ۶۶۴۰ - ۶۶۴۸ -
۶۶۵۲ - ۶۶۵۶ - ۶۶۵۷ - ۶۶۵۸ -
۶۶۶۰ - ۶۶۶۱ - ۶۶۶۲ - ۶۶۶۴ -
۶۶۶۵ - ۶۶۶۷ - ۶۶۶۸ - ۶۶۶۹ -
۶۶۷۰ - ۶۶۷۳ - ۶۶۷۴ - ۶۶۷۵ -
۶۶۸۲ - ۶۶۸۵ - ۶۶۸۷ - ۶۶۹۳ -
۶۶۹۲ - ۶۷۰۰ - ۶۷۱۳ - ۶۷۲۲ -
۶۹۱۳ - ۶۹۱۷ - ۶۹۳۵ - ۶۹۳۷ -
۶۹۳۹ - ۶۹۴۰ - ۶۹۴۳ - ۶۹۴۸ -
۶۹۵۲ - ۶۹۵۳ - ۶۹۵۵ - ۶۹۵۸
۶۹۹۹ - ۶۹۶۳ - ۷۰۳۳ - ۷۰۵۶ -

غریب فنڈ کے ۶۲۰۴ - ۶۵۵۳ - ۶۶۲۳
۶۶۲۴ - ۶۶۰۲۵ -
۶۶۴۶ - ۶۶۲۷ - ۶۶۴۹ - ۶۶۵۰ -
۶۶۶۵ -

ضروری نوٹ آئندہ ریاست نظام دکن جہاں انگریزی ڈاکخانہ نہیں ہے وی پی نہیں جا سکتا - اسلئے وہاں کے خریداروں کو چاہیئے کہ وہ قیمت اخبار ضرور بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں -

بعض اصحاب منی آرڈر بھیجتے وقت کوئی اطلاع دفتر میں نہیں کرتے کہ کس مقصد کے لیئے رقم بھیجی گئی ہے - منی آرڈر بھیجتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ کوپن پر پورا پتہ معہ نمبر خریداری اور مقصد صحیح ہو تاکہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو جائے -

تصحیح حساب غریب فنڈ مہتر عبدالکریم صاحب سیٹھ بنگلور نے جو ایک سو روپیہ غریب فنڈ میں بھیجا تھا اس میں سے ۱۸ سائلین کے نام (جن کی فہرست اہلحدیث مورخہ یکم ستمبر ۳۲ء میں درج ہوئی تھی) اخبار سال بھر کے لیئے جاری کیا گیا تھا - ان میں سے مندرجہ ذیل سائلین کے نام غلطی سے درج ہو گئے ہیں (۱) غلام قادر طالب علم مقام خانقاہ بہاؤ ریلوے (۲) غلام رسول موضع بہادری ڈاکخانہ فاربسگنج ضلع پورنیہ (۳) رئیس الدین خاں موضع چک اجوارہ ڈاکخانہ پاریہ ضلع پٹنہ - ان کے نام پہلے ہی سے اخبار جاری تھے - اسلیئے ان کے عوض ان سائلین کے نام اخبار جاری کر دیا ہے -
(۱) محمد الدین پنجابی سابق خریدار نمبر ۶۲۷۰
(۲) عبدالرحیم بردوکان مولوی عبدالحلیم صاحب موضع اکبر پور ڈاکخانہ باڑہ ضلع پٹنہ (۳) عبدالسلام قاضی واڑہ متصل مسجد اہلحدیث بلند شہر
دیگر کل قیمت ۱۸ سائلین بجائے [illegible] کے [illegible] ہوئی اور باقی جمع فنڈ بجائے [illegible] کر

[illegible] ہے -

آمین بالجہر (لاہور) میں مقام منٹگمری کی مباحثہ ہوا تو الفقیہ میں ایک شور برپا ہے ہر شخص (نامہ نگاران الفقیہ) آمین بالسر کے اثبات اور آمین بالجہر کی تنسیخ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے - باوجود اس کدوکاوش کے شوق نیموی مرحوم کی سعی کثیر کی گرد کو بھی نہیں پا سکے۔ حضرت شوق نے آمین بالسر کے ثبوت میں جہاں تک اُن سے ہو سکا تھا ایک ضخیم کتاب لکھی تھی - جسکا مولانا محمد سعید مرحوم نے ایسا مسکت خصم کا جواب دیا کہ حضرت شوق کو بعض امور تسلیم کر لینا پڑے - اس جواب کا نام "مجموعہ السکین" ہے جس میں احادیث آمین بالجہر و بالسر پر ایسی لاجواب اصولی بحثیں کی گئی ہیں کہ کسی نے پہلے نہیں کیں - آمین بالجہر کی قوی سے قوی احادیث قولی فعلی تقریری سب اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں - یہ کتاب ہر اہلحدیث کی جان ہے - میرے پاس اس کے صرف دس نسخے رہ گئے ہیں - جو شخص اس کی قیمت مع محصول آٹھ آنے بذریعہ ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجدے ہم اس کے پاس کتاب مذکور فوراً روانہ کر دینگے - بعد اختتام کتاب مذکور شائقین کو کف افسوس ملنا ہوگا - کیونکہ دوبارہ طبع کی اب امید نہیں ہے - اس پتہ سے جلد طلب کیجئے - منیجر سعید المطابع پریس دارانگر بنارس سٹی

دعاء صحت میرا ۱ سالہ بچہ ۳ ماہ سے مرض اسہال میں مبتلا ہے - ہر چند علاج کیئے مفید نہیں ہوئے - ناظرین کرام دعاء صحت فرماویں (عبدالواحد از کینڈرا پارہ کٹک) اللھم اشفہ بشفائک وعافہ بفضلک -

مولانا سیالکوٹی کے لڑکے کو اب بفضلہ تعالےٰ صحت ہے -

مقدمہ کشمیر کی بابت بہت دوست دریافت کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ ابھی تو مدعیان (اہلحدیث) کے گواہ بھی ختم نہیں ہوئے - اہلحدیث مدعیان نے فریق ثانی کے مفتیوں کو شہادت میں طلب کرایا تھا جنکی شہادت کی تاریخ ۲۴ اکتوبر تھی - [illegible] کا انتظار ہے - مدعیان کی شہادت کے بعد حسب دستور مدعا علیہم کی شہادت ہوگی - اسکے بعد بھی کچھ وقت درکار ہوگا اسلئے فیصلہ ابھی دور ہے -

انتخاب الاخبار

مزید اکالیوں کی گرفتاری

امرتسر میں ۳۰ ستمبر ۲۲ء کو لکڑی کاٹنے کا اقدام کرتے ہوئے ۹۰۔ اور اکالی گرفتار ہوئے جنکو گیارہ گیارہ ماہ کی سزاء قید دیگئی۔ ۳۰ ستمبر تک اکالی اسیروں کی کل تعداد ۴۰۴۰ تک پہونچگئی۔

شاہ قسطنطین

تخت سے اتار دیا گیا ہے۔ یہ اعلان فوج اور جنگی بیڑہ کی جانب سے جاری کیا گیا ہے افواج کا رویہ مشکوک ہے۔ نیز یہ بھی معلوم نہیں کہ اس تحریک میں کس قدر جنگی جہاز شامل ہیں۔ بالآخر حکومت یونان مستعفی ہوگئی۔

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کو روسی امداد

ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سوویٹ حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر برطانیہ سے ترکوں کی جنگ چھڑ گئی تو وہ غازی مصطفیٰ کمال پاشاہ کی امداد کے لئے فوجیں بھیجیں گے۔ فوجی مداخلت کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور قفقاز میں ایک زبردست مرکز کی تجاویز کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔

ترکی اور یونانی جنگ میں برطانی امداد کا سوال

ایک نامہ نگار نے مسٹر لائڈ جارج کو لکھا کہ وسطی علاقہ جات میں عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ برطانی حکومت نے کسی حد تک ترکان احرار کی امداد کی ہے۔ انکو اسلحہ پہونچائے گئے۔ مشورہ دیا گیا۔ سامان دیا گیا۔ نیز یہ کہ سر چارلس ٹاؤنشنڈ کی غازی مصطفیٰ کمال پاشا سے ملاقات ہوئی ہے۔ نامہ نگار موصوف کو جواب ملا کہ مسٹر لائڈ جارج نے اس سے صاف انکار کیا ہے کہ ترکان احرار یا یونانیوں کو اسلحہ۔ سامان یا مشورہ دیا گیا ہے نیز یہ کہ جنرل ٹاؤنشینڈ بلا استمزاج حکومت خود انگورہ گئے تھے۔

دیکھئے کیا گل کھلتے ہیں

ریگا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محمد قرہ خان جو بالشویک حکومت کے قائم مقام وزیر خارجہ ہیں کسی خاص کام کی انجام دہی کے لئے ماسکو سے غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی خدمت میں تشریف لے گئے۔

یونان میں مارشل لا

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ صورت معاملات انتہاء کو پہونچ چکی ہے اب شاہ قسطنطین نے مارشل لا کا اعلان کر دیا ہے۔

شہادۃ القرآن حصہ دوم

مصنفہ مولنا سیالکوٹی

چھپکر تیار ہوگئی ہے۔ اصل قیمت عمہ محصول علاوہ
شہادۃ القرآن حصہ اول ۱۲؍ مضمون حیات مسیح
مع جوابات مرزا صاحب قادیانی۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

دردانیال ترکوں کو دیدیا جائے

روس سوویٹ جمہوریت کی طرف سے برطانی دفتر خارجہ کو ایک یادداشت موصول ہوئی ہے۔ جس میں اول الذکر نے مطالبہ کیا ہے کہ روس جارجیا۔ اور یوکرین مشرق قریب کی کانفرنس میں شریک ہونگے۔

مذکورہ نوٹ مظہر ہے کہ کسی مغربی سلطنت نے جنگ کو روکنے کی کوشش نہیں کی مسئلہ مشرق قریب کا واحد حل صرف یہ ہے کہ ترکی سلطنت اور ممالک مقدسہ اور بالخصوص دردانیال قسطنطنیہ کے شامل کر دیا جائے۔

سلطان ترکی کی دستبرداری

خبر ہے کہ سلطان ترکی ولیعہد کے حق میں تخت خلافت سے دستبردار ہوگئے۔

چناق میں ترکوں کی جمعیت بڑھ رہی ہے۔

ترک کھلے بندوں اس رقبہ میں مداخلت کر رہے ہیں۔ انکی جمعیت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور وہ کسی خاص غرض سے اور فیصلہ شوریٰ تجویز کے مطابق چوکیاں قائم کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ میں آبادی مسلح ہو رہی ہیں

دوسرے خوفناک بات یہ ہے کہ قسطنطنیہ میں شہری آبادی کو وسیع پیمانہ پر مسلح کیا جا رہا ہے۔ آمد کی جانب افواج کے اجتماع عظیم سے شبہ ہوتا ہے کہ ترکان احرار رقبہ چناق پر حملہ کرینگے۔ کیونکہ یہی ایک مقام ہے جس کی طرف ہم دار الخلافت سے اپنی فوجیں ادھر لے آئیں۔

غازی کی یادداشت جنرل ہیرنگٹن کے نام

غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے جنرل ہیرنگٹن کے نام جو یادداشت بھیجی ہے۔ اس میں اس خواہش کا نشان ملتا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وہ غیر جانبدار رقبہ میں برطانی افواج پر حملہ کئے بغیر گذر جائینگے۔

ترکوں کا عزم بالجزم

حامد بے نمائندہ انگورہ نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ مجھکو اس گفت و شنید کا جو مصطفیٰ کمال اور فرانسیسی کمشنر اعلیٰ میں ہو رہی ہے کچھ اچھا نتیجہ نکلتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جمعیت ملیہ انگورہ نے تھریس پر قبضہ کرنیکا قطعی فیصلہ کر لیا ہے جسکو کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔ اور جمعیۃ ملیہ نے کثرت رائے سے مصطفیٰ کمال پاشا کو اختیار دیا ہے کہ اس وقت تک جنگ جاری رکھیں جبتک قومی اغراض پوری نہ ہوں۔

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر ۳ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

اطلاع مومیائی کے متعلق ہمارے پاس ہزارہا شہادات موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکتیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمانا چاہیں تو ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھکر فہرست شہادات مفت منگا لیں

پتہ:- **منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

برائے آزمائش مفت

نذیری صاحبو! ایکماشہ سرمہ بلا قیمت و خرچ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھلی، ناخونہ، ڈھلکہ، غبار، آنکھ میں خون کی چھینٹ، گوہانجنی، نزلہ کی سرخی، ضعف بصارت، پپوٹوں کی سوزش، رتوندی، خشکی چشم، جالا، جھینپ، اور موتیا، آنکھیں صحیح سالم ہوتے پر دکھائی دینا علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اسقدر کم ہے کہ بینائی سی نعمت کے لئے کسی کو ایک روپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا

خضاب مقبول عالم یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کرتا ہے سیاہی دیرپا ہوتی ہے۔ آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے قیمت عہ فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک۔ پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خان مہتمم ادارہ فارسی۔ **ہردوئی**

دور حاضر کی بہترین کتاب

الخلافۃ الکبریٰ

یعنی سورہ بقر کی جامع و حاوی تفسیر از خواجہ محمد عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ ضخامت ۵۵۲ قیمت مجلد صہ غیر مجلد للعہ

پتہ:- **محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ**

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرۂ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگالیں۔

شاہی جلاب مقبول عام و پسند۔ ہر دلعزیز۔ بچوں کے واسطے مفید۔ اس کے مانند کوئی اور جلاب نہیں۔ کسی قسم کی بدبو۔ بدذائقی اس میں نہیں۔ جس قدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ تکلیف کے بغیر دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی۔ ایکڈرام کی شیشی مع محصول ۸؍

سفوف جریان مدتوں کے جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست چالاک اور تندرست بنا دیتا ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ روز کیلئے ۱۲؍ مع محصول۔

شاہی چورن یا سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ۱۲؍

جید اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں میں بے حد اکسیر کا حکم رکھتا ہے خاصکر ہیضہ کے واسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں۔ سینکڑوں مایوس مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی عا مع محصول۔ المشتہر:-

حکیم محمد عبدالمنان مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری

ضلع پٹنہ

متبرک تحفے

(۱) سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو بیلدار نگینہ پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورہ قل ہو اللہ سنہری یا سفید پائدار اور پختہ حروف میں ایسی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے فی نگینہ عہ مع نام خریدار عہ کلمہ طیبہ یا اللہ اکبر یا نصر من اللہ وفتح قریب کندہ شدہ نگینوں میں سے ہر ایک کا ہدیہ عہ (۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے والی انگوٹھی فی عدد ۸؍ (۳) بال اڑانے کا نہایت ہی عمدہ پوڈر فی پیکٹ ۸؍ (۴) دو ورق پر پورا قرآن شریف ہدیہ عہ (۵) مرغیوں سے انڈے زیادہ دینے کی مجرب ترکیب ۸؍ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جائیگی۔ اگر کوئی چیز اشتہار کے خلاف ہو تو واپس کرکے قیمت منگالیں۔ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ:- **منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت۔ گوجراں سٹریٹ۔**

موسم سرما آرہا ہے جلدی کریں

اگر آپ کو کسی قسم کی شال، کمبل، دُھسہ اعلیٰ و ادنےٰ کشمیری امرتسری و گرم پارچات کی ضرورت ہو۔ تو نوٹس ہذا کو دیکھتے ہی مفصل ذیل پتہ پر لکھیں۔

اشیاء عمدہ اور پائدار۔ نرخ ارزاں۔ نامنظوری کی حالت میں ایک ہفتہ مہلت۔ آزمائش شرط ہے کرایہ و محصول پارسل بذمہ خریدار۔ آرڈر کے ساتھ کم از کم پانچ روپے فی صدی پیشگی آنا چاہیے

پتہ:- **ایم جیب اینڈ کمپنی گولڈن ٹیل امرتسر**

دو روپے میں تینتیس کتابیں

علمائے اہلحدیث کی جامع تصانیف جن میں حدیث اور قرآن کے بیش بہا موتی ہیں۔ یا یوں کہیے کہ اصول مذہب اہلحدیث کے متعلق وہ مضبوط دلائل علمی و عقلی ہیں جنکو دیکھکر دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ تقلید کی رد میں آیات قرآنی اور روایات حدیث کا دریا بہادیا ہے۔ ان بے نظیر کتب کا ذخیرہ جس میں قیمت کو دستیاب ہو منفعت ہو حصول ثواب کیلئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ ایک جلد مجلد جس میں تینتیس مفصلہ ذیل کتابیں ہیں قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک

(۱) قدرت الٰہی یا مسلمانی کی چالیس باتیں (۲) مناظرہ مولوی حمید اللہ صاحب یا مناظرہ مرشد آباد (۳) ایقاظ المقلدین (۴) منیح کوثر (۵) رد بدعات سائرہ و مجالس میلاد (۶) صمصام التوحید (۷) برہان القاطع (۸) فاس التوحید (۹) انتباہ المقلدین (۱۰) ساقی نامہ (۱۱) مثنوی سلک نور (۱۲) مجموعہ فیصلہ جات ابن باجبر (۱۳) حنفیوں کے سوالات کے محققانہ جوابات (۱۴) مسائل حقیقت محقق (۱۵) روزمرہ خوردونوش کا رسالہ (۱۶) روزمرہ مسائل ضروریہ (۱۷) ہدایۃ الصلوٰۃ (۱۸) شمشیر شریعت (۱۹) سند الهابیہ (۲۰) الاعتصام بحبل اللہ (۲۱) فتویٰ ترغیبی (۲۲) سطوتہ (۲۳) کسوٹی معیار اسلام (۲۴) اعلان دافع بہتان در رد وہابیت (۲۵) سوالات از علمائے دین (۲۶) جواب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب درباب تقلید (۲۷) تفریح الجنان باحکام قیام رمضان (۲۸) فتویٰ احتیاط الظہر بعد الجمعہ (۲۹) قول فیصل (۳۰) کلمہ چار یار (۳۱) نقل فتویٰ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ درباب ترک فاتحہ خلف الامام (۳۲) رموز ہستی یا جلوہ کائنات۔

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

اعمال نامہ قادیانی مصنفہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری قلعی کھول دی گئی ہے نہایت ضخیم کتاب ہے جس کے ہمراہ ایک کتاب کنز الاخلاق مصنفہ مولانا عبد الرحمن صاحب کلیانی بالکل مفت ملتی ہے جس میں اخلاق کے متعلق کئی سو حدیثیں مع اردو ترجمہ درج ہیں۔ قیمت مجلد صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پچیس کتب کا انتخاب

کتاب عزیز الآفاق مصنفہ مولانا عزیز صمدانی۔ اس کتاب میں مسائل اخلاق پر بہت عمدہ بحث کی ہے اور عربی فارسی اردو کی مفصلہ ذیل پچیس کتابوں کا عمدہ انتخاب درج ہے۔

(۱) کتاب الطہارۃ ابو علی مسکویہ (۲) مقالات ابن حنین (۳) مکارم الاخلاق طبرسی رح (۴) تصانیف یعقوب کندی (۵) عزیز التہذیب عزیز صمدانی (۶) بدایۃ الہدایۃ حضرت امام غزالی رح (۷) ناصری (۸) جلالی (۹) مکتوبات حضرت عبید اللہ احراری (۱۰) ملفوظات قطبیہ۔ عبد اللہ قطب بن محی رح (۱۱) حمید الکلام رح (۱۲) عزیز صمدانی (۱۳) لوائح خواجہ حافظ رح (۱۴) مقالات جالینوس (۱۵) فتوت (۱۶) احیاء العلوم الدین حضرت امام غزالی رح (۱۷) کلیات خلاق المعانی (۱۸) کیمیائے سعادت حضرت غزالی رح (۱۹) مکتوبات حضرت امام مجدد الف ثانی رح (۲۰) صراط المستقیم حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید دہلوی (۲۱) فنون حکمت (۲۲) عزیز الاخلاق (۲۳) نوادر حکمت (۲۴) فیض احمد (۲۵) عزیز الوصایا۔ عزیز السوانح۔ اس کتاب کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ جس میں پچیس تصانیف کا انتخاب جمع ہو وہ کیسی کچھ ہوگی زیادہ تعریف فضول ہے

قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ **منیجر اخبار نجیب میرٹھ**

ویدی طب کی جادو اثر ادویہ

(۱) **حبوب مقوی**۔ یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی خون پیدا کرتی بھوک بڑھا کر جسم کو توانا و مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں۔ ۲۱ دن کی خوراک قیمت ۱؎

(۲) **حبوب محافظ جنین**۔ جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے پر اولاد صحیح و سلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت ۵؎ بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر ایک خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کردیگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل قیمت۔ تولہ ایک روپیہ

(۴) **سفوف نزلہ**۔ جن اصحاب کو آئے دن نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت مفید ہے گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم منضج دافع ریاح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ قیمت ۳ تولہ ۱؎

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا۔ پیشاب کی جلن۔ رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہوجاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے ۵ ایام کی دوائی ہے

(۶) **کحل علی**۔ یہ سرمہ ککرے (روہے) کی خاص دوا ہے۔ بالوں مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا اور دھند کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ ۲؎

(۷) **تریاق جریان**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اسکے نتائج کیسے خطرناک۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہوجاتا ہے اس مرض کی دوائی ہم نے اس سے بہتر نہیں دیکھی۔ ۲۱ یوم کی دوائی [illegible]

پتہ۔ **حکیم محمد عالم** اسسٹنٹ [illegible] طبیہ کالج دہلی

بالکل مفت نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب گلدستہ بیش بہا بالکل مفت مگر ذرا جلد طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ۔

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی عـہ انبالہ

(پنجاب)

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی خوبی کہنے پر منحصر ہے۔ چھ جلدیں چھپی تھیں۔ جن میں سے تین (۲۔۵۔۶) جلدیں برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت باوجود گرانی سامان طبع کے بالکل معمولی۔ یعنی فی جلد ایک ایک روپیہ۔ شائقین جلد طلب فرماویں (منیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ و جملہ خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

[illegible]

جلد ۱۹ (اڈیٹر۔ ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۵۰

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عہ
رؤساء و جاگیرداران سے ؍ ؍ ؍ ے
عام خریداران ؍ ؍ ؍ صر
؍ ؍ ششماہی ؍ ؏
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل)
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود) صفحہ ۱
مباحثہ منظور .. .. .. ؍ ۳
تکذیب المفترین .. .. .. ؍ ۴
کتابت حدیث سوال اور اسکا جواب ؍ ۵
ضلع حصار میں تحریک اہل حدیث .. ؍ ۶
حجیت حدیث .. .. .. ؍ ۷
فتوے .. .. .. ؍ ۱۰
ملکی مطلع .. .. ؍ ۱۱
متفرقات .. .. ؍ ۱۳
انتخاب الاخبار .. .. ؍ ۱۴
اشتہارات .. .. ؍ ۱۵
.. .. ؍ ۱۶

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیتِ مسیح موعود

(غمبر ۲)

اس مضمون کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ مضمون مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہوری کے جواب میں ہے۔ انہوں نے اخبار پیغام صلح لاہور میں مرزا صاحب کو بحیثیت مجدد اور مسیح موعود پیش کر کے انکا کام یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی موت کو ثابت کرنے آئے تھے۔ جسکا جواب دیا گیا۔ اور عیسائی اہل علم کی شہادت سے ثابت کیا گیا کہ وفات مسیح سے عیسائی مذہب کی تردید نہیں بلکہ تائید ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی سچائی اگر یہی ہے تو اس شعر کی مصداق ہے۔

؎ دوست ہی دشمنِ جان ہو گیا اپنا حافظ
نوشِ دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

آج ہم اوس مضمون کا دوسرا حصہ ناظرین کے سامنے مع جواب پیش کرتے ہیں جو لاہوری امیر صاحب نے لکھا ہے۔ مدعی کسی غرض سے واقعات کو چھپانا چاہے تو بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بعض واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اون کا چھپانا اُس کی قدرت سے باہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بجائے چھپانے کے اونکی تاویل یا تحریف کرتا ہے۔ مثلاً یہ واقعہ کہ وفات مسیح کا مسئلہ مرزا صاحب کا ایجاد نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب اس مسئلہ میں سرسید احمد خان مرحوم کے پیس رَو ہیں۔ ایک ایسا واقعہ ہے کہ سب کے نزدیک مسلم ہے۔ سرسید کی تفسیر مرزا صاحب کے دعوے سے پہلے کی چھپی ہوئی ہے۔ اس لئے خیال گذرتا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ ہی اگر مسیح موعود کا کام تھا تو سرسید مسیح موعود ہوتے مولوی محمد علی اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکتے

ہر ایک قسم کے قرآن مجید اور قابل دید کتابیں کتبخانہ لمعات محمدیہ امرتسر سے طلب کریں۔ اسلامی مدارس تاجران کتب کو کمیشن کی سہولت دیجائیگی۔ ممالک غیر سے قیمت پیشگی
کتبخانہ میں رسائل، اشتہارات اور رسیدات وغیرہ کی چھپائی بھی ہماری معرفت عمدہ و ارزاں ہو سکتی ہو لاگت اندازاً نصف پیشگی [illegible] بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

مسیح موعود کا دعویٰ "وفات مسیح کا سوال نزول مسیح کے سوال سے وابستہ تھا۔ اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیثوں میں بکثرت ایسی پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ عیسائیت کے ساتھ آخری مقابلہ کے لئے ابن مریم کا نزول ہوگا۔ وفات مسیح کے قائل پہلے بھی ہو گئے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق نظر آتا ہے۔ حدیثوں میں لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین کے قطعی لفظ موجود ہیں۔ یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے۔ جس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم اور صحابہ رض کے نزدیک وہ زندہ نہ تھے۔ حضرت عیسیٰ کی عمر احادیث میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ پھر امام مالک کا مذہب ابتک کتابوں میں موجود ہے قال مالک مات امام مالک کہتے ہیں حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ ہمارے اس زمانہ میں بھی سر سید احمد خاں وفات مسیح کے قائل تھے"

(پیغام صلح ۲۷ محرم صـ۳ کالم ۱)

اہلحدیث صاف اقرار ہے کہ یہ مسئلہ کوئی مرزا صاحب کی ایجاد یا استنباط نہیں بلکہ بقول انکے جملہ صحابہ اسے مانتے آئے۔ آیتوں اور حدیثوں میں اس مسئلہ (وفات مسیح) کی بکثرت تصریح ملتی ہے (تاہم زمانہ تصنیف براہین احمدیہ تک مرزا صاحب پر یہ آیات اور احادیث سب مخفی رہیں اور آپ حیات مسیح کے قائل رہے اور لطف یہ کہ اس قلتِ علم اور نقصانِ فہم پر بھی آپ مجدد تھے۔ حیرت!)

ہاں جناب سنئے! آپ نے جو یہ حدیث لوکان موسیٰ و عیسیٰ بتقلید مرزا صاحب نقل کی ہے۔ اسکو حدیث کی کسی مستند کتاب سے صحیح ثابت کر دیں۔ تو لڈو کے سہ صد میں سے ایکصد آپکی نذر ہوگا۔

اور سنئے! امام مالک کا قول بھی صحیح سند کیساتھ ثابت کر دیں تو ایکصد اور آپکی نذر ہوگا۔

اور سنئے! سر سید احمد خاں مرحوم وفات مسیح کے ایسے قائل تھے کہ مرزا صاحب کے گویا استاد تھے مرزا صاحب کے امام مولوی عبدالکریم قادیانی اپنی کتاب سیرۃ مسیح (سوانح مرزا) میں بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اس سے پیشتر سر سید نے بھی وفات مسیح کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی اور مضمون لکھا۔ مگر واضح ہو کہ سر سید سے پہلے بہت سی حکمائے یورپ بھی یہی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ فضلائے یورپ کی کتابیں اس بارہ میں موجود ہیں اور ہر ایک آزاد خیال اور نیچر میں غور کرنے والا بلا لحاظ کسی کتاب کے گواہی کے بالبداہت اسکی تجہیل و تحمیق پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جو کسی شخص کی ایسی انوکھی زندگی کا قائل ہو۔ جناب سید بھی طبعاً اس بات سے گھبرا جاتے ہیں جس سے یورپ کے فلسفی گھبراتے اور بیزار ہوتے ہیں ضرور تھا کہ عادتاً سید صاحب بھی اس پر سرسری کچھ کچھ کہتے۔ اس میں آپ منفرد نہیں ہیں اور نہ مجھے یہ ثابت کرنا ہے اور نہ ضروری ہے کہ حضرت (مرزا صاحب) نفس بحثِ موتِ مسیح میں منفرد ہیں" (صـ۹۴)

اہلحدیث صاف اعتراف ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں سر سید متقدم ہیں۔ پس بحکم الفضل للمتقدم وفات مسیح سے جو تمغہ (مسیح موعود کا) ملنا تھا وہ ہندوستان میں سر سید کو ملنا چاہئیے مرزا صاحب کی زندگی کا مقصد اگر یہی تھا۔ تو کہنا پڑیگا ؎

پس از صد سال این معنے محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی

مولوی محمد علی صاحب نے اس بحث سے آگے بھی قدم اٹھایا ہے۔ جناب لکھتے ہیں:-

"لیکن نزول کی پیشگوئیوں کی طرف توجہ نہ ہوئی تھی احادیث میں تو ابن مریم کی اسی امت میں سے ہونے کے صاف الفاظ موجود ہیں امامکم منکم۔ امّکم منکم حضرت مسیح اسرائیلی اور اس امت میں آنیوالے مسیح کے دو الگ الگ حلیئے موجود ہیں۔ لیکن جو لوگ پچھلے زمانہ میں وفات مسیح کے قائل ہوئے۔ انہوں نے ان پیشگوئیوں کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اس زمانہ میں بعض لوگوں نے احادیث کو پایۂ اعتبار سے ساقط قرار دیکر نزول مسیح کا انکار ہی کر دیا۔ اگر یہ حدیثیں صرف ایک نزول مسیح کے متعلق ہی ہوتیں تو بھی انکا انکار نہ ہو سکتا تھا۔ بخاری اور مسلم میں یہ احادیث موجود ہیں۔ ایک دو نہیں، چودہ مختلف صحابیوں سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں۔ ان کا انکار گویا حدیث کی صحت پر سخت حملہ ہے۔ لیکن اسکے ساتھ جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ ان احادیث کا لازم و ملزوم کا تعلق بعض اور احادیث سے ہے جیسے یاجوج ماجوج کا خروج۔ دجال کا نکلنا۔ عیسائیت کا غلبہ وغیرہ تو پھر ان تمام احادیث کو رد کر کے حدیث کی صحت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جب اللہ تعالےٰ نے مجدد صدی چہاردہم کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا کر کے یہ اطلاع دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ نزول مسیح سے جو پیشگوئیاں تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مصداق آپ ہی ہیں۔ اسی مضمون کو آپنے یوں ادا کیا ہے ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
ابن مریم مصلحت را نام من بنہادہ اند"

(پیغام ۲۷ محرم صـ۳)

اہلحدیث مَیں چاہتا ہوں کہ مسئلہ نزول مسیح کے متعلق عالمانہ رنگ میں احمدی جماعت کو ایک دفعہ تبلیغ کر دوں۔ پھر ماننا نہ ماننا اون کے اختیار میں ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ہر زبان خصوصاً عربی زبان بالخصوص شرعی زبان میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ کے اصلی معنے لئے جائینگے جبتک کوئی قرینہ اون معنے کے لینے سے مانع نہ ہو۔ علم عقائد میں اس کی تصریح ہے۔

النصوص تحمل علی ظواہرہا ما لم تصرف عنہا قرینۃ

مرزائی جماعت کے رکن اعظم خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین اس اصول پر ان لفظوں میں دستخط کرتے

ہیں :-

"ہر جگہ تاویلات اور تمثیلات سے استعارات و کنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد، منافق۔ بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لا سکتا ہے اسلئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (خط مولوی نور الدین ملحقہ ازالہ اوہام)

نعم الوفاق بس اب ہم اُن احادیث کی حقیقت دیکھتے ہیں جن میں ابن مریم کا نزول آیا ہے۔ کہ وہ کس کیفیت کا ہے۔ اون میں سے ایک یہاں نقل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا الحدیث

(بخاری مسلم)

یعنی آنحضرت صلعم نے قسمیہ فرمایا ہے کہ قسم ہے اللہ کی ضرور ابن مریم تم میں اترینگے، جو عادل حاکم ہونگے

اس حدیث پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مرزا صاحب مسیح موعود کی آمد ثانی کو خود شاہانہ تسلیم کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں :-

"ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا" (براہین احمدیہ ص ۴۹۸)

پس نزول مسیح کی حقیقت یہ ہوئی۔ کہ آنیوالا ایک شاہانہ صورت میں آئیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شاہانہ جلال کے ساتھ آنا ممکن ہے یا محال، اس کی بابت بھی ہم کسی ایرے غیرے کی شہادت نہیں لیتے خود مرزا صاحب کی شہادت موجود ہے۔ وہ شہادت بھی اوس زمانہ کی ہے جبکہ مرزا صاحب مسیحیت موعودہ کے خود مدعی تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے" (ازالہ طبع اول ص ۲۰۰)

یہ عبارت تین مضمونوں پر شامل ہے۔ ایک تو حضرت مسیح موعود کی شان شاہانہ کا اظہار کرتی ہے۔ دوم اس کے امکان کا اعتراف ہے۔ تیسرے یہ کہ مرزا صاحب جس صورت میں آئے ہیں۔ وہ نزول مسیح کی حقیقت نہیں ہے۔ پس ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میری حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہِ کنعاں کا

حدیث امامکم اور امکم والی کا مطلب مرزا صاحب نے صحیح نہ سمجھا تو اون کی اُمت سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ تاہم بغرض اظہار حق ہم اپنا فرض ادا کئے دیتے ہیں۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم
وامامکم منکم

یعنی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تم مسلمانو! کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اُترینگے۔ اس حال میں کہ تمہارا امام بھی تم میں سے ہوگا

اس حدیث کا مطلب لفظی ترجمہ ہی سے سمجھ میں آتا ہے کہ ابن مریم اور ہیں اور امام اور۔ یہ نہیں کہ ابن مریم ہی امام ہونگے۔

ہمارے دعوے کی دلیل خود اس حدیث کے الفاظ کے علاوہ صحیح مسلم کی حدیث قوی دلیل ہے جس میں ابن مریم اور امام وقت کی گفتگو بھی درج ہے۔ فرمایا:-

"ینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ"

یعنی عیسیٰ ابن مریم اترینگے تو مسلمانوں کا امام وقت اون کو کہیگا۔ آئیے نماز پڑھائیے ابن مریم کہینگے نہیں تم ہی ایکدوسرے پر امیر ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اس امت کو عزت دی ہے (کہ نبی کی امامت اس امت کا غیر نبی کر سکتا ہے)

مرزا صاحب نے جو معنے آپکو سکھائے ہیں۔ جو آپ بلا تحقیق صحیح مانے ہوئے ہیں۔ وہ اگر مراد ہوتے تو عبارت حدیث کی یوں ہوتی وھو امامکم منکم۔ حالانکہ ایسی نہیں بلکہ یوں ہے وامامکم منکم فافھم فانہ دقیق۔

دوسری روایت کا مطلب بھی صاف ہے۔ جس کے الفاظ ہیں۔ امکم بکتاب اللہ یعنی حضرت مسیح موعود تم کو کتاب اللہ کے ساتھ راہنمائی کرینگے کون منکر ہے لیکن اس سے آپکا مدعا کہاں ثابت ہوا۔ کہ مسیح اسرائیلی مراد نہیں۔ حلیہ والی حدیث کا جواب تو اُس وقت دیا جائیگا۔ جب آپ دونوں حلیے نقل کرینگے۔ سردست تو آپ نے بتقلید مرزا صاحب یونہی چلتے چلتے کچھ کہدیا۔ جس کا جواب بھی اتنا ہی کافی ہے کہ حلیوں کا اختلاف حقیقی نہیں۔

اس مضمون پر آپ نے کسی صاحب کی شہادت نقل کی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مجدد اور مہدی ہونے میں ہم کو بحث نہیں۔

ممکن ہے ان صاحب کو نہ ہو۔ اپنا اپنا خیال ہے ہم سے پوچھئے تو ہمیں مرزا صاحب کے نبی۔ رسول۔ مجدد۔ ملہم بلکہ بھلے آدمی ہونے سے بھی انکار ہے۔

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
؎ ہر کس بخیال خویش حدیثے دارد

مباحثہ منظور

قصبہ بٹالہ متصل قادیان میں ۲۳،۲۴ ستمبر کو اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ جلسہ کا کل کام یہانتک کہ تقرر تاریخ بھی خاکسار کے مشورہ بلکہ اجازت سے ہوا۔ مگر علالت طبع کی وجہ سے میں شریک نہ ہو سکا۔ علماء دیوبند وغیرہ شریک ہوئے جلسہ اچھا ہوا۔ مرزا صاحب قادیانی کا حق ہمسائگی

خوب ا کیا گیا۔ اشتہاروں میں دعوت مناظرہ دیگئی مگر قادیانی جماعت نہ آئی پر نہ آئی۔ کچھ ادہر ادہر باتیں کرتے رہے۔ خیر وہ وقت تو گذر گیا۔ الفضل قادیان اس کام میں مشاق ہے۔ کہ اپنے دُور دراز کے ناظرین کو اپنی مستعدی اور فریق ثانی کا فرار بتایا کرے۔ اسلامی جلسہ قادیان میں ہمکو اس کا کافی تجربہ ہے۔ چنانچہ بٹالہ کے جلسہ کے متعلق بھی اڈیٹر الفضل نے ۲۵ ستمبر کے پرچہ میں انجمن بٹالہ کا فرار لکھا ہے اور اپنی مباحثہ کے لئے مستعدی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مناظرہ کریں یا مباہلہ ہم دونوں کے لئے تیار ہیں"

پس ہم بھی اب خدا کے فضل سے صحتیاب ہیں۔ آپ بٹالہ ہی میں آئیں۔ ہم آپکی خدمت کو تیار ہیں۔ سنئے! موضوع بحث بالکل مختصر ہوگا۔

"مرزا صاحب نبی تھے یا دجّال"

اگر اس موضوع پر آپکو بحث کرنا منظور نہ ہو تو اس موضوع پر ہوگی۔

"مرزا صاحب بھلے آدمی تھے؟"

شروط مباحثہ اور کیفیت مناظرہ وہی ہونگے۔ جو مرزا صاحب اور عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں تھے ہاں اوس سے زائد ایک شرط یہ ضرور ہوگی۔ کہ کوئی اہل علم دیانتدار منصف ضرور ہوگا۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ایک زمانہ پادری رجب علی اور منشی اندرمن مراد آبادی کو اپنا منصف مانا تھا۔ اس لئے اس کے جواب میں شبہ نہیں کیا قادیانی میدان میں آئینگے؟ آئندہ زمانہ اسکا جواب دیگا۔ انشاء اللہ۔

شبہ از سیالکوٹ

ایک صاحب حافظ اللہ دتہ ساکن برہانی کلاں ایک طویل فہرست سوالوں کی مجھ سے پوچھتے ہیں۔ ڈاکخانہ ضلع وغیرہ کچھ بھی مکتوب نہیں۔ نہ ڈاکخانہ کی مہر پڑھی جاتی ہے لہذا تعمیل متعذر دیگر یہ کہ اتنی طویل فہرست کے جوابوں کے لئے مجھے فرصت نہیں۔ یا تو ایسے اصحاب البلاغ المبین اردو اور فقہ محمدیہ وغیرہ کتابیں خرید لیں یا دفتر اہلحدیث سے بادخال فیس قریب دریافت کرلیا کریں والسلام (ابراہیم سیالکوٹی)

تکذیب المفترین

(نمبر ۵)

"ناظرین بھولے نہ ہونگے کہ اہل توحید کے الد الخصام (سخت ترین مخالف) اسوقت پنجاب میں حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی پارٹی اور انہی سے لگے بھگے لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک شخص ملا نظام الدین ملتانی ہیں جو بریلوی وغیرہ تصنیفات سے اعتراضات اخذ کرکے ادہر ادہر سے اناپ شناپ کچھ کچھ لکھا کرتا ہے۔ اس کی تردید میں سلسلہ اول ختم ہوچکا ہے۔ دوسرا سلسلہ ۱۸۔ اگست سے شروع ہوا تھا جو بوجہ سفر اور دیگر موانع کے ۸ ستمبر تک پہونچکر رک گیا۔ اس سلسلہ میں اس کا دوسرا اشتہار زیر نظر ہے جس میں اس نے اہلحدیث کے (بزعم خود) ۳۸ عقیدہ کفریہ لکھے ہیں۔ اون میں سے ۱۶۔ کا ذکر مع جواب ۸ ستمبر تک دیا گیا ہے۔ آج سترہویں سے شروع ہوتا ہے جو یہ ہے۔ (اڈیٹر)

عقیدہ نمبر ۱۷ جس برتن سے خنزیر پانی پی لے تو اسکا ایک بار دہونا کافی ہے۔ جلد اول طریقہ احمدیہ کلاں ص ۳۴ سطر ۳۔

جواب نمبر ۱۷ کتاب مذکور کی عبارت پہلے دیکھ لو پھر بتا ناکہ جھوٹ بولنا اور افترا کرنا کتنا جرم ہے سنو! مصنف فقہ محمدیہ کلاں لکھتے ہیں:۔

"خنزیر کا حکم مانند کتے کے ہے سب چیزوں میں یعنی اس کے جوٹھے کو بھی سات بار دھونا چاہیئے۔ یہی ہے مذہب ہمارا۔ (ص ۳۴ سطر ۱۔۲)

یہ اپنا مذہب بتا کر مصنف ممدوح لکھتے ہیں:۔

"اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ خنزیر کے جوٹھے کو سات بار دھونے کی حاجت نہیں بلکہ فقط ایک بار دھونا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے (تمہارے چچا) امام شافعی کا۔ اور یہی قوی ہے" (سطر ۳)

تم دہرم سے بتاؤ کہ مصنف مذکور نے سطر ۲ میں اپنا مذہب جو بتایا وہ تم نے لکھا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کو کھا گئے اور جو انہوں نے تمہارے چچا (امام شافعی) کا مذہب لکھا وہ تم نے مصنف کا بلکہ سارے اہلحدیث کا بنادیا۔ کیا ہی صداقت پسندی اور راست گوئی ہے؟

"کہو یہ کون دہرم ہے؟"

عقیدہ نمبر ۱۸ غلام محی الدین و عبدالصمد و احمد حسن و عبدالاحد یہ سب نام رکھنے شرک ہیں تقویۃ الایمان مطبوعہ افتخار دہلی معہ حاشیہ ص سطر ۳"

جواب نمبر ۱۸ اس بیان میں تم نے وہی اپنے پرانے طریق (کذب بیانی) سے کام لیا ہے۔ اس لئے ہم مولانا شہید (قدس سرہ العزیز) کی عبارت پہلے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ شہید ممدوح فرماتے ہیں اور کیا سچ فرماتے ہیں:۔

"سننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں اور اُن کی منتیں مانتے ہیں اور حاجت برآئی کے لئے انکی نذر و نیاز کرتے ہیں اور بلا کے ٹلنے کے لئے اپنے بیٹوں کو انکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین اور اُن کے جینے کے لئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے کوئی مشکل کے وقت دُہائی دیتا ہے۔ کوئی ایسی باتوں میں

کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔ غرضیکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں۔ سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیا اور اولیاء سے اور اماموں اور شہیدوں سے اور فرشتوں اور پریوں سے کر گذرتے ہیں اور دعوئے مسلمانی کئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ یہ منہ اور یہ دعوے" (صہ مطبع مجیدی کانپور ایضاً مطبع دبیر ہند امرتسر صہ)

اہلحدیث سبحان اللہ! کیا ہی خالص توحید کی تعلیم ہے۔ ملاجی! اگر تم خدا کو واقعی مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہو کہ اسکا ارشاد ہے۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

(جو لفظ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ محفوظ ہوجاتا ہے)

تو ایمان سے بتاؤ اس عبارت میں تمہارے دعوے کا ذکر ہے کہ عبد الصمد۔ احمد حسن۔ عبد الاحد نام رکھنے شرک ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور اس با برکت کتاب تقویۃ الایمان کا صفحہ ۳۰ پڑھو۔ جہاں پر مولانا شہید (رضی اللہ عنہ) لکھتے ہیں:۔

"اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ احب اسمائکم عبد اللہ وعبد الرحمٰن

(ترجمہ) مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تمہارے سب ناموں میں اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔

ف یعنی عبد اللہ کے معنے بندہ اللہ کا اور عبد الرحمٰن کے معنے بندہ رحمٰن کا۔ سو اسی میں داخل ہے عبد القدوس عبد الخالق خدا بخش۔ اللہ دیا۔ اللہ داد۔ غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو۔ کہ اور کسی کو نہیں بولتے"

اہلحدیث ملاجی! دیکھو اس عبارت میں عبد الصمد اور عبد الاحد نام رکھنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ کیا الاحد اور الصمد اللہ کے نام ہیں یا نہیں؟ پھر تم کس منہ سے کہتے اور کس قلم سے لکھتے ہو کہ شہید (قدس سرہ) نے عبد الصمد اور عبد الاحد نام رکھنے کو بھی شرک قرار دیا۔

او مفتری ظلام! خدا سے ڈر کہیں ایسا افترا کا اثر تیری دوسری آنکھ پر نہ پڑ جائے جس سے تو حقیقتاً آیت

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى

کا مصداق بن جائے۔

او مفتری حلاف! تو پیغمبر صادق مصدوق سید الانبیا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے نہیں ڈرتا۔ جو یہ ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

(یعنی جو کوئی اللہ کے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے۔ خدا اس کو اعلان جنگ دیتا ہے)

مولانا شہید فی سبیل اللہ جیسے ولی پہ افترا کر کے بغیر توبہ کے تیرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آہ! ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

(باقی باقی)

نوٹ ضربات المومنین بر ہفوات المومنین کا سلسلہ آئندہ روان ہوگا۔ انشاء اللہ

کتابت حدیث

سوال اور اس کا جواب

مکرمی حضرت مولوی صاحب۔ السلام علیکم۔ مہربانی کر کے مندرجہ ذیل استفسار اخبار اہلحدیث میں شائع کر کے مشکور فرماویں اور جس پرچہ میں اسکا جواب کسی صاحب کی طرف سے شائع ہو۔ وہ بندہ کو ارسال فرمائیے۔

مسلم میں یہ حدیث ابو سعیدؓ سے مروی ہے

لا تکتبوا عنی شیئا الا القرآن فمن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج و من کتب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

یعنی قرآن شریف کے سوا میری کلام میں سے کچھ نہ لکھا کرو۔ اگر کسی نے قرآن شریف کے سوا میری کلام میں سے کچھ لکھا ہو۔ تو اس کو مٹا دیوے اور زبانی میری باتیں کیا کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں کریگا"

اس حدیث کے صاف معنی یہ ہیں کہ رسول صلعم کی کلام کو قلمبند کرنا نہیں چاہئے۔ یہ حکم ہے تو پھر باوجود اس بات کے معلوم ہونے کے محدثین نے جو بعد میں احادیث رسول صلعم کو بڑی کوشش سے جمع کر کے کتابوں کی صورت میں تحریر کیا۔ اور شائع کیا۔ اس بدعت کو انہوں نے کیوں جائز رکھا۔ بینوا و توجروا۔ فقط۔

(مخلص ڈاکٹر امان اللہ۔ ایم بی (ہومیو) چمبرلین روڈ۔ لاہور)

جواب تورات۔ انجیل مروجہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکھنے والے اور جمع کرنیوالوں کو الفاظ الہامی اور روایات نبوی میں تمیز حاصل نہیں تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بایماء الہٰی یہ منظور تھا۔ کہ مسلمانوں کو الفاظ قرانیہ اور حدیثیہ میں تمیز سکھائی جائے اس لئے پہلے پہل الفاظ حدیث لکھنے سے مصلحتاً منع فرمایا تھا۔ لیکن جب صحابہ کرام کو یہ علم حاصل ہوگیا تو آخر میں لکھنے کی اجازت فرما دی چنانچہ صحیح بخاری میں چند احادیث اس مضمون کی ملتی ہیں جن پر امام بخاریؒ نے خاص عنوان "کتابۃ الحدیث" کا تجویز کیا ہے مختصر یہ ہے کہ

۱۲۹۰/۱۰۱

پہلا منع مصلحت پر مبنی تھا۔ اس سے بعد اجازت دیدی گئی۔ فالحمد للہ (اڈیٹر)

ضلع حصار میں تحریک اہلحدیث

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس ہفتہ کے پرچہ اہلحدیث میں سیر کشمیر کا مضمون پڑھکر سردار اہلحدیث کا نوٹ ایک حکم خیال کر کے مجھے اپنے ضلع کا حال لکھنا پڑا۔ جو ارسال خدمت ہے درج اخبار کر کے مشکور فرماویں۔

تقریباً چالیس سال پہلے ہمارے اس ضلع میں شاید کوئی قلیل ہی اہلحدیث ملتا ہوگا۔ بلکہ محقق حنفی بھی سوائے دو چار عالموں کے نہ تھے۔ ایک تو میرے جد امجد جناب مولوی جمال الدین صاحب مرحوم جو کہ بڑے پکے حنفی تھے۔ اور دوسرے مولوی نور محمد صاحب سوتری مصنف شہباز شریعت اور شاید ایک دو عالم اور ہوں۔ ان کے سوائے سب کے سب بدعتی تھے۔

ہمارے ارد گرد یعنے سرسہ کی تحصیل میں تو رسوم شرکیہ و بدعیہ (گانا باندھنا سہرا باندھنا جانٹی کاٹنا وغیرہ) قبر پر قرآن شریف کا پھیرنا۔ قبروں پہ توشہ لیجانا۔ ستر قدم واپس آکر کے دعا مانگنا تیجا چوتھا۔ چہلم۔ عرس ختم وغیرہ) کا نہایت زور شور تھا۔ میرے جد امجد مولوی جمال الدین صاحب کی وفات کے بعد ہمارے گاؤں کو بھی بدقسمتی نے آگھیرا۔ یعنی اُن بدعتی ملاؤں نے وہی مذہب پھیلا دیا اس وقت عین جاہلیت کا زمانہ تھا۔ میرے جد امجد صاحب میرے والد جناب مولوی محمد سلیمان صاحب کو صغر سنی و حالت طالبعلمی میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ میرے والد صاحب نے کچھ دن تو اسی مذہب (مقلد محقق حنفی) پر گذارے۔ پھر بوجہ صحبت حضرت مولانا حافظ محمد صاحب لکھوی و مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مذہب اہلحدیث اختیار کرلیا۔ اور رسوم شرکیہ کی بیخکنی شروع کر دی۔ اور مذہب اہلحدیث کی ترغیب دینے لگے۔ بس اب کیا تھا۔ سارا زمانہ دشمن ہوگیا۔ اسوقت مولوی صاحب کے دو تین یار تھے۔ ایک تو آپکے برادر حقیقی جناب مولوی علاؤ الدین صاحب جو کہ فن مناظرہ میں یکتا تھے۔ اور دو شخص اور تھے۔ آپ دونوں تینوں اشخاص طعن کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ یہ کوکے سکھ ہیں۔ کوئی کہتا تھا کہ لامذہب وغیر مقلد وہابی ہیں جب بتھانہ والوں کا دھمکی سے کام نہ نکلا تو موٹے موٹے عالموں کو بلانا شروع کیا تاکہ وہ ان سے مناظرہ کر کے ان کو دبا لیں اور عام لوگوں کے دل میں یہ خیال بالکل جا رہے کہ ہم حق پر ہیں۔ غرضیکہ آپکا بہت سے عالموں کیساتھ مناظرہ بھی ہوا۔ انجام یہ ہوا کہ مخالفوں نے تنگ آکر آپکو مسجد میں آنے جانے جمعہ جماعت وغیرہ سے روکدیا۔ آپنے اس زمانہ جوہڑوں اور تالابوں پہ نماز باجماعت پڑھنا شروع کیا۔ کچھ مدت یہی حال رہا نہ کوئی سلام کہنے والا نہ کوئی سوائے برا کہنے کے کلام کرتا تھا نہ کسی سے لین دین تھا۔ سچ ہے خداوند تعالیٰ اپنے دین کی مدد مخالفین سے بھی کروا دیتا ہے ہندو لوگ میرے والد صاحب کے بڑے معتقد تھے جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے مسلمانوں کو دھمکا کر خبردار انکو کسی قسم کی تکلیف مت دو مسلمان ڈر گئے۔ کیونکہ یہاں ہندوؤں کا بہت زور ہے۔ اب ڈر کے سبب نماز بھی آپکے پیچھے پڑھنے لگے اور اوپرے دل سے وعظ نصیحت بھی سننے لگے حضرت عمرؓ کی طرح جب غور سے سنا تو کلام ربانی نے اپنا جوہر دکھانا شروع کر دیا۔ اسکے بعد آپنے گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ آپکی بہت سی تصانیف ہیں مثلاً سراج الاسلام۔ زینت الاسلام جو کہ صغر سنی میں لکھی تھیں اور ایک چہل حدیث و قاعدہ جدیدہ نصائح لقمان حکیم لاہور میں چھپی تھی ایک رسالہ عجائب القرآن عجیبہ غریبہ بنارس میں مولانا ابوالقاسم صاحب نے چھپوایا۔ اور بہت کتابیں بوجہ قحط سالی ابتک نہیں چھپ سکیں۔

(الراقم خادم اہلحدیثاں محمد عبداللہ ابن مولوی محمد سلیمان صاحب خریدار اہلحدیث موضع روڑی ضلع حصار)

بقیہ مضمون از صفحہ ۹

سے حاصل کر کے کتابی صورت میں لانا شروع کیا اور فرمان خداوندی اذا جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا پر پورا پورا عمل کیا۔ ایسا کہ اس سے زیادہ متصور نہیں شکر اللہ سعیہم۔ حضرت کتب حدیث کے وسیع سلسلہ کو دیکھکر گھبرائیے نہیں اور اس میں رطب یابس کی آمیزش دیکھکر شک وشبہ کر کے بزدلی کو کام نہ فرمائیے۔ قدرت نے ہر کام میں یہی حکمت رکھی ہے طبابت کو لیجئے یا حرفت و صناعت کو سب میں یہی دہندہ ہے۔ اس دار الفساد میں کوئی چیز بغیر محنت مشقت کے نہیں مل سکتی۔ دنیا میں اگر کتب سیر و تواریخ کچھ قدر و وقعت رکھتی ہیں یا کسی کی بات پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ یا اس پہ کسی کام کا دارومدار رکھا جا سکتا ہے۔ تو کتب حدیث اول تحریر ہیں غرضیکہ قرآن مجید اور حدیث شریف کو وہی نسبت ہے جو متن اور شرح کو ہوتی ہے کہ سوائے تشریح اصل مطالب کے انکے لوازمات اور امثال و نظائر کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اس تقریر سے وہ اعتراض بھی اُٹھ جاتے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ بوقت ترکنے قرآن مجید کے احادیث کیوں نہیں پیش کی جاتی تھیں یا انکی بابت تاکید کیوں نہیں کیگئی۔ حضرت! منکر قرآن کے آگے تفسیر ابن جریر لئے پھرنا یا نماز روزہ کے فضائل بیان کرنا کونسی عقلمندی ہے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس شخص کو کچھ بھی علم حدیث سے بہرہ اندوز کیا گیا ہے وہ ہرگز اعتراض نہیں کرسکتا جو شخص کتب حدیث کے وسیع سلسلے سے گھبرائے اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر بطون اوسط عشر عشیر بھی نکالا جائے تو بھی ایک معتدبہ حصہ حدیث شریف کا محفوظ و مصئون دستیاب ہو سکتا ہے چنانچہ صحیح بخاری اسی قبیل سے ہے۔ یہی وجہ اسکو اصح الکتب بعد کتاب اللہ لقب ملنے کی ہے۔ ولله الحمد۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ از روئے نصوص قرآنیہ و حدیث شریف کے ہر شعبہ قرآنی کیساتھ شامل ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور جملہ مومنین سلفاً خلفاً کے حدیث شریف کو ضروری خیال کرتے اور اس کے حصول کیلئے اس قدر جدوجہد کرتے اور اسکے منکر کو گمراہ سمجھتے سے حدیث شریف کا بذریعہ وحی اور حجت ہونا اظہر من الشمس ثابت ہوتا ہے۔ ایمان سے [illegible] ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ (راقم راجی رحمت الہی عبدالرشید

حجیت حدیث

میرے خیال میں منکرین حدیث کے پاس انکار حدیث کے لیے تین ہی بڑی دلیلیں ہیں۔ (۱) یہ کہ قرآن مجید چونکہ مفصل اور مکمل اور محفوظ بہ حفاظت الٰہی ہے لہذا اسکو کسی خارجی تفسیر کی ضرورت نہیں (۲) یہ کہ حدیث چونکہ محفوظ بہ حفاظت الٰہی نہیں ہے لہذا وہ اس قابل نہیں کہ وہ لازمی طور پر قرآن کی تفسیر یا اس سے مستقل طور پر کوئی حکم ثابت ہو سکے (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ علم وحی الٰہی کے بغیر (جو قرآن مجید ہے) نہ تھا جسکو حدیث کی بنیاد سمجھا جائے۔ پس میں اسی کے متعلق مختصر طور پر کچھ عرض کرونگا۔ جواب سے پہلے میں بطور تمہید کے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جس سے سوال اور جواب کی حقیقت معلوم ہو سکے۔ سو جاننا چاہیے کہ یہ امر مسلم ہے کہ کوئی کلام خواہ کیسا ہی مفصل اور مکمل کیوں نہ ہو تاہم اس کے بعض حصے ذومعنین (دو معنے والے) ہوتے ہیں بعض جگہ ان کے متبادر معنے مراد لئے جاتے ہیں اور بعض جگہ بعید اختیار کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض کلمات ایسے آجاتے ہیں جو متعدد (کئی) معنے رکھتے ہیں کسی جگہ ان کے مشہور معنوں کا لحاظ ہوتا ہے کسی جگہ غیر مشہور کا۔ آیت قرآنی ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ الآیۃ (پارہ ۳ سورہ آل عمران) میں اسی اصول کی طرف اشارہ ہے ایسے ہی متکلم (کلام کرنیوالا) اور مخاطب بالمشافہ (روبرو سننے والا) کے تعلق اور نسبت کا لحاظ بھی ضرور ہوتا ہے جو حظ اور فہم (سمجھ) کلام سے مخاطب بالمشافہ کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور جو قرائن اور رموز ونکات اور سیاق سباق اس کو معلوم ہوتے ہیں وہ دوسروں کو نہیں ہوتے بالخصوص جبکہ وہ متکلم کا برگزیدہ اور محبوب اور اعلیٰ درجہ کا عقیل و فہیم ہو اور جبکہ کلام ہی اسی غرض سے کی جائے کہ وہ اوروں کو سنائے اور سمجھائے۔ اور اسپر عمل کر لے میں نمونہ ہو جو تصرف اس کلام میں وہ کریگا وہ ہمیشہ مقدم ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ باوجود مخاطب اول اور عرب العرباء اور اپنے زمانہ کے حالات ماضیہ اور حاضرہ سے واقف ہونے کے ادنیٰ ادنیٰ مطالب قرآنی کے سمجھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس تمہید کو ذہن نشین کرنے کے بعد دیکھنا چاہیے کہ آیا قرآن مجید اور حدیث شریف اور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی آپس میں یہی نسبت ہے یا کچھ اور۔ سو نصوص اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف نصیحت کو اس لئے اتارا کہ جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے تو ان کو واضح طور پر سمجھاوے تاکہ وہ فکر کریں۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چال چلن میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔"

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (ترجمہ) جو کچھ رسول تمہیں دے اس کو لیلو اور جس سے منع کرے باز آجاؤ)

مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ (ترجمہ) مومن مرد، عورت کی یہ شان نہیں کہ جب اللہ رسول کسی کام کی نسبت فیصلہ کریں تو اپنے اختیار سے کچھ کریں۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (ترجمہ) جس نے رسول کی متابعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی متابعت کی (کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنی دین اور رضا کی تعلیم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ ٹھیرایا ہے) اور اسی قسم کی دیگر آیات اس نسبت کو بخوبی روشن کرتی ہیں۔ بلکہ پچھلی چاروں آیتیں حدیث سے بالاستقلال احکام کے ثابت ہونے پر بھی اظہر من الشمس دلالت کرتی ہیں۔ اس کے بعد دیکھنا چاہیے کہ حدیث کیا چیز ہے۔ (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو کس نظر سے دیکھتے تھے) اس سے میری مراد وہ نہیں جو اصول حدیث میں مذکور ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال اور تقاریر کا نام ہے۔ بلکہ اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ حدیث شریف میں کن چیزوں کا بیان ہے۔ سو جہانتک میرا ناقص علم کام کرتا ہے۔ اور ہر حدیث خوان پر واضح ہے کہ حدیث میں یا تو اطلاقات قرآنی کی تقیید ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں مطلق الفاظ صوم وصلوٰۃ رکوع سجود اور حج زکوٰۃ وغیرہ کے مذکور ہیں۔ یا ان کے بعض ارکان ولوازمات کا ذکر ہے (وہ بھی غیر مسلسل اور غیر مرتب جنکا سمجھنا ہر کہ ومہ کا کام نہیں ہے) جن کو حدیث شریف میں ایک خاص قسم کے صوم وصلوٰۃ رکوع وسجود میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً نمازوں کی رکعات کی تعداد قومہ جلسہ قرأت وغیرہ اسی طرح روزہ کے ارکان لوازمات مفسدات اور فضائل علیٰ ہذا القیاس زکوٰۃ کیلئے نصابات مخصوصہ اور اقسام میوجات وحبوب و حیوانات جو زکوٰۃ میں لئے جاویں یا نہ لئے جاویں اسی طرح حج کو خیال فرمایئے کہ اس کے متعلق بھی بہت سی تفریعات کی گئی ہیں۔ اسی طرح منہیات قرآنیہ کی تفصیل اور نظائر و امثال اور بعض حالتوں میں ان کا درست ہونا مثلاً مردار کے چمڑے کا دباغت سے پاک ہونا یا حدیث میں بعض مقید چیزوں کا اطلاق ہے۔ مثلاً قصر صلوٰۃ سفر کو قرآن مجید میں بخوف فتنۂ کفار مقید کیا گیا ہے۔ جسکو حدیث شریف میں قید اتفاقی سمجھکر مطلق قرار دیا گیا ہے یا بعض عام احکام کی تخصیص ہے۔ جیسے آیت اذا قرئ القرآن کی حدیث فاتحہ خلف الامام سے (یہ بوجہ خیال میں آنے مثال کے بطور نظیر پیش کیا گیا ہے) یا غیر موقت اشیاء کی توقیت مثلاً

دلیل الفرقان - اہل قرآن کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا کافی جواب قیمت ۳ر منیجر

اوقات حج اور قربانی یا غیر محدود کی تحدید مثلاً قرآن مجید میں قربانی کے جانوروں کی نسبت ان کے سن و سال کی بابت کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جسکو حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے۔ اس قسم کے اور تصرفات بھی ہیں جو سب کے سب قرآن مجید کے خادم اور مبین ہیں جن میں سے اکثر ایسے ہیں جو قیاس اور استنباط سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور جن کا ہونا از بس ضروری ہے۔ ایسا ضروری کہ ملا چکڑالوی اور دیگر منکرین حدیث بھی عملی طور پر اس کے قائل نہیں۔ باینہمہ قرآن مجید کو ہم بھی مفصل سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں جیسا کہ منکرین حدیث، بلکہ ایسا کہ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو قرآن مجید میں تفصیلا لکل شئی کہا گیا ہے حالانکہ آپکی زندگی کے ان چند واقعات کے سوا جو ناظرین اور سامعین کی عبرت اور نصیحت کے باعث ہوں۔ باقی سب نظر انداز کئے گئے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح قرآن مجید میں اصولی طور پر اعتقادات، عبادات، معاملات، حشر نشر، وغیرہ، غرضیکہ تمام ضروریات انسانی دینی اور دنیوی کا ذکر ہے۔ اس تقریر سے نہ قرآنی تفصیل میں کچھ فرق آتا ہے نہ حدیث شریف کے انکار کی گنجائش ہے۔ جو شخص قرآن مجید کو بغور و ایمان پڑھیگا وہ ضرور اس نتیجہ پر پہونچ جائیگا انشاء اللہ۔ نیز حدیث شریف میں پچھلے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہے اور آئندہ زمانہ کے لئے بہت سی طویل طویل پیشگوئیاں اور قبر اور حشر و نشر بہشت دوزخ کی نسبت تفاصیل ہیں۔ اور اعمال نیک و بد کی بابت جزا و سزا و حدود کا ذکر ہے۔ جنکا تعلق قیاس اور اجتہاد سے مطلقاً نہیں ہے۔ یہ واضح دلیل اس امر کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ضرور کوئی نہ کوئی ذریعہ علم بغیر وحی قرآنی کے تھا۔ اگر یہ اعتقاد نہ کیا جائے تو معاذ اللہ جو دھبہ ذات نبوی پر اور خود قرآن مجید پر لگتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس کے بعد ہمیں دیکھنا چاہئیے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث شریف کو کس نظر سے دیکھتے تھے اسلئے میں دو تین حدیثیں پیش کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ سنئے!

حدیث اول عن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یأبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشئ من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشئ من رائی فانما انا بشر رواہ مسلم مشکوۃ صـ ۲۰ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی۔

(ترجمہ) رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ جب نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگ کھجیاں پیوند کر رہے تھے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضور ہم لوگ ہمیشہ یہی کام کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ پس وہ اس سال پھل کم لائیں۔ جب لوگوں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہوں (جس سے غلطی کا امکان ہے) جب میں تم کو کسی دینی کام کی نسبت حکم کروں تو اس کو پکڑو (کیونکہ میں دینی کام میں اپنی رائے سے نہیں کہتا بلکہ بایمائے الہی) اور جب اپنے قیاس سے کچھ کہوں تو (تم مختار ہو) کیونکہ میں بھی آدمی ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے (مشکوۃ صـ ۲۰)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دینی امور میں اپنی رائے و قیاس سے نہیں کہتے تھے اسی لئے امت پر اس کا ماننا واجب تھا۔

(دوسری حدیث) عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن و مثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الحدیث۔ رواہ ابوداؤد والدارمی نحوہ وابن ماجۃ الی قولہ حرم اللہ (مشکوۃ صـ)

(ترجمہ) مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آگاہ ہو جاؤ اس بات سے کہ میں قرآن مجید کے ساتھ اس جیسی اور چیز بھی دیا گیا ہوں (یعنی قرآن مجید کے امثال اور نظائر اور لوازمات کی بابت مجھے اور ذریعہ سے بھی مطلع کیا جاتا ہے) خبردار قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنے تخت پر بیٹھکر کہیگا کہ صرف قرآن ہی کو پکڑو اس میں جو حلال ہے۔ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ہے اسی کو حرام سمجھو اور تم لوگ یقیناً سمجھو کہ رسول خدا کا حرام کیا ہوا ایسا ہی ہے جیسا خدا کا حرام کیا ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ علم بغیر وحی قرآنی کے نہ تھا تو کس بنا پر آپ حدیث شریف کو ایسا ضروری اور واجب العمل جانتے تھے۔ اور منکر حدیث کو ایسے برے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔

(تیسری حدیث) عن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ رواہ فی الموطا (مشکوۃ صـ)

(ترجمہ) امام مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کتاب الہی اور سنت رسول خدا دونوں چیزیں ایسی چھوڑ چلا ہوں کہ جب تک تم اسکو پکڑے رہوگے کبھی گمراہ نہ ہوگے اس حدیث میں سوائے حدیث کے ضروری ہونے کی اس اعتراض کا بھی کافی جواب ہے۔ جو حدیث کو اسی زمانہ کے ساتھ مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھنا چاہیئے کہ کس پابندی کے ساتھ وہ حدیث نبوی پر کاربند تھے اور منکر حدیث کو کس بری نگاہ سے دیکھتے تھے کہ ایک ہی حدیث نبوی کے آگے چون و چرا کرنیکی وجہ سے اپنے حقیقی بیٹے سے تمام عمر بھر کلام کرنا بھی روا نہ رکھتے تھے۔ غور سے سنئے! عن مجاھد

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ۔۳ر پیسہ

عن عبد اللہ بن عمران النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اهله ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعهن فقال عبد اللہ احدثك عن رسول وتقول هذا قال فما كلمه عبد اللہ حتى مات رواہ احمد (مشکوٰۃ ص۹۶ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

(ترجمہ) مجاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر والوں کو مسجدوں سے نہ روکے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہ کے ایک بیٹے نے کہا کہ ہم تو ضرور منع کرینگے۔ تو حضرت عبد اللہ خفا ہو کر فرمانے لگے کہ میں تو تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو (مجاہد کہتے ہیں کہ) اس کے بعد جبتک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیتے رہے۔ اپنے اس بیٹے سے کلام بھی نہیں کی۔"

کیوں نہ ہو جبکہ نص قرآنی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم۔ رسول اللہ کی بے فرمانی کرنیوالوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اُن کو آزمائش یا دردناک عذاب پہونچے جیسی سخت دہمکیاں ان کے گوش گذار ہو چکی تھیں اس کے ساتھ ان حدیثوں کا خیال بھی فرما لینا چاہیئے۔ جن میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تارک سنت پر تہدید فرمائی ہے۔ اور خلاف سنت کام کرنے والے کو بمنزلہ تارک سمجھا گیا ہے۔ اسکے بعد مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی حفاظت کے بارہ میں کلام کروں اور حدیث کے محفوظ بحفاظت الٰہی ہونے کو ثابت کروں۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہر کلام کی حفاظت دو وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک لفظی دوسری معنوی، لفظی حفاظت تو متکلم کے کلام کو بعینہ یاد کرنے یا لکھنے سے ہو سکتی ہے۔ اور معنوی متکلم کے حسب منشاء تفسیر کرنے سے غور سے دیکھا جائے تو لفظی حفاظت فرع ہے اور معنوی اصلی ٹھیک یہی نسبت قرآن مجید اور حدیث کو ہے۔ اور قرآن مجید کے غیر مسلسل اور متفرق طور پر اُترنے سے علاوہ اور حکمتوں کے ایک یہ بھی حکمت ہے کہ تفسیر بھی ساتھ ساتھ ہوتی جائے۔ نیز ہر ایک کام میں (جس میں سے قرآن مجید بھی مستثنا نہیں ہے) اختلاف کا ہونا لازمی اور مسلم امر ہے بلکہ موافق منشاء الٰہی جس کے دور کرنے یا کم کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی منتہائے بحث چاہیئے۔ اس لحاظ سے بھی حدیث نبوی ان وجوہ سے جو ہم نے تمہید میں بیان کی ہیں سب سے مقدم ہے۔ خدانخواستہ اگر حدیث نبوی نہ ہوتی۔ تو جو حفاظت قرآن مجید کی ہوتی۔ وہ سب کوئی دیکھ لیتا۔ ذرا غنیہ جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھئے کہ جن لوگوں نے حدیث شریف سے علیحدگی اختیار کی وہ کہاں تک قرآن مجید سے مستفید ہوئے یہانتک کہ آپ کے ہمدوش مرزائی ختم نبوت جیسے مسلم انام مسئلہ میں (باوجود تصریحات نبویہ کے) طرح طرح کی تاویلات کر کے مسند نبوت پر تکیہ زن ہیں اگر حدیث نبوی نہ ہوتی تو آجتک جھوٹے نبیوں کی بیشمار تعداد ہوتی۔ اسیطرح حرمت خمر بھی اسلام میں اہم مسئلہ ہے۔ اس میں بھی اگر تفسیر نبوی نہ ہوتی تو جس زور وشور سے اسلامی دنیا میں شراب کا استعمال ہوتا وہ محتاج بیان نہیں ہے (ان باتوں پر جو اعتراض ہوگا اس کا جواب پھر دیا جائیگا انشاء اللہ) کیا امام اعظم جیسے مجتہد کے پاس قرآن نہیں تھا۔ اور وہ کیا چیز ہے۔ جسکی وجہ سے امام صاحب کا قول متروک اور امام محمد کا مفتے بہ ہے (یہی حدیث نبوی) اسی طرح باقی مسائل نماز وروزہ حج زکوٰۃ نکاح وطلاق وخلع وربوا وغیرہ خیال فرمائیے۔ کیا ہر شخص ان مسائل کو قرآن مجید سے ایسا ہی سمجھیگا۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے؟ کیا جو کیفیت نماز وغیرہ کی ملا چکڑالوی نے بیان کی ہر شخص اسی طرح سمجھتا ہے؟ تو پھر اس اختلاف کے دور کرنے کے لئے منتہا بحث کیا چیز ہوگی (اور صحابہ اور دیگر سلف صالحین کس کو منتہائے بحث جانتے تھے) ایمان سے کہنا۔ جب قرآن مجید کی معنوی (بلکہ لفظی بھی) حفاظت کے لئے حدیث شریف کا سب سے مقدم اور ازبس ضروری ہونا ثابت ہوگیا۔ تو اس کی حفاظت کا وعدہ بھی اسی وعدہ کی ضمن میں آگیا جو قرآن مجید کیلئے کیا گیا ہے۔ فافہم فانہ دقیق۔ اور اس بات کا جواب کہ جب قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے حدیث نبوی جیسے لمبے بکھیڑے کی ضرورت ہے اور قرآن مجید نے مفصل طور پر اپنی پسندیدہ تفسیر خود ہی نہیں فرمائی تو مفصل اور مکمل اور محفوظ کیسے ہوا اور کیا یہ بات خدا پر دشوار تھی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات بالکل اس کے مشابہ ہے۔ جیسے کوئی روزی کمانے کے اسباب کی وسعت پر نظر کر کے کہے کہ خدا رزاق کاہے کا ہے جب ہم ایسی ایسی تکلیفیں اٹھا کر روزی کھاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے سیبویہ ابن حاجب اخفش وغیرہم کے دفاتر کی ورق گردانی کرنے اور دردسری اٹھانے کو تو بکھیڑا نہ سمجھا جائے اور نہ اس سے تفصیل قرآنی میں فرق آئے۔ کیا یہی اعتراض صرف ونحو معانی بیان وغیرہ علوم سیکھنے والے پر نہیں ہو سکتا جن الفاظ سے آپ اس معترض کو یاد کرینگے اسی سے ہم منکر حدیث کو یاد کرینگے (اس مثال کے عدم انطباق پر جو اعتراض ہوگا اسکا جواب پھر دیا جائیگا انشاء اللہ) اور اس اعتراض کا جواب کہ جب حدیث حجت شرعی اور موجب رضائے الٰہی ہے تو کیوں اسکی حفاظت کا معقول بند وبست نہیں کیا گیا۔ جواب کیا گیا۔ مہربان من! ہر ایک چیز کی حفاظت اپنے اپنے طور پر ہوا کرتی ہے۔ حدیث شریف چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال اقوال اور تقاریر کا نام ہے۔ جو مختلف اوقات میں طویل سلسلے میں ظہور میں آتے رہے اور ان کے دیکھنے سننے والے سارے کے سارے لکھے پڑھے نہ تھے۔ اور نہ ہی حدیث شریف کیلئے محدود الفاظ تھے (بلکہ ہو بھی نہیں سکتے تھے) جو لکھے جاتے۔ ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ بحکم قرآنی تعلیم کا نمونہ تھے۔ لہذا آپ کے اقوال افعال جس جس کے پاس جسقدر پہونچے لکھے سے زیادہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور بعض بعض کے پاس کسی قدر لکھے ہوئے بھی تھے بعد میں جب زمانہ دور ہوتا گیا اور ہر قسم کے لوگ پیدا ہونے لگے تو دور اندیش اور خیرخواہان دین نے اسے مختلف شعبوں

لیکن کتب حدیث کو ایک بے سود دفتر قرار دیا جائے اور انکو ممد قرآن سمجھنے سے تفصیل قرآنی میں فرق آئے

(باقی مضمون ص۱۴ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

فتاوے

تصحیح فتوی نمبر ۱۹۴ و ۱۹۶ کی بابت مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اطلاع دیتے ہیں کہ چمڑہ قربانی کو خود استعمال کرنے کی اجازت مسند احمد میں آئی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

استمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا۔ یعنی قربانی کے چمڑوں سے خود فائدہ اٹھایا کرو اونکو بیچا نہ کرو۔ اور گائے سالم یا اوس کے حصص کا جواز عقیقہ میں طبرانی کی روائت سے ثابت ہے جسکی بابت فتح الباری میں ہے:۔

والجمہور علے اجزاء البقر والابل فی العقیقۃ و نُبِّح البدنۃ والبقرۃ کشاۃ۔ یعنی گائے اور اونٹ سالم یا قربانی کی طرح اسکے حصے بھی عقیقہ میں جائز ہیں۔

س نمبر ۲۰۷۔ یہاں کا ایک بڑا عالم ملا کہتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ درود شریف ایک جگہ بیٹھکے پڑھنا چاہیے اگر کوئی چلتے پھرتے پڑھیگا تو اسکو وجع مفاصل کی بیماری ہو جاویگی کیا جناب نے کوئی ایسی حدیث دیکھی ہے؟ اس کا جواب اخبار میں چھاپ دیں۔ (عبد الحی ازکوہاٹ)

ج نمبر ۲۰۷۔ یہ حدیث نبوی کوئی نہیں۔ تاوقتیکہ حدیث ثابت نہ ہو درود شریف پڑھنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔ قرآنی حکم عام ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ۔ یعنی کھڑے۔ بیٹھے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کیا کرو۔

یہ حکم درود شریف کو بھی شامل ہے تاوقتیکہ نص صریح سے اسکی تخصیص ثابت نہو۔ ۳ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۰۸۔ ایک شخص نے تین طلاقیں دیدیں۔ اوس کے بعد حسب فتوی ایک عالم اہلحدیث کے رجوع کر لیا کیا یہ رجوع جائز ہے۔ (سلطان احمد کانپور)

ج نمبر ۲۰۸۔ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول کے زمانہ میں بالاتفاق ایک دفعہ کی تین طلاقیں ایک ہوتی تھی یعنی رجعی اسلئے تا اختتام عدت رجوع جائز ہے۔ اللہ اعلم۔ ۱ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۰۹۔ اس اطراف کے سوداگران ہر روز سات آٹھ کوس بازار کو جاتے ہیں اور ہر روز کا معمول ہے کہ نماز ظہر (فرصت ہے یا نہیں) بوقت عصر قضا کرتے ہیں۔ رات کو گھر چلے آتے ہیں۔ لہذا ایسا کرنا چاہیے یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مسافرت میں ایسا کرنا جائز ہے۔ (محمد عمر از جھمپا ضلع سنگھ بھوم)

ج نمبر ۲۰۹۔ یہ شخص مسافر ہے اور سفر میں بوقت ضرورت ظہر اور عصر جمع کرکے پڑھ لینی جائز ہے۔

س نمبر ۲۱۰۔ کوئی شخص نیچا جگہ پر قرآن مجید پڑھتا ہو اور اس جگہ چارپائی یا کرسی بچھا ہوا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس چارپائی یا کرسی پر بیٹھ سکتا ہے یا نہیں (حالانکہ اس کے دل پر قرآن شریف کی بے ادبی کی نیت نہ ہو) "

ج نمبر ۲۱۰۔ اس میں شک نہیں کہ بے ادبی بری نیت سے ہوتی ہے تاہم بے نیت بھی اونچی بیٹھنا اچھا نہیں۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔

س نمبر ۲۱۱۔ اس اطراف کے بعض تاجران جمعہ کے روز بازار چلے جاتے تھے اور جمعہ ترک کر دیتے تھے۔ اس وجہ سے کل تاجران آپس میں پابندی کئے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن بازار جائیگا۔ فی جمعہ ایک روپیہ جرمانہ کیا جائیگا ایک شخص عذر کرتا ہے کہ ہم جمعہ کے دو روز قبل فلاں جگہ اپنے کام کے لئے جایا کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ میری وجہ سے جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں ورنہ ترک کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کوئی خطبہ پڑھنے نہیں جانتا ہے مگر عذر شخص مذکور کا مسموع نہیں ہوا۔ ایسی پابندی از روئے شرع کیسی ہے؟ (عبد الجبار چھپوا)

ج نمبر ۲۱۱۔ شخص مذکور اگر سچا ہے تو اس کی حاضری معاف کر دینی چاہیے۔ انما الاعمال بالنیات۔ ۳ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۱۲۔ آجکل جو کچھ تکالیف اہل اسلام پر آرہی ہیں اسکے لئے اور جو فتوحات ہوئی ہیں اسکے لئے خاص وقت میں دعا مانگنا چاہیے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو اس کے لئے حدیث شریف میں کہاں حکم ہے۔ کیا بعد نماز عشا دعا کرنا چاہیے۔ اگر کریں تو کسطرح کیا ایک جماعت کو ساتھ لے کر امام دعا کریں۔ سارے لوگ پیچھے سے آمین کہیں (خریدار نمبر ۲۲۱۴)

ج نمبر ۲۱۲۔ حدیث شریف میں ہے تری المومنین فی توادھم وتراحمھم کمثل جسد واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ الحدیث۔ یعنی مسلمان اپنی محبت اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہیں اگر اسکی آنکھ دکھتی ہے تو سارا دکھتا ہے۔ پیر دکھتا ہے تو سارا دکھتا ہے۔

نیز فرمایا ھم ید علی من سواھم۔ یعنی مسلمان غیروں کے سامنے ایک ہاتھ کی طرح ہو جانے چاہییں۔

یہ حدیثیں اور اس قسم کی اور بہت سی حدیثیں بتا رہی ہیں کہ ہم کو ساری دنیا کے مسلمانوں کے رنج و خوشی میں شریک ہونا چاہیے۔ اس لئے ترکی شکستوں اور فتوحات کے موقع پر دعا کرنا ان احادیث کے ماتحت جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ ہر نماز کے وقت میں دعا کریں یا اخیر رکعت کے رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھیں جس میں تمام دنیا کے مسلمانوں خصوصاً برسر جنگ مسلمانوں کی بہتری اور فتوحات کی دعا مانگیں۔ تاکہ اس فرض سے جو احادیث مذکورہ سے ہمپر عائد ہے ہم سبکدوش ہو سکیں۔

ملکی مطلع

آخر الحیل سیف

عرب میں ایک مثل مشہور ہے جسکے الفاظ عنوان میں درج ہیں۔ ان کا ترجمہ ہے کہ سب تدبیروں سے آخری تدبیر اور فیصلہ تلوار کا فیصلہ ہے۔ اسکی صداقت ہر زمانہ میں پائی گئی۔ خاصکر اس گئے گذرے زمانہ میں تو اسکی صداقت ایسی نمایاں ہوئی کہ کیا کہئے ابھی کل کا واقعہ ہے کہ غازی مصطفی کمال پاشا (ترکی افسر) کو ہمارے وزیر اعظم خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے کہ یہ ہمارے خطاب کے لائق نہیں۔ ایک معمولی جرنیل ہے وہ بھی باغی۔ آج وہی کمال پاشا ہے کہ دول متحدہ اوس سے درخواست کرتی ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھکر صلح پر گفتگو کیجئے۔ کمال پاشا اس کے جواب میں اپنی شرائط پیش کر کے منواتا ہے۔ جس پر ایک غیر مسلم ہندو اخبار کا فقرہ کیسا چسپاں ہوتا ہے جو لکھتا ہے:۔

> اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کمال پاشا کی فتوحات سے پیشتر کم از کم برطانیہ کے نزدیک اس قسم کی شرائط کا خیال دل میں لانا دیوانگی کی علامت تھا۔ (بندے ماترم ۵- اکتوبر)

ہندوستان وغیرہ ممالک کی مسلم رعایا نے کس قدر درخواستوں پر درخواستیں دیں۔ وفد پر وفد بھیجے جس نے نیچے سے لیکر اوپر تک سب عہدہ دار افسروں سے باتیں کیں۔ اپنی خدمات بتائیں اور گذارشات پیش کیں مگر جواب یہی ملتا رہا کہ برٹش گورنمنٹ اکیلی کچھ نہیں کر سکتی جب تک دوسری سلطنتیں اسکے ساتھ متفق نہوں۔ خدا کی شان۔ واہ رے خدا تیری حکمت تو ہی جانتا ہے۔ خدا کی مشیت میں تھا کہ برطانیہ کے اس جواب کا پردہ بھی فاش کیا جائے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ مسلمانوں کی ناراضگی بے وجہ ہے۔ آخر اوس حکمت الٰہیہ کا ظہور یوں ہوا کہ دول متحدہ کے دو بڑے ارکان فرانس اور اٹلی نے تو ترکوں کی مزاحمت سے صاف لفظوں میں انکار کر دیا جسکا عملی ثبوت یوں دیا کہ قسطنطنیہ اور درہ دانیال وغیرہ سے اپنی فوجیں ہٹا کر ترکوں کے لئے راستہ خالی کر دیا اور صاف کہدیا کہ ہم ترکوں کی جدید جنگ میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اس موقع پر برٹش حکومت پر دو فرض عائد ہوتے تھے (۱) ایک یہ کہ بلحاظ قواعد مجلس اقوام کثرت رائے پر عمل کر کے خود بھی پیچھے ہٹ جاتی (۲) دوم یہ کہ اپنی وفادار مسلم رعایا سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم مجلس اقوام میں اپنی مسلم رعایا کی قائم مقامی کرینگے اس وعدہ کا ایفا کرتی کہ ارکان دول جب الگ ہو گئے تھے تو مسلم رعایا پر احسان کرنے کا اچھا موقع تھا فوراً خود بھی پیچھے ہٹ جاتی لیکن ہوا کیا یہ کہ ترکوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ کس نے؟ صرف برطانیہ نے جسکی مسلم رعایا ان وفادار جانباز مسلم رعایا دنیا کی سب سلطنتوں کی مسلم رعایا سے زیادہ ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ برطانیہ اپنی باوفا مسلم رعایا کی دل نوازی کر کے ترکوں کو فنا کرنے پر نہ تل جاتی تو آج ایک غیر مسلم اخبار کو بھی یہ کہنے کا موقع نہ ملتا جو کہتا ہے:۔

> برطانیہ جس بات کو اپنی پیاری ہندوستانی رعایا کی درخواستوں پر ترکوں کا اس قدر محبت اور بہی خواہ ہونے کے باوجود منظور کرنے پر تیار نہیں تھا اسے کمال پاشا کی فوجی طاقت اور جنگی قابلیت نہایت آسانی سے منظور کرا سکتی ہے (بندے ماترم)

بالکل سچ ہے۔ آج ترکوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ ہمارے ساتھ بیٹھکر صلح کی بابت گفتگو کرو۔ وہ کہتے ہیں ہمارے علاقہ میں آؤ وہاں جانا منظور۔ وہ کہتے ہیں گفتگوئے صلح سے پہلے ہمارے ممالک تھریس وغیرہ کو یونان سے خالی کرا کر ہمارا قبضہ کرا دو۔ جواب ملتا ہے تمہارا حق مسلم۔ ابھی خالی کرایا جاتا ہے مگر آہستہ آہستہ پہلے یونانیوں کو نکالدیا جائیگا پھر آہستہ آہستہ آپ کا قبضہ کرایا جائیگا آپ ذرہ صبر کریں۔ اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ ہم دول متحدہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ تھریس وغیرہ یونان کے پاس رہیگا۔ ہمارے فیصلہ کو توڑنے یا نظر ثانی کرنیوالا کون؟ ترکوں کو کہا جاتا ہے دیکھو جی یونان سے تو تمہاری لڑائی ہوئی۔ اوس کا علاقہ فتح کر کے اوس میں داخل ہونے کا تو تم کو حق حاصل ہے مگر غیر جانبدار علاقہ (غالباً وہ علاقہ جو ترکی ممالک سے انگریزی قبضہ میں آیا ہوا ہے) میں مت آؤ۔ ترک کہتے ہیں۔ غیر جانبدار علاقہ کا ہم کو علم نہیں وہ کونسا ہے۔ علاقہ تو سب ایک ہی ہے جو ہمارا ملک ہے دگر ہیچ۔ بات بھی معقول ہے۔ جانبدار یا غیر جانبدار یہ تقسیم تو معاہدہ سیورے پر مبنی ہے۔ ترکوں نے معاہدہ سیورے کو ابتدا ہی سے نہیں مانا بلکہ وہ علی الاعلان یہی کہتے رہے کہ ہم اس کے پرزے پرزے کر کے چھوڑینگے پھر اوس پر بنا کر کے جانبدار یا غیر جانبدار علاقہ کیا۔

یہاں تک مضمون لکھا گیا تھا کہ خبر آئی کہ حالت نازک ہو گئی ہے۔ اللہ انجام بخیر کرے۔

* * *

فساد ملتان میں قرن اول کی مثال

خدا کی قدرت ہے کہ ہر خیر میں شر ہوا اور ہر شر میں خیر ہوتی ہے۔ فساد ملتان میں جہاں بہت سی شر ہوئی ایک خیر کا نمونہ بھی نظر آیا۔

مسلمانوں کے قرن اول (زمانہ رسالت) میں یہ دستور تھا کہ مہاجرین جب مدینہ شریف میں آتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو انصار میں بطور مہمانوں کے تقسیم کر دیتے۔ ایک ایک

ایک غریب انصاری کے حصہ میں بھی مہمان گئے تو گھر میں آکر بیوی سے پوچھتا ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ اوس نیک بخت نے کہا ہے مگر اپنے اور اپنے بچوں جتنا۔ اوس بھلے آدمی نے کہا اچھی خیر ہے۔ بچوں کو بھی سُلا دینا اور کھانا مہمانوں کو دیدینا۔ اوس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو حضور نے فرمایا تمہارے اس کام کا ذکر خیر فرشتوں میں ہو رہا تھا۔ اس پر کسی شاعر نے طبقہ اول کے مسلمانوں کے حق میں کہا ہے ؎

آپ سو رہتے تھے مہمان کی خاطر بھوکے
بلکہ بچوں کو بھی فاقوں سے سلا رکھتے تھے

ملتان کے واقعات کے بیان میں پنڈت مدن موہن مالوی جی نے کئی ایک لیکچروں میں بیان کیا کہ بھائیو! ملتان کے واقعات فساد سنکر تو آپ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ ذرہ ایک دو واقعات دل خوش کن بھی سنئے ایک مسلمان جولاہی غریب عورت کے گھر میں قریب چالیس کے ہندو استریاں معہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے جا گھسیں۔ اوس غریب نے اونکو اپنے ہاں چھپایا اور جتنا کچھ تھوڑا سا آٹا اوسکے گھر میں تھا وہ سب گوندھ کر اُن کو روٹی کھلائی اور آپ اور اس کے متعلقین سب بھوکے رہے۔ یہ سنکر سب کو حیرت ہوتی تھی۔ مگر مجھے وہ حدیث یاد آتی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری امت بارش کی طرح ہے جسکی بابت نہیں کہہ سکتے کہ اول کا قطرہ مفید تر ہے یا پچھلا۔ مطلب یہ ہے کہ صلاحیت کسی خاص طبقہ پر ختم نہیں ہو گئی بلکہ ہر زمانہ میں کم و بیش پائی جائیگی گو یہ صحیح ہے کہ کثرت و قلت کا فرق ہوگا الحمد للہ کہ فساد ملتان نے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں میں طبقہ اول کے کل اوصاف فنا نہیں ہو گئے بلکہ کہیں کہیں خال خال نظر آتے ہیں۔ لہ الحمد

زائرین حجاز کیلئے عام ہدایات

(۱) زائرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ سب سے مناسب یہ ہے ہندوستان سے جانے سے قبل راہداری کا پروانہ لے لیں جو بغیر کسی فیس کے ہندوستان کے مقامی حکام سے مل سکتے ہیں۔ یہ ہر طرح مناسب ہے کہ زائرین اپنے اپنے ضلع کے حاکم یا سب ڈویزنل افسر سے اور ہندوستانی ریاستوں کے باشندے پولیٹیکل افسران سے راہداری کے پروانے حاصل کریں۔

(۲) عازمان زیارت کو چاہیئے کہ اگر انہیں کچھ معلوم کرنا ہے تو براہ راست محافظ حجاج بمبئی سے دریافت کریں اور حجاز سے واپس آئے ہوئے غیر ذمہ وار اشخاص کی مشہور کی ہوئی خبروں پر یقین نہ کریں۔

(۳) یہ بھی مناسب ہے کہ زائرین کو چاہیئے کہ بمبئی کو اپنے گھروں سے روانہ ہونے سے قبل ٹیکہ لگوالیں اور اگر وہ روانگی سے قبل ٹیکہ نہ کرا سکیں تو بمبئی میں مسافر خانوں کے اندر زائرین کو ٹیکہ کرنے کا خاص انتظام موجود ہے۔ جہاں ٹیکہ کرنیوالے مرد اور عورتیں موجود رہتی ہیں۔ پردہ نشین عورتوں کو ٹیکہ کرنیوالی عورتیں ہی ٹیکہ کرتی ہیں۔ کراچی میں بھی روانگی سے قبل زائرین کو ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے زائرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بمبئی میں جو ٹیکہ کیا جاتا ہے وہ چیچک سے محفوظ رکھنے کیلئے کیا جاتا ہے۔

(۴) زائرین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ حجاز جانے کے لئے بمبئی یا کراچی پہونچنے پر اسی مقام کے محافظ زائرین کے پاس درخواست کریں۔ بمبئی یا کراچی کے محافظ زائرین کا اگر نام معلوم کرنا ہو تو کمشنر پولیس بمبئی یا کلکٹر کراچی سے لکھکر دریافت کریں محافظین کے فرائض بمبئی کے قانون نمبر ۲ ۱۸۸۷ء میں درج ہیں۔

(۵) زائرین کو صرف انہیں کے فائدہ کی خاطر سے مزید ہدایت کی جاتی ہے کہ (الف) ٹکٹ واپسی خرید کریں (ب) طلائی مہروں کی شکل میں اسقدر روپیہ ساتھ لئے جائیں جو مقامات مقدسہ کے تمام مصارف اور واپسی کا خرچ پورا کر سکیں (ج) برطانی کونسل خانہ جدہ میں اپنے اپنے نام رجسٹروں میں درج کرائیں۔

(۶) زائرین کو یاد دلایا جاتا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ زائرین کو اپنے ساتھ کافی زاد راہ رکھنا چاہیئے۔ واپسی میں زائرین پر جو مصائب نازل ہوتے ہیں اُن کی زیادہ تر وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ ان دانشمندانہ احکام کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے اُن کے فائدہ کی خاطر انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ جب وہ واپسی کا ٹکٹ نہ لیں تو انہیں اپنے اپنے گھروں تک صحیح سلامت پہنچنے کے خیال سے یہ کرنا چاہیئے کہ بمبئی سے جہاز پر سوار ہونے سے قبل زائرین کسی کی وساطت سے کمشنر پولیس بمبئی کے پاس اتنا روپیہ جمع کرا جائیں جو بمبئی سے اُن کے گھر تک ریلوے سفر کا خرچ پورا کر سکے۔ اور جب جدہ پہنچیں تو قونصل کے پاس مزید اتنا روپیہ جمع کرا دیں کہ واپس آنے پر بمبئی تک جہاز کا کرایہ ادا کر سکیں۔

(۷) آخر میں زائرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں جہاز پر سوار ہونے سے قبل ڈاکٹری معائنہ بھی کرانا ہوگا۔ اپنے کپڑوں۔ بستر اور دیگر مشتبہ اشیا کو دوائی سے صاف بھی کرانا ہوگا (وکیل)

بیت المال

پنجاب میں توحید و سنت کی باقاعدہ اشاعت اور اہلحدیث یتامی اور بیوگان وغیرہ کی ضروریات کے لئے بیت المال کی بڑی سخت ضرورت ہے چنانچہ اس کا افتتاح کیا گیا مگر افسوس ہے کہ اوسکی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ مندرجہ اہلحدیث ۱۲۔ اگست تین سو پندرہ روپے (ساعہ) تھے۔ بعد ازاں از عبد الحلیم از راجمندری ضلع گوداوری صرف میزان تین سو بیس (ساعسہ) پنجابی احباب خاصکر توجہ فرماویں۔

فروخت مسودہ کتاب

میں نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام ہے مرزائی ناول کتاب کی طرز تحریر ناول طرز کی دلپسند ہے۔ کوئی صاحب بغرض اشاعت مسودہ خرید نا چاہیں تو راقم آثم سے خط و کتابت کریں۔ فلسکیپ سائز کے صفحات ۱۶۷ پر ختم ہے۔ خاکسار عبد الحی پبلشر از کوہاٹ۔

متفرقات

اہلحدیثان رائے بریلی پر مصائب

مولانا اسمٰعیل شہید کے زمانہ کے امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب مرحوم ضلع رائے بریلی کے تھے - آج اوسی رائے بریلی میں جماعت اہل حدیث پر وہ تکلیف ہے کہ الامان بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہے - ناظرین دعا کریں خدا ہمارے بیکس بھائیوں کی مدد کرے -

مکاروں سے بچو

ایک شخص عمر تخمیناً پچاس برس - قد درمیانہ جسم دبلا پتلا - ڈاڑھی کم نہ بہت زیادہ کچھ ریش سفید ہونے لگی - جا بجا برص کے سفید سفید داغ موجود ہیں (یہ بہت بڑی شناخت ہے) پائجامہ ولانبا کرتا اور دوپلی ٹوپی میں ملبوس - بانکی پور محلہ مرادپور کا رہنے والا - یہاں آکر اپنے کو مولوی - حافظ اور حکیم ظاہر کیا - اور یہ کہا کہ میں حکیم مولوی نجم الدین صاحب کا چچا زاد بھائی ہوں ونیز میرے بارہ لڑکے اور تین دوکانیں کپڑا جوتہ اور بساطخانہ کی ہیں اسلئے بیفکر و خوشحال ہوں - لہذا بغرض سیر و تفریح آیا ہوں - قصد ہے کہ ایک سال جا بجا پھرونگا - اور بعض فقیری و مجرب دوائیں مفت تقسیم کرتا ہوں - جس کی تعریف میں اسقدر مبالغہ کیا کہ سننے والے گرویدہ ہوگئے - اعتبار دوا جمانے کو کئی وقت نماز باجماعت میں بھی شریک ہوا - غرض اسطرح مکر و زور کا جال پھیلا کر کتنے لوگوں سے دوا کے بہانے دس پانچ دو چار روپے لیکر پچاس ساٹھ روپے ہاتھ لگا کے شب کو چلتا بنا - اس بندۂ خدا کو خوف خدا تو کجا اتنا بھی خیال نہ ہوا کہ میرے فرار کے بعد لوگ کیا کہینگے ونیز بعد کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ شخص مذکور نہ تو مولوی ہے اور نہ حکیم بلکہ مکار و فریبی ہے اور بارہا ایسا کر چکا - کہیں حکیم و کہیں عامل بنتا و ہر نئی جگہ پہنچکر اسی طرح لوگوں کو ٹھگتا پھرتا ہے - اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ قومی اخبار اہلحدیث اعلان کر کے لوگوں کو ہشیار و متنبہ کر دیا جائے کہ عوام دہوکے سے بچیں - والسلام (احقر ابو محمد عبد القادر خریدار نمبر ۳۳۰ چکرڈہر)

اسیطرح

پشاور سے خط آیا کہ یہاں ایک شخص بغرض تعلیم آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں دن کو درزی کا کام کرونگا اور رات کو پڑھونگا - میرے والد مولوی محمد جمال صاحب امرتسری ہیں - میرا نام عبد الجبار ہے - ڈیڑھ سو روپیہ سینے کی مشین کے لئے مانگتا ہے - خط آتے ہی مولوی محمد جمال صاحب سے دریافت کیا تو اونہوں نے اپنا لڑکا عبد الجبار دفتر اہلحدیث میں بھیجدیا کہ یہ تو کہیں گیا بھی نہیں - چنانچہ اس امر کی اطلاع پشاور کر دیگئی -

اسیطرح

ایک شب کو ایک لڑکا ہماری مسجد میں آیا - ضلع سیالکوٹ کے ایک بستی کا نام لیا کہ میں اون کا بیٹا ہوں - میرا نام محمود ہے - میں خرچ سے تنگ ہوں - میری مدد کیجئے میں نے کھانا کھلا کر معمولی طور پر دفتر کی ڈیوڑھی میں محافظ کے پاس سلا دیا - اوس نے دیکھا کہ توجہ نہیں ہوئی صبح سویرے ہی رفوچکر ہوا - دوست مذکور کو خبر ہوئی تو اوس نے بہت افسوس ظاہر کیا - کہا کہ میرا لڑکا تو ماشاء اللہ اچھے معقول کام پر مامور ہے - اس قسم کے ٹھگوں کا اعتبار نہ کرنا چاہیئے -

مباہلہ با مرزائیاں

عبد اللہ ولد غلام رسول احمدی چک نمبر ۲۷ رکھ برانچ گوگھوال ضلع لائلپور اور علم الدین ولد پھلا قوم ارائیں چک نمبر ۲۷ رکھ برانچ محمدی نے مباہلہ کیا ہے - فریق اول کا بیان ہے کہ میں مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتا ہوں اگر وہ جھوٹے ہیں تو ایک سال میں خدا مجھے اور میرے عیال کو ہلاک کرے - دوسرے کا بیان ہے کہ میں مرزا کو جھوٹا جانتا ہوں اگر وہ سچے ہیں تو خدا مجھکو مع اہل و عیال کے ہلاک کرے (دیدہ باید)

ضرورت معلم

جو قرآن مجید اردو فارسی اور حساب پڑھا سکے - تنخواہ خشک عـــہ (حافظ عبد المتعال خاں ولد حاجی سردار خاں سوداگر منڈلہ سی پی)

سفیر کانفرنس اہلحدیث

ہماری خوش قسمتی سے مولوی عبد الغنی صاحب واعظ کانفرنس منڈلہ میں تشریف لائے - جمعہ کے روز آپ نے وعظ فرمایا سب لوگ محظوظ ہوئے - حنفی اصحاب نے بھی آپکا وعظ کرایا - ماشاء اللہ شیریں بیان ہیں - ہمارے اصحاب نے امداد کانفرنس کے لئے تحفے جمع کر کے دفتر دہلی میں بھیجے -

(عبد المتعال خاں از منڈلہ)

تقریظ

"حیاۃ العلماء" سہسوان ایک مردم خیز مقام ہے - جہاں ابتدا سے اہل علم خاندان چلے آتے ہیں - اہلحدیث کے تعارف کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مولانا امیر احمد اور مولانا محمد بشیر صاحب مصاحب نواب صاحب بھوپال مرحوم بھی سہسوان ہی کی یادگار تھے اس مردم خیز خطہ کے علماء کا تذکرہ اس کتاب میں لکھا گیا ہے جو دسویں صدی ہجری سے شروع کر کے زمانہ رواں پر ختم ہوا ہے - کتاب بہ مضمون کے علاوہ کتابت کاغذ - طبع کے لحاظ سے بھی اچھی ہے - قیمت عـہ - پتہ مولانا سید عبد الباقی صاحب شہر فیض آباد بمکان مولوی سید اعجاز حسین صاحب سیکنڈ ماسٹر وثیقہ سکول عربی)

یادرفتگاں

میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے حافظ سراج الدین کاتب لاہور

الیضاً میرے والد حاجی محمد حسین سوداگر فوت ہو گئے انا للہ (عبد الرحمن بن حاجی محمد حسین از بمبئی رپن روڈ -

الیضاً - مولوی محمد تقی خاں صاحب ناصری گنج دانا پور پٹنہ انتقال کر گئے - انا للہ - فضل الرحمن ولد مرحوم - ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں - اللہم اغفرلہم وارحمہم -

انتخاب الاخبار

آنہ فنڈ متعلق عید البقر مرسلہ حافظ ابو محمد عبد اللہ لالپور ریاست رامپور عہ ر - مرسلہ مولوی عبد الغنی صاحب از چک رجادی ضلع گجرات پنجاب ۶ع - مرسلہ عبد الحلیم خاں صاحب از راجہمندری ضلع گوداوری ۶ع مرسلہ مولوی عبد القادر صاحب از چک ڈیرلپور ۸ر مرسلہ منشی فضل الدین صاحب نقشنویس کوٹلی ضلع جہلم چندہ کانفرنس اہلحدیث ۶ع ۱۲ - ایم ایس احمد صاحب سوداگر کلکتہ صہ ر چندہ ماہوار میاں محمد علی صاحب موضع بیرچھ ضلع ہوشیارپور پنجاب ۶ع چندہ کانفرنس - سید عبد الستار صاحب شیموگہ ۱۲ر -

سرکاری خبریں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے گورو کے باغ میں ایک چوکی مقرر کی ہے جو پولیس کے خلاف شکایات کی تحقیق کریگی - سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے گورو کے باغ کے بڑے جتھہ دار کو اطلاع کر دی ہے کہ وہ پولیس کے خلاف ہر قسم کی اطلاعات موصول کرنے کے لئے تیار ہے مگر باوجود اس اطلاع کے کوئی شکایت نہیں پہنچی (کون پہنچائے)

اخبار گرنج اکالی مورخہ ۷ ستمبر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ ایک ۱۴ برس کے لڑکے مسمی مہر سنگھ کو لاہور سے اسٹیشن پر امرتسر آتے ہوئے روکا گیا اور نولکھا تھانہ میں ایک سکھ سب انسپکٹر نے اوسکو مارا اور ۸ دن تک اوسکو بند رکھا - تحقیق کرنے پر یہ بیان بالکل غلط نکلا

روحانی جنگ امرتسر کے اکالیوں کی روحانی جنگ برابر جاری ہے - روزانہ کافی تعداد میں گورو کے باغ میں جاتے اور گرفتار ہو کر جیل میں بھیجے جاتے ہیں - اُف نہیں کرتے بلکہ شاداں و فرحاں جیسے کوئی قیدی سزا ختم کر کے گھر کو آتا ہے اکالی اُسی طرح جیل کو جاتے ہیں (جوش مذہبی)

فتح سمرنا پر ہمارے ہاں خوشی منائی گئی دعا کی گئی - چراغاں کئے گئے عبد المتعال خاں از منڈلہ (چراغاں بھی؟ اسراف)

یورپ سے ہر روز خطرہ جنگ کی خبریں آرہی ہیں (خدا خیر کرے)

سوامی شردھانند جی کو سزا سوامی شردھانند جی کو ایک مقدمہ میں بارہ ماہ اور دوسرے میں چار ماہ قید کا حکم ہوا ہے - دونو سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی -

مدانیہ کانفرنس کی تشویش انگیز حالت لندن کے اخبارات نے مدانیہ کانفرنس کی موجودہ تشویش انگیز حالت کو پورے طور پر تسلیم کیا ہے - لیکن مایوسی کا اظہار نہیں کیا - ان خیال ہے کہ بالآخر راستہ نکل آئیگا - معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے یکایک غیر مصالحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے وہ مکمل فوائد کی تجاویز پیش کرتے ہیں - جو فوجی اجتماع کی قابلیت وحیطہ اقتدار سے بالکل باہر ہے - ان تجاویز میں مغربی تھریس کے ایک حصہ کے متعلق بھی چند باتیں ہیں - اطلاع ملی ہے کہ وہ انجمن مصالحت کے انعقاد سے پہلے مشرقی تھریس پر قبضہ کرنے اور قسطنطنیہ میں ایک حد تک اقتدار حاصل کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں -

دول متحدہ کے جرنیلوں کی واپسی ۶ - اکتوبر کی شام کو دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ سے واپس آرہے ہیں تاکہ افسران اعلیٰ سے چند امور کے متعلق مشورہ کریں جو کانفرنس کے اجلاس میں رونما ہو گئے ہیں - کل دول متحدہ کے جرنیلوں اور افسران اعلیٰ کا مشترکہ اجلاس ہوگا اور اجلاس کے بعد دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ واپس چلے جائینگے -

حکومت برطانیہ پر لتاڑ مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا تو حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ تمام کاغذات میز پر رکھے جائیں جو ۱۵ ستمبر سے دو ہفتہ تک موصول یا جاری ہوتے رہے - اخبار مذکور کا بیان ہے کہ انقلاب یونان سے حکومت کا رویہ قطعی بدل گیا ہے اور اسکا ایک ادنیٰ نتیجہ یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کو آخری اعلان ارسال کر دیا گیا - جنرل ہیرنگٹن نے اس الٹی میٹم کا دینا منظور نہ کیا اور امیر البحر بروک اور کمشنر اعلیٰ ہوریس ریمبولڈ نے انکی تائید کی - آزاد خیالوں کا گمان ہے کہ جنرل ہیرنگٹن نے سلطنت برطانیہ کو آتش جنگ میں کود پڑنے سے بچا لیا -

اخبار مانچسٹر گارڈین نے ایک مقالہ افتتاحیہ حوالہ قلم کر کے بیان کیا ہے کہ اگرچہ حالت مبہم اور خطرناک ہے - حکومت کا رویہ ہرگز مصالحانہ نہیں ہے اور ہم لوگوں کو چاہیئے کہ پبلک کے خیالات کو متحرک کریں تاکہ وہ حکومت کو مجبور کرے کہ دیگر غلطیاں کر کے اپنی بات کی پچ نہ کرے اور قوم کو مصیبت میں نہ ڈالے -

یونانی سینہ زوریاں مدانیہ کانفرنس میں مسئلہ دردانیال کو حل کرنے کے لئے تجاویز سوچی جاری ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ منطقہ غیر جانبدار میں ترمیم کر دیجائیگی - اور کانفرنس میں تھریس کے آئندہ حشر کے متعلق گفتگو ہوگی اور اتحادی یہ تجویز پیش کرینگے کہ جسقدر علاقہ یونانیوں سے خالی ہوتا جائے اسپر اتحادی افواج قبضہ کرتی جائیں اور اسوقت تک قابض رہیں جبتک ترکوں کو آخری طور پر تھریس کی حوالگی عمل میں آئے - اس امر کا اندیشہ بڑھتا جاتا ہے کہ یونانی تخلیہ تھریس سے انکار کرینگے

کیا آپ نے اخگر مبیلی استعمال نہیں کی

اگر نہیں کی تو کیوں جبکہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر سے مع محصول شہادتیں دیکھنی ہوں تو فہرست مفت منگا لیں۔ ملنے کا پتہ:

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

تاریخ بیت اللہ شریف ۱۲ بابل ۸ر تذکرۃ العباد ۲ سید الشہداء ۳ اسلام اور علماء فرنگ ۶ سوانح بلقیس ۴ شداد اور اسکا بہشت ۳ انجام دنیا ۳ نعرہ توحید (نظم) ۳ مسدس حالی مع حیات حالی ۱۲

مفصل فہرست ۲ر کا ٹکٹ آنے پر (مفت)

پتہ: **خالد برادرس امرتسر**

متبرک تحفہ ۱۲

(۱) سونے چاندی کی انگوٹھی پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو یا بیضوی نگینہ پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورۃ قل ہو اللہ سنہری یا سفید پائدار اور پختہ حروف میں ایسی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ فی نگینہ عہ مع نام خریدار ۸ر کلمہ طیبہ یا اللہ اکبر یا نصر من اللہ وفتح قریب کندہ شدہ نگینوں میں سے ہر ایک کا ہدیہ ۸ر (۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے والی انگوٹھی فی عدد ۸ر (۳) بال اڑانے کا نہایت ہی عمدہ پوڈر فی پیکٹ ۸ر (۴) دو ورق پر پورا قرآن شریف ہدیہ عہ (۵) مرغیوں کے انڈے زیادہ دینے کی ترکیب مجرب ہے ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جائیگی۔ اگر کوئی چیز اشتہار کے خلاف ہو تو واپس کر کے قیمت منگا لیں۔ محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی

گوجراں سٹریٹ پانی پت۔ کرنال۔

دیسی طب کی جادو اثر دوا

(۱) **حبوب مقوی**۔ یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھا کر جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں۔ ۲۱ دن کی خوراک قیمت صہ

(۲) **حبوب محافظ جنین**۔ جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے سے اولاد صحیح و سلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت صہ ۱۵ بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر ایک دو خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کر دیگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل قیمت ۲ تولہ عہ

(۴) **سفوف نزلہ**۔ جن اصحاب کو آئے دن نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۴ سرخ قیمت ۴ تولہ عہ

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن۔ رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے ۱۵ یوم کی دوائی سے

(۶) **کحل علی**۔ یہ سرمہ ککرے (روہے) کی خاص دوا ہے مایوس مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا اور دھند کو دور کر کے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ عا (۷) **تریاق جریان**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اس کے نتائج کیسے خطرناک ہیں۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے اس مرض کی دوائی ہم نے اس سے بہتر نہیں دیکھی۔ ۲۱ یوم کی دوائی سے

پتہ: حکیم **محمد عالم** (سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید امرتسر

دور حاضر کی بہترین کتاب

الخلافۃ الکبریٰ

یعنی سورہ بقر کی جامع حاوی تفسیر از خواجہ محمد عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ ضخامت ۴۵۰ صفحہ قیمت مجلد صہ غیر مجلد للعہ پتہ:-

محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڈھ

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرہ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کیوجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگا لیں۔

شاہی جلاب مقبول عام دلپسند ہر دلعزیز سب کے واسطے مفید۔ اس کے مانند اور کوئی جلاب نہیں کسی قسم کی بو بد ذائقہ اس میں نہیں جس قدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ تکلیف کے بغیر دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی۔ ایک ڈرام کی شیشی مع محصول ۸ر

سفوف جریان مدتوں کی جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست اور چالاک تندرست بنا دیتا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۰ روز کیلئے ۲ مع محصول۔

شاہی چورن یا سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ۱۲ر

جید اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں میں مجرب اکسیر کا حکم رکھتی ہے خاصکر ہیضہ کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں سینکڑوں مایوس المریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی ۲ مع محصول۔ المشتہر:- حکیم **محمد عبد المنان** مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری ضلع پٹنہ۔

دو روپے میں ۳۲ اعلیٰ تحقیقی کتابیں

علماء اہلحدیث کی جامع تصانیف جن میں حدیث اور عربی سے بیش بہا موتی ہیں یا یوں کہیے کہ محصول مضبوط دلائل علمی اعتقلی ہیں جن کو دیکھ کر دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ تقلید کی رد میں [illegible] منہ لیے۔ ان چھتیس تکفیر کتب کا ذخیرہ جس قیمت کو دستیاب ہو مفت سے حصول ثواب کے لئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ ایک جلد مجلد جس میں مفصلہ ذیل کتب ہیں۔

(۱) قدرۃ تنامی یا سلالی کی جانفشانیاں (۲) مناظرہ مولوی احمد صاحب یا مناظرہ مرشد آباد (۳) الفاظ المقلدین (۴) حوض کوثر (۵) رد بدعات مایہ مجلس [illegible] (۶) معصام التوحید (۷) برہان القاطع (۸) قاسم التوحید (۹) انتباہ المقلدین (۱۰) ساقی نامہ (۱۱) مثنوی سالک نور (۱۲) مجموعہ فیصلجات آمین بالجہر (۱۳) حنفیوں کے سوالات کے محققانہ جوابات (۱۴) مسائل حقیقت حقہ (۱۵) روزہ خوروں کا رسالہ (۱۶) روزمرہ مسائل ضروریہ (۱۷) ہدایۃ الصلوٰۃ (۱۸) شمشیر شریعت (۱۹) شد الہابیہ (۲۰) الاعتصام بحبل اللہ (۲۱) فتوی زنبیل (۲۲) مطمئنہ (۲۳) کسوٹی معیار اسلام (۲۴) اعلان دافع بہتان ذر درو ایت (۲۵) سوالات از علمائے دین (۲۶) جواب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب در باب تقلید (۲۷) تفریح الجنان باحکام قیام رمضان (۲۸) فتوی احتیاط الظہر بعد از جمعہ (۲۹) قول فیصل (۳۰) کلمہ چہار یار (۳۱) نقل فتوی حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ در باب تعزیہ (۳۱) تحفہ خلف الامام (۳۲) پیر پرستی یا جلوہ کائنات

امراض کے اصولوں کے دوام

انجام نامہ قادیانی مصنفہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری قلعی کھولدی گئی ہے [illegible] نسخہ کتاب [illegible] کے ہمراہ ایک کتاب کنز الاخلاق مصنفہ مولانا عبد الرحمن صاحب کلیانی بالکل مفت ملتی ہے جس میں اخلاق کے متعلق بھی سو حدیثیں [illegible] اردو ترجمہ درج ہیں قیمت مجلد صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

پچیس جلد مع کتب کا انتخاب

کتاب عزیز الاخلاق مصنفہ مولانا عزیز صمدانی۔ اس کتاب میں مسائل اخلاق پر بہت عمدہ بحث کی ہے اور عربی فارسی اردو کی مختلف پچیس کتابوں کا موزوں انتخاب درج ہے۔

(۱) کتاب الطہارۃ۔ ابو علی مسکویہ (۲) مقالات ابن سینا (۳) مکارم الاخلاق طبرسی (۴) تصانیف یعقوب کندی (۵) عزیز التہذیب عزیز صمدانی (۶) ہدایۃ الہدایہ حضرت امام غزالی رح (۷) ناصری (۸) جلالی (۹) مکتوبات عبید اللہ احراری (۱۰) ملفوظات [illegible] قطب شاہ بن یحییٰ رح (۱۱) حمید الکلام (۱۲) عزیز صمدانی (۱۳) دیوان خواجہ حافظ رح (۱۴) مقالات جالینوس (۱۵) توریت (۱۶) احیاء العلوم الدین حضرت امام غزالی رح (۱۷) کلیات اخلاق المعانی (۱۸) کیمیائے سعادت حضرت غزالی رح (۱۹) مکتوبات حضرت امام مجدد الف ثانی رح (۲۰) صراط المستقیم حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید رح دہلوی (۲۱) فنون حکمت (۲۲) عزیز الاخلاق (۲۳) نادر حکمت (۲۴) فیض احمد (۲۵) عزیز [illegible] بابا [illegible] عزیز السلوک۔ اس کتاب کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ جس میں اتنی تصانیف کا انتخاب ہو وہ کیسی ہوگی زیادہ تعریف فضول ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ **منیجر اخبار البشیر میرٹھ**

برائے آزمائش مفت

ہندوستانی میری کا سرمہ

ہے۔ صاحبو! ایکبار شیشی سرمہ بلاقیمت صرف خرچ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیں جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھولی ناخونہ ڈھلکہ غبار آنکھ میں خون کی چھینٹ کو انجنی۔ نزلہ کی سرخی ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش دھبے رتوندی خشکی چشم جالا سبل اور موتیا۔ آنکھیں صحیح سالم ہونے پر دکھائی نہ دینا علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے۔ قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اس قدر کم ہے کہ بینائی سی نعمت کیلئے کسی کو ایک روپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا۔

خضاب مقبول عالم

یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہورہا ہے بالوں کو عمدہ اور سیاہ کرتا ہے سیاہی دیر پا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بیمثل ہے قیمت عہ فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک۔ پتہ:۔

ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم اودھ فارمیسی ہردوئی

اہل الذکر فیض آباد

ماہوار سے ترقی کرکے پندرہ روزہ بنایا جاتا ہے۔ چندہ سالانہ مبلغ للعہ رہوگا۔ مگر جو صاحب اخیر اکتوبر ۲۳ء کے پہلے خریدار ہوجائیں ان سے بجائے للعہ کے ۲ روپیہ لیا جائیگا پس ۱۵۔ اکتوبر سے پہلے اپنی درخواست بھیجدیں چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ورنہ عہ کا وی پی کیا جائیگا۔ (منیجر اہل الذکر فیض آباد)

بالکل مفت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب گلدستہ "بہار عیش" بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:۔

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی ٹولہ
بٹالہ (پنجاب)

موسم سرما آرہا ہے جلدی کریں

اگر آپکو کسی قسم کی شال کمبل۔ دھسہ اعلیٰ وادنیٰ کشمیری امرتسری و گرم پارچات کی ضرورت ہے۔ تو نوٹس ہذا کو دیکھتے ہی مفصل ذیل پتہ پر لکھیں۔ اشیاء عمدہ اور پائدار۔ نرخ ارزاں۔ نامنظوری کی حالت میں ایک ہفتہ مہلت۔ آزمائش شرط ہے۔ کرایہ و محصول پارسل بذمہ خریدار۔ آرڈر کے ساتھ کم از کم پانچ روپے فی صدی پیشگی آنا چاہیے۔

پتہ:۔ **ایم حبیب اینڈ کمپنی گولڈن ٹیلر امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

جلد ۱۹ (اڈیٹر۔ ابو الوفاء ثناء اللہ) نمبر ۵۰

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ اور مجہول خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عـہ
رؤساء و جاگیرداران سے ″ ″ ″ ے
عام خریداران ″ ″ ″ صـہ
″ ششماہی ″ عـہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل)
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود) صفحہ ۱
مباحثہ منظور ۔۔ ۔۔ ″ ۳
تکذیب المفترین ۔۔ ۔۔ ″ ۴
کتابت حدیث سوال اور اسکا جواب ″ ۵
ضلع حصار میں تحریک اہل حدیث ۔۔ ″ ۶
حجیت حدیث ۔۔ ۔۔ ″ ۷
فتوے ۔۔ ۔۔ ″ ۱۰
ملکی مطلع ۔۔ ۔۔ ″ ۱۱
متفرقات ۔۔ ۔۔ ″ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔۔ ۔۔ ″ ۱۴
اشتہارات ۔۔ ۔۔ ″ ۱۵
۔۔ ۔۔ ″ ۱۶

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود

(نمبر ۲)

اس مضمون کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج ہوچکا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ مضمون مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہوری کے جواب میں ہے۔ انہوں نے اخبار پیغام صلح لاہور میں مرزا صاحب کو بحیثیت مجدد اور مسیح موعود پیش کرکے انکا کام یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی موت کو ثابت کرتے آئے تھے۔ جسکا جواب دیا گیا۔ اور عیسائی اہل علم کی شہادت سے ثابت کیا گیا کہ وفات مسیح سے عیسائی مذہب کی تردید نہیں بلکہ تائید ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی سچائی اگر یہی ہے تو اس شعر کی مصداق ہے۔

دوست ہی دشمن جان ہوگیا اپنا حافظ
نوشدارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

آج ہم اوس مضمون کا دوسرا حصہ ناظرین کے سامنے مع جواب پیش کرتے ہیں جو لاہوری امیر صاحب نے لکھا ہے۔ مدعی کسی غرض سے واقعات کو چھپانا چاہے توبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ بعض واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اون کا چھپانا اُس کی قدرت سے باہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بجائے چھپانے کے اونکی تاویل یا تحریف کرتا ہے۔ مثلاً یہ واقعہ کہ وفات مسیح کا مسئلہ مرزا صاحب کا ایجاد نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب اس مسئلہ میں سرسید احمد خان مرحوم کے پیرو ہیں۔ ایک ایسا واقعہ ہے کہ سب کے نزدیک مسلم ہے۔ سرسید کی تفسیر مرزا صاحب کے دعوےٰ سے پہلے کی چھپی ہوئی ہے۔ اس لئے خیال گذرتا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ ہی اگر مسیح موعود کا کام تھا تو سرسید مسیح موعود ہوتے مولوی محمد علی اس واقعہ سے انکار نہیں کرسکتے

برقی مطبع روز بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر چھپا اور مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

قابل دید کتابیں خطبۂ عید اضحیٰ از مولینا ابو الکلام آزاد ۳ اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ کے ناموں کے خواص و مجرب تعویذات ۳ علامات قیامت ۵ قال اللہ و قال الرسول ۔ نوٹ: عربی آمیز عبارت [illegible] پتہ: منیجر کتبخانہ لمعات محمدیہ امرتسر

ہر ایک قسم کے قرآن مجید اور قابل دید کتابیں کتبخانہ لمعات محمدیہ امرتسر سے طلب کریں۔ اسلامی مدارس و تاجران کتب کو کوڑی کے مول دیجائینگی۔ ممالک غیر سے قیمت پیشگی

بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

مسیح موعود کا دعویٰ

"وفات مسیح کا سوال نزول مسیح کے سوال سے وابستہ تھا۔ اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیثوں میں بکثرت ایسی پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ عیسائیت کے ساتھ آخری مقابلہ کے لئے ابن مریم کا نزول ہوگا۔ وفات مسیح کے قائل پہلے بھی ہو گئے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق نظر آتا ہے۔ حدیثوں میں لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین کے قطعی لفظ موجود ہیں۔ یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے جس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم اور صحابہؓ کے نزدیک وہ زندہ نہ تھے۔ حضرت عیسیٰ کی عمر احادیث میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ ایکسو بیس برس زندہ رہے۔ پھر امام مالک کا مذہب ابتک کتابوں میں موجود ہے قال مالک مات امام مالک کہتے ہیں حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ ہمارے اس زمانہ میں بھی سر سید احمد خاں وفات مسیح کے قائل تھے"

(پیغام صلح ۲۷ محرم ص۲ کالم ۱)

اہلحدیث صاف اقرار ہے کہ یہ مسئلہ کوئی مرزا صاحب کی ایجاد یا استنباط نہیں بلکہ بقول انکے جملہ صحابہ اسے مانتے آئے۔ آیتوں اور حدیثوں میں اس مسئلہ (وفات مسیح) کی بکثرت تصریح ملتی ہے (تاہم زمانہ تصنیف براہین احمدیہ تک مرزا صاحب پر یہ آیات اور احادیث سب مخفی رہیں اور آپ حیات مسیح کے قائل رہے اور لطف یہ کہ اس قلت علم اور نقصان فہم پر بھی آپ مجدد تھے۔ حیرت!)

ہاں جناب سنئے! آپ نے جو یہ حدیث لوکان موسیٰ و عیسیٰ بتقلید مرزا صاحب نقل کی ہے۔ اسکو حدیث کی کسی مستند کتاب سے صحیح ثابت کر دیں۔ تو لُدہانہ کے سہ صد میں سے ایکصد آپکی نذر ہوگا۔

اور سنئے! امام مالک کا قول بھی صحیح سند کیساتھ ثابت کر دیں تو یکصد اور آپکی نذر ہوگا۔

اور سنئے! سر سید احمد خاں مرحوم وفات مسیح کے ایسے قائل تھے کہ مرزا صاحب کے گویا استاد تھے مرزا صاحب کے امام مولوی عبد الکریم قادیانی اپنی کتاب سیرۃ مسیح (سوانح مرزا) میں بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اس سے پیشتر سر سید نے بھی وفات مسیح کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی اور مضمون لکھا۔ مگر واضح ہو کہ سر سید سے پہلے بہت سی حکمائے یورپ بھی یہی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ فضلائے یورپ کی کتابیں اس بارہ میں موجود ہیں اور ہر ایک آزاد خیال اور نیچر میں غور کرنے والا بلا لحاظ کسی کتاب کے گواہی کے بالبداہت اسکی تجہیل و تحمیق پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جو کسی شخص کی ایسی انوکھی زندگی کا قائل ہو۔ جناب سید بھی طبعاً اس بات سے گھبرا جاتے ہیں۔ جس سے یورپ کے فلسفی گھبراتے اور بیزار ہوتے ہیں ضرور تھا کہ عادتاً سید صاحب بھی اس پر سرسری کچھ کہتے۔ اس میں آپ منفرد نہیں ہیں اور نہ مجھے یہ ثابت کرنا ہے اور نہ ضروری ہے کہ حضرت (مرزا صاحب) نفس بحث موت مسیح میں منفرد ہیں" (ص۹۴)

اہلحدیث صاف اعتراف ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں سر سید متقدم ہیں۔ پس بحکم الفضل للمتقدم وفات مسیح سے جو تمغہ (مسیح موعود کا) ملنا تھا وہ ہندوستان میں سر سید کو ملنا چاہئے مرزا صاحب کی زندگی کا مقصد اگر یہی تھا۔ تو کہنا پڑیگا ؎

پس از صد سال این معنے محقق بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی

مولوی محمد علی صاحب نے اس بحث سے آگے بھی قدم اٹھایا ہے۔ جناب لکھتے ہیں:-

"لیکن نزول کی پیشگوئیوں کی طرف توجہ نہ ہوئی تھی احادیث میں تو ابن مریم کی اسی امت میں سے ہونے کے صاف الفاظ موجود ہیں امامکم منکم۔ امکم منکم حضرت مسیح اسرائیلی اور اس امت میں آنیوالے مسیح کے دو الگ الگ حلیئے موجود ہیں۔ لیکن جو لوگ پچھلے زمانہ میں وفات مسیح کے قائل ہوئے۔ انہوں نے ان پیشگوئیوں کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اس زمانہ میں بعض لوگوں نے احادیث کو پایۂ اعتبار سے ساقط قرار دیکر نزول مسیح کا انکار ہی کر دیا۔ اگر یہ حدیثیں صرف ایک نزول مسیح کے متعلق ہی ہوتیں تو بھی انکا انکار نہ ہو سکتا تھا۔ بخاری اور مسلم میں یہ احادیث موجود ہیں۔ ایک دو نہیں چودہ مختلف صحابیوں سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں۔ ان کا انکار گویا حدیث کی صحت پر سخت حملہ ہے۔ لیکن اسکے ساتھ جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ ان احادیث کا لازم و ملزوم کا تعلق بعض اور احادیث سے ہے جیسے یاجوج ماجوج کا خروج۔ دجال کا نکلنا۔ عیسائیت کا غلبہ وغیرہ تو پھر ان تمام احادیث کو رد کر کے حدیث کی صحت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے مجدد صدی چہاردہم کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا کر کے یہ اطلاع دی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ نزول مسیح سے جو پیشگوئیاں تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مصداق آپ ہی ہیں۔ اسی مضمون کو آپ نے یوں ادا کیا ہے ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
ابن مریم مصلحت را نام من بنہادہ اند"

(پیغام ۱۷ محرم ص۲)

اہلحدیث میں چاہتا ہوں کہ مسئلہ نزول مسیح کے متعلق عالمانہ رنگ میں احمدی جماعت کو ایک دفعہ تبلیغ کر دوں۔ پھر ماننا نہ ماننا اون کے اختیار میں ہے۔ کچھ شک نہیں۔ کہ ہر زبان خصوصاً عربی زبان بالخصوص شرعی زبان میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ کے اصلی معنے لئے جائینگے جبتک کوئی قرینہ اون معنے کے لینے سے مانع نہ ہو۔ علم عقائد میں اس کی تصریح ہے۔

النصوص تحمل علے ظواهرها مالم تصرف عنها قرينة

مرزائی جماعت کے رکن اعظم خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین اس اصول پر ان لفظوں میں دستخط کرتے

ہیں :-

"ہر جگہ تاویلات اور تمثیلات سے استعارات و کنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد، منافق - بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لا سکتا ہے اسلئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (خط مولوی نورالدین ملحقہ ازالہ اوہام)

نعم الوفاق بس اب ہم اُن احادیث کی حقیقت دیکھتے ہیں جن میں ابن مریم کا نزول آیا ہے۔ کہ وہ کس کیفیت کا ہے - اون میں سے ایک یہاں نقل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا الحدیث

(بخاری مسلم)

یعنی آنحضرتؐ نے قسمیہ فرمایا ہے کہ قسم ہے اللہ کی ضرور ابن مریم تم میں اُترینگے، جو عادل حاکم ہونگے

اس حدیث پہ مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مرزا صاحب مسیح موعود کی آمد ثانی کو خود شاہانہ تسلیم کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں :-

"ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا" (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

پس نزول مسیح کی حقیقت یہ ہوئی۔ کہ آنیوالا ایک شاہانہ صورت میں آئیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شاہانہ جلال کے ساتھ آنا ممکن ہے یا محال؟ اس کی بابت بھی ہم کسی ایرے غیرے کی شہادت نہیں لیتے خود مرزا صاحب کی شہادت موجود ہے۔ وہ شہادت بھی اوس زمانہ کی ہے جبکہ مرزا صاحب مسیحیت موعودہ کے خود مدعی تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے" (ازالہ طبع اول ص ۲۰۰)

یہ عبارت تین مفہوموں پر شامل ہے۔ ایک تو حضرت مسیح موعود کی شانِ شاہانہ کا اظہار کرتی ہے۔ دوم اس کے امکان کا اعتراف ہے۔ تیسرے یہ کہ مرزا صاحب جس صورت میں آئے ہیں۔ وہ نزول مسیح کی حقیقت نہیں ہے۔ پس ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میری حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

حدیث امامکم اور امکم والی کا مطلب مرزا صاحب نے صحیح نہ سمجھا تو اون کی اُمت سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ تاہم بغرض اظہار حق ہم اپنا فرض ادا کئے دیتے ہیں۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

یعنی حضورؐ علیہ السلام فرماتے ہیں تم مسلمانو! کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اُترینگے۔ اس حال میں کہ تمہارا امام بھی تم میں سے ہوگا

اس حدیث کا مطلب لفظی ترجمہ ہی سے سمجھ میں آتا ہے کہ ابن مریم اور ہیں اور امام اور۔ یہ نہیں کہ ابن مریم ہی امام ہونگے۔

ہمارے دعوے کی دلیل خود اس حدیث کے الفاظ کے علاوہ صحیح مسلم کی حدیث قوی دلیل ہے جس میں ابن مریم اور امام وقت کی گفتگو بھی درج ہے۔ فرمایا :-

"ینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علے بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ"

یعنی عیسیٰ ابن مریم اترینگے تو مسلمانوں کا امام وقت اون کو کہیگا۔ آئیے نماز پڑھائیے ابن مریم کہینگے نہیں تم ہی ایکدوسرے پر امیر ہو۔ اللہ تعالے نے اس امت کو عزت دی ہے (کہ نبی کی امامت اس امت کا غیر نبی کر سکتا ہے)

مرزا صاحب نے جو معنے آپکو سکھائے ہیں۔ جو آپ بلا تحقیق صحیح مانے ہوئے ہیں۔ وہ اگر مراد ہوتے تو عبارت حدیث کی یوں ہوتی۔ ھو امامکم منکم۔ حالانکہ ایسی نہیں بلکہ یوں ہے وامامکم منکم فافھم فانہ دقیق۔

دوسری روایت کا مطلب بھی صاف ہے۔ جس کے الفاظ ہیں۔ امکم بکتاب اللہ یعنی حضرت مسیح موعود تم کو کتاب اللہ کے ساتھ راہنمائی کرینگے کون منکر ہے لیکن اس سے آپکا مدعا کہاں ثابت ہوا۔ کہ مسیح اسرائیلی مراد نہیں۔ حلیہ والی حدیث کا جواب تو اُس وقت دیا جائیگا۔ جب آپ دونوں حلیے نقل کرینگے۔ سردست تو آپ نے بتقلید مرزا صاحب یونہی چلتے چلتے کچھ کہدیا۔ جس کا جواب بھی اتنا ہی کافی ہے کہ حلیوں کا اختلاف حقیقی نہیں۔

اس مضمون پہ آپ نے کسی صاحب کی شہادت نقل کی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مجدد اور مہدی ہونے میں ہم کو بحث نہیں۔

ممکن ہے ان صاحب کو نہ ہو۔ اپنا اپنا خیال ہے ہم سے پوچھئے تو ہمیں مرزا صاحب کے نبی۔ رسول۔ مجدد، ملہم بلکہ بھلے آدمی ہونے سے بھی انکار ہے۔

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
؎ ہرکس بخیال خویش خبطے دارد

مباحثہ منظور

قصبہ بٹالہ متصل قادیان میں ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر کو اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ جلسہ کا کل کام یہانتک کہ تقرر تاریخ بھی خاکسار کے مشورہ بلکہ اجازت سے ہوا۔ مگر علالت طبع کی وجہ سے مَیں شریک نہ ہو سکا۔ علماء دیوبند وغیرہ شریک ہوئے جلسہ اچھا ہوا۔ مرزا صاحب قادیانی کا حق ہمسائیگی

خوب ا اکیا گیا۔ اشتہاروں میں دعوت مناظرہ دیگئی مگر قادیانی جماعت نہ آئی پر نہ آئی۔ کچھ ادہر ادہر باتیں کرتے رہے۔ خیر وہ وقت تو گذر گیا۔ الفضل قادیان اس کام میں مشاق ہے۔ کہ اپنے دُور دراز کے ناظرین کو اپنی مستعدی اور فریق ثانی کا فرار بتایا کرے۔ اسلامی جلسہ قادیان میں ہمکو اس کا کافی تجربہ ہے۔ چنانچہ بٹالہ کے جلسہ کے متعلق بھی اڈیٹر الفضل نے ۲۹ ستمبر کے پرچہ میں انجمن بٹالہ کا فرار لکھا ہے اور اپنی مباحثہ کے لئے مستعدی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

،، مناظرہ کریں یا مباہلہ ہم دونوں کے لئے تیار ہیں "

پس ہم بھی اب خدا کے فضل سے صحتیاب ہیں۔ آپ بٹالہ ہی میں آئیں۔ ہم آپکی خدمت کو تیار ہیں۔ سنئے! موضوع بحث بالکل مختصر ہوگا۔

"مرزا صاحب نبی تھے یا دجال"

اگر اس موضوع پر آپکو بحث کرنا منظور نہ ہو تو اس موضوع پر ہوگی:-

"مرزا صاحب بھلے آدمی تھے؟"

شروط مباحثہ اور کیفیت مناظرہ وہی ہونگے۔ جو مرزا صاحب اور عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں تھے ہاں اوس سے زائد ایک شرط یہ ضرور ہوگی۔ کہ کوئی اہل علم دیانتدار منصف ضرور ہوگا۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ایک زمانہ میں پادری رجب علی اور منشی اندرمن مرادآبادی کو اپنا منصف مانا تھا۔ اس لئے اس کے جواب میں شبہ نہیں کیا قادیانی میدان میں آئینگے؟ آئندہ زمانہ اسکا جواب دیگا۔ انشاء اللہ۔

تنبیہ از سیالکوٹ

ایک صاحب حافظ اللہ دتہ ساکن برہلی کلاں ایک طویل فہرست سوالوں کی مجھ سے پوچھتے ہیں۔ ڈاکخانہ ضلع وغیرہ کچھ بھی لکھتے نہیں۔ نہ ڈاکخانہ کی مہر پڑھی جاتی ہے لہذا تعمیل متعذر۔ دیگر یہ کہ اتنی طویل فہرست کے جوابات لکھنے کی مجھے فرصت نہیں۔ یا تو لیجیے اصحاب البلاغ المبین اردو اور فقہ محمدیہ

تکذیب المفترین

(نمبر ۵)

،، ناظرین بھولے نہ ہونگے کہ اہل توحید کے الد الخصام (سخت ترین مخالف) اسوقت پنجاب میں حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی پارٹی اور انہی سے لگے بھگے لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک شخص ملا نظام الدین ملتانی ہیں جو بریلوی وغیرہ تصنیفات سے اعتراضات اخذ کرکے ادہر ادہر سے اناپ شناپ کچھ کچھ لکھا کرتا ہے۔ اس کی تردید میں سلسلہ اول ختم ہوچکا ہے۔ دوسرا سلسلہ ۱۸۔ اگست سے شروع ہوا تھا جو بوجہ سفر اور دیگر موانع کے ۸ ستمبر تک پہونچکر رُک گیا۔ اس سلسلہ میں اس کا دوسرا اشتہار زیر نظر ہے جس میں اس نے اہلحدیث کے (بزعم خود) ۳۸ عقیدے کفریہ لکھے ہیں۔ اون میں سے ۱۶۔ کا ذکر مع جواب ۸ ستمبر تک دیا گیا ہے۔ آج سترھویں سے شروع ہوتا ہے جو یہ ہے:۔ (اڈیٹر)

عقیدہ نمبر ۱۷ جس برتن سے خنزیر پانی پی لے تو اسکا ایک بار دہونا کافی ہے۔ جلد اول طریقہ احمدیہ کلاں ص۳۳ سطر ۳۔

جواب نمبر ۱۷ کتاب مذکور کی عبارت پہلے دیکھ لو پھر بتانا کہ جھوٹ بولنا اور افترا کرنا کتنا جرم ہے۔ سنو! مصنف فقہ محمدیہ کلاں لکھتے ہیں:-

"خنزیر کا حکم مانند کُتے کے ہے سب چیزوں میں یعنی اس کے جُوٹھے کو بھی سات بار دھونا چاہیئے۔ یہی ہے مذہب ہمارا۔ (ص۳۳ سطر ۱۔۲)

یہ اپنا مذہب بتا کر مصنف ممدوح لکھتے ہیں:-

"اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ خنزیر کے جُوٹھے کو سات بار دہونے کی حاجت نہیں بلکہ فقط ایک بار دہونا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے (تمہارے چچا) امام شافعی کا۔ اور یہی قوی ہے" (سطر ۳)

تیم ودہرم سے بتاؤ کہ مصنف مذکور نے سطر ۲ میں اپنا مذہب جو بتایا وہ تم نے لکھا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کو کھا گئے اور جو انہوں نے تمہارے چچا (امام شافعی) کا مذہب لکھا وہ تم نے مصنف کا بلکہ سارے اہلحدیث کا بنا دیا۔ کیا یہی صداقت پسندی اور راست گوئی ہے؟

"کہو یہ کون دہرم ہے؟"

عقیدہ نمبر ۱۸ غلام محی الدین وعبدالصمد واحمد حسن وعبدالاحد یہ سب نام رکھنے شرک ہیں تقویۃ الایمان مطبوعہ افغانی دہلی مع حاشیہ ص[illegible] سطر ۳"

جواب ۱۸ اس بیان میں تم نے وہی اپنے پُرانے طریق (کذب بیانی) سے کام لیا ہے۔ اس لئے ہم مولانا شہید (قدس سرہ العزیز) کی عبارت پہلے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ شہید ممدوح فرماتے ہیں اور کیا سچ فرماتے ہیں:-

"سُننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں اور اُن کی منتیں مانتے ہیں اور حاجت برآنے کے لئے انکی نذر و نیاز کرتے ہیں اور بلا کے ٹلنے کے لئے اپنے بیٹوں کو انکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین اور اُن کے جینے کے لئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے کوئی مشکل کے وقت دُہائی دیتا ہے۔ کوئی اپنی باتوں میں

کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔ غرضیکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں۔ سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیا اور اولیاء سے اور اماموں اور شہیدوں سے اور فرشتوں اور پریوں سے کر گذرتے ہیں اور دعوئے مسلمانی کئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ یہ منہ اور یہ دعوٰی ؟ (صہ مطبع مجیدی کانپور ایضاً مطبع دبیر ہند امرتسر صہ)

اہلحدیث سبحان اللہ! کیا ہی خالص توحید کی تعلیم ہے۔ ملاجی! اگر تم خدا کو واقعی مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہو کہ اسکا ارشاد ہے۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

(جو لفظ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ محفوظ ہوجاتا ہے)

تو ایمان سے بتاؤ اس عبارت میں تمہارے دعوٰی کا ذکر ہے کہ عبدالصمد۔ احمد حسن۔ عبدالاحد نام رکھنے شرک ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور اس بابرکت کتاب تقویۃ الایمان کا صفحہ ۵۲ پڑھو۔ جہاں پر مولانا شہید (رضی اللہ عنہ) لکھتے ہیں:۔

"اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انّ احب اسمائکم عبد اللہ وعبد الرحمٰن

(ترجمہ) مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تمہارے سب ناموں میں اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔

ف یعنی عبد اللہ کے معنے بندہ اللہ کا اور عبد الرحمٰن کے معنے بندہ رحمٰن کا۔ سو اسی میں داخل ہے عبد القدوس عبد الخالق۔ خدا بخش۔ اللہ دیا۔ اللہ داد۔ غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو۔ کہ اور کسی کو نہیں بولتے"۔

اہلحدیث ملاجی! کہو اس عبارت میں عبدالصمد اور عبدالاحد نام رکھنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ کیا الاحد اور الصمد اللہ کے نام ہیں یا نہیں؟ پھر تم کس منہ سے کہتے اور کس قلم سے لکھتے ہو کہ شہید (قدس سرہ) نے عبدالصمد اور عبدالاحد نام رکھنے کو بھی شرک قرار دیا۔

او مفتری ظلام! خدا سے ڈر۔ کہیں اس افترا کا اثر تیری دوسری آنکھ پر نہ پڑجائے جس سے تو حقیقتاً آیت

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

کا مصداق بن جائے۔

او مفتری حلاف! تو پیغمبر صادق ومصدوق سید الانبیا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے نہیں ڈرتا۔ جو یہ ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

(یعنی جو کوئی اللہ کے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے۔ خدا اس کو اعلان جنگ دیتا ہے)

مولانا شہید فی سبیل اللہ جیسے ولی پر افترا کرکے بغیر توبہ کے تیرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟

آہ! ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

(باقی باقی)

نوٹ ضربات المومنین بر ہفوات المومنین کا سلسلہ آئندہ رواں ہوگا۔ انشاء اللہ

کتابتِ حدیث

سوال اور اس کا جواب

مکرمی حضرت مولوی صاحب! السلام علیکم۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل استفسار اخبار اہلحدیث میں شائع کرکے مشکور فرماویں اور جس پرچہ میں اسکا جواب کسی صاحب کی طرف سے شائع ہو۔ وہ بندہ کو ارسال فرمائیے۔

مسلم میں یہ حدیث ابو سعیدؓ سے مروی ہے

لا تکتبوا عنی شیئا الا القرآن فمن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کتب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

یعنی قرآن شریف کے سوا میری کلام میں سے کچھ نہ لکھا کرو۔ اگر کسی نے قرآن شریف کے سوا میری کلام میں سے کچھ لکھا ہو۔ تو اس کو مٹا دیوے اور زبانی میری باتیں کیا کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں کریگا۔

اس حدیث کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ رسول صلعم کی کلام کو قلمبند کرنا نہیں چاہئے۔ یہ حکم ہے تو پھر باوجود اس بات کے معلوم ہونے کے محدثین نے جو بعد میں احادیث رسول صلعم کو بڑی کوشش سے جمع کرکے کتابوں کی صورت میں تحریر کیا۔ اور شائع کیا۔ اس بدعت کو انہوں نے کیوں جائز رکھا۔ بینوا وتوجروا۔ فقط۔

(مخلص ڈاکٹر امان اللہ۔ ایم بی (ہومیو) چیمبرلین روڈ۔ لاہور)

جواب توراۃ۔ انجیل مروجہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکھنے والوں اور جمع کرنے والوں کو الفاظ الہامی اور واقعات نبوی میں تمیز حاصل نہیں تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بایماء الٰہی یہ منظور تھا۔ کہ مسلمانوں کو الفاظ قرآنیہ اور حدیثیہ میں تمیز سکھائی جائے۔ اس لئے پہلے پہل الفاظ حدیث لکھنے سے مصلحتاً منع فرمایا تھا۔ لیکن جب صحابہ کرام کو یہ علم حاصل ہوگیا تو آخر میں لکھنے کی اجازت فرمادی چنانچہ صحیح بخاری میں چند احادیث اس مضمون کی ملتی ہیں جن پر امام بخاریؒ نے خاص عنوان "کتابۃ الحدیث" کا تجویز کیا ہے مختصر یہ ہے کہ

پہلا منع مصلحت پر مبنی تھا۔ اس سے بعد اجازت دیگئی۔ لہ الحمد ٭ (اڈیٹر)

ضلع حصار میں تحریک اہلحدیث

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم و رحمۃ اللہ

اس ہفتہ کے پرچہ اہلحدیث میں سیر کشمیر کا مضمون پڑھکر سردار اہلحدیث کا نوٹ ایک حکم خیال کر کے مجھے اپنے ضلع کا حال لکھنا پڑا۔ جو ارسال خدمت درج اخبار کر کے مشکور فرماویں۔

تقریباً چالیس سال پہلے ہمارے اس ضلع میں شاید کوئی قلیل ہی اہلحدیث ملتا ہوگا۔ بلکہ محقق حنفی بھی سوائے دو چار عالموں کے نہ تھے۔ ایک تو میرے جدامجد جناب مولوی جمال الدین صاحب مرحوم جو کہ بڑے پکے حنفی تھے۔ اور دوسرے مولوی نور محمد صاحب سوتری مصنف شہباز شریعت اور شاید ایک دو عالم اور ہوں۔ ان کے سوائے سب کے سب بدعتی تھے۔

ہمارے اردگرد بلکہ سرسہ کی تحصیل میں تو رسوم شرکیہ و بدعیہ (گانا باندھنا سہرا باندھنا جاتی کا نکالنا وغیرہ) قبر پر قرآن شریف کا پھیرنا۔ قبروں پر توشہ لیجانا۔ ستر قدم واپس آکر کے دعا مانگنا تیجا چوتھا۔ چہلم۔ عرس ختم وغیرہ) کا نہایت زور شور تھا۔ میرے جدامجد مولوی جمال الدین صاحب کی وفات کے بعد ہمارے گاؤں کو بھی بدقسمتی نے آگھیرا یعنی اُن بدعتی گاؤں نے وہی مذہب پھیلا دیا اس وقت عین جاہلیت کا زمانہ تھا۔ میرے جدامجد صاحب میرے والد جناب مولوی محمد سلیمان صاحب کو صغر سنی و حالت طالبعلمی میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ میرے والد صاحب نے کچھ دن تو اسی مذہب (مقلد محقق حنفی) پکڑا رہے۔ پھر بوجہ صحبت حضرت مولانا حافظ محمد صاحب لکھوی و مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مذہب اہلحدیث اختیار کرلیا۔ اور رسوم مشرکیہ کی بیخکنی شروع کردی۔ اور مذہب اہلحدیث کی ترغیب دینے لگے۔ بس اب کیا تھا۔ سارا زمانہ دشمن ہوگیا۔ اسوقت مولوی صاحب کے دو تین یار تھے۔ ایک تو آپکے برادر حقیقی جناب مولوی علاؤالدین صاحب جو کہ فن مناظرہ میں یکتا تھے۔ اور دو شخص اور تھے۔ آپ دونوں تینوں اشخاص طعن کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ یہ کوّے کھتے ہیں۔ کوئی کہتا تھا کہ لامذہب و غیرمقلد وہابی ہیں جب ہتانہ والوں کا دہمکی سے کام نہ نکلا تو موٹے موٹے عالموں کو بلانا شروع کیا تاکہ وہ ان سے مناظرہ کر کے ان کو دبالیں اور عام لوگوں کے دل میں یہ خیال بالکل جارہے کہ ہم حق پر ہیں۔ غرضیکہ آپکا بہت سے عالموں کیساتھ مناظرہ بھی ہوا۔ انجام یہ ہوا کہ مخالفوں نے تنگ آکر آپکو مسجد میں آنے جانے جمعہ جماعت وغیرہ سے روکدیا۔ آپنے اس زمانہ جوہڑوں اور تالابوں پر نماز باجماعت پڑھنا شروع کیا۔ کچھ مدت یہی حال رہا نہ کوئی سلام کہنے والا نہ کوئی سوائے برا کہنے کے کلام کرتا تھا نہ کسی سے لین دین تھا۔ سچ ہے خداوند تعالیٰ اپنے دین کی مدد مخالفین سے بھی کروادیتا ہے ہندو لوگ میرے والد صاحب کے بڑے معتقد تھے جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے مسلمانوں کو دھمکایا کہ خبردار انکو کسی قسم کی تکلیف مت دو مسلمان ڈر گئے۔ کیونکہ یہاں ہندوؤں کا بہت زور ہے۔ اب ڈر کے سبب سے نماز بھی آپکے پیچھے پڑھنے لگے اور اوپرے دل سے وعظ نصیحت بھی سننے لگے حضرت عمرؓ کی طرح جب غور سے سنا تو کلام ربانی نے اپنا جوہر دکھانا شروع کردیا۔ اسکے بعد آپنے گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ آپکی بہت سی تصانیف ہیں مثلاً سراج الاسلام۔ زینت الاسلام جو کہ صغر سنی میں لکھی تھیں اور ایک چہل حدیث و قاعدہ جدیدہ نصائح لقمان حکیم لاہور میں چھپی تھی ایک رسالہ عجائب القرآن عجیبہ غریبہ بنارس میں مولانا ابوالقاسم صاحب نے چھپوایا۔ اور بہت کتابیں بوجہ قحط سالی ابتک نہیں چھپ سکیں ٭

(الراقم خادم اہلحدیثان محمد عبداللہ ابن مولوی محمد سلیمان صاحب خریدار اہلحدیث موضع روڑی ضلع حصار)

بقیہ مضمون از صفحہ ۹

سے حاصل کر کے کتابی صورت میں لانا شروع کیا اور فرمان خداوندی اذا جاءکم فاسق بنباء فتبینوا پر پورا پورا عمل کیا۔ ایسا کہ اس سے زیادہ متصور نہیں شکر اللہ سعیہم۔ حضرت کتب حدیث کے وسیع سلسلہ کو دیکھکر گھبرائیے نہیں اور اس میں رطب و یابس کی آمیزش دیکھکر شک و شبہ کر کے بزدلی کو کام نہ فرمائیے۔ قدرت نے ہر کام میں یہی حکمت رکھی ہے طبابت کو لیجئے یا حرفت و صناعت کو سب میں یہی دہندہ ہے۔ اس دارالفساد میں کوئی چیز بغیر محنت مشقت کے نہیں مل سکتی۔ دنیا میں اگر کتب سیر و تواریخ کچھ قدر و وقعت رکھتی ہیں یا کسی کی بات پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ یا اس پر کسی کام کا دارومدار رکھا جا سکتا ہے۔ تو کتب حدیث اول تحریر ہیں غرضیکہ قرآن مجید اور حدیث شریف کو وہی نسبت ہے جو متن اور شرح کو ہوتی ہے کہ سوائے تشریح اصل مطالب کے انکے لوازمات اور امثال و نظائر کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اس تقریر سے وہ اعتراض بھی اٹھ جاتے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ بوقت رُکنے قرآن مجید کے احادیث کیوں نہیں پیش کی جاتی تھیں یا انکی بابت تاکید کیوں نہیں کیگئی۔ حضرت! منکر قرآن کے آگے تفسیر کبیر و ابن جریر لئے پھرنا یا نماز روزہ کے فضائل بیان کرنا کونسی عقلمندی ہے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس شخص کو کچھ بھی علم حدیث سے بہرہ اندوز کیا گیا ہے وہ ہرگز اعتراض نہیں کرسکتا جو شخص کتب حدیث کے وسیع سلسلہ سے گھبرائے اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر بطریق اوسط عشر عشیر بھی نکالا جائے تو بھی ایک معتدبہ حصہ حدیث شریف کا محفوظ و مصئون دستیاب ہو سکتا ہے چنانچہ صحیح بخاری اسی قبیل سے ہے۔ یہی وجہ اسکو اصح الکتب بعد کتاب اللہ لقب ملنے کی ہے۔ وللہ الحمد۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ از روئے نصوص قرآنیہ و حدیث شریف کے ہر شعبہ قرآنی کیساتھ شامل ہونے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور جملہ مومنین سلفاً خلفاً کے حدیث شریف کو ضروری خیال کرنے اور اس کے حصول کے لئے اس قدر جد و جہد کرنے اور اسکے منکر کو گمراہ سمجھنے سے حدیث شریف کا بذریعہ وحی اور حجت ہونا اظہر من الشمس ثابت ہوتا ہے۔ ایمان سے پڑھیئے۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ (راقم راجی رحمت الٰہی عبدالرشید

حجیتِ حدیث

میرے خیال میں منکرین حدیث کے پاس انکار حدیث کے لئے تین ہی بڑی دلیلیں ہیں۔ (۱) یہ کہ قرآن مجید چونکہ مفصل اور مکمل اور محفوظ بہ حفاظت الٰہی ہے لہذا اسکو کسی خارجی تفسیر کی ضرورت نہیں (۲) یہ کہ حدیث چونکہ محفوظ بہ حفاظت الٰہی نہیں ہے لہذا وہ اس قابل نہیں کہ وہ لازمی طور پر قرآن کی تفسیر یا اس سے مستقل طور پر کوئی حکم ثابت ہو سکے (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ علم وحی الٰہی کے بغیر (جو قرآن مجید ہے) نہ تھا جسکو حدیث کی بنیاد سمجھا جائے۔ میں ہر ایک کے متعلق مختصر طور پر کچھ عرض کرونگا۔ جواب سے پہلے میں بطور تمہید کے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جس سے سوال اور جواب کی حقیقت معلوم ہو سکے۔ سو جاننا چاہیئے کہ یہ امر مسلم ہے کہ کوئی کلام خواہ کیسا ہی مفصل و مکمل کیوں نہ ہو تاہم اس کے بعض حصے ذومعنین (دو معنے والے) ہوتے ہیں بعض جگہ ان کے متبادر معنے مراد لئے جاتے ہیں اور بعض جگہ بعید اختیار کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض کلمات ایسے آجاتے ہیں جو متعدد (کئی) معنے رکھتے ہیں کسی جگہ ان کے مشہور معنوں کا لحاظ ہوتا ہے کسی جگہ غیر مشہور کا۔ آیت قرآنی هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ الآیۃ (پارہ ۳ سورہ آل عمران) میں اسی اصول کی طرف اشارہ ہے ایسے ہی متکلم (کلام کرنیوالا) اور مخاطب بالمشافہ (روبرو سننے والا) کے تعلق اور نسبت کا لحاظ بھی ضرور ہوتا ہے جو حظ اور فہم (سمجھ) کلام سے مخاطب بالمشافہ کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور جو قرائن اور رموز ونکات اور سیاق سباق اس کو معلوم ہوتے ہیں وہ دوسروں کو نہیں ہوتے بالخصوص جبکہ وہ متکلم کا برگزیدہ اور محبوب اور اعلیٰ درجہ کا عقیل و فہیم ہو اور جبکہ کلام ہی اسی غرض سے کی جائے کہ وہ اوروں کو سنائے اور سمجھائے۔ اور اسپر عمل کرنے میں نمونہ ہو جو تصرف اس کلام میں وہ کریگا وہ ہمیشہ مقدم ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ باوجود مخاطب اول اور عرب العرباء اور اپنے زمانہ کے حالات ماضیہ اور حاضرہ سے واقف ہونے کے ادنیٰ ادنیٰ مطالب قرآنی کے سمجھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس تمہید کو ذہن نشین کرنے کے بعد دیکھنا چاہیئے کہ آیا قرآن مجید اور حدیث شریف اور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی آپس میں یہی نسبت ہے یا کچھ اور۔ سو نصوص اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف نصیحت کو اس لئے اتارا کہ جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے تو اون کو واضح طور پر سمجھاؤ تاکہ وہ فکر کریں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چال چلن میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔"

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (ترجمہ) جو کچھ رسول تمہیں دے اس کو لیلو اور جس سے منع کرے باز آجاؤ۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (ترجمہ) مومن مرد، عورت کی یہ شان نہیں کہ جب اللہ رسول کسی کام کی نسبت فیصلہ کریں تو اپنے اختیار سے کچھ کریں۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (ترجمہ) جس نے رسول کی متابعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی متابعت کی (کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے دین اور رضا کی تعلیم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ ٹھیرایا ہے) اور اس قسم کی دیگر آیات اس نسبت کو بخوبی روشن کرتی ہیں۔ بلکہ پچھلی چاروں آیتیں حدیث سے بالاستقلال احکام کے ثابت ہونے پر بھی اظہر من الشمس دلالت کرتی ہیں۔ اس کے بعد دیکھنا چاہیئے کہ حدیث کیا چیز ہے۔ (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو کس نظر سے دیکھتے تھے) اس سے میری مراد وہ نہیں جو اصول حدیث میں مذکور ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال اور تقاریر کا نام ہے۔ بلکہ اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ حدیث شریف میں کن چیزوں کا بیان ہے۔ سو جہانتک میرا ناقص علم کام کرتا ہے۔ ادنیٰ حدیث خوان پر واضح ہے کہ حدیث میں یا تو اطلاقات قرآنی کی تقیید ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں مطلق الفاظ صوم وصلوٰۃ رکوع سجود اور حج زکوٰۃ وغیرہ کے مذکور ہیں۔ یا ان کے بعض ارکان و لوازمات کا ذکر ہے (وہ بھی غیر مسلسل اور غیر مرتب جنکا سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں ہے) جن کو حدیث شریف میں ایک خاص قسم کے صوم وصلوٰۃ رکوع و سجود میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً نمازوں کی رکعات کی تعداد و قومہ جلسہ قرأت وغیرہ اسی طرح روزہ کے ارکان لوازمات مفسدات اور فضائل علی ہذا القیاس زکوٰۃ کیلئے نصابات مخصوصہ اور اقسام موجبات وجوب و حیوانات جو زکوٰۃ میں لئے جاویں یا نہ لئے جاویں اسی طرح حج کو خیال فرمائیے کہ اس کے متعلق بھی بہت سی تفریعات کی گئی ہیں۔ اسی طرح منہیات قرآنیہ کی تفصیل اور نظائر و امثال اور بعض حالتوں میں ان کا درست ہونا مثلاً مردار کی چمڑے کا دباغت سے پاک ہونا یا حدیث میں بعض مقید چیزوں کا اطلاق ہے۔ مثلاً قصر صلوٰۃ سفر کو قرآن مجید میں بخوف فتنہ کفار مقید کیا گیا ہے۔ جسکو حدیث شریف میں قید اتفاقی سمجھکر مطلق قرار دیا گیا ہے یا بعض عام احکام کی تخصیص ہے۔ جیسے آیت اذا قرئ القرآن کی حدیث فاتحہ خلف الامام سے (یہ بوجہ خیال میں آنے مثال کے بطور نظیر پیش کیا گیا ہے) یا غیر موقت اشیاء کی توقیت مثلاً

دلیل الفرقان ۔ اہل قرآن کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا کافی جواب قیمت ۴ر منیجر

اوقات حج اور قربانی یا غیر محدود کی تحدید مثلاً قرآن مجید میں قربانی کے جانوروں کی نسبت ان کے سن وسال کی بابت کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جنکو حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے۔ اس قسم کے اور تصرفات بھی ہیں جو سب کے سب قرآن مجید کے خادم اور مبین ہیں جن میں سے اکثر ایسے ہیں جو قیاس اور استنباط سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور جن کا ہونا از بس ضروری ہے۔ ایسا ضروری کہ ملا چکڑالوی اور دیگر منکرین حدیث بھی عملی طور پر اس کے قائل نہیں۔ باینہمہ قرآن مجید کو ہم بھی مفصل سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں جیسا کہ منکرین حدیث، بلکہ ایسا کہ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو قرآن مجید میں تفصیلاً لکل شئی کہا گیا ہے حالانکہ آپکی زندگی کے ان چند واقعات کے سوا جو ناظرین اور سامعین کی عبرت اور نصیحت کے باعث ہوں۔ باقی سب نظر انداز کئے گئے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح قرآن مجید میں اصولی طور پر اعتقادات، عبادات، معاملات، حشر نشر وغیرہ، غرضیکہ تمام ضروریات انسانی دینی اور دنیوی کا ذکر ہے۔ اس تقریر سے نہ قرآنی تفصیل میں کچھ فرق آتا ہے نہ حدیث شریف کے انکار کی گنجائش ہے۔ جو شخص قرآن مجید کو بغور و ایمان پڑھیگا وہ ضرور اس نتیجہ پر پہونچ جائیگا انشاء اللہ۔ نیز حدیث شریف میں پچھلے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہے اور آئندہ زمانہ کے لئے بہت سی طویل طویل پیشگوئیاں اور قبر اور حشر و نشر، بہشت، دوزخ کی نسبت تفاصیل ہیں۔ اور اعمال نیک و بد کی بابت جزاء و سزا محدود کا ذکر ہے۔ جنکا تعلق قیاس اور اجتہاد سے مطلقاً نہیں ہے۔ یہ واضح دلیل اس امر کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور کوئی نہ کوئی ذریعہ علم بغیر وحی قرآنی کے تھا۔ اگر یہ اعتقاد نہ کیا جائے تو معاذ اللہ جو دھبہ ذات نبوی پر اور خود قرآن مجید پر لگتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس کے بعد ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث شریف کو کس نظر سے دیکھتے تھے اسلئے میں دو تین حدیثیں پیش کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔

سنیئے!

حدیث اول عن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یأبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لولم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشئ من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشئ من رائی فانما انا بشر رواہ مسلم مشکوٰۃ ص مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی۔

(ترجمہ) رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ جب نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگ کھجیاں پیوند کر رہے تھے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ حضورؐ ہم لوگ ہمیشہ یہی کام کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ پس وہ اس سال پھل کم لائیں۔ جب لوگوں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہوں (جس سے غلطی کا امکان ہے) جب میں تم کو کسی دینی کام کی نسبت حکم کروں تو اس کو پکڑو (کیونکہ میں دینی کام میں اپنی رائے سے نہیں کہتا بلکہ بایمائے الٰہی) اور جب اپنے قیاس سے کچھ کہوں تو (تم مختار ہو) کیونکہ میں بھی آدمی ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے (مشکوٰۃ ص)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دینی امور میں اپنی رائے و قیاس سے نہیں کہتے تھے۔ اسی لئے اُمت پر اس کا ماننا واجب تھا۔

(دوسری حدیث) عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الحدیث۔ رواہ ابو داؤد والدارمی نحوہ وابن ماجۃ الی قولہ حرم اللہ (مشکوٰۃ ص)

(ترجمہ) مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ ہو جاؤ اس بات سے کہ میں قرآن مجید کے ساتھ اس جیسی اور چیزیں بھی دیا گیا ہوں (یعنی قرآن مجید کے امثال اور نظائر اور لوازمات کی بابت مجھے اور ذریعہ سے بھی مطلع کیا جاتا ہے) خبردار قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنے تخت پر بیٹھکر کہیگا کہ صرف قرآن ہی کو پکڑو اس میں جو حلال ہے۔ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ہے اسی کو حرام سمجھو اور تم لوگ یقیناً سمجھو کہ رسول خدا کا حرام کیا ہوا ایسا ہی ہے جیسا خدا کا حرام کیا ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ علم بغیر وحی قرآنی کے نہ تھا تو کس بنا پر آپ حدیث شریف کو ایسا ضروری اور واجب العمل جانتے تھے۔ اور منکر حدیث کو ایسے بُرے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔

(تیسری حدیث) عن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا (مشکوٰۃ ص)

(ترجمہ) امام مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کتاب الٰہی اور سنت رسول خدا دونوں چیزیں ایسی چھوڑ چلا ہوں۔ کہ جب تک تم اسکو پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے اس حدیث میں سوائے حدیث کے ضروری ہونے کی اس اعتراض کا بھی کافی جواب ہے۔ جو حدیث کو اسی زمانہ کے ساتھ مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھنا چاہیئے کہ کس پابندی کے ساتھ وہ حدیث نبوی پر کاربند تھے اور منکر حدیث کو کس بُری نگاہ سے دیکھتے تھے کہ ایک ہی حدیث نبوی کے آگے چون و چرا کرنیکی وجہ سے اپنے حقیقی بیٹے سے تمام عمر بھر کلام کرنا بھی روا نہ رکھتے تھے۔ غور سے سنئے! عن مجاھد

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ۔ ۴۰ ۔ [illegible]

من عبد اللہ بن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اہلہ ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعہن فقال عبد اللہ احدثک عن رسول وتقول ہذا قال فما کلمہ عبد اللہ حتی مات رواہ احمد (مشکوٰۃ ص۹۶ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

(ترجمہ) مجاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھروالوں کو مسجدوں سے نہ روکے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہ کے ایک بیٹے نے کہا کہ ہم تو ضرور منع کرینگے۔ تو حضرت عبد اللہ خفا ہو کر فرمانے لگے کہ میں تو تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو (مجاہد کہتے ہیں کہ) اس کے بعد جبتک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیتے رہے۔ اپنے اس بیٹے سے کلام بھی نہیں کی۔"

کیوں نہ ہو جبکہ نص قرآنی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم۔ رسول اللہ کی بے فرمانی کرنیوالوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اُن کو آزمائش یا دردناک عذاب پہنچے جیسی سخت دہمکیاں ان کے گوش گذار ہو چکی تھیں اس کے ساتھ ان حدیثوں کا خیال بھی فرما لینا چاہیئے۔ جن میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تارک سنت پر تہدید فرمائی ہے۔ اور خلاف سنت کام کرنے والے کو بمنزلہ تارک سمجھا گیا ہے۔ اسکے بعد مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی حفاظت کے بارہ میں کلام کروں اور حدیث کے محفوظ بحفاظت الٰہی ہونے کو ثابت کروں۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہر کلام کی حفاظت دو وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک لفظی دوسری معنوی، لفظی حفاظت تو متکلم کے کلام کو بعینہ یاد کرنے یا لکھنے سے ہو سکتی ہے۔ اور معنوی متکلم کے حسب منشاء تفسیر کرنے سے۔ غور سے دیکھا جائے تو لفظی حفاظت فرع ہے اور معنوی اصل۔ ٹھیک یہی نسبت قرآن مجید اور حدیث کو ہے۔ اور قرآن مجید کے غیر مسلسل اور متفرق طور پر اُترنے سے علاوہ اور حکمتوں کے ایک یہ بھی حکمت ہے کہ تفسیر بھی ساتھ ساتھ ہوتی جائے۔ نیز ہر ایک کام میں (جس میں سے قرآن مجید بھی مستثنا نہیں ہے) اختلاف کا ہونا لازمی اور مسلم امر ہے بلکہ موافق منشاء الٰہی جس کے دور کرنے یا کم کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی منتہائے بحث چاہیئے۔ اس لحاظ سے بھی حدیث نبوی ان وجوہ سے جو ہم نے تمہید میں بیان کی ہیں سب سے مقدم ہے۔ خدا نخواستہ اگر حدیث نبوی نہ ہوتی۔ کچھ حفاظت قرآن مجید کی ہوتی۔ وہ سب کوئی دیکھ لیتا۔ ذرا غنیہ جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھئے کہ جن لوگوں نے حدیث شریف سے علیحدگی اختیار کی وہ کہاں تک قرآن مجید سے مستفید ہوئے یہاں تک کہ آپ کے ہم وطن مرزائی ختم نبوت جیسے مسلم امام مسئلہ میں (باوجود تصریحات نبویہ کے) طرح طرح کی تاویلات کرکے مسند نبوت پر تکیہ زن ہیں اگر حدیث نبوی نہ ہوتی تو آجتک جھوٹے نبیوں کی بیشمار تعداد ہوتی۔ اسیطرح حرمت خمر بھی اسلام میں اہم مسئلہ ہے۔ اس میں بھی اگر تفسیر نبوی نہ ہوتی تو جس زور و شور سے اسلامی دنیا میں شراب کا استعمال ہوتا وہ محتاج بیان نہیں ہے (ان باتوں پر جو اعتراض ہوگا اس کا جواب پھر دیا جائیگا انشاء اللہ) کیا امام اعظم جیسے مجتہد کے پاس قرآن نہیں تھا۔ اور وہ کیا چیز ہے۔ جسکی وجہ سے امام صاحب کا قول متروک اور امام محمد کا مفتے بہ ہے (یہی حدیث نبوی) اسی طرح باقی مسائل نماز و روزہ حج زکوٰۃ نکاح و طلاق و خلع و ربوا وغیرہ خیال فرمائیے۔ کیا ہر شخص ان مسائل کو قرآن مجید سے ایسا ہی سمجھیگا۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے؟ کیا جو کیفیت نماز وغیرہ کی ملا چکڑالوی نے بیان کی ہر شخص اسی طرح سمجھتا ہے؟ تو پھر اس اختلاف کے دور کرنے کے لئے منتہا بحث کیا چیز ہوگی (اور صحابہ اور دیگر سلف صالحین کس کو منتہائے بحث جانتے تھے) ایمان سے کہنا۔ جب قرآن مجید کی معنوی (بلکہ لفظی بھی) حفاظت کے لئے حدیث شریف کا سب سے مقدم اور ازبس ضروری ہونا ثابت ہوگیا۔ تو اس کی حفاظت کا وعدہ بھی اسی وعدہ کی ضمن میں آگیا۔ جو قرآن مجید کیلئے کیا گیا ہے۔ فافہم فانہ دقیق۔ اور اس بات کا جواب کہ جب قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے حدیث نبوی جیسے لمبے بکھیڑے کی ضرورت ہے اور قرآن مجید نے مفصل طور پر اپنی پسندیدہ تفسیر خود ہی نہیں فرمائی تو مفصل اور مکمل اور محفوظ کیسے ہوا اور کیا یہ بات خدا پر دشوار تھی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات بالکل اس کے مشابہ ہے۔ جیسے کوئی روزی کمانے کے اسباب کی وسعت پر نظر کرکے کہے کہ خدا رزاق کا ہیکا ہے جب ہم ایسی ایسی تکلیفیں اٹھا کر روزی کھاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے سیبویہ ابن حاجب اخفش وغیرہم کے دفاتر کی ورق گردانی کرنے اور دردسری اٹھانے کو تو بکھیڑا نہ سمجھا جائے اور نہ اس سے تفصیل قرآنی میں فرق آئے کیا یہی اعتراض صرف ونحو معانی بیان وغیرہ علوم سیکھنے والے پر نہیں ہو سکتا۔ جن الفاظ سے آپ اس معترض کو یاد کرینگے اسی سے ہم منکر حدیث کو یاد کرینگے (اس مثال کے عدم انطباق پر جو اعتراض ہوگا اسکا جواب پھر دیا جائیگا انشاء اللہ) اور اس اعتراض کا جواب کہ جب حدیث حجت شرعی اور موجب رضائے الٰہی ہے تو کیوں اسکی حفاظت کا معقول بندوبست نہیں کیا گیا۔ جواب کیا گیا۔ مہربان من! ہر ایک چیز کی حفاظت اپنے اپنے طور پر ہوا کرتی ہے۔ حدیث شریف چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال اقوال احوال اور تقاریر کا نام ہے۔ جو مختلف اوقات میں طویل سلسلہ میں ظہور میں آتے رہے اور ان کے دیکھنے سننے والے سارے کے سارے لکھے پڑھے نہ تھے۔ اور نہ ہی حدیث شریف کیلئے محدود الفاظ تھے (بلکہ ہو بھی نہیں سکتے تھے) جو لکھے جاتے۔ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ بحکم قرآن تعلیم کا نمونہ تھے۔ لہذا آپ کے اقوال افعال جس جس کے پاس جسقدر پہنچے لکھنے سے زیادہ منضبط ہوتے گئے۔ اور بعض بعض کے پاس کسی قدر لکھے ہوئے بھی تھے بعد میں جب زمانہ دور ہوتا گیا اور ہر قسم کے لوگ پیدا ہونے لگے تو دور اندیش اور خیرخواہان دین نے اسے مختلف اشخاص

لیکن کتب حدیث کو ایک بے سود دھندا قرار دیا جائے اور انکو حجت قرآنی نہ سمجھنے سے تفصیل قرآنی میں فرق آتا ہے

فتاوے

تصحیح فتوی نمبر ۱۹۴ و ۱۹۶ کی بابت مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اطلاع دیتے ہیں کہ چمڑہ قربانی کو خود استعمال کرنے کی اجازت مسند احمد میں آئی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

استمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا - یعنی قربانی کے چمڑوں سے خود فائدہ اٹھایا کرو اونکو بیچا نہ کرو - اور گائے سالم یا اوس کے حصص کا جواز عقیقہ میں طبرانی کی روایت سے ثابت ہے جسکی بابت فتح الباری میں ہے:-

والجمہور علے اجزاء البقر والابل فی العقیقۃ و سبع البدنۃ والبقرۃ کشاۃ - یعنی گائے اور اونٹ سالم یا قربانی کی طرح اسکے حصے بھی عقیقہ میں جائز ہیں۔

س نمبر ۲۰۷ - یہاں کا ایک بڑا عالم ملا کہتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ درود شریف ایک جگہ بیٹھکے پڑھنا چاہیئے اگر کوئی چلتے پھرتے پڑھیگا تو اسکو وجع مفاصل کی بیماری ہوجاویگی کیا جناب نے کوئی ایسی حدیث دیکھی ہے؟ اس کا جواب اخبار میں چھاپ دیں۔ (عبدالحی از کوہاٹ)

ج نمبر ۲۰۷ - یہ حدیث نبوی کوئی نہیں۔ تاوقتیکہ حدیث ثابت نہ ہو درود شریف پڑھنے سے روکنا جائز نہیں ہے - قرآنی حکم عام ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ - یعنی کھڑے - بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کیا کرو۔

یہ حکم درود شریف کو بھی شامل ہے تاوقتیکہ نص صریح سے اسکی تخصیص ثابت نہو۔ ۳ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۰۸ - ایک شخص نے تین طلاقیں دیدیں - اوس کے بعد حسب فتوی ایک عالم اہلحدیث کے رجوع کر لیا گیا یہ رجوع جائز ہے - (سلطان احمد کانپور)

ج نمبر ۲۰۸ - صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول کے زمانہ میں بالاتفاق ایک دفعہ کی تین طلاقیں ایک ہوتی تھی یعنی رجعی اسلئے تا اختتام عدت رجوع جائز ہے - اللہ اعلم - ۱ر داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۲۰۹ - اس اطراف کے سوداگران ہر روز سات آٹھ کوس بازار کو جاتے ہیں اور ہر روز کا معمول ہے کہ نماز ظہر (فرصت ہے یا نہیں) بوقت عصر قضا کرتے ہیں - رات کو گھر چلے آتے ہیں - لہذا ایسا کرنا چاہیئے یا نہیں - بعض کہتے ہیں کہ مسافرت میں ایسا کرنا جائز ہے - (محمد عمر از جمپوا ضلع سنگھبھوم)

ج نمبر ۲۰۹ - یہ شخص مسافر ہے اور سفر میں بوقت ضرورت ظہر اور عصر جمع کرکے پڑھ لینی جائز ہے -

س نمبر ۲۱۰ - کوئی شخص نیچا جگہ پر قرآن مجید پڑھتا ہوا اور اس جگہ چارپائی یا کرسی بچھا ہوا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس چارپائی یا کرسی پر بیٹھ سکتا ہے یا نہیں (حالانکہ اس کے دل پر قرآن شریف کی بے ادبی کی نیت نہ ہو) ”

ج نمبر ۲۱۰ - اس میں شک نہیں کہ بے ادبی بری نیت سے ہوتی ہے تاہم بے نیت بھی اونچے بیٹھنا اچھا نہیں - وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ -

س نمبر ۲۱۱ - اس اطراف کے بعض تاجران جمعہ کے روز بازار چلے جاتے تھے اور جمعہ ترک کر دیتے تھے - اس وجہ سے کل تاجران آپس میں پابندی کئے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن بازار جائیگا - فی جمعہ ایک روپیہ جرمانہ کیا جائیگا ایک شخص عذر کرتا ہے کہ ہم جمعہ کے دو روز قبل فلاں جگہ اپنے کام کے لئے جایا کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ میری وجہ سے جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں ورنہ ترک کر دیتے ہیں - کیونکہ وہاں کوئی خطبہ پڑھنے نہیں جانتا ہے مگر عذر شخص مذکور کا مسموع نہیں ہوا - ایسی پابندی از روئے شرع کیسی ہے؟ (عبدالجبار جمپوا)

ج نمبر ۲۱۱ - شخص مذکور اگر سچا ہے تو اس کی حاضری معاف کر دینی چاہیئے - انما الاعمال بالنیات - ۳ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۱۲ - آجکل جو کچھ تکالیف اہل اسلام پر آ رہی ہیں اسکے لئے اور جو فتوحات ہوئی ہیں اسکے لئے خاص وقت میں دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں - اگر جائز ہے تو اس کے لئے حدیث شریف میں کہاں حکم ہے - کیا بعد نماز عشا دعا کرنا چاہیئے - اگر کریں تو کسطرح کیا ایک جماعت کو ساتھ لے کر امام دعا کریں - سارے لوگ پیچھے سے آمین کہیں (خریدار نمبر ۲۲۱۴)

ج نمبر ۲۱۲ - حدیث شریف میں ہے تری المومنین فی توادھم وتراحمھم کمثل جسد واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ الحدیث - یعنی مسلمان اپنی محبت اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہیں اگر اسکی آنکھ دکھتی ہے تو سارا دکھتا ہے - پیر دکھتا ہے تو سارا دکھتا ہے۔

نیز فرمایا ھم ید علی من سواھم - یعنی مسلمان غیروں کے سامنے ایک ہاتھ کی طرح ہو جانے چاہئیں۔

یہ حدیثیں اور اس قسم کی اور بہت سی حدیثیں بتا رہی ہیں کہ ہم کو ساری دنیا کے مسلمانوں کے رنج و خوشی میں شریک ہونا چاہیئے - اس لئے ترکی شکستوں اور فتوحات کے موقع پر دعا کرنا ان احادیث کے ماتحت جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے - ہر نماز کے وقت میں دعا کریں یا اخیر رکعت کے رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھیں جس میں تمام دنیا کے مسلمانوں خصوصاً برسر جنگ مسلمانوں کی بہتری اور فتوحات کی دعا مانگیں - تاکہ اس فرض سے جو احادیث مذکورہ سے ہمپر عائد ہے ہم سبکدوش ہو سکیں -

ملکی مطلع

آخر الحیل سیف

عرب میں ایک مثل مشہور ہے جسکے الفاظ عنوان میں درج ہیں۔ ان کا ترجمہ ہے کہ سب تدبیروں سے آخری تدبیر اور فیصلہ تلوار کا فیصلہ ہے۔ اسکی صداقت ہر زمانہ میں پائی گئی۔ خاصکر اس گئے گذرے زمانہ میں تو اسکی صداقت ایسی نمایاں ہوئی کہ کیا کہئے ابھی کل کا واقعہ ہے کہ غازی مصطفی کمال پاشا (ترکی افسر) کو ہمارے وزیر اعظم خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے کہ یہ ہمارے خطاب کے لائق نہیں۔ ایک معمولی جرنیل ہے وہ بھی باغی۔ آج وہی کمال پاشا ہے کہ دول متحدہ اوس سے درخواست کرتی ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھکر صلح پر گفتگو کیجئے۔ کمال پاشا اس کے جواب میں اپنی شرائط پیش کر کے منواتا ہے۔ جبپر ایک غیر مسلم ہندو اخبار کا فقرہ کیسا چست ہوتا ہے جو لکھتا ہے:۔

> اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کمال پاشا کی فتوحات سے پیشتر کم از کم برطانیہ کے نزدیک اس قسم کی شرائط کا خیال دل میں لانا دیوانگی کی علامت تھا۔ (بندے ماترم ۵- اکتوبر)

ہندوستان وغیرہ ممالک کی مسلم رعایا نے کس قدر درخواستوں پر درخواستیں دیں۔ وفد پر وفد بھیجے جس نے نیچے سے لیکر اوپر تک سب ذمہ دار افسروں سے باتیں کیں۔ اپنی خدمات بتائیں بعد گذارشات پیش کیں مگر جواب یہی ملتا رہا کہ برٹش گورنمنٹ اکیلی کچھ نہیں کرسکتی جب تک دوسری سلطنتیں اسکے ساتھ متفق نہوں۔ خدا کی شان۔ واہ رے خدا تیری حکمت تو ہی جانتا ہے۔ خدا کی مشیت میں تھا کہ برطانیہ کے اس جواب کا پردہ بھی فاش کیا جائے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہے کہ مسلمانوں کی ناخوشی بے وجہ ہے۔ آخر اوس حکمت الٰہیہ کا ظہور یوں ہوا کہ دول متحدہ کے دو بڑے ارکان فرانس اور اٹلی نے تو ترکوں کی مزاحمت سے صاف لفظوں میں انکار کردیا جسکا عملی ثبوت یوں دیا کہ قسطنطنیہ اور درہ دانیال وغیرہ سے اپنی فوجیں ہٹا کر ترکوں کے لئے راستہ خالی کردیا اور صاف کہدیا کہ ہم ترکوں کی جدید جنگ میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اس موقع پر برٹش حکومت پر دو فرض عائد ہوتے تھے (۱) ایک یہ کہ بلحاظ قواعد مجلس اقوام کثرت رائے پر عمل کر کے خود بھی پیچھے ہٹ جاتی (۲) دوم یہ کہ اپنی وفادار مسلم رعایا سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم مجلس اقوام میں اپنی مسلم رعایا کی قائم مقامی کرینگے اس وعدہ کا ایفا کرتی کہ ارکان دول جب الگ ہوگئے تھے تو مسلم رعایا پر احسان کرنے کا اچھا موقع تھا فوراً خود بھی پیچھے ہٹ جاتی لیکن ہوا کیا یہ کہ ترکوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ کس نے؟ صرف برطانیہ نے جسکی مسلم رعایا ہاں وفادار جانباز مسلم رعایا دنیا کی سب سلطنتوں کی مسلم رعایا سے زیادہ ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ برطانیہ اپنی باوفا مسلم رعایا کی دل نوازی کر کے ترکوں کو فنا کرنے پر نہ تل جاتی تو آج ایک غیر مسلم اخبار کو بھی یہ کہنے کا موقع نہ ملتا جو کہتا ہے:۔

> برطانیہ جس بات کو اپنی پیاری ہندوستانی رعایا کی درخواستوں پر ترکوں کا اس قدر معتقد اور بہی خواہ ہونے کے باوجود منظور کرنے پر تیار نہیں تھا اسے کمال پاشا کی فوجی طاقت اور جنگی قابلیت نہایت آسانی سے منظور کراسکتی ہے (بندے ماترم)

بالکل سچ ہے۔ آج ترکوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ ہمارے ساتھ بیٹھکر صلح کی بابت گفتگو کرو۔ وہ کہتے ہیں ہمارے علاقہ میں آؤ وہاں جانا منظور۔ وہ کہتے ہیں گفتگوئے صلح سے پہلے ہمارے ممالک تھریس وغیرہ کو یونان سے خالی کرا کر ہمارا قبضہ کرادو۔ جواب ملتا ہے تمہارا حق مسلم۔ ابھی خالی کرایا جاتا ہے مگر آہستہ آہستہ پہلے یونانیوں کو نکالدیا جائیگا پھر آہستہ آہستہ آپ کا قبضہ کرایا جائیگا آپ ذرہ صبر کریں۔ اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ ہم دول متحدہ فیصلہ کرچکے ہیں کہ تھریس وغیرہ یونان کے پاس رہیگا۔ ہمارے فیصلہ کو توڑنے یا نظر ثانی کرنیوالا کون؟ ترکوں کو کہا جاتا ہے دیکھو جی یونان سے تو تمہاری لڑائی ہوئی۔ اوس کا علاقہ فتح کر کے اوس میں داخل ہونے کا تو تم کو حق حاصل ہے مگر غیر جانبدار علاقہ (غالباً وہ علاقہ جو ترکی ممالک سے انگریزی قبضہ میں آیا ہوا ہے) میں مت آؤ۔ ترک کہتے ہیں۔ غیر جانبدار علاقہ کا ہم کو علم نہیں وہ کونسا ہے۔ علاقہ تو سب ایک ہی ہے جو ہمارا ملک ہے دگر ہیچ۔ بات بھی معقول ہے۔ جانبدار یا غیر جانبدار یہ تقسیم تو معاہدہ سیورے پر مبنی ہے۔ ترکوں نے معاہدہ سیورے کو ابتدا ہی سے نہیں مانا بلکہ وہ علی الاعلان یہی کہتے رہے کہ ہم اس کے پرزے پرزے کر کے چھوڑینگے پھر اوس پر بنا کر کے جانبدار یا غیر جانبدار علاقہ کیا۔

یہاں تک مضمون لکھا گیا تھا کہ خبر آئی کہ حالت نازک ہوگئی ہے۔ اللہ انجام بخیر کرے۔

* * *

فسادِ ملتان میں قرن اول کی مثال

خدا کی قدرت ہے کہ ہر خیر میں شر ہو اور ہر شر میں خیر ہوتی ہے۔ فساد ملتان میں جہاں بہت سی شر ہوئی ایک خیر کا نمونہ بھی نظر آیا۔ مسلمانوں کے قرن اول (زمانہ رسالت) میں یہ دستور تھا کہ مہاجرین جب مدینہ شریف میں آتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو انصار میں بطور مہمانوں کے تقسیم کردیتے۔ ایک روز

ایک غریب انصاری کے حصہ میں بھی مہمان آ گئے تو گھر میں آ کر بیوی سے پوچھتا ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ اوس نیک بخت نے کہا ہے مگر اپنے اور اپنے بچوں جتنا۔ اوس بھلے آدمی نے کہا اچھی خیر ہے۔ بچوں کو بھی سُلا دینا اور کھانا مہمانوں کو دیدینا۔ اوس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو حضور نے فرمایا تمہارے اس کرام کا ذکر خیر فرشتوں میں ہو رہا تھا۔ اس پر کسی شاعر نے طبقہ اول کے مسلمانوں کے حق میں کہا ہے ؎

آپ سو رہتے تھے مہمان کی خاطر بھوکے
بلکہ بچوں کو بھی فاقوں سے سلا رکھتے تھے

ملتان کے واقعات کے بیان میں پنڈت مدن موہن مالوی جی نے کئی ایک لیکچروں میں بیان کیا کہ بھائیو! ملتان کے واقعات فساد سنکر تو آپ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ ذرہ ایک دو واقعات دل خوش کن بھی سنئے ایک مسلمان جولاہی غریب عورت کے گھر میں قریب چالیس کے ہندو استریاں معہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے جا گھسیں۔ اوس غریب نے اونکو اپنے ہاں چھپایا اور جتنا کچھ تھوڑا سا آٹا اوسکے گھر میں تھا وہ سب گوندہ کر اُن کو روٹی کھلائی اور آپ اور اس کے متعلقین سب بھوکے رہے۔ یہ سنکر سب کو حیرت ہوتی تھی۔ مگر مجھے وہ حدیث یاد آتی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری امت بارش کی طرح ہے جسکی بابت نہیں کہہ سکتے کہ اول کا قطرہ مفید تر ہے یا پچھلا۔ مطلب یہ ہے کہ صلاحیت کسی خاص طبقہ پر ختم نہیں ہو گئی بلکہ ہر زمانہ میں کم و بیش پائی جائیگی گو یہ صحیح ہے کہ کثرت و قلت کا فرق ہوگا الحمد للہ کہ فساد ملتان نے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں میں طبقہ اول کے کل اوصاف فنا نہیں ہو گئے بلکہ کہیں کہیں خال خال نظر آتے ہیں۔ لہ الحمد

زائرین حجاز کیلئے عام ہدایات

(۱) زائرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ مناسب ہے ہندوستان سے جانے سے قبل راہداری کا پروانہ لے لیں جو بغیر کسی فیس کے ہندوستان کے مقامی حکام سے مل سکتے ہیں۔ یہ ہر طرح مناسب ہے کہ زائرین اپنے اپنے ضلع کے حاکم یا سب ڈویزنل افسر سے اور ہندوستانی ریاستوں کے باشندے پولیٹیکل افسران سے راہداری کے پروانے حاصل کریں۔

(۲) عازمان زیارت کو چاہئے کہ اگر انہیں کچھ معلوم کرنا ہے تو براہ راست محافظ حجاج بمبئی سے دریافت کریں اور حجاز سے واپس آئے ہوئے غیر ذمہ دار اشخاص کی مشتہر کی ہوئی خبروں پر یقین نہ کریں۔

(۳) یہ بھی مناسب ہے کہ زائرین کو چاہئے کہ بمبئی کو اپنے گھروں سے روانہ ہونے سے قبل ٹیکہ لگوالیں اور اگر وہ روانگی سے قبل ٹیکہ نہ کرا سکیں تو بمبئی میں مسافر خانوں کے اندر انکو ٹیکہ کرنے کا خاص انتظام موجود ہے۔ جہاں ٹیکہ کرنیوالے مرد اور عورتیں موجود رہتی ہیں۔ پردہ نشین عورتوں کو ٹیکہ کرنیوالی عورتیں ہی ٹیکہ کرتی ہیں۔ کراچی میں بھی روانگی سے قبل انکو ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے زائرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بمبئی میں جو ٹیکہ کیا جاتا ہے وہ چیچک سے محفوظ رکھنے کیلئے کیا جاتا ہے۔

(۴) زائرین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ حجاز جانے کے لئے بمبئی یا کراچی پہونچنے پر اسی مقام کے محافظ زائرین کے پاس درخواست کریں۔ بمبئی یا کراچی کے محافظ زائرین کا اگر نام معلوم کرنا ہو تو کمشنر پولیس بمبئی یا کلکٹر کراچی سے لکھکر دریافت کر لیں محافظین کے فرائض بمبئی کے قانون نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۷ء میں درج ہیں۔

(۵) زائرین کو صرف انہیں کے فائدہ کی خاطر سے مزید ہدایت کی جاتی ہے کہ (الف) ٹکٹ واپسی خرید کریں (ب) طلائی مہروں کی شکل میں اسقدر روپیہ ساتھ لیے جائیں جو مقامات مقدسہ کے تمام مصارف اور واپسی کا خرچ پورا کر سکیں۔ (ج) برطانی کونسل خانہ جدہ میں اپنے اپنے نام رجسٹروں میں درج کرائیں۔

(۶) زائرین کو یاد دلایا جاتا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ زائرین کو اپنے ساتھ کافی زاد راہ رکھنا چاہیئے۔ واپسی میں زائرین پر جو مصائب نازل ہوتے ہیں اُن کی زیادہ تر وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ ان دانشمندانہ احکام کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے اُن کے فائدہ کی خاطر انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ جب وہ واپسی کا ٹکٹ نہ لیں تو انہیں اپنے اپنے گھروں تک صحیح سلامت پہنچنے کے خیال سے یہ کرنا چاہیئے کہ بمبئی سے جہاز پر سوار ہونے سے قبل زائرین کسی کی وساطت سے کمشنر پولیس بمبئی کے پاس اتنا روپیہ جمع کرا جائیں جو بمبئی سے اُن کے گھر تک ریلوے سفر کا خرچ پورا کر سکے۔ اور جب جدہ پہنچیں تو نائب قونصل کے پاس مزید اتنا روپیہ جمع کرا دیں کہ واپس آنے پر بمبئی تک جہاز کا کرایہ ادا کر سکیں۔

(۷) آخر میں زائرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں جہاز پر سوار ہونے سے قبل ڈاکٹری معائنہ بھی کرانا ہوگا۔ اپنے کپڑوں۔ بستر اور دیگر مشتبہ اشیا کو دوائی سے صاف بھی کرانا ہوگا (وکیل)

بیت المال

پنجاب میں توحید و سنت کی باقاعدہ اشاعت اور اہلحدیث یتامی اور بیوگان وغیرہ کی ضروریات کے لئے بیت المال کی بڑی سخت ضرورت ہے چنانچہ اس کا افتتاح کیا گیا مگر افسوس ہے کہ اوسکی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ مندرجہ اہلحدیث ۱۲۔ اگست تین سو پندرہ روپے (۳۱۵عہ) تھے۔ بعد ازاں از عبد الحکیم از راجمندری ضلع گوداوری ۵ر میزان تین سو بیس (۳۲۰عہ) پنجابی احباب خاصکر توجہ فرماویں۔

فروخت مسودہ کتاب

میں نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام ہے مرزائی ناول۔ کتاب کی طرز تحریر نئی طرز کی دلپسند ہے۔ کوئی صاحب بغرض اشاعت مسودہ خرید نا چاہیں تو راقم آثم سے خط و کتابت کریں۔ فلسکیپ سائز کے صفحات ۱۷۶ پر ختم ہے۔ خاکسار عبد الحی مشنری از کوہاٹ۔

متفرقات

اہلحدیثان رائے بریلی پر مصائب

مولانا اسمٰعیل شہید کے زمانہ کے امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب مرحوم ضلع رائے بریلی کے تھے۔ آج اوسی رائے بریلی میں جماعت اہل حدیث پر وہ تکلیف ہے کہ الامان۔ بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہے۔ ناظرین دعا کریں خدا ہمارے بیکس بھائیوں کی مدد کرے۔

مکاروں سے بچو

ایک شخص عمر تخمیناً پچاس برس۔ قد درمیانہ جسم دبلا پتلا۔ ڈاڑھی کم نہ بہت زیادہ کچھ ریش سفید ہونے لگی۔ جا بجا برص کے سفید سفید داغ موجود ہیں (یہ بہت بڑی شناخت ہے) پائجامہ والا نیا کرتا اور دوپلی ٹوپی میں ملبوس۔ بانکی پور محلہ مرادپور کا رہنے والا۔ یہاں آکر اپنے کو مولوی۔ حافظ اور حکیم ظاہر کیا۔ اور یہ کہا کہ میں حکیم مولوی نجم الدین صاحب کا چچا زاد بھائی ہوں و نیز میرے بارہ لڑکے اور تین دوکانیں کپڑا جوتہ اور بساطخانہ کی ہیں اسلئے بیفکر و خوشحال ہوں۔ لہذا بغرض سیر و تفریح آیا ہوں۔ قصد ہے کہ ایک سال جا بجا پھرونگا۔ اور بعض فقیری و مجرب دوائیں مفت تقسیم کرتا ہوں۔ جس کی تعریف میں اسقدر مبالغہ کیا کہ سننے والے گرویدہ ہوگئے۔ اعتبار و اعتماد جمانے کو کئی وقت نماز باجماعت میں بھی شریک ہوا۔ غرض اسطرح مکر و زور کا جال پھیلا کر کتنے لوگوں سے دوا کے بہانے دس پانچ دو چار روپے لیکر پچاس ساٹھ روپے ہاتھ لگا کے شب کو چلتا بنا۔ اس بندۂ خدا کو خوف خدا تو کجا اتنا بھی خیال نہ ہوا کہ میرے فرار کے بعد لوگ کیا کہینگے و نیز بعد کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ شخص مذکور نہ تو مولوی ہے اور نہ حکیم بلکہ مکار و فریبی ہے اور بارہا ایسا کر چکا۔ کا ہے حکیم و کا ہے عالم بنتا و ہر نئی جگہ پہنچکر اسی طرح لوگوں کو ٹھگتا پھرتا ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ قومی اخبار اہلحدیث اعلان کر کے لوگوں کو ہشیار و متنبہ کر دیا جائے کہ عوام دہوکے سے بچیں۔ والسلام

(احقر ابو محمد عبد القادر خریدار نمبر ۳۳۰ حکم ڈیہری اون)

اسیطرح

پشاور سے خط آیا کہ یہاں ایک شخص بغرض تعلیم آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں دن کو درزی کا کام کرونگا اور رات کو پڑہونگا۔ میرے والد مولوی محمد جمال صاحب امرتسری ہیں۔ میرا نام عبد الجبار ہے۔ ڈیڑھ سو روپیہ سینے کی مشین کے لئے مانگتا ہے۔ خط آتے ہی مولوی محمد جمال صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے اپنا لڑکا عبد الجبار دفتر اہلحدیث میں بھیجدیا کہ یہ تو کہیں گیا بھی نہیں۔ چنانچہ اس امر کی اطلاع پشاور کر دیگئی۔

اسیطرح

ایک شب کو ایک لڑکا ہماری مسجد میں آیا۔ ضلع سیالکوٹ کے ایک دوست کا نام لیا کہ میں اون کا بیٹا ہوں میرا نام محمود ہے۔ میں خرچ سے تنگ ہوں۔ میری مدد کیجئے میں نے کھانا کھلا کر معمولی طور پر دفتر کی ڈیوڑھی میں محافظ کے پاس سلادیا۔ اوس نے دیکھا کہ توجہ نہیں ہوئی صبح سویرے ہی رفوچکر ہوا۔ دوست مذکور کو خبر ہوئی تو اوس نے بہت افسوس ظاہر کیا۔ کہا کہ میرا لڑکا تو ماشاء اللہ اچھے معقول کام پر مامور ہے۔ اس قسم کے ٹھگوں کا اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔

مباہلہ با مرزائیاں

عبد اللہ ولد غلام رسول احمدی چک نمبر ۲۷ رکھ برانچ گوکھووال ضلع لائلپور اور علم الدین ولد بھلا قوم ارائیں چک نمبر ۲۷ ۲ رکھ برانچ محمدی نے مباہلہ کیا ہے۔ فریق اول کا بیان ہے کہ میں مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتا ہوں اگر وہ جھوٹے ہیں تو ایک سال میں خدا مجھے اور میرے عیال کو ہلاک کرے۔ دوسرے کا بیان ہے کہ میں مرزا کو جھوٹا جانتا ہوں اگر وہ سچے ہیں تو خدا مجھکو مع اہل و عیال کے ہلاک کرے۔

(دیدہ باید)

ضرورت معلم

جو قران مجید اردو فارسی اور حساب پڑھا سکے۔ تنخواہ خشک عـ۵ (حافظ عبد المتعال خاں ولد حاجی سردار خاں سوداگر منڈلہ سی پی)

سفیر کانفرنس اہلحدیث

ہماری خوش قسمتی ہے مولوی عبد الغنی صاحب واعظ کانفرنس منڈلہ میں تشریف لائے۔ جمعہ کے روز آپ نے وعظ فرمایا سب لوگ محظوظ ہوئے۔ حنفی اصحاب نے بھی آپکا وعظ کرایا۔ ماشاء اللہ شیریں بیان ہیں۔ ہمارے اصحاب نے امداد کانفرنس کے لئے للعہ جمع کر کے دفتر دہلی میں بھیجے۔

(عبد المتعال خاں از منڈلہ)

تقریظ

"حیاۃ العلماء" سہسوان ایک مردم خیز مقام ہے۔ جہاں ابتدا سے اہل علم خاندان چلے آتے ہیں۔ اہلحدیث کے تعارف کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مولانا امیر احمد اور مولانا محمد بشیر صاحب مصاحب نواب صاحب بھوپال مرحوم بھی سہسوان ہی کی یادگار تھے اس مردم خیز خطہ کے علماء کا تذکرہ اس کتاب میں لکھا گیا ہے جو دسویں صدی ہجری سے شروع کر کے زمانہ رواں پر ختم ہوا ہے۔ کتاب بمضمون کے علاوہ کتابت۔ کاغذ۔ طبع کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ مولانا سید عبد الباقی صاحب شہر فیض آباد بمکان مولوی سید اعجاز حسین صاحب سیکنڈ ماسٹر وثیقہ سکول عربی)

یاد رفتگان

میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے حافظ سراج الدین کاتب از لاہور

ایضاً میرے والد حاجی محمد حسین سوداگر فوت ہوگئے انا للہ (عبد الرحمن بن حاجی محمد حسین از بمبئی رپن روڈ۔

ایضاً۔ مولوی محمد تقی خاں صاحب ناصری گنج دانا پور پٹنہ انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ فضل الرحمن ولد مرحوم - ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑہیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔

انتخاب الاخبار

آنہ فنڈ

متعلق عید البقر مرسلہ حافظ ابو محمد عبد اللہ لالپور ریاست رامپور عہ - مرسلہ مولوی عبد الغنی صاحب از چک رجادی ضلع گجرات پنجاب عہ - مرسلہ عبد الحلیم خاں صاحب از راجمندری ضلع گوداوری عہ مرسلہ مولوی عبد القادر صاحب از چکرد ہرپور عہ - منشی فضل الدین صاحب نقلنویس کوٹلی ضلع جہلم چندہ کانفرنس اہلحدیث عہ - ایم ایس احمد صاحب سوداگر کلکتہ صہ چندہ اہلحدیث میاں محمد علی صاحب موضع سیر چھہ ضلع ہوشیارپور پنجاب عہ چندہ کانفرنس - سید عبد الستار صاحب شیموگہ ۱۴ -

سرکاری خبریں

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے گورو کے باغ میں ایک چوکی مقرر کی ہے جو پولیس کے خلاف شکایات کی تحقیق کریگی - سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے گورو کے باغ کے بڑے جتھہ دار کو اطلاع کردی ہے کہ وہ پولیس کے خلاف ہر قسم کی اطلاعات موصول کرنے کے لئے تیار ہے مگر باوجود اس اطلاع کے کوئی شکایت نہیں پہنچی (کون پہنچائے)

اخبار گرگنج اکالی مورخہ ۲ ستمبر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ ایک ۱۴ برس کے لڑکے مسمی مہر سنگھ کو لاہور سے اسٹیشن پر امرتسر آتے ہوئے روکا گیا اور نولکھا تھانہ میں ایک سکھ سب انسپکٹر نے اوسکو مارا اور ۸ دن تک اوسکو بند رکھا - تحقیق کرنے پر یہ بیان بالکل غلط نکلا

روحانی جنگ

امرتسر کے اکالیوں کی روحانی جنگ برابر جاری ہے - روزانہ کافی تعداد میں گورو کے باغ میں جاتے اور گرفتار ہوکر جیل میں بھیجے جاتے ہیں - اُف نہیں کرتے بلکہ شاداں و فرحاں جیسے کوئی قیدی سزا ختم کرکے گھر کو آتا ہے اکالی اسی طرح جیل کو جاتے ہیں (جوش مذہبی)

فتح سمرنا

پر ہمارے ہاں خوشی منائی گئی دعائیں کی گئیں - چراغاں کئے گئے عبد المتعال خاں از منڈلہ (چراغاں بھی؟ اسراف)

یورپ

سے ہر روز خطرہ جنگ کی خبریں آرہی ہیں (خدا خیر کرے)

سوامی شردھانند جی کو سزا

سوامی شردھانند جی کو ایک مقدمہ میں بارہ ماہ اور دوسرے میں چار ماہ قید کا حکم ہوا ہے - دونو سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی -

مدانیہ کانفرنس کی تشویش انگیز حالت

لندن کے اخبارات نے مدانیہ کانفرنس کی موجودہ تشویش انگیز حالت کو پورے طور پر تسلیم کیا ہے - لیکن مایوسی کا اظہار نہیں کیا - ان خیال ہے کہ بالآخر راستہ نکل آئیگا - معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے یکا یک غیر مصالحانہ رویہ اختیار کرلیا ہے وہ ایسے فوائد کی تجاویز پیش کرتے ہیں - جو فوجی اجتماع کی قابلیت وسیطہ اقتدار سے بالکل باہر ہے - ان تجاویز میں مغربی تھریس کے ایک حصہ کے متعلق بھی چند باتیں ہیں - اطلاع ملی ہے کہ وہ انجمن مصالحت کے انعقاد سے پہلے مشرقی تھریس پر قبضہ کرنے اور قسطنطنیہ میں ایک حد تک اقتدار حاصل کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں -

دول متحدہ کے جرنیلوں کی واپسی

۶ - اکتوبر کی شام کو دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ سے واپس آئے ہیں تاکہ افسران اعلیٰ سے چند امور کے متعلق مشورہ کریں جو کانفرنس کے اجلاس میں رونما ہوگئے ہیں - کل دول متحدہ کے جرنیلوں اور افسران اعلیٰ کا مشترکہ اجلاس ہوگا اور اجلاس کے بعد دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ واپس چلے جائینگے -

حکومت برطانیہ پر لتاڑ

منچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا تو حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ تمام کاغذات میز پر رکھے جائیں جو ۱۵ ستمبر سے دو ہفتہ تک موصول یا جاری ہوتے رہے - اخبار مذکور کا بیان ہے کہ انقلاب یونان سے حکومت کا رویہ قطعی بدل گیا ہے اور اسکا ایک ادنیٰ نتیجہ یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کو آخری اعلان ارسال کردیا گیا - جنرل ہیرنگٹن نے اس الٹی میٹم کا دینا منظور نہ کیا اور امیر البحر براک اور کمشنر اعلیٰ ہوریس رمبولڈ نے انکی تائید کی - آزاد خیالوں کا گمان ہے کہ جنرل ہیرنگٹن نے سلطنت برطانیہ کو آتش جنگ میں کود پڑنے سے بچا لیا -

اخبار مانچسٹر گارڈین نے ایک مقالہ افتتاحیہ حوالہ قلم کرکے بیان کیا ہے کہ اگرچہ حالت مبہم اور خطرناک ہے - حکومت کا رویہ ہرگز مصالحانہ نہیں ہے اور ہم لوگوں کو چاہیئے کہ پبلک کے خیالات کو متحرک کریں تاکہ وہ حکومت کو مجبور کرے کہ دیگر غلطیاں کرکے اپنی بات کی پچ نہ کرے اور قوم کو مصیبت میں نہ ڈالے -

یونانی سینہ زوریاں

مدانیہ کانفرنس میں مسئلہ دردانیال کو حل کرنے کے لئے تجاویز سوچی جارہی ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ منطقہ غیر جانبدار میں ترمیم کردی جائیگی - اور کانفرنس میں تھریس کے آئندہ حشر کے متعلق گفتگو ہوگی اور اتحادی یہ تجویز پیش کرینگے کہ جسقدر علاقہ یونانیوں سے خالی ہوتا جائے اسپر اتحادی افواج قبضہ کرتی جائیں اور اسوقت تک قابض رہیں جبتک ترکوں کو آخری طور پر تھریس کی حوالگی عمل میں آئے - اس امر کا اندیشہ بڑھتا جاتا ہے کہ یونانی تخلیہ تھریس سے انکار کرینگے

کیا آپنے اخنگ موبیلائی استعمال نہیں کی؟

اگر نہیں کی تو کیوں جبکہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ/ آدہ پاؤ ۱۲/ پاؤ بھر سے مع محصول کی شہادتیں دیکھنی ہوں تو فہرست مفت منگالیں۔ ملنے کا پتہ:

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

تاریخ بیت اللہ شریف ۱۲/ بابل ۸/ تذکرة العباد عہ/ سید الشہداء ۴/ اسلام اور علماء فرنگ ۶/ سوانح بلقیس ۴/ شداد اور اسکا بہشت ۳/ انجام دنیا ۳/ نعرہ توحید (نظم) ۴/ مسدس حالی مع حیات حالی ۱۲/

مفصل فہرست ۱/ کا ٹکٹ آنے پر (نمونہ مفت)

پتہ: خالد برادرس امرتسر

متبرک تحفے

(۱) سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو یا بیلدار ۱۲/ نگینہ پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورة قل ہو اللہ سنہری یا سفید یا بہار اور پختہ حروف میں ایسی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہوجاتی ہے۔ فی نگینہ عہ/ مع نام خریدار عہ/ کلمہ طیبہ یا اللہ اکبر یا نصر من اللہ وفتح قریب کندہ شدہ نگینوں میں سے ہر ایک کا ۱۲/ عہ/ (۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے والی انگوٹھی فی عہ/ (۳) بال اڑانے کا نہایت ہی عمدہ پوڈر فی پیکٹ ۸/ (۴) دو ورق پر پورا قرآن شریف ہدیہ عہ/ (۵) مرغیوں کے انڈے زیادہ دینے کی ترکیب مجرب ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جائیگی۔ اگر کوئی چیز اشتہار کے خلاف ہو تو واپس کرکے قیمت منگالیں۔ محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی
گوجران سٹریٹ۔ پانی پت۔ کرنال۔

دیسی طب کی جادو اثر دوا

(۱) حبوب مقوی۔ یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھاکر جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں۔ ۱۲ دن کی خوراک قیمت عہ/

(۲) حبوب محافظ جنین۔ جن عورتوں کے اسقاط ہوجاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے سے اولاد صحیح و سلامت پیدا ہوکر زندہ رہتی ہے قیمت عہ/ بارہا تجربہ ہوچکا ہے۔

(۳) اکسیر سعال۔ کھانسی خشک ہو یا تر ایک دو خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کردیگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل قیمت ۲ تولہ عہ/

(۴) سفوف نزلہ۔ جن اصحاب کو آئے دن نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۴ سرخ قیمت ۴ تولہ عہ/

(۵) اکسیر سوزاک۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن۔ رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہوجاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہوجاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے ۱۵ یوم کی دوائی ۸/

(۶) کحل علی۔ یہ سرمہ ککرے (روہے) کی خاص دوا ہے مایوس مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا اور دھند کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ عا/

(۷) تریاق جریان۔ جریان کیسا ہی نامراد مرض ہو اور اس کے نتائج کیسے خطرناک ہوں اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہوجاتا ہے اس مرض کی دوائی ہم نے اس سے بہتر نہیں دیکھی ۲۰ یوم کی دوائی ۸/

پتہ: حکیم محمد عالم (سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید امرتسر

دور حاضر کی بہترین کتاب

الخلافة الکبریٰ

یعنی سورہ بقر کی جامع حاوی تفسیر از خواجہ محمد عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ ضخامت ۵۴۲ قیمت مجلد ۵/ غیر مجلد للعہ/ پتہ:

محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڈھ

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرہ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہورہی ہیں آدہ آنہ کی ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگالیں۔

شاہی جلاب مقبول عام و پسند ہر دلعزیز مسہل کے واسطے مفید۔ اس کے مانند اور کوئی جلاب نہیں کسی قسم کی بدبو۔ بدذائقی اس میں نہیں جس قدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ تکلیف کے بغیر دست آکر طبیعت صاف ہوجائیگی۔ ایک ڈرام کی شیشی مع محصول ۸/

سفوف جریان مردوں کی جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست اور چالاک تندرست بنادیتا ہے۔ قیمت فی بکس ۴ روز کیلئے ۱۲/ مع محصول۔

شاہی چورن یا سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ۱۲/

جید اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں میں بحکم اکسیر کا حکم رکھتی ہے خاصکر ہیضہ کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں سینکڑوں مایوس المریض اس سے صحت یاب ہوچکے ہیں قیمت فی شیشی عا/ مع محصول۔ المشتہر: حکیم محمد عبد المنان مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری ضلع پٹنہ۔

انتخاب الاخبار

آنہ فنڈ کے متعلق عید البقر مرسلہ حافظ ابومحمد عبداللہ لالپور ریاست رامپور عہ ۔ مرسلہ مولوی عبدالغنی صاحب ازچک رجادی ضلع گجرات پنجاب عہ ۔ مرسلہ عبدالحلیم خاں صاحب از راجمندری ضلع گوداوری عہ مرسلہ مولوی عبدالقادر صاحب ازچکز دبیر لور ۹ر ہے ۔ منشی فضل الدین صاحب نقلنویس کوٹلی ضلع جہلم ۱۲ چندہ کانفرنس اہلحدیث عہ ۔ ایم ایس احمد صاحب سوداگر کلکتہ صہ چندہ ماہوار میاں محمد علی صاحب مومنع بیرچھ ضلع ہوشیارپور پنجاب عہ چندہ کانفرنس ۔ سید عبدالستار صاحب شیموگہ ۱۴ ۔

سرکاری خبریں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے گورو کے باغ میں ایک چوکی مقرر کی ہے جو پولیس کے خلاف شکایات کی تحقیق کریگی ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے گورو کے باغ کے بڑے جتھہ دار کو اطلاع کردی ہے کہ وہ پولیس کے خلاف ہر قسم کی اطلاعات موصول کرنے کے لئے تیار ہے مگر باوجود اس اطلاع کے کوئی شکایت نہیں پہنچی (کون پہنچائے)

اخبار گرو گنج اکالی مورخہ ۹ ستمبر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ ایک ۱۴ برس کے لڑکے مسمی مہر سنگھ کو لاہور سے اسٹیشن پر امرتسر آتے ہوئے روکا گیا اور نولکھا تھانہ میں ایک سکھ سب انسپکٹر نے اوسکو مارا اور ۸ دن تک اوسکو بند رکھا ۔ تحقیق کرنے پر یہ بیان بالکل غلط نکلا

روحانی جنگ امرتسر کے اکالیوں کی روحانی جنگ برابر جاری ہے ۔ روزانہ کافی تعداد میں گورو کے باغ میں جاتے اور گرفتار ہوکر جیل میں بھیجے جاتے ہیں ۔ اف نہیں کرتے بلکہ شاداں و فرحاں جیسے کوئی قیدی سزا ختم کرکے گھر کو آتا ہے اکالی اسی طرح جیل کو جاتے ہیں (جوش مذہبی)

فتح سمرنا پر ہمارے ہاں خوشی منائی گئی دعا کی گئی ۔ چراغاں کئے گئے عبدالمتعال خاں از منڈلہ (چراغاں بھی؟ اسراف)

یورپ سے ہر روز خطرہ جنگ کی خبریں آرہی ہیں (خدا خیر کرے)

سوامی شردھانند جی کو سزا سوامی شردھانند جی کو ایک مقدمہ میں بارہ ماہ اور دوسرے میں چار ماہ قید کا حکم ہوا ہے ۔ دونو سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی ۔

مدانیہ کانفرنس کی تشویش انگیز حالت لندن نے اخبارات نے مدانیہ کانفرنس کی موجودہ تشویش انگیز حالت کو پورے طور پر تسلیم کیا ہے ۔ لیکن مایوسی کا اظہار نہیں کیا ۔ ان خیال ہے کہ بالآخر راستہ نکل آئیگا ۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے یکایک غیر مصالحانہ رویہ اختیار کرلیا ہے وہ ہکل فوائد کی تجاویز پیش کرتے ہیں ۔ جو فوجی اجتماع کی قابلیت وحیطہ اقتدار سے بالکل باہر ہے ۔ ان تجاویز میں مغربی تھریس کے ایک حصہ کے متعلق بھی چند باتیں ہیں ۔ اطلاع ملی ہے کہ وہ انجمن مصالحت کے انعقاد سے پہلے مشرقی تھریس پر قبضہ کرنے اور قسطنطنیہ میں ایک حد تک اقتدار حاصل کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں ۔

دول متحدہ کے جرنیلوں کی واپسی ۶ ۔ اکتوبر کی شام کو دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ سے واپس آرہے ہیں تاکہ افسران اعلیٰ سے چند امور کے متعلق مشورہ کریں جو کانفرنس کے اجلاس میں رونما ہوگئے ہیں ۔ کل دول متحدہ کے جرنیلوں اور افسران اعلیٰ کا مشترکہ اجلاس ہوگا اور اجلاس کے بعد دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ واپس چلے جائینگے ۔

حکومت برطانیہ پر لتاڑ مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا تو حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ تمام کاغذات میز پر رکھے جائیں جو ۵ ستمبر سے دو ہفتہ تک موصول یا جاری ہوتے رہے ۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ انقلاب یونان سے حکومت کا رویہ قطعی بدل گیا ہے اور اسکا ایک ادنی نتیجہ یہ ہے کہ مصطفی کمال پاشا کو آخری اعلان ارسال کردیا گیا ۔ جنرل ہیرنگٹن نے اس الٹی میٹم کا دینا منظور نہ کیا اور امیرالبحر براک اور کمشنر اعلی ہوریس ریبولڈ نے انکی تائید کی ۔ آزاد خیالوں کا گمان ہے کہ جنرل ہیرنگٹن نے سلطنت برطانیہ کو آتش جنگ میں کود پڑنے سے بچالیا ۔

اخبار مانچسٹر گارڈین نے ایک مقالہ افتتاحیہ حوالہ قلم کرکے بیان کیا ہے کہ اگرچہ حالت مبہم اور خطرناک ہے ۔ حکومت کا رویہ ہرگز مصالحانہ نہیں ہے اور ہم لوگوں کو چاہیئے کہ پبلک کے خیالات کو متحرک کریں تاکہ وہ حکومت کو مجبور کرے کہ دیگر غلطیاں کرکے اپنی بات کی پچ نہ کرے اور قوم کو مصیبت میں نہ ڈالے ۔

یونانی سینہ زوریاں مدانیہ کانفرنس میں مسئلہ دردانیال کو حل کرنے کے لئے تجاویز سوچی جارہی ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ منطقہ غیر جانبدار میں ترمیم کردیجائیگی ۔ اور کانفرنس میں تھریس کے آئندہ حشر کے متعلق گفتگو ہوگی اور اتحادی یہ تجویز پیش کرینگے کہ جسقدر علاقہ یونانیوں سے خالی ہوتا جائے اسپر اتحادی افواج قبضہ کرتی جائیں اور اوسوقت تک قابض رہیں جبتک ترکوں کو آخری طور پر تھریس کی حوالگی عمل میں آئے ۔ اس امر کا اندیشہ بڑھتا جاتا ہے کہ یونانی تخلیہ تھریس سے انکار کرینگے

کیا آپ نے ہنگ و میلی استعمال نہیں کی

اگر نہیں کی تو کیوں؟ جبکہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۸؍ پاؤ بھر ۱؎ مع محصول۔ سینکڑوں شہادتیں دیکھنی ہوں تو فہرست مفت منگائیں۔ ملنے کا پتہ:

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

تاریخ بیت اللہ شریف ۱۲؍ بابل ۸؍ تذکرۃ العباد عہ سید الشہداء ۳؍ اسلام اور علماء فرنگ ۶؍ سوانح بلقیس ۴؍ شداد اور اسکا بہشت ۳؍ انجام دنیا ۳؍ نعرہ توحید (نظم) ۳؍ مسدس حالی مع حیات حالی ۱۲؍

مفصل فہرست ۔؍ کا ٹکٹ آنے پر (مفت)

پتہ: **خالد برادرس امرتسر**

متبرک تحفہ

(۱) سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو یا بیلدار ۱۲؍ نگینہ پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورۃ قل ہو اللہ سنہری یا سفید یا آبدار اور پختہ حروف میں ایسی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ فی نگینہ عہ مع نام خریدار عہ کلمہ طیبہ یا اللہ اکبر یا نصر من اللہ و فتح قریب کندہ شدہ نگینوں میں سے ہر ایک کا عہ (۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے والی انگوٹھی فی عہ ۸؍ (۳) بال اڑانے کا نہایت ہی عمدہ پوڈر فی پیکٹ ۸؍ (۴) دو ورق پر پورا قرآن شریف ہدیہ عہ (۵) مرغیوں کے انڈے زیادہ دینے کی ترکیب مجرب ۱۲؍ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جائیگی۔ اگر کوئی چیز اشتہار کے خلاف ہو تو واپس کر کے قیمت منگالیں۔ محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی

گوجراں سٹریٹ۔ پانی پت۔ کرنال۔

دیسی طب کی جادو اثر دوا

(۱) **حبوب مقوی**۔ یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھا کر جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں۔ ۲۱ دن کی خوراک قیمت ۵؎

(۲) **حبوب محافظ جنین**۔ جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے سے اولاد صحیح و سلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت ۱۵؎ بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر ایک دو خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کر دیگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل قیمت ۲ تولہ عہ

(۴) **سفوف نزلہ**۔ جن اصحاب کو آئے دن نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۴ سرخ قیمت ۴ تولہ عہ

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن۔ رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ۱۰ یوم کی دوائی ۱۲؍

(۶) **کحل علی**۔ یہ سرمہ ککرے (روہے) کی خاص دوا ہے مایوس مریضوں نے اس سے بہت ہی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا و دھند کو دور کر کے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ عہ

(۷) **تریاق جریان**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اس کے نتائج کیسے خطرناک ہیں دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے اس مرض کی دوائی ہم نے اس سے بہتر نہیں دیکھی۔ ۱۰ یوم کی دوائی ۱؎

پتہ: **حکیم محمد عالم** (سند یافتہ و تعلیم یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید

دورِ حاضر کی بہترین کتاب

الخلافۃ الکبریٰ

یعنی سورہ نور کی جامع حاوی تفسیر از خواجہ محمد عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ ضخامت ۴۵۰

قیمت مجلد صہ غیر مجلد للعہ

پتہ:

محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڈھ

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرۂ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کیوجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں آدھ آنہ کی ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگالیں۔

شاہی جلاب مقبول عام دلپسند ہر دلعزیز بچوں کے واسطے مفید۔ اس کے مانند اور کوئی جلاب نہیں کسی قسم کی بدبو۔ بدذائقی اس میں نہیں جس قدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ تکلیف کے بغیر دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی۔ ایک ڈرام کی شیشی مع محصول ۸؍

سفوف جریان مرض جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست اور چالاک تندرست بنا دیتا ہے۔ قیمت فی بکس ۴ روز کیلئے ۱۲؍ مع محصول۔

شاہی چورن یا سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ایکپاؤ کی قیمت مع محصول ۱۲؍

جید اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے خاصکر بعض کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں سینکڑوں مایوس المریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی ۱؎ مع محصول۔ المشتہر: حکیم **محمد عبد المنان** مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری ضلع پٹنہ۔

۲/ دو روپے میں تیئیس کتابیں

علمائے اہلحدیث کی جامع تصانیف جن میں حدیث اور قرآن کے بیش بہا موتی ہیں یا یوں کہیے کہ اصول مذہب مضبوط دلائل علمی اور عقلی ہیں جن کو دیکھکر دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ تقلید کی رد میں آیات قرآنی مدد ملتی ہے۔ ان بے نظیر کتب کا ذخیرہ جس نعمت کو دستیاب ہو مفت ہے حصول ثواب کے لئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے ایک جلد مجلد جس میں مفصلہ ذیل کتب ہیں بحث دوبدو علامہ محمد آزاد قدرت ثانی یا سلالی کی چالیس باتیں (۲) مناظرہ مولوی عبید اللہ صاحب یا مناظرہ مرشد آباد (۳) ایقاظ المقلدین (۴) روح کوثر (۵) ردبدعات نماء مجالس ... (۶) صمصام التوحید (۷) برہان القاطعہ (۸) قامع التوحید (۹) انتباہ المقلدین (۱۰) ساقی نامہ (۱۱) مثنوی سلک نور (۱۲) مجموعہ فیصلجات آمین بالجہر (۱۳) حنفیوں کے سوالات کے محققانہ جوابات (۱۴) مسائل حقیقت حقہ (۱۵) روزہ خوروں کا رسالہ (۱۶) روزمرہ مسائل ضروریہ (۱۷) ہدایۃ الصلوٰۃ (۱۸) شمشیر شریعت (۱۹) شدالبابیہ (۲۰) الاعتصام بحبل اللہ (۲۱) فتویٰ زنبیل (۲۲) مطمئنہ (۲۳) کسوٹی معیار سہلام (۲۴) اعلان دفع بہتان در رد وہابیت (۲۵) سوالات از علمائے دین (۲۶) جواب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب درباب تقلید (۲۷) تفریح الجنان باحکام قیام رمضان (۲۸) فتویٰ احتیاط ظہر بعد از جمعہ (۲۹) قول فیصل (۳۰) کلمہ چہار یار (۳۱) نقض فتویٰ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ درباب تعزیہ (۳۲) تحفہ خلف الامام (۳۳) بہو بہشتی یا جلوہ کائنات

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

اظہار الحق مقابلہ قادیانی مصنفہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری قلعی کھولدی گئی ہے ضخیم کتاب ہے جسکے ہمراہ ایک کتاب کنز الاخلاق مصنفہ مولانا عبدالرحمن صاحب کلیانی بالکل مفت ملتی ہے جس میں اخلاق کے متعلق کئی سو حدیثیں مع اردو ترجمہ درج ہیں قیمت مجلد صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

پچیس جلد مع کتب کا انتخاب

کتاب عزیز الاخلاق مصنفہ مولانا عزیز صمدانی۔ اس کتاب میں مسائل اخلاق پر بہت عمدہ بحث کی ہے اور عربی فارسی اردو کی مفصلہ ذیل پچیس کتابوں کا موزوں انتخاب درج ہے۔

(۱) کتاب الطہارۃ۔ ابوعلی مسکویہ (۲) مقالات ابن عربی (۳) مکارم الاخلاق طبرسی (۴) تصانیف یعقوب کندی (۵) عزیز التہذیب عزیز صمدانی (۶) ہدایۃ الہدایہ حضرت امام غزالی رح (۷) ناصری (۸) جلالی (۹) مکتوبات عبید اللہ احراری (۱۰) ملفوظات قطبیہ عبداللہ قطب شاہ بن محی رح (۱۱) تمہید الکلام (۱۲) عزیز صمدانی (۱۳) دیوان خواجہ حافظ رح (۱۴) مقالات جالینوس (۱۵) توریت (۱۶) احیاء العلوم الدین حضرت امام غزالی رح (۱۷) کلیات خلاق المعانی (۱۸) کیمیائے سعادت حضرت غزالی رح (۱۹) مکتوبات حضرت امام مجدد الف ثانی رح (۲۰) صراط المستقیم حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح دہلوی (۲۱) فنون حکمت (۲۲) عزیز الاخلاق (۲۳) نوادر حکمت۔ (۲۴) فیض احمد (۲۵) عزیز السوانح۔ اس کتاب کے متعلق حضرت [illegible] ہوگی زیادہ تعریف فضول ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ **منیجر اخبار انجنیر میرٹھ**

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

ہمراہ آزمائش مفت

صاحبو! ایک شیشی سرمہ بلا قیمت و خرچ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے

جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھلی ناخونہ دھند غبار آنکھ میں خون کی چھینٹ گوانجنی۔ نزلہ کی سرخی ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش رو ہے ر تو ندی خشکی چشم جالا پھین اور موتیا۔ آنکھیں صحیح سالم ہونے پر دکھائی نہ دینا علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے۔ قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اس قدر کم ہے کہ بینائی سی نعمت کیلئے کسی کو ایک روپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا۔

خضاب مقبول عالم یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے بالوں کو عمدہ اور سیاہ کرتا ہے سیاہی دیرپا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے قیمت عہ فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک۔ پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم آزاد فارمیسی ہردوئی

اہل الذکر فیض آباد

ماہوار سے ترقی کر کے پندرہ روزہ بنایا جاتا ہے۔ چندہ سالانہ مبلغ للعہ ہوگا۔ مگر جو صاحب اخیر اکتوبر ۳۳ء کے پہلے خریدار ہو جائیں اُن سے بجائے للعہ کے عہ روپیہ لیا جائیگا پس ۱۵۔ اکتوبر سے پہلے اپنی درخواست بھیجدیں چندہ بذریعہ منی آرڈر عہ بھیجیں ورنہ عہ کا وی پی کیا جائیگا۔ (منیجر اہل الذکر فیض آباد)

تصویر بالکل مفت صحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب گلدستہ نہایت بیش بہا بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:-

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی ۱۲/
بٹالہ (پنجاب)

موسم سرما آرہا ہے جلدی کریں

اگر آپکو کسی قسم کی شال کمبل۔ دُھسہ اعلیٰ و ادنیٰ کشمیری امرتسری و گرم پارچات کی ضرورت ہے۔ تو نوٹس ہذا کو دیکھتے ہی مفصل ذیل پتہ پر لکھیں اشیاء عمدہ اور پائیدار۔ نرخ ارزاں۔ نامنظوری کی حالت میں ایک ہفتہ مہلت۔ آزمائش شرط ہے۔ کرایہ و محصول پارسل بذمہ خریدار۔ آرڈر کے ساتھ کم از کم پانچ روپے فی صدی پیشگی آنا چاہیئے۔

پتہ:- **ایم حبیب اینڈ کمپنی گولڈن ٹیمپل امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

جلد ۱۹ (اڈیٹر۔ ابو الوفاء ثناء اللہ) نمبر ۵۰

امرتسر مطبوعہ ۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء یوم جمعہ مبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ اور جلد خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ سے
عام خریداران ؍ ؍ ؍ صر
؍ ؍ ششماہی ؍ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ
خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل)
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہوں

فہرست مضامین

قادیانی مشن (مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود) صفحہ ۱
مباحثہ منظور ؍ ۳
تکذیب المفترین ؍ ۴
کتابت حدیث سوال اور اسکا جواب ؍ ۵
ضلع حصار میں تحریک اہل حدیث ؍ ۶
حجیت حدیث ؍ ۷
فتوے ؍ ۱۰
ملکی مطلع ؍ ۱۱
متفرقات ؍ ۱۳
انتخاب الاخبار ؍ ۱۴
اشتہارات ؍ ۱۵
؍ ۱۶

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود

(غمبر ۲)

اس مضمون کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ مضمون مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہوری کے جواب میں ہے۔ انہوں نے اخبار پیغام صلح لاہور میں مرزا صاحب کو بحیثیت مجدد اور مسیح موعود پیش کر کے انکا کام یہ بتایا ہی کہ حضرت عیسیٰ کی موت کو ثابت کرنے آئے تھے۔ جسکا جواب دیا گیا۔ اور عیسائی اہل علم کی شہادت سے ثابت کیا گیا کہ وفات مسیح سے عیسائی مذہب کی تردید نہیں بلکہ تائید ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی سچائی اگر یہی ہے تو اس شعر کی مصداق ہے۔

دوست ہی دشمن جان ہو گیا اپنا حافظ
نوشدارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

آج ہم اوس مضمون کا دوسرا حصہ ناظرین کے سامنے مع جواب پیش کرتے ہیں جو لاہوری امیر صاحب نے لکھا ہے۔ مدعی کسی غرض سے واقعات کو چھپانا چاہے توبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بعض واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اون کا چھپانا اُس کی قدرت سے باہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بجائے چھپانے کے اونکی تاویل یا تحریف کرتا ہے۔ مثلاً یہ واقعہ کہ وفات مسیح کا مسئلہ مرزا صاحب کا ایجاد نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب اس مسئلہ میں سر سید احمد خان مرحوم کے پیس رو ہیں۔ ایک ایسا واقعہ ہے کہ سب کے نزدیک مسلم ہے۔ سر سید کی تفسیر مرزا صاحب کے دعویٰ سے پہلے کی چھپی ہوئی ہے۔ اس لئے خیال گذرتا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ ہی اگر مسیح موعود کا کام تھا تو سر سید مسیح موعود ہوتے مولوی محمد علی اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکتے

ہر ایک قسم کے قرآن مجید و قابل دید کتابیں کتبخانہ لمعات محمدیہ امرتسر سے طلب کریں۔ اسلامی مدارس تاجران کتب کو کمیشن مول دیا جائیگا۔ ممالک غیر سے قیمت پیشگی
کتابیں رسالجات۔ اشتہارات اور رسیدات وغیرہ کی چھپائی بھی ہماری معرفت عمدہ و ارزاں ہو سکتی ہے لاگت انداز نصف پیشگی ہر ایک امر بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

مسیح موعود کا دعویٰ وفات مسیح کا سوال نزول مسیح کے سوال سے وابستہ تھا اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیثوں میں بکثرت ایسی پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ عیسائیت کے ساتھ آخری مقابلہ کے لئے ابن مریم کا نزول ہوگا۔ وفات مسیح کے قائل پہلے بھی ہو گئے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق نظر آتا ہے۔ حدیثوں میں لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین کے قطعی لفظ موجود ہیں۔ یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے جس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم اور صحابہؓ کے نزدیک وہ زندہ نہ تھے۔ حضرت عیسیٰ کی عمر احادیث میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ ایکسو بیس برس زندہ رہے۔ پھر امام مالک کا مذہب ابتک کتابوں میں موجود ہے قال مالک مات امام مالک کہتے ہیں حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ ہمارے اس زمانہ میں بھی سر سید احمد خاں وفات مسیح کے قائل تھے"

(پیغام صلح ۲۰ محرم ص۲ کالم ۱)

اہلحدیث صاف اقرار ہے کہ یہ مسئلہ کوئی مرزا صاحب کی ایجاد یا استنباط نہیں بلکہ بقول انکے جملہ صحابہ اسے مانتے آئے۔ آیتوں اور حدیثوں میں اس مسئلہ (وفات مسیح) کی بکثرت تصریح ملتی ہے (تاہم زمانہ تصنیف براہین احمدیہ تک مرزا صاحب پر یہ آیات اور احادیث سب مخفی رہیں اور آپ حیات مسیح کے قائل رہے۔ اور لطف یہ کہ اس قلتِ علم اور نقصانِ فہم پر بھی آپ مجدد تھے۔ حیرت!)

ہاں جناب سنئے! آپ نے جو یہ حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ تقلید مرزا صاحب نقل کی ہے۔ اسکو حدیث کی کسی مستند کتاب سے صحیح ثابت کر دیں۔ تو لدہٗ کے سو صد میں سے ایکصد آپکی نذر ہوگا۔

اور سنئے! امام مالک کا قول بھی صحیح سند کیساتھ ثابت کر دیں تو ایکصد اور آپکی نذر ہوگا۔

اور سنئے! سر سید احمد خاں مرحوم وفات مسیح کے ایسے قائل تھے کہ مرزا صاحب کے گویا استاد تھے مرزا صاحب کے امام مولوی عبد الکریم قادیانی اپنی کتاب سیرۃ مسیح (سوانح مرزا) میں بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اس سے پیشتر سر سید نے بھی وفات مسیح کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی اور مضمون لکھا۔ مگر واضح ہو کہ سر سید سے پہلے بہت سے حکمائے یورپ بھی یہی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ فضلائے یورپ کی کتابیں اس بارہ میں موجود ہیں اور ہر ایک آزاد خیال اور نیچر میں غور کرنے والا بلا لحاظ کسی کتاب کے گواہی کے بالبداہت اسکی تجہیل و تحمیق پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جو کسی شخص کی ایسی انوکھی زندگی کا قائل ہو۔ جناب سید بھی طبعاً اس بات سے گھبرا جاتے ہیں۔ جس سے یورپ کے فلسفی گھبراتے اور بیزار ہوتے ہیں ضرور تھا کہ عادتاً سید صاحب بھی اس پر سرسری کچھ کچھ کہتے۔ اس میں آپ منفرد نہیں ہیں اور نہ مجھے یہ ثابت کرنا ہے اور نہ ضروری ہے کہ حضرت (مرزا صاحب) نفس بحث موتِ مسیح میں منفرد ہیں" (ص۹۴)

اہلحدیث صاف اعتراف ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں سر سید متقدم ہیں۔ پس بحکم الفضل للمتقدم وفات مسیح سے جو تمغہ (مسیح موعود کا) ملنا تھا وہ ہندوستان میں سر سید کو ملنا چاہئے۔ مرزا صاحب کی زندگی کا مقصد اگر یہی تھا۔ تو کہنا پڑیگا ؎

پس از صد سال این معنے محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجانست بورانی

مولوی محمد علی صاحب نے اس بحث سے آگے بھی قدم اٹھایا ہے۔ جناب لکھتے ہیں:-

"لیکن نزول کی پیشگوئیوں کی طرف توجہ نہ ہوئی تھی احادیث میں تو ابن مریم کی اسی امت میں سے ہونے کے صاف الفاظ موجود ہیں اِمامکم منکم۔ اَمّکم منکم حضرت مسیح اسرائیلی اور اس امت میں آنیوالے مسیح کے دو الگ الگ حلیئے موجود ہیں۔ لیکن جو لوگ پچھلے زمانہ میں وفات مسیح کے قائل ہوئے۔ انہوں نے ان پیشگوئیوں کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اس زمانہ میں بعض لوگوں نے احادیث کو پایۂ اعتبار سے ساقط قرار دیکر نزول مسیح کا انکار ہی کر دیا۔ اگر یہ حدیثیں صرف ایک نزول مسیح کے متعلق ہی ہوتیں تو بھی انکا انکار نہ ہو سکتا تھا۔ بخاری اور مسلم میں یہ احادیث موجود ہیں۔ ایک دو نہیں، چودہ مختلف صحابیوں سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں۔ ان کا انکار گویا حدیث کی صحت پر سخت حملہ ہے۔ لیکن اسکے ساتھ جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ ان احادیث کا لازم و ملزوم کا تعلق بعض اور احادیث سے ہے جیسے یاجوج ماجوج کا خروج۔ دجال کا نکلنا۔ عیسائیت کا غلبہ وغیرہ تو پھر ان تمام احادیث کو رد کر کے حدیث کی صحت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جب اللہ تعالےٰ نے مجدد صدی چہاردہم کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا کر کے یہ اطلاع دی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ نزول مسیح سے جو پیشگوئیاں تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مصداق آپ ہی ہیں۔ اسی مضمون کو آپ نے یوں ادا کیا ہے ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
ابن مریم مصلحت را نام من بنہادہ اند"

(پیغام ۱۷ محرم ص۳)

اہلحدیث میں چاہتا ہوں کہ مسئلہ نزول مسیح کے متعلق عالمانہ رنگ میں احمدی جماعت کو ایک دفعہ تبلیغ کر دوں۔ پھر ماننا نہ ماننا اون کے اختیار میں ہے۔ کچھ شک نہیں۔ کہ ہر زبان خصوصاً عربی زبان بالخصوص شرعی زبان میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ کے اصلی معنے لئے جائینگے جبتک کوئی قرینہ اون معنے کے لینے سے مانع نہ ہو۔ علم عقائد میں اس کی تصریح ہے۔

النصوص تحمل علے ظواھرھا مالم تصرف عنہا قرینۃ

مرزائی جماعت کے رکن اعظم خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین اس اصول پر ان لفظوں میں دستخط کرتے

ہیں:-

"ہر جگہ تاویلات اور تمثیلات سے استعارات و کنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد، منافق۔ بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لاسکتا ہے اسلئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (خط مولوی نورالدین ملحقہ ازالہ اوہام)

نعم الوفاق پس اب ہم اُن احادیث کی حقیقت دیکھتے ہیں جن میں ابن مریم کا نزول آیا ہے۔ کہ وہ کس کیفیت کا ہے۔ اون میں سے ایک یہاں نقل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا الحدیث

(بخاری مسلم)

یعنی آنحضرتؐ نے قسمیہ فرمایا ہے کہ قسم ہے اللہ کی ضرور ابن مریم تم میں اُترینگے، جو عادل حاکم ہونگے

اس حدیث پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مرزا صاحب مسیح موعود کی آمد ثانی کو خود شاہانہ تسلیم کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ھُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا" (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

پس نزول مسیح کی حقیقت یہ ہوئی۔ کہ آنیوالا ایک شاہانہ صورت میں آئیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شاہانہ جلال کے ساتھ آنا ممکن ہے یا محال، اس کی بابت بھی ہم کسی ایرے غیرے کی شہادت نہیں لیتے خود مرزا صاحب کی شہادت موجود ہے۔ وہ شہادت بھی اوس زمانہ کی ہے جبکہ مرزا صاحب مسیحیت موعودہ کے خود مدعی تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے" (ازالہ طبع اول ص ۲۰۰)

یہ عبارت تین مفہوموں پر شامل ہے۔ ایک تو حضرت مسیح موعود کی شان شاہانہ کا اظہار کرتی ہے۔ دوم اس کے امکان کا اعتراف ہے۔ تیسرے یہ کہ مرزا صاحب جس صورت میں آئے ہیں۔ وہ نزول مسیح کی حقیقت نہیں ہے۔ پس ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میری حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہِ کنعاں کا

حدیث امامکم اور امکم والی کا مطلب مرزا صاحب نے صحیح نہ سمجھا تو اون کی اُمت سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ تاہم بغرض اظہار حق ہم اپنا فرض ادا کئے دیتے ہیں۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:-

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

یعنی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تم مسلمانو! کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اُترینگے۔ اس حال میں کہ تمہارا امام بھی تم میں سے ہوگا

اس حدیث کا مطلب لفظی ترجمہ ہی سے سمجھ میں آتا ہے کہ ابن مریم اور ہیں اور امام اور، یہ نہیں کہ ابن مریم ہی امام ہونگے۔

ہمارے دعوے کی دلیل خود اس حدیث کے الفاظ کے علاوہ صحیح مسلم کی حدیث قوی دلیل ہے جس میں ابن مریم اور امام وقت کی گفتگو بھی درج ہے۔ فرمایا:-

"ینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ"

یعنی عیسیٰ ابن مریم اترینگے تو مسلمانوں کا امام وقت اون کو کہیگا۔ آئیے نماز پڑھائیے ابن مریم کہینگے نہیں تم ہی ایکدوسرے پر امیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت دی ہے (کہ نبی کی امامت اس امت کا غیر نبی کر سکتا ہے)

مرزا صاحب نے جو معنے آپکو سکھلائے ہیں، جو آپ بلاتحقیق صحیح مانے ہوئے ہیں۔ وہ اگر مراد ہوتے تو عبارت حدیث کی یوں ہوتی ھو امامکم منکم۔ حالانکہ ایسی نہیں بلکہ یوں ہے وامامکم منکم فافھم فانہ دقیق۔

دوسری روایت کا مطلب بھی صاف ہے جس کے الفاظ ہیں۔ امکم بکتاب اللہ یعنی حضرت مسیح موعود تم کو کتاب اللہ کے ساتھ راہنمائی کرینگے کون منکر ہے لیکن اس سے آپکا مدعا کہاں ثابت ہوا۔ کہ مسیح اسرائیلی مراد نہیں۔ حُلیہ والی حدیث کا جواب تو اُس وقت دیا جائیگا۔ جب آپ دونوں حُلیے نقل کرینگے۔ سردست تو آپ نے بتقلید مرزا صاحب یونہی چلتے چلتے کہہ دیا۔ جس کا جواب بھی اتنا ہی کافی ہے کہ حلیوں کا اختلاف حقیقی نہیں۔

اس مضمون پر آپ نے کسی صاحب کی شہادت نقل کی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مجدد اور مہدی ہونے میں ہم کو بحث نہیں۔

ممکن ہے ان صاحب کو نہ ہو۔ اپنا اپنا خیال ہے ہم سے پوچھئے تو ہمیں مرزا صاحب کے نبی۔ رسول۔ مجدد، ملہم بلکہ بھلے آدمی ہونے سے بھی انکار ہے۔

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
؎ ہر کس بخیال خویش حدیثے دارد

مباحثہ منظور

قصبہ بٹالہ متصل قادیاں میں ۲۳-۲۴ ستمبر کو اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ جلسہ کا کل کام یہانتک کہ تقرر تاریخ بھی خاکسار کے مشورہ بلکہ اجازت سے ہوا۔ مگر علالت طبع کی وجہ سے میں شریک نہ ہو سکا۔ علماء دیوبند وغیرہ شریک ہوئے جلسہ اچھا ہوا۔ مرزا صاحب قادیانی کا حق ہمسائگی

خوب اکیا گیا۔ اشتہاروں میں دعوت مناظرہ دیگئی مگر قادیانی جماعت نہ آئی پھر نہ آئی کچھ ادھر ادھر باتیں کرتے رہے۔ خیر وہ وقت تو گذر گیا۔ الفضل قادیان اس کام میں مشتاق ہے۔ کہ اپنے دُور دراز کے ناظرین کو اپنی مستعدی اور فریق ثانی کا فرار بتا یا کرے۔ اسلامی جلسہ قادیان میں ہمکو اس کا کافی تجربہ ہے۔ چنانچہ بٹالہ کے جلسہ کے متعلق بھی اڈیٹر الفضل نے ۲۵ ستمبر کے پرچہ میں انجمن بٹالہ کا فرار لکھا ہے اور اپنی مباحثہ کے لئے مستعدی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

”مناظرہ کریں یا مباہلہ ہم دونوں کے لئے تیار ہیں“

پس ہم بھی اب خدا کے فضل سے صحتیاب ہیں۔ آپ بٹالہ ہی میں آئیں۔ ہم آپکی خدمت کو تیار ہیں۔ سنئے! موضوع بحث بالکل مختصر ہوگا۔

”مرزا صاحب نبی تھے یا دجّال“

اگر اس موضوع پر آپکو بحث کرنا منظور نہ ہو تو اس موضوع پر ہوگی:۔

”مرزا صاحب بھلے آدمی تھے؟“

شروط مباحثہ اور کیفیت مناظرہ وہی ہونگے جو مرزا صاحب اور عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں تھے ہاں اوس سے زائد ایک شرط یہ ضرور ہوگی۔ کہ کوئی اہل علم دیانتدار منصف ضرور ہوگا۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ایک زمانہ پادری رجب علی اور منشی اندرمن مرادآبادی کو اپنا منصف مانا تھا۔ اس لئے اس کے جواز میں شبہ نہیں کیا قادیانی میدان میں آئینگے؟ آئندہ زمانہ اسکا جواب دیگا۔ انشاء اللہ۔

شبہ از سیالکوٹ

ایک صاحب حافظ اللہ دتہ ساکن بربلی کلاں ایک طویل فہرست سوالوں کی مجھ سے پوچھتے ہیں۔ ڈاکخانہ ضلع وغیرہ کچھ بھی لکھا نہیں۔ نہ ڈاکخانہ کی مہر پڑھی جاتی ہے لہذا تعمیل مشکل ہے علاوہ ازیں اتنی طویل فہرست کے جوابات لکھنے کی مجھے فرصت نہیں۔ یا تو ایسے اصحاب البلاغ المبین اردو اور [illegible]

تکذیب المفترین

(نمبر ۵)

”ناظرین بھولے نہ ہونگے کہ اہل توحید کے الد الخصام (سخت ترین مخالف) اسوقت پنجاب میں حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی پارٹی اور انہی سے لگے بھگے لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک شخص ملا نظام الدین ملتانی ہیں جو بریلوی وغیرہ تصنیفات سے اعتراضات اخذ کر کے ادھر ادھر سے اناپ شناپ کچھ کچھ لکھا کرتا ہے۔ اس کی تردید میں سلسلہ اول ختم ہوچکا ہے۔ دوسرا سلسلہ ۱۸۔ اگست سے شروع ہوا تھا بوجہ سفر اور دیگر موانع کے ۸ ستمبر تک پہونچکر رُک گیا۔ اس سلسلہ میں اس کا دوسرا اشتہار زیر نظر ہے جس میں اوس نے اہلحدیث کے (بزعم خود) ۳۰ عقیدہ کفریہ لکھے ہیں۔ اون میں سے ۱۶ کا ذکر مع جواب ۸ ستمبر تک دیا گیا ہے۔ آج سترھویں سے شروع ہوتا ہے جو یہ ہے:۔ (اڈیٹر)

عقیدہ نمبر ۱۷ جس برتن سے خنزیر پانی پی لے تو اسکا ایک بار دھونا کافی ہے۔ جلد اول طریقہ احمدیہ کلاں صفحہ ۳۲ سطر ۳۔

جواب نمبر ۱۷ کتاب مذکور کی عبارت پہلے دیکھ لو پھر بتانا کہ جھوٹ بولنا اور افترا کرنا کتنا جرم ہے سنو! مصنف فقہ محمدیہ کلاں لکھتے ہیں:۔

”خنزیر کا حکم مانند کتے کے ہے سب چیزوں میں یعنی اس کے جوٹھے کو بھی سات بار دھونا چاہیئے۔ یہی ہے مذہب ہمارا۔“

(صفحہ ۳۲ سطر ۱-۲)

یہ اپنا مذہب بتا کر مصنف ممدوح لکھتے ہیں:۔

”اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ خنزیر کے جوٹھے کو سات بار دھونے کی حاجت نہیں بلکہ [illegible] ایک بار دھونا بھی کافی ہے اور [illegible]

یہی قول ہے (تمہارے چچا) امام شافعی کا۔ اور یہی قوی ہے“ (سطر ۳)

تیم وہرم سے بتاؤ کہ مصنف مذکور نے سطر ۲ میں اپنا مذہب جو بتایا وہ تم نے لکھا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کو کھا گئے اور جو انہوں نے تمہارے چچا (امام شافعی) کا مذہب لکھا وہ تم نے مصنف کا بلکہ سارے اہلحدیث کا بنا دیا۔ کیا یہی صداقت پسندی اور راست گوئی ہے؟

”کہو یہ کون دہرم ہے؟“

عقیدہ نمبر ۱۸ غلام محی الدین وعبدالصمد واحمد حسن وعبداللہ یہ سب نام رکھنے شرک ہیں تقویۃ الایمان مطبوعہ افتخار دہلی صفحہ ۳ سطر ۱۴۔

جواب نمبر ۱۸ اس بیان میں تم نے وہی اپنے بزرگانہ طریق (کذب بیانی) سے کام لیا ہے۔ اس لئے ہم مولانا شہید (قدس سرہ العزیز) کی عبارت پہلے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ شہید ممدوح فرماتے ہیں اور کیا سچ فرماتے ہیں:۔

”سننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی منتیں مانتے ہیں اور حاجت برآنے کے لئے انکی نذر نیاز کرتے ہیں اور بلا کے ٹلنے کے لئے اپنے بیٹوں کو انکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین اور ان کے جینے کے لئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے کوئی مشکل [illegible] کوئی [illegible]

[illegible] خریدنا ہو یا دفتر اہلحدیث سے باد فال [illegible] خریب دیانت کرلیا کریں والسلام (ابراہیم سیالکوٹی)

کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔ غرضیکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں۔ سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیا اور اولیاء سے اور اماموں اور شہیدوں سے اور فرشتوں اور پریوں سے کر گذرتے ہیں اور دعوئے مسلمانی کئے جاتے ہیں سبحان اللہ۔ یہ منہ اور یہ دعویٰ " (ص[illegible] مطبع مجیدی کانپور ایضاً مطبع دبیر ہند امرتسر ص[illegible])

اہلحدیث سبحان اللہ! کیا ہی خالص توحید کی تعلیم ہے۔ ملاجی! اگر تم خدا کو واقعی مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہو کہ اسکا ارشاد ہے۔

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ

(جو لفظ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ محفوظ ہو جاتا ہے)

تو ایمان سے بتاؤ اس عبارت میں تمہارے دعویٰ کا ذکر ہے کہ عبدالصمد۔ احمد حسن۔ عبدالاحد نام رکھنے شرک ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور اس با برکت کتاب تقویۃ الایمان کا صفحہ ۲۸ پڑھو۔ جہاں پر مولانا شہید (رضی اللہ عنہ) لکھتے ہیں:۔

"اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انَّ احب اسمائکم عبد اللہ و عبد الرحمٰن

(ترجمہ) مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تمہارے سب ناموں میں اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔

ف یعنی عبد اللہ کے معنے بندہ اللہ کا اور عبد الرحمٰن کے معنے بندہ رحمٰن کا۔ سو اسی میں داخل ہے عبد القدوس عبد الخالق۔ خدا بخش۔ اللہ دیا۔ اللہ داد۔ غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے دیئے نام کا ذکر ہو۔ کہ اور کسی کو نہیں لگتے"

اہلحدیث ملاجی! کہو اس عبارت میں عبدالصمد اور عبدالاحد نام رکھنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ کیا الاحد اور الصمد اللہ کے نام ہیں یا نہیں؟ پھر تم کس منہ سے کہتے اور کس قلم سے لکھتے ہو کہ شہید (قدس سرہ) نے عبدالصمد اور عبدالاحد نام رکھنے کو بھی شرک قرار دیا۔

او مفتری ظلّام! خدا سے ڈر کہیں ایسا افترا کا اثر تیری دوسری آنکھ پر پڑ جائے جس سے تو حقیقتاً آیت

مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی

کا مصداق بن جائے۔

او مفتری حلّاف! تو پیغمبر صادق مصدوق سید الانبیا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان سے نہیں ڈرتا۔ جو یہ ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

(یعنی جو کوئی اللہ کے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے۔ خدا اس کو اعلان جنگ دیتا ہے)

مولانا شہید فی سبیل اللہ جیسے ولی پر افترا کرکے بغیر توبہ کے تیرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آہ! ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

(باقی باقی)

نوٹ ضربات المؤمنین بر ہفوات المؤمنین کا سلسلہ آئندہ روان ہوگا۔ انشاء اللہ

* * *

کتابتِ حدیث

سوال اور اُس کا جواب

مکرمی حضرت مولوی صاحب السلام علیکم۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل استفسار اخبار اہلحدیث میں شائع کرکے مشکور فرماویں اور جس پرچہ میں اسکا جواب کسی صاحب کی طرف سے شائع ہو۔ وہ بندہ کو ارسال فرمایئے۔

مسلم میں یہ حدیث ابو سعیدؓ سے مروی ہے لا تکتبوا عنی شیئا الا القرآن لمن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج و من کتب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

(یعنی قرآن شریف کے سوا میری کلام میں سے کچھ نہ لکھا کرو۔ اگر کسی نے قرآن شریف کے سوا میری کلام میں سے کچھ لکھا ہو۔ تو اس کو مٹا دے اور زبانی میری باتیں کیا کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں کر لیگا)

اس حدیث کے صاف معنی یہ ہیں کہ رسول صلعم کی کلام کو قلمبند کرنا نہیں چاہئے۔ یہ حکم ہے تو پھر باوجود اس بات کے معلوم ہونے کے محدثین نے جو بعد میں احادیث رسول صلعم کو بڑی کوشش سے جمع کرکے کتابوں کی صورت میں تحریر کیا۔ اور شائع کیا۔ اس بدعت کو انہوں نے کیونکر جائز رکھا۔ بینوا و توجروا۔ فقط۔

(مخلص ڈاکٹر امان اللہ۔ ایم بی (ہومیو) چمبرلین روڈ۔ لاہور)

جواب تورات۔ انجیل مروجہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکھنے والے اور جمع کرنیوالوں کو الفاظ الہامی اور واقعات نبوی میں تمیز حاصل نہیں تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بالہام الٰہی یہ منظور تھا۔ کہ مسلمانوں کو الفاظ قرآنیہ اور حدیثیہ میں تمیز سکھائی جائے۔ اس لئے پہلے پہل الفاظ حدیث لکھنے سے مصلحتاً منع فرمایا تھا۔ لیکن جب صحابہ کرام کو یہ علم حاصل ہو گیا تو آخر میں لکھنے کی اجازت فرما دی چنانچہ صحیح بخاری میں چند احادیث اس مضمون کی ملتی ہیں جن پر امام بخاریؒ نے خاص عنوان "کتابۃ الحدیث" کا تجویز کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ

پہلا منع مصلحت پر مبنی تھا۔ اس سے بعد اجازت دیگئی۔ فالحمد للہ (اڈیٹر)

ضلع حصار میں تحریک اہلحدیث

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱۳ ربیعہ کے پرچہ اہلحدیث میں سیر کشمیر کا مضمون پڑھکر سردار اہلحدیث کا نوٹ ایک حکم خیال کرکے مجھے اپنے ضلع کا حال لکھنا پڑا۔ جو ارسال خدمت ہے درج اخبار کرکے مشکور فرماویں۔

تقریباً چالیس سال پہلے ہمارے اس ضلع میں شاید کوئی قلیل ہی اہلحدیث ملتا ہوگا۔ بلکہ محقق حنفی بھی سوائے دو چار عالموں کے نہ تھے۔ ایک تو میرے جد امجد جناب مولوی جمال الدین صاحب مرحوم جو کہ بڑے پکے حنفی تھے۔ اور دوسرے مولوی نور محمد صاحب سوہتری مصنف شہباز شریعت اور شاید ایک دو عالم اور ہوں۔ ان کے سوائے سب کے سب بدعتی تھے۔

ہمارے اردگرد جیسے سرسہ کی تحصیل میں تو رسوم شرکیہ و بدعیہ (گانا باندھنا سہرا باندھنا جاتی کاٹنا وغیرہ) قبر پر قرآن شریف کا پھیرنا۔ قبروں پر توشہ لیجانا۔ ستر قدم واپس آکرکے دعا مانگنا۔ تیجا چوتھا۔ چہلم۔ عرس ختم وغیرہ) کا نہایت زور و شور تھا۔ میرے جد امجد مولوی جمال الدین صاحب کی وفات کے بعد ہمارے گاؤں کو بھی بدقسمتی نے آگھیرا۔ یعنی ان بدعتی ملانوں نے وہی مذہب پھیلا دیا۔ اس وقت عین جاہلیت کا زمانہ تھا۔ میرے جد امجد صاحب میرے والد جناب مولوی محمد سلیمان صاحب کو صغر سنی و حالت طالبعلمی میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ میرے والد صاحب نے کچھ دن تو اسی مذہب (مقلد محقق حنفی) اختیار رکھا۔ پھر بوجہ صحبت حضرت مولانا حافظ محمد صاحب لکھوی و مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا۔ اور رسوم شرکیہ کی بیخکنی شروع کر دی۔ اور مذہب اہلحدیث کی ترغیب دینے لگے۔ بس اب کیا تھا۔ سارا زمانہ دشمن ہوگیا۔ اسوقت مولوی صاحب کے دو ہی یار تھے۔ ایک تو آپکے برادر حقیقی جناب مولوی علاؤ الدین صاحب جو کہ فن مناظرہ میں یکتا تھے۔ اور دو شخص اور تھے۔ آپ دونوں تینوں اشخاص طعن کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ یہ کوے کھاتے ہیں۔ کوئی کہتا تھا کہ لامذہب و غیر مقلد وہابی ہیں جب تھانہ والوں کا دھمکی سے کام نہ نکلا تو موٹے موٹے عالموں کو بلانا شروع کیا تاکہ وہ ان سے مناظرہ کرکے ان کو دبالیں اور عام لوگوں کے دل میں یہ خیال بالکل جاری کہ ہم حق پر ہیں۔ غرضیکہ آپکا بہت سے عالموں کیساتھ مناظرہ بھی ہوا۔ انجام یہ ہوا کہ مخالفوں نے تنگ آکر آپکو مسجد میں آنے جانے جمعہ جماعت وغیرہ سے روک دیا۔ آپ نے اس زمانہ جوہڑوں اور تالابوں پر نماز باجماعت پڑھنا شروع کیا۔ کچھ مدت یہی حال رہا نہ کوئی سلام کہنے والا نہ کوئی سوائے برا کہنے کے کلام کرتا تھا نہ کسی سے لین دین تھا۔ سچ ہے خداوند تعالیٰ اپنے دین کی مدد مخالفین سے بھی کروا دیتا ہے ہندو لوگ میرے والد صاحب کے بڑے معتقد تھے جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے مسلمانوں کو دھمکایا کہ خبردار انکو کسی قسم کی تکلیف مت دو مسلمان ڈر گئے۔ کیونکہ یہاں ہندوؤں کا بہت زور ہے۔ اب ڈر کے سبب سے نماز بھی آپکے پیچھے پڑھنے لگے اور اوپرے دل سے وعظ نصیحت بھی سننے لگے۔ حضرت عمرؓ کی طرح جب غور سے سنا تو کلام ربانی نے اپنا جوہر دکھانا شروع کر دیا۔ اسکے بعد آپنے گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ آپکی بہت سی تصانیف ہیں مثلاً سراج الاسلام۔ زینت الاسلام جو کہ صغر سنی میں لکھی تھیں اور ایک چہل حدیث و قاعدہ جدیدہ نصائح لقمان حکیم لاہور میں چھپی تھی ایک رسالہ عجائب القرآن عجیبہ غریبہ بنارس میں مولانا ابوالقاسم صاحب نے چھپوایا۔ اور بہت کتابیں بوجہ قحط سالی ابتک نہیں چھپ سکیں ٭

(الراقم خادم اہلحدیثاں محمد عبداللہ ابن مولوی محمد سلیمان صاحب خریدار اہلحدیث موضع روڑی ضلع حصار)

بقیہ مضمون از صفحہ ۹

سے حاصل کرکے کتابی صورت میں لانا شروع کیا اور فرمان خداوندی اذا جاءکم فاسق بنباء فتبینوا پر پورا پورا عمل کیا۔ ایسا کہ اس سے زیادہ متصور نہیں شکر اللہ سعیہم۔ حضرت کتب حدیث کے وسیع سلسلہ کو دیکھکر گھبرائیے نہیں اور اس میں رطب یابس کی آمیزش دیکھکر شک و شبہ کرکے بزدلی کو کام نہ فرمائیے۔ قدرت نے ہر کام میں یہی حکمت رکھی ہے طبابت کو لیجئے یا حرفت و صناعت کو سب میں یہی دہندہ ہے۔ اس دارالفساد میں کوئی چیز بغیر محنت مشقت کے نہیں مل سکتی۔ دنیا میں اگر کتب سیر و تواریخ کچھ قدر و وقعت رکھتی ہیں یا کسی کی بات پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ یا اس پر کسی کام کا دارومدار رکھا جا سکتا ہے۔ تو کتب حدیث اول نمبر ہیں۔ غرضیکہ قرآن مجید اور حدیث شریف کو وہی نسبت ہے جو متن اور شرح کو ہوتی ہے کہ سوائے تشریح اصل مطالب کے انکے لوازمات اور امثال و نظائر کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اس تقریر سے وہ اعتراض بھی اٹھ جاتے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ بوقت ترکہ کے قرآن مجید کے احادیث کیوں نہیں پیش کی جاتی تھیں یا انکی بابت فتوی کیوں نہیں کیگئی۔ حضرت! منکر قرآن کے آگے تفسیر و ابن جریر لئے پھرنا یا نماز روزہ کے فضائل بیان کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس شخص کو کچھ بھی علم حدیث سے بہرہ اندوزی کیا ہے وہ ہرگز اعتراض نہیں کرسکتا جو شخص کتب حدیث کے وسیع سلسلہ سے گھبرائے اسکو سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر رطب یابس اور عشر عشیر بھی نکالا جائے تو بھی ایک معتد بہ حصہ حدیث شریف کا محفوظ و مصئون دستیاب ہو سکتا ہے چنانچہ صحیح بخاری اسی قبیل سے ہے۔ یہی وجہ اسکو اصح الکتب بعد کتاب اللہ لقب ملنے کی ہے۔ وللہ الحمد۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ از روئے نصوص قرآنیہ و حدیث شریف کے ہر شعبہ قرآنی کیساتھ شامل ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور جملہ مومنین سلفاً خلفاً حدیث شریف کو ضروری خیال کرتے اور اس کے حصول کے لئے اس قدر جد و جہد کرتے اور اسکے منکر کو گمراہ سمجھتے سے حدیث شریف کا بذریعہ وحی ہونا اور حجت ہونا اظہر من الشمس ثابت ہوتا ہے۔ ایمان سے پوچھئے ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا۔ (راقم راجی رحمت الہی عبدالرشید

حجیتِ حدیث

میرے خیال میں منکرین حدیث کے پاس انکارِ حدیث کے لئے تین ہی بڑی دلیلیں ہیں۔ (۱) یہ کہ قرآن مجید چونکہ مفصل اور مکمل اور محفوظ بہ حفاظت الٰہی ہے لہٰذا اسکو کسی خارجی تفسیر کی ضرورت نہیں (۲) یہ کہ حدیث چونکہ محفوظ بہ حفاظت الٰہی نہیں ہے لہٰذا وہ اس قابل نہیں کہ وہ لازمی طور پر قرآن کی تفسیر یا اس سے مستقل طور پر کوئی حکم ثابت ہو سکے (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ علم وحی الٰہی کے بغیر (جو قرآن مجید ہے) نہ تھا جسکو حدیث کی بنیاد سمجھا جائے۔ پس میں اسی کے متعلق مختصر طور پر کچھ عرض کرونگا۔ جواب سے پہلے میں بطور تمہید کے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جس سے سوال اور جواب کی حقیقت معلوم ہو سکے۔ سو جاننا چاہئیے کہ یہ امر مسلم ہی کہ کوئی کلام خواہ کیسا ہی مفصل و مکمل کیوں نہ ہو تاہم اس کے بعض حصے ذومعنیین (دو معنے والے) ہوتے ہیں بعض جگہ ان کے متبادر معنے مراد لئے جاتے ہیں اور بعض جگہ بعید اختیار کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض کلمات ایسے آجاتے ہیں جو متعدد (کئی) معنے رکھتے ہیں۔ کسی جگہ ان کے مشہور معنوں کا لحاظ ہوتا ہے کسی جگہ غیر مشہور کا۔ آیت قرآنی هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ الآیۃ (پارہ ۳ سورہ آل عمران) میں اسی اصول کی طرف اشارہ ہے ایسے ہی متکلم (کلام کرنیوالا) اور مخاطب بالمشافہ (روبرو سننے والا) کے تعلق اور نسبت کا لحاظ بھی ضرور ہوتا ہے جو حظ اور فہم (سمجھ) کلام سے مخاطب بالمشافہ کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور جو قرائن اور رموز ونکات اور سیاق سباق اس کو معلوم ہوتے ہیں وہ دوسروں کو نہیں ہوتے بالخصوص جبکہ وہ متکلم کا برگزیدہ اور محبوب اور اعلیٰ درجہ کا عقیل و فہیم ہو اور جبکہ کلام ہی اسی غرض سے کی جائے کہ وہ اوروں کو سنائے اور سمجھائے۔ اور اسپر عمل کر لئے میں نمونہ ہو جو تصرف اس کلام میں وہ کریگا وہ ہمیشہ مقدم ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ باوجود مخاطب اول اور عرب العرباء اور اپنے زمانہ کے حالات باخبیر اور حاضر سے واقف ہونے کے ادنیٰ ادنیٰ مطالب قرآنی کے سمجھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس تمہید کو ذہن نشین کر لینے کے بعد دیکھنا چاہئیے کہ آیا قرآن مجید اور حدیث شریف اور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی آپس میں یہی نسبت ہے یا کچھ اور۔ سو نصوص اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف نصیحت کو اس لئے اتارا کہ جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے تو اون کو واضح طور پر سمجھاؤ تاکہ وہ فکر کریں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چال چلن میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (ترجمہ) جو کچھ رسول تمہیں دے اس کو لیلو اور جس سے منع کرے باز آجاؤ۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (ترجمہ) مومن مرد، عورت کی یہ شان نہیں کہ جب اللہ رسول کسی کام کی نسبت فیصلہ کریں تو اپنے اختیار سے کچھ کریں۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (ترجمہ) جس نے رسول کی متابعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی متابعت کی (کیونکہ اللہ عزوجل نے ہی اپنے دین اور رضا کی تعلیم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ ٹھیرایا ہے) اور اسی قسم کی دیگر آیات اس نسبت کو بخوبی روشن کرتی ہیں۔ جبکہ پچھلی چاروں آیتیں حدیث سے بالاستقلال احکام کے ثابت ہونے پر بھی اظہر من الشمس دلالت کرتی ہیں۔ اس کے بعد دیکھنا چاہئیے کہ حدیث کیا چیز ہے۔ (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو کس نظر سے دیکھتے تھے) اس سے میری مراد وہ نہیں جو اصول حدیث میں ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال اور تقاریر کا نام ہے۔ بلکہ اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ حدیث شریف میں کن چیزوں کا بیان ہے۔ سو جہانتک میرا ناقص علم کام کرتا ہے۔ اور ہر حدیث خوان پر واضح ہے کہ حدیث میں یا تو اطلاقات قرآنی کی تقیید ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں مطلق الفاظ صوم وصلوٰۃ رکوع سجود اور حج زکوٰۃ وغیرہ کے مذکور ہیں۔ یا ان کے بعض ارکان ولوازمات کا ذکر ہے (وہ بھی غیر مسلسل اور غیر مرتب جنکا سمجھنا ہر کہ ومہ کا کام نہیں ہے) جن کو حدیث شریف میں ایک خاص قسم کے صوم وصلوٰۃ رکوع وسجود میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً نمازوں کی رکعات کی تعداد و قومہ جلسہ قرأت وغیرہ اسی طرح روزہ کے ارکان لوازمات مفسدات اور فضائل علی ہذا القیاس زکوٰۃ کیلئے نصابات مخصوصہ اور اقسام میوجات وحبوب و حیوانات جو زکوٰۃ میں لئے جاویں یا نہ لئے جاویں اسی طرح حج کو خیال فرمائیے کہ اس کے متعلق بھی بہت سی تفریعات کی گئی ہیں۔ اسی طرح منہیات قرآنیہ کی تفصیل اور نظائر و امثال اور بعض حالتوں میں ان کا درست ہونا مثلاً مردار کے چمڑے کا دباغت سے پاک ہونا یا حدیث میں بعض مقید چیزوں کا اطلاق ہے۔ مثلاً قصر صلوٰۃ سفر کو قرآن مجید میں بخوف فتنہ کفار مقید کیا گیا ہے۔ جسکو حدیث شریف میں قید اتفاقی سمجھکر مطلق قرار دیا گیا ہی یا بعض عام احکام کی تخصیص ہے۔ جیسے آیت اذا قرئ القرآن کی حدیث فاتحہ خلف الامام سے (یہ بوجہ خیال میں آنے مثال کے بطور نظیر پیش کیا گیا ہے) یا غیر موقت اشیاء کی توقیت مثلاً

دلیل الفرقان ۔ اہل قرآن کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا کافی جواب قیمت ۴ر منیجر

اوقات حج اور قربانی یا غیر محدود کی تحدید مثلاً قرآن مجید میں قربانی کے جانوروں کی نسبت ان کے سن وسال کی بابت کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جنکو حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے۔ اس قسم کے اور تصرفات بھی ہیں جو سب کے سب قرآن مجید کے خادم اور مبین ہیں جن میں سے اکثر ایسے ہیں جو قیاس اور استنباط سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور جن کا ہونا از بس ضروری ہے۔ ایسا ضروری کہ مُلا چکڑالوی اور دیگر منکرین حدیث بھی عملی طور پر اس کے قائل نہیں۔ بایں ہمہ قرآن مجید کو ہم بھی مفصل سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں جیسا کہ منکرین حدیث، بلکہ ایسا کہ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو قرآن مجید میں تفصیلاً لکل شئی کہا گیا ہے حالانکہ آپکی زندگی کے ان چند واقعات کے سوا جو ناظرین اور سامعین کی عبرت اور نصیحت کے باعث ہوں۔ باقی سب نظر انداز کئے گئے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح قرآن مجید میں اصولی طور پر اعتقادات، عبادات، معاملات، حشر نشر وغیرہ، غرضیکہ تمام ضروریات انسانی دینی اور دنیوی کا ذکر ہے۔ اس تقریر سے نہ قرآنی تفصیل میں کچھ فرق آتا ہے نہ حدیث شریف کے انکار کی گنجائش ہے۔ جو شخص قرآن مجید کو بغور و امعان پڑھیگا وہ ضرور اس نتیجہ پر پہونچ جائیگا انشاء اللہ۔ نیز حدیث شریف میں پچھلے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہے اور آئندہ زمانہ کے لئے بہت سی طویل طویل پیشگوئیاں اور قبر اور حشر و نشر، بہشت و دوزخ کی نسبت تفاصیل ہیں۔ اور اعمال نیک و بد کی بابت جزا و سزا محدود کا ذکر ہے۔ جنکا تعلق قیاس اور اجتہاد سے مطلقاً نہیں ہے۔ یہ واضح دلیل اس امر کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور کوئی نہ کوئی ذریعہ علم بغیر وحی قرآنی کے تھا۔ اگر یہ اعتقاد نہ کیا جائے تو معاذ اللہ جو دھبہ ذات نبوی پر اور خود قرآن مجید پر لگتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس کے بعد ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث شریف کو کس نظر سے دیکھتے تھے اسلئے میں دو تین حدیثیں پیش کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ سنیئے!

حدیث اول عن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یأبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشئ من امر دینکم فخذوا بہ و اذا امرتکم بشئ من رائی فانما انا بشر رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ۳۰ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی۔

(ترجمہ) رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ جب نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگ کھجیاں پیوند کر رہے تھے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضور ہم لوگ ہمیشہ یہی کام کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ پس وہ اس سال پھل کم لائیں۔ جب لوگوں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہوں (جس سے غلطی کا امکان ہے) جب میں تم کو کسی دینی کام کی نسبت حکم کروں تو اس کو پکڑو (کیونکہ میں دینی کام میں اپنی رائے سے نہیں کہتا بلکہ باعلام الٰہی) اور جب اپنے قیاس سے کچھ کہوں تو (تم مختار ہو) کیونکہ میں بھی آدمی ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے (مشکوٰۃ صـ۳۰)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دینی امور میں اپنی رائے و قیاس سے نہیں کہتے تھے۔ اسی لئے امت پر اس کا ماننا واجب تھا۔

(دوسری حدیث) عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الحدیث۔ رواہ ابوداؤد والدارمی و روی ابن ماجۃ الی قولہ حرم اللہ (مشکوٰۃ صـ)

(ترجمہ) مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ ہو جاؤ اس بات سے کہ میں قرآن مجید کے ساتھ اس جیسی اور چیزیں بھی دیا گیا ہوں (یعنی قرآن مجید کے امثال اور نظائر اور لوازمات کی بابت مجھے اور ذریعہ سے بھی مطلع کیا جاتا ہے) خبردار قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنے تخت پر بیٹھکر کہیگا کہ صرف قرآن ہی کو پکڑو اس میں جو حلال ہے۔ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ہے اسی کو حرام سمجھو اور تم لوگ یقیناً سمجھو کہ رسول خدا کا حرام کیا ہوا ایسا ہی ہے جیسا خدا کا حرام کیا ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ علم بغیر وحی قرآنی کے نہ تھا تو کس بنا پر آپ حدیث شریف کو ایسا ضروری اور واجب العمل جانتے تھے۔ اور منکر حدیث کو ایسے بُرے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔

(تیسری حدیث) عن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا (مشکوٰۃ صـ۲۳)

(ترجمہ) امام مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کتاب الٰہی اور سنت رسول خدا دونوں چیزیں ایسی چھوڑ چلا ہوں۔ کہ جب تک تم اسکو پکڑے رہوگے کبھی گمراہ نہ ہوگے اس حدیث میں سوائے حدیث کے ضروری ہونے کے اس اعتراض کا بھی کافی جواب ہے۔ جو حدیث کو اسی زمانہ کے ساتھ مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھنا چاہیئے کہ کس پابندی کے ساتھ وہ حدیث نبوی پر کاربند تھے اور منکر حدیث کو کس بُری نگاہ سے دیکھتے تھے کہ ایک ہی حدیث نبوی کے آگے چون وچرا کرنیکی وجہ سے اپنے حقیقی بیٹے سے تمام عمر بھر کلام کرنا بھی روا نہ رکھتے تھے۔ غور سے سنئے! عن مجاھد

نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ۲۰، ۳۰ ربیع

عن عبد اللہ بن عمران النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اہلہ ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعھن فقال عبد اللہ احدثک عن رسول وتقول ہذا قال فما کلمہ عبد اللہ حتی مات رواہ احمد (مشکوٰۃ ص۹۶ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

(ترجمہ) مجاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر والوں کو مسجدوں سے نہ روکے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہ کے ایک بیٹے نے کہا کہ ہم تو ضرور منع کرینگے۔ تو حضرت عبد اللہ خفا ہو کر فرمانے لگے کہ میں تو تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو (مجاہد کہتے ہیں کہ) اس کے بعد جبتک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیتے رہے۔ اپنے اس بیٹے سے کلام بھی نہیں کی"۔

کیوں نہ ہو جبکہ نص قرآنی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ رسول اللہ کی بے فرمانی کرنیوالوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اُن کو آزمائش یا دردناک عذاب پہنچے جیسی سخت دھمکیاں ان کے گوش گذار ہو چکی تھیں اس کے ساتھ ان حدیثوں کا خیال بھی فرما لینا چاہیئے۔ جن میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تارک سنت پر تہدید فرمائی ہے۔ اور خلاف سنت کام کرنے والے کو بمنزلہ تارک سمجھا گیا ہے۔ اسکے بعد مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی حفاظت کے بارہ میں کلام کروں اور حدیث کے محفوظ بحفاظت الٰہی ہونے کو ثابت کروں۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہر کلام کی حفاظت دو وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک لفظی دوسری معنوی، لفظی حفاظت تو متکلم کے کلام کو بعینہ یاد کرنے یا لکھنے سے ہو سکتی ہے۔ اور معنوی متکلم کے حسب منشاء تفسیر کرنے سے۔ غور سے دیکھا جائے تو لفظی حفاظت فرع ہے اور معنوی اصلی ٹھیک یہی نسبت قرآن مجید اور حدیث کو ہے۔ اور قرآن مجید کے غیر مسلسل اور متفرق طور پر اترنے سے علاوہ اور حکمتوں کے ایک یہ بھی حکمت ہے کہ تفسیر بھی ساتھ ساتھ ہوتی جائے۔ نیز ہر ایک کام میں (جس میں سے قرآن مجید بھی مستثنا نہیں ہے) اختلاف کا ہونا لازمی اور مسلم امر ہے بلکہ موافق منشاء الٰہی جس کے دور کرنے یا کم کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی منتہائے بحث چاہیئے۔ اس لحاظ سے بھی حدیث نبوی ان وجوہ سے جو ہم نے تمہید میں بیان کی ہیں سب سے مقدم ہے۔ خدانخواستہ اگر حدیث نبوی نہ ہوتی۔ تو جو حفاظت قرآن مجید کی ہوتی وہ سب کوئی دیکھ لیتا۔ ذرا غنیہ جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھئے کہ جن لوگوں نے حدیث شریف سے علیحدگی اختیار کی وہ کہاں تک قرآن مجید سے مستفید ہوئے یہاں تک کہ آپ کے ہمدوش مرزائی ختم نبوت جیسے مسلمہ اہم مسئلہ میں (باوجود تصریحات نبویہ کے) طرح طرح کی تاویلات کرکے مسند نبوت پر تکیہ زن ہیں اگر حدیث نبوی نہ ہوتی تو آجتک جھوٹے نبیوں کی بیشمار تعداد ہوتی۔ اسیطرح حرمت خمر بھی اسلام میں اہم مسئلہ ہے۔ اس میں بھی اگر تفسیر نبوی نہ ہوتی تو جس زور و شور سے اسلامی دنیا میں شراب کا استعمال ہوتا وہ محتاج بیان نہیں ہے (ان باتوں پر جو اعتراض ہوگا اس کا جواب پھر دیا جائیگا انشاء اللہ) کیا امام اعظم جیسے مجتہد کے پاس قرآن نہیں تھا اور وہ کیا چیز ہے جسکی وجہ سے امام صاحب کا قول متروک اور امام محمد کا مفتے بہ ہے (یہی حدیث نبوی) اسی طرح باقی مسائل نماز و روزہ حج زکوٰۃ نکاح و طلاق و خلع و ربوٰ وغیرہ خیال فرمائیے۔ کیا ہر شخص ان مسائل کو قرآن مجید سے ایسا ہی سمجھیگا۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے؟ کیا جو کیفیت نماز وغیرہ کی ملا چکڑالوی نے بیان کی ہر شخص اسی طرح سمجھتا ہے؟ تو پھر اس اختلاف کے دور کرنے کے لئے منتہا بحث کیا چیز ہوگی (اور صحابہ اور دیگر سلف صالحین کس کو منتہائے بحث جانتے تھے) ایمان سے کہنا۔ جب قرآن مجید کی معنوی (بلکہ لفظی بھی) حفاظت کے لئے حدیث شریف کا سب سے مقدم اور ازبس ضروری ہونا ثابت ہوگیا۔ تو اس کی حفاظت کا وعدہ بھی اسی وعدہ کی ضمن میں آگیا۔ جو قرآن مجید کیلئے کیا گیا ہے۔ فافہم فانہ دقیق۔ اور اس بات کا جواب کہ جب قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے حدیث نبوی جیسے لمبے بکھیڑے کی ضرورت ہے اور قرآن مجید نے مفصل طور پر اپنی پسندیدہ تفسیر خود ہی نہیں فرمائی تو مفصل اور مکمل اور محفوظ کیسے ہوا اور کیا یہ بات خدا پر دشوار تھی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات بالکل اس کے مشابہ ہے۔ جیسے کوئی روزی کمانے کے اسباب کی وسعت پر نظر کرکے کہے کہ خدا رزاق کاہیکا ہے جب ہم ایسی ایسی تکلیفیں اٹھا کر روزی کماتے ہیں افسوس ہے کہ قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے سیبویہ ابن حاجب اخفش وغیرہم کے دفاتر کی ورق گردانی کرنے اور درد سری اٹھانے کو تو بکھیڑا نہ سمجھا جائے اور نہ اس سے تفصیل قرآنی میں فرق آئے کیا یہی اعتراض صرف ونحو معانی بیان وغیرہ علوم سیکھنے والے پر نہیں ہو سکتا جن الفاظ سے آپ اس معترض کو یاد کرینگے اسی سے ہم منکر حدیث کو یاد کرینگے (اس مثال کے عدم انطباق پر جو اعتراض ہوگا اسکا جواب پھر دیا جائیگا انشاء اللہ) اور اس اعتراض کا جواب کہ جب حدیث حجت شرعی اور موجب رضائے الٰہی ہے تو کیوں اسکی حفاظت کا معقول بند و بست نہیں کیا گیا۔ جواب کیا گیا۔ مہربان من! ہر ایک چیز کی حفاظت اپنے اپنے طور پر ہوا کرتی ہے۔ حدیث شریف چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال اقوال اور تقاریر کا نام ہے۔ جو مختلف اوقات میں طویل عرصے میں ظہور میں آتے رہے اور ان کے دیکھنے سننے والے سارے کے سارے لکھے پڑھے نہ تھے۔ اور نہ ہی حدیث شریف کیلئے محدود الفاظ تھے (بلکہ ہو بھی نہیں سکتے تھے) جو لکھے جاتے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ بحکم قرآنی تعلیم کا نمونہ تھے۔ لہذا آپ کے اقوال افعال جس جس کے پاس جسقدر پہونچے لکھے سے زیادہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور بعض بعض کے پاس کسی قدر لکھے ہوئے بھی تھے بعد میں جب زمانہ دور ہوتا گیا اور ہر قسم کے لوگ پیدا ہونے لگے تو دوراندیش اور خیر خواہان دین نے اسے مختلف اشخاص

(باقی مضمون ص۹ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

لیکن کتب حدیث کو ایک بے سود دھندا قرار دیا جاتا ہے اور انکو محض قرآن سمجھنے سے تفصیل قرآنی میں فرق آتا ہے

فتاوے

تصحیح فتوی نمبر ۱۹۴ و ۱۹۶ کی بابت مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اطلاع دیتے ہیں کہ چمڑہ قربانی کو خود استعمال کرنے کی اجازت مسند احمد میں آئی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

استمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا - یعنی قربانی کے چمڑوں سے خود فائدہ اٹھایا کرو اونکو بیچا نہ کرو - اور گائے سالم یا اوس کے حصص کا جواز عقیقہ میں طبرانی کی روایت سے ثابت ہے جسکی بابت فتح الباری میں ہے :-

والجمہور علے اجزاء البقر والابل فی العقیقۃ و سُبع البدنۃ والبقرہ کشاۃ - یعنی گائے اور اونٹ سالم یا قربانی کی طرح اسکے حصے بھی عقیقہ میں جائز ہیں -

س نمبر ۲۰۷ - یہاں کا ایک بڑا عالم ملا کہتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ درود شریف ایک جگہ بیٹھکے پڑھنا چاہیے اگر کوئی چلتے پھرتے پڑھیگا تو اسکو وجع مفاصل کی بیماری ہو جاویگی کیا جناب نے کوئی ایسی حدیث دیکھی ہے؟ اس کا جواب اخبار میں چھاپ دیں - (عبد الحی از کوہاٹ)

ج نمبر ۲۰۷ - یہ حدیث نبوی کوئی نہیں - تاوقتیکہ حدیث ثابت نہ ہو درود شریف پڑھنے سے روکنا جائز نہیں ہے - قرآنی حکم عام ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ - یعنی کھڑے کھڑے - بیٹھے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کیا کرو -

یہ حکم درود شریف کو بھی شامل ہے تاوقتیکہ نص صریح سے اسکی تخصیص ثابت نہو - ۳ ر داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۲۰۸ - ایک شخص نے تین طلاقیں دیدیں - اوس کے بعد حسب فتوی ایک عالم اہلحدیث کے رجوع کر لیا کیا یہ رجوع جائز ہے - (سلطان احمد کانپور)

ج نمبر ۲۰۸ - صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول کے زمانہ میں بالاتفاق ایک دفعہ کی تین طلاقیں ایک ہوتی تھی یعنی رجعی اسلئے اختتام عدت رجوع جائز ہے - اللہ اعلم - ار داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۲۰۹ - اس اطراف کے سوداگران ہر روز سات آٹھ کوس بازار کو جاتے ہیں اور ہر روز کا معمول ہے کہ نماز ظہر رفعت سے یا نیچے بوقت عصر قضا کرتے ہیں - رات کو گھر چلے آتے ہیں - لہذا ایسا کرنا چاہیئے یا نہیں - بعض کہتے ہیں کہ مسافرت میں ایسا کرنا جائز ہے - (محمد عمر از جمپوا ضلع سنگھ بھوم)

ج نمبر ۲۰۹ - یہ شخص مسافر ہے اور سفر میں بوقت ضرورت ظہر اور عصر جمع کرکے پڑھ لینی جائز ہے -

س نمبر ۲۱۰ - کوئی شخص نیچا جگہ پر قرآن مجید پڑھتا ہوا اور اس جگہ چارپائی یا کرسی بچھا ہوا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس چارپائی یا کرسی پر بیٹھ سکتا ہے یا نہیں (حالانکہ اس کے دل میں قرآن شریف کی بے ادبی کی نیت نہ ہو) "

ج نمبر ۲۱۰ - اس میں شک نہیں کہ بے ادبی بری نیت سے ہوتی ہے تاہم بے نیت بھی اونچی بیٹھنا اچھا نہیں - وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ -

س نمبر ۲۱۱ - اس اطراف کے بعض تاجران جمعہ کے روز بازار چلے جاتے تھے اور جمعہ ترک کر دیتے تھے - اس وجہ سے کل تاجران آپس میں پابندی کئے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن بازار جائیگا - فی جمعہ ایک روپیہ جرمانہ کیا جائیگا ایک شخص عذر کرتا ہے کہ ہم جمعہ کے دو روز قبل فلاں جگہ اپنے کام کے لئے جایا کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ میری وجہ سے جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں ورنہ ترک کر دیتے ہیں - کیونکہ وہاں کوئی خطبہ پڑھنے نہیں جانتا ہے مگر مذکور شخص کو کا مسموع نہیں ہوا - ایسی پابندی از روئے شرع کیسی ہے؟ (عبد الجبار جمپوا)

ج نمبر ۲۱۱ - شخص مذکور اگر سچا ہے تو اس کی حاضری معاف کر دینی چاہیئے - انما الاعمال بالنیات - ۳ ر داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۲۱۲ - آجکل جو کچھ تکالیف اہل اسلام پر آ رہی ہیں اسکے لئے اور جو فتوحات ہوئی ہیں اسکے لئے خاص وقت میں دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں - اگر جائز ہے تو اس کے لئے حدیث شریف میں کیا کچھ حکم ہے - کیا بعد نماز عشا دعا کرنا چاہیئے - اگر کریں تو کسطرح کیا ایک جماعت کو ساتھ لے کر امام دعا کریں - سارے لوگ پیچھے سے آمین کہیں (خریدار نمبر ۲۲۱۴)

ج نمبر ۲۱۲ - حدیث شریف میں ہے تری المؤمنین فی توادھم وتراحمھم کمثل جسد واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ الحدیث - یعنی مسلمان اپنی محبت اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہیں اگر اسکی آنکھ دکھتی ہے تو سارا دکھتا ہے - پیر دکھتا ہے تو سارا دکھتا ہے -

نیز فرمایا ھم ید علی من سواھم - یعنی مسلمان غیروں کے سامنے ایک ہاتھ کی طرح ہو جانے چاہییں -

یہ حدیثیں اور اس قسم کی اور بہت سی حدیثیں بتا رہی ہیں کہ ہم کو ساری دنیا کے مسلمانوں کے رنج و خوشی میں شریک ہونا چاہیئے - اس لئے ترکی شکستوں اور فتوحات کے موقع پر دعا کرنا ان احادیث کے ماتحت جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے - ہر نماز کے وقت میں دعا کریں یا اخیر رکعت کے رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھیں جس میں تمام دنیا کے مسلمانوں خصوصاً بر سر جنگ مسلمانوں کی بہتری اور فتوحات کی دعا مانگیں - تاکہ اس فرض سے جو احادیث مذکورہ سے ہمپر عائد ہے ہم سبکدوش ہو سکیں -

ملکی مطلع

آخر الحیل سیف

عرب میں ایک مثل مشہور ہے جسکے الفاظ عنوان میں درج ہیں۔ ان کا ترجمہ ہے کہ سب تدبیروں سے آخری تدبیر (فیصلہ) تلوار کا فیصلہ ہے۔ اسکی صداقت ہر زمانہ میں پائی گئی۔ خاصکر اس گئے گذرے زمانہ میں تو اسکی صداقت ایسی نمایاں ہوئی کہ کیا کہنے۔ ابھی کل کا واقعہ ہے کہ غازی مصطفی کمال پاشا (ترکی افسر) کو ہمارے وزیر اعظم خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے کہ یہ ہمارے خطاب کے لائق نہیں۔ ایک معمولی جرنیل ہے وہ بھی باغی۔ آج وہی کمال پاشا ہے کہ دول متحدہ اوس سے درخواست کرتی ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھکر صلح پر گفتگو کیجئے۔ کمال پاشا اس کے جواب میں اپنی شرائط پیش کر کے منواتا ہے۔ جسپر ایک غیر مسلم ہندو اخبار کا فقرہ کیسا چسپت ہوتا ہے جو لکھتا ہے:-

> اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کمال پاشا کی فتوحات سے پیشتر کم از کم برطانیہ کے نزدیک اس قسم کی شرائط کا خیال دل میں لانا دیوانگی کی علامت تھا۔ (بندے ماترم ۵- اکتوبر)

ہندوستان وغیرہ ممالک کی مسلم رعایا نے کس قدر درخواستوں پر درخواستیں دیں۔ وفد پر وفد بھیجے جس نے نیچے سے لیکر اوپر تک سب ذمدار افسروں سے باتیں کیں۔ اپنی خدمات بتائیں اور گذارشات پیش کیں مگر جواب یہی ملتا رہا کہ برٹش گورنمنٹ اکیلی کچھ نہیں کرسکتی جب تک دوسری سلطنتیں اسکے ساتھ متفق نہوں۔ خدا کی شان۔ واہ رے خدا تیری حکمت تو ہی جانتا ہے۔ خدا کی مشیت میں تھا کہ برطانیہ کے اس جواب کا پردہ بھی فاش کیا جائے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ مسلمانوں کی ناراضگی بے وجہ ہے۔ آخر اوس حکمت الٰہیہ کا ظہور یوں ہوا کہ دول متحدہ کے دو بڑے ارکان فرانس اور اٹلی نے تو ترکوں کی مزاحمت سے صاف لفظوں میں انکار کردیا جسکا عملی ثبوت یوں دیا کہ قسطنطنیہ اور درہ دانیال وغیرہ سے اپنی فوجیں ہٹا کر ترکوں کے لئے راستہ خالی کردیا اور صاف کہدیا کہ ہم ترکوں کی جدید جنگ میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اس موقع پر برٹش حکومت پر دو فرض عائد ہوتے تھے (۱) ایک یہ کہ بلحاظ قواعد مجلس اقوام کثرت رائے پر عمل کر کے خود بھی پیچھے ہٹ جاتی (۲) دوم یہ کہ اپنی وفادار مسلم رعایا سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم مجلس اقوام میں اپنی مسلم رعایا کی قائم مقامی کرینگے اس وعدہ کا ایفا کرتی کہ ارکان دول جب الگ ہوگئے تھے تو مسلم رعایا پر احسان کرنے کا اچھا موقع تھا فوراً خود بھی پیچھے ہٹ جاتی لیکن ہوا کیا یہ کہ ترکوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ کس نے؟ صرف برطانیہ نے جسکی مسلم رعایا ہاں وفادار جانباز مسلم رعایا دنیا کی سب سلطنتوں کی مسلم رعایا سے زیادہ ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ برطانیہ اپنی باوفا مسلم رعایا کی دلنوازی کر کے ترکوں کو فنا کرنے پر نہ تل جاتی تو آج ایک غیر مسلم اخبار کو بھی یہ کہنے کا موقع نہ ملتا جو کہتا ہے:-

> برطانیہ جس بات کو اپنی پیاری ہندوستانی رعایا کی درخواستوں پر ترکوں کا اس قدر دوست اور بہی خواہ ہونے کے باوجود منظور کرنے پر تیار نہیں تھا اسے کمال پاشا کی فوجی طاقت اور جنگی قابلیت نہایت آسانی سے منظور کرا سکتی ہے
> (بندے ماترم)

بالکل سچ ہے۔ آج ترکوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ ہمارے ساتھ بیٹھکر صلح کی بابت گفتگو کرو۔ وہ کہتے ہیں ہمارے علاقہ میں آؤ وہاں جانا منظور۔ وہ کہتے ہیں گفتگوئے صلح سے پہلے ہمارے ممالک تھریس وغیرہ کو یونان سے خالی کراکر ہمارا قبضہ کراؤ۔ جواب ملتا ہے تمہارا حق مسلم۔ ابھی خالی کرایا جاتا ہے مگر آہستہ آہستہ پہلے یونانیوں کو نکالدیا جائیگا پھر آہستہ آہستہ آپ کا قبضہ کرایا جائیگا آپ ذرہ صبر کریں۔ اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ ہم دول متحدہ فیصلہ کرچکے ہیں کہ تھریس وغیرہ یونان کے پاس رہیگا۔ ہمارے فیصلہ کو توڑنے یا نظر ثانی کرنیوالا کون؟ ترکوں کو کہا جاتا ہے دیکھو جی یونان سے تو تمہاری لڑائی ہوچکی۔ اوس کا علاقہ فتح کر کے اوس میں داخل ہونے کا تو تم کو حق حاصل ہے مگر غیر جانبدار علاقہ (غالباً وہ علاقہ جو ترکی ممالک سے انگریزی قبضہ میں آیا ہوا ہے) میں مت آؤ۔ ترک کہتے ہیں۔ غیر جانبدار علاقہ کا ہم کو علم نہیں وہ کونسا ہے۔ علاقہ تو سب ایک ہی ہے جو ہمارا ملک ہے دگر ہیچ۔ بات بھی معقول ہے۔ جانبدار یا غیر جانبدار یہ تقسیم تو معاہدہ سیورے پر مبنی ہے۔ ترکوں نے معاہدہ سیورے کو ابتدا ہی سے نہیں مانا بلکہ وہ علی الاعلان یہی کہتے رہے کہ ہم اس کے پرزے پرزے کر کے چھوڑینگے پھر اوسپر بنا کر کے جانبدار یا غیر جانبدار علاقہ کیا۔

یہانتک مضمون لکھا گیا تھا کہ خبر آئی کہ حالت نازک ہوگئی ہے۔ اللہ انجام بخیر کرے۔

فسادِ ملتان میں قرنِ اول کی مثال

خدا کی قدرت ہے کہ ہر خیر میں شر ہوا اور ہر شر میں خیر ہوتی ہے۔ فساد ملتان میں جہاں بہت سی شر ہوئی ایک خیر کا نمونہ بھی نظر آیا۔ مسلمانوں کے قرن اول (زمانہ رسالت) میں یہ دستور تھا کہ مہاجرین جب مدینہ شریف میں آتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو انصار میں بطور مہمانوں کے تقسیم کردیتے۔ ایک ایک

ایک غریب انصاری کے حصہ میں بھی مہمان گئے تو گھر میں آکر بیوی سے پوچھتا ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ اوس نیک بخت نے کہا ہے مگر اپنے اور اپنے بچوں جتنا۔ اوس بھلے آدمی نے کہا اچھی خیر ہے۔ بچوں کو بھی سُلا دینا اور کھانا مہمانوں کو دیدینا۔ اوس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو حضور نے فرمایا تمہارے اس کام کا ذکر خیر فرشتوں میں ہو رہا تھا۔ اس پر کسی شاعر نے طبقہ اول کے مسلمانوں کے حق میں کہا ہے ؎

آپ سو رہتے تھے مہمان کی خاطر بھوکے
بلکہ بچوں کو بھی فاقوں سے سلا رکھتے تھے

ملتان کے واقعات کے بیان میں پنڈت مدن موہن مالوی جی نے کئی ایک لیکچروں میں بیان کیا کہ بھائیو! ملتان کے واقعات فساد سنکر تو آپ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ ذرہ ایک دو واقعات دل خوش کن بھی سنئے ایک مسلمان جولاہی غریب عورت کے گھر میں قریب چالیس کے ہندو استریاں معہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے جا گھسیں۔ اوس غریب نے اونکو اپنے ہاں چھپایا اور جتنا کچھ تھوڑا سا آٹا اوسکے گھر میں تھا وہ سب گوندھ کر اُن کو روٹی کھلائی اور آپ اور اس کے متعلقین سب بھوکے رہے۔ یہ سنکر سب کو حیرت ہوتی تھی۔ مگر مجھے وہ حدیث یاد آتی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری امت بارش کی طرح ہے جسکی بابت نہیں کہہ سکتے کہ اول کا قطرہ مفید تر ہے یا پچھلا۔ مطلب یہ ہے کہ صلاحیت کسی خاص طبقہ پر ختم نہیں ہو گئی بلکہ ہر زمانہ میں کم و بیش پائی جائیگی گو یہ صحیح ہے کہ کثرت و قلت کا فرق ہوگا الحمدللہ کہ فساد ملتان نے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں میں طبقہ اول کے کل اوصاف فنا نہیں ہو گئے بلکہ کہیں کہیں خال خال نظر آتے ہیں۔ لہ الحمد

* * *

زائرین حجاز کیلئے عام ہدایات

(۱) زائرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ سب ہندوستان سے جانے سے قبل راہداری کا پروانہ لے لیں جو بغیر کسی فیس کے ہندوستان کے مقامی حکام سے مل سکتے ہیں۔ یہ ہر طرح مناسب ہے کہ زائرین اپنے اپنے ضلع کے حاکم یا سب ڈویزنل افسر سے اور ہندوستانی ریاستوں کے باشندے پولیٹیکل افسران سے راہداری کے پروانے حاصل کریں۔

(۲) عازمان زیارت کو چاہئے کہ اگر انہیں کچھ معلوم کرنا ہے تو براہ راست محافظ حجاج بمبئی سے دریافت کریں اور حجاز سے واپس آئے ہوئے غیر ذمہ دار اشخاص کی مشتہر کی ہوئی خبروں پر یقین نہ کریں۔

(۳) یہ بھی مناسب ہے کہ زائرین کو چاہئے کہ بمبئی کو اپنے گھروں سے روانہ ہونے سے قبل ٹیکہ لگوالیں اور اگر وہ روانگی سے قبل ٹیکہ نہ کرا سکیں تو بمبئی میں مسافر خانوں کے اندر زائرین کو ٹیکہ کرنے کا خاص انتظام موجود ہے۔ جہاں ٹیکہ کرنیوالے مرد اور عورتیں موجود رہتی ہیں۔ پردہ نشین عورتوں کو ٹیکہ کرنیوالی عورتیں ہی ٹیکہ کرتی ہیں۔ کراچی میں بھی روانگی سے قبل زائرین کو ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے زائرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بمبئی میں جو ٹیکہ کیا جاتا ہے وہ چیچک سے محفوظ رکھنے کیلئے کیا جاتا ہے۔

(۴) زائرین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ حجاز جانے کے لئے بمبئی یا کراچی پہونچنے پر اسی مقام کے محافظ زائرین کے پاس درخواست کریں۔ بمبئی یا کراچی کے محافظ زائرین کا اگر نام معلوم کرنا ہو تو کمشنر پولیس بمبئی یا کلکٹر کراچی سے لکھکر دریافت کریں۔ محافظین کے فرائض بمبئی کے قانون نمبر ۲ ۱۸۸۷ء میں درج ہیں۔

(۵) زائرین کو صرف انہیں کے فائدہ کی خاطر سے مزید ہدایت کی جاتی ہے کہ (الف) ٹکٹ واپسی خرید کریں (ب) طلائی مہروں کی شکل میں اسقدر روپیہ ساتھ لئے جائیں جو مقامات مقدسہ کے تمام مصارف اور واپسی کا خرچ پورا کر سکیں (ج) برطانی کونسل خانہ جدہ میں اپنے اپنے نام رجسٹروں میں درج کرائیں۔

(۶) زائرین کو یاد دلایا جاتا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ زائرین کو اپنے ساتھ کافی زاد راہ رکھنا چاہئے۔ واپسی میں زائرین پر جو مصائب نازل ہوتے ہیں اُن کی زیادہ تر وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ ان دانشمندانہ احکام کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے اُن کے فائدہ کی خاطر اُنہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ جب وہ واپسی کا ٹکٹ نہ لیں تو اُنہیں اپنے اپنے گھروں تک صحیح سلامت پہنچنے کے خیال سے یہ کرنا چاہئے کہ بمبئی سے جہاز پر سوار ہونے سے قبل زائرین کسی کی وساطت سے کمشنر پولیس بمبئی کے پاس اتنا روپیہ جمع کرا جائیں جو بمبئی سے اُن کے گھر تک ریلوے سفر کا خرچ پورا کر سکے۔ اور جب جدہ پہنچیں تو نائب قونصل کے پاس مزید اتنا روپیہ جمع کرا دیں کہ واپس آنے پر بمبئی تک جہاز کا کرایہ ادا کر سکیں۔

(۷) آخر میں زائرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں جہاز پر سوار ہونے سے قبل ڈاکٹری معائنہ بھی کرانا ہوگا۔ اپنے کپڑوں۔ بستر اور دیگر مشتبہ اشیا کو دوائی سے صاف بھی کرانا ہوگا (وکیل)

* * *

بیت المال

پنجاب میں توحید و سنت کی باقاعدہ اشاعت اور اہلحدیث یتامی اور بیوگان وغیرہ کی ضروریات کے لئے بیت المال کی بڑی سخت ضرورت ہے چنانچہ اس کا افتتاح کیا گیا مگر افسوس ہے کہ اوسکی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ مندرجہ اہلحدیث ۱۴ اگست تین سو پندرہ روپے (ساعہ) تھے۔ بعد ازاں از عبدالحکیم از راجمندری ضلع گوداوری صہ میزان تین سو بیس (ساعہ) پنجابی احباب خاصکر توجہ فرماویں۔

فروخت مسودہ کتاب

میں نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام ہے مرزائی ناول۔ کتاب کی طرز تحریر رنگین طرز کی دلپسند ہے۔ کوئی صاحب بغرض اشاعت مسودہ خریدنا چاہیں تو راقم آثم سے خط و کتابت کریں۔ فلسکیپ سائز کے صفحات ۱۷۶ پر ختم ہے۔ خاکسار عبدالحی پنشنر از کوہاٹ۔

متفرقات

اہلحدیثان رائے بریلی پر مصائب

مولانا اسمعیل شہید کے زمانہ کے امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب مرحوم ضلع رائے بریلی کے تھے۔ آج اوسی رائے بریلی میں جماعت اہل حدیث پر وہ تکلیف ہے کہ الامان بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہے۔ ناظرین دعا کریں خدا ہمارے بیکس بھائیوں کی مدد کرے۔

مکاروں سے بچو

ایک شخص عمر تخمیناً پچاس برس۔ قد درمیانہ جسم دبلا پتلا۔ ڈاڑھی کم نہ بہت زیادہ کچھ ریش سفید ہونے لگی۔ جابجا برص کے سفید سفید داغ موجود ہیں (یہ بہت بڑی شناخت ہے) پائجامہ ولائتی کرتا اور دوپلی ٹوپی میں ملبوس۔ بانکی پور محلہ مرادپور کا رہنے والا۔ یہاں آکر اپنے کو مولوی۔ حافظ اور حکیم ظاہر کیا۔ اور یہ کہا کہ میں حکیم مولوی نجم الدین صاحب کا چچازاد بھائی ہوں ونیز میرے بارہ لڑکے اور تین دوکانیں کپڑا جوتہ اور نباطخانہ کی ہیں اسلئے بیفکر و خوشحال ہوں۔ لہذا بغرض سیر و تفریح آیا ہوں۔ قصد ہے کہ ایک سال جابجا پھرونگا۔ اور بعض فقیری و مجرب دوائیں مفت تقسیم کرتا ہوں جس کی تعریف میں اسقدر مبالغہ کیا کہ سننے والے گرویدہ ہوگئے۔ اعتبار و اعتماد جمانے کو کبھی وقت نماز باجماعت میں بھی شریک ہوا۔ غرض اسطرح مکر و زور کا جال پھیلا کر کتنے لوگوں سے دوا کے بہانے سے پانچ دو چار روپے لے لیکر پچاس ساٹھ روپے ہاتھ لگا کے شب کو چلتا بنا۔ اس بندۂ خدا کو خوف خدا تو کجا اتنا بھی خیال نہ ہوا کہ میرے فرار کے بعد لوگ کیا کہینگے ونیز بعد کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ شخص مذکور نہ تو مولوی ہے اور نہ حکیم بلکہ مکار و فریبی ہے اور بارہا ایسا کر چکا ہے۔ گاہے حکیم و گاہے عالم بنتا و ہر نئی جگہ پہنچ نئی طرح لوگوں کو ٹھگتا ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ قومی اخبار اہلحدیث اعلان کر کے لوگوں کو ہشیار و متنبہ کر دیا جائے کہ عوام دہوکے سے بچیں۔ والسلام

(احقر ابو محمد عبد القادر خریدار نمبر ۳۳۰ چکر ڈہیرا پور)

اسطرح

پشاور سے خط آیا کہ یہاں ایک شخص بغرض تعلیم آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں دن کو درزی کا کام کرونگا اور رات کو پڑہونگا۔ میرے والد مولوی محمد جمال صاحب امرتسری ہیں۔ میرا نام عبد الجبار ہے۔ ڈیڑہ سو روپیہ سینے کی مشین کے لئے مانگتا ہے۔ خط آتے ہی مولوی محمد جمال صاحب سے دریافت کیا تو انہو نے اپنا لڑکا عبد الجبار دفتر اہلحدیث میں بھیجدیا کہ یہ تو کہیں گیا بھی نہیں۔ چنانچہ اس امر کی اطلاع پشاور کردیگئی۔

اسطرح

ایک شب کو ایک لڑکا ہماری مسجد میں آیا۔ ضلع سیالکوٹ کے ایک دوست کا نام لیا کہ میں اون کا بیٹا ہوں۔ میرا نام محمود ہے۔ میں خرچ سے تنگ ہوں۔ میری مدد کیجئے۔ میں نے کھانا کھلاکر معمولی طور پر دفتر کی ڈیوڑھی میں محافظ کے پاس سلادیا۔ اوس نے دیکھا کہ توجہ نہیں ہوئی صبح سویرے ہی رفوچکر ہوا۔ دوست مذکور کو خبر ہوئی تو اوس نے بہت افسوس ظاہر کیا۔ کہا کہ میرا لڑکا تو ماشاء اللہ اچھے معقول کام پر مامور ہے۔ اس قسم کے ٹھگوں کا اعتبار نہ کرنا چاہئے۔

مباہلہ با مرزائیاں

عبد اللہ ولد غلام رسول احمدی چک نمبر ۲۷۶ رکھ برانچ گوگھووال ضلع لائلپور اور علم الدین ولد پھلا قوم ارائیں چک نمبر ۲۷۲ رکھ برانچ محمدی نے مباہلہ کیا ہے۔ فریق اول کا بیان ہے کہ میں مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتا ہوں اگر وہ جھوٹے ہیں تو ایک سال میں خدا مجھے اور میرے عیال کو ہلاک کرے۔ دوسرے کا بیان ہے کہ میں مرزا کو جھوٹا جانتا ہوں اگر وہ سچے ہیں تو خدا مجھکو مع اہل و عیال کے ہلاک کرے۔

(دیدہ باید)

ضرورت معلم

جو قرآن مجید اردو فارسی اور حساب پڑھا سکے۔ تنخواہ خشک عـ۵ (حافظ عبد المتعال خان ولد حاجی سردار خاں سوداگر منڈلہ سی پی)

سفیر کانفرنس اہلحدیث

ہماری خوش قسمتی ہے مولوی عبد الغنی صاحب واعظ کانفرنس منڈلہ میں تشریف لائے۔ جمعہ کے روز آپ نے وعظ فرمایا سب لوگ محظوظ ہوئے۔ حنفی اصحاب نے بھی آپکا وعظ کرایا۔ ماشاء اللہ شیریں بیان ہیں۔ ہمارے اصحاب نے امداد کانفرنس کے لئے چندہ جمع کرکے دفتر دہلی میں بھیجے۔

(عبد المتعال خاں از منڈلہ)

تقریظ

"حیاۃ العلماء" سہسوان ایک مردم خیز مقام ہے۔ جہاں ابتدا سے اہل علم خاندان چلے آتے ہیں۔ اہلحدیث کے تعارف کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مولانا امیر احمد اور مولانا محمد بشیر صاحب صاحب نواب صاحب بھوپال مرحوم بھی سہسوان ہی کی یادگار تھے اس مردم خیز خطہ کے علماء کا تذکرہ اس کتاب میں لکھا گیا ہے جو دسویں صدی ہجری سے شروع کرکے زمانہ رواں پر ختم ہوا ہے۔ کتاب بمضمون کے علاوہ کتابت۔ کاغذ۔ طبع کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ مولانا سید عبد الباقی صاحب شہر فیض آباد بمکان مولوی سید اعجاز حسین صاحب سیکنڈ ماسٹر وثیقہ سکول عربی)

یادرفتگاں

میرے والد بزرگوار فوت ہوگئے حافظ سراج الدین کاتب از لاہور

ایضاً میرے والد حاجی محمد حسین سوداگر فوت ہوگئے انا للہ (عبد الرحمن بن حاجی محمد حسین از بمبئی ریبن روڈ۔

ایضاً مولوی محمد تقی خاں صاحب ناصری گنج دانا پور پٹنہ انتقال کرگئے۔ انا للہ۔ فضل الرحمن ولد مرحوم۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔

انتخاب الاخبار

آئندہ فنڈ متعلق عید البقر مرسلہ حافظ ابو محمد عبد اللہ لالپور ریاست رامپور عہ ر - مرسلہ مولوی عبد الغنی صاحب از چک رجادی ضلع گجرات پنجاب ۲؎ - مرسلہ عبد الحلیم خاں صاحب از راجمندری ضلع گوداوری ۶؎ مرسلہ مولوی عبد القادر صاحب از چکر دیر لور ۹؎ پیسے منشی فضل الدین صاحب نقلنویس کوٹلی ضلع جہلم چندہ کانفرنس اہلحدیث ۶؎ - ایم ایس احمد صاحب سوداگر کلکتہ صہ چندہ ماہوار میاں محمد علی صاحب موضع بیرچھے ضلع ہوشیارپور پنجاب ۶؎ چندہ کانفرنس - سید عبد الستار صاحب شیوگہ ۱۴؎ -

سرکاری خبریں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے گورو کے باغ میں ایک چکی مقرر کی ہے جو پولیس کے خلاف شکایات کی تحقیق کریگی - سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے گورو کے باغ کے بڑے جتھہ دار کو اطلاع کر دی ہے کہ وہ پولیس کے خلاف ہر قسم کی اطلاعات موصول کرنے کے لئے تیار ہے مگر باوجود اس اطلاع کے کوئی شکایت نہیں پہنچی (کون پہنچائے)

اخبار گرگج اکالی مورخہ ۹ ستمبر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ ایک ۱۴ برس کے لڑکے مسمی مہر سنگھ کو لاہور سے اسٹیشن پر امرتسر آتے ہوئے روکا گیا اور نولکھا تھانہ میں ایک سکھ سب انسپکٹر نے اوسکو مارا اور ۸ دن تک اوسکو بند رکھا - تحقیق کرنے پر یہ بیان بالکل غلط نکلا

روحانی جنگ امرتسر کے اکالیوں کی روحانی جنگ برابر جاری ہے - روزانہ کافی تعداد میں گورو کے باغ میں جاتے اور گرفتار ہو کر جیل میں بھیجے جاتے ہیں - اُف نہیں کرتے بلکہ شاداں فرحاں جیسے کوئی قیدی سزا ختم کر کے گھر کو آتا ہے اکالی اسی طرح جیل کو جاتے ہیں (جوش مذہبی)

فتح سمرنا پر ہمارے ہاں خوشی منائی گئی دعا کی گئی - چراغاں کئے گئے عبد المتعال خاں از منڈلہ (چراغاں بھی؟ اسراف)

یورپ سے ہر روز خطرہ جنگ کی خبریں آ رہی ہیں (خدا خیر کرے)

سوامی شردھانند جی کو سزا سوامی شردھانند جی کو ایک مقدمہ میں بارہ ماہ اور دوسرے میں چار ماہ قید کا حکم ہوا ہے - دونو سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی -

مدانیہ کانفرنس کی تشویش انگیز حالت لندن کے اخبارات نے مدانیہ کانفرنس کی موجودہ تشویش انگیز حالت کو پورے طور پر تسلیم کیا ہے - لیکن مایوسی کا اظہار نہیں کیا - ان خیال ہے کہ بالآخر راستہ نکل آئیگا - معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے یکایک غیر مصالحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے وہ ہمل فوائد کی تجاویز پیش کرتے ہیں - جو فوجی اجتماع کی قابلیت وحیطہ اقتدار سے بالکل باہر ہے - ان تجاویز میں مغربی تھریس کے ایک حصہ کے متعلق بھی چند باتیں ہیں - اطلاع ملی ہے کہ وہ انجمن مصالحت کے انعقاد سے پہلے مشرقی تھریس پر قبضہ کرنے اور قسطنطنیہ میں ایک حد تک اقتدار حاصل کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں -

دول متحدہ کے جرنیلوں کی واپسی ۶ - اکتوبر کی شام کو دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ سے واپس آ رہے ہیں تاکہ افسران اعلیٰ سے چند امور کے متعلق مشورہ کریں جو کانفرنس کے اجلاس میں رونما ہو گئے ہیں - کل دول متحدہ کے جرنیلوں اور افسران اعلیٰ کا مشترکہ اجلاس ہوگا اور اجلاس کے بعد دول متحدہ کے جرنیل مدانیہ واپس چلے جائینگے -

حکومت برطانیہ پر لتاڑ مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا تو حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ تمام کاغذات میز پر رکھے جائیں جو ۱۵ ستمبر سے دو ہفتہ تک موصول یا جاری ہوتے رہے - اخبار مذکور کا بیان ہے کہ انقلاب یونان سے حکومت کا رویہ قطعی بدل گیا ہے اور اسکا ایک ادنیٰ نتیجہ یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کو آخری اعلان ارسال کر دیا گیا - جنرل ہیرنگٹن نے اس الٹی میٹم کا دینا منظور نہ کیا اور امیر البحر براک اور کمشنر اعلیٰ ہوریس ریمبولڈ نے انکی تائید کی - آزاد خیالوں کا گمان ہے کہ جنرل ہیرنگٹن نے سلطنت برطانیہ کو آتش جنگ میں کود پڑنے سے بچا لیا -

اخبار مانچسٹر گارڈین نے ایک مقالہ افتتاحیہ حوالہ قلم کر کے بیان کیا ہے کہ اگرچہ حالت مبہم اور خطرناک ہے - حکومت کا رویہ ہرگز مصالحانہ نہیں ہے اور ہم لوگوں کو چاہیئے کہ پبلک کے خیالات کو متحرک کریں تاکہ وہ حکومت کو مجبور کرے کہ دیگر غلطیاں کر کے اپنی بات کی پچ نہ کرے اور قوم کو مصیبت میں نہ ڈالے -

یونانی سینہ زوریاں مدانیہ کانفرنس میں مسئلہ دردانیال کو حل کرنے کے لئے تجاویز سوچی جاری ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ منطقہ غیر جانبدار میں ترمیم کر دیجائیگی - اور کانفرنس میں تھریس کے آئندہ حشر کے متعلق گفتگو ہوگی اور اتحادی یہ تجویز پیش کرینگے کہ جسقدر علاقہ یونانیوں سے خالی ہوتا جائے اسپر اتحادی افواج قبضہ کرتی جائیں اور اسوقت تک قابض رہیں جبتک ترکوں کو آخری طور پر تھریس کی حوالگی عمل میں آ گئے - اس امر کا اندیشہ بڑھتا جاتا ہے کہ یونانی تخلیہ تھریس سے انکار کرینگے

بالکل تازہ شہادت

جناب حافظ حبیب اللہ صاحب

دوکاندار نینی تال لکھتے ہیں :-

"آپکی مومیائی استعمال کیا مجھکو مفید ثابت ہوئی لہذا میں نے ایک انگریز میرے ملنے والے فرنچ صاحب بہادر سے اسکے استعمال کی فرمائش کی اون کو کمزوری اور ہضم کی شکایت ہے لہذا اون کے نام ایک چھٹانک مومیائی وی پی بہت جلد ارسال کیجئے -

مورخہ ۲۱ جولائی
سنہ ۱۹۱۱ء

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق اور دمہ۔ کھانسی۔ رنزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہو گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہو بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے چوٹ لگجائے تو تھوڑی لیتے سے درد کافور ہو جاتا ہے جماع کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہو۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو واقعی عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۴ اور آدھ پاؤ کی ۸ پاؤ بھر کی ۱۵ مع محصول ایک کی قیمت ۲۳ اگر جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجکر منگوائیں اُن سے ۲۰ مع محصول

المشتہر

پرو پرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

بالکل تازہ شہادت

مولوی عبد الرؤف صاحب

عبد اللہ پور ضلع مونگیر سے لکھتے ہیں آپ سے قبل اس کے ہمارے چچا حاجی عظیم الدین صاحب نے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی جس سے جناب مذکور کو غایت درجہ فائدہ ہوا میں نے چچا سے یہ شرط کیا تھا کہ اگر آپکو فائدہ ہوا تو میں بھی منگواؤں چونکہ فائدہ ہی فائدہ پایا گیا لہذا میں اپنے استعمال کیلئے ایک چھٹانک کی فرمائش کرتا ہوں۔

۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

کتبخانہ علوم اسلامیہ علی گڈھ

اس کتب خانہ میں قدیم و جدید کتابیں عربی زبان کی ہر فن و مذاق کی مطبوعہ مصر و استنبول و بیروت وغیرہ بلاد اسلامیہ موجود ہیں اور بہت تھوڑے سے منافع پر نہایت خوش معاملگی سے فروخت ہوتی ہیں۔ فرمائش کی تعمیل بہت جلد ہوتی ہے۔ تجار و ہم پیشہ کے ساتھ خاص رعایت ملحوظ ہوتی ہے ہماری فہرست جو نہایت شرح و بسط سے تیار کی گئی ہے جس کے پڑھنے سے کتاب کے حالات مفصل معلوم ہو سکتے ہیں طلب فرما کر قیمت ملاحظہ کریں۔ فہرست کے واسطے آدہ آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

المشتہر

منیجر کتبخانہ علوم اسلامیہ علیگڈھ

تحفۂ قنوج

۵۲

خوشبو وہ شے ہے کہ ہر شخص پسند کرتا ہے خاصکر ہمارے مقتدا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھکو دنیا میں تین چیزیں مرغوب ہیں جن میں ایک خوشبو ہے چنانچہ اکثر محبان سنت کو بھی اس سے انسیت ہے لہذا اُن کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہم بہ نسبت دیگر کارخانوں دوکانداروں کے عمدہ اور ارزاں مال محض قومی تعلقات سے ارسال کرینگا۔ عطر گلاب عطر کیوڑہ۔ عطر چمبیلی عطر حنا تیا ۸ سے ۱۲ تک عطر حنا مشکی عطر گل و نارنگی وگیندا اللہ ۸ سے ۱۲ تولہ تک ۶ ر ۷ ر والے بھی ہیں مگر مشکوک ہونگے۔

المشتہر

عبد الصمد کارخانہ عطر قنوج محلہ گسنگری

ملا کا بیلا ۱۹/۲۶ بید کی بے نظیر چھڑیاں منگانے کیلئے جدید فہرست جس میں سندات و نقشہ جات دیا ہوا ہے درخواست بھیجکر مفت طلب کریں۔

پتہ: **سوپیریر ورکس کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ**

اسرار حکمت

ایک عام خیال اور ایک مشہور بات غلط ہو گئی۔ کہ لوگ اپنے اپنے خاص مجربات کسی کو نہیں بتلاتے۔ اور قبر میں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں کیوں! اسلئے کہ **اسرار حکمت** چھپکر تیار ہو گئی۔ اسرار حکمت میں ایک سو کے قریب حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کے خاص خاص مجرب نسخے اور سینے کے راز درج ہیں۔ جنمیں اکثر ہندوستان کے مشہور و معروف نامی گرامی اور چوٹی کے حکیم بھی شامل ہیں کل نسخوں کی تعداد چار سو کے قریب ہے۔ اسمیں ڈاکٹری یونانی ویدک ہر ایک مرض کا مجرب بیر بہدف نسخہ ہے وہ نسخے جو سینکڑوں مرتبہ تجربہ میں آچکے ہیں۔ جو ایک سو کے قریب بزرگوں کے سینوں میں مقفل تھے۔ اب ایک کتابی صورت میں جمع کر دئیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی تیاری میں تین سال متواتر کوششیں ہوتی رہیں۔ ہندوستان کے اکثر مقاموں پر مشہور و معروف حکیموں کے پاس ان سے وہ خاص خاص خاندانی نسخے حاصل کرنیکے لئے جانا پڑا۔ جو اس سے پہلے انہیں تک محدود تھے اور جو وہ کسی کو نہ بتلاتے تھے۔ "اسرار حکمت" اس کمی کو یقیناً پورا کر دیگا جو اکثر طبیب کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد مجربات اور خاص مجربات کی تلاش میں رہتی تھی۔ اگر کسی خاندانی طبیب کے پاس صرف اپنے ہی خاندان کے بعض راز ہوتے ہیں۔ تو اس کے ذریعہ ہر ایک ایسے متلاشی کے پاس قریب قریب ایک سو دلوں کے راز ہو جاوینگے۔ **اسرار حکمت** کے ذریعہ ہر ایک مرض کا وہ نسخہ حاصل کر سکینگے کہ جو کسی صورت میں آپکو کسی طبیب یا کسی اور شخص سے نہیں ملسکیگا یہ صرف عالیجناب حکیم **محمد عبد العزیز** صاحب کامل لاہوری ایڈیٹر اخبار حکمت والاسرار لاہور ہی کا کام تھا کہ انہوں نے تین سال متواتر اپنے اخبار حکمت میں توجہ دلا کر اور خط و کتابت کر کے اور خود مل کر ایسے لعل بے بہا آپکی خاطر جمع کئے ہیں اور طبی دنیا میں بے نظیر مثال قائم کی۔ **اسرار حکمت** کی نسبت عام رائے ہے کہ اسرار حکمت کے نسخہ جات یقیناً جواہرات میں تولنے کے قابل ہیں۔ **اسرار حکمت** کی پوری قدر در اصل اخبار حکمت والاسرار کے خریدار ہی جانتے ہیں جن کی نگاہیں آج تین سال سے اس طرف لگی ہوئی تھیں اور جو اسے حاصل کرنے کے لئے بے حد بے قرار تھے۔ بہت تھوڑی جلدیں ہیں جلدی منگوائیے [illegible] سکینگے۔

قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک دعہ

ملنے کا پتہ

منیجر کامل بک ایجنسی متعلقہ اخبار حکمت والاسرار لاہور

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جن میں پانچ جلد تیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے۔ جلد اول ۸ر جلد دوم عہ جلد سوم عہ جلد چہارم عہ جلد پنجم عہ پانچوں کے ایکساتھ خریدار سے عہ

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو دان اصحاب بلا مدد استاد مطلب سمجھکر فائدہ اٹھا سکیں قیمت ۸ر

الہامی کتاب

قرآن اور وید کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل اور دلچسپ بحث قرآن شریف الہامی ہونے کا پورا ثبوت۔ ۶ر

مرقع دیانندی

سوامی دیانند کے اعمال و افعال اور اقوال میں قابل دید ثبوت تعارض ۳ر

مرقع قادیانی

ماہوار رسالہ کے ۱۵ پرچوں کی فائل جس میں قادیانیوں کی کافی تردید ہے عہ

چودھویں صدی کا مسیح

مرزا قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۳۱۵ - قیمت ۴ر

آیات متشابہات

اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق - قیمت ۲ر

حدوث دنیا

قدامت دنیا کا ابطال اور حدوث کا ثبوت قیمت ۱ر

پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

حسب الحکم مولنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

کیا آپ نے آجتک ہمیلی اثر استعمال نہیں کی؟

اگر نہیں کی تو کیوں جبکہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲؎ پاؤ بھر سے مع محصول اشتہارات دیکھی ہوں تو فہرست مفت منگالیں۔ ملنے کا پتہ:

مینجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

تاریخ بیت اللہ شریف ۱۲؎ بابل ۸؎ تذکرۃ العباد عہ سید الشہداء ۳؎ اسلام اور علماء فرنگ ۶؎ سوانح بلقیس ۴؎ رشداد اور اسکا بہشت ۳؎ انجام دنیا ۱۲؎ نعرہ توحید (نظم) ۳؎ مسدس حالی معہ حیات حالی ۱۲؎

مفصل فہرست کا کٹلاگ (نسخے مفت)

پتہ: **خالد برادرس امرتسر**

متبرک نگینے

(۱) سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو یا بیلدار نگینہ پر عجیب و غریب صنعت سے تمام سورۃ قل ھو اللہ سنہری یا سفید یا بدار اور پختہ حروف میں ایسی خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ فی نگینہ عہ مع نام خریدار عہ کلمہ طیبہ یا اللہ اکبر یا نصر من اللہ و فتح قریب کندہ شدہ نگینوں میں سے ہر ایک کا ۴؎ (۲) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے والی انگوٹھی فی عہ ۸؎ (۳) بال اڑانے کا نہایت ہی عمدہ پوڈر فی پیکٹ ۸؎ (۴) دو ورق پر پورا قرآن شریف ہدیہ عہ (۵) مرغیوں کے انڈے زیادہ دینے کی ترکیب مجرب ۴؎ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جائیگی۔ اگر کوئی چیز اشتہار کے خلاف ہو تو واپس کرکے قیمت منگالیں محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:

مینجر کارخانہ متبرک انگوٹھی

گوجراں سٹریٹ۔ پانی پت۔ کرنال۔

دیسی طب کی جادو اثر دوائیں

(۱) **حبوب مقوی**۔ یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھا کر جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں۔ ۲۱ دن کی خوراک قیمت صہ

(۲) **حبوب محافظ جنین**۔ جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے سے اولاد صحیح و سلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت صہ بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر ایک دو خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کردیگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل قیمت ۲ تولہ عہ

(۴) **سفوف نزلہ**۔ جن اصحاب کو آئے دن نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۴ سرخ قیمت ۴ تولہ عہ

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا پیشاب کی جلن۔ رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے ۱۵ یوم کی دوائی ہے

(۶) **کحل علی**۔ یہ سرمہ ککرے (روہے) کی خاص دوا ہے مایوس مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے جالا اور دھند کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ عار (۷) **تریاق جریان**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اس کے نتائج کیسے خطرناک ہیں اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے اس مرض کی دوائی ہم نے اس سے بہتر نہیں دیکھی ۲۱ یوم کی دوائی ہے

پتہ: **حکیم محمد عالم** (سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید

امرتسر

دورِ حاضر کی بہترین کتاب

الخلافۃ الکبریٰ

یعنی سورہ بقر کی جامع حاوی تفسیر از خواجہ محمد عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈہ ضخامت ۵۷۲ قیمت مجلد صہ۔ غیر مجلد للعہ پتہ:

محمد اشرف جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی شہرہ آفاق دوائیں جو اپنی شہرت اور مقبولیت کیوجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں آدھ آنہ کی ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگالیں۔

مقبول عام دلپسند ہر دلعزیز **شاہی جلاب** سب بچوں کے واسطے مفید۔ اس کے مانند اور کوئی جلاب نہیں کسی قسم کی بدبو۔ بدذائقی اس میں نہیں جس قدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پی جاؤ۔ تکلیف کے بغیر دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی۔ ایکڈرام کی شیشی مع محصول عہ

سفوف جریان مرقوق کی جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو چست اور چالاک تندرست بنا دیتا ہے۔ قیمت فی بکس ۴ روز کیلئے سے مع محصول۔

شاہی چورن یا سفوف ہاضم نہایت لذیذ خوشگوار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج اکیاون کی قیمت مع محصول ۱۲؎

حب اکسیر اعظم سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے خاص کر ضعف کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں سیکڑوں مایوس المریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی عار مع محصول۔ المشتہر **حکیم محمد عبدالمنان** مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری ضلع پٹنہ۔

دو روپے چالیس کتابیں

علمائے اہلحدیث کی جامع ... اور قرآن کے ... مضبوط دلائل علمی ... ہیں ... دل ... ہیں

عمدہ ایسے ان چالیس کتب کا ذخیرہ جس قیمت کو دستیاب ہو مفت تھے حصول ثواب کے لئے قیمت بہت کم رکھی گئی

(۱) قدرت الٰہی یا سلائی کی چالیس باتیں (۲) مناظرہ مولوی عبداللہ صاحب با مناظرہ مرشد آباد (۳) ایقاظ المقلدین (۴) دین کو ... (۵) روئداد مناظرہ ... (۶) صمصام التوحید (۷) برہان القاطعہ (۸) فاس التوحید (۹) انتباہ المقلدین (۱۰) ساقی نامہ (۱۱) فتوی سلک نور (۱۲) مجموعہ فیصلجات آمین بالجہر (۱۳) حنفیوں کے سوالات کے محققانہ جوابات (۱۴) مسائل حقیقت حقہ (۱۵) روزہ خوروں کا رسالہ (۱۶) روزمرہ مسائل ضروریہ (۱۷) ہدایۃ الصلوٰۃ (۱۸) شمشیر شریعت (۱۹) شد الهابیہ (۲۰) الاعتصام بحبل اللہ (۲۱) فتوی زنبیل (۲۲) مطمئنہ (۲۳) کسوٹی معیار اسلام (۲۴) اعلان دافع بہتان در رد وہابیت (۲۵) سوالات از علمائے دین (۲۶) جواب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب درباب تقلید (۲۷) تفریح الجنان باحکام قیام رمضان (۲۸) فتوی احتیاط الظہر بعد از جمعہ (۲۹) قول فیصل (۳۰) کلمہ چہار یار (۳۱) نقل فتوی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ درباب قرأۃ (۳۲) تحفہ خلف امام (۳۳) [illegible] یا جلوہ کرامات

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

اعلان نامہ قادیانی مصنفہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری قلعی کھول دی گئی ہے ضخیم کتاب ہے جسکے ہمراہ ایک کتاب کنز الاخلاق مصنفہ مولانا عبدالرحمن صاحب کلیانی بالکل مفت ملتی ہے جس میں اخلاق کے متعلق ... اردو ترجمہ درج ہیں قیمت مجلد صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پچیس جامع کتب کا انتخاب

کتاب عزیز الاخلاق مصنفہ مولانا عزیز صمدانی۔ اس کتاب میں مسائل اخلاق پر بہت عمدہ بحث کی ہے اور عربی فارسی اردو کی مفصلہ ذیل پچیس کتابوں کا موزوں انتخاب درج ہے۔

(۱) کتاب الطہارۃ ۔ ابو علی مسکویہ (۲) مقالات ابن [illegible] (۳) کلام الاخلاق ۔ طبرسی (۴) تصانیف یعقوب کندی (۵) عزیز التہذیب عزیز صمدانی (۶) ہدایۃ الہدایہ جعفر امام غزالی رح (۷) ناصری (۸) جلالی (۹) مکتوبات عبداللہ ابن احراری (۱۰) ملفوظات خطبہ عبداللہ قطب شاہ بن محی رح (۱۱) حمید الکلام (۱۲) عزیز صمدانی (۱۳) دیوان خواجہ حافظ رح (۱۴) مقالات جالینوس (۱۵) توریت (۱۶) احیاء العلوم الدین حضرت امام غزالی رح (۱۷) کلیات خلاق المعانی (۱۸) کیمیائے سعادت حضرت غزالی رح (۱۹) مکتوبات حضرت امام مجدد الف ثانی رح (۲۰) صراط المستقیم حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح دہلوی (۲۱) فنون حکمت (۲۲) عزیز الاخلاق (۲۳) نادر حکمت۔ (۲۴) فیض احمد (۲۵) عزیز ... مایا عزیز السوانح۔ اس کتاب کے متعلق صرف اسقدر لکھدینا کافی ہوگا کہ جس نے ... دیکھا ... زیادہ تعریف فضول ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ **منیجر اخبار البشیر میرٹھ**

ہندوستانی ممیرہ سرمہ کا

برائے آزمائش مفت نذر

سرمہ بلا قیمت وخرچ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے۔ صاحبو! ایک شیشی ... جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھلی ناخونہ ڈھلکہ غبار آنکھ میں خون کی چھینٹ گوہانجنی۔ نزلہ کی سرخی ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش رہے رتوندی خشکی چشم جالا پھولا اور موتیا۔ آنکھیں صحیح سالم ہونے پر دکھائی نہ دینا علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے۔ قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اس قدر کم ہے کہ بینائی سی نعمت کیلئے کسی کو ایکروپیہ تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا۔

حضرت [illegible] یہ صرف ایک ... ۱۲ سال سے ... کے فروخت ہو رہا ہے ... دیا رہی ہے آپ ... ہے قیمت ... فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک۔ پتہ :-

ڈاکٹر نبی محمد خان ہشتم ... فارسی ہردوئی

اہل الذکر فیض آباد

ماہوار سے ترقی کر کے پندرہ روزہ بنایا جاتا ہے۔ چندہ سالانہ مبلغ للعہ ہوگا۔ مگر جو صاحب اخیر اکتوبر ۳۳ء کے پہلے خریدار ہو جائیں ان سے بجائے للعہ کے ۳ روپیہ لیا جائیگا پس ۱۵۔ اکتوبر سے پہلے اپنی درخواست بھیجدیں چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ورنہ ... کا وی پی کیا جائیگا۔ (منیجر اہل الذکر فیض آباد)

بالکل مفت

نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب گلدستہ [illegible] بالکل مفت گرفورا طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ :-

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی ۱۴
بٹالہ (پنجاب)

موسم سرما آرہا ہے جلدی کریں

اگر آپکو کسی قسم کی شال کمبل۔ دوشالہ اعلیٰ وادنی کشمیری امرتسری وگرم پارچات کی ضرورت ہے۔ تو نوٹس ہذا کو دیکھتے ہی مفصل ذیل پتہ پر بھیجیں اشیاء عمدہ اور پائدار۔ نرخ ارزاں۔ نامنظوری کی حالت میں ایک ہفتہ مہلت۔ آزمائش شرط ہے۔ کرایہ و محصول پارسل بذمہ خریدار۔ آرڈر کے ساتھ کم از کم پانچ روپیہ فی صدی پیشگی آنا چاہیئے۔

پتہ :- **ایم حبیب اینڈ کمپنی گودڑ ٹیلیا امرتسر**

اسکا ...
قسم کی ہیں۔ ایک متواتر
صحت کے معنے ہیں کہ محدثین
... ہے کہ کوئی روایت بغیر صحیح
غیر متواتر
جواز

قیمت اخبار

... سے سالانہ قیمت مبلغ ۵
... خریداران سے
... خریداران سے
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے

جملہ

خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

مصطفیٰ
(اڈیٹر۔ ابوالوفاء ثناء اللہ)
نمبر ۲
۲۰
۱۳۴۱ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

... کی قسمت ...
ھٰذا محال ...
گزشتہ ہفتہ بمبئی سے ایک ...
ہم کہنے لگے ہمارا ایک مہربان بھائی قادیانی ہوگیا ہے
اوس نے مرزا صاحب کی سچائی کی ایک حدیث
ہم کو دی ہے۔ اسکا جواب مانگتا ہے۔ ... اصل ...
کا مطلب (بقول مرزا صاحب) یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام مہدی ...
رمضان میں چاند سورج کو گ...

میں ایسا ہوا ہے۔ لہٰذا میں (مرزا) امام مہدی ہوں۔ ہم نے کہا اسکا جواب اہلحدیث میں کئی دفعہ دیا گیا ہے اب بھی اسکا جواب اخبار ہی میں دیا جائیگا۔ اس حدیث ... الفاظ یہ ہیں:

... لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق ... وللارض ینکسف القمر لاول السموات ... الشمس وتنکسف ... لیلۃ من رمضان

... دارقطنی ... چیز نہیں ہوئی ... رمضان میں ... رات میں گرہن ہوگا۔ اور سورج ...

یہ روایت دارقطنی میں کسی محمد بن علی کا قول آئی ہے حضور پیغمبر علیہ السلام کا فرمان نہیں۔

مرزا صاحب کی جرأت

حیرت انگیز ہے (ا)

شہادت ... حصہ دوم مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ جسمیں مرزا قادیانی کے خیالات و مقالات متعلقہ وفات مسیح کا مدلل و محقق جواب دیا گیا ہی قابل دید قیمت ۸ منیجر

خا پھا سا دن ہے کہ زلف آرزو برہم نہیں
پہ یہ آفت کہ غفلت یک سر مو کم نہیں

دخت ہوئی بغداد ختم۔ دبدبۂ غرناطہ تمام۔ مراکش برباد جلا شاد۔ ہندوستان کو رو بیٹھے ترکی کے جینے کے سے پڑے ہیں مگر ہم ابھی تک خواب خرگوش کے ہیں۔ جہ ہیں سیر وتماشہ سے ہم کو فرصت نہیں۔ ے ہی ترقی کی طرف رغبت نہیں جہاں دیکھو دنیا کا پرستی مطلب ہے اور اپنا بجائے نماز کے بائیسکوپ ل میں سینموں بجائے روزے کے تاش ریچو سہر کر مریض کو تیہ پتنگ بازی نے لے لی توحید کا نعم البدل کیلئے مل گئے ایک رکن کلمہ طیب باقی رہ گیا تنگی گالی گلوچ فحش کلامی سے دب گیا کیا زمانہ شنے کی یہی باتیں ہیں نہ خدا کی شرم نہ دنیا کا برکت اہل جماعت کے مدعی جنت کے ہونے کے مستحق، رحمت کے امیدوار نہ شیرازہ ملکی نہ تبلیغ واشاعت کا دھیان۔

ذکر ہے نیم جاں آک جہاں ہے
ہیں کہ گھر میں ہمارے سماں ہے
ع اُمت میں فصل خزاں ہے
کیا مگر اپنا چمن گلفشاں ہے

ہر شخص آزاد ہے جو جی چاہتا ہے کرتا ہے فتنے کی ضرورت اسوقت محسوس ہوتی ہے کہ مقدمہ ہوتا ہو یا اثر ڈالنا مد نظر ہو یا کہیں سے جائداد میں حصہ لگانا ہی فکر ہو کانوں میں آوازیں آتی ہیں فلاں مقام پر انجمن ہے جمعیت ہے جماعت ہے فلاں جماعت نے اپنا سردار منتخب کر لیا۔ امیر شریعت کا انتخاب ہو گیا وغیرہ آہ مگر جب دل گم گشتہ کی تلاش میں وہاں تک ڈھونڈا جاتا ہے تو وہی ڈھاک کے تین پات سردار صاحب کے اپیل پر اپیل ہو رہے ہیں تجویزیں پیش ہوتی ہیں مگر واہ ری جماعت کہ کان پر جوں نہیں رینگتی

آج ہم سمجھنا چاہتے ہیں کہ جماعت کس کو کہتے ہیں جماعت کی کیا صفات ہیں لفظ جماعت کا اطلاق کس قسم کے گروہ پر ہو سکتا ہے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم للہ ہم کو بذریعہ اخبار اہلحدیث سمجھا دیں جو گروہ ان صفات سے متصف ہو وہ جماعت کہلاتا ہے اور ایسا گروہ کس جگہ اور کس مقام پر مل سکتا ہے کیونکہ مجھ کو کچھ وہم ہوتا جاتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ امام تو آجکل قطعی نہیں پھر اگر جماعت بھی نہیں ہے تو ایک مسلمان کیلئے حذیفہ رض بن الیمان سے مروی حدیث پر عمل کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے کہ جس کے آخری الفاظ صحیح بخاری میں یہ درج ہیں:۔ ......

"تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم قلت فان لم تکن لھم جماعۃ ولا امام۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک"۔ اس حدیث میں جو لفظ "تلزم" ہے اس نے دل میں کھٹکا پیدا کر دیا ورنہ ہم بھی اپنی حالت پر خوش تھے اور اسی منتشر شیرازے کو جماعت سمجھ بیٹھے تھے اور بھی زیادہ صاف ہو جاتا ہے اگر ہم فان لم تکن لھم جماعۃ ولا امام۔ میں غور کریں اور "ھم" کے مرجع کو دیکھیں جو "مسلمین" ہے گویا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان تو ہوں مگر وہ جماعۃ کی زنجیر میں جکڑے نہ ہوں اور نہ انکا امام ہو تو کیا کرنا چاہئیے اس کے آگے جو کچھ فرمان نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اس پر مسلمانوں کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً توجہ کرنی چاہئیے۔

ہم پہلے بھی شیرازہ بندی کیطرف توجہ دلا چکے ہیں اور درخواست کر چکے ہیں کہ پرستاران توحید "جماعت" کی طرف متوجہ ہوں مگر بے سود ہیں آج ہم حدیث مذکورہ کو سمجھنے کے لئے علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اگر خاموشی اختیار کی گئی یا ہمارا خیال صحیح ہوا اور جلد سے جلد جماعت نہ قائم کی گئی تو ہم اگلے حصہ پر عمل کرینگے اگر کوئی غلطی ہوئی تو اس کے جوابدہ اہل ذکر ہونگے اور اللہ ہماری نیت کو خوب جانتا ہے۔

جماعت کے نہ ہونے سے جو خرابیاں دن بدن پیدا ہو رہی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں نا کوئی ان کو روک سکتا ہے نا ان کا ازالہ کر سکتا ہے نا کوئی آواز سنتا ہے نہ پکار اثر کر سکتی ہے نا وعظ موثر ثابت ہوتے ہیں نا کچھ سود مند ہمارے خیال میں بزرگان دین کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ جماعت قائم کریں۔ وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ جس وقت یہ قائم ہو گئی ہر کام آسان ہو جائیگا خواہ تبلیغ کا ہو یا اشاعت کا سیاسی ہو یا خانگی ہو یا مذہبی رفاہ عام کا ہو یا فلاح غربا یتیمی اور بیوگان کا ہو جو صاحب جماعت میں شریک نہ ہوں ان سے بجز ان معاملات کے جنکی شرع اجازت دے باقی سے کنارہ کشی کرنی چاہیئے یعنے دنیوی کاروبار کے علاوہ شرکت نکاح دعوت میت سب بند۔ کیونکہ "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ"۔ نص صریح ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ "....من فارق الجماعۃ شبراً فمات الا مات میتۃ جاھلیۃ" (بخاری)

اور "...... انہ من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ......" رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ۔ پس ان احکامات کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو عموماً اور مدعیان عمل بالحدیث کو خصوصاً بجز تعمیل چارہ دکھائی نہیں دیتا۔ پس کیا ضرور ہے کہ اگر کل قوم جماعت میں نہیں پھنسی تو وہ لوگ جو اس کی اہمیت کو جانتے اور پہچانتے ہیں اس کو نظر انداز کریں اَلسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ

کیا اہل حدیث کانفرنس اور مجلس شوریٰ کانفرنس مذکور ادھر توجہ کرے گی اور علمائے کرام بتائیں گے کہ "جماعت" کس کو کہتے ہیں اور اس کی کیا صفات ہیں والسلام *

خادم الاسلام محمد عبد الغفار الخیری دہلی پھاٹک حبش خاں

بریلوی عقائد کا سُنی حنفی

الحمد للہ رب العلمین وال
خاتم النبیین وعلی الہ واصحبہ
واضح ہو کہ اخبار "الفقیہ"
اکتوبر ۱۹۲۲ء کے صفحہ
نزد بی ملک افریقہ
والجماعت کی جو

پُر اثر وعظ بھی کر سکتا ہو جس سے تنازعہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے (نوٹ) ہندوستان پنجاب میں آجکل بہت قسم کے اہل سُنّت والجماعت ہیں مگر ہمیں اس عالم کی ضرورت ہے جو بریلوی عقائد کا سنی حنفی ہووے درخواستیں بنام حکیم سید حاجی میاں مٹھو میاں امام جامع مسجد نروبی ملک افریقہ۔"

نوٹ اس جگہ الفاظ (ہمیں اس عالم کی ضرورت ہے جو بریلوی عقائد کا سنی حنفی ہووے) قابل غور ہیں میں کہتا ہوں کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی قادری حنفی تھے پس بجائے الفاظ "بریلوی عقائد کا سنی حنفی) کے "بریلوی عقائد کا سنی حنفی قادری" چاہیئے اب میں ناظرین اخبار اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے ذیل میں "بریلوی عقائد کے سنی حنفی" لوگوں کے عقائد لکھتا ہوں ذرا غور سے سنئے۔

عقیدہ نمبر ۱ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا میلاد مبارک کرنا اور اس میں خوشبوئے اور چراغ روشن کرنے اور حضور انور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم کی خاطر) میلاد کے اختتام پر کھڑے ہو جانا جائز بلا کراہت ہے (فتاوی نظامیہ جلد ۱ ص۳۷)

عقیدہ نمبر ۲ مجلس میلاد میں حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی روح مبارک حاضر ہوتی ہے اس وقت قیام کرنا ضروری اور واجب ہے (فتاوی نظامیہ جلد اول ص۳۴)

عقیدہ نمبر ۳ حضرت ملا علی قاری حنفی لکھتے
(شرح شفاء جلد ثانی ص۱۱۶ مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ
ہیں ان روح علیہ السلام حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام یعنے حضور علیہ السلام تمام مسلمانوں کے
بروحانیت حاضر ہیں (مقدمہ شرح اوراد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقین ص۶)

ض آئی جانکر

خیالی کا

التوحید

عقیدہ نمبر ۶ اللہ عزوجل نے روز ازل سے قیامت تک تمام ماکان و یکون کے ایک ایک ذرّہ کا حال اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ان تمام غیبوں کو محیط ہے (رسالہ اہلحدیث و اہل سنت صفحہ ۵ و ۵۹۔

عقیدہ نمبر ۷ و ۸ و ۹ گیارہویں شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرس اولیاء کے مزامیر وغیرہ منکرات سے خالی ہو سب جائز و مندوب ہے۔ (اہلحدیث و اہلسنت ص۵)

عقیدہ نمبر ۱۰ اولیاء اللہ سے استمداد جائز اور ندا و پکار جائز اور شیئاً للہ جائز اور فریاد و استغاثہ حیات و وفات میں مساوی ہے بشرطیکہ ان کو حقیقی ممد نہ جانے (مقدمہ شرح اوراد فتحیہ ص۱۰۱)

عقیدہ نمبر ۱۱ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ بھی دعائیں اور بڑے اسرار میں سے ہے اور قضائے حاجات میں مجرب بات و معمولات شیوخ سلسلہ قادریہ ہے (سرور الخاطر الفاتر ص۳۴)

عقیدہ نمبر ۱۲ دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہر ایک رکعت میں گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنا پھر رسول خدا (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو یاد کرنا پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلنا اور حضرت پیر صاحب رح کا نام لینا جائز ہے (مقدمہ شرح اوراد فتحیہ ص۱۴۲) سرور الخاطر الفاتر صفحہ ۲۰ و ۲۱ فتاوے نظامیہ جلد اول ص۲۹)

عقیدہ نمبر ۱۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کی قبر میں حاضر ہوتے (فتاوی نظامیہ جلد اول ص۳۵)

عقیدہ نمبر ۱۴ سجدہ تعظیمی جائز ہے (شموس القادریہ مولفہ سید شمس محی الدین حنفی قادری بٹالوی ص۱۲۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ چودھویں صدی کے بریلوی حنفیوں کے مندرجہ بالا عقائد ثابت کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہود اور نصاریٰ کے ساتھ مشابہت پوری پیدا کرلی ہے اور ان کی طرح اللہ اور رسول کی پیروی چھوڑ کر اپنے نفس و ہوا کا اتباع کیا ہے اور بعض لوگوں کے غلط اور بے بنیاد خیالات کی تقلید کی ہے اور ان لوگوں کے یہ خیالات ہی ان کے لئے کفر کا باعث ہونے میں کہتا ہوں کہ ہمارے حنفی بھائیوں کا دعوےٰ ہے کہ اہل سنت چار فرقوں میں منحصر ہے اُن میں سے ایک حنفی ہیں اور حنفی وہ ہے جو امام ابو حنیفہ کا پیرو ہو اُنہیں کے اقوال پر اعتقاد اور عمل کرے پس اس اصول کے مطابق میں پوچھتا ہوں کیا امام ابو حنیفہ صاحب نے ان امور کی بابت فتوے دیا ہے مہربانی کرکے میرا یہ سوال پڑھنے اور سننے والے جواب سے خورسند فرماویں۔

حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر

موضع ٹربن علاقہ میرپور میں تحریک مذہب اہلحدیث

موضع ٹربن شہر میرپور ریاست جموں سے مغرب چھ میل کے فاصلہ پر اقوام جٹ سے آباد ہے اور گرد نواح کے چھوٹی چھوٹی مواضعات بھی ٹربن کے ساتھ ملحق سمجھے جاتے ہیں۔ اس علاقہ کے عموماً اور موضع مذکور کے خصوصاً زمیندار لوگ ان پڑھ وحشی لوگ نظر آتے تھے۔ بباعث ریاست اہل ہنود ہونے کے نام کے مسلمان بھی ماتی سیتلا و بھوانی کے وردزبان رکھتے اور جے ہری کے نعرے لگانے والے تھے۔ اس علاقہ میں برائے نام نیم ملا مولوی کہلانیوالے نظر آتے تھے۔ لیکن دراصل مولوی اس علاقہ میں قریب نفی کے تھے۔ ان لوگوں کی تمام حرکات و سکنات اہل ہنود سے ملتے جلتے تھے۔ بلکہ اُن ہی لوگوں کے پیرو کہلایا جاوے تو بیجا نہیں۔ بلکہ بجا ہے۔ لفظ اہلحدیث کا تو سننا کیا بلکہ ان مسلمانوں کے خواب میں بھی نہ تھا۔ اُسی خطہ جاہلانہ سے مالک الملک نے ایک ایسی موتی بے بہا کو چمکایا کہ اس علاقہ کو منور کر دیا۔ اور اس موتی بے بدل کی کرنیں ظاہر ہوکر عوام الناس کے دلوں کو شفاف و صاف کر دیا یعنی موضع مذکور میں ایک اللہ تعالے کا بندہ دہلی سے سند حاصل کرکے موضع مذکور میں وارد ہوا۔ اور آتے ہی عمل بالحدیث شروع کیا۔ تو گاؤں میں ایک ہلچل مچ گئی۔ اور گردونواح میں یہ مشہور ہوگیا۔ کہ فلاں وہابی ہوگیا ہے۔ یہ شفاعت کا منکر اور کرامت اولیاء سے

نگروں ہے۔ آپ کے ساتھ موضع مذکور میں خصوصاً اور حقہ علاقہ میں عموماً دشمنی کے آثار نظر آنے لگے اور آپ کو ہر ایک طرح سے تکلیف دی جانے لگی۔ اور مخالفین نے آپ کے ساتھ بے حساب مباحثے کئے۔ جن میں آپ ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ لوگوں کے دلوں میں اہل حق کا حق ہونا بخوبی واضح ہوگیا۔ اور جوق در جوق لوگ آپ کے ساتھ مذہب حقہ میں شامل ہونے لگے۔ اور اہلحدیث کی جماعت موضع مذکور میں قائم ہوگئی۔ اور علاقہ میں سے کئی ایک گاؤں پکے اہلحدیث ہوگئے۔ گویا علاقہ میرپور میں اہلحدیث جماعت کے افراد ہر ایک گاؤں میں نظر آنے لگے شہر میرپور والے بھی انہیں کے فیض سے فیضیاب ہیں۔ آج ہم فخر سے یہ کہتے ہیں کہ علاقہ میرپور ے علاقہ جہلم سے بڑھا ہوا ہے۔ کہ جہلم کے علاقہ سقدر اہلحدیث نہیں۔ جسقدر دیہات میرپور میں ہے ہیں۔ آہ مولانا عظیم اللہ صاحب مرحوم آج ہم سے جدا ہوکر ہم کو داغ مفارقت دے گیا۔ مگر ایک سے دل خوش ہے۔ کہ علاقہ میرپور میں کئی ایک گاؤں پرچم حدیث کے گاڑ کر تا قیامت نشان قائم کر گیا ں تعالےٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ بخشے۔ آمین۔ آپ خاندان غزنویہ کے بڑے مداح تھے۔ ایک وہ وقت تھا کہ آپ مولانا ثناء اللہ صاحب سے کچھ خفا رہتے تھے۔ ایک وقت وہ بھی دیکھا گیا۔ بلکہ مجھ کو خود کہا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا دماغ شاہانہ و اعلےٰ درجہ کا ہے فی الواقع علمائے ہند میں چوٹی کے علماء میں سے آپ فرد واحد ہیں۔ ہم سابقہ اپنی غلطیوں سے معافی چاہتے ہیں۔ آہ آج مجھ کو مولانا عظیم اللہ صاحب کا وہ وقت بھی یاد آتا ہے۔ کہ آپ انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ پر تشریف لائے۔ تو دور سے دیکھ کر سردار اہلحدیث نے ایک آدمی کو فرمایا کہ جلدی کرسی لاؤ۔ کہ مولانا صاحب آرہے ہیں آہ مولانا عظیم اللہ صاحب آپ کی سادگی۔ اور طرز گفتگو ایک نرالی تھی۔ اگر مولانا عظیم اللہ صاحب آپ کا وجود نہ ہوتا تو شاید علاقہ میرپور میں جماعت اہلحدیث کا نام نام بھی نہ سنتے۔ آج آپ کے تابعدار سینکڑوں ہم کو نظر آرہے ہیں۔ خداوند کریم آپ اسکا صلہ رحمت فرماتے آمین۔ آپ کے فرزند اکبر مولوی عبد الحئی صاحب ایک صوفی مرد آپ کے جانشین موجود ہیں۔ جن کے وجود سے موضع مذکور کی جماعت اہلحدیث کو فخر ہے۔ مولوی نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ تقویۃ السلام امرتسر بھی اسی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ خاکسار راقم الحروف موضع مذکور میں گیا۔ اور آپ کی قبر پر جاکر دعاء مغفرت کی رحمہ اللہ۔

حررہ آثم نور محمد میانوی جہلمی خادم اہلحدیث۔

تراجم علماء اہلحدیث

(مولانا عبد البر مرحوم بن شیخ سعدی کٹونوی عظیم آبادی)

طفولیت۔ آپ شیخ صاحب کے تیسرے فرزند تھے ابتدا میں ظہیر الدین کے نام سے مشہور تھے مگر بعد فراغ علم آپ نے عبد البر نام اختیار فرمایا آپ بوقت شب پنجشنبہ ۵ شعبان ۱۲۹۵ھ مطابق ۵ اگست ۱۸۷۸ء پیدا ہوئے آپکا رنگ سونلا۔ قد میانہ اور بہ پستی۔ نحیف الجثہ۔ کتابی چہرا تھا چار پانچ برس کے تھے کہ ظل عاطفت والدین آپ سے جدا ہوگیا۔ آپ کی بڑی بہن اور بڑے بھائی محمد اسحاق صاحب انسپکٹر پولس نے کفالت کی۔ بہ تقاضائے جبلی سعادت (وجثہ اور اکثر علالت) کے آپ ملاہی و ملاعب سے بے رغبتی رکھتے۔

تعلیم۔ چھ برس کی عمر میں ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء آپ کے عمزاد بھائی مولوی شمس الحق صاحب مرحوم نے تعلیم کے لئے بیٹھایا۔ مگر بوجہ آپکے مسلسل علالتوں کے تحصیل و درس میں تسلسل نہیں رہ سکتا تھا۔ البتہ آپ کی خداداد جودت طبع اور قوت حافظہ اس عارضی کمی کی تلافی برابر کر دیتی تھی۔ اسی وجہ سے آپ کا کوئی ہم سبق بھی نہ تھا۔ مولانا فرماتے تھے۔ کہ میں نے صرف زبان فارسی قاعدہ پڑھا تھا۔ آپ عموماً استاد کے سامنے سبق سنا کر کتاب بند دیتے۔ مدت تحصیل علم اگر شمار کیجائے تو شاید چھ سال تک پہونچ سکے۔ آپنے کافیہ مولانا محمد کمال صاحب علی پوری سے پڑھا تھا۔ اس کے بعد آپ مدرسہ احمدیہ آرہ میں جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری کی خدمت بابرکت میں پہونچے۔ اور آپ کی ذہانت اور سنجیدگی کی جہانتک استاد کے پہلی توجہ کے باعث ہوئی اور آپ کی خوش بیانی دیکھ کر طلبہ بھی آپ سے اصلاح تقریر اور حل مشکلات پیش کرنے لگے جس نے استاد کے دل میں مزید التفات پیدا کر دیا۔ اور اخراج مسائل وغیرہ کی خدمات آپ کے سپرد ہونے لگی۔ آپ مشکل اور ادق مسائل کے جواب مع دلیل و امر مرجح بالبداہت دیتے۔ غرض دو ڈھائی برس اس صحبت کیمیا اثر میں رہ کر فراغ تحصیل درسیات فرمایا۔ آپ کی طبیعت معقولات کی جانب راغب نہ تھی۔ البتہ وہبی ذوق علم دین اور سلامت طبع نے جناب کو بلا تردد صراط مستقیم پر لاکر کھڑا کر دیا تھا اور اپنے اہل قرابت اور جوار میں اول متبع سنت و اہلحدیث ہونے کا فخر بخشا تھا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اس کے بعد طلب اسانید احادیث کے شوق میں جناب شیخ الکل مولانا وسیدنا نذیر حسین صاحبؒ کی خدمت میں دہلی رحلت کی۔ اور اپنے انتقال پرملال سے دو ایک سال پیشتر مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم صادقپوری کے مکان پر جناب شیخ حسین صاحب عرب (یمنی) سے بلوغ المرام۔ مسلسل بالاولیہ اور اطراف صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔

الوجاء فیہ۔ آپ کی جودت طبع۔ قوت حافظہ اور سعادتمندی کی مدح میں اساتذہ رطب اللسان تھے۔ افسوس کہ اسانید ضائع ہوگئیں ورنہ آپ کے مناقب میں جستہ جستہ مضامین پیش کئے جاسکتے۔ دیگر علماء حق اور احباب بالاخلاص آپ کو بقیۃ الصالحین اور قوت بازو تصور فرماتے۔ حق یہ ہے۔ کہ ایسی ذہانت کے ساتھ سلامت طبع کا امتزاج شاذ و نادر ہوتا ہے۔ مولانا شمس الحق محدث ڈیانوی (جو تحریض حدیث علم دین میں غایت متعد تھے) کی نظر آپ پر لگ ہوئی تھی۔ محدثؒ آپ کے وسعت نظر اور مطا

کا اندازہ آپ کے تصانیف سے کر

ترویج علوم دین کی جانب

حاصل ہوسکے۔ مگر اسو

باد سموم نے یکے با

۲ فاناللہ۔ ماشاء

صالحہ جوان کو

کرتی ہے۔

ادبیات میں خاص مہارت رکھتے۔ اور عربی سے بھی آشنا تھے ایک رسالہ موسوم بہ بشیر النبیؐ بزبان اردو آپکے تالیف کئے ہوئے ہے [illegible]

ملکی مطلع

یونان پکا عیسائی ہے

ہر دین و ملت میں مختلف قومیں اور فرقے ہوتے ہیں جن میں سے بعض تو دین و مذہب پر پختہ ہوتے ہیں اور باقی برائے نام۔ عیسائیوں کی نسبت تو یہ خیال تھا کہ اس میں کوئی بھی اصل مذہب نہ ہوگا مگر شاباش ہے یونان کو کہ اس گئے گذرے زمانہ میں اُسنے ثابت کر دیا کہ ہیں اصل مذہب عیسوی پر ہوں۔ انجیل کی تعلیم ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو۔ وہ ایک کوس بیگاری لیجائے تو تم دو کوس جاؤ۔ وہ تمہاری ٹوپی اُتارے تو کُرتہ بھی دے دو۔ یورپ کی قوموں نے اس تعلیم پر کہاں تک عمل کیا تھا اتنا تو معلوم ہے کہ دنیا کو ہڑپ کر گئے۔ مگر یونان نے اس پر عمل کیا کہ ترکوں نے سمرنا کا علاقہ بزور شمشیر چھڑایا تو یونانیوں نے تھریس خود چھوڑ دیا۔ کیونکہ ظالم کا مقابلہ کرنا انجیل میں منع ہے خدا سب عیسائیوں کو عیسوی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

مسلمان اب کیا کرینگے

؎ آب ندیدہ موزہ کشید

یہ ایک فارسی مثل ہے اس موقعہ کیلئے جہاں کوئی شخص قبل از وقت کام کرنا شروع کر دے کہتے ہیں پانی ابھی دیکھا نہیں تب ہی رو کی جرابیں اتارنی شروع کر دیں یہی کیفیت ہندوستان میں آجکل جلد بازوں کی ہے بعض حلقوں میں ابھی سے سرگوشیاں ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ مسلمان
ہند و ہندو سے پوچھتا ہے کہ غازی مصطفےٰ
(ایدہ اللّٰہ) کی قوت بازو سے
راہ طے ہو جاویگا اب مسلمان کیا
اصحاب نے مسلمانوں کا
نہیں سمجھا مسلمان
بھی بھی اخبار
مقصد صرف
نی مسلمان

ہونے کی حیثیت سے اپنی زندگی کے دو مقصد رکھتے ہیں ایک اسلام کی بہتری کا دوسرا ہندوستان کی اور ہندوستان کے ضمن میں اپنی ہندوستانی زندگی کی بہتری بھی ہم کو منظور ہے اس لئے ہم مسئلہ خلافت سے فارغ ہو کر اپنی ساری قوت ہندوستانی فوائد پر صرف کرینگے کیونکہ ہمارا مذہب ہم کو یہ نہیں سکھاتا کہ تم دنیا کی دوسری مسلم قوموں کی بہتری کے لئے تو کوشش کرو مگر خود ذلت و خواری کے گڑھے میں گرے رہو بلکہ یہ سکھاتا ہے کہ تم دوسروں کی ہمدردی کے ساتھ خود بھی سطح مرتفع پر بلند ہو۔ اس لئے۔

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

مسلمانوں کا طغراء ہے پس ہمارے مسلمان دوست بعد مسئلہ خلافت سست ہوں اور ہمارے ہندو احباب ہماری سستی کا گمان نہ کریں۔

دنیا کا انقلاب

کوئی حرکت اتنی تیز نہیں جتنی دنیا کی تیز ہے مولانا حالی مرحوم نے دنیا کے انقلاب کا نقشہ ایک رباعی میں کیا خوب دکھایا ہے ؂

بس بس کے ہزاروں گھر اجڑ جاتے ہیں
گڑ گڑ کے علم لاکھوں اکھڑ جاتے ہیں
آج اسکی ہے نوبت تو کل اس کی باری
بن بن کے یونہیں کھیل بگڑ جاتے ہیں

ابھی کل کا ذکر تھا کہ وزیر ہند مسٹر کا طوطی بولتا تھا اس کو مسٹر لائڈ جارج جیسے جابر وزیر اعظم نے کونہ میں الگ بٹھا کر خاموش کر دیا ازاں بعد تھوڑے دنوں وہی دور لائڈ جارج پر آیا کہ وہ بھی گوشہ نشین کئے گئے اب آجکل لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کی بابت بڑے زور سے گرم ہے کہ یہ بھی استعفا دینے والے ہیں اللہ اللہ دنیا کا انقلاب کیسا زبردست ہے کل تک جسکی انگلیوں کی حرکت سے دنیا حرکت کرتی ہے آج وہی شخص نشانہ ہے مگر زندگی موت سے بھی زیادہ ہیں اور بے قدرت اسی انقلاب کے ساتھ ساتھ دیگر انقلابات بھی ترقی پر ترقی کر رہے ہیں ابھی کل کا واقعہ ہے کہ قریب قریب چار ماہ کے افغانی وفد ہندوستان میں رہا بعد ازاں انگریزی وفد افغانستان قریب سال کے رہ کر بہا نچکے

کامیاب واپس آیا آج اُسی افغانستان کی نسبت یہ سرکاری حلقہ شملہ سے آئی ہے جس کے الفاظ یہ باشندگان افغانستان کی افواج حدود ہند پر نہایت نظم اور سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہیں اس سے قبل سرحدی قو

اہلحدیث

ہمارے خیال میں یہ اجتماع ہندوستان سرحد کیلئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی کا علی وہی ہوگی جو سکندر نامہ کے اس شعر میں ہے

سکندر کہ با شرقیاں حرب داشتہ
در خیمہ گو بند در غرب داشتہ

پنجاب کے سکھوں کا استقلال اور اس کا اقتصادی نتیجہ

حکومت ا
کیا اسکی ستار
کہاں بیٹی

یا تنے اور تھنیوں کی لڑائی کیسے ہو سکتی ہے نہیں رہ سکتی ہے رہیگی تو خیر و برکت سے

پنجاب میں آجکل سکھوں اور حکومت انگ جاری ہے شروع شروع میں ہمیں اتنا خلاف ذہن اس جنگ نے اتنا طول کھینچا کہ اکالی بہادر اسی کام کے کرنے کو جاتے ہ کل ہی ادن جیسی ایک جماعت کو گرفتار کر کے بعد سزا جیل کا حکم سنایا گیا مگر یہ آجکی جماعت با وجود جبر کے رواں دواں شاداں و فرحاں اور سیطرہ قدم زن ہوتے ہیں یہانتک کہ ایک ریذ سکھ فوجی افسروں پنشنروں نے بھی اس خدمت کو انجام دیا جو ایک اتفاقیہ کی تعداد میں نکلے جنمیں صوبہ دار جمعدار وغیرہ تھے آگے آگے فوجی باجہ بجتا تھا باقاعدہ فوجی رفتار سے مقام جنگ کو پہنچے گرفتار ہوئے اور بہ نسبت دوسروں کے زیادہ سزا ہوئی یعنی اڑھائی اڑھائی سال ست سری اکال (خدا کا نام بلند ہے) پکارتے ہوئے جیل میں گئے گذشتہ ہفتہ ایک واقعہ ایسا بھی ہوا کہ ان سب واقعات سے بڑھ کر ہے راولپنڈی سے پشاور کیطرف بڑ حسن ابدال اسٹیشن پر سکھ قیدیوں کی گاڑی پہنچی تو وہاں کے متعلقین نے گاڑی روک کر کھانا کھلانا چاہا مگر وہاں کو وہاں رکھنے کے لئے حکم نہ تھا پیادہ سکھ گاڑی کے آگے لیٹ گئے اسٹیشن نے انکو دیکھا جسکی وجہ سے چند تو مر گئے اور کئی ایک زخمی ہوئے لیکن گا

م کے لشکر اس صورت سے کبھی نہیں لڑے ہے ان افواج میں سوار پیدل دونوں قسم کے سپا
ہمت افزائی کی ہے اور اس کو اپنے داخلی حکومت کے نام سے نامزد کیا
روانہ کر دیا ہے۔

... منشاء اپنے محبوب ترین بھائیوں کو کھانا کھلایا

...ں قابل ذکر

بات یہ ہے کہ امرتسر ... جناب ...
تجارت کی بڑی منڈی ہے اکالی
...سے تجارت پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے اور ایک
...ت قابل توجہ ہے کہ جتنے سکھ لوگ سزایاب ہو رہے
...تعداد اب ہزاروں تک پہنچ چکی ہے یہ سب زمیندار پیشہ
...ں پر انکی اراضی مزروعہ کا کیا حال ہوگا انکی ویرانی
...یہ امارز پر کیا اثر ہوگا۔ یہ سب باتیں سوچنے کے قابل
...ں لیا باوجود ان نقصانات کے گورنمنٹ اپنی ضد پر قائم رہیگی

خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر باشد

مشرق قریب میں اب
...س نہیں
جنگ کا خطرہ جاتا رہا

...تحادی اسپر متفق ہو گئے ہیں کہ تشدد
...کے اندر جنگ کا خاتمہ کردیں امید
...امن ذرائع سے حاصل ہو جائے گی
...ں خیر مقدم کرتے ہیں۔ اگر ترکوں کو موجودہ
...لے کا موقع دیا گیا تو ایک ایسا زبردست مستقبل
...ہوگا جس سے تمام متعلقین کو منفعت عظیم حاصل
...مرفت جبکہ ترکی میں ایک نیا سورج طلوع ہونے والا
...ہے جس کی روشنی سے بہرہ اندوز ہو کر اتحادی اور ترک ایک
...یسے کام میں مشغول ہونے والے ہیں جس میں ان کو اپنا
پورا زور لگانا پڑے گا۔ ہم ان کی مکمل فتح و نصرت کے دل
سے خواہشمند ہیں۔ ہم خداوند کریم سے جو سب سے بڑا
امن و امان بخشنے والا ہے۔ التجا کرتے ہیں کہ وہ تمام دلوں
سے پرانی کدورتیں دور کردے اور تمام نسلی اور مذہبی تعصبوں
سے صاف کردے وہ اس اہم اور مشکل کام میں عجز و انکساری
کے ساتھ مشغول ہو جائیں۔ وہ اپنے دلوں کو مستحکم بنا کر ایک
...عزت اور منصفانہ صلح کی بنیاد رکھیں۔ ہم اعتراف کرتے
ہیں کہ ہم اس [illegible] سے متیقن ہو گئے ہیں جو برطانی وزیر
خارجہ نے اتحادیوں کے نمائندوں کے سامنے لندن میں
پیرس سے واپس آنے پر پیش کی۔ اس نے اپنے دوست
سے کہا۔ کہ آپ نے مجھے پوچھا ہے کہ میرے خیالات
کیا ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ
وہ محض خیالات اور امیدیں ہی نہیں ہیں۔ آپ کو معلوم
[illegible]

پہنچائی اور حقانیت پر مبنی اور ہمارے مفاد کے مطابق ہیں۔

ترکی دانشمندی اور اعتدال پسندی

جب لڑائی ہوتی ہے تو اس کے فریقین کا ہونا ضروری ہے۔ اسطرح مروت و موانست کے لئے فریقین کا وجود ہونا از بس لازمی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ترک اعتدال پسندی اور فراخدلی میں سب سے سبقت لے گئے تو ہم جامے میں پھولا نہیں سماتے۔ ایسی عظیم الشان فتح حاصل کرنے کے بعد ہر شخص یہی خیال کرتا ہے کہ فاتحین کے فتح و نصرت کے نشہ سے مخمور ہو جائیں گے۔ لیکن خوشی کا مقام ہے۔ کہ ترکوں کا یہ خیال نہیں ظالم اور سفاک یونانیوں کی تلوار متواتر چار سال تک ان کے سروں پر گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی رہی ہے اور اب جبکہ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک دیرپا اور مستقل صلح کا وجود قائم ہو گیا ہے۔ وہ بیچارے ابھی تک جنگ کی مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر انہوں نے فرشتوں جیسا کام کر کے دکھایا۔ اور دنیا کو قتل و غارت سے بچا لیا ہے وہ لوگ جو اس بیان کی اصلیت اور واقفیت میں شک و شبہ رکھتے ہیں۔ ان کو ٹھنڈے دل کے ساتھ منصفانہ طور پر غور و خوض کرنا چاہئیے۔ کہ برطانوی حیلہ جوئی کسقدر اشتعال انگیز تھی۔ جب انہوں نے بے حیائی اور بے انصافی سے چناق پر قبضہ کر لیا جو بالکل ہی خالی تھا۔ اور جب یونانی افواج سے وہ خالی ہو چکا تھا۔ ہم ایسی شرط دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو انجمن اقوام کے قوانین میں موجود ہے اور جس کی رو سے برطانیہ کے غیر جانبدار علاقہ میں یہ غیر منصفانہ کارروائی کی ہے۔ ہم اپنے بیان کے ثبوت میں فرانس اور برطانیہ کی قابل قدر مثال پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس خطرناک حالت کا اندازہ لگا کر آبناؤں کی ایشیائی اطراف سے اپنی اپنی افواج واپس ہٹا لیں اور انگریز بڑے فخر و ناز سے کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک قدم پیچھے نہ ہٹے۔ برطانیہ اور فرانس نے تمام دنیا کی نظروں میں اپنے اقتدار کو قائم کر رکھا اور برطانیہ نے کھو دیا۔ ازاں بعد ترکوں نے برطانیہ سے التجا کی کہ ہماری افواج کو گذرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ [illegible] مسلمان بھائیوں کو قتل و غارت سے بچا لیں جو یونانی افواج شکست کھا کر تھریس میں کر رہی ہیں لیکن برطانیہ نے صاف طور پر انکار کر دیا۔ اور اپنے پرانے شعار کا ثبوت دیا جس کی جھلک ایک مدت سے اس کی پالیسی میں نظر آ رہی ہے۔ ترکوں کی اعتدال پسندی اور صبر نہایت قابل تحسین ہے انہوں نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا اور اتحادیوں پر اعتماد کیا کہ وہ بہتر ذرائع سے اس نازک حالت میں فیصلہ کرا دیں گے۔

جنرل پیلی سمرنا کی طرف بھاگا۔ اور اس نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو صرف فاتح ہی نہیں بلکہ ایک زبردست مدبر ثابت کرنے کا مشورہ دیا۔ کل ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی رسالہ ارنی کینی میں جو چناق کے قریب غیر جانبدار علاقہ کے اندر ہے بڑھ گیا۔ ترکی اور برطانوی جرنیلوں کے درمیان [illegible] گفت و شنید کے بعد اول الذکر نے بیان کیا کہ ان کی افواج یونانی فوجوں کا تعاقب کر رہی ہیں۔ جو تھوڑا عرصہ بعد ان کا مقابلہ کر رہی تھیں ترک برنج کی طرف ہٹ گئے جو غیر جانبدار علاقہ کی سرحد پر واقع ہے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ کہ ترکی افواج غیر جانبدار علاقہ سے باہر قسطنطنیہ کے قریب پڑی ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ وزیراعظم نے کہا تھا۔ کہ خلیفۃ المسلمین انگورہ میں نہیں رہتا۔ بلکہ قسطنطنیہ میں قیام پذیر ہیں۔ ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب ترک قسطنطنیہ مانگتے ہیں جو خلیفہ رہنے کی جگہ ہے تو اسوقت بھی قسطنطنیہ علاقہ یعنی غیر ترکی ہو جاتا ہے۔ اور اس۔

(پرچہ از سیاست)

حیات [illegible]

[illegible]

متفرقات

حافظ جماعت علی شاہ علی پوری

گذشتہ ایام بنگلور میسور کے علاقہ میں گئے تھے۔ ان کی نسبت اخبار المسلم بنگلور راوی ہے کہ ان کی مجالس وعظ میں عموماً بدگوئی اور دلآزاری ہوتی تھی۔ یہانتک کہ ایک مجلس میں خاصکر قاضی سید شاہ عبدالقدوس قادری حنفی کی ہتک کیگئی۔ اسپر قاضی صاحب نے ہتک عزت کا استغاثہ دائر کر دیا۔ حافظ صاحب کو بھی طلب کرایا ہے' اللہ اعلم۔ اسمیں شک نہیں کہ حافظ جماعت علی شاہ باوجود غیر عالم ہونے کے ممبر پہ جب بیٹھتے ہیں تو الامان علماء کرام کو بھی کوسنے سے نہیں رکتے غیر عالم کا لفظ سنکر ان کے مرید خفا ہونگے مگر محض خفگی سے وہ عالم نہیں بن سکتے نہ محدث کہنے سے محدث کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ ان مجلس علماء میں نے یاد؟ نہیں تو مشکوٰۃ شریف کا ایک صفحہ ہی صحیح اعراب سے پڑھ دیں تو ہم انکو غیر عالم کہنے سے ہٹ جائینگے۔

اہلحدیثان شہر گجرات

(پنجاب) کے میں جلسہ کی بابت اعلان کیا تھا کہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر کو ہوگا۔ خوب رونق سے ہوا مخالفین مقلدین شیعہ اور قادیانین وغیرہ کو موقع سوال وجواب دیا گیا تھا لیکن آیا کوئی نہیں۔ الحمدللہ۔

بیت المال اہلحدیث پنجاب

ہوشیارپور میں ایک نوجوان پرجوش ممبر اہلحدیث ہیں جنکا نام منشی غلام اللہ (کاتب) ہے۔ آپکو خدا نے فرزند [illegible] خوشی میں آپنے مبلغ ۱۰ر بیت المال [illegible] بچے کو صالح خادم دین بنائے [illegible] کمیں۔ سابقہ سابقہ [illegible] توجہ فرماویں تاکہ کوئی

مشتاق احمد دہلوی

یہ ایک شخص بصورت وعظ گوئی سیاحت کرتا رہتا ہے علم تو نہیں مگر لسان ہے۔ بدعات اور رسومات کا بڑا حامی ہے اس کے برخلاف بمبئی سے دو اشتہار آئے ہیں۔ اون میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کبھی تحریک خلافت کا حامی کبھی مخالف۔ غرض اس کی شکل وصورت یہ دکھائی ہے ؎

با شراب خور و بزاہد نماز کرد

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اصلیت کیا ہے۔ ناظرین شوق رکھتے ہوں۔ تو بپتہ ذیل پہ خط وکتابت کریں۔ دایم۔ اے منشی (کبھی حسین حنفی) جی آئی۔ پی ریلوے کلیان)

دین کی پہلی کتاب

مسلمان بچوں کیلئے ابتدائی کتاب مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب اڈیٹر اہل الذکر فیض آباد اصل قیمت ۱۰ر

یادرفتگان

ملک ظفرالدین ساکن موضع سیت پٹنہ ملک عبدالحکیم ساکن موضع ملک چک مونگیر۔ ملا ریاست حسین ساکن موضع اندپور پٹنہ۔ مولوی واجب حسین۔ وآلدہ حاجی یونس ساکن موضع دیولی پٹنہ۔ دختر منشی عبدالمجید دیولی۔ ملک احمدی۔ اہلیہ ملک تاج علی ساکن موضع پڈہو کہ پٹنہ فوت ہوگئی انا للہ۔ (خریدار ۱۲۶ؔ)

ایضاً

مستری خدابخش سیالکوٹی کی لڑکی فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (ابراہیم سیالکوٹی)

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم۔

مدرسہ جامع ازہر

دیانوان ضلع پٹنہ عرصہ سے بند ہے۔ کھلنے پہ اطلاع دی جائیگی۔ تا اطلاع ثانی بند سمجھیں (خادم ابوطاہر بہاری سابق نائب ناظم مدرسہ مذکور)

خدام کلکتہ

یہ ایک روزانہ اردو اخبار بڑی آب وتاب کیساتھ کلکتہ سے جاری ہوا ہے۔ ملکی معاملات کے متعلق کلکتہ اور اس کے گرد ونواح میں ایسے اخبار کی بڑی ضر
نظر بد سے بچائے۔ قیمت سالانہ عہ

درخواست اخبار

میں غریب اہلحدیث کی
کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخ
(حکیم الدین موضع نگل ڈاکخانہ گوال

انجمنہائے اہلحدیث

کی بابت بار
جیسی امید
خدا جانے کس وقت کا انتظار ہے
اہلحدیث اپنی کارروائی کو چلا رہے
قصور وغیرہ دکن میں انجمن اہلحدیث
بھی کچھ کام چلا رہی ہے لیکن میری غرض
بہت دور ہے میں چاہتا ہوں
اہلحدیث ہو کر ضلع کی انجمن سے
کی انجمنیں صوبہ سے اور تمام صوبہ
ان انجمنوں کے تصور کرنے سے
ہوتی ہے کاش وہ خوشی اہلحد
حاصل ہو تو وہ جلد سے جلد
اے خدا مقلب القلوب! تو جماعت
توحید وسنت کی اشاعت کی طرف متو

مسجد میں کنوئیں کی ضرورت

ناظرین کو یاد ہو کہ خاکسار کیطرف سے ۶ ستمبر کے پرچہ میں جناب سیٹھ عبدالواحد صاحب مالک لڈا کمپنی بمبئی کا شکریہ ادا کیا گیا کہ سیٹھ صاحب نے ہم غربا اہلحدیث کو ہمارے گاؤں میں مسجد اہلحدیث تیار کرادی۔ اب ناظرین کی خدمت میں اس قدر التماس ہے۔ کہ ہماری مسجد میں پانی کی سخت تکلیف ہے۔ گاؤں کے باہر کنواں ہے وہاں سے پانی لایا جاتا ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ ناظرین اہل حدیث فی سبیل اللہ حسب توفیق کنواں مسجد میں امداد فرما کر ہم کو مسجد میں کنواں تیار کرادیں۔ اور اجر خدا وند کریم سے پاویں۔ صدقہ جاریہ ہے۔ امداد فرما کر مشکور فرماویں۔

(حجرہ نور محمد بھیا نوی معرفت عبدالمنان ولد نعیم مدن چوٹالہ ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم)

ب الاخبار

رکان
قبضہ

قسطنطنیہ ۵۔ نومبر کابینہ مستعفی ہوگئی ہے انگورہ کے احکام پر عمل ہ پاشا گورنر تھریس نے قسطنطنیہ لیا ہے۔ دارالخلافہ میں ترکان ہونے کا یہ پہلا زینہ ہے۔

انگورہ کی قومی مجلس نے مزید فیصلہ کیا ہے۔ کہ مجلس مذکور کی مذہبی کمیشن کے بدید خلیفہ کا انتخاب عمل فیصلہ سے قانون جانشینی خاندان کا سب سے بڑا امر

ماہدہ مدانیہ کے تحت انتظامات کے مطابق ضلع چورلو (مشرقی تھریس) کی حکومت سہ شنبہ باعدہ طور پر ترکی حکام کے حوالہ کردی حی۔ ملک کا یہ پہلا حصہ ہے جو ترکوں کی سول حکومت کو واپس کیا جا نیوالا تھا۔

حکومت قسطنطنیہ کے معاہدات اور حکومت انگورہ

حکومت انگورہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء سے قسطنطنیہ کی حکومت نے ابتک جو معاہدات کئے ہیں حکومت انگورہ انکو ناجائز اور باطل خیال کرتی ہے۔

ترکوں کی بھرتی پر اتحادیوں کی پریشانی

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مشرقی تھریس میں ترک فوج کی بھرتی کے متعلق جو سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اُس کی وجہ سے سر ہوریس رمبولڈ کو تحقیق حال کی ہدایت کیگئی حکم دیا گیا ہے کہ ترکی کو معاہدہ مدانیہ ا پابندی پر آمادہ کرنے کے لئے وہ

اپنے فرانسیسی واطالی رفقا کے مشورہ سے تدابیر ضرور سمجھیں۔ عمل میں لائیں۔

سرحد پر محسودوں کے حملے

سر ولیم ونسنٹ اور سر محمد شفیع یہاں پہونچ گئے ہیں۔ آپ ۱۲۔ نومبر تک سرحد کا دورہ کریں گے۔ مخالف محسودوں اور دوسرے بدمعاشوں کی روزافزوں سرگرمیوں کی وجہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں حملوں کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ چھ ہندوؤں اور پانچ مسلمانوں کا انہوں نے اغوا کیا ہے۔ تین مواقع پر چھاؤں کو گرفتار شدگان اور مواشی کے چھڑانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

فوجی پنشنروں اور طلبہ خالصہ کالج کا جتھہ

امرتسر میں گورو نانک کا جنم دن خاموشی سے گذر گیا۔ عظیم الشان دیوان منعقد ہوئے۔ جن میں مقررین کے نام ظاہر نہیں کئے گئے تھے فوجی پنشنروں کا دوسرا جتھہ تیار ہو رہا ہے خالصہ کالج کے طلبا کا جتھہ بھی بھرتی ہو رہا ہے۔

سرکاری خبر

لاہور ۱۳۔ اکتوبر سنہ ۲۲ء گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے بعض ضلعوں کے توڑنے اور دوسرے اضلاع کے ساتھ ملانے کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ یہ افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں اور گورنمنٹ کی مرضی ایسی نہیں۔

دوسو چالیس اکالی گرفتار

شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی کے متعدد اعلانات مظہر ہیں کہ یکم نومبر کو ایک سو بیس اکالی گرفتار کئے گئے اور ۲ نومبر کو ایک سو تیس اکالیوں کی گرفتاری عمل میں آئی۔ گرفتار شدہ اکالیوں کی تعداد ۴۰۸۹ تک پہونچ گئی ہے

ترکی عزم بالجزم

ایک ملاقات کے دوران میں جو امریکن مشن کے ڈاکٹر تن سین اور حمید بے کے مابین ہوئی

اقلیت کے تبادلے کے مسئلہ پر حمید بے نے صاف صاف الفاظ میں کہدیا کہ کمالی عیسائی عنصر کو تمام ترکی ممالک سے نکالنے پر مجبور ہوگئے ہیں

فوجی عمر کے تمام ترکوں کی بھرتی

تھریس میں ترکی فوجیوں کی بھرتی کے متعلق جو خبریں پہونچ رہی ہیں بظاہر اس کا تعلق اس خفیہ نظام کی سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے جو قسطنطنیہ اور دردانیال میں اس طرح عمل میں لایا جا رہا ہے اور فوجی عمر کے تمام مسلمانوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے تاکہ ضرورت کے وقت ان کو مسلح کیا جا سکے۔

فرانس کے رویہ میں تبدیلی۔

اس اثنا میں فرانس کے رویہ میں بھی نمایاں تبدیلی ہوگئی ہے۔ جو برطانیہ پر زور ڈال رہا ہے کہ حکومت انگورہ سے مشرقی تھریس میں افواج کی مزعومہ بھرتی کے متعلق جو غالبًا اس بہانہ سے کی جا رہی ہے۔ کہ ان سے پولیس کا کام لیا جائیگا۔ زبردست عرضداشت بھیجی جائے۔ کیونکہ ان کا یہ فعل معاہدہ مدانیہ کے خلاف ہے اور اتحادیوں کا مصمم ارادہ ہے کہ اس کی شرائط کی پوری پوری تعمیل ہو۔

تخلیہ قسطنطنیہ کا اعلان

جنرل ہیرنگٹن کے اس بیان کا کہ مصالحت کی تصدیق ہوتے ہی قسطنطنیہ سے قبضہ اٹھا لیا جائیگا اچھا اثر پڑا ہے۔

بابعالی کا شرکت کانفرنس سے ا

وز

میں اپنے نمائندے

کیا آپ نے اجتک مومیائی استعمال نہیں کی

اگر نہیں کی تو کیوں؟ جبکہ یہ ہر قسم کی کمزوری کا مجرب علاج ہے قیمت فی چھٹانک ؏ آدہ پاؤ ؎ پاؤ بھر ؎ مع محصول شہادتیں دیکھنی ہوں تو فہرست شہادات ۱ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگائیے پتہ

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

تاریخ بیت اللہ شریف ۱۲ بابل ۸ تذکرۃ العباس ۴ سید الشہداء ۳ اسلام اور علماء فرنگ ۶ سوانح بلقیس ۸ رشد اور اسکا ثبوت ۳ انجام دنیا ۳ نعرہ توحید (نظم) ۲ مسدس حالی مع حیات حالی ۱۲ (مفصل فہرست کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں)

پتہ **خالد برادرس امرتسر**

یونانی شفاخانہ پھلواری کی شہرہ آفاق ادویہ

جو اپنی شہرت اور مقبولیت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہیں۔ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست مفت منگالیں۔

شاہی جلاب مقبول عام ولیت بہتر طور پر کھولنے کے واسطے مفید اس کے مانند اور کوئی جلاب نہیں کسی قسم کی بد بو بد مزگی اسمیں نہیں جسقدر دست لانا منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنے ہی قطرے شاہی جلاب کے ملا کر پی جائیے تکلیف بغیر دست آکر طبیعت صاف ہوجائیگی ایک ڈرام کی شیشی مع محصول ۸؍

سفوف جریان مردوں کے جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو اعلیٰ درجہ تندرست بنا دیتا ہے قیمت فی بکس [illegible]

شاہی چورن سفوف ہاضم نہایت [illegible]

[illegible] بیماریوں کا حتمی علاج ایک پاؤ [illegible]

[illegible] تمام بیماریوں میں چند اکسیر کا [illegible]

[illegible] ہزاروں [illegible] صحت یاب ہوچکے

منتظم **حکیم محمد عبد المنان**

پھلواری شریف

دیسی طب کی جادو اثر ادویہ

(۱) **حبوب مقوی** یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں۔ ۱۴ دن کی خوراک قیمت صہ؍

(۲) **حبوب محافظ جنین** جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کی استعمال کرنے پر اولاد صحیح و سالم پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت ۱۵ ؏

(۳) **اکسیر سعال** کھانسی خشک ہو یا تر۔ ایک خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کریگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل قیمت ۲ تولہ ؏

(۴) **سفوف نزلہ** جن اصحاب کو آئے دن نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ مرکب ہے۔ گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے مقدار خوراک ۴ ماشہ صبح قیمت ۴ تولہ ؏

(۵) **اکسیر سوزاک** سوزاک پرانا ہو یا نیا پیشاب کی جلن رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ۱۵ یوم کی دوائی ۱۲

(۶) **کحل علی** بصورت (ٹکیہ) رہنے کی خاص دوا ہے۔ مایوس مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا دھند غبار کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے فی تولہ ؏

(۷) **تریاق جریان** جریان کیسا ہی پرانا مرض ہو اور اس کے نتائج کیسے ہی خطرناک۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی دوائی ہم نے اس سے بہتر نہیں دیکھی۔ ۱۲ یوم کی دوائی ۱۲

پتہ۔ **حکیم محمد عالم** (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی)

طبی مشورہ

سفر کنندگان دہلی بغرض علاج خصوصاً و دیگر صاحبان کے واسطے اعلان کرتا ہوں کہ جو صاحب کسی مرض یا مریض کی بابت کوئی صلاح و مشورہ طلب کرنا چاہیں وہ پورے حالات بقید عمر تحریر کرکے نزدیک مولوی حکیم سید محمد عیسیٰ صاحب [illegible] **دہلی پھاٹک حبش خاں** کے پتہ سے [illegible] مولوی صاحب ممدوح طبیب حاذق و ماہر و کامیاب کار حکیم ہیں۔ جناب حضرت میاں صاحب مجددی [illegible] کے خاص عزیز یعنی برادر زادہ ہیں آپکے علاج سے شفایاب ہوتے ہیں اور جو صاحب چاہیں کہ مریض کا علاج کرائیں وہ دہلی تشریف لا کر [illegible] طلب کریں۔ اور بابت اخراجات خط و کتابت طے کرلیں جناب [illegible] قابل قدر ہے بہت سے مریض ابتدا [illegible] ہوئے لیکن بعض مریض کا پانی [illegible] کیواسطے سرمہ ایک قسم ہے اور بعض [illegible] کیلئے دوسری قسم کا سرمہ ہے۔ ہر قسم [illegible] روپیہ تولہ ہے جو صاحب نزول الماء طلب [illegible] وہ پہلے اپنی حالت بابت بینائی کے مفصل [illegible] تاکہ بموجب حالت سرمہ روانہ ہو اور دیگر ادویات بھی تمامی امراض کے طلب کنندگان کو روانہ کی جاتی ہیں۔ والسلام

راقم

محمد سعید خان بہاری

ثم الدہلوی

بالکل مفت نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت ۴۸ اوراق مفید مطلب کتاب گلدستہ بہار عیش بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں۔ تاکید ہے ہمارا [illegible]

جنرل منیجر شتاق سنیما [illegible]

پھلبہری کی فقیری جڑی اکسیری

ون کی طرح فضول تعریف کرنا نہیں چاہتا
استعمال سے سفید داغ بالکل جاتے رہیں
بار نہ ہو تو تختہ لگا کر منگا لیں
وہ محصول چھوٹا ڈبہ تین روپیہ آٹھ آنہ

ویش چیچک سیتلا ماتا کے داغوں
ہے سدہا مریض شفا پاچکے ہیں قیمت للعہ

افروز اسکو منہ پر لگانے سے
چہرے کی چھائیاں کیل مہاسے غائب
کالے اور کھنگے ہوئے چہرہ کو مخمل کی طرح ملائم
و دلفریب بنا دیتا ہے قیمت للعہ

یابیطس اگر پیشاب بار بار
ہو پیاس کی شدت ہو کمزوری
ی پہلے ہی ہفتہ میں نصف سے زیادہ
صحت نصیب ہوگی ایک ہفتہ کی
کی قیمت صرف نے علاوہ محصول

مصر کے چند روز کے ہی استعمال سے
ند۔ غبار خارش کیکرے۔ ابتدائی موتیا
سبل چشم وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ عینک کی
چھڑا دیتا ہے آنکھ کے امراض کیلئے اس سے بہتر کوئی دوا
نہیں۔ سن رسیدہ اصحاب کے لئے بے حد مفید ہے
فی شیشی ہے علاوہ محصول ڈاک نوٹ پیشگی
قیمت بھیجنے پر محصول معاف ورنہ بذمہ خریدار۔

پتہ:- **شاہ ابوالمسعود محمد عبدالحفیظ نعمانی**
محلہ ۳۰۔ دربھنگہ (بہار)

رعایتی قیمت

مفید المفتی والمستفتی۔ یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی یادگار ہے شاہ صاحب نے اس کتاب میں مسائل اور فتوے جمع کر دیئے ہیں جنکی مسلمانوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے بطور سوال جواب کے قیمت عا رعایتی عہ **تریاق المادوسین۔** فن لاجواب یہ وہی کتاب ہے جسکے نسخوں پر عمل کرنے سے لوگ نسخوں اور بہی نسخوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے قیمت

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

برائے آزمائش مفت نذر
ہے جیسا جو اکسیر سرمہ ہے

قیمت و خرچ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے پھولا ناخونہ ڈھلکا غبار آنکھ میں جالے کی جھینٹ۔ کوہانجنی آنکھ کی سرخی ضعف بصارت پپوٹوں کی سوزش پڑبال رتوندی خشکی چشم جالا ہیں اور موتیا آنکھیں صحیح ہونے پر دکھائی نہ دینا علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے۔

قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اسقدر کم ہے کہ بینائی کی سی نعمت کیلئے کسی کو ایک تولہ خریدنا گراں نہیں گذرتا۔

خضاب مقبول عالم یہ ضرابی خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہوتا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کرتا ہے سیاہی دیرپا رہتی ہے۔ آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے۔ قیمت عہ فی شیشی علاوہ محصول ڈاک پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم آودھ فارمیسی - ہرنی

تقسیم جائداد مسمی بہ خزینۃ المیراث

اگر آپ از روئے شریعت اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی معلوم کرنا چاہتے ہیں یا آپ اپنی جائداد کو اپنے رشتہ داروں میں از روئے شریعت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب خزینۃ المیراث ایک دفعہ ضرور مطالعہ فرماویں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے سے وراثت یا تقسیم جائداد کا مسئلہ دریافت کرنیکی حاجت نہیں رہتی بلکہ انسان خود اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی ایسے معلوم کر سکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ نیز وراثت اہل سنت مطابق مذہب شیعہ کے اور وراثت اہل ہنود مطابق دہرم شاستر تفصیل سے بیان کیگئی ہے لہذا ہر مسلمان شیعہ و ہنود کو عموماً اور وکلا کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہ ہوں تو پوری قیمت واپس کر سکتے ہیں۔ قیمت عا علاوہ محصول۔ پتہ:-

محمد اسمعیل دندان ساز کشمیری بازار لاہور

قابل دید کتابیں

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ ۸ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر عالمانہ بحث۔ تقلید شخصی کا رد۔ ۴ر

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفسیر شائقین توحید کے لئے نادر تحفہ۔ ۳ر

دلیل الفرقان اہل القرآن کی صلوۃ القرآن کا کافی اور مکمل جواب ۴ر

شہادۃ القرآن حصہ اول مرزا صاحب قادیانی کے دلائل متعلقہ وفات مسیح کا مفصل اور مکمل جواب۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی لاجواب تصنیف۔ ۱۲ر

الخبر الصحیح مرزا قادیانی کے خیال متعلقہ قبر مسیح کی تردید۔ مصنفہ جناب مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ ۲ر

الہامات مرزا مرزا قادیانی کے الہامات کی مفصل تردید قابل دید قیمت ۱۲ر علاوہ محصول۔

مرقع قادیانی مرزا قادیانی کے خیالات اور مقالات متفرقہ کا عجیب و غریب جواب ۶ر

فاتح قادیان مباحثہ لدھیانہ کی مرزائی

منجر و

علے اھلہا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی حمایت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہل حدیث

پیش حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داریم

جلد ۲۰ (اڈیٹر ابو الوفاء ثناء اللہ) نمبر ۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ

رؤسا و جاگیرداران سے " " "

عام خریداران سے " " "

ششماہی " "

ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکے ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہل حدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ضربات المؤمنین بر ہفوات المسلمین صفحہ ۱
تکذیب المفترین " ۲
قادیانی مشن (سب گیٹری ہو جائیں) " ۵
مسکر حمام " ۶
علماء اور بہی خواہان کی خدمت میں التماس " ۷
کھلی چٹھی بخدمت صوفی محمد شفیع اٹاوی " ۸
" ۸
ث کے جلسے " ۹
" ۱۰
" ۱۱
" ۱۳
" ۱۴
" ۱۵
" ۱۶

ضربات المؤمنین

بر

ہفوات المسلمین

(نمبر ۵)

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۳ نومبر میں یہ سلسلہ حدیث بخاری تک پہونچا تھا جس میں جونیہ عورت کے نکاح کا ذکر تھا۔ اس بیان پر ایک خریدار (احسان اللہ) نے سوال کیا ہے کہ جونیہ عورت نے آنحضرت کو سخت الفاظ کیوں کہے جبکہ اسکو خبر تھی کہ یہ میرا خاوند ہے اسکا جواب تو خود روایت سے نقل تھا کہ اس نے آنحضرت ؐ کو پہچانا نہیں نکاح وکالتہً ہوا تھا۔ صورت شکل سے دونوں ایک دوسرے کے واقف نہ تھے

مصنف ہفوات نے صفحہ ۱۰-۱۱-۱۲ پر کسی کت فردوس آسیہ پر کچھ اعتراضات کئے ہیں جس سروکار نہیں۔ ہم نہ اوس کتاب کو جانتے ہیں نہ ا مصنف کو۔ ہاں صفحہ ۱۳ پر ایک روایت حضرت عائشہؓ کی گڑیوں اور گڑیوں میں گھوڑے پر اعتراض کیا ہے کہ یہ شرک ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

”تصویر سایہ دار و ذی روح دیکھنے پر رسول کا منع اور انکا گھر سے اخراج بلکہ احراق شرط تھا۔ جو نہیں ہوا جس کے سبب پیغمبر شیر و نذیر نہ رہے“ صفحہ ۱۳

کیسی خام خیالی ہے۔ اتنا بھی نہیں سوچا کہ گڑیوں کا رکھنا جبکہ شرک قرار ہی نہیں دیا تو اسپر اعتراض کیا؟ سنئے جناب! ایک تو بچیوں کی تفریح طبع۔ دوم ان بچیوں کی خود نیت کہ یہ ہماری لڑکیاں ہیں۔ اون گڑیوں کی تحقیر شان کے لئے کافی ثبوت ہے۔ پس شرک کیسا؟

ہاں آپ پر اثر صحبت (رفض) نے جوش مار

ں لہو و لعب و
ا امام بخاری
پالسی کے لئے
بیچے اور جو کوئی
نا حامی ایسے
ان احادیث
اسلام کر دیا
طبعو
کے خلاف

ق اکبر رضی اللہ عنہ پر چوک مارنے کو لکھ گئے کہ
رتؐ نے ابوبکرؓ میں شرک پایا تو ان سے فرمایا
لکم الشرک فیکم اخفی من دبیب
مل یعنی اے ابوبکر تم لوگوں میں شرک چیونٹی
چال سے زیادہ چھپا ہے" (ازالۃ الخفا
حصہ دوم ص۳۳)

مطلب اس روایت کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
وسلم نے مجلس صحابہ میں بغرض اصلاح نفوس
ر پر فرمایا تھا کہ ابھی تک تم میں شرک خفی باقی
س پر حضرت صدیق نے عرض کیا کہ حضرت شرک
ہے کہ اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی عبادت
رتؐ نے فرمایا ابھی میں حصر نہیں بلکہ
قول اعطانی اللہ وفلان و
الانسان لولا فلان لقتلنی
کور)
تم یہ کہو اللہ نے اور فلاں نے یہ
ور شریک خدا کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی
اگر نہ ہوتا تو فلاں شخص مجھے قتل کر دیتا
ام اصلاح نفوس ہے جیسی شیخ
فرمایا ہے ؎

ے از شرک پوشیدہ ہست
بدم بیا زرد و محروم بخست!

و حضرت صدیق پر چسپاں کرنا عنا نا سخن فہمی
نا بلدیت کا اقرار کرنا ہے۔

صفحہ ۱۳ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کو بہتان بتایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقبلہا و ہو صائم ویمص لسانہا (ابوداؤد کتاب الصوم)

یعنی آنحضرتؐ روزے میں بیوی کا بوسہ لیتے اور اسکی زبان چوستے تھے۔

مصنف اس حدیث پر اظہار رنج ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"ایمان سے بولو کیا خدا کے رسول روزہ میں ایسا فعل کر سکتے ہیں۔ کیا ایسا رسول امت کی ہدایت کر سکتا ہے؟ الٰہی توبہ توبہ" (ص۱۳)

ہم حیران ہیں کہ مصنف کو ہم محقق کہیں یا معاند حق نام رکھیں۔ اسی کتاب کے ص۲۶ پر خود ہی لکھتے ہیں:

"بحالت صوم بوسہ زنان حرام نہیں"

پھر معلوم نہیں حلال فعل بھی ان کے نزدیک ایسا ناپاک کیوں قابل نفرت ہو گیا کہ اس پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور توبہ توبہ کرتے ہیں۔

ہاں آپ اہلحدیث کو متوجہ کر کے لکھتے ہیں:-

"نہ معلوم اہلحدیث حضرات بھی اپنے اہل کے مطابق اس حدیث پر عمل کرتے ہیں یا نہیں" (ص۱۳)

اہلحدیث ہم تو فعل نبی کا اتباع کرنے کو ہر طرح تیار ہیں۔ مگر آپ بھی بتا دیں جب آپ کے نزدیک بھی یہ فعل حرام نہیں تو پھر آپکو اس کے ترک نے پر سوال کیا؟ سنئے! خاوند بیوی کا تعلق ایک قدرتی ہے جتنی لذتیں ان کے ملاپ سے حاصل ہو سکتی ہیں سب جائز ہیں تاوقتیکہ کسی خاص لذت سے شرع منع نہ کرے۔ پس جس لذت سے آپ ناک بھوں چڑھاتے ہیں ان کے منع ہونے کا ثبوت پہلے پیش کرلیں ؎

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

صفحہ ۱۴ پر ابن ماجہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ:-

"حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے معلوم نہ تھا کہ حضرت زینب مجھ سے ناراض ہیں اور میں بے اجازت (ان کے گھر میں) چلی گئی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ جب ابوبکرؓ کی چھوکری اپنی کرتی الٹ دے تو آپکو کافی ہے"

اس روایت میں مذکور ہے کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کے پاس تھے حضرت عائشہ رضؓ بے خبری میں اس کے گھر چلی گئیں تو حضرت زینبؓ کو غصے کی حالت میں پایا۔ یہ دیکھ کر فوراً واپس آنے لگیں، تو جیسا سوکنوں کا دستور ہے۔ زینبؓ نے انکو برا بھلا کہا۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کو مظلوم جانکر جواب دینے کی اجازت بخشی۔ اس پر زینبؓ نے غصے کی حالت میں آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے کہا جسکا مطلب یہ تھا کہ آپ نے اس لئے اس کو اجازت دی ہے کہ یہ آپکی محبوبہ ہے اسکا ذرا سا ناز کرنا آپکو مائل کرنے کیلئے کافی ہے (اہلحدیث)

اس لفظ کا مطلب صاف ہے زینبؓ اپنے خاوند سے بے تکلف بولتی ہے۔ خاصکر غصے کی حالت میں بولتی ہے جسکا کوئی معیار نہیں ہو سکتا۔ مگر معترض کو ہمیشہ الٹی سوجھتی ہے پہلے تو وہ اس کا مطلب یوں ادا کرتا ہے۔

"یعنی آپکی عقل زائل کرنے کے واسطے عائشہؓ کا جزو بدن نظر آنا کافی ہے۔ معاذ اللہ"

حالانکہ اسکا مطلب بجائے خود اتنا ہی ہے جو ہم اوپر بتا آئے ہیں۔ اس بے عقلی پر قناعت نہ کر کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

"کیوں مسلمانو! تمہارے رسول ایسے ہی تھے جیسا کہ حضرت زینب کا مقولہ راوی نے بیان کیا۔ اور کیا امہات المومنین ایسی گستاخ و بے ادب تھیں کہ وہ رسول خدا سے ایسا کلام کر سکتی تھیں۔ الٰہی توبہ توبہ" (ص۱۴)

ہاں صاحب ہمارے ہاں یہی بات ہے کہ شریعت نے بیوی کو خاوند کی لونڈی یا غلام نہیں بنایا وہ اپنے حقوق کے حاصل کرنے میں مستقل آزاد ہے خاوند چاہے نبی ہو بحیثیت خاوند عورت اس سے نرم سخت کلام کرنے کا حق رکھتی ہے سنو!

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(عورتوں کے بھی مردوں پر حقوق ہیں جسطرح مردوں کے عورتوں پر ہیں)

اس سے آگے پھر ایک نوٹ لکھا ہے:-

"**نوٹ** حدیث میں خذوا شطر دینکم عن الحمیرا ہے یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عائشہ سے آدھا دین حاصل کرو۔ اور جناب ام المومنین کی کثرت مرویات پر علماء اسلام نے آپکو مجتہدہ بھی مانا ہے اور
مجتہدہ خلاف قرآن بے اجازت
ہاں چلی گئیں تو اس صور
برقرار رہا یا خلاف قرآ
قرآن

اہلحدیث بیوتا غیر

[illegible]

علے اھلہا (پ ۱۸ ع)

یعنی اے مسلمانو! اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں داخل نہ ہوا کرو یہانتک کہ اجازت حاصل کر لو اور گھر والوں پر سلام کہہ لو!"

لیکن اس حکم کی بنا پردہ پوشی پر ہے حضرت عائشہؓ ایک تو خود عورت تھی۔ دوم اس نے جانا کہ اس گھر میں مرد جو ہے وہ میرا خاوند ہے۔ اس خیال سے چلی گئی۔ باوجود اس کے وہ اعتراف کرتی ہیں کہ کام مجھ سے خطا ہو گیا۔ اسی لئے اس کا ذکر خاص لفظوں میں انہوں نے کیا ہے نہیں معلوم آپکو بصحبت شیعہ اپنی ماں بلکہ کل مومنوں کی ماں سے کیوں خار ہے۔

صفحہ ۱۴ پر حضرت عائشہ رضہ کی ایک روائت نقل کی ہے :-

بخاری باب اصحاب الحرب میں حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ حبشی ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔ اور آنحضرتؐ اپنی چادر سے مجھے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان کا ناچ دیکھ رہی تھی" حضرت عائشہ رضہ سے منقول ہے کہ لڑکیاں گا رہی تھیں اون سے جناب ابوبکرؓ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا کے پاس شیطانی آواز کا کیا کام۔ اس پہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکر گانے دو" صـ۱۵

س روائت پر جناب منصف مزاج مصنف نے تراض کیا ہے اور کیا ہی معقول اعتراض کیا ہے پ فرماتے ہیں :-

یہ جناب عائشہ رضہ کا نامحرموں پر نظر ڈالنا اور بجائے منع کرنے کے رسول خدا کا نامحرموں پر نظر ڈلوانا کس قدر عصمت رسول کے خلاف ہے

سے زیادہ عجیب تر یہ بات ہے کہ حضرات
و سرود سے مانع ہوں شیطانی
سول مانع نہوں اور نہ شیطانی
بتاؤ کیا رسول اللہ
بن کے ٹھکنے پر بھی
ی ارقدہ کرو اور
علوم ہوا کہ

آنحضرتؐ غیور نہ تھے۔ اور احکام قرآن کے خلاف عمل کرتے تھے کیونکہ حضرت عائشہ کی آڑ کرنے سے واضح ہو گیا کہ ناچ دکھانے کا واقعہ آیۂ حجاب کے نزول کے بعد کا ہے اور وہ بھی بھانجی صفت کے ساتھ یعنی حضرت عائشہ کا رخسارہ اپنے رخسارہ پر رکھوا کر نامحرموں کے سامنے اپنی ناموس کو برباد کر دیا یہ سب پر طرہ ہے (صـ۱۵)

اہلحدیث آپکے فہم وفراست کی ہم کہانتک داد دیں۔ آپ خود ہی صحیح بخاری کا نام لیتے ہیں۔ کتاب بلکہ باب بھی لکھتے ہیں۔ مگر حدیث کے الفاظ پر غور نہیں کرتے۔ سنئے جناب! صحیح بخاری کے الفاظ میں صاف موجود ہے کہ حبشیوں کا یہ فعل جنگی کرتب تھا۔ چنانچہ اخیر میں الفاظ ہیں :-

والحبشۃ یلعبون بحرابھم

یعنی حبشی فوج جنگی کرتب کر رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ حبشی لوگ جنگی مشق مسجد نبوی میں کر رہے تھے۔ نہ کوئی ناچ تھا نہ تماشہ بلکہ جنگی کرتب تھا۔ مسجد میں اس کرتب کا ہونا ہی بتا رہا ہے کہ ناجائز فعل نہ تھا بلکہ از قسم عبادت تھا۔ جسکو معترض اپنے سوء فہم سے کبھی ناچ کہتا ہے کبھی لہو ولعب کہتا ہے۔ حالانکہ یہ کچھ بھی نہ تھا۔ بلکہ ایک فعل از قسم عبادت تھا۔ جسکا دیکھنا بھی ثواب سے خالی نہ تھا۔

حضرت عائشہ رضہ خود کہتی ہیں اور معترض خود نقل کرتا ہے کہ "چادر میں چھپ کر میں دیکھتی تھی" لڑکیوں کا گانا بذات خود جائز تھا مگر ابوبکر صدیقؓ نے اپنے خیال میں بوجہ شور وشر ناجائز سمجھکر حضور رسالت میں انکو روکا تھا۔ حقیقت میں روکنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔

اس سے بڑھکر صرف عقل کے برخلاف نہیں بلکہ شرم وحیا کے برخلاف بھی مصنف نے نہایت دلآزار اور رنجدہ نتیجہ نکالا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"نتیجہ نامحرموں کی مجالس لہو ولعب و
سرود میں ازواج کا لیجانا امام بخاری
کر دیا۔ اب زمانہ حال کی پالیسی کے لئے
گھروں کو رونق دینی چاہیئے اور جو کوئی
کا دشمن حجاب نسوان کا حامی اپ
مانع ہو تو امام بخاری کی ان احادیث
کر شرمندہ بلکہ خارج عن الاسلام کرد
کیونکہ وہ آیات اسوۃ حسنۃ اور اط
او رفاتبعونی یحببکم اللہ کے خلا
کرتا ہے" (صـ۱۵)

اہلحدیث کہاں مسجد کے واقعہ کو
ہے مستورات کا ا
سے منہ چھپا کر دیکھنا اور کہاں فحش
(رقص وسرود) کا مجمع؟ اللہ اللہ! ا
حق وانصاف کے مدعی ہوں
کہا جائیگا ؎

نازہے گل کو نزاکت پ
اس نے دیکھے ہی نہیں

(باقی باقی)

تکذیب المفترین

(نمبر ۹)

گذشتہ پرچہ میں یہ سلسلہ عقیدہ ۲۶ تک پہنچا ہے۔ آج ۲۷ سے شروع ہوتا ہے۔

تصحیح پرچہ مورخہ ۱۰۔ نومبر میں اس سلسلہ کا نمبر ۶ لکھا گیا ہے وہ ۸ سمجھنا چاہیئے۔

عقیدہ ۲۷ رامچندر، کرشن جی، لچھمن یہ سب نبی برحق ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ایمان لانا واجب ہے۔ کتاب ہدیۃ المہدی صـ۸۵ سطر ۱۰ جلد اول از وحید الزمان اہلحدیث وقار

جواب ۲۷ ہدیۃ المہدی عربی میں ہے۔ معترض نے یا تو دیکھی نہیں یا سمجھ

ں لئے اسکی اصل عبارت ہم نقل کرتے
ہدیۃ المہدی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا ہی
میں بعض انبیاء کا ذکر آیا ہے۔ اور بعض
۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے خود فرمایا ہے
لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (بعض انبیا
نے تمکو نہیں بتائے) اس کے متعلق
بر میں اپنا عقیدہ بنایا ہے۔ جو قابل
ہے سنئے!

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے عرب کے سوا اور ملکوں کے نبیوں کا ذکر نہیں کیا جیسے ہندوستان چین، یونان، فارس، یورپ افریقہ، امریکہ، جاپان اور برما وغیرہ۔ اس لئے کہ عرب کے لوگ ان لوگوں کو جانتے نہ تھے۔ پھر ان کے ذکر میں کوئی بڑا فائدہ نہ تھا صرف اشارہ کر دیا کہ بعض انبیاء ہم نے ذکر نہیں کئے۔ اس لئے ہم کو ان نبیوں کی نبوت سے انکار کرنا جائز نہیں۔ جنکو خدا نے قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا حالانکہ کسی قوم کے تواتر سے ثابت ہے کہ وہ نبی یا صالح لوگ تھے۔ جیسے رامچندر، لچھمن، کرشن ہندوؤں میں اور زرتشت فارس میں اور کنفیوسس اور بدھ چین اور جاپان میں سقراط اور فیثاغورث یونان میں پس ہم پر واجب ہے کہ ہم کل انبیاء ورسل

ۃ بیصائر
ہ الاخیۃ
ی الصیان
بین بلاد
ید بلاد
و بھا
۱۰

انبیا
یہ لم یذکرھم
بحانہ فی کتابہ
عرف بالتواتر بین قوم
ولو کنا لا نعلم کانوا
انبیاء صلحاء کرامچند
ولچھمن وکشن جی
بین الھنود و زرتشت
بین الفرس وکنفسیوس
وبدھا بین اھل الصین
وجاپان وسقراط و
فیثاغورس بین اھل
الیونان بل یجب علینا
ا بجمیع

انبیاء اللہ و رسلہ لانفرق
بین احد منھم و
نحن لہ مسلمون ۔
(ص۲۵)

پر ایمان لاویں۔ اور ان میں سے کسی میں تفریق نہ کریں۔ اور ہم اسی کے فرمانبردار ہو کر رہیں!!

ناظرین اس عبارت میں امکانی طور پہ ان لوگوں کو انبیاء کہا ہے۔ یعنی ممکن ہے کہ یہ لوگ نبی ہوتے ہوں۔ ایمان اور اعتقاد کے موقع پہ جو لفظ لکھے ہیں اہل علم اور اہل دیانت کے قابل ملاحظہ ہیں۔ جو کچھ لکھا ہے وہ قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ ہے۔ کہ ہم سب نبیوں کو مانتے ہیں کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ بتائیے! اس پہ کیا اعتراض ہے۔ کاش الاخصام معترض حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا خیال بھی مکتوبات میں دیکھ لیتا۔ کہ وہ اور ان کے خلیفہ مرزا مظہر جان جاناں بھی ہندوستان میں نبی ہونے کے قائل ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۸ خنزیر کا چمڑہ پٹھے وغیرہ دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ کنز الحقائق وحید الزمان ص۱۰ سطر ۸!!

جواب ۲۸ بے شک کنز الحقائق میں لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت (رنگ) کرنے سے پاک ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔

ایما اھاب دبغ فقد طھر
(جونسا چمڑہ رنگ کیا جائے وہ پاک ہے)

اس حدیث کی شرح میں بہت سے علماء نے عموم تسلیم کیا ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں۔ کوئی چمڑہ بھی ہو وہ رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ حنفیوں کے رکن اعظم امام ابو یوسف کا بھی یہی مذہب ہے کہ سور کا چمڑہ رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور ص۳۳ وغیرہ۔ آگے چلو!

عقیدہ ۲۹ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی قیامت کے دن لوگوں کو کچھ فائدہ دینگے۔ کتاب التوحید ص۱۲ سطر ۲ مطبوعہ دہلی“

جواب ۲۹ یہ عبارت ہم کو نہیں ملی۔ جو حوالہ تم نے دیا ہے وہاں یہ لکھا ہے:-

لا تتخذوا القبور مساجد فانی انھاکم عن ذلک (کتاب التوحید مطبوعہ فاروقی دہلی ص۳۰ سطر ۲)

یعنی قبروں کو مسجدیں مت بناؤ۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں!!

جھوٹ بولنا جھوٹ لکھنا تو ملاجی کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ تو حوالہ کا ثبوت دو۔

عقیدہ نمبر ۳۰ صفات الٰہیہ حادث ہیں۔ کنز الحقائق وحید الزمان ص۳ سطر اول!!

جواب ۳۰ ہائے افسوس اس بدگو اور بدعقیدہ کو خدا پہ ایمان ہوتا تو اتنا جھوٹ نہ بولتا۔ اے خدا! یہ تو سچ ہے کہ تو ہر ایک جھوٹے مکار دغا باز سے وہی برتاؤ کریگا جسکا وہ مستحق ہوگا مگر اے خدا اس دروغگو سے کوئی خاص صورت کا برتاؤ کر جو دنیا کے لئے عبرت ہو۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ رضاخانی پارٹی کے آرگن نے اہل حق کے حق میں بہتانات کا طومار جمع کر کے اپنے لئے بہت کچھ مواد جمع کر لیا ہے اے خدا ہمارا ایمان ہے کہ تو ظالموں کے ظلم سے بیخبر نہیں اور ہمارا یقین ہے کہ اس بدگو کی بدگوئی اور بہتان طرازی سے ہمارا کوئی ذاتی نقصان نہیں جو کچھ ہے تیری توحید اور تیرے رسول کی سنت پہ حملہ ہے۔ پس تو ہی اس سے سمجھ! اب سنئے کنز الحقائق کی اصل عبارت یہ ہے:-

موصوف باسماء صفات واردۃ فی القرآن والحدیث بعضھا ذاتیۃ قدیمۃ کالحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ والمشیۃ والسمع والبصر وقوۃ الکلام وبعضھا فعلیۃ حادثۃ کالکلام الاستواء علی
(ص۳)

اللہ تعالیٰ کئی ناموں اور صفتوں سے موصوف ہے جو قرآن و حدیث میں آئی ہیں اون میں سے بعض ذاتیہ قدیم ہیں جیسے حیوۃ علم قد
مش

بتاؤ اس

سے موجودہ مصا
کے صحیح اسباب
مجرب المجرب اور نہایہ
دشمنان اسلام
اوران کے ازالہ
قیمت ہر دو حصہ
انوار قدسیہ
شکافی کی بے
اہمیت کیہ نفس
فلک اصول علم
واسرار اولیاء
اردو میں
کتاب الروح
اس میں علامہ
فلاسفر نے رو
متعلق وہ عدہ
کیا ہے جو آجکل
بھی نہ دیکھا ہو
عقائد اسلا
نام سے ظا
عقائد محمدی
ہر ۱۲

کیا تمہارا ایمان یہ نہیں ہے؟ اسے کاش تم نے شرح عقائد ہی پڑھی ہوتی۔ او ظالم! مصنف کنز الحقائق تو صفات الٰہیہ کو ذاتی اور قدیم کہیں اور تو مطلق انکو حادث کہکر لوگوں کو گمراہ کرے۔ جن صفات کو مصنف نے حادث کہا ہے وہ ذاتی صفات نہیں۔ کیا تیری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ حضرت موسیٰ جب حادث ہیں تو اون کے ساتھ گفتگو کا فعل خاوندی حادث ہوگا۔ عرش حادث ہے تو اسکا استوا علی العرش حادث ہوگا (ف)

او بھلے آدمی!

سن! صفت خالقیت خدا کی قدیم ہے۔ مگر میری تیری پیدائیش سے جو اسکا تعلق ہے وہ حادث ہے یہی مطلب ہے مولانا وحید الزمان خان مرحوم کا۔ اب بھی نہ سمجھو تو چند روز مدرسہ دیوبند میں جاکر شرح عقائد پڑھ آؤ۔

عقیدہ ۳۱ عورت مردوں کی صف میں نماز پڑھے تو جائز ہے۔ طریقہ احمدیہ کلاں صفحہ ۱۵۱

جواب ۳۱ اس بیان میں بھی ظالم سفاک نے جھوٹ اور بہتان سے کام لیا۔ خدا اس کو اسکی سزا دے۔ اس کے بہتان کی تردید کو اصل عبارت کافی ہے۔ پس وہ اور اس کے اعوان و انصار خوب سنیں۔ جو یہ ہے:۔

"عورتوں کی صف مردوں کی صف کے پیچھے ہو اور اگر صرف ایک عورت ہو دوسری کوئی عورت اس کے ساتھ نہ ہو تو وہ بھی مردوں کے پیچھے کھڑی ہووے اون کے ساتھ نہ کھڑی ہو" (طریقہ احمدیہ کلاں فقہ محمدیہ صفحہ ۱۵۱)

الالخصام! اس عبارت کو دیکھ اور کہہ جھوٹے پر لعنت ہو۔

(باقی باقی)

... اطلاع دیں کو اس سلسلہ کو ... میں طبع کرایا جائے

... ات کی

... بہت مفید

... یروں ہیں،

قادیانی مشن

ساری کبڑی ہوجائیں

پنجاب میں ایک پرانی روایت مشہور ہے۔ کسی کبڑی عورت سے کسی نے دریافت کیا کہ تم یہ چاہتی ہو کہ تم سالم ہو جاؤ یا ساری تمہارے جیسی ہو جائیں اوس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ یہ سب میری جیسی کبڑی ہو جائیں تاکہ میں بھی ان پر اسی طرح ہنسوں۔ جس طرح یہ مجھ پر ہنستی ہیں۔

یہ روایت صحیح ہو یا غلط، قادیانی امت پر خوب چسپاں ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ آجکل اخباروں میں خبر آئی ہے کہ رفعت پاشا والی تھریس نے اپنی تقریر میں کہا کہ ترکی خلیفہ سے دنیوی حکومت الگ کر کے صرف روحانی حکومت اون کے ہاتھ رکھی جائیگی۔ اس پر ہندوستانی مسلم پریس نے بقاعدہ شریعت مخالف آواز اٹھائی۔ کہ یہ خلافت کیا ہوئی۔ مسجد کی امامت ہوئی۔ ایسا ہونا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ خلیفہ کے لئے سیاست ضروری ہے۔ بلکہ عین سیاست ہی عین خلافت ہے۔ قادیاں کا اخبار الفضل اس خبر پر بہت خوش ہے اور معترضین پر پھبتی اڑاتا ہے کہ ترک تمہارے مشورے سے کام نہیں کرینگے بلکہ جس طرح وہ قدیم الایام سے مستقل بالذات کام کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی کرینگے۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ خلافت کیساتھ سیاست (حکومت) رکھنے سے نقصان ہے۔

اللہ اللہ! ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی خلافت کے ساتھ سیاست کا اتنا لزوم مانتے تھے کہ آیت قرآنی:۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

کو اپنے معنے میں مخصوص جانتے تھے (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸) مگر جب آپ خلافت کے مدعی ہوئے اور سیاست کا یہ حال تھا کہ قادیا... کے لئے سرکار سے ۲۰۔ ۲۵ سپاہی ... تھے۔ وہ بھی نہ ملتے۔ اس لئے ... طرح ڈالی کہ خلافت کے لئے س... ضرورت نہیں۔ آج جو ایک خبر آئی ... کو سیاست سے سبکدوش کر دیا ج... قادیاں میں گھی کے چراغ جلے کہ ہمار... سب کبڑی ہوگئیں الحمدللہ۔ جلد... کو اس امر کے سوچنے کا بھی مو... کس غرض سے بنائی گئی اور بھ... جانے کی نہ ان کو ضرورت نہ ... مطلب تو صرف اتنا ہے کہ ترکی خ... بے سیاست رہ جائے۔ تو ہم ... بھی بے سیاست خلیفہ ہیں۔ حالا... ہے۔ کہ ترک کیا ساری دنیا بھی ... تصرف کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی۔ ... خلاف شرع کرنے سے مسئلہ شرعی ... خلاف کرنے والا بدل جائیگا۔ ہم ... کہہ سکتے ہیں کہ یہ خبر ہی سرے سے غلط ہوگی انشاء اللہ۔

وظیفہ شیئاً للہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین و علیٰ آلہ و صحابہ اجمعین۔

بریلوی حنفی دعویٰ۔ اس کلمہ طیبہ "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" کہنے میں کوئی قباحت شرعی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اس کا عامل نہ تو حضرت غوث پاک کو خدا سمجھتا ہے نہ خدا کا بیٹا نہ شریک نہ مختار ذاتی نہ متصرف کل و جزئی بلکہ ہر وقت عبد القادر (قادر مطلق کا بندہ) جانتا ہے۔ اور سوال بھی بطور ذریعہ بلفظ للہ پیش کرتا ہے اور حضرت پیر صاحب کا دور سے سننا بھی باذن حق جانتا ہے۔ اور اگر حضرت پیر امداد بھی فرماویں تو ا...

الاعتصام ...

پیر رشد کی کس طرح بن گیا" (مقدمہ شرح
ص) "کل ایماندار اس پر متفق ہیں کہ
سے استمداد جائز اور ندا پکار جائز
جائز اور فریاد و استغاثہ حیات و
مساوی ہے۔ بشرطیکہ ان کو حقیقی مد
(مقدمہ شرح اوراد فتحیہ ص۳۱)

حدیث اذا تحیرتم فی الامور
فاستعینوا من اهل القبور
حیران رہ جاؤ۔ تو اہل قبور سے
نور الہدیٰ از سلطان باہو
ظامیہ جلد اول ص۳۰۔ توضیح
اور اخبار الفقیہ مؤرخہ
الم ۲)

(۱) سلطان باہو صاحب
مؤلف رسالہ نور الہدیٰ

اس لئے اب علماء احناف
شاہ رکن الدین صاحب حنفی
دہلوی امام الدین صاحب حنفی جواب
سے مطالبہ کو پورا کریں اور حدیث کی
مد کتاب یا مخرج کتاب سے بسند صحیح اس
ت کو ثابت کریں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ۔ تو اہل قبور سے مدد طلب کرو۔ واضح ہو کہ ملا صاحب ملتانی نے اپنے فتاوے کی جلد اول کے صفحہ ۳۰ پر کتاب شرح برزخ اور شرح عین العلم کا اور شاہ محمد رکن الدین صاحب نے توضیح العقائد کے ص۴۱ کے حاشیہ پر فتاوے عزیزیہ کا حوالہ دیا ہے۔ مگر ان حنفی علماء نے حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ جب بریلوی حنفی علماء اس روایت کو حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے بسند صحیح مرفوع متصل طور پر ثابت نہ کردیں۔ تب تک یہ روایت پیش کرنا اونکا حق نہیں۔ اتقوا اللہ۔

(۲) واضح ہو کہ اس کلمہ غیر طیبہ میں یہ الفاظ "یا
قادر شیئاً للہ" اس کے معنے ہیں کہ "یا شیخ عبد القادر ہم کو اللہ کے لئے کچھ دو" (سرور انی طرالعاتر ص۱۳) اس جگہ معلوم کرنا چاہئے کہ پڑھنے والا آدمی اس کلمہ غیر طیبہ کے پڑھتے وقت یوں کہتا ہے (یا شیخ عبد القادر) اے شیخ عبد القادر (شیئاً) کچھ دو (للہ) واسطے اللہ کے۔ یہ گویا سائل (۱) حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتا ہے (۲) ان کو حاجت روا سمجھتا ہے (۳) یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ آپ دور سے اس کی فریاد سنتے ہیں (۴) اور آپ کو سب کچھ جاننے والا گمان کرتا ہے۔ تب ہی تو لفظ شیئاً (کچھ دو) کہتا ہے (۵) اور پیر صاحب سے اللہ کے واسطے مانگتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا قرآن مجید سے، حدیث صحیح سے، اجماع اور قیاس سے یا امام الاعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے (کیونکہ بریلوی لوگ بھی اپنے آپ کو حنفی المذہب ظاہر کرتے ہیں) یہ بات ثابت ہے؟ کہ (۱) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو خدا نے مدد کرنے کے اختیارات قیامت تک بخش دیئے ہیں؟ (۲) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو امداد کے لئے دور و نزدیک سے پکارنا چاہیئے؟ (۳) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو خدا نے ذرے ذرے کا علم عطا کیا ہے؟ اور وہ سب کچھ جانتے ہیں؟ (۴) انبیاء علیہم الصلوٰۃ اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم بعد از وفات دور و نزدیک سے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں؟

بریلوی حنفی ختم کی مجلس منعقد کرکے اس میں پڑھا کرتے ہیں ؎

امداد کن امداد کن
از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن
یا شیخ عبد القادرا

دیکھو ان شعروں میں اہل بدعت خود پیر صاحب کو ہی مخاطب کرکے پکارتے ہیں۔ اب بعض بریلوی حنفی یہ کہتے ہیں کہ ہم کلمہ (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ) پڑھتے وقت پیر صاحب سے مدد نہیں مانگتے۔ بلکہ اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ اور حضرت پیر صاحب کا وسیلہ (ذریعہ) پیش کرتے ہیں حالانکہ یہ قول ان کا سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ ان اشعار مندرجہ بالا میں سائل خود پیر صاحب سے ہی مدد مانگتا ہے یہاں وسیلہ کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ ان شعروں میں کسی جگہ بھی خدا کو نہیں پکارتا۔

اے عزیزو! جو وقت آپ کلمہ غیر طیبہ (یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ) پڑھنے میں ضائع کرتے ہو۔ بہتر ہے کہ آپ وہ وقت کلمہ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) پڑھنے میں خرچ کیا کرو۔

(باقی آئندہ)

(خاکسار حبیب اللہ کلرک امرتسری)

مضمون بقیہ از ص ۹

کوئی اطلاع نہ دی جسکا مجھے افسوس ہے۔ دوسرے روز دو معزز آدمی وزیرآباد میں میرے پاس آئے۔ جو سردار خلیل اللہ صاحب کی طرف سے پیغام لائے تھے۔ باتوں باتوں میں اون سے بھی میں نے یہی کہا کہ سردار صاحب بحیثیت ایک معزز مسلمان ہونیکے تحقیق کریں کہ ابتداء کس نے کی ہے۔ اس گفتگو کو دونوں صاحبوں نے پسند کیا مگر قبولیت کا جواب وہ بھی نہ لا
ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ملا ملتانی اور اسکے ساتھی مسلمانوں میں باعث تفرقہ و فساد ہیں۔ کسی صاحب کو اس میں شک ہو تو اس کے اشتہارات عقائد کفریہ
دیکھے کہ کس کیسی قسم کے افترا اور جھوٹ اوس نے
باندھے ہیں۔ چنانچہ ناظرین اہلحدیث سے
ہم کو نصیح
بار

ناصحان مشفق

کے ایسے جھگڑوں میں پڑ
اس کام میں کیوں
کر جماعت اہلحدیث
مظالم توڑے

لبریز ہو کر اچھل چکا ہے۔ آہ! ؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے ٭ نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں ٭

مُسکر حرام

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ محرم ۱۳۵۲ھ میں جو سوال نمبر ۳۰۱ بابت الکحل (شراب) کیا گیا ہے۔ اس کا جواب احادیث مندرجہ ذیل سے صاف طور پر واضح ہے۔ لہذا اسکا استعمال دوا وغیرہ میں جائز نہیں خواہ وہ قلیل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حدیث شریف اول:۔ عن وائل بن حجران طارق بن سوید الجعفی سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ عنہا فقال انما اصنعہا للدواء قال انہ لیس بدواء ولکنہ داء رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و صححہ (ترجمہ) وائل بن حجر سے روایت ہے کہ طارق نے حضرت رسول علیہ السلام سے خمر کی بابت سوال کیا تو حضورؐ نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں صرف دوا کے واسطے بناتا ہوں فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ مرض ہے۔ روایت کیا اسکو احمد و مسلم و ابوداؤد و ترمذی نے اور ترمذی نے اس کو صحیح بتایا۔"

حدیث ثانی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تتداووا بحرام رواہ ابوداؤد۔ (ترجمہ) ابوداؤد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
ﷲ تعالیٰ نے مرض اور دوا دونوں اتاری
کے واسطے دوا مقرر فرمائی ہے
سے دوا نہ کرو۔ روایت

ۃ قال نہی رسول
الدواء الخبیث
سلم۔ ترجمہ:۔
رت رسول علیہ
، زہر کی سے

شرح میں فرمایا ہے۔ ظاہرہ تحریم التداوی بکل خبیث والتفسیر بالسم مدرج لا حجۃ فیہ ولاریب ان الحرام والنجس خبیثان۔

(ترجمہ) بظاہر اس حدیث سے بھی پایا جاتا ہے کہ ہر خبیث سے علاج کرانا حرام ہے۔ اور تفسیر بالسم یعنی زہر کا ذکر حدیث میں مدرج ہے وہ حجت نہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ حرام و نجس دونوں خبیث ہیں۔ وقال ابن مسعود فی المسکرات ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم ذکرہ البخاری۔ اور فرمایا ابن مسعود نے مسکر کے بارہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو تم پر حرام کیا اس میں تمہارے واسطے شفاء نہیں ہے۔ ذکر کیا اس کو بخاریؒ نے۔"

حدیث رابع:۔ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام و ما اسکر الفرق منہ فملأ الکف منہ حرام حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے۔ اور وہ چیز جس کا کہ ایک فرق نشہ لائے تو اس کا ہتھیلی بھر بھی حرام ہے (فرق ایک پیمانہ ہے کہ جس میں ۱۶ رطل سما جاتی ہیں یعنی ۸ سیر) الحاصل بسبیل تمثیل فرمایا کہ جو چیز ۸ سیر پی کر نشہ لائے وہ اگر اتنی تھوڑی کہ ہتھیلی میں آئے۔ پیو تو بھی حرام ہے۔"

حدیث خامس:۔ عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ یعنی جس چیز کا زیادہ نشہ لائے اس کا کم بھی حرام ہے۔"

امام ترمذی نے حدیث عائشہ رضؓ کو حسن بتایا ہے۔ اور حدیث ابن عمر رضؓ کی دارقطنی نے تصحیح کی ہے۔

حدیث سادس:۔ عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر و کل مسکر حرام رواہ الجماعۃ الا البخاری۔ ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر

واضح ہو گیا۔ کہ ہر مسکر خمر ہے اور خمر حرا
کا قلیل و کثیر دونوں حرام ہیں اور دوا
استعمال بھی حرام ہے۔ اور لفظ خبیث
ہوا۔ کہ ہر نجس کا استعمال حرام ہے
یعنی انسان کے پیشاب کا جز جس ک
ہے۔ مثل پیشاب نجس ہے۔ اور
حرام ہے۔ نیز واضح ہو کہ جو چیز
وہ کپڑے پر گرتی ہے اس میں
جلد خشک ہو جائے۔ پس اگر
نجس کر دیگی پانی بھی خشک ہ
یہ چیز بھی خشک ہو جاتی ہے
پانی دیر میں خشک ہوتا ہے
جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصو

علمأ اور بہی خواہا

التماس

(عاجز ادریس ساکن اونڈن ضلع میرٹھ وارد رنگون۔ گلی نمبر ۳۹ مکان ۱۳)

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر جمیع علماء کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض ہے کہ آپ آپس کے تنازعات میں جو طول و طویل تحریریں اور تقریریں فرماتے ہیں۔ اکثر وہ صرف لفظی نزاع ہوتا ہے۔ اس سے کیا فائدہ؟ البتہ آپ مخالفین کے جواب دینے میں اپنی قیمتی وقت کو صرف کر کے بہبودی قوم میں حصہ وافر حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنے علمی خداداد عطیہ کو اس کام میں لائیں۔ جیسا کہ جناب مولانا ثناء اللہ ابوالوفاء فاضل صاحب شیر پنجاب و سردار اہلحدیث اس خدمت کو خوبی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں۔ یا اور جو صاحب یہ کا

تعلیم القرآن قرآنی احکام ۲

اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ اور اللہ
ے آمین۔

صر، واعظین، اڈیٹران، والیان
امراء، اور مدرسین، آپ جملہ صاحبان
ں کیطرف خاص توجہ سے کام لیں
ستان میں دینی تعلیم قابل اصلاح
ستوں مدرسوں میں باقاعدہ تعلیم نہ
ماں ہو جاتی ہیں اور رہو رہی
لیست کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے

ں بچوں کی عمر تیرہ چودہ سال
تیں خراب طبیعت ثانی ہو
یا، نہ آئندہ کو قوت ہوتی
نہ علم نہ ہنر نہ تو ادھر کے
ہے۔ اکثر مکتبوں اور مدرسوں
علم صاحب آگے آگے پڑھتے جاتے
طے کی طرح پیچھے پیچھے پڑھتے جاتے
ون گذرے یہی طریقہ ہے۔ دینی تعلیم
ہنم کی خرابیوں کی اصلاح کے واسطے آپ
صاحبان دل وجان سے تدابیر عمل میں لائیے
آپ اپنے اپنے شہروں اور قصبوں کے اور اور
جہاں کہیں موقع ہو ابتدائی مدرسوں اور مکتبوں
میں تشریف لے جا کر ان کی اصلاح میں پوری
کوشش فرمائیے۔ آپکے وہاں رونق افروز ہونے
میں انشاء اللہ پورا اثر ہوگا۔ جو صاحبان قوم کی
خراب شدہ بیٹیوں کے بدنما دھبے دور کرنے میں
نہایت جد وجہد سے کام کر رہے ہیں۔ جزاہم
اللہ خیرا۔ اُن صاحبان کو قوم کے اصلی زخموں
کی طرف متوجہ ہو کر اپنی ذاتی تدابیر کے عملی مرہم
سے زیادہ وقت کام کرنا چاہیئے۔

میری یہ غرض نہیں کہ بلا ضرورت جدید مدرسے
قائم کئے جائیں۔ اور نہ یہ مدعا ہے کہ آپ مدرسہ
جا کر خود سبق پڑھائیں۔ بلکہ صرف یہ غرض ہے
کہ مدارس کی کماحقہ نگرانی فرمائیے۔
[illegible]

عمل کرانے کی کوشش فرما کر قوم کے ہونہار بچوں کو بحکم خدا اچھی طرح رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مددگار ہے اور وہ بہت اچھا مددگار ہے۔ السعی منی و منکم والاتمام من اللہ تعالیٰ۔

کھلی چٹھی

بخدمت جناب صوفی محمد شفیع صاحب

اٹاوی زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، التماس مؤدبانہ خدمت عالی جناب میں ہے کہ جلسہ سبحانیہ اویسیہ ملتان میں جو ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر [illegible] کو مقرر تھا۔ ہفتہ کی شب کی وعظ میں جناب نے اپنے زائد از ضرورت شعر بازی کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "میں ہر بات میں شعر کہنے میں مجبور ہوں۔ کیونکہ میرے مدمقابل یا مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں اور وہ بہت شعر پڑھا کرتے ہیں۔ مجھے مجبوراً جواب انکو شعروں میں دینا پڑتا ہے وہ پکے اہلحدیث ہیں اور میں پکا حنفی ہوں"!

الحمد للہ کہ آپ پکے حنفی ہیں مگر افسوس لباس سے تو آپ پکے جوگی سادھو نظر آتے ہیں۔ کیا خاکسار آپ سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ امام عالی مقام ابو حنیفہؒ سے کوئی فعل اس لباس کی تائید میں یا ان کی زندگی بھر کہیں ایک دن بھی اس لباس میں ملبس دکھا سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آپکا دعویٰ پکے حنفیت کا کسقدر اصلاح طلب ہے؟

دوسری گذارش یہ ہے کہ ایام جلسہ اویسیہ میں جس قدر وعظ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی تائید میں ہوتے ہیں۔ جنہیں جماعت اہلحدیث بھی متفق ہے۔ حتیٰ کہ آپکی زیرصدارت

ایک مولوی صاحب ساکن لیہ ضلع مظفرگڑھ نے مسئلہ علم غیب پر پوری روشنی بدیہی الفاظ میں ڈالکر کہ زمین و آسمان میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی علم غیب نہیں رکھتا۔ خواہ ولی ہو یا نبی۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کسی نبی کو جس قدر مناسب جانتا ہے علم غائب کی کسی خبر سے واقف کر دیتا ہے اور بس۔ چاہیئے تھا کہ آپ ممتاز مولوی صاحب ہونے کی حیثیت میں ان مولوی صاحب کی تائید میں کچھ فرماتے تاکہ جہلاء جو حضورؐ کو عالم الغیب جانتے ہیں۔ اس باطل عقیدہ سے پاک ہو جاتے۔ چونکہ آپ نے اس مسئلہ پر کسی قسم کی تردید بھی نہیں کی۔ لہٰذا آپ اس مسئلہ میں ان سے یا اہلحدیثوں سے متفق ہوئے اس لئے معترض ہوں کہ کسی اخبار کے ذریعہ مسئلہ مذکور کے متعلق مفصل طور پر بیان فرما دیں تاکہ مسلمانان ہندوستان اور خصوصاً ملتان کسی غلط فہمی میں نہ رہیں اور فرقہ اہلحدیث آپ جیسے علامہ کو اپنی تائید میں پیش کر سکے۔ فقط والسلام۔

(خاکسار بندہ منظور احمد قریشی از ملتان)

تحقیقِ مدفن

حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی علیہ الرحمۃ کی سرخی سے ایک مضمون ۱۵ محرم [illegible]ھ کے اخبار اہل حدیث میں دیکھا گیا جسکی تحقیق جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب تعلیم الدین کے آخری شجرہ مشائخ میں انوار العارفین سے یوں کی ہے۔ فرماتے ہیں:-

"خواجہ عثمان ہارونی نسب جسیم
از نواحی نیشاپور یا از ملک ماوراء
شوال [illegible]ھ بقولے
پس واقع ہو گیا
خواجہ صاحب کی مزا

خاکسار ار

پنجاب میں اہلحدیثوں کے جلسے

گجرات۔ گوجرانوالہ، وزیرآباد، قصور وغیرہ میں پے در پے اہلحدیثوں کے جلسے ہوئے جنمیں توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعات کی تردید ہونے سے اہل بدعت کو ناگوار ہوا۔ چنانچہ وہ مقامات مذکورہ پر چڑھ دوڑے۔ گجرات میں تو پہنچے مگر مقابل نہ ہوئے گوجرانوالہ میں بھی آئے لیکن مقابلہ میں ایک دیوبندی تعلیمیافتہ کو آگے ہونا پڑا جنہوں نے اثناء گفتگو میں خوب جوہر کھلائے۔ سارا وقت اسی وعدے میں گذار دیا کہ تقلید پہ دلیل دونگا۔ یہانتک کہ سارا وقت باوجود آدھ گھنٹہ زیادہ کر دینے کے بھی گذر گیا۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول راجیکی سامنے آئے۔ بس پھر کیا تھا۔ وہی ہوا جو اُن کے حق میں ہوا کرتا ہے۔ فاتح قادیاں کو نمایاں فتح ہوئی الحمد للہ۔ گوجرانوالہ کے بعد ۷۔ نومبر کو وزیرآباد میں جلسہ اہلحدیث تھا جو ملا ملتانی کا مسکن ہے۔ مذکور کو اس جلسہ سے جیسا کچھ اضطراب تھا وہی جانتا ہے۔ بہرحال علماء اہلحدیث وہاں بھی پہونچے جلسہ ہوا وعظ و نصیحت ہوئے مخلوق خدا کو توحید و شرک میں اور سنت و بدعت میں تمیز کرائی گئی مگر اہل بدعت کیساتھ جو جو واقعات پیش آئے۔ ان کے اظہار کے لئے انجمن اہلحدیث وزیرآباد کا اشتہار کافی اظہار کرتا ہے جو یہ ہے:۔

"وزیرآباد میں حنفیوں کے مباحثہ کی کیفیت

ناظرین! اس نازک زمانہ میں ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اتفاق و اتحاد کی جسقدر ضرورت ہے کسی واقف حال سے مخفی نہیں مگر بعض لوگ اس نازک زمانہ میں بھی مسلمانوں میں تفرقہ فساد کرنے سے نہیں رکتے۔ ان میں سے ایک صاحب ملا
الدین ملتانی مقیم وزیرآباد ہیں جنکا شیوہ ہے کہ
یہ بہتان لگا اپنا فائدہ حاصل کرے
واشتہار اس بارے میں دی رکھی
ہبیہ کے نام سے اہلحدیث
تے ہیں۔ انجمن اہلحدیث
مبر کو تھا۔ مناسب سمجھا
ملہ کرایا جائے۔ چنانچہ
اجبیر ملا جی کا خط

آیا کہ مباحثہ کی شرائط کا تصفیہ کرو۔ اس کے جواب میں لکھا گیا کہ تین آدمیوں کی ایک سب کمیٹی ہو جس میں ایک ممبر ہمارا ایک حنفی اور ایک غیر جانبدار یہ کمیٹی شروط وغیرہ کا فیصلہ کریگی۔ اس کے جواب میں شیخ عبیداللہ سکرٹری انجمن اہل سنت اور مولوی محمد مسعود صاحب مولنا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کی خدمت میں آئے اور مندرجہ ذیل رقعہ لکھ کر دیگئے۔

"سکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث!

حسب درخواست آپکے اپنے ایک ممبر صاحب کو برائے تصفیہ شرائط مناظرہ بر مکان سردار خلیل اللہ صاحب بھیجدیں۔ معقدم مسئلہ تحقیق عقائد وہابیہ مشتہرہ مولوی نظام دین صاحب بہر دو اشتہار ہوگا۔ ۷۔ نومبر ۳۳ء

(عبیداللہ انجمن اہل سنت والجماعت)"

یہ رقعہ ۷۔ نومبر کو پونے چار بجے لکھا گیا۔ اسی وقت اہلحدیث نے ماسٹر محمد حسین صاحب میونسپل کمشنر وزیرآباد کو اپنا ممبر بنا کر بھیجدیا۔ فریق ثانی کی طرف سے مولوی مسعود صاحب خود ممبر بنے اور غیر جانبدار سردار خلیل اللہ صاحب مقرر ہوئے چنانچہ شرائط کا تصفیہ کرنے کو تینوں صاحب بیٹھے تھے کہ ملا ملتانی پھولوں کا ہار پہنے ہوئے وہاں آ نکلے۔ بولے کہ اب شرائط وغیرہ کی حاجت نہیں کیونکہ میں فتح پا آیا ہوں (کیسی فتح؟) اُس کی صورت یہ ہوئی کہ جس وقت شیخ عبیداللہ اور مولوی مسعود صاحب سردار اہلحدیث کیساتھ گفتگو کر رہے تھے اوس وقت ملا ملتانی مولوی محمد عظیم مولوی عبدالعزیز گوجرانوالہ۔ محمد حسین شاہ آلومہاری وغیرہ نے جلسہ اہلحدیث میں جا کر شور مچایا۔ وہاں حاضرین نے جواب دیا کہ مناظرہ کی شرطیں ابھی طے نہیں ہوئیں۔ بعد طے ہونے شرطوں کے مباحثہ ہوگا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ ملاجی اُچھل پڑے۔ پھولوں کے ہار گلے میں ڈالکر بازار میں جھومتے جھامتے سردار خلیل اللہ کے مکان پر جا پہونچے جہاں سب کمیٹی بیٹھ کر ابھی شرط مباحثہ طے کر رہی

تھی۔ جاتے ہی شور مچادیا کہ بس ج
کی حاجت نہیں ہم فتحیاب ہو چکے ہ
انہوں نے ہمیں وقت نہیں دیا۔ بس
ناظرین! یہ ہے ان شریف اور ش
کی فتحیابی اور تحقیق مسائل کوئی اس
سے پوچھے کہ جب تم نے خود اپنے ممبر
شرائط بھیجو بلکہ تمہارا ذمہ دار سکتر خو
تم بغیر تصفیہ شرائط کے جلسہ اہلحدیث
جا پہونچے۔ جبکہ وہاں ذمہ دار اصحاب بھ
نہ تھے۔ تم کو وقت دیتا تو کون
کرتا تو کون کرتا۔ تحریرات اص
کی طرف سے یہ شرط ضروری
اشتہارات پہ بحث مقدم ہوگی
کے حق میں ہمیشہ کے لئے گویا
اس لئے اس نے اور اس کا
بچانے کو یہ حیلہ بنایا کہ چلو ایسے
چلیں جب سامنے کوئی نہ ہو بھی
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوا

صوفی عبدالرشید سکرٹری انجمن ا

اہلحدیث

ملاملتانی کے کذب میں تو یہ
کہ کسی طرح اوس کی جان بچ ج
اور لوگوں کو اس کی کذب بیانی نہ معلوم ہو۔ مگر حیرت بلکہ حسرت اون جیران اور علماء کرام پر ہے۔ جو عالمانہ لباس پہنکر تحقیق حق کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ گوجرانوالہ سے چلتے ہوئے ریل میں میرا ساتھ سید محمد حسین شاہ آلومہاری سے ہوا۔ باتوں باتوں میں وہ اس اختلاف پر افسوس کرنے لگے میں نے ان کو کہا افسوس مجھے بھی ہے کہ مسلمانوں میں یہ اختلاف شدید پیدا ہو گیا ہے۔ میں اپنی طرف سے آپ ہی کو منصف بتاتا ہوں۔ وزیرآباد چلکر تحقیق کر کے فیصلہ کریں کہ ابتدا کس کی طرف سے ہے۔ سارا شر و فساد ملا ملتانی کے اشتہارات سراپا بہتانات سے ہے۔ شاہ صاحب نے وزیرآباد پہونچکر مجھو اسکا

(باقی مضمون صـ۱۳ کالم ۲)

افتاوے

ا بار با لکھا گیا اور اب بھی بتاکید لکھا جاتا ہے
ی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا
ں میں یا وہاں کی مروجہ زبان
لین اسکی تعمیل نہیں کرتے۔ چند
۔ تو اعلان کیا جائیگا کہ جو لوگ
ا پتہ لکھکر نہیں بھیجینگے۔ ان کو

لحاظ رکھا کریں۔

* * *

تعریف ہے شرع میں عالم کی؟
یعنی کم از کم کہاں تک علم حدیث
ہو جس سے کہ عالم ہونے کا مستحق
ب جواب)

عالم کے دو درجے ہیں۔ ایک وہ جو
تنے احکام کو بدلائل جانتا ہو۔ جو
ہوتے ہیں یعنی ذاتی۔ چاہے از قسم
ہوں یا از قسم تمدن وغیرہ۔ دوم وہ جو اپنے
احکام کے علاوہ ان احکام کو بھی بدلائل
جانے جو جملہ مسلمانوں پر عاید ہوتے ہیں۔ مثلاً
احکام سیاست، جہاد وغیرہ۔ یہ تعریف اوس حدیث
سے مستنبط ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے علماء امت کو زمین کے قطعات سے تمثیل دی ہے

(ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ٥

جو لوگ اپنے آپکو اہلحدیث ہونیکا تحریری و تقریری دعوے کرتے ہیں۔ اور حقیقت میں یہ لوگ اہلحدیث ہیں۔ مگر دنیا دار ہو کر مال و زر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے۔ روزہ نہیں رکھتے۔ حج کو باوجود مقدرت کے نہیں جاتے۔ زکوٰۃ قطعی ادا نہیں کرتے۔ اور بعض ادا کرتے ہیں مگر کل حساب جیسا چاہیئے اوس طرح سے نہیں دیتے۔ ناچ میں شریک ہو کر دس پانچ
یں۔ رشوت دیکر اپنا کام نکال لیا۔ بھانڈوں کو دیکر انکا گانا سنکر دل خوش کر لیا یہ مد زکوٰۃ میں شاید شامل کر لیتے ہونگے۔ یہ واقعہ صحیح ہے۔ مال اصلی دفن کر کے سودی روپیہ لیکر خرچ کرنا انکی ادنےٰ بات ہے۔ عشر دینے میں حیلہ نکالتے ہیں۔ بیوہ کا عقد کرنے میں عیب مثل ہنود کے سمجھتے ہیں۔ تارک جماعت باوجود مسجد دروازہ پر ہے۔ اوسکی پابندی جماعت کی نہیں۔ مسجدیں ویران۔ چوپالیں آباد۔ علماء کی توہین و تذلیل کرنا اون کے بائیں ہاتھ کا کھیل۔ وعدہ کرکے پورا نہ کرنا انکا طریقہ۔ داڑھی منڈانا۔ تعزیوں کی مجلس میں اکھاڑا جمانا۔ تعزیہ کے ساتھ ساتھ جاکران کے اخیر تک شریک رہنا۔ وعظ و نصیحت سے دل چرانا۔ پوچھا جاتا ہے کہ تم کیا ہو تو جواب میں بلا تامل بولتے ہیں کہ ہم مسلمان اہلحدیث ہیں۔ آیا ایسی حالت مذکورہ میں ان سے محبت و اخوت و الفت و موافقت و موالفت و مواصلت و منادمت و اعادت و اجابت دعوت و مجالست و مناکحت و مواکلت و مشاربت عنداللہ و عندالرسول جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگ کیسے ہیں؟ (سائل خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ٥

مسلمان اور اہلحدیث ایک ہی ہیں جسطرح ایسے کام کرنے والا برائے نام مسلمان ہے۔ اسی طرح برائے نام اہلحدیث ہے نہ وہ سچا اور ستھرا مسلمان ہے نہ یہ پختہ اہلحدیث ہے بلکہ گنہگار بدعمل۔ ایسے لوگوں کو پیار محبت سے سمجھانا چاہیئے۔ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا۔ پختہ ایمانداروں جیسی محبت تو ان کا حق نہیں مگر دھتکارنا بھی ٹھیک نہیں۔ بہ نیت تالیف قلوب ان سے ملنا اور ملانا اور سمجھاتے رہنا چاہیئے وَلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

(۲ عہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ٦

میں نے اعظمگڈھ کی طرف کے ایک مولوی صاحب سے سنا ہے کہ بے ٹوپی کے نماز ہو جائیگی اور بہت لوگوں سے سنا ہے کہ حدیث میں ہے کہ جس کے سر پر ٹوپی نہیں اس کے سر پر شیطان رہتا ہے۔ تو جب ننگے سر پر شیطان رہتا ہے تو نماز کیسے ہوگی۔ آیا مولوی صاحب کا کہنا ٹھیک ہے یا نہیں اور نماز ہوگی یا نہیں؟

(عبدالصمد مرشد آبادی از جہال چھوکرا ای بی این آر)

ج نمبر ٦

حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات ننگے سر نماز پڑھی۔ بعض صحابی بھی اس سنت پر عمل کرنے کو دانستہ ننگے سر پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس لئے شیطان والی روایت بناوٹی ہے۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ٧

زید نے ایک دوسرے شہر کے ایک تاجر سے ایک مال بعد رد و بدل ایک قیمت پر طے کیا۔ قیمت میں ایک پیسہ نہیں دیا کیونکہ آجکل مال ویلو میں منگایا جاتا ہے۔ چونکہ ریل گاڑی بند تھی۔ اس لئے وہ تاجر اس مال کو فی الفور نہ بھیج سکا۔ اور تقاضے پر جواب دیتا رہا کہ جب مال گاڑی کھل جائیگی فوراً مال بھیجدیا جائیگا جب مال گاڑی کھلی تو اس طے شدہ نرخ سے اس مال کا نرخ بڑھ گیا۔ اس صورت میں چونکہ تاجر مذکور کا نقصان ہوتا تھا۔ تاجر نے وہ مال کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور زید کو لکھدیا کہ وہ مال اب نہیں رہا۔ اور اس وقت جس نرخ سے مال تھا اوسے لکھا کہ اگر کہو تو بھیجدیں۔ اس صورت میں وہ مال اول جو طے ہو چکا تھا۔ آیا زید کا مال ہے یا نہیں؟ اور زید نقصان اور ہرجہ اور رقم نفع پانے کا مستحق اوس تاجر سے از روئے شرع ہے یا نہیں؟ (ذوالفقار علی زلف پوسٹ آفس بازار سیتاپور)

ج نمبر ٧

سودا ہو کر ویلو بھیجنے کی اجازت مشتری
نے دیدی تھی۔ اور بائع
نہ چلنے کی وجہ سے معذور تھا۔ تو ایسی
کو وہ مال کسی دوسرے کے پاس بیچ
اگر بائع کی طرف سے یہ شرط
طلب کرنیوالا فی صدی کچھ رقم
مذکور نے نہیں بھیجی تھی۔ تو
پابند نہیں۔ المسلمود

* * *

ملکی مطلع

ترک جرمنی اور انگریز

جنگ عظیم سے پہلے دنیا کی عام رائے تھی کہ دول یورپ میں جرمنی گو بلحاظ آبادی اور رقبہ کے انگلستان کی مجموعی سلطنت سے کم بلکہ بہت کم ہے مگر صنعت حرفت اور فنون جنگ اور بہادری کے لحاظ سے انگلستان بلکہ کل دول یورپ سے بڑھکر ہے۔ دوران جنگ میں جرمنی نے جو کارہائے نمایاں کئے جیسی جیسی سائنسی ایجادات دکھائیں دنیا کو محو حیرت کر دیا تھا۔ جہاں گیا فتح و اقبال آگے تھے۔ مگر آخرکار نتیجہ کے لحاظ سے وہ مغلوب بلکہ مغلوب ترین ثابت ہوا۔ ایسا کہ اب اسکا نام بھی اخباری دنیا میں سُننے میں نہیں آتا۔ ادہر انگلستان ہے کہ اپنی شاہ زوری سے دنیا میں مذکور ہے ہر جگہ اسکی کارروائیوں کا ذکر ہے۔ ہر جگہ اسکا قدم دخیل ہے۔ ہر جگہ اسکا نام نیکی سے یا برائی سے روشن ہے۔ ان دونوں کے مقابلہ میں غریب ترکوں کا شمار ہی کیا؟ نہ جرمنی کی طرح انہیں صنعت و حرفت نہ فلسفہ و سائنس بلکہ بقول دشمنان عرصہ سے مرد بیمار۔ لیکن جرمنی کا ایسا تخت کہ الامان والحفیظ جرمنی تھک کر بیٹھ گیا۔ فرانس دم شماری کر رہا ہے۔ اسی دم شماری میں سب سے پہلے اوس نے ترکوں کو شام کے علاقہ کے قریب سلیشیا کا علاقہ اپنا مقبوضہ دیدیا۔ اوس سے بعد انہوں نے
ملی توڑ دی۔ ایشیائے کوچک صاف
شرقی تھریس چھڑا لیا۔ اب خبریں
ان پر قبضہ چکے ہیں۔ گو
ول پر انگریزی فوج
ی اور بلند پروازی
یورپ کو نوٹس
طنطنیہ کے
ا حکومت

کی سلامی اتارا کریں۔ اللہ رے تیری شان! کل تک دشمن جس کے مرنے کی خبر اڑا رہے تھے آج دشمنوں کو للکارتا ہے کہ خبردار ہوش سے چلو۔ ان واقعات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ترک بحیثیت بہادری اور جوانمردی کے یقیناً اس قابل ہیں کہ یورپ جیسی خونخوار سرزمین پر حکومت کریں۔ (مدا ظلالہم)

سلطان

کی بابت عجیب وغریب خبریں آ رہی ہیں۔ کبھی تو سنا جاتا ہے کہ وہ محصور ہیں۔ بلکہ انگریزی جہاز میں پناہ گزین ہیں کبھی بتایا جاتا ہے تاحال تخت نشین ہیں ابھی معزول نہیں ہوئے۔ کبھی یہ خبر آتی ہے کہ سلطان کے وزراء (بوجہ بیکار ہونے کے) مستعفی ہو گئے ہیں۔ سب سے مزیدار خبر یہ ہے کہ سلطان کو ہندوستان لایا جائیگا ہمارے خیال میں ایسی خبریں اڑانے والوں کی غرض و غایت خواہ کچھ ہی ہو۔ لیکن ہمارا یقین ہے کہ حکومت سلطان المعظم کو ہندوستان لانے کے نتائج کو خوب جانتی ہوگی۔ اس لئے ہم تو ان خبروں کو بے پر کے جانتے ہیں۔

کانگرس کی رپورٹ بابت نافرمانی

کانگرس کمیٹی نے نافرمانی کے متعلق رپورٹ شائع کردی ہے جو بہت مفصل ہے۔ عام نافرمانی کی تو ہنوز سفارش نہیں کی۔ البتہ اوس امر کی رائے دی ہے جو اہل حدیث ابتدا سے کہتا ہے کہ کونسلوں میں جانا چاہیئے۔ کانگرس کی کمیٹی نے اس شعبہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ کونسلوں میں جانے کی بابت تو سفارش کی ہے۔ مگر آگے چلکر طریق کار جو بتایا ہے وہ ذرہ مختلف ہے۔ لکھا ہے کہ قومی ممبر اگر اتنی تعداد میں ہوں۔ کہ ان کے اٹھ جانے سے کونسلوں کا کورم پورا نہ ہو سکے۔ تو اٹھ جایا کریں۔ اور اگر اتنی تعداد میں نہوں۔ تو داخل رہکر گورنمنٹ کو دق کیا کریں۔ اور اپنے مط ہی کی تجویزات پیش کیا کریں۔

ہمارے خیال میں یہ "بال ہٹ" ہے۔ گور ایسی ہٹ کا علاج کچھ ایسا سوچیگی کہ ہمار خواب وخیال میں بھی نہ ہوگا۔

میونسپل کمیٹیوں کے قواعد کی ترمیم

کانگرس نے کسی مصلحت سے کونسلوں میں جانا تو بند رکھا۔ مگر میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں داخلہ کی اجازت دی۔ چنانچہ بعض بعض قومی ممبر داخل ہوئے۔ اور انہوں نے کار نمایاں بھی کئے اور کچھ نہیں تو کسی قومی خاد کو ایڈریس دینے کی تجویز پیش کردی۔ بلکہ پا بھی کرادی۔ لیکن بعض جگہ کے قومی مم جلدی میں اعتدال سے نکل گئے۔ مثلاً ویلز کے خیر مقدم کی مخالفت کی۔ یا لا میں لارڈ لارنس کے بت کو اکھڑوا د تجویز پاس کردی جس میں گو کمیٹی ن نہ ہوئی لیکن ؎

مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

گورنمنٹ خاموشی سے ان سب حرکات کو دیکھ رہ تھی۔ اور ان کے بند کرنے کے لئے قانون سازی کی فکر میں تھی۔ چنانچہ حال میں حکومت پنجاب کی طرف سے اعلان ہو گیا۔ کہ میونسپل کمیٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبران سے بھی کونسلوں کے ممبروں کی طرح بادشاہ اور قانون کی وفاداری کا حلف لیا جائیگا۔ یہ ترمیم دراصل قومی ممبروں کو خارج کرنے کے لئے اچھی سوچی گئی ہے۔ اسلئے ہمیں خطرہ ہے کہ کانگرس کی رپورٹ عام جلسہ میں پاس ہو یا نہ ہو۔ مگر حکومت اس کا پہلے ہی انتظام کرلیگی۔

یورپ کو وفد چلے

عربی میں مثل ہے من جرب المجرب حلت بہ الندامت۔ جو کوئی آزمودہ کو آزمائے

عصرِ جدید

ـنده ہونا پڑتا ہے۔ یہ ایک ہدائت ہے
ـس کہ آزمودہ را آزمودن خطاست۔
ـانیوں نے اس امر کا تجربہ کیا۔ انگلستان
ـتے بھیجا۔ رو کھے منہ جواب لیکر آیا۔ پھر
ـتیں بھیجیں۔ سو کھا جواب ملا۔ اب سر
ـی نے پھر تحریک کی ہے کہ آجکل وفد
انگلستان آئے تو ضرور مفید ہو۔ ہمارے
ـپ نہ ہمارے وفد سے فائدہ ہوگا۔ نہ
ـشتوں سے۔ جو ہوگا وہ بحکم آخرالحیل
بہادروں کی تلوار سے ہوگا۔ اس لئے
ـیوں کو بجائے انگلستان وفد بھیجنے کی
ـست خدا کے حضور میں اپنی التجاؤں کے
بھیجنے چاہئیں کہ اے خدا مجاہدین کو قوت بخش۔

لارڈ کرزن کی جامع تقریر

مسئلہ ترکی انگریزی کے متعلق آجکل اخباروں میں مختلف خبریں آرہی ہیں۔ لیکن لارڈ کرزن کی تقریر جو حال ہی میں انہوں نے کی ہے۔ پردہ اٹھانے کو کافی ہے سمجھدار آدمی کے لئے اس تقریر میں بہت کچھ نکات بھرے ہیں۔ ناظرین بغور پڑھیں کس قسم کی مشکلات اس وقت انگلستان کو پیش ہیں جن کے حل کرنے کے لئے انگلستان سخت پریشان ہے۔ مگر ابھی تک بات بنتی نظر نہیں آتی بلکہ بگڑ رہی ہے۔ وہ تقریر یہ ہے:۔

لارڈ کرزن نے کہا۔ تاوان یا مشرق قریب کے مسئلہ کا تصفیہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ اگر فرانس برطانیہ عظمیٰ اور اٹلی باہم ملکر وفادارانہ کام کریں اس وقت برطانیہ عظمیٰ اکم وبیش اسی جادۂ عمل پر گامزن ہے۔ جس پر امریکہ قدم فرسا ہے۔ جو اب اپنے آپکو دوسری طاقتوں سے علیحدہ رکھتا ہے۔ یہ قطعاً غیر ممکن ہے۔ یہ مجنونانہ حکمت عملی ہوگی۔ اس لئے میں مذکورہ الفاظ کا اعادہ کرتا ہوں کہ محض موالات اور اتحاد عمل ہی کے ذریعے آپ مقصد [illegible] کر سکینگے جسطرح آپ جنگ یورپ میں عروس فتح سے ہم آغوش ہوئے تھے۔

وزیر خارجہ نے آگے چل کر کہا کہ انہیں سازش اور منصوبہ بازی پر مطلق یقین نہیں۔ میرے خیال میں برطانیہ عظمیٰ کی طاقت کا راز ہمیشہ سے اسکی راستبازی اور صاف بیانی میں مضمر چلا آتا ہے۔ اب اگر ہم اس اصول کو موجودہ صورت حال پر چسپاں کریں۔ جو میں نے بیان کیا ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ میں آپکے سامنے یورپ کے حالات حاضرہ کی تصویر کھینچنے کی کوشش کرونگا۔ میں خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ یہ تصویر بالکل تاریک نہیں اس کے بعد آپ نے زیکوسلافیہ یوسلافیہ (سرویا) رومانیہ۔ پولینڈ۔ فلینڈ اور ریاستہائے بالٹک کے متعلق کہا کہ میں ان علاقوں میں زندگی طاقت اور قومی آزادی کی لہریں دوڑتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ اور کہا کہ یہ تصویر کا دلکش رخ ہے۔ بخلاف اس کے جب میں دوسری طاقتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں تو یہ یاس انگیز نظارہ میری باصرہ خراشی کرتا ہے کہ دول عظمیٰ میں اضطراب و بے قراری کے سمندر موجزن ہیں۔ ہمارے ہی ملک کو لیجئے اگرچہ ہماری مالی حالت امریکہ کے سوا اور طاقتوں سے جنہوں نے جنگ یورپ میں حصہ لیا مضبوط تر ہے۔ مگر ہماری کمر ٹیکسوں کے ناقابل برداشت بوجھ سے دوہری ہوئی جاتی ہے۔ مزید براں ہمارے ملک میں بیکاری کی گرم بازاری ہے جو علی الخصوص ایک ناخوشگوار علامت ہے۔ ازاں بعد آپ نے فرانس جرمنی، اٹلی، روس اور آسٹریا وغیرہ کی تاسف انگیز حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مشرق قریب کی فضا میں ہلاکت و تباہی کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ یہ صورت حال افسوسناک ہے۔ اسے اسی حالت میں نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ مجلس اقوام کی طرف آپ نے توجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دنیا بھر کی آخری نادرس حتمی عدالت گاہ ہے۔

مشرق قریب

اخیر میں لارڈ کرزن نے مشرق قریب پر بحث کی۔ آپ نے فرمایا کہ "جب سے ہم نے ترکی کو شکست دی، میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ وہ ایک معقول ومعین رقبہ میں جہاں ترکی آبادی ہو۔ آزاد اور خود مختار حکومت کی طرح قائم ہوں۔ اور اس مقصد کے حصول کی واحد سبیل یہ ہے۔ کہ تمام بڑی بڑی حکومتوں میں مکمل اتحاد عمل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۹۱۸ء کی ہنگامی صلح کے بعد ہمیشہ اتحادی افواج قسطنطنیہ پر قابض رہیں۔ امن وآئین کی یہی واحد ضمانت تھی۔ اگر یہ قبضہ نہوتا۔ تو بدامنی۔ فساد۔ تنازعات۔ جنگ وجدل اور غالباً قتل وغارت کا دور دورہ ہوتا جب تک ہنگامی صلح دوامی صلح میں مبدل نہ ہو۔ یہ ہمارا فرض تھا کہ وہاں قیام امن کے لئے قابض رہتے۔ اب اس قبضہ کا خاتمہ ہونے کو ہے جدید عہد نامہ صلح پر اسکا خاتمہ مکمل ہو جانے والا تھا لیکن چند دنوں سے واقعات دگرگوں ہو چکے ہیں۔ غیر ترکی آبادی کو ایشیائے کوچک۔ یورپ اور قسطنطنیہ تک سے قاطبۃً جلاوطن کرنے اور ان کی بیخ وبنیاد اکھاڑ پھینکنے کی حکمت عملی کی تنقید وتکمیل کے لئے مزید ترکان احرار مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ حکمت عملی خود ان کے اپنے نکتہ خیال سے بھی عقلمندی سیاست اور مصلحت کے خلاف ہے۔ یہ قومیت کے لباس میں دیوانگی ہے۔ ایک قوم کا
سے سرشار ہو کر محض اس خیال
ترک نہیں۔ اور وہ ملک کو
چاہتے ہیں اپنی زراعت
اور سلطنت اور
ہیں خود کشی
خاص ترکی
بن جا

کرزن کا بیان

متفرقات

تصحیح

گذشتہ پرچہ کے صفحہ ۱۱ پر ایک عنوان غلط چھپا ہے "پنجاب کے سکھوں کا استقلال اور اسکا اقتصادی نتیجہ" صحیح یوں ہے "اوسکا اقتصادی نتیجہ"

جلسہ اہلحدیث کانفرنس دھلی میں

مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ جلسہ اہلحدیث کانفرنس دہلی میں ۲۔۳۔۴ دسمبر کو ہو۔ جسمیں علماء دہلی کے علاوہ باہر سے بھی مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی اور خاکسار ابوالوفا مدعو ہیں۔ جو صاحب جلسہ دیکھنا چاہیں وہ ۲۵۔ نومبر تک حافظ حمید اللہ صاحب منتظم دفتر اہلحدیث کانفرنس صدر بازار کو اطلاع دیں۔

مدرس واعظ کی ضرورت

ہم کو ایک قابل مدرس عربی کی ضرورت ہے جو خوش بیان واعظ بھی اور متبع سنت نرم اخلاق بھی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے (حاجی محمد یعقوب مہتر عبدالکریم بڑا بازار بنگلور سٹی)

روانگی اخبار

اہلحدیث کی روانگی میں جسقدر اہتمام کیا جاتا ہے۔ شاید ہی کسی اخبار کے لئے ایسا اہتمام ہو۔ باوجود اس کی بھی بعض اطراف سے شکایت عدم رسی اخبار کی آتی ہے جس سے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ اسلئے ایسے اصحاب کو بجائے بدگمان یا دل تنگ ہونے نا چاہیئے کہ ایک کارڈ ہم کو شکایتی بھیجدیا کارڈ مع اپنی چٹھی کے ڈاکخانہ کے کر انتظام کی درخواست کرینگے

ک صاحب پوچھتے ہیں نے کسی جگہ رسالہ ن کا حوالہ

ما. بذریعہ اخبار اطلاع دیجیے (خریدار نمبر ۴۳۰۸)

جواب [illegible] کا حوالہ نہیں ص ۱ پر عبارت یوں ہے:

[illegible] (طاعون) کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے" (ص ۱۰) (مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام باہتمام حکیم فضل دین)

آپ بھی یہ حوالہ نہ ملے تو دفتر اہلحدیث میں آکر دیکھ جائیں

میری پنشن کی نامنظوری

اہلحدیث نمبر اول میں میں نے بوجوہات معقولہ لکھا تھا کہ بوجہ بعض امراض اور مذہبی امور کے لئے پے در پے سفروں کے میں اتنی محنت نہیں کر سکتا۔ کہ تصنیفات کے علاوہ اخبار کی اڈیٹری کا بوجھ بھی اٹھاؤں۔ اس لئے مجھے اس بوجھ سے سبکدوش کرنا چاہیئے۔ اور اخبار کو قوم اپنے ہاتھ میں لے لے۔ تاکہ شخصی زندگی سے قومی زندگی میں آجائے۔ اس درخواست کے جواب میں جتنے خط آئے ہیں سب میں نامنظوری ہے۔ جو آئندہ درج ہونگے انشاء اللہ۔

جلسہ تبلیغ الاسلام خانپور

یہ جلسہ بھی توحید و سنت کی اشاعت اور مدرسہ کی ترقی کے لئے ہوتا ہے۔ بارھواں سالانہ جلسہ یکم دوم سوم دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ احباب کرام تشریف لاویں۔ راقم خاکسار عبدالغنی منتظم جلسہ خانپور متصل بکریاں ضلع ہوشیارپور)

قابل توجہ برادران اہلحدیث

ایک عرصہ سے اخبار اہلحدیث یہاں آتا ہے اور مخالفین کو پڑھنے کیلئے دیا جاتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ پیدا ہوا ہے کہ لوگوں کے دل کچھ کچھ اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور اگلا سا کٹرپن اب نہیں رہا۔ ایک زمانہ ایسا بھی گذرا ہے کہ اخبار اہلحدیث کا چھونا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب رفتہ رفتہ لوگوں کا رجحان

دیکھتے ہوئے ہم لوگوں نے ایک ہے۔ جس کے متعلق اخبار اہل نوٹ چھپا تھا۔ اب ارکان انجمن متفق ہوئے ہیں کہ یہاں ایک جائے اور فرقہ اہلحدیث کے اخبار عوام کے مطالعہ کے لئے ہے جو ثمر حاصل ہوگا وہ اظہر چونکہ انجمن اہلحدیث سیوان کی ابھی اس قابل نہیں ہے کہ ان برداشت کر سکے۔ لہذا جمیع برادران خدمت میں گذارش ہے کہ اشاعت مذہب اہم مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے رسالجات فیض آباد۔ اہل السنت کلکتہ و تبلیغ وغیرہ فی سبیل اللہ انجمن مذکور کے نام فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور فقط۔ شاہ محمد نور الہدیٰ کارکن انجمن قصبہ سیوان ضلع سارن)

یادرفتگان

میری عمہ صاحبہ انتقا بڑی موحدہ پابند صوم تھیں۔ انا للہ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں دعاء مغفرت کریں۔

(سید محمد شفیع ٹھیکہ دار موٹھہ ضلع جھانسی)

دعاء صحت

ہمارے کارکن بہادر مولوی محمد ابوالقاسم بنارسی کی اہلیہ عرصہ سے سخت علیل ہے۔ جس کی وجہ سے موصوف سخت مصروف اور پریشان ہیں۔ ناظرین اون کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اللھم اشفھا بشفاءک۔

درخواست اخبار

ہم نادار ہیں اور اخبار اہلحدیث کے شائق ہیں۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ ہم کو اخبار جاری کرادیں۔ (عبدالرحمان اسلامیہ ہائی سکو نوان کوٹ۔ ڈاکخانہ شیخی ضلع لاہور۔ شیخ عبد طالبعلم مالیرکوٹلہ قلعہ رحمت گڑھ)

انتخاب الاخبار

نومبر

اکالی سکھوں کے جتھے گورو کے باغ میں برابر

ب - ۱۲ نومبر کو فوجی پنشنروں کا
اوس روز شہر میں وہ چہل پہل
بھی نہ ہو - فوجی جتھہ فوجی باجہ کے
ے فوجی مارچ کرتا ہوا جا رہا
بعض ایسے بھی تھے جنگ میں
عی اور لکڑی کی لگی ہوئی تھی
حکومت کی خدمات اور قومی ضروریا
ہوئے بزبان حال کہہ رہے تھے
ق میں پیار بھی ہے تو مار بھی ہے
انچہزار سے متجاوز ہیں -

گرفتاری

اندرا سنگھ جو اکالی دل کے پریسیڈنٹ
ں میں اس بنا پر گرفتار کیا گیا تھا کہ
تہارات چھاپ کر سکھوں کو ترغیب دی
یں شریک ہوں، انھیں لالہ امرناتھ مجسٹریٹ
ٹ سے دو سال قید سخت اور پانچسو روپیہ جرمانہ
م ادائگی جرمانہ کی صورت میں چھ مہینے کی مزید قید
خت - سکھوں کی گرفتاریاں اور سزایابی برابر جاری
ہے -

سلطانی وزارت کا استعفا

آستانہ کے کابینہ وزارت نے استعفا دیدیا ہے - انگورہ سے موصول شدہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے رافت پاشا اور دیگر والیان تھریس نے آج حکومت قسطنطنیہ کی عنان ہاتھ میں لے لی ہے - گویا کمالی ترکوں کے اقتدار کی آستانہ میں یہ پہلی قسط ہے -

ترک گیلی پولی پر حملہ کرنیوالے ہیں

اخبار ٹیلرس نے ایک اطلاع شائع کی ہے کہ ترک جزیرہ نما گیلی پولی پر قبضہ کرنے کی تدابیر سوچ

رہے ہیں اور ادھر انگریزی جنگی جہازات روانہ ہونگے اُدھر وہ اتحادیوں کا مقابلہ کرینگے.

خلیفہ کو معزول کردینا مسلمانوں کا حق ہے

سر آغا خاں نے اخباری بیان میں اعلان کیا ہے کہ عزل سلطانی کو انقلاب سیاسی تصور نہ کرنا چاہیئے مسلمانوں کا ایک حق ہے جو پچھلے ۳۰ سال کے اندر تین بار کام دیچکا ہے جبکہ تین خلفا کو معزول کیا گیا۔

ترکان احرار کے نام اتحادی نوٹس

فرانس اور اطالیہ نے واضح طور پر برطانیہ عظمیٰ کو اطمینان دلایا ہے کہ قسطنطنیہ میں قیام امن کے لئے وہ اس کی امداد و حمایت کرینگے - توقع ہے کہ اتحادی آج ایک نوٹ ترکوں کے حوالہ کرینگے -

ترکوں اور انگریزوں میں جھڑپ

پیرس ہو کر جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ قسطنطنیہ میں صورت حالات اب کسی قدر سکون پذیر ہوتی جاتی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ نتیجہ قابل اطمینان ہوگا -

رافت پاشا نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ قابل اطمینان کارروائی کرنا چاہتے ہیں آج سہ پہر کو انھوں نے اتحادی جرنیلوں سے ملاقات کی تاکہ پولس - فوج اور دیگر انتظامی مسائل کا تصفیہ کیا جائے - اسی اثنا میں برطانی سپاہیوں اور ترکی پولس والوں کے درمیان ایک تازہ حادثہ وقوع پذیر ہوا جس میں ایک انگریز سپاہی مارا گیا اور ایک ترکی پولسمین گرفتار ہوا - برطانی افواج بری و بحری نے سنگینیں چڑھا کر محلہ پیرا (قسطنطنیہ کا فرنگی محلہ) کے خاص خاص گلی کوچوں میں مظاہرہ کیا -

خطرہ کی تصدیق

سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اب قسطنطنیہ میں حالات زیادہ پر خطر ظہور پذیر ہوگئے ہیں کمالیوں نے محصول چونگی میں اضافہ کردیا ہے اور پانچ کی بجائے پندرہ تک بڑھا دیا ہے اسطرح روٹی کی قیمت پہلے سے دوگنی ہوگئی ہے -

کمالیوں نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ برطانوی عدالتہائے مخلوط کا اب خاتمہ ہوجائے اور اتحادی حفظان صحت کے کمشن کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور عثمانیوں کو منع کردیا ہے کہ وہ انگورہ کی اجازت کے بغیر قسطنطنیہ نہ چھوڑیں -

ترکوں کا جدید مطالبہ

نمائندہ انگورہ نے اتحادی کمشنران اعلیٰ کو ایک نوٹ حوالہ کیا جس میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ قسطنطنیہ کو فوراً خالی کردیا جائے اور ظاہر کیا گیا ہے کہ چونکہ اب آستانہ میں حکومت انگورہ کا انتظام بحال ہوگیا ہے اسلئے اتحادیوں کا فوجی قبضہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ محال ہے (بعد کی خبر) رائٹر ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ اتحادی کمشنران اعلیٰ اور جرنیلوں کے درمیان ایک جلسہ ہونے کے بعد انگورہ کو جواب روانہ کیا گیا جس میں تخلیہ قسطنطنیہ کے مطالبہ سے قطعی انکار کردیا گیا -

سلطان انگریزوں کے پاس

انگلشمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانیہ سلطان کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کررہا ہے -

غریب فنڈ

میں از فتوے فنڈ ۱۲ - از
شیخ نصیر صاحب
نکاح برخوردار خود صد
سائل از مقام گنگا
دہلی سائل
کے نام جاری
کل عید

قریباً اٹھارہ سال سے

ناظرین اہلحدیث مہیانی کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہزاروں لا علاج مریض صحتیاب ہو چکے ہیں اگر آپ بھی کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہوں تو ضرور استعمال کر کے قدرت خدا ملاحظہ کریں قیمت فی چھٹانک ۱۲ ادھ پاؤ ۔ پاؤ بھر ۔ مع محصول ڈاک فیس منی آرڈر ۔ علاوہ
فہرست شہادات مفت منگائیں ۔ ملنے کا پتہ:

پنجہ دی میڈیسن ایجنسی امرتسر (پنجاب)

خنجر ہلال

دلچسپ معرکہ آرا تاریخی ڈرامہ ہے جس میں معاہدہ سیورے سے لیکر آج تک کے تمام حالات رزم و بزم پڑھنے میں دلچسپ ہیں مصطفیٰ کمال پاشا اور اسکے لشکر کی جانبازیاں یونانیوں کی چپقلش میدان و شکستیں ۔ لندن و پیرس کی کانفرنس سمرنا کی فتح اور مصطفیٰ کمال عصمت پاشا و جنرل فوزالدین کی بساط جنگ ۔ فتح کے بعد سمرنا میں داخلہ ۔ لوزان کی کانفرنس تقریر وغیرہ کے ایسے دلفریب سین دکھائے گئے ہیں کہ کتاب کو شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ۔ قیمت فی جلد ۱۲ مع محصول ڈاک فیس منی آرڈر ۔ ملنے کا پتہ

خالد برادرس امرتسر (پنجاب)

پانچ منٹ

میں درد سر دور ہو سکتا ہے ۔ اگر شفائے سر کی صرف ایک پڑیا آپ کھالیں ۔
قیمت فی پیکٹ صرف دس آنہ (۱۰/)
ملنے کا پتہ

شفاخانہ محمدی علیگڈھ

اتنی قیمت

مفید المفتی والمستفتی یہ کتاب
مولنا شاہ عبدالعزیز محدث
جب لے اس کتاب میں ۵۰ مسائل
انکو ہر وقت ضرورت رہتی ہے بطور
تریاق المجرب
کرنے سے اپنے بھائیوں کو
ارال

بدن کی سفیدی

سفیدی ناظرین ہمیں دوسروں کی طرح فضول تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر اس کے ایک ہی شیشی بار استعمال سے سفید داغ بالکل جاتے نہ رہیں تو دو گونہ قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں قیمت ۲/ روپیہ چھوٹا ۱/ علاوہ محصول

تحفہ درویش پیدا ہوتا ہے داغوں کو دور کر دیتا ہے اعظم ہے صدہا مریض شفا پا چکے ہیں قیمت ۱۲ **روغن افروز** اسکو چہرہ پر لگانے سے تمام قسم کے بدنما داغ و چھائیاں کیل مہاسے نابود ہو جاتی ہیں کالے اور کملائے ہوئے چہرہ کو مخمل کی طرح ملائم اور گلاب کی طرح خوبصورت و دلفریب بنا دیتا ہے قیمت ۴ روپیہ **اکسیر ذیابیطس** اگر پیشاب بار بار آتا ہو پیشاب کے پیچھے پیچھے چکنی ہو پیاس کی شدت ہو کمزوری بڑھتی جاتی ہو تو بفضل شافی پہلے ہی ایک ہفتہ میں نصف سے زیادہ اور تین ہفتہ میں پوری صحت نصیب ہوگی ایک ہفتہ کی قیمت ۱۲ اور تین ہفتہ کی ۔ **سرمہ حفیظ البصر** ۔ اس کے چند ہی روز کے استعمال سے جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار خارش ککرے ابتدائی موتیا بند ۔ پانی آنا ۔ سبل چشم وغیرہ دور ہو جاتا ہے عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے ۔ آنکھ کے امراض کے لئے اس سے کوئی بہتر دوا نہیں ۔ سن رسیدہ اصحاب کے لئے بیحد مفید ہے فی شیشی ۱۲ ۔ تمام ادویات کا محصول بذمہ خریدار **نوٹ:** پیشگی قیمت بھیجنے پر محصول معاف ۔ پتہ:

شاہ ابو المسعود محمد عبد الحفیظ نعمانی
نمبر ۳۰ ۔ دربھنگہ (بہار)

نصیحت بالکل مفت ۱۲ نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت اور مفید مطلب کتاب گلدستہ بہار عیش " بالکل مفت طلب کریں ۔ تاکید ہے ۔ ہمارا قدیمی پتہ:-

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی ۱۲ بٹالہ
(پنجاب)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

بلا قیمت خرید اک منگاکر حسب فوائد ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے خون کی چھینٹ کو تحقیق نزلہ کی سرخی کی سوزش آنکھیں صحیح دکھائی نہ دینا آنکھ میں لگانے سے پوری باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اسقدر کم کیلئے کسی کو گران نہیں

خضاب مقبول عالم یہ صرف ایک ۱۲ سال کے فروخت ہو رہا ہے بالوں کو اور سیاہ کر رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بے مثل فی شیشی علاوہ محصول پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خاں مہتمم ادویہ فارمیسی

تقسیم جائداد مسمیٰ بہ خزینۃ المیراث

اگر آپ ازروئے شریعت اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی معلوم کرنا چاہتے ہیں یا آپ اپنی جائداد کو اپنے رشتہ داروں میں ازروئے شریعت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب خزینۃ المیراث کا ایک دفعہ ضرور مطالعہ کریں ۔ اسکے ہوتے ہوئے کسی دوسرے سے وراثت یا تقسیم جائداد کا مسئلہ دریافت کرنیکی حاجت نہیں رہتی ۔ بلا انسان خود اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی ایسے معلوم کر سکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ ۔ نیز وراثت امامیہ مطابق مذہب شیعہ کے اور وراثت اہل ہنود مطابق دھرم شاستر تفصیل سے بیان کیگئی ہے ۔ لہٰذا ہر مسلمان شیعہ و ہنود کو عموماً اور وکلا کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے ۔ مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہوں تو پوری قیمت پر واپس کر سکتے ہیں قیمت ۱۲ علاوہ محصول

پتہ ۔ **محمد اسمٰعیل** دندان ساز کشمیری بازار لاہور

پھلواری کی شہرۂ آفاق ادویہ جو اپنی شہرت
اور مقبولیت کی وجہ سے محتاج تعارف
ت ہو رہی ہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگا لیں
جلاب مقبول عام و پسند ہر دلعزیز معجون کی سے
سے مانند کوئی اور جلاب نہیں کسی قسم کی بدبو بدذائقی
یا۔ جسقدر دست لانا منظور ہوں ایکگلاس شربت میں
ہی قطرے شاہی جلاب کے ڈالکر پیا جائے تکلیف
ست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی ایکدام کی شیشی ۸
سفوف جریان مقوی کے جریان کو بیخ و بن
مریض کو تندرست چالاک و چست بنا دیتا ہے
کیلئے ہے **شاہی چورن** یا سفوف ہاضم
وا دماغ کی تمام بیماریوں کا قطعی علاج ایکبار ۱۲ **حبید**
سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ہے
سے بہتر کوئی دوسری دوا نہیں سینکڑوں مایوس مریض
ب ہو چکے ہیں فی شیشی ۸ تمام ادویات کا محصول ڈاک بذمہ
حکیم محمد عبد المنان مالک یونانی
خانہ پھلواری ضلع پٹنہ

ہ سفر کنندگان دہلی بغرض علاج کیواسطے
خصوصاً اور دیگر صاحبان کیواسطے عموماً
تا ہوں کہ جو کوئی صاحب کسی مرض یا مریض کے بابمیں
ی علاج مشورہ طلب کرنا چاہیں وہ پوری حالت
مریض مفصل تحریر کرکے بنزدیک حکیم مولوی سید محمد عبد الصمد
صاحب **دہلی پھاٹک حبش خانہ** بپتہ پر روانہ کریں۔
مولوی صاحب ممدوح طبیب حاذق و ماہر و کامل فن طب و تجربہ کار
حکیم ہیں جناب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی رح کے خاص عزیز
یعنی برادر زادہ ہیں آپکے علاج سے بہت مریض العلاج شفایاب
ہو گئے ہیں۔ اور جو صاحب چاہیں کہ مریض کو معاینہ کرا کے علاج
کرائیں وہ دہلی تشریف لائیں یا حکیم صاحب موصوف کو طلب
کریں اور بابت اخراجات سفر و فیس وغیرہ بذریعہ خط
وکتابت طے کرلیں جناب ممدوح کا سرمہ **نزول الماء** قابل قدر ہے
بہت سے مریض ابتدائی موتیا بند والے شفایاب ہو چکے ہیں لیکن
بعض مریض کا پانی پتلا ہوتا ہے اس کیواسطے سرمہ ایک قسم کا
ہے اور بعض کا غلیظ ہوتا ہے اسکیلئے دوسری قسم کا ہر قسم کے
سرمہ کی قیمت تین تین روپیہ تولہ۔ راقم محمد سعید خان بہاری
ثم الدہلوی

ہار ادویہ

(۱) **حبوب مقوی** یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت بخشتی ہیں ۱۲۔ دن کی خوراک عہ

(۲) **حبوب حفظ جنین** جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر مرجاتے ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے پر اولاد صحیح وسلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت عہ

(۳) **اکسیر سعال** کھانسی خشک ہو یا تر ایکدو خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کرتی بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوتی ہے مقدار خوراک بہت قلیل ۲ تولہ کی قیمت عمر

(۴) **سفوف نزلہ** جن اصحاب کو آئے دن نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم دافع ریاح بھی ہے مقدار خوراک ۴ سرخ قیمت فی تولہ مر

(۵) **اکسیر سوزاک** سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ۱۵ یوم کی دوائی ہے مر

(۶) **کحل علی** یہ سرمہ (ککرے) روہے کی خاص دوا ہے مایوس مریضوں نے اس سے بہت ہی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا دھند غبار کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے فی تولہ مر

(۷) **تریاق جریان** جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اسکے نتائج کیسے خطرناک۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی دوائی اس سے بہتر ہم نے کوئی نہیں دیکھی۔ ۱۰ یوم کی دوا

ملنے کا پتہ: حکیم **محمد عالم** (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید
امرتسر

ام القرٰی اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مکہ معظمہ دنیا کے کل شہروں سے پہلا شہر ہے۔ قیمت مر

اہلحدیث کا مذہب مسائل اختلافیہ کا بیان اور مذہب اہلحدیث کا خلاصہ۔ مخالفین چند بانہ تردید۔ نہایت قابل دید۔ قیمت مر

فتوحات اہلحدیث اس میں مخالفین کے مقدمات کے فیصلے جمع کئے گئے۔ جو چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پنجاب۔ بنگال۔ کلکتہ اور پریوی کونسل لنڈن کی عدالتوں نے اہلحدیث کے قابل دید اور کار آمد کتاب

منیجر دفتر ا

اہلحدیث ا
جناب ج

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ؛ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج اور محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ کو رد کیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور بیرنگ خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین

جلد ۲۰ (اڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۵

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ

رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ روپے

عام خریداران سے

ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں۔

امرتسر مطبوعہ ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۱ مطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۲ یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

تکذیب المفترین صفحہ ۱
قادیانی مشن۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق فیصلہ کا آسان طریق ۳
کھلی چٹھی بنام مولوی محمد عظیم صاحب گکھڑوی ۴
وظیفہ شیئاً للہ کی تردید ۵
موضع مجاوڑہ ضلع جہلم میں تحریک اہلحدیث ۶
نوع انسانی کا بدترین فرقہ ۶
۷
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴

تکذیب المفترین

(نمبر ۷)

اہلحدیث مورخہ ۱۷ نومبر میں اس سلسلہ کا جواب عقیدہ ۳۱ تک پہونچا تھا۔ آج ۳۲ سے شروع ہوتا ہے اور آج ہی سب ختم کیا جاتا ہے انشاء اللہ

عقیدہ ۳۲ اگر... نماز میں کھڑا ہو جائے اور منی کھسکنے لگے تو نمازی کپڑے کے اوپر سے... کو پکڑ رکھے منی کو باہر نکلنے نہ دے۔ جبتک سلام نہ پھیرے تو نماز اس کی درست ہو جاتی ہے۔ طریقہ احمدیہ کلاں فقہ محمدیہ صفحہ ۹۹

جواب ۳۲ جو کچھ فقہ محمدیہ میں لکھا ہے دراصل حنفی مذہب کے رکن اعظم امام ابو یوسف کے قول سے مستنبط ہے جو کتاب مبسوط سرخسی جلد اول۔ جہاں لکھا ہے:-

من احتلم فامسک ذکرہ حتی سکنت شہوتہ ثم سال منہ المنی لا غسل علیہ عند ابی یوسف (صفحہ ۶۷)

جسکو احتلام ہو تو وہ اپنے عضو کو پکڑ لے یہانتک کہ اس کی شہوت ٹھنڈی ہو جائے۔ اس کے بعد اسکی ... نکل جائے تو ابو یوسف کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں۔

بتاؤ! جو مسئلہ تم نے فقہ محمدیہ سے نقل کیا ہے اور جو ہم نے مبسوط سے نقل کیا ہے وہ دونوں اصولاً ایک ہیں یا نہیں؟ دراصل ان دونوں کا مادہ عدم فرق ہے۔ فافہم۔ ہائے افسوس تم چند روز مدرسہ دیوبند میں جا کر کچھ پڑھ آتے تو اچھا ہوتا۔

عقیدہ ۳۳ تقلید ائمہ دین کی لئے [illegible] ہو

معیار التقلید صفحہ سطر مولوی بدیع الزمان وحی الدین نوسلم۔

ہم نے توحید و سنت کی اشاعت اور عقائد صحیحہ کی تبلیغ کے لئے جنتری چھاپی ہے جنتری کے متعلق [illegible]

جواب ۳۳ یہ رسالہ نظم میں ہے۔ اس کے ایک دو شعر یوں ہیں ؎

لیدہ سے بدتر ہے تقلید اے پسر
ہیں ائمہ اس کے مانع سربسر
اتباع سنت خیر الورٰی
زادِ رہ تقویٰ کو کرنا بے خطا

اس سے ظاہر ہے کہ مصنف معیار ائمہ دین کی ماتحتی میں تقلید کی بابت یہ رائے دیتا ہے۔ نہ کہ ائمہ کے برخلاف اور یہ قول اسکا بعینہٖ شیخ سعدی مرحوم کے قول سے ذ ہے جو یہ ہے ؎

عبادت بتقلید گمراہی ست
خنک رہروے را کہ آگاہی ست

عقیدہ ۳۴ دس عورتیں نکاح میں رکھنی ایک شخص ست ہیں عرف الجادی ص۱۱۵"

جواب ۳۴ یہ مضمون عرف الجادی کے ص۱۱۵ پر نہیں۔ تم کو جو کسی نے کہہ دیا تم ایمان بلکہ ص۱۱۱ پر ہے

یک بڑی جماعت کا مذہب ہے کہ ایک مرد کو چار وں میں حصر واجب نہیں۔ جن حدیثوں کی بنا پر چار میں حصر ہے وہ اس کے نزدیک صحیح نہیں بلکہ دس بلکہ اٹھارہ تک بھی کر سکتا ہے۔"

تمہارے علم کا قصور ہے ورنہ اہل علم کو تو معلوم ہے کہ تفسیر کبیر میں امام رازی نے یہ مذہب نہ صرف نقل کیا ہے بلکہ مدلل لکھکر اپنا میلان بھی اسی طرف کیا ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر زیر آیت ما طاب لکم۔

عقیدہ ۳۵ فرشتوں کو حکم سلام کرنے کا ہوا تھا۔ سجدہ کا یعنی سجدہ بمعنی سلام کے ہیں۔ تفسیر ثنائی پارہ اول"

جواب ۳۵ پھر ہوا کیا؟ یہ بھی تمہارے علم کا نقصان ہے۔ ورنہ عموماً تفسیروں میں یہ قول ملتا ہے۔

بل المعنا انحناء لا وضع الجبہۃ

(دیکھو تفسیر معالم۔ جلالین۔ جامع البیان وغیرہ)

[illegible] حضرت آدم کو سجدہ تعظیمی ذرا سا جھک کر

ے کرامت

عام حکم ہے۔

وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ

(ایسا سجدہ خالق ہی کو کیا کرو۔)

کہو کیا کہتے ہو؟ اچھا آگے چلو۔

عقیدہ ۳۶ اصحاب صحیح حدیث نبوی سے انکار کر جاتے اور اپنے فتوے پر اڑے رہتے۔ فتاویٰ عبد الجبار غزنوی ص۱۸۱ سطر ۱۶"

جواب ۳۶ مولانا عبد الجبار غزنوی پر تمہارا بہتان ہے۔ اُن کی اصل عبارت یہ نہیں بلکہ یوں ہے:۔

"صحابہ کرام کا آپس میں بہت مسائل فرعیہ میں اختلاف تھا۔ مگر ایک کا دوسرے سے ہرگز ہجر و ترک کلام وسلام نہیں تھا۔ بلکہ کل عباد اللہ اخوانا تھے۔ امیر المومنین خلیفہ ثانی عمرؓ فرماتے تھے کہ جنب بوقت وجدان پانی کے نہ تیمم کرے اور نہ نماز پڑھے۔ اگرچہ دس سال گذر جائیں اور اسی پر فتوٰے تھا عبد اللہ بن مسعود کا۔ باوجودیکہ انکو عمار کی حدیث سنائی گئی جس میں صریح حکم نبوی تھا کہ جنب تیمم کرے اور نماز پڑھے مگر ہر دو صاحبان نے اس روایت پر قناعت نہ کی اور اپنے فتوے پر رہے۔" (ص۱۸۱)

اہلحدیث اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ بعض دفعہ صحابہ کسی وجہ سے کسی حدیث کو پایہ ثبوت تک نہ پہونچی ہوئی جانکر اس پر عمل نہ کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ وہ حدیث کو حدیث جانکر اپنی رائے پر اڑے رہتے تھے۔ اچھا ہم تم ہی سے پوچھتے ہیں۔ کہ تم لوگ جو حدیث فاتحہ خلف الامام والی پر عمل نہیں کرتے۔ جو عبادہ بن صامت سے مروی ہے تو اسی لئے نہیں کرتے نہ؟ کہ (بقول تمہارے) وہ حدیث صحیح نہیں۔ تو کیا پھر تمہارے حق میں بھی یہ کہنا جائز ہے کہ تم لوگ اپنی رائے پر اڑے ہوئے حدیث نبوی سے انکار کرتے ہو؟ اگر یہ کہلانا تم پسند نہیں کرتے ہو تو ؎

آنچہ بخود نپسندی بدیگراں مپسند

عقیدہ ۳۷ فرشتے مجردات میں سے ہیں۔ ترک اسلام ص۱۳۹"

جواب ۳۷ یہ بھی ایک قول پرانی تفسیروں میں ملتا ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر جلد اول زیر آیت للملائکۃ یہ تمہارا قصور علم ہے۔ جو تم ایسے امور پر الزام کفر لگاتے ہو۔

عقیدہ ۳۸ نبی و ولی وغیرہ کی مزارات مثل بت ہیں۔ اُن سے مدد طلب کرنا شرک ہے

ہدایت السائل ص۳۴۹ مصنفہ صدیق حسن خان بھوپالی وکتاب التوحید مصنفہ عبد الجبار"

جواب ۳۸ خدا کے ساتھ شرک کرنے کی مثال پہلے بھی ہم بتا آئے ہیں۔ کہ ایک لوہے کی سلائی کو گرم کرو اور ایک سونے کی سلائی کو خوب تپا دو۔ دونوں کو کسی صحیح سالم کی دونوں آنکھوں میں پھیرو۔ پھر دیکھو کہ اس کی دونوں آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں یا نہیں؟ اگر ہو جاتی ہیں تو سمجھو کہ نور ایمان کھونے کے لئے بت اور مزار سب برابر ہیں۔ گو بذات خود انکے درجات الگ الگ ہیں مگر نور ایمان ضائع کرنے کے لئے دونوں برابر ہیں۔ جسطرح لوہے اور سونے کی دو سلائیاں نور چشم تباہ کرنے میں برابر ہیں۔ گو اپنی اپنی قیمت میں مختلف۔ اس دعوی پر دلیل وہ حدیث نبوی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اللّٰہم لا تجعل قبری وثنا یعبد (مشکوٰۃ ص[illegible])

(اے خدا میری قبر کو بت نہ بنائیو کہ پوجی جائے)

خواجہ حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم ٭ نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم ٭ کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اُسکا ا

نوٹ الحمد للہ جواب

اطلاع دیں کہ مثل حص

میں شائع کیا جا

یا تہذیب الکفر

پہلے حصہ

سے ا

جوا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق فیصلہ کا آسان طریق

جو لوگ سچے راسخ الاعتقاد ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نبی یا مرشد کے فیصلہ کو ناقابل اپیل (آخری فیصلہ) مانا کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ خود غرض ہوتے ہیں وہ نہ اپنے نبی کی سنتے ہیں نہ مرشد کی پرواہ کرتے ہیں بلکہ وہ جس بات میں فائدہ دیکھتے ہیں۔ اپنی ہنڈیا الگ پکانے لگجاتے ہیں۔ اس کی مثال میں آج ہم دکن کا ایک اشتہار پیش کرتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ سکندرآباد کا شائع کردہ ہے۔ اس اشتہار میں چند مطالبات کئے ہیں:۔

(۱) ایک یہ کہ حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام کے نزول کے متعلق صحیح بخاری میں لفظ (من السماء) آسمان سے اترنے کا دکھاؤ تو ہزار روپیہ انعام پاؤ۔ (۲) دوم بحکم حدیث ہر صدی میں مجدد کا ہونا ضروری ہے۔ اس صدی کا مجدد کون ہے بتاؤ؟ (۳) فیصلہ کا آسان طریق یہ ہے کہ فریقین (محمدی اور احمدی) میں سے پانچ پانچ عالم دعا کریں محمدی کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعووں میں جھوٹا تھا۔ اگر ہم اس بیان میں جھوٹے ہیں تو خدا ہم پر لعنت کرے۔ احمدی ممبر کہیں مرزا صاحب سچے تھے اگر ہم جھوٹے ہیں تو خدا

ے۔ یہ دونوں یہ بھی کہیں۔ کہ

وارد ہو وغیرہ؟

ایک حدیث یوں آئی

كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم من السماء وامامكم منكم

یعنی جب مسیح موعود آسمان سے اتریں گے اور تمہارے امام (امیر المومنین) تم میں سے ہونگے۔ اوس وقت تم کیسے ہو گے؟ اس میں من السماء کا لفظ آیا ہے۔ جس کسی نے روایت مذکورہ لکھکر صحیح بخاری کا حوالہ دیا ہوگا۔ اوس کی مراد وہی ہوگی۔ جو محدثین کی ہوتی ہے۔ جہاں وہ کسی روایت کو دو مختلف کتابوں سے نقل کرتے ہیں تو کہا کرتے ہیں۔

اصله في البخاری

یعنی اس روایت کی اصل بخاری میں ہے۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ حرف بحرف بخاری میں ہے۔

فیصلہ آسان

ہم اس تنازع کی صورت آسان بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی نے نزول مسیح کی روایت اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں دو جگہ لکھی ہے۔ اور اس میں لفظ من السما نہیں لکھا۔ لیکن اصل روایت اصل کتاب میں دیکھیں تو مطلع صاف ہو سکتا ہے۔ وہ روایت یوں ہے:۔

قال سمعت رسول الله صلے الله عليه وسلم يقول ينزل اخي عيسے ابن مريم علے جبل الخ (۶/۶۹)

یعنی آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر اتریں گے۔ یہ روایت مختصر کنز العمال سے مرزا صاحب نے لی ہے۔ مختصر کنز العمال مسند امام احمد کے حاشیہ پر مصر میں چھپی ہے۔ اسکی چھٹی جلد کے صفحہ ۶۹ پر یہ حدیث موجود ہے جس میں لفظ السماء موجود ہے۔ مگر مرزا صاحب کی دیانت اور امانت نے اون کو اجازت نہ دی کہ حدیث کے سارے الفاظ نقل کرتے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ کسی بات کے دریافت کرنے یا کسی عقیدہ کو دل میں جگہ دینے کے لئے صحیح بخاری کی روایت پر حصر نہیں ہوتا بلکہ جہاں کہیں سے بھی کوئی صحیح روایت ملے تو وہ روایت قابل قبول ہے۔ اہلحدیث کے حق میں اس روایت کی صحت اور قبولیت یہی کافی ہے کہ مرزا صاحب نے اس کو معرض میں خود لیا ہے۔ بس پھر کیا جب ینزل من السماء تو صاف ہو گیا۔ ہمارے خیال میں جس نے بخاری کا نام لکھا ہوگا وہ اسی نیت سے کہ جو ہم نے بیان کیا ہے۔

جواب بے شک ایک غیر صحیح حدیث میں ہر صدی میں مجدد دین پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ مگر مجدد کے معنے کیا ہیں؟ اصل سنت دینے والا۔ اور زمانہ کی بدعات جدیدہ کا مجدد میں کوئی فوق العادت وصف نہیں اصول اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی ترویج اوس کا کام ہوتا ہے۔ یعنی وہ خا [illegible] نبویہ صحیح ہوتا ہے۔ اور بس۔

ہمیں سننے سے کیا عجب کہ صوبہ بنگال میں ابو الکلام آزاد۔ صوبہ بہار میں مولانا محمد اور صوبہ متحدہ میں علماء دیوبند بھی مجدد (خادم ہوں۔ صوبہ پنجاب کا ذکر میں خاص طور پر نہ کرتا مگر آپ نے چونکہ اسی جواب پر موقوف رکھا ہے اسلئے بتانا پڑا ہے کہ بہت سے لوگ حسن ظن سے خاکسار کو خادم سنت جانتے ہیں۔ چنانچہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ نے بہت دفعہ جلسوں میں اس امر کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہئے آپکی کیا رائے ہے!

ہاں یہ تو ہم نے مشاہیر کا ذکر کیا ہے۔ جن کا تعلق ملک سے ہے۔ ابھی وہ مجددین (خادمان سنت) باقی ہیں۔ جن کا تعلق خاص خاص مقامات سے (شہر ہوں یا قصبے یا دیہات) ہے۔ کیونکہ بعض مجدد (خادم سنت نبویہ) ایسے بھی ہونگے۔ جنکا اثر ایک ہی گاؤں میں ہوگا۔ مجدد کے لفظ میں وحدت شخصی نہیں بلکہ وحدت نوعی ہے۔ اس میں تعدد ہو سکتا ہے۔ غور سے پڑھو من یجدد لها دینها اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مجدد اس وقت بھی ہونگے۔ جو اپنی اپنی قدرت خداداد کے مطابق توحید وسنت کی خدمت ا

اہلحدیث ۔ [illegible]

ملکو منکم
ام
ب

خیال ہوگا کہ ان لوگوں نے دعویٰ ں کیا۔ یہ ایک بڑی غلطی ہے جو جہت وہ احادیث کے الفاظ پر نظر نہیں کرتے حب قادیانی کے الفاظ کو حدیث کا جزو آپ صاحب! حدیث شریف میں دعوے ر نہیں آیا۔ بلکہ خدمت اسلام کرنے کا ذکر ۔ دعویٰ اگر شرط ہے تو سب سے پہلے گ کو مجدد کہا گیا یعنی خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ کو اون کا دعویٰ دکھاؤ۔ بعد ازاں یں امام شافعیؒ کو کہا گیا۔ اون کا اسی طرح اوروں کا دعویٰ دکھاؤ۔ وئے کا سوال کرو تو سنو! مجدد کے ہے۔ جو شیخ مرحوم نے لکھا ہے ؎

بنا اگر داری نہ جوہر
خار ست و ابراہیم از آذر

اے جناب غور کیجئے۔ ایک طرف تو فیصلہ کی صورت وہ جو احمدیہ جماعت رجا کہ نبی نے پیش کی تھی۔ دوسری طرف اب جیسے غیر ذمہ دار غیر عالم پیش کرتے ہیں پ ہی انصاف سے کہئے کہ نبی کی صورت منظور کی جائے یا آپکی! سنئے جناب! مرزا صاحب نے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں فیصلہ کی صورت یوں لکھی تھی:۔

"اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے! میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھالے۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ عبد اللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء"

بتائیے! یہ اوس نبی کے الفاظ ہیں یا نہیں جسکے

کے اثبات کرنے کے آپ درپے ہیں جس کی نبوت تسلیم کرنے کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں پھر جس بات کو وہ نبی فیصلہ قرار دے۔ یعنی اپنے مدمقابل (خاکسار راقم) سے پہلے اپنی موت کو فیصلہ الٰہیہ قرار دے۔ آپ کون کہ اس نبی کے فیصلہ کے علاوہ فیصلہ کی جدید صورت پیدا کر کے پبلک کو پہلے فیصلہ سے منحرف کریں۔ ہاں پہلا فیصلہ آپ کو معلوم نہ ہو تو سنو! مرزا صاحب نے جس کی زندگی میں اپنی موت کو صورت فیصلہ قرار دیا تھا وہی آج یہ مضمون لکھ رہا ہے۔ اور مرزا صاحب آج چودہ سال ہوئے اس جہان سے اوس جہان میں چل بسے ؎

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

نوٹ ۱ مارچ ۲۲ء کے جلسہ قادیان میں جب خلیفہ قادیان نے علماء اسلام کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ تو اوسی وقت جلسہ کے حاضرین میں سے ۲۲۔ اصحاب علماء اور غیر علماء نے دعوت مباہلہ کو قبول کر کے اعلان کیا تھا کہ ہم اس کام (مباہلہ) کے لئے تیار ہیں۔ لیکن خلیفہ جی اور اُن کے اتباع بالکل خاموش ہیں۔

نوٹ ۲ آپ نے دس ہزاری اشتہار پہلے بھی جب دیا تھا تو اہلحدیث میں ہم نے لکھا تھا کہ رقم انعامی مہاراجہ کشن پرشاد صاحب کے پاس جمع کرادو۔ اور ہم سے ثبوت لو۔ مگر آپ جو اپنے نبی کی طرح کاغذی انعام ہی دیا کرتے ہیں انعامی رقم جمع کرا کر سامنے نہ آئے تھے۔ اسلئے اب پھر لکھا جاتا ہے کہ مزید تسلی چاہیں تو انعامی رقم دس ہزار کلدار مہاراجہ ممدوح کے پاس جمع کرا کے ہمیں اطلاع دیں۔ چونکہ اتنے بڑے دعوے کا فیصلہ ایسا نہیں جو فریقین میں سے کسی کی تسلیم سے ہو سکے۔ اسلئے اسکے فیصلے کیلئے کسی منصف کی ضرورت ہوگی وہ بھی مقرر کریں۔ تو ہم آپکو مزید ثبوت دینے کو بھی تیار ہیں۔ آپ

رکھیں! ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

کھلی چٹھی

بنام مولوی محمد عظیم صاحب گکھڑی

مولوی صاحب!

آپ اور آپکی جماعت کو ہم اہلحدیثوں سے اختلاف ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں۔ مگر اس میں تو دونوں فریقوں کا اتفاق ہے کہ جھوٹ بولنا۔ افترا کرنا۔ خصوصاً اپنے پاس سے روایات کا بنا لینا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ آپ نے گجرات کے جلسہ اہلحدیث کے مقابلہ میں اور بھی کئی جگہ یہ بیان کیا۔ جو میں نے خود سنا تھا کہ "یہ لوگ کہتے ہیں ہم اہلحدیث ہیں اور حدیث کے پابند ہیں۔ دیکھو حدیث میں آیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے پیچھے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا۔ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت تراویح کی پڑھی ہیں۔ یہ لوگ جس کو بدعت کہتے ہیں۔ یہ اہلحدیث کیونکر ہوئے"۔

آپکی تقریر سنکر میں حیران تھا۔ الٰہی! تیرے بندے میں کیسی جرأت ہے کہ تیرے (مسجد) میں بیٹھکر تیرے رسولؐ کے ممبر پر بیٹھ علے الاعلان ایسا کہتا ہے۔ اور باقی اہل مجلس بیٹھے سنتے ہیں۔ یا تو یہ لوگ علم سے بالکل کورے

اللہ اللہ! سینکڑوں آدمیوں کے دل میں ایک غلط خیال ڈالنا اور اس کے وزر سے بے خوف رہنا کتنی بڑی جرأت ہے۔ آخر میرے دل میں خیال آیا کہ میں آپ سے خصوصاً اور آپکی جماعت سے عموماً دریافت کروں کہ "حضرت عمرؓ نے بیس رکعت پڑھیں یا بیس کا حکم دیا" اس کا ثبوت دکھانے پر میں غریبانہ نذرانہ مبلغ ۵ آپکے پیش کرونگا۔ درصورت نہ دکھا سکنے کے اتنا عرض کرونگا۔ کہ اللہ سے ڈر کر اپنے اس دعوی کی تردید کردیں۔ ورنہ اس روز بہت مشکل ہوگی جسکی کیفیت یہ ہے:۔

یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ فَمَا لَہٗ مِنْ قُوَّۃٍ وَّ
لَا نَاصِرٍ

"قیامت کے دن بھید کھل جائینگے اور کوئی مددگار نہ ہوگا"

مولوی صاحب! میں ایک محدود علم کا طالبعلم آپکی تخفیف محنت کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ موطا امام مالک اور قیام اللیل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آٹھ تراویح مع وتروں کے گیارہ پڑھنے کا حکم ملتا ہے۔ ذرہ ان دونوں کتابوں کو بھی دیکھ لیں۔ ان کے اُردو تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

(خاکسار عبدالکریم لاہوری)

اڈیٹر سائل کے مخاطبین جواب بھیجینگے تو درج اخبار کیا جائیگا۔ سائل کی طرف سے انعامی رقم عہ ہمارے پاس جمع ہے۔

نا نشاءاللہ کی تردید

س (۲)

شتہ میں مندرجہ
چھ لکھا گیا تھا اب
ت سیئہ کی تردید

بریلوی حنفی وسیلہ ٹھیرانا اور شفیع لانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب باری میں اور طلب مدد اس جناب سے کرنا فعل انبیاء و مرسلین اور سلف و خلف صالحین ہے۔ کیا آپکے پیدا ہونے سے پہلے کیا بعد پیدا ہونے کے حیات دنیویہ میں بھی اور عالم برزخ میں بھی اور عرصۂ قیامت میں بھی کہ انبیاء و مرسلین کو وہاں دم مارنے کی تاب نہ ہوگی اور ہمارے حضرت سرور عالم سردار آدم و بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم باب شفاعت مفتوح فرمائینگے اور اولین و آخرین کو مستغرق بحار رحمت و نعمت کرینگے۔ اور باب استمداد میں اُس جناب عالم و عالمیان ماب سے ان چاروں موطن میں اخبار و آثار وارد ہوئے ہیں" (مرغوب القلوب ص۲۲)

دلیل توسل واستغاثہ وتشفع و استمداد کا جواز وثبوت خاص تعلیم نبوی سے نکل آتا ہے وہ حدیث یوں ہے (رسالہ سماع موتی واستمداد ص۱)

واضح ہو کہ سنن ابن ماجہ کے صفحہ ۱۰۰ و نفع الحاجہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۴ سنن ترمذی ص۲۷۱ ج۲ اور جائزۃ الشعوذی جلد ۲ ص۲۷۴ پر ایک روایت یوں آئی ہے۔

"حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک شخص آنکھوں کا اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے لئے اللہ سے دعا فرمایئے تندرستی کی۔ آپنے فرمایا۔ اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے آخرت کی بھلائی چاہوں؟ اور وہ بہتر ہے۔ اور اگر چاہے تو میں دعا کروں۔ اس نے کہا۔ آپ دعا فرمایئے۔ تب آپنے حکم دیا اسکو وضو کرنیکا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اس کے بعد یہ پڑھنے کا۔ اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی۔ ترجمہ یا اللہ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری
ہوں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
کے ذریعہ جو نبی رحمت ہیں۔ یا محمد ا
توجہ کی بذریعہ آپکے طرف اپنے
اس حاجت کے تاکہ میرا کام پورا ہو
تو قبول فرما شفاعت اُن کی میرے
میں کہتا ہوں کہ جسطرح پادری لوگ
کی بحث کرتے ہوئے شفاعت کے
چھیڑتے ہیں اور دونوں مسئلوں کو
دیتے ہیں۔ اسی طرح بریلوی حنفی ا
مسئلہ استعانت واستمداد و استغا
ہوئے توسل و وسیلہ و ش
ہیں اور ان دونوں مسئلو
اس لئے پہلے ان مسئل
سو واضح ہو کہ استمداد
مراد یہ ہے کہ کسی نبی یا کسی
سے مدد طلب کی جائے
میں کہا کرتے ہیں "ا
شاہ جیلانی" لیجئے ا
پہنچو اور اے شاہ جیلان
توسل و وسیلہ اور شفاعت
اللہ تعالی سے مراد مانگی جائے
وسیلے سے جیسے اُس اندھے کو
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھائی تھی کہ ا

انی اسألك واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ (اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توجہ کرتا ہوں طرف تیری بذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) آنحضرتؐ نے اس اندھے کو دعا ان الفاظ میں نہیں سکھائی کہ یا محمد انی اسألك واتوجہ الیک (اے محمدؐ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپکی طرف توجہ کرتا ہوں) اگر آپ اس اندھے کو یہ الفاظ سکھاتے تو اس صورت میں آپ سے استمداد کرنے کا جواز نکل آتا۔ مگر آپ نے ایسے الفاظ اسکو نہیں سکھائے پس آپکی زندگی میں یا آپکی وفات کے بعد آپکو دور نزدیک سے مد

پکارنا کسی صورت میں جائز نہیں۔

انی شفاعت ... یاری مخواہ از ہیچکس
نبود جز خدا فریاد رس

جناب مقبول ... شفی

بزرگانِ دین سے بالخصوص
آن اولیائے کرام سے جنکا ... منظور ہے۔ اہل السنت والجماعۃ کے مشہور علما کے ... استمداد جائز بلکہ معمول ہے علی ہذا۔ وظیفہ یا ... تھا وجیلانی شیئاً للہ کا پڑھنا بھی جائز اور ... ریاح قادریہ وغیرہ کا معمول رہا ہے۔ اس میں ان ... تنقیح و توضیح ضروری ہے (۱) کیا کوئی شخص ... شاہی پنجاب میں وسیلہ ہو سکتا ہے اور ... تمام ہے (۲) کیا اولیاء اللہ ذوی زندگی ... ہیں (۳) سننے کی صورت میں مدد ... (۴) زندگی اور ممات کی دونوں حالتیں ... سوال کا جواب اثبات میں ہے اور ... روایات کا صوشہ عید نقلیہ تحقیقیہ الہامیہ فلسفیہ عقلیہ ... ان الک کا مختصر طور پر ہم ذکر کرتے ہیں۔ و ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ ... اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ یعنی ... والو خدا سے ڈرو اور اس کی طرف پہنچنے ... وسیلہ تلاش کرو" (رسالہ سرور الخاطر الفاتر مولفہ حافظ سید احمد علی صاحب خطیب مسجد شاہی لاہور)

دیوبندی حنفی

سورۃ المائدہ - جزء ۶ کے ... رکوع میں ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اللہ کے وسیلہ اور جہاد کرو بیچ راہ اللہ کی کے تاکہ تم فلاح پاؤ)

سید صاحب نے اس آیت کو پیش کرتے ہوئے علم سے کام نہیں لیا بلکہ الفاظ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون کو اڑا گئے۔ کیونکہ یہ الفاظ سید صاحب کے خیال کا رد کرتے تھے۔ اس جگہ اللہ نے مومنوں کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ ان باتوں کا تمہیں یہ ثمرہ ملیگا کہ تم فلاح پاؤ گے۔

حضرت ابی وائل۔ عطاء خراسانی۔ سدی۔ قتادہ۔ مجاہد۔ حسن بصری۔ ابن زید اور عبداللہ بن کثیر رضی اللہ عنہم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ عمل صالح کرکے خدا کا قرب تلاش کرو اور اسکے مقرب بندے بن جاؤ۔ اور حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر لکھا ہے کہ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ یعنی طلب کرو قرب طرف اللہ کے ساتھ عمل صالح کے پس بریلوی حنفیوں اور انکے علماء کا اس آیت سے استمداد از انبیاء اور اولیاء پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے۔ (باقی آئندہ)

موضع میان ضلع جہلم میں اہلحدیث

تحریک مذہب

(حسب تحریک ... اہلحدیث تحریک اہلحدیث کا نوٹ ارسال ہے)

شہر جہلم سے بجانب جنوب ۲ میل کے فاصلہ پر دریا جہلم کے تین میل دُور پر ایک چھوٹا سا گاؤں قوم گوجراں سے آباد ہے اور موضع خورد چوٹالہ سے صرف دو میل مغرب کو واقع ہے۔ اس گاؤں میں قدیم سے کوئی العلم نہیں ہوا صرف معمولی پڑھے ہوئے نیم ملا ہوتے رہے ہیں یہ گاؤں بدعت شرک کا گھر بلکہ کفر منڈی تھی طرح طرح کے شگون منائے جاتے تھے اور گھروں میں ہندوانہ طور پر رسمیں ادا کی جاتی تھیں۔ گو یا سومنات کے مندر کو بھی اس گاؤں کے باشندوں نے مات کردیا تھا۔ تین پشت سے ہمارے آباؤ اجداد میں پیش امامت مسجد کا کام سپرد رہا۔ ہمارے دادا صاحب بھی حافظ قرآن تھے لیکن دیگر علوم سے بالکل بے خبر اور وہ بھی رسمی حنفی تھے۔ اور ہمارے والد صاحب بزرگوار بھی قدیمی مذہب کے پابند۔ خدا بھلا کرے میرے والد صاحب کا کہ آپ نے مجھ کو موضع خورد میں ایک اہلحدیث عالم کی خدمت میں برائے تعلیم دینی چھوڑا۔ اور خاکسار نے موضع خورد میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور حنفیت کو سلام کرکے رخصت کیا۔ پھر خاکسار نے باہر جاکر مختلف استادگان اہلحدیث سے استفادہ کیا۔ (سوانح علماء اہلحدیث میں مضمون اندراج ہو چکا ہے) جب احقر الناس غریب خانہ پر واپس آیا اور عمل بالحدیث شروع کیا بس پھر کیا تھا۔ ہر ایک طرح سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مجھ مسکین پر کفر کے فتوے لگائے۔ ہر طرح کے میل جول سے پرہیز کیا گیا۔ نمازیں میرے پیچھے ترک کردیگئیں۔ الغرض ہر ایک وجہ سے ہم کو ستایا گیا۔ میری والدہ صاحب نے میرے چھوٹے برادر عبدالعزیز کو بھی موضع خورد ہی میں پڑھنے کے لئے بھیجدیا۔ اور برادرم مذکور پھر لاہور چلے گئے وہاں حدیث کا رنگ خالص چڑھا کر گھر تشریف لائے۔ اور میرے ساتھ ہو کر دشمن شرک ہو وعظ فرماتے رہے۔ افسوس کہ برادرم موصوف کی عمر نے وفا نہ کی۔ عین شباب میں انتقال فرماگئے۔ اور میری کمر کو توڑ کر میری زندگی کو برباد کرگئے۔ اناللہ۔ خیر بندہ نے تکلیفیں برداشت کیں تو بھی اپنے کام کو نہ چھوڑا۔ خداوند کریم نے اس ناچیز کی محنت کو پھل لگایا۔ اور اس کفر کی منڈی سے چند نفوس مذہب اہلحدیث کے پابند ہوگئے اور اہلحدیث کی جماعت کا وجود اس گاؤں میں پیدا ہو گیا۔ اور حدیث کا پھریرا لہرانے لگا۔ خدا کے فضل و کرم سے گاؤں کے کل اشخاص نے ہندوانہ رسوم سے توبہ کر دی اور شگن شگون کو برا خیال کرنے لگے۔ اور بعض نے مذہب اہلحدیث قبول کرکے مردم شماری ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء میں ہر دو مردم شماری کے کاغذات میں مذہب اہلحدیث درج کرایا۔ اور قوم لا مذ... اب خدا کے فضل سے اس گاؤں ... آتے ہیں اور اب مسجد اہلحدیث ... جہاں پر بلا کھٹکے نماز ادا کی ...

(نور محمد میانوی ص)

نوعِ انسانی کا بدترین فرقہ

دامِ تزویر کی قلعی کھل گئی

ایک اصولی بحث

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

نوعِ انسانی اپنی ضروریات اور حوائج کے لحاظ سے دیگر انواع سے ممتاز نظر آتی ہے۔ لوازمات اور حاجات بشری کے لحاظ سے بھی جداگانہ حقیقت رکھتی ہے۔ ایک پرندہ اپنا گھونسلہ خود بخود علیحدہ طیار کر سکتا ہے لیکن ایک انسان اپنے مسکن کے لئے بنی نوع کا سخت ضرورت مند رہتا ہے۔ ایک درندہ کسی پہاڑی غار کو ملجا بنا سکتا ہے۔ ایک چرندہ کسی درخت کے نیچے سردی گرمی کے ایام گذار سکتا ہے۔ مگر ایک انسانیت کا پتلا بغیر کسی خاص سکونتکدہ کے بسر نہیں کر سکتا اور وہ اپنے سکونتی مکان کے لئے بنی نوع کی اعانت کا زیادہ دست نگر رہتا ہے۔

ایک پرندہ انفرادی حالت میں آب و دانہ فراہم کر کے آرام کر سکتا ہے ایک درندہ خود بخود شکار کر کے اکیلے طور اپنا شکم پُر کر سکتا ہے۔ ایک چرندہ چل پھر کر گھاس پھوس سے گذر اوقات کا چارہ کر سکتا ہے لیکن نوع انسانی کا فرد واحد اپنے شکمی لقمہ کے لئے بنی نوع کا اس قدر محتاج اور ضرورت مند ہے کہ اگر بنی نوع کی استعانت نہ ہو تو ایک لمحہ کے لئے بھی زندگی بسر نہیں کر سکتا ہے۔

مثلاً صرف ایک لقمہ طیار کرنے کے لئے ایکبارگی غلہ۔ کشاورزی۔ آٹا گوندھنا۔ وغیرہ بہم پہونچانا پڑ جائے۔ تو نہیں کھا سکتا ہے۔ بلکہ جبتک خود ات لقمہ بہم پہونچائیگا تو لقمہ تیار صرف ایک پہر اسکا فیصلہ ہو جائیگا۔ صرف دس آدمی اور لازمی ہے کہ لوگ مختلف اور بذریعہ مختلف اکتسابات ضروریات پوری کریں تاکہ بذریعہ تعاون اور اعانت سب کے سب خورد و نوش سے بہرہ مند ہیں۔ اور ان ذرائع سے اجتناب کریں جو دوسرے افراد کے فراہم آوردہ کو بلا عوض کھاجانے کا وسیلہ ہیں۔ جیسے چوری۔ جوا۔ ٹھگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے کہا گیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ہے۔

مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقوام عالم اور دنیا جہان میں ایسی قسم کے کسب اور ذرائع معاش بھی موجود ہیں جنکو افتخار اور اعزاز کا عہدہ جلیلہ سمجھا جاتا ہے۔ جیسے آباؤ اجداد کے بوسیدہ استخوان فروشی کے دکانیں خانقاہیں۔ تکیہ خانوں کی مجاوری صرف ملنگیری محض۔ گوشہ نشینی۔ پیر بازی۔ وغیرہ وغیرہ۔

خدا بھلا کرے اس جماعت اور ان مقدس لوگوں کا جنھوں نے مذہبی رنگ میں انسانی حقیقت کو ظاہر کر دیا۔ اور انسان پرستی کو جو مدت سے زیور بشریت سمجھی گئی تھی۔ لیکا یک اڑا دیا گیا وہ جماعت اسلامی آبادی میں وہابیت اور اہلحدیث کے نام سے ملقب ہے۔ اور ہر وہ شخص وہابی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ جو حقیقت بشریت کو ہویدا کردے۔ خواہ کسی ہی شکل اور کسی ہی قوم کا ہو۔

صورت مرداں چہ خواہی سیرت مرداں گزیں
مرد عاشق پیشہ را با صورت و الوان چہ کار

دیگر اقوام کے بارے میں تو مجھے بہت کم معلومات حاصل ہوئے ہیں لیکن اسلامی آبادی اور مذہبی دنیا کے حقیقت پژوہ وہ لوگ ضرور [illegible] ہیں۔ جنہوں نے مذہبی جھنڈے کو بلند کر کے تمام مکر و فریب اور ناجائز حیلوں کے دام تزویر کی دھجیاں بکھیر کر تمام مکاروں کو چکنا چور کر دیا۔

کیا فاش رازی میں جو عیب پایا
منافق کو چھپا نا شالب کرتا یا ہو
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
مشائخ میں جو قبح نکلا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اہالی مذاہب کے صادق نامہ علیہ زندگیوں کو دیکھا جاتا ہے تو ہر ایک مذہب کو کسی نہ کسی صیغے میں ممتاز رتبہ ہے کوئی تاجر ہے تو کوئی دکاندار تو کوئی مزدور۔ کوئی سپاہی ہے تو کو مگر ایسا کوئی ممتاز نہ پایا جائیگا جو حاصل کردہ مالوں کو مکر و فریب سے کر رہا ہو۔ اور جاتو حضم کر گیا مجھے سچ کہنے اور جائز نکتہ چینی میں کوئی شے حائل نہیں ہو سکتی کہتا ہوں کہ تعویذ۔ گنڈے۔ جوگ پیر بازی۔ بیعت گری اور مزار مجاوری وغیرہ یہ سب ایک پھل پھول ہیں۔ وہ دن عنقریب جبکہ اس شجر خبیث کو بیخ و بن ٹکڑے کر دیا جائیگا۔

الغرض یہ کہنا بیجا نہ حیلہ باز درحقیقت ظالم اقتضاء بشریت سے بھی خارج اخلاق ناصری صاف لکھتے ہیں

"اعراض از معاونت ابناء نوع بمقتضیات ایشاں محض جور و ظلم باشد۔"

فقط والسلام۔ (محمد حسن از کوٹ [illegible])

برلن میں اسلام

حضرات! ہم نے کسی گذشتہ اشاعت میں اس موضوع پر آپکو توجہ دلائی تھی مگر بے سود۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے جمود سے فائدہ اٹھا کر جماعت احمدیہ لاہور نے یہ چاہا کہ جو کام برادر معظم مولوی عبدالجبار صاحب الخیری اور مولوی عبدالستار صاحب الخیری نے جرمنی کے پایہ تخت برلن میں اسلام کی اشاعت کا شروع کیا تھا۔ اس کو اپنا کر لیں تاکہ ہندوستان کے مسلمانوں

شفاخانہ محمد

فت بمبئی کے صفحہ پر محمد علی صاحب پریذیڈنٹ
ارٹی نے برلن میں مسجد کی سرخی سے
اپیل جمہور مسلمانوں کے لئے شائع کی ہے
اپنا ہی گانا گایا ہے اور پبلک کو دکھایا
جرمنی میں میدان وسیع ہے اور ہم
لام پھیلانے جاتے ہیں۔ اس کا جواب
آج اخبار خلافت میں شائع کرانے کیلئے
یا ہے جسکی نقل حسب ذیل ہے۔ مگر نقل کے
سے پہلے ہم کانفرنس اہلحدیث سے درخواست
ان دفعات کے موجب جو اکتوبر کی
ی میں زیادہ کیگئی ہیں۔ کانفرنس اسکے
کرچکی۔ دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں
سلام کرنا)

(نقل خط)

اسلام اہم تین بھائی مولوی عبدالجبار خیری ایم اے۔ اور مولوی عبدالستار صاحب ایم اے۔ اور خاکسار جنگ عظیم سے پہلے ہندوستان سے بیروت ملک شام ت ترکی میں چلے گئے تھے اور میرے ہردو برادران مذکور نے وہیں کے کالجوں میں تعلیم اعلیٰ حاصل کرکے بیروت ہی میں ایک کالج بنام دار العلوم بیروت کھول دیا تھا۔ مگر اس جنگ سے کچھ عرصہ قبل مجھکو خانگی ضرورت ہندوستان لے آئیں اور وہ دونوں وہیں رہے۔ دوران جنگ میں وہ دونوں حکومت اسلامی ترکی کی ہر طرح کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اور صلح کے بعد جب عالم اسلامی پر موقتاً کفر کا اندھیرا چھا گیا تو وہ برلن پایہ تخت جرمنی میں چلے گئے۔ عرصہ تک اُن سے خط وکتابت بند رہی مگر سنہ ۲۲ء سے یہ سلسلہ جاری ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں فدایان مذہب برلن میں اشاعت اسلام میں مصروف ہوگئے۔ لہٰذا انہوں نے بلا امداد غیرے اس کام کو شروع کر دیا اور اللہ عزّ اسمہٗ نے اون کی نصرت فرمائی۔ اور جو کچھ وہ اللہ پر بھروسہ کرنیوالے کرتے ہیں اگر ناظرین معلوم کرنا چاہیں تو مدراس کے انگریزی اخبار "جسٹس" کا مطالعہ فرمائیں جس میں برادر عزیز عبدالستار الخیری اسلام کی تبلیغ کے متعلق مضامین بھیجتے رہتے ہیں۔ ہم یہاں چودھری عبدالمجید صاحب شہیدی۔ اے علیگ مقیم برلن کے اس مضمون کا اقتباس درج کر دینا مناسب سمجھتے ہیں جو انہوں نے علیگڑھ گزٹ مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۲ء میں شائع کرایا ہے اور صفحہ ۶ کالم ۳ سے شروع ہوتا ہے اور صفحہ ۷ کالم اول میں یوں رقم ہے:۔

"مسجد میں جماعت اسلامیہ کا اجلاس پروگرام کے مطابق لوگ کھانے کے کمرے سے مسجد کی جانب روانہ ہوئے۔ جب سب اصحاب بیٹھ گئے۔ جو جماعت اسلامیہ برلن کے امام یا صدر پروفیسر مولوی عبدالجبار صاحب الخیری نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور ایک زبردست وعظ کیا۔ اتحاد اسلام کی ضرورت کو واضح کیا اور جماعت کو برقرار رکھنے اور اسے امداد دینے کو حاضرین سے اپیل کیا۔ حاضرین کی جانب سے لبیک لبیک کی آوازیں آتی رہیں!"

یہ مضمون جسکا اقتباس پیش کیا گیا "برلن میں عید الضحیٰ اور رسم قربانی" کی سرخی سے درج ہے۔ حضرات اس سے معلوم ہوگیا کہ برلن میں اسلام کی اتنی اشاعت ہوچکی ہے کہ ایک امام بھی منتخب ہوچکا ہے اور خود میرے برادر عزیز مولوی عبدالستار الخیری نے ایک جرمن خاتون کو مسلمان کرکے اس سے شادی کر لی ہے اور اولاد ہے جس سے بخوبی روشن ہے کہ ہمارے دوست مولوی محمد علی صاحب اسلامی مشن جرمنی بھیجنے کا خواب دیکھ رہے تھے کہ وہاں کام بھی شروع ہوچکا تھا اور جڑ پکڑ چکا تھا۔ (اس کے ثبوت ہمارے پاس مکمل موجود ہیں) درانحالیکہ وہ جماعت احمدی کا جو عام طور پر قادیانی لاہوری پارٹی کے نام سے مشہور ہے ایک فرد بھی نہ تھا۔ خیری برادران ایک رسالہ "الظھور" جرمن زبان میں اشاعت اسلام کے لئے نکال رہے ہیں اور لکھا ہے کہ ہمارے پاس کافی روپیہ ہو تو ہم انگریزی میں بھی نکالیں گے۔ ہم مسلمانوں سے اپیل کرینگے کہ دیکھ بھال کر کام کریں۔ جب ایک کام اشاعت اسلام کا جرمنی میں ہو رہا ہے اور نظام قائم ہوچکا ہے اور خاص جماعت پانچ سو مسلمانوں کی وہاں موجود ہے۔ تو اسی جماعت کو کیوں نہ مدد دیجائے

اگر اس احمدی جماعت کو جس نے مسجد کیلئے اپیل کیا ہے مدد دیجئے۔ تو لازمی نتیجہ افتراق ہوگا۔ کیونکہ یہ جماعت اپنے عقیدوں اور سمجھ کے موافق اسلام پیش کریگی اور جو جماعت کام کر رہی ہے وہ اون عقائد اور سمجھ کے مطابق اسلام پیش کر رہی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین و بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو کام اس وقت ہو رہا ہے وہ بھی رک جائیگا

ہم اپنے مکرم جناب سیٹھ چھوٹانی صاحب سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ جو کچھ آپنے جرمنی میں ان ہردو خیری برادران سے ملاقات کے دوران میں ان کے اور ان کے کام کے بارے میں واقفیت اور معلومات حاصل کی ہوں۔ بالاختصار بغرض آگاہی عام اخبار میں شائع فرمائیں!"

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جرمنی میں ان ہردو فدائے حق ہستیوں سے ملے اور واقفیت حاصل کی۔ جبکی بنا احمدیہ انجمن نے لکھ مارا کہ وہاں چند دن وہاں کے حالات کو بغور دیکھکر وہ
پہونچے ہیں کہ جرمنی میں تبلیغ ا
وسیع ہے۔ مگر ان بزرگ
تک نہیں۔ کیا اسکا
ان کے کام کو روک
کس قدر ظلم ہے کہ

خاشاک سے پاک صاف کرکے ہل چلاکر بیج ڈالیں اور تمام محنت و مشقت سے اس نتیجہ کامیابی پر پہنچیں اور احمدی جماعت کے مُنہ میں پانی بھر آئے۔ وہ بہت دیکھتے پوسکہ جماعت کے لئے اُن کا نام تک نہ لے اور اپنا کام بتائے۔ ہم منتظر ہیں کہ کتنے دن بعد احمدی جماعت یہ اعلان کرتی ہے کہ جناب عبدالحمید صاحب ایم۔ اے مبلغ نے برلن پہونچکر اتنے عرصہ کے بعد اس قدر مسلمان کئے۔ کیونکہ خیری برادران کا جب نام ہی نہیں تو ان کا حصہ بھی ہضم ہوگا۔

ہم مسلمانوں سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ اگر انکو واقعی اسلام سے سچی محبت ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ہر حصہ دنیا میں محمد رسول اللہ صلعم کا لایا ہوا اسلام شائع ہو۔ تو ہمارے اس عریضہ کو بغور پڑھ کر کام کریں۔ ہم خود اس کام سے بے فکر نہیں ہیں اور عنقریب ایک کمیٹی اس اہم کام میں مسلمانان ہند سے امداد کے لئے اپیل کرنیوالی ہے۔ اگرچہ ان غیور بھائیوں نے جو امداد طلب کی اپنے خدا سے کی اور اس لئے ان خانہ بدوش فدائیوں کی ایک بالکل بے زر اور اجنبی ملک میں نصرت فرمائی کہ باوجودیکہ مولوی عبدالجبار صاحب الخیری امام یا پریزیڈنٹ ہوئے مگر کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ انکی امداد کرکے ان کے کام کو تیز کردیں۔ تاکہ اگر کچھ رکاوٹیں ہوں تو نکل جائیں۔ ہم پریزیڈنٹ احمدیہ جماعت کے اس اپیل کے اس وجہ سے مخالف ہیں کہ دوسری جماعت کی ایک کی موجودگی میں ضرورت ہی نہیں۔ اس موجودہ کام کے متعلق جہانتک ہم کو دیکھنا پڑتا ہے الفضل قادیان میں بھی شائع ہوچکا ہے۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ یہ مہربانی جرمنی چھوڑ کر اٹلی کی طرف جہاں کوئی نہیں ہے۔ تو بہتر ہوگا

عت ہو رہی ہے۔

ایک اسلام محمد عبدالغفار الخیری

دس آنہ

خان دہلی

شفاخانہ

حکایاتِ خواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۵ ربیع الثانی)

حکایت

سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تھے۔ ایک عورت ان کے گھر آئی اور طالب [illegible] ہوئی۔ وہ اسکو گھر میں چھوڑ کر بھاگ گئی۔ رات کو خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ کہا آپ یوسف ہیں فرمایا ہاں میں وہ یوسف ہوں کہ میں نے ارادہ کیا تھا اور تو وہ سلیمان ہے کہ تو نے ارادہ بھی نہ کیا۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولقد همت به وهم بها لولا ان رای برهان ربه (رسالہ منجیات و مہلکات لنواب بھوپالی صفحہ ۳)

حکایت

ایکبار یہ (یعنی سلیمان بن یسار) مدینہ طیبہ سے حج کے لئے نکلے مقام ابواء میں کھڑے ایک بدوی عورت کی نگاہ ان کے حسن و جمال پر پڑی۔ وہ عاشق ہوکر پہاڑ سے اُتر کر انکے سامنے آئی۔ خود بھی مہ پارہ تھی۔ کہا مجھکو کچھ دو۔ یہ روٹی دینے لگے اس نے کہا میں یہ نہیں مانگتی۔ صحبت کرنا چاہتی ہوں کہا تجھکو شیطان میرے پاس لایا۔ پھر گھٹنوں کے اندر سر رکھکر خوب روئے۔ وہ اپنا سا مُنہ لیکر چلی گئی۔ جب مکے میں پہونچکر طواف و سعی سے فارغ ہوئے۔ خواب میں ایک شخص دراز قد خوبصورت خوشبودار کو لباس فاخرہ پہنے ہوئے دیکھا۔ کہا تم کون ہو کہا میں یوسف ہوں پوچھا یوسف صدیق؟ فرمایا ہاں۔ کہا آپکا حال ساتھ زلیخا کے عجیب ہے۔ فرمایا تمہارا حال ساتھ ابواء والی عورت کے اور بھی زیادہ عجیب ہے۔ (د۔ [illegible])

حکایت

حارث بن منہال کہتے ہیں ایکبار میں جبانہ یعنی عیدگاہ میں گیا وہاں محراب میں سو گیا۔ وہاں ایک قبر تھی۔ میں نے آواز سُنی کہ ایک لوہے کے ہتھوڑے سے اوس مُردہ کو مار رہے ہیں اور اس کے گلے میں ایک زنجیر ہے اور اسکا چہرہ سیاہ ہوگیا ہے اور آنکھیں نیلی پڑ گئی ہیں وہ کہتا ہے ہائے مجھپر کیا بلا آئی۔ اگر دنیا والے مجھکو دیکھیں تو کوئی انہیں ارد گرد گناہ کے نہ پھرے اور عصیان نہ کرے۔ واللہ مجھسے مطالبہ

انہوں نے مجھکو ہلاک کر ڈالا مجھ سے باز پرس ہوکر بات آتش کی ہوئی۔ انہوں نے مجھے جلا ڈالا۔ کوئی [illegible] صاحب حال کی خبر میرے گھر والوں کو دے۔ حارث [illegible] میں نیند سے جاگ اُٹھا اور فزع و رعب [illegible] میں نے اُس کے گھر والوں کو تلاش کیا تو [illegible] پائیں۔ اون کو اوس کے حال کی خبر دی اہل [illegible] دوستوں سے یہ ماجرا بیان کیا۔ وہ سب اوس کے جلد آئے اور روئے اور اللہ سے اس کے لئے مغفرت چاہی۔ بعد چند روز کے پھر میں اوس قبر پر آیا۔ اسکو اچھی ہیئت میں پایا۔ اوس کے سر [illegible] جسکی چمک آنکھ کو اوچکتی تھی۔ اوس کے کان میں سونے کی دو نعلین تھیں۔ مجھ سے کہا جزاک اللہ خیرا۔ تو نے میری بیٹیوں اور اصحاب ہی کی یہانتک کہ انہوں نے میرے لئے استغفار کی (دواء القلب القاسی بتذکیر الموت بعب

حکایت

نزہۃ المجالس میں ایک ہی ر روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ آ ایکدن اوس نے قبہ عباسؓ میں رافضیوں کو دیکھکر اون سے کہا۔ کہ مجھے ابوبکرؓ و عمرؓ کی دوستی کے واسطے کھانا دو۔ ایک شخص نے کہا کہ آ میرے ساتھ کھانا دوں۔ وہ مجھے اپنے گھر لیگیا۔ دو حبشی غلام تھے۔ اُنہیں میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ اسے جہانتک ہو سکے سخت مارو۔ انہوں نے مجھے ایسا مارا کہ میں بیہوش ہوگیا۔ پھر زبان کاٹکر ایک شارع عام پر ڈالدی۔ جب مجھے ہوش آیا تو بمشکل روضہ مقدسہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پڑا۔ درد سے روتے روتے میری آنکھ لگ گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور میں نے آپ سے اپنے حال کی شکایت کی جب میں جاگا تو اپنے تئیں بالکل صحیح اور تندرست پایا اپنے مقام پر واپس آکر رہنے لگا۔ پھر کچھ عرصہ بعد قبہ عباسؓ کے پاس آیا دیکھا تو وہاں ایک جماعت رافضیوں کی موجود ہے میں نے اون سے کچھ کھانا مانگا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی دوستی کا واسطہ دیکر۔ ایک نوجوان نے کہا یہاں ٹھیرو میں گھر سے کچھ لاؤں جب نوجوان گھر کیطرف چلا تو میں بھی اُسکے

نے آکر ابوبکرؓ و عمرؓ کی دوستی کا واسطہ دیکر کھانا مانگا۔ آپ نے اوسکی زبان

میں اس امر کا اظہار کرچکا ہوں کہ میرا باپ مرگیا ہے۔ اور میں ابوبکر

عفا اللہ الوکیل کرمجونی بیربھومی۔ بنگال)۔

اہلحدیث: اس قسم کی حکایات ترغیب و ترہیب کیلئے ہوتی ہیں شرعی دلائل میں انکو دخل نہیں۔

امرتسر

انی شفاخانہ پھیلہ

تاوے

بارہا لکھا گیا اور اب بھی لکھا جاتا ہے کہ قطعی فتووں کے خواہشمند مہربانی ایسی لفافہ یا اپنا پتہ خود لکھکر بھیجا کریں اردو انگریزی میں ہو یا دیسی حرفوں میں۔ جسطرح پہونچ جاوے (ایڈیٹر)

یعنی جو مولود کراتا ہو، حال و قال کرتا ہو اور قبر کا مجاور ہو۔ قبر کو سجدہ کراتا ہو ایسی سجدہ کراتا ہو اور ہمیشہ ناچ رنگ میں شرک و بدعت کا اہتمام ہو۔ ایسے آدمی کو امیر خلیفہ و پیش امام بنانا قرآن و حدیث یا نا جائز ہے؟ (علی حسن خاں برہنڈ و ضلع

شخص مذکور کو پیش امام بنانا جائز نہیں حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم امام اپنے میں سے اچھے لوگوں کو بنایا لیفہ سے مراد اگر شرعی امیر المومنین یعنی لامی حاکم ہے تو ایسے شخص کو منتخب نہ نکہ وہ امیر پیش امام سے بھی اعلےٰ ہے اور یت سے معمولی منتظم بطور صدر مجلس کے تو اسکا وہ حکم نہیں جو پہلے دو کا ہے کیونکہ تو امام بناتے ہیں نہ حقیقی معنے میں خلیفہ ہے۔ بلکہ ایک طرح سے جلسہ کا پریزیڈنٹ ہے جو بغرض انتظام مقرر کیا جاتا ہے۔ انتظامی عہدہ پر تو کافر بھی مقرر ہو سکتا ہے

س نمبر ۹

ہمارے پاس چند جزو قرآن پاک کی مع نمازیں نام خداوند تعالیٰ کے اور درود شریف و آیۃ الکرسی دو ورق میں چھپا ہوا لاہور کا تھا۔ وہ دونوں ورق کل کے کل سورہ مع نمازیں نام باریتعالیٰ و درود شریف و آیۃ الکرسی کریم سے کاغذ سے اڑ گیا اور لاپتہ ہوگیا۔ ایک حرف کا نشان باقی نہیں رہا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ مطابق قرآن و حدیث کے جواب دیں تاکہ تسلی ہو۔

(" " ")

ج نمبر ۹

سوال صاف نہیں "اڑ گئیں" سے مراد اگر یہ ہے کہ کاغذ تو موجود رہے مگر حروف اڑ گئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی روشنائی بنتی ہے۔ جس سے لکھا ہوا کچھ مدت کے بعد اڑ جاتا ہے آپکی سورتیں وغیرہ اسی روشنائی کی لکھی ہونگی اور اگر "اڑ گئیں" سے مراد یہ ہے کہ جن کاغذوں پر لکھی تھیں وہ کاغذ اڑ گئے تو کوئی چور لے گیا ہوگا۔ واللہ اعلم

س نمبر ۱۰

عمرو نے اپنی کل جائداد کو اپنی زندگی میں اپنی بی بی کے دین مہر میں لکھدیا بعد لکھنے کے وہ قضاء الٰہی سے فوت ہوگیا۔ اب اوس کی بی بی بھی انتقال کر گئی۔ اب اس کی جائداد میں کس کس کا حق ہوگا۔ عمرو کے مندرجہ ذیل وارث زندہ ہیں۔ عمرو کی بہن اور عمرو کی بہن کے دو بیٹے۔ اور عمرو کا ایک سالہ۔ اور عمرو کا بیٹا بیٹی نہیں ہے۔

(" " ")

ج نمبر ۱۰

عمرو اپنی جائداد دے چکا۔ اوس کی ملکیت تو زائل ہوگئی۔ اب وہ جائداد زوجہ عمرو کی ہے۔ لہذا اوس کا بھائی سب کا وارث ہوگا۔

س نمبر ۱۱

عمرو نے اپنی بی بی کو دس آدمی کے سامنے کہا کہ یہ حمل جو تم کو ہے یہ ہمارا نہیں ہے۔ غیر کا ہے۔ اور اب بی بی کو رکھنا چاہتا ہے۔ آیا رکھ سکتا ہے؟ (" " ")

ج نمبر ۱۱

صورت لعان کی ہے چاہیں تو لعان کر کے جدا ہو جاویں۔ نہ کریں تو صرف اتنا کہنے سے نکاح نہیں فسخ ہو سکتا ہے۔ صلح سے رہ سکتے ہیں۔ (۳ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲

عورت منکوحہ مہر کس حالت میں لے سکتی ہے۔ خاوند عورت کو چھوڑنا نہ چاہتا ہو اور عورت خوشی سے اپنی ماں کے ہاں چلی جاوے اور اس کی ماں مہر کی بابت دعوی کرنا چاہتی ہو۔ اور لڑکی کو نہ بھیجے اور اس کے خاوند کو حیران کرنا چاہتی ہو۔ کیا وہ ایسی صورت میں مہر لے سکتی ہے؟ شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

(شیخ کرم علی عبدالغفور خریدار اہلحدیث ۵۱)

ج نمبر ۱۲

مہر آجکل دو قسم کا ہوتا ہے معجل اور غیر معجل۔ معجل تو ہر وقت عورت طلب کر سکتی ہے۔ غیر معجل بعد طلاق یا بعد موت ملتا ہے۔ اور اگر تفصیل نہ کی ہو تو سارا مہر معجل ہوتا ہے۔

نوٹ آپنے ریاست کے ٹکٹ ۲ ر کے بھیجے ہیں جو انگریزی علاقہ میں بیکار ہیں۔ آئندہ کو انگریزی ٹکٹ بھیجا کریں۔ ورنہ اپنا اور غریب فنڈ کا نقصان نہ کیا کریں۔

س نمبر ۱۳

یہاں ایک شخص ہندو رہتا ہے۔ اس نے ایک روز میرے سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح عبادت کرے۔ تو وہ رسول کی طرح ہو سکتا ہے؟ جیسا کہ تمہارے مذہب کی کتابوں میں لکھا ہے۔ تو بندہ اسکا کیا جواب دے۔ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ تمہارے علماء کہتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح عبادت کرے وہ رسول کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسکو برا خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسولوں کی طرح عبادت کرنے سے رسول کی طرح ہو نہیں سکتا (یا جو جو اسکا مطلب) براہ عنایت اس کا جواب صاف مع دلیل کے چھاپ دیں۔ فقط

(شیخ محمد باقر)

ج نمبر ۱۳

عبادت کرنے سے کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں ہو سکتا۔ یہ تو قادیانی مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔ جو ایسا کہے وہ سخت گمراہی میں ہے۔ اسکو جلد توبہ کرنی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرنے سے ایسے نہ بنے تھے بلکہ بفضل الٰہی بنے تھے۔

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع

شیخ

دے سکتے

ملکی مطلع!

خلافت سے دل لگی

اسلامی تعلیم کے مطابق خلیفہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ انتخاب سے ہو۔ دوم وہ صاحب حکومت ہو جسکو ہاتھ میں ملک کا نظم و نسق ہو۔ ان دو شرطوں میں سے دوسری شرط بہت زیادہ اہم ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ مجھ سے پہلے انبیاءؑ سیاست کرتے تھے۔ میرے بعد نبی نہ ہونگے خلیفہ ہونگے جو سیاست کرینگے۔

اس میں شک نہیں کہ ٹرکی حکومت کا سلطان بوجہ موروثی ہونے کے منتخب نہیں ہوتا۔ اسلئے اصلی معنے سے تو خلیفہ نہیں تھا مگر دوسرے معنے سے مجازی طور پر خلیفہ کہا جاتا تھا۔ کہ صاحب اقتدار ہے۔ گذشتہ ایام میں جب مسئلہ خلافت زوروں پر تھا اور مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا تھا کہ خلافت کے لئے خلیفہ کا دار الخلافہ آزاد ہونا ضروری ہے۔ اس کے جواب میں یورپ کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ خلیفہ ایک روحانی حاکم ہوتا ہے۔ اس کے لئے ملکی اقتدار یا دار الخلافہ کے ہونے کی ضرورت نہیں اس پر غالباً تاریخی حوالے مخالفین کی نگاہ میں ہونگے کہ عباسیہ کے آخری دور میں ایسا ہوتا رہا۔ مگر مسلمانوں نے اس دلیل کو نامعقول سمجھ کر اپنے مطالبہ کو جاری رکھا۔ آج ریوٹر کی خبریں آرہی ہیں۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی تصدیق کرتی ہے کہ عبد المجید خاں آفندی کو خلیفہ بنایا گیا۔ اور لقب ہز ہائینس کا دیا گیا جس کا مطلب یہی ہے کہ سیاست اور ملکی اقتدار الگ کیا گیا۔ جس کی پہلے ہی سے اشاعت ہم ہندوستانی بیورو ایجنسی کی لیکن اب جو تار اس بارے مرکزی خلافت کمیٹی نے یہ کہنے پر مجبور ہیں فندی کو بے سیاست خلیفہ بنایا ہے درحقیقت خلافت سے ایک قسم کی دل لگی کی ہے۔ ہم ایسے بے سیاست بادشاہ کو خلیفہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔

میں دو
کی صرف ایک
صرف دس آنہ (۱۰)
۱۰
محمد

ہمارا خیال تھا

کہ ٹرکوں نے بہت کچھ ٹھوکریں کھائی ہیں۔ ان کے کانوں میں متعدد دفعہ آوازیں پہنچ چکی ہیں۔ بلکہ انکی زبانوں سے نکل چکی ہیں کہ ہم پر جو تکالیف آئی ہیں یہ خلاف شریعت کرنے کا نتیجہ ہے۔ یہ بھی اون کی زبانی بروائت ریوٹر پہونچ چکا ہے کہ خلیفہ کا انتخاب تمام اسلامی دنیا کی نیابت سے کیا جائیگا ان خبروں کی بنا پر ہم سمجھتے تھے کہ آئندہ کو ٹرکی قوم سب سے پہلے تخت نشینی کی اصلاح کریگی کہ انتخاب کے ذریعہ سے بلا قید شاہی خاندان کے قابل آدمی کو منتخب کرینگی۔ اس وقت سب کی نگاہ میں قابل بلکہ قابل ترین آدمی غازی کمال پاشا تھے۔ خیال تھا کہ اسلامی ہدایت کے مطابق انہی کو صدر انجمن بنا کر کارروائی کرینگے۔ لیکن انتخاب ہوا تو یوں کہ خاص انگورہ کی مجلس نے کثرت رائے سے شاہی خاندان کے ولی عہد عبد المجید خاں آفندی کو بے تاج بادشاہ بنا کر خلیفہ نام رکھدیا۔ اس کے سوا ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ طریق کار دراصل خلافت سے دل لگی ہے ایسے بے سیاست شخص کو خلیفہ ماننے کے لئے ہم کسی طرح تیار نہیں۔ ہاں مسئلہ خلافت سے قطع نظر بوجہ وحدت اسلامی کے ہم کو ٹرکوں کی حمایت اور دعا سے ایک منٹ کے لئے بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔

کونسلوں میں شرکت

آجکل ہندوستان میں قومی مسئلہ جیسا کونسلوں کی شرکت کا بن رہا ہے دوسرا کوئی نہیں۔ نیشنل کانگرس کے تین درجے ہیں عام جلسہ جو سال بعد ہوتا ہے۔ منتظمہ کمیٹی جسکے چیدہ چیدہ لوگ ممبر ہیں۔ اوس کی ماتحت کارکن کمیٹی خاص خاص ممتاز لوگ جس کے ممبر ہیں۔ ضروری تجویز پہلے کارکن کمیٹی میں پیش ہوکر پاس ہو پھر منتظمہ کمیٹی (آل انڈیا نیشنل کانگرس پیش ہوتی ہے۔ اس کے بعد ضرورت عام میں اس کی تصدیق کرائی جاتی کی کارکن کمیٹی میں بکثرت رائے فیصلہ کہ کونسلوں میں جانا چاہیئے مکمل فیصلہ اسی موقع پر ہندوستان کے نامی لیڈر امرتسر کے جلسہ کا حال جنرل سکرٹری پنڈت موتی لال نہرو کا اقتباس قابل شنید ہے۔ فرمایا:۔

"کونسلوں کے انتخاب میں حصہ لینے ملحدہ مقاطعہ ناممکن ہے۔ ابتک کارکن مو کو نہیں بلکہ اپنے آپکو بائیکاٹ کیا۔ و اور امیدواروں سے باز رہنے کی د ہے۔ کونسلیں پوری ترقی میں ہیں؟ انکی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں سد سوالات کیلئے حصول مقصد کا یہی کو منتخب ہونے سے باز رکھیں یعنی قابو پائیں۔"

ناظرین کو یاد ہوگا اہلحدیث اسی وقت سے اس بارے میں دیتا آیا ہے جس وقت ابھی مسئلہ کا چرچہ نہ تھا۔ اہلحدیث بلاثمن لکھتا آیا ہے کہ کونسلوں میں شرکت کرنی نہ کرنے سے مفید ہے۔ ناگپور کانگرس نے بڑے زور سے عام جلسہ میں پاس کردیا تھا کہ کونسلوں میں نہ جانا چاہیئے۔ لیکن جس امر کو مدنظر رکھکر پاس کیا تھا وہ حاصل نہوا۔ وہ امر یہ تھا کہ کونسلیں کو بالکل اجاڑ کردیا جائیگا تو انگلستان پر ایک خاص اثر ہوگا۔ سمجھا جائیگا کہ ہندوستان سارا اٹھا ہوا ہے اس کے بٹھانے کی فکر کی جاتے مگر واقعہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ کونسلوں میں غیر قومی اشخاص نے بلا مزاحمت جگہ لے لی۔ جس سے ثابت ہوا کہ کونسلیں خالی نہیں رہیں۔ اور ایسے غیر قومی اشخاص سے جو کچھ بھی نقصانات ہونگے وہ محل اشکال نہیں فلسفہ اخلاق کا مسئلہ ہے کہ غلطی اگر ہو جائے تو ایک ہوتی ہے۔ اوس غلطی کو قائم رکھنا ہزاروں غلطی ہے۔ جو جمع ہوکر بے حساب غلطیاں ہوجاتی ہیں

...سطحی پر اصرار تذکرے ابھی اٹھی ہو جو کہا
...دں میں جاؤ مکہ جاکر استعفا دیدو اور جگہ خالی
...نہ ہونے دو ہمارے نزدیک یہ بچوں کا کھیل ہے
...ں ایسی رائے ہونی چاہئیے۔ مدبرین کی رائے تجویز
...تجویز کرنیوالوں کو سوچ لینا چاہئیے تھا جس کا کام
...بان ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سیاسیات میں ہم سے
...اہمیت رکھتا ہے۔ ایسا ہونا ممکن بلکہ غالب گمان ہے کہ
...ایسی بربادی اور خلل اندازی کا پہلے ہی سے انتظام سوچ
...ہی میں ہو وقت ہم کیا کر بیٹھے۔ وہ جو کچھ سوچیگا ہم بھی سوچتے
...ظاہر نہیں کرتے کیونکہ ع دیوار گوش دارد
...سکے لئے جاء مسرت ہے کہ اونکا

اہلحدیث

خادم اہلحدیث مذہبی مسائل میں
...تبلیغی ہے وہ تو بجائے خود قرآن و حدیث سے مدلل
...کے معاملات میں بھی اسکی رائے دوراندیشی پر مبنی
...و مخالفت کے انجام کار ملک کو وہی راستہ اختیار
الحمد للہ ۔

عرب کے حصہ نجد میں جہاں وہابی (موحد)
لوگ رہتے ہیں اوسکا حکمران امیر ابن
...ملک میں ایک سوسائٹی قائم ہے جسکا نام اخوان
ہے (بھائی بندی) امریکہ سے عیسائیوں کا ایک وفد
...یا گیا جسکے ایک قابل ممبر ڈاکٹر ہیرسن نے عرب کے اندرونی
...خباروں میں شائع کئے ہیں جو ناظرین اہلحدیث کی
...ہی کے لئے درج ذیل ہیں۔ لکھتا ہے:-

"برطانیہ اور شریف مکہ کی ناکامیوں کے وجوہ پر بحث اور نام نہاد ملک الحجاز کے تخت و تاج کی بے ثباتی کا ذکر کرنے کے بعد ڈاکٹر مذکور ملک عرب کی اصلی قوت کے متعلق یوں فرماتے ہیں

ملک عرب کی حقیقی قوت انجمن اخوان الصفا کے ہاتھ میں ہے یہ متقی اور پرہیزگار مسلمانوں کی ایک مختصر سی جماعت ہے جسکے ارکان اخوت اسلامی کے حبل اللہ سے جکڑے ہوئے ہیں ان کے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ بادیہ نشینان عرب یعنی بدوی قبائل کو تعلیم و تلقین کے ذریعہ احکام شریعت کی پوری طرح سے پابندی کرائیں۔ انہیں سے وہ ارباب جو درس و تدریس کی اہمیت رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں وہ سفید عمامہ باندھتے ہیں سربلندی کی علامت ہوتا ہے۔ بانیان انجمن کے

کے جواب دیں تاکہ تسلی ہو

خواب و خیال میں ترقی نہ آئی ہوگی جو اس انجمن نے کی ہے۔ اس تحریک کا ایک زبردست اصول یہ ہے کہ تاخت و تاراج یا دیگر طریقہ سے کسی بھائی کو مضرت پہونچانا بہت بڑا جرم یا گناہ کبیرہ ہے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اس تحریک کو روزافزوں تقویت حاصل ہوتی رہی اور اس نے ملک عرب کے اندرونی حصص میں معاند و متخاصم قبائل کو سلسلہ اتحاد و یگانگت میں منسلک کر دیا۔ خاتمہ جنگ کے بعد صورت حالات میں قطعی کایا پلٹ ہوگئی ہے ترکی کا جو اثر تھا ہوگیا۔ عربوں کی نگاہ میں بیرونی دنیا صرف برطانیہ عظمیٰ اور کسی قدر فرانس سے ہی ہوتی ہے۔ شیوخ کویت، بحرین اور عمان کا فقط نام ہی نام باقی رہگیا ہے صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے انکا وجود قابل اعتبار نہیں ہے بحالت موجود ملک عرب میں دو اشخاص کا وجود اہمیت رکھتا ہے ایک انہیں سے شریف مکہ ہے جسکی حکومت ترکیہ کے خلاف کامیاب بغاوت دراصل برطانوی قوائے حربیہ کا ایک درپردہ کارنامہ ہے۔ شریف مکہ بالذات کوئی زبردست قائد نہیں ہے اطراف و جوانب کے بادیہ نشین بدوؤں کا دبانا تو درکنار وہ غریب کبھی اپنی رعایا پر بھی تسلط و اقتدار رکھکر وفادار نہیں بنا سکا۔ اسکی موجودہ کامیابی برطانوی شمشیر طلائی کے دم خم کا طفیل ہے۔ کیونکہ اگر عربوں کی بات کا اعتبار کیا جائے تو سوائے اسکے وہ اور کچھ کہتے ہی نہیں شریف مکہ کی خاطر کس قدر برطانوی زر پانی کیطرح بہایا گیا۔ اسکا اندازہ لگانا معمولی عقل و دماغ کے آدمی کے قابو سے باہر ہے اگر مبالغہ کو بالائے طاق رکھا جائے تو پھر بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ مبلغ خطیر اور زرکثیر صرف ہوا ہے۔

ملک عرب میں دوسرا شخص ابن سعود ہے۔ قاعدہ ہے کہ اگر دنیا کی سلطنت دو شخصوں کے درمیان تقسیم کی جائے اور ان میں سے ہر ایک کل ملک پالینے کا حوصلہ رکھتا ہو تو کشمکش نازک صورت حالات ہو جائیگی۔ شریف مکہ کے قبضے میں جنوبی سواحل اور ایک ذرا سا اور ملک کا ٹکڑا ہے جسکو چھوٹی سی ڈیمی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ ان مقامات کے علاوہ تمام ملک عرب ابن سعود کا مطیع و منقاد ہے۔ وسطی عرب کے مذہبی جوشیلے بدوی ابن سعود کی اسقدر عقیدت و ارادت کیساتھ پیروی کرتے ہیں کہ بیان سے باہر ہے مادر فطرت کا ساختہ پرداختہ فرمانروا عرب کو اسطرح متحد و متفق کرنیکا منشا ہوا ہے کہ صدیوں سے یہ بات حاصل نہیں ہوئی تھی غیر مہذب صحرانشین اور شہروں کے رہنے والے زرپرست اور عیش پسند اعراب نجد ابن سعود کے مطیع و فرمانبردار ہیں اس کے عہد حکومت میں لوگوں کے مال و جان محفوظ و مامون ہو گئے ہیں اور جسطرف دیکھو فلاح و بہبود کی جانفزا جھلک اسطرح نظر آتی ہے کہ ملک عرب نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی تھی۔

مگر حقیقت امر یہ ہے کہ عرب کی اصلی عنان حکومت ان دونوں میں سے کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بادیہ نشین اعراب کی یہ اخوت ملیہ اسلامیہ (تحریک اخوان) جسکا درخت ہوئے خاموشی کے ساتھ لگایا گیا تھا۔ اسقدر پھلی پھولی کہ ہزاروں لاکھوں نفوس اوس کے سایہ عاطفت کے نیچے جمع ہوگئے ہیں۔ شریعت اسلامیہ کی اون لوگوں کو خواہ کتنی ہی ناممکل تعلیم کیوں نہ ہوئی ہو۔ مگر ان کے جوش ایمانی میں مطلق فرق نہیں آیا۔ ابن سعود ان کا دینی و دنیاوی پیشوا ہے اور یہی لوگ ہیں جو اسکو قوت دے رہے ہیں۔ یہ لوگ فی سبیل اللہ شوق شہادت کے متوالے ہم کو قرون اولیٰ اسلامیہ کی یاد دلاتے ہیں۔ جب یہی اعراب جوش مذہب میں والہ وار خود رفتہ ہوکر تمام یورپ پر اسلامی پرچم اڑا دینے کی دھمکی دے رہے تھے کثرت تعداد کے ساتھ ہی ان لوگوں کے شوق شہادت میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔"

آپ مسیحی مبلغ کے مضمون سے ناظرین کرام آگاہ ہوگئے ہونگے کہ شریف حسین کی بغاوت کے پردہ زرنگاری میں کس معشوق نے کام کیا تھا! ورنا ظرین غالباً یہ فراموش نہیں کرینگے کہ ابن سعود بھی برطانوی دست کرم کا ماہوار رہین منت ہوتا ہے۔ گویا پہلے دنوں
کو ان دونوں وظیفہ خواروں کیطرف
فکر نہیں رہی ہے مگر اس امید
ہوا ارباب تدابیر و سیاست
تباہ و برباد کر دیگا۔

امرکی کوشش کریں
دب جائے

متفرقات

حساب دوستاں در دل

ماہ دسمبر میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہونیکے

نمبر درج ذیل ہیں مہربانی سے بارہا کی عرض معروض قبول کرکے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ویلو کی مشقت میں نہ ہمکو پھنسا دیں۔ نہ خود پھنسیں۔ اگر کسی صاحب کو مہلت لینی یا انکار کرنا ہو تو وہ بھی مہربانی کرکے اطلاع بخشیں (منیجر)

۱۰۵۔ ۲۸۰۔ ۳۰۸۔ ۴۲۶۔ ۴۳۸۔ ۸۳۰۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۳۶۔
۱۵۶۱۔ ۱۹۲۸۔ ۱۷۰۱۔ ۲۱۹۲۔ ۲۵۷۸۔ ۲۶۶۳۔
۳۰۳۱۔ ۳۰۶۳۔ ۳۴۱۷۔ ۳۵۳۳۔ ۳۸۳۸۔
۳۸۴۵۔ ۳۹۶۳۔ ۴۱۹۷۔ ۴۳۷۵۔ ۴۵۲۵
۴۶۳۶۔ ۴۹۰۳۔ ۴۹۰۵۔ ۴۹۰۹۔ ۴۹۳۴۔
۵۰۷۱۔ ۵۲۹۷۔ ۵۳۰۷۔ ۵۳۳۰۔ ۵۵۳۵۔
۵۷۵۶۔ ۵۷۷۴۔ ۵۷۷۵۔ ۵۷۹۶۔ ۵۸۰۶
۵۸۱۵۔ ۵۸۳۵۔ ۵۸۴۲۔ ۶۰۷۹۔ ۶۲۶۷۔
۶۲۸۹۔ ۶۲۹۲۔ ۶۲۹۴۔ ۶۳۰۰۔ ۶۳۰۸۔
۶۳۱۱۔ ۶۳۲۰۔ ۶۳۲۱۔ ۶۳۲۵۔ ۶۳۹۰۔
۶۵۷۷۔ ۶۶۴۲۔ ۶۶۷۴۔ ۶۷۲۹۔ ۶۷۳۱۔
۶۷۳۲۔ ۶۷۳۴۔ ۶۷۳۵۔ ۶۷۳۸۔ ۶۷۳۹
۶۷۴۱۔ ۶۷۴۲۔ ۶۷۴۸۔ ۶۷۴۹۔ ۶۷۵۱۔
۶۷۵۲۔ ۶۷۵۳۔ ۶۷۵۴۔ ۶۷۵۵۔ ۶۷۵۹
۶۷۵۸۔ ۶۷۶۲۔ ۶۷۶۴۔ ۶۷۶۵۔ ۶۷۶۶۔ ۶۷۶۹
۶۷۷۰۔ ۶۷۷۲۔ ۶۷۷۴۔ ۶۷۷۷۔ ۶۷۸۰۔ ۶۷۹۴
۶۸۷۲۔ ۷۰۰۷۔ ۷۰۰۹۔ ۷۰۱۰۔ ۷۰۱۱۔ ۷۰۱۳۔
۷۰۱۲۔ ۷۰۱۵۔ ۷۰۱۹۔ ۷۰۳۰۔ ۷۰۳۲۔ ۷۰۳۳
۷۰۳۶۔ ۷۰۵۳۔ ۷۱۳۶۔ ۷۱۹۷۔

۳۰۴۱۔ ۵۶۸۹۔ ۶۲۷۵۔
۶۵۹۵۔ ۶۷۲۶۔ ۶۷۲۸۔
[illegible]۔ ۶۷۸۰۔ ۶۷۶۱

…خانہ

ڈوکمر

لی صرف ایک پیہ آپ

صرف دس آنہ (۱۰ر)

میں ایک نادار طالبعلم ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ اجا

شفاخانہ محمدی

(طالبعلم از چک ۳۳ جنوبی سرگودھا ضلع شاہپور)

اہلحدیث کانفرنس

جماعت اہلحدیث نے اپنی کانفرنس کو جس قبولیت اور مسرت سے خیرمقدم کیا تھا۔ اس کا اظہار چنداں ضروری نہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ہندوستان کی دُور دراز صوبوں میں اس کے جلسے ہوئے۔ ایک پشاور میں تو دوسرا کلکتہ میں تو فوراً ہی مدراس میں تو ساتھ ہی ملتان میں وغیرہ وغیرہ۔ ان جلسوں کے وجود اور اصحاب اہلحدیث کی انمیں شرکت سے یہ تو قطعی ثبوت ہوتا ہے کہ اعیان اہلحدیث کو کانفرنس سے دلچسپی ضرور ہے۔ مگر چند روز سے جو ملک میں سیاسیات کی رَو کا غلبہ رہا ہے۔ جس سے مذہبی مجالس پر اثر پہونچنا لابدی تھا اسلئے دوسری مذہبی مجالس کی طرح اہلحدیث کانفرنس بھی سست رہی۔ اتنے عرصہ میں اس پر کیا کیا وارداتیں گذریں۔ ان کے سُننے اور سنانے کے لئے اصحاب دہلی نے اپنی فیاضی کو حرکت دیکر جلسہ کانفرنس دہلی ہی میں منعقد کیا ہے۔ بڑی ہمت کی بات یہ ہے کہ مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام اپنے ذمہ لیکر اعلان کرتے ہیں کہ مہمان تشریف لاویں اور یہ سمجھکر آویں کہ۔

"خانہ خانہ شماست"

مگر کانفرنس کی ضروریات کا خیال ضرور رکھیں۔

ع درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

پس جو صاحب شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنا بسترہ ہمراہ لاویں اور چند روز پہلے حافظ صاحب کو دفتر اہلحدیث کانفرنس صدر بازار دہ

اہلحدیث کانفرنس
کا
جلسہ
۹-۱۰ دسمبر کو دہلی میں ہوگا طعام
اور قیام کا انتظام مفت

یاد رفتگاں

بنگال کے پرانے جناب مولانا رحیم مقیم کلکتہ ناتی باغ انتقال کرگئے۔ بڑھاپے کے توحید وسنت کی حمایت افسوس نرینہ اولاد نہیں۔ انا للہ

ایضاً

پشاور کے مخیر صدر عبدالحی صاحب سوداگر ایک کوٹھ انتقال کرگئے۔ مرحوم کی اولاد بحمد اتفاق سے اپنے اور والد مرحوم چلنے کی توفیق بخشے۔

ایضاً

میر عسکر علی جج ریا بھی انتقال کرگ علاوہ دوست تھے۔ درخواست ہے کہ پڑھیں اور دعاء مغفرت کر

وہی حدیث

۲۶ بجواب لے ننگے سر نماز پڑھی ایک صاحب مسـ کیا آپکی مراد وہ حدیث ہے جس میں یہ لفظ احمق مثلک " ہاں لکھتے وقت یہی حدیث مدنظر

قرآن شریف دیاگیا

شیخ محمد۔ محمد ابراہیم سوداگران چھاچھا کی طرف سے سلطان بخش موضع وو وال کو قرآن شریف دیاگیا قیمت عہ ر۔

غریب قرآن

ہیں حافظوں کی درخواستیں جمع ہیں۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔ علی قدر حسب توفیق سے پائدار ہے۔

تلاش دوا

میرے ایک دوست کے تیرہ سالہ لڑکے کے حلق میں تین سال سے نزلہ گرتا ہے بہت علاج کئے۔ فائدہ نہیں۔ کوئی صاحب مجرب نسخہ بتادیں تو خدا سے اجر پاویں (خاکسار محمد حسن ازکوٹ امین الدین بکہ باری چک ۲۰۳ ضلع لائلپور)

اڈیٹر اس تشخیص مرض ٹھیک نہیں ہوئی۔ نزلہ نہیں گرتا معلوم ہوتا ہے گلے میں خاص مقامی بیماری اپریشن کے لائق ہے۔ نزلہ اگر

ئب الاخبار

صر اور برطانیہ

ڈیلی ٹیلیگراف کے وقائع نگار نے جو خلیفہ سلطا

نا سے اپنی ملاقات کی کیفیت اخبار مذکور میں ئی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے گفتگو کے دوران یفہ نے فرمایا کہ ہمیں برطانیہ کی ایمانداری پر یقین ھوں اور اس امر کا بڑا ساعی و متمنی ہوں ی اور برطانیہ کے مابین مفاہمت ہو جائے اور قات مضبوط و مستحکم ہو جائیں۔

آغاز بحث

کمیشن اول نے کل سیاسی مراعات کی لی پر بحث و تمحیص کا آغاز کیا مگر غیر شخص کو سیاسی مراعات دینے گو کرنے سے انکار کر دیا۔

سوال

اگرچہ پہلے کمیشن کی آج سہ پہر کی راز میں رکھا گیا تاہم معلوم ہوا ٹیمبولسکی نے تجویز پیش کی کہ بلغاریہ ہ دینے کا بہترین حل یہ ہے کہ ختاری دی جائے۔ اتحادیوں ت کا اظہار کیا۔

ہ اتحادیوں نے ترکوں کی اس ست کی ہے کہ مغربی تھریس میں استصواب عامہ کا قاعدہ مقرر کیا جائے۔

غربی تھریس کی خود مختاری کی تجویز مسترد!

ایم سٹیمبولسکی نے اس بات پر اصرار کیا کہ بلغاریہ کو ضرور بغیر مشروط طور پر سمندر کی طرف راستہ دینا چاہئے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی۔ فرانسیسی اور اطالی نمائندوں نے مغربی تھریس کی خود مختاری سے متعلق تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ (کون مانیگا)

ترکی کمانڈر

مقیم قسطنطنیہ کا ایک کمیونک کا اعلان

ہے کہ ترکوں نے قسطنطنیہ میں مارشل لا جاری کر دیا ہے۔ اور مناسب طور پر اجازت حاصل کئے بغیر [illegible] فراہم کرنے والوں اور ہتھیار باندھنے والوں کو کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ترکی تعرض کی ابتدا ہے۔

رافت پاشا گورنر قسطنطنیہ کا جانشین

مجلس انگورہ کے ایک خفیہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ رافت پاشا کی جگہ نائب وزیر دفاع صلاح الدین عادل کو مقرر کیا جائے۔ رافت پاشا کی علیحدگی اور اس کی جگہ دوسرے کا تقرر زیادہ تر اتحادیوں کی جانب رافت پاشا کی مصالحانہ رویہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

۸۰ ہزار بے روزگاروں کا تہیہ

(لندن) اسی ہزار بے روزگار ۲۲ نومبر کو ایک جگہ جمع ہوئے۔ اور جمع ہو کر لندن کے پیشتہ کے راستہ پر انہوں نے کوچ کیا۔ ان لوگوں کے لیڈر یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی قسم کا ہنگامہ کرنا نہیں چاہتے۔ ان کا ایک وفد وزرائے صحت عامہ و مزدوری سے ملاقات کر کے اپنا معاملہ ان کے سامنے پیش کرنیوالا ہے۔ مگر بے روزگار مزدوروں نے تہیہ کر لیا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لندن سے روانہ ہوں وہ وزیر اعظم سے ضرور ملکر جائینگے۔

لڑکیاں بیوہ ہو جائینگی

ایک صاحب جنت راج بہاری لعل بھا تھرس علی گڈھ نے اعلان کیا ہے کہ۔ دسمبر تک شادیاں نہ کی جائیں ورنہ لڑکیاں بیوہ ہو جائینگی

(کذب المجنون)

ایک افسر کی ستم ظریفی

امرتسر میں دو سکھ فوجی پنشنر اکالی جتھا کوکرہ عدالت میں لایا گیا۔ اس کے ہمراہ سکھ لیڈر بھی تھے۔ رسالدار رگھو دھ سنگھ صاحب سردار مہتاب سنگھ کے ہمراہ کھڑے تھے جبکہ ایک یورپین افسر نے انہیں دھکا دیا جس سے وہ چند قدم پیچھے ہٹ گئے۔ (سیاست)

ترکوں نے

تشدد آمیز سرگرم کارروائیاں نئے سرے سے شروع کر دی ہیں۔ اور دردانیال پر توپیں نصب کر دی ہیں۔ اگر لوزان میں تمام معاملات امن و مصالحت سے طے نہ ہوئے۔ تو قسطنطنیہ ہولناک حوادث کی جولا بن جائیگا۔

حکومت مصر کو دعوت

برطانیہ نے فرانس اور اٹلی سے درخواست کی ہے کہ متفقہ طور پر حکومت مصر کو دعوت دی جائے کہ لوزان کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے سرکاری وفد روانہ کرے۔ تاکہ مسئلہ مصر پر بحث ہونے کے وقت اس کے خیالات سے آگاہی حاصل کی جائے۔

اتحادیوں کی بزدلی

قسطنطنیہ کا ایک پیغام جو براہ پیرس موصول ہوا ہے مظہر ہے کہ اتحادی پولیس کے کمانڈروں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ قسطنطنیہ میں پولیس بٹھانے کا کام ترکی پولیس کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور صرف اسی صورت میں مداخلت کی جائے۔ جب ان کے قومی مفاد متاثر ہوں۔

اناطولیہ میں عیسائیوں کی حالت

انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سرکاری اعلان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ تمام عیسائی آبادی اناطولیہ سے خارج کر دی جائیگی۔ عیسائی امن و امان سے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ جو اناطولیہ سے نکل گئے ہیں۔ وہ ا اجازت کے مطابق گئے ہیں جو حا دی گئی تھی۔ (یعنی جو عیسائی اپنی خ جانا چاہے وہ جا سکتا ہے۔)

یونان میں

انقلاب جبکو استعفا اور بھی پیچیدہ ہو گئی ہے میں جن پر مقدمہ چلا

قریباً اٹھارہ سال سے

ناظرین اہلحدیث سوہیائی کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہزاروں مایوس مریض صحتیاب ہو چکے ہیں اگر آپ بھی کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہوں تو ضرور استعمال کر کے قدرت خدا کا ملاحظہ کریں قیمت فی شیشہ ایک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے محصولڈاک بذمہ خریدار علاوہ۔ فہرست شہادات مفت طلب کریں۔

پتہ:- **مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب**

ازواج النبی

جس میں حضور سرور کائنات کی ازواج مطہرات کی مفصل سوانح عمریاں لکھی ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں ۳۵۰ صفحوں کا ایک بیان ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے دیگر مذاہب میں عورت کی کیا حیثیت تھی۔ اسلام نے کس طرح اسکو عزت و رفعت کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچایا۔ لکھائی چھپائی نفیس و دلفریب کاغذ چکنا و سفید۔ ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کے پڑھنے کے قابل قیمت عہ محصولڈاک فیس جنتری اور فیس منی آرڈر وغیرہ کل عہ

پتہ:- **خالد برادرس امرتسر پنجاب**

نصیحت بالکل مفت نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت عمدہ اور مفید مطلب کتاب گلدستہ بہار عیش بالکل مفت گھر بیٹھے طلب کریں تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:-

جنرل مینیجر مشتاق سنیاسی
بٹالہ (پنجاب)

پانچ منٹ

ر دور ہوسکتا ہے اگر شفاسر

ک پڑیہ آپ کھائیں۔ قیمت فی پیکٹ
ن آنہ (۱۰)
ملنے کا پتہ:-
شفاخانہ محمدی علی گڈھ

دیسی طب کی جادو اثر ادویہ

(۱) **حبوب مقوی**۔ گویا غذا اور اعضاء کو طاقت دیتی ہیں خون پیدا کرتی اور چہرے کی رونق بڑھاتی ہیں جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت دیتی ہیں۔ ۱۲ دن کی خوراک عہ

(۲) **حبوب محافظ جنین**۔ جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال کرنے پر اولاد صحیح وسلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت صہ محصول

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر۔ ایک خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کریگی۔ بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی۔ مقدار خوراک بہت قلیل ہے۔ ۲ تولہ کی قیمت عہ

(۴) **سفوف نزلہ**۔ جن صاحب کو آئے دن نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے ان کے لئے نہایت عمدہ مرکب ہے گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے مقدار خوراک ۴ ماشہ قیمت ۴ تولہ عہ

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن رکاوٹ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ۱۵ یوم کی دوائی عہ

(۶) **کحل علی**۔ یہ سرمہ (ککرے) کے لئے خاص اکسیر ہے مایوس مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے جالا دھند غبار کو دور کر کے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ عا

(۷) **تریاق جریان**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اس کے نتائج کیسے خطرناک۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاءاللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی دوائی اس سے بہتر ہم نے کوئی نہیں دیکھی۔ ۲۰ یوم کی دوائی عہ

تمام دواؤں کے ملنے کا پتہ

حکیم محمد عالم (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید
امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

برائے آزمائش نمونہ مفت

سرمہ با قیمت خرچہ ڈاک منگا کر حسب ذیل امراض میں ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھولا ناخونہ خون کی چھینٹ گوہانجنی۔ نزلہ کی سرخی جلن سوزش۔ دھند رتوندی خشکی چشم جالا لاحق ہونے پر دکھائی نہ دینا۔ علاوہ امراض میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے قیمت ہونے کے اسقدر کم ہے کہ بینائی کی سی نعمت خریدنا گراں نہیں گذر سکتا۔

خضاب مقبول عالم

یہ صرف ایک ۱۲ سال سے فروخت ہو رہا ہے بالوں کو عمدہ اور دیر پا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ علاوہ محصول۔ پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خان مہتمم دواخانہ

تقسیم جائداد منی بہ خزینہ

اگر آپ از روئے شرع شریف اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق کرنا چاہتے ہیں یا آپ اپنی جائداد کو اپنے رشتہ داروں میں شریعت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب بخزینۃ المیراث کا ایک دفعہ ضرور مطالعہ کریں۔ اسکے ہوتے ہوئے کسی دوسرے وارث یا تقسیم جائداد کا مسئلہ دریافت کرنیکی حاجت نہیں رہتی بلکہ انسان خود اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی ایسے معلوم کرسکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ۔ نیز وراثت امامیہ مطابق مذہب شیعہ کے اور وراثت اہل ہنود مطابق دھرم شاستر تفصیل سے بیان کیگئی ہے لہذا ہر مسلمان شیعہ ہنود کو عموماً اور وکلا کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہ ہوں تو پوری قیمت واپس کرسکتے ہیں قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:- **محمد اسمٰعیل دندان ساز**
کشمیری بازار۔ لاہور

شفاخانہ پھلواری کی شہرۂ آفاق اور مجرب ایجاد [illegible] اور اعتبار [illegible] وجہ سے
ہو رہی ہیں آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر کارخانہ کی فہرست طلب کیجئے
شباب مقبول عام پسند ہر دلعزیز سمجھ لیں کیواسطے
ندگی اور صلابت پیدا ہوتی ہے جسم کی بدبو بدذائقی ایسی
منظور ہوں ایک گلاس شربت چینی میں اتنی
ڈاکٹری جلیب۔ تحقیق کے بزبردست
[illegible]
ن رقوں کے جریان کو بیخ و بن سے اکھاڑ
ت چالاک اور چست بنا دیتا ہے۔ فی بکس

شاہی چورن اسعف اعظم ہاضمہ
کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج اکسیر
تک کی تمام بیماریوں کا حکمی
لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوائی
اصلاح اسکے صحتیاب ہو چکے ہیں۔
بات کا حصول بذمہ خریدار۔ پتہ:
خان مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری
(ضلع پٹنہ)

سفر کنندگان دہلی بغرض علاج کیواسطے خصوصاً اور دیگر صاحبان کے واسطے عموماً اطلاع دی جاتی ہے جو کسی مرض یا مریض کے [illegible] میں کوئی صحیح مشورہ طلب کیا چاہیں وہ پوری حالت مریض بقید عمر تجربہ کے نزدیک حکیم [illegible] محمد حفیظ صاحب دہلی پھاٹک حبش خان کے پتہ پر روانہ کریں۔ مولوی صاحب ممدوح طبیب حاذق و ماہر و کامل فن طب و تجربہ کار حکیم ہیں جناب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے خاص عزیز یعنی برادر زادہ ہیں آپکے علاج سے مایوس العلاج شفایاب ہوتے ہیں اور جو صاحب چاہیں کہ مریض کو معائنہ کرا کے علاج کرائیں وہ دہلی تشریف لائیں یا حکیم صاحب موصوف کو طلب کریں اور بابت اخراجات سفر خرچ و فیس وغیرہ بذریعہ خط و کتابت طے کرلیں جناب ممدوح کا سرمہ **نزول الماء** قابل قدر ہے بہت سے مریض ابتدائی موتیابند والے شفایاب ہو چکے ہیں لیکن بعض مریض کا پانی رقیق ہوتا ہے ان کیواسطے سرمہ ایک قسم کا اور بعض کا غلیظ ہوتا ہے اس کیلئے دوسری قسم کا ہے۔ ہر قسم کے سرمہ کی قیمت تین تین روپے فی تولہ

ناظر محمد سعید خان بہاری ثم الدہلوی۔

نوٹ:- میں جناب ممدوح کے علاج و فضل سے واقف ہوں آپ [illegible]
حکیم [illegible]

آنکھوں کی ہر درد و شدت فوائد اور زیادتی طاقت کیلئے بینظیر

سرمہ نور العین

تیار کردہ حکیم حافظ مولوی محمد داؤد صاحب طبیب شاہی مصدقہ مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ
(پنجاب)

رعائتی قیمت مفید المفتی والمستفتی یہ کتاب مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی یادگار ہے شاہ صاحب نے اس کتاب میں وہ مسائل اور فتاوی جمع کئے ہیں جنکی مسلمانوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے بطور سوال و جواب۔ قیمت عہ رعائتی عہ **تریاق المایوسین** فن طب کی مجرب یہ وہی کتاب ہے جس کے نسخوں پر عمل کرنے سے مایوس اپنی مراد کو پہنچ گئے مقوی اور بہی نسخہ جات کا بہت بڑا ذخیرہ ہے قیمت عہ رعائتی عہ

پتہ:- مینیجر **مطبع فیض پریس دہلی** علاقہ بلی ماران

دفتر اہلحدیث کی مشہور و [illegible] کتب

نور العینین یعنی شیخ حسین صاحب محدث بھوپالی کی فتاوے عربی کی جلد اول۔ علماء و طلبہ کے لئے معلومات کا بے نظیر ذخیرہ۔ قیمت عہ

لغات القرآن جملہ الفاظ قرآنی کے معانی مع مختصر قواعد صرف و نحو اردو دان احباب کے لئے بہت مفید ہے قیمت ۱۲

اہلحدیث کا مذہب مسائل اختلافیہ کا مفصل ثبوت ۸

توحید تثلیث اور راہ نجات تینوں مضامین پر دلچسپ اور عالمانہ مکالمہ اور توحید کی تائید و سبیل نجات ۴

برہان العجاب فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں مفصل کتاب ۱۲

شہادۃ القرآن حصہ اول و دوم

مصنفہ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دلائل متعلقہ وفات مسیح کا تردید پر جواب نہایت عمدگی صحیح اور عالمانہ رنگ میں دیکر حضرت مسیح کی حیات کو ثابت کیا گیا ہے ایسا کہ قائلین وفات مسیح سے کوئی معقول جواب نہیں پڑے۔ قیمت ہر دو حصص کی عہ

فتح ربانی در مباحثہ قادیانی امرتسری مباحثہ

مرزائیوں کی شکست فاش۔ قابل دید ۴

تاریخ مرزا مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات از ابتدا تا انتہاء ۴

نکاح مرزا مرزا قادیانی کے الہامی نکاح والی پیشگوئی کا رد ۲

شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دہلی میں آنا گویا خدائی حکمت میں مرزا قادیانی کی تکذیب کرنا تھا۔ قابل دید رسالہ۔ قیمت ۲

فسخ نکاح مرزائیاں

اس کتاب میں علمائے اہل سنت وجماعت کے فتاوے سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائیوں سے نکاح اور جنازہ۔ نماز وغیرہ ناجائز ہے۔ قابل دید کتاب قیمت ۴

تعلیم القرآن اس میں قرآنی [illegible] مختصر اور عام فہم میں ترتیب دیا گیا ہے۔ عدیم الفرصت کیلئے مفید ۲

پتہ:- **مینیجر اخبار اہلحد**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ * یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے یا بذریعہ ویلیو

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور جملہ خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفی بجان مسلم داشتن

جلد ۲۰ (اڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۶

نرخ قیمت اخبار

والیانِ ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ [illegible]

رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ ″ [illegible]

عام خریداران ″ ″ [illegible]

″ ششماہی ″ [illegible]

ممالکِ غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرتِ اِشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

امرتسر مطبوعہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۲۲ء یوم جمعۃ المبار

فہرست مضامین

ضربات المؤمنین بر ہفوات المسلمین ۔ صفحہ ۱
ملا ملتانی کی کیفیت ایمانی ۔ ″ ۲
مولوی محمد علی واعظ امرتسری ۔ ″ ۴
قادیانی مشن (قادیانی مہدی سے پہلے مہدی) ۔ ″ ۵
اسمہ احمد ۔ ″ ۶
تحق ۔ ″ ۷
یکِ مذہب اہلحدیث ۔ ″ ۸
۔ ″ ۱۰
۔ ″ ۱۱
رات ۔ ″ ۱۳
اب الاخبار ۔ ″ ۱۴
اشتہارات ۔ ″ ۱۵

ضربات المؤمنین

بر

ہفوات المسلمین

(۶)

گذشتہ نمبر میں اس کتاب ہفوات کے صفحہ ۳ تک سلسلہ کلام پہونچا تہا۔ آج اوس سے آگے ہے۔

مصنفِ ہفوات نے صفحہ ۳ پر صحیح بخاری سے ایک حدیث لکھی ہے۔ جو مع اون کے ترجمے کے نقل کی

قال اخبرنی سالم انہ سمع عبد اللہ یحدث عن رسول اللہ صلعم انہ لقی زید بن عمرو بن نفیل باسفل بلدح وذاک قبل ان ینزل علی رسول اللہ صلعم الوحی فقدم الیہ رسول اللہ صلعم سفرۃ فیہا لحم فابی ان یاکل منہا ثم قال انی لا اکل مما تذبحون علی انصابکم ولا اکل الا مما ذکر اسم اللہ علیہ (کتاب الذبائح باب الذبح علی النصب)	سالم نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ آنحضرت زید بن عمرو بن نفیل سے مقام بلدح میں ملے یہ اوس وقت کا ذکر ہے آپ پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی یعنی رسول نہیں ہوئے تھے۔ آنحضرت نے زید کے سامنے دسترخوان بچھایا اور گوشت رکھا۔ زید نے اوس کے کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگا۔ میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جنکو تم بتوں کے تھانوں (یعنی دیویوں و مندروں) پر چڑہاتے ہو میں اس جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔

اہلحدیث اس عربی عبارت میں تو صرف دو جگہ غلطیاں ہیں۔ جو ہم نے ۱ و ۲ لکھکر

اہلحدیث جنتری ۱۹۲۳ء ہم نے توحید و سنت کی اشاعت و عقائد صحیحہ کی تبلیغ کے لئے جنتری چھاپی ہے۔ جنتری کے متعلق ہر قسم کے معلومات تاریخی طبی صنعتی تفریحی علمی اور مذہبی خاص طور پر جمع کئے گئے ہیں۔

صحیح کر دی ہیں۔ ترجمہ میں مصنف نے بہت ٹھوکر کھائی ہے۔ ہمارے خیال میں ترجمہ صحیح کر دینا ہی مصنف کے غیظ و غضب کا مکمل علاج ہے۔ ناظرین مصنف جمہ میں اتنا حصہ پھر ذرہ دیکھ لیں جس پر ہم نے ہے بس یہی جڑ فساد کی ہے۔

قول ہے | آنحضرتؐ کے آگے دسترخوان ۔ آپ نے اوس کے کھانے سے انکار کیا اور ہیں اون جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جن کو تم لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو" کہ انکار آنحضرتؐ کا فعل ہے جسکو مصنف نے زید بن عمرو کا قرار دیکر اپنی بے سمجھی کا یا ہے۔ ہمارے ترجمہ کی صحت کی دلیل یہ ہے اری مطبوعہ مصطفائی میں اس جگہ دو نسخے ۔ ایک میں محض (الی) ہے دوسرے میں ں ہے (الیہ) ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہد کی لام پر تجہ لکھکر اشارہ کیا ہے کہ لفظ (الیہ) کی ضمیر مجرور سے بدل ہے م لیں ہے

فقدم الی رسول اللہ سفرۃ

آنحضرتؐ کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا۔

بن عمرو کی محض شرکت ہے۔ انکا کا قول آنحضرتؐ کا ہے

پس مصنف معترض کا سارا تار و پود ٹوٹ گیا۔

الحمد للہ۔

صـ۲۲ پر بخاری کی حدیث کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

"(کعبہ کی ترمیم میں آنحضرتؐ اپنے چچا ابن عباس کے کہنے سے ایکدن بالکل ننگے ہو گئے اور پھر بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اوس کے بعد پھر کبھی ننگے نہ ہوئے"

اس پر نتیجہ جن سنگین لفظوں میں نکالا ہے وہ مصنف کی شدت قلب کا ثبوت دیتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

نتیجہ | "ننگ اسلام راوی نے پیغمبر خدا کو بے ہوش کر کے جو گرایا ہے وہ اس نیت سے کہ جو کچھ ستر باقی رہ گیا تھا وہ بھی کھل گیا معاذ اللہ"

اہلحدیث | اب ہم حدیث کے اصل الفاظ ناظرین کے سامنے رکھدیتے ہیں مصنف نے باب الصلوٰۃ فی الجبۃ الشامیۃ کا حوالہ دیا ہے۔ یہ تو غلط ہے۔ اس باب میں یہ حدیث نہیں آئی مصنف نے سنے سنائے حوالہ دیدیا۔ اصل میں یہ حدیث اس کے آگے باب کراہیۃ التعری میں درج ہے۔ بہرحال حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

ان رسول اللہ صلعم کان ینقل معہم الحجارۃ للکعبۃ وعلیہ ازارۃ فقال لہ العباس یا ابن اخی لو حللت ازارک فجعلت علی منکبیک دون الحجارۃ قال فحلہ فجعلہ علی منکبیہ فسقط مغشیا علیہ فما رأی بعد ذلک عریانا۔	آنحضرتؐ اون قریشیوں کے ساتھ کعبہ کے پتھر ڈہو رہے تھے اور آپکے تہ بند باندھا ہوا تھا۔ چچا عباس نے کہا بیٹا اگر تم اپنا تہ بند کھولکر اپنے کندھے پر رکھکر پتھر اٹھاؤ تو تم کو آسانی ہو۔ چنانچہ آپنے تہ بند کھولکر کندھوں پر رکھ لیا۔ بس ایسا کرتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اس سے بعد ننگے کبھی نہیں دیکھے گئے"

یہ تو معترض کو بھی تسلیم ہے کہ یہ واقعہ قبل نبوۃ کا ہے۔ عرب کے رواج کے مطابق حضرت عباس لئے برہنہ ہونے کو عیب نہ جانا۔ ہمدردی سے کہا کہ تہ بند کو پتھروں کے نیچے کندھے پر رکھ لو پتھر کے بوجھ کی تکلیف نہ ہو گی۔ آنحضرتؐ بھی چونکہ اس وقت نبی نہ تھے نہ کسی شریعت کے ماتحت۔ بلکہ آپکی حالت بالکل وہی تھی جو قرآن مجید نے بتائی ہے

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيْمَانُ

(نبوۃ سے پہلے تو نہیں جانتا تھا کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے)

بفرض محال اگر آنحضرتؐ کو با ہوش رہکر برہنگی میں پتھر اٹھانے کا ذکر حدیث میں ہوتا تو بھی اس آیت کی سند پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ کیونکہ ایمانیات اور شرعی احکامات سے بے خبر جو کچھ بھی کر گذرے بیجا نہیں۔ مگر حدیث شریف میں یہ ذکر ہی کہ آنحضرتؐ جو نہیں برہنہ ہوتے بیہوش ہو کر گر پڑے پھر کبھی ننگے نہ دیکھے گئے جس حال میں کہ قریش میں ننگا ہونا عیب نہ تھا۔ آنحضرتؐ کا ننگے ہونے پر بیہوش ہو کر ہمیشہ کے لئے متنبہ ہو جانا کمال اظہار فضلیت ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ و ایک اہل انصاف کی نظر میں یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات قبل نبوت کا اظہار کرتی ہے۔ بلکہ بقول سعدی مرحوم ؎

گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

معترض کو جائے اعتراض ہے جسکا جواب یہی ہے ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجا ست

(باقی دارد)

ملا ملتانی کی کیفیت ایمانی

گذشتہ پرچہ میں ہم نے جس سلسلہ **تکذیب المفترین** کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوس کے بانی مبانی کی نسبت ابھی تعارف کرانا باقی ہے کہ یہ ذات شریف کس عقیدے کے معتقد اور کس ایمان کے مومن ہیں تاکہ ناظرین کو اون کے سلسلہ کی حقیقت بخوبی معلوم ہو سکے کہ وہ اس قسم کے اعتراضات کیوں کرتے ہیں۔ گو ضمناً ضمناً ہم لکھتے رہے ہیں۔ کہ ملاجی بریلوی پارٹی کے بھیال یعنی پکے بدعتی ہیں۔ مگر آج ہم اونکا ایمان خود اون کے لکھے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔ ملاجی پر سوال ہوا۔ یا وہ سوال از خود بنا کر اپنی درج کتاب کیا۔ بہرحال وہ سوال مع جواب

سوال | کوئی ایسا وظیفہ بھی ہے جو ہر حاجت و ہر امر دینی و دنیاوی کے لئے کافی ہو اور ہر مصیبت کے لئے مشکل کشا ہو"

جواب | بیشک ایسے بہت لیکن بندہ کے نزدیک و جیلانی شیئاً للہ کا بہت مصیبت و رفع بلیات کے لئے تیر بہدف ہے اور بندہ نے کئی بار تجربہ کیا ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے۔ پہلے دو رکعت نماز نفل بہ نیت طلب حاجت پڑھے اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر

۱۸ بغیر ترجمہ سمجھے کیونکہ ترجمہ سمجھیگا تو یا شیخ شیئاً للہ منہ سے نہیں نکلیگا۔ (اہلحدیث)

نا کہ پڑھنے کے لائق [illegible]

اور سلام کے بعد سربسجود ہو کر یہ کلمات پڑھے یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابا محمد سید عبد القادر جیلانی اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی ہٰذہٖ یا قاضی الحاجات پھر کھڑا ہو کر بغداد کی طرف گیارہ قدم چلے اور ساتھ ہر ایک قدم کے باآواز بلند یہ کلمات پڑھے یا شیخ الثقلین۔ یا قطب الربّانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی ابا محمد السیّد عبد القادر جیلانی" (فتاویٰ نظامیہ حصہ دوم صفحہ ۵۳)

اہلحدیث ماشاء اللہ! کیا ہی سناتن دھرمی وظیفہ ہے۔ اللہ مالک الملک سے سروکار ہی نہیں۔ سب کچھ اللہ کے بندوں سے طلب کیا جاتا ہے۔ پھر کہنو کہلانے کو حنفی جنکا اصول ہے کہ امام ہی کے قول پر فتوے ہونا چاہیئے۔ کیا کوئی بھلا آدمی ان مُلا نظام الدین ملتانی سے پوچھکر ہمیں بتا سکتا ہے؟ کہ آپنے جو یہ وظیفہ قضاء حاجت کے لئے لکھا ہے۔ خدا نے بتایا؟ یا رسولؐ نے فرمایا؟ یا امام ابو حنیفہؒ نے سکھایا؟ یا خود پیر صاحبؒ نے تعلیم کیا؟ اس کا جواب مُلا جی تو کیا دینگے دنیا بھر کے اس قسم کے (سناتن دھرمی) نہیں دے سکتے تعالی اللہ عما یشرکون۔

سری بات یہ تو ہوئی اون کی ایمانی کیفیت! اب دیکھئے اونکی
انت کا معیار۔ سوال ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ
ب کا نام مبارک کتب حدیث میں کیوں نہیں!
سکا جواب دیتے ہیں جو مع جواب درج

مقلد کہتے ہیں کہ کتب صحاح ستہ میں
سلم اور ابن ماجہ و ترمذی و ابو داؤد
ابو حنیفہ) صاحب کا نام نہیں اگر
تو منزوران کا نام اور ان سے
مسطور ہوتیں"
اب الحنفا صفحہ ۲۳ میں محدث جونپوری نے بایا
حا جواب تحریر کیا ہے۔ کہ فرقہ وہابیہ نجدیہ

کو ابتداء سے امام اعظم کو فی حامی سنت سے عداوت تھی یہ ممکن ہے کہ انہوں نے امام صاحبؒ کا نام تمام صحاح سے بوجہ عداوت نکالدیا ہو۔ کیونکہ اول یہ کتابیں قلمی تھیں اور ان میں امام صاحب موصوف کا نام تہا۔ اور جو ہندوستان میں چھپی ہیں۔ ان میں کہیں نام ونشان امام صاحب کا نظر نہیں آتا" (" " صفحہ ۵۱)

اہلحدیث واقعی غیر مقلدین بڑے **پاپی** ہیں کتابوں سے نام نکال بیٹھے ہیں۔ خطرہ ہے کل کو کوئی شخص یہ دعوی بھی نہ کر دے کہ فلاں شخص کی جو ایک آنکھ نہیں ہے۔ وہ بھی غیر مقلدین کی شرارت ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے تو لوگوں کو یہ کہتی بھی سنا ہے کہ غیر مقلدوں کا جو سخت ترین مخالف ہو اُسکا گھر مع سامان بیت اور اہل بیت کے گم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وزیر آباد میں سنا ایسا ہوا۔ اسلئے ایسے لوگوں سے ذرہ بچکر رہنا چاہیئے۔ دیکھئے انکی عیاری کہ سارے ملک بلکہ ساری دنیا کی کتب حدیث سے امام ابو حنیفہ صاحب کا نام نامی و اسم گرامی ہی محو کر دیا۔ لطف یہ ہے کہ مطبوعہ پر تو ان کا جادو چل سکتا تھا تعجب تو یہ ہے کہ قلمی کتابوں سے بھی محو کر دیا۔ آہ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں!

تکمیل ۲۹

سلسلہ ملتانی کے نمبر ۲۹ کا جواب ہم نے عدم علم سے دیا تھا۔ چنانچہ وہ سوال مع جواب نقل ہے:-

عقیدہ نمبر ۲۹ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی قیامت کے دن لوگوں کو کچھ فائدہ دینگے۔ کتاب التوحید صفحہ ۱۴ سطر ۲ مطبوعہ دہلی۔

جواب یہ عبارت ہم کو نہیں ملی۔ جو حوالہ تم نے دیا ہے وہاں یہ لکھا ہے:۔

لا تتخذوا القبور مساجد فانی انہاکم عن ذلک (کتاب التوحید مطبوعہ فاروقی دہلی صفحہ ۳۲) یعنی قبروں کو مسجدیں مت بناؤ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں"

اس پرچہ کی اشاعت پر مولانا ابو القاسم بنارسی سلمہ اللہ نے اطلاع دی ہے کہ مُلا ملتانی نے جو حوالہ دیا ہے۔ گو وہ اصل عربی کتاب التوحید کے صفحہ ۱۶ پر نہیں۔ لیکن اسکے ترجمہ میں کچھ کچھ پتہ چلتا ہے اسے بھی دیکھ دینا چاہیئے۔ چنانچہ ترجمہ مذکور دیکھا گیا۔ عبارت مع ترجمہ کے درج ذیل ہے:۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزل علیہ وانذر عشیرتک الاقربین قال یا معشر قریش او کلمۃ نحوہا اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اغنی عنک من اللہ شیئا و یا فاطمۃ بنت محمد سلینی من مالی ما شئت لا اغنی عنک من اللہ شیئا۔ فیہ مسائل الاولی تفسیر الآیتین الثانیۃ قصۃ احد الثالثۃ قنوت سید المرسلین و خلفہ سادات الاولیاء یؤمنون فی الصلوٰۃ الرابعۃ ان المدعو علیہم کفار الخامسۃ انہم فعلوا اشیاء ما فعلہا غالب الکفار

بخاری میں ابو ہریرہ رض
مروی ہے کہ جب آ
(اور ڈرسنا دے اپ
ناتے والوں کو) اتر
ہوئے آپ اور فرمایا ا
کی) دیا ایسا ہی کوئی اور کلمہ آ
بچاو اپنے نفسوں کو میں تمکو ا
کچھ بھی بے پرواہ نہ کرونگا۔
بن عبد المطلب میں تجھکو اللہ
بھی بے پرواہ نہ کرونگا۔ ا
پھوپھی رسول اللہ کے میں
سے کچھ بھی بے پرواہ نہ کرونگ
اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی میرے
سے جو تجھے مانگنا ہو مانگ لے
تجھے میں کچھ بھی بے پرواہ نہ کرون

اسمیں کئی مسئلے ہیں۔ پہلا دونوں آیتوں کی تفسیر۔ دوسرا احد کا قصہ۔ تیسرا سید المرسلین کا دعا مانگنا نماز میں اور ان کے پیچھے سردار ولیوں کے آمین کہتے تھے نماز میں۔ چوتھا جن کے لئے بددعا کی وہ کفار تھے پانچواں ان کافروں نے وہ باتیں کیں جو اکثر کفار نہیں کی
جیسے اپنے نبی کا سر پھاڑنا اور اسکے قتل کرنے کی حرص کرنا اور جیسے مقتول کی صورت بگاڑ ڈالنا حالانکہ وہ سب چچازاد بھائی تھے چنانچہ اللہ نے آنحضرت صلعم پر اس کے سبب یہ آیت نازل فرمائی

[illegible]

منہا شحہم نبیہم و حرصہم
علے قتلہ و منہا التمثیل
تلی مع انہم بنو عمہم
تہ انزل اللہ علیہ
لیس لک من الامر
ا بعدہ قولہ او یتوب
یعذبہم فتاب
فامنوا الثامنۃ
وت فی النوازل
سعۃ تسمیۃ المدعو
م فی الصلوٰۃ باسمائہم
ماء ابا ہم العاشرۃ
المعین فی القنوت
عشر قصتہ صلے اللہ
ا انزل علیہ و
تک الاقربین
جلۃ صلے اللہ
بیث فظن ما
بتہ الی الجنون و
ث لو قتلہ مسلم
الثالثۃ عشر قولہ
لا ابعد لا قرب لا اغنی
عنک من اللہ شیئا حتی
قال یا فاطمۃ بنت محمد
لا اغنی عنک من اللہ
شیئا فاذا اصح وھو
سید المرسلین بانہ لا یغنی
شیئا عن سیدۃ نساء
العالمین وامن الانسان
انہ لا یقول الا الحق ثم
تنظر فیما وقع فی قلوب
خواص الناس الیوم
تبین لک التوحید و
غرابۃ الدین
(التوحید [illegible])

(تیرا اختیار کچھ نہیں ہے) ساتواں قول اللہ کا یا توبہ قبول کرے اون کی اللہ یا عذاب کرے اون پر تو توبہ قبول کی ان کی اللہ نے پھر وہ ایمان لائے آٹھواں بلاؤں کے نازل ہونے کے وقت دعا مانگنا نواں جن کے لئے بددعا کرتا ہے ان کا اور اون کی باپوں کا نماز میں نام لینا دسواں دعا میں کسی معین شخص پر لعنت کرنا۔ گیارہواں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آیت (اور ڈر سنا دے اپنے نزدیک کے ناتے والوں کو) نازل ہوئی اس وقت کا قصہ۔ بارہواں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کوشش کرنا کہ آپ کی طرف مجنون ہونے کی نسبت کیگئی۔ اور ایسا ہی اگر کوئی مسلمان اب کرے۔ تیرہواں آپکا نزدیک اور دور سب رشتہ داروں سے فرمانا حتی کہ فاطمہ تک سے فرمایا اے فاطمہ بیٹی محمد کی میں نہ بے پرواہ کر دونگا میں تجھکو اللہ سے کچھ بھی تو جب کھول کے کہدیا اس شخص نے جو سردار رسولوں کا ہے تمام عالموں کی عورتوں کی سردار سے کہ میں کچھ کام نہ آؤنگا اور وہ ایمان لایا ہے آدمی اسپر کہ وہ سواء سچ کے نہ فرمائے پھر دیکھے جو کچھ آجکل خاص لوگوں کے دلوں میں واقع ہو گیا ہے اسکو تو [illegible] کا حال اور دین [illegible]

ناظرین کرام! یہ عبارت بعینہٖ ترجمہ ہے اون احادیث کا جو عربی الفاظ میں نقل ہیں۔ ان سب کو بنظر غور دیکھکر ناظرین بتائیں کہ کون دانا اور عقلمند ہے جو شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی پر خفا ہو۔ جو حضرت محمد مدنی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث کا مطلب بیان کریں۔ اگر یہ ترجمہ کسی صاحب کو ناگوار ہے تو مہربانی کرکے وہ خود ہی ان احادیث کا ترجمہ کر دیں۔

ثُمَّ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ

ناظرین! باوجود اس ترجمہ کے ملا ملتانی کے الفاظ ثابت نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ محض اس کا عمدہ افترا ہے۔ دگر ہیچ ۔

مولوی محمد علی واعظ امرتسری

ہمارے ناظرین ان حضرت سے واقف ہونگے کہ امرتسری نزاع کے آخری علمبردار آجکل آپ ہی ہیں۔ اہلحدیث میں آپ کے متعلق کئی ایک مضامین نکل چکے ہیں۔ جن سے اون کے مخلصوں کو تحریک ہوئی تو وہ امرتسر میں ایک وفد لیکر ۱۱ نومبر کو آئے۔ اس وفد میں انکا بھتیجا مولوی محمد حسین اور ان کے مخلص دوست حاجی رحیم بخش ملکھا نوالہ بھی شریک تھے۔ یہ وفد جس اخلاص و ہمدردی سے آیا۔ حق یہ ہے کہ اوس کا اثر میرے دل پر بہت کچھ ہوا۔ سب سے پہلے وہ ایک تحریر مولوی محمد علی صاحب کی لائے جسکا جواب میں نے منظوری سے دیا۔ پھر ایک دوسری لائے اسکا جواب بھی تھوڑی سی مزید کیساتھ منظوری سے دیا۔ مگر فریق ثانی نے جب کوئی تحریر نہ مانی تو آخر میں نے ایک اقرار اون کو لکھکر دستخط کر دیئے جو یہ ہے :-

"مباحثہ تفسیر القرآن کی اغلاط پر ہوگی۔ معترض کا دعوے ہوگا کہ مصنف تفسیر القرآن ان اغلاط کی وجہ سے اہلحدیث سے خارج ہے۔ معترض ایک ایک غلطی کو مدلل لکھکر مصنف کو دیگا۔ مصنف اوس کا جواب دیگا۔ سوال و جواب اہلحدیث کے کسی عالم مسلم منصف کے پاس بھیجکر فیصلہ کرایا جائیگا۔ منصف کا فیصلہ فریقین پر ناطق ہوگا۔ ابوالوفاء ثناء اللہ"

اس مباحثہ میں فریق ثانی وہی صاحب ہونگے جنکے نام نامی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رقعہ میں لکھے ہیں جو یہ ہے :-

"اگر مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی عبدالواحد صاحب (غزنوی) قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری۔ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی یا علماء دہلی یا کلکتہ کے سامنے اپنی تصانیف کا صحیح ہونا ثابت کر دیں۔ یا اپنی غلطیوں کو مانکر اصلاح کا اقرار کریں تو بس میری صلح ہے۔ راقم محمد علی بقلم خود ۱۹۔ نومبر ۲۲ء"

گو میرا علم ہے کہ مولوی محمد علی کا مجھ سے بگاڑ کسی مذہبی اختلاف پر نہیں۔ کیونکہ حکمت کا مسئلہ ہے کہ علت تامہ کا اثر متخلف نہیں ہو سکتا۔ پس اگر مذہبی اختلاف سے بگاڑ ہوتا تو سالہا سال ماقبل اتحاد نہ ہوتا۔ یہانتک کہ مولوی صاحب موصوف اپنے حسن ظن سے مجھکو مجدد دین کہتے رہے جس کے گواہ بکثرت ہیں۔ تین گواہ سر دست میں لکھ دیتا ہوں۔ حافظ کرم داد صاحب امام مسجد امرتسر۔ شیخ فضل الدین صاحب جفت فروش امرتسر۔ مولوی عبداللہ شاہ صاحب ولد سید محبوب شاہ صاحب ساکن لکھو ضلع فیروزپور۔ ان کے علاوہ اور بھی جن کے سامنے جناب موصوف اس خادم سنت کو مجدد کہا کرتے تھے۔ جو حقیقتاً انکی محبت کا تقاضا تھا۔ دہلی کے ایک مستند عالم مولوی محمد علی صاحب کے بڑے مخلص اور معاون دوست لکھتے ہیں کہ :-

"مولوی محمد علی صاحب کے مضمون سے بہت تعجب ہوا اور تعجب یہ ہے کہ موصوف جب [illegible] تھے۔ تو آپکے بڑے مداح تھے [illegible] میں فرمایا کہ کسوٹی کا سبق تو ہم [illegible] صاحب ہی سے سیکھا۔ پھر نہیں معلوم [illegible] ہوگیا۔ (ابو سعید محمد شرف الدین مدرس اول مدرسہ [illegible]) آپ سے کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو [illegible] دونوں کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو"

ہاں میونسپل کمیٹی کی ممبری کا بُرا ہو جس نے ایسے مخلصوں کو بھی معاند بنا دیا۔ انا للہ۔

خیر بہرحال مولوی محمد علی ہوں یا ان کے ہمگروہ علماء ہوں۔ میں اُن کے ہر اعتراض کا جواب دینے کو بفضلہ تعالیٰ تیار ہوں۔ اگر وہ اپنے دعویٰ میں (جو اربعین نمبر ۴ کے شروع میں لکھا ہے اور اس سے بعد ہی ان حضرات کی تحریرات و تقریرات سے اسکی تصدیق ہوتی ہے) اسمیں کچھ صداقت پاتے ہیں تو بطریق مذکور فیصلہ آسان ہے۔ اس صورت کیلئے نہ کسی مجلس کی ضرورت ہے نہ ایک جا بیٹھنے کی۔ ایک شخص معتمد اس کام کے لئے مقرر کیا جائے جس کے پاس معترض کی طرف سے ایک ایک غلطی پہونچے مجیب بھی اوسی کو اپنا جواب دیدے۔ جب سارے سوال وجواب ختم ہو جائیں تو مسل منصف کے پاس بھیجدیئے جائیں۔ منصف اپنا فیصلہ بھی اوسی معتمد کے پاس بھیجدے معتمد اصل اپنے پاس رکھے اور دو نقلیں کرا کر بتصدیق خود فریقین کو بھیجدے۔ الحمد للہ اور خیر صلاح۔ فیصلہ کی یہ صورت ایسی آسان ہے کہ جسے ذرہ بھی اس بات کا خوف ہو کہ ہمارے ہر چھوٹے بڑے کام سے سوال ہوگا۔ وہ ایک منٹ بلکہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی منظوری سے خاموش نہیں رہ سکتا۔ مولوی محمد علی واعظ نے تو اسکی منظوری نہ دی تھی۔ اب دیکھئے دوسرے حضرات بھی اسکو منظور کرتے ہیں یا بعض وتباعد سے اپنا [illegible] کرنا چاہتے ہیں۔

بہتر نامبردہ علماء یا کوئی اور اُن کے ہمخیال اس بحث پر مضمون بھیجینگے تو درج کیا جائیگا۔ (ابوالوفا)

قادیانی مشن

قادیانی مہدی سے پہلے مہدی

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہے کہ ہمارے پنجابی نبی کی اُمت ہمیشہ کہا کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ انکو اسقدر مہلت دیگئی اور دل کھولکر اپنے مذہب کی اشاعت کرتے رہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں کذاب ہوتے تو جلدی ہلاک ہو جاتے سو میرے معزز دوستو! خاکسار چند سطور آج اسی سوال کے متعلق پیش کرتا ہوا اُن کے اس دھوکہ کا بخیہ ادھیڑتا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے مرزائی دوست غور سے سنینگے اور بُرا نہ منائینگے۔

(۱) عبید اللہ مہدی افریقہ نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونیکا دعویٰ کیا اور اپنے دعویٰ مہدویت کا بڑے زور شور سے اعلان کیا۔ اور لاکھوں آدمیوں نے اسکو مہدی تسلیم کیا اور ملک در ملک اُس نے فتح کر کے اپنی سلطنت قائم کرلی۔ اور اسقدر اس کی جماعت کی ترقی ہوئی جو ماہران علم سے پوشیدہ نہیں ہے اور ۳۲۲ھ میں وہ اپنی موت سے مرا۔ اور اس کے بعد اسکا بیٹا ابوالقاسم جانشین مہدی ہوا۔ اور اپنے باپ کے مذہب کو اسقدر ترقی دی کہ دور دراز ملکوں میں اس کے مہدی ہونیکو سب نے بسر وچشم قبول کیا۔ اور ۱۴ اشخاص اسکی نسل سے اسکے مذہب کی بنیاد کو قائم کرنیوالے یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے ہیں اور ۵۶۷ ہجری تک اس کی اولاد میں بادشاہی رہی۔ اور عبید اللہ مہدی ۲۴ برس ایکماہ اور ۲۰ دن تک مہدویت کی اشاعت کرتا رہا (کامل ابن اثیر)

کیں مرزائی دوست خیال کریں کہ انکے مہدی و کرشن کو عبید اللہ مہدی پر کیا فضیلت ہے۔ اور سنیئے!

(۲) محمد بن تومرت علوی سوس کا رہنے والا تھا۔ جو بڑا فقیہ اہل علم اور متقی تھا۔ اُس نے بھی مرزا صاحب قادیانی کی طرح پہلے امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر کاربند ہوا۔ جب لوگوں کا اُس پر کامل اعتقاد ہوگیا تو جھٹ اُس نے [illegible] میں مہدی ہونے کا دعویٰ کردیا۔ اور بعض احکام شرعیہ کو منسوخ کرنیکا اعلان کردیا۔ جیسا مرزا صاحب نے جہاد وغیرہ کو منسوخ کیا۔ اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے عبد المومن نے بیعت کی۔ اور بعد اس کے روزانہ صدہا اشخاص نے بیعت کرنا شروع کردی اور کئی پیشگوئیاں بھی اس نے کیں جو اسکے کہنے کے موجب صحیح نکلیں۔ جس وجہ سے عوام الناس پر اسکا جال خوب پھیل گیا اور اپنے مخالفین کو ہزار در ہزار کی تعداد میں قتل کردیا۔ پھر کیا تھا۔ اسکی مہدویت نے اسقدر زور پکڑا کہ اُس زمانہ کے بادشاہ بھی اُس سے کانپتے تھے۔ اور ۵۲۴ھ میں وہ بیمار ہوگیا اور عبد المومن کو اپنا جانشین کر عبد المومن نے اس کے مذہب کو اسقدر پھیلا مرنے کے بعد کئی حصے زیادہ مذہب ہوئی۔ عبد المومن ۳۳ برس مہدی کا خلیفہ میں اس نے انتقال کیا اور اپنے بیٹے محمد یوسف کو اپنا جانشین چھوڑا۔ جو وہ بھی دادا اور باپ عرصہ دراز تک مذہب مہدویت کی اشاعت کرتا رہا۔ جائے غور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو تو ہرگز نہیں ہوئی۔ اور نہ اسکو ملکی حکومت صرف پھر کس گھمنڈ پر مرزائی دوست کہا کرتے ہیں خیال کہ مہدی قادیانی کو مہلت زیادہ ملی ہے۔ ناظرین وزن کر سکتے ہیں۔ اب دور دراز ملک مرزا صاحب کی ایک پیروی کا ذکر کرتے کوئی مرزائی انکار نہیں کرسکتا

(۳) اسی ملک ہندوستان میں سید محمد مہدویت کیا۔ جو عرصہ دراز تک اپنے مذہب کرتا رہا۔ جنکے آجکل بھی ہزارہا معتقد موجود حیدر آباد دکن میں تشریف لیجا کر ملاحظہ مریدوں کی کسقدر تعداد ہے۔ اب ذرا قدم چلئے اور اپنے مہدی و کرشن کو سامنے

(۴) قوم بربر کا ایک قبیلہ برغواطہ کے نام اس میں سے یکے بعد دیگرے تین آدمیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بادشاہت بھی حاصل کی اور سینکڑوں برس اُس خاندان میں بادشاہت رہی اور انکو نبی ماننے والے بکثرت موجود رہے۔ دوسری صدی میں طریف ابو صبیح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے مذہب جدید کو فروغ دیا۔ اور چار صد سال تک اسکی اولاد میں بادشاہی رہی۔ اور ساتھ ہی اسکی نبوت کے قائل موجود رہے۔

(۵) بعد اس کے صالح بن طریف ۱۲۷ھ میں اپنے باپ کا ولی عہد ہوا اور اپنے باپ کے ورثہ نبوت میں سے بھی اُس نے حصہ لیا اور مہدی اکبر ہونیکا دعویٰ کیا اور اپنے پر نیا قرآن نازل ہونیکا اعلان کر دیا اور اپنی نمازوں میں سے قرآن شریف کی [illegible]

ہتے تھے ۔ اور اپنی نبوت کا بڑی زور سے ثبوت دیکر
سفر کنندگان دنات کو اپنا قائل کیا ۔ لاکھ در لاکھ اسکی نبوت
اور دیگر صاحبان اہم کرنیوالے ہوگئے ۔ اور ۴۷ برس تک اپنے دعوی
مرض یا مریض کے بارے جاری رکھ کے فوت ہوا ۔ اور اپنے بیٹے الیاس
ات بعض بقیہ کو مقرر کیا ۔ اس نے ۵۰ برس حکومت
علی ۔ پھاٹک آبائی مذہب کی خوب اشاعت کی ۔ اس کے
دی صاحب محمد بیٹا ۲۲۲ھ میں یونس جانشین ہوا ۔ اس
کیم ہیں ۔ جناب نے دادا اور باپ کیطرح اپنے آبائی مذہب کی
وزادہ ہو اور ۴۴ برس کی حکومت کے بعد مرا ۔ بعد اسکے
ب چاہیں محمد صالح کا پڑوتا ۲۹۸ھ میں تخت نشین ہوا ۔
لائیں یا حکیم صاحب ۲۹ برس سلطنت کی ۔ اور آبائی مذہب
خرچ و مدنیرد ۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ ۲۹۷ھ
مسیح نزول میں ہوا ۔ اور صاحب شوکت وجلال ہوا ۔
بیٹا جنہ والے شفا اپنے دادا پڑدادا کے مذہب کی اشاعت
تا ہے ان کے داسے برس حکومت کی ۔ دو صد چودہ برس صالح
ال کیلئے دوسری قسم رشور رہا ۔ آپ کو ساتھ مرزا قادیانی کر
تین روپیہ فیتو ات کو ملائیے ۔ جو جمعہ جمعہ ابھی آٹھ یوم
سعید خاں بہا ۔ جائے تعجب ہے قادیانی جماعت پر
رہیں تو کیا کریں ۔

شفا خانہ بو منصور عیسیٰ نے اپنے باپ ابوالانصار خلافت حکومت سنبھالی اور اس نے بھی خود نبوت کا دعویٰ کیا ۔ اور ۲۲ برس تک اپنے دعویٰ نبوت کی تبلیغ کی ۔ اور تمام مغربی قبائل کو اپنا مطیع کر لیا ۔ اور ۴۴ برس اس نے نبوت کے دعویٰ میں گذارے ۳۶۹ھ میں فوت ہوا ۔ اور پانچویں صدی کے آخر تک اسکی اولاد میں حکومت رہی ۔ اور نبوت کاذبہ کو فروغ دیتے رہے اور یہ سب اپنے اپنے وقت میں اپنے کر و فریب مرے ہیں ۔

کیا اب کوئی مرزائی دوست ان تاریخی حوالجات سے انکار کر سکتا ہے ؟ کس منہ سے مرزائی دوست کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کو بڑی مہلت ملی ہے ۔ جس سے اس کی صداقت ثابت ہوتی ہے ۔ کیا مذکورہ بالا واقعات مرزا صاحب کے حالات سے اعلیٰ و ارفع نہیں ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے تو اپنے دعویٰ نبوت و مہدیت میں بادشاہت بھی کی ہے ۔ اور مرزا صاحب کو قادیان کی حکومت بھی نصیب نہیں ہوئی ۔ پھر مہلت ملنے کا اسقدر اہم سوال سمجھتے ہیں جو ہر موقع پر پیش کردیا کرتے ہیں ۔ کیا اب بھی شرم کرینگے یا نہ ؟ دیدہ باید ۔

مذکورہ بالا نبی کذاب و مہدی کذاب کسی ایسی مہلک بیماری سے نہیں مرے جیسا قادیانی کذاب ہیضہ و اسہال سے لاہور میں مرا ۔ جائے عبرت ہے ۔ پھر لطف یہ ہے کہ مرزا کی میت سواری گاڑی میں قادیان کو نہ روانہ کیگئی ۔ بجائے سواری گاڑی کے گڈز مال گاڑی میں میت کو لادا گیا ۔ کیا یہ نبی و مہدی ہونے والی شکل تھی ۔ پنجابی مثل مشہور ہے کہ "یہ منہ اور مسور کی دال" خداوند کریم قادیانی دجال سے ہر ایک مومن کو بچاوے ۔ آمین ثم آمین ۔ والسلام خیر الختام

نوٹ قادیانی دوست مہربانی کرکے اب یہ سوال مسلمانوں پر نہ کیا کریں ۔

(حررہ آثم نور محمد میانوی جہلمی خادم اہلحدیث)

اِسمُہٗ احمد

اس سلسلہ میں اس امر پر بحث ہو رہی ہے کہ قرآنی لفظ اسمہٗ احمد کس کے حق میں ہے ۔ اہل اسلام اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہتے آئے ہیں ۔ قادیانی امت اس کو مرزا غلام احمد کے حق میں کہتی ہے ۔ اس بحث پر تین دلیلیں نقل کر کے تردید کیگئی ہے ۔ آج چوتھی دلیل نقل ہے ۔ جو خلیفہ قادیان نے اس بارے میں دی ہوئی ہے ۔ خلیفہ قادیان کہتے ہیں :-

دلیل نمبر ۴ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں ۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے ۔" (القول الفصل)

اقول اس جگہ میاں صاحب کا یہ لکھنا "اور حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں" سراسر مغالطہ اور دھوکہ دہی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کی ہے ۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریرات سے ثابت ہوتا ہے ۔

تحریر ۱ مرزا صاحب آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء مطبع ریاض ہند کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں :-

"مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئیگا ۔ اور نام اسکا احمد ہوگا پس اگر مسیح ابتک اس عالم جسمانی سے گذر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائیگا ۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائینگے ۔"

تحریر ۲ مرزا صاحب رسالہ "اربعین" (مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۰ء وزیر ہند پریس امرتسر) نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں :-

"تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے ۔ جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ ۔ دوسرا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اور یہ نام انجیل میں ہے ۔ جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ اور ہمارے نبی صلعم جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے ۔ مکی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں ۔"

نوٹ ان ہر دو تحریروں میں مرزا صاحب نے اس بشارت کو

اشاعۃ الحق

آجکل کے زمانہ میں کئی طرح کے نئے فرقے نکلے ہوئے ہیں مگر سب بے بنیاد ہیں۔ اور ہر مذہب یا ہر فرقے والا دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں حق پر ہوں۔ اہل انصاف خود خیال کرینگے۔ کہ دنیا میں مسلمانی کا دعوی ہر مذہب والا کرتا ہے۔ مگر جو دلیل ہونی چاہیئے سچی وہ کسی میں نہیں۔ سچے کی یہ پہچان ہے کہ جنکا ہم کلمہ پڑھتے ہیں جنپر فخر کرتے ہیں۔ انکا کیا حکم ہے۔ بس جو مذہب والے اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ باقی سب بناوٹی مذہب ہیں۔ سب بے بنیاد و بے جڑ ہیں۔ اگر آجکل کے زمانے میں قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالا کوئی مذہب ہے۔ تو وہ محمدی (اہلحدیث) ہے۔ اور سچا مذہب بدلیل ہے تو یہی ہے۔ مخالف وہاں بہت ہاتھ ملتے ہیں۔ دانت چباتے ہیں۔ جب مقابلہ میں آتے ہیں۔ انگلی دانت میں دیتے ہیں۔ مگر بعد میں پھر وہی حسد کرتے ہیں۔ طرح طرح کے نام رکھتے ہیں۔ کبھی غیر مقلد کہتے ہیں کبھی وہابی کہتے ہیں یہ تو وہابی کہکر خوش ہوتے ہیں۔ کہ آج ہم نے کیا کہدیا۔ مگر وہابی اصل معنی یہ ہیں ؎

وہابی کا معنی ہے وہاب والا!
یہ کچھ اور سمجھا ہے شیطان والا

برادران! یہ کچھ بات نہیں۔ جب زبان سے کوئی بات نکالی جاوے تو مطلب اور معنے پہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ہے۔ بعض بعض ناسمجھ ایسے ہیں کہ کہتے ہیں کہ قرآن کا قرآن سے ثبوت دینا چاہیئے اور حدیث کچھ نہیں۔ دراصل حدیث شریف جو ہے۔ یہ تفسیر قرآن ہے۔ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھ تک نہیں پہونچ سکتے۔ کیونکہ آپ پر قرآن شریف اترا۔ آپ ایسا نہیں کہتے کہ قرآن میں کچھ ہو حدیث میں کچھ ہو۔ قرآن و حدیث کا آپس میں اختلاف نہیں ہوسکتا۔ مثلاً بعض عوام الناس کہتے ہیں کہ واذا قرئ القرآن الخ کا نزول الحمد (سورہ فاتحہ خلف الامام) کے متعلق ہے۔ حالانکہ حدیث شریف میں وارد ہوا لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ حدیث ہے۔ صحیح الاسناد ہے۔ یہ قرآن کی آیت اور حدیث کا اختلاف نہ ہوا۔ بلکہ مطلب اور ہے۔ یہ نہیں جو بعض عوام الناس کا خیال ہے۔ اگر یہ ہوتا تو نبی صلعم کبھی فاتحہ خلف الامام کا حکم نہ دیتے۔ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سمجھ تک نہیں پہونچ سکتے کل برادران کو چاہیئے کہ قرآن و حدیث پر محققانہ نظر ڈالا کریں اور جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے۔ اسکو وہیں تک رکھیں جب ذریعہ نجات ہوسکتا ہے۔ ورنہ پکڑ اللہ عزوجل کی سخت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سمیع بصیر ہے۔ ہم لوگوں کو چاہیئے کہ تمام کام موافق مرضی اللہ احکم الحاکمین کے کریں۔ اگر ہم اپنی رائے سے قرآن و حدیث کے معنے و مطلب خلاف رسول مقبول صلعم کے کرینگے تو یاد رکھنا چاہیئے کہ نافرمانی خدا و رسول کی لازم آئیگی۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔

فمن اطاع محمدًا فقد اطاع اللّٰہ۔
ومن عصیٰ محمدًا فقد عصی اللّٰہ ؕ

جسکا مطلب یہ ہے۔ جس نے فرمانبرداری کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اوس نے فرمانبرداری کی اللہ کی۔ اور جس نے نافرمانی کی رسول کی اوس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی ان سب کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس حدیث کے موافق ایک آیت اللہ کی ہے۔ جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

(ترجمہ) کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ہو تم چاہتے اللہ کو بس پیروی کرو میری چاہیگا تم کو اللہ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر میری تابعداری کروگے جب اللہ کے حکموں کے تابع ہوسکتے ہو۔ جب ہم فرمان رسول کو چھوڑ دینگے۔ تو اللہ تعالے کی عبادت نہیں کرسکتے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو بندوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرانے اور وحدانیت کے قائل کرانے آئے تھے۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے یہی کہا کہ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوْنِ وَاَطِیْعُوْنِ۔ تمام انبیاء کا یہی دستو کہ میری پیروی کرو اور اللہ کی عبادت کرو۔ کہ اصا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے اپنے یر محمد بندہ بناکر اور ہادی و رہبر بناکر بھیجا۔ تو ان کہ ضروری ہے ہادی کے فرمان کو مدنظر نہ رکھا تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آویگی اللہ نے اپنا سچا قاصد بناکر بندوں کی بہتر واسطے بھیجا۔ اگر کوئی نہ مانیگا۔ تو آخر انجام یہ کہ گرفت اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ اگر ہم لوگ صرف قرآن ہی کو دیکھیں۔ اور حدیث صحیحہ کو نہ خیال تو یاد رکھو ہمارا ایمان کچا ہے بلکہ کسی کام کا نہیں رسول اللہ صلعم نے تفسیر کی ہے جبتک نہ دیکھینگے۔ تو ہم لوگ قرآن کے معنے نہیں معلوم کرسکتے۔ سب برادران کہ زندگی میں وہ کام کرلیویں جو آ آئے۔ کیونکہ یہ مذہبی اور دینی باتیں اختلاف نہیں کرنا چاہیئے۔ جو صحیح با اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو سے مطلع کرنا چاہیئے۔ تاکہ سب مسلمان راہ کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ جو مبلغ حق ہوتا اس حق کا ثواب اور اپنے عمل کا ثواب ملتا ہی مگر جو لوگ اس کی اشاعت سے راہ حق پر آجاتے ہیں۔ اور عمل فرمان نبوی کے مطابق کرتے ہیں تو جو شخص مبلغ حق ہوتا ہے۔ اس کو اپنے کیے کا اجر تو ملتا ہی ہے۔ مگر یہ جتنے اس کے ذریعہ سے حق پر آتے ہیں۔ ان حق پر آنے والوں کا بھی ثواب اس مبلغ کو ملتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی تو اسکا ہی کیا ہوا ہے۔ اس نے اشاعت حق کی تھی۔ اسلئے اس کو اور ثواب ملتا ہے۔ مگر ان لوگوں کے حصہ میں سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ تو سب کو چاہیئے مبلغ حق بن جاویں۔ یہ ضروری نہیں کہ مولویوں کا ہی یہ کام ہے۔ بلکہ سب کا۔ مولویوں نے تو بڑے بڑے کام کئے۔ اور کرتے ہیں۔ مگر عوام الناس کو جو مسئلہ حق ملے اسکو پہونچادیں یہ کار خیر ہے۔ یہ جو آجکل نئے فرقے ہیں اسکی وجہ یہ کہ جو حق

بات تھی یعنی فرمان نبوی اس کو چھوڑ دیا۔ اور عوام الناس ہی مقتدا اس کو اگر کوئی مسئلہ پوچھا تو مسئلہ کا جواب قول لت اقوال سے دیا فلاں صاحب یہ کہتے ہیں فلاں یہ آبائی غرض یہ اسطرح دھوکے ہیں عوام الناس تے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ فرمان نبوی یا امر اسکے خلاف ہے۔ مگر جو اُن کے مذہب ق بات ہوگی وہ بتا دینگے یہ عوام الناس ہیں بلکہ ان کے مقتداؤں کی ہے۔ مگر ناس کو چاہیئے کہ ایک عالم پر اکتفا نہ بلکہ تحقیق کر لیا کریں۔ جیسے سونے وغیرہ ٹی ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی کسوٹی پانے کی قرآن و حدیث ہے۔ کیونکہ نبی صلعم ں تکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم رشو رہا اللہ و سنۃ رسولہ۔ جس کا مطلب کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی روشوں کو جائے قرآن و حدیث کے موافق کر لیں۔ اگر یں تو کبھی گمراہ نہ ہونگے۔" اور جو مقتدا اپنے منصور عدیل و اقوال سے جواب دیتے ہیں۔ اور نت حکم بناتے ہیں۔ ان کو یہ حدیث ذہن نشین کرنی کا دعوی کرتے ہیں۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے من سئل تبلیغ عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار ع دو دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔ یعنی دنیا کی زندگی چند روز کی ہے۔ پھر جو احکام الہی ٹھیک ٹھیک ادا کئے تو قیامت کے دن نجات مل سکتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو نجات ہرگز نہیں مل سکتی۔ اگر یہاں دنیا کے سامنے دین کی حق بات کو پوشیدہ رکھا۔ اس نے اسلام کی کچھ عزت نہ کی۔ بلکہ حقیر جانا۔ اور جس شخص نے کسی بدعتی کی کسیطرح سے مدد کی۔ اس نے اسلام کے گرانے کی کوشش کی۔ حدیث کا ترجمہ ہے من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ اس سارے مضمون سے یہ بات نکلی کہ تمام عمل جو کچھ کریں قرآن حدیث کے موافق اگر ہوں تو کر لیا کریں ورنہ چھوڑ دیا کریں۔ اگر خود قرآن و حدیث کا علم نہیں جانتے تو اپنے مقتداؤں سے سوال کر لیا کریں کہ اس میں قرآن اور حدیث صحیح کا کیا حکم ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو اس شخص نے دنیا کی زندگی کو اپنے لئے وبال بنا لیا۔ خواہ وہ کتنا ہی مالدار آسودہ ہو۔ کیونکہ دنیا نے تو بے وفائی کرنی ہے اور آخرت کی طرف چلنا ہے۔ اور آخرت میں ہمیں جب ہی فائدہ مل سکتا ہے جب حق پر عمل کریں قرآن و حدیث کے موافق۔ اگر ہم نے فرمان خداوندی و فرمان نبوی کو چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی بڑی سخت نافرمانی کی۔ خدا تعالے ہم سب مسلمان بھائیوں کو عقل دیوے تاکہ ہم اسلام کی باتوں کو سمجھ سکیں۔ اور ہمیں سب کو عامل بالسنت بناوے۔ آمین۔ سب صاحبان کو حق پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(خادم الاسلام عبدالرحمن دہلی)

ضلع جہلم میں تحریک مذہب اہلحدیث

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہو چکا ہے کہ جناب حضرت مولانا سردار اہلحدیث نے بذریعہ آرگن اہلحدیث کے تحریک مذہب اہلحدیث کی آواز بلند فرما کر حکم فرمایا ہے کہ ضلع وار اس سلسلہ کو اخبار اہلحدیث میں شائع کیا جاوے تاکہ کتابی صورت میں اس مواد کو جمع کر کے آئندہ نسلوں کے لئے آئینہ قومی دکھلا کر توجہ دلائی جاوے کہ اس کٹھن منزل کو کیسے کیسے مشکلات کے ساتھ تمہارے آباؤ اجداد نے طے کیا ہے۔ اب تمہارے سپرد یہ کام ہوا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت کے باعث پہلوں کی محنت برباد جائے۔ اسلئے اس سلسلہ مضامین کو جاری کر کے قومی کام کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اب دیکھئے کہ قوم کے بزرگوار کہاں تک قلم کو جنبش دیتے ہیں۔ یا کہ تراجم علماء اہلحدیث کے سلسلہ کی طرح ادھورا ہی چھوڑ کر بدنامی کا تمغہ حاصل کرتے ہیں۔ آج خاکسار مختصر سا حال تحریک مذہب اہلحدیث ضلع جہلم کے متعلق ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ بہتر تو یہی تھا کہ جہلم والوں کا حال خود جہلمی قلمبند فرماتے لیکن پہلے جب تراجم علماء اہلحدیث میں کسی نے ان بزرگوں کا حال نہیں لکھا۔ تو اب بھی ان میں سے کسی پر امید نہ تھی۔ جسوجہ سے خاکسار نے مختصر حال تحریر کر دیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس روکھے سوکھے ٹکڑے کو غنیمت سمجھکر مشکوری کا موقع بخشینگے۔

ناظرین! خاص شہر جہلم میں کوئی ایسا اہلعلم عرصہ دراز سے نہ تھا۔ کہ جس کو اہلعلم کہا جائے اگر کوئی برائے نام مولوی تھا۔ تو کتاب انواع مولوی عبداللہ صاحب کی پڑھکر عالم فاضل کہلاتا تھا۔ ہاں شہر کے سوائے ضلع کے بعض دیہات میں رسمی حنفی مولوی خال خال نظر آتے تھے۔ علم حدیث کی تو کسی کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ حدیث ہوتی ہی کیا چیز ہے۔ تمام ضلع بھر میں ایک بھی علماء اہلحدیث نہ تھا۔ اللہ تعالی کو جو منظور ہوا کرتا ہے وہی ہوتا ہے۔ حق تعالے نے علم حدیث جہلم میں پہونچانے کا کام ایسے دو کس دیہاتیوں کے سپرد کیا کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تہا۔ کہ یہ کام ان سے کرایا جائیگا۔ موضع بوریا توالی متصل کھاریاں ضلع گجرات کے ایک نوجوان جہلم میں رونق افروز ہوئے۔ جو محض معمولی آدمی کی حیثیت میں۔ لیکن کس کو معلوم تہا کہ اس عظیم الشان انسان سے وہ کام لیا جائیگا۔ جو ہمیشہ کے لئے ان کا نام مشہور ہو کر دنیا میں حی رہیگا۔ وہ نوجوان مولوی محمد نعمان صاحب پابند مذہب حنفی کے تھے۔ جو موضع بدر سے جہلم میں گمنامی کی صورت میں تشریف لائے۔ یعنی جس وقت مولوی محمد نعمان صاحب جہلم میں تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ پکے رسمی حنفی تھے۔ جیسے وظیفہ الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کیا کرتے

اور لوگوں کو بھی ترغیب فرمایا کرتے۔ کچھ عرصہ تک اسی طرح گذارہ کیا۔ کہ اچانک رب العلمین نے ایسا فضل کیا جو ناظرین سنکر تعجب فرما دینگے یعنی ایک رات مولوی صاحب موصوف مسجد میں سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں کسی بزرگ صورت نے کہا کہ اے نعمان! تو کبتک وظیفہ یا رسول اللہ کرتا رہیگا منہیات ابن حجر عسقلانی کیوں نہیں پڑھتا۔ بیدار ہو کر اسی حکم نے اثر کیا۔ کہ صبح سویرے ہی اٹھکر منہیات ابن حجر بازار سے خرید کی۔ اور اس کو گہری نظر سے دیکھا۔

اس خواب والے ارشاد نے ایسا اثر کیا کہ اس چھوٹی سی کتاب کو نوک زبان یاد کر لیا۔ بس پھر یہی وظیفہ تھا کہ دوسری بار پھر اس پاک وجود نے بحالت خواب ارشاد فرمایا۔ کہ اے نعمان اب بلوغ المرام کا مطالعہ کیا کر۔ بس پھر کیا تھا۔ فوراً بلوغ المرام کو یاد کرنا شروع کر دیا۔ دن دونی رات چوگنی۔ مولوی صاحب کی حالت تبدیل ہونے لگی۔ اور آپ نے علی الاعلان عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ بس پھر تو شہر جہلم میں ایسا شور پیدا ہو گیا کہ وہ مرتد اسلام ہو گیا۔ دیوانہ ہو گیا" کے آوازے کسے جانے لگے جدہر مولوی صاحب باہر نکلتے ادہر مولوی صاحب انگلیاں اٹھاتے کہ یہ گیا' وہ گیا' ایسا گیا' ویسا گیا' خداوند کریم نے مولوی صاحب کو ایک ایسا ہمراز دوست دیدیا۔ جو ہر حالت میں مولوی صاحب کا ساتھی رہتا۔ گویا مولوی صاحب سے پہلے ہی وہ موحدانہ رنگ میں رنگا ہوا تھا۔ معلوم نہیں کہ اس کو کہاں سے یہ رنگ چڑھا تھا۔ یعنے ایک صاحب میاں فضل نامی حجام تھے۔ وہ پہلے ہی سے فرمایا کرتے تھے کہ فضل تو کبھی یا رسول اللہ کا وظیفہ نہ کریگا۔ سب سے پہلے مولوی صاحب کے ساتھ مذہبی رنگ میں میاں فضل صاحب ہی ہوئے۔

اور پھر ایک مستری صاحب قوم ترکھان سے جنکا نام نامی اس وقت مجھکو بھول گیا ہے۔ الغرض مولوی صاحب کے ساتھ تھوڑے عرصہ میں کچھ لوگ مذہب اہلحدیث کے پابند جہلم میں ہو گئے۔ مولوی صاحب اعلیٰ درجہ کے حکیم حاذق تھے جس وجہ سے مخالف بھی آپکی دشمنی نہ کر سکتے تھے۔ گویا جماعت اہلحدیث کا وجود خدا کے فضل سے جلدی ہی پیدا ہو گیا۔ کچھ تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ آپکا چھوٹا بھائی مولوی برہان الدین دہلی سے سند حدیث حاصل کر کے وارد جہلم ہوئے۔ بس پھر تو اللہ کے فضل سے دونوں شیران اسلام نے شہر میں حدیث کی دہوم مچا دی۔ اور لوگوں نے بھی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپکو ہر ایک طرح سے ضعف پہونچانا شروع کیا۔ لیکن ان خدا کے بندوں نے کسی قسم کی پرواہ نہ کی۔ حکم خدا و رسول کا سلسلہ جاری رکھا حق تعالیٰ نے جہلم کے چند متمول اشخاص آپ کے ہمنوا کر دئیے۔ اسی سبب سے مذہب اہلحدیث کو تقویت ہو گئی۔ مخالفین نے صدہا بار کیا جا بجا سے مناظرے و مباحثے کئے۔ لیکن اہلحدیث کا بول بالا رہا۔ اور سب مباحثے باعث ترقی ہوئے۔ منجملہ ان مباحثوں کے ایک عظیم الشان مباحثہ موضع دارا پور میں ہوا۔ یعنی موضع مذکور کے رئیس اعظم ملک خیر مہدی خان صاحب مرحوم نے فریقین کو بلا کر کرایا تھا۔ فریق مخالف کے بتیس۳۲ عالم حنفی موجود میدان مباحثہ ہوئے۔ جو بڑے بڑے نامی گرامی مفتی ضلع جہلم و گجرات کے تھے۔ ادہر یہ دونوں بھائی شیروں کی طرح سینہ سپر تھے۔ خدا کے فضل سے آخرکار چار یوم کے مباحثہ کے بعد میدان اہلحدیث خادمان اسلام کے ہاتھ رہا۔ رئیس اعظم موضع مذکور مع دو صاحبزادوں کے اہلحدیث ہو گئے۔ اور فریق مخالف کے بتیس عالم ناکامی حاصل کر کے واپس اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔ اور خسر الدنیا والاخرت کو ساتھ لیگئے۔

الغرض شہر جہلم میں آپ کے وجود سے قلیل ہی عرصہ میں جماعت اہلحدیث کا وجود اعلیٰ پیمانہ پر ہو گیا۔ شہر کے شریر لوگوں کا یہ وطیرہ تھا کہ اپنے گھروں میں سے چوہے مارکر آپکی مسجد کے کنوئیں میں ڈال جاتے۔ کیونکہ مذہب اہلحدیث میں چوہا وغیرہ کے گرنے سے پانی کنوئیں کا پلید نہیں ہوتا جب اہلحدیث کنوئیں کو دیکھتے تو چوہے وغیرہ باہر نکالکر پھینکتے۔ شہر جہلم سے باہر بھی بعض مواضع میں مذہب اہلحدیث کی کرنیں پہونچ گئیں۔ باہر سے دیہاتی اہلحدیث جہلم میں شامل ہوتے۔ اسی اثنا میں میو صاحب مرحوم بھی ان ہی کی خاندانی حدیث پڑھکر رونق افروز جہلم ہوئے کے فضل سے سوائے اہلحدیث علما میں کوئی دوسری طرف کا عالم نظر شہر جہلم پر وہ زمانہ آیا کہ اہلحدیث ہی نظر آتے ہیں۔ عوام کا خیال تھا کہ مولوی صاحب کیمیاگر ہیں۔ بالآخر مولانا موصوف دنیا ناپائدار سے رحلت فرما گئے۔ موصوف کی کوئی اولاد نرینہ سوائے محمد والدہوئی۔ انا للہ۔ پھر جماعت کا بازو ٹوٹ گیا۔ اور ایک بازو برہان الدین صاحب۔ لیکن ان کے بھی تھوڑے دنوں بعد جماعت ہی ہوگئے۔ انا للہ۔

اب ان کا ایک پوتا زندہ ہے۔ خادم توحید و سنت بنا دے آمین۔

ہاں اہلحدیث صدہا افراد شہر میں موجود اور انجمن اہلحدیث بھی قائم ہے۔ جس کا سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ خداوند کریم ممبران انجمن اہلحدیث کو ہر طرح سے ترقی بخشے۔ اور خدا کا فضل شامل حال ہو۔ آمین۔ خاکسار جملہ ممبران کے حق میں دعا کرتا ہے۔ خصوصاً جناب مستری عبدالرحمن و عبدالحق صاحب و بابو عبدالرشید صاحب وغیرھم کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے وجودوں کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

(حررہ آثم نور محمد میانوی جہلمی خادم اہلحدیث)

اہلحدیث کا مذہب مسائل اختلافیہ کا ثبوت قیمت ۔۔۔

ے

اس شہر میں ایک شخص نے جو
پنجابی تھا۔ شادی کی اور اپنی بیوی
سر پرستی کے لیے گھر میں رکھ لیا۔
بعد بیوی کی ہمشیرہ کے چال چلن پر شبہ
وجہ سے اس شخص نے ایک طلاق نامہ
ی بیوی کے حوالہ کیا۔ اور زبانی کہا کہ ایک
طلاق دو طلاق تین طلاق۔ بیوی اور اسکی ہمشیرہ
لدیا۔ دوسری صبح کو بیوی واپس گھر میں
ہمشیرہ کے گناہ کی وہ ذمہ دار نہیں اور
تی۔ خط طلاق پھاڑ ڈالا ہے
ہے۔ یہاں کے مولوی صاحب
تین طلاق کو تین طلاق کہتے
نے نہیں دیتے۔ میرے تسلی
نے بیوی کو گھر میں رکھ چھوڑا
کہ اسطرح تین طلاق نہیں
نہیں ہوا۔ جو تین کے لئے
طلاق کے لئے عدت ہے اور
طلاقوں کی عدت نہیں ہوئی۔ وہ
اق نہیں اور تین ایک ہی طلاق ہوتی
کوئی نہیں مانتا۔ مہربانی فرماکر قرآن وحدیث سے
کچھ اس معاملہ پر روشنی ڈالیں۔ اور فتوے دیں۔
محمد ناصر خان۔ میر منشی برٹش کونسلاز کاشغر

ج نمبر ۱۴ آیت قرآنی الطلاق مرتان کی تفسیر میں امام رازی نے مفصل لکھا ہے کہ ایکدفعہ کی تین طلاقیں ایک رجعی ہے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر زیر آیت الطلاق مرتان نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول کے زمانہ میں بھی ایک دفعہ کی تین ایک ہی ہوتی تھی۔ صحیح مسلم ملاحظہ ہو۔ پس عدت کے اندر اندر رجوع اور بعد عدت نکاح کر سکتا ہے۔

(سو ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵ زید نے ایک بکری ذبح کی۔ گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر کہا۔ کہ ایک کتا اسکا کان پکڑ کے بھاگا۔ زید نے اسکو چھڑا لیا۔ اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (عبد الوارث بھوارہ گوالہ گھر خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۱۵ دھو کر کھانا جائز ہے۔ حرام نہیں ہوا۔

س نمبر ۱۶ تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ یا السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان دونوں میں سے کون سا پڑھنا چاہیئے؟ (د ۔ ع)

ج نمبر ۱۶ دونوں جائز ہیں۔ مگر آنحضرتؐ کے حاضر ناظر ہونیکی نیت نہ ہو۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۷ یہاں افریقہ میں پونڈ کی قیمت دس روپیہ ہے اور ہندوستان میں پندرہ روپیہ۔ جب کوئی بھی آدمی افریقہ سے انڈیا کو روپیہ روانہ کرنا چاہے۔ تو اس کو جتنی کہ اس کی اصل رقم افریقہ کی ہے۔ اس سے ڈیڑھ گنا یعنی ایک روپیہ کا ڈیڑھ روپیہ ہندوستان میں ملتی ہے۔ یہ قانون گورنمنٹ کی طرف سے افریقہ میں ہے۔ اور سب آدمی اسی طریقہ سے روپیہ روانہ کرتے ہیں۔ تو یہ جو ڈیڑھ گنا زیادہ ملتا ہے۔ یہ لینا مسلمان کے واسطے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ دیگر اگر کوئی آدمی ہندوستان سے ایک سو روپیہ افریقہ میں لائے۔ تو اس کو ایکسو ہندوستانی روپے کا یہاں افریقہ میں افریقہ کا مبلغ ۶۷ روپے آٹھ آنہ گورمنٹ منظور کرتی ہے۔ (عبد الغنی از ایسٹ افریقہ)

ج نمبر ۱۷ پونڈ سونے کا اور روپیہ چاندی کا ہے۔ اس لئے اس میں کمی بیشی جائز ہے۔ افریقہ میں ایک پونڈ یا نوٹ دس روپے کا دیکر ہندوستان میں پندرہ روپے لے سکتا ہے منع نہیں۔ افریقہ میں ایک سو کے ۶۷؍۸ چونکہ سرکار نے مقرر کئی ہیں جبکا سکہ ہے۔ اس میں رعیت کو اختیار نہیں لہذا وہ بھی جائز ہے۔ زیادہ احتیاط مدنظر ہو تو روپے کے بدلہ میں وہاں چلتے نوٹ لے لیا کریں۔

س نمبر ۱۸ یہاں یعنی افریقہ میں گینڈے کے چمڑے کی اور گینڈے کے سینگ کی سوٹی ہاتھ میں رکھنے کا بہت رواج ہے کیا مسلمان کو گینڈے کے سینگ یا چمڑے کی سوٹی ہاتھ میں رکھنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(د ۔ ع)

ج نمبر ۱۸ جائز ہے منع کی کوئی وجہ نہیں۔

نوٹ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بعض صحابہؓ نے کسی مریض پر سورہ فاتحہ دم کرکے اجرت حاصل کی تھی جس کے متعلق بعض کو خیال ہوا کہ ناجائز ہے۔ آنحضرت صلعم کے حضور میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ حضورؐ نے اجازت دیکر فرمایا کہ میرا حصہ بھی اس میں رکھو تاکہ ان کو اس کی حلت کا پورا یقین ہو جائے اس حدیث کی بنا پر میں بھی کہتا ہوں کہ ایک سوٹی میرے لئے بھیجو اور قیمت سے اطلاع دو۔

س نمبر ۱۹ اگر کسی شخص پر کسی کا کچھ روپیہ بطور قرض واجب ہو۔ اور وہ شخص جسکا روپیہ قرض ہے۔ مر گیا یا لاپتہ ہے۔ کیا وہ شخص دیندار اس روپیہ کو خیرات کر دے تاکہ اس کا مواخذہ نہ ہو۔ یا کیا کرے۔ کیونکہ قرضخواہ کے وارثان کا بھی پتہ نہیں اور کافر کی طرف سے خیرات قبول نہ ہوگی۔

ج نمبر ۱۹ میرے خیال میں یہ لقطہ کے حکم میں ہے جسکی بابت حکم ہے کہ ایک سال تک مالک کا انتظار کرنے بعد استعمال کرکے اصل مالک کا انتظار کرے۔ آئے تو دیدے۔ ایسی صورت ہے کہ متوفی کے وارثوں کا انتظار کرے جب کبھی ملجائیں تو دیدے ورنہ نیت ادا کی رکھے۔ اور بس۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

ملکی مطلع

خلافت اور سیاست

گذشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا "خلافت سے دل لگی" وہی مضمون بصورت مراسلہ وکیل مورخہ یکم دسمبر میں چھپا تھا۔ اسکے جواب میں فاضل اڈیٹر وکیل نے اوس مضمون پر تنقید کی۔ جس کے متعلق اُن کا شکریہ ہے۔ گو یہ بات کہنے سے میں نہیں رک سکتا۔ کہ اڈیٹر موصوف نے جلدی سے کام لیا۔ بہتر ہوتا انتظار کرتے کہ کوئی عالم دین اس مضمون پر کچھ بولیں۔ بہرحال جو کچھ اون سے ہو سکا انہوں نے فرض ادا کر دیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے مضمون کے کسی حصے کی تردید ازروئے شرعی احکام کے آپ نہیں کر سکے۔ میں اپنے سارے مضمون کو منطقی شکل میں یوں ادا کرتا ہوں۔

عبدالمجید خان آفندی بے سیاست ہیں۔ اور بے سیاست شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

میرے دعویٰ کے لئے یہ صغریٰ کبریٰ دلیل کی شکل میں دو حصے ہیں۔ جنکا ثبوت میرے ذمہ ہے۔

دلیل کا پہلا حصہ (صغریٰ) تو مسلم ہے چنانچہ فاضل اڈیٹر وکیل خود لکھتے ہیں:-

"جو فرائض بحیثیت سلطان وہ شخصی اختیارات واحکام کے ذریعہ انجام دیتے تھے۔ آئندہ اون اختیارات کو مجلس شوریٰ انجام دیگی"

مطلب دوسرے صاف لفظوں میں یہی عبدالمجید خان آفندی بے سیاست پس دلیل کا پہلا حصہ (صغریٰ) ۔ کیوں نہ مسلم ہو جبکہ متواتر خبریں ن کی آرہی ہیں۔

یل کا دوسرا حصہ (کبریٰ) کہ بے سیاست شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ یہ میں اپنے لفظوں میں نہیں بتاتا بلکہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کے الفاظ پیش کر دیتا ہوں۔ جو فرماتے ہیں:-

"پس اگر کسے بادشاہ نباشد وحکم او نافذ نبود خلیفہ نیست" (ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء جلد اول ص۲۵)

فالباً فاضل اڈیٹر وکیل کو لکھتے وقت کسی قسم کا غصہ دامنگیر تھا۔ چنانچہ اونکی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے۔ کہ خلاف عادت حیف وغیرہ الفاظ اون کے قلم سے نکلے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی عبارت منقولہ بالا کو سمجھنے میں خود بھی قاصر رہے ہیں۔ شاید انہوں نے اس کا مفہوم یہ سمجھا ہے۔ کہ خلیفہ اکیلا حکم نہیں کریگا بلکہ مجلس شوریٰ (کونسل) کے ساتھ رائے ملا کر حکم کریگا۔ یہ صورت اگر ہوتی تو ہم بھی انکار نہ کرتے بلکہ اصل واقعہ یہ ہے۔ اور فاضل اڈیٹر وکیل کے الفاظ بھی بتا رہے ہیں کہ عبدالمجید خان صاحب کو اُن اختیارات کے برتنے میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ بلکہ وہ اختیارات فقط مجلس شوریٰ نافذ کریگی۔ جس کا مطلب صاف لفظوں میں یہی ہے۔ کہ عبدالمجید خان آفندی محض بے سیاست ہونگے۔

ہمارا سوال

فاضل اڈیٹر وکیل اور ان کے ہم خیالوں سے صرف ایک ہی سوال کرنا چاہتے ہیں کہ:-

"عبدالمجید خان آفندی (جنکی خلافت پر آجکل بحث ہو رہی ہے) اون کو اختیار ہوگا کہ کسی قوم کے ساتھ صلح کریں یا اعلان جنگ کریں؟"

اگر اس کا جواب مثبت ہے تو بے شک خلیفہ ہیں اور اگر نفی میں ہے تو بتعلیم قرآن وحدیث اور بقول شاہ ولی اللہ صاحبؒ خلیفہ نہیں۔ علماء کے نصاب تعلیم میں درسی کتاب شرح عقائد ہے۔ اس میں صاف لفظوں میں مرقوم ہے:-

والمسلمون لا بد لهم من امام يقوم بتنفيذ احكامهم واقامة حدودهم وسد ثغورهم وتجهيز جيوشهم واخذ صدقاتهم وقهر المتغلبة والمتلصصة وقطاع الطريق واقامة الجمع والاعياد وقطع المنازعات الواقعة بين العباد وقبول الشهادات القائمة على الحقوق وتزويج الصغار والصغائر الذين لا اولياء لهم وقسمة الغنائم × × ويشترط ان يكون من اهل الولاية المطلقة الكاملة سائسا اى مالكا للتصرف فى امور المسلمين۔ قادرا تنفيذ الاحكام الخ (ص $\frac{219}{225}$)

خلاصہ ترجمہ مسلمانوں کا امام (خلیفہ) ایسا چاہیئے جس کو تنفیذ احکام کا اختیار ہو۔ اس کے سوا خلیفہ نہیں۔

کیا ان حوالجات قرآنیہ حدیثیہ اور کے سننے کے بعد فاضل اڈیٹر وکیل کوئی وزن رکھتا ہے؟ جو ترک افسروں تعریف کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"کیا ایسے لوگوں سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ خلافت سے دل لگی اور آئین واصول اسلام کی دانستہ خلاف ورزی کر رہے ہیں"

بیشک محبت اور عقیدت ایسی ہی ہونی چاہیئے مگر جناب من معاف فرمائیے۔ اسی لئے ہماری رائے ہے کہ آپ نے جلدی سے کام لیا۔ انتظار کرتے، کہ علماء دین میرے مضمون پر کیا بولتے ہیں۔ کسی عالم دین کے قلم سے یہ لفظ نہیں نکل سکتا۔ کہ حوالجات قرآنیہ، حدیثیہ اور کلامیہ کے ہوتے ہوئے وہ کسی قوم یا شخص کی حسن ظنی سے ان تمام آسمانی اور مذہبی کتابوں پر پانی پھیر دے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ترک دانستہ اصول اسلام کے خلاف نہیں کرتے ہونگے مگر ہم اون کے لحاظ سے اپنے علم کو بھی معد

پا۔ جس
اللہ
بھی میر
ن صاحب
۔ بحث
ان ا
کہ
کے
ندے
اور
پس ہم
رو فساد کے
محمد لکھو

نہیں سمجھ سکتے۔

نوٹ

میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری یہ آواز بعض لوگوں کو پولیٹکل نقطہ سے م ہوگی۔ ایسے لوگ معاف رکھیں۔ ہم ماء کا فرض ہے کہ مذہبی تعلیم کو سے بہنے نہ دیں۔ ورنہ ہم اپنے ر ہونگے

ہے منظور مجنوں کو لیلےٰ
اپنی پسند اپنی اپنی

کی میونسپل کمیٹی

اور

شہر کی صفائی

شکایت ہے کہ امرتسر کی کمیٹی باوجود ور باوجود ذرائع آمدنی کافی بلکہ دہ ہونے کے اپنے فرض سے غافل ا ہے۔ یہی شکایت ہوتی۔ تو ہم نہ کرتے۔ مگر کیا کریں۔ ہمیشہ نئے نئے امیدوار اہل شہر کو نئی امیدیں یا۔ اس لئے بیچارے اہل شہر نئے ے سے امیدوار ہو جاتے ہیں۔ گذشتہ انتخاب کے موقع پر بابو سریدیال اور خواجہ مظہر حسین صاحبان نئے ممبر ہوئے ہیں یہ دونوں سے امید تھی۔ مگر اون کی طرف سے عملی کارروائی دیکھنے میں نہ آئی۔ ہم تو لکھتے لکھتے صبر کر بیٹھے تھے۔ مگر ہمعصر وکیل نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۴ نومبر میں لاہوری دروازہ سے شہر کے اندر کی سڑک میں دروازہ بھگتاں تک اندھیرے کی شکایت کی ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنا پرانا دعویٰ یاد آیا کہ اہل شہر کو بدبو کی سخت تکلیف ہے کہ الاماں۔ وہ تکلیف یوں ہے کہ مہترانیاں میلوں کے ٹوکرے محلوں میں ننگے چھوڑ کر میلا اٹھاتی رہتی ہیں۔ اس کام میں اون کو دوپہر تک وقت لگجاتا ہے۔ اتنے عرصہ میں ان کی بدبو سے تمام محلہ بدبودار ہوجاتا ہے۔ ہمارے اس تقاضا پر صاحب صدر کمیٹی نے ایک نوٹ وکیل میں دیا تھا کہ اسکا انتظام یوں کیا گیا ہے کہ جو مہترانیاں سرکاری نوکر ہیں۔ اُن کی تنخواہ سے ٹوکروں کی قیمت کاٹکر اُن کو ٹوکرے ڈھکنے کو دیئے گئے ہیں۔ اور جو غیر نوکر ہیں اون پر کمیٹی کا زور نہیں"۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اہل شہر کی صحت کا انتظام کرنا کمیٹی کا فرض اولین نہیں؟ اگر ہے تو ڈھکنے کے ٹوکرے کل مہترانیوں کو مفت دئے جائیں۔ اور اُن کی نگرانی کی جائے۔ اس کام پر جتنا بھی خرچ ہو بیجا نہیں۔ پھر نہیں معلوم کمیٹی اس شش و پنج میں رہیگی تو اہل شہر کی تکلیف کیونکر رفع ہوگی۔ علاوہ اس کے ہمیں جہانتک شہر میں پھرنے کا موقع ملتا ہے ہم نے کسی محلے میں ٹوکرے ڈھکے ہوئے نہیں دیکھے۔ حالانکہ بقول صدر صاحب کمیٹی چار سو ٹوکرے بنوائے گئے تھے۔

یہ تو ہے سخت ترین تکلیف کا حال!

اب سُنئے دوسری صفائی کا حال۔ تو خود اسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ شہر کے اردگرد چلنا پھرنا بدبو اور گرنے کی وجہ سے محال ہے شہر میں داخل ہوتے مجال نہیں کہ ناک بند کئے بغیر داخل ہوسکیں۔ شہر کے اندر کا حال بھی بد سے بدتر ہوتا جاتا ہے۔

روشنی کا یہ حال ہے کہ چوک لوہگڑھ کی دونوں متوازی سڑکیں (ڈھاب بھائی سالو اور اُس کی جنوبی سڑک جو مسجد ارائیاں سے چل کر سیدھی مشرق کو جاتی ہے) رات کے وقت ان دونوں سڑکوں پر ممبران کمیٹی۔ خاصکر اس علاقے کے ممبر حاجی نور احمد صاحب اس وقت چلیں۔ جس وقت دکانداروں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ بھی گل ہوں۔ تو وہ محسوس کرلینگے کہ وہ اپنے فرض سے کس قدر غافل ہیں۔ اور لوگ اپنے احساس میں کس قدر بے خبر ہیں۔ جو ایسے غافل ممبروں سے باز پرس نہیں کرتے۔

اس کے بعد ہم ان ممبروں کو دروازہ لوہگڑھ سے سیدھے کوٹھی رسپڑوں تک، وہاں سے مشرق کی جانب گول باغ کے قریب قریب لے جائیں۔ اس کے بعد ان ممبروں کو تکلیف دینگے کہ ذرہ رات کے وقت سرکلر روڈ پر سے گذریں۔ اور شہر کے مغربی محلوں کا مقابلہ مشرقی علاقہ ہال بازار وغیرہ سے کریں۔ اس کے بعد ہم ان صاحبوں سے پوچھیں کہ انصاف سے بتائیے کہ آپکی کمیٹی نے شہر میں کتنی ظلمات ڈال رکھی ہیں؟

آئندہ کو

ہم عام اہل شہر کی طرف سے عام ممبران کو اور خاص اپنے علاقہ کی طرف سے اپنے چار ممبر (میاں محمد شریف خواجہ غلام حسین لالہ کیشورام بابو سریدیال) صاحبان کو نام بنام متوجہ کرینگے شائد کوئی آواز سنی جائے۔

دس لاکھ چینیوں کا قبول اسلام

"فتح العرب" رقمطراز ہے کہ چین (ہونگ جنگ) کے قبائل مشرف باسلام ہوگئے ہیں ان قبائل میں دس لاکھ سے زائد انسان بستے ہیں۔ ان کے اسلام پر چین کے اکثر گوشوں میں خوشی اور مسرت کے جلسے کئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ چین میں اسلام برق کی رفتار سے بڑھ رہا ہے اور اب وہاں مسلمانوں کی تعداد ۵ کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ اسی کو قیصر جرمنی نے پیشتر کہا تھا کہ مشرق اقصیٰ (چین) رفتہ رفتہ دامن میں اپنے کو چھپا لیگا۔ چین میں اسلام کی قوت ترقی پذیر ہے کہ وہاں مسلمانوں کو اکثر فوجی سرداری حاصل ہے چنانچہ جنرل ہنگ یونگ یونگ جیسے مسلمان وہاں جنرل کے عہدہ پر فائز چینی معاملات کے مشنری کہتے ہیں کہ چین کا مستقبل اسلام

متفرقات

میری پنشن کی درخواست

پر جتنے خطوط آئے ہیں اکثر نامنظوری کے ہیں۔ بعض نے معقول تجویز بھی پیش کی ہے۔ جو آئندہ کسی وقت شائع ہوگی۔ انشاء اللہ۔

لاہور میں شیعہ مذہب پر تقریر

لاہور کے سُنیوں نے اپنی سُنی بھائیوں کو رسوم تعزیہ وغیرہ سے بچانے کے لئے ایک انجمن معین الاسلام بنائی۔ جس نے اہل سنت کے افراد کو رسوم بدعیہ تعزیہ کی برائیوں پر مطلع کرنے کو جلسے کئے۔ اشتہار اور رسالے شائع کئے۔ اس پر شیعوں کو خواہ مخواہ جوش آیا۔ اون کے امام مولوی سید علی حائری نے بڑے جوش سے علے الاعلان صحابہ کرام پر عموماً اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہم پر خصوصاً مطاعن کا وعظ کیا۔ پھر اس وعظ کی تقریر کو رسالہ کی صورت میں شائع کیا۔ تو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ دفعیہ کیا جائے۔ چنانچہ انجمن مذکور نے مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی تقریر ۳۔ دسمبر کو چوک وزیر خان میں کرائی۔ ہزارہا آدمیوں کا مجمع تھا۔ مولانا موصوف نے تمام کے جواب سُنی اور شیعہ دونوں کی مسلمہ کتب سے دیئے۔ لاہور کی پبلک محفوظ ہوئی۔ خاتمہ پر ایک غیر عالم (عنایت علی) کو شیعوں نے سوال کرنے کو کھڑا کیا۔ صدر جلسہ نے کہا کوئی ذی علم شیعہ سوال کریگے تو مولانا جواب دینگے۔ ورنہ ادہر سے بھی کوئی ممبر جواب دیدیگا۔ چنانچہ شیعہ سائل کا جواب منشی محمد بخش مسلم نے دیدیا۔ الحمدللہ۔ جلسہ بڑی رونق سے رات کے ۱۰ بجے ختم ہوا۔

(فضل الدین لاہوری)

یادِ رفتگان

آہ مولوی عبدالجبار میرٹھی جو ایک ہونہار قابل نوجوان عالم تھے۔ عین عالم شباب میں مرضِ سِل انتقال کرگئے۔ انا للہ۔

ع این ماتم سخت ست کہ گویند جواں مُرد

ایضاً حاجی صدر الدین چنیوٹی سوداگر چرم امرت سر مرض ذیابیطس سے انتقال کرگئے۔ انا للہ۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔

اہلحدیث داماد کی ضرورت

میرے ایک بزرگ دوست اہلحدیث بڑے صالح متقی ہیں۔ اُنکی ایک لڑکی بڑی صالحہ ۲۳۔۲۵ سال کی عمر ہے۔ اون کے لئے کسی داماد کی ضرورت ہے۔ جو صاحب ارادہ کریں وہ راقم کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔

(محمد عبدالرحمن ہیڈ ٹیچر پرائمری سکول دلوطہ ڈاکخانہ مکتسر ضلع فیروزپور)

احباب کو اطلاع

میں آسن سول سے اپنے اصلی وطن میں آگیا ہوں۔ احباب کرام خط وکتابت پتہ ذیل پر کیا کریں۔ (حکیم عبدالرزاق پٹنہ صادقپوری)

اخبار "مسلم راجپوت"

انجمن اتحاد مسلم راجپوتان کے جلسہ امرتسر میں قرار پایا تھا کہ راجپوتوں کی اصلاحی غرض کے لئے ایک اخبار ہفتہ وار نکالا جائے۔ جبکہ پانسو خریدار مہیا ہو جائیں۔ اخبار کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو صاحب اس کے خریدار بننا چاہیں۔ وہ درخواست بھیجدیں۔

(ڈاکٹر محمد فاضل سکرٹری انجمن اتحاد مسلم راجپوتان امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں)

انجمن اہلحدیث قصور کا دوسرا جلسہ

قصور میں باوجود تعداد قلیل ہونے کے اہلحدیث جماعت نے دوسرا جلسہ ۲۰-۲۱۔ نومبر کو ک
اہلحدیث مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ
مولوی محمد صاحب دہلوی۔ مولوی میر
بھانبڑی۔ مولوی محمد حسین صاحب
علماء کرام تشریف لائے۔ مختلف
پر تقریریں ہوئیں۔ برادران احناف
جماعت نے بڑا زور لگایا کہ ا
جلسہ میں نہ جائیں۔ بلکہ اس کے
جلسہ وعظ بھی کیا مگر اللہ کے
زیادہ شریک ہوئے۔ ا
مسائل سنکر مسرور گھ
الحمدللہ۔ بغیر کسی
بخیر وخوبی ختم ہوا
فریدیہ اہلحدیث

درخواس

سبیل اللہ
عرب کو فی

غریب قر

توجہ کریں۔
عبدالقادر مقام
سرینگر
اخبار جاری کیا گیا۔ بقا

ضرورت مدرس

کے واسطے عالم کی ضرورت ہے۔ جو تفسیر وحدیث اور علوم وفنون آلیہ کا درس دینے پر کافی ملکہ رکھتے ہوں اگر کوئی صاحب اس قابلیت کے ہوں تو ضرور اطلاع دیں۔ انشاء اللہ حق الخدمت معقول پیش کیا جائیگا (ملتمس محمد حیات قصوری)

تبلیغ

یہ ایک ماہواری رسالہ عیسائی مذہب کے متعلق اسلامی خدمت کرنے کو جاری ہوا ہے۔ امید ہے اس میں اس خاص موضوع کے متعلق بہت کافی ذخیرہ ہوا کریگا۔ قیمت سالانہ [illegible]

انتخاب الاخبار

ونان کی گئے

برطانیہ سفیر نے حکومت یونان کو اطلاع دی ہے۔ کہ برطانیہ عظمیٰ نے یونان کیساتھ قطع کر دیئے ہیں اور وہ آج شب نان روانہ ہو جائینگے۔ و مالی نگرانی کے کمشن کے ممبر ہیں۔ ہیئے۔

جدید وزیر اعظم

جدید وزارت کے صدر توفیق نسیم ہیں جو خیالات رکھتے ہیں اور بادشاہ کے

ر

مصر کی جدید وزارت کا وزیر اعظم توفیق نسیم۔ وزیر داخلہ اسمٰعیل صدقی الفقار۔ وزیر عدالت ابراہیم فخری اور وزیر خارجہ محمد ابراہیم ہے

ی اتحاد ملک ء

قوم پسند مصریوں کے وفد نے ایک دستاویز شائع کی ہے جس میں ت کی وزارت کی تردید کی ہے اور خلاف عادت دستاویز کے آخر میں "بادشاہ کی عمر دراز ہو" کا جملہ تحریر کیا۔ یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ انتہا پسند وفد کے دو ممبران کو بادشاہ کے ساتھ صلوٰۃ ظہر میں شامل ہونے کی دعوت دیگئی ہے۔

روس و ایران میں تجارت بند ہو گئی

حکومت ایران اور روس کے درمیان تجارتی راہ و رسم بالکل بند ہو گئی ہے۔ اخبارات روسی حکومت کے اس معاندانہ رویہ پر نکتہ چینی کر رہے ہیں کہ اس نے ایرانی مال تجارت پر محصولات بڑھا کر ایرانی تجارت کے راستہ میں مشکلات عائد کر دی ہیں

یونانی فوج کو ملک سے نکال دیا

ترکی باشندوں نے یونانی فوج کو مغربی تھریس سے نکال دیا ہے۔ گومل جین میں ایک عارضی حکومت قائم کر لی گئی ہے۔

غازی انور پاشا اور بولشویکوں میں صلح

بخارا سے آنیوالے مسافر اطلاع دیتے ہیں کہ غازی انور پاشا اور بالشویکوں کے مابین صلح ہو گئی ہے۔ لیکن مجاہدین جنہوں نے پہلے غازی موصوف کی امداد کی تھی۔ اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور جنگ کو جاری رکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ۱۹۔ نومبر کو بخارا کے مضافات میں مجاہدین اور بالشویکوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی تھی۔ اور ۲۰۔ نومبر تک جب مسافر وہاں سے روانہ ہوئے تو جنگ بدستور جاری تھی۔ مجاہدین کی نقل و حرکت صوبہ فرغانہ اور نبرگ میں بھی واقع ہوئی ہے۔

جدید افغانی قونصل ایران میں

عبدالعزیز جو افغانستان کی طرف سے مشہد میں جدید قونصل مقرر ہوئے ہیں، ۳۰۔ نومبر کو یہاں پہنچ گئے ہیں۔

کیا مغربی تھریس میں جنگ شروع ہو گئی؟

ٹائمس کا نامہ نگار ایتھنز سے لکھتا ہے کہ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ گیارہ ترک اور چار بلغاری سرحد کی جنگ میں پکڑے گئے اور انکو سزائے موت دیگئی۔ انگورا کے فوجی افسر نے ایک اور جارحانہ حملہ کیا۔ اس حملہ کو دفعہ کر دیا گیا۔ ترکوں نے ۲۸۔ مقتول چھوڑے۔ ۱۳ ترک گرفتار ہوئے اور ان کو سزائے موت دی گئی۔

مسئلہ موصل کے متعلق

حکومت برطانیہ کے پر اصرار مطالبات

معتبر ذریعے سے یہ یقینی خبر موصول ہوئی ہے کہ حکومت برطانیہ مسئلہ موصل کے متعلق اپنے مطالبات سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ اور کہ لارڈ کرزن نے غازی عصمت پاشا کو جو پیغامات وغیرہ بھیجے تھے۔ اُن کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ وفد ترکی کے غیر منصفانہ رویہ کی کھچی تنی زنجیر کو ڈھیلا کر دیا جائے۔

انگلستان کا دلی مقصد

حقوق اقوام کے بارے میں انسانی ہمدردی کے خیالات کی ایک عظیم اشاعت بحث و نزاع کے باوجود یورپ چھا رہا ہے۔ کہ قوموں کی قسمت کا فیصلہ ان ممالک کی زرخیزی و تمول کے مطابق کرے جنہیں وہ آباد ہیں۔ بعض اشخاص کا خیال ہے کہ انگلستان کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ وہ موصل کے تیل کے چشموں سے کسی اور قوم کو فائدہ نہ اٹھانے دے۔ تاکہ پرشین آئل کمپنی کو نقصان نہ پہونچنے پائے۔

کانفرنس کی اہم کارروائیوں کو ملتوی کرنے کی تجویز

لوزان کے بعض حلقے اس امر کے امکان پر بحث و تمحیص کر رہے ہیں کہ کانفرنس کی اہم کارروائیوں کو اس لئے ملتوی کر دیا جائے کہ عصمت پاشا بہ نفس نفیس موجودہ فیصلہ کی ترتیب دادہ تجاویز کو حکومت انگورہ کے سامنے پیش کریں۔

ترکوں نے

حکم دیا ہے کہ وہ تمام یونانی جو ایشیائے کوچک میں مقیم ہیں بجز ان مردوں کے جن سے جبری خدمت ہے۔ ۳۰۔ نومبر یا زیادہ سے زیا تک وہاں سے چلے جائیں۔ اور اپچ وغیرہ مسلمانوں کے پاس فروخت کر دیں

عصمت پاشا

نے بحث کے دوران میں قسطنطنیہ کی یونانی آبادی

قریباً اٹھارہ سال سے

ناظرین اہلحدیث مومیائی کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہزاروں مایوس مریض صحتیاب ہو چکے ہیں اگر آپ بھی کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہیں تو ضرور استعمال کر کے قدرت خدا کا ملاحظہ کریں۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ ۱۲ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ فہرست شہادات مفت طلب کریں۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر "وی میڈیسن ایجنسی" امرتسر (پنجاب)

ازواج النبی

جس میں حضور سرور کائنات کی ازواج مطہرات کی مفصل سوانحعمریاں درج ہیں شروع کتاب میں بیس صفحوں کا ایک دیباچہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے دیگر مذاہب و ملل میں عورت کی کیا حیثیت تھی اور اسلام نے کس طرح اسکو عزت و رتبہ کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچادیا۔ لکھائی چھپائی نفیس و دلفریب کاغذ چکنا و سفید۔ ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کے پڑھنے کے لائق ہے۔

قیمت ۱۲ محصولڈاک و فیس رجسٹری اور فیس منی آرڈر وغیرہ ۲ کل ۱۴ ملنے کا پتہ:۔

خالد برادرس امرتسر (پنجاب)

ھوں کی گمشدہ اور دور قوت زائلہ طاقت کیلئے بے نظیر

سرمہ نورالعین

کردہ حکیم حافظ مولوی محمد داؤد صاحب طبیب شاہی فرزند مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب قیمت فی تولہ (عا)

منیجر دواخانہ نورالعین ریاست مالیر کوٹلہ (پنجاب)

عانی قیمت

مفید المفتی والمستفتی یہ کتاب مولٰنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی ہے۔ شاہ صاحب نے اس کتاب میں وہ مسائل اور فتاویٰ جمع کئے ہیں جن کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے بطور سوال و جواب نایاب مسائل طب میں لاجواب یہ بھی ... کے نسخوں پر عمل کرنے سے انسان اپنی مراد کو پہنچے ... نسخہ جات کا بہت بڑا ذخیرہ ہے قیمت عمار رحمانی نمبر

منبع فیض میر پریس دہلی علاقہ تیلی واڑہ

دیسی طب کی جادو اثر ادویہ

(۱) **حبوب مقوی**۔ یہ گولیاں معدہ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالتی ہیں بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت دیتی ہیں ۱۰ دن کی خوراک ۵

(۲) **حبوب محافظ جنین**۔ جن عورتوں کے اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال سے اولاد صحیح سلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت صہ

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر۔ ایک ہی خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کریگی بسا اوقات سالوں کی تکلیف چند یوم میں رفع ہوئی مقدار خوراک بہت قلیل ہے۔ تولہ کی قیمت عہ

(۴) **سفوف نزلہ**۔ جن اصحاب کو آئے دن نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے۔ ان کے لئے نہایت عمدہ مفرح ہے گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم مفرح دافع ریاح بھی ہے مقدار خوراک ۳ ماشہ قیمت ۴ تولہ عہ

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن رکاوٹ۔ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے ۱۵ یوم کی دوائی ۳

(۶) **کحل علی**۔ یہ سرمہ (ککرے) روہے کی خاص دوا ہے بعض مریضوں نے اس سے بہت سی کامیابی حاصل کی ہے جالا دھند غبار کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ عار

(۷) **تریاق حیات**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اس کے نتائج کیسے خطرناک۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے اس مرض کی دوائی اس سے بہتر ہم نے کوئی نہیں دیکھی ۱۰-۱۲ یوم کی دوائی سے

تمام دواؤں کے ملنے کا پتہ

حکیم محمد عالم (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید

امرتسر

بیسویں صدی کی بہترین

شفائے ص

پینے سے کتنا ہی پرانا مرض فضل سے صرف ایک ہفتہ قیمت فی شیشی ۱۲

شفائے ضعف

جگر و دل اور

ضعف کو دور کرنے کا بہترین فی شیشی ۱۲

اس کے علاوہ ہر مرض کا شافی ہے۔ فہرست کے لئے ایک آ

ملنے کا پتہ:۔

شفاخانہ محمدی

بالکل مفت

نصیحت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت عمدہ اور مفید مطلب کتاب "گلدستہ بہار ہمیشہ" بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:۔

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی بٹالہ (پنجاب)

اہل الذکر مہینے میں دو بار

رسالہ کو لطف ... اگر ... منظور ہوگا نظم و نثر سے مخلوط ... مضامین ... دینیہ کا اخبار ... جلد ... ختم ہوگئی ...

النور المبین کی ... جلدیں مفت ... ہیں ... نقد بذریعہ منی آرڈر وصول ہوں۔ النور المبین کی اصل قیمت مع

پتہ: **منیجر اہل الذکر فیض آباد**

...مرکنندگان دہلی بغرض علاج کیواسطے خصوصًا
...ور دیگر صاحبان کیواسطے عمومًا اعلان کرتا ہوں
...رض یا مریض کے بارے میں کوئی صلاح مشورہ طلب
...لت مریضہ بقید عمر تحریر کرکے نزدیک حکیم مولوی سید

...لی۔ پھاٹک حبش خان کے

...وی صاحب محمد شریح طبیب حاذق و ماہر
...حکیم ہیں۔ جناب حضرت میاں نصا محدث
...ادہ زادہ ہیں۔ [illegible] شفایاب
...احب چاہیں کہ مریض کو معائنہ کراکے علاج
...لائیں یا حکیم صاحب موصوف کو طلب کرلیں
...چ و مدنیں وغیرہ بذریعہ خط وکتابت طے کر

...نزول الماء ۔ قابلقدر بہت
...والے شفایاب ہوچکے ہیں لیکن بعض
...ے انکے واسطے سرمہ ایک قسم کا اور بعض
...سری قسم کا ہے۔ ہر قسم کے سرمہ کے
...یفیتو لیں
...بہاری ثم الدہلوی)

...خا پھلواری کی شہرہ آفاق اور جو ... پتی شہرت اور مقبولیت
...ے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ آدوا نہ کا تحت ... کارڈ
...فہرست منگا لیں۔ **شاہی خضاب** بقبول عام و پسند
...خوشبو سیہ و کچے واسطے مفید۔ اسکے مانند کوئی اور خضاب نہیں کسی
...قسم کی بدبو یہ ذائقی اس میں نہیں جس قدر رنگ لانا منظور ہوں
...ایک گلاس شربت یا پانی میں اتنے ہی قطرے شاہی جوہر ڈالکر پی
...جائیے تکلیف کو بہ یک دست آگر طبیعت صاف ہوجاتی ایکدام کی شیشی
...مع محصولڈاک **سفوف جریان**۔ مردوں کے جریان کو
...بیخ دبن سے اکھاڑ کر مریض کو تندرست بنادیتا ہے
...فی بکس ۔۴۔ روز کے لئے ہے **شاہی چورن** ۔ اسہال
...ہاضم نہایت و خوشبودار معدہ کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ایکبار
...حب اکسیر اعظم۔ سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کا حکمی
...علاج۔ خاصکر ضعیف کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوائی نہیں سیکڑوں
...ہاریں مریض اس سے صحتیاب ہوچکے ہیں۔ فی شیشی عہ تمام ادویات
کا محصول بذمہ خریدار پتہ :
حکیم **محمد عبدالمنان** مالک یونانی شفاخانہ ڈاکخانہ پھلواری
(ضلع پٹنہ)

تقسیم جائداد مسمیٰ بہ خزینۃ المیراث

اگر آپ ازروئے شریعت اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی معلوم کرنا چاہتے ہیں یا آپ اپنی جائداد کو اپنے رشتہ داروں میں ازروئے شریعت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب خزینۃ المیراث کا ایکدفعہ ضرور مطالعہ کریں۔ اسکے ہوتے ہوئے کسی دوسرے سے وراثت یا تقسیم جائداد کا مسئلہ دریافت کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بلکہ انسان خود اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی ایسے معلوم کرسکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ۔ نیز وراثت امامیہ مطابق مذہب شیعہ کے اور وراثت اہل ہنود مطابق دھرم شاستر تفصیل سے بیان کیگئی ہے۔ لہذا ہر مسلمان۔ شیعہ و ہنود کو عمومًا اور وکلا صاحبان کو خصوصًا اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہ ہوں تو پوری قیمت پر واپس کرسکتے ہیں۔ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک پتہ:- **محمد اسمٰعیل دندان ساز**

کشمیری بازار۔ لاہور

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

برائے آزمائش مفت

مذہبی صاحبو! ایکشیشی سرمہ بلاقیمت خرچ ڈاک حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمالیجئے جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہو چکی۔ ناخونہ۔ ڈھلکہ۔ غبار آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ کرہا۔ نجنی۔ دند کی سرخی ضعف بصارت پپوٹوں کی سوزش۔ درد ہے۔ رتوندی خشکی چشم جالا جبین موتیا۔ آنکھیں صحیح سالم ہونیپر دکھائی نہ دینا۔ علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے۔ قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اسقدر کم ہے کہ بینائی کی سی نعمت کیلئے کسی کو عذر خرید باگراں نہیں۔

خضاب مقبول عالم صرف ایک خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کردیتا ہے سیاہی دیر پا رہتی ہے۔ آپ یقین مانئے کہ بے مثل ہے قیمت عہ فی شیشی علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:-

ڈاکٹر نبی محمد خان مہتمم ادارہ فارسی **دہلی**

دفتر اہلحدیث کی مشہور تصنیفیں

شہادۃ القرآن

مصنفہ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ اس

حصہ اول و دوم ۔ اس کتاب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دلائل متعلقہ وفات مسیح کا تردیدی جواب نہایت عمدگی سے اور عالمانہ رنگ میں دیکر حضرت مسیح کی حیات کو ثابت کیا گیا ہے۔ ایسا کہ قائلین وفات مسیح کو کوئی معقول جواب نہ بن پڑے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ

فتح ربانی در مباحثہ قادیانی

امرتسری مباحثہ

مرزائیوں کی شکست فاش۔ ۴؍

تاریخ مرزا

مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات از ابتدا تا انتہا۔ ۸؍

نکاح مرزا

مرزا قادیانی کے الہامی نکاح والی پیشگوئی کا رد ۲؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلینڈ کا دہلی آنا گویا خدائی حکمت میں مرزا قادیانی کی تکذیب کرنا تھا۔ قابل دید۔ ۲؍

فسخ نکاح مرزائیاں

اس کتاب میں علمائے اہل سنت وجماعت کے فتاوے سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائیوں سے نکاح اور جنازہ ۔ نماز وغیرہ ناجائز ہے۔ قابل دید کتاب۔ ۴؍

پتہ: **منیجر اخبار اہلحدیث ا**

(رجسٹرڈ ایل نمبر)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئیے یا بذریعہ وی پی

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بے ٹکٹ ڈاک اور مجمل خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

جلد ۲۰ (اڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۷

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ

رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ

عام خریداران سے

ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہار

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت

ہے

جملہ

خط و کتابت و ارسال

ابوالوفاء ثناء اللہ

مالک ا

امرتسر مطبوعہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

فہرست مضامین

امرتسر میں تحریک اہلحدیث	صفحہ	۱
تحریک اہلحدیث مدراس	”	۳
قادیانی مشن (اسے مرزائیوں نے مان لیا)	”	۶
درخواست بیتن کے جواب	”	۷
فتاوی نبویہ بجواب فتاوی نظامیہ	”	۱۰
فتاوے	”	۱۲
ملکی مطلع	”	۱۳
بار		۱۴
		۱۵

امرتسر میں تحریک اہلحدیث

تحریک اہلحدیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے امرتسر کا ذکر آیا ہے۔ زاں بعد اور بھی بعض مقامات کا آتا ہے۔ امرتسر کے ابتدائی واقعات قابل تحقیق تھے جو میرے ہوش سے پہلے کے تھے۔ ان کی بابت بوڑھے بڑے بزرگوں سے دریافت کرنا ضروری تھا۔ بعد دریافت آج امرتسر کا نمبر آتا ہے۔

(اڈیٹر)

امرتسر بفضلہ تعالی پنجاب بلکہ ہندوستان بھر میں تعداد اہلحدیث کی حیثیت سے اول درجہ پر ہوگا انشاء اللہ جہاں کے اہلحدیثوں کو عددوں میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ گو یہ بھی ایک افسوس کا مقام ہے کہ جتنی کثرت ہے اشاعت کے لحاظ سے اتنی ہی قلت ہے۔ ورنہ صحت عقائد کے

اسکی ابتدائی تحریک یوں ہے

رسول صاحب اور مولوی غلام علی صاحب بھائی قصور ضلع لاہور سے سرکاری سکول میں مدرس عربی ہوکر امرتسر میں آئے۔ دونوں صاحب ذی علم اور حنفی مذہب کے پیرو تھے۔ مولوی غلام رسول مرحوم پہلے فوت ہوگئے۔ مولوی غلام علی مرحوم نے سکول کی مدرسی چھوڑ کر مسجد میں علوم دینیہ کا درس دینا شروع کیا۔ درس تدریس کے شغل میں توحید و شرک اور سنت و بدعت میں مولوی صاحب موصوف کو خود ہی ابتلیٰ (ایذا دہی) تمیز ہوگئی۔ آپ اس درجے پر پہنچے جس پر آج دیوبندی جماعت ہے۔ فتوے وغیرہ سب حنفی مذہب پر دیتے تھے۔ مگر حدیث کی تعلیم کا شوق تھا۔ حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم ایک بزرگ ضلع مظفر نگر کے امرتسر میں محکمہ نہر ملازم تھے۔ جنہوں نے حضرت مولوی عبد اللہ

جنتری ۱۹۲۳ء } ہم نے توحید و سنت کی اشاعت اور عقائد صحیحہ کی تبلیغ کیلئے جنتری چھاپی ہے۔ جنتری کے متعلق ہر قسم کے معلومات تاریخی علمی صنعتی تفریحی۔ علمی اور مذہبی خاص طور پر جمع کئے گئے ہیں۔ جنتری نہایت دلچسپ اور مفید ہے

ماحب غزنوی مرحوم اور اون کے خاندان کے لئے مسجد تحریک کی۔ اور اپنے بھائی بندوں کی مدد سے بنوائی

ادن کا بیان تھا کہ میں مولوی غلام علی صاحب مرحوم ں پڑھا کرتا تھا۔ میں آمین بالجہر کہتا تو مولوی صاحب ھا ہوتے مگر میں اپنی جوانی کی عمر کی ترنگ میں ماحب کو آمین بالجہر سے چڑایا کرتا رہتا جنکا اون کے دل میں ڈالا کہ واقعی یہ فعل سنت ں دل میں آتے ہی آمین بالجہر شروع کر کے سے نکل کر اہلحدیث کے لباس میں آگئے۔

قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا۔ شائقین غیر مترقبہ جھک کر آنے لگے۔ ادہر مخالفت کی ر ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ شہر میں ایک شور رو۔ بگڑو کے آوازے اٹھنے لگے۔ آخرکار نے سوچ بچار کر [illegible] میں مولوی صاحب جد (المعروف جھنڈے والی مسجد) میں فساد ے کا مقدمہ کرا دیا۔ مولوی صاحب اوس وقت میں تھے۔ جو ایک محلہ کے فاصلہ پر تھا۔ تاہم ی وجہ ملزمین کرایا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کئی مخلصین کے نام بھی تھے۔

ی صاحب مرحوم ان جھگڑوں اور مقدموں سے متنفر تھے۔ آپکی شرکت کا ثبوت تو نہ گذرا لیکن ے معززین نے حکام کے کان بھرے ہوئے تھے یہ لوگ فسادی ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب پر مبلغ اور باقی مخلصین پر بھی حسب مراتب جرمانہ کی سزا ہوئی۔ جو مخلصین نے فوراً ادا کر دی۔ باوجود گنجائش اپیل کے مولوی صاحب نے حکام مجازی کے پاس اپیل کرنے کی بجائے حاکم حقیقی کے حضور میں اپنی التجا کا سلسلہ جاری رکھا۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مولوی صاحب موصوف کے شاگردوں میں سے مولوی احمد اللہ صاحب جو ایک رئیس خاندان کے نوجوان تھے تیار ہو گئے (یہ مولوی احمد اللہ صاحب وہی ہیں جو مسجد غزنویہ میں جمعہ کے امام اور خطیب تھے) اب بجائے ایک کے دو ہو گئے۔ اودہر خدا کی مدد سے ایک صاحب حافظ محمود امام مسجد باغ والی بھی موئید سنت ہو گئے۔ اب تو خوب اشاعت کا سلسلہ قائم ہوا اور توحید وسنت کا چرچہ ہونے لگا۔ اس ترقی کو دبانے کے لئے مخالفین نے پھر ایک مقدمہ قائم کیا۔ جسکی ابتدا یوں ہوئی۔ امرتسر میں جہاں آجکل کپڑے کی بڑی مارکیٹ ہے۔ وہاں ایک بازار تھا۔ جہاں پشمینہ پر ٹھپہ کرنے والے بیٹھتے تھے۔ اوسی بازار میں دو شخص سالا بہنوئی عبدالمجید اور محمد اسمٰعیل بھی بیٹھتے تھے۔ یہ دونوں مولوی احمد اللہ صاحب کے صحبت یافتہ موحد تھے۔ محمد اسمٰعیل کا چچا غفار جو پکا حنفی تھا۔ اوس کے پاس بچے پڑہا کرتے تھے۔ بچوں کے پڑہنے کے قواعد بغدادی اور کچھ متفرق اوراق پھٹے پھٹے بہت سے جمع تھے۔

اوس نے بنیت نیک ان کاغذوں کو جلا دیا۔ جونہی بازار میں خبر ہوئی تو شور مچ گیا کہ ان وہابیوں نے قرآن جلا دیا۔ ایک زیادہ جوشیلا مخالف تھا۔ اوس نے جھٹ اپنی نئی حمائل جلا کر لوگوں کو اشتعال دیا کہ دیکھو یہ جلایا ہے۔ پھر ایک وفد بنکر رئیسان شہر کے پاس گئے (جنکی سازش غالباً پہلے سے اس کام میں ہو گی) ان رئیسوں نے فوراً حکام تک بات پہونچائی۔ اور ان دو (عبدالمجید، اسمٰعیل) بے گناہوں کو ماہ جون [illegible]ء میں گرفتار کرا دیا۔ پھر کیا تھا۔ پولیس کی حراست میں جدہر سے گذرتے، عوام ان پر اینٹ، پتھر برساتے۔ آخر مقدمہ عدالت میں گیا۔ ماتحت عدالت نے دونوں ملزمین کو دو دو سال قید اور سو سو روپیہ جرمانہ کیا۔ اس حکم کی اپیل ڈپٹی کمشنر امرتسر کے پاس گئی۔ عدالت اپیل (ڈپٹی کمشنر) نے لکھا کہ

> "ملزم بے گناہ ہیں لیکن تمام اہالی شہر ان کے سخت مخالف ہیں۔ انکو اگر چھوڑا گیا۔ ایک تو انکی جان کا خطرہ ہے۔ دوم شہر میں بلوہ ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ اس لئے سزا بحال۔"

اس کی اپیل چیف کورٹ پنجاب میں گئی۔ جہاں کے فاضل ججوں نے لکھا۔ افسوس ہے کہ بیگناہوں کی سزا اہل شہر کے خوف سے بحال رکھی گئی۔ حالانکہ امرتسر میں ان کے مخالف زیادہ ہیں تو پولیس بھی زیادہ ہے۔ لہذا اپیل منظور۔ اسی تک وہ دو میں ساڑھے چار مہینے مظلوموں کو جیل میں گذارنے پڑے۔ جہاں اون بے گناہوں پر کافی سے زیادہ سختی کی جاتی تھی۔

خدا خدا کر کے یہ مقدمہ بھی ختم ہوا۔ اسی کے قریب قریب حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی (قدس سرہ) بھی غزنی سے امرتسر وارد ہوئے۔ بس پھر مخالفین کو ایک شوشہ ملا۔ حکام کے کان بھرے گئے۔ کہ یہ مجاہدین کا پیر ہے۔ اس کا شہر میں رہنا حکومت کے حق میں مضر نتیجہ پیدا کریگا۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے اوس مرد الٰہی کو شہر سے باہر خیروی گاؤں میں نکالکر شہر کو بے نور کر دیا۔ مگر جماعت اہلحدیث بھی باوجود قلیل التعداد ہونے کے بسر کردگی مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم اس کوشش میں رہے کہ حضرت عبداللہ صاحب کو شہر میں لائیں۔ چنانچہ بفضل خدا اس میں کامیابی ہو گئی۔ اور حضرت ممدوح مسجد داروغہ محمد معروف مسجد غزنویہ میں مقیم رہے

اس وقت شہر امرتسر کی عجیب حالت تھی۔ رئیس جماعت عموماً حنفی تھی۔ جو بڑے زوردار تھے۔ اہلحدیث عموماً غریب مگر بے خوف۔ علماء احناف میں بھی بڑے بڑے زوردار علماء تھے۔ مگر اہلحدیث میں بھی کافی جماعت علماء کی تیار ہو گئی۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مولوی غلام علی صاحب، حضرت عبداللہ صاحب غزنوی مع اپنی اولاد کے۔ مولوی احمد اللہ صاحب۔ مولوی حافظ محمد شفیع صاحب عم زاد برادر مولوی احمد اللہ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ حافظ محمود صاحب امام مسجد باغ والی۔ اور نو وارد مولوی حمایت اللہ صاحب کشمیری۔ یہ ایک بڑی بابرکت جماعت تھی۔ جس کا رعب سب مخالفوں پر تھا۔ مولوی غلام علی صاحب مرحوم بحث مباحثہ نہیں کر [illegible] اور بوجہ عارضہ اختلاج قلب کر بھی نہیں سکتے تھے اس لئے گفتگو کا کام اون کے شاگرد خاصکر مولوی احمد اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔

قابل ذکر مباحثہ

جیسے آجکل میدان میں مباحثے ہوتے ہیں جنمیں حاضرین فریقین بکثرت شریک ہوتے اور فائدہ اٹھاتے

قادیانی مشن

مرزائیوں نے مان لیا
کہ
جناب مرزا صاحب بحیثیت فن روایت خائن تھے

بعض تاجروں کا معمول ہے کہ محض کھوٹی چیزیں کھری دکھا کر فروخت کی جائیں۔ جس طرح بعض سنار گر گلٹ پر چاندی کا ملمع کر کے بیچتے وقت ظاہر کرتے ہیں کہ یہ زیور کھری چاندی کا ہے۔ تاکہ خریدار کو یقین ہو جائے۔ سادہ لوح ان چکنی چپڑی باتوں اور حلفیہ بیان پر اعتماد کر کے اُن کے دامِ تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔ بارہا ایسے گندم نما جو فروشوں کی حلفوں کا امتحان لیا گیا اور بعد پڑتال وہی زیور خریداروں کے لئے باعث شدید نقصان ہوئے۔ ٹھیک اسی طرح اور یہی حال مرزا صاحب قادیانی بانی مذہب مرزائیہ کا تھا۔ بلا مبالغہ اور دعوے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ دروغ گوئی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا۔ کہ بفرض محال اگر کوئی من چلا آدمی مرزا جی کے اس فعل کو قابل رشک قرار دیکر دروغ بافی شروع بھی کر دے تو انشاء اللہ لگا نہ کھا سکے۔

الہامات۔ تحقیقات اور دعاوی مرزا صاحب ر
ل میں جماعت مرزائیہ کے نہایت مخلص حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب لقاب امرتسری نے مقدور بھر
۔ اور وقتاً فوقتاً آپ بذریعہ عام اعلان
ے رہے کہ مرزا جی کی ہی تحقیقات اور
ی پہ اعتماد اور مدار کار نہ رکھا جائے
خود بھی بغرض احتیاط پڑتال کر لی جایا کرے خالی از فائدہ نہیں۔ کیونکہ میں از روئے تجربہ اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مرزا صاحب دعوی کو کچھ اور کرتے ہیں لیکن بعد تحقیق ہمیشہ بلا ثبوت دعوے ہی دعوی ہوتا ہے' دگر ہیچ۔

آپ پہ مرزائیہ نے چہ میگوئیاں کیں۔ تو مولانا ممدوح الصدر نے مرزا صاحب کا الہامی تھیلہ پھولا۔ تو اثبات دعوے میں سے بحکم "مشتے نمونہ از خروارے" ایک وضعی حدیث مندرجہ تحفۂ گولڑویہ صہ از تالیف و ترتیب جناب مرزا صاحب قادیانی پیش کی۔ اور لکھا کہ کوئی مرزائی بطریق محدثین اس حدیث کو مرزا جی کی منقولہ عبارت میں حدیث کی کسی مسند کتاب سے دکھا دے۔ تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ اُسکی نذر ہو گا۔ بصورت خاموشی تسلیم کر لیا جائیگا۔ کہ مرزائیہ نے اس امر میں ہم سے اتفاق کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب فن روایت میں ثقہ راوی نہ تھے۔ خاص مدت انتظار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم آئندہ یکصد روپیہ کا انعامی مضمون لکھینگے لکھا اور ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب فن روایت میں خائن تھے۔

مبلغ تین سو روپیہ کا انعامی اعلان دیکھکر ایک من چلے کی رال ٹپکی سمجھا کہ مفت کا تین سو ہاتھ سے جاتا ہے۔ وصول کرنے کا خیال گذرا۔ اور لکھا کہ روپیہ جمع کرا کے رسید بھیجدیں میں حدیث دکھاتا ہوں لیکن افسوس وہ یہ معلوم کر کے کہ مولوی صاحب امرتسری صحیح حدیث قبول کرینگے دبک کر رہ گیا۔

ناظرین! یہ ہے امر واقعہ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ مرزائی خزانہ کھوٹے سکوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور حاجت مند اصحاب (مبلغین مرزائیت) کو کاروبار اشاعت میں بطور ثبوت جب وہ کھوٹے سکے مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور وہ بغرض شناخت اصل و نقل امرتسر بھیجتے ہیں۔ تو وہاں کھرا اور کھوٹا ہی نہیں کھر جاتا۔ بلکہ آئندہ ان کا رواج و چلن بھی معیوب قرار دیا جاتا ہے۔ پھر کتنا ہی کہا جائے۔ انعام کا لالچ دیا جائے۔ صداقت
ں اگر اسی پر انحصار رکھ کر کہا جائے
تم ان
ہم مرزا جی کی صداقت دعاوی یا ان کو صحیح ثابت کر د
وہ سامنے آنے کا حوصلہ نہیں کر قائل ہو جائینگے
جانتا کہ قاضی اکمل نے صحیح حدیث کا کون
سنتے ہی دامن چھڑایا اور اس بات کا ا
کر لیا کہ جماعت مرزائیہ کے پاس گرفت ثنائی کا جواب ہی نہیں۔ بلکہ ہے سچ بھی اسی طرح۔ کہ اگر اُن سے مطالبات ثنائی کا جواب
یا مولنا ابوالوفاء کو بکا ہوا پا
آج سینکڑوں کیا ہزاروں روپیہ
اخبار اہل حدیث ہی سے وصول
دھاک بٹھا لیتے۔ لیکن یہ کام آ
جانتے ہیں کہ مولوی صاحب ا
سلسلۂ مرزائیہ سے ہیں۔ و
نہیں رکھتے۔ دال میں کچھ کا
ورنہ دشمن کو زک پہونچانے
اُٹھا رکھتا ہے؟

آہ قادیانی اُمت میں کوئی بھی والا موجود نہیں جو ہماری اس مخلصانہ تنبیہ سے مستفید ہو کر چوکے اور اپنے زعم غلط سے باز آ کر توبہ کرے؟ ع

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

(خیر خواہ مرزائیہ خادم جماعت اہلحدیث احقر
محمد شریف قریشی خریدار نمبر [illegible])

الہامات مرزا

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ
صاحب ایڈیٹر اہل حدیث۔ اس کتاب
مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی اچھی طرح
کھولی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔
پنجاب اہلحدیث

فسخ نکاح مرزا

صلوٰۃ نبویہ

صلے اللہ علیہ وسلم

(بجواب)

صلوٰۃ غوثیہ

گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں ایک مضمون ملّا علما کا ایمان" میری نظر سے گذرا۔ جس میں ملّا جی نے وظیفہ شیئاً للہ یا شیخ کو جمیع حاجات کے برلانے کا ذریعہ بتایا ہے۔ یہ تو قول ہے مُلّا جی کا۔ میں [illegible] کے مقابلہ میں وہ وظائف بتاتا ہوں۔ جو [illegible] سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] امت کو تعلیم فرمائے ہیں:۔

وظیفہ نمبر۱ (آیت قرآنی) سورہ انبیاء جزء ۱۷ کے رکوع ۶ میں اللہ تعالےٰ [illegible] ہے۔

ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ
لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
الظّٰلِمِيْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ
الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور مچھلی والے یعنی حضرت یونس علیہ السلام کو ذکر جس وقت گیا غصہ کھا کر پس اس نے گمان کیا یہ کہ ہرگز نہ تنگ پکڑینگے اوپر اس کے پس پکارا بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تُو پاکی ہے تجھ کو تحقیق میں تھا ظالموں میں سے۔ پس قبول کیا ہم نے واسطے اس کے اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو۔

(حدیث نبوی) احمدؒ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ حکیم صاحب نوادر الاصول۔ حاکمؒ صاحب مستدرک۔ ابن جریرؒ ابن ابی حاتمؒ۔ بزارؒ۔ ابن مردویہؒ اور بیہقی صاحب شعب الایمان نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرنے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کی جبکہ وہ مچھلی کے شکم میں تھے یہ ہے "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" نہیں مانگتا ساتھ اس کے کوئی مسلمان شخص اپنے رب سے مگر قبول کرتا ہے اللہ واسطے اس کے۔ (دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ ص ۳۳۲ سنن ترمذی ص ۵۰۲۔ ابن کثیر ج ۶ ص ۲۹۸)

نوٹ اس آیت مقدسہ کو نماز کے بعد پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ دعا قبول کرلیگا۔

وظیفہ نمبر۲ سنن ابن ماجہ ص ۱۰۰۔ رفع الحاجہ ج ۱ ص ۲۹۶۔ سنن ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷ جائزۃ الشوذی ج ۴ ص ۲۸۳۔ مسند احمد ۴/۱۳۸۔ خصائص الکبرےٰ ج ۲ ص ۲۰۱۔ جامع الصغیر جلد ۱ ص ۵۵۔ مواہب اللدنیہ ج ۲ ص ۳۹۲۔ مشکوٰۃ مترجم ۲/۲۱۲ مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۵۸ اشعۃ اللمعات جلد ۲ ص ۳۱۴/۲۱۳ اور مظاہر حق ج ۲ ص ۳۴۴ پر لکھا ہے۔

"عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کہ میرے لئے دعا فرمائیے تندرستی کی۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے آخرت کی بھلائی چاہوں۔ اور وہ بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں۔ اس نے کہا آپ دعا کیجئے تب آپ نے اس کو حکم دیا وضو اچھی طرح کرنے کا۔ اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنے کا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ کہا ابو اسحٰق نے یہ حدیث صحیح ہے۔"

نیز دیکھو حصن حصین اردو ص ۲۰۲ حرز الثمین ص ۳۵۵۔ حرز الوحین ص ۳۰۷۔

نوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے الفاظ کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک حاجت مند شخص نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے کہنے سے نماز کے بعد پڑھا اور خدا سے دعا مانگی اور اس کا کام ہوگیا یہ وظیفہ بھی مجرب ہے۔ (دیکھو معجم صغیر ص ۱۰۳ خصائص الکبرےٰ ج ۲ ص ۲۰۱)

میرے عزیزو! جو وقت آپ کلمہ غیر طیبہ (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ) اور صلوٰۃ غوثیہ پڑھنے میں ضائع کرتے ہو۔ وہی وقت آیت مقدسہ مندرجہ بالا اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے میں خرچ کیا کرو۔

(عاجز حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

انجمن اہلحدیث ملتان بیدار ہوگئی

(خدا استقامت بخشے)

تاریخ ۹، ربیع الاول ۱۳۷۱ھ جامع مسجد اہلحدیث میں بعد نماز جمعہ مولانا مولوی ابو الفیض محمد فیض اللہ صاحب ملتانی نے حاضرین کے روبرو یہ آیت شریفہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مدرسہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اخبار اہلحدیث مورخہ
۱۹، ربیع الاول کے ص ۳ کالم ۲۔ کا مضمون [illegible]
مولوی کی حسن کلامی و تبلیغ
غیرت دلائی کہ تمہارے
کیسی بیہودہ صدائیں بلند
اعتقادات شرکیہ و بدعیہ کا بیج بوتے ہیں
مگر تم ہی اسقدر مدہوش و غافل ہو کہ تم کو ذرا
احساس نہیں۔ بقیہ میں خاکسار کا مضمون

(باقی مضمون ص ۱۱ کالم ۳ پر پڑھیں)

نماز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور ان کے اس مذہب پر مندرجہ ذیل دو دلیلیں ہیں:۔

دلیل نمبر ۱

صحیح بخاری شریف پ۱ فتح الباری پ۳ عمدۃ القاری پ۳ ارشاد الساری نصر الباری پ۳ صحیح مسلم شریف پ۱ اور المعلم ج۲ ص۴۲۳ پر لکھا ہے:۔

"روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا دیکھا میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جب کھڑے ہوتے نماز میں اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ ہوتے وہ دونوں سیدھ میں آپکے اور کرتے یہ جب اللہ اکبر فرماتے واسطے رکوع کے اور کرتے یہ جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور نہ کرتے یہ سجدے میں"

(نیز دیکھو ترمذی صفحہ ۳۵ - جائزۃ الشوذی ج۱ ابن ماجہ صفحہ ۶۲ رفع الیدین جلد۱ ص۳۰ - ابو داؤد پ۱ عون المعبود ج۱ نسائی ص۱۴۰ شرح معانی الآثار ج۱ ص۱۳۱)

دلیل ۲

بخاری شریف پ۱ فتح الباری پ۳ عمدۃ القاری پ۳ ارشاد الساری نصر الباری پ۳ صحیح مسلم پ۱ المعلم پ۳ سنن ابن ماجہ ص۶۲ رفع الیدین پ۱ سنن نسائی ص۱۴۱ پر لکھا ہے:۔

"روایت ہے ابی قلابہ سے کہ اس نے دیکھا مالک ن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھتے اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور ارادہ کرتے رکوع کرنے اٹھاتے دونوں ہاتھ اور جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے ن ہاتھ اپنے اور حدیث بیان کرتے کہ تحقیق ل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی طرح کیا۔"

ب کا رفع الیدین کے منسوخ ہونے پر حضرت اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کو پیش کرنا سراسر غلط ہے۔ خود ان کے حنفی بھائی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم اس روایت کے متعلق التعلیق الممجد علے موطا امام محمدؒ کے ص۹۰ پر لکھتے ہیں:۔

"ھذا الاثر لم یجدہ المخرجون المحدثون مسندا فی کتب الحدیث مع انہ اخرج البخاری فی رسالۃ رفع الیدین عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیہ عند الخفض والرفع۔"

ملا صاحب کا رفع الیدین کے منسوخ ہونے پر امام ابوجعفر طحاوی کے ص۱۳۳ سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت کو پیش کرنا بھی سراسر غلطی ہے کیونکہ اس روایت کی سند صحیح نہیں۔ اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش غیر معتبر ہے۔ (دیکھو تہذیب التہذیب میزان الاعتدال تقریب التہذیب)

دوسرا مسئلہ

واضح ہو کہ حنفیہ نماز میں صبح، مغرب، عشاء کے وقت آمین آہستہ کہتے ہیں۔ اور مقلدین امام شافعیؒ اور امام احمد و اہل حدیث ان نمازوں میں بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ اور ان کے مذہب کی دلیل وہ روایت ہے جو صحیح سند کیساتھ سنن ابی داؤد جلد۱ ص۱۴۱ عون المعبود ج۱ ص۳۵۱ الہدی المحمود پارہ ۴ ص۲۲۹ پر حضرت وائل بن حجرؓ سے آئی ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم جب فرماتے وَلَا الضَّالِّیْنَ تو آپ آمین کہتے اور بلند کرتے ساتھ آمین کے اپنی آواز۔

تیسرا مسئلہ

حنفیہ نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں مگر شافعی و حنبلی اور اہل حدیث سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں اور ان کے مذہب کی دلیل وہ روایت ہے جو بلوغ المرام ص۲۲ سبل السلام ص۲۸۰ مسک الختام ج۱ ص۲۱۵ اور الہدی المحمود جزء ۹ کے ص۹۱ پر لکھی ہے کہ امام ابن خزیمہؒ نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کی ہے کہ نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ نے رکھا دایاں ہاتھ اوپر بائیں کے اپنے سینے کے اوپر۔

چوتھا مسئلہ

حنفیہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے مگر شافعی حنبلی اور اہل حدیث لوگ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں اور دلیل انکے مذہب کی وہ روایت ہے جو سنن ترمذی ص۴۱ - جائزۃ الشوذی ج۱ ص۵ سنن ابی داؤد جلد۱ ص۱۲۰ عون المعبود جلد۱ ص۳۰۳ الہدی المحمود جلد۵ ص۳۰۴ سنن نسائی ص۱۵۲ پر حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل انکو قرات پڑھنی پس جب پڑھ چکے تو فرمایا شاید کہ کرتے ہو امام کے پیچھے راوی نے کہا ہاں قسم ہے اللہ کی۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو فاتحہ پڑھ لو کہ جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اسکی نہ ہوئی۔

نوٹ

یہ چاروں مسئلے شافعی حنبلی اور اہل دونوں کے حدیثوں سے ثابت ہ

ملا ملتانی کا تعصب سے اپنے فتاوی نظامیہ میں باتیں لکھنا مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ اور ملا در پردہ امام شافعی اور امام احمد کے مذہب رہے ہیں۔ اب مزیدار بات سننے کی استاد اور حضرت امام الاعظمؒ کے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ (دیکھو سنن تر جائزۃ الشوذی ج۱ ص۵۹)۔

(عاجز حبیب اللہ کلرک نہ

بقیہ از صفحہ ۶

"کیا انجمن پڑھکر سنا۔ ارکان کو جلسہ کرنیکی خوب تاکید مخالفین کی تردید اور اعتقادات فاسدہ ہو جائے۔ اور مبلغ صہ جلسہ کرنیکی امداد گرہ خود عطا کرنیکا وعدہ فرمایا۔ جزاہ اللہ۔ بعد مولوی عبدالسلام صاحب نے اپنی تقریر میں انجمن مولوی عبدالحق صاحب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے مواعظ حسنہ میں جماعت اہلحدیث کو جلسہ کرنے اور مدرسہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ آپکے بعد مولوی حکیم خدا بخش صاحب سکرٹری انجمن نے اپنی تقریر میں انجمن کے اراکین کی ضروریات کی طرف توجہ کرنیکی تاکید کی اور چندہ کیلئے ترغیب دی۔ اسپر انجمن کے اراکین نے بڑی ہمت اور استقلال سے چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ اور اب چندہ فراہم ہو رہا ہے۔ امید ہے جلسہ بڑی خوبی سے منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

فتاوے

۲۰ ایک بستی میں ایک مسجد پرانے زمانے کی تھی جسمیں جمعہ اور نماز پنجگانہ پڑہی جاتی بعد کو بستی والوں کے اس بات میں دو فریق ہوگئے فریق کے لوگ اس مسجد کے امام کے پیچھے نماز پڑہنے انکار کرنے لگے۔ دوسرے فریق نے اس امام پیچھے نماز پڑہنی اختیار کی اور اسی مسجد میں قائم ہے اور پہلے فریق کے لوگ مسجد سے نکل گئے۔ اور دوسری کو مسجد بنائی۔ اور اس میں جمعہ اور نماز پنجگانہ قائم کی مسجد شرعاً کیسی ہوگی۔ خیر فریق اول نے مسجد ثانی میں ابی تیرات نماز پڑہی۔ بعد کو دونوں فریق ملکر ایک اور جگہ میں ہی جمعہ قائم کیا۔ ان دونوں فریق دسوپچم صاحب جمعہ پڑہاتے رہے کئی برس کے بعد مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کے انتقا لی۔ جسکی وجہ سے فریق ثانی جو پرانی مسجد انہوں نے اس امام صاحب کے پیچھے وڑ دیا۔ بایں وجہ پھر فریق اول مولوی یلہ مسجد ثانی یعنی اپنی مسجد میں چلے گئے۔ پڑہنا شروع کیا۔ اب مسجد ثانی ندی کے ے پر ہوگئی۔ اور ندی میں گرنے کے قریب ہوگئی جسکی وجہ سے فریق اول نے اس کو منہدم کرکے پیچھے ہٹا کر قائم مقام ثانی کے نئی کرکے بنایا۔ پرانی مسجد بھی ندی کے کنارے پر تھی۔ وہ بھی قابل مرمت ہوگئی تھی۔ اسکو فریق ثانی کے لوگوں نے توڑ کر بنیاد ڈالی۔ اس کے درمیان میں ایک مجلس دونوں فریق کو ملانے کے لئے قائم ہوئی مجلس کے لوگوں دونوں فریق کو مسجد ثانی میں جمعہ پڑہنے کا حکم کیا اور پرانی مسجد جو کہ توڑ کر بنیاد ڈالی گئی تھی۔ وقتیہ مسجد بنانے کا حکم کیا۔ اب ثانی مسجد میں جمعہ پڑہنے کا حکم دینا شرعاً کیسا ہوا؟ اور ثانی مسجد حالت تفریق میں بنی یا نہیں؟ اگر بنی تو شرعاً کیسی ہوگی۔ اور قائم مقام ثانی کے جو بنی ہے۔ وہ کیسی ہوگی؟ خیر اجماع ہونیکے بعد کئی برس ایک جا قائم مقام ثانی مسجد میں دونوں فریق نے ملکر جمعہ پڑہا۔ اب فریق ثانی کے چھ سات آدمی کسی بات میں تنازع کرکے مسجد ثانی کو مسجد ضرار کہکر پرانی مسجد جو توڑ کر بنائی گئی ہے اسمیں جاکر صرف چھ سات آدمی جمعہ پڑہتے ہیں اور دونوں مسجدیں قریب قریب ہیں۔ اب اس طرح پر جمعہ ہونا شرعاً کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰ جمعہ ایک ہی مسجد میں پڑہیں۔ پنجوقتہ نماز ایک مسجد میں پڑہنے سے تکلیف ہے تو دونوں میں پڑہ سکتے ہیں۔ مگر رنجش اور عداوت سے نہیں بلکہ محبت اور سلوک سے۔

اللہ اعلم۔

س نمبر ۲۱ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ پھر شخص مذکور بیچ عدت کے اپنی عورت سے رجوع کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ شخص بموجب شرع شریف کے اس طلاق نامہ میں رجوع کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ طلاق رجعی ہے یا بائن؟ (منگو موضع رائیکہ کلاں تحصیل جگہنڈہ ریاست پٹیالہ)

ج نمبر ۲۱ صورت مرقومہ میں تین ایک ہی واقع ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے صحیح مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور صدیق اکبر کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک تھی۔ جو رجعی ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر میں زیر آیت الطلاق مرتان اس مسئلہ کی تفصیل ملتی ہے۔ پس عدت کے اندر اندر رجوع کرسکتا ہے۔ (اد داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲ میری اطراف میں بالکل ہندو بستے ہیں۔ صرف دو آدمی اہلحدیث ہیں۔ لیکن بہت غریب۔ میں نے ہندوؤں سے سودی قرض لیا تھا۔ جو ادا نہیں ہوسکا۔ اسوقت ایسا مجبور ہوں کہ نہ اصل دینے کو میرے پاس کوئی سامان ہے نہ سود دینے کو۔ یہ دریافت کرتا ہوں کہ میرے واسطے کیا حکم شریعت کا ہے؟ اور اگر ایسی حالت میں مرجاؤں تو قیامت کو مواخذہ ہوگا یا نہیں؟ اور اگر ہوگا۔ تو صرف اصل کا۔ یا اصل اور سود دونوں کا؟ چونکہ میں نے اصل اور سود دونوں دینے کا اقرار کیا تھا۔ (عبدالسبحان خریدار اہلحدیث۔ کلکتہ)

ج نمبر ۲۲ دینے کی نیت ہو اور خدا سے دعا ہو کہ مجھے توفیق دے کہ میں قرض سے سبکدوش ہوں۔ ایسی صورت ہو تو انشاء اللہ معاف ہونا ممکن ہے۔ اگر نیت نہ دینے کی ہے تو اصل رقم پر مواخذہ ہوگا۔

س نمبر ۲۳ جس چیز کی قیمت عہ رہے۔ اسکو فروخت کرنے کیوقت عہر یا عہر کہنا جائز ہے یا ناجائز؟ (، ،)

ج نمبر ۲۳ جھوٹ بولنا کسی طرح جائز نہیں حکم تو یہی ہے کہ جو لینا ہے وہی کہے۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س ۲۴ ایک شخص اہلحدیث ہے اور دعوی بھی اہلحدیث کا کرتا ہے۔ مگر کام خلاف حدیث کرتا ہے اور کل لوگوں کو سود دیتا ہے۔ اور انکار کرتا ہے کہ میں نہیں دیتا۔ وہ دیوالی میں لچھمی پوجن بھی کرتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ سود کا روپیہ پیسہ اسٹامپ پر وہ اپنے منیم (مختار) کے نام پر دیتا ہے۔ اور کل کام میں یعنی دیوالی کا کام بھی ایسا ہی ہے۔ پوچھو تو صاف کہتا ہے کہ ہندو میرے پاس منیم ہے۔ اسکی ساہوکاری ہے۔ وہ آپ ہی کچھ پیسہ لیتا ہے مگر دیوالی کے کام میں کل پیسہ وہ لگاتا ہے۔ مگر خود آپ نہیں کرتا۔ یہ خلاف شرع نہیں؟ (عبدالستار موار ضلع ناگپور سی پی)

ج نمبر ۲۴ اہلحدیث یا مسلمان ہونیکا صرف دعوی کام نہ آئیگا۔ بلکہ کام بھی موافق مثل طاعۃ معروفۃ۔

س نمبر ۲۵ کوئی سوداگر پیشہ ہے مگر چند ر ہندو کسی ساہوکار (مسلمان) کا لیکر دوالہ نکالکر بیٹھ جاوے یہ جائز ہے؟ حالا روپیہ ادا کرنیکی طاقت ہے۔ (، ،)

ج نمبر ۲۵ مال مردم کھانا کسی صورت میں کھا

درخواست پنشن کا جواب

نمبر۱ جناب مولنا سردار قوم دام مجدہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا مطالبہ دربارہ پنشن اور آپکا عدم ملازمت سرکاری کا میری نظر سے گذرا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ ضرور تھک گئے ہیں۔ اور آپکو آرام کی ضرورت ہے لیکن جو جو کام آپنے اپنی قوم مذہب اور اسلام کے لئے کئے ہیں۔ اون کو نہ بھلا کر میری طرح کوئی شخص بھی آپکی علیحدگی کو پسند نہیں کریگا۔ انقلاب زمانہ کے ساتھ ساتھ ہر ایک شئے کا بدلنا ضروری ہے لیکن آپکے قوائے بفضلہٖ ابھی ایسے مضبوط ہیں کہ جن کو دیکھکر کوئی شخص بھی آپکے مطالبہ کے پورے کرنیکی خواہش نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ صلاح دے سکتے ہیں کہ آپ عمدہ غذائیں استعمال کریں اور اپنے پنجوں کو تیز رکھنے کے لئے اور دشمنوں کی مدافعت کے لئے زیادہ سیر و تفریح کیجئے۔ اور ہمیں ایک ایسا باخدا آدمی تیار کر کے دیجئے جو ہماری کشتی کا پورا ناخدا ثابت ہو۔

اگر آپکا یہ خیال ہے۔ کہ عیسائیت کا وہ زور نہیں جو پہلے تھا۔ اور نہ پنڈت لیکھرام جیسے مدمقابل ہیں۔ اور نہ ہی آپ کے دوست قادیانی صاحب اس جہان میں ہیں۔ اور نہ ہی اون جیسا کوئی مدمقابل ہے۔ اس لئے آپ پنشن کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ تو ہم آپ کی توجہ ایک ایسے کام کی طرف منعطف کراتے ہیں کی تکمیل سے آپکو ثواب دارین حاصل خدا خصوصاً اسلام اِن روز کی اور یتامیٰ بُرے ہاتھوں میں پڑنے ں۔ تو امید ہے آپ اسے خوشی وں گے وہ یہ ہے:

ہم چوتھائی صدی پیشتر کی طرف نظر ڈالیں ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ اصحاب جو آپکو عالم کہلانے کے حقدار تھے۔ اور وہ اشخاص جو صرف مسجدوں میں ابتدائی درس دیا کرتے تھے۔ ہماری فلاح و بہبودی اور ہماری دنیاوی اور دینی ضروریات کو ہمیں خورد سالی ہی میں سکھلا دیتے تھے نہ اون کو چندے ملتے تھے۔ نہ وہ مانگنے کے لئے پھرتے تھے۔ اور نہ طمع نفسانی کے لئے وہ درس تدریس دیتے تھے۔ جب ان بیچاروں کا وجود دنیا سے کم ہوتا ہوا نظر آیا۔ اور ہمیں انقلاب زمانے کے ساتھ اپنی ہیئت کو بھی تبدیل کرنیکا خیال پیدا ہوا۔ تو ہم نے دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے اسلامی سکول بنائے۔ جن میں ہم نے یہ تجویز پاس کی کہ مسلمان بچوں کو دینی تعلیم کے علاوہ دنیوی تعلیم کے فن و ہنر بھی سکھلائے جائیں۔ چنانچہ موجودہ اسلامی سکول اور کالج اور درسگاہ علی گڈھ صرف اسی کام کے لئے کھولے گئے۔ اور الحمدللہ کہ اب قوم کی امداد سے اور شاہِ وقت کی نظرِ عنایت سے وہ اچھی طرح چل رہے ہیں اب ہمیں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ مسلمانوں کے یتیم بچوں کو (خواہ فرقہ اناث ہوں یا ذکور) کے لئے بھی رہائش خوراک اور تعلیم کا انتظام کریں۔ جس کے لئے ہمارے مسلمان بھائیوں نے دل کھول کر امداد دی اور بہت سے یتیم خانے خاص انجمنوں کے ماتحت بنا کر ہم نے اپنی قوم کی بچوں کو عیسائیوں کے ہاتھوں میں جانے سے روک کر ان کو معیار ترقی پر پہونچا دیا۔ بہت لڑکے فراغت تعلیم حاصل کر کے اچھے خاصے شریف بنگئے۔ اور بہت لڑکیاں اچھے ہاتھوں میں جاکر گھروں کی مالکہ بن گئیں۔

یہ تو تھی تمہید اب میں آپکو تصویر کا دوسرا رُخ دکھلانا چاہتا ہوں۔ جو میرا اصل مدعا ہے۔ مداریوں کو ٹویش کا کام کرنے والوں کو اور خلق خدا کو اپنے شعبدوں سے لوٹنے والوں کو جب پولیس نے تنگ کرنا شروع کیا اور چوری بردہ فروشی اور اور معاملات میں اون کے گھروں کی تلاشیاں اور ان کو تصدیعہ دینا شروع کیا تو انھوں [illegible]

کام کرنیوالے تھے) یہ وطیرہ اختیار کیا کہ یتیم خ کھولیں۔ اور یتیموں کے نام سے ایک تو روپیہ کریں۔ دوسرے عیب کو چھپا دیں۔ چنانچہ کیا گیا۔ جنکی دیکھا دیکھی ایک عام خیال اور جدہر نظر دوڑاؤ یہی نظر آنے پانچ بچوں کو اکٹھا کر کے اون بچوں بنگئے اور قواعد و ضوابط کو چھاپ دیا۔ سفیر وغیرہ مقرر ہو گئے۔ اور خود آنجناب رکھ جبہ پہن، فقیر و مسکین صورت بنا عصا ہیں لیکر تھگے گداگری کرنے سڑکوں پر ہیں۔ ریل گاڑیوں میں، عرسوں پر ہر ایک پہونچے۔ اور ایک لمبی چوڑی تقریر کر کے اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

نہ حساب نہ کتاب، خود ہی مہتمم ہی اوس کے پریذیڈنٹ۔ اور بجائے اس کے کہ بچوں اور اون کی آئندہ زندگی کوئی صنعت و حرفت سکھائ بچوں کو نعتیں یاد کرا دیں اور سکھا کر باہر بھیج دیا۔ بچوں کی حا دن مسافر خانوں میں اسٹیشنوں پر میں رہ کر بد افعال جھوٹے چور اور بد زبان ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بدمعاش بھی لیکن نہ کوئی پوچھنے والا ہے نہ ان بچوں کے حال پر ترس کھاتا ہے۔

میں انشاء اللہ اور زیادہ روشنی ڈالونگا۔ اگر آپ اس کام کو پیشتر اس کے کہ آپ پنشن کا مطالبہ کریں۔ اپنے ذمہ لیں اور ایسے ریاکاروں کو اون کے کیفرکردار کو پہونچا دیں۔

آپکا بحیثیت فخر قوم سردار اہلحدیث شیر پنجاب عالم عصر، واعظ اور اڈیٹر اخبار اہل حدیث فرض ہے کہ آپ اس معرکے کو بھی ماریں۔ میں آپکی توجہ اوس مضمون کی طرف بھی منعطف کرانی چاہتا ہوں جو جناب ادریس صاحب رنگونی [illegible]

لم مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۹۲۲ء میں دیا ہے جس کا مدعا
ے گے۔ قریبًا قریبًا میرے مضمون سے ملتا جلتا ہے۔
ن سی تحلان اخبار اہلحدیث سے میں بادب عرض کرتا
ی ترقی کی اس مضمون کو غور سے پڑھ لیں۔ اور
یسے کرد امداد یا خیرات آپنے مسلمان یتامی کے لئے دینی
ن ملی وہ کسی اچھی سوسائٹی یا انجمن میں بھیجیں۔ یا
قوم اپنے محلہ میں انتظام کریں۔ اور بغیر سمجھے سوچے کسی
گ ایسے شخص کو نہ دیں جو اپنے آپکو کسی یتیم خانے
کا مہتمم بیان کرتا ہو۔ یا آپ اوس کو بذات خود
نہ جانتے ہوں۔ یا اوس کے اسکول یا یتیم خانے
مدرسے کو بچشم خود نہ دیکھا ہو۔ اور سوائے انجمن
حمایت اسلام لاہور کے اور کسی لاہوری سے حذر

ظرین والا مرتبت سے التجا ہے کہ وہ
پڑھ کر بلا لحاظ مذہب و ملت اپنے
ب کو بھی دکھلا دیں۔ اور سمجھا دیں
ن ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے اور
ی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی
سطے فی الحال ہمیں اتنے پر ہی اکتفا
مید غالب ہے کہ سردار اہلحدیث صاحب
استعفےٰ کو چند روز کے لئے یا جبتک یہ
ح نہ ہو جاوے ملتوی رکھینگے۔ خدا اون کو
عظیم عطا فرماوے۔ والسلام۔
دم قوم حافظ کرم داد امام مسجد کوچہ ہوبیاں
(ر

نمبر ۲

یہ پنشن ہے یا اضافہ خدمت؟ بہت خوب!

تمسّك ان ظفرت بذیل حرٍّ ؎
فانّ الحرّ فی الدنیا قلیلٌ

بو اسحاق ابراہیم بن علی جو چھٹی صدی ہجری
بغداد کے مدرسہ نظامیہ کا پرنسپل تھا۔ یہ
انی شعر اسی کا ہے۔ کہتا ہے "اگر تجھے کسی شریف
دامن مل جائے تو پکڑ رکھ۔ کیونکہ شریف
ص دنیا میں کم ہیں"۔ مگر حضرت ابوالوفاء مدظلہ
کو گذشتہ سال تو قوم کی طرف سے آپکو امارت
ہے۔ اور اِس سال آپکو پنشن کے رد یا مبارک

بھی نظر آنے لگے۔ اور اکثر آپ فرمان باری تعالیٰ اذا جاء نصر اللہ پر تعمیل کرتے ہوئے بقیہ عمر سنت نبوی پر تسبیح و تحمید میں گذارنا چاہتے ہیں تو میں مؤدبانہ عرض کرونگا کہ آپکو دھوکا ہو رہا ہے۔ دشمنانِ اسلام و مخالفین سنت خیر الانام بڑے جرار لشکروں اور پوری طاقتوں کے ساتھ ہر چہار طرف سے ہم پر حملہ آور ہونے کی تاک میں ہیں۔ اور اگر اس وقت آپ کو پنشن لینے کی سوجھی تو حریفوں کو یہ کہنے کا موقع ملجاویگا کہ ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

عرب میں تو ہمارے دشمن صرف کفار ہی تھے مگر ہندوستان میں ہماری جان کے لیوا وہ لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کے امتی اور ہمارے قرآن پر عامل ہونے کے مدعی ہیں۔ کاش کہ اس وقت اونٹ کی رسی پر جہاد کرنیوالے حضرت صدیق رض ہوتے تو ان کو بھی کچھ سبق حاصل ہوتا جو تیجہ۔ چہلم۔ ساتہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ اسقاط وغیرہ کے بہانہ سے مسلمانوں کا مال نہایت بے دردی سے کھا رہے ہیں اور تباہ کر رہے ہیں۔ اے سیف اللہ! یہ وقت پنشن کا نہیں ہے۔ بلکہ اپنی تجربہ کاری اور خنجر آزمائی کے جوہر دکھلانے کا ہے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں عمر بھر کی فتوحات (خدا نخواستہ) رائگاں چلی جاویں۔

اے طالب پنشن جرنیل! کیا میں آپ سے مؤدبانہ سوال کر سکتا ہوں کہ آپ جو پنشن طلب فرما رہے ہیں۔ تو آپنے اپنے عہد میں کس قدر قابل جرنیل۔ کرنیل۔ میجر وغیرہ تیار فرمائے ہیں جو پنشن لینے پر آپکے کام کو سرانجام دے سکینگے اور اگر نہیں تو یہ کس کے عہد امارت اور زمانہ سپہ سالاری میں نقص باقی رہ گیا ہے؟

ہاں اخبار کی نسبت آپکی پیش فرمودہ تجویز نہایت مبارک ہے اور یہ وہ تجویز ہے جو کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں خاکسار نے اہلحدیث کے ڈیڑھ صفحہ میں بزور پیش کی تھی۔ جس پر قوم کی طرف سے جواب خاموشی اور صرف خاموشی تھا۔ تو آپ ایسی قوم سے پنشن طلب کرتے ہیں۔ جو اسقدر اہم اور ضروری تجویز پر بھی غور کرنا عبث اور بے سود سمجھتی ہے۔ احقر نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ اہلحدیث کی حیثیت پیغام صلح یا تازہ اخبار خلافت بمبئی کی سی ہونی چاہیئے جس کے گو چیف اڈیٹر تو وقت تک قبلہ ابوالوفا مدظلہ ہی رہیں۔ مگر جوائنٹ اڈیٹر کوئی اور قابل عالم فاضل ہونے چاہئیں۔ مشکل سوال صرف ان کے مشاہرہ کا ہے۔ میرے ناقص خیال میں اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں اول یہ کہ اگر کانفر اہلحدیث کا خزانہ اس کا متحمل ہو سکے تو دلی میں اس تجویز کو پیش کیا جائے۔ دیگر یہ کہ اگر بیت المال کو ترقی ہو جاوے تو وہ اسکا کفیل ہو جاوے۔ بہر حال اخبار اہلحدیث کا قومی ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور میرے ناقص خیال میں اگر اخبار قومی ہو جاویگا قبلہ ابوالوفاء مدظلہ کے لئے بھی میدان بہت وسیع ہو جائیگا۔ اور بے شمار فوائد حاصل ہونگے۔ ورنہ ؏

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(منشی ہدایت اللہ سوہدروی از و

نمبر ۳

مولانا! نومبر کے پہلے پرچہ ہو
درخواست پنشن ملاحظہ
سے سرد آہ نکلی۔ اور آنکھوں سے
کہ آپ جیسے علامہ وقت؟
کے سرگرم سردار ہم سے پنشن
پنشن دی جائے۔ تو آپ جب
سردار اور مخالفین کی تلوار کے
کام دینے والا اور امام فن مناظ
اہلحدیث کا سرگرم اڈیٹر کون ملیگا
قرآن پر سخت سے سخت حملوں کا
عیسائیوں کا قرآن اور محمد صلی

اعتراضات کا جواب کون دیگا؟ چکڑالویوں نیچریوں کے قرآن وحدیث پر اعتراضوں کا کون مجیب ہوگا؟ دجالی پارٹی (مرزائیوں) کے اعتقادات فاسدہ اور مرزا صاحب قادیانی کے پریشان خیالات و الہامات کو جڑ سے کون اُکھیڑ پھینکیگا؟ بدعتی فرقوں کے اعتقادات شرکیہ اور بدعتوں کا کون ناک خاک آلودہ کرنیوالا ہوگا؟ ایک آپ ہی کا دم ہے کہ آپ کے دم سے اخبار اہلحدیث بھی جاری ہے جس سے مخالفین کو جواب دیئے جاتے ہیں اور کتاب و سنت کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اور جماعت اہلحدیث کے حقوق کی نگہداشت کی جاتی ہے۔ میرے ناقص خیال میں آپکی پنشن کی درخواست نامنظور ہے۔

(احقر العباد عبدالرشید خادم اہلحدیث خریدار اہلحدیث - بیرون پاک دروازہ ملتان)

ایضاً نمبر ۴

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری شیر پنجاب فاتح قادیان سردار اہلحدیث پنجاب دام فیوضکم۔

اخبار اہل حدیث نمبر ۱۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ میں آنجناب نے اپنی اڈیٹری سے درخواست پنشن فرمائی ہے۔ انجمن اہلحدیث سکندرآباد دکن آپکو ۵۵ سالہ عمر کی قید سے مستثنیٰ کرکے درخواست کرتی ہے کہ بتائید ایزدی متعال آپ مدۃ العمر اپنی خدمات کو بدستور انجام دیتے ہوئے قوم کو رہین منت فرمائیں۔ خدائے کریم سے دعا ہے کہ آپ تادیر اسلامی خدمات کے لئے سلامت رہیں آمین۔

(مرزا محمود علی سکرٹری انجمن اہلحدیث سکندرآباد دکن)

ایضاً نمبر ۵

اما بعد عرض خدمت ہے کہ اخبار
اہلحدیث مجریہ ۲۴ ربیع الثانی
لم ۳ میں آپکی درخواست پنشن اور
اور میانوی احباب کی رائے پڑھی
حاصل کچھ نہ ہوا۔ میرے خیال میں یا تو
رت نے پنشن کی درخواست کو بطور مطائبہ
یا۔ یا مفہوم نہیں سمجھا۔ اور یا مولانا صاحب

کے سوا کسی اور شخص کو اس کا اہل نہیں سمجھا۔ میرے خیال میں نہایت مناسب ہے کہ تقسیم کار کو مدنظر رکھتے ہوئے اخبار کسی اور اہل علم کے سپرد کر دیا جائے اور جبتک کوئی دوسرا قابل آدمی مناظرات کے واسطے نہ ملے۔ سردار اہل حدیث کو صرف تصنیف اور جلسوں کے واسطے مختص کر دیا جاوے۔ کیونکہ ایک آدمی سب طرف کا خیال مشکل سے رکھ سکتا ہے۔ نیز اس کشمکش میں اس کی صحت کا حال بھی سب پر عیاں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مولنا صاحب اخبار سے الگ ہو کر مذکورہ بالا ہر دو خدمات قوم کی سرانجام دیں۔ اور اگر نامناسب نہ ہو۔ اور میری یہ درخواست شرف قبولیت حاصل کرے تو سردار اہل حدیث کے وزیر اعظم جناب مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اخبار کا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھا کر قوم کو مشکوری کا موقع دینگے۔ مجھے امید قوی ہے کہ میری یہ عاجزانہ مگر مخلصانہ درخواست ضرور قبول ہوگی۔ گو سیالکوٹی صاحب خود بھی کمزور ہیں۔ مگر مولنا کی صحت کی طرف آپکی خاص توجہ رہتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور عرض کرونگا۔ کہ سردار اہلحدیث صاحب اخبار کو اپنے مضامین سے ہمیشہ پُر رونق بنانے کا خیال رکھینگے۔ فقط۔

(غلام محمد ڈار ناظم انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ)

کرم مولنا صاحب! میں بھی ڈار صاحب کی تجویز سے متفق ہوں۔ (خاکسار احمد دین بٹ گوجرانوالہ)

ایضاً نمبر ۶

بحضور سردار اہلحدیث مولنا المعظم ابوالوفاء زاد اللہ سیادتکم ومتع اللہ المسلمین بطول حیاتکم آمین الف آمین۔ سلام علیکم وقلبی لدیکم وروحی فداکم۔

اہلحدیث نمبر ۴ میں عالیجناب خانصاحب رئیس لدہ اور مولنا مولوی نور محمد صاحب ضلع جہلم سلمہم اللہ وقدّم کا مضمون عدم منظوری پنشن پڑھا۔ بصداقت و دردِ دلی سے درگاہ قادر مطلق میں صحت وسلامتی و قوت جسمانی و طاقت روحانی والا کے لئے دعا کیا۔ اللّٰھم زد فزد وتقبل منا و من سائر المومنین۔

ماشاء اللہ! ان حضرات نے اور اور مخلصوں نے جو مضمون نامنظوری پنشن پر لکھا بالکل حق لکھا۔ مجھ ناچیز کو ان کے ہر جملہ و رائے نامنظور ہے۔ پنشن کیا؟

دلی اتفاق ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ رہیگا۔ و
المرائے صاحبوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوا
القلوب ان صاحبوں کو خاص محبت حد
کی اور اہل حدیث کی عطا کرے۔ آ
غرباء اہلحدیث کرنول کو خدا
کہ سوتی انجمن کو جگائیں۔ باق
انکا اور خاصکر میرے فرزند محمد
محمد عبدالقادر خیاط تاجر چرم کا سلا
قوت و نامنظوری پنشن قبول فرمائیے۔
باقی خدا کافی۔ (قاضی عبدالرحیم از کرنول

ایضاً نمبر ۷

عرض ہے کہ آپکے اخبا
۲۸ نومبر ۳۰ئہ میں ا
بعنوان "میری درخواست پنشن" دیکھنے
جو اصرار عطاء پنشن کے متعلق ہے۔
نہیں کر سکتی۔ آپکو یاد ہوگا کہ مدرا
کانفرنس میں آپ نے مجھ سے
اور اُس وقت میں نے یہ عرض
کا جو منصب آپکو خدا نے رب
ہے۔ اوس کی انجام دہی کسی غیر سے
کوئی فرد اسے جائز رکھیگا۔ کہ آپ اپ
سے سبکدوش ہوجائیں۔ اور اب بھی میں یہ عل
کہنے کے لئے تیار ہوں کہ آپکی خداداد طبیعت کیا بحیثیت مناظرہ و مباحثہ کے اور کیا بحیثیت تقریر و تحریر کے فی زمانہ جماعت کے دوسرے افراد میں بہت کم دیکھی جاتی ہے۔ اور یہ آپکے اخلاص اور سچی محبت کی بین دلیل ہے۔ کہ آپکا ہر کام خدا کے فضل سے ترقی پذیر اور نمایاں ہوتا جاتا ہے۔ جب سے کہ ہندوستان میں آپنے اخبار اہلحدیث جاری کیا۔ اوس وقت سے تمام دنیا کو معلوم ہوا کہ گروہ اہلحدیث کا بھی وجود ہے۔ اور جب آپ نے اہل حدیث کانفرنس کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی اس قدر کامیابی ہونے لگی کہ ہر شہر ہر قصبہ میں کافی طور پر دلی جذبات کا اظہار ہونے لگا۔ اور شوق سے ہر ایک نے اس کا استقبال کیا۔ ہزاروں آدمیوں کا اجتماع ہوا۔ وعظ ہوئے۔ مباحثے ہوئے۔ اتباع کتاب و سنت کے ہر طرف

نے گئے۔ بہرحال خدا لگتی بات یہ ہے کہ یہ سب
ی کے نتائج ہیں۔ پس جبکہ ابھی اس
رقی کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔
ی نسبت جو اس میں ہمہ تن مصروف
لہ خاص میں خداداد طبیعت بھی
س بات کو گوارا کریگی کہ یک لخت
ی اجازت دیدے؟ ہرگز نہیں۔
ر علالتِ مزاج کا عذر ہے تو قوم آپکے
ور دعا کے لئے تیار ہے۔ اگر اخبار کے لئے
ی ضرورت ہے تو اس کی سربراہی بھی قوم
اولین ہوگا۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ
ہ مفوضہ سے سبکدوش ہو جائیں بہرحال
آکر اس بحث سے بالکل کنارہ کش
س بحث سے قلب کو تکلیف ہوتی
ہ قدیم مخلص ابو نعیم محمد عبد العظیم

نومبر ۱۹۵۰ء کے پرچہ اہلحدیث
س درخواست پنشن کے جوابات
ست پنشن کے متعلق میرا یہ
قتی کثرتِ کار سے بے آرامی
جو آپکے ذہن مبارک میں گشت
ل رکے ہوئے ہیں۔ جو انشاء اللہ
ما اور آئندہ نسلوں کے لئے کارآمد
در آپکی پنشن کی منظوری کی بھی غالباً
بار رائے نہ دیگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایک یا دو
جید عالم تجربہ کار حسب پسند انتخاب آپکی نگرانی اور ماتحتی میں اخبار کا کام کریں۔ اور آپ تصنیف و تالیف وغیرہ میں مشغول ہوں۔ اس میں دونوں کام انشاء اللہ بخوبی ہوتے رہینگے۔ گویا آپ ہی یہ کام سرانجام دینگے۔ اور اس نگرانی کی وجہ آپکی عالمگیر شہرت اور تجربہ کاری اور کمال علمی دخلی ہے۔ گو عالم جید اور بھی بہت ہیں۔ بعض علوم آلیہ میں۔ بعض علوم عالیہ میں۔ بعض دونوں میں۔ مگر تاہم بہ رنگ زمانہ تبلیغ و تجربہ کاری اور عالمگیر شہرت اور اقبال و اور یہ شان و شوکت کہ خدائی دعوی کرنیوالے بھی جسکی ہیبت سے گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اور یہ عام حسن ظنی اور یہ اخلاق محمدیہ آپکے سوا اور کہاں ہے۔

اے کہ دلہا را بجز حسن خلق شیدا کردہ
چشم بد دور از کجا این سحر پیدا کردہ

مجھے یقین ہے کہ آئندہ کسی زمانہ میں آپکی تصانیف و تحریرات کی عام طور پر وہی قدر ہوگی جو آجکل شیخ ابن تیمیہ، حافظ ابن قیم، امام فخر الدین رازی امام غزالی، شاہ ولی اللہ محدث وغیرہ بزرگان دین کی تصانیف کی قدر ہو رہی ہے۔

آپ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی آپکو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور حاسدوں کے حسد اور چشم بد سے دور اور سلامت رکھے۔ اور آپ سے اپنا کام لے۔ آمین۔ اللھم اشفہ بشفائك و داوہ بدوائك۔ فقط والسلام علی الاحبۃ الکرام

(راقم عاجز ابو سعید محمد شرف الدین عفی عنہ مدرس اول مدرسہ حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم)

اڈیٹر پنشن کی درخواست سے میرا مطلب یہ نہ تھا کہ میں خدمت سے گوشہ نشین ہو جاؤں۔ بلکہ اخباری خدمت جو میرے لئے سوہان روح ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر دوسری خدمات میں ہمہ تن مصروف ہونا چاہتا ہوں شکر ہے میرے اس مطلب کو منشی غلام محمد اور مولانا شرف الدین صاحبان نے خوب سمجھا ہے۔ اللہ اعلم۔

فتاوی نبویہ بجواب فتاوی نظامیہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ و السلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین

واضح ہو کہ مولوی نظام الدین صاحب ملتانی اپنے فتاوی نظامیہ (مطبوعہ گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور) کے حصہ اول میں لکھتے ہیں کہ:۔

(۱) فاتحہ کا پڑھنا امام کے پیچھے مقتدی کو نا جائز ہے کیونکہ اس میں خلاف قرآن مجید و آثار جمہور صحابہ کے لازم آتا ہے (فتاوی نظامیہ حصہ اول ص۱۵)

(۲) رفع یدین کرنا نزدیک امام صاحب کے صحیح نہیں اور جو حدیثیں رفع یدین قبل از رکوع اور بعد اسکے کرنے کے بارہ میں وارد ہیں وہ تمام منسوخ ہیں اور قابل عمل کے نہیں۔ اور نہ صحیح ہیں۔ (ص۲۰) چنانچہ عینی شرح بخاری میں لکھا ہے انہ کان بدء الاسلام ثم نسخ اور اس کے نسخ پر یہ دلیل ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے ایک شخص کو رفع یدین رکوع و قومہ میں کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ ایسا مت کرو۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ کام کیا پھر ترک کر دیا۔ دوسری دلیل تنسیخ کی یہ ہے جو کہ امام جعفر طحاوی نے سند صحیح کے ساتھ بیان کی ہے۔ یعنی کہا حصین بن مجاہد نے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عمر کے وہ بدون پہلی تکبیر کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔" (ص۲۱)

(۳) آمین بالجہر بھی کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور علاوہ اس کے وہ حدیثیں معلول و مرجوح ہیں چنانچہ شرح سفر السعادت باب نماز میں مذکور ہے۔" (ص۲۳)

(۴) مذہب حنفیہ میں سینہ پر ہاتھ باندھنا جائز نہیں چنانچہ کتاب آثار محمد و سنن ابی داؤد میں آثار صحابہ موجود ہیں۔" (ص۲۵)

اقول ملا ملتانی صاحب نے اس جگہ
مسئلوں کا ذکر کیا ہے۔ اور انخا
سے کام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ اس
اتنا خیال نہ کیا کہ میں درپردہ امام شافعی او
احمد رحمۃ اللہ علیہم کے مذہب کی تردید کر
گو بظاہر اہلحدیث کی تردید کے لئے قلا
اب میں ان چاروں مسئلوں پر مختـ
ہوئے مرفوع متصل حدیثوں کی ر
ہوں۔

پہلا مسئلہ امام شافعی امام احمد رحمۃ
سے مقلدین اور اہل حدیث

ے محض آپ کی محبت کا عکس ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم (ابو الوفاء)

ہیں۔ محدود وقت میں فریقین گفتگو کرتے ہیں ایک صاحب صدر ہوتے ہیں اون کے حکم کی دونوں مناظر تعمیل کرتے ہیں۔ اس طرح کے مناظرے تو امرتسر میں ان حضرات کے زمانہ میں نہیں ہوتے۔ مگر ایک مباحثہ ہوا جو قابل ذکر ہے۔

جس محلہ میں حضرات غزنویہ نے قیام کیا تھا۔ وہاں ایک گھر تھا جس میں باپ بیٹے کا اختلاف تھا۔ باپ (محمد بخش) حنفی تھا اور بیٹا (شیر محمد) اہلحدیث۔ دونوں نے مشورہ کیا۔ کہ ہم آپس میں کیوں جھگڑیں۔ آؤ اپنے اپنے علماء کو بلا کر گفتگو کرالیں۔ ان دنوں حنفی علماء میں سے مولوی حبیب اللہ صاحب پشاوری مہتمم امرتسر اور مولوی عبدالعلی قادری صاحب بڑے ذی علم علما تھے۔ باپ نے ان کو بلایا۔ اور بیٹے نے مولوی عبدالجبار صاحب اور مولوی عبداللہ ثانی کو بلایا اور خاص مکان میں گفتگو کرائی۔ گفتگو کا علم عام کو نہیں ہوا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ باپ نے حنفی جانب چھوڑ بیٹے سے اتفاق کیا۔ اور دونوں یکجا مسجد غزنویہ میں نماز پڑھنے لگے الحمد للہ۔

حضرت عبداللہ صاحب غزنوی کے ابتدائی زمانہ میں اون کی اولاد مختلف جگہ رہتی تھی۔ مولوی عبدالجبار مرحوم مالیر کوٹلہ میں رہتے۔ مولوی عبداللہ ثانی پشاور میں۔ کوئی دہلی میں کوئی کہیں۔ مگر اون کے انتقال کے بعد مولوی عبداللہ ثانی امام بنے اور مولوی عبدالجبار صاحب نے درس قرآن و حدیث دینا شروع کیا۔ یہ زمانہ بڑی ترقی اور رونق کا رہا۔ افسوس کہ اہالی امرتسر کو ان
گر
کے اثر صحبت سے بہت جلد بے نصیب
ہم ان بزرگوں میں سے کسی کو نہیں
سے پہلے حضرت مولوی عبداللہ صاحب
م علی صاحب پھر مولوی عبداللہ ثانی
عبدالجبار صاحب پھر مولوی احمد اللہ
ب کے بعد دیگرے سب خدا کے پاس جا پہنچے۔

؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

ان حضرات میں سے مولوی احمد اللہ صاحب کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ دو نواسے ہیں۔ جو سب کچھ ہیں مگر اون کے قائم مقام نہیں ہیں۔ مولوی غلام علی صاحب مرحوم کے دو لڑکے تھے۔ بڑا لڑکا چند روز بعد فوت ہو گیا۔ جسکا ایک لڑکا یعنی مولوی صاحب کا پوتا مولوی داؤد قصور میں وکالت کرتا ہے۔ دوسرا لڑکا مولوی عبدالرحمٰن امرتسر میں مولوی صاحب کی جگہ امام ہے۔ اسی طرح مولوی عبداللہ ثانی کا بیٹا حافظ عبداللہ ثالث پشاور کے اسلامیہ کالج میں مدرس ہے۔ مولوی عبدالجبار مرحوم کے پانچ بیٹے ہیں۔ جنمیں سے تعلیمی حیثیت سے قابل مولوی داؤد غزنوی تحریک خلافت کی وجہ سے جیل میں ہے (نجاہ اللہ) سب سے بڑا مولوی احمد علی امام مسجد ہے جگہ تو دونوں پر ہیں مگر وہ بات کہاں۔ جو کبھی تھی

انقلاب زمانہ

مولوی غلام علی صاحب جنکا ذکر اس تحریک میں سب سے مقدم ہے زندگی میں گو ان سے لوگ مخالفت کرتے رہے۔ مگر جب فوت ہوئے۔ تو خدا جانے کس طرح اتنے بڑے شہر میں آواز پہونچگئی۔ کہ چند منٹوں میں شہر اُمڈا چلا آیا۔ بڑے بڑے بوڑھے لوگ کہتے ہیں کہ اتنی ہجوم کسی جنازہ پر نہیں دیکھی گئی۔ جتنی مولوی غلام علی مرحوم کے جنازہ پر تھی۔ کیا سچ ہے ؎

تپش سنتے رہی ہوگا بیاں جس بزم میں اکثر
پس مردن وہی محفل تمہاری نوحہ خواں ہوگی

تحریک اہلحدیث مدراس

شہر مدراس میں توحید کا علم [illegible] میں مولنا سید واعظ محمد علی صاحب مرید مخلص حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے بلند کیا۔ سینکڑوں مسلمان جو اس وقت تک بدعت میں مبتلا تھے موحد ہوئے۔ اوس زمانے میں نواب عظیم جاہ بہادر مرحوم مدراس میں حکمران تھے۔ آپ
خان عالم خانصاحب بہادر مرحوم جو اوس وقت
کے امیر تھے۔ اپنے اس فعل سے باز آ کر سید
شاگردی سے مشرف ہوئے۔ جس کی وجہ سے اشا
توحید میں زیادہ تائید ہوئی۔ آپکی تصنیف فیض عام
باران رحمت (ایک قدیم کتاب جو آجکل نایاب ہے)
آپکے مذہبی جوش و استقامت کا پتہ چلتا ہے۔

اسوقت کے مخالفوں کی شرارتوں کا اندازہ مولانا خان عالم خانصاحب کے ان اشعار سے ہو سکتا ہے ؎

دیکھی تھی ہم نے خواب میں گتوں کی دہوم دہام
مدراسیوں کے بلوے سے تعبیر ہو گئی
ان ظالموں پہ قہر اترتا ابھی فقا
کچھ مصلحت کے واسطے تاخیر

یہی وہ زمانہ تھا جبکہ متعصب لوگوں نے تو
کی حوض میں ڈالکر گھنڈ لوا دیا۔ سید واعظ
میں توحید کا ڈنکا بجایا تھا کہ کسبیوں
تاڑی کے سوداگروں نے سرکار سے
کر سید واعظ صاحب کو شہر بدر کر دیا
کیونکہ ان کے بیوپار میں آئے دن کمی ہو
ہے۔ ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہیں کہ
وعظ و نصائح کیا ہی پر اثر نہ ہونگے۔ اہ
کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے کہ ؎

اثر لبھانے کا پیارے تیری بیان
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

باوجود مخالفوں کے جان توڑ کوششوں کے موحدین ترقی کرتے آئے۔ حتیٰ کہ نواب خان عالم خانصاحب بہادر نے اپنی دختر کا نکاح مولنا محمد عثمان صاحب بنگلوری اہلحدیث سے کرا دیا۔ باوجودیکہ اس نکاح سے نواب عظیم جاہ بہادر اور دیگر امراء مخالفت کرتے رہے۔ ان دنوں مولوی صاحب موصوف کا قیام گاہ منتیال پیٹ (مدراس) میں تھا آجکل بھی وہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہے جہاں آپکے تعلیم یافتہ کوئی کوئی پائے جاتے ہیں۔

اس سے بعد [illegible] میں عبدالقادر صاحب آرکاٹی مرحوم عرف قادر پاشا صاحب اور مولانا سید شاہ

نظام الدین صاحب فخری نقوی مرحوم کا دور شروع ہوا۔ آپ دونوں مجسم توحید کے دو ہاتھ تھے جو ایک زبری ہندوستان کے اکثر حصوں میں توحید و سنت (مذہب اہلحدیث) کی روح پھونکدی تھی جس کا ثبوت آج کل بھی ملتا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تاقیامت باقی رہیگا۔ مولانا فخری مرحوم کا قیام گاہ میلاپور (مدراس) میں تھا اور قادر پاشا صاحب اکسٹرسینٹ تھامس مونٹ اور شولہ (مدراس) میں رہا کرتے تھے جہاں آجکل بھی بکثرت اہلحدیث ہیں پرمبور بارکس، دھوبی پیٹ (مدراس) میں بھی انہی کے اثر سے آجکل بھی اہلحدیث نظر آتے ہیں۔ جناب ساہوکار سی۔ عبدالحلیم صاحب کے والد بزرگوار اور حاجی عبد القدوس صاحب کے والد بزرگوار بھی محلہ پیری میٹ مدراس میں انہی بزرگوں سے فیضیاب تھے نیز انہی [illegible] کے کوششوں کا ثمرہ ہے۔ پھولری۔ پانڈیچری بنگلور۔ بلہاری جیسے شہروں میں مساجد اور اہلحدیث بکثرت پائے جاتے ہیں ان بزرگوں کے ہی کرشموں کے نتائج اب تک زندہ نظر آتے ہیں گویا ایسا معلوم ہوتا ہے سہ

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی
بتا دیتی ہے شوخی نقش پا کی

مولانا قادر پاشا صاحب مرحوم کے شوق سنت کا ثبوت مولانا موصوف کے اشعار سے خود ہوسکتا ہے جو درج ذیل ہے سہ

دل سے سنت کا یوں ہو دیوانہ
شمع پہ جوں فدا ہو پروانہ
روٹھنے پر نہ خلق کے ہو دھیان
دشمن جان ہو گرچہ سارا جہان
ملامت سے آنکے ہو دل ریش
سینکڑوں کو غم بھی آوے پیش
آسمان بھی اگر گرے ہو شق
زلزلہ میں بھی ہو زمین کا طبق
پھیر مو ہٹنے نہ اس سے قدم
پشت ہمت کو اپنے دیوے نہ خم
حکم سنت بلند کرتے ہیں
[illegible] کرتے ہیں

جان فدائے رسول ہو جاتا
خاکپائے رسول ہو جاتا
عزت و جان و مال سب دیکر
مول لے رہبری پیغمبر
چاہیے جو ہے طالب مولا
درس ہو حدیث و قرآن کا
جو ہے ثابت کتاب و سنت سے
دین و ایمان اسی کو ہی سمجھے
برخلاف اس کے جو ہے قول بشر
پھینک دینے کے ہے وہ لائق تر
اشرف انبیا حبیب خدا
پیشوا وہ ہیں جب تو کیا پروا۔

اسی اثنا میں مولانا محمد بشیر صاحب مرحوم مولانا ظفر محمود صاحب مرحوم نے مدراس وانمباڑی۔ ترپاتور، پیارم پیٹ وغیرہ دیہات میں اشاعت مذہب اہلحدیث میں زیادہ حصہ لیا بفضل خدا مولانا الحاج محمد فقیر اللہ صاحب محدث پنجابی کا ورود پیارم پیٹ میں ہوا جس کی وجہ سے تقریباً تیس سال سے اس طرف مذہب اہلحدیث کا نام زور دور سے بلند کیا جارہا ہے۔

مدراس میں مولوی سید شاہ فخرالدین صاحب فخری نقوی مرحوم (خلف مولانا نظام الدین صاحب فخری مرحوم) اشاعت اہلحدیث میں زیادہ حصہ لیا کرتے تھے آپکے انتقال سے خصوصاً اشاعت اہلحدیث کو زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس مدراس میں منعقد ہونے کے باعث اشاعت اہلحدیث میں زیادہ ترقی ہوئی آجکل مدراس میں اس اہم کام کیلئے مولوی محمد فضل اللہ صاحب اور مولوی محمد حسن صاحب عرف حسن میاں صاحب نظر آتے ہیں خدا صاحب ان دونوں کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے اور ان سے مذہب اہلحدیث کی کامل اور علانیہ خدمت لے۔ آمین ثم آمین۔

سنہ [illegible] سعید آباد مدراس میں جناب حسینی بیگ صاحب مرحوم اور حاجی عبداللہ بیگ صاحب مرحوم نے مذہب اہلحدیث کی تحریک کی۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں بغرض اشاعت اہلحدیث زیر سرپرستی منشی محمد تاج الدین صاحب بی اے سعید آباد میں انجمن اسلامیہ قائم کی گئی جس کی دو شاخیں ایک محلہ چیمبازار مدراس۔ دوسری قصبہ کرنگلی ضلع چنگل پیٹ میں ہیں بہت سے اہلحدیث بھائیان جو کچھ کے قریب اسی انجمن کی بدولت جاگ اٹھے اور چند احناف نے مذہب اہلحدیث اختیار کیا جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں جناب رحیم بیگ صاحب۔ جناب سید غیاث الدین صاحب جناب شیخ عبدالصمد صاحب پنشنر۔ منشی عبدالغفار صاحب جناب محمد تاج الدین صاحب۔ جناب سید بہادر [illegible] جناب عبدالوہاب صاحب وغیرہ قاضی مولوی محمد [illegible] صاحب کرنگلی میں مذہب اہلحدیث کی تحریک [illegible] ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ جہاں کہ برادران اہلحدیث [illegible] خاص قابل ذکر جناب محمد غوث صاحب جناب سید تاجدین صاحب تاجر پارچہ ہیں۔ موصوف کے انتقال کے بعد مخالفوں نے اہلحدیث پر ناجائز تصرف جانا چاہا۔ سوداگران آج دو سال سے عدالت میں پیش ہیں جس میں [illegible] روپیہ خرچ ہوچکے۔ دعا کرو خدا صاحب کامیابی دے اور آپ دونوں کو اس کا اجر عظیم بخشے۔ انجمن اسلامیہ سعید [illegible] کی تحریک سے سنہ ۱۹۱۵ء میں سینٹ تھامس مونٹ میں انجمن اسلامیہ قائم کی گئی جس کے سکریٹری عالیجناب سید جلال الدین صاحب ایم ایل سی۔ واچ کمپنی دارا[illegible] عالیجناب الحاج ڈاکٹر سید عبدالقادر صاحب جیلانی ہیں۔ فی زمانہ جیسا کہ علماء کی نظر آرہی ہو اشاعت اہلحدیث تبلیغی انجمنوں کی سخت ضرورت ہے مگر افسوس جب دنیا کی ساری قومیں اپنے آپ کو سنبھالنے کی غرض سے قسم قسم کی انجمنیں جاری کررہے ہیں ہماری یہ حالت ہے آسپاس کی چھوٹی چھوٹی انجمنیں قریب مرجاچکے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سب انجمنیں ایک مرکزی انجمن کے ماتحت نہیں ہیں کہ جس سے [illegible] اشاعت میں ترقی دے سکے اب تو اہلحدیث کے زندہ ہونے کی کوئی [illegible] علماؤں کئی بار مختلف مضامین [illegible] کی انجمن کو زندہ کرنے کیلئے شائع ہوچکے [illegible] اڈیٹر صاحب نے اراکین انجمن مذکور کو بار بار توجہ دلا [illegible] مگر ہم ہیں کہ سستی کی طرف جارہے ہیں [illegible]

(راقم) ڈاکٹر محی الدین خان [illegible] از سینٹ تھامس مونٹ

مُلکی مطلع

لازین کانفرنس

حضرت مسیح نے ایک دفعہ واریوں کو فرمایا کہ تم زمین کا نمک ہو۔ نمک سے سب چیزوں کا مزہ اچھا ہوتا ہے۔ جب نمک ہی خراب ہو جاوے تو اسکو کون چیز درست کرے۔ یہی مثال آجکل ڈولہائے یورپ پر صادق آتی ہے۔ دنیا کی اصلاح بادشاہوں کے سپرد ہے مگر جب بادشاہ ہی اصلاح طلب ہوں تو اون کی اصلاح کون کرے۔ خدا کی شان ۱۹۱۴ء سے جو نہی لڑائی شروع ہوئی مصالحت ہونے میں نہیں آتی۔ انگلستان اور فرانس وغیرہ نے سب کو دبا لیا۔ حتیٰ کہ جرمنی جیسے شیر ببر کو تو ایسا دبایا کہ آج دنیا میں اُس کا ذکر تک نہیں ہوتا۔ نہ اوسکا جنگی بیڑا ہے نہ فوج ہے۔ صرف ایک لاکھ فوج رکھنے کا اختیار ہے۔ مخالفوں کی ایک کمیشن اون کے ملک میں ہر وقت دورہ کرتی رہتی ہے کہ کہیں کسی طور سے سامان جنگ مخفی نہ رکھا ہو۔ تاوان جنگ اتنا سنگین اوس پر ڈالا گیا ہے کہ اوس کے بوجھ سے عرصہ تک اُٹھ نہیں سکتا۔ ترکوں کو اوس سے بھی زیادہ دبایا کہ اون کے دار الخلافہ پر قبضہ کر لیا۔ اون کے بادشاہ کو مثل ایک ماتحت والی ریاست کے بنا رکھا تھا۔ فوج کل پندرہ ہزار رکھنے کی اجازت، نہ فوج نہ جنگی بیڑا۔ نہ جہاز نہ قریب تھا کہ اودھ کی طرح سارا علاقہ کیا جاتا۔ اور ترکوں اور ترکوں کے ساتھ اسلام کی حکومت دنیا سے فنا ہو جاتا خدا نے اپنے بندے کو ہمت بخشی کہ پنے پیروں پر مضبوط رہا۔ آج اسی کے مصالحت روڑے ڈالے جاتے ہیں۔ کبھی وہ تھا کہ انگلستان اور فرانس وغیرہ اپنی تجویز کردہ شرائط اور مطالبات ترکوں کے سامنے پیش کر کے بزور منوا لے گئے۔ آج وہ دن ہے کہ لارڈ کرزن جیسا پُر دماغ وزیر خارجہ کہتا ہے کہ ترک پاگل ہو گئے ہیں۔ آئے دن مطالبات میں اضافہ کرتے جاتے ہیں۔ ترکوں سے مصالحت کرنے کی خاطر تمام دُول یورپ جمع ہیں۔ مگر چونکہ ہر ایک کی خود غرضی غالب ہے۔ اس لئے اس مجلس کی ساری کارروائی اِس شعر کی مصداق ہے ؎

خرابی میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو وہ اُدھڑا تو یہ ٹانکا جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا

ایک روز خبر آتی ہے کہ ترکوں کا رویہ نرم ہے دوسرے دن آتی ہے کہ تلخ ہے۔ تیسرے دن آتی ہے کہ حالات امید افزا ہیں۔ چوتھے دن آتی ہے یاس انگیز ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ فرمان خداوندی صحیح ہے۔ جو انسانی فطرت کا اظہار ہے۔

اُحضِرَتِ الاَنفُسُ الشُّحَّ
(ہر نفس کو اپنا لالچ ہے)

ہمیں تو اس میں بھی شک ہے کہ یہ خبریں جو آ رہی ہیں۔ ان میں کچھ صداقت بھی ہے یا یونہی "خَطِفَ الخَطفَة" ہی ہیں۔ کیونکہ کانفرنس کی پہلی نشست کے ساتھ ہی خبر آئی تھی کہ کارروائی سب مخفی رکھی جائیگی۔ اس کے بعد اس قانون کی منسوخی نہیں آئی۔ پھر یہ خبریں کہاں سے آتی ہیں۔ تاہم جو خبریں آئی ہیں۔ اون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ترکوں کا اصرار ہے کہ روسی ہمارے حلیف اور ہم صفیر ہیں۔ اون کا داخلہ اس کانفرنس میں ضروری ہے۔ اون کو ابھی تک داخلہ کی اجازت نہیں۔ اس لئے ایک روز تو یہ خبر بھی آ گئی تھی کہ روسی نہیں آئینگے تو ترک بھی نہیں آئینگے۔ روسیوں نے پہلے ہی سے اعلان کر دیا ہے کہ ہم ترکوں کے مطالبات کی تائید کرینگے۔ ترک ہمارے سوا کوئی بات تسلیم کرینگے تو ہم اُن کے مخالف ہو جائینگے۔ سچ بات یہ ہے کہ روسیوں کے داخلہ سے کانفرنس ختم ہو جائیگی۔ یا تو بزور مصالحت ہوگی۔ یا قطع غرض۔ یا ادھر یا اُدھر۔

ہمارے ناظرین اس کانفرنس کی معلوم کرنے کے شائق ہونگے۔ ان کا کہ ترکوں کے مقابلہ میں اتنی کثرت ہے تو اون جیت کس طرح ہوگی۔ اصل بات یہ ہے کہ کانفرنس کوئی باضابطہ کمیٹیوں کی طرح کثرت رائے پر نہیں چلتی۔ بلکہ اس کی مثال یہ ہے فریقین سے چند آدمی بیٹھکر صلح کی باتیں کرتے ہیں۔ دو اُس نے کہیں، چار اُس نے کہیں اُس فریق کی تقریر غالب آ گئی کبھی او آخر ہوتے ہوتے ممکن ہے کسی بات ہو جائے۔ نہ ہو تو ڈیرہ کوچ۔ بازی۔ بس اسی طرح یورپ کی ا ہوتی ہیں۔

علم کامل خدا کو ہے ہم انسان ناقص ہیں۔ ہم دور اتنے کہ آوا پہونچتی۔ اس لئے ہماری رائے بھی ویسی ہی کمزور ہوگی۔ تاہم جا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ترکوں کے بہت ہونگے۔ اُن سب کو پورا کیا گیا کی نے رکھی بلکہ جنگ تک نوبت پہونچے ہے۔ اگر پورے نہ کئے گئے تو جنگ کا خطرہ

؎ خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

افغانستان میں تبدیلیاں

اُن ہندوستانی سکول ماسٹروں اور ڈاکٹروں کی بجائے جو افغانستان میں کئی سال سے کام کر رہے تھے۔ فرانسیسیوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ صیغہ تعلیم کو از سر نو ترتیب دیا جا رہا ہے۔

ہندوستان کے سیاسی پناہ گزینوں کی ایک تعداد افغانی حکام سے بگاڑ پیدا کر کے روس کی طرف روانہ ہو گئی ہے ۔ (وکیل)

انتخاب الاخبار

...بیت کانفرنس کا جلسہ بخیر

و خوبی انجام پایا۔ مفصل آئندہ۔

ترکی کو ضرور دوست بنانا چاہئے

لندن کے اخبارات آبزرور اور سنڈے ٹائمز کے خیالات و آراء میں غیر معمولی تبدیلی واقعہ ہوگئی ہے۔ آج ہر دو مذکورہ اخبارات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسوقت بہترین طریق عمل یہ ہے کہ مشرق قریب کے اصلی واقعات پر غور و خوض اور اس کی کوشش کی جائے کہ ترکی برطانیہ کا [illegible] ہو۔

انگورا کے ...م کا خیال

حکومت انگورہ کے موجودہ وزیر اعظم رؤف بے ...ہے کہ اب بھی انگریزی ترکی دوستی ...روایات کا تازہ کرنا ممکن ہے۔ ...کی طرح آج بھی تمام ذمہ داری انگلستان ...ائد ہوتی ہے۔ میثاق ملی پر کسی طرح کی مہر و ...ترمیم کرنا مادی اور روحانی نقطہ نظر سے ترکی کے لئے ناممکن ہے۔ ترکی سے صلح کر لینا تمام مسلمانوں کے نزدیک برطانیہ کے وقار کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔

آبناؤں میں ترکی کے سوا کسی کے جنگی جہاز داخل نہوں

عصمت پاشا کے بعد چیچرن (روسی نمائندہ) نے تقریر کی۔ بنیادی اصول کی تشریح کی لیکن آبناؤں کے مسئلہ کے حل کے لئے مفصل تجاویز بعد میں ظاہر کرنے کا وعدہ کیا۔ باسفورس۔ مرمرا اور دردانیال میں پر امن بحری آمد و رفت بغیر قیود و شرائط کے کھول دی جائے۔ بحیرہ اسود میں قیام امن اور اس کے سواحل کی حفاظت اور نیز مشرق قریب کے امن اور قسطنطنیہ کی حفاظت کے لئے پائدار طریق پر ضمانت دی جائے جسکے معنی یہ ہیں کہ کیا ایام جنگ اور کیا ایام صلح کسی وقت آبناؤں میں ترکی کے سوا کسی ملک کے جنگی جہازوں مسلح کشتیوں اور فوجی ہوائی جہازوں کا داخلہ ممنوع و مسدود ہو۔

آبناؤں میں پرامن جہازرانی کی آزادی اور جنگی جہازات کی ممانعت کے اصول ایک دوسرے کا تتمہ ہیں۔ کیونکہ جنگی جہازات کی کلی ممانعت سے ہی پرامن جہازرانی کی موثر ضمانت ہو سکتی ہے۔ صاف بات یہ ہے کہ دردانیال اور باسفورس ترکی کی ملکیت ہے۔ روسی حکومت ...ہے اتحادی ہر قوم کی حکومت کا احترام کرتے ہیں اور اس بنا پر ہم زور دیتے ہیں کہ اپنے علاقوں اور اپنے سمندروں پر ترکوں کے حقوق تمام و کمال بحال اور قائم ہوں۔

روسی حکومت اور اس کے اتحادی اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ جبتک آبناؤں اور بحیرہ مرمرا کے سواحل کو مستحکم کرنے۔ جنگی بیڑا رکھنے اور آبناؤں کی حفاظت کے لئے جدید مروجہ سامان جنگ کو پورے طور پر حاصل کرنے کا حق تسلیم نہ کیا جائے اسوقت تک ترکی بحیرہ مرمرا اور آبناؤں کی حفاظت کے قابل نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ جو نظام ہم (روسی حکومت اور اس کے اتحادی) نے پیش کیا ہے وہ تمام سلطنتیں جو یہاں موجود ہیں تسلیم کرتی چلی آئی ہیں۔ اور ان کی مختلف حکمت عملیوں اور مفاد کے درمیان اس طریق سے زیادہ کوئی مابہ الاصلاح موجود نہیں ہے۔

تمام سلطنتوں کے درمیان مساوات کا اصول بھی یہی چاہتا ہے کہ آبناؤں میں جنگی جہاز داخل نہونے پائیں کیونکہ اگر ایسا نہوا تو اس طاقت کو برتری حاصل ہو جاتی ہے جس کی بحری طاقت سب سے زیادہ ہو۔ چونکہ روسی جمہوریت اور جمہوریات متحدہ کا دامن تمام جارحانہ اور حیلہ بازانہ منصوبوں سے پاک ہے اور وہ دیگر اقوام کی آزادی کو چھننا نہیں چاہتیں۔ اتحادیوں کا مقصد یہ ہے کہ جماعات عالم کے مفاد کی حفاظت اور دنیا بھر کی اقتصادی ترقی کی اعانت کی جائے۔ اسلئے ان کی رائے میں آبناؤں کے مسئلہ کا واحد حل یہی اصول ہو سکتا ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ سوویٹ روس نے کسی طرح کا معاوضہ لئے بغیر ان تمام مواثیق پر خط تنسیخ کھینچ دیا جن میں قسطنطنیہ روس کو دیا جانا منظوری پایا تھا اسکی وجہ سے ترکی اپنی ہستی کو فاتحانہ طور پر محفوظ رکھ سکی۔ سوویٹ روس نے تمام بحیرہ شام کی ساحلی حکومتوں کو زار کے خطرہ سے نجات دی۔ اسلئے وہ آبناؤں کے ایسے تصفیہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں جس سے اوسکی اپنی حفاظت معرض خطر میں پڑ جائے۔

ترک مندوبین کے رویہ میں نمایاں تبدیلی

لوزان کے وقائع نگاروں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ ترک مندوبین کے طرز میں نمایاں تبدیلی واقع ہوگئی ہے اور گویا یقینی تصور کیا جاتا ہے کہ غازی عصمت پاشا آبناؤں سے متعلق اتحادی کی تجویز کو بالآخر منظور کرینگے۔

غازی عصمت پاشا کی تجاویز

(۱) ایک ایسی ضمانت ہونی چاہئے جس کی رو سے آبنائیں اور بحیرہ مرمرا خشکی کے راستے کسی طاقت کے حملے سے مح... جائے۔

(۲) بحیرہ اسود میں داخل ہونیوالے بحر... کی تعیین و تحدید ہونی چاہئے۔ اس ط... علاقوں کا خطرہ رفع ہو جائیگا۔ بین الا... تجارت کے تحفظ کے لئے ان فوجوں کے پاس

قریباً اٹھارہ سال سے

ناظرین اہلحدیث ہومیوپیتھی کا استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہزار ہا مایوس مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اگر آپ بھی کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہیں تو ضرور اسکا استعمال کر کے قدرت خداوندی ملاحظہ کریں قیمت فی شیشی [illegible] محصولڈاک۔ [illegible] فہرست شہادات مفت طلب کریں۔ پتہ

مینجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب

ازواج النبی

جس میں حضور سرورکائنات کی ازواج مطہرات کی مفصل سوانح عمریاں درج ہیں شروع کتاب میں [illegible] صفحوں کا ایک دیباچہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے دیگر مذاہب اور ملل میں عورت کی کیا ہستی تھی اور اسلام نے کسطرح اسکو عزت اور رفعت کے اعلےٰ رتبہ پر پہنچا دیا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۲؎ محصولڈاک و فیس منی آرڈر وغیرہ ۴؎ کل ۱ روپیہ

بنات الرسول

اس میں حضور سرورکائنات کی صاحبزادیوں کے سوانحعمری۔ ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کے پڑھنے کے لائق۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۶؎ علاوہ محصول ڈاک و فیس منی آرڈر۔

پتہ۔ **خالد برادرس امرتسر پنجاب**

آنکھوں کی [illegible] شدہ اور رفتہ قوت زائلہ طاقت کیلئے بینظیر

سرمہ نور العین

تیار کردہ حکیم حافظ مولوی محمد داؤد صاحب بی مصنف پسر مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب قیمت فی تولہ عہ

پتہ۔ **مینجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ**

ایجاد کا خاتمہ

آتشی پاکٹ آلہ

سائنس کی کرشمہ سازیوں کا اعلیٰ نمونہ۔ گرم ہی گرم آگ نہیں نہایت حیرت انگیز تعجب خیز۔ حال میں ایک آتشی پاکٹ آلہ جو ادویہ کی قوت سے ایجاد کیا گیا ہے جو بالخصوص سردی کے امراض کے لئے خصوصاً موسم سرما کے دردوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ آتشی پاکٹ آلہ بالکل خوبصورت مخمل کا بٹوہ معلوم ہوتا ہے۔ موجد نے محض سردی کا دفعیہ نہیں کیا ہے بلکہ اس میں طبی فوائد بھی ملحوظ ہیں۔ جسم کے کسی حصہ پر درد ہو۔ آتشی پاکٹ آلہ کے سینکنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے۔ نہ آگ کی ضرورت نہ روئی کے پہل کی حاجت۔ پاکٹ میں رکھئے تو تمام جسم گرم رہتا ہے۔ نزلہ زکام نمونیہ جیسے موذی امراض پاس ہی نہیں آسکتے کیونکہ سردی کا اثر سینے پر نہیں آتا۔ آتشی پاکٹ آلہ بچوں کو سردی سے محفوظ رکھتا ہے۔ بوڑھوں کو اعضا کے درد سے بچاتا ہے۔ سردی سے ہاتھ پیر ٹھٹھرتے ہیں تو دو منٹ میں گرم ہو جاتے ہیں۔ سفر حضر میں نہایت کارآمد چیز ہے خصوصاً سردی کے تمام امراض کا دشمن ہے۔ ع

روبرو قدر کے کچھ بھی نہیں قیمت اسکی

ان تمام خوبیوں پر قیمت علاوہ محصولڈاک صرف [illegible] جلد منگائیے ورنہ اسٹاک ختم ہو جانے پر دوبارہ [illegible]

ایچ ایچ حفیظ اینڈ سنز نمبر ۲۶ کھنگرو پٹی اسٹریٹ بڑا بازار **کلکتہ**

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

شفائے جریان

چاہے کتنا ہی پرانا مرض کیوں نہ ہو۔ خدا کے فضل سے صرف ایک ہفتہ میں نکل جاتا رہیگا قیمت فی شیشی [illegible]

شفائے ضعف

جگر دل دماغ اور [illegible] کے ضعف کو دور [illegible] کا بہترین علاج قیمت فی شیشی [illegible]

اس کے علاوہ ہر مرض کا شافی علاج کیا جاتا ہے۔ فہرست کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے

ملنے کا پتہ

شفاخانہ [illegible]

علیگڈھ

تقسیم جائداد کی خزینہ

اگر آپ از روئے شریعت اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ یا آپ اپنی جائداد کو اپنے رشتہ داروں میں از روئے شریعت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب خزینۃ المیراث کا ایک نسخہ ضرور مطالعہ کریں اسکے ہوتے ہوئے کسی دوسرے وراثت یا تقسیم جائداد کا مسئلہ دریافت کرنیکی حاجت نہیں رہتی بلکہ انسان خود اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی ایسے معلوم کر سکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ۔ نیز وراثت امامیہ مطابق مذہب شیعہ کے اور وراثت اہل ہنود مطابق دھرم شاستر تفصیل سے بیان کیگئی ہے لہذا ہر مسلمان شیعہ و ہنود کو عموماً اور وکلا صاحبان کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہ ہوں تو پوری قیمت پر واپس کر سکتے ہیں قیمت ۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پتہ۔ **محمد اسمٰعیل [illegible]**

اہل الذکر مہینے میں دو بار

رسالہ کا لطف آپکو دیکھنے سے معلوم ہوگا نظم و نثر سے گلدستۂ نو بہار مضامین آبدار دل کی غذا مسائل دینیہ کا انبار قابل دید چندہ رعایتی کی میعاد ختم ہو گئی مگر [illegible] کی سو جلدیں مفت ان سو خریداروں کو ملیں گی

التنویر المبین

جن کی درخواستیں اس اعلان کے بعد [illegible] نقد بذریعہ منی آرڈر وصول ہوں التنویر المبین کی اصل قیمت عہ ہے [illegible] صرف [illegible] میں سال بھر تک اہل الذکر [illegible] دیکھئے [illegible]

[illegible] قیمت

مفید المفتی و المستفتی۔ کتاب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب [illegible] شاہ صاحب نے اس کتاب میں وہ مسائل فتاویٰ [illegible] بوقت ضرورت [illegible] طرز سوال جواب [illegible] تریاق [illegible] فن طب میں لاجواب [illegible] نسخوں پر عمل کرنے سے مایوس ہی مراد کو [illegible] پہنچ جاتا ہے بہت بڑا ذخیرہ ہے قیمت ۸ رعایتی [illegible]

[illegible] پریس دہلی علاقہ بلی ماران

۳|۱۶

روپے میں تیس (۳۰) کتابیں

علماء اہلحدیث کی جامع تصانیف جن میں قرآن واحادیث سے بیش بہا موتی ہیں یا یوں کہئے کہ اصول فقہ منبع دلائل علمی و عقلی ہیں جنکو دیکھکر دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ تقلید کی رد میں آیات قرآنی اور روایات حدیث کا دریا بہا دیا ہے۔ بے نظیر کتب کا ذخیرہ جس قیمت کو دستیاب ہو مفت ہے حصول ثواب کے لئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ ایک جلد مجلد جس میں تیس مفصلہ ذیل کتابیں ہیں قیمت دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

بیرق العظمی یا عمرہ کے سوالات کے جوابات (۲) مناظرہ مولوی حمید اللہ صاحب یا مناظرہ مرشد آباد (۳) الفاظ المقلدین (۴) رسومات بدعت یا جامع فرائض رحمانی (۵) رد بدعات ساریہ مجالس میلاد (۶) صمصام التوحید (۷) برہان القاطعہ (۸) فاس التوحید (۹) انتباہ المقلدین (۱۰) ساقی نامہ (۱۱) مثنوی سلک نور (۱۲) مجموعہ فیصلہ جات آمین بالجہر (۱۳) حنفیوں کے سوالات کے مفصل جوابات (۱۴) [illegible] (۱۵) فتوی [illegible] (۱۶) روزہ خور و نکار رسالہ (۱۷) روزمرہ مسائل ضروریہ (۱۸) ہدایۃ الصلوۃ (۱۹) شمشیر شریعت (۲۰) شد الہابیہ (۲۱) الاعتصام بحبل اللہ (۲۲) فتوی [illegible] (۲۳) تفریح الجنان باحکام قیام رمضان (۲۴) [illegible] (۲۵) سوالات [illegible] در رد روایت (۲۶) جواب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب درباب تقلید (۲۷) اعلان دافع بہتان (۲۸) فتوی [illegible] (۲۹) [illegible] (۳۰) کلمہ چہار یار (۳۱) نقل فتوی حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ درباب قرأت فاتحہ خلف الامام (۳۲) زور رنگی یا جلوہ کاشات

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

اعلام قادیانی مصنفہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری قلعی کھول دی گئی ہے نہایت ضخیم کتاب ہے جس کے ہمراہ ایک کتاب کنز الاخلاق مصنفہ مولانا عبد الرحمن صاحب کلیانی بالکل مفت ملتی ہے قیمت مجلد صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔ اخلاق کے متعلق کئی سو حدیثیں معہ اردو ترجمہ درج ہیں۔

جامع کتب کا انتخاب

کتاب عزیز الاخلاق مصنفہ مولانا عزیز صمدانی۔ اس کتاب میں مسائل اخلاق پر بہت عمدہ بحث کی ہے اور عربی فارسی اردو کی مفصلہ ذیل پچیس کتابوں کا موزوں انتخاب درج ہے۔ (۱) ہدایۃ الہدایہ حضرت [illegible] (۲) عزیز التہذیب عزیز صمدانی (۳) تصانیف یعقوب کندی (۴) مکارم الاخلاق طبرسی (۵) مقالات ابن مسکین (۶) تہذیب الطہارۃ ابو علی مسکویہ (۷) ناصری (۸) جلالی (۹) مکتوبات عبد اللہ ابن احراری (۱۰) ملفوظات قطبیہ عبد اللہ قطب شاہ (۱۱) حمید الکلام (۱۲) عزیز صمدانی (۱۳) دیوان خواجہ حافظ (۱۴) مقالات جالینوس (۱۵) توریت (۱۶) احیاء العلوم الدین حضرت امام غزالی رح (۱۷) کلیات خلاق المعانی (۱۸) کیمیائے سعادت حضرت امام غزالی رح (۱۹) مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح (۲۰) صراط المستقیم حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید رح دہلوی (۲۱) فنون حکمت (۲۲) عزیز الاخلاق (۲۳) خادم حکمت (۲۴) فیض احمد (۲۵) عزیز الوصایا

اس کتاب کے متعلق صرف اسقدر کہہ دینا کافی ہے کہ جسمیں ایسی تصانیف کا انتخاب درج ہے وہ کیسی ہوگی۔ زیادہ تعریف فضول ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ

توضیح الدلیل فی ابطال التشبیہ والتعطیل فی صفات الرب الجلیل

مصنفہ مولانا عبد الحلیم صاحب دہلوری۔ یہ ایک ضخیم کتاب عربی میں ہے جسکا حجم ۲۰۰ صفحہ ہے اس کتاب میں خدا تعالی کی وحدانیت کا ثبوت عقلی دلائل اور روایات احادیث سے دیا گیا ہے قیمت مبلغ عہ جسکے ساتھ ایک کنز الاخلاق مفت ملتی ہے۔

حل قصائد خاقانی

حل کردہ مجدد السنہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت۔ جو کہ مفصل ذیل کئی حصوں میں منقسم ہیں امیدواران منشی فاضل عالم فاضل وغیرہ کیلئے نہایت مفید بلکہ ہمارا ہیں

(۱) حل قصائد خاقانی۔ مدخلہ کورس ایم۔ اے۔ و منشی فاضل جسمیں مکمل فارسی قصائد کا حل ہے دو حصہ قیمت فی حصہ عہ مجلد علاوہ محصولڈاک۔

(۲) حل قصائد خاقانی۔ مدخلہ کورس بی۔ اے۔ و منشی عالم پنجاب یونیورسٹی قیمت مجلد عہ

(۳) حل قصائد فارسی کورس بی۔ اے۔ الہ آباد جسمیں خاقانی۔ عرفی۔ بیدل صاحب نظامی کی نظموں کا حل درج ہے قیمت مجلد عہ

(۴) حل کلیات غالب۔ مرزا اسد اللہ خان غالب مرحوم کے اردو کلام کا حل۔ قیمت مجلد عہ

(۵) حل نکات بیدل۔ مولانا عبد القادر صاحب بیدل رح کے فارسی کلام کا حل قیمت مجلد [illegible]

شمائل نبوی

آنحضرت صلعم کے اخلاق وعادات احادیث سے جمع کرکے ۲۲×۲۹ کی بڑی تقطیع پر چھاپے گئے جسکے بین السطور میں اردو ترجمہ اور حاشیہ پر [illegible] ہے جسمیں بدعت وتعزیہ پرستی وغیرہ کی کافی جہار کی گئی ہے اسکے ساتھ ایک لغت غیر مترقبہ شامل ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلعم نے مالک بحرین منذر بن ساوی کو [illegible] تحریر فرمایا تھا جسمیں انکو مذہب اسلام کی ترغیب دی تھی چنانچہ منذر بن ساوی مسلمان ہوگئے۔ یہ اصل نامہ مبارک جوکہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ [illegible] ایک سیاح نے سلطان عبد المجید خان صاحب والی روم کو پیش کیا تھا جسکا بجنسہ فوٹو لیکر ہندوستان میں پہنچا ہے جسکے ذریعہ اسکی بہت سی کاپیاں مطابق اصل تیار کی گئی ہیں جسکا عربی اور اردو ترجمہ نامہ مبارک کے نیچے درج ہے یہ نامہ مبارک بالکل مطابق اصل ہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم کی مہر اور کاغذ کی شکلیں تک بجنسہ موجود ہیں قیمت شمائل نبوی معہ [illegible]

انجینیرنگ کتب۔ انجن بائیلر ورکشاپ کی کتابیں ہمارے یہاں بہت عمدہ ملتی ہیں فہرست اور رسالہ انجینیر کا نمونہ مفت طلب کریں

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار انجینیر میرٹھ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ٭ یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے یا بذریعہ وی پی۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج اور نا پسند محصولڈاک آنے پر واپس ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہوگا۔

(۵) بے رنگ ڈاک اور رجسٹری خطوط واپس ہونگے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۳۰ (اڈیٹر۔ ابوالوفاء ثناء اللہ) نمبر ۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ قیمت مبلغ عنہ

روسا و جاگیرداران سے ″ ″

عام خریداران سے ″ ″

″ ششماہی ″

ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوتا ہے

جُملہ

خط و کتابت و ارسال زر بنام

ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

(مولوی فاضل)

مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث

امرتسر مطبوعہ ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء یوم

فہرست مضامین!

قادیانی مشن (قادیانی منطق کی پانچویں شکل) صفحہ ۱

شق القمر معجزہ حضرت سید البشرؐ ۔ ۔ ″ ۳

اولیاء اللہ کی ہتک کس نے کی؟ ۔ ۔ ″ ۴

ایک حنفی مولوی کا مناظرہ سے فرار ۔ ۔ ″ ۵

جو جوتیاں پہنکر نماز پڑھنا سنت ہے ۔ ۔ ″ ۶

خطبہ استقبالیہ ۔ ۔ ″ ۷

خطبہ صدارت ۔ ۔ ″ ۸

انکشاف حقیقت ۔ ۔ ″ ۹

فتاوے ۔ ۔ ″ ۱۰

ملکی مطلع ۔ ۔ ″ ۱۱

متفرقات ۔ ۔ ″ ۱۳

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ″ ۱۴

اشتہارات ۔ ۔ ″ ۱۵

قادیانی مشن!

قادیانی منطق کی پانچویں شکل

علم منطق میں استدلال کے لئے چار شکلیں مجوزہ ہیں۔ اہل منطق کا دعوے ہے کہ ان چار شکلوں سے باہر کوئی شکل ممکن نہیں۔ مگر قادیان میں پانچویں شکل بھی ممکن ہی نہیں بلکہ موجود ہے جسکا نتیجہ معلوم۔ دراصل یہ پانچویں شکل وہی ہے جسکو اہل منطق سفسطہ کہتے ہیں۔ آج ہم اس اجمال کی تفصیل اس مضمون میں کرینگے انشاء اللہ۔

۲۰ و ۲۷ اکتوبر کے اہل حدیث میں ایک مضمون درج ہوا تھا جس کی سرخی تھی "مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود" یہ مضمون دراصل جواب تھا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوری کا۔ مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ:

"(۱) مرزا صاحب کی فضیلت میں کہا جاتا ہے کہ انکو خدا نے عیسائی مذہب کے ابطال کے لئے وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا۔ حالانکہ یہ مسئلہ سرسید احمد خاں مرحوم نے ان سے بہت عرصہ پہلے شائع کر دیا تھا۔ اور عیسائی مرزا صاحب کی اس اشاعت پر خوش ہیں۔ چنانچہ انکی تحریری شہادت بھی پیش کی تھی۔

(۲) مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود بالکل ناکام اور نامراد گئے ہیں جس کا ثبوت اون کی تحریروں سے دیا گیا"

اس کے جواب میں ایک مضمون الفضل مورخہ ۲۳۔ نومبر میں نکلا ہے۔ جس کا آج جواب الجواب ہم دیتے ہیں۔

مجیب نے جو کچھ ہماری ذات خاص کی نسبت بدگوئی سے کام لیا ہے اس کا کوئی ہمارے پاس جواب نہیں اور دیں بھی کیوں جبکہ مجیب اپنے نبی کے اتباع سنت میں ہم کو برا کہے تو ہم اسکو معذور کیوں نہ سمجھیں، کیونکہ اون کے نبی صاحب جب علماء سے تنگ آتے تھے

برقی مطبع ثنائی بازار ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر طبع ہوا اور مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مالک نے امرتسر سے شائع کیا۔

حکم طلب فرمائیں اور دوسروں کو ترغیب دیں! اور اسکی اشاعت بڑھائیں۔ علوم القرآن منظ

۱۹۲۳ ۲) ہم نے توحید و سنت کی اشاعت اور

تو دیکھ اٹھتے تھے ۔

"او بدذات فرقہ مولویاں"

(رسالہ انجام آتھم صفحہ ۲۱)

مجیب کو ہم ایک حد تک معذور جانتے ہیں
ناظرین کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں
شنام بمذہبے کہ طاعت باشد
ب معلوم و اہل مذہب معلوم

یب نے پہلے حصہ کا جواب دیا ہے۔ کہ آنحضرت
علیہ وسلم سے پہلے بھی بعض لوگ (زید بن عمرو
ید کے قائل تھے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب
ا توحید کے اظہار میں معاذ اللہ زید بن عمرو
سول کریم پر فضیلت ہے"۔
ہے کہ جسطرح بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ
پہلے بھی توحید کے قائل تھے۔ مگر آنحضرت
توحید کی تعلیم فرما کر مامور کیا۔ اسی طرح مرزا
سے پہلے بھی لوگ وفات مسیح کے قائل تھے۔
نے مرزا صاحب کو یہ مسئلہ سمجھا کر مامور کیا ہو تو
مراض ہے حالانکہ اس تشبیہ میں بہت فرق ہے۔ زید
عمرو وغیرہ کو بت پرستی سے نفرت تھی۔ مگر وہ لوگوں
میں اس کی تبلیغ نہ کرتا تھا۔ مرزا صاحب سے پہلے سرسید نے مسئلہ وفات مسیح قرآن مجید سے سمجھا تھا۔ اور بذریعہ تفسیر القرآن اس کی تشہیر بھی کی تھی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے سرسید کی تفسیر کئی دفعہ دیکھی اور پڑھی! اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تو صاف ارشاد ہے۔

مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ

ترجمہ اے نبی تو نہ کتاب جانتا تھا نہ ایمان۔ لیکن ہم نے اس کو تیرے دل میں نور پیدا کیا"

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ آنحضرت زید بن عمرو وغیرہ سے مستفیض نہیں تھے۔ بلکہ بالقاء الٰہی تھے۔ اور مرزا صاحب سے پہلے سرسید اپنی تصنیفات کو شائع کر چکے تھے اور مرزا صاحب اون سے مستفیض ہو چکے تھے۔

فانی هذا من ذلك۔

ہم نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اصول کا مسئلہ ہے کہ جب حقیقت ممکن ہو تو مجاز مراد لینا جائز نہیں۔ مسیح موعود کی آمد جس شان و شوکت سے حدیثوں میں آئی ہے۔ اس کی بابت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

"ایسی شان حکومت والے مسیح بھی ممکن ہے کبھی آئندہ آجائے"۔ (ازالہ اوہام طبع اول)

اس اعتراف سے ہم نے نتیجہ نکالا تھا کہ مرزا صاحب کی مسیحیت کا ماننا ہم پر ضروری نہیں بلکہ وہ خدا و رسول کی مراد بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مجاز ہے حقیقت نہیں۔ اس علمی اصول کی تردید فاضل مجیب ایسی طرح کرتا ہے کہ ناظرین کو ہمارا دعوی تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا کہ قادیان میں پانچ پیچ شکل استعمال کی جاتی ہے"۔

آپ لکھتے ہیں :۔

"حضرت مرزا صاحب کی اس عبارت کے نقل کرنے میں مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے نہایت ہی بددیانتی سے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ عبارت مذکورہ کے سیاق و سباق کو جو ان کے اخذ کردہ نتیجہ کو صاف طور پر رد کرتا تھا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ یہی حوالہ جسکو پیش کر کے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت مرزا صاحب حضرت عیسی کے آنے کا اعتراف کرتے ہیں اسی کے آگے حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ جس مسیح کے تم منتظر ہو یاد رکھو وہ ہرگز نہیں آئیگا"

(الفضل ۲۴/۲۲ نومبر صفحہ ۱۱ و ۱۲)

اہل حدیث کیا مقام حیرت نہیں کہ مرزا صاحب ایک علمی اصول کی بابت اعتراف کرتے ہیں۔ اور اون کے اتباع اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ پھر ہم حقیقت کے امکان کی صورت میں مجاز کیونکر مان سکتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنی نسبت مسیحیت کا دعویٰ کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ حصول حقیقت کی بابت فاضل مجیب ہم سے ایک بڑا لاینحل سوال کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم

(تم کیسے ہوگے جب تم لوگوں میں ابن مریم اتریگے اس حال میں کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا)

حدیث موصوف کی اس ترکیب پر سوال کرتا ہے کہ تم نے جو واؤ حال کے لئے بتایا ہے تو بتاؤ اسکا ذوالحال کون ہے، حال تو فاعل یا مفعول کا ہوتا ہے۔

واقعی بڑا سخت سوال ہے جو لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے بغیر شاید حل نہ ہو سکے۔ اب چونکہ ہم نے پڑھ لیا ہے اس لئے ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ جناب اسکا ذوالحال فیکم کی ضمیر مجرور ہے دلیل پوچھیں تو کافیہ کی بحث حال میں یہ مثال پڑھ لیں :۔

مررت بہ وحدہ

اور بتائیں کہ وحدہ کس سے حال ہے۔

لطیفہ قادیان کے دوسرے جلسہ میں میں نے خلیفہ قادیان کو اطلاع دی تھی کہ ہم آپکی جماعت کے علماء کو ایک جا ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سب کو حکم دیا کہ ملیں۔ عند الملاقات ہمارے سعدی دوست منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق تعارف کراتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ مولوی فاضل ان کے سامنے بیٹھے جب سامنے بیٹھ گئے۔ تو مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ جناب آپکی طرح یہ بھی سب "مولوی فاضل" ہیں۔ میں نے مسکرا کر کہا۔ ع

شیر قالین دگر است شیر نیستان دگر ست

اسی طرح ان مجیب صاحب نے بھی اپنے نام کے ساتھ خیریت سے "مولوی فاضل" لکھا ہے۔ اس پر مجھے ہنسی آتی ہے اور دل میں گذرتا اور قلم سے نکلتا ہے کہ ع

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

شہادۃ القرآن
(ہر دو حصص)
مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی
جس میں مرزا قادیانی کے دلائل متعلقہ وفات مسیح
کا جواب نہایت عالمانہ دیا گیا ہے
ہر دو حصص مجلد [illegible]
مینجر

[illegible] کا ذخیرہ قیمت عامہ [illegible] منیجر

شق القمر کا

معجزہ

حضرت سید البشر
(صلے اللہ علیہ وسلم)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

عقیدۂ خلیفہ قادیان

احمدیہ اخبار الفضل کی جلد ۱۰ نمبر ۵ میں لکھا ہے:-

"سوال. کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا؟

خلیفہ قادیان نے فرمایا:-

اس میں ایک پیشگوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائیگی چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا. اور کشف ایسے ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں. چنانچہ اُس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اسکو دیکھا تھا. تاکہ آئندہ کے لوگ گواہ ہوں. یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصدگاہوں میں بیٹھے تھے وہ ضرور دیکھتے. لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا." (۱۷-جولائی ۲۲ء)

اقول

میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی کا یہ فرمانا کہ (چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا) او
کہ (یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا
مح نہیں) سراسر غلط ہے. اور قرآن مجید. احادیث
ہ عقیدۂ اہل سنت وجماعت اور خود مرزا غلام
صاحب قادیانی کے مذہب کے خلاف ہے جیسا
ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے.

آن مجید

کی سورۃ القمر جز ۲۷. رکوع ۸ میں ہے:-

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ.

(ترجمہ) نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی منہ پھیر لیویں اور کہتے ہیں جادو ہے ہمیشہ کا قوی)

نوٹ

اس جگہ (. وانشق القمر (اور پھٹ گیا چاند) روز روشن کی طرح ثابت کرتے ہیں کہ چاند [illegible] پھٹ گیا تھا. میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا.

احادیث صحیحہ

اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی صحیح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۲۱، ۷۲۲ و ۷۲۳. فتح الباری جز ۲ صفحہ ۵۲ و ۳۵۱. ارشاد الساری جلد ۷ صفحہ ۲۴۳ ۳۶۵. عمدۃ القاری جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ اور فیض الباری پارہ ۲۰ کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے.

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا. ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے. پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "گواہی دو"

(۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے. پس ہو گیا چاند دو ٹکڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا "گواہی دو گواہی دو"

(۳) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں.

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکے والوں نے سوال کیا کہ انکو کوئی نشان دکھلائیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا.

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا.

نوٹ

اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی صحیح بخاری شریف کی ان مندرجہ بالا پانچ روایات صحیحہ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا. میں دعوی سے کہتا ہوں کہ کسی صحیح روایت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا.

مرزا صاحب قادیانی

(۱) اپنی کتاب "سرمہ چشم آریہ" (مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور) کے صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں:-

"اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ مسئلہ شق القمر ایک ایسا واقعہ ہے جو قرآن شریف میں درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزاروں مسلمانوں او
کو سنائی جاتی تھی. اور اسی طرح تبلیغ ہوئی
اس کے حافظ تھے. مسلمان لوگ نمازوں
اس کو پڑھتے ہیں پس جس حالت
میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے
نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو.
فرماتا ہے اقتربت الساعۃ و
آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر
اس وقت کے منکرین پر لازم تھا. کہ آنحضرت
علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب
وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اسکو ہم نے دیکھا لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے بھی دم نہ مارا تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا."

(۲) سرمہ چشم آریہ کے ص ۱۱۰ پر لکھتے ہیں:-

"معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤں میں مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقت میں بھی بہت کچھ پھیلی ہوئی تھی. کیونکہ اُس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو کہ متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ میں واقعہ ہے. اب اس کو شانہ دہارنگری کہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا. ایکبارگی اُس نے دو ٹکڑے [illegible]

اہل حدیث بعد تفتیش اس راجہ پر کھل گیا کہ یہ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ تب وہ مسلمان ہو گیا۔ اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی یہی وجہ بیان کرتے تھے۔ اور اس کے گرد نواح ہندوؤں میں یہ ایک واقعہ مشہور تھا۔ جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب میں لکھا۔

تے تو کہہ اگر

ہیں (۳) کتاب "چشمہ معرفت" (مطبوعہ ۱۹۰۸ء مطبع انوار احمدیہ اور اپنے قادیان) کے ضمیمہ کے صفحہ ۲۹۲ پر لکھتے ہیں:-

"قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر وغیرہ) توجیہ لائیں کہ کیا توجیہ باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ کو رسول یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی قیامت نزدیک ہے اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔"

بہر حال ملی اور

ہے کہ یہ نیا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے۔ اور کفر پر ہی مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلا شبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے۔ ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتا نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افترا خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے۔ بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا۔ تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے۔ نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہیں۔ یہ عذرات بالکل فضول ہیں معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی ...ات ہوتیں۔

نتیجہ ان تمام تحریروں کا نتیجہ یہ نکلا کہ میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ جی) کا یہ خیال کہ (چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھا دیا گیا تھا) سراسر غلط ہے۔ قرآن مجید احادیث صحیحہ اور خود مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف ہے۔

(حبیب اللہ کلرک نہر۔ امرتسر)

اولیاء اللہ کی ہتک کس نے کی؟

ضلع جہلم غربت اور کم علمی میں عموماً اور ترویج بدعات میں خصوصاً اضلاعِ پنجاب میں سے نمبر اول پر ہے۔ اہل ہنود کی تقلید اور میل جول کی وجہ سے قبر پرستی۔ استھان پرستی میں نسبتاً دیگر علاقوں کے زیادہ مروج ہو گئی ہے۔ اور بڑی کوشش سے ادا ہو رہی ہے۔ یقیناً اسی وجہ کو مدنظر رکھ کر ادھر ادھر کے سنی بکثرت میلے کرتے ہیں۔ قدیم الایام سے مختلف پرگنوں کے متعدد میلے بوجہ جہالت مشہور ہیں منجملہ ایک مقام میانہ موہڑہ بھی قابل ذکر ہے جو اس جگہ سے نو دس کوس جانب جنوب مغرب واقع ہے ایسی ہی کئی دیگر وجوہاتِ ثابتہ اور مال بٹورنے کی اغراض فاسدہ نے یہاں کے علماء کو بھی اسی فطرت پر پیدا کیا جنہوں نے اپنے طرز عمل سے "گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا" کی عملاً تصدیق کی۔

الغرض آبادی موضع جہرنا سے بفاصلہ دو فرلانگ ایک گھاٹی ہے۔ جہاں بہت پرانا ایک تالاب اور ایک مسجد ہے۔ پاس ہی جدید مرمت شدہ کسی بزرگ کا گنبد نما مزار ہے۔ گو یہ جگہ ویران ہے۔ تاہم ہر جمعرات کو معمولاً اور ارد گرد کے مختلف مواضعات جمع ہو کر ماہ جیٹھ میں نذر و نیاز چڑھا کا میلہ کرتے ہیں۔ جن میں شاہ جان محمد کا حلوا اور بکرا مشہور عام ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ لوگ بکری کا بچہ جنتے ہی خانقاہ مذکور کے نام منسوب کرتے ہیں۔ اور نذریں مانتے ہیں کہ "یہ بکرے کا بچہ بعد پرورش کے ہم شہر پر جا کر ذبح کریں گے" مقصود ان کا خوشنودی صاحب قبر ہوتا ہے۔ جس کو آڑے وقت میں پکارنا اور اس سے امداد طلب کرنا موجب ثواب و شیوہ سنیت کیا جاتا ہے۔

اضافہ بریں ایک اونچے ٹیلے پر محض اس لئے چراغ روشن کئے جاتے ہیں کہ اس جگہ فلاں بزرگ بیٹھا اور فرمایا "یہاں اگر کوئی تپ تیجے کا مریض آکر دن بھر پڑا لیٹا رہے تو بخار اس کو نہ آئیگا۔"

اس پر خاکسار نے بغرض اشاعت کتاب و سنت گرد و نواح میں وعظ و تذکیر شروع کی۔ بعض آدمی استمداد قبور کی نسبت بحث کرتے۔ اور اپنے ہی خواہ علماء کو بھی بلا لاتے۔ بحمد اللہ عقائد فاسدہ کے بدلے موحدانہ لباس میں ملبوس ہو کر جاتے۔ ایک دفعہ ایک منہ پھٹ آدمی نے آکر واویلا شروع کیا۔ راجہ مرتضیٰ خاں صاحب (جو ایک پاکیزہ خیال اہلحدیث ہیں) نے مدعو کیا کہ یہ شخص معمولی نوشت و خواند سے واقف ہے۔ اپنے پیر صاحب کے حکم سے نماز نہیں پڑھتا۔ اس سے برسرِ اجلاس گفتگو کریں۔ بس پھر کیا تھا۔ مجھے دیکھتا ہی یوں گویا ہوا۔

"اچھا میں نے سمجھ لیا یہ بھی لمبی داڑھی والا کوئی وہابی ہوگا۔"

میں نے کہا "بے خطر رہیں عاشقِ سنتِ نبوی ہوں کسی عبد الوہاب کا مقلد نہیں ہوں۔ بھلا یہ تو فرماویں کہ ایسا کونسا مرشد ہے؟ جو خدا و رسول کے برخلاف حکم دیتا ہے۔ اور باوجود ایسی زبردست مخالفت کے بھی وہ آپ جیسے مسلمانوں کا پیر یا بزرگ ہی بنا رہتا ہے؟ بولا کہ آپ کا مرشد کون ہے۔ جواب دیا کہ ہمارا اور دیگر مومنین کا راہنما تو محمد رسول اللہ ہیں۔ آپ سوال کا جواب عنایت کریں۔" عوض جواب کے بد زبانی شروع کر دی اور کہا مثل مرتضیٰ خان کے یہ بھی بزرگوں کا منکر اور کٹا وہابی ہے خبردار

حقیقت یہ کہ ... ہو ... لہٰذا جائز نہیں مسیح موعود

حال میں کہ مبادا ... ہم

کوئی نمازی اس مولوی کی اقتدا میں نماز نہ پڑھے۔ یہ سب وہابیوں کا سرغنہ ہے۔ وغیرہ خطابات خروج از سنت جماعت کا فتوےٰ دیتا چلا گیا۔

واللہ! ایک روز کا سچا واقعہ یہ بھی ہے۔ کہ میرے اور چند احباب دیگر اہل مجلس کے روبرو عصر اور مغرب کے درمیان ایک عورت چراغ جلا لئے آئی۔ اور اس ڈھیری پر چراغ جلا کر چلی گئی۔ ایک دوسری چراغ روشن کرنے کے بعد حلوا تقسیم کرنے لگی۔ سب سے پہلا لقمہ مزار کی تیسری سیڑھی عین قبر میں رکھا اور چلی گئی۔ ایک مرد آیا ماتھا رگڑا اور چلا گیا۔ حلوا اس نے بھی نہ لیا۔ ہم وہیں بیٹھے تھے۔ ایک کتا آیا لقمہ اٹھا ٹانگ اونچی کرکے وہی جگہ پیشاب کرتا ہوا ہٹ گیا۔ میں نے اپنے ہم دوستوں کو متوجہ کرکے کہا اب تم ہی بتاؤ! کس نے قبر کی بے حرمتی کرائی؟ یہ موحد عورتیں نہیں تھیں؟ ؛ دانا دشمن اچھا۔ مگر آپ جیسا احمق خادم برا۔ اہل حدیث تو بفضلہ نہ عورتوں کو ایسی جگہ بھیجتے ہیں۔ اور نہ ایسی خرافات بیہودہ کے جواز کے قائل ہو کر تحقیر اولیاء اللہ کرواتے ہیں، چہ جائیکہ ایسی بدعات پر امید ثواب۔ تحقیر اولیاء اور فساد ایمان کا بیّن ثبوت دیکھ کر گھبرائے ہو کر خاموش رہ گئے۔

کہاں ہیں وہ علماء جو فساد زمانہ کا عذر بیان کرکے عیدین اور جمعہ پر مستورات کو جامع مسجد میں جانے سے روکتے ہیں جو امر مسنون ہیں بر خلاف اعمال بدعیہ کے مجوز ہیں؟

افسوس اگر یہ نام کے علماء جبہ پوش بزرگ خطابی مولوی ذرا غور کرتے تو یقیناً بہت جلد اس امر کو سمجھ جاتے۔ کہ بزرگوں کو بشرطیکہ مستحق اعزاز ہیں کیا ہر مردہ مسلمان باایمان کو ایصال ثواب کلام گھر سے ہی پہنچ جاتا ہے۔ یہ کوئی امر مؤکد نہیں کہ بلا پہنچے قبر کے اون کو ثواب نہیں پہنچا۔ پھر نہ معلوم تعظیم قبور کے اتنے بڑے مشہور حامی کیوں ایسی ہتک معلوم کر لینے کے بعد وہاں حلوا رکھنے سے باز نہیں رہ جاتے۔

بھائیو! یہ عمل اون مشرکان قدیم کی پیروی سے آپ میں آیا ہے۔ جو اپنے بتوں کو طرح طرح کی شیرینیاں بطور نذر و نیاز چڑھاتے تھے۔ جنکی اصلاح کے لئے معبود حق نے جد انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بزرگ اور مصلح بنا کر بھیجا۔ کیا منکرین استعانت بغیر اللہ کا کوئی ایسا فعل دکھا سکتے ہو؟ جو مخالف سنت نبی علیہ السلام یا تضحیک اولیاء کرام میں پیش ہو سکے؟ ہرگز نہیں۔ فافہم و تدبر۔

راقم خادم جماعت اہلحدیث محمد شریف قریشی
(ماہلیانوالوی از مقام کرونڈہ)

ایک حنفی مولوی کا مناظرہ سے فرار

ناظرین! ۱۰۔ نومبر ۳۳ء کو اتفاقی مناظرہ جو خاکسار اور مولوی فضل کریم کے درمیان ہوا تھا جو ۲۴۔ نومبر کے پرچہ اہل حدیث میں آپ پڑھ چکے ہیں اس میں لکھا تھا۔ کہ تقلید شخصی کے متعلق مولوی صاحب موصوف خاکسار سے مناظرہ کرنے والے ہیں آپ لکھ کر دے گئے تھے کہ میں بحیثیت مدعی ثابت کرونگا۔ کہ تقلید شخصی واجب ہے بغیر اس کی نجات نہیں۔ خاکسار نے بطور تحریر لکھا تھا کہ خدا کرے جلد آئیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں گوشہ نشینی اختیار کر لیں۔ آخر وہی ہوا جو خاکسار نے لکھا تھا۔ آپ نے تاریخ مناظرہ ۲۵۔ نومبر مقرر کی ہوئی تھی۔ اور بڑے زور سے فرما گئے تھے کہ اپنا انتظام کر لینا۔ خاکسار تو اشتیاق سے دن گن گن کر کاٹتا تھا۔ کہ کب ۲۵ نومبر آئیگی۔ لیکن افسوس ۱۵۔ نومبر کو آپ گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں۔ جو بالاختصار درج ذیل ہے:-

"مکرم بندہ جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

معروض ہے کہ بندہ کی ملازمت تبدیل ہو گئی ہے۔ بدیں وجہ طبیعت پریشان ہے۔ لہٰذا معروض خدمت اقدس ہے کہ تاریخ پر حاضر نہ ہو جاؤنگا۔ مگر آپ کوئی منصف مقرر کریں۔ سوائے منصف کے بندہ گفتگو نہیں کریگا۔ دیگر مدعی آپ ہونگے۔ اگر یہ ہر دو شرائط منظور ہوں تو بدست حامل رقعہ ہذا جواب سے ممنون فرماویں۔ ورنہ بندہ کو معاف فرماویں۔ فقط بندہ فضل کریم مدرس عربی ہائی سکول گوجرانوالہ مورخہ ۱۵۔ نومبر ۳۳ء

خاکسار نے اس کے جواب میں لکھا:-

"جناب مولوی فضل کریم صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امابعد آپکا لفافہ گرامی پہنچا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ اب کوئی نئی شرط طے نہیں ہوگی۔ جو کچھ ۱۰۔ نومبر ۳۳ء بروز جمعہ کو طے ہوا تھا۔ اسی طریقہ پر مناظرہ ہوگا۔ کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔ آپ تاریخ مقررہ پر تشریف لاوینگے یا نہیں؟ جلد ارسال فرمائیں۔ راقم الحروف خاکسار از چک رجادی۔ ۱۷۔ نومبر ۳۳ء"

ناظرین! ۲۳۔ نومبر کی شام کو جس جلسہ کر چکے تھے۔ آپکا ایک کارڈ میں مولوی صاحب نے لکھا کہ ۲۵۔ نو نہیں ہوگی۔ افسر تعلیم آئینگے" حالانکہ کو آگئے۔

خاکسار نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے بلا لیا تھا کہ اگر مناظرہ نہ ہوا تو جلسہ وعظ ۲۵۔ نومبر کو مناظرہ کا نام سنکر مجمع کثیر ہو گیا تھا۔ خاکسار نے مولوی فضل کریم کی خط و کتابت پڑھ کر سنائی۔ اور کہا کہ اگر اور کوئی ذی علم مولوی صاحب موصوف کی جگہ کھڑا ہونا چاہے تو ہم تیار ہیں۔ دو منٹ انتظار کرکے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب تقریر شروع کرینگے۔ آخر کوئی نہ اٹھا۔ مولوی صاحب موصوف نے تقریر شروع کی۔ تقلید وغیرہ مسائل کے متعلق خوب بیان کیا۔ مزہ یہ تھا کہ دائیں اور بائیں دو مستند علماء احناف کے بیٹھے تھے۔ کسی نے چون و چرا نہ کی۔ نماز ظہر کے بعد خاکسار کا وقت تھا۔ خاکسار نے بھی جہانتک ہو سکا مسائل بدعیہ کی خوب تردید کی۔ احناف اپنے علماء کو مقابلہ کے لئے خفیہ بھڑکاتے رہے۔ لیکن سب نے انکار کر دیا۔ آخر کوئی مقابلہ پر نہ آیا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ جلسہ کا اثر بہت اچھا ہوا۔ ہم نے احناف کے متشددین کو کہتے

بعد تحقیق ثابت ہے کہ ہمارے پاس اس کا کچھ ثبوت علیہ وسلم اگر ہوتا تو ہمارے مولوی صاحبان صمٌ بکمٌ ہوکر لوگ آ بیٹھے رہتے۔

اور اس اللہ عز وجل سبکو قرآن و حدیث پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

کتاب راقم الحروف خاکسار عبد الغنی از چک رجادی ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

جوتیاں پہنکر نماز پڑھنا سنت ہے

مولانا اڈیٹر صاحب! السلام علیکم! اشاعۃ اہلحدیث میں درج فرماکر ممنون فرمائیں

باب باندھتے ہیں باب الصلوٰۃ فی النعال جوتوں میں نماز پڑھنے کا بیان۔

آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة قال اخبرنا ابو مسلمة سعيد بن يزيد الازدی قال سالت انس بن مالك اكان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیه قال نعم۔

یعنی ابو مسلم سعید بن یزید نے کہا میں نے انس ابن مالک سے پوچھا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے پہنکر نماز پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے کہا ہاں۔

اس حدیث کے تحت میں جناب مولانا وحید الزمان صاحب اپنی کتاب تیسیر الباری میں اس بسط کے ساتھ دلائل بیان کئے جو دیکھنے کے قابل ہیں۔ ابن بطال اور ابن دقیق العید اور منکرین سنت کے اقوال اور دلائل کو بہت تحقیق کے ساتھ رد کرکے یہ مضمون جو مندرجہ ذیل ہے اسکو لکھکر بحث کو ختم فرمایا۔ مترجم کہتا ہے جوتوں سمیت نماز پڑھنے میں اسقدر حدیثیں وارد ہیں کہ اوس کے ثبوت میں کوئی شک نہیں رہتا۔ گو ان میں سے بعض حدیثیں ضعیف ہوں۔ اور اگر ایک صحیح حدیث وارد ہوتی تو بھی کافی تھا۔ نہ کہ جب متعدد اور صحیح حدیثیں موجود ہیں اور جن صحابہؓ نے جوتوں سمیت نماز پڑھی ہے وہ بڑے جلیل الشان صحابہ ہیں۔ جیسے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہم پس صحیح یہی ہے کہ جوتوں سمیت نماز پڑھنا آنحضرتؐ اور خلفاء اور صحابہ کرام کی سنت ہے اور وہ افضل ہے ننگے پاؤں پڑھنے سے گو ننگے پاؤں پڑھنا بھی جائز ہے لیکن ہمیشہ ننگے پاؤں نماز پڑھنا اور ننگے پاؤں پڑھنے کو ضرور جاننا یا جوتوں سمیت نماز پڑھنے پر طعن کرنا ضلالت اور گمراہی ہے اور تعجب ہے ان جاہلوں سے جو اتنی صحیح حدیثیں دیکھکر بھی اس امر کا انکار کریں۔ معلوم نہیں ہوتا کہ شیطان نے اون کے دلوں پر کونسا افسوں پھونک دیا ہے اور جو کوئی حضرت صلعم کی سنت اور آپکے طریقہ کو بُرا جانے معاذ اللہ وہ مردود اور کافر ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ حنفیہ کی تمام کتابوں میں جوتوں سمیت نماز پڑھنا مذکور ہے اور نور الانوار اور مسلم اور تمام اصول کی کتابوں میں ابو سعید کی حدیث بیان کی ہے جس میں حضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا تھا۔ کہ تم نے اپنی جوتیاں کیوں اُتاریں۔ اسپر بھی اگر کوئی جاہل جوتی سمیت نماز پڑھنے پر طعن کرے یا جوتی سمیت مسجد میں آنے سے روکے تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ جوتوں ہی سے درست کیا جاوے۔ اب بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ عرب کی زمین پاک اور خشک تھی اور صحابہؓ کی جوتی پاک اور صاف رہتی تھی۔ اسواسطے اون کو جوتی سمیت نماز پڑھنا لائق تھا۔ ہم کو لائق نہیں۔ یہ نرا دھوکا اور مغالطہ ہے۔ نجاست جیسے اس ملک میں ہے ویسی ہی عرب کے ملک میں تھی۔ اور صحابہؓ کے جوتے ہمیشہ پاک رہنے کا کیا ثبوت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک جوتیوں میں تو نجاست لگ گئی تھی جسکی خبر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو دی۔ چنانچہ ابو داؤد نے ابو سعیدؓ سے نکالا کہ ایک بار جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اپنے صحابہ کیساتھ اتنے میں آپنے اپنی جوتیاں اُتاریں اور انکو بائیں طرف رکھ لیا۔ جب آپکو اصحاب نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی (نماز ہی میں) اپنی جوتیاں اُتار ڈالیں۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم نے اپنی جوتیاں کیوں اتاریں۔ انہوں نے کہا ہم نے دیکھا کہ آپنے اپنی جوتیاں اُتاریں تو ہم نے بھی اُتار ڈالیں۔ آپؐ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ تمہاری جوتیوں میں پلیدی ہے۔ پھر جب کوئی تم میں سے نماز کے لئے آوے تو دیکھے اگر اپنی جوتیوں میں پلیدی دیکھے یا نجاست، تو اون کو رگڑ دیوے (زمین پر) اور نماز پڑھے اون کو پہن کر۔ اس حدیث سے کئی باتیں نکلتی ہیں۔ ایک تو جوتی کا پاک ہو جانا زمین پر رگڑنے سے۔ دوسرے اگر نادانستہ نجس کپڑے یا جوتے میں نماز پڑھ لیوے۔ تو اُس کا اعادہ واجب نہیں۔ تیسرے جوتی پہن کر نماز پڑھنا اولیٰ ہے ننگے پاؤں پڑھنے سے۔ کس لئے کہ آپ نے یوں نہیں فرمایا کہ اگر جوتوں میں نجاست دیکھے تو ننگے پاؤں نماز پڑھے۔ جب آنحضرت صلعم کی جوتیوں میں نجاست لگ گئی تو پھر اور کسی کی جوتیوں کا ہمیشہ پاک رہنا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور جو صحابہ کرام کے جوتے ہمیشہ پاک رہتے تو آپ دوسری حدیث میں یہ کیوں فرماتے۔ کہ جب تم میں سے کوئی مسجد کے پاس آوے تو اپنی جوتی دیکھے۔ اگر ان میں نجاست ہو۔ تو زمین پر رگڑ ڈالے۔ وہ ان کو پاک کرنے والی ہے۔ پھر اون میں نماز پڑھے۔

اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگر جوتے نجس بھی ہوں۔ تو ان کو زمین پر رگڑ دیں پھر اون میں بے تکلف نماز پڑھیں۔ اور اگر پاک جوتا ہو تو رگڑنے کے لئے کوئی ضرورت نہیں۔

(ابو غفران محمد عبد السبحان از پرلنڈہ۔ ڈاکخانہ مہولا ضلع مرشد آباد)

فتوحات اہلحدیث

علاوہ [illegible] کی تبلیغ [illegible] تھا

بنگال۔ [illegible] کی فتح [illegible] تصنیف [illegible]

پنجاب۔ بنگال [illegible] جو [illegible] ہے

سرحدی [illegible] اہلحدیث [illegible]

جوتوں کا نماز ادا لینا جائز نہیں۔ صحیح مرحوم | حال میں [illegible]

خطبۂ استقبالیہ

منجانب علماء و اراکین اہل حدیث دہلی

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ ۹-۱۰ دسمبر کو دہلی میں ہوا جس کا خطبہ استقبالیہ وخطبہ صدارت درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلٰی آلہٖ و اصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

امّا بعد! حضرات سامعین وحاضرین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں اہل دہلی کی طرف سے آپکا خیر مقدم کرنے کا فرض ادا کرنے کو کھڑا ہوا ہوں۔ برادران! شہر دہلی کیا بلحاظ ملکی اور کیا بلحاظ اسلام کیا بلحاظ علم وعمل ہر طرح ہندوستان میں بالخصوص و دیگر املاک ودیار میں سے بالعموم امتیاز رکھتا ہے۔ دہلی ہی وہ مقام ہے۔ جہاں ہر طرح کی تحریکات جاری ہیں کوئی تحریک ملکی ہو یا مذہبی کامیاب نہیں ہو سکتی جبتک دہلی اُس کو قبول نہ کرلے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ گو دہلی بہ نسبت زمانہ سابق وہ نہیں رہی تاہم اس کی شان کو ہندوستان کا کوئی شہر بحیثیت مجموعی نہیں پہونچ سکتا۔ یہ شعر گویا اسی کی شان میں ہے ؎

نہ کچھ پھیری چلی بادِ صبا کی

بگڑنے پر بھی زلف اوسکی بنا کی

صاحبان! اسلامی شان جو دہلی میں ہے وہ تو ساری دنیا کو معلوم ہے بحیثیت اہلحدیث کانفرنس میں اسی حیثیت کو لیتا ہوں جو اہل حدیث سے تعلق رکھتی ہے کتب حدیث ہندوستان میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی لائے تھے۔ جو اسی دہلی کے رہنے والے تھے۔ جنکی شہرت جو کچھ ہند وغیرہ میں ہے محتاج بیان نہیں۔ جزاہ اللہ عنا۔ خاندان شاہ ولی اللہ رح صاحب قدس سرہم اسی دہلی کے رہنے والے تھے جو علم حدیث کی خدمت میں خصوصیت رکھتے تھے۔ اسی خاک میں مدفون ہو کر خلد آشیان ہیں۔ اس خاندان نے علم حدیث کی جو خدمت کی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ ہندوستان میں سلسلہ اسناد حدیث ہر طرف سے حضرت شاہ ولی اللہ رح صاحب تک پہونچتا ہے۔ ان معنوں سے گویا آپ استاد الہند ہیں۔

آپکے بعد آپکے پوتے مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رح ایسے مشہور ہوئے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو توحید و شرک اور سنت وبدعت میں تمیز کرا دی جنکی بابت خواجہ حالی مرحوم کے ایک بند کو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ لکھنا موزوں ہے۔ ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی

زمیں ہند کی جس نے ساری ہلا دی

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی

اِک آواز سے سوتی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غُل یہ پیغام حق سے

کہ گونج اُٹھے دشت وجبل نام حق سے

حضرات! مولانا شہید قدس سرہ کی شخصیت اہل اسلام میں کوئی ایسی نہیں کہ کوئی فرقہ اہل اسلام اس کو نہ جانتا ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مولانا کی مقبول ومشہور کتاب تقویۃ الایمان سے جو اہل اسلام کو فائدہ پہونچا۔ کسی اور کتاب سے وہ فائدہ اس قدر نہیں پہونچا ہوگا۔ یہی ایک حیرت انگیز بات ہے۔ اس کتاب کی جتنی ممانعت ومخالفت ہوئی اتنی ہی اس کی اشاعت ہوتی رہی۔ غرضیکہ اس مبارک اور مفید کتاب کے مصنف بھی اسی دہلی کے قابل فرزندوں میں سے ہیں۔

صاحبان! مولانا شہید کے بعد میں اوس مقتدا فخر دہلی وملک ہند وغیرہ محدث کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنکے فیض سے آج ہندوستان میں تحریک اہلحدیث کو نشو ونما ہے۔ جن سے میری مراد حضرت شیخ الکل و استاد العرب والعجم مولٰنا سید شمس العلماء محمد نذیر حسین صاحب ہیں۔ الحمد للہ آج اُن کی زندہ نشانی اونکے سچے جانشین اونکا قائم مقام ناظم سلسلہ خدمت حدیث ودرس قرآن اون کے پوتے سید ابوالحسن صاحب ہمارے صدر جلسہ ہیں۔ آپ سے پہلے آپکے بڑے بھائی صاحب مولانا سید عبدالسلام صاحب مرحوم اس جلسہ کو رونق دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو اپنے رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور فر[illegible] اعلیٰ مسکن بنا دے آمین۔ آپ حضرات کو خوب [illegible] ہے کہ حضرت مولانا وشیخنا وشیخ الکل سید [illegible] قدس سرہ کی ان تھک کوشش سے آج [illegible] اہل حدیث کو کس قدر ومنزلت سے دلا سری [illegible] دیکھتی ہیں۔ اور ان کا کام کیسا روشن اور [illegible] جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔ حضرت نے درس حدیث جب محنت وشوق سے دیا۔ ا[illegible] ہندوستان کیا تمام اسلامی جہان جانتا ہے حضرت ممدوح کا فیض ہندوستان سے ہی مخصوص تھا۔ بلکہ دُور دراز ملکوں سے تشنگان حدیث آ[illegible] فیضیاب و سیراب ہو کر اپنے اپنے ملکوں [illegible] حدیث جاری کرکے اس فیض سے [illegible] کرتے تھے رضی اللہ عنہم۔ صاحبان [illegible] بھی دہلی ہی میں تھا۔

حضرات! ان واقعا[illegible] آئندہ بھی جو کام متعلق اشا[illegible] تحریک اہلحدیث ہو۔ اس[illegible] قدرتی مناسبت سے اہلحدیث [illegible] (امرتسر) سے اوٹھی اور [illegible] ہوئی۔ مگر مرکزی حیثیت دہلی کو [illegible] کئی سال سے بخوبی اپنی اغراض [illegible] آگاہ کرکے یہ جمعیت اہلحدیث کانفرنس تبلیغ [illegible] ادا کر رہی ہے۔ یہ کانفرنس ایک خالص مذہبی جمعیت ہے۔ اصلی غرض اس کی یہ ہے کہ مخلوق خدا کو توحید وسنت کی تبلیغ کی جائے۔ غیر مسلموں کے سامنے بشکل اسلام اور مسلموں کے سامنے بشکل اتباع سنت نبی علیہ السلام۔ الحمد للہ اس کانفرنس کے جلسے مختلف شہروں میں بڑی رونق وعزت وقبولیت سے ہوتے رہے، پشاور سے کلکتہ۔ مدراس تک۔ اور سب سے پہلا جلسہ یہاں دہلی میں ہوا تھا۔ پھر ملک کی سیر کرتے ہوئے اپنی رونق وشہرت اپنے مرکزی مقام دہلی کو دکھانے اور اپنے معاونین کے مذاق کے شوق ذوق دیکھنے آیا ہے۔ اور ایک ایسی شان دار عمارت میں با تمکنت وعزت

اہلحدیث امرت

جلوہ گر ہے جس کو قومی درسگاہ کہوں تو بجا ہے اہل حدیث امرتسر کی کوششوں کا نتیجہ کہوں تو درست ہے۔ برادران ... مذہب سے اس کلام کو سنینگے کہ جیسی کچھ میں نے ... اگر ہوتا خصوصیات و تعلقات ملکی و مذہبی پیش کر کے ... رسالہ بتایا ہے اور واقعات کی رو سے اسکا ... اللہ عزوجل و انکار نہیں ہو سکتا۔ ایک خاص امر قابل ذکر ... بخشے پیش کرتا ہوں کہ یہ عالیشان عمارت جلسہ گاہ و ... راقم الحروف اہل حدیث دو نسبتیں رکھتی ہے۔ ایک قومی ... لائبریری شخصی، حالانکہ ایسی دو مخالف نسبتوں کا قائم ہونا سمجھ میں نہیں آسکتا۔ مگر یہ بھی ایک خصوصیت دہلی کی ہے کہ دونوں نسبتیں قائم بھی ہو جائیں اور عجیب ... بھی آجائیں۔ غور فرمائیے۔ قومی اس وجہ سے ہے ... درسگاہ عالی شاہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ قومی ... لانا او دیگر خدمات کے لئے ہر وقت کھلا ہوا ہے ... عقائد اہلحدیث و تعلیم کی پوری مراعات رکھی گئی ... مذہبی ... یا ب ہر قسم کی آسائش و راحت مدنظر رکھی ... توحید کا جا بجو توں یہاں سے استفادہ بخوبی کر سکے۔ دوسری ... وجہ سے ہے کہ جس کے بیان کرنے ... یاری نہیں کرتی۔ کہ بانی مدرسہ ... جماعت اہلحدیث کے معزز رکن وسیع حوصلہ ... عبدالرحمن صاحب مرحوم جو اس کی تعمیری حالت کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ جو اس کے معمور کرنے میں ساعی رہتے تھے۔ وہ بلند خیال سعادت خصال آج ہماری نظروں سے قادر مطلق نے محجوب کر کے اس مدرسہ کی خدمت اون کے چھوٹے بھائی شیخ عطاء الرحمن صاحب بارک اللہ فی علمہ وجعلہ من عبادہ المخلصین عطا فرمائی۔ خدا اس مرحوم کو جنات النعیم میں مسکن عطا فرمائے۔ اور ہماری سب کی دعائیں قبول فرما کر ان کو اخروی کا اعزاز نصیب فرمائے اور یہ بھی ہماری دعا ہے کہ اون کے چھوٹے بھائی عطاء الرحمن صاحب کو جو اس کام میں مرحوم کے دوش بدوش رہتے تھے۔ بلکہ اپنی سعادت و صلاحیت سے بڑی ذمہ داری سے اپنے منصب کو انجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے اور اسلام و اہل اسلام کا سچا معاون و ہمدرد اپنے دفتر قبولیت میں درج فرمائے۔

ان دونوں بھائیوں نے اس مدرسہ دارالحدیث کو جس خلوص و نیک نیتی سے بنایا ہے۔ اس کی یہ تصدیق ہے۔ کہ انہوں نے کسی برادر دینی سے ایک خرمہرہ کی مدد نہیں لی۔ اور اپنی دولت خداداد اپنے ہاتھوں اس پر صرف کرتے رہے اور اب بھی برابر عطاء الرحمن صاحب طلبہ اور مدرسین کی ضروریات میں اوسی طرح صرف کرتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ شخصی ہے۔ کیونکہ کسی دوسرے سے اس وقت بھی اون کو امداد لینے کی نہ ضرورت ہے نہ وہ لینا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ترقی دن دونی رات چوگنی فرمائے اور اخلاص و ایمان سے مالا مال رکھے الحمد للہ۔ آج یہ عالی شان عمارت اور یہ قومی مذہبی اہل حدیث کا جلسہ باعث مسرت و عزت ہے۔ اب میں یہ عرض کرنا بھی نہایت ضروری جانتا ہوں۔ جس جلسہ میں آپ شریک ہیں۔ جسکی وجہ سے دور دراز آپ نے تکلیف فرمائی ہے۔ یہ محض دینی جلسہ ہے۔ ہم آپکا خیر مقدم کرتے ہوئے خوش آمدید کہتے ہیں۔ جو کچھ آپکو تکلیف ہو اور ہماری میزبانی و مہمانداری کا نقص معلوم کریں۔ اس سے درگزر ہو۔ کیونکہ آپ کو ضرور تکلیف ہوگی۔ اس کو دینی و فی سبیل اللہ سمجھئے۔ اور ہم کو معاف فرمادیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

(عبید الرحمن)

خطبۂ صدارت

اہل حدیث کانفرنس

منعقدہ دہلی بتاریخ ۱۹- ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۹- دسمبر ۱۹۲۲ء

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

حضرات! مجھے آپ صاحبوں نے اس جلسہ کا صدر منتخب فرمایا ہے۔ میں اپنے کو اس انتخاب کا اہل نہیں سمجھتا۔ مگر آپ صاحبوں کی حسن ظنی کا شکر گزار ہوں۔

صاحبان! اہلحدیث کا گروہ اصل اسلام اور سنت نبی علیہ السلام پر ہے۔ اس لئے اس کی دعوت بھی عام مسلمین کو یہی ہے کہ:-

كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا

(مسلمانو! سب مل کر بھائی بھائی بنجاؤ)

کون نہیں جانتا کہ اہلحدیث کا دعویٰ ایک ایسا سادہ دعویٰ ہے کہ جو صحیح معنے میں اس کو سمجھ لے۔ پھر اسکو اس کی تسلیم میں عذر نہیں ہو سکتا اسلئے ضروری ہے کہ جماعت اہلحدیث بغیر کسی ایچ پیچ کے اپنے صحیح خیالات اور معتقدات کو عامہ خلائق کے سامنے پیش کر دیا کریں۔ شکر ہے اس کام کے لئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی جس نے بذریعہ واعظوں اور کتابوں کے تبلیغ اور اشاعت کا کام کیا۔ جو خدا کے فضل سے کسی حد تک مفید اور مثمر ہوا۔ مگر ابھی اسکی تکمیل کی بہت ضرورت ہے۔

حضرات! گروہ اہلحدیث ہندوستان میں اہل اسلام کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ عامہ اہل اسلام کی روش سے اسکو علیحدہ رہنا کسی طرح مناسب نہ ہوگا۔ بس تا وقتیکہ قرآن و حدیث کسی خاص امر کی شرکت سے مانع نہ ہو۔ گروہ اہلحدیث کو عام تحریکات میں برابر حصہ لینا چاہئیے۔ تاکہ اس تحریک کے صحیح نتیجہ میں بھی اس گروہ کی شرکت ہو۔ صاحبان جسطرح گروہ اہلحدیث باعزت و اقبال نمودار رہنا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ دنیا کے تمام جائز شعبوں میں بھی حصہ دار ہو۔ جیسے تعلیم۔ تجارت۔ فلاحت وغیرہ۔ کیونکہ کوئی قوم بآبرو عزت نہیں پا سکتا۔ تا وقتیکہ اس میں ہر قسم کے کمال نہ پائے جائیں۔ اس لئے لازمی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس اپنی جماعت کو ان سب امور کی طرف توجہ دلائے۔ جو اس کے حق میں دین و دنیا کی ترقی کے موجب ہوں۔

حقیقت حکم. ہو تو بجا ٹمرا دیا جاتا ہے

حضرات! میں اس امر کا اظہار کرنا بھی ضرورت جانتا ہوں کہ اہلحدیث کی ابتدائی تحریک پر جو مصائب مخالفوں کی طرف سے ان پر آئے تھے۔ وہ اب ختم ہیں۔ عدالتی کارروائیوں سے اہل حدیث باقاعدہ ہمیشہ کے لئے فارغ ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے علاوہ انگلینڈ کی پریوی کونسل تک اون کے حقوق مساجد میں اسی طرح تسلیم ہو چکے ہیں جسطرح اسلام کی تعلیم ہے۔ بس اس فرصت کو اہلحدیث غنیمت سمجھیں اور توحید وسنت کی اشاعت میں ہمہ تن لگ جائیں۔

صاحبان! آجکل کئی ایک گروہ ہندوستان سے باہر اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ جن کی کوشش کو میں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور سیاسی نقطہ نگاہ سے وہ بہت ہی مستحسن ہے مگر میں اہلحدیث کانفرنس کو یہی مشورہ دونگا کہ بحکم

وانذر عشیرتک الاقربین

بطریق کار ہندوستان کے مسلمانوں کی اصلاح عقائد مقدم ہے۔ پس اہلحدیث کانفرنس کام کو کرتی رہے تاکہ مسلمان رسوم شرکیہ بدعیہ سے پاک صاف ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوا بلکہ مسلمانوں کی محض تعداد بڑھتی گئی تو خدا کے نزدیک یہ جماعت قابل فخر نہ ہوگی۔ باینہمہ میں ان لوگوں کی تحریک کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

میں آپ صاحبان کو بزور اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جب اخبار اہل حدیث میں مدت سے تحریک جاری ہے کہ ہر ایک مقام پر انجمن اہلحدیث قائم کر کے توحید وسنت کی اشاعت کیجئے۔ اس سے اہل حدیث کی ترقی ہوئی اور اسی سے مزید ترقی ہوگی۔ بس میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالےٰ ہم کو اپنی توحید اور اپنے نبی کی سنت کے پھیلانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سید ابو الحسن دنبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم، دہلی)

انکشافِ حقیقت!

ع زندگی میبایدت در زندہ شو

کہتے ہیں کسی مولوی صاحب کی خدمت میں ایک دانش ور طالبعلم بغرض تعلیم پہونچا تو مولوی صاحب پوچھتے ہیں "عزیز جان! آپ کونسی کتاب پڑھا کرتے ہیں؟" ذہین متعلم نے جھٹ جواب دیا کہ میں کنز شریف پڑھا کرتا ہوں۔

(مولوی صاحب) ہاں کیا نام لیا؟
(متعلم) جی کِنز (بکسر کاف)
(مولوی صاحب) کونسا نام بتایا؟
(متعلم) (جلدی سے کہتے ہیں) کُنز (بضم کاف)
(مولوی صاحب۔ پھر پوچھتے ہیں) کیا نام؟
(متعلم۔ بہت جلدی کرنے لگے) پائیں۔ پائیں۔ پائیں۔

آجکل ہمارے کنز خوانوں بدعت نوازوں اور رسم پروانوں کا یہی حال ہے۔ جب کبھی اون کو قبر پرستی انسان پرستی اور رسوم پرستی سے منع کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ اجی قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم قبر کو اور اولیاء کو سجدہ نہ کرو۔ بلکہ قرآن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ضرور مرشد کو سجدہ کرنا چاہئیے۔ منکر سجدہ کذا وکذا۔ کیونکہ آدمؑ کو سجدہ کیا گیا۔ جب کہا جائے کہ صاحب وہاں تو آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ نہ کہ آدم کو آدمیوں نے سجدہ کیا اور کسی شریعت کا مسئلہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی کو آدمی سجدہ کرے۔ تو پھر کہتے ہیں کہ حدیث شریف سے ثبوت ملتا ہے جب ثبوت طلب کیا جائے۔ تو کہتے ہیں اولیاء اللہ اور ائمہ ہدایت ایسا کرتے آئے ہیں۔ اور کیا وہ شریعت سے واقف نہ تھے؟ جب کسی بزرگ کا قول دریافت کیا جائے بلکہ اوس کے بالعکس دکھایا جائے تو وہی پائیں پائیں پائیں کرنے لگجاتے ہیں کہ تم تو وہابی ہو وغیرہ وغیرہ۔

ایسے ہی جب کبھی کہا جائے کہ تم لوگ اپنے آپکو مقلد کہلواتے ہو بھلا دلیل تقلید اور ثبوت کیا ہے قرآن و حدیث اور فقہ تک ہاتھا پائی از کر کہتے ہیں کہ تمام اولیاء راشدہ مقلد چلے آتے ہیں۔ غیر مقلد ائمہ نہیں ہوا کرتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب ان بزرگان دین کے قیمتی اقوال دکھا کر حقیقت انکشاف کر دیا جائے کہ اولیاء امت ہیں ؎

عبادت بتقلید گمراہی است
خنک راہروے کہ آگاہی است

صوفیا کا متفقہ مقولہ بھی دکھایا جاوے کہ "الصوفی لامذہب لہ" کہ صوفی کسی مذہب کا پابند نہیں ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جب اولیاء عظام کے مقولے بھی دکھائے جائیں تو کہتے ہیں کہ اجی تم تو بس وہابی ہو۔ اولیاء کے منکر۔ کذا وکذا۔

بھلا حضرات فرمائیے کہ یہ وہی پائیں ہے موجود ہے یا کچھ اور؟

دراصل اسلام کو حقیقی معنوں میں آپ اپنانا چاہتے ہیں تو زندہ پوش ہو کر اختیار کرکے تمام دنیا و ما فیہا سے رہیں۔ علیحدہ رہنے کا مطلب یہ ہے خدا ہی کے ہو کر رہیں۔ اور جب آپ کو خواہش۔ مال و جائداد سے علیحدگی اختیار کرنی پڑے۔ کیسی چیز کا دلپر اثر نہ ہو۔ اور کوئی شئے تجھ ہر مقصود کی تلاش کرنے کے لئے حائل نہ ہو۔ ع

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ مخلوق خدا کو اپنے دست و بازو اور زبان سے فائدہ پہونچانا اپنے ذمہ فرض سمجھتے رہیں۔ نہ کہ محض بیکاری اور ٹھگ بازی۔ والسلام۔

(محمد حسن از چک ضلع لائلپور)

تحفۂ نفیس
اور [illegible]

فتاوے

[illegible]اع قلمی جواب کے خواستگار اپنا پتہ پورا اور ایسی لفافہ پر خود لکھکر بھیجا کریں۔ اور غریب فنڈ کا حق بھی ادا کیا کریں۔ (مفتی)

نمبر ۲۶ میں ایک قریئے کی رہنے والی ہوں زینب میرا نام ہے۔ میرے پہلے خاوند کا ایک لڑکا ایک لڑکی ہے۔ بالکل کم عمر۔ میں نے بعد میں ایک شخص عمرو نامی سے نکاح کر لیا۔ وہ میرے [illegible] چھ مہینے تک رہا۔ اس کے بعد مجھ سے لڑ کر اپنے (وغیرہ) [illegible] چلا گیا۔ بعد از دو تین مہینے کے میں اس کے بلانے کو گیا [illegible] گئی۔ وہاں دو تین مہینے رہی۔ [illegible] نہیں کر کے مجھے زد و کوب کر کے [illegible] یا۔ تب بہزار دقت اپنے قریئے [illegible] آ کر محنت مزدوری کر کے بچوں [illegible] اس سال مجھ کو کھانے کی بالکل تنگی [illegible] اپنے خاوند عمرو کو لکھا کہ مجھ اس وقت کھانے [illegible] بالکل تنگی ہے۔ میں اور میرے بچے بھوکے [illegible] مارے پھر رہے ہیں۔ مجھے کھانا کپڑا دو۔ ورنہ مہر میرا دیکر طلاق دو۔ نہیں تو میں نکاح فسخ کرا کر دوسرا نکاح کر لیتی ہوں۔ اس مضمون کا رجسٹری نوٹس دیا۔ وہ نوٹس اس کے قصبے میں گیا۔ لیکن وہاں پر عمرو کے نہ رہنے سے واپس آیا۔ تب لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ کہاں چلا گیا۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ تب صبر کر کے مزدوری سے اب تک اوقات بسر کی۔ چار پانچ سال گذر گئے۔ تو بھی میرے خاوند کا پتہ نہ لگا۔ بعدہٗ کسی کی زبانی معلوم ہوا کہ میرا خاوند انفلوئنزا سے فوت ہو گیا۔ تب بڑی فکر رہی۔ میں ان حالات سے تنگ آ کر کسی نے نکاح کر لینا بہتر سمجھا۔ جب قاضی اور مُلّا سے دریافت کیا۔ تو ہر ایک نے منع کیا اور نکاح پڑھنے سے انکار کیا۔ ایک شخص اہلحدیث تھے۔ اُن سے میں نے یہ احوال بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ تیرے خاوند کے مفقود الخبر رہنے کے سبب اور پانچ چھ سال غائب رہنے کے سبب اور پھر اسکے فوت ہو جانیکی خبر ملنے کے سبب دوسرے سے نکاح کر لینا بہتر ہے انہوں نے ایک شخص بکر نامی سے میرا نکاح کر دیا بعدہٗ میری بستی کے چند قاضی اور مُلّا لوگ کہتے ہیں کہ نکاح نہیں ہوا۔ اور اس سبب سے میری ساتھ ملنے برتنے سے لوگوں کو منع کیا۔ اس لئے آپ سے سوال عرض ہے کہ میرا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟ بموجب شرع شریف کیا جواب ہے؟

(کمترین مساۃ زینب)

ج نمبر ۲۶ مفقود الخبر کی صورت میں بوقتِ ضرورت جوازِ نکاح پر اتفاق ہے (رد المحتار شامی ملاحظہ ہو) لیکن مرنے کی خبر سے تو کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں۔ لہٰذا نکاح ہر طرح جائز ہے (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۷ ایک ہنود کی منکوحہ آوارہ ہو کر گھوم رہی تھی۔ ایک تارک الصلوٰۃ نے اپنے نکاح عقد کا سامان کیا۔ منکوحہ مذکورہ کو حمل تھا۔ نکاح شخص مذکور سے کر دیا گیا۔ چند اشخاص اہلِ محلہ بھی شریکِ عقد تھے۔ حالانکہ تحقیق خبر نہیں کہ شوہر ہنود زندہ ہے یا مر گیا۔ یہ بھی خبر نہیں کہ کہاں ہے۔ مگر خیال ہوتا ہے کہ اہل ہنود کے ہاں طلاق کی کوئی خاص رسم نہیں۔ آیا ان صورتوں میں نکاح جائز ہے؟ علاوہ بریں شرکاء مذکور کو تو کسی قسم کا گناہ نہیں؟ اگر ان کے ساتھ شریک طعام ہوئے تو کیا ہرج ہے؟ جواب مدلل ہو۔

(خریدار ع۲۱۰۱ علوی اعظمگڈھ)

ج نمبر ۲۷ خاوند والی عورت چاہے مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ۔ اس سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ

ایسے ناجائز نکاح میں شرکت کرنے والے بھی گنہگار ہیں (۵ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۸ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا کہ جبریل بشر کی صورت پر حضرت مریمؑ پر آیا تھا۔ یہ بشر کی صورت پر کیوں آیا تھا؟ اور فرمایا۔ فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا۔ یہ نفخ کس نے کیا تھا۔ جبریل نے یا خدا نے؟

(فضل الٰہی خریدار نمبر ۹۹۱۹)

ج نمبر ۲۸ جبرئیل بشر کی صورت میں آیا تھا۔ تاکہ حضرت مریم کو وحشت نہ ہو۔ نفخ خدا کا فعل ہے۔ جس طرح وہ دوسرے کام اسباب کے ساتھ کرتا ہے۔ ممکن ہے یہ بھی اسباب سے کیا ہو۔ مگر لفظوں میں فاعل خدا ہے۔

س نمبر ۲۹ یہ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں فرمایا۔

يَا أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ

یہ سارق کا لفظ کیوں فرمایا؟ کیا وہ بھائی سارق تھے۔ کیا وجہ تھی؟ ([illegible])

ج نمبر ۲۹ حضرت یوسفؑ نے سامان تلاش کیا تھا۔ اردلی اور پولیس والوں نے ان کے بھائیوں کو چور کہدیا۔ جو ایک معمولی بات ہے۔ کیونکہ ان کو اندرونی راز معلوم نہ تھا۔ یوسفؑ نے ایسا ناجائز لفظ کوئی نہیں کہا۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۰ ایک شخص کا نکاح ایک عورت کے ساتھ ہوا۔ عورت مذکورہ بہت نیک دیندار اور قرآن شریف اور دینی کتابیں پڑھی ہوئی ہے۔ اور جو مرد ہے وہ بہت بدمعاش ہے۔ عورتیں نکالتا پھرتا ہے اور مسمات مذکورہ کو زیور اتار کر نکال دیا ہے اور چند آدمی یہ بھی شہادت دیتے ہیں کہ شخص مذکور نے کہا کہ میں اسکو قتل کر دونگا۔ کیا یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے؟ (عبدا از گھرینڈا)

ج نمبر ۳۰ عورت مذکورہ حق فسخ رکھتی ہے حاکم وقت کی اجازت سے فسخ کرا سکتی ہے۔ محض فتوے سے نہیں *

ملکی مطلع

آئندہ سوراج میں ہمکو کیا ملیگا؟

یہ ایک سوال ہے جو خادمِ قوم میر غلام بھیک صاحب وکیل انبالہ (پنجاب) نے اخباروں میں شائع کیا ہے۔ آپ کی دوربین نگاہ دور تک پہنچی ہے کہ آئندہ سوراج (آزادی حکومت) کے زمانہ میں مسلمانوں کے حقوق کیا ہونگے؟

ہندوؤں کی جدوجہد متعلقہ منع ذبح بقر وغیرہ سے جو مسلمان اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ آئندہ سوراج میں بوجہ کثرت غیر مسلموں کے مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت ہوگی۔ ان کی حلال خوراک میں دست اندازی بھی ممکن ہے اُنکی اذان اور نماز میں بھی رکاوٹیں متوقع ذکر کرکے لکھا ہے کہ ابھی سے دونوں قوموں کا سمجھوتہ ہوجانا چاہیئے۔ تاکہ فریقین کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔ جو کچھ میر صاحب موصوف کو سوجھا ہے آج سے بہت عرصہ پہلے دہلی اور لاہور کے جلسہ جمعیۃ العلماء میں خاکسار نے پیش کیا تھا مگر بہ رنگِ دیگر۔ چنانچہ بہت سی قیل و قال کے بعد لاہور کے جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس ہوا تھا کہ آئندہ سوراج میں مسلمان اپنے مذہبی حقوق میں بالکل آزاد ہونگے۔ ان کے مذہبی تنازعات نکاح، طلاق، میراث وغیرہ کے لئے اُنکی مسلم عدالتیں الگ ہونگی مسلم مجرموں پر شرعی حدود اور تعزیرات جاری ہونگی۔ غرض مسلم محکمہ مذہبی باجازتِ قومی حکومت بالکل الگ ہوگا۔ اس کے صدر کو اجازت ہوگی۔ کہ بیرونِ ہند کی مسلم حکومتوں سے اپنے مراسم رکھے۔ عیدین یا کسی اور تقریب پر مبارکباد دے اور لے وغیرہ اس رزولیوشن کے پاس ہو جانے کے بعد یہ رزولیوشن پیش ہوا کہ کانگرس میں اسکی منظوری ہو جانی چاہیئے۔ چنانچہ اس کام کے لئے تین اصحاب منتخب ہوئے "مولانا ابوالکلام آزاد۔ مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب، اور سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی، مگر چونکہ کانگرس کے اجلاس سے پہلے ہی گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ اس لئے یہ تحریک بھی رہ گئی۔

اسی کے متعلق میں نے گاندھی جی کو چٹھی لکھی اون کا جواب وہی آیا جو اُن کی منصف مزاجی اور غیر جانبداری کے شایانِ شان تھا۔ فرمایا:۔

"جب ہم کو سوراج مل جائیگا تو مسلمان اپنا انتظام خود کر سکینگے"

ان واقعات کے بتانے کے بعد ہمارے خیال میں میر صاحب کے سوال کا جواب دو طرح سے ہو سکتا ہے

(۱) یا تو ہندوستان کی کُل قوموں کو آزادی ہو کہ اُن میں جو رسوم مروّج ہیں نیک ہیں یا بد، اُن کے کرنے کی مجاز ہیں۔

(۲) ہر مذہب کے علماء محققین کی کونسل بیٹھے جن میں ایک دو غیر مذہب کے علماء بھی ہوں۔ وہ اُس مذہب کی مسلّمہ کتب کے مطالعہ سے تحقیق اور تنقید کرکے بعد جس رسم کو اصل مذہب میں داخل رکھیں اوس مذہب کے پیرؤوں کو حکومت کی طرف سے ادا کرنے کی اجازت اور حفاظت ہو دوسری کی نہیں۔ مثلاً مسلمانوں کی رسم تعزیہ اگر داخل مذہب ثابت ہو تو اجازت دی جائے ورنہ بند۔ ہندوؤں کے دھرم شاستر سے گائے اور اذان کے متعلق ایسے ہی احکام ثابت ہوں۔ جو ہندوؤں کا موجودہ زمانہ میں خیال ہے تو اُن کی اس بات میں شنوائی ہو۔

ہماری رائے میں مسلمانوں کو ہمسایہ قوم کی خاطر یہ رواداری قبول کرنی چاہیئے۔ کہ اون کے اصل مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ ہم دین اسلامی سے واقفی کی بنا پر بفضلہ تعالیٰ علی الاعلان ابھی سے کہے دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے اصل دین میں کوئی کام ایسا نہیں ہے جو ہمسایہ قوم کے حق میں دل آزار ہو بشرطیکہ وہ بھی صحیح معنے سے اپنے دھرم کی تعلیم سے واقف ہوں۔

یہ ہیں واقعات اور ہمارے خیالات۔ میر صاحب موصوف کی ہمدردی اور خدمتِ ملکی سے امید ہے کہ آپ آئندہ کانگرس کے اجلاس عام میں اسکے متعلق جو کارروائی کرینگے اُس سے ملک کو آگاہ فرمائینگے۔

یورپ کا سیاسی اُفق

کچھ شک نہیں کہ آج دنیا کے کُل حصّوں میں [illegible] پہ یورپ کی حکومت ہے۔ کہیں مادی کہیں [illegible] اسی لئے جو تجویز یورپ خصوصاً انگلینڈ سے اٹھکر [illegible] ہے دنیا اوس پہ کان لگاتی ہے۔ ترکوں کی جنگ ہوئی۔ ترک پارٹی مغلوب ہوئی۔ تو بھی یورپ کو کسی [illegible] چین نہ آیا۔ یونان کو کھڑا کر دیا۔ کہ اور نہیں تو پٹھوں کی صورت ہی میں ترکوں کو ستائیگا۔ جبتک یونان کا قدم آگے رہا کسی نے اس کو نہیں روکا۔ جونہی پانسہ بدلا یونان سر پر پیر رکھکر بھاگ [illegible] ترکوں کو قسطنطنیہ کا خوشنما منظر سامنے [illegible] تو یورپی کھلاڑی سامنے آگئے۔ کئی [illegible] میں یورپی طاقتیں جمع ہیں۔ جتنی [illegible] آئی ہیں اون سب کا خلاصہ ایک [illegible] میں یہ ہے:۔

"ہم اپنے محلّے میں اپنے مکان کو حسبِ [illegible] رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ بوقتِ ضرورت ہوا [illegible] کھڑکیاں کھولدیں۔ بوقتِ سردی بند کردیں رات کو چوروں کے خوف سے دروازے بند کردیں۔ دن کو حسبِ ضرورت کھولدیں۔ غرض اپنی ضرورت کے مطابق اپنے مکان کو بنائیں۔ مگر ہمارے پڑوسی جو بعد از جنگ ہم سے صلح کے خواستگار ہیں، وہ ہم پہ دباؤ ڈالتے ہیں کہ صلح اسی صورت میں ہوگی کہ تم اپنا مکان ہماری خواہش کے مطابق بناؤ۔ جس کی صورت یہ ہے کہ مکان میں رہو مگر دروازوں میں کواڑ نہ لگاؤ۔ جو آئے تو قوت سے دفع کرو۔ کواڑ بند نہ کرو"

یہ ہے یورپ خصوصاً انگلستان کا انصاف ترکوں کے حق میں۔ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی حفاظت کیلئے آبناؤں پہ قلعہ بندیاں مت کرو۔ ہر ایک قوم کے جہازوں کی آمد و رفت جاری رہے۔ وہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ صلح ہے یا جنگ کی بنیاد۔ ترک کہتے ہیں زیادہ نہیں تو جتنا [illegible]

انی

نفع الناس

اض

ده مرا

خلاصہ

انشاء اللہ

آسیر

الفاصل

رحم۔ رقت

ہر ایک

کھانسی

دوائی حسب

یا بندرہ

کی جاتی ہے

محمد فاضل

نام۔ قلعہ

ستیں (جو ابھی کل تک ترکوں کے چھوٹے چھوٹے تھے) اپنے اندرونی و بیرونی کاموں میں بالکل آزاد ہیں۔ ہم اون سے تو کم نہیں۔ پھر ہم پہ قیود کیوں لگائی جاتی ہیں؟ یہ ہے سارا جھگڑا۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ مسلمانوں کو ترکی فتوحات کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئیے۔

اللّٰھم انصر الاتراک علی المخالفین

زی انور پاشا کیا کہتے اور کیا کرتے ہیں

(انور پاشا کے صدر مقام قونیہ (سمرقند) سے شائع ہونے والے جریدہ "بابالق" سے)

توحید کا جہاز "ازفستیا" کا ایک نامہ نگار (غازی) کی ملاقات کے لئے سمرقند تک گیا اور اس حسب تحت بیان وہاں سے لکھکر بھیجا ہے۔

"علے الصباح میں ابھی چارپائی سے اترا نہیں تھا کہ ایک ترکی افسر آیا۔ اُس نے مجھے خبر دی کہ امیر میری ملاقات کیلئے تیار ہے۔ پس میں اُسی وقت اتر کر اُس کے ساتھ ہو لیا۔

سمرقند ایک خوبصورت ایشیائی شہر ہے مگر جس بات سے مجھے حیرانی اور دہشت ہوئی۔ وہ آخری ایام میں تمام باشندوں کا مسلح ہونا تھا۔ یہ اسلحہ ان کے پاس کہاں سے آ گئے؟ اور کس نے اون پہ اسلحہ کو سمرقند میں ایک بہت بڑے لشکر کے شمار کے مطابق تقسیم کر دیا۔ اور میرے خیال میں ہر ایک رجمنٹ جو کسی نہ کسی قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ فوج میں انوری ہے۔ مگر یہ رجمنٹیں اچھے ساز و سامان لگائے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنی قوم کے مناسب لباس میں ملبوس ہے۔ فوجوں اور ترکی افسروں کی کثرت اس کے علاوہ تھی۔

ہم صدر مقام میں پہونچے۔ وہاں تھیروں سے جس کے دروازے پر چوکیدار پہرہ دے رہے تھے۔ ایک ترکی افسر (جو کرنیل کے عہدہ پہ تھا اور ارکان حرب کا صدر تھا) ہمارے استقبال کو آیا۔ امیر ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ پس ہم اون کے بالاخانے میں داخل ہوئے۔

پیشتر میں نے انور پاشا کی صورت سورج جیسی دیکھی تھی۔ لیکن امروز امیر یعنی انور پاشا کے درمیان بہت بڑا فرق تھا۔ موجودہ انور پاشا سیاہ داڑھی والا آدمی تھا۔ اُس کے کمر بند میں خنجر، چھ نالی کا پستول اور کارتوس ہیں۔ اور اس شکل و صورت میں اس کی حالت رعب اور وقار میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ مصافحہ کرنے کے بعد میرے ساتھ بات چیت شروع کی۔ تو میرے سوال کے جواب میں غازی انور پاشا یوں گویا ہوئے۔

جس کام کے لئے ہم جد و جہد کر رہے ہیں دنیا سے چھپانے رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہم آزادی اور استقلال کی خاطر جنگ کر رہے ہیں۔ جو اس استقلال کا معترف ہو ہم اُس کے صادق دوست ہیں اور جو ہمارے لئے اس کا منکر ہو ہم اُس کے دشمن ہیں۔ میں کسی انسان کی نسبت عداوت کا خیال نہیں رکھتا اور نہ ہی میں سرخ فوج (روسیوں) کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہوں اور میری کوشش تو صرف فتح اور تعمیر ہے۔ آج مسلمانوں کی صرف یہ خواہش ہے کہ وہ اپنے وطنوں میں حریت کی زندگی گزاریں، تاکہ سب کے سچے دوست بن جائیں۔ پس جب مسلمانانِ ترکستان کے مجوزہ حقوق کا روس اعتراف کر لیگا جیسا کہ اُنہوں نے ترکی کیساتھ کیا تو وہ وسط ایشیا میں اوس کہ ہمخیال رفیق اور سچے دوست ہو جائینگے۔ ہمارے مصالح کے ساتھ موافقت کرنا ایک ایسا امر ہے جس سے سب کو خوشی ہے۔ اور ہمارے درمیان لڑائی ختم ہونے پہ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور میرا خیال واثق ہے کہ روسی اگر عقل سے کام لینگے۔ تو ایسی قوم کے مقابلہ پہ جو اپنے حقوق کی مدافعت کیلئے متحد ہو گئی ہے دوسرے جنگ میں داخل نہیں ہونگے۔

حادثات گذشتہ پر وسیع نظر ڈالنی ضروری ہے۔ آستانہ میں جمعیت اتحاد و ترقی نے اتحاد اسلامی کو دائرہ فکر سے نکالکر دائرہ عمل کیطرف لیجانے کا خیال کیا ہے لیکن یہ اوس کی غلطی تھی کیونکہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس قدر دول اسلامیہ کی تعداد زیادہ ہوتی جاتی ہے مسلمانوں کی قوت اسی نسبت سے بڑھتی جا رہی ہے۔ یہیہ میرا قدیمی خیال ہے۔ لیکن مجھے اس خیال پہ کان لگانے والا کوئی شخص نہ ملا۔

انگورہ نے ثابت کر دکھایا ہے کہ کوئی بات انہونی نہیں ہے (غازی) مصطفیٰ کمال پاشا ایک کرامت کیساتھ اٹھا۔ میں اگرچہ ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف رائے رکھتا ہوں پھر بھی میں پہلا شخص ہوں جو اس امر کا قائل ہوں کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے جو کچھ کیا ہے ترکی اور اسلام کو اس سے عظیم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ انگورا جس مقصد کو لیکر اُٹھا ہے وہ عنقریب تاریخ اسلام میں سونے کے حرفوں سے لکھا جائیگا۔ سنئے! عالمِ اسلامی بیدار ہو چکا اور اپنی نیند سے جاگ اٹھا ہے اور مسلمانوں نے جان لیا ہے کہ وہ یورپی تہذیب کے مقابلہ میں جہاد سے تخلف کی طاقت نہیں رکھتے۔

خوشخبری سُنانے اور عیب جینی کرنے کے دن گزر گئے۔ جو لوگ اسی کام میں وقت صرف کرتے ہیں وہ اپنے لئے نقصان اُٹھا رہے ہیں ضروری ہے کہ بعض کے زخموں پر بعض کی طرف سے دوائی لگانے کے معاملہ میں قومیں ایک دوسرے پہ بھروسہ کریں اور مذاہب ایک دوسرے کی مساعدت کریں۔ اور یہ راستہ ہے جنگوں کے روکنے کا اور اس انجام کی طرف پہونچانے والا سب سے زیادہ قریب راستہ یہ ہے کہ قومیں حریت اور استقلال کے سایہ میں زندگی بسر کریں۔

عالمِ اسلامی اور سارے کا سارا ایشیا اسی خیال میں باہم شریک ہو رہا ہے۔"

(اللواء المصری ۱۵- نومبر)

متفرقات!

اہلحدیث کانفرنس

کے جلسہ دہلی میں خزانہ کا سارا حال بتایا گیا کہ چند ایام میں کیا سے کیا ہو گیا۔ بجائے ترقی کے بہت بڑا تنزل ہو گیا۔ یعنی چند سال پہلے خزانہ میں چودہ ہزار روپیہ تھا۔ اب قریباً تین ہزار رہ گیا ہے۔ خرچ بہت ہے آمدنی کم۔ اس لئے تجویز ہوا ہے کہ ہر صوبہ میں چندہ جمع کرنے کے لئے وفد جائے۔ وفد کے ممبران صوبہ وار لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک صوبہ والے اپنے اپنے صوبہ کی آب و ہوا کے لحاظ سے اطلاع دیں کہ وفد کب آئے۔ پنجاب میں مارچ کا مہینہ مناسب ہے۔

اخبار اہلحدیث کا تنزل

قابل توجہ احباب کرام

عرصے سے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار کی ترقی پر متوجہ ہوں۔ زمانہ سیاسیات کا ہے جسکا اثر مذہبی پرچوں پر بہت زیادہ پڑ رہا ہے۔ اس مہینے میں ویلو اتنے واپس آئے ہیں کہ کبھی نہیں آئے تھے۔ اس لئے بہی خواہ احباب بہت جلد دل سے متوجہ ہو کر اخبار کی زندگی کو سنبھالیں۔ ورنہ اس تنزل کا اثر اہلحدیث کی کل تحریکوں پر پڑیگا۔ مہربانی کر کے ہر بہی خواہ اسکی اشاعت پر کمربستہ ہو کر جہاں تک انکا تعلق ہو۔ خریدار مہیا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور ثواب حاصل کریں۔

غریب فنڈ

از فتوے فنڈ مبلغ صہ از عبدالحق کلاہ فروش دہلی ۱۵ ار کل تھے از شیخ عبدالواحد سرائے صالح (سائل) عہ از مولوی یعقوب علی باشیب پور ضلع مالدہ سکالا عہ میزان عہ۔ دونوں سائلوں کو اخبار جاری کر کے باقی عہ سابقہ قرضہ بذمہ فنڈ عہ۔ باقی قرضہ بذمہ فنڈ عہ۔ نمبر سائلین (۲)

مندرجہ سائلین

بارہا لکھا گیا ہے کہ سائلین کی کثرت ہے، آمدن کی کمی اور شائقین کا تقاضا۔ اس لئے سائلین کے نام مع تعداد درج کئے جاتے ہیں تاکہ مطلع رہیں۔

(۱) عبدالرحمن دہلی (۲) محمد عالم کوٹ گھمن (۳) حاجی سردار علی حسین خانوالہ (۴) محمد علی بیرچھا (۵) خلیل احمد (موضع مرزاپور (۶) محمد محمود موضع محمود کوٹ۔ (۷) محمد بشیر ولد مولوی محمد شریف کوٹلی لوہاراں۔ (۸) سردار محمد واعظ موضع پنڈوری (۹) مولوی عمرالدین وزیرآباد (۱۰) منشی غلام محمد سرینگر۔ (۱۱) مدرسہ عین العلوم ٹانڈہ (۱۲) مدرسہ سیف العلوم کوشانیں گنج (۱۳) مولوی صدرالدین گھنٹے کے (۱۴) کریم بخش دہلی (۱۵) عبدالعلیم شیبگنج (۱۶) مولوی عبداللہ بٹالہ (۱۷) حافظ عبداللہ لال پور۔

موضع کھیاڑے میں مدرسہ کی ضرورت

ہم چند غربا زمینداروں نے توحید و سنت کے شوق میں مدرسہ جاری کیا ہے۔ ارد گرد کے لحاظ سے اس مدرسہ کی بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب اہلحدیث کی درخواست ہے کہ اس نیک کام میں ہماری مدد کریں۔ خاکسار عبدالجبار مہتمم مدرسہ کھیاڑے ڈاکخانہ مانگٹ نوالہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔

شکریہ

خاکسار جناب حاجی موسیٰ داناپوری وغیرہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اس عاجز پر رحم کھا کر امدادی رقم بھیجی ہے خدا حاجی صاحب وغیرہ معاونین کو خیریت سے رکھے

خاکسار محمد دین معلم قرآن از کنجاہ ضلع گجرات۔

ملا ملتانی

کے جواب کی بابت چند رائیں آئی ہیں۔ کہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائے۔ اور اصحاب کی رائوں کا بھی انتظار ہے اور امداد کا بھی۔

"وہابی" پر مقدمہ

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ "وہابی" لفظ پر چالان ہوا ہو تو اطلاع دیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے محض وہابی لفظ پر نہ مقدمہ ہوا نہ چالان۔ بنگال میں ایک مقدمہ ہوا تھا جس میں "لامذہب وہابی" پر استغاثہ ہوا تھا۔ جس میں یہ لفظ مزیل حیثیت قرار پایا تھا۔ یہ ہے کہ قانون میں مزیل حیثیت الفاظ کی تع ہوتی۔ بلکہ عرف عام پر چھوڑا جاتا ہے جس لف عرف عام میں مزیل حیثیت سمجھا جائے۔ اوس پر جر ہوتی ہے۔ خواہ وہ لفظ بجائے خود کیسا ہی اچھا مسلمان کا لفظ بجائے خود قابل عزت ہے مگر کسی غیر مسلم کے حق میں بولا جائے جسکو مذہبی حیثیت سے مزیل حیثیت بتائے تو قائل کے حق میں جرم ثابت ہوگا۔ بس سارا مدار عرف عام اور شہادت پر

درخواست اخبار

ہمارے موضع میں اخبار کے لگانے کی ضرورت ہے۔ کوئی ہے فی اللہ جاری کرائیں تو خدا سے ا پائیں۔

آصف الدین موضع منڈا بڑہ ڈاکخانہ

جہلم (پنجاب)۔ محمد عبداللہ طالب العلم گرزہ

ضلع سیالکوٹ۔ عبدالکریم خوشاب ضلع

الفت حسین انصاری موضع بسنیا ڈاکخانہ پدم کیر

ضلع چمپارن۔

قرآن کی ضرورت

قرآن مترجم شائع کردہ مولوی ضیاء الرحمن صاحب کلکتہ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ دلوا دیں (خادم محمد عالم از نروال ڈاکخانہ کھر کا براستہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات (بنگال)

جلسہ جمعیۃ العلماء

۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر کو مقام گیا متصل پٹنہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے لکھنا ضروری ہے کہ میرے گلے میں تکلیف کی وجہ سے معالج کی رائے ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ ماہ تک تقریر سے رکا رہوں۔ اس لئے میں جلسہ مذکور میں شریک نہ ہو سکونگا۔

دعائے خیر

میرے دوست محمد سلیمان کلاہ فروش الیت محل ایک ابتلا میں ہیں۔ ناظرین دعاء خیر کریں۔ اللہ انکی مدد کرے۔ (آمین) (مرزا رحمان بیگ)

ایضاً

میرے ایک دوست محمد عبداللہ پر مقدمہ قائم ہو گیا۔ دعا

انتخاب الاخبار

سرکاری اطلاع

استقبالیہ کمیٹی پرنس آف ویلز نے مبلغ ۱۱۷۲۰ ...ی رقم جمع ہی تھی۔ سکندرآباد اور جالندھر کے دو فوجی سکولوں میں وظیفہ کے لئے دیدی ہے یہ وظیفے ہندوستانی افسروں اور فوجیوں کے لڑکوں کو دیئے جائینگے۔ ان سکولوں کے بنیادی پتھر پرنس آف ویلز نے رکھے تھے۔ مفصل انتظام ...زی لئیحو ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

...یت دن بدن گر رہی ہے۔ جس کی وجہ ...ر باشی وقت پر ہوتی ہے۔ پیداوار زیادہ ...ندا ہی مانگ کم ہے۔ محکمہ زراعت امرکیہ

...ریعہ نیلام علاقہ چناب اور جہلم میں ... کریگی۔ تاریخ اور جگہ نیلام علیحدہ شائع ...ی ہے۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی اور کانفرنس کی طرف سے شرکت اجلاس کی دعوت

۲۰ دسمبر کو جلسہ عطاء اسناد منعقد ہوگا۔ اور ۲۷، ۲۹ دسمبر کو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس ہونے کا اعلان کیا جاچکا ہے اور کانوکیشن کے لئے دعوتی خطوط منجانب ہز ہائی نس بیگم صاحبہ بھوپال چانسلر مسلم یونیورسٹی اور کانفرنس کے خطوط منجانب مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب شروانی اون اصحاب کی خدمت میں بھیجے گئے تھے۔ جن کے پتے معلوم تھے۔ اس نئے کالج کے اولڈ بوائز سے اور اون اصحاب سے جن کو مسلم یونیورسٹی سے تعلق و دلچسپی ہے۔ اور ان کے پاس خطوط مذکور نہیں پہونچے۔ یہ معذرت کی جاتی ہے کہ بوجہ پتے نہ معلوم ہونے کے اون کی خدمت میں خطوط نہ بھیجے جاسکے۔ اور عرض ہے کہ وہ کانوکیشن اور کانفرنس میں شریک ہوں ہم خدمت عام طلباء جوائنٹ سکرٹری محمڈن ... کے دروازے ... ایجوکیشنل کانفرنس کو دیدیں۔

(خاکسار سید سجاد حیدر رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ)

تلاشیاں

بمبئی دہلی اور لاہور وغیرہ مقامات میں معزز مسلمانوں کی تلاشیاں ہوئیں۔ اس گمان سے کہ کوئی مادہ آتشین ہو۔ سنا ہے کہ ملا کچھ نہیں۔

مغربی تھریس میں محشرستان بغاوت

دیوان عام میں مسٹر رانلڈ میکنیل نے کہا کہ ترکی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ مغربی تھریس میں مسلمانوں نے شور برپا کر رکھا ہے۔ اور وہاں انہوں نے ایک عارضی حکومت قائم کرلی ہے۔ لیکن تاحال ان اطلاعات کی تصدیق نہیں ہوئی۔ اس لئے حکومت خیال کرتی ہے کہ یہ خبریں اگر بے بنیاد نہیں۔ تو ان میں غلو کو بڑی حد تک دخل ہے

قیدیوں کیلئے کمبل اور کوٹ

قلعہ اٹک کے جیل میں ہر قیدی کو تین کمبل اور ایک اونی کوٹ فی کس مہیا کیا جاتا ہے۔ تمام قیدیوں کو فی کس ایک مزید کمبل دیئے جانے کے متعلق انتظامات کئے جارہے ہیں۔ یہ ایک مصدقہ امر ہے۔ کہ ناروان کمانڈ کے سپاہیوں کو تین کمبل فی کس دیئے جاتے ہیں۔

دولتین عراق عرب و نجد میں معاہدہ!

گذشتہ موسم گرما کے دوران میں نجد کے وہابی مبارزین نے کربلائے معلی اور نجف اشرف کے قریب مقامات پر حملہ کیا۔ اور حکومت عراق عرب نے مجبور ہوکر برطانی ہائی کمشنر سر پرسی کاکس کی وساطت سے والی نجد کے ساتھ گفت و شنید کی۔ چنانچہ ان طاقتوں کے مابین دوستانہ معاہدہ ہوکر تصدیق ہوگیا۔

دو دوسرے جہاب

غازی عصمت پاشا کا زبردست انکشاف

غازی عصمت پاشا نے ترکی کی آزادانہ روش پر تیز روشنی ڈالتے ہوئے ایک زبردست تاریخی انکشاف کیا ہے آپنے فرمایا کہ ترکی صدیوں سے مسیحی قلیل التعداد اقوام کو مذہبی و تمدنی آزادی کی نعمت سے بہرہ ور کرتی چلی آئی ہے۔ یہانتک کہ ان عیسائی اقوام نے اس آزادی سے فائدہ اٹھاکر "حکومت کے اندر ایک حکومت" قائم کرلی۔ لیکن ان کی بدنصیبی کا باعث یہ ہے کہ غیر ملکی طاقتوں نے ان قلیل التعداد اقوام کو بطور حربہ استعمال کرکے اپنی شہنشاہیت پسندی کے اغراض حاصل کرنے کے لئے ترکی کے معاملات میں مداخلت و مزاحمت کی

ترکوں اور عربوں کے دعاوی

عصمت پاشا کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ عراق عرب کی حکومت نے موصل کی ولایت کا علیحدہ کیا جانا ناممکن ہے یعنی ترکوں کو نہیں دلا جاسکتا۔

ایک طویل اور معقول یادداشت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں ترکوں کی آبادی صرف ۸۔ فیصدی ہے حالانکہ ۷۵۔ فیصدی عرب ۴.۵ فیصدی کرد اور ۱۳۔ فیصدی غیر مسلم آبادی ہے۔

ترک مندوبین آج صبح غالباً اسی معاملہ کی بحث و تمحیص میں مصروف رہے۔ ترک اس امر پر مصر ہیں کہ موصل سلیمانیہ اور کرکوک کے شہر زیادہ تر تاریخی اور جذباتی وجوہ کی بناء پر انہیں واپس ملنے چاہئیں۔ کیونکہ یہی عظیم الشان راستے ہیں جن سے گذر کر ان کے آباؤاجداد ایشیائے کوچک میں داخل ہوئے۔

آئرلینڈ میں اب کوئی انگریزی فوج نہیں رہی

۱۴ دسمبر ڈبلن میں برطانوی سپاہ کے تخلیہ آئرلینڈ کی آخری رسم ادا کیگئی۔ دو ہزار انگریزی سپاہی جو آئرلینڈ میں باقی رہ گئے تھے۔ وہ آج مختلف فوجی بارکوں کو .. فری اسٹیٹ گورنمنٹ کی فوجوں کو حوالہ کرکے انگلستان روانہ ہوگئے۔

قریباً اٹھارہ سال سے

ناظرین اہلحدیث مومیائی کا استعمال کرکے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہزارہا مایوس مریض صحتیاب ہوچکے ہیں اگر آپ بھی کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہیں تو اسکا ضرور استعمال کرکے قدرت خدا کا ملاحظہ کریں قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر سے مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ فہرست شہادات مفت طلب کریں۔ پتہ :-

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ازواج النبی

جس میں حضور سرور کائنات کی ازواج مطہرات کے متعلق سوانح عمریاں درج ہیں شروع کتاب میں بیس صفحوں کا ایک دیباچہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے دیگر مذاہب و ملل میں عورت کی کیا ہستی تھی اور اسلام نے کس طرح اسکو ذلت سے رفعت کے اعلےٰ مرتبہ پر پہونچا دیا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ اعلیٰ قیمت عہ

بنات الرسول

اس میں حضور سرور کائنات کی صاحبزادیوں کی سوانح عمری ہر ایک مرد اور عورت کے پڑھنے کے لائق۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قیمت ۸ر

(دونوں کتابوں کا محصولڈاک اور فیس منی آرڈر علاوہ)

ہمارے کارخانہ کی فہرست کتب ایک کارڈ بھیجکر منگا لیں

پتہ :- **خالد برادرس امرتسر**

یونانی شفاخانہ پھلواری

کی مشہور و معروف ادویہ جو اپنی شہرت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں آج ہی ایک کارڈ بھیجکر کارخانہ کی فہرست منگا لیں۔ **شاہی جلاب** مقبول عام ہر دلعزیز بچوں کے واسطے مفید۔ اسکے استعمال سے نہ مروڑ اور نہ کسی قسم کی بدمزگی [illegible] ہوں۔ ایک گلاس شربت جیسی میٹھی چیز میں چند قطرے شاہی جلاب کے ملاکر پی جائیے بغیر تکلیف کے دست آکر طبیعت صاف ہو جائیگی ایک درام کی شیشی مع محصول ۱۲ر۔ **سفوف جریان** [illegible] جریان کو جڑ و بن سے اکھاڑ کر مریض کو تندرست بنا دیتا ہے فی بکس [illegible] **شاہی حب** [illegible] سفوف [illegible] نہایت [illegible] کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج ایکبار ضرور **اکسیر اعظم** بچوں کی تمام بیماریوں کا حکمی علاج [illegible] کوئی دوائی نہیں سینکڑوں مایوس مریض صحتیاب ہوچکے ہیں [illegible] ادویات کا محصول علاوہ۔ پتہ :- حکیم **محمد عبدالمنان** مالک یونانی شفاخانہ پھلواری ضلع پٹنہ

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

برائے آزمائش مفت نذر ہے۔ صاحبو! ایکبار سرمہ بلا خرید [illegible] اور بلا قیمت منگا کر حسب ذیل امراض میں تجربہ فرمائیے جو ہزاروں سندوں کی ایک سند ہے۔ پھولی۔ ناخونہ۔ ڈھلکہ۔ غبار۔ آنکھ میں خون کی چھینٹ۔ کوہانجنی۔ نزلہ کی سرخی۔ ضعف بصارت۔ پپوٹوں کی سوزش۔ درد ہے۔ رتوندی۔ خشکی چشم۔ جالا نہیں ہوتا۔ آنکھیں صحیح سالم ہوں مگر دکھائی نہ دینا۔ علاوہ امراض مذکورہ کے تندرست آنکھ میں لگانے سے پوری حفاظت کرتا ہے قیمت باوجود کثیر الفوائد ہونے کے اسقدر کم ہے کہ ہیرا جیسی نعمت کے لئے کسی کو عذر خرید نا گراں نہیں۔

خضاب مقبول عالم

یہ صرف ایک خوشبودار عرق ہے ۱۲ سال سے بلا کسی شکایت کے فروخت ہو رہا ہے۔ بالوں کو عمدہ اور سیاہ کردیتا ہے سیاہی دیرپا رہتی ہے آپ یقین مانئے کہ بیمثل ہے قیمت [illegible] فی شیشی علاوہ محصولڈاک۔ پتہ :-

ڈاکٹر نبی محمد خان مہتمم اودھ فارمیسی ہردوئی

تقسیم جائداد مسمی بہ خزینۃ المیراث

اگر آپ یا دوسرے شرعیہ اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی معلوم کرنا چاہتے ہیں یا آپ اپنی جائداد کو اپنے رشتہ داروں میں از روئے شریعت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب خزینۃ المیراث کا ایک نسخہ ضرور مطالعہ کریں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب سے وراثت یا تقسیم جائداد کا مسئلہ دریافت کرنیکی حاجت نہیں رہتی بلکہ انسان خود اپنے رشتہ داروں میں اپنا حق شرعی ایسے معلوم کرسکتا ہے جیسے جنتری سے تاریخ نیز وراثت [illegible] مطابق مذہب شیعہ کے اور وراثت اہل ہنود مطابق دھرم شاستر تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ لہذا ہر مسلمان شیعہ اور ہنود کیلئے [illegible] اور وکلا صاحبان کو خصوصاً اسکتاب کا مطالعہ ضروری ہے مذکورہ بالا خوبیاں اگر نہوں تو پوری قیمت بہ واپس کرسکتے ہیں قیمت عہ علاوہ محصولڈاک۔

پتہ :- **محمد اسمٰعیل دندان ساز**

کشمیری بازار لاہور

ایجاد کا خاتمہ

آتشی پاکٹ آلہ

سائنس کی کرشمہ سازیوں کا اعلےٰ نمونہ ہے گرم ہے مگر آگ نہیں۔ نہایت حیرت انگیز تعجب خیز۔ حال میں ایک آتشی آلہ جو ہزار دویہ کی قوت سے ایجاد کیا گیا ہے جو بالخصوص سردی کے امراض کیلئے۔ خصوصاً موسم سرما کے دردوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ آتشی پاکٹ آلہ بالکل خوبصورت مخمل کا بٹوہ سا معلوم ہوتا ہے موجد [illegible] ہی کا دفعیہ نہیں کیا ہے بلکہ اس میں [illegible] جسم کے کسی حصہ پر درد ہو [illegible] سینکنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے [illegible] روئی کے پہل کی حاجت۔ پاکٹ میں [illegible] جسم گرم رہتا ہے۔ نزلہ۔ زکام نمونیہ [illegible] پاس ہی نہیں آسکتے۔ کیونکہ سردی کا اثر [illegible] ہوتا۔ آتشی پاکٹ آلہ بچوں کو سردی سے محفوظ رکھتا ہے۔ بوڑھوں کو اعضا کے درد سے بچاتا ہے سردی سے ہاتھ پیر ٹھٹھر گئے ہوں تو دو منٹ میں گرم ہو جاتے ہیں۔ سفر حضر میں نہایت کارآمد چیز ہے خصوصاً سردی کے تمام امراض کا دشمن ہے [illegible] نہیں قیمت اسکی۔ آپ تمام خوبیوں پر قیمت [illegible] علاوہ محصول صرف [illegible] جلد منگائیے ورنہ اسٹاک ختم ہوجانے پر دوبارہ ملنے کی امید نہیں۔ پتہ :- **ایچ۔ ایچ۔ حفیظ اینڈ سنز** نمبر ۲ کھنگرہ پٹی اسٹریٹ بڑا بازار کلکتہ۔

اہل الذکر

رسالہ کا لطف تو آپکو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ مہینے میں دو بار نظم و نثر سے گلدستہ [illegible] دلائل علمیہ و مسائل دینیہ [illegible] اور ساتھ ہی **النور المبین** کی [illegible] جلدیں مفت [illegible] خریدار [illegible] کو ملسکتی ہیں [illegible] منی آرڈر وصول ہوں۔ النور المبین کی اصل قیمت [illegible] ہے اس موقعہ پر صرف [illegible] میں سال بھر تک اہل الذکر دیکھئے اور لطف [illegible]

اہلحدیث امرتسر

طبی مشورہ

سفر کنندگان دہلی بغرض علاج کیواسطے خصوصاً اور دیگر صاحبان کیلئے عموماً ظاہر ہو کہ جو کوئی صاحب کسی مرض یا مریض کے بارے میں کوئی اصلاح بابت مشورہ طلب کرنا چاہیں وہ پوری حالت مریض بقید عمر بچہ کر کے بذریعہ حکیم مولوی سید محمد عبدالحفیظ صاحب دہلی پھاٹک حبش خان کے پتہ پر روانہ کریں۔ مولوی صاحب ممدوح طبیب حاذق و ماہر و کار آزمودہ طبی تجربہ کار حکیم ہیں جناب حضرت میاں نصیر صاحب محدث دہلوی کے خاص عزیز یعنی برادر زادہ ہیں آپ کے علاج مایوس العلاج شفا یاب ہوتے ہیں اور جو صاحب چاہیں کہ مریض معائنہ کرا کر علاج کرائیں وہ دہلی شریف لائیں یا حکیم صاحب کو طلب کریں اور بابتہ اخراجات سفر و فیس وغیرہ پہلے طے کر لیں۔ جناب ممدوح کا سرمہ نزول الماء تجربہ سے مریض ابتدائی موتیا بند والے دیکھے ہیں لیکن بعض مریض کا پانی رقیق ہوتا ہے اسلئے سرمہ ایک قسم کا اور بعض کا غلیظ ہوتا ہے انکی کہم کا ہے۔ قیمت ہر قسم کے لئے تین روپیہ فی تولہ۔

محمد سعید خان بہاری ثم الدہلوی)

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

شفائے جریان

پینے سے کتنا ہی پرانا مرض کیوں نہ ہو خدا کے فضل سے صرف ایک ہفتہ میں بالکل جاتا رہیگا قیمت فی شیشی عہ

شفائے ضعف

جگر، دل، دماغ اور قوت کے ضعف کو دور کرنے کا بہترین علاج۔ قیمت فی شیشی عہ

اس کے علاوہ ہر مرض کا شافی علاج کیا جاتا ہے۔ فہرست کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں۔

ملنے کا پتہ:۔

شفاخانہ محمدی علی گڑھ

دیسی طب کی جادو اثر ادویہ

(۱) **حبوب مقوی**۔ یہ گولیاں مقوی معدہ اور اعصاب ہیں خون پیدا کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں جسم کو توانا اور مضبوط کرتی ہیں۔ خاص قوت پر خاص اثر ڈالکر بڑھاپے میں بھی جوانی کی طاقت دیتی ہیں ۱۰ دن کی خوراک عہ۔

(۲) **حبوب حافظ جنین**۔ جن عورتوں کو اسقاط ہو جاتا ہے یا بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان گولیوں کے استعمال سے اولاد صحیح سلامت پیدا ہو کر زندہ رہتی ہے قیمت ۱۵ صہ

(۳) **اکسیر سعال**۔ کھانسی خشک ہو یا تر۔ ایک دو خوراک میں ہی اپنا اثر ظاہر کریگی [illegible] تکلیف چند یوم میں رفع ہو گی۔ مقدار خوراک بہت قلیل ہے ۲۔ تولہ کی قیمت عہ

(۴) **سفوف نزلہ** جن اصحاب کو آئے دن نزلہ و زکام کی شکایت رہتی ہے انکے لئے نہایت عمدہ موسم ہے۔ گلے کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ ہضم مفرح دافع ریاح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۴ ماشہ قیمت ۴ تولہ عہ

(۵) **اکسیر سوزاک**۔ سوزاک پرانا ہو یا نیا۔ پیشاب کی جلن رکاوٹ۔ دو چار خوراک سے نابود ہو جاتی ہے۔ پیپ کا آنا موقوف ہو جاتا ہے چند ہی روز میں اس موذی مرض سے نجات ملتی ہے ۱۰ یوم کی دوائی عہ

(۶) **کحل علی** یعنی سرمہ (ڈلی ہے) روپے کی خاص دوا ہے۔ مایوس مریضوں نے اس سے بہت ہی کامیابی حاصل کی ہے۔ جالا دھند غبار کو دور کرکے بصارت کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ عا

(۷) **تریاق حیات**۔ جریان کیسا نامراد مرض ہے اور اس کے نتائج کیسے خطرناک۔ اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ مرض کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی دوائی اس سے بہتر ہم نے کوئی نہیں دیکھی۔ ۳۱ یوم کی دوائی عہ

پتہ:۔ **حکیم محمد عالم** (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) چوک فرید

امرتسر

بالکل مفت

صرف ایک کارڈ لکھکر نہایت خوبصورت۔ عمدہ اور مفید مطلب کتاب گلدستہ بہار عیش بالکل مفت مگر فوراً طلب کریں۔ تاکید ہے۔ ہمارا قدیمی پتہ:۔

جنرل منیجر مشتاق سنیاسی بٹالہ (پنجاب)

رعایتی قیمت

کی مفید المفتی والمستفتی یعنی کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی یادگار ہر شاہ صاحب نے اس کتاب میں وہ مسائل جمع کئے ہیں جنکی مسلمانوں کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے بطور سوال و جواب قیمت عا۔ تریاق المایوسین۔ فن طب میں لاجواب روحانی و طبی کتاب ہے جسکے نسخہ پر عمل کرنے سے مایوس اپنی مراد کو پہونچے معمولی بھی نسخوں کا مجموعہ عا رعایتی عہ

پتہ:۔ **منیجر مطبع فیض عام پریس دہلی**۔

آنکھوں کی دور شدہ قوت اور زائل شدہ طاقت کیلئے بے نظیر

سرمہ نور العین

تیار کردہ حکیم حافظ مولوی محمد داؤد صاحب طبیب بی۔ مصدقہ مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب فیروز عا

پتہ:۔ **منیجر دواخانہ نور العین ہاشمی مالیر کوٹلہ**

حیات طیبہ

مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی قدس سرہ کی مفصل و مکمل سوانح عمری۔ ہر مخالف و موافق کے لئے قابل دید و شنید۔ قیمت [illegible]

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر